اور واجب ہے تعظیم اونکی کے نہیچ نظر کرنے کے طرف اونکے اور خلوت کرنے کے ساتھ اونکے پس حرام ہین اونکے حق مین
مانند اجنبیون کے اور وارث مین بھی مانند اجنبیون کے ہین اور نہین کہا جاویگا اونکی بیٹیون کو مومنون کی بہنین اور نہ اونکے
بھائیون اور بہنونکو مومنون کے ماموں اور خالائین اور اختلاف کیا ہی علما نے اسمین کہ آیا وہ مومن عورتون کی بھی مائین تھین
یا نہین بعضون نے تو کہا کہ وہ مومن مردون اور مومن عورتون کی سبکی مائین تھین اور بعضون نے کہا کہ وہ مائین تھین مومن مردونکی
نہ عورتون کی اور قرابت والے الخ یعنی وارث کرنا بسبب قرابت کے اولی ہی وارث کرنے سے بسبب بھائی چارہ دینی کے اور منقول
ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین ہجرت کرکے آئے تو درمیان دو دو شخصون کے مہاجر اور انصار مین سے بھائی چارہ
مقرر فرمایا اور جب ایک اونمین سے مرتا تو دوسرا زندہ میراث اوس سے لیتا اور قرابت کی جہت سے میراث نہ ملتی تھی یہان تک کہ
یہ آیت آئی اور وہ حکم منسوخ ہوا اور آپس مین رشتہ دار یعنی ناقرابتیون کا حکم آیت مواریث کے مقرر ہوا لیکن احسان اور نیکی دینی بھائیون
کے ساتھ یا وصیت کرنی اونکے لیے تہائی مال تک جائز اور مستحسن ہی مراد معروفا سے یہ ہی آور فی کتب اللہ سے مراد ہی بیچ
حکم خدا کے اور قضا اوسکی کے یا لوح محفوظ مین یا بیچ اوس چیز کے کہ فرض کیا اللہ نے ✠ **تنبیہ** سبحان اللہ
اس آیت کریمہ سے کیا شان معلوم ہوئی ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر شخص کو چاہیے کہ اوس محبوب عالم کو اور اوسکے
حکم کو سب سے زیادہ محبوب و مقدم رکھے حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھے اور کیون نہو کہ آپکے احسان ہمپر ایسے ہی ہین
اگر وجود باجود اونکے سے ہم راہ حق نپاتے تو دوزخ کے کندہ بنتے مولانا اسمعیل علیہ الرحمۃ نے کہ عاشق ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اونکی سنت کے کیا خوب اشعار لکھے ہین آپ کی شان مین **نظم** وہ انسان اکمل ہی سنتے ہو کون ✠ ہاتھو
مفتخر جس سے یہ دونون کون ✠ نبی البرایا رسول کریم ✠ نبوت کے دریا کا در یتیم ✠ حبیب خدا سید مرسلین ✠ شفیع الوری ہادی
راہ دین ✠ محمد ہی نام اوسکا احمد لقب ✠ بیان ہوسکے منقبت اوسکی کب ✠ دل اوسکا جو ہی مخزن سر غیب ✠ مبرا
خطا سے ہی بے شک و ریب ✠ زبان اوسکی ہی ترجمان قدم ✠ ہوا باغ دین جس سے رشک ارم ✠ بظاہر ہی گو مقطع انبیا ✠
حقیقت مین ہی مطلع اصفیا ✠ سو اول ہی ہی ہر طرح اوسکا نور ✠ بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور ✠ الہی ہزارون درود و سلام ✠
تو بھیج اوسپر اور اوسکی امت پہ عام ✠ اور آیتین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مذکور ہوئی اب
آگے اور ایک طرح کی بزرگی آنحضرت کی اور اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی اور بیان توحید شروع فرمایا

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۠

اور یاد کر جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد اونکا اور تجھسے لیا ہمنے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی اور عیسی بیٹے مریم
کے سے اور لیا ہمنے اونسے عہد محکم تا خدا تعالی پوچھے اون سچون سے راستی اونکی سے اور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے
عذاب درد دینے والا **ف ۲** اور جب لیا ہمنے نبیون سے اونکا قرار اور تجھسے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسی سے
اور عیسی سے جو بیٹا مریم کا اور لیا ہمنے اونسے گاڑھا قرار ✠ یعنی تاکی زبانی اپنے حکم خلق کو پونہچائے تب ہر ایک سے پوچھ
کریگا اور سزا دیگا ✠ **موضح** ✠ **تفسیر** ✠ جب لیا ہمنے پیغمبرون سے عہد الخ یعنی رسالت کے پونہچانے کا اور اسکا کہ
موحد اور عبادت کرنے والے خدا کے رہین اور بندگان خدا کو توحید اور اسلام کی طرف بلاوین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرے
اور ہر ایک خیر خواہ اپنی امت کا ہو اور لینا اس عہد کا روز الست کے تھا اور خاص ذکر کرنا ان پانچ پیغمبرون کا اسلیے ہی کہ

۱۱ وَلِيُّكَ النَّبِيُّ بِالْمُؤْمِنِينَ الانبیاء من نفسیر ... ست وقف لالصادق ... کان صادقا ... ۱۲ من قوله واذ اخذ ... ان اللہ ... الانبیاء بالدعوۃ الی دینہ لاجل اثابۃ المومنین واعد للکافرین عذابا الیما او عطف ... ۶۸ ع ۱۲ ... الصادقین ... قال ... واعد للکافرین ...

صاحب کتاب و شریعت اور اولوا العزم ہین اور سب سے پہلے ذکر کرنا آنحضرت کا واسطے افضل ہونے اونکے ہی سب پر اور واسطے اسکے کہ آپ اصل ہین تمام خلق سب کے جیسے کہ فرمایا آنحضرت نے کنت اول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث یعنی مین ہون اول نبیون کا پیدایش مین اور آخر اونکا اوٹھنے اور نبی ہونے مین آور فرمایا انا من نور اللہ والخلق من نوری یعنی مین پیدا ہوا ہون اللہ کے نور سے اور تمام خلق میرے نور سے آور یہ بھی فرمایا اول ما خلق اللہ روحی یعنی اول جو پیدا کیا ہی اللہ نے روح میری ہی آور یہ بھی فرمایا کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد ٭ یعنی مین تھا نبی اوس حالت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی ناتمام تھی خلقت اونکی آور لیا ہمنے اونسے عہد محکم دوبارہ ذکر کیا میثاق کو واسطے ملانے وصف کے جو غلیظا ہی ساتھ اوسکے آور یہ عہد لینا اس لیے ہوا تا اونکی امتون کے سامنے اونکی راستی سے کہ جو کچھ اپنی امتون سے کہا تھا اون سے سوال کرے تا کافر قائل ہون اس صورت مین صادقین سے مراد انبیا ہین آور بموجب ایک قول کے مراد صادقین سے مومن ہین یعنی تا پوچھے مومنون سے پونہچانے رسالت انبیا کے سے اور وہ سچ دل کا زبان سے ظاہر کرین یا یہ مراد ہی کہ تا پوچھے انبیا سے کہ کیا جواب دیا تمکو تمھاری امتون نے اور بیان اس قول اللہ تعالی کے ہی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم یعنی یاد کر اوس دن کو کہ اکھٹا کریگا اللہ رسولون کو پس فرماویگا کہ کیا جواب دیے گئے تم آور طیار کیا ہی واسطے کافرون کے یعنی رسولون کے منکرون کے **نکتہ** ایک محقق یعنی صوفیہ کرام مین سے فرماتے ہین کہ اول سورت مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای عارف خبر دینے والے علوم معارف اور حقائق سے ثابت رہ بیچ تقوے کے التفات غیر سے ہوکر اطاعت خطرہ کا فرہ شیاطین اور منافقان نفوس سے باخبر رہ بیچارہ اور اتباع کمال الہام رب حکیم علیم اپنے کا کر کر متوکل اللہ پر رہ تو وہ کافی مہمات تیری کا ہو کر کارسازی تیری اور تابعون تیرے کی کرے اور اپنی محبت و معرفت کی طرف متوجہ کرے آور آیت ماجعل اللہ الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ جب محبت حق کی کسی دل مین آتی ہی تو محبت کسی چیز کی ماسوی اللہ سے اوسمین نہین رہتی ہی کہ قلب ایک ہی سوا ایک کی محبت کے گنجایش نہین رکھتا مصرع ٭ یکدل داری یک دوست بس ست قل اللہ ثم ذرھم یعنی کہہ اللہ پھر چھوڑ اونکو محبت اہل و اولاد کی نری بات ہی بات ہی راہ حق مین کچھ فائدہ نہین رکھتی آور آیت النبی اولی الخ مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اتباع اور محبت نبی کی اولی اور اول اور اکثر ہو طالبون کو اپنے نفسون کی محبت سے تا حالت ولایت کو پونہچے رسول علیہ السلام فرماتے ہین لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ ومالہ والناس اجمعین یعنی مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اوسکے جان اوسکی سے اور اولاد اوسکی سے اور مال اوسکے سے اور سب لوگون سے ٭ **ف**

تنبیہ ٭ غور کرنا چاہیے صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے قول مین کہ حضرت کے اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا لکھتے ہین صاف اون بزرگوارون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کی محبت اور اونکے اتباع کے آگے اورون کی محبت و اتباع کو ہیچ جانے یہ نہین کہ جو رو بچون اور لوگون اور رسمون کی خاطر آنحضرت کی اتباع و محبت کو ایک طرف رکھدے بلکہ سنت کے نام سے چڑے اور کہے کہ یہ باتین کٹ ملون کی ہین تصوف اور ہی چیز ہی جیسے کہ اس وقت کے اکثر بزرگوارون کو دیکھتے ہین مصرع ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور اس بات پر تمام صوفیہ کرام رحمہم اللہ کا اجماع ہی سب یہی کہتے چلے آئے ہین کہ جو کچھ حاصل ہوتا ہی اور درجہ اعلی ملتا ہی حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہی چنانچہ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام کے اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہین الطرق کلھا مسدودۃ الا علی من اقتفی آثار الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی سب راہین بند ہین یعنی خدا کی طرف پہونچنے کی مگر اوسپر راہ کھلی ہی ہی کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ بھی انھین کا قول ہی کل طریقۃ ردّتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ خبیث کفر ہی اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجائے اوسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے اور کہا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف اسم ہی تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت اوسکا نور ورع اوسکے کو اور دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اسطرح کا کہ نقض کرے اوسکو ظاہر کتاب و سنت تیسرے یہ کہ نہ باعث ہو اوسکو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالی کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھ ہمارے ساتھ تو کہ دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوسنے اپنے تئین ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھ زہد کے وہ یار اوسکا کہتا ہی کہ پس گئے ہم طرف اوسکے پس جبکہ نکلا وہ اپنے گھر سے اور مسجد مین آیا تو اوسنے تھوکا قبلے کیطرف پس پھر آئے ابو یزید اور سلام علیک نکی اوس سے کہا یہ شخص امن مین نہین ہی ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب مین سے پس کیونکر ہوگا امن مین بیچ دعوے اپنے کے اور کہا ابو یزید بسطامی نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہو پانی پر اور اوڑتا ہو ہوا مین تو نہ فریب کھاؤ تم ساتھ اوسکے یہانتک کہ دیکھو تم کہ کیسا پاتے ہو اوسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور حفظ حدود اور شریعت کی رعایت مین اور کہا گیا بایزید سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکے کو پہونچتا ہی پس کہا اونھون نے کہ شیطان گذرتا ہی ایک لحظے مین مشرق سے مغرب تک حالانکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہی اور کہا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ بعض اوقات میرے دل مین واقع ہوتا ہی ایک نکتہ قوم کے نکتون مین سے یعنی معرفت کی بات کہ صوفیۂ کرام کے دل مین آجاتی ہی پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھ دو گواہون عادل کے کہ وہ کتاب و سنت ہی اور کہا ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ اللہ تعالی کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ تعالی کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی انکے اخلاق مین اور افعال مین اور اوامر مین اور سنتون مین اور کہا بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا ای بشر آیا جانتا ہی تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا تیرا اللہ تعالی نے تیرے وقت کے لوگون مین مینے عرض کیا کہ نہین جانتا مین یا رسول اللہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہی بسبب اتباع کرنے تیری کے سنت میری کا اور بسبب خدمت کرنے تیری کے صالحین کی اور بسبب خیر خواہی کرنے تیری کے اپنے بھائی مسلمانون کی اور بسبب محبت رکھنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میرے کی اسی نے پونہچایا ہی تجکو نیکون کی منازل کو اور کہا ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ نے کلّ باطنٍ یخالفہ ظاہرٌ فھو باطلٌ یعنی جو باطن کہ مخالف ہو اوسکے ظاہر پس وہ باطل ہی اور کہا محمد بن فضل رحمہ اللہ نے کہ جاتا رہنا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا نہین عمل کرینگے لوگ ساتھ اوس چیز کے کہ جانینگے اور عمل کرینگے ساتھ اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکھینگے اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگون کو علم سیکھنے سے منع کرینگے اور جو کچھ کہ ذکر کیا گیا حضرت جنید رح کے کلام سے لے کر یہانتک یہ سب نقل کیا گیا ہی رسالہ قشیری رحمہ اللہ کے سے دیکھ ای عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشائخ طریقت کے اور کبرا ہین ارباب سلوک و حقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ کو اوپر سیرت احمدیہ کے پس نہ فریب دے تجکو واہیات جاہلین اور ترٹلیات فاسدین مفسدین ضالین مضلین کی کیونکہ وہ گمراہ ہین راہ شرع قویم سے اور پھرے ہین صراط مستقیم سے نکل گئے ہین راہون علماے شریعت کے سے اور مشائخ طریقت کے سے افسوس ہزار افسوس ہی اونکے حال پر اور اون لوگون کی چال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہی یا اچھا جانا ہی اونکے امر کو حالانکہ

وہ قزاق ہین راہ حق کے کہ راہ ماری ہی اونھون نے عابدین کی اور ملا دیا ہی حق کو ساتھ باطل کے بلکہ چھپا دیا ہی حق کو دیدہ و دانستہ
تمام ہوا کلام جسکا طریقۂ محمدی کا اور تصدیق ان باتون کی جسکو منظور ہو وہ کتب صوفیہ کو مثل عوارف و آداب المریدین و نفحات کے دیکھے پس جو گمراہی
ذاتی سے صوفیون کو بدنام کرے اللہ اوسے ہدایت کرے ۵ بیت در چند زخود بخود عیب نہ ند بر عم ہنر بادشوند از بحر ارسند و دوشوند ار بد نا غرسند
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًاۚ

ای مسلمانون یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر جسوقت کہ آئے تمھارے سر پر لشکر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے اونکو
اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا مترجم کہتا ہی کہ کفار نے غزوۂ احزاب مین مدینے پر ہجوم کیا اور آنحضرت نے اپنے اور
اونکے درمیان مین خندق کھودی اور منافقون سے باتین نفاق کی سرزد ہوئین مخلصون نے استقامت اختیار کی اور آخر فتح
اسلام کی واقع ہوئی خدا تعالی نے اونکی مذمت مین اور مسلمانون کی مدح مین اور منت رکھنے مین اونپر یہ آیتین نازل کین فتح
ای ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب آئین تمپر فوجین پھر ہمنے بھیجی اونپر باد اور وہ فوجین جو تمنے نہین دیکھین اور
ہی اللہ جو کچھ کرتے ہو دیکھتا **تفسیر** جو تھے برس یہود بنی نضیر جو مدینے سے نکالے گئے تھے سورۂ حشر مین ذکر اسکا آویگا
ہر قوم مین پھرے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنی قریظہ کو جو مدینے کے پاس تھے جمع کر کر حضرت پر چڑھا لائے بارہ ہزار آدمی ۱۲۰۰۰ مسلمان
کم تھے تین ہزار آدمی سے لشکر باہر پڑا گرد خندق کھودی جب فوجین آئین دور دور سے لڑتے رہے قریب ایک مہینے کے پھر ایک رات
اللہ نے اونپر باد بھیجی تند کافرون کی آگ بجھ گئی بھوکے رہے اور خیمے گر پڑے گھوڑے چھوٹ گئے سب لشکر برباد ہوا ناچار
اوٹھکر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہی اور جنگ خندق کی جاڑے کے موسم مین اناج کی تنگی لڑائی لڑنی اور خندق کھودنی اور
گرد سب مخالف اسمین منافق دل کی بولنے لگے اور مومن ثابت رہے اس جنگ مین حضرت نے فرمایا اب سے ہم جاوینگے کفار پر وہ ہمپر
نہ آوینگے وہی ہوا **موضح** یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے پر یعنی جو کچھ کہ انعام کیا اللہ نے تمپر روز احزاب کے کہ مدد کی تمھاری اور
نجات دی اور وہی روز خندق ہی اور ہوئی یہ جنگ ایک برس بعد جنگ اُحد کے آئے تمھارے سر پر لشکر یعنی احزاب اور وہ قریش
تھے اور غطفان اور قریظہ اور نضیر پس بھیجی ہمنے اونپر ہوا یعنی صبا کہ جسکو پروا ہوا کہتے ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے
نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنی مدد دیا گیا مین ساتھ پروا ہوا کے اور ہلاک کیے گئے عاد بسبب پچھوا
ہوا کے اور لشکر کہ نہین دیکھا تمنے کہ وہ ملائکہ تھے اور تھے ملائکہ ہزار اور ملائکہ اوس دن لڑے نہین لیکن جسوقت کہ ٹھنڈی راتون
مین ہوا ٹھنڈی چلی اور لشکر احزاب کے خیمے کی میخین اوکھاڑ ڈالین اور خیمون کی طنابین کاٹ دین اور آگ کو بجھا دیا اور گھوڑے
آپسمین اچھلنے کودنے لڑنے لگے ملائکہ جوانب و اطراف لشکر احزاب کے تکبیر پکار پکار کرنے لگے ایک رعب کفار کے لشکر مین پڑا حتی کہ
سردار ہر قبیلے کا مارے خوف کے پکارتا تھا کہ ای بنی فلان ہمارے پاس پہونچو پھر شکست کھائی اور **خلاصہ قصۂ احزاب کا**
یہ ہی کہ بعد جلاوطن کرنے بنی قریظہ کے حُیَیّ بن اَخْطَب یہودی نے ایک جماعت یہود کے ساتھ مکے مین جاکر ساتھ ابو سفیان کے
اور اوسکے تابعون کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لڑائی پر عہد کیا پھر غطفان کے پاس آکر قریش کے اتفاق کی خبر دی
اور غطفان بھی اونکے ساتھ موافق ہوئے پس ابو سفیان اپنے اتباع کے ساتھ اور عُیَیْنَہ غطفانی اپنے اتباع کے ساتھ لشکر
لیکر باہر نکلے اور دس ہزار آدمی جمع ہو کر متوجہ مدینے کی طرف ہوئے جب یہ خبر آنحضرت کو پہونچی تو تین ہزار آدمیون کے ساتھ
مدینے سے نکلے اور آگے پہاڑ سلع کے لشکر مبارک پڑا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فارس مین بوقت کثرت دشمنون کے

۵ یہ مضمون حضرت شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ نے لکھا ہے ۱۲ منہ عفی

شہر کے گرد خندق کھود لیتے ہیں آنحضرتؐ نے اسکو مستحسن کہکر مدینے کے گرد خندق کھودنے کا حکم کیا اور ہر ایک کو تھوڑی تھوڑی
زمین کھودنے کے لیے تقسیم فرمادی صحابہ اوسکے کھودنے مین مشغول ہوئے اور آنحضرتؐ بھی مٹی اوسمین سے باہر نکالتے تھے اور
صحابہ کو وعدہ فتح کا دیتے تھے اور پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃْ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃْ
یا اللہ بیشبہ عیش آخرت ہی کا عیش ہی پس بخش انصار اور مہاجرین کو اوس اثنا مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا کوئی کدال
اوسپر کارگر نہین ہوتی تھی آنحضرتؐ کو خبر کی وہان تشریف لاکر کدال ہاتھ مین لے کر بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر ماری تھوڑا سا ٹکڑا اوسمین
سے ٹوٹا اور ایک نور اوسمین سے نکلا کہ اوسکی روشنی مین شام کے محل نظر آئے اللہ اکبر کہکر فرمایا کہ ملک شام کی کنجیان مجکو عنایت ہوئین
بعد اوسکے دوسرا ضربہ مارا اور اور ٹکڑا اوسمین سے ٹوٹا اور ایک نور نکلا اور اوسکی روشنی مین یمن کے محل انکو نظر آئے اللہ اکبر کہکر
فرمایا کہ یمن کی کنجیان میرے ہاتھ مین دین بعد اوسکے تیسرا ضربہ مارا اور وہ پتھر سارا ٹوٹا اور ایک نور ظاہر ہوا کہ محل کسریٰ کے
نظر آئے تکبیر کہی اور فرمایا کہ فارس کی کنجیان مجکو عطا ہوئین مسلمان اس بشارت سے خوش ہوئے اور منافقون نے کہا کہ یہ مرد
خلق کو بازی دیتا ہی دشمن کے ڈر سے خندق کھودتا ہی اور یمن اور شام اور فارس کے فتح کی خبر دیتا ہی القصہ بعد چھ روز کے
خندق طیار ہوئی اور لشکر دشمنون کا مدینے کو پونہچا اور عیینہ غطفانی ساتھ لشکر اپنے کے نیچے وادی شرقی مدینے کے اور ابوسفیان ساتھ
لشکر اپنے کے وادی غربی مدینے مین اوترے آور یہود قریظہ بھی بسبب اغوائے حیی بن اخطب کے عہد توڑ کر کفار کی مدد کو آئے
اور خندق درمیان لشکر مسلمانون کے اور لشکر کفار کے حائل رہی اور دل ضعفائے مسلمین کا بسبب ہیبت کثرت اعدا کے جگہ سے
گیا اور دونون لشکر اسی طرح قریب ایک مہینے کی مدت تک مقابل پڑے رہے اور جنگ نہین ہوتی تھی مگر کچھ تیراندازی اور
پتھراؤ ہوتا تھا جب بلا لوگون پر سخت ہوئی رسول علیہ السلام نے ساتھ عیینہ وغیرہ رئیس غطفان کے صلح کی اسپر کہ تہائی
پھل مدینے کے اونکے لیے ہون بشرطیکہ یہان سے اوٹھکر اپنے وطن کو چلے جاوین اور صلح نامہ لکھا سعد بن معاذ اور سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ صلح خدا تعالیٰ کے حکم سے ہی تو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حکم الٰہی سے نہین ہی میںنے واسطے کسر شوکت قریش کے یہ صلح کی ہی اون دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے اونکو حالت
شرک مین ایک تر نہین دی ہی اب کہ مشرف ساتھ اسلام کے ہوئے ہین ہم کیونکر دیوین اب سوائے شمشیر کے کچھ نہین جانتے پس وہ
صلح موقوف رہی اور خوف و سختی مسلمانون پر نہایت ہوئی ایک روز نعیم بن مسعود غطفانی آگے رسول علیہ السلام کے آیا اور کہا
یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا اور میری قوم کو اسکی خبر نہین ہی اب جو کچھ فرمائیے بجا لاؤن ہین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ایک مرد ہی
اگر کر سکتا ہی تو کچھ فریب کر اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنی لڑائی فریب ہی نعیم بنی قریظہ کے پاس آیا اور کہا کہ جانتے ہو تم کہ مین خیرخواہ
تمھارا ہون قریش اور غطفان کہ واسطے لڑنے کے آئے ہین اہل اور اموال اونکے یہان سے دور ہین اگر شکست کھاوینگے
تو اپنے اہل مین پھر کر چلے جاوینگے اور اہل اور اموال تمھارے یہین ہین تم اور جاے جا نہین سکتے کے اگر قریش اور غطفان تمکو
چھوڑ کر چلے جاوینگے پس تم ساتھ اونکے لڑو نہین جب تک ایک کو اونکے اشراف مین سے اپنے پاس گرو نہ رکھو تا تمکو چھوڑ کر چلے نجاوین
بنی قریظہ نے کہنا اوسکا قبول کیا اور کہا خیرخواہی ہماری کی تو نے پھر نعیم نے قریش کے پاس آکر کہا تم جانتے ہو کہ مین خیرخواہ
تمھارا ہون ایک خبر تمکو پونہچاتا ہون اگر پوشیدہ رکھو کہا اونھون نے کہ ایسا ہی کرینگے ہم نعیم نے کہا کہ بنی قریظہ نے محمدؐ سے
عہد توڑنے سے ندامت کھینچی اور محمدؐ کو کہلا بھیجا ہی کہ ہم نادم ہوئے اگر کہو تو ہم ایک دو اشراف قریش اور غطفان سے تمہین پکڑوا دین تم
اونکو مار ڈالو اور ہمسے راضی ہوجاؤ ہم آنکر مددگار تمھارے ہون اور محمدؐ نے بھی قبول کر لیا ہی پس اگر یہود تمسے رہن چاہین تو

ہرگز نہ دینا پھر نعیم غطفان کے پاس آیا اور جو کچھ قریش سے کہا تھا انسے بھی کہا القصہ جب قریش اور غطفان نے یہود کو کہلا بھیجا کہ یہ دار مقام ہمارا نہین ہی متفق ہوکر قتال کرو تا امر محمد سے فراغ پاوین ہم یہود نے کہا کہ ہم ہرگز لڑنے کے نہین جبتک ایک مرد اشراف تم مین سے ہمارے پاس رہن نہوگا تا مبادا تم ہمکو وقت شدت کے چھوڑکر چلے جاؤ اور تنہا ہمکو محمد کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہو اور دونون فرقون کو صدق قول نعیم کا متیقن ہوا اور درمیان اونکے نفاق اور خرابی ظاہر ہوئی ہفتے کی رات کو شوال کے مہینے مین سن پانچ مین کہ نہایت سردی تھی حق تعالی نے ہوا سرد اونپر متعین کی کہ اونکے خیمون کو اوکھیڑ ڈالا اور آگ کو سرد کردیا اور ہانڈیون اور باسنون اونکے کو اولٹ دیا اور غلغلہ تکبیر ملائکہ کے سبب کہ کفار کے لشکرون کے اطراف مین کرتے تھے اور اوس ہوا کے فعل سے رعب کفار کے دل مین پڑا اور ابو سفیان آواز دیتا تھا کہ ای گروہ قریش واللہ اگر تم صبح تک یہان پڑے رہے تو ہلاک ہوجاؤگے اور بنی قریظہ سے دیکھو گے جو کچھ کہ سنا تمنے اور یہ ہوا تمکو چھوڑتی نہین ہی یہان سے کوچ کرو مین کوچ کرتا ہون یہ کہا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکر متوجہ مکے کو ہوا غطفان بھی یہ خبر سنکر بھاگے والحمد للہ علی ذالک اور ہی خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی تمھارے عمل کو ای مومنو دیکھتا اور مراد عمل سے محافظت کرنی ہی ساتھ خندق کے اور ثابت رہنا اوپر مددگاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ✤ **ف ترجمہ**

اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

جب آئے کفار تمپر اوپر کی جانب تمھاری سے اور نیچے کی جانب تمھاری سے اور جب خیرہ رہین آنکھین اور پونہچے دل خنجر گردن کو اور گمان کرتے تھے تم بہ نسبت خدا کے گمان مختلف ✤ **فتح** جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین آنکھین اور پونہچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلین ✤ **تفسیر** ✤ اوپر سے اور نیچے سے یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی اور غربی طرف سے جو نیچی ہی اور آنکھین ڈگنے لگین یعنی تیور بدلنے لگے لوگون کے دوستی جتانے والے آنکھین چرانے اور دل پونہچے گلون تک دھڑک دھڑک کرتے اور کئی کئی اٹکلین مسلمانون نے سمجھا کہ ابکی اور سخت آزمایش آئی اور کچے ایمان والون نے سمجھا کہ ابکی بار نہ بچینگے ✤ **مو** ✤ اوپر کی جانب تمھاری سے الخ یعنی مدینے کی شرقی طرف سے جو اونچی ہی بنو غطفان آئے اور غربی طرف سے جو نیچی ہی قریش آئے اور جب خیرہ رہین آنکھین یعنی متحیر ہوئین اور ٹھہر گئین ایسے ڈر کے یا پھر گئین ہر چیز سے پس نہین التفات کرتین تھین مگر اپنے دشمن کی طرف بسبب شدت خوف کے اور لفظ حناجر جمع حنجرہ کی ہی حنجرہ کہتے ہین سر غلصمہ کو اور وہ منتہائے حلقوم ہی اور حلقوم جگہ داخل ہونے کھانے اور پانی کی ہی پس مراد یہ ہی کہ جب پھولتا ہی پھیپھڑا شدت خوف سے اپنے سے تو اوپر کو آجاتا ہی دل بسبب بلند ہونے اوسکے سر حلقوم تک اور بعضون نے کہا کہ یہ مثل ہی لوگون کے مضطرب ہونے مین اگرچہ نہ پونہچین دل حلقوم کو حقیقۃً مگر روایت کیا گیا ہی کہ مسلمانون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا کوئی دعا ہی کہ پڑھین ہم اوسکو کہ پونہچین ہین دل حناجر کو فرمایا ہان کہو اللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا یعنی یا اللہ ڈھانپ عیب ہمارے اور امن مین رکھ دہشت کی چیزون سے ہمکو اور گمان کرتے تھے تم الخ یہ خطاب ہی مومنون کے لیے اور بعضے اونمین ثابت دل ثابت قدم تھے اور بعضے ضعیف القلوب اور منافق پس گمان کیا ثابت دلون ثابت قدمون نے ساتھ اللہ کے کہ وہ ہمکو امتحان فرماتا ہی اور ڈرے لغزش قدم اور نہ متحمل ہونے اوسکے سے اور ضعیف القلوب اور منافقون نے بہ نسبت خدا کے وہ گمان کیا کہ جو نقل کیا گیا حاصل یہ کہ گمان کیا انھون نے استیصال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اونکے اصحاب کا اور گمان کی مومنون نے مدد و فتحیابی اونکے لیے ✤ **ف معا**

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝

١١ اوس جا لہ آزمائے گئے مسلمان یعنی ساتھ صبر کرنے کے ایمان پر اور ہلائے گئے ہلائے جانا سخت یعنی مارے ڈر کے ✤ **فتح** وہان
جانچے گئے ایمان والے اور جھڑجھڑائے گئے زور کا جھڑجھڑانا ✤ **مو** ✤

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝

١٢ اور جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی وعدہ ندیا ہمکو خدا اور رسول اوسکے نے مگر بطریق فریب دینے کے
فتح ✤ اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلون مین روگ ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا ✤
تفسیر ✤ بعضے منافق کہنے لگے پیغمبر کہتا ہی کہ میرا دین پہونچیگا مشرق اور مغرب یہان جائے ضرور کو نکل نہین سکتے
مسلمان کو چاہیے اب بھی ناامیدی کے وقت بے ایمانی کی بات نہ بولے ✤ **مو** ✤ کہا بعضون نے کہ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وصف ہی منافقین کا ساتھ واو کے اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوجھہ اونکو
دین مین منافق چاہتے تھے کہ اپنی طرف مائل کرین اونکو بسبب ڈالنے شبہے کے اونکے دلون مین اور وعدہ ندیا الخ منقول
ہی کہ معتب بن قشیر منافق نے جب دیکھا احزاب کو کہا کہ وعدہ دیتا ہی ہمکو محمد فتح فارس اور روم کا حال آنکہ کوئی
ہم مین سے نہین نکال سکتا ہی یعنی مدد دینے اور خرچ کرنے کے لیے ایک فرق کہ نام سپاہی کا ہی نہین ہی یہ مگر وعدہ فریب کا ✤ **مل**

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝

١٣ اور جب کہا ایک فرقے نے اونمین سے ای اہل مدینہ سرکے رہنے کی نہین ہی تمہارے لیے پس پھر جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک
فرقہ اونمین سے جناب پیغمبر سے کہتے ہین کہ تحقیق گھر ہمارے نامضبوط ہین اور نہین ہین وہ گھر نامضبوط نہین چاہتے ہین
مگر بھاگنا ✤ **فتح** ✤ اور جب کہنے لگے ایک لوگ اونمین ای یثرب والو تمکو ٹھکانا نہین سو پھر چلو اور رخصت مانگنے لگے ایک لوگ
اونمین نبی سے کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پڑے غرض اور نہین مگر بھاگنا ✤ **تفسیر** ✤ یثرب نام تھا مدینے کا یعنی
سارے عرب ہمارے دشمن ہوئے تو ہمکو رہنے کا ٹھکانا کہان سب لشکر سے جدا ہو جاؤ اور حضرت لشکر کے ساتھہ باہر کھڑے
تھے شہر مین محکم حویلیون کے ناکے بند کر کر زنانے اونمین رکھ آئے تھے یہ بہانہ کرنے لگے کہ ہمارے گھر کھلے ہین اور جھوٹ بات تھی ✤
مو ✤ کہا ایک فرقے نے اونمین سے یعنی منافقون مین سے اور وہ عبد اللہ بن اُبی اور یار اوسکے تھے پس پھر جاؤ یعنی طرف
کفر کے یا لشکر رسول اللہ سے طرف مدینے کے حاصل یہ کہ عبد اللہ بن اُبی اور اوسکے تابعون نے مسلمانون سے کہا کہ محمد کے لشکر
مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رہی ہی سب دین کفر کی طرف پھر جاؤ یا آنحضرت کے لشکر سے مدینے کو چلے جاؤ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ
عورۃ کے معنی ہین خلل اور تقدیر یہ ہی ذات عورۃ چنانچہ قرأت ابن عباس کی ذات عورۃ ہی ہی بولا جاتا ہی عور المکان عورًا
جبکہ ظاہر ہوتا ہی اوسمین ایسا خلل کہ خوف ہو اوسمین دشمن اور چور کا اور مراد اس فرقے سے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اونھون نے کہا کہ اجازت دیجیے ہمکو تا گھرون مین جاکر نگہبانی دشمنون اور چورون سے کرین اسلیے
کہ وہ غیر محفوظ ہین پھر چلے آوینگے پس جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے کہ یہ ڈرتے نہین ہین اوس سے بلکہ چاہتے ہین بھاگنا لڑائی سے ✤ **مل** ✤ **مع**

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۝

١٤ اور اگر پیٹھ آتے مدینے مین اوپر سر اونکے کے طرفون اوسکے سے پھر طلب کی جاتی اونسے فسادجنگی البتہ دیتے اوسکو اور توقف نکرتے بیچ

دینے فتنے کے مگر تھوڑا ٭ حاصل کلام یہ ہی کہ جہاد مین توقف کرتے ہین اور اگر جنگ ہیچ مقدمہ نفسانی کے ہوتی تو توقف نکرتے ٭ فتح ٭
اور اگر شہر مین کوئی پیٹھ آوے کنارون سے پھر اونسے چاہیے دین سے بچلنا تو ملے لین اور ڈھیل نکرین اوسمین مگر تھوڑی ٭
مو ٭ تفسیر ٭ اگر پیٹھ آتے انپر یعنی مدینے مین یا اونکے گھرون مین مدینے کی طرفون سے یعنی اگر داخل ہوتا یہ لشکر لڑنے والا
کہ جسکے ڈر سے یہ بھاگتے ہین انکے مدینے مین یا انکے گھرون مین تمام جوانب اوسکے سے اور آپڑتے انکے اہل و عیال اور اولاد پر لوٹنے کو
پھر طلب کیے جاتے ایسے خوف کے وقت فتنہ یعنی ارتداد اور رجوع کرنا طرف کفر کے اور لڑنا مسلمانون سے تو البتہ دیتے اسکو
یعنی کرنے لگتے اونکا کہا اور نہ ڈھیل کرتے اوسکے قبول کرنے مین مگر تھوڑا سا یعنی ہوتا سوال و جواب بغیر توقف کے یا نہ ٹھہرتے
مدینے مین بعد مرتد ہونے اونکے کے مگر تھوڑا سا اسلیے کہ اللہ ہلاک کرتا اونکو اور معنی یہ ہین کہ یہ بہانہ کرتے ہین اپنے گھرون کی نامضبوطی
کا تاکہ بھاگ جاوین مدد سے رسول خدا اور مومنون کی اور مقابلہ جماعتون کفار کے سے کہ جنکا ہول و دہشت انکے دلون مین بھر رہا
ہی اور وہ جماعتین کفار کی اگر پیٹھ آوین انکی زمینون اور گھرون مین اور پیش کرین انپر کفر اور کہا جاوے انکو کہ مسلمانون کو
ضرر پہنچاؤ تو البتہ شتابی کرین طرف اوسکے اور کچھ بہانہ نکرین اور نہین ہے یہ مگر بسبب ناخوش رکھنے اونکے اسلام کو اور
دوست رکھنے انکے کفر کو ٭ صل ٭ یعنی اگر دشمن ایکبارگی مدینے پر ہجوم لاوین اور انسے ترک کرنا اسلام کا اور پھرنا طرف شرک
کے چاہین تو شرک قبول کرین جلدی سے اور اوسکے قبول مین توقف نکرین مگر تھوڑا سا اور بموجب ایک قول کے
مراد فتنے سے جنگ کرنی مسلمانون کے ساتھ ہی یعنی اگر انسے لڑنا ساتھ مسلمانون کے چاہین تو یہ قبول کرین اور ایک قول یہ
ہی کہ یہ جہاد مین توقف کرتے ہین اگر خانہ جنگی اور جنگ نفسانی پیش آوے تو توقف نکرین اور بحسب ایک قول کے معنی
ما تلبثوا بہا کے یہ ہین کہ بعد قبول کفر کے مدینے مین نہین ٹھہرینگے مگر تھوڑا سا کہ عنقریب اوسکے ہلاک ہو جاوینگے ٭ جمل ٭

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝

اور تحقیق عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پہلے اس سے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ کو اور ہی عہد خدا کا پوچھا گیا ٭ فتح ٭ اور البتہ اقرار کر چکے تھے اسسے
آگے کہ نہ پھیرینگے پیٹھ اور البتہ اقرار کی پوچھ ہوتی ہی ٭ مو ٭ تفسیر ٭ یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے بعد جنگ احد کے پہلے جنگ خندق کے
عہد باندھا تھا کہ پھر جہاد سے ہم نہین بھاگینگے اور یہی عہد خدا کا پوچھا گیا یعنی روز قیامت عہد شکنی سے پوچھے جاوینگے اور عذاب کیے جاوینگے ٭ معالم ٭

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

کہہ ہرگز فائدہ نہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے اور اوسوقت نہ فائدہ دیے جاؤگے مگر تھوڑا ٭ فتح ٭
تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے یا مارے جانے سے اور پھر بھی پھل نہ پاؤگے مگر تھوڑے دنون ٭ تفسیر ٭
یعنی جسکی قسمت مین موت ہی اوسکو بچاؤ نہوگا بھاگنے سے اور اگر موت نہین تو بھاگ کر بچا کی دن ٭ مو ٭ یعنی اگر آگئی ہی
اجل تمہاری تو نہین فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اور اگر نہین آئی ہی اجل اور بھاگے تم تو نہین بہرہ مند ہوگے دنیا مین مگر تھوڑا سا
اور وہ مدت عمرون تمہارے کی ہی کہ وہ قلیل ہی اور ایک مروانی کا حال منقول ہی کہ وہ گذرا ایک جھکی ہوئی دیوار کے نیچے
پس جلدی سے گذر گیا پس پڑھی اوسکے آگے کسی نے یہ آیت پس کہا اوسنے کہ یہ قلیل ہی طلب کرتے ہین ہم ٭ مل ٭ تنبیہ ٭
حاصل یہ کہ اس دنیا چند روزہ اور مال و منال اسکے پر فریفتہ ہوکر اللہ جل شانہ کی رضامندی ہاتھ سے نہ دے اور جانے کہ یہ سب
کچھ چھوڑ جانا ہی سوا تین کپڑون کفن کے کچھ ساتھ نہ لیجائیگا جیسے کہ حضرت لقمان ع نے جو اپنے بیٹے کو نصیحتین کین ہین اور اونکو
پاک پروردگار نے اپنے کلام مجید مین نقل کیا ہی اونمین سے یہ بھی ایک نصیحت ہی وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

یعنی اور نہ بھول تو حصہ اپنا دنیا سے کہ وہ کفن ہی یعنی دنیا مین سے یہ تیرا حصہ ہی باقی سب چھوڑ جائیگا + قطعہ گمان مبر کہ زر سیم واد واند ترا ودیعتی ست کہ داری بدست روزے چند + چہ سود گر بشوی غرہ بر متاع کسے + چو موش بر در دکان روستا حرسند +

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

کہہ کون ہی وہ جو بچاوے گا تمکو خدا کے تصرف سے اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت اور نہ پاوینگے واسطے اپنے سوائے خدا کے کوئی دوست اور نہ مددگار + **فتح** + تو کہہ کون ہی کہ تمکو بچاوے اللہ سے اگر چاہے تمپر برائی یا چاہے تمپر مہر اور نہ پاوینگے اپنے واسطے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی نہ مددگار + **تفسیر** + یعنی عرب کی مخالفت سے ڈرتے ہو اگر اللہ حکم دیوے تو مسلمان اب تمکو قتل کر ڈالین + **مو** + من اللہ کی تقدیر ہی مما ارادا اللہ انزالہ یعنی کون بچاوے تمکو اوس چیز سے کہ چاہے اللہ اوتارنا اوسکا یعنی عذاب اگر چاہے تمہارے حق مین سختی یعنی تمہارے نفسون مین قسم قتل وغیرہ سے یا چاہے تمہارے حق مین کوئی نعمت یعنی دراز کرنا عمر کا عافیت اور سلامت مین یا کون منع کرے اللہ کو اس سے کہ رحم کرے تمپر اگر ارادہ کرے تمپر رحم کرنا + **مد** +

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

تحقیق خدا جانتا ہی باز رکھنے والون کو تم مین سے اور کہنے والون کو واسطے بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے اور حاضر نہین ہوتے ہین لڑائی مین مگر کم + **فتح** + اللہ کو معلوم ہی جو اٹکاتے ہین تم مین اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو چلے آؤ ہمارے پاس اور لڑائی مین نہین آتے مگر کبھی + **مو** + **تفسیر** + باز رکھنے والون کو یعنی جو کہ منع کرتے ہین رسول کی مدد کرنے سے کہ وہ منافق ہین اپنے بھائیون کو یعنی جو کہ ظاہری بھائی ہین یعنی مسلمان چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو مگر کم یعنی حاضر ہوتے ہین ایک ساعت دکھانے کو اور ٹھہرے رہتے ہین تھوڑا مقدار اسکے کہ دیکھین اونکو لوگ پھر پھر جاتے ہین + **مد** + چلے آؤ ہمارے پاس اور چھوڑ دو محمد کو اور اوسکے ساتھ جنگ مین حاضر نہو کہ ہم تمہارے ہلاک ہونے سے ڈرتے ہین آیا ہی کہ یہود نے منافقون کو کہلا بھیجا کہ تمکو کیا ہوا ہی کہ قتل اپنا ابوسفیان کے ہاتھ چاہتے ہو اگر اس بار تمپر قدرت پاوینگے تو کسیکو تم مین سے باقی نہین چھوڑینگے ہمکو تمپر خوف آتا ہی کہ تم بھائی اور ہمسائے ہمارے ہو ہماری طرف آؤ پس عبد اللہ بن ابی منافق اور یارون اوسکے نے مومنون کے پاس آکر کہا کہ تم محمد کے پاس کیا بھلائی چاہتے ہو اگر ابوسفیان تمپر قدرت پاویگا تو کسیکو نہین چھوڑیگا ہمارے ہمراہ طرف یہود کے آؤ مومنون کو منافقون کے اس کہنے سے ایمان اور احتساب یعنی طلب ثواب زیادہ ہوا یہ آیت ان منافقون کی شان مین نازل ہوئی اور زاد المسیر مین لایا ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے لشکر سے مدینے مین گیا اپنے سگے بھائی کو دیکھا کہ شراب و نقل آگے رکھے ہوئے عیش و طرب مین مشغول ہی اوسنے کہا کہ ای بھائی تو یہان عیش مین گذران کرتا ہی اور پیغمبر لڑائی مین ہین اوسنے جواب دیا کہ تو بھی میرے پاس بیٹھ محمد ہرگز اس ورطے سے خلاصی نہین پاینگے وہ شخص پھرا تو احوال اوسکا پیغمبر خدا سے ظاہر کرنے جبرئیل علیہ السلام پہلے آنے اوسکے سے یہ آیت لائے تھے + **مع** +

أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝

بخیلی کرتے ہوئے بہ نسبت تمہارے یعنی بیچ مددگاری تمہاری کے پس جسوقت آوے ڈر دیکھیگا تو اونکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے پھرتی ہین آنکھین اونکی مانند اوس شخص کے کہ بیہوش کیا جاوے سختی موت سے پس جب جاتا رہے ڈر زبان درازی کرین تمپر ساتھ

زبانون تیز کے بخل کرتے ہوئے اوپر مال کے یہ جماعت نہ ایمان لائی تھی پس نابود کیا خدا نے اونکے عملون کو اور ہے یہ کام خدا پر آسان **فتح**
دریغ رکھتے ہین تمھاری طرف سے پھر جب آوے ڈر کا وقت تو دیکھے تکتے ہین یعنی ڈر سے تیری طرف گراتی ہین آنکھین اونکی
جیسے کسی پر آوے بیہوشی موت کی پھر جب جاتا رہے ڈر کا وقت چڑھ چڑھ بولین تم پر تیز تیز زبانون سے ڈھونکے پڑتے ہین مال پر وہ لوگ
یقین نہین لائے پھر اکارت کر ڈالے اللہ نے اونکے کیے اور یہ ہے اللہ پر آسان ✤ **تفسیر** ✤ یعنی بوقت مخافت سے جی گرا
ہین اور ڈر کے مارے جان نکلتی ہے اور فتح کے بعد مردانگی جتاتے ہین سب سے زیادہ اور غنیمت پر ڈھونکتے ہین ✤ **فائدہ** ✤ جہان حبط
اعمال کا ذکر ہے تو فرمایا ہے یہ اللہ پر آسان ہے یعنی حکمت مین اسکی کسیکی محنت ضائع کرنی تعجب لگتی ہے لیکن جب حبط کرنے پر آوے
اوس عمل ہی مین ایسا نقصان پڑے جس سے وہ درست ہی نہین ہوا جیسے عمل بے ایمان کا کہ ایمان شرط ہے ہر عمل کی ✤ **موضح**
بخیلی کرتے ہوئے یعنی آتے ہین لڑائی مین اس حال مین کہ بخیلی کرتے ہین نسبت تمھاری مدد کرنے مین اور غنیمت مین پس جس وقت آوے ڈر یعنی
دشمن کی طرف سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیکھے تو انکو کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اوس حالت مین پھرتی ہین
آنکھین اونکی دائین بائین جیسے کہ دیکھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کیا جاوے سکرات موت مین یعنی جیسے وہ عقل رفتہ حیران وار
دیکھتا ہے ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھونچکے دیکھتے ہین پس جب جاتا رہے ڈر اور امن مین ہون اور جمع کیجاوے غنیمت زبان درازی
کرین تم پر اور ایذا دین ساتھ کلام کے اس حال مین کہ بخل کرین مال پر یعنی بروقت تقسیم غنیمت کے مناقشہ کرین اور کہین ہمارا حصہ بہت سا لگا دو اس لیے
کہ ہم تمھارے ساتھ جنگ مین تھے اور تمھارے ساتھ ہو کر لڑے اور بسبب ہونے ہمارے کے تم غالب ہوئے تم دشمن پر نہ ایمان لائے تھے یعنی حقیقت مین
بلکہ ساتھ زبانون کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل مین رکھنے اونکے کے کفر کو اور ہے یہ یعنی
حبط کرنا اونکے عملون کا اللہ پر آسان ✤ **ملا بحر** ✤

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ
عَنْ أَنبَائِكُمْ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝ ع ۱۲ ۱۸

جانتے ہین کہ لشکر کافرون کے نہین گئے ہین اور اگر آوین لشکر تمنا کرین کاشکے وہ صحرا نشین ہوتے درمیان گنوارون کے پوچھا کرتے
خبرون تمھاری کو یعنی آنے جانے والے سے اور اگر ہوں درمیان تمھارے نہ لڑین مگر تھوڑا ✤ **ف** ✤ جانتے ہین فوجین نہین گئین
اور اگر جاوین فوجین تو آرزو کرین کسیطرح باہر گئے ہون گانوؤن مین پوچھا کرین تمھاری خبرین اور اگر ہووین تم مین لڑائی نکرین مگر
تھوڑی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی نامردی کے مارے یقین نہین آتا کہ فوجین پھر گئین اور باتون مین تمھاری خیر خواہی جتاوین
اور لڑائی مین کام نکرین ✤ **موضح** ✤ یعنی منافق ایسے نامرد ہین کہ بعد شکست کفار کے یہی گمان کرتے ہین کہ لشکر کفار کے
نہین گئے اور اگر پھر آوین لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کرین بسبب اپنی نامردی کے کہ مدینے سے باہر نکل کر جنگل مین درمیان گنوارون کے
جا بیٹھین تا نفس اپنے امن مین رہین اور الگ رہین لڑائی سے کہ مومن جسمین لگ رہے ہون پوچھتے رہین ہر مدینہ کے
آنے والے سے خبرین تمھاری اور جو کچھ کہ گذرے تم پر اور اگر ہون درمیان تمھارے اور لڑائی ہو رہی ہو تو نہ لڑین
مگر تھوڑا دکھانے سنانے کو اور واسطے دفع عذر اپنے کے تا لوگ نہ کہین کہ یہ نہ لڑے ✤ **ملا بحر** ✤

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

تحقیق ہے واسطے تمھارے ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہے امید رکھتا ثواب خدا کی اور دن
آخرت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ✤ **ف** ✤ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے

دن کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو بہت سا ✣ تفسیر ✣ یعنی رسول کو دیکھو ان سختیون مین کیا استقلال رکھتا ہی سب سے زیادہ
محنت اور اندیشہ او سپر ہی ✣ ص ✣ ساتھ پیغمبر خدا کے پیروی نیک یعنی مومن کو چاہیے کہ موافق او تابع رسول کا رہے بیچ
مدد کرنے دین کے اور صبر کرنے کے اوس چیز پر کہ اوسکو پہنچے اور ہمراہ رہنے کے ساتھ رسول کے جیسے کہ وہ تمھاری غمخواری کرتا
ہی اور یرجو کے معنے ہین ڈرتا ہی اللہ سے اور دن آخرت سے یا امید رکھتا اللہ کے ثواب اور آخرت کی نعمتون کی اور یاد کرتا ہی اللہ کو
یعنی خوف مین اور امید مین اور سختی مین اور نرمی مین ✣ ص ✣ تنبیہ ✣ ایک معنی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي
رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے یہ بھی ہو سکتے ہین کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت و عنایت کی اور ثواب آخرت کی اوسکے
لیے آنحضرت کی پیروی خوب چیز ہی اسلیے کہ آنحضرت کی پیروی کرنے پر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی اپنی محبت کا اس آیت مین قُلْ
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی ای محمد تو کہدے انسے کہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی میری کرو دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ
جان اللہ کیا اللہ جل شانہ

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا
وَمَا زَادَهُمْ ... کے سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق مین اللہ تعالیٰ

اور جب دیکھا مسلمانون نے لشکرون کو کہا یہ ہی جو ... اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رسول نے اور اس ماجرے نے تو زیادہ کیا او ... حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ
بولے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو ... بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی بلا شبہہ اللہ نے خرید لیا
اور اطاعت ✣ تفسیر ✣ ... اور انکے مالون کو اس قیمت پر کہ انکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی
نے فرمایا تھا آٹھ دن کے گویا انکو مول لیتا ہی پاک پروردگار بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال انکے متاع ہین اور جنت مول انکا
تکلیف و سختی ... کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین
امر حسب ... قتل کیے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا توریت مین اور انجیل مین اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا
وَ ... عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کر کر بشارت دی انکو کہ پس خوشیان کرو اس معاملت پر جو ٹھہری ہی اور یہی
خیال دلمین نہین پس دیکھا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا انکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان کہین اور
تکلیف پر الہین کیا حال ہونا ہی انکا عیاذًا باللہ منہ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

پھیر دیا خدا نے کافرون کو ساتھ غصے انکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانون کی طرف سے بیچ مقدمے
لڑنے کے اور ہی خدا توانا غالب ✣ فتح ✣ اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ اوٹھا لی
خدا نے مسلمانون کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست ✣ ص ✣ کافرون کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہین
فتح پائی اونھون نے مسلمانون پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنون کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالیٰ نے بسبب

پہلے خبر دی تھی اون دونون وعدون کو مومنون نے یاد کیا اور ثابت قدمی اختیار کی ✥ **بحث** ✥

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد باندھا تھا ساتھہ خدا کے اوسپر پس بعض اونمین سے وہ ہی کہ انجام کو پہنچایا اپنے قرار داد کو یعنی شہید ہوا اور بعض اونمین سے وہ ہی کہ انتظار کھینچتا ہی اور نہ بدلا اونھون نے کسی چیز بدلنا تو کہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ اونکے اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا ساتھہ توبہ کے پھرے اونپر تحقیق خدا ہی بخشنے والا مہربان ✥ **فتح** ✥ ایمان والون مین کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی تو ان مین پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اونمین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ تا بدلا دے اللہ سچون کو اونکے سچ کا اور عذاب کرے منافقون کو اگر چاہے یا توبہ ڈالے اونکے دل پر بیشک اللہ ہی بخشتا مہربان ✥ **تفسیر** ✥ دشمن کی طرف نہ اوٹھے یہانتک کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ آنکھین اونکی دائین بائین جیسے کہ دیکھے جاتے ہے یا تو بیہوش ہو کر دیکھتا ہی ویسے ہی یہ مارے ڈر کے بھونچکے دیکھتے ہین پس جب احد اور راہ دیکھتے اور اصحاب جو جہاد پر مستعد ہین موت کی کرین پیر اور ایذا دین ساتھہ کلام کے اصحال ہین کہ نکل کر ین مال پر یعنی بروقت ✥ نذر مانی تھی کتنے ایک لوگون نے صحابہ مین سے کہ ہم تمھارے ساتھہ جنگ مین تھے اور تمھارے ساتھہ ہو کر لڑے اور بسبب ہونے ہمارے تم رہینگے اور لڑینگے کفار سے یہان تک کہ شہید بلکہ ساتھہ زبانون کے پس نابود کیا خدا نے یعنی باطل کیا اونکے اعمال ظاہری کو بسبب دل انس بن النضر وغیرہم پس بعضے اونمین سے حبط کرنا اونکے عملون کا اللہ پر آسان ✥ **ملخص** ✥ اپنے قرار داد کو یعنی فارغ ہوا

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝

نذر لازم ہی کہ مرا شہید اور

ع ۱۲

جانتے ہین کہ لشکر کافرون کے نہین گئے ہین اور اگر آوین لشکر تمنا کرین کاشکے وہ صحرا نشین ہوتے درمیان گنوارون کے پوچھا کرتے خبرون تمھاری کو یعنی آنے جانے والے سے اور اگر ہوتے درمیان تمھارے نہ لڑتے مگر تھوڑا ✥ **فتح** ✥ جانتے ہین فوجین نہین پھرے اور اگر جاوین فوجین تو آرزو کرین کسیطرح باہر گئے ہون گانوون مین پوچھا کرین تمھاری خبرین اور اگر ہووین تم مین لڑائی کو کم تھوڑی ✥ **تفسیر** ✥ یعنی نامردی کے مارے یقین نہین آتا کہ فوجین پھر گئین اور باتون مین تمھاری خیر خواہی آپس اور لڑائی مین کام نکرین ✥ **ص** ✥ یعنی منافق ایسے نامرد ہین کہ بعد شکست کفار کے یہی گمان کرتے ہین کہ لشکر کفار نہین گئے اور اگر پھر آوین لشکر کفار کے دوبارہ تو آرزو کرین بسبب اپنی نامردی کے کہ مدینے سے باہر نکلکر جنگل مین درمیان گنوارون کے جا بیٹھین تا نفس اپنے امن مین رہین اور الگ رہین لڑائی سے کہ مومن جسمین لگ رہے ہون پوچھتے رہین ہر مدینے سے آنے والے سے خبرین تمھاری اور جو کچھ کہ گذرے تمپر اور اگر ہون درمیان تمھارے اور لڑائی ہو رہی ہو تو نہ لڑین مگر تھوڑا دکھانے سنانے کو اور واسطے دفع عذر اپنے کے تا لوگ نہ کہین کہ یہ نہ لڑے ✥ **ملخص** ✥

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝

تحقیق ہی واسطے تمھارے ساتھہ پیغمبر خدا کے پیروی نیک واسطے اوس شخص کے کہ ہی امید رکھتا ثواب خدا کی اور دن آخرت کی اور یاد کیا خدا کو بہت ✥ **فتح** ✥ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال جو کوئی امید رکھتا ہی اللہ کی اور پچھلے

رحمت کے پھرے یعنی اگر توبہ کرین تحقیق اللہ ہی بخشنے والا یعنی بسبب قبول کرنے توبہ کے اور مہربان یعنی بسبب معاف کرنے
گناہون کے ✤ **ف ل معا تنبیہ** ✤ اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی
چونکہ وہ اللہ و رسول کی محبت مین ایسے چور تھے کہ آرزو رکھتے تھے جان نثاری کی اوسپر پاک پروردگار نے یہ کچھ تعریف کی
انکی اور حقیقت مین اگر غور کرے انکے حال مین تو یہ جو حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین
ہوتا کا کوئی تم مین کا یہان تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگون سے
اسپر پورا پورا عمل انھین صاحبون نے کیا کہ جو روئے بچے زر زمین مال متاع سب کچھ چھوڑ کر اختیار کیا رسول مقبول کی خدمت بابرکت مین رہنا اور رہنا
مین باوجود اس تکلیف و بے اسبابی کے مانند شیر ببر کے تھے کافرون کو مانند بکریون کے سمجھے تھے اور حال بے اسبابی و بے نوائی کا
یہ تھا کہ کبھی چیتھڑے پانوؤن کو باندھ باندھ کر اور لاٹھیان ہاتھون مین لے کر لڑنے کو گئے ہین اون کافرون سے کہ سب کچھ
مہیا رکھتے تھے اور ایک ایک کھجور کھا کھا کر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال سنکر جو کسی نے بعضے صحابہ سے ازراہ تعجب کے پوچھا کہ
ایک کھجور پر کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونھون نے کہا جب وہ بھی ہو چکی تو اوسکی قدر معلوم ہوئی گٹھلی ہی چوس کر تسلی حاصل کر لیا کرتے تھے
اور بعض اوقات درخت کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھاتے تھے کہ پاخانہ مانند جانور کی مینگنیون کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ
نے قوت ایمانی نصیب اونکے کی تھی کہ باوجود اس بے نوائی کے وہ شادان اور فرحان اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور
رسول کی محبت کے آگے دنیا کو برابر پر پشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے مقبول درگاہ صمدیت کے ہوئے کہ انکے حق مین اللہ تعالی
نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ
اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ یعنی بلاشبہہ اللہ نے خرید لیا
مومنون سے اونکی جانون کو اور اونکے مالون کو اس قیمت پر کہ اونکے لیے جنت ہو یعنی چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی
طاعات مین مانند جہاد کے گویا اونکو مول لیتا ہی پاک پروردگار بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال انکے متاع ہین اور جنت مول اونکا
پس جان و مال خرچ کرنے کے عوض انکو جنت ملیگی پھر آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پس قتل کرتے ہین
کفار کو اور قتل کیے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے وعدہ کرنا اسپر سچا توریت مین اور انجیل مین اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا
ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنی اوس سے زیادہ کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کر کر بشارت دی اونکو کہ پس خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہی اور یہی
بڑی مراد ملنی تھی پس دیکھا چاہیے کہ اللہ تعالی جنکے لیے ایسا وعدہ مؤکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان رکھین اور
اونکو برا کہین کیا حال ہونا ہی اونکا عیاذًا باللہ منہا اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ
قَوِیًّا عَزِیْزًا ۝

اور پھیر دیا خدا نے کافرون کو ساتھ غصے اونکے کے نہ پائی کچھ منفعت اور کفایت کیا خدا نے مسلمانون کی طرف سے جنگ مقدمے
ان کے اور ہی خدا توانا غالب ✤ **فتح** ✤ اور پھیر دیا اللہ نے منکرون کو اپنے غصے مین بھرے ہاتھ نہ کچھ بھلائی اور آپ اوٹھالی
اللہ نے مسلمانون کی لڑائی اور ہی اللہ زور آور زبردست ✤ **ص** ✤ کافرون کو یعنی احزاب کو منفعت یعنی فتح یعنی نہین
فتح پائی اونھون نے مسلمانون پر اور کفایت کیا خدا نے الخ یعنی مومنون کو حاجت جنگ کی نہ پڑی اور خدا تعالی نے بسبب

باد صبا اور غلغلہ کرنے ملائکہ کے ساتھ تکبیر کے کفار پر شکست ڈالی چنانچہ اوپر سب قصہ مذکور ہو چکا اور منقول ہے کہ ستائیس روز تک
احزاب باہر مدینے کے گھیرے رہے اور دونون کو خندق کے کنارے تک نہ آتے اور تیر و سنگ اندازی جانبین سے ہوتی اور
راتون کو بقصد شبخون کے آتے رسول علیہ السلام ساتھ یارون اپنے کے اونکو دفع کرتے ایک روز عمر عبد ود کہ بڑا شجاع عرب
مین مشہور تھا اور اوسکو ہزار مرد کے مقابل کرتے تھے ساتھ اور چار آدمیون کے کفار کے دلیرون مین سے خندق سے اوتر کر سامنے آیا
اور لڑنے والا طلب کیا اس طرف سے علی مرتضی باہر نکلے اور عمر عبد ود اور ایک کافر کو مارا کافرون کے دل ٹوٹ گئے اور
آنحضرت صلعم نے پیر اور منگل کے دن مسجد مین کفار پر مستجاب ہونے کی دعا کی بدھ کو بعد نماز ظہر کے اثر فتح کا ظاہر ہوا کہ حکم الہی
سے باد صبا نے زلزلہ کفار کے لشکر مین ڈالا کفار عاجز ہو کر بھاگے اور فتح مسلمانون کی بدون لڑنے کے ہوئی ۞ ۵۵ جس

وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ
فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ ع

اور اوتارا اللہ نے اون لوگون کو کہ مددگاری ان لشکرون کی کی تھی اہل کتاب مین سے یعنی قریظہ کو اوتارا اونکے قلعون سے
اور ڈالا اونکے دلون مین ڈر ایک فرقے کو قتل کرتے تھے تم یعنی مردون کو اور بندی پکڑتے تھے تم ایک فرقے کو یعنی عورتون
اور لڑکون کو ۞ **فتح** ۞ اور اوتار دیا اونکو جو لوگ اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکے گڑھون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنون کو تم
جان سے مارنے لگے اور کتنون کو بندی کیا ۞ **تفسیر** ۞ یہ یہود تھے بنی قریظہ نزدیک رہتے مدینے کے پہلے حضرت سے صلح رکھتے تھے اس
ہنگامے مین پھر گئے اس لڑائی سے فارغ ہوئے کہ جبرئیل حکم لائے جلد اونکو جا گھیرا چوبیس دن گھر کر تھکے راضی ہوئے کہ ہم نکلتے ہین
جو ہمارے حق مین سعد بن معاذ کہے سو قبول رکھو حضرت نے قبول کیا سعد نے یہی حکم کیا کہ جوانون کو قتل کرنا اور عورتین لڑکے بندی لیے
خدا اور رسول کی مرضی یہی تھی اور اونکی بدعہدی کی سزا ۞ **مو** ۞ وہ یہود بنی قریظہ تھے کہ بعد گھرے رہنے کے پچیس دن تک اپنے
قلعون مین تنگ ہو کر سعد بن معاذ رض کے حکم پر راضی ہو کر اوترے اونھون نے حکم کیا کہ مرد انکے مارے جاوین اور عورتین اور بچے
بندی پکڑے جاوین اور مال مسلمانون پر تقسیم ہو اور قصہ انکا یہ ہے کہ جب رسول علیہ السلام بعد بھاگنے احزاب کے رات مین اوسکی صبح
کو اپنے اصحاب کے ساتھ خندق سے اوٹھ کر مدینے مین رونق افزا ہوئے اور ہتھیار بدن سے کھولے کہ اوسی روز ظہر کے وقت جبرئیل
عمامہ استبرق سر پر باندھے ہوئے سوار خچر پر کہ زین اوسکا دیبا کا یعنی ریشمی تھا پہنچے اور رسول علیہ السلام تھے اوسوقت زینب
بنت جحش کے پاس کہ ازواج مطہرات سے تھین اور وہ سر مبارک کو دھو رہی تھین ایک جانب سر کی دھوئی تھی کہ جبرئیل ع آئے اور کہا
یا رسول اللہ آپنے ہتیار اوتار ڈالے عفا اللہ عنک چالیس روز ہوئے ہین کہ ملائکہ نے ہتیار نہین کھولے اور غبار کہ جبرئیل ع کے مونہہ پر
اور اونکے خچر پر تھا رسول علیہ السلام اوسکو اپنے دست مبارک سے پاک کرتے تھے جبرئیل ع نے کہا خداے تعالی حکم فرماتا ہے تمکو کہ بنی قریظہ
ہی کی طرف جلانے کا قصد رکھتے ہین پس اوٹھو اونکی طرف مین اونکی کمانون کے چلّے کاٹ آیا ہون اور اونکے دروازون کو کھول آیا ہون اور اونمین
اضطراب و ہل چل پڑ رہی ہے پس آنحضرت صلعم نے منادی کو حکم دیا کہ ندا کرے کہ جو کہ سننے والا مطیع ہے نماز عصر کی نہ پڑھے مگر بنی قریظہ مین
اور نشان اپنا حضرت علی رض کو دیا وہ اوسکو لے کر باہر نکلے اور لوگ بھی حضرت علی رض کے ساتھ چلے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب اونکے
قلعون کے پہنچے تو کلام برے رسول کی شان مین اونسے سنکر پھرے راہ مین آنحضرت سے مل کر یہ حال ظاہر کیا آنحضرت نے فرمایا کہ جب
مجکو دیکھینگے تو کچھ نہین کہینگے اور جب آنحضرت صلعم اپنے اصحاب پر گذرے مقام صورین مین پہلے پہنچنے کے طرف بنی قریظہ کے تو اونسے
پوچھا کہ اس راہ سے کوئی گذرا ہے اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ دحیۂ کلبی سوار خچر سفید پر کہ اوسکے زین پر چادر دیبا کی تھی گیا ہے

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل گئے ہین تا بنی قریظہ مین زلزلہ اور رعب ڈالین پس جب آنحضرتؐ نزدیک قلعے بنی قریظہ کے پہنچے تو اونکے
ایک کنوئین کے پاس اوترے اور مسلمان پیچھے سے آنکر ساتھہ اونکے ملے بعد عشا کے اور اوسوقت عصر اور مغرب اور عشا پڑھی
بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ نہ نماز پڑھے کوئی عصر کی مگر بنی قریظہ مین اور پچیس یا چوبیس روز تک اونکے
قلعے کو گھیرے رہے یہان تک کہ بتنگ آئے اور رعب اونکے دلون مین پڑا اور یقین کیا کہ سبب استیصال ہمارے کے رسول علیہ السلام
پھرینگے نہین اونھون نے ابو لبابہ صحابی کو پیغمبر خدا کے پاس سے طلب کیا اور مرد و زن نے اونکے آگے جمع ہوکر حالت تباہ اپنی
ساتھہ گریہ و زاری کے ظاہر کرکر مشورہ پوچھا کہ آیا محمدؐ کے حکم پر ہم اوترین ابو لبابہ نے کہا ہان اوترو اور ہاتھہ سے اشارہ
ذبح کا کیا کہ ذبح کیے جاؤگے اور اوسی دم پشیمان ہوئے کہ خیانت خدا اور رسول کی کی ہین نے جب وہان سے پھرے تو آنحضرتؐ
کے پاس حاضر نہوئے اور اپنے تئین مسجد کے ایک ستون سے باندھا اور کہا یہان سے نہین جانے کا مین جب تک کہ
قبول توبہ میری خدا کی طرف سے نہ اوترے گی اور خدا تعالی سے عہد کیا کہ پھر بنی قریظہ سے مین نہین ملنے کا اور جب یہ خبر ابو لبابہ
کی آنحضرتؐ کو پہنچی تو فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو اوسکے لیے استغفار کرتا مین اب مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون جبتک کہ
قبول توبہ اوسکی خدا کی طرف سے نہ آوے اور جب وحی قبول توبہ اوسکے کی اوتری تو آنحضرتؐ اوسوقت ام سلمہؓ کے گھر مین تھے
آپ ہنسے ام سلمہؓ نے پوچھا کہ آپ کیون ہنستے ہین اللہ ہنساوے آپکے دانتون کو فرمایا ابو لبابہ کی توبہ قبول کی گئی ام سلمہؓ نے
عرض کیا کہ کیا نہ خوشخبری دون مین اسکی ابو لبابہ کو یا رسول اللہ فرمایا ہان سُنا دے اگر چاہے تو پس کھڑی ہوئین ام سلمہؓ اپنے
حجرے پر اور یہ ذکر ہی ازواج مطہرات کے پردے کے حکم اوترنے کے پہلے کا پس کہا ای ابو لبابہ خوش ہو کہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے
تیری پس لوگ اونکے کھولنے کو دوڑے کہا ابو لبابہ نے قسم خدا کی جبتک کہ رسول علیہ السلام اپنے دست مبارک سے نکھولین
نہین کھلنے کا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت نماز صبح کے اونکو کھولا القصہ بنو قریظہ لاچار ہوکر رسول علیہ السلام
کے حکم پر اوترے اور آنحضرتؐ نے بسبب مکالمہ اوس کے سعد بن معاذ کو حکم کیا سعد کی قوم اونکو حمار پر سوار کرکر آنحضرتؐ کے پاس
لائی اور کہا تمکو رسول علیہ السلام نے تمہارے موالی یعنی دوستون پر حکم کیا ہی ساتھہ اونکے بھلائی کرنا اور جب سعد آنحضرتؐ کے
سامنے آئے تو اونکی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اوٹھو اپنے سردار کے لیے اور سعد نے کہا تم میرے حکم پر راضی ہو اور
خدا سے عہد کرتے ہو کہ جو کچھہ مین حکم کرون اوسپر تم راضی ہوؤ اونھون نے کہا ہان اور آنحضرتؐ نے بھی اجازت دی پس
سعد نے کہا کہ حکم کرتا ہون مین یہ کہ اونکے مردون کو مارین اور اونکی عورتون اور اولاد کو بندی پکڑین اور اموال اونکے درمیان
مسلمانون کے تقسیم کرین آنحضرتؐ نے فرمایا ای سعد ایسا حکم کیا تو نے کہ جو کچھہ خدا تعالی سات آسمانون کے اوپر کرتا ہی پس
بنی قریظہ کو اونکے قلعے سے لاکر بنت حارث کے گھر مین قید کیا پھر رسول علیہ السلام مدینے کے بازار مین آئے اور خندقین کھودکر
اونکے مردونکو اون خندقون مین گردن مارا اور زبیرؓ اور علی رضی اللہ عنہما مارنے والے تھے چھہ سو یا سات سو آدمی مارے گئے اور حیی
بن اخطب کو بھی وہان گردن مار ا بعد اوسکے اموال اونکے تقسیم کیے بعد نکالنے خمس کے سوار کو تین حصے دیے کہ دو اوسکے گھوڑے
کے اور ایک اوسکا اور پیادے کو ایک حصہ دیا پھر قریظہ کی بندی کو آنحضرتؐ نے نجد کو بھیجکر بکوا کر گھوڑے اور ہتیار
خرید کرلئے اور اونکی عورتون مین سے ریحانہ بنت عمرو کو آنحضرتؐ نے اپنے لیے لیا تھا وفات تک آپ کی ملک مین رہی
اور فتح بنی قریظہ کی بیچ آخر مہینے ذیقعدہ کے سن پانچ ہجری مین ہوئی اور عورتین اور اولاد بنی قریظہ کی کہ بندی
مین آئے ساڑھے سات سو اور ایک قول سے نو سو تھے

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ع

اور انجام کار کو تمہین وارث کیا اونکی زمین اور گھرون اونکے اور مال اونکے کا بھی اور ربھی انجام کار کو تمہین وہ زمین کہ نہ پانون رکھا تھا تمنے اوسپر اور ہی خدا سب چیز پر توانا ۝ فتح ۝ اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین اور جسپر پھرے نہیں تمنے اپنے قدم اور ہی الله سب چیز کر سکتا ۝ **تفسیر** ۝ یہ زمین جو مدینے کے نزدیک ہاتھ لگی حضرت نے مہاجرین کو بانٹی اونکو گذران کا ٹھکانا ہو گیا اور انصار پر سے انکا خرچ ہلکا ہوا اور اوس دوسری زمین سے مراد ہی زمین خیبر کی دو برس کے پیچھے ان یہودیوں سے وہ ہاتھ لگی اوس سے حضرت کے سب اصحاب آسودہ ہوگئے ۝ موضح ۝ اموال سے مراد ہی مواشی اور نقود اور اسباب منقول ہی کہ رسول علیہ السلام نے مقرر کین زمینین اونکی مہاجرین کے لیے نہ انصار کے لیے اور فرمایا کہ تم اپنے مکانون مین ہو وہ زمین کہ پانون نہ رکھا تمنے یعنی بقصد قتال کے اور وہ زمین مکہ ہی یا فارس و روم یا خیبر یا تمام وہ زمینین کہ فتح کیجاوینگی روز قیامت تک ۝ مدارک ۝

تنبیہ ۝ اوپر کی آیت کی تفسیر مین جو کچھ قصہ ابو لبابہ صحابی کا مذکور ہوا اوسکا ذکر کلام الله مین سورۂ انفال کے تیسرے رکوع مین ہی ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی ای ایمان والو خیانت نکرو الله کی اور رسول کی اور نہ خیانت کرو اپنی امانتون مین جان کر اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد جو ہین خراب کرنے والے ہین اور جان لو یہ کہ الله کے پاس بڑا ثواب ہی ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ای ایمان والو اگر ڈرتے رہوگے الله سے یعنی در مقدمۂ امانت وغیرہ کے تو کردیگا تم مین فیصلہ یعنی تمہارے گھر بار کافرون مین گرفتار رہینگے جسکا تم ڈر رکھتے ہو اور اوتاریگا تمسے تمہارے گناہ اور بخشیگا تمکو اور الله کا فضل بڑا ہی انتہی غور تو کرو بھائیو صحابۂ کرام رضوان الله علیہم کے حال مین کہ کیا قصور ہوا تھا جسپر یہ کچھ ڈرے اور درپے اوسکے تدارک کے ہوئے کاملین کا یہی حال ہوتا ہی یہ نہین کہ گناہ پر گناہ کرتے جاوین اور کچھ پروا نرکھین اور تمام اس قصے مین عجب شان قادری معلوم ہوتی ہی کہ کیسے زبردستون کو زبردست اور خراب کیا بسبب شامت اعمال کے اور ہر قصہ کلام الله مین عبرت ہی کے لیے مذکور ہوتا ہی کہ سننے والے عبرت پکڑین اور اوپر کی آیتون مین الله تعالے نے کچھ اپنی نعمتین بندون کو یاد دلائین تھین کہ دیکھو کس طرح ہمنے کفار احزاب اور بنی قریظہ پر تمکو فتح دے کر مالک اونکی زمینون وغیرہ کا کیا اب آگے نصیحت کی پیغمبر صاحب کی بیبیون کو کہ تم اس مال و منال کو دیکھکر فریفتہ اس دنیا مکارہ کی نہو کہ تم اوس نبی پیارے کی بیویان ہو کہ اونھون نے ساری عمر اس دنیا کی طرف التفات نکیا اور قصداً اسے لات ماری اسلیے تم جو اونکی خادم خاص ہو تمکو بھی چاہیے کہ اس دنیا کی رغبت اپنے دلون مین نرکھو اور تقوی پہلے درجے کا اختیار کرو پس اس مضمون کے پہونچانے کا حکم فرمایا اپنے نبی کو حضرت شاہ ولی الله علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ آنحضرت کی بیویان جو کچھ کہ آنحضرت کے پاس تھا قسم زینت دنیا سے طلب کرتی تھین خدا تعالی نے اونکو نصیحت دی اور زجر فرمایا اور احکام آپس کے سلوک کے نازل فرمائے اور زینب رضی الله عنہا زید کے عقد مین تھین اور درمیان مین نا اتفاقی ظاہر ہوئی اور رفتہ رفتہ طلاق واقع ہوئی اور بعد تمام ہونے عدت کے خدا تعالی نے زینب کو داخل ازواج مطہرات کے کیا منافقون نے زبان طعن کی کھولی کہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اپنی بیوی کیا خدا تعالی نے بیچ بیان اوسکے کے کہ مونہ بولا بیٹا حکم بیٹے کا نہین رکھتا ہی نازل کیا ۝ فتح ۝

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

ای نبی کہہ دے اپنی عورتون کو اگر تم چاہتیان ہو دنیا کا جینا اور یہان کی رونق تو آؤ کچھہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون بھلی طرح سے ✤ **تفسیر** منقول ہی کہ رسول علیہ السلام کی بیویان دنیا اور نفقہ زیادہ حاجت سے انسے مانگنے لگین حضرت کو یہ بات ناگوار گذری اور آپنے قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اونسے مخالطت نہین کرینگے اور باہر بھی تشریف نہ لاسکے بسبب اسکے کہ اونھین ایام مین چوٹ آگئی تھی پاے مبارک مین بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانے پر رہے مہینا بھر تک بعد ازان اوترے پس لوگ اس احوال کی تحقیق مین پڑے اور بعضون نے کہا کہ آپنے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی صحابہ دروازے پر جمع ہوئے اس امید پر کہ آپ ہمکو بلاوینگے یا باہر رونق افزا ہونگے کسیکو اذن آنیکا نہوا لیکن جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے اذن حاضر ہونیکا چاہا تو اذن ہوا اونکو جب اندر گئے تو دیکھا کہ بیویان آپ کی گرد آپ کے جمع ہین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے دل مین کہ کچھہ ایسی بات کہون کہ آنحضرتؐ ہنسین پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ بیٹی خارجہ کی کہ بیوی تھین اونکی اگر مجھسے نفقہ طلب کرے تو اوسکی گردن مین گردن اوسکی پس آنحضرت ہنسے اور فرمایا کہ یہ گرد میرے بیٹھین ہین جیسا کہ دیکھتا ہی تو طلب کرتین ہین مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس ابو بکرؓ اوٹھے اور گردن عایشہؓ کی کوٹنے لگے اور عمرؓ اوٹھکر اپنی بیٹی یعنی حفصہؓ کی گردن کوٹنے لگے اور دونون صاحب اپنی بیٹیون سے کہتے تھے کہ ہین تم آنحضرتؐ سے مانگتی ہو وہ چیز کہ جو حضرت پاس نہین ہی پس کہا بیویون نے قسم ہی خدا کی نہین مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کچھہ چیز کہ نہو اونکے پاس پس بعد اوسکے آنحضرتؐ ایک مہینے تک الگ رہے پھر یہ آیت یا ایہا النبی تا لفظ اجرا عظیما اوتری پس پہلے آنحضرتؐ نے حضرت عایشہؓ سے اس بات کے کہنے کا ارادہ کیا اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل اور چاہیتی تھین سب بیویون مین پس فرمایا ای عایشہؓ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ بیان کرون روبرو تیرے ایک بات اوسکے جواب مین بے مشورے مان باپ اپنے کے جلدی نکرنا کہا عایشہؓ نے کہ کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس پڑھی آنحضرتؐ نے روبرو عایشہؓ کے یہی آیت تخییر کی کہا عایشہؓ نے کیا تمھارے مقدمے مین ای رسول خدا کے مشورہ کرون اپنے مان باپ سے یعنی مشورہ اوس امر مین کرتے ہین کہ اوسمین کچھہ تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھہ تردد ہی نہین بلکہ اختیار کیا مینے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور آخرت کے گھر کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت مین آیا ہی کہ کہا اونھون نے کہ جب مقولہ لوگون کا سنکر آنحضرتؐ کے پاس آیا مین اور پوچھا مینے کہ یا رسول اللہ آیا آپنے اپنی بیویون کو طلاق دی ہی جیسے کہ لوگ کہتے ہین فرمایا نہین کہا عمرؓ نے کہ اعلام کردون مین کہ طلاق نہین دی ہی آپ نے فرمایا اعلام کردے پس دروازے پر مسجد کے آکر پکار دیا مینے کہ رسول خدا نے اپنی بیویون کو طلاق نہین دی ہی پس اوتری یہ آیت وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ اور مین تھا کہ استنباط اس امر کا کیا تھا مینے بعد اوسکے یہ آیت تخییر نازل ہوئی اور اون ایام مین آنحضرتؐ کے نکاح مین نو بیویان تھین عایشہ رضی اللہ عنہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حفصہ رضی اللہ عنہا بیٹی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیٹی ابو سفیان کی اور ام سلمہؓ بیٹی امیہ کی اور سودہؓ بیٹی زمعہ کی یہ پانچ قریش مین کی تھین اور زینبؓ بیٹی جحش کی اسدیہ اور میمونہؓ بیٹی حارث کی ہلالیہ اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی خیبریہ اور جویریہ بیٹی حارث کی مصطلقیہ اور جب انھون نے خدا اور رسول اور دار آخرت کو اختیار کیا تو حق تعالی نے اوسکے عوض انعام مین آیت لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ نازل فرمائی چنانچہ اسی سورت مین وہ آگے آتی ہی اور مفسرون کو اس تخییر مین اختلاف ہی اکثر اہل علم اسپر ہین کہ یہ تفویض طلاق نتھی بلکہ اختیار دینا اسکا تھا کہ اگر دنیا کو اختیار کرین تو طلاق دین اور بعضے اسپر ہین کہ تفویض طلاق تھی اور حکم تخییر کا طلاق مین فقہا کے نزدیک یہ ہی کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کہے اختیار کر تو

اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کچھ اوسپر لازم نہین اکثر کے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک ایک طلاق پڑتی ہی اور اگر اپنا نفس اختیار کرے کہ کہے اپنا نفس اختیار کیا مینے تو ایک طلاق اوسپر پڑتی ہی امام احمد اور امام شافعی کے نزدیک رجعی پڑتی ہی اور حنفیہ کے نزدیک بائنہ اور مالک کے نزدیک تین طلاقین پڑتی ہین ❊ **بحر العلوم ❊ مشکوۃ** ❊

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

تفسیر اور اگر تم ہو چاہتیان اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو تو اللہ نے رکھ چھوڑا ہی اونکو جو تم مین نیکی پر رہین بڑا ثواب حاصل دونون آیتونکا یہ ہی کہ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر تم نہ راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہو گی میرے فقر پر اور ارادہ کرو گی خدا اور رسول کی رضامندی کا اور جنت کے ملنے کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا حضرت مولانا عبد القادر صاحب نے فائدہ یہان یہ لکھا ہی کہ حضرت کے ازواج نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ ہون بعضون نے بول چال کی حضرت نے قسم کھائی کہ ایک مہینا گھر مین نجاوین پھر مہینے کے بعد یہ آیت اوتری حضرت گھر مین آئے اول حضرت عائشہ رض سے کہا اونھون نے اللہ و رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے حضرت کے ہان ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا یہ جو فرمایا کہ جو نیکی پر رہین اونکو بڑا نیگ ہی حضرت کی ازواج سب نیک ہی ہین الطیبات للطیبین ❊ مگر حق تعالی صاف خوشخبری کسیکو نہین دیتا تا نڈر نہو جاوے خاتمے کا ڈر لگا رہے ❊ اور مدارک مین لفظ اُمَتِّعْكُنَّ کی تفسیر مین لکھا ہی دون مین تمکو متعۂ طلاق اور مستحب ہی متعہ واسطے ہر مطلقہ کے سوائے مفوضہ کے پہلے وطی کے اور اور معنی اُسَرِّحْكُنَّ الخ کے اور طلاق دون مین تمکو طلاق دینا اچھا کہ نہ ضرر ہو اوسمین انتہی ❊ **تنبیہ** ❊ تامل کرو ای بھائیون ان آیات شریفہ کے مضامین مین کہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول کو دنیا مین رغبت کرنی کیا بری معلوم ہوئی کہ جسپر آنحضرت بھی غصے ہوئے اپنی بیویون پر اور اللہ تعالی نے بھی کیا کچھ فرمایا اور دنیا کے فانی ہونے اور برائی مین بہت آیتین اور حدیثین آئی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ یعنی جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانون کو اوسکا سبزہ اوگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھر مین سخت مار ہی یعنی اوسکے لیے کہ اختیار کرے دنیا کو آخرت پر اور معافی ہی اللہ سے اور رضامندی یعنی اوسکے لیے کہ نہ ترجیح دے دنیا کو آخرت پر اور دنیا کا جینا تو یہی ہی جنس دغا کی اور فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہی باقی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَّا فِيْهَآ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ ترجمہ آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ذکر کے کرے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا اللہ کے نزدیک برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے اپنی دنیا کو ضرر پونہچاتا ہی اپنی آخرت کو یعنی اس لیے کہ جب دنیا کی محبت کھینچ کر دبا رہیگا اوسکے حاصل کرنیکی فکر مین

پس نہین فراغت پائیگا آخرت کی فکر کی اور جو کوئی دوست رکھے آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو
کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی یعنی دنیا کے اور فرمایا کہ لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم خدا کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک دنیا سے بیزار تھے کہ اپنی دعامین بھی بقدر ضرورت ہی کے مانگتے تھے یہ دعا کرتے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ✤ یا اللہ کر رزق اولاد محمد کا قوت یعنی جس سے سوال سے باز رہین اور بہت حدیثین
اور اقوال بزرگون کے اسکی مذمت مین منقول ہین کیا خوب کہا ہی کسینے **شعر** نباشد نیک باطن در پی آرایش ظاہر ✤ بنقاش احتیاجے
نیست دیوار گلستان را ✤ اور حقیقت مین جو کوئی کہ دنیا کی زرق برق مین اور حبّ جاہ مین گرفتار ہوا بہت ہی خراب ہوا **شعر**
جم رہی ہی دل کے اندر حبّ جاہ ✤ کب سماوے اوسمین نور اِلٰہ ✤ پس سبکو خصوصًا اسوقت کی عورتون کو غور کرنا چاہیے ان
آیات کریمہ کے مضامین مین کہ جو بیویان پیشوا سب کی ہین وہ بسبب دنیا طلبی کے پایۂ عتاب مین آئین تو بھلا اورونکو کیونکر اسمین رغبت
کرنی اور اپنے خاوندون کو اوسکے لیے تنگ کرنا سزاوار ہو چھوڑو بھائیو اس دنیا غدارہ کی محبت کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ (محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا ۱۲) پھر آگے پاک پروردگار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جتایا کہ
کہین یہ نہ سمجھنا کہ ہم جو پیغمبر صاحب کی بیویان ہین اور سب مؤمنون کی مائین ہمپر گرفت ایسی نہین ہونے کی بلکہ یون سمجھنا کہ
نزدیکان را بیش بود حیرانی ✤ جیسے کہ فرماتے ہین

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

(ت) اے نبی کی عورتون جو کوئی لاوے تم مین کام بیحیائی کا صریح دونی ہو اوسکو مار دوہری اور ہی یہ یعنی دو چند عذاب کرنا اونکو اللہ
پر آسان ✤ **تفسیر** ✤ مراد فاحشۂ صریح سے یہان نافرمانی رسول اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا زنا اور مار دوہری یعنی بہ نسبت اور
بیویون کے دوہرا عذاب ہوگا تمکو اسلیے کہ جو چیز بُری ہی تمام بیویون کے حق مین وہ تمھارے حق مین بدتر ہی پس زیادتی بُرائی
معصیت کی تابع ہی زیادتی فضل کے یعنی جتنا افضل زیادہ ہوگا بُرائی گناہ کی اوسکے حق مین زائد ہوگی اور یہ بات ظاہر ہی کہ کسی
بیوی کی فضیلت آنحضرت کی بیویون کی فضیلت کو نہین پہونچتی اور اسی لیے مذمت عاصی عالم کی اشد ہی عاصی جاہل سے اسلیے کہ
معصیت عالم سے اقبح ہی اور اسی لیے زیادہ ہوئی حد آزادون کی بہ نسبت حد غلامون کے مثلًا جہان آزادون کو سو دُرّے مارے جاوینگے
تو غلام کو پچاس آوینگے اور مومن سنگسار کیا جاتا ہی اور کافر نہین ✤ **مدارک** ✤ **تنبیہ** ✤ پس بھائیون سوچو تو سہی
کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے حق مین کہ جو مائین ہین سبھون کی ایسا حکم ہوا تو اورونکی کیا حقیقت ہی ہرگز عالمون
یا پیرزادون یا نوابون یا خانون وغیرہ کی اولاد اپنے خاندانون پر مغرور نہون بلکہ یہ سمجھین کہ ہم زیادہ پکڑے جاوینگے بہ نسبت عوام کے
اسلیے حضرت نے فرمایا مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آنے کا یا اللہ
دکھا ہمکو راہ سیدھی اور بچا ہمارے نفسون کے شرون سے آمین رب العالمین ✤

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

(ترجمہ) اور جو کوئی تم مین اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور کرے کام نیک دین ہم اوسکو اوسکا بدلہ دو بار یعنی بہ نسبت

(حاشیہ)
(۵۰) قولہ لفاحشۃ سیئۃ الخ ... فی القبح سیئۃ کالخ ... سن تبین بیئۃ تبین الخ ۱۲
ف ۸ اے بیبیو پیغمبر کی جو کوئی عمل مین لاوے تم مین سے ایسا پکار کے نکلتا ہوا گناہ جو آدمیان اپنی ... جسکی بیحیائی ظاہر ہو دینا پیغمبر ... دو چند ... زبان درازی کی ... اوسکو عذاب دو چند ... اور ہی یہ دو چند عذاب آسان اللہ پر ...
۵۱ ... میں وبل للجاہل مرۃ ووبل للعالم سبع مرات ۱۲
ف ۹ اور جو کوئی فرمان برداری کرے تم مین سے خدا تعالی کی اور اوسکے پیغمبر کی اور کرے کام نیک دیوین ہم اوسکو مزدوری اوسکی دو بار اور مہیا کرین ہم واسطے اوسکے روزی اچھی ۱۲
فم
۲۲ ع
المجموع الثانی والعشرون

اور کا اوسکو دوگنا ثواب دین اور رکھی ہی ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی کہ وہ جنت ہی ✤ **تفسیر** ✤ یہ بڑے درجے کالاز ہی نیکی کا ثواب دونا اور برائی کا عذاب دونا پیغمبر کو بھی فرمایا کہ اذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ ✤ **بحر** ✤

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسۡتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَيَطۡمَعَ الَّذِيۡ فِيۡ قَلۡبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۝

اے نبی کی عورتون تم نہین ہو جیسے ہر کوئی عورتین اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر نکہو بات پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل مین روگ ہی اور کہو بات معقول ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب تم کلام کرو مردون سے بحسب ضرورت کے پردے کے پیچھے سے تو نرم اور میٹھی بات نکرو مانند بدکارون کے اسلیے کہ جنکے دل مین بیماری نفاق کی یا محبت بدکاری کی ہی اونکے دل مائل ہونگے اور رغبت کرینگے تمھاری طرف اور معروف سے مراد ہی نیک یعنی بات اچھی کہو باوجود ہونے اوسکے کے سخت حاصل یہ کہ یہ ایک ادب سکھایا کہ کسی مرد سے بات کہو تو اسطرح کہو جیسے ماں کہے بیٹے کو ✤ **مدارک** **بحر**

وَقَرۡنَ فِيۡ بُيُوۡتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰى وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيۡنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا ۝

اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے یعنی کفر کے وقت بے پردہ پھرتی تھین عورتین اور کھڑی رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین یعنی گناہ اے گھر والون یعنی پیغمبر کے اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے ✤ **تفسیر** ✤ یہ خطاب ہی ازواج کو اور داخل ہین حضرت کے سب گھر والے اور مراد جاہلیت اولی سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی کہ عورتین لباس فاخرہ اور بہت زیور پہنکر مردون کے سامنے آتی تھین یا مراد جاہلیت اولی سے زمانہ حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان کا ہی یا زمانہ داؤد و سلیمان علیہما السلام کا اور جاہلیت اخری ما بین عیسی اور محمد علیہما السلام کے یا جاہلیت اولی جاہلیت کفر کی پہلے اسلام کے اور جاہلیت اخری جاہلیت فسق و فجور کی اسلام مین اور پہلے حکم خاص نماز اور زکوۃ ادا کرنیکا فرمایا اور پھر حکم فرمایا تمام طاعات کا واسطے فضیلت ان دونون عبادتون کے اسلیے کہ جو کوئی انپر مواظبت کرتا ہی تو اور طاعتین بھی اوس سے سہل ادا ہوتی ہین اور لفظ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ مین دلیل ہی اسپر کہ حضرت کی بیویان بھی اہل بیت مین داخل ہین اور ستھرا کرے الخ یعنی پاک کرے تمکو نجاست گناہون سے اللہ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کو منع فرمایا بعضے کامون سے اور حکم کیا بعضے کامون کے کرنیکا تاکہ اہل بیت آنحضرت صلعم کے گناہ نکرین اور بچین اوس سے بسبب تقوے کے اور طاعت کرین اور گناہون کو پلیدی فرمایا اور تقوی کو طہر اسلیے کہ گناہ کے کرنے سے بھی بدن نجس ہوتا ہی جیسا نجس ہوتا ہی پلیدیون سے بلکہ زیادہ اور تقوی اور نیکی کے کرنے سے نفس ایسا پاک ہوتا ہی جیسے کپڑا پاک ہوتا ہی پانی سے اور اسمین نفرت دلائی عقلمندون کو ممنوعات سے اور رغبت دلائی اونکو اوامر مین ✤ **مدارک** ✤ اور بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج اور اولاد آنحضرت صلعم کی ہی سب اور بعضے کہتے ہین کہ خاص بیویان ہی مراد ہین بنظر سباق اور سیاق آیت کے لیکن ام سلمہؓ کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ہمارے گھر مین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور علیؓ کو طلب کرکے فرمایا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهۡلُ بَيۡتِيۡ عرض کیا مینے یا رسول اللہ مین بھی ہون فرمایا ہان انشاء اللہ تعالی روایت کیا یہ معالم وغیرہ مین اور حدیثین اونکے فضائل کی بہت ہین از انجملہ یہ ہی کہ کہا ابو ہریرہؓ نے کہ آئے جبرئیلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہی تحقیق آئی ہی تیرے پاس

غار حرا مین اوسکے ساتھ باسن ہی اوسمین سالن ہی یا کہا طعام ہی پس جب آوے تیرے پاس تو پس سلام کہنا اوسکو اوسکے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام اور خوشخبری دینا اوسکو ساتھ گھر کے جنت مین کہ موتی کا ہی نہ شور و شغب ہی اوسمین اور نہ رنج و تعب اور عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ رض یہ جبرئیل ع ہین کہتے ہین تجکو سلام کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ تحقیق جبرئیل ع لائے صورت عایشہ رض کی سبز حریر کے ٹکڑے مین آنحضرت کے پاس پس کہا یہ بیوی تمہاری ہی دنیا اور آخرت مین اور صحابہ کہتے ہین کہ جس حدیث کا سمجھنا ہم صحابہ کو دشوار ہوتا تھا حضرت عایشہ رض اوسکی عقدہ کشائی کردیتی تھین اور حضرت عایشہ رض نہایت فصیح اللسان تھین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ رض ٹکڑا میرے بدن کا ہی پس جسنے ایذا دی اوسکو پس تحقیق ایذا دی مجکو اور فرمایا آنحضرت ص نے کہ حسن رض اور حسین رض سردار ہین اہل جنت کے نوجوانون کے اور اون دونون کا باپ بہتر ہی اون دونون سے اور فرمایا آنحضرت ص نے فاطمہ رض کو کہ مین اور تو اور حسن رض اور حسین رض اور علی رض ایک مکان مین ہونگے روز قیامت کے اور حسنین رض کے حق مین فرمایا کہ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہون مین ان دونون کو پس دوست رکھ تو انکو اور دوست رکھ اوسکو کہ دوست رکھے انکو اور مشہور یہ ہی کہ سیادت حسنین کی مان اور نانا کی طرف سے ہی اور حضرت علی کی اور اولاد کو علوی کہتے ہین ✤ **تنبیہ** ✤ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عورتون کو چاہیے کہ اپنے گھر ہی مین رہا کرین ایدھر اودھر بیفائدہ نہ پھرا کرین اور بناؤ سنگھار کرکے نامحرمون کے سامنے نہ آیا کرین یہان کی عورتین کچھہ خیال اسکا نہین کرتین ماموں خالہ چچا پھوپی وغیرہ کے بیٹون کے سامنے کہ اجنبی شخص ہین حکم شرع مین بناؤ سنگھار کرکر آتی ہین بیچین اس آفت سے کہ یہ کفار کی رسم ہی اور جو مسلمان کہ کفار کی رسم برتے اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبغوض ترین لوگون کا فرمایا ہی اللہ تعالی کے نزدیک اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ نماز کو برپا رکھے یعنی ہمیشہ پڑھا کرین جس طرح چاہیے پڑھنی اور زکوۃ دیا کرین اور فرمان برداری کیا کرین اللہ اور رسول کی برابر کہ فلاح دارین اسمین ہی ✤

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝ ع

اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمہارے گھرون مین اللہ کی باتین یعنی قرآن اور عقلمندی یعنی سنت آنحضرت ص کی یا قرآن کے معانی کا بیان مقرر اللہ ہی بھید جانتا خبردار ✤ **تفسیر** ✤ یعنی وہ جانتا ہی افعال اور اقوال اور احوال تمہارے ای بیویون نبی کی پس بچو تم مخالفت امر و نہی اوسکے سے اور نافرمانی رسول اوسکے سے اور اس آیت سے معلوم کیا ہی علما نے کہ سیکھنا قرآن اور حدیث کا فرض کفایہ ہی اور بعضون نے سنت کہا اور فضائل قرآن اور قاریون کے بہت ہین سب لکھنا تو دشوار ہی کچھہ اوسمین سے لکھا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی بہتر تم مین وہ ہین کہ سیکھین قرآن اور سکھاوین اوسکو اور فرمایا لَوْ کَانَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِہَابٍ مَا مَسَّہُ النَّارُ ✤ بعضون نے اوسکے معنے یہ کہین ہین کہ جو کوئی یاد کرے قرآن اور پڑھے اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعود رض سے بطریق مرفوع کے آیا ہی کہ یہ قرآن مہمانی اللہ عز وجل کی تمام کی ہی پس سیکھو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکے تمسے بلاشبہہ یہ قرآن کمند سعادت اللہ کی ہی استوار اور نور ہی ظاہر اور شفا نافع ہی اور بچاؤ ہی یعنی آفات دارین سے اوس شخص کے لیے کہ تمسک کرے ساتھہ اوسکے اور نجات ہی اوسکے لیے کہ پیروی کرے اوسکی نہین ادھر اودھر ہوتا ہی کہ طلب اللہ کی رضامندی کی کیجاوے اوس سے اور ٹیڑھا نہین ہوتا کہ سیدھا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے عجایب اوسکے اور نہین پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے پس پڑھو تم اوسکو پس اللہ عز وجل اجر دیگا تمکو اوسکی تلاوت پر عوض ہر حرف کے دس نیکیان آگاہ ہو نہین کہتا مین الم حرف ہی ولیکن الف حرف ہی اور لام حرف ہی اور میم حرف ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ اللہ تعالی بلند قدر کرتا ہی بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنی بسبب

عمل کرنے کی اور پست کرتا ہی بسبب اوسکے اور ون کو یعنی عمل نکرنے سے آور فرمایا کہ جسکے دل مین نہین ہی قرآن سے کچھہ وہ
مانند گھر ویران کے ہی آور یہ بھی فرمایا کتاب اللہ او سمین ہین خبرین ماقبل تمھارے کی اور خبرین مابعد تمھارے کی اور حکم اوس
چیز کا کہ درمیان تمھارے ہی قرآن فرق کرنے والا ہی حق اور باطل مین نہین ہزل جو کوئی چھوڑ دے اوسکو جباروں مین سے
گردن توڑے اوسکی اللہ اور جو کوئی ڈھونڈے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور وہ کمند سعادت ہی اللہ کی اتوار
اور وہ ذکر ہی باحکمت اور وہ صراط مستقیم ہی وہ ایسا ہی کہ نہین ٹیڑھی ہوتین بسبب اوسکے خواہشین نفس کی حق سے طرف
باطل کے اور نہین ملتین ساتھہ اوسکے زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزاولت سے اور نہین تمام
ہوتے عجائب اوسکے قرآن ایسا ہی کہ نہین ٹھہرے جن جسوقت کہ سنا اونھون نے اوسکو یہان تک کہ کہا اونھون نے بلاشبہ ہمنے
سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہی طرف بھلائی کے جسنے خبر دی ساتھہ بھلائی قرآن کے کہ وہ آنحضرتؐ ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھہ اوسکے عدل کیا آور جو کوئی بلایا گیا طرف اوسکے راہ دکھایا گیا طرف صراط مستقیم کے پکڑ اوسکو
وسیلہ اپنا آور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مثل ماہر قرآن کی مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے ہی آور مثال اوس شخص کی کہ پڑھتا ہی
قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہی کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لیے دوہرا ثواب آور ایک روایت مین ہی وہ شخص کہ پڑھتا ہی
قرآن اور وہ ماہر ہی اوسکا ساتھہ فرشتون بزرگ نیک کار کے ہی آور فرمایا مثل اوس مومن کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند ترنج کے ہی
کہ مزا اوسکا اچھا ہی اور خوشبو اوسکی اچھی آور مثال اوس مومن کی کہ نہین پڑھتا قرآن مانند کھجور کے ہی کہ نہین خوشبو اوسکے لیے
اور مزہ اوسکا شیرین ہی آور مثال اوس منافق کی کہ نہین پڑھتا ہی قرآن مانند مثال اندراون کے پھل کے ہی کہ نہین اوسمین
خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ ہی آور مثال اوس منافق کی کہ پڑھتا ہی قرآن مانند نیازبو کے ہی کہ خوشبو اوسکی اچھی ہی اور مزہ اوسکا
تلخ آور فرمایا پڑھا کرو تم قرآن اسلیے کہ وہ آویگا شفاعت کرنے والا واسطے اصحاب اپنے کے اور فرمایا کہ قرآن آویگا اپنے صاحب کے
پاس دن قیامت کے جسوقت کہ نکلیگا وہ اپنی قبر مین سے مانند مرد مصاحب کے پس کہیگا اوسکے لیے کہ آیا پہچانتا ہی تو
مجکو پس کہیگا یہ اوسکو کہ نہین پہچانتا مین تجکو پس کہیگا وہ کہ مین یار تیرا ہون قرآن وہ جو پیاسا کیا تھا مینے تجکو دوپہرون کو
اور بیدار رکھا تھا مینے تجکو راتون مین کہ تراویح و تہجد مین پڑھتا تھا اور جاگتا رہتا تھا اور تحقیق ہر تاجر پیچھے ایک تجارت کے
تھا اور تو آج کے دن پیچھے ہر تجارت کے ہی یعنی تجکو طرح بطرح کے فائدے ہین پس دی جاویگی بادشاہت اوسکے
دائین ہاتھہ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتھہ مین اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جاوینگے والدین دو جوڑے
کہ نہین قیمت کر سکینگے اونکی اہل دنیا پس کہینگے والدین اوسکے کہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم یہ پس کہا جائیگا کہ یہ دونون بسبب
سیکھنے کے اور عمل کرنے فرزند تمھارے کے ہی قرآن پر پھر کہا جاویگا کہ پڑھ اور چڑھ جنت کے درجون مین اور اوسکے بالاخانون مین پھر
اور وہ چڑھتا رہیگا جب تک کہ پڑھتا رہیگا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے آور فرمایا کہ جسنے سنی ایک آیت کتاب اللہ سے
لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نیکی مضاعف اور جسنے پڑھی ایک آیت کتاب اللہ عزوجل کے سے ہوگا اوسکے لیے نور دن قیامت کے اور فرمایا
کہ جسنے پڑھا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنی ضبط و یاد خوب کیا اور عمل کیا ساتھہ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی پہنائے جاوینگے ماں باپ
اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا بہ نسبت روشنی آفتاب کے بیچ گھر کے دنیا کے گھرون مین سے اگر ہو آفتاب گھر کے اندر
پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھہ اوس شخص کے کہ عمل کیا اوسنے اوسپر یعنی جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو اوسکا کیا کچھہ ہوگا یہ تمام حدیثین
صحاح ستہ وغیرہ مین ہین اور مشکوۃ مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی آدمی کہ پڑھے قرآن پھر بھول جاوے

اوسکو مگر کہ ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اجذم یعنی اعضا کٹا یا ہاتھہ کٹا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی پڑہے قرآن کہ وسیلہ روزی کا کرے اوسکو لوگون سے کے نزدیک آویگا وہ روز قیامت کے اس حال مین کہ اوسکے مونہہ کی
ہڈیان نکلی ہونگی نہین ہوویگا اوسپر گوشت یعنی جیسے اوسنے عظمت وعزت قرآن کی ملحوظ نرکھی ویسے ہی اوسکے لیے یہ ذلت ہوگی
اور جامع صغیر سیوطی کی ہین رسول علیہ السلام سے منقول ہی کہ حامل کتاب اللہ کے لیے مسلمانون کے بیت المال مین سے ہر سن مین
دوسو دینار چاہیین اور آیا ہی کہ حامل قرآن کے لیے ایک دعا مستجاب ہی اور آیا ہی کہ حافظ جب عمل کرے قرآن پر پس حلال جانے
اوسکے حلال کو اور حرام جانے اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی دس شخصون کے حق مین اوسکے گھر والون مین سے
دن قیامت کے سب اونکے ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اونکے لیے آگ جہنم کی اور فرمایا نہین سمجھتا وہ شخص کہ پڑھا قرآن کو پہلے تین دن کے
یعنی تین دن سے کم مین پڑھنا مکروہ ہی اور علما نے کہا ہی کہ لازم ہر مسلمان کو یون ہی کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کرے اور سات دن مین
پڑھے تو درجۂ اعتدال اور وسط کا ہی یعنی منزل فمی بشوق کی پہلے دن تین سورتین دوسرے دن پانچ تیسرے دن سات چوتھے
دن نو پانچوین دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورۂ ق سے آخر تک امام غزالی نے یہ ڈھنگ احیا مین صحابہ کرام سے نقل
کیا ہی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے قیام کیا یعنی راتکو ساتھہ دس آیتون کے نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے قیام کیا ساتھہ
سو آیتون کے لکھا گیا قانتین سے یعنی طاعت وعبادت کرنیوالون مین اور جسنے قیام کیا ساتھہ ہزار آیتون کے لکھا گیا مقنطرین سے
یعنی تودہ تودہ ثواب حاصل کرنیوالون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین غبطہ[١] چاہیے مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر
کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن پس وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکے ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور دوسرے اوس شخص پر
کہ دیا اوسکو اللہ نے مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو ساعات رات مین اور ساعات دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر
مین اللہ کے گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑھنا پڑھانا کرتے ہین آپسمین مگر کہ اوترتی ہی اونپر سکینہ یعنی
تسکین خاطر اور ڈھانک لیتی ہی اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے اور یاد کرتا ہی اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنی
ملائکہ اور ارواح انبیا وغیرہم اور صاحب تفسیر معالم کہتا ہی کہ پھر لوگ جیسے کہ حکم کیے گئے ہین ساتھہ اتباع احکام قرآن کے
اور محافظت کرنیکے اوسکے حدود مین ویسے ہی حکم کیے گئے ہین ساتھہ تلاوت اوسکی کے اور حفظ حروف اوسکے کے اوپر طریقہ
خط مصحف امام کے کہ جسپر اتفاق کیا ہی صحابہ رض نے اور حکم کیے گئے ہین کہ نہ تجاوز کرین اوس قرات سے کہ موافق ہی خط مصحف
مذکور کے جو کہ پڑھی ہی قرا ے معروفین نے کہ جو شاگرد ہین صحابہ اور تابعین کے اور اتفاق کیا ہی امت نے اونکے اختیار کرنے پر انتہی
اور وہ سات قراتین ہین کہ بلا اختلاف متواتر ہین اور وہ بحر العلوم مین مذکور ہین اور تین قراتین اور ہین کہ اونکے متواتر ہونے مین
اختلاف کیا ہی علماے امت نے اور وہ قراتین ابو جعفر مدنی اور یعقوب بصری اور خلف کوفی کی ہین کہ اونکے ملانے سے دس ہو جاتی ہین
اور وہ کتاب نشر وغیرہ مین مذکور ہین اور چار اور ہین کہ اونکے ملانے سے سب چودہ ہو جاتی ہین وہ اتحاف وغیرہ مین مذکور ہین
یہ چار باتفاق امت کے شاذ ہین اور حکم شاذ کا یہ ہی کہ مسائل کی دلیل لانے مین معمول ہی لیکن نماز اوس سے درست نہین اور اوسکو
قرآن نجاننا چاہیے بلکہ اکثر علما نے کہا ہی کہ جو کوئی شاذ کو قرآن اعتقاد کرے منع بزجر کرنا چاہیے اوسکو اگر باز نہ آوے تعزیر
اوسکو دینی چاہیے اور عاصی ہوتا ہی اور سات قراتین کہ یہان مذکور ہین باتفاق امت نماز ساتھہ جس قرات کے اونمین سے کہ
پڑھے جائز وصحیح ہی اور تین مین اختلاف ہی جو کہ متواتر جانتے ہین اونکے نزدیک نماز ساتھہ ایک کے اونمین سے صحیح ہوگی اور جو کہ
متواتر نہین جانتے ہین صحیح نہین ہوگی اور اسپر فضیلت پڑھنے اور یاد کرنے احادیث نبوی کی بھی کسی مسلمان پر مخفی نہو کہ افضل علوم

[١] غبطہ کہتے ہین [illegible]

بعد قرآن کے اور مثل قرآن کے ہیچ لازم ہونے عمل کے اوپر اور اصل تمام علوم کی ہین حدیثین تمام فضیلت اوسکی اگر ذکر کرون تو طول ہو تا ہی
کچھ اوسمین سے ذکر کرنا کافی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا الخ
یعنی خوش کرے اللہ دنیا اور آخرت مین اوس بندے کو کہ سنین حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنی ساتھ دل کے یا کتابت کے اور
نگاہ رکھا اونکو یعنی ہمیشہ یاد رکھا اور نہ بھولا اونکو اور ادا کیا اونکو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے یاد کین یعنی سکھین
میری امت کے نفع کے لیے چالیس حدیثین امر دین اونکے مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ فقیہ اور ہونگا مین اوسکے لیے روز قیامت کے
شفاعت کرنے والا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر اور فرمایا کہ چھوڑو مجکو جبتک کہ چھوڑون مین تمکو پس نہین ہلاک ہوئے وہ
لوگ کہ تھے پہلے تمہارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے پس جب کہ حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کے پس لو تم
اوس سے جہان تک کہ طاقت رکھو اور جب کہ منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو اور فرمایا قریب ہی کہ دیکھوگے تم بعد میرے
اختلاف شدید پس لازم پکڑو سنت میری اور سنت خلفائے راشدین مہدیین کی خوب مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئی
نکالی ہوئی باتون سے اس لیے کہ ہر نئی بات نکالی ہوئی بدعت ہی اور ہر بدعت ضلالت ہی اور فرمایا جسنے اعراض کیا میری سنت سے
پس نہین ہی وہ مجسے اور فرمایا کہ جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین ۲ ع

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ
وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین یعنی سچ ماننے والے اللہ اور رسول کو اور اوس چیز کو کہ
واجب ہی سچ ماننا اوسکا اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین یعنی نیتون مین
اور اقوال و اعمال مین اور محنت سہنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین یعنی صدقہ فرض و نفل دینے والے اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین یعنی
فرض نفل روزہ رکھنے والے اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ اور تھامنے والی عورتین یعنی حرام کاری سے اور یاد کرنے والے
مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہی اللہ نے اونکے واسطے معافی اور نیک بدلا۔ تفسیر حضرت کی ایک
بی بی نے کہا تھا یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ قرآن مین سارا ذکر مردون کا ہی عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری
نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کہا سو عورتون پر بھی آیا ہر بار جدا کہنے کی حاجت نہین ۔ مو ۔ بعد اوترنے
پہلی آیتون کے ایک جماعت نے مسلمان عورتون مین سے کہا کہ ہمارے حق مین کچھ نہ اوترا حق تعالی نے یہ آیت لوتاری
اور بعضے کہتے ہین کہ اسما بنت عمیس کی ہمراہ اپنے خاوند جعفر بن ابی طالب کے جب ہجرت حبشہ سے کر کے آئین تو انھون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے پاس آکر پوچھا کہ ہمارے حق مین بھی کچھ اوترا ہی کہا اونھون نے نہین پھر وہ آنحضرت کے
پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ عورتین نا امیدی اور ٹوٹے مین ہین فرمایا کس سبب سے کہا اونھون نے اس سبب سے کہ کسی جگہہ
ذکر کی گئین ساتھ بھلائی کے نہین ہین جیسے کہ مرد مذکور ہین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی ان المسلمین الخ اور یاد کرنے والے مرد الخ
یعنی ساتھ تسبیح اور تحمید اور تہلیل اور تکبیر اور قرات قرآن کے اور مشغول ہونا علم مین بھی ذکر سے ہی کہا مجاہد نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ

اللہ کے بہت یاد کرنے والون مین سے یہان تک کہ یاد کرے اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اور روایت کیے گئے ہم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا سبقت لے گئے مفرد کہا صحابہ نے کہ کیا ہین مفرد یا رسول اللہ فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور بہت یاد کرنے والی
عورتین کہا عطا ابن ابی رباح نے کہ جسنے سونپا امر اپنا طرف اللہ عزوجل کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے اِنَّ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور جسنے اقرار کیا اسکا کہ اللہ رب میرا ہی اور محمد رسول اوسکا اور نہ مخالف ہوا قلب اوسکا
اوسکی زبان کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اللہ تعالی کے وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور جسنے اطاعت کی اللہ کی دین
مین اور اوسکے رسول کی سنت مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ اور جسنے بچایا اپنے
قول کو جھوٹ سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ اور جسنے روکا اپنے نفس کو طاعت پر
اور معصیت سے اور مصیبت مین جزع فزع سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ اور جسنے
نماز پڑھی اس حالت سے کہ نہ پہچانا کون دائین میرے ہی اور کون بائین میرے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْخٰشِعِيْنَ
وَالْخٰشِعٰتِ اور جسنے تصدق کی ہر ہفتے مین ایک درہم پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ
اور جسنے روزے رکھے ایام بیض مین یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین مین پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالصّٰٓئِمِيْنَ
وَالصّٰٓئِمٰتِ اور جسنے محفوظ رکھا اپنے ستر کو حرام سے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ
وَالْحٰفِظٰتِ اور جسنے پانچون نمازین پڑھین ساتھ حقوق اونکے کے پس وہ داخل ہی بیچ قول اوسکے کے وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ
كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ✣ بحر معالم ✣ **تنبیہ** ✣ اس آیت مین ہر مسلمان مرد اور عورت کو غور کرکے یہ خصلتین اپنے
مین حاصل کرنی چاہیین تا مستحق مغفرت اور اجر عظیم کے ہون کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو
اللہ تعالی دس خصلتین مگر کہ نجات دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی تمام آفات و بلیات سے اور ہوتا ہی وہ مقربین کے درجے مین اول
صدق دائم ساتھ قلب قانع کے دوسرے صبر کامل ساتھ شکر دائم کے تیسرے فقر دائم ساتھ زہد حاضر کے چوتھے ذکر دائم ساتھ
پیٹ بھوکے کے پانچوین خوف دائم ساتھ حزن متصل کے چھٹے حمد دائم ساتھ بدن متواضع کے ساتوین نرمی دائم ساتھ رحم
حاضر کے آٹھوین حب دائم ساتھ حیاے حاضر کے نوین علم دائم ساتھ عمل دائم کے دسوین ایمان دائم ساتھ عقل ثابت کے اور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جب پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے مہینے کے اور محفوظ رکھے
اپنے ستر کو اور اطاعت کرے اپنے خاوند کی تو پس داخل ہو جس جنت کے دروازے سے چاہے ✣ منبہات و مشکوۃ ✣

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۭ

اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا
اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر ✣ **تفسیر** ✣ یعنی نہین درست و لائق
کسی مومن مرد اور عورت کو کہ جب اللہ اور اوسکا رسول کسی کام کا حکم کرین یہ کہ اختیار کرین جو کچھ چاہین بلکہ اونکو یون چاہیے
کہ کرین رائے اپنی تابع اونکی رائے کے اور اختیار اپنا پیچھے اونکے اختیار کے اور جو کوئی بے حکم چلا الخ یعنی اگر ہی نافرمانی نافرمانی
رد اور نہ قبول کرنے کی تو پس یہ گمراہی کفر کی ہی اور اگر ہی نافرمانی فعل کی ساتھ قبول کرنے امر کے اور اعتقاد کرنے وجوب کے
پس وہ گمراہی خطا اور فسق کی ہی اور نزول اس آیت کا بیچ حق زینب بیٹی جحش کے ہی کہ وہ بیٹی تھین آنحضرت کی پھوپھی امیمہ کی

یا حسیبًا کے معنے ہین حساب لینے والا صغیرہ اور کبیرہ پرپس وہی ہی لائق اسکے کہ خوف کیا جاوے اوس سے ✠ **بحر المد** ✠

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

محمد باپ نہین کسیکا تمھارے مردون مین سے لیکن رسول ہی اللہ کا اور مُہر سب نبیون پر اور ہی اللہ سب چیز جانتا ✤ **تفسیر** ✤ پس جانتا تھا کہ کون سزاوار تر ہی ساتھ اسکے کہ اوس پر نبوت ختم ہو اور آیا ہی کہ بعد نکاح کرنے آنحضرتؐ کے زینب سے منافقون نے کہا کہ یہ مرد اورون کو منع فرماتا ہی کہ بیٹون کی بیویان تم پر حرام ہین اور آپ خلاف اسکے کرتا ہی اور وہ زید کو مثل فرزند صلبی کے جانتے تھے یہ آیت آئی کہ محمد باپ کسی ایسے بیٹے صلبی کا نہین ہی کہ مبلغ رجال کو یعنی حد بلوغ کو پونہچا ہو تا بیوی اوسکی اوس پر حرام ہو اور قاسم اور ابراہیم اور عبد اللہ کہ بیٹے صلبی آنحضرتؐ کے تھے لڑکپنے مین اونکا انتقال ہوا حاصل یہ کہ حضرت کی اولاد یا لڑکے گذر گئے یا بیٹیان رہین کوئی مرد جوان ہوا نہین پس کسیکو اوسکا بیٹا نجانو مگر رسول اللہ کا ہی اس باعتبار سب اوسکے بیٹے ہین اور وہ باپ سبکا ہی واجب ہی سب پر تعظیم و توقیر اونکی نہ تمام احکام مین کہ ثابت ہین درمیان باپ بیٹون کے اور زید ایک شخص ہی تمھارے مردون مین سے کہ جو نہین ہین اولاد اونکی حقیقۃً پس ہوگا حکم اوسکا مانند حکم تمھارے کے اور لے پالک کر لینے کی کچھ حقیقت نہین اور پیغمبرون پر مُہر ہی اونکے بعد کوئی پیغمبر نہین ہی بڑائی اوسکو سب پر ہی روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا تھے ابو ہریرہ کہتے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل میری اور مثل انبیا کی مانند ایک محل کے ہی کہ اچھی بنی عمارت اوسکی چھوڑی گئی جگہہ ایک اینٹ کی پس پھرنے لگے اوسمین دیکھنے والے تعجب کرنے لگے اوسکی خوبی عمارت سے سوائے جگہہ اوس اینٹ کے کہ نہین عیب کرتے تھے سوائے اوسکے پس ہوا مین کہ بند کی مینے اوس اینٹ کی جگہہ یہان تک کہ ختم کی گئی ساتھ میرے عمارت اور ختم کیے گئے ساتھ میرے رسول اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میرے لیے کتنے ایک نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین ماحی ہون مٹاویگا اللہ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر ہون کہ جمع کیے جاوینگے لوگ میرے قدم پر یعنی محشر مین سب میرے بعد آوینگے اور مین عاقب ہون یعنی پیچھے آنے والا کہ نہین بعد میرے نبی ✤ آب آگے خطاب فرماتے ہین مومنون کو کہ اللہ کو بہت یاد کرو گویا اسمین بھی تعریض ہی منافقون وغیرہ بد دینون پر کہ واہی لوگ واہی باتون مین مشغول ہوتے ہین کہ کسیکو کچھ کہتے ہین کسیکو کچھ تم اپنے مولیٰ کی یاد مین مشغول ہو ✤ **نظم** ✤ کار کن کار بگذر از گفتار ✤ کہ درین راہ کار دارد کار ✤ مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار ✤ بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند ✤ **بحر المعالم** ✠

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

ای مسلمانون یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام ✤ **تفسیر** ✤ بہت سی یاد کہا ابن عباس نے کہ نہین فرض کیا اللہ نے اپنے بندون پر کوئی فرض مگر کہ مقرر کی ہی اوسکے لیے ایک حد معلوم جب تک کہ نہ معذور رہوا اہل اوسکا حال عذر مین سوائے ذکر کے کہ نہین ٹھہرائی ہی اوسکے لیے ایک حد کہ منتہی ہو طرف اوسکے اور نہین معذور ہوتا کوئی اوسکے ترک مین مگر مغلوب العقل اور حکم کیا اونکو ساتھہ ذکر کرنیکے تمام احوال مین پس فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ اور فرمایا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یعنی یاد کرو اللہ کو بہت یاد کرنا یعنی رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین اور صحت مین اور بیماری مین اور پوشیدہ اور ظاہر اور کہا مجاہد نے ذکر کثیر یہ ہی کہ نہ بھولے تو اوسکو کبھی اور صوفیۂ کرام نے کہا کہ ذکر کثیر حقیقی یہ ہی کہ بیچ مراقبے اور مشاہدے حق کے مستغرق ہو اور اوسکے غیر کو بھلانے والا ہو مولانا روم فرماتے ہین **شعر** ✤ ہر کہ او غافل از حق یکزمان ست ✤ در اندم کافرست اما نہان ست ✤ اور بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل آخر روز کو خاص کیے گئے

یہ دونوں وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین اونمین اور مراد تسبیح سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے اور قتادہ سے ہے کہ کہو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور بعضون کے نزدیک ذکر تمام طاعات کا مراد ہے اور بعضون کے نزدیک تسبیح بکرۃ سے نماز فجر اور تسبیح اصیل سے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور بعضون کے نزدیک مراد نماز صبح اور مغرب اور عشا ہین کہ ادا کرنا انکا اشد ہے ✤ مجمع ✤ معالم ✤

تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی کی یاد کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ احکام اسلام کے غالب ہوئے ہین مجھ پس خبر دو مجھکو ساتھ ایک چیز کے کہ چنگل مارون مین ساتھ اوسکے فرمایا ہمیشہ رہے زبان تیری تازہ اللہ کے ذکر سے اور کہا معاذ بن جبل نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کچھ نصیحت کیجیے مجھکو فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا جب تک طاقت رکھے تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتھر اور درخت کے اور جو کچھ کی ہو تو نے برائی یعنی گناہ یا غفلت پس پیدا کر خالص واسطے اللہ کے توبہ اوس برائی کے لیے توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کے اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کے نہ عمل کیا کسی آدمی نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا ہو اوسکو اللہ کے عذاب سے ذکر اللہ سے یعنی ذکر اللہ کے برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یہ سب پر افضل ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ سعید ہوگا اول تو یہ کہ کہتا رہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بلا مین کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر ناخوش کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ اور جب دیا جاوے کوئی نعمت کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جب شروع کرے کوئی کام کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اور جب صادر ہوا اوس سے کوئی گناہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور بہت سی حدیثین اور آیتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئین ہین اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت و حرص مین بہت کچھ منقول ہے آیا ہے کہ ایک بزرگ وقت مونڈنے لبون کے کچھ پڑھتے تھے حجام نے کہا ٹھہر جاؤ ہونٹ کٹ جاویگا اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہے ذکر اللہ کے ترک سے ایک بزرگ تھے کہ اونھون نے روٹی کھانی چھوڑ دی تھی ستو بنا رکھے تھے کہ جلدی سے پی کر ذکر اللہ مین مشغول ہو جایا کرو نگا روٹی کے کھانے مین دیر تک ذکر اللہ سے باز رہنا پڑتا ہے اور ذکر اللہ منحصر کچھہ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہے بلکہ جو اوامر بجا لاتا ہے اور نواہی سے بچتا ہے وہ ذاکر ہے اسکا بقول بزرگے شعر ذکر گفتن ہمین نیست کہ گوئی اللہ ✤ ذکر آنست کز و یاد کنی وقت گناہ ✤ حصن حصین ✤ منبہات وغیرہ

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝

وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تمپر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تا کہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین اور ہے اللہ ایمان والون پر مہربان ✤ **تفسیر** ✤ مراد ہے نکالنا گناہون کے اندھیرون سے طرف نور طاعت کے یا شک سے طرف یقین کے اسلیے کہ یہ آیت مومنون کے حق مین ہے پس کفر کی اندھیری کہنی مناسب نہین اور آیا ہے کہ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ اوتری تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ خداے تعالی نے آپکو کسی شرف کے ساتھ مخصوص نہین کیا مگر کہ آپکے سبب سے ہمکو شریک کیا ہے یعنی امیدوار ہین کہ اسمین بھی شریک ہون پس یہ آیت اوتری ہو الذی یصلی الخ اور صلوۃ خدا کی طرف سے رحمت ہے اور ملائکہ کی طرف سے استغفار ✤ مجمع ✤ معالم ✤

وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تمپر اور اوسکے فرشتے استغفار کرتے ہین تمھارے لیے تا کہ نکالے تمکو اندھیرون سے اوجالے مین اور ہے اللہ ایمان والون پر مہربان

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ○

دعا اونکی جسدن اللہ سے ملینگے سلام ہی اور رکھا ہی خدا نے اونکے واسطے ثواب عزت کا ﴿ تفسیر ﴾ یعنے جنت اور ہین اوسکے ہین اور مراد اسلام سے یہ ہی کہ خدا تعالی انپر سلام فرماویگا اور وہ موجب سلامتی کا ہر خوف سے ہوگا اور بعضون کے نزدیک ضمیر یَلْقَوْنَهٗ کی ملک الموت کی طرف ہی کہ وہ وقت آنیکے واسطے قبض ارواح مومنون کے اول سَلَامٌ عَلَيْكُمْ کہینگے اور بعضون کے نزدیک مراد سلام اور بشارت ملائکہ کی ہی کہ مومنون پر وقت نکلنے کے قبر سے کرینگے ﴿ ربط ﴾ اب آگے پھر کفار و منافقون کے سُنانیکے لیے آنحضرت کو خطاب فرمایا کہ ہمنے تو تجھے ان صفتون کے ساتھ بھیجا ہی بڑے اشقیا ہین وہ کہ جو تیری قدر و مرتبہ نہین جانتے اور بڑے نصیب ہین انکے کہ جو تجپر ایمان لائے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ○

اے نبی ہمنے تجکو بھیجا بتانے والا اور خوشی سُنانے والا یعنی مومنون کو جنت کی اور ڈرانے والا یعنی کفار کو دوزخ سے اور بلانے والا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے یعنی ساتھ آسان کرنے اوسکے کے اور چراغ چمکتا ﴿ تفسیر ﴾ شاہد یعنی گواہ رسولون کے لیے کہ انھون نے احکام الٰہی پہونچا دیئے تھے یا گواہ کرکر بھیجا ہی ہمنے تجکو تیری امت کے لیے کہ اونکی تصدیق و تکذیب مین قول تیرا عند اللہ مقبول ہوگا جیسیکہ قبول ہوتا ہی قول شاہد عدل کا حکم مین اور چراغ چمکتا کہ دور کین بسبب اونکے اللہ تعالی نے اندھیریان شرک کی اور راہ بتائی بسبب اونکے گمراہون کو جیسے کہ دور کیجاتی ہین تاریکیان رات کی بسبب چراغ روشن کے اور راہ پاتے ہین لوگ بسبب اوسکے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد چراغ سے قرآن ہی پس ہوگی تقدیر وَذَا سِرَاجٍ مُنِيرٍ یا وَتَالِيًا سِرَاجًا مُنِيرًا یا شاہد یعنی گواہی دینے والا ہی ہماری وحدانیت کی بشارت دینے والا ہی ہماری رحمت کی اور ڈرانے والا ہی ہمارے عذاب سے اور بُلانے والا ہی طرف عبادت ہماری کے اور چراغ اور حجت ظاہرہ ہی ہماری درگاہ کی ﴿ تنبیہ ﴾ روایت ہی عطا بن یسار سے کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مینے کہ خبر دے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے کہ توریت مین ہی یعنی تمنے تو توریت پڑھی ہی آیا پائی ہی تمنے اوسمین صفت آنحضرت کی پس خبر دو مجکو کہا عمرو بن العاص نے کہ ہان خبر دیتا ہون قسم ہی اللہ کی کہ وہ البتہ وصف کیئے گئے ہین توریت مین ساتھ بعض صفت کے کہ قرآن مین ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ الخ یعنی اے نبی تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اس حال مین کہ گواہ ہی احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ہی مطیعون کو اور ڈرانے والا ہی گنہگارون کو اور پناہ ہی عربون کے لیے تو بندہ میرا ہی اور رسول میرا نام رکھا مینے تیرا متوکل کہ تمام کام مجکو سپرد کیے ہوئے نہین ہی سخت خو اور نہ سخت گو اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہین دفع کرتا ساتھ برائی کے برائی کو یعنی جو کوئی اوس سے بدی کرے وہ اوسکے بدلے مین برائی نہین پہونچاتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور بخشتا ہی اور ہرگز وفات نہین دیگا اوسکو اللہ یہان تک کہ سیدھا کرے بسبب اوسکے قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسکے کہ کہین لا الٰہ الا اللہ اور کھولے بسبب اسی کلمے کے اندھی آنکھون کو اور بہرے کانون کو اور دلون غلاف دار کو کہ نہین سمجھتے ہین کچھ اور یاد نہین رکھتے ہین کچھ گویا کہ غلاف مین ہین ﴿ بخاری ﴾

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ○

اور خوشی سنا ایمان والون کو کہ اونکو ہی خدا کی طرف سے بڑی بزرگی ✤ تفسیر ✤ یعنی ثواب عظیم سب امتون سے برتر امت یہی ہی ✤ ملّصو

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

اور کہا نہ مان منکرون کا اور دغابازون کا اور چھوڑ اونکا ستانا اور بھروسا کر اللہ پر اور اللہ بس ہی کام بنانے والا ✤ تفسیر ✤ یعنی پس وہ بچاویگا تجکو اونکے شر سے اسلیے کہ جو بھروسا کرتا ہی اللہ پر آسان کرتا ہی اللہ اوسپر سب دشواریان اور کہا نہ مان الخ مراد اس سے رغبت دلانی ہی آنحضرت کو اس بات پر یا مراد یہ ہی کہ ہمیشہ اور ثابت رہو اسی حالت پر کہ ہو تم کہا نہین مانتے اونکا اور چھوڑ ایذا اونکی اسکے معنی ہین دو احتمال ہین ایک تو یہ کہ وہ جو تجھے ایذا دیتے ہین کر تو اوسکو ایک طرف اور پروا نکر اونکی اور نہ ڈر اونکا ایذا دینے سے اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ چھوڑ ایذا دینا اونکو عوض مین اونکی ایذا کے اور یہ حکم منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے ✤ ملّ معالم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر چھوڑ دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو اونپر حق نہین تمھارا عدت مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے سو اونکو دو کچھ فائدہ اور رخصت کرو اونکو بھلی طرح سے ✤ تفسیر ✤ نکاح اصل مین کہتے ہین صحبت کرنے کو اور عقد کو نکاح کہنا اسلیے ہی کہ وہ سبب ہوتا ہی صحبت کا اور نہین آیا ہی لفظ نکاح کا کتاب اللہ مین مگر بیچ معنی عقد کے اسلیے کہ نکاح بیچ معنی وطی کے قبیل تصریح سے ہی اور آداب قرآن سے یہ ہی کہ صریح اوسکو نہین فرماتے ہین بلکہ کنایہ کرتے ہین اوس سے ساتھ لفظ ملامستہ اور مماسہ اور قربان اور تغشی اور اتیان کے اور بیچ تخصیص مومنات کے باوجودیکہ کتابیات بھی برابر ہین مومنات کے اس حکم مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ اولی مومن مرد کو یہ ہی کہ نکاح کرے مومن عورت سے اور ہاتھ لگاؤ یعنی جماع کرو اور خلوت صحیحہ بھی مانند جماع کے ہی اور رخصت کرو بھلی طرح سے یعنی روک نرکھو اونکو ضرر پہنچانیکے لیے اور نکالو اونکو اپنے مکانون سے اچھی طرح بن ستائے اور حکم شرعی اسمین یہ ہی کہ بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اگر اوسکا مہر کچھ بندھا تھا تو آدھا مہر دے اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور وہ عورت اوسی وقت چاہے تو اور نکاح کرلے عدت اوسپر کچھ نہین اور اگر صحبت ہووے یا خلوت ہوئے گو صحبت نہوئے تو مہر بھی پورا دینا چاہیے اور عدت بھی بیٹھانا یہ مسئلہ یہان فرمایا حضرت کی بیویون کے ذکر مین شاید اسواسطے کہ حضرت نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا جب اوسکے پاس گئے کہنے لگی اللہ تجھسے پناہ دے حضرت نے اوسکو جواب دیا کہ تو نے بڑے کی پناہ پکڑی اور اوس سے مفارقت کی آپ نے اسپر یہ حکم فرمایا ہوا اور خطاب فرمایا ایمان والون کو تا معلوم ہو کہ پیغمبر کا خاص حکم نہین سب مسلمانون پر یہی حکم ہی ✤ ملّ مو

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اے نبی ہمنے حلال رکھین تجکو تیری عورتین جنکے مہر تو دیچکا اور لونڈیان کہ مالک ہوئے اونکے ہین ہاتھ تیرے جو ہاتھ لگا دین تجکو اللہ نے اور حلال کین ہمنے تیرے چچا کی بیٹیان اور پھوپھیون کی بیٹیان یعنی قریش مین کی عورتین اور تیرے ماموں کی بیٹیان

اور خالاؤن کی بیٹیان یعنی بنی زہرہ مین کی جنھون نے وطن چھوڑا تیرے ساتھہ اور حلال کی ہمنے مسلمان عورت اگر بخشدے وہ اپنی جان نبی کو اگر نبی چاہے کہ اوسکو نکاح مین لے یہ حکم یعنی بلا مہر خالص تیرے ہی لیے ہی سوا سب مسلمانون کے یعنی واجب ہی مہر سب پر تمہارے سوا اگرچہ نہ ٹھہراوے مہر یا نفی کرے اوسکی ہمکو معلوم ہی جو فرض کیا ہمنے اوپر اونکی بیویون کے حق مین اور اونکی لونڈیون کے حق مین کہ مالک ہین اونکے ہاتھہ اونکے تا نرہے تجپر تنگی اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان ؛ **تفسیر** جو عورتین تیری ہین جنکا مہر دیا یعنی اب نکاح مین ہین خواہ قریش سے ہون اور مہاجر ہون یا نہون سب حلال ہین اور ماموں چچا کی بیٹیان یعنی قریش مین کی بشرط ہجرت کے اگر ہجرت نکی تو حلال نہین اور ہاتھہ لگا دین یعنی کفار سے ہاتھہ لگین کہ بندی مین پکڑی آئین پس مالک ہوئے تم اونکے اور وہ صفیہ اور جویریہ تھین کہ غزوۂ خیبر اور بنی المصطلق مین پکڑی آئین تھین پھر آزاد کیا آنحضرت صلعم نے اونکو اور نکاح مین لائے اونکو اور ماریہ قبطیہ بھی مملوکہ تھین حضرت کی کہ جنسے ابراہیم پیدا ہوئے اور جو عورت بخشدے نبی کو اپنی جان یعنی یہ حکم خاص آنحضرت ہی کے لیے تھا کہ جو عورت بن مہر اپنے تئین نذر آنحضرت کی کرے اور آنحضرت صلعم اوسکو بن مہر نکاح مین لائین تو درست تھا جیسے کہ زینب بیٹی خزیمہ انصاری کی نے کہ جنکا لقب ام المساکین تھا اور بموجب ایک قول کے میمونہ بنت الحارث نے اور بموجب ایک قول کے ام شریک بن جابر اسدیہ نے اور بموجب ایک قول کے خولہ بنت حکیم نے کہ بنی سلیم مین سے تھین نفس اپنا آنحضرت کو بخشا اور بے مہر حضرت صلعم کے نکاح مین آئین اور بعضے کہتے ہین کہ ہبہ واقع نہوا لیکن پیغمبر کو اذن تھا اسکا اور اور مسلمانون پر وہی حکم ہی اَنْ تَبْتَغُوا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ تجھے ٹھہرالیا خواہ نہ ٹھہرایا تو جو قوم کا مہر ہی سو لازم ہی اور آنحضرت صلعم کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہ رض اول تھین انکے بعد سب نکاح مین آئیان حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا حضرت صلعم کے سامنے نو بیبیان رہین وفات کے بعد حضرت عایشہ حضرت حفصہ حضرت سودہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب حضرت ام حبیبہ حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ یہ پچھلی تین قریشی نتھین اور بیچ منعقد ہونے نکاح کے ساتھہ لفظ ہبہ کے بیچ حق مسلمانون کے اختلاف ہی امام مالک اور شافعی اور احمد رح کے نزدیک نکاح سوا لفظ نکاح یا تزویج کے منعقد نہین ہوتا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہو جاتا ہی اور مہر بہر صورت لازم ہی عدم مہر آنحضرت صلعم کے خصائص سے تھا اور جو فرض کیا یعنی واجب کیے ہمنے مومنون پر اونکی بیویون کے حق مین احکام کہ نہ نکاح کرین زیادہ چار سے اور نہ نکاح کرین بغیر گواہون اور مہر اور اونکی لونڈیون کے حق مین یعنی ساتھہ خریدنے وغیرہ اسباب ملک کے اور لفظ لکیلا متعلق ہی خالصۃ لک کے اور قد علمنا الخ بیچمین جملہ معترضہ ہی یعنی حکم مذکور خاص تمہارے ہی لیے مقرر فرمایا تا تمپر تنگی نہو؛ **صوفیاء** ...

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝

پیچھے رکھدے تو جسکو چاہے تو اپنی بیویون مین سے اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اور جسکو جی چاہے تیرا اونمین سے جو کنارے کردین تھین تو کچھہ گناہ نہین تجھپر اسمین لگتا ہی کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اونکی اور غم نہ کھاوین اور راضی رہین اوسپر جو تونے دیا سارے یان اور اللہ جانتا ہی جو تمہارے دلون مین ہی اور ہی اللہ سب جانتا تحمل والا ؛ **تفسیر** کسی مرد کو جو کئی عورتین ہون اوسپر واجب ہی باری سے سب پاس رہنا برابر حضرت پر یہ واجب نرکھا اسواسطے کہ عورتین اپنا حق سمجھین تو جو دے راضی ہوکر قبول کرین پر حضرت صلعم نے فرق نہین کیا سبکی باری برابر رکھی ایک حضرت سودہ نے اپنی باری بخشدی تھی

حضرت عایشہ کو ✤ موضح ✤ تفسیر وسیط میں کہا کہ وجوب باری مقرر کرنیکا درمیان بیویوں کے آنحضرتؐ سے ساتھ اس
آیت کے ساقط ہوا اور معالم میں اسکو مشہور تر قولوں کا کہا ہی اور منقول ہی کہ جب خولہ نے نفس اپنا آنحضرتؐ کو بخشا تو عایشہؓ
نے کہا عورت کو حیا نہیں آتی ہی کہ نفس اپنا مرد کو بخشتی ہی اور یہ بھی ہی کہ آنحضرتؐ کی بیبیوں نے نفقہ زیادہ عادت سے طلب کیا اور
ایک مہینے تک آنحضرتؐ نے اونسے جدائی کی بعد اوسکے آیت تخییر اور یہ آیت اوتری عایشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ما اری ربک
الا یسارع فی ھواک ✤ پس سب بیویاں راضی ہوئیں اوس چیز پر کہ آنحضرتؐ چاہیں خواہ ترک باری کریں یا فضیلت دیں بعض کو
بعض پر نفقے میں اور باری میں اور کشاف میں کہا کہ تاخیر دی آنحضرتؐ نے سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو اور رعایت
باری کی کرتے تھے درمیان انکے جسکو چاہتے جسطرح کہ چاہتے اور عایشہؓ اور حفصہؓ اور زینبؓ اور ام سلمہؓ کو اپنے ساتھ رکھا اور
درمیان انکے باری بجا لائے اور صاحب زاد المسیر نے کہا کہ آنحضرتؐ اخیر عمر اپنی تک باری اپنی بیویوں کے درمیان میں
مرعی رکھتے تھے سواے سودہ کے کہ اونھوں نے نوبت اپنی عایشہؓ کو بخشدی تھی ✤ موضح ✤ پیچھے رکھدے تو الخ یعنی چھوڑدے
تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اونمیں سے اور ساتھ سلاوے تو جسکو چاہے یا طلاق دیوے تو جسکو چاہے اور رہنے دیوے تو
نکاح میں جسکو چاہے یا نہ نوبت مقرر کرے تو واسطے جسکے اونمیں سے چاہے اور نوبت مقرر کرے تو جسکے لیے چاہے یا چھوڑدے
تو نکاح میں لانا جسکا چاہے عورتوں امت اپنی کی سے اور نکاح کرے تو جس سے چاہے اور سبکو جی چاہے تیرا الخ یعنی جسکو
بلاوے تو اپنے بستر پر اور طلب کرے تو صحبت اوسکی اونمیں سے کہ یکسو کیا ہی تو نے اونمیں اپنے سے یا ساتھ تاخیر دینے کے
پس نہیں ہی تنگی تجپر اسمیں یعنی نہیں ہی یہ بات کہ جب تو نے عزل کیا تو نے اوسکو تو نہ جائز ہو تیرے لیے پھر بلانا اوسکا طرف اپنے
اور اسمیں اتنا ہی الخ یعنی یہ سپرد کرنا طرف مشیت تیری کے قریب تر ہی طرف ٹھنڈک آنکھوں اونکی کے اور قلت غم اونکی کے اور رضا
اونکی کے سبکی اسلیے کہ جب جانینگی وہ کہ یہ سپرد کرنا اسکی طرف سے ہی تو خاطر جمع ہوجاویگی اونکی اور جاتی رہیگی غیرت کرنی اونکی
اور حاصل ہوگی رضا اور اللہ جانتا ہی الخ اسمیں وعید ہی اوس بیوی کے لیے کہ نہ راضی ہو اونمیں سے ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا اللہ نے اور
سپرد کیا طرف مشیت رسول اپنے کے اور ہی اللہ سب جانتا یعنی سینے کی باتوں کو اور تحمل الا کہ نہیں جلدی کرتا ہی عذاب کو یا پس الاتقیٰ ہی اسکے گشتے اوس بیوی

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۞

حلال نہیں تجکو عورتیں اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتیں اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا
اور ہی اللہ ہر چیز پر نگہبان ✤ تفسیر ✤ یعنی جتنی قسمیں کہدین اوس سے زیادہ حلال نہیں اور جو ہیں اونکو بدلنا نہیں
حلال یہ خبر عمدہ ہیں اور ہاتھ کا مال یعنی حرم میں حضرت کی دو حرم مشہور ہیں ماریہ ایک باریہ جنکے شکم سے فرزند ہوے ابراہیم
ایک ریحانہ یا شمعون یا دونوں حضرت عایشہؓ نے فرمایا یہ منع آخر کو موقوف ہوا سب عورتیں حلال ہوگئیں ✤ موضح ✤ اس پیچھے
یعنی بعد نو بیویوں کے اسلیے کہ نو بیویاں نصاب تھیں آنحضرتؐ کے لیے یعنی آپ ہی حلال تھیں جیسے کہ چار نصاب ہیں اونکی
امت کے لیے اور حاصل یہ کہ ان نو بیویوں کے سواے اور بیوی کرنی درست نہیں اور نہ یہ کہ ان سبکو یا بعض کو طلاق دے کر
انکے بدلے اور کرو یہ بھی درست نہیں مگر لونڈیاں درست ہیں اور یہ احسان خدا کا اونپر جزا اوسکی ہی کہ اونھوں نے بعد آنے
آیت تخییر کے خدا اور رسول کو اختیار کیا بموجب روایت انس وغیرہ کے رسول علیہ السلام اخیر عمر تک اس تحریم پر رہے اور بعد اسکے
اور بیوی نہیں کی اور بقول عایشہؓ اور ام سلمہؓ کے یہ حکم منسوخ ہوا کہ بعد اسکے نکاح کرنا اور بیوی اسکے سوا جس سے کہ چاہیں

ع ۱۲ ۳

اور کہا کہ طلاق دیجیو … مت کیجو … میری بیویوں … یا ایہا النبی قل لازواجک … الدنیا الآیۃ … نہیں حلال واسطے … واسطے … مصنف … مہاجرہ … نفس … بدل … عورتوں کو … حسن …

آنحضرت پر حلال ہوا اور منسوخ ہونا اس آیت کا یا تو سنت سے ہوا یا اللہ تعالی کے اس قول سے اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ
کہ جو اوپر مذکور ہوا اور ترتیب نزول نہیں ہے اوپر ترتیب مصحف کے یعنی یہ آیت اگرچہ مصحف میں اوپر مذکور ہوئی لیکن نازل بعد
لا یحل کے ہوئی ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہ نہی ہے نکاح کرنے عورت غیر قوم اپنی کے سے کہ جو اوپر مذکور ہوئیں یعنی سوائے
اپنے چچا اور پھوپھی اور خالہ اور ماموں کی بیٹیوں سے نکاح نکر اور انمیں سے جسقدر چاہے کر اور بعضوں کے نزدیک مراد غیر مسلمات
ہیں یعنی یہودیہ اور نصرانیہ بعد ان مسلمات کے نکاح میں نلا اور بعضوں نے کہا کہ مراد نہ طلاق دینا انکا ہے یعنی ان عورتوں کو طلاق
دیکر بجائے انکے اور نکر اسلیے کہ یہ مومنوں کی مائیں ہوئی ہیں نکاح انکا اور سے درست نہیں لیکن نکاح اور عورتوں کا
تجھ پر حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرب جاہلیت میں تبدیل بیویوں کی آپسمیں کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت اوتار کر پیغمبر خدا
کو اوس سے منع کیا اور کہا ہے علمانے کہ اس آیت میں دلیل ہے جواز نظر کی طرف اوس عورت کے کہ نکاح کیا چاہے اور اوس سے یہ بات
معلوم ہوئی وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ سے اسلیے کہ خوش معلوم ہونا حسن کا سوائے دیکھنے کے نہیں ہوتا اور روایت ہے
مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا خواستگاری کی میںنے ایک عورت سے پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھا ہے تونے
اوسکو عرض کیا میںنے نہیں فرمایا پس دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ موافقت ہو تم دونوں کے درمیان میں اور کئی
روایتیں ایسے ہی مضمون کی آئی ہیں اور شان نزول اسکا یہ کہا ہے علمانے کہ آنحضرت نے عمیس کی بیٹی جعفر بن ابی طالب
کی بیوی سے بعد شہید ہونے اونکے کے ارادہ خواستگاری کا کیا تھا اور وہ حسین بھی تھیں پس خدا تعالی نے آنحضرت
اونکے اس آیت کے اوس سے منع فرمایا **بحث مع فالتنبیہ** مجمل احوال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا یہ ہے کہ آنحضرت نے پچیس برس دو مہینے دس روز کی عمر میں نکاح کیا حضرت خدیجہ بنت خویلد
سے اور اونکی عمر چالیس برس کی تھی سب سے پہلے نکاح آپکا انھیں سے ہوا اور تمام اولاد آپ کی انھیں سے پیدا ہوئی
سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف انچاس برس آٹھ مہینے
چوبیس روز کی ہوئی تو خدیجہ نے وفات پائی بعد ازان نکاح کیا سودہ بنت زمعہ سے اور وہ آنحضرت کے پاس بڑھیا ہوئیں
اور آنحضرت نے چاہا تھا کہ طلاق دیں اونکو پس اونھوں نے نوبت اپنی عایشہ رض کو دی اور کہا کہ مجکو مردوں سے کچھ کام نہیں
مقصود مجکو یہ ہے کہ اوٹھائی جاؤں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں اور وفات اونکی ہوئی سنہ پچپن میں
شوال کے مہینے میں معاویہ بن ابی سفیان کی حکومت میں بعد ازان عایشہ رض بنت ابی بکر سے نکاح کیا مکے میں دو برس پہلے
ہجرت سے اور بموجب ایک قول کے تین برس پہلے ماہ شوال میں اور وہ اوسوقت میں چھ برس کی تھیں اور ہمبستر کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو مدینے میں شوال کے مہینے میں دوسرے سال ہجری میں اور جب وہ نو برس کی تھیں اور اونھوں نے
وفات پائی مدینے میں سترویں رمضان کو سنہ اٹھاون میں اور بقیع میں مدفون ہوئیں اور آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح
نہیں کیا سوائے عایشہ رض کے اور کنیت اونکی ام عبد اللہ ہے اگرچہ عبد اللہ بن زبیر اونکی بہن اسما کے بیٹے ہیں لیکن مقرر فرمائی
کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استدعا کیا انھوں نے بسبب اسکے کہ خالہ بمنزلہ ما کے ہے بعد ازان حفصہ بنت عمر فاروق
کو نکاح میں لائے ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو طلاق دی پس آئے جبرئیل اور کہا کہ خدا تعالی
تمکو فرماتا ہے کہ رجعت کرو اسلیے کہ حفصہ بہت روزہ دار اور نماز گذار ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے از خود رجعت کی بسبب مہربانی کے عمر رض پر واللہ اعلم اور وفات پائی انھوں نے اکتالیسویں سال ہجری میں

اور بعضون کے نزدیک بیئتالیسوین سال مین اور اور اقوال بھی آئے ہین اسمین اور نکاح مین لائے آنحضرت ام حبیبہ
بنت ابی سفیان کو اور وہ اوسوقت حبشہ مین تھین اور مہر دیا اونکو آنحضرت کی طرف سے نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے
چارسو دینار اور متولی اونکے نکاح کے ہوئے عثمان بن عفان رض اور بقول خالد بن سعید بن العاص اور وفات پائی چوالیسوین
سال ہجری مین اور نکاح مین لائے ام سلمہ رض کو اور وفات اونکی بیاسٹوین سال ہجری مین ہوئی اور وہ آنحضرت کی سب
بیویون سے پیچھے مرین ہین اور بقولے سب سے پیچھے میمونہ نے وفات پائی اور نکاح مین لائے زینب بنت جحش کو
اور وہ آنحضرت کی پھوپی کی بیٹی تھین پہلے پہل عقد نکاح زید بن الحارثہ مولی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین بعد ازان
اونھون نے طلاق دی تب ازواج مطہرات مین داخل ہوئین اور وفات پائی اونھون نے بیسوین سال ہجری مین اور
آنحضرت کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے اول انھون ہی نے وفات پائی ہی اور نعش پر اول
یہی اوٹھائی گئین ہین اور مراد نعش سے یہ ہی کہ جنازے پر چند لکڑیان باندھین بشکل گہوارہ تا ستر خوب ہو اور نکاح مین لائے
جویریہ بنت حارث کو اور وہ غزوہ بنی مصطلق مین بندی مین آئین تھین پس ثابت بن قیس کے حصے مین آئین اونھون نے انکو
مکاتب کیا پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین تا کچھ مبلغ کتابت مین سے سوال کرین اور وہ
عورت خوش شکل تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکار نہین کرتا ہون مین بہتر اس سے ادا کرونگا تیری طرف سے
مال کتابت اور تجھے اپنے نکاح مین لاؤنگا وہ اسپر راضی ہوئین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مبلغ ادا کیے اور نکاح مین
لائے اونکو وفات پائی اونھون نے ماہ ربیع الاول مین سنہ چھپن ہجری مین اور نکاح مین لائے آنحضرت صفیہ رض کو اور وہ
حضرت ہارون کی اولاد مین سے تھین بندی ہوکر آئین غزوہ خیبر مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا اونکو اور
آزاد کرنا مہر اونکا کیا وفات پائی پچاسوین سال مین اور نکاح مین لائے آنحضرت میمونہ کو اور وہ خالہ ہین خالد بن ولید اور عبد اللہ
بن عباس کی وفات پائی اونھون نے اوسی جگہہ کہ جہان آنحضرت نے اونسے نکاح کیا تھا نام اوس موضع کا سرف ہی سنہ
اکیاون ہجری مین اور بموجب ایک قول کے چھیاسٹوین سال مین اور بر تقدیر قول اخیر کے سب بیویون کے بعد وفات اونکی
ہوگی اور یہ جماعت مذکورہ وہ ہین کہ آنحضرت کے انتقال کے بعد باقی رہین سوائے خدیجہ رض کے اور نکاح مین لائے آنحضرت زینب
بنت خزیمہ کو سنہ تیسرے ہجری مین اور وہ آنحضرت کے پاس زندہ نرہین مگر تھوڑے دنون دو مہینے یا تین مہینے پھر وفات
پائی اور سوائے انکے اور ایک جماعت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو نکاح مین لائے یا خطبہ یعنی خواستگاری کی اور یہ امر
انجام کو نہ پہونچا از انجملہ فاطمہ بنت ضحاک تھین کہ آنحضرت اونکو نکاح مین لائے اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو اونکو اختیار دیا اسمین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہین یا دنیا اختیار کرین اونھون نے دنیا کو اختیار کیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اونکو جدا کیا بعد ازان مینگنیان اونٹ کی چنتی پھرتی تھین اور کہتی تھین مین بدبخت ہون کہ اختیار کیا مینے دنیا کو اور از انجملہ شراف
دحیہ کلبی کی بہن کہ نکاح کیا اونسے اور دخول نہین کیا اور خولہ بنت ہذیل اور وہ وہی ہین کہ بخشا اونھون نے نفس اپنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو یعنی بغیر مہر کے نکاح مین آئی اور بقولے بخشنے والی اپنے نفس کی ام شریک تھی اور اسماء جونیہ کہتے ہین کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ہاتھ اوسپر ڈالین تو اوسنے کہا اعوذ باللہ منک یعنی ساتھ خدا کے پناہ مانگتی ہون تجھسے پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مفارقت کی اور عمرہ بنت یزید اور ایک عورت غفار مین سے اور عالیہ بنت ظبیان اور ان سبکو طلاق دی
پہلے دخول کے اور بنت الصلت کہ وہ مرگئی پہلے اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے نزدیک ہون اور ایک عورت اور تھی

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نزدیک ہون فرمایا ہبتی لی نفسک یعنی نفس اپنا مجکو دے اوسنے کہا کہ کوئی عورت نفس اپنا بازاری کو دیتی ہی پس آنحضرت صلعم نے اوسکو جدا کیا اور خطبہ کیا ایک اور عورت سے پس اوسکے باپ نے کہا کہ وہ داغ سفید رکھتی ہی اور اوسکے بدن مین کچھ علت نتھی پھر جو دیکھا تو داغ سفید پایا اور خطبہ کیا ایک عورت کا اوسکے باپ نے اوسکی صفت اوسکی بیان کی اور کہا زیادہ اس سے یہ ہی کہ کبھی بیمار نہین ہوئی ہی تو فرمایا اوسکے لیے نزدیک خدا کے کچھ خیر نہین ہی پس ترک کیا اوسکو اور تھا مہر آنحضرت صلعم کے ازواج کا پانسو درہم ہر بیوی کا سوائے صفیہ اور ام حبیبہ کے کہ انکے مہر کا بیان اوپر گذر چکا ہی اور یہ قول صحیح قولون کا ہی تفسیر در المنثور

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ؗ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝

ای ایمان والو مت جاؤ گھرون مین نبی کے مگر جو تمکو حکم ہو کھانے کے واسطے تو جاؤ نہ راہ دیکھتے اوسکے پکنے کی لیکن جب بلائے تب جاؤ پھر جب کھا چکو تو آپ آپکو چلے جاؤ اور نہ بیٹھو آپسمین جی لگاتے باتون مین اس بات سے تمھاری تکلیف تھی پیغمبر کو پھر تمسے شرم کرتا ہی یعنی تمھارے نکلنے سے اور اللہ شرم نہین کرتا ٹھیک بات بتلانے مین اور جب مانگنے جاؤ پیغمبر کی بیویون سے کچھ چیز کام کی تو مانگ لو اونسے پردے کے باہر سے اسمین خوب ستھرائی ہی تمھارے دل کو اور اونکے دل کو اور تمکو نہین پہونچتا کہ تکلیف دو اللہ کے رسول کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی عورتون سے اوسکے پیچھے یعنی انتقال کے بعد کبھی البتہ یہ باتین تمھاری اللہ کے ہان بڑا گناہ ہی تفسیر موضح یہ اللہ تعالی نے ادب سکھائے مسلمانون کو کبھی کھانے کو حضرت کے گھر مین جمع ہوتے پیچھے باتین کرنے لگ جاتے حضرت کا مکان آرام کا وہی تھا شرم سے نفرماتے کہ اوٹھ جاؤ اونکے واسطے اللہ تعالی نے فرمادیا اور اس آیت مین حکم ہوا پردے کا کہ مرد حضرت کی ازواج کے سامنے نہ جاوین سب مسلمانون کی عورتون پر یہ حکم واجب نہین اگر عورت سامنے ہو کسی مرد کے سب بدن کپڑون مین ڈھکا ہو تو گناہ نہین اور اگر نہ سامنے ہو تو بہتر ہی تفسیر اکثر مفسرین کے نزدیک شان نزول اس آیت کا یہ ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا زینب بنت جحش سے اور بلایا لوگون کو طعام ولیمہ کے لیے تو لوگ جمع ہوئے اور کھانا کھایا بعضے آدمی بعد کھانے کے بیٹھے رہے مشغول ہوکر باتون مین اور حضرت زینب حجرے مین دیوار کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھی رہین اور جب تک حکم پردے کا نہین تھا اور آنحضرت صلعم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جاوین جب لوگ نہ اوٹھے تو آنحضرت صلعم خود اوس مجلس سے اوٹھے اور اکثر صحابہ چلے گئے تین چار آدمی بیٹھے رہے اور آنحضرت صلعم حیا سے اونکو نہین کہہ سکتے تھے کہ چلے جاؤ اور آپ باہر آئے حضرت عائشہ رض کے حجرے کے دروازے تک پہنچ کر پھر پھرے بگمان اسکے کہ لوگ چلے گئے ہونگے لیکن دیکھا تو بیٹھے تھے پھر چلے گئے پھر آئے غرض بعد انتظار بہت کے خلوت ہوئی آنحضرت صلعم زینب کے گھر مین آئے اور انس رض نے کہا کہ مینے بھی چاہا کہ آنحضرت کے ساتھ گھر مین جاؤن پر آپ نے پردہ حجرے کے دروازے پر چھوڑا اور یہ آیت نازل ہوئی اور حکم پردے کا صادر ہوا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق کتنے ایک آدمیون کے مسلمانون مین سے کہ وہ منتظر رہتے تھے آنحضرت صلعم کے

کھانے کے وقت کے پس آتے تھے وہ پہلے کھانا پکنے سے بیٹھے رہتے یہان تک کہ پک چکتا طعام پھر کھاتے اور جلدی
نہ نکلتے پس آنحضرت کو ایذا ہوتی اونکے سبب سے پس اوتری آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا الخ بمعالم
روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا زینب رض کے نکاح مین ساتھ کھجورون اور ستو اور بکری کے گوشت کے
اور حکم کیا انس کو کہ لوگون کو بلا لا پس پے در پے آئین جماعتین کھا جاتی تھی ایک جماعت پھر آتی اور جماعت یہان تک کہ کہا انس نے
یا رسول اللہ بلایا مینے لوگون کو یہان تک کہ نہین پاتا ہون مین اب کسیکو کہ بلاؤن اوسکو پس فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھاؤ کھانا
اور متفرق ہوئے لوگ اور باقی رہے تین شخص باتین کرتے پس بہت دیر تک بیٹھے رہے پس اوٹھے آنحضرت تاکہ چلے جاوین
وہ اور پھرے بیویون کے حجرون مین اور سلام علیک کی اونسے اور دعا دی اونھون نے پھر پھرے حضرت تو دیکھا کہ وہ تینون
بیٹھے ہوئے باتین کرتے تھے اور آنحضرت بہت شرم رکھتے تھے پس پھرے آنحضرت پس جب دیکھا اونھون نے حضرت کو پھرتے
نکلے وہ اور آنحضرت تشریف لائے اور نازل ہوئی یہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ اور اللہ نہین شرم کرتا ہی حق سے یعنی
نکالنا تمھارا حق تھا نہین لائق یہ کہ حیا کیجاوے اوس سے اور ہرگاہ کہ تھی حیا اوس قبیل کی کہ منع کرتی ہی حیا والے کو
بعض افعال سے کہا گیا واسطے اللہ کے کہ نہین حیا کرتا وہ حق سے یعنی نہین باز رہتا اوس سے اور نہین چھوڑ دیتا اوسکو
مانند چھوڑ دینے حیا والے کے تم مین سے کسی امر کو اور خوب ستھرائی ہی الخ یعنی شیطان کے خطرون سے اور فتنون کے عوارض سے
اور آیا ہی کہ پہلے اوترنے اس آیت کے کہ متضمن ہی فرضیت پردے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان شب کو واسطے پائخانے
پھرنے کے باہر جاتی تھین اور عمر رض چاہتے تھے کہ پردے مین بیٹھین آنحضرت کی بیویان اور آرزو رکھتے تھے کہ کچھ اس باب مین
نازل ہو اور بارہا جناب رسالت مآب مین عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم فرمائیے
امہات المومنین کو پردہ کرنے کا تو بہتر ہی قضا کار ایک روز سودہ بنت زمعہ کہ بیوی تھین آنحضرت کی پائخانے کے لیے
باہر نکلین اور قد اونکا دراز تھا حضرت عمر رض نے آواز دی کہ پہچانا ہمنے تمکو ای سودہ اور غرض اونکی حرص تھی اوپر اوترنے حکم پردے
کے پس اوتری یہی آیت پردے کی پس بعد اسکے اوترنے کے نہین درست تھا کسیکو کہ دیکھے طرف کسی بیوی آنحضرت کے
خواہ نقاب ڈالے ہو یا بغیر نقاب کے حاصل یہ کہ حضرت کی بیویون کے حق مین یہ حکم تھا کہ کوئی وجود بھی اونکا نہ دیکھے اگرچہ بدن
ڈھکا ہوا اور اورون کے لیے یہ حکم نہین اگر جسم ڈھکا ہو تو شخصی یعنی وجود کا پردہ نہین روایت ہی انس سے کہ کہا عمر رض نے موافق مرضی
میری کے تین حکم نازل کیے میرے رب نے ایک تو یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ اگر مقام ابراہیم کو مصلیٰ ٹھہرائیے تو بہتر ہی
پس نازل کی اللہ تعالی نے آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی اور دوسرے یہ کہ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ
آتے ہین آپ کے پاس نیک و بد پس اگر حکم کیجیے امہات المومنین کو پردے کا تو بہتر ہی پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت حجاب
کی اور تیسرے یہ کہ مینے سنا کچھ ایذا دینا آنحضرت کی بیویون کا آنحضرت کو یعنی درباب طلب نفقہ کے پس گیا مین بیویون پاس
اور شروع کیا مینے سمجھانا ایک ایک کو کہا مینے قسم خدا کی باز آؤ تم ان باتون سے والا بدل دیگا اللہ تعالی آنحضرت کے لیے
بیویان بہتر تمسے یہان تک کہ آیا مین زینب کے پاس پس کہا زینب نے ای عمر کیا نہین ہی آنحضرت مین اتنی سمجھ کہ سمجھا دین اپنی
بیویون کو یہان تک کہ تم نصیحت کرتے ہو اونکو کہا عمر رض نے پس نکلا مین پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ آخر آیت تک اور نہ یہ کہ نکاح کرو الخ نازل ہوئی یہ بیچ حق ایک شخص کے آنحضرت کے صحابیون مین سے
کہ کہا اگر انتقال ہوگا آنحضرت کا تو مین نکاح کرونگا عائشہ رض سے کہا مقاتل بن سلیمان نے وہ کہنے والا طلحہ بن عبید اللہ تھے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ حرام ہی وہ اونکو

ف ۱ یعنی واذا سألتموهن متاعا الآیة
ف ۲ اور ٹھہراؤ مقام ابراہیم کو مصلیٰ
ف ۳ امید ہی کہ رب اوسکا اگر طلاق دے تمکو تو بدلے میں دے اوسکو بیویان بہتر تمسے

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ ۵۴

اگر کھولکر کہو کسی چیز کو یعنی ایذا دینی آنحضرتؐ کی یا نکاح کرنا اونکی بیویون سے یا اوسکو چھپاؤ یعنی اپنے دلون مین سو اللہ کو ہر چیز جانتا۔ **تفسیر**۔ پس عذاب کریگا تمکو بسبب اسکے اور یہ بھی نازل ہوئی اوسی شخص کے حق مین کہ دل مین اوسکے ارادہ تھا نکاح کرنے کا عایشہؓ سے بعد آنحضرتؐ کے اور بعضون نے کہا کہ کہا ایک شخص نے صحابہ مین سے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ منع کیے جاتے ہین ہم اپنے چچا کی بیٹیون کے پاس کے جانے سے اوسپر یہ آیت مذکورہ اوتری **معالم**۔ **تنبیہ**۔ دیکھا چاہیے کہ کیا مرتبہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اتنی سی تکلیف آپکی جناب کبریائی نے روا رکھی اور کیا کچھ اسپر لے دے فرمائی چہ جائیکہ امتیون کے اعمال بد عرض ہون آنحضرتؐ پر اور اوس جناب اشفق کو رنج ہو بسبب سننے انکے تو خیال کرنا چاہیے کہ کیا کچھ مستحق عتاب ہوتے ہون اور قطع نظر اسکے گناہ کرنا خود موجب غضب الٰہی کا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ۵۵

گناہ نہین اون عورتون کو سامنے ہونیکا اپنے باپون کے اور نہ اپنے بیٹون کے اور نہ اپنے بھائیون کے اور نہ اپنے بھتیجون کے اور نہ اپنے بھانجون کے اور نہ اپنی عورتون کے اور نہ اپنے ہاتھہ کے مال کے اور ڈرتیان رہو اللہ سے بیشک اللہ کے سامنے ہی ہر چیز یعنی اعمال بندون کے۔ **تفسیر**۔ جب اوتری آیت حجاب کی تو کہا آنحضرتؐ کی بیویون کے باپون اور بیٹون اور اقربا محرمون نے کہ یا رسول اللہ کیا ہم بھی کلام کیا کرین اونسے پردے کے پیچھے سے پس اوتری یہ آیت کہ یہ محرم ہین انکے سامنے ہونیکا مضایقہ نہین اور مراد اپنی عورتون سے مسلمان اور نیک بخت عورتین ہین انکی وضع کی پس کافر اور بدکار عورتین حکم اجنبی مردون کا رکھتی ہین اونکے سامنے بھی نہو وین اور اپنے ہاتھہ کے مال سے مراد بحسب صحیح روایت کے لونڈیان ہین اور غلام اونکے جمہور کے نزدیک مانند اور اجنبی مردون کے ہین اور چچا اور ماموں آیت مین نہین مذکور ہوئے اسلیے کہ یہ قائم مقام والدین کے ہین چنانچہ چچا کو باپ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ یہان خطاب ہی حضرت یعقوبؑ کو پس حضرت اسمٰعیل کو اونکے باپون مین شمار کیا باوجودیکہ وہ چچا ہین حضرت یعقوبؑ کے پھر نقل کیا گیا کلام غیبت سے طرف خطاب کے یعنی پہلے لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ الخ تھا کہ ساتھہ ضمیرون غائب کے ذکر فرمایا پھر خطاب فرمایا بلفظ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور اس نقل مین قصد کیا گیا ہی تشدد کرنا گویا کہ کہا گیا اور ڈرو تم اللہ سے اوس چیز مین کہ حکم کی گئی ہو تم اوس چیز کو کہ وہ پردہ کرنا ہی اور احتیاط کرو تم اوسمین اور شہید کے معنی ہین عالم یعنی جاننے والا کہا ابن عطاؒ نے کہ شہید اوسکو کہتے ہین کہ جانے دلون کے خطرون کو جیسے کہ جانے حرکات اعضا کو یعنی اللہ ہی کہ کسی سے ڈر کی نہین اور پر کچھہ آداب حضرتؐ کے گھر والون کے مذکور ہوئے بسبب بڑی قدر ہونے اونکے کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اب آگے گویا فرماتے ہین کہ یہ رسول ہمارے نزدیک بڑی قدر والا ہی ملحوظ رکھو آداب اوسکے اور اوسکے گھر والون کو اور درود بھیجو اوسپر کہ اللہ بھی اوسپر رحمت بھیجتا ہی اور اوسکے فرشتے بھی استغفار کرتے ہین اوسکے لیے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَبَدًا اَبَدًا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

تحقیق خدا اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین اوپر پیغمبر کے ای مسلمانون درود بھیجو تم اوسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ✤ فتح
تحقیق اللہ اور اوسکے فرشتے رحمت و استغفار بھیجتے ہین رسول پر ای ایمان والو رحمت بھیجو اوسپر یعنی دعا کرو اوسکے لیے
اور سلام بھیجو سلام کہکر ✤ تفسیر ✤ یہ حکم ادا ہوتا ہی نماز مین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اللہ سے
رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور لطف ونکے ساتھ اونکے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہی اونپر اونکے لائق رحمت او ترقی ہی اور دس رحمتین
او ترقی ہین مانگنے والے پر جتنا چاہے اوتنا حاصل کرے ✤ مو ✤ رحمت بھیجو یعنی کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا صَلَّی
اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور سلام بھیجو یعنی کہو اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا معنی سَلِّمُوْا کے ہین تابعدار ہو اونکے امر کے اور مانو
اور بجا لاؤ اوسکو اور پوچھی گئی آنحضرت سے تفسیر اس آیت کی پس فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالی نے مقرر کیے ہین واسطے میرے
دو فرشتے پس نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک کسی بندے مسلمان کے پھر وہ درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون فرشتے
غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ (بخشے تجکو اللہ ۱۲) اور فرماتا ہی اللہ اور اور ملائکہ اوسکے جواب مین اون دونون فرشتون کے آمین اور نہین ذکر کیا جاتا ہون مین نزدیک
کسی بندے مسلمان کے پس نہین درود بھیجتا ہی مجھپر مگر کہتے ہین وہ دونون فرشتے لَا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ (نہ بخشے اللہ تجکو ۱۲) اور فرماتا ہی اللہ اور
فرشتے اوسکے واسطے اون دونون فرشتون کے آمین پس اگر سنے اسم مبارک نبی علیہ السلام کا تو درود بھیجے اونپر کہ یہ واجب ہی
پھر اگر سنے کئی بار ایک مجلس مین تو اختلاف کیا علما نے بعضون نے تو کہا کہ نہین واجب ہی سننے والے پر مگر ایک بار درود بھیجنا
کذا فی فتاوی قاضیخان اور قنیہ مین کہا کہ اسپر فتوی دیا گیا ہی اور کہا طحاوی نے کہ واجب ہی اوسپر درود بھیجنا ہر سننے
کے وقت اور مختار قول طحاوی ہی کا ہی کذا فی الولوالجیۃ اور احتیاط اسی مین ہی اور اسپر جمہور ہین اور اگر درود بھیجے آنحضرت کے
غیر پر بطور تبعیت کے جیسے کہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ تو کچھ کلام نہین ہی اسمین جائز ہی اور جس صورت مین اکیلے
کسی پر درود بھیجے اہل بیت مین سے تو مکروہ ہی اور شعار روافض سے ہی اور سلام کفایت کرتا ہی صلوۃ سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور اگر سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھتے وقت تو نہین واجب ہی درود بھیجنا اور اگر بعد فارغ ہونے کے
قرآن سے بھیجے تو اچھا ہی اور اگر قرآن پڑھتے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر پہونچے تو پڑھنا قرآن کا بحسب تالیف اور
نظم اوسکے افضل ہی درود بھیجنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت مین پس اگر فارغ ہوکر بھیجے تو افضل ہی اور اگر
نہ بھیجے تو کچھ ضرر بھی نہین اسکو اور پوچھے گئے بقالی پڑھنے قرآن کے سے کہ آیا وہ افضل ہی یا درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
پس کہا اونھون نے کہ وقت طلوع آفتاب کے اور اون اوقات مین کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور دعا اور تسبیح اولی ہی قرآن کے پڑھنے سے اور سلف تسبیح کرتے تھے ان اوقات مین اور قرآن نہین پڑھتے تھے
اور کہا ابن عباس رض نے بیچ تفسیر اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ الخ کے کہ مراد یہ ہی کہ اللہ تعالی رحمت بھیجتا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور ملائکہ دعا کرتے ہین اونکے لیے اور ابن عباس رض سے تفسیر یُصَلُّوْنَ کی بزرگون بھی منقول ہی یعنی تعریف کرتے
ہین اونکی اور بعضون نے کہا کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے رحمت ہی اور ملائکہ کی طرف سے استغفار اور کہا ابوالعالیہ نے
کہ صلوۃ اللہ کی ثنا کرنی اوسکی ہی آنحضرت پر نزدیک ملائکہ کے اور صلوۃ ملائکہ کی دعا ✤ مل ✤ عالمگیری ✤ معالم

مسئلہ جمہور اسپر ہین کہ امر درود بھیجنے کا پیغمبر خدا پر اس آیت مین وجوب کے لیے ہی لیکن امام مالک رح کہتے ہین کہ ایکبار
تمام عمر مین فرض ہی اور زیادہ اسپر سنت اور مستحب ہی اور امام اعظم رح کہتے ہین کہ ایکبار فرض ہی اور ہر وقت سننے نام آنحضرت کے
جسوقت سنے واجب ہی اور نماز کے قعدۂ اخیرہ مین سنت ہی اور اور تمام اوقات مین مستحب ہی اور امام شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک

ف مستحب لیکن ... اور فضل ...
ف ... کبھی ... نزدیک ... بطور تبعیت ... جائز ہے ... اور ملائکہ پر بھی جائز ہے

نماز کے قعدۂ اخیرہ مین فرض ہی اور بوقت سننے نام آنحضرتؐ کے بھی واجب ہی اور بیچ فتاوی برہنہ حنفیہ کے لکھا ہی کہ وقت
سننے نام ہر پیغمبر کے انبیا مین سے درود بھیجنا واجب ہی اور خلاصہ مین کہا کہ اگر وقت تلاوت کے بھی سنے تو بھی درود
واجب ہوا اور تعظیم خدا تعالی کی ساتھ جل جلالہ کے کہنے ہر بار کہ نام پاک اوسکا سنے واجب ہی کذا فی الجامع اور نظم مین کہا کہ
ہر مجلس مین ایکبار کافی ہی اور فتح القدیر مین کہا اگر فوت ہو تعظیم مذکور کہنی تو اوسپر دین نہین ہوگا برخلاف درود کے کہ دین ذمے پر
رہتا ہی پس قضا اوسکی لازم ہی نہ قضا تعظیم خدا کی اگر فوت ہوا اور عمدۃ الواعظین مین کہا جو نام پاک کہ سنے جل جلالہ کہنا
واجب ہی اور فضائل درود کی کچھ حد نہین ہی کوئی قربت بعد ذکر خدا کے مانند اسکے نہین ہی جسقدر کہ خدا توفیق دے
غنیمت جانے اور ذکر کرنے اوسکے تمام فضائل کے سے طول ہوتا ہی اور کسی پر مخفی نہین اسلیے چند احادیث کے بیان پر اکتفا
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوۃً یعنی بہت قریب
ساتھ میرے لوگون مین سے روز قیامت کے وہ ہوگا کہ جو مجھپر درود بہت بھیجا کرتا ہی اور یہ بھی فرمایا کہ جو مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہی
رحمت بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار اور یہ بھی فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ یا شبہ تیرا رب فرماتا ہی کیا نہین راضی کرتا
تجکو ای محمد یہ کہ درود بھیجے تجپر کوئی تیری امت مین سے مگر کہ رحمت بھیجون مین اوسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجپر کوئی تیری
امت مین سے مگر کہ سلام بھیجون مین اوسپر دس بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ
اَبَدًا اَبَدًا اور یہ بھی فرمایا مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوۃً صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَمَا صَلّٰى فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ
اَوْ لِيُكْثِرْ یعنی جو درود بھیجے مجھپر ایک درود استغفار کرین اوسکے لیے فرشتے جیسا کہ درود بھیجا پس چاہے کم کرے بندہ اس سے
یا زیادہ اور یہ بھی فرمایا کہ اللہ کے لیے فرشتے ہین سیر کرنے والے زمین مین کہ پہونچاتے ہین مجکو میری امت کی طرف سے سلام
یہ روایتین معالم مین ہین اور الفاظ درود کے حدیثون مین طرح بطرح آئے ہین اور بہت صحیح وہ درود ہین کہ جو نماز مین پڑھنے
آئے ہین حدیث مین یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو خوش آئے یہ کہ ماپے ثواب کو ساتھ پیمانے پورے
کے یعنی جسکو بہت سا ثواب لینا منظور ہو جبکہ درود بھیجے ہمپر کہ اہل بیت نبوت کے ہین پس چاہیے کہ پڑھے یہ درود اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور بہت درود منقول ہین حدیثون مین حتی المقدور محفوظ اون درود کا
پڑھنا رکھے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئے ہین اور نووی نے کہا افضل یہ ہی کہ جو الفاظ وارد ہوئے ہین
حدیثون مین اونکو جمع کر کر پڑھے جیسے کہ کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
فِي الْعٰلَمِيْنَ رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور آداب درود پڑھنے کے مثل آداب ذکر حق کے ہین کہ وضو کر کر بخضوع
متوجہ بقبلہ بیٹھکر مسجد مین یا جائے پاک مین پڑھے اور اگر خوشبو حاضر کرے اولی تر ہی اور بعد ہر نماز کے کچھ ورد مقرر
کرے اور وقت سحر کے بعد تہجد کے جسقدر کہ ممکن ہو پڑھتا رہے ✤ بحث تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ فضائل اور

فائدے درود شریف کے بیشمار ہین واسطے اکتساب سعادت کے کچھہ اوسمین سے قید قلم مین آتے ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ بیٹھے کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ تعالی کو اوسمین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر کہ ہوگی وہ مجلس اونپر سبب
حسرت کی دن قیامت کے اگرچہ داخل ہووین بہشت مین اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجہپر درود دن جمعے کے پس تحقیق درود تمہارا
عرض کیا جاتا ہی مجہپر یعنی درود بہت بھیجا کرو مجہپر خصوصاً دن جمعے کے کہ درود تمہارا جب پڑھتے ہو مجہپر عرض ہوتا ہی اور جمعے کو
بطریق اولی اور ادنی درجہ کثرت کا اسّی یا سو بار ہی اور فرمایا بڑا بخیل وہ ہی کہ ذکر کیا جاؤن مین پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے
میرا اور پھر درود نہ بھیجے مجہپر اور فرمایا کہ بہت بھیجو مجہپر درود پس تحقیق درود بھیجنا زکوۃ ہی تمہارے لیے یعنی سبب زیادتی اجر
اور بڑھنے مال کا اور پاکی کا گناہون سے ہی اور فرمایا خاک مین بھرے ناک اوس شخص کی یعنی خوار اور ہلاک ہووے وہ کہ ذکر
کیا جاؤن مین اوسکے پاس اور پھر درود نہ بھیجے مجہپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے مجکو اور نام لے میرا پس چاہیے کہ درود بھیجے
مجہپر اور آیا ہی کہ ابی بن کعب صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بھیجون پس کسقدر مقرر کرون
واسطے درود آپکے کے اوسوقت مین سے کہ اپنی دعا کے لیے معین کیا ہی مینے فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے
عرض کیا کہ چوتھائی حصہ وقت ورد اپنے مین سے آپ کے درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہی تیرے لیے پھر عرض کیا کہ آدھا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیرے لیے پھر
عرض کیا کہ دو تہائی مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سے زیادہ کرے تو بہتر ہوگا تیرے لیے تب اونھون نے
عرض کیا جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا یعنی تمام وقت اپنے ورد کا آپکے درود ہی مین خرچ کرونگا پس فرمایا اِذًا يُكْفٰى
هَمُّكَ یعنی اب کفایت کی جائینگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور بر آوینگی حاجتین تیری اور بخشے جائینگے گناہ
تیرے اور فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجہپر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اوسپر اللہ دس بار اور دور کیے جاتے ہین اوس سے دس گناہ
اور بلند کیے جاتے ہین اوسکے دس درجے بہشت مین اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے دس نیکیان اور آیا ہی کہ جو کوئی درود
بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اور استغفار کرتے ہین اوسکے لیے فرشتے اوسکے ستر بار یعنی
بہت اور کہا حضرت علی رضؓ نے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہان تک کہ درود بھیجا جاوے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمدؐ پر اور کہا شیخ ابو سلیمان دارانی رحؒ نے کہ بڑے اولیا او فضلائے شام ہین
کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھہ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو کچھہ
چاہے تو پھر تمام کر دعا کو ساتھہ درود بھیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ بلاشبہ اللہ پاک ذات ساتھہ کرم اپنے کے
قبول کرتا ہی دونون درودون کو یعنی اول و آخر کے اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون
کے ہی یعنی بطفیل درود کے دعا بھی قبول ہوتی ہی یہ روایتین حصن حصین اور مشکوۃ مین ہین اور کتاب مفتاح مین کہ حاشیہ
حصن حصین کا تالیف کیا ہوا اوسکے مؤلف کا ہی لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجتا ہی مجہپر
کتاب مین یعنی لکھتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتے بخشش مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے جب تک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی
اور فرمایا کہ جسنے قرآن پڑھا اور حمد کی اپنے رب کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی اپنے رب سے پس تحقیق
طلب کی اوسنے خیر جگہہ اوسکی سے اور درود شریف کے پڑھنے سے محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سے اور بے پروا ہوتا ہی
لوگون سے جابر بن سمرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ کہا اونھون نے کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکھتا ہی اپنے مطلب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اوسکے سب مہمات کو [illegible] یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی ۱۲ فتح

کہ ناگہان آیا ایک شخص حضرت پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کے فرمایا سچی بات
اور ادا ے امانت عرض کیا اوسنے کچھ اور بھی فرمائیے فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ
کچھ اور زیادہ فرمائیے فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بھیجنا مجہ پر دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ اللہ کے فرشتے ہین سیر
کرنے والے جب گذرتے ہین وہ ذکر کے حلقے پر آپسمین ایک دوسرے کو کہتا ہی بیٹھہ جاؤ پس جب لوگ دعا کرتے ہین وہ فرشتے آمین
کہتے ہین پس جب یہ درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بھی درود بھیجتے ہین انکے ساتھہ یہان تک کہ فراغت پاتے ہین پھر
کہتا ہی بعضا اونکا بعضے کو خوشوقتی ہو وے انکو کہ پھرتے ہین یہ اوس حال مین کہ بخشے گئے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جب بھول جاؤ تم کچھہ پس درود بھیجو مجہ پر یاد آجائیگی وہ چیز اور مجرب ہی روایت کی حافظ اسمٰعیل نے کتاب ترغیب مین ساتھہ سند
جید صحیح کے کہ پہونچتی ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تک کہا اونھون نے جسکو ہووے کچھہ حاجت طرف اللہ تعالی کے پس
چاہیے کہ روزہ رکھے بدہ اور جمعرات اور جمعے کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت نماز جمعے کے لیے
جاوے اور تصدق کرے کچھہ یعنی اللہ کے نام پر کچھہ دے کم ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھہ چکے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ
وَهِیَ كَذَا وَكَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کی جائیگی دعا اوسکی انشاء اللہ تعالی اور کہتے تھے
عبد اللہ یہ دعا نادانون کو نہ سکھانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھہ اسکے گناہ اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب کسی مجلس سے
اوٹھنے کا ارادہ کرتے کہتے صَلَّی اللّٰهُ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤی اَنْبِیَآئِهٖ اور لکھا ہی بعضے علما نے حدیثون سے
استنباط کر کر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہی بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہی واسطے باقی رکھنے اللہ تعالی کے
بندے کے لیے تعریف اچھی کو درمیان آسمان و زمین والون کے اور اسیطرح درود ہوتا ہی سبب برکت ذات مصلی کا اور
عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہی پہونچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہی دوام محبت کا ساتھہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ سبب ہی محبت رسول خدا کا ساتھہ پڑھنے والے درود کے اور وہ سبب ہی بندے کی ہدایت کا اور
حیات ہی دل اوسکے کی اور وہ سبب ہی واسطے عرض ہونے نام اسکے کے روبروے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اور وہ سبب ہی قائم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنیکا اوس سے اور صلوۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بندے کی طرف سے
دعا ہی اور دعا و سوال بندے کے رب اپنے سے دو طرح ہی ایک یہ کہ حاجات اور مہمات اپنے اللہ تعالی سے مانگے اور دوسرے
یہ کہ ثنا کرے اوسکے دوست پر تو نہین شک ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھیگا اسکو اور رسول اوسکا بھی دوست رکھیگا اسلیے
کہ اپنی حاجت نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکھا اپنے حوائج پر پس اگر کچھہ فائدہ
درود کا نہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تھا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بھیجنے کے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکے ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصاً تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضائے
حاجات مین اور مینے بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلاکتون کی جگہہ مین پڑا مین پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بھیجنے نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا مضمون مفتاح کا اور کتاب شفا اور وظائف النبی مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجھپر قومین کہ نہین پہچانونگا
مین اونکو مگر بسبب کثرت درود بھیجنے اونکے کے مجھپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانے والا تم مین کا دن قیامت کے ہو لوگون اوسکے سے
اور ہواضع اوسکے سے بہت بھیجنے والا تمہارا ہو ویگا مجھپر درود کو اور حضرت ابوبکر رضؓ سے روایت ہی کہ درود بھیجنا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹھنڈے سے آگ کو یعنی ٹھنڈا پانی جیسے آگ کو بجھاتا ہی اوس سے زیادہ
درود گناہون کو نابود کرتا ہی اور درود بھیجنا واجب ہی جبکہ ذکر کیا جاوے اور سنا جاوے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور حضرت حسن بصری رضؓ فرماتے تھے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پیوے ساتھ پیالے پورے کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے
تو پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ اونھون نے امام شافعی رحؒ سے بعد مرنے کے خواب مین حال اونکا پوچھا پس کہا اونھون نے کہ بخش دیا
مجکو رب میرے نے اور رحم کیا بسبب ذکر کرنے میرے کے اس درود کو ایک رسالے کے اول مین کتابون اپنی سے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئے
پس چلی ہوا تیز اور گھیر لیا اونکو ہر طرف سے اور موج ماری دریا نے اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئے اور یقین کیا
غرق کا اور موت کا پس ایسی حالت مین تھے کہ ایک شخص نے ایسے حال مین کہ کچھ سوتا تھا اور کچھ جاگتا دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکھاتے ہین اوسکو یہ درود واسطے دفع فتنے اور حصول نجات کے اور فرماتے ہین کہ سکھا یارون
اپنے کو پس پڑھین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جسوقت ہشیار ہوا مین تو سکھایا مینے لوگون کو اور وہ پڑھنے لگے
پس ارادہ کیا ہزار بار پڑھنے کا پس تین سو بار پڑھا تھا کہ نجات پائی اور موجین ٹھہر گئین وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا
بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا
بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور ایک بزرگ سے منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کرے اس درود کی بسبب برکت اسکی کے ساتھ دیکھنے جمال جہان آرا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ
فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ تمام ہوا مضمون شفا اور وظائف النبی کا
اور حضرت شیخ عبدالحق رحؒ نے جذب القلوب مین لکھا ہی کہ اس درود کی ملازمت سے ساتھ طہارت کے مشرف ہوتا ہی ساتھ
رویت سید الانام کے خواب مین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ اور مفاخر الاسلام
مین لایا ہی کہ جو کوئی روز جمعے کے ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھیگا یا منزل اپنی بہشت مین دیکھیگا اور اگر نہ دیکھے مکرر کرے اسکو پانچ جمعون تک دیکھیگا بفضل الٰہی و حسن کو

ف بیان ہی کہ شفا مین اور اسکے مضمون وظائف النبی شروع ہوا ہی

ف اور دلائل الخیرات مین روایت صحیحہ تنجینا بتشدید جیم ہی ۱۲ منہ مدظلہ

کہ مسرت بخشے اسکو اور جو کوئی شب جمعہ کو دو رکعت نماز کی پڑھے اور ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی
اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد از سلام کے سو بار یہ درود پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ دیکھیگا خواب مین حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نصیب اسکے ہوگا تین جمعے سے نہین گذرنیکا
انشاء اللہ تعالی اور تجربہ کیا ہی اسکو بعضے فقرا نے والحمد للہ اور یہ بھی روایت ہی کہ جو کوئی ادا کرے دو رکعت نماز کی
شب جمعے کو اور پڑھے ہر رکعت مین بعد از فاتحہ کے قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد سلام کے ہزار بار یہ درود پڑھے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ دیکھیگا حضرت کو خواب مین اور یہ بھی مجرب ہی اور اور طریق بھی واسطے حاصل کرنے
اس سعادت کے بیان کیے ہین اور خلاصہ سبکا استغراق ساتھ ذکر آنحضرت کے ظاہر و باطن مین اور کثرت کرنے درود
کے اور دوام توجہ ہی کہ ہر امر مین اتباع سنت ملحوظ رکھے اور مدار کار فضل و عنایت پر ہی واللہ الموفق اور جیسے کہ کثرت
درود کی سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر شب جمعے مین فضیلت رکھتی ہی شب دوشنبہ بھی اس حکم مین ساتھ اسکے
شریک ہی اسلیے کہ دوشنبہ ایام فاضلہ سے ہی کہ اسمین عرض اعمال بندون کے درگاہ عزت مین کرتے ہین احیاء العلوم مین
ہی کہ جو کوئی شب دوشنبہ کو چار رکعت نماز کی ادا کرے اور پڑھے پہلی رکعت مین بعد از فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور
زیادہ کرے دوسری رکعت مین دس بار یعنی بیس بار پڑھے اور تیسری رکعت مین تیس بار اور چوتھی رکعت مین چالیس بار
اور بعد از سلام کے بھی پچھتر بار سورۂ اخلاص پڑھے اور استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے پچھتر بار اور
درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پچھتر بار بعد ازان جو حاجت کہ حضرت حق سبحانہ سے چاہے پاویگا ساری حدیث
بیان کی اور بیچ فضیلت درود کے روز پنجشنبہ مین بھی حدیث وارد ہوئی ہی اور مفاخر الاسلام مین لایا ہی کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی درود پڑھے سو بار دن جمعرات کے نہین محتاج ہونے کا کبھی تمام ہوا کلام حضرت شیخ کا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور رسول اوسکے کو لعنت کی اونکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور طیار کیا واسطے
اونکے عذاب خوار کرنے والا ف یعنی جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول کو اونکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور
آخرت مین اور رکھی ہی اونکے واسطے ذلت کی مار ف تفسیر یعنی آخرت مین کہا ابن عباس رضی نے کہ وہ یہود اور نصاری
اور مشرک ہین یہود تو کہتے تھے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ یعنی ہاتھ اللہ کا بند ہی اور کہتے تھے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ
اللہ محتاج ہی اور نصاری کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ یعنی تیسرا ہی تین مین کا اور مشرک کہتے تھے کہ ملائکہ
بیٹیان اللہ کی ہین اور بت شریک ہین اللہ کے عیاذًا باللہ وہ نہایت پاک ہی ان باتون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی يَشْتِمُنِيْ عَبْدِيْ برا کہتا ہی مجکو بندہ میرا کہتا ہی اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ
الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ پکڑا اللہ نے فرزند اور مین یکتا بے پروا ہون ایسا کہ نہ جنا
مینے اور نہ جنا گیا مین اور نہین ہی میرے لیے ہمسر کوئی اور فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ
يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ یعنی ایذا دیتے ہین مجکو ابن آدم کہ برا کہتے ہین
زمانے کو اور مین زمانہ ہون کہ میرے ہاتھ تمام امور ہین پھیرتا ہون مین رات اور دن کو اور بعضون نے کہا کہ معنی
اللہ کے ایذا دینے کے یہ ہین کہ کجروی کرتے ہین اوسکے اسما و صفات مین اور عکرمہ نے کہا کہ ایذا دینے والے مصور ہین

کہا ابوہریرہ رضی نے کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ فرماتا ہی اللہ اور کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ شروع کیا
پیدا کرنا مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی تصویر بنائی پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا چاہیے کہ پیدا کرین ایک دانہ
دانون مین سے یا پیدا کرے ایک جو اور کہا بعضون نے کہ معنی یُؤْذُونَ اللّٰهَ کے ہین یُؤْذُونَ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ یعنی ایذا دیتے ہین
اولیاء اللہ کو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ یعنی جسنے عداوت
کی میرے ولی سے پس تحقیق آگاہ کردیا مینے اوسکو ساتھ جنگ کے یعنی وہ ہمارا دشمن ہی ہمارے اوسکے لڑائی ٹھنی اور فرمایا
مَنْ اَهَانَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ یعنی جسنے حقارت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو
وَاِنِّیْ لَاَغْضَبُ لِاَوْلِیَائِیْ کَمَا یَغْضَبُ اللَّیْثُ الْحَرِدُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ فرمایا اللہ تعالی نے اور
مین غصے ہوتا ہون اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے پلے پر اس سے معلوم ہوا کہ ایذا دینے والے اصحاب کرام
کے اور آل اطہار کے اور اور اولیاء اللہ کے رضوان اللہ علیہم اجمعین بیچ لعنت اس آیت کے داخل ہین اور سخت گنہگار
یا معنی ایذا خدا کے ہین مخالفت اوسکے امر کی کرنی اور ارتکاب اوسکے معاصی کا کرنا اور کلمہ کفر و شرک زبان پر لانا فرمایا
یہ بحسب متعارف کے لوگون مین والا اللہ عزوجل منزہ ہی اس سے کہ لاحق ہو اوسکو ایذا کسی سے اور ایذا رسول کی
ہی زخمی کرنا چہرۂ مبارک کا اور توڑنا اونکے دندان مبارک کا اور کہنا اونکو ساحر اور شاعر اور مجنون اور جھوٹا اور طریق
سنت اونکے سے روگردانی کرنی اور جو کچھ اونکو خوش نہ آوے خواہ کلام ہو یا عمل اوسکو عمل مین لانا ✣ معالم
بحر ✣ **تنبیہ** ✣ مؤید ہی مضمون اخیر کی یہ حدیث شرح الصدور کی کہ حکیم ترمذی سے نقل کی ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرض کیے جاتے ہین اعمال بروز دوشنبہ اور پنجشنبہ کے اللہ تعالی کے سامنے اور عرض کیے جاتے
ہین اعمال اوپر انبیا اور باپون اور ماؤن کے دن جمعے کے پس خوش ہوتے ہین وہ انکی نیکیون سے اور اونکے چہرون کی سفیدی
اور چمک زیادہ ہوجاتی ہی یعنی اور ایذا پاتے ہین اونکی برائیون سے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور نہ ایذا دو تم اپنے ہوتے کو
پس ہر شخص کو ضرور ہی کہ گناہ سے بچے اور اتباع سنت کرے تا مورد غضب الٰہی اور باعث ایذا تمام انبیا خصوصًا
آنحضرت صلعم اور مان باپ کی کا نہووے عیاذًا باللہ منہ افسوس ہی کہ بعضے آدمی ایسی باتون کا اہتمام کرتے نہین اور پھر دم محبت
مارتے ہین یعنی اپنے تئین محب آنحضرت صلعم اور اور انبیا اولیا کا گنین اور پھر ناچ رنگ اور ڈھولک بازی و غیرہ گناہون
کی چیزون مین مشغول ہوکر ان سبکو ایذا پونہچاوین ✣

ع ٦ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا۝

اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین ایمان والون کو اور ایمان والیون کو بغیر گناہ کے کہ عمل مین لائین ہون پس تحقیق اوٹھایا بوجھ
بہتان کا اور گناہ ظاہر ✣ **فتح** ✣ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین مسلمان مردون کو اور عورتون کو بن کیے کام کے
تو اوٹھایا اونھون نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا ✣ **تفسیر** ✣ یہ منافق تھے کہ پیٹھ پیچھے بدگوئی کرتے رسول کی یا
اونکی زوجہ پر طوفان لگایا سورۂ نور مین اونکے کلام ذکر ہوچکے ✣ **موضح** ✣ مطلق چھوڑی گئی ایذا اللہ کی اور رسول کی اور
مقید کی ایذا مومنین کی کہ فرمایا بغیر کیے کام کے اسلیے کہ ایذا اللہ اور رسول کی ہمیشہ ہوتی ہی بغیر ہی حق کے اور مومنین
و مومنات کی ایذا کبھی حق بھی ہوتی ہی مانند حد و تعزیر پونہچانے کے اور کبھی باطل اور آیا ہی کہ یہ آیت علی رضی کی ایذا دینے والون
کے حق مین اوتری ہی کہ ساتھ باتون ناسزا اور برے کہنے کے اونکو ایذا دیتے تھے یہ قول مقاتل کا ہی اور بعضون نے کہا

[illegible] تنبیہ [illegible] لقولہ تعالی واسئل القریۃ ای اہل القریۃ

کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت عایشہ رض کے حق مین کہ اونپر بہتان زنا لگا کر ایذا دی تھی چنانچہ سورۂ نور مین وہ قصہ مذکور ہی
اور بعضون نے کہا کہ ایک روز عمر رض نے ایک لونڈی بدکار کو ادب دیا اور ڈانٹا اوس لونڈی نے شکایت اپنے مالک سے کی
اوسنے حضرت عمر رض کو برا بھلا کہا یہ آیت اوسکے حق مین نازل ہوئی انتہی پس فسق بلکہ کفر صحابہ اور حضرت عایشہ رض کے برا کہنے والونکا
اس آیت سے بھی ثابت ہوا اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَقَدْ سَبَّنِيْ وَمَنْ سَبَّنِيْ فَقَدْ
سَبَّ اللّٰهَ اور ضحاک اور کلبی نے کہا کہ یہ آیت زانیون کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ راتون کو مدینے کے سر راہون پر بیٹھتے
تھے اور دست تعدی عورتون پر دراز کرتے تھے اوس وقت کہ عورتین قضاء حاجت کو نکلتین تھین پس ٹوکتے تھے عورت کو اگر
چپ ہو رہی وہ تو پیچھا کرتے تھے اوسکا اور اگر ڈانٹ دیا اوسنے اونکو باز رہتے تھے اوس سے اور نہین طلب کرتے تھے مگر
لونڈیون کو ولیکن وہ امتیاز نہین کرتے تھے آزاد اور لونڈی مین اسلیے کہ سب ایک وضع کی ہوتی تھین کہ نکلتی تھین آزاد اور
لونڈیان پیرہن اور اوڑھنی مین پس شکوہ کیا بیبیون نے اسکا اپنے خاوندون سے پس ذکر کیا یہ اونکے خاوندون نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نازل ہوئی یہ آیت وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الخ اور
منقول ہی فضیل سے کہ نہین حلال ہی تجکو یہ کہ ایذا دے تو کتّے یا سوٗر کو ناحق پس کیونکر ایذا دیتا ہی تو مومنین و مومنات کو انتہی
پھر منع کی گئین آزاد عورتین تشبہ کرنے سے ساتھ لونڈیون کے اس آیت مین يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ الخ کہ جو آگے
آتی ہی ؛ ملا معالم ؛ تنبیہ ؛ کسیکو ضرر و ایذا پونہچانے کی برائی حدیث شریف مین بھی بہت آئی
ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ یعنی جو کوئی ضرر پونہچاوے
کسیکو ضرر پونہچاتا ہی اللہ اوسکو اور جو کوئی دشمنی کرے کسی سے دشمنی کرتا ہی اللہ اوس سے اور فرمایا مَلْعُوْنٌ مَّنْ ضَارَّ
مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ یعنی لعنت کیا گیا وہ شخص کہ جسنے ضرر پونہچایا مومن کو یا مکر کیا ساتھ اوسکے اور چڑھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم منبر پر پس پکارے ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا ای گروہ اون لوگون کے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے
اور نہین پونہچا ایمان طرف دل اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے پس تحقیق جو کوئی
ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے بھائی مسلمان کا تو ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو
اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ
الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ یعنی تحقیق بڑے بیاجون کا بیاج زبان درازی ہی ۱۲ بیچ آبرو مسلمان کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
کہ جب اوپر لے گیا مجھے رب میرا یعنی شب معراج مین گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنا اور
سینے اپنے پس کہا مینے کون ہین یہ ای جبرئیل ع کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور
اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنی عیب لگاتے ہین اور گالیان دیتے ہین ؛ مشکوۃ ؛

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ
ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

ای پیغمبر کہدے اپنی بیویون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی بیویون کو کہ چھوڑ لین اوپر اپنے چادرین اپنی یہ نزدیک تر
ہی ساتھ اسکے کہ پہچانی جاوین پس اونکو ایذا نہ دی جاوے اور ہی خدا بخشنے والا مہربان یعنی عفت اونکی ظاہر ہوتا کوئی فاسق
تعرض اونسے نکرے واللہ اعلم ؛ فتح ؛ ای نبی کہدے اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹیون کو اور مسلمانون کی عورتون کو نیچے

ف جسنے برا کہا میرے اصحاب کو پس تحقیق برا کہا مجھکو اور جسنے برا کہا مجھکو پس تحقیق برا کہا اللہ کو ۱۲
ف ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پہنچا ایمان بیچ دل اونکے ... بیچ آبروریزی ... ۱۲
ق

نکالین لینے اوپر تھوڑی سی اپنی چادرین اسمین لگتا ہی کہ پہچانی پڑین تو کوئی نہ ستاوے اور ہی اللہ بخشنے والا یعنی
وس تقصیر کو کہ پہلے گذری مہربان کہ تعلیم کرتا ہی اچھے آداب ✢ **تفسیر** ✢ پہچانی پڑین کہ لونڈی نہین بی بی ہی صاحب ناموس
ا بدذات نہین نیکبخت ہی تو بدنیت لوگ اوس سے نہ اولجھین گھونگٹ اسکا نشان رکھا یہ حکم بہتری کا ہی آگے فرما دیا اللہ بخشنے والا
مہربان ہی ✢ **موضح** ✢ مراد یہ ہی کہ چادرون مین سے مونہہ پر کچھہ لٹکی رہین جسکو گھونگٹ کاڑھنا کہتے ہین یعنی نرہین بیباک
پیرہن اور اوڑھنی مین مانند لونڈی کے اور آزاد عورت کے لیے دو چادر یا زیادہ دو سے ہوتی تھین اوسکے گھر مین لیکن
وڑھتی تھین اور بات یہ تھی کہ عورتین اول اسلام مین رہتین تھین اوس وضع پر کہ جیسے جاہلیت مین رہتی تھین بیباک بے پردہ
نکلتی تھی عورت پیرہن اور اوڑھنی مین نہین فرق ہوتا تھا درمیان آزاد اور لونڈی کی اور نوجوان چھیڑتے اور ستاتے تھے
لونڈیون کو جبکہ نکلتی تھین رات کو واسطے قضائے حوائج کے درختون وغیرہ مین اور جو کہ ستاتے تھے آزاد کو تو بگمان لونڈی
کے ستاتے تھے پس حکم کی گئین آزاد عورتین یہ کہ وضع اپنی خلاف کرین لونڈیون کی وضع کے ساتھہ اوڑھنے چادرون کے
اور ڈھانکنے سرون کے اور مونہون کے تا کہ میل نکرے کوئی اونکی طرف کہا ابن عباسؓ اور ابو عبیدہ نے کہ حکم کی گئین مومنون
کی بیبیان یہ کہ ڈھانکین سر اور مونہہ اپنے ساتھہ جلابیب یعنی چادرون کے مگر ایک آنکھہ کھلی رکھین تا کہ پہچانی جاوین
کہ یہ آزاد ہین کہا انسؓ نے کہ گذری حضرت عمر بن الخطابؓ کے سامنے ایک لونڈی نقاب ڈالے ہوئے پس اوسکو درہ مارا اور
کہا ای لڑکی کیا مشابہت کرتی ہی تو آزاد عورت کے ساتھہ پھینکدے نقاب کو اور عرب مین جو عورتین سر پر کپڑا اوڑھتی ہین
چھوٹے کو تو خمار کہتے ہین کہ وہ مانند اوڑھنی کے ہوتا ہی اور اوس سے بڑے کو جلباب جسکو یہان چادر کہتے ہین ۱۲ معالم
مد تنبیہ ✢ کسیکو یہ شبہہ نہ گذرے کہ بیویان بدذاتون کی ایذا سے بچائی گئین اور لونڈیان نہ بچائی گئین اسلیے
کہ مقصود شارع کو یہ نہین ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ چونکہ بیویون کو وہ نہ ستاتے تھے فرما دیا کہ تم ایسی وضع نہ بناؤ کہ دھوکے مین
کوئی تمکو ستاوے خیر لونڈیان بیچاریان تو موذی کے چنگل مین پھنس ہی رہین ہین جو بچا سو ئی سہی اور ظاہر ایہ قصہ پہلے اوترنے
حکم پردے کے ہی ازواج مطہرات کے لیے اب آگے اس آیت سے یہ بات سمجھی گئی کہ لباس بیویون کے خوب تستر کے چاہیین
اور لونڈیون کے لیے ایسا اہتمام نہین پس یہان کی بیویان جو خوب تستر کے لباس نہین پہنتین ہندونین بن گئین ہین بلکہ
وہان کی ہندونیون سے بھی بدتر جا گو ای بیبیون خواب غفلت سے کیون ایسے لباس باریک اور بدن کھلے پہن کر اپنی
آخرت خراب کرتی ہو سوچو تو سہی اگر تمکو کوئی ہندونیون کے ساتھہ مشابہت دے تو کیسا برا مانتی ہو اور آپ اونکی مشابہ بن رہی ہو

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝

اگر باز نہ رہین گے منافق اور وہ کہ اونکے دلون مین بیماری ہی اور خبر بد اوڑانے والے مدینے مین یعنی اپنے افعال سے تو البتہ پیچھے
لگا دینگے ہم تمکو اونکے پھر نہ ہمسایہ رہینگے تیرے مدینے مین مگر تھوڑے دنون یعنی جلاوطن کیے جاوینگے لعنت کیے گئے جہان
کہ پائے جاوین قیدی پکڑے جاوین اور قتل کیا جاوے اونکو خوب قتل کرنا ✢ **فتح** ✢ کبھی باز نہ آوین منافق اور جنکے دل مین
روگ ہی اور جھوٹی خبر اوڑانے والے مدینے مین تو ہم لگا دین گے تجکو اونکے پیچھے پھر نہ رہنے پاوینگے تیرے ساتھہ اس شہر مین مگر
تھوڑے دنون پھٹکارے ہوئے جہان پائے گئے پکڑے گئے اور مارے گئے جان سے ✢ **تفسیر** ✢ روگ ہی
یعنی بدکاری کا اور روگ والے وہی زناکار ہین اور جھوٹی خبر اوڑانے والے وہ لوگ مراد ہین کہ بعد نکلنے آنحضرتؐ کے لشکر کے

علی الوطن اعظم من جمیع ما اصیبوا به عطف بثم لبعد حالہ عن حال المعطوف علیه ۱۲ ... ای لا یجاورونک الا زمانا الا قلیلا ... علی الظرف والحال ... عن الشرط لا یعمل ما بعدها فیما قبلها ۱۲ مدارک

ہماد کے لیے خبرین شکست اور قتل اونکی کی جھوٹ مدینے مین افشا کرتے پس اس سے مومن شکستہ دل ہوتے اور
لگا دینگے الخ یعنی البتہ حکم کرینگے ہم تجکو اونکے قتل کرنیکا یا مسلط کرینگے تجکو اونپر اور معنی ساری آیت کے یہ ہین کہ اگر
نہ باز آوینگے منافق اپنی عداوت اور مکر سے اور فاسق اپنی بدکاری سے اور خبر بد اوڑانے والے بری خبرون کے
اوڑانے سے تو حکم کرینگے ہم تجکو ساتھ اسکے کہ کرے تو اونسے ایسے کام کہ برا حال کرین اونکا پھر حکم کرینگے تجکو ساتھ اسکے
کہ مضطر کرے تو اونکو طرف طلب کرنے جلاوطنی کے مدینے سے اور طرف اسکے کہ نہ سکونت کرین تیرے ساتھ مدینے مین
مگر تھوڑے دنون پھر کوچ کر جاوین اور جہان پائے گئے یعنی حکم کرے گا تو اونکے حق مین کہ جہان پائے جاوین پکڑے
جاوین اور قتل کیے جاوین اور تشدید قتلوا کی دلالت کرتی ہی کثرت پر ✤ **مدارک معالم** ✤

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○

ربع ۵

مانند روش خدا کے اون لوگون مین کہ گذر گئے پہلے اس سے اور ہرگز نپاویگا تو واسطے روش خدا کے تغیر ✤ **فتح**
دستور پڑا ہوا ہی اللہ کا اون لوگون مین جو آگے ہو چکے ہین اور تو نہ دیکھیگا اللہ کی چال بدلتے ✤ **تفسیر** ✤ جو لوگ
بدنیت تھے مدینے مین عورتون کو چھیڑتے ٹوکتے جھوٹی خبرین اوڑاتے مخالفون کے زور کی اور مسلمانون کے ہیچ کی
اونکو یہ فرمایا اور توریت مین بھی تقید ہی کہ مفسدون کو اپنے بیچ سے باہر کرو ✤ **مو** ✤ دستور پڑا ہی الخ یعنی سنت
اللہ یہی ہی کہ انبیا کو واسطے قتل کرنے اور جلاوطن کرنے منافقون اور جھٹلانے والون کے حکم کرے اور انبیا کو
غالب کرے اور تو نہ دیکھیگا الخ یعنی نہین بدلتا ہی اللہ طریق اپنا بلکہ جاری رکھیگا اوسکو بدستور سابق ✤ **بحر** ✤ **مدارک**

قولہ سنۃ اللہ الخ یعنی سن اللہ فی المنافقین المنافقون الانبیاء ان یقتلوا اینما وجدوا

يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○

سوال کرتے ہین تجھسے لوگ قیامت سے کہہ سوائے اسکے نہین کہ معرفت اوسکی نزدیک خدا کے ہی اور کیا چیز معلوم کرواتی ہی تجکو
شاید کہ قیامت موجود ہووے بیچ زمانے نزدیک کے ✤ **فتح** ✤ لوگ پوچھتے ہین تجھسے قیامت کو تو کہہ اوسکی خبر ہی اللہ ہی پاس
اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی پاس ہی ہو ✤ **تفسیر** ✤ شاید یہ بھی منافقون نے ہتھہ کھنڈا پکڑا ہوگا کہ جس چیز کا جواب
نہین وہی سوال کرین بار بار اسپر یہان ذکر کر دیا ✤ **مو** ✤ مشرک سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت قائم ہونے
قیامت کے سے ازروے استعجال کے بطریق تمسخر کے اور یہود سوال کرتے تھے اونسے ازروے امتحان کے اسلیے کہ اللہ تعالی
نے پوشیدہ رکھا تھا وقت اوسکا توریت مین اور سب اپنی کتابون مین پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ جواب دین
اونکو اسطرح کہ اسکا علم خدا ہی کو ہی پھر بیان کیا اپنے رسول کے لیے کہ وہ قریب الوقوع ہی واسطے تہدید جلدی کرنے والون کے
اور واسطے ساکت کرنے امتحان کرنے والون کے ساتھ قول اپنے کے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ الخ ✤ **تنبیہ**
جیسے ان لوگون کا پوچھنا ازراہ بدذاتی کے تھا اسکے مقابلے مین بعضے مومنون کا پوچھنا فقط تحقیق حال کے لیے تھا وہ
اسمین داخل نہین جیسا کہ آیا ہی انس رض سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا ولے تجکو کیا مہیا کیا ہی
تو نے قیامت کے لیے عرض کیا اوسنے کہ کچھ نہین آمادہ کیا ہی مینے اوسکے لیے سوائے اسکے کہ مین دوست رکھتا ہون
اللہ کو اور اوسکے رسول کو فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوویگا کہ جسکو دوست رکھا تو نے کہا انس رض نے کہ پس نہین دیکھا مینے
مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے ساتھ اس بات کے
انتہی اس حدیث کی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی کہ اسمین بشارت ہی انبیا اور صلحا اور علما اور اتقیا کے دوستداروں کے لیے

کہ امید ہی کہ کل کو اونکے زمرے مین اوٹھینگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاءاللہ تعالی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذِہِ النِّعْمَۃَ ✣ **بخاری** ✣ مسلم ✣ ص ✣

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝

تحقیق خدا نے لعنت کی ہی کافرون کو اور طیار کی ہی واسطے اونکے آگ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ نہ پاوینگے کوئی دوست اور نہ مددگار ✣ **فتح** ✣ اللہ نے پھٹکار اہی منکرون کو اور رکھی ہی اونکے واسطے دہکتی آگ رہا کرین اوسمین ہمیشہ نہ پاوین کوئی حمایتی اور نہ مددگار ✣ **تفسیر** ✣ کہ عذاب ان سے باز رکھے یہ آیت رد کرتی ہی مذہب جہمیہ کو کہ وہ کہتے ہین جنت اور دوزخ فنا ہو جاوینگے یعنی جب ہمیشہ رہنا فرمایا دوزخ مین تو فنا کہان ہوگی اور لفظ سعیرا پر وقف نکر اسلیے کہ جملہ خالدین حال ہی ضمیر سے کہ لفظ لہم مین ہی ✣ **ص** ✣

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

جسدن کہ پھیرے جاوینگے مونہہ اونکے آگ مین کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمان برداری کی ہوتی اللہ کی اور فرمان برداری کی ہوتی ہمنے رسول کی ✣ **فتح** ✣ جسدن اوندھے ڈالے جاوینگے اونکے مونہہ آگ مین کہینگے کسیطرح ہمنے کہا مانا ہوتا اللہ کا اور کہا مانا ہوتا رسول کا ✣ **تفسیر** ✣ صاحب معالم نے معنی تُقَلَّبُ کے لکھے ہین اولٹ پلٹ کیے جاوینگے کہ کبھی اوندھے ہو جاوینگے اور کبھی سیدھے جسوقت کہ کھینچے جاوینگے دوزخ مین اور مدارک والے نے کہا پھیرے جاوینگے مونہہ دوزخ کی طرفون مین جیسے کہ دیکھتا ہی تو بوٹی کو پھرتے ہانڈی مین جسوقت کہ جوش مارتی ہی اور خاص ذکر کیا مونہون کو اسلیے کہ مونہہ بزرگ چیز ہی انسان کے نزدیک اوسکے بدن مین سے یا ہو مونہہ عبارت تمام انسان سے اور اوسدن آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم اطاعت کرتے اللہ اور رسول کی تو خلاصی پاتے ہم اس عذاب سے پس آرزو کرینگے اوسوقت مین کہ نہین نفع دیگی آرزو کرنی دوہرہ ؎ اچھے دن پاچھے گئے ہر سے کیا نہ ہیت ✣ اب پچھتاے کیا ہوت ہی جب چڑیان چگ گئین کھیت ✣

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝

اور کہینگے ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے فرمان برداری کی سردارون اپنے کی اور بزرگون اپنے کی پس گمراہ کیا ہمکو راہ سے ✣ **فتح** ✣ اور کہینگے ای رب ہمارے ہمنے کہا مانا اپنے سردارون کا اور اپنے بڑونکا پھر اونہون نے چوکادی ہمسے راہ ✣ **تفسیر** ✣ مراد سردارون سے سردار کافرون کے ہین کہ جنھون نے سکھایا تھا اونکو کفر اور اچھا کر دکھایا تھا کفر اونکے لیے اور بڑون سے مراد یا تو بڑی عمر والے ہین یا علما ✣ ع ✣ م ✣

رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا ۝ ع

ای پروردگار ہمارے دے اونکو دوگنا عذاب سے اور لعنت کر اونکو لعنت بڑی ✣ **فتح** ✣ ای رب ہمارے دے اونکو دوہی مار یعنی بہ نسبت عذاب غیر اونکے کے بسبب گمراہی کے اور گمراہ کرنے کے اور پھٹکار اونکو بڑی پھٹکار ✣ **تفسیر** ✣ پڑھا ہی عاصم نے لفظ کبیر کو ب سے تا کہ دلالت کرے اشد لعن پر اور بہت بڑی لعن پر کہا کلبی نے کہ معنی لعنا کبیرا کے عذابا کبیرا ہین اور اوروں نے ث سے پڑھا ہی یعنی بہت سی لعنتین کر اونپر ✣ **تنبیہ** ✣ یہان سے معلوم ہوا کہ سراسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمان برداری ہی مین ہی جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالی نے آگے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ اور فرمایا آنحضرت نے مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع باتون کی راہ بتاوین اور کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی ہوگی اور مارے افسوس کے

ص قولہ یوم ترکے متعلق ہی اذکر ای اذکر یوم تقلب وجوھھم ۱۲ مدارک
حال ہی ۱۲ مدارک
ص قولہ رسولا الف زائد ہی
ص قولہ فاضلونا السبیلا یقال ضل السبیل و اضلہ ایاہ و زیادۃ الالف لاطلاق الصوت جعلت فواصل الآی کقوافی الشعر و فائدتھا الوقف والدلالۃ علی ان الکلام قد انقطع و ان ما بعدہ مستانف ۱۲ مدارک
ص قولہ لعنا کبیرا ای لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۱۲ معالم
ص اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق پائی مطلب یا بہتر ۱۲
ص اور جسنے اطاعت کی اسکی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق پائی ہدایت
ص اور جسنے نافرمانی کی ان دونون کی پس نہین نقصان کریگا مگر اپنے نفس کو اور نہین ضرر دیگا اللہ کو کچھ ۱۲
ع ۱۰ ۸ ۵

ہاتھہ کاٹ کاٹ کھاوینگے چنانچہ مؤید ہی اسکی یہ آیت کریمہ ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع
الرسول سبیلا ○ یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ○ لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی
وکان الشیطن للانسان خذولا ○ بلکہ ہونگے اس بات مین مشابہ نصاری کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے
فرمایا ہی اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ یعنی پکڑا نصاری نے اپنے عالمون اور درویشون کو
رب سوائے اللہ کے عرض کیا عدی ابن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونھون نے پوجا تو نہین اونکو پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اطاعت کی اونھون نے اونکی پس جسنے اطاعت کی کسیکی اوس چیز مین کہ نہین اذن دیا
ساتھہ اوسکے اللہ تعالی نے پس تحقیق پوجا اوسنے اوسکو اور ٹھہرایا اوسکو رب پس اس سے صریح معلوم ہوا کہ جو مان
باپ شادی غمی وغیرہ مین کفر و شرک اور گناہ کی باتین کرین اور اولاد اونکی اتباع کرے اونکا یا پیر مرید کو ڈھولک وغیرہ پر
لگاوے اور اسمین عرفان بتاوے اونکے پیرؤون کا یہی حال ہوگا کہ جو آیت شریفہ مذکورہ مین فرمایا پس مومن کو چاہیے
کہ اللہ اور رسول کو دوست رکھے سب سے زیادہ کہ مزا ایمان کا اسی مین ہے چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین خصلتین
جسمین ہون اوسنے پایا مزا ایمان کا ایک تو یہ کہ اللہ اور رسول اوسکا محبوب تر ہو طرف اوسکے سوائے اونکے سے اور دوسری یہ
جو کسی سے محبت رکھے تو نہ دوست رکھے اوسکو مگر اللہ ہی کے لیے اور تیسری یہ کہ مکروہ رکھے کفر مین عود کرنے کو بعد اسکے کہ
چھٹایا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے کہ مکروہ رکھتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو اور واقع مین پورا ایمان تو یہی ہی کہ اللہ اور رسول کو
سب سے زیادہ دوست رکھے حتی کہ مان باپ سے اور اولاد سے بھی چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا
یہان تک کہ ہوؤن مین محبوب تر طرف اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور سب لوگون سے کہ سبکی رضا کو اللہ اور
رسول کی رضا کے آگے بالائے طاق رکھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا دستور العمل ٹھہرائے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ یعنی
چھوڑے ہین مینے تم مین دو امر ہرگز تم گمراہ نہین ہونے کے جب تک کہ مضبوط پکڑے رہوگے اونکو کہ وہ کتاب اللہ اور
سنت رسول اللہ ہی انتہی غرض کہ اللہ اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پیروی کا
طالب کہ اسکے بدلے مین جنت اور اوسکی نعمتین ملین گی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آئے ایکبار فرشتے آنحضرت کے پاس اس حال
مین کہ آپ آرام کرتے تھے اور کہا اونھون نے آپسمین کہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ایک شخص کے بلانے
والے کی ہی کہ اوس شخص نے بنایا ایک گھر اور اوسمین مہمانی طیار کی اور بھیجا بلانے والے کو لوگون کے بلانے کے لیے پس جسنے بلانے
والے کا کہا مانا داخل ہوا گھر مین اور کھایا مہمانی مین سے اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا مہمانی
مین سے پس کہا فرشتون نے کہ کھول کر بیان کرو اوسکو کہ تا سمجھین وہ اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ وہ سوتے ہین اور
بعضون نے کہا کہ آنکھہ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا اونھون نے کہ گھر جنت ہی اور بلانے والا محمد ہی پس جسنے اطاعت
کی محمد کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنے والے ہین
درمیان لوگون کے یعنی کافر و مومن کے اور عرباض بن ساریہ صحابی سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اور نصیحت کی ہمکو بلیغ کہ جاری ہوئین اوس سے آنکھین لوگون کی
اور ڈر گئے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ گویا کہ یہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہی پس وصیت کیجیے ہمکو

پس ون مین تکو اللہ سے ڈرنے کی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ غلام حبشی ہو پس تحقیق
جو شخص کہ جیوے تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا اختلاف کثیر پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاے راشدین
مہدیین کی پکڑو اوسکو اور مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے تئین نئے نکالے گئے امور سے اسلیے کہ ہر نیا نکالا گیا امر
بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی اور کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ ایک خط کھینچا ہمارے سیلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
خط مستقیم پھر فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہی پھر کئی خط کھینچے دائین اوس خط کے اور بائین اوسکے اور فرمایا کہ یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر انمین سے
شیطان ہی کہ بلاتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت ساری وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ یعنی یہ راہ
میری ہی سیدھی پس پیروی کرو تم اسکی پس بندے کو چاہیے کہ ہر ساعت و ہر لمحہ تابع رہے آنحضرت صلعم کی شریعت کا کہ
پورا مومن جبھی ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی
تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی قرآن و شریعت اور نشانی محبت کی بھی یہی پیروی ہی جو اللہ اور رسول کو دوست رکھیگا
بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضا جوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈھونڈ ڈھونڈکر آنحضرت صلعم کی سنت کی
پیروی کریگا اگرچہ تھوڑی ہی سی ہو اور بدعتون سے بھاگیگا اگرچہ صورت مین اچھی ہی ہو کیونکہ جو انوار و برکات
سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے
بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوسکی سنت سے پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے یہ حدیث
مشکوۃ مین ہی اسکی شرح مین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور سید جمال الدین رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ چنگل مارنا ساتھ سنت کے
اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ بسبب اتباع سنت کے پیدا ہوتا ہی نور اور بسبب
گرفتاری بدعت کے در آتی ہی ظلمت مثلا رعایت آداب پائخانہ اور استنجے کی بروجہ سنت کے بہتر ہی بنانے خانقاہ اور مدرسے
کے سے اسلیے کہ چلنے والا راہ حق کا بسبب رعایت آداب سنت کے ترقی کرتا ہی مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے
تنزل کرتا ہی اوس مقام قرب سے اور یہ باعث ہوتا ہی اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہی مرتبہ قساوت قلب کو کہ اوسکو
رین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذلک انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھکر لکھا ہی کہ کیا نہین دیکھتا ہی تو
کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا ہوتا ہی اور سبک جان کر ترک کرنے سے عصیان اور عقاب
ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی انمین سے
نہین لازم آتی انتہی ایسیہی کیا خوب بات کہی ہی حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے جسوقت کہ پوچھا اونسے لوگون نے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہی اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم دعا کرتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہمارے لیے پس کہا اونھون نے کہ سبب اسکا
یہ ہی کہ تمھارے دل مرگئے ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ تمنے اللہ تعالی کو پہچانا اور پھر حق اوسکا ادا کرتے نہین اور پڑھی
تمنے کتاب اللہ اور عمل کرتے نہین اوسپر اور دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکھتے ہو دوستی اوس سے کہ جو وہ کہتا ہی مان لیتے ہو
اور دعوی کیا تمنے آگ سے ڈرنے کا اور باز نآئے گناہون سے اور دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑی تمنے حدیث
و سنت اونکی اور دعوی کیا تمنے حب جنت کا اور عمل کرتے نہین اوسکے لیے اور دعوی کیا تمنے کہ موت حق ہی اور سامان درست کرتے نہین اوسکے
لیے اور مشغول ہوئے تم اورونکے عیبون مین اور چھوڑ دیے تمنے اپنے نفسون کے عیب یعنی اسکا تدارک کچھ نہین کرتے اور آپس مین لگ رہے ہین کہ فلانا
ایسا ہی اور فلانا ایسا اور کھاتے ہو تم اللہ کا رزق اور شکر نہین کرتے اللہ کا اور دفن کرتے ہو اپنے مردونکو اور عبرت کچھ نہین پکڑتے اونمین انتہی مناجات



٥١ [illegible]

٥٢ هذه صورة صحيحة للخط المستقيم مع خطوط اخرى ہے

٥٣ [illegible]

٥٤ رین یعنی زنگ اور طبع اور ختم یعنی مہر ۱۲

٥٥ دعا کرو تم مجھسے قبول کرونگا مین تمھارے لیے ۱۲

یہ دعا کرتا ہون با عجز اتم
بندگان خاص مین کیجے پسند
حب مین محبوب اپنے کے خدا
آبرو و عزت و دنیا و دین
آخری دم مین مرا ہو دستگیر
یاد مین تیرے مرا ہو ختم دم
الٰہی ہین ہون بندہ بس گنہگار
الٰہی نفس و شیطان نے ستایا
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہے
الٰہی تو غنی مین بے نوا ہون
الٰہی تو قوی اور ناتوان مین
الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار
الٰہی بخش دے اپنے کرم سے
الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا
نرکھون کچھ غرض شاہ و گدا سے
الٰہی عشق مین احمد کے رکھ چور
الٰہی سینۂ بریان عطا کر
الٰہی ہون مین جب یان سے نرالا

سنت نبوی پہ ہون ثابت قدم
مہربان ہو مین بہت ہون دردمند
جام دل لبریز کر رکھیو سدا
پاس ننگ و عار خویش و ہمقرین
جب کرے آ لشکر شیطان اسیر
نزع کے مت جاوین درد و الم
کہ بھاگا در سے تیرے دن مین سوبار
بچانا تھا جہان رستہ بتایا
الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہے
الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون
خدا اور ذرا کہان تو اور کہان مین
الٰہی کون ہی میرا مددگار
چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے
تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا
جو کچھ چاہون سو چاہون تجھسے خدا سے
ہی بیمار محبت اوسکا سعفور
الٰہی دیدۂ گریان عطا کر
تو میری گور مین کر دے اوجالا

بیت احمد مین ہو میرا شمار
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر
سنت نبوی پہ یون محکم چلون
کچھ رہے باقی نہ سنت کے سوا
دوس لعین کا دور مجھسے دام کر

اور تیرے بندون مین ہو پروردگار
نار دوزخ سے مجھے بیباک کر
جان دون مین پر آن ہاتھون سے بندو
تو کفایت ہووے اور خیر الورا
ڈوبتے کو رکھنا مولی تھام کر

مناجات دیگر بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی در بدر بھٹکا پھرا مین
الٰہی ہر طرف سے پھر پھرا کے
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا
الٰہی تو غفور اور مین گنہگار
کیا مینے جو تھا مجکو سزاوار
الٰہی کمترین بندگان جان
الٰہی مین سبھی محتاج تیرے
الٰہی نام سے دے اپنے الفت
الٰہی ترک دنیا جب کرون مین
الٰہی درد عشق مصطفی دے
الٰہی مجکو کر خاک مدینہ
الٰہی آگ سے امن و امان دے

نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین
پڑا اب تیرے در پر آ کے
نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو کریم اور مین گرفتار
تو اب وہ کر جو ہی تجکو سزاوار
الٰہی کر مری مشکل تو آسان
الٰہی بخش دے مان باپ میرے
الٰہی غیر کی صورت سے نفرت
تری ہی یاد مین آخر مرون مین
پھر اوسکے وصل کی مجکو دوا دے
لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی جنت اعلی مکان دے

مشکوۃ منہیات و غیرھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝

اے مسلمانون مت ہوؤ مانند اون لوگون کے کہ ایذا دی انھون نے موسیٰؑ کو پس پاک کیا خدا تعالی نے اوسکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور تھا موسیٰؑ نزدیک خدا کے با آبرو یعنی موسیٰ وقت غسل کے ستر کرتے تھے بنی اسرائیل کے جاہلون نے کہا آدرہی یعنی خصیے انکے پھولے ہوئے ہین ایک روز بحسب اتفاق کے پانی کے کنارے پر نہاتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدیے تھے اللہ تعالی کے حکم سے وہ پتھر روان ہوا اور موسیٰ پتھر کے پیچھے دوڑے یہان تک کہ ایک جماعت نے بنی اسرائیل مین سے اونکو ننگا دیکھا اور کہا آدرہ نہین رکھتے ہین اور آدرہ انتفاخ خصیہ کو کہتے ہین واللہ اعلم۔ **فت** اے ایمان والو تم مت ہو ویسے جنھون نے ستایا موسیٰ کو پھر بے عیب کیا اوسکو اللہ نے اونکے کہنے سے اور تھا موسیٰؑ اللہ کے ہان آبرو رکھتا۔ **تفسیر** یعنی تھے موسیٰ جاہ و قدر رکھتے اللہ کے نزدیک کہا ابن عباسؓ نے کہ تھے موسیٰ نصیبہ ور اللہ کے نزدیک نہین مانگتے تھے کچھ مگر کہ دیتا اونکو اللہ اور کہا حسن نے تھے موسیٰ مستجاب الدعوات اور بعضون نے کہا تھے محب و مقبول اور مراد یہ ہے کہ اے مومنون مت ستاؤ پیغمبر محمدؐ کو ایذا دو جیسے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو ایذا دی تھی اور اختلاف کیا ہے مفسرون نے کہ موسیٰؑ کو ایذا کیا دیتے تھے

بعضون سنے تو یہ نقل کی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰ تھے شخص باحیا چھپانے والے
اپنے بدن کو کہ نہین دکھاتے تھے اپنی جلد مین سے کچھ مارے حیا کے پس ایذا دی اونکو بعضے بنی اسرائیل نے کہ کہا نہین اتنا
چھپاتے رکھتے ہین یہ اپنے بدن کو مگر بسبب عیب کے کہ اونکی جلد مین ہی یا تو برص ہی اور یا بیضے پھولے ہوئے ہین اور یا کچھ اور آفت ہی
اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بری کرے اونکو اوس چیز سے کہ کہتے تھے وہ پس گوشے مین گئے موسیٰ ع ایک روز تنہا اور رکھے کپڑے
اپنے ایک پتھر پر پھر نہلائے پس جب فارغ ہوئے متوجہ ہوئے اپنے کپڑون کی طرف تاکہ پہنین اور پتھر بھاگا اونکے کپڑے لیکر
پس موسیٰ ع اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے یہ کہتے ہوئے ثوبی حجر ثوبی حجر یعنی میرے کپڑے دے ای پتھر
یہان تک کہ پہونچے طرف ایک جماعت کے بنی اسرائیل مین سے پس دیکھا اونھون نے اونکو کہ بھلی چنگی ہی جلد اونکی اور کچھ
علت نہین رکھتے اور ٹھہر گیا پتھر پس لیے موسیٰ ع نے کپڑے اپنے اور پہنے اور شروع کیا مارنا پتھر کو عصا سے پس قسم ہی اللہ کی
کہ بلاشبہ پتھر مین البتہ نشان پڑ گئے مارنے سے تین یا چار یا پانچ پس یہ ہی مراد اللہ کے قول سے یا ایہا الذین امنوا
لا تکونوا کالذین اذوا موسیٰ فبراہ اللہ مما قالوا الخ اور بعضون نے کہا کہ ایذا دینی اونکی موسیٰ کو یہ تھی کہ جب
ہارون ع نے تیہ مین وفات پائی تو بعضے مفسدون نے حضرت موسیٰ ع کو تہمت لگائی کہ حضرت ہارون ع کو جنگل مین لے جاکر مار آئے
تاکہ ریاست نری مین پھر اونکا جنازہ آسمان سے نظر آیا اور اونکی آواز آئی کہ مین اپنی موت سے مرا ہون پس بری کیا اونکو
اللہ نے اوس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایذا یہ تھی کہ قارون نے ایک عورت کو کچھ دینا کیا تھا کہ لوگون کے
سامنے موسیٰ ع کو تہمت زنا کی لگا کہ مجھسے کیا ہی پس اوسنے وقت بہتان لگانے کے حکم الٰہی سے برات موسیٰ ع کی ظاہر کی
اور حضرت کی ایذا دینی یہان یہ تھی کہ کہا ابو وائل نے کہ سنا مینے عبداللہ کو کہ کہا تقسیم کیا آنحضرت صلعم نے کچھ یعنی مال غنیمت
پس کہا ایک شخص نے کہ اس تقسیم مین نہین ارادہ کی گئی ہی رضامندی اللہ تعالیٰ کی پس آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ خبر دی مینے آپ کو پس غصے ہوئے آنحضرت صلعم یہان تک کہ دیکھا مینے اثر غصے کا آنحضرت صلعم کے چہرہ مبارک مین پھر فرمایا
رحم کرے اللہ موسیٰ ع کو البتہ تحقیق ایذا دیے گئے زیادہ اس سے پھر صبر کیا ✤ **معالم تنبیہ** ✤ اس سے معلوم ہوا
کہ بعضے شخص انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ایسی بے ادبی کرنے مین نجات کہتے تھے تو آپ اور کسیکی کیا حقیقت ہی اب
جو کوئی کسیکے ہاتھ یا زبان سے ایذا پاوے تو اسمین غور کرکر صبر کرے ✤ شعر ✤ قیل ان الالٰہ ذو ولد ✤ قیل ان الرسول
قد کہنا ✤ ما نجا اللہ والرسول معا ✤ من لسان الورٰی فکیف انا ✤

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا ۝ یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم
ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ۝

ای مسلمانون ڈرو تم خدا سے اور کہو بات استوار تا سنوار دے واسطے تمہارے عمل تمہارے اور بخشدے واسطے تمہارے
گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے خدا اور رسول اوسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچا بڑا ✤ **فتح** ای ایمان والو
ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور بخشے تمکو تمہارے گناہ اور جو کوئی کہے پر چلا اللہ کے
اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد ✤ **تفسیر** ✤ سدیدا کے معنی ابن عباس رض نے کہے صوابا اور قتادہ نے کہے
عدلا اور حسن نے کہے صدقا اور بعضون نے کہا مستقیما اور عکرمہ نے کہا قول سدید لا الٰہ الا اللہ ہی اور مراد منع کرنا لوگون کا
ہی اوس چیز سے کہ جرچا کیا تھا اونھون نے زینب کے مقدمے مین بغیر عدل و صواب کے اور رغبت دلانی ہی اسپر کہ راست درست کرین

وہذہ الآیۃ مقررۃ للتی قبلہا بینت تلک علی النہی عما یوذی رسول اللہ وہذہ علی الامر باتقاء اللہ فی حفظ اللسان یتزاودن علیہم النہی والامر مع اتباع النہی ما یتضمن الوعید من قصۃ موسیٰ علیہ السلام واتباع الامر الوعد البلیغ فیتقوی الصادق عن الاذی والداعی الی ... ۱۲

اپنے قول کو ہر باب مین اسلیے کہ محفوظ رکھنا زبان کا اور بات عدل کی کہنی سر ہی تمام بھلائیون کی اور سنوار دے الخ یعنی قبول کرے
نیکیان تمھاری یا توفیق دے تمکو اچھے عملون کی اور کہا مقاتل نے پاک کرے اعمال تمھارے یعنی ریا وغیرہ سے اور بخشدے الخ یعنی مٹا دے
گناہ تمھارے اور معنی یہ ہین کہ ڈرو اللہ سے اور ملاحظہ کرو اللہ کا اپنی زبانون سے محفوظ رکھنے مین اور بات کے درست کہنے مین
پس تم اگر کروگے یہ تو دیگا اللہ تمکو وہ چیز کہ غایت مطلوب ہی تمھاری کہ وہ قبول کرنا تمھاری نیکیون کا ہی اور ثواب دینا اونپر اور بخشنا
تمھارے گناہون کا اور ہر گاہ کہ معلق کیا ساتھ طاعت کے بڑی مراد پانے کو اس قول اپنے مین وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا اوسکے پیچھے لائے اس آیت کو اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ ﴿تنبیہ﴾ اس آیت
کریمہ مین اول تو حکم فرمایا تقوی کرنے کا یعنی ڈرنے کا اللہ سے کہ اوسکے ڈر سے گناہ نکرے اور جو چیزین کرنے کو فرمائین ہین اونکو بجا لاوے
تا بچے عذاب دوزخ سے اور جنت کی نعمتون کو پہونچے اور تقوی کی بہت فضیلتین آئی ہین اور بڑی فضیلت یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو البتہ کفایت کرے اونکو وہ یہ ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی جو کوئی ڈرے اللہ سے کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جگہ نجات کی اور رزق
دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی انتہی اور یہ جو فرمایا کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے اونکو مراد یہ ہی کہ اگر
تقوی کرین تو البتہ کفایت کرے اونکو طلب رزق سے اور مشقت اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کے چنانچہ منقول ہی
بعض مشائخ کا کہ ہر قوم کا حرفہ ہی اور حرفہ ہمارا التقوی اور توکل ہی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا اونھون نے
کہ اندھیریان پانچ ہین اور چراغ اونکے لیے بھی پانچ ہین محبت دنیا کی اندھیری ہی اور چراغ اوسکا تقوی ہی اور گناہ اندھیری ہی
اور چراغ اوسکا توبہ ہی اور قبر اندھیری ہی اور چراغ اوسکا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی اور آخرت اندھیری
ہی اور چراغ اوسکے لیے عمل صالح ہی اور صراط ظلمت ہی اور چراغ اوسکا یقین ہی اور پھر حکم فرمایا سیدھی بات کہنے کا کہ
جس سے گناہ نہ لازم آوے یہ بھی بڑے کام کی بات ہی اس لیے کہ اکثر گناہ کلام کرنے ہی سے لازم آتے ہین پس آدمی کو چاہیے
کہ ایسی بات نہ نکالے مونہہ سے کہ فردائے قیامت کو اوس سے ندامت اوٹھاوے حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص حاضر ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو یعنی بات تھوڑی سی ہو اور فائدہ مند بہت پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین تو پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی یعنی مانند اوس شخص کے کہ
چھوڑنے والا ہی ماسوی اللہ کو یعنی خلق کو یا مراد پچھلی نماز ہی کہ اوسکے بعد اور نماز نہو اور قاعدہ یون ہی کہ پچھلی ملاقات انسان بڑے
اشتیاق سے کرتا ہی اور نہ بول تو وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے اور قصد کر نا امیدی کا
اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی مال کی طمع نکر اور آیا ہی کہ حضرت لقمان سے کسی نے پوچھا کہ کس چیز نے پہونچایا تمکو اس مرتبے
کو کہ دیکھتے ہین ہم مراد رکھتا تھا بزرگی کہا حضرت لقمان نے کہ سچ بات نے اور ادائے امانت نے اور چھوڑنے بے فائدہ بات کے نے
اور عرض کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون آدمی افضل ہی فرمایا ہر مخموم القلب سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نے کہ
سچا زبان کا جانتے ہین ہم اوسکو پس کیا ہی مخموم القلب فرمایا کہ وہ ہی پاک متقی کہ نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم اور نہ کینہ اور نہ حسد
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین کہ جب ہووین تجھ مین پس نہین ضرر ہی تجکو دنیا کے فوت ہونے سے
محافظت امانت کی اور سچ بات اور نیک طبیعت اور پرہیزگاری لقمے مین کہ حرام نہو اور زیادہ حاجت سے نہو اور بہت نکھاوے
اور پھر فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی اوسنے بڑی مراد پائی پس اس سے معلوم ہوا کہ فلاح دارین اللہ

ورسول کی اطاعت ہی مین ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف جنت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو مینے حکم کیا ہی تمکو ساتھ اوسکے اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا مینے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل ع نے پھونکا بیچ دل میرے یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہین مریگا یہان تک کہ پورا لیلے رزق اپنا یعنی پس صبر کرے کہ بغیر رزق مقدر کے نہین مرنے کا آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو یعنی کمی زیادتی نکرو طلب رزق مین یعنی بطور شرع کے حاصل کرو اور نہ باعث ہو تمکو دیر کرنا پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہون اللہ کے یعنی اگر رزق حلال پہونچنے مین دیر ہو تو رزق حرام سے طلب کرو پس تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر بسبب طاعت اوسکی کے انتہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ خواہش نفسانی اپنی کا تابع نہو اور آرزو مین زندگانی دنیا فانیہ کی چھوڑکر ہر امر مین مطیع اللہ و رسول کا ہو اور فکر اوس گھر باقی کے سنوارنے کی کرے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت ڈرانے والی اون چیز کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر خواہش نفسانی ہی اور درازی آرزوے زندگانی کی پس اپر خواہش نفسانی روکتی ہی حق سے اور اپر درازی آرزوے زندگانی کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کیے ہوے چلی جاتی ہی اور یہ آخرت کوچ کیے ہوئے چلی آتی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر کر سکو تم یہ کہ نہو تابعدار دنیا کے سے تو پس کرو اسلیے کہ بلاشبہہ تم آج کے دن عمل کے گھر مین ہو اور نہین حساب اور تم کل کو دار آخرت مین ہوگے اور نہین عمل ہوگا وہان ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو بلاشبہہ دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکھٹی بہشت مین ہین آگاہ ہو اور تحقیق تمام برائیان اکھٹی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے خوف پر ہو یعنی خوف ہی حساب و عذاب کا اور نہ قبول ہونے بندگی کا اور جان لو کہ تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمہارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھے گا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھے گا اوسکو ۞ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف دو فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے کہ ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے یاد الٰہی سے ۞

مشکوٰۃ منہیات ۞

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ
ع ٩ ٥ ٦ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

تحقیق روبرو کیا تھا ہمنے امانت کو یعنی استعداد تکلیف کو ساتھ اوامر و نواہی کے واللہ اعلم آسمانون پر اور زمین پر اور پہاڑون پر پس قبول نکیا کہ اوٹھاوین اوسکو اور ڈرے اوس سے اور اوٹھایا اوسکو آدمی نے تحقیق وہ ہی ستمگار نادان یعنی بالفعل عدالت و علم نہین رکھتا اور قابلیت اوسکی رکھتا ہی واللہ اعلم تا ہو آخر کار وہ کہ عذاب کرے خدا تعالی منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو اور ساتھ رحمت کے رجوع کرے اللہ مسلمان مردون پر اور مسلمان عورتون پر اور ہی خدا بخشنے والا مہربان ۞ **فتح** ہمنے دکھائی امانت آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پھر سبنے قبول نکیا

کہ اوسکو اوٹھالین اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھا لیا اوسکو انسان نے یہ ہی بڑا بے ترس نادان تا عذاب کرے اللہ منافق
مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو اور معاف کرے اللہ ایماندار مردون کو اور عورتون کو اور ہی
اللہ بخشنے والا مہربان ⁂ تفسیر ⁂ مراد امانت سے طاعتین فرض ہین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون پر پیش کیا
اونکو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر بنا بر اسکے کہ وہ جب ادا کرین اونکو ثواب دے اونکو اور اگر ضائع کرین اونکو عذاب کرے
اونکو پس یہ تو قول ابن عباس کا ہی اور کہا ابن مسعود نے کہ امانت نمازین ہین اور دینا زکوۃ کا اور روزے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ
اور سچی بات اور ادا کرنا دین کا اور عدل کرنا پیمانہ اور ترازو مین اور اشد ان سب سے امانتین ہین اور کہا مجاہد نے امانت فرائض
اور حدود دین کی ہین اور کہا ابو العالیہ نے کہ امانتین وہ چیزین ہین کہ حکم کیے گئے اونکے کرنے کا اور منع کیے گئے اونکے کرنے سے
اور کہا زید بن اسلم نے وہ روزہ ہی اور غسل جنابت اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہی شرائع سے اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہ اول جو پیدا کیا اللہ نے انسان مین فرج یعنی ستر اوسکا ہی اور کہا یہ امانت ہی کہ امانت رکھی مینے تم دونون کے پاس یعنی مرد
و عورت کے پاس پس فرج امانت ہی اور کان امانت ہی اور آنکھ امانت ہی اور ہاتھ امانت ہین اور پانون امانت ہین وَلَا اِیْمَانَ
لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ یعنی جن جن چیزون کے لیے یہ اعضا پیدا کیے ہین اونھین مین صرف کرین بے محل صرف کرنا خیانت
ہی مثلاً فرج یعنی ستر کو پیدا کیا کہ عقد حلال سے اونکو کام مین لاوین جو حرام کاری یا اغلام یا چپٹی بازی کرے اوسنے خیانت کی اسی
طرح کان امانت ہین کہ اونسے ذکر اللہ اور حق باتین اور مباح ضروری سنین جو اونسے غیبت اور کہانی اور جھوٹی باتین اور
باجے گاجے وغیر ذالک گناہ کی چیزین سنے اوسنے خیانت کی اور اسی طرح اور اعضا مین سمجھ لینا چاہیے پس جسنے خیانت
کی ان امانتون مین اوسکا ایمان پورا نہین اور کہا بعضون نے کہ وہ امانتین لوگون کی ہین اور وفا کرنا عہدون کا پس حق
ہی مومن پر یہ کہ نہ دغا بازی کرے مومن سے اور نہ ذمی سے کسی چیز تھوڑی مین اور نہ بہت مین اور یہ روایت ضحاک کی ہی ابن
عباس سے فرض کی اللہ نے یہ امانت اور پیش کیا آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر یہ قول ابن عباس کا ہی اور ایک جماعت
کا تابعین مین سے اور اکثر اہل سلف سے اور فرمایا واسطے اونکے کہ کیا اوٹھاتے ہو تم اس امانت کو ساتھ اوس چیز کے کہ اسمین ہی
کہا اونھون نے اور کیا ہی اسمین فرمایا اگر نیکی کروگے جزا دیے جاؤگے اور اگر نافرمانی کروگے عذاب دیے جاؤگے کہا اونھون نے ای رب ہمارے
ہم تابعدار ہین تیرے امر کے نہین چاہتے ہم ثواب اور نہ عذاب اور کہا اونھون نے یہ از راہ خوف اور تعظیم دین خدا کے کہ اگر نہ ادا
کرسکین تو خرابی ہی نہ از راہ نافرمانی اور مخالفت کے اور تہا یہ پیش کرنا اونپر از راہ تخییر کے نہ لازم کرینگے اور اگر لازم کرتا اللہ اونپر تو
نہ باز رہتے اوسکے اوٹھانے سے کیونکہ جمادات سارے جھکنے والا اور مطیع ہین اللہ تعالی کے لیے اور سجدہ کرنے والے ہین جیسے کہ فرمایا
اللہ عز وجل نے آسمانون اور زمین کے لیے اِئْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ اور فرمایا پتھرون کے لیے
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ الخ اور کہا بعضے اہل علم نے کہ پیدا کی اللہ عز وجل نے اون مین
عقل و فہم اوس وقت کہ پیش کی اونپر امانت یہان تک کہ سمجھے وہ خطاب کو اور جواب دیا جو کچھ کہ دیا اور کہا بعضون نے کہ مراد پیش کرنے
سے آسمان و زمین پر پیش کرنا ہی اہل آسمان و زمین پر کہ پیش کیا اوسکو اونپر کہ اون مین تھی جنس ملائکہ سے اور اول صحیح تر ہی اور وہی ہی قول
علما کا اور اوس سے ڈر گئے یعنی امانت سے کہ اگر نہ ادا کرسکینگے تو لاحق ہوگا عذاب اور اوٹھا لیا اوسکو انسان نے یعنی آدم علیہ
السلام نے پس کہا اللہ تعالی نے ای آدم بلاشبہہ مینے پیش کی امانت آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر پس نہ اوٹھا سکے وہ پس کیا تو لیگا

اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی کہا آدمؑ نے اور کیا ہی اوسمین فرمایا اگر نیکی کریگا تو جزا دیا جاویگا اور اگر برائی کریگا
عذاب دیا جاویگا پس اوٹھانے لگا اوسکو آدمؑ پس کہا رکھدے تو اسکو درمیان دونون کانون اور کندھون کے فرمایا
اللہ عز وجل نے اوپر جبکہ اوٹھایا تو نے پس مدد کرونگا مین تیری اور گردانونگا تیری بینائی کے لیے پردہ جبکہ ڈریگا تو
دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ نہین حلال تیرے لیے پس ڈالا اوسپر پردہ اور فرمایا کہ گردانونگا مین تیری زبان کے لیے
دو کلے اور بند یعنی دانت و ہونٹ پس جب ڈریگا تو تو بند کردونگا زبان اور گردانونگا تیرے ستر کے لیے لباس پس
کھولنا نہین اوسکو اوس چیز پر کہ حرام کی مینے تجپر کہا مجاہد نے پس تھا عرصہ درمیان اوٹھانے امانت کے اور درمیان
نکالے جانے اونکے کے جنت سے مقدار اوس عرصے کے کہ درمیان ظہر اور عصر کے ہی اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا اونھون
نے کہ صورت دی گئی امانت مانند ایک پتھر کے ٹکڑے پڑے ہوئے کے اور بلائے گئے آسمان و زمین اور پہاڑ طرف اوسکے
پس نزدیک آئے اوسکے کہنے لگے کہ نہین طاقت رکھتے ہم اسکے اوٹھانے کی اور آئے آدمؑ بغیر بلائے ہوئے اور ہلایا اوس پتھر
کو اور عرض کیا کہ اگر حکم فرماوے تو اسکے اوٹھانے کا تو اوٹھالون اسکو پس کہا آسمان زمین نے کہ اوٹھالے پس اوٹھایا آدمؑ
نے اوسکو کمر تک پھر رکھدیا اوسکو اور فرمایا اللہ تعالی نے ٹھہرا رہ یہان اور جان لے کہ یہ امانت تیری گردن پر اور تیری ذریت کی
گردن پر رہی بعد تیرے روز قیامت تک اور ہی انسان بے ترس نادان کہا ابن عباس نے کہ ظلم کرنے والا ہی اپنے نفس پر سبب
اوٹھانے امانت کے نادان واسطے امر اللہ کے اور امانت کے کہ اوٹھائی اور کہا کلبی نے جسوقت کہ نافرمانی کی اپنے رب کی
تھا نادان نہین جانتا تھا کہ کیا ہی عذاب بیچ ترک امانت کے اور کہا زجاج وغیرہم اہل معانی مین سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یہ کہ اللہ تعالی نے امین پکڑا آدم کو اور اونکی اولاد کو ایک چیز پر اور امین پکڑا آسمانون اور زمین کو
ایک چیز پر پس امانت بنی آدم کے حق مین طاعت ہی اور ادائے فرائض اور امانت آسمانون اور زمین کے حق مین خضوع
اور فرمانبرداری ہی واسطے اوس کام کے کہ پیدا کیے گئے اوسکے لیے پس معنی فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا کے یہ ہین کہ ادا
کی اونھون نے امانت کہا جاتا ہی کلام عرب مین فُلَانٌ لَمْ يَتَحَمَّلِ الْأَمَانَةَ یعنی نہین خیانت کی امانت مین وَحَمَلَهَا
الْإِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے امانت مین کہا جاتا ہی فُلَانٌ حَمَلَ الْأَمَانَةَ یعنی گناہ کیا امانت مین بسبب
خیانت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور البتہ اوٹھاوینگے بوجھ گناہ اپنے کے إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا نقل کیا گیا
حسن سے بنا بر اس تاویل کے کہ اونھون نے کہا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ یعنی کافر و منافق نے خیانت کی امانت مین اور قول
سلف کا اوپر مذکور ہو چکا اور تاکہ عذاب کرے اللہ الخ یعنی بسبب اسکے کہ خیانت کی اونھون نے امانت مین اور توڑا عہد
اور پھیرے اللہ مومن مردونپر اور مومن عورتون پر یعنی ہدایت دے اونکو اور رحم کرے اون پر بسبب اسکے کہ ادا کی اونھون نے
امانت اور کہا ابن قتیبہ نے یعنی پیش کی ہمنے امانت تاکہ ظاہر ہو نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا پس عذاب کرے اونکو اور
ظاہر ہو ایمان مومن کا پس رجوع کرے اوسپر ساتھ رحمت اور مغفرت کے اگر ہو جاوے اوس سے تقصیر بعضی طاعات مین معالم
مراد امانت سے طاعت اللہ تعالی کی ہی اور مراد امانت کے اوٹھانے سے خیانت ہی کہا جاتا ہی کہ فلانا حامل ہی امانت کا اور متحمل ہی
اوسکا یعنی نہین ادا کرتا امانت کو طرف صاحب امانت کے تاکہ زائل ہو اوسکے ذمے سے اسلیے کہ امانت گویا کہ سوار ہی امین پر اور
وہ اوٹھانے والا ہی اوسکا اور اسی لیے کہا جاتا ہی رَكِبَتْهُ الدُّيُونُ وَلِي عَلَيْهِ حَقٌّ پس جبکہ ادا کی امانت نہین
باقی رہی سوار اوسپر اور نہ امین اوٹھانے والا اوسکا رہا یعنی ان بڑے بڑے اجرام نے کہ آسمان اور زمین اور پہاڑ ہین

امانت اس سبب سے تھی تاکہ نفاق منافق کا اور شرک مشرک کا اور ایمان مومن کا ظاہر ہو اور منافقون اور مشرکون کو عذاب کرے اور مومنون کو مغفرت ۱۲ بحر

حمل آدم ۱۲ جلالین

تابعداری کی اللہ کے حکم کی جیسے کہ لائق ہی اونکے لیے اور ہوا کرتی ہی جمادات سے کہ جو مشیت و ارادۂ الٰہی مین بات کروانی او نسے
منظور ہوتی ہی بجالاتے ہین جیسے آسمان کی گردش اور زمین مین کھیتی ہونی اور درختون کا کھڑے رہنا اور پہاڑون کا بجاے خود
قائم رہنا وغیر ذلک جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ اور خبر دی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چارپاے
سجدہ کرتے ہین اللہ کو اور فرمایا وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ اور پر انسان پس نہین ہی حال اسکا طاعت
کے بجالانے مین اور فرمان برداری کے کرنے مین اوامر الٰہی کے اور نواہی اوسکے حال آنکہ وہ حیوان عاقل ہی صالح تکلیف کا
مانند حال اس جمادات کے اوس چیز مین کہ لائق ہی اونکے قسم انقیاد وغیرہ سے اور یہی معنی ہین قول اللہ تعالیٰ کے فَاَبَيْنَ اَنْ
يَّحْمِلْنَهَا یعنی نہ خیانت کی اوس امانت مین اور ادا کیا اوسکو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا یعنی ڈرے خیانت کرنے سے اوسمین وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ یعنی خیانت کی انسان نے اوسمین اور نہ ادا کیا اوسکو اور ہی انسان ظالم یعنی بسبب ترک کرنے ادائے امانت کے
اور جہول بسبب خطا کرنے اوسکے اوس چیز سے کہ نیک کرے اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوسپر اور وہ ادائے امانت ہی کہا زجاج نے
کہ کافر اور منافق نے خیانت کی اور نہ اطاعت کی اور جسنے اطاعت کی انبیا اور مومنین مین سے پس نہین کہا جاویگا کہ ہی وہ ظلوم جہول ؕ مق

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّةٌ غَيْرَ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ اوسکے ہاتھ مین ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور اوسکے لیے ہی تعریف آخرت مین
اور وہ ہی باحکمت آگاہ ؕ ف سب خوبی اللہ کی ہی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمان مین اور زمین مین اور اوسیکی تعریف ہی آخرت مین
اور وہی ہی حکمتون والا یعنی ساتھہ تدبیر کرنے اوس چیز کے کہ آسمان اور زمین مین ہی جانتا یعنی اپنے مخلوق کو ؕ تفسیر
اس سورت کا نام ہی سورۂ سبا یہ نام اسلیے اسکا مقرر ہوا کہ اسمین قصہ مذکور ہی قوم سبا کا چنانچہ وہ قصہ بیان ہووےگا بیچ تفسیر
آیت لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ الخ کے اور یہ سورت مکی ہی اوتری ہی بعد سورۂ لقمان کے آیتین اسکی چون ہین اور کلمات اسکے آٹھہ سو
تراسی اور حروف اسکے تین ہزار پانسو بارہ اور رکوع اسکے چھہ اور اسکو بعد سورۂ احزاب کے اسلیے لکھا کہ وہ ختم ہوئی اس آیت پر
لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ اور یہ شروع ہوئی ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پر اور یہ وصف لائق ہی اوس حکم کے
اسلیے کہ ملک عام اور قدرت تامہ تقاضا کرتی ہی اسکو کہ جسکو چاہے عذاب کرے اور جسکو چاہے بخشے اور رحم کرے اوسپر
اور دوسرے یہ کہ آخر سورۂ احزاب کے ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ اور اس سورت کی دوسری آیت تمام ہوئی ہی
وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ پر اور اوسمین مذکور ہی کفار کی جماعتون کا کہ اللہ تعالیٰ نے تو اونپر ایسی نعمت نازل فرمائی کہ رسول
رحمۃ للعالمین بھیجا اور وہ ایسے ناشکر تھے کہ کچھہ اونکی قدر نجانی اور درپے ایذا رسانی اور مقابلے کے ہوئے آخر کو خراب ہوے
اور اسمین قوم سبا کا مذکور ہی کہ اونھون نے قدر اللہ تعالیٰ کی نعمتون کی نجانی آخر تباہ و برباد ہوئی ۔ اور بہت سی وجہین مناسبت
کی نکل سکتی ہین اگر غور کرے تو اب آگے مذکور ہوتی ہی تفسیر الحمد للہ الخ کی کہ جتنی تعریفین ہین یعنی جو کوئی کسی شخص کی یا کسی

چیزکی تعریف کرتا ہی وہ سب اللہ ہی کے لیے ہین کہ جسکے مالک اور مخلوق اور تصرف مین ہی جو کچھ کہ آسمانون اور زمینون مین ہی پس ہی وہ لائق اسکے کہ تعریف کیا جاوے ظاہر و پوشیدہ اور پھر عام کے بعد خاص فرمایا کہ اوسیکے لیے تعریف ہی آخرت مین یعنی جیسے کہ ہی تعریف اوسکے لیے دنیا مین اسلیے کہ نعمتین دارین مین مولی ہی کی طرف سے ہین مگر یہ کہ حمد یہان واجب ہی اسلیے کہ دنیا دار تکلیف ہی اور وہان واجب نہین واسطے نہونے تکلیف کے اور بعضون نے کہا کہ حمد آخرت مین وہ حمد کرنی اہل جنت کی ہی کہ بسبب سرور و چین اور ملنے اجر عظیم کے کرینگے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ ✥ **مِن معالم وغیرہ** ✥ دنیا مین ظاہر اور کسیکی بھی تعریف ہوتی ہی کہ وہ پردہ ہی اللہ کے فعل کا آخرت مین پردہ نہین جو ہی سو اوسکی طرف سے ✥ **مو** ✥

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ○

جانتا ہی جو کچھ کہ داخل ہوتا ہی زمین مین اور جو کچھ کہ نکلتا ہی اوسمین سے اور جو کچھ کہ اوترتا ہی آسمان سے اور جو کچھ کہ چڑھتا ہی اوسین اور وہ ہی مہربان بخشش کرنے والا ✥ **فتح** ✥ جانتا ہی جو پیٹھتا ہی زمین مین یعنی اموات اور دفائن اور پانی اور جو نکلتا ہی اوس سے یعنی روئیدگی اور کانون کی چیزین اور مردے حشر کو اور جو اوترتا ہی آسمان سے یعنی مینھہ اور طرح طرح کی برکتین اور ملائکہ اور کتابین اور جو چڑھتا ہی آسمان مین یعنی ملائکہ اور اعمال بندون کے اور دعا اور ارواح مردون کی اور وہی ہی رحم والا کہ اوتارتا ہی وہ چیز کہ محتاج ہوتے ہین اوسکے بخشتا ہی یعنی گناہ ✥ **تنبیہ** ✥ اوس پاک پروردگار کی تعریفین بیشمار ہین کچھ بمناسبت مقام کے واسطے سرور قلب کے لکھی جاتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اور فرمایا هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ **نظم**

الٰہی ترا نام کیا خوب ہی
زبان کس طرح حمد تیری کرے
ہمین بس یہی تیرا ادراک ہی
تری ذات مین منحصر ہی کمال
بڑا تو ہی ہی اور سب ہیچ ہین
تو ہی مالک الملک ہی ای کریم
وہ موتی سے بکھرے ہین اوسمین تمام
ترا حسن جب نور افشان ہوا
کہین لعل و یاقوت یا یا خطاب

کہ ہر جان کو وہی مرغوب ہی
کہ ہی تو تو ادراک سے بھی پرے
کہ بیشک تو ہر عیب سے پاک ہی
تجھی مین ہی شان جلال و جمال
خیالات کے سارے وہ پیچ ہین
کہ ہی ذات تیری جواد و حکیم
کہ حیران ہو ہو کے سب خاص و عام
بساط زمین اوس سے افشان ہوا
یہ سب ذرہ ہین اور تو آفتاب

اوسی سے ہی ہر دل کو آرام و چین
بڑائی تری مین بیان کیا کرون
ترے جود کے بحر کا ای ودود
بڑائی کا تو ہی سزاوار ہی
تو ہی خالق ہر مکان و مکین
جھروکے جو لٹکتے ہین اوسمین نظر
تعجب سے کہتے ہین چھوٹے بڑے
کہین لالہ و گل ہوا اوسکا نام

وہی سب کانون کا ہی زیب و زین
کہ یان تو بڑے لوگ ہین سرنگون
حباب مشبک ہی چرخ کبود
کہ ہر چیز کا تو ہی مختار ہی
تو ہی بادشاہ زمان و زمین
ترا نور اون سب مین ہی جلوہ گر
حباب سیہ مین ہین موتی جڑے
کہین حجر و مرجان ہی وہ لاکلام

آب آگے اپنی تعریفین بیان فرماکر گویا بیان فرماتے ہین کہ باوجودیکہ ہم ایسی ایسی صفتین رکھتے ہین اور پھر ہمکو منکر لوگ عاجز جانتے ہین قیامت جیسے کے برپا کرنے سے ✥

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْبَرُ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

اور کہا کافرون نے نہیں آتی ہم کو قیامت کہہ ہان قسم پروردگار میرے کی البتہ آوے گی تمھارے پاس آپیا پروردگار کہ جاننے والا پوشیدہ کا ہی غائب نہیں ہوتے اوس سے ہم وزن ذرے کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہیں چھوٹا اوس سے اور نہ بڑا مگر کتاب ہی کتاب ظاہر مین تا جزا دے اونکو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے یہ جماعت واسطے انکے ہی بخشش اور روزی گرامی ✤ **فتح** اور کہنے لگے منکر یعنی قیامت کے نہ آویگی ہمپر وہ گھڑی یعنی قیامت تو کہہ کیون نہیں قسم ہی میرے رب کی البتہ آویگی تمپر جیسے جاننے والے کی غائب نہیں ہو سکتا اوس سے کچھ ذرہ بھر آسمانون مین اور نہ زمین مین اور کوئی چیز نہیں ذرہ سے چھوٹی اور نہ اوس سے بڑی جو نہیں ہے کھلی کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین قیامت اس واسطے آنی ضرور ہی تا بدلا دیوے اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ جو ہین اونکو ہی معافی اور روزی عزت کی یعنی جنت ✤ **مو ✤ تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کرتے ہین وہ جزا نیک اور روزی عزت کی پاوینگے اور مغفرت ہوگی اونکو پس سبکو چاہیے کہ اپنے مولی کی طاعت مین ہر دم مشغول رہین اور دنیا کی فکرون سے نچنت ہون اور گناہون سے بچین اور توشہ راہ آخرت کا طیار کرین منقول ہی حضرت علی سے کہ لازم کرو اپنے پر پانچ خصلتین کہ عمل کرو اوپر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجت اپنی کے طرف اوسکے اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور لو توشہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے بقدر اوس مدت کے کہ ارادہ رکھتے ہو ٹھہرنے کا اوسمین **منبہات** ✤

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○

اور اونھون نے کہ سعی کی بیچ رد آیات ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ جماعت اونکے لیے ہی عذاب عقوبت درد دینے والے سے ✤ **فتح** اور جو لوگ دوڑے ہماری آیتون کے ہرانے کو اونکو بلا کی مار ہی دکھ والی ✤ **مو ✤ تفسیر** مدارک مین اس آیت کے معنی یون لکھے ہین اور اون لوگون نے کوشش کی بیچ رد قرآن کے گمان اسکے کہ بھاگ جاوینگے ہمسے یہ لوگ اونکے لیے عذاب درد دینے والا ہمسے عذاب مین بری

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○

اور دیکھتے ہین یعنی جانتے ہین وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم اوس چیز کو کہ اوتاری گئی تیرے پروردگار کی جانب سے یعنی قرآن راست اور راہ بتلانے والی طرف راہ خدا غالب تعریف کیے گئے کے ✤ **فتح** ✤ اور دیکھ لین جنکو ملی ہی سمجھ کہ جو اوترا تیرے رب سے وہی ٹھیک ہی اور سجھاتا ہی راہ اوس زبردست خوبیون والے کی ✤ **تفسیر** ✤ یعنی اسواسطے قیامت آتی ہی کہ جنکو یقین تھا وہ آنکھون سے دیکھ لین ✤ **مو** ✤ وہ لوگ کہ دیا گیا ہی اونکو علم یعنی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کہ بعد اونکے آئے ہین آنحضرت کی امت مین سے یا علما اہل کتاب کے کہ جو مسلمان ہوئے مانند عبد اللہ بن سلام اور کعب احبار کے اور راہ سے مراد دین خدا ہی ✤ **مد**

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○

اور کہا کافرون نے یعنی قریش نے آپسمین کیا راہ بتاوین ہم تمکو اوپر اوس شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو جب پارہ پارہ کیے جاؤگے تم نہایت پارہ پارہ ہونا تحقیق تم بیچ پیدایش نئی کے ہوگے ✤ **فتح** ✤ اور کہنے لگے منکر ہم بتاوین تمکو ایک مرد کہ تمکو خبر دیتا ہی جب تم پھٹ کر ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے تمکو پھر نیا بنا ہے ✤ **مو ✤ تفسیر** ✤ یعنی کفار آپسمین کہتے تھے کہ ایک مرد یعنی محمد بعث کے بعد فانی ہونے کی خبر دیتے ہین ✤ **مد**

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○

کیا باندھ لیا ہی اوسنے اوپر خدا کے جھوٹ یا اوسکو جنون ہی بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے بیچ عذاب کے ہونگے اور بیچ گمراہی دور کے ہین ۞ منفعت ۞ کیا بنالیا ہی اللہ پر جھوٹ یا اوسکو سودا ہی کوئی نہین پر جو یقین نہین رکھتے آخرت کا آفت مین ہین اور صریح غلطی مین ۞ مو ۞ تفسیر ۞ پہلا قول کافرون کا تھا کہ وہ کہتے تھے کیا اسنے جھوٹ کہا یا اسکو جنون ہی اللہ تعالی نے اونکے قول کو رد فرمایا ساتھ کلام پاک اپنے کے بل الذین الخ یعنی محمد نے جھوٹ نہین بنایا اور نہ اوسکو جنون ہی کچھ بھی وہ پیغمبر ان دونون سے بری ہی بلکہ یہ کہنے والے منکر بعث کے پڑے ہین عذاب دوزخ مین اور اس چیز مین کہ باعث ہی عذاب کی یعنی گمراہی حق سے اور وہ غافل ہین اس سے اور یہ برلے جنونون کا جنون ہی اور گردانا گیا واقع ہونا اونکا عذاب مین قریب واقع ہونے اونکے کے گمراہی مین گویا کہ یہ دونون ہین ایک وقت مین اسلیے کہ ہر گاہ کہ تھا عذاب لوازم گمراہی سے گردانے گئے وہ دونون گویا کہ پاس پاس ہین ۞ صل ۞

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ ع

کیا نہ دیکھا انھون نے طرف اوس چیز کے کہ آگے انکے اور جو پیچھے انکے ہی آسمان اور زمین سے اگر چاہین ہم دھنسا دین انکو زمین مین یا ڈالین ہم انپر ایک ٹکڑا آسمان سے تحقیق بیچ اس کام کے البتہ نشانی ہی واسطے ہر بندے رجوع کرنے والے کے ۞ فتح ۞ کیا دیکھتے نہین جو کچھ انکے آگے ہی اور پیچھے ہی آسمان اور زمین سے اگر ہم چاہین دھنسا دین اونکو زمین مین یا گرا دین اونپر ٹکڑا آسمان سے اسمین پتا ہی ہر بندے کو جو رجوع رکھتا ہی ۞ مو ۞ تفسیر ۞ یعنی کیا یہ اندھے ہین کہ نہین دیکھتے طرف آسمان و زمین کے کہ کس طرح اونھون نے انکو گھیر رکھا ہی نہین نکل سکتے اونکے کنارون مین سے اور اللہ کی بادشاہت سے اور نہین ڈرتے اس سے کہ اللہ دھنسا دے اونکو یا گرا دے اونپر ٹکڑا آسمان کا بسبب جھٹلانے اونکے کے آیتون کو اور بسبب کفر اونکے کے ساتھ رسول کے اور شریعت کے جیسے کہ معاملہ کیا ساتھ قارون کے اور ایکہ والون یعنی امت شعیب علیہ السلام کے تحقیق اس دیکھنے مین طرف آسمان و زمین کے اور فکر کرنے مین بیچ انکے اور قدرت اللہ کے کہ دلالت کرتے ہین یہ دونون اوسپر البتہ آیت ہی یعنی دلالت ہی واسطے ہر بندے کے کہ رجوع رکھتا ہی اپنے دل سے اپنے رب کی طرف اور مطیع ہی اوسکا اسلیے کہ رجوع رکھنے والا اپنے دل سے جب نظر کرتا ہی اللہ تعالی کی نشانیون پر سمجھتا ہی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر بعث پر اور عذاب اوس شخص پر کہ انکار کرتا ہی بعث کا وغیر ذلک ۞ صل ۞

تنبیہ ۞ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون کے دیکھنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہی چنانچہ منقول ہی جمہور علما سے کہ فکر کرنی پانچ وجہون پر ہی اول تو فکر کرنی اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان و زمین وغیرہ ہین پیدا ہوتی ہی اوس سے توحید و یقین اور دوسری فکر کرنی اللہ تعالی کی نعمتون مین پیدا ہوتی ہی اوس سے محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالی کے وعدے مین پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی نیک کامون کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالی کی وعید یعنی ڈرانے مین پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ تقصیر نفس کے طاعت سے باوجود احسان الہی کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا ۞ منتہیات ۞ اور چونکہ اس آیت مین ذکر ہوا اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والے بندون کا اسپر آگے قصہ بیان فرمایا دو کامل رجوع کرنے والے بندون کا کہ وہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام ہین ۞

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اور تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنے پاس سے بزرگی کہا ہمنے اے پہاڑون بزرگ پڑھو تسبیح کو ہمراہ اوسکے اور مسخر اوسکا کیا ہمنے پرندون کو

ر ۲
کہا ہمنے کہ بزرگ پڑھو ۔ احاطے مین ہین ۱۲
ط قولہ یا جبال بدل
من فضلا او من آتینا بتقدیر قولنا یا جبال اوقلنا یا جبال ۱۲ صل
ع ۹
ط قولہ والطیر عطف على محل الجبال ونصب بالنصب والطیر عطف على لفظ الجبال وفی ہذا النظم من الفخامۃ التی لا تخفی ۱۲
جعلت الجبال بمنزلۃ العقلاء الذین اذا امرہم اطاعوا واذا دعاہم اجابوا اشعارا بانہ ما من حیوان وجماد الا ہو منقاد لمشیتہ ولو قال آتینا داؤد منا فضلا تاویب الجبال معہ والطیر لم یکن فیہ ہذہ الفخامۃ ۱۲ صل

اور نرم کیا ہمنے اوسکے لیے لوہے کو فرمایا ہمنے کہ بنا زرہین کشادہ اور اندازہ نگاہ دار کڑیان پرونے مین ایک حلقے کے دوسرے مین اور
اے داؤد و اولاد داؤد کے گھر والون کرو کام شایستہ یعنی خالص لائق قبولیت کے تحقیق مین ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہون یعنی پس جزا دونگا تمکو اوسپر **تفسیر** اور بیشک دی ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے بڑائی اے پہاڑو رجوع سے پڑھو اوسکے ساتھ
اور اوڑتے جانور اور نرم کردیا ہمنے اوسکے آگے لوہا کہ بنا کشادہ زرہین اور انداز رکھ جوڑنے کڑیان اور کرو تم سب کام بھلا مین
جو کرتے ہو دیکھتا ہون **تفسیر** حضرت داؤد جو تھے دن جنگل مین نکلتے اپنے گناہون پر روتے اور زبور پڑھتے خوش آوازی
اوسکے اثر سے پہاڑ بھی ساتھ پڑھتے اور روتے اور جانور پاس آبیٹھکر اوسی طرح آواز کرتے اوس مجلس مین لوگون کے بہت جنازے
نکلتے اور کڑیون کی زرہ پہلے اونہین سے نکلی کہ کشادہ ہے **فضل** مراد بزرگی سے نبوت ہے اور زبور یا بادشاہت اور
بعضون نے کہا تمام وہ چیزین کہ دیے گئے تھے یعنی نرم ہونا لوہے کا اونکے ہاتھ مین اور خوش آوازی جیسے کہ مشہور ہے کہ اونکی خوش آوازی
سے وحوش و طیور جمع ہوتے اور مست ہوتے اور سوائے انکے جو بزرگی کی باتون کہ خاص کیے گئے تھے وہ مراد ہین اور اَوِّبِی
مادہ سے ہے یعنی خوش الحانی سے پڑھو ساتھ اوسکے تسبیح اور معنی تسبیح کرنے پہاڑون کے یہ ہین کہ اللہ تعالی پیدا کرتا تھا پہاڑون
مین تسبیح پس سنی جاتی تھی تسبیح اونسے جیسے کہ آدمی تسبیح کرنے والے سے سنی جاتی ہے یہ معجزہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کا جیسے کہ ہمارے
نبی کے ہاتھ مین سنگریزون نے تسبیح کی اور بعضون کے نزدیک معنی اَوِّبِی کے ہین سیر کرو اور یہ بھی معجزہ تھا داؤدؑ کا کہ جب چلتے پہاڑ
اونکے ساتھ چلتے اور جانورون کا مسخر ہونا بھی یہی ہے کہ اونکے ساتھ ذکر الٰہی مین موافقت کرتے اور نرم کیا ہمنے الخ کہا ہے مفسرون نے
کہ لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین مانند موم اور گوندھے ہوئے آٹے کے ہوجاتا تھا جو کچھ چاہتے اوس سے بناتے بغیر
آگ اور ہتوڑی کے اور ہر روز ایک زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے دو ہزار خیرات دیتے اور ساتھ دو ہزار کے نفقہ اپنا اور
اپنے عیال کا کرتے اور اونکی وفات کے بعد ہزار زرہین اونکے خزانے مین تھین اور روایت کیا گیا ہے کہ عادت حضرت داؤدؑ کی
یہ تھی بعد بادشاہ ہونے کے بنی اسرائیل پر کہ بھیس بدل کر نکلتے اور انجان لوگون سے پوچھتے کہ تمھارا والی داؤد کیسا شخص ہے سب
تعریف اونکی کرتے ایک روز ایک فرشتہ بحکم الٰہی سے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤدؑ سے ملا داؤدؑ نے بحسب اپنی عادت کے اوس سے
بھی پوچھا اوس فرشتے نے کہا کہ داؤدؑ اچھا شخص ہے اگر ایک خصلت اوسمین نہوتی داؤدؑ نے پوچھا کہ وہ کونسی خصلت ہے اوسنے کہا
کہ وہ اور عیال اوسکے بیت المال سے کہاتے ہین پس داؤد علیہ السلام نے خدا تعالی سے درخواست کی کہ کونسا پیشہ اختیار کرون
حکم ہوا کہ زرہ بنایا کر اور لوہا اونکے ہاتھ مین موم کردیا **ملخص** **تنبیہ** انوار التنزیل اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ حضرت داؤدؑ نو پشت سے یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ انکے بحسب ایک قول کے تیرہ فرزند رکھتے تھے
سب مین چھوٹے حضرت داؤد تھے اور بدن مین بہ نسبت اور بھائیون کے دُبلے پتلے تھے اور بموجب اشارے باپ اپنے کے
فلاخن یعنی گوپیا اور توبڑہ پتھرون کا اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکھتے تھے اور بکریان چرایا کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک دن
اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا پتھر فلاخن کا جس چیز پر پہونچتا ہے گرا دیتا ہے اُنھون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی
تجکو حاکم قلعون کا کریگا پھر اونھون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مینے دیکھا کہ فلانے جنگل مین شیر میرا تابع ہوا اور اوسپر مینے سوار ہو
اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری تابعداری کی انکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذو المنن ایک مرد عالی رتبہ کو تیرا مسخر کریگا پھر ایک دن
اپنے باپ سے آکر کہا کہ جب پہاڑون کی سیر مین مین تسبیح کرتا ہون تو سب پہاڑ میرے ساتھ تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا کہ تجکو
بشارت ہو کہ بخشندہ بے منت خیر و کرامت تجکو عطا فرماویگا مؤرخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا تو حضرت شموئیل

وحی پونچی کہ قاتل جالوت ایشا کے فرزندون مین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہی اوسکے سر پر توڑ یگا وہ جوش
کہا کر مانند تاج کے اوس نیکبخت کے سر پر کھڑا ہو جائیگا اور فلانی زرہ اوسکے قد پر پوری آویگی نہ دراز ہوگی اور نہ کوتاہ حضرت اشمویل
نے گھر جاکر ایشا کے فرزندون کو بلایا اونھون نے بارہ فرزندون کو اشمویل ؑ کے پاس بھیجدیا لکھا ہی کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت
او خوبصورت اور قوی ہیکل اور زبردست تھے اور ایکسان مین سے بملاحت رخسار اور طول قد اور فربہی سب بھائیون مین امتیاز
رکھتا تھا اشمویل ؑ نے جاناکہ اغلب ہی کہ قاتل جالوت یہی جوان ہوگا متوجہ امتحان ہوئے اور استعمال روغن اور زرہ کا کیا مگر کچھہ
علامت و اثر اوسکا ظاہر نہوا اوسوقت خطاب الٰہی نازل ہوا کہ تو اختیار کرتا ہی آدمیون کو حسن و جمال پر اور مین اختیار کرتا ہون
طہارت قلوب پر حضرت اشمویل ؑ نے مناجات کی کہ یارب مینے بموجب حکم کے ایشا کے فرزندون کی آزمایش کی وہ شخص موعود انمین
نہ پایا وحی آئی کہ اوسکا ایک فرزند اور ہی کہ لائق اس امر خطیر کے ہی حضرت اشمویل ؑ نے ایشا سے کہا کہ اپنے اور فرزند کو حاضر کر جواب
دیا کہ میرا اور فرزند نہین ہی کہا حضرت عالم الغیب و الشہادہ نے خبر دی ہی کہ تیرا فرزند اور بھی ہی ایشا نے کہا کہ ایک بیٹا چھوٹا
اور ہی کہ بنا بر کوتاہی قد اور کبودگی آنکھہ اور نحافت جسم اور عدم جمال ظاہری کے اوسکو مجمع عام مین نہین لایا اب وہ فلانی جگہہ
بکریان چرانے مین مشغول ہی اشمویل ؑ جب اوس جنگل مین پونہچے دیکھا کہ وہان شدت سے پانی جاری ہی اور حضرت داؤد ؑ ہر نوبت دو دو بکریان
اوٹھا اوٹھا کر پانی سے اوتار رہے ہین شمویل ؑ نے بنور نبوت جانا کہ مظہر موعود یہی ہی اونکے پاس جاکر سلام کیا اور سینگ کو
اونکے سر پر رکھا چنانچہ روغن اوس سے ٹپک کر مانند تاج کے اونکے سر پر کھڑا ہوا اور وہ زرہ اونکے قد پر درست آئی بعد ازان اشمویل ؑ
نے کچھہ عجائبات انسے پوچھے اور انھون نے بیان کیے اور پھر لشکر طالوت مین آئے اور جالوت کو مارا اور طالوت نے اپنی بیٹی انسے
بیاہ دی پھر بعد مرنے طالوت کے یہ بادشاہ ہوئے اور عدل و انصاف کرتے رہے اور نبی ہوئے سارا قصہ انکا طویل ہی عجائب القصص
وغیرہ تواریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور عمر انکی ستر برس کی ہوئی اور بعد انکے حضرت سلیمان ؑ بیٹے انکے قائم مقام انکے ہوئے عجائب القصص ✣

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۗ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۗ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان ؑ کے ہوا کو سیر اول روز اوسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور سیر آخر روز اوسکی بھی ایک مہینے کی راہ
تھی اور بہایا ہمنے اوسکے لیے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے جنون مین سے اونکو کہ کام کرتے تھے آگے اوسکے
ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے اور کہا ہمنے جو کہ کجروی کرے جنون مین سے ہمارے حکم کی چکھاوین اوسکو کچھہ عذاب دوزخ مین سے ✣ فائدہ ✣
اور سلیمان ؑ کے آگے با اوصبح کی منزل اوسکی ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینا اور بہا دیا ہمنے اوسکے واسطے چشمہ گلے
تانبے کا اور جنون سے جو کتنے لوگ محنت کرتے تھے اوسکے سامنے اوسکے رب کے حکم سے اور جو کوئی پھرے اونمین ہمارے حکم سے
چکھاوین ہم اوسکو آگ کی مار ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ یعنی ہوا اول روز مین مہینے بھر کی راہ پر پونہچاتی تھی سلیمان ؑ کو اور
آخر روز مین بھی مہینے بھر کی راہ پر اول روز مین چلتے تھے حضرت سلیمان ؑ دمشق سے اور قیلولہ کرتے تھے اصطخر مین کہ نام ایک موضع
کا ہی فارس مین اور ان دونون کے درمیان مین مسافت ایک مہینے کی ہی اور اخیر روز مین چلتے تھے اصطخر سے اور رات کو جا رہتے
تھے کابل مین اور مسافت ان دونون مین بھی ایک مہینے کی ہی تیز رو سوار کی چال سے اور بعضون نے کہا کہ صبح کا کھانا رے مین
کھاتے تھے اور شام کا کھانا سمرقند مین اور چشمے سے مراد ہی کان پس تانبا بہتا تھا اوسمین سے تین دن ہر مہینے مین جیسے کہ
بہتا ہی پانی اور اوس سے لوگ منتفع ہوتے تھے اور تھا یہ زمین یمن مین اور جو کہ کجروی کرے یعنی عدول کرے ہمارے حکم سے کہ

حکم دیا تھا ہمنے سلیمان کی فرمان برداری کرنیکا آور عذاب دوزخ مین سے یعنی آخرت مین اور بعضون نے کہا دنیا مین اور وہ
یہ تھا کہ اللہ تعالی نے متعین کیا تھا ایک فرشتہ کوڑا آگ کا لیے ہوئے کہ وہ سلیمان ع کے ساتھ رہتا تھا پس جو کوئی عدول حکمی کرتا
سلیمان ع کی مارتا وہ اوسکو ایک کوڑا کہ جلا دیتا اوسکو ۝ ف

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ
دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝

بناتے تھے جن واسطے سلیمان ع کے جو کچھ چاہتا قلعون سے اور صورتون سے اور لگنون سے بقدر حوضون کے اور دیگین
اپنی جگہہ دھری رہنے والی کہا ہمنے عمل مین لاؤ ای لوگون داؤد کے شکر خدا کا اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر گزار ہونیوالے ف
بناتے اوسکے واسطے جو چاہتا قلعے اور تصویرین اور لگن جیسے تالاب اور دیگین چولھون پر جمی کام کرو داؤد کے گھر والون حق
مان کر اور تھوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے ۝ تفسیر ۝ مراد محاریب سے مسجدین ہین اور قلعے اونچے اونچے
کہ دیوون نے سلیمان ع کے لیے بنائے تھے مانند قلعۂ بیتون اور صرواح وغیرہ کے کہ یمن مین تھے کثرت سے عجیب عجیب پہاڑون کے
ترشے ہوئے اور مسجدین جو بنائی تھین اون مین سے ایک مسجد بیت المقدس تھی شروع کیا بنانا اوسکا حضرت داؤد علیہ السلام نے
اور برابر قد مرد کے بلند کیا تھا کہ وحی بھیجی خدا تعالی نے کہ اتمام اس مسجد کا تمھارے ہاتھ پر مقدر نہین ہی لیکن تمھارا بیٹا سلیمان ع ان
نام اسکو تمام کریگا اور جب حضرت داؤد ع نے وفات پائی حضرت سلیمان ع اونکی جگہہ خلیفہ ہوئے پس چاہا تمام کرنا بناے بیت المقدس
کا اور جن اور شیاطین کو جمع کر کر ہر فرقے کو ایک ایک کام پر متعین کیا جن اور شیاطین نے سنگ مرمر اور بلور کانون مین سے
لاکر شہر بنایا اور بارہ محلے اوسمین بنائے اور سلیمان ع نے ایک ایک قبیلے کو ایک ایک محلے مین اوتارا اور بعد فارغ ہونے کے
شہر کے بنانے سے بنا بیت المقدس کا شروع کیا شیاطین نے بموجب حکم سلیمان ع کے فرقہ فرقہ ہو کر سونا اور چاندی اور یاقوت اور
موتی اور جواہر اور پتھر اور مشک و عنبر و تمام خوشبوئیان کانون اور دریا اور اونکی جگھون مین سے اسقدر لاکر جمع کیا کہ اسکی
مقدار اور شمار اونکی اور مسجد بنائی ساتھ سنگ مرمر اور زرد اور سبز پتھرون کے اور ستون اوسکے بلور کے اور چھت اوسکی
ساتھ تختیون جواہر بیش قیمت کے اور جڑے اوسکی چھت اور دیوارون پر موتی اور یاقوت اور تمام جواہر اور بچھائین اوسکی
زمین مین تختیان فیروزے کی پس نہین تھا زمین مین کوئی مکان روشن تر اور پاکیزہ تر اوس مسجد سے یہان تک کہ اندھیری رات
مین مانند چودھوین رات کے چاند کے چمکتے تھے اور جس روز بن چکی اوس دن عید کی اور علمای بنی اسرائیل کو اوسمین جمع کیا اور
اعلام کیا اونکو کہ مینے بنائی ہی یہ واسطے اللہ تعالی کے اور بلا شبہہ اسمین ہر چیز خالص اللہ تعالی ہی کے لیے ہی اور روایت کیا گیا
ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب فارغ ہوئے سلیمان ع بیت المقدس کے بنانے سے
سوال کین اپنے رب سے تین چیزین پس دین اونکو دو چیزین اور مین امید رکھتا ہون یہ کہ دی ہوا اونکو تیسری چیز سوال کیا اونھون
نے اللہ تعالی سے حکم کہ موافق حکم خدا کے ہو پس دیا اونکو یہ اور سوال کیا اوس سے ملک کہ نہ سزاوار ہو کسیکے لیے بعد اونکے پس
دیا اونکو اور سوال کیا اوس سے یہ کہ جو کوئی اس مسجد مین آکر دو رکعت نماز کی پڑھے پاک ہو گناہون سے مانند روز پیدا ہونے کے
مان کے پیٹ سے پس مین امید رکھتا ہون یہ کہ دیا ہوا اونکو یہ اور وہی بنا سلیمان ع کی رہی تا وقتیکہ بخت نصر شام پر مسلط ہوا
اور بیت المقدس اور اوسکے شہر کو خراب کیا اور سونا او چاندی اور جواہر اور موتی اور یاقوت سب اپنی زمین سلطنت مین کہ عراق مین
تھی لے گیا اور تصویرون سے مراد ہین مورتین کہ بناتے تھے جنات اونکے لیے تانبے اور پیتل اور سیسے اور سنگ سفید کی اور صورتین

ف یعنی ایک شہر تمام بنایا اونکے سونے چاندی اور ایک جانب بنانے بیت المقدس اور مسجد بنائی جاہیے ۱۲

بناتے تھے درندون اور جانورون کی اور بعضون نے کہا کہ بناتے تھے صورتین ملائکہ اور انبیا اور صالحین کی مسجدون مین تاکہ لوگ
دیکھکر عبادت زیادہ کرین اور عین المعانی مین کہا ہی کہ صورتین لوہے کی بصورت آدمی کے تھین حق تعالی بوقت جنگ دشمنون کے اوپر
اونمین پھونکتا تھا اور وہ لڑائی مین مدد کرتی تھین انتہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جنّون نے بنائے تھے اونکے لیے دو شیر اسفل کرسی
اونکی مین اور دو گرگس اوپر اوسکے پس جب ارادہ کرتے تھے چڑھنے کا کرسی پر پھیلا دیتے تھے شیر اونکے لیے دونون ہاتھ اپنا اور جب بیٹھتے تھے
سایہ کرتے تھے اونپر گرگس اپنے پرون کا اور تھی تصویر بنانی مباح اوسوقت مین جیسے کہ حضرت عیسیٰ مٹی کی صورت بناکر روح پھونکتے
تھے پس ہوجاتے تھے وہ پرندہ حکم الٰہی سے اور ہماری شریعت مین بنانا تصویر کا حرام ہی اور لفظ جفان جمع جفنہ کی ہی بمعنی پیالے کے اور
جواب جو کالجواب مین ہی جمع ہی جابیۃ کی بمعنی بڑے حوض کے کہتے ہین کہ ایک پیالے پر ہزار آدمی بیٹھکر کھانا کھاتے تھے اور دیگین
بہت بڑی بڑی تھین جو چولھون ہی پر رکھی رہتی تھین اوتر نہ سکتی تھین بسبب بڑاپے کے اور سیڑھیان لگاکر اونکے مونہون تک پہونچتے تھے
اور بارانؐ ہزار ببرچی تھے کہ اونمین کھانا پکایا کرتے تھے اور اب تک بھی بعضی اونمین کی شام مین موجود ہین اور آل داؤد سے بعضون نے
توکہا مراد خود داؤد علیہ السلام ہین اور بعضون نے کہا مراد داؤد اور سلیمان ع اور گھر والے اونکے ہین اور معنی اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا کے
یہ ہین کہ ای آل داؤد طاعت کرو میری واسطے شکر کے ان نعمتون میری کے اور فضیل رحمہ سے یہ معنی لسکے منقول ہین اِحۡمَدُوۡا اَهۡلَ الۡبَلَاۤءِ
وَسَلُوۡا رَبَّکُمُ الۡعَافِیَةَ اور پوچھے گئے جنید رحمۃ شکر سے پس کہا انھون نے بَذۡلُ الۡمَجۡهُوۡدِ بَیۡنَ یَدَیِ الۡمَعۡبُوۡدِ اور شکور
کے معنی ہین بہت شکر ادا کرنیوالا کہ خرچ کرے طاقت اپنی ادای شکر مین کہ دل بھی مشغول ہو ادای شکر مین باعتبار حاصل ہونے اعتقاد صحیح کے
اور پاک ہونے کے برے اخلاقون سے مانند حسد و کینہ وغیرہ کے اور زبان بھی مشغول ہو ادای شکر مین اور اعضا بھی مشغول ہون اور ابن عباس
سے ہی کہ شکور وہ ہی کہ شکر کرے اوپر تمام احوال اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ شکور وہ ہی کہ شکر پر شکر کرے یا وہ ہی کہ عاجز جانے اپنے کو
ادای شکر سے منقول ہی فضیل سے کہ کہا داؤد ع نے ای رب میرے کیونکر شکر کرون مین تیرا حال آنکہ شکر کرنا نعمت ہی تجھسے فرمایا اب
شکر کیا تونے میرا جبکہ جانا تونے کہ شکر نعمت ہی مجھسے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے لوگون کے آگے منبر پر
اور پڑھی یہ آیت اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا فرمایا تین چیزین ہین جو کوئی دیا گیا وہ دیا گیا وہ چیز کہ دی گئی آل داؤد ع لوگون نے عرض کیا
کہ وہ کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا عدل کرنا غضب و رضا مین اور میانہ روی فقر و غنا مین اور ذکر اللہ کا پوشیدگی و ظاہر مین اور حضرت داؤد علیہ السلام
کا حال منقول ہی کہ انھون نے تقسیم کر رکھا تھا ساعات شب و روز کو اپنے اہل پر اللہ تعالی کی بندگی کے لیے پس نہین آتی تھی کوئی ساعت رات و دن کی
ساعتون مین سے مگر کوئی نہ کوئی شخص آل داؤد مین سے نماز مین کھڑا ہوا ہوتا تھا ۱۲ معالم ✣ مجمع ✣ در منثور ✣

فَلَمَّا قَضَيۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَوۡتَ مَا دَلَّهُمۡ عَلٰى مَوۡتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الۡاَرۡضِ تَاۡكُلُ مِنۡسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ
تَبَيَّنَتِ الۡجِنُّ اَنۡ لَّوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ الۡغَيۡبَ مَا لَبِثُوۡا فِى الۡعَذَابِ الۡمُهِيۡنِ ۞

پس جب مقرر کی ہمنے اوسپر مرگ راہ نہ بتائی دیوون کو اوسکی موت پر مگر کیڑے لکڑی کے کھانے والے نے کہ کھاتا تھا سلیمان ع کے
عصا کو پس جب گرا سلیمان ع جان لیا جنون نے یہ کہ اگر جانتے غیب کو نہ رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے ✣ **فتح** ✣ پھر جب تقدیر کی ہمنے
اوسپر موت نہ جتایا اونکو اوسکا مرنا مگر کیڑے نے گھن کے کھاتا رہا اوسکا عصا پھر جب وہ گر پڑا معلوم کیا جنون نے کہ اگر خبر رکھتے ہوتے غیب کی
نہ رہتے ذلت کی تکلیف مین ✣ **تفسیر** ✣ حضرت سلیمان ع جنون کے ہاتھ سے مسجد بیت المقدس بنواتے تھے جب معلوم کیا کہ میری موت
پہونچی جنون کو عمارت کا نقشہ بتاکر آپ شیشے کے مکان مین دربند کرکر بندگی مین مشغول ہوئے بعد وفات کے برس دن تک جن بناتے
رہے پوری بن چکی جب عصا پر ٹیک کر کھڑے تھے گھن کے کھانے سے گر اتب سب پر وفات معلوم ہوئی اور جن جو آدمیون پاس

دعوی کرتے تھے علم غیب کا قائل ہونے ... کہا اہل علم نے کہ حضرت سلیمان ع اعتکاف کرتے تھے بیت المقدس مین برس برس
اور دو دو برس اور مہینا مہینا بھر اور دو دو مہینے بھر تک اور کم اور زیادہ اس سے اور کھانا اور پانی اونکا وہان پہنچا دیتے تھے پس
داخل ہوئے اوسمین اوس مرتبے مین کہ وفات پائی اوسمین اور ہوئی ابتدا اسکی یہ کہ نہین صبح کرتے تھے وہ کسی دن مگر کہ اوگتا تھا بیت المقدس
کی محراب مین ایک درخت اور سلیمان ع اوس سے نام اوسکا پوچھتے پس وہ کہتا کہ یہ نام ہی میرا پھر کہتے کہ کس چیز کے لیے ہی تو پس وہ کہتا کہ اس
چیز کے لیے ہون پس کٹوا لیتے اوسکو پس اگر اوگتا تھا لگانے کے لیے لگا دیتے تھے اوسکو اور جگہہ اور اگر دوا کے لیے اوگتا لکھہ لیتے
یہان تک کہ اوگا خروبہ پس کہا کہ کیا ہی نام تیرا کہا اوسنے خروبہ فرمایا کاہے کے لیے ہی تو کہا اوسنے واسطے خراب ہونے مسجد تیری کے حضرت
سلیمان ع نے کہا جب تک کہ مین زندہ ہون خداے تعالی نہین خراب کرنے کا اسکو اور اوسکو اوکھاڑ کر اور جگہہ لگا دیا اور دعا کی سلیمان ع نے
کہ الٰہی موت میری جنات پر پوشیدہ رکھہ تا مہم مسجد کہ کام ایک سال کا باقی رہا ہی انجام کو پہنچے اور تاکہ آدمی جان لین کہ جن بھی غیب نہین جانتے ہین
اور دعوی اونکا ساتھہ علم غیب کے کہ کرتے ہین باطل ہی پھر سلیمان ع بحسب عادت اپنی کے محراب مین گئے اور تکیہ عصا پر کر کر نماز پر کھڑے ہوئے
اور کھڑے ہی کھڑے وفات پائی جن لکڑیون مین سے اونکو کھڑے دیکھہ کر زندہ جانتے تھے اور اعمال شاقہ مین مشغول رہے یہان تک کہ بعد
اونکی موت کے ایک برس گذرا اور لکڑی کے کیڑے نے عصا اونکا نیچے سے کھایا اور مردہ سلیمان ع کا زمین پر گرا اوسوقت جنون نے
اونکی موت سے آگاہ ہو کر بھاگ کر پہاڑون مین جگہہ پکڑی اور حضرت سلیمان ع جو بہت دنون تک محراب مین رہے جنات نے تعجب اسلیے
نکیا کہ پہلے اسکے بھی یہ نماز طول طویل پڑھا کرتے تھے وہ سمجھے کہ اب بھی بحسب عادت قدیمہ کے نماز مین مشغول ہین اور عذاب خوار
کرنے والے سے مراد ہی تکالیف شاقہ کہ بیچ کار بیت المقدس کے اوٹھاتے تھے اور حضرت سلیمان ع تیراں ۱۳ برس کے تھے کہ جانشین حضرت
داؤد ع کے اور بادشاہ ہوئے بنی اسرائیل پر اور چالیس برس سلطنت کی اور ترپن ۵۳ برس کی عمر مین وفات پائی اور چھتیس ۳۶ برس بیت المقدس
کے بنانے مین مشغول رہے **بصعالہ تنبیہ** سبحان اللہ دونون قصون مین کیا عظمت الٰہی معلوم ہوتی ہی کیا
قادر بیچون ہی کہ جسنے اپنے مخلوق مین ایسے ایسے لوگ پیدا کیے کیا کیا کچھہ دنیا اور آخرت کی خوبیان انکو عطا فرمائین اور یہ سب
نتیجہ تھا اوس پاک پروردگار کی یاد کرنے کا اور اوسکی فرمان برداری کا اور اوسکی طرف رجوع رکھنے کا یہ کچھہ تو اللہ تعالی نے
اونکا مرتبہ کیا تھا اور پھر اوسکی یاد کیسی کرتے تھے اسی لیے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورزین صحابی سے فرمایا کہ
کیا نہ بتاؤن مین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین
ذکر والون کی یعنی ذکر کے لیے وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ اور جب تنہا ہووے تو
پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر اللہ کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابورزین
کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے واسطے ملاقات کرنے بھائی مسلمان اپنے کے پیچھے پیچھے اوسکے چلتے ہین
ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسپر اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت
سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ اسکے پس کر اتنی اور حاصل معنی شکر کا یہ معلوم ہوا کہ قلب اور تمام
اعضا اپنے مولی کی طاعت مین مصروف رکھے اور اونکو گناہون سے بچائے اور حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ اپنے گھر والون سے غافل نرہے اونکو مولی کی طاعت مین مصروف رکھواوے اور اونکو گناہون سے بچاوے بلاشبہہ یہ ایسی
بات ہی کہ جسکو اللہ تعالی مال دیتا ہی وہ آپ بھی اوسکی محافظت کرتا ہی اور اپنے گھر والون سے بھی محافظت کرواتا ہی اس دین کی دولت
ہزار ہا درجہ افضل ہی یہان کے مال سے اوسکی محافظت تو بہت ہی ضرور ہی کہ آپ بھی اوسکی محافظت کرے اور اپنے اہل سے بھی محافظت کرواوے

ف بنیاد اوس کی حضرت داؤد نے رکھی تھی پس مرتے وقت ... تمام کرنے ... کام [illegible]

کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ خیال کرو بھائیون کہ پیغمبرون کو اللہ تعالی نے اونکو بزرگیان اور خوبیان عطا فرمائین اور پھر کیسے اوس جل شانہ کی طاعت مین مصروف تھے بخلاف اسوقت کے لوگون کے کہ ذرہ سی دنیا ملنے مین مغرور ہو کر سب کچھ چھوڑ دیتے ہین یہ سب اقتضای غفلت ہی اسی لیے حضرت علی رض فرماتے ہین اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَھُوْا یعنی لوگ سوتے ہین پھر جب مرینگے جاگ اوٹھینگے بھائیون جاگو اس خواب غفلت سے اور ان بزرگوارون کے حال مین بغور تامل کرو کہ باوجود ایسے ایسے مرتبون کے ملنے کے کیسے مولی کے شکر گذار تھے اور کیسے لرزان ترسان رہتے تھے اور اوسکی بندگی مین کیسے مصروف تھے اب آگے رجوع رکھنے والے او شکر گذار بندون کے مقابلے مین ناشکرون کا ذکر فرمایا

لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ اٰیَۃٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ۵ کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ۭ بَلْدَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ○

تحقیق تھی قوم سبا کو بیچ جگہہ رہنے اونکی کے نشانی اونکے لیے تھے دو باغ دائین طرف سے اور بائین طرف سے کہا ہمنے کہاو تم رزق پروردگار اپنے کا اور شکر کرو اوسکا شہر ہی پاکیزہ اور پروردگار ہی بخشنے والا ✢ **فتح** ✢ قوم سبا کو تھے اونکی بستی مین نشانی دو باغ داہنے اور بائین کھاؤ روزی اپنے رب کی اور اوسکا شکر کرو دیس ہی پاکیزہ اور رب ہی گناہ بخشتا ✢ **تفسیر** ✢ بلقیس جو سبا کی بادشاہ تھی ملک یمن مین اپنے دیس کو خوب بسا گئی تھی پانی جھیلون کا سب سمیٹ کر ایک جاگہہ روکا اوپر نیچے تین کھڑکیان رکھین اونچی اونچی زمینون کے واسطے سال سے برس مینہہ کا پانی موجود رہتا جتنا چاہتی خرچ کرتی خوب سرسبز آباد ملک ہوا ✢ **ص** ✢ سبا نام ہی بیٹے یشحب بن یعرب بن قحطان کا ہی کہ اولاد اوسکی بیچ حوالی مارب کے کہ یمن کے شہرون مین سے ہی سکونت رکھتی تھی درمیان دو پہاڑون کے کہ اونکے اعلی سے اسفل تک مسافت اٹھارہ فرسنگ کی تھی اور گھاٹ اونکے پانی پینے کا چشمے سے پایان اوس پہاڑ مین تھا اور کبھی بسبب آنے پانی کے ولایت عمان سے اوس جنگل مین گھر اونکے خراب ہو جاتے تھے بلقیس والیہ ملک اپنے سے چاہا بنانا سد کا اوسنے سد درمیان دونون پہاڑون کے باندھی اور تین سوراخ اوس سد مین چھوڑے تا پانی سیل ملک عمان کا سد کی اوس جانب مین جمع اور بند رہے اور جب اہل سبا پانی کے محتاج ہون سوراخ اعلی کو کھول کر پانی اپنے زراعات اور باغات کو دین اور جب پانی کم ہو بیچ کے سوراخ کو کھولکر پانی لین اور جب اوس سے بھی کمتر ہو نیچے کے سوراخ سے کھولکر لین اور جب پانی کی حاجت نہو سوراخ بند کر دین پس بڑی رفاہیت و فلاح مین تھے بسبب سرسبزی باغات اور سیر حاصلی کے چنانچہ ابن عباس سے منقول ہی کہ تھے سبا تین فرسنگ پر صنعا سے اور نہایت سیر حاصل و آباد تھے شہر اونکے حتی کہ نکلتی تھی عورت ٹوکرا سر پر لے کر اور وہ گذرتی تھی باغون مین پس بھر جاتا تھا ٹوکرا اوسکا طرح بطرح کے میوون سے بغیر ہاتھ لگانے کے کسی چیز کو اور پاکیزگی ایسی تھی کہ نہ وہان مچھر تھے اور نہ مکھی اور نہ پسو اور نہ بچھو اور نہ سانپ اور جو کوئی غربا مین سے وہان سے گذرتا تھا مر جاتین جوئین اوسکے کپڑون کی بسبب اچھے ہونے ہوا اوسکی کے پس اسی طرح آل سبا رفاہ و فلاح مین تھی اور جب حق تعالی پیغمبر انپر بھیجتا جھٹلاتے حتی کہ تیرہ انبیا پر ایمان نہ لائے اور آخری پیغمبر کہ بعد اوٹھ جانے حضرت عیسی کے آسمان پر ان پاس آیا اوسکو بہت ستایا حق تعالی نے جنگلی چوہے نیچے بند پانی کے پیدا کیے اور بموجب حکم الہی کے بند پانی اونکے مین سوراخ کیے آدھی رات کو کہ وہ سب سوتے تھے بند اونکے پانی کا ٹوٹا اور رو نے آن کر اونکے باغون کو کہ دائین بائین اونکے مکانون کے تھے اور اونکے مکانون کو خراب کیا اور بہت لوگ اور جانور بھی ہلاک ہوئے اور باقی متفرق ہوئے اور بقول بعضون کے آیا ہی کہ جب چوہے پیدا ہوئے اور سوراخ کرنے لگے

اونھون نے اوپر ہر سوراخ چوہے کے ایکا ایک بلّی باندھی کہ تا چوہے ڈر کے مارے دفع ہون اور جب وقت اونکے ہلاک کا پونہچا
حق تعالی نے ایک چوہا سرخ رنگ پیدا کیا اور بلّی اوسکی ہیبت سے اوسکے سوراخ سے ہٹ گئی وہ چوہا اوس سوراخ مین گیا اور
اندر ہی اندر کھود ا تھی کہ بند سست ہوکر ٹوٹ گیا اور رو آئی چنانچہ آیات آیندہ مین یہ سب مذکور ہی اور معنی دونون باغون کی
نشانی ہونے کے یہ ہین کہ اون باغ والون نے جب اعراض کیا اللہ کے شکر سے سلب کی اونسے نعمت تاکہ عبرت پکڑین اور
پندپذیر ہوون پس رجوع کرین طرف اوس چیز کے کہ تھے اوسپر یعنی کفر اور ناقدر دانی نعمت کی پاگردانا اونکو آیت یعنی علامت دلالت کرنیوالی
اوپر قدرت الہی کے اور احسان اوسکے اور وجوب شکر اوسکے کے اور مراد دو باغون سے دو جماعتین باغون کی ہین کہ ایک جماعت
اونکے شہرون کے دائین طرف تھی اور ایک بائین طرف اور ہر ایک دونون جماعتون مین سے بسبب پاس پاس ہونے اور ملے ہوئے ہونے
باغون کے گویا کہ ایک باغ تھا جیسے کہ ہوتے ہین باغ آباد شہرون کے یا مراد ہین دو باغ ہر شخص کے اونمین سے کہ ایک دائین طرف
اوسکے گھر کے تھا اور ایک بائین طرف ﴿ بحر ﴾ مدارک

فَاَعۡرَضُوۡا فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ سَیۡلَ الۡعَرِمِ وَ بَدَّلۡنٰہُمۡ بِجَنَّتَیۡہِمۡ جَنَّتَیۡنِ ذَوَاتَیۡ اُکُلٍ خَمۡطٍ
وَّ اَثۡلٍ وَّ شَیۡءٍ مِّنۡ سِدۡرٍ قَلِیۡلٍ ۝

پس مونہہ پھیر لیا یعنی شکر سے پس بھیجی ہمنے اونپر رو تند یا رو کہ ساتھ پشتون کے بند باندھا تھا اوسکا اور بدل دیے ہمنے
اونکو بدلے دو باغون اون کے کے دو باغ میوے بدمزہ والے اور جھاؤ کے درخت والے اور کچھ تھوڑے سے بیریون والے ﴿ فتح ﴾
پھر دھیان مین نہ لائے پھر چھوڑ دیا ہمنے اونپر نالہ زور کا اور دیے اونکو بدلے ان دو باغون کے اور دو باغ جنمین کچھ ایک میوہ کسیلا
اور جھاؤ اور کچھ بیر تھوڑے سے ﴿ تفسیر ﴾ جب چاہا اللہ نے کہ عذاب بھیجے گھونس پیدا ہوئی اوس پانی کے بند مین اوسکی
جڑ کرید ڈالی ایکبار پانی نے زور کیا بند کو توڑ دیا وہ پانی عذاب کا تھا سرخ رنگ جس زمین پر پھر گیا کام سے جاتی رہی تب وہ قوم ویران
ہوکر جدا جدا ہوگئی اور کچھ جو رہی تھی اون باغون کے بدلے یہ چیزین پانے لگی ﴿ مو ﴾ مونہہ پھیرا یعنی انبیا کا کہنا نمانا اور جھٹلایا
اونکو اور کہا نہین جانتے ہین ہم واسطے اللہ عزوجل کے اپنے اوپر نعمت پس کہو تم اپنے رب سے کہ روک لیوے یہ نعمت ہمسے اگر طاقت
رکھے اور عرم کے معنی ہین مینہہ شدید یا عرم نام ہی جنگل کا یا وہی چوہا ہے کہ جنھون نے کریدی تھی اسد کہ جب اونھون نے سرکشی کی مسلط کیا
اونکو اللہ نے اونپر پس کھود ڈالی سد نیچے سے اور غرق کیا اونکو اور وہ بیری یہ نہین تھی کہ جو باغون مین لگائی جاتی ہی اور
اوسکے پتون سے بدن دہوتے ہین بلکہ وہ جنگلی بیری تھی کہ جسکے پتے کسی کام نہین آتے ﴿ معالم ﴾

ذٰلِکَ جَزَیۡنٰہُمۡ بِمَا کَفَرُوۡا ؕ وَ ہَلۡ نُجٰزِیۡۤ اِلَّا الۡکَفُوۡرَ ۝

یہ سزا دی ہمنے اونکو بسبب ناشکری اونکی کے اور سزا یہ نہین دیتے ہین ہم مگر ناشکر کو ﴿ فتح ﴾ یہ بدلا دیا ہمنے اونکو اسپر کہ ناشکری
کی اور ہم بدلا اوسی کو دیتے ہین جو ناشکر ہو ﴿ مو ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ ضحاک سے ہی کہ تھی یہ قوم سبا اوس زمانے مین کہ خالی تھا
نبی سے درمیان عیسی اور محمد علیہما السلام کے اور طاوس سے ہی کہ سزا کے بدلے سے مراد ہی مناقشہ حساب مین اور جو کوئی مناقشہ کیا گیا
حساب مین عذاب کیا گیا اور وہ کافر ہی کہ نہین بخشا جاویگا اور ابی خیرہ سے ہی کہ جو حضرت علی رضہ کے یارون مین سے ہی منقول ہی کہ جزا معصیت
کی سستی پیدا ہونی ہی عبادت مین اور تنگی معیشت مین اور جب لذت حلال کا ہی گنہگار کو ملی آن کر حلال ابنار سے ہو جاتی ہی اور ﴿ صل ﴾ ادر منثور

وَ جَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ وَ بَیۡنَ الۡقُرَی الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّ قَدَّرۡنَا فِیۡہَا السَّیۡرَ ؕ
سِیۡرُوۡا فِیۡہَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ۝

اور پیدا کیے ہمنے درمیان اونکے یعنی سبا کے اور درمیان اون گانوون کے کہ برکت رکھی ہی ہمنے اون مین یعنی شام کے گانوون متصل ایکدیگر
اور مقرر کی ہمنے اون گانوون مین آمد و رفت کہا ہمنے سیر کرو ان گانوون مین راتون کو اور دنون کو امن سے ✢ فـ ✢ اور رکھی تھی
ہمنے اون مین اور اون بستیون مین جہان ہمنے برکت رکھی ہی بستیان راہ پر نظر آتی اور منزلین ٹھہرادین ہمنے اون مین چلنے کی
پھر واون مین راتون اور دنون امن سے ✢ **تفسیر** ✢ برکت والی بستیان یعنی ملک شام انکے ملک سے شام تک راہ اون
کی آبادیستیان پاس پاس سفر تھا جیسے سیر ✢ **مو** ✢ برکت رکھی ہمنے اون مین یعنی فراخی نعمتون کی اور پانی کی دی تھی وہان کے
رہنے والون کو اور وہ گانوون شام کے تھے فرماتے ہین کہ قوم سبا کے گانوون مین اور شام کے گانوون مین پیدا کیے ہمنے گانوون
ظاہرہ یعنی متصل بایکدیگر کہ دیکھے جاتے تھے بعض اونکے بعض سے بسبب پاس پاس ہونے اونکے کے پس وہ ظاہر تھے دیکھنے والون کی
آنکھون کے لیے یا ظاہر تھے واسطے راہ چلنے والون کے نہین دور تھے اونکی راہون سے تاکہ پوشیدہ ہون اونسے اور وہ چار ہزار
اور سات سو گانوون تھے متصل سبا سے شام تک آور مقرر کی ہمنے اون گانوون مین آمد و رفت یعنی گردانا ہمنے اون گانوون کو ایک مقدار
معلوم پر کہ قیلولہ کرتا تھا مسافر ایک گانون مین اور شام کو رہتا تھا دوسرے گانون مین یہان تک کہ پہونچتا تھا شام کو اور
راتون کو اور دنون کو امن سے یعنی چلو اون مین اگر چاہو رات کو اور اگر چاہو دن کو پس امن اون مین مختلف نہین ہی ساتھ اختلاف
اوقات کے یا چلو اون مین امن سے نہ ڈر دشمن سے اور نہ بھوک سے اور نہ پیاس سے بسبب آبادی کے اگرچہ دراز ہو مدت
سفر تمہارے کی اور امتداد ہو دنون اور راتون کا ✢ **مد** ✢ آیا ہی کہ جو باقی رہے تھے آل سبا مین سے اونہون نے اپنے
پیغمبر سے کہا کہ قدر قادر کی جانی ہمنے اگر بعد اسکے کچھ نعمت ہمکو دے تو عبادت اوسکی بجا لاوینگے ہم اور ناشکری نہین
کرینگے حق تعالی نے یہ نعمت ارزانی کی کہ یمن سے قریٰ مبارک تک کہ گانوون شام کے ہین ایسی آبادی اور گانون
معمور کیے کہ بسبب قرب ایک دوسرے ایک گانون دوسرے گانون سے نظر آتا تھا اور سفراون مین بہت آسان تھا بلکہ ایک سیر تھی بحر ✢

فَقَالُوا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ
مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ○

پس کہا اونہون نے یعنی زبان حال سے ای پروردگار ہمارے دوری پیدا کر درمیان سفرون ہمارے کے اور ستم کیا اونہون نے
اپنے پر پس کیا ہمنے اونکو کہانیان اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے کرنا تحقیق اس ماجرے مین البتہ نشانی
ہی واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے ✢ **فتح** ✢ پھر کہنے لگے ای رب فرق ڈال ہمارے سفر مین اور اپنا برا کیا پھر کر ڈالا
ہمنے اونکو کہانیان اور چیر کر کر ڈالا ٹکڑے اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق سمجھے ✢ **تفسیر** ✢ آرام مین مستی آئی
لگے تکلیف مانگنے کہ جیسے اور ملکون کی خبر سنتے ہین سفرون مین پانی نہین ملتا آبادی نہین ملتی ویسا ہمکو بھی ہو یہ بڑی ناشکری
ہوئی چیر کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی متفرق ہو گئے کسی کسی ملک مین ✢ **مو** ✢ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے کہ کوئی اون مین سے مارے مارے
پھرا قبیلہ غسان اونمین سے شام کو گیا اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار مدینے کو اور خزاعہ تہامہ کو اور ازد عمان
کو اور یہ دعا اس سبب سے تھی کہ جب اونکے اغنیا نے تجارت کے لیے شام کی طرف آمد و رفت شروع کی اور چاشت ایک گانون
مین اور شام ایک گانون مین کرتے تھے فقرا کو دیکھا کہ مثل اونکے بیچ سفر کے آسایش مین ہین حسد کر کر یہ دعا کی کہ خدایا کاش کہ ہماری
منزلون مین دوری ڈال تا بے زاد و راحلہ کے سفر ساتھ آسانی کے میسر نہو اور ہم اغنیا فقرا سے ممتاز ہون پس چلین ہم اپنی
اونٹنیون پر اور فائدہ اوٹھاوین تجارتون مین اور فخر کرین سواریون اور اسباب مین غرض کہ ناشکری کی نعمت کی اور طول دینے ہو گئے

اور طلب کیا رنج و تعب کو پس حقیقت مین اونھون نے بسبب اس دعا کے اپنے پر ستم کیا اور خدا تعالی نے قبول کی دعا اور اون گانو ن
کو ویران کیا اور لوگ اونکی باتین بیان کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے اونکے احوال سے اور عرب وغیرہ مین ضرب المثل ہوئے بیچ تفرق
اور بے ہنگام خرابی کے اور واسطے صبر کرنے والے کے یعنی گناہون سے اور شکر کرنے والے کے یعنی نعمتون کا یا دونون سے ہر مومن
مراد ہی اسلیے کہ ایمان دو نصف ہی نصف اوسکا شکر ہی اور نصف اوسکا صبر قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ؛ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ کہ کہا کہا مطرف نے نِعْمَ الْعَبْدُ الصَّبَّارُ الشَّكُوْرُ الَّذِیْ اِذَآ اُعْطِیَ شَكَرَ وَاِذَا ابْتُلِیَ صَبَرَ
شعبی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ کہا صبر کرتا ہی مصیبت مین شکر کرتا ہی وقت کرنے نیکی کے عامر سے ہی
کہ کہا شکر آدھا ایمان ہی اور یقین سارا ایمان ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ای عیسی بیٹے مریم کے
بلا شبہ مین بھیجنے والا ہون بعد تیرے ایک امت کو کہ اگر پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ دوست رکھین گے حمد کرین گے اور شکر کرین گے اور اگر
پہونچیگی اونکو وہ چیز کہ ناگوار رکھینگے طالب ثواب ہونگے اور صبر کرینگے اس حال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم کہا عیسی عم نے ای رب میرے
کیونکر ہوگا یہ واسطے اونکے اسحال مین کہ نہ حلم ہوگا اور نہ علم فرمایا دونگا مین اونکو اپنے حلم و علم مین سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ عجب ہی واسطے امر مومن کے بلا شبہ مومن کے سارے امور بہتر ہین اگر پہونچے خوشی پس شکر کرے ہو بہتر اور اگر پہونچے اوسکو ضرر پس صبر کرے
ہو بہتر سعد بن ابی وقاص سے ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہون مین واسطے مومن کے کہ اگر دیا جاوے
کچھہ کہے الحمد للہ پس شکر کیا اور اگر مبتلا کیا جاوے کہے الحمد للہ پس صبر کیا پس مومن اجر دیا جاتا ہی ہر حال یہان تک کہ لقمہ اوٹھاوے
طرف مونہہ اپنے کے روایت ہی انس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نظر کی دین مین طرف اوس شخص کے کہ
فوقیت رکھتا ہی اوس سے اور دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے لکھا اوسکو اللہ نے صابر و شاکر اور جسنے نظر کی دین مین
طرف اوس شخص کے کہ کم ہی اوس سے اور نظر کی دنیا مین طرف اوس شخص کے کہ بالا ہی اوس سے نہین لکھتا ہی اوسکو اللہ صابر اور نہ شاکر ؛ ف

بحر در منثور

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۲۰

اور البتہ سچ پایا شیطان نے اونکے حق مین اندیشہ اپنا پس پیروی کی اوسکی مگر ایک تھوڑے سے فریق نے ایمان والون مین سے ؛ **فتح**
اور سچ کر دکھائی اونپر ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے مگر تھوڑے سے ایماندار ؛ **تفسیر** ؛ پہلے دن ابلیس نے کہا تھا
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ویسیہی نکلے ؛ **مو** ؛ یعنی شیطان نے گمان کیا تھا لوگون کے حق مین کہ مین گمراہ کرونگا
سب کو اور نہین پاویگا تو اکثر اونکے کو شاکر پس سچ پایا اوس گمان کو اہل سبا مین بسبب اتباع کرنے اونکے کے اوسکا اور کہا مجاہد
نے سبھون مین مگر جو اطاعت کرے اللہ کی کہا سدی نے ابن عباس سے بیچ تفسیر اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کے یعنی
مومنون نے نہین اتباع کیا اوسکا اصل دین مین اور تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ تحقیق
ہمارے بندون پر نہین ہی تیرے سیے حکومت و علیہم یعنی مومنون پر اور بعضون نے کہا کہ یہ خاص ہی اون مومنون کے حق مین کہ
اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور نافرمانی نہین کرتے اوسکی کہا ابن قتیبہ نے کہ ابلیس نے جب مہلت مانگی پس مہلت دی اوسکو اللہ تعالی نے
کہا ابلیس نے لَاُغْوِيَنَّهُمْ وَلَاُضِلَّنَّهُمْ یہ از راہ یقین کے نہین کہا تھا بلکہ باعتبار گمان کے کہا تھا پس جب اتباع کیے
اونھون نے اوسکا اور اطاعت کی اوسکی سچ پایا جو کچھہ کہ گمان کیا تھا اونکے حق مین حضرت حسن بصری سے ہی کہ کہا جب اوتارے گئے آدم
جنت سے اور اونکے ساتھہ حوا بھی ابلیس از راہ خوشی کے بسبب ضرر پہونچانے اور بہکانے اون دونون کے اور کہا جب کہ

ف۱ اچھا بندہ وہ ہی جو بہت صبر و شکر کرنیوالا جب دیا جاوے شکر کرے اور جب مبتلا ہو تو صبر کرے بلا شبہ
ف۲ یعنی ... ۱۲
ف۳ ... اور نہ سمجھہ ۱۲
ف۴ ... علیہم ... اہل سبا ... اولاد آدم ... المؤمنین ... الا فریقا من المؤمنین ... بالاصنام ... شاکرین ۱۲

ضرر پونہچایا میننے ان باپ کو جو کچھہ کہ پونہچایا پس ذریت تو بہت ہی ضعیف ہی اور تھا یہ گمان ابلیس کا پس اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ پس کہا ابلیس نے اوسی وقت نہین جدا ہونیکا مین ابن آدم سے جبتک کہ اوسمین روح ہی بہکاؤنگا مین اوسکو اور آرزوئین ڈالونگا اوسکے دل مین اور فریب دونگا اوسکو پس فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی مجکو اپنی عزت کی نہین روکونگا مین اوس سے توبہ جبتک کہ نہ غرغرہ لگے موت کا اور نہین دعا کریگا مجھسے مگر کہ قبول کرونگا مین اوسکو اور نہین سوال کریگا مجھسے کچھہ مگر کہ دونگا مین اوسکو اور نہین بخشش مانگیگا مجھسے مگر کہ بخشونگا مین اوسکو ٭ معالم ٭ درمنثور ٭

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ط وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ○ ع

ع ۱۲ ۸

اور نہین تھا شیطان کو اونپر کچھہ غلبہ لیکن مبتلا کیا ہمنے تاجانین ہم اوسکو کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ آخرت کے اوس شخص سے کہ وہ شبہے مین ہی اوس سے یعنی پس جزا دین ہم ہر ایک کو اون دونون مین سے اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی ٭ فتح ٭ اور اوسکا اونپر کچھہ زور نتھا مگر اتنے واسطے تا معلوم کرین ہم کون یقین لاتا ہی آخرت پر الگ اوس سے جو رہتا ہی اوسکی طرف سے دھوکے مین اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہی ٭ موضح ٭ اونپر یعنی اون لوگون پر کہ ہوا ظن اوسکا اونکے حق مین سچ کچھہ غلبہ ساتھہ وسوسہ ڈالنے کے منقول ہی حسن بصری سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ کہا قسم خدا کی نہین مارا شیطان نے اونکو ساتھہ عصا اور تلوار کے اور نہ کوڑے کے اور نہ جبر کیا اونکو کسی چیز پر نہین ہوا مگر فریفتہ کرنا اور آرزوئین دل مین ڈالنین بلایا اونکو طرف چیزون کہ ذکر کی گئی کے پس کہا مانا اوسکا اور مراد لنعلم سے تمیز کرنا ہی درمیان دونون فرقون کے تا لوگون پر ظاہر ہو کہ مومن کون ہی اور کافر کون الا حق تعالی عالم الغیب والشہادہ ہی ٭ مدارک ٭ درمنثور ٭

بحث تنبیہ ٭ اس قصے سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کی تابعداری نکرنے سے اور ناشکری کرنے سے تکبر کرنے اور اپنی حقیقت کے بھول جلنے سے بڑی خرابی لازم آتی ہی بندے کو چاہیے کہ اپنی حقیقت نہ بھولے اور بہرحال اپنے مولی کیطرف رجوع رکھے والا بذات غلامون مین گنا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانا اور تکبر کیا اور بھول گیا کبیر متعال کو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ قہر کیا لوگون پر اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا جبار اعلی کو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بھول گیا امور دین کو اور مشغول ہوا بے فائدہ باتون مین اور بھول گیا قبرون اور بوسیدگی کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ تکبر کیا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی کہ پیدا ہوا ہی نطفے سے اور آخر کو خاک مین جاتا ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرتا ہی دنیا ساتھہ عمل آخرت کے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فریب دیتا ہی اہل دین کو ساتھہ شبہات کے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع کھینچ لیجاتی ہی اوس کو اہل دنیا کے دروازے پر برا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفسانی گمراہ کرتی ہی اوسکو برا بندہ ہی وہ بندہ کہ حرص و رغبت دنیا کی ذلیل کرتی ہی اوسکو ترمذی انتہی اب جاننا چاہیے کہ یہ قصے شاکرون اور ناشکرون کے کفار و فجار کے سمجھانے کو بیان کرکر پھر اور طرح سے صریح سمجھاتے ہین ٭

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ○ ع

کہہ پکارو تم اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو یعنی اونکو معبود سولے خدا کے مالک نہین ہین وہ برابر ایک ذرے کے یعنی خیر کے یا شر کے یا نفع سکے یا ضرر سکے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہین ہی اونکو آسمان و زمین مین کچھہ ساجھا اور نہین واسطے اللہ تعالی کے اونکے

ع ۱۲ ۸
قولہ سلطان ای تسلیط ۱۲ جلالین
قولہ لنعلم ۱۲ جلالین
علم ظہور یعنی تا ظاہر ہو
قولہ فی شک یعنی شبہات کو
اور نا دیل کرتا ہی
دین نا اس فریب
دیتا ہی کو دین دار ظاہر
کرکے حرام صریح کا
ناکام مین اہل دین
ہوکو دین صریح ۱۲ حق
قولہ فیہما ای
والمہم فی ذین الجنسین
من شرکۃ لا فی الخلق
ولا فی الملک ۱۲ مدارک

معبودون مین سے کوئی مددگار ہے ❊ **فــــ** ❊ تو کہہ پکارو اونکو جنکو دعوی کرتے ہو سوائے اللہ کے وہ نہین مالک ایک ذرہ بھر کے آسمانون مین اور نہ زمین مین اور نہ اونکا اون دونون مین ساجھا اور نہ اونمین کوئی اوسکا مددگار ہے ❊ **تفسیر** ❊ معنی یہ ہین کہ پکارو تم اونکو کہ پوجتے ہو اونکو سوائے اللہ کے قسم بتون اور ملائکہ وغیرہ سے اور نام رکھا ہی تمنے اونکا ساتھ نام اللہ کے کہ الٰہ کہتے ہو اور التجا کرو تم طرف اونکے اوس حاجت مین کہ پیش آتی ہی تمھارے جیسے کہ التجا کرتے ہو طرف اللہ کے اور انتظار کرو قبول کرنے اونکے کا دعا تمھاری کو جیسے کہ انتظار کرتے ہو اللہ کے دعا قبول کرنے کا دیکھو تو کوئی تمھارے کام بھی آتا ہی پھر جواب دیا اونکی طرف سے ساتھ قول اپنے کے لا یملکون الخ یعنی ذرہ بھر بھلائی اور برائی اور نفع اور ضرر کے مالک نہین الخ یہ معنی تو صاحب مدارک نے لکھے ہین اور صاحب معالم نے یہ لکھے ہین کہ کہہ اے محمد کفار مکہ کو پکارو تم اونکو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ معبود ہین سوائے اللہ کے یعنی پکارو اونکو تا کہ دور کرین وہ ضرر کہ اوترا ہی تمپر قحط سالی مین پھر بیان کیا حال معبودون کا کہ وہ ایسے ہین لا یملکون الخ انتہی اور کوئی مددگار کہ مدد کرے اوسکی اوپر تدبیر پیدایش اوسکی کے مراد یہ ہی کہ وہ معبود تمھارے باوجود ایسے عاجز ہونے کے کیونکر لیاقت رکھین اسکی کہ پکارے جاوین جیسے کہ پکارا جاتا ہی اللہ اور امید رکھی جاوے اونسے جیسے کہ امید رکھی جاتی ہی اللہ سے ❊ **تنبیہ** ❊ یہان سے معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نفع اور ضرر کا نہین یہ اوسی قادر مطلق مین قدرت ہی کہ جسکو چاہے نفع پہونچاوے اور جسکو چاہے ضرر پس بعضے نادان جو بعضے بزرگون کی قبرون پر چوکیان بھرتے ہین یا جلے باندھتے ہین یا ناک گھسنی کرتے ہین یا کسی بزرگ کا توشہ وغیرہ مانتے ہین یا تعزیون اور جھنڈیون پر روٹیان اوڑھتے چڑھاتے ہین بنظر حصول منفعت کے اور دفع ضرر کے محض خبط ہی اور باطل

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○

اور نفع نکرے درخواست نزدیک خدائے تعالی کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو واسطے اوسکے اہل محشر مضطرب ہون اوس وقت تک کہ اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے کہین کیا فرمایا ہی پروردگار تمھارے نے ملأ اعلی یعنی ملائکہ کہین فرمایا سخن راست یعنی اذن شفاعت کا دیا اور وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر ❊ **فــــ** ❊ اور کام نہین آتی سفارش اوسکے پاس مگر اوسکو جسکے واسطے حکم دیا یہان تک کہ جب گھبراہٹ اوٹھائی جاوے اونکے دل سے کہین کیا فرمایا تمھارے رب نے وہ کہین جو واجبی ہی اور وہی ہی سب سے اوپر بڑا ❊ **تفسیر** ❊ یعنی اللہ کے ہان سفارش عوام جانتے ہین اولیا سے وہ انبیا سے وہ فرشتون سے فرشتون کا یہ حال ہی جو فرمایا جب اوپر سے اللہ کا حکم اوترتا ہی آواز آتی ہی جیسے پتھر پر زنجیر کی فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہین جب تسکین آئی اور کلام اوترچکا ایک دوسرے سے پوچھتے ہین کیا حکم ہوا اوپر والے بتاتے ہین نیچے والون کو جو اسکی حکمت کے موافق ہی اور آگے سے قاعدہ معلوم ہی وہی حکم ہوا ❊ **مو** ❊ مگر واسطے اوس شخص کے کہ اذن دیا ہو یعنی نہین نفع دیگی سفارش مگر اوسکے لیے کہ واقع ہوا اذن شفیع کو واسطے اوسکے یہ تکذیب ہی کفار کی کہ وہ کہتے تھے کہ فرشتے بیٹیان اسکی اور عیسی ابن اللہ وغیرہ ہماری سفارش کرکر ہمکو چھڑالین گے اسپر فرمایا کہ سفارش اوسی کے لیے نفع کریگی کہ جسکے لیے اذن ہوگا کہ وہ مومن ہی نہ کافر اور اضطراب دور کیا جاوے اونکے دلون سے یعنی شفاعت کرنے والون کے دلون سے اور اونکے دلون سے کہ جنکی شفاعت کی جاوے گی بسبب ایک کلمے کے کہ بولیگا اوسکو رب العزت بیچ جاری کرنے اذن کے اور حتی کے پہلے یتربصون اور یتوقفون مقدر ہی یعنی گویا کہ کہا گیا کہ درنگ کرینگے اور ٹھہرینگے شفاعت کرنے والے اور امیدوار شفاعت کے ایک زمانہ دراز تک بانتظار و توقع اذن کے لرزان ترسان

ف

ع

ذو … الالمن اذن له … یعنی لمن وقع الاذن للشفیع … لاجله … ویجوزان یکون المعنی الا لمن اذن انه یشفع … مسالم … دنوکا … بانجو … اذن … زید … دعی … فایة ما فهم … اخطار الاذن … فتیانا … اول تقعون … الحمد …

کہ دیکھتے اذن ہوتا ہی یا نہیں یہان تک کہ جب اضطراب دور کیا جاوے گا اونکے دلون سے کہینگے اپنی پوچھینگے بعض اون تابعون سے کہ کیا کہا رب تمھارے نے کہینگے کہ کہا اللہ نے حق یعنی قول حق اور وہ اذن دینا شفاعت کا ہی واسطے اوسکے کہ راضی ہوا اللہ اور وہ ہی بلند قدر الخ یعنی وہ بلند مرتبہ بزرگ قدر ہی نہیں سزاوار کسی فرشتے کو اور نہ نبی کو یہ کہ کلام کرے اوسدن مگر ساتھ اذن خدا کے اور نہیں لائق ہی کہ شفاعت کرے فرشتہ اور نبی مگر اوسکے لیے کہ راضی ہوا اللہ ✤ **مدارک** ✤ کہین ملاء اعلی کہ سخن راست فرمایا تمکو کہ شفاعت کرو بتون کی نہ کافرونکی اور وہ اللہ تعالی برتر بزرگ ہی اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بھی بے اذن اوسکے شفاعت کرین یعنی نہین کر سکینگے اور بقول بعضون کے مراد فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ سے ملائکہ ہین اور سبب اوسکا حدیث مین یہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالی چاہتا ہی کہ کسی کام کی وحی کرے تو فرماتا ہی اوسکو پس اوس کلام کی ہیبت سے ملائکہ پیچ لرزے اور خوف کے پڑکر بیہوش ہوجاتے ہین اور سجدے مین گرتے ہین اور اول جو ہوش مین آتے ہین اور سر اوٹھاتے ہین جبرئیل ہوتے ہین اور کلام وحی سنتے ہین اور جب جبرئیل ع ہر آسمان پر گذرتے ہین تو ملائکہ اوس آسمان کے پوچھتے ہین کہ کیا فرمایا رب تمھارے نے جبرئیل کہتے ہین حق فرمایا اور وہ علی کبیر ہی اور پہر تمام ملائکہ یہی قول کہتے ہین اور بقول بعضون کے مراد دور ہونا اضطراب کا مشرکون کے دلون مین سے ہی وقت آنے موت کے کہ ملائکہ واسطے قائم کرنے حجت کے اونپر وقت حضور موت کے کہتے ہین کہ کیا کہا تمھارے رب نے دنیا مین کہتے ہین مشرک کہ راست فرمایا اور یہ اقرار اوسوقت مین اونکو کچھ نفع نہین دینے کا ✤ **بحر** ✤ **تنبیہ** تفسیر مدارک اور بحر العلوم سے صریح معلوم ہوا کہ بے اذن اور بے مرضی آلہی کے کوئی اوسدن شفاعت کسیکی نہین کرنے کا اور نہ مجال دم زدن ہوگی اور یہی بات آیت کریمہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور اور آیتون اور حدیثون سے سمجھی جاتی ہی پس صریح رد ہوتا ہی اس سے قول اونکا کہ جو کہتے ہین کہ جناب شفیع المذنبین علیہ الف الف صلوات کو حاجت اذن کی نہین سبحان اللہ یہ صاحب اسمین عیاذا باللہ کسر شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمجھتے ہین اور واقع مین یہ عین موجب امتیاز و عزت ہی جناب فخر الاولین و الآخرین کے لیے یا اللہ ہماری نفسانیتون کو دور کر اور حق بات ہر ایک کے مونہہ سے کہوا

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

کہہ کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون اور زمین کی طرف سے کہہ خدا دیتا ہی اور تحقیق ہم یا تم ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر مین ✤ **فتح** ✤ تو کہہ کون روزی دیتا ہی تمکو آسمانون سے اور زمین سے کہہ اللہ اور ہم یا تم سوجھہ پر ہین یا پڑے ہین بھٹکاوے مین صریح ✤ **تفسیر** ✤ یعنی دونون فرقے تو سچ نہین کہتے ایک مقرر سچا ہی ایک مقرر جھوٹا ہی تو لازم ہی کہ سوچو اور سچی بات پکڑو آمین اونکا جواب ہی جو اس نہ ماننے مین بعضے لوگ کہتے ہین دونون فرقے ہمیشہ سے چلے آئے ہین کیا ضرور ہی جھگڑنا ✤ **موضح** ✤ رزق آسمان کی طرف سے برسنا مینہہ کا ہی کہ باعث رزق ہی اور فضل کی طرف سے اوگنا اناج وغیرہ کا اور کہہ اللہ یعنی اگر وہ نہ کہین کہ رازق ہمارا اللہ ہی تو تم جواب دو کہ رازق تمھارا اللہ ہی حکم کیا اللہ تعالی نے آنحضرت کو یہ کہ تم یون تقریر کرو اونسے کہ کون رزق دیتا ہی تمکو پہر حکم کیا آنحضرت کو کہ تم آپہی جواب دو اور اقرار کرو اونکی طرف سے ساتھہ قول اپنے کے يَرْزُقُكُمُ اللّٰهُ اور یہ واسطے آگاہ کرنے اسبات کے ہی کہ وہ اپنے دلون سے تو مقر ہین اس بات کے کہ اللہ رازق ہمارا ہی لیکن وہ بعضے اوقات مونہہ سے اسکا اقرار نہین کرتے اسلیے کہ وہ اگر مونہہ سے کہین تو الزام اونپر یہ آتا ہی کہ کہا جاوے اونکو کہ پہر کیا ہوگیا ہی تمکو کہ نہین عبادت کرتے اوسکی کہ رزق دیتا ہی تمکو اور اوسکو چھوڑکر اختیار کرتے ہو اونکو کہ نہین رزق دے سکتے اور حکم کیا آنحضرت کو کہ بعد الزام دینے کے ایک بات اور کہو کہ ہم یا تم ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر پر یہ کلام بطریق شک کے نہین ہی ولیکن بطریق انصاف کے ہی حجت لانے مین جیسے کہ ایک شخص کہتا ہی دوسرے کو کہ

ایک ہم مین کا جھوٹا ہی حال انکہ وہ جانتا ہی اپنے کو کہ مین سچا ہون اور وہ جھوٹا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین ہین ہم اور تم ایک امر پر بلکہ دونون
فریقون مین سے ایک ہدایت پر ہی اور دوسرا گمراہی پر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعدار اونکے ہدایت پر ہین اور مخالف اونکے گمراہی پر
پس نہ جھٹلایا اونکو بغیر اسکے کہ صراحۃً جھٹلا دین اور بعضون نے کہا کہ او بمعنی واو کے ہی گویا کہ بطریق لف و نشر مرتب کے فرمایا وَ اِنَّآ
وَ اِیَّاکُمۡ لَعَلٰی ھُدًی اَوۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ یعنی ہم ہدایت پر ہین اور تم گمراہی پر اور لفظ ہدی پر حرف جر علی لائے اور لفظ
ضلال پر حرف فی نکتہ اسمین یہ ہی کہ صاحب ہدی گویا کہ چڑھا ہوا ہی گھوڑے تیز رو پر ایڑ مار کر نکل جاتا ہی جدھر چاہتا ہی اور گمراہ
گویا کہ بیٹھ رہا ہی تاریکی مین نہین جانتا کہ کدھر جاؤن ✤ معالم مدارک تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ رزق سب کا اللہ ہی
ہی یہ بعضے سمجھتے ہین کہ ہمکو فراغت فلانے بزرگ کی طرف سے ہی محض باطل اور موجب کفر ہی بلکہ یون سمجھنا چاہیے اِنَّ رَبِّیۡ
یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ

قُلۡ لَّا تُسۡـَٔلُوۡنَ عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَ لَا نُسۡـَٔلُ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝

کہہ سوال نہین کیا جاویگا تمسے ہمارے گناہ سے اور نہ سوال کیا جاویگا ہمسے اوس چیز سے کہ تم
کرتے ہو ✤ فتح ✤ تو کہہ تمسے نہ پوچھین گے جو ہمنے گناہ کیا اور ہمسے نہ پوچھین گے جو تم کرتے ہو ✤ مو ✤

قُلۡ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفۡتَحُ بَیۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَ ہُوَ الۡفَتَّاحُ الۡعَلِیۡمُ ۝

کہہ جمع کریگا پروردگار ہمارا درمیان ہمارے یعنی قیامت کے دن پھر حکم کریگا درمیان ہمارے یعنی درمیان ہمارے اور تمہارے ساتھ راستی کے
یعنی بلا جور و میل کے اور وہی حکم کرنے والا دانا ✤ فتح ✤ تو کہہ جمع کریگا ہم سبکو رب ہمارا پھر فیصلہ کریگا ہم مین انصاف کا اور وہی ہی نیاؤ چکانیوالا سب جاننے والا ✤ مو ✤

قُلۡ اَرُوۡنِیَ الَّذِیۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِہٖ شُرَکَآءَ کَلَّا ؕ بَلۡ ہُوَ اللّٰہُ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝

کہہ دکھلاؤ مجکو اون لوگون کو کہ ملا دیا ہی تمنے اونکو ساتھ خدا کے شریک بنا کر نہ ایسا نہین ہی بلکہ خدا وہی ہی غالب با حکمت ✤ فتح ✤
تو کہہ مجکو دکھاؤ جنکو اوس سے ملاتے ہو ساجھی ٹھہرا کر کوئی نہین وہی اللہ ہی زبردست حکمتون والا ✤ تفسیر ✤ یعنی
معلوم کرواؤ تم مجکو اون لوگون کو کہ ملایا ہی تمنے اونکو ساتھ اللہ تعالی کے شریک ٹھہرا کر عبادت مین ساتھ اوسکے آیا وہ پیدا کرتے
ہین کچھ اور رزق دیتے ہین نہ ایسا نہین کچھ نہین پیدا کرتے اور نہ رزق دیتے ہین باز آؤ اپنی ان باتون سے اور متنبہ ہو اپنی گمراہی پر اور
انتہی ہو تمیز شان کی ہی یعنی بلکہ شان یہ ہی کہ اللہ غالب ہی اپنے امر پر حکیم ہی بیچ تدبیر اپنی کے پس کوئی شریک نہین ہی اوسکا ✤ معالم ✤

وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝

اور نہین بھیجا ہمنے تجکو مگر واسطے لوگون سب کے تمام اونکے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✤ فتح ✤
اور تجکو جو ہمنے بھیجا سو سارے لوگون کے واسطے خوشخبری اور ڈر سنانے کو لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ✤ مو ✤ تفسیر ✤
خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ فضل کے اوسکے لیے کہ مانا تجکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے اوسکے لیے کہ نہ مانا تجکو اور اصرار کیا
ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے پس باعث ہوتا ہی اونکو جہل اونکا اوپر مخالفت پر منقول ہی قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ کہا بھیجا اللہ نے محمدؐ کو طرف عرب و عجم کے پس بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک بہت تابعدار
اونکا ہی واسطے آنحضرتؐ کے اور ابن عباس سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دی گئین
وہ کسی نبی کو پہلے میرے بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون سب کے کہ احمر و اسود ہین یعنی طرف عرب و عجم کے اور اور نبی بھیجے جاتے تھے اپنی
قوم کی طرف اور مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہی میرا میرے دشمن پر مسافت مہینا بھر کی راہ پر اور کھلایا گیا مین غنیمت

یعنی غنیمت ہماری امت کے لیے حلال ہوئی اوروں کے ہان یہ حکم تھا بلکہ رکھدیتے ایک میدان بلند مین اور آگ آن کر اوسکو جلا دیتی تھی اور ہے گردانی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور دیا گیا مین شفاعت پس ذخیرہ کر رکھا ہی مینے اوسکو اپنی امت کے لیے روز قیامت تک اور وہ اگر چاہا ہی اللہ نے پہونچنے والی ہی اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو ❊ مل ذ ❊ مشق ❊

تنبیہ ❊ سبحان اللہ کیا احسان ہی اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لیے بھیجا اور ہم ایسے نالائق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور اتباع جیسا چاہیے ویسا نہین کرتے ہمکو تو چاہیے کہ اونکی اور اونکی سنت کی محبت سبکی محبت پر غالب رکھین تا مستحق ان بشارت کے ہون کہ جو آنحضرت نے فرمائی مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ یعنی جسنے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے مجکو دوست رکھا میرے ساتھ ہوگا جنت مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَبَدًا اَبَدًا وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَهٗ وَشَفَاعَتَهٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَةِ اَحِبَّائِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

۵۲ اور کہتے ہین کب وجود مین آویگا یہ وعدہ یعنی قیامت اگر ہو تم سچے یعنی بیچ آنے قیامت اور بعث اور ثواب و عذاب کے ❊ فتح ❊

اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہیو ❊ مو ❊

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○

کہہ تمھارے لیے وعدہ ہی ایک دن کا نہ پیچھے رہوگے اوس سے ایک ساعت اور نہ آگے بڑھوگے ❊ فتح ❊ تو کہہ تمکو وعدہ ہی ایک دن کا نہ دیر کروگے اوس سے ایک گھڑی اور نہ شتابی ❊ مو ❊ تفسیر ❊ یعنی نہین ممکن ہی تمکو پیچھے رہنا اوس سے بسبب مہلت چاہنے کے اور نہ آگے بڑھنا ہی طرف اوسکے بسبب استعجال کے اور مراد اوس دن سے ہی دن قیامت کا اور کہا ضحاک نے دن موت کا کہ نہ پیچھے رہین گے اوس سے اور نہ آگے بڑھین گے ساتھ اس طرح کے کہ زیادتی کیجاوے تمھاری اجل مین یا کمی کیجاوے اوس سے ❊ معالم ❊ تنبیہ ❊ یہ قیامت کے آنے کا سوال از راہ بد ذاتی اور تمسخر کے کرتے تھے کیونکہ منکر تھے اوسکے اللہ تعالی اوسکا جواب دے کر اب آگے گویا فرماتا ہی کہ قیامت کی خبر اس قرآن مین بھی ہی اور اگلی کتابون مین بھی جب وہ نہین سکے یہ منکر ہین تو اور باتین کہ جو اونمین ہین اونکے انکار کا کیا پوچھنا جب اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے اور آپسمین ایک دوسرے کو پھٹکار کرینگے تب حقیقت حال معلوم ہو جائیگی اللہ تعالی فرماویگا لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ○ یعنی البتہ تحقیق تھا تو غفلت مین اس سے پس کھولدیا ہمنے پردہ تیرا پس بینائی تیری آج تیز ہین ہی غرضکہ آج جن جن چیزون کا انکار کرتے ہین ع ہان سب چیزون کی حقیقت کھلجائیگی

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○

۵۳ اور کہا کافرون نے یعنی مشرکون نے ہرگز باور نرکھین گے ہم اس قرآن کو اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھی اور تعجب کرے تو اے دیکھنے والے اگر دیکھے تو جب ستمگار کھڑے کیے جاوین یعنی حبس کیے جاوین نزدیک پروردگار اپنے کے پھیرین بعضے اونکے طرف بعضون کے بات کو یعنی سوال و جواب کرین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان پکڑا گیا اونکو کہ وہ تابعدار ہین ساتھ اون لوگون کے کہ سرکشی کی کہ وہ سردار اور پیشوا اونکے ہین اگر نہوتے تم البتہ ہم مسلمان ہوتے ❊ فتح ❊ اور کہنے لگے منکر ہم ہرگز نہ مانینگے یہ قرآن اور نہ اس سے

ای الفعالیۃ ... الیٰ یوم ... ربنا ۱۲

نصف ع ۹ ۹

وجہ التطابق هذا الجواب علی سؤالهم انهم سالوا عن ذلک وهم منکرون له تعنتا لا استرشادا فجاء الجواب على طريق التهديد مطابقا للترك على سبيل الانكار والتعنت وانهم مرصدون ليوم يفاجئهم فلا يستطيعون تاخرا عنه ولا تقدما عليه ۱۲ ط

اگلی اور کبھی تو دیکھے کہ جب گنہگار کھڑے کیے گئے ہین اپنے رب کے پاس ایک دوسرے پر ڈالتا ہے بات کہتے ہین جنکو کمزور سمجھتا تھا
بڑائی کرنے والون کو اگر تم نہوتے تو ہم ایماندار ہوتے ✤ موضح تفسیر ✤ اور نہ اوس کتاب کو کہ پہلے اوس سے تھے یعنی جو
اسکی کتابین قرآن سے پہلے اوتاری گئین اونکو بھی نہ مانینگے ہم یا مراد ہے قیامت اور جنت و دوزخ یعنی انکار کیا ابوجہل وغیرہ
مشرکون نے یہ کہ یہ قرآن اللہ کیجانب سے اور یہ کہ ہو کچھ حقیقت اوس چیز کی کہ دلالت کیا قرآن نے اوسپر کہ وہ پھر پیدا کرنا ہے واسطے
جزا کے اور اگر دیکھے تو الخ خبر دی اللہ تعالی نے انجام کار اونکے سے اور مآل اونکے سے آخرت مین پس فرمایا اپنے رسول علیہ السلام کو
یا مخاطب کو کہ اگر دیکھیگا تو آخرت مین کھڑا ہونا اونکا اور جھگڑنا اور کلام کرنا اونکا آپسمین تو دیکھیگا تو عجب حال اگر نہوتے تم الخ یعنی
اگر نہوتا بلانا تمہارا ہمکو طرف کفر کے تو البتہ ہم ایمان لاتے اللہ پر اور اوسکے رسول پر ✤ ص ✤

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ۝

کہا سرکشون نے ناتوانون سے کہ کیا باز رکھا ہمنے تمکو ہدایت سے بعد اسکے کہ آئی ہدایت تمکو بلکہ تم تھے گنہگار ✤ ف ✤ کہنے لگے
بڑائی کرنے والے کمزور گنے گئیون کو کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سوجھ کی بات سے تمہارے پاس پہنچے پیچھے کوئی نہین بلکہ
تھے گنہگار ✤ تفسیر ✤ یعنی کافر بسبب اختیار کرنے تمہارے کے گمراہی کو ہدایت پر نہ بسبب کہنے ہمارے کے اور فریب دینے ہمارے کے

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور کہا ناتوانون نے سرکشون کو نہ بلکہ باز رکھا ہمکو مکر رات دن کے نے یعنی تمہارے مکر نے کہ ہمیشہ کرتے رہتے تھے جب فرماتے تھے ہمکو کہ
کافر ہووین ہم ساتھ خدا کے اور مقرر کرین ہم واسطے اوسکے شریک اور دل مین رکھینگے سب پشیمانی جب دیکھینگے عذاب کو یعنی
دوزخ کا اور ڈالینگے ہم طوق کافرون کی گردنون مین نہین سزا دیے جاوینگے مگر موافق اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا مین
کفر و معاصی ✤ ف ✤ اور کہنے لگے کمزور گنے گئے بڑائی کرنے والون کو کوئی نہین پر فریب سے رات دن کے جب تم ہمکو حکم کرتے
کہ ہم نہ مانین اللہ کو اور ٹھہراوین ہم اوسکے ساتھ برابر کے اور چھپے چھپے پچتانے لگے جب دیکھا عذاب اور ہمنے ڈالین ہین طوق
گردنون مین منکرون کی وہی بدلا پاتے ہین جو کرتے ہین ✤ موضح تفسیر ✤ مولوی رفیع الدین صاحب اور صاحب بحر نے
ترجمہ لفظ وقال کا کیا ہے اور کہینگے اور بل مکر اللیل والنہار کا ترجمہ بلکہ مکر کرتے تھے تم رات کو اور دن کو اور معنی یہ ہین
کہ مستکبرین نے جب انکار کیا ساتھ قول اپنے کے انحن صددنکم یہ کہ ہون سبب مستضعفین کے کفر کے اور ثابت کیا ساتھ قول
اپنے کے بل کنتم مجرمین یہ کہ کفر مستضعفین کا اونکے کسب و اختیار سے تھا رد کیا اونپر مستضعفون نے ساتھ قول اپنے کے
بل مکر اللیل والنہار پس باطل کیا مستضعفون نے اضراب متکبرون کا کہ بل کنتم مجرمین ہے ساتھ اضراب
اپنے کے رد بل مکر اللیل والنہار ہے گویا کہ مستضعفون نے کہا کہ نہین تھا اجرام یعنی کفر کرنا ہمارا جہت سے بلکہ تمہارے
مکر کی جہت سے کہ کرتے تھے تم ہم سے ہمیشہ رات و دن اور بسبب باعث ہونے تمہارے کے ہمکو کفر و شرک پر اور اسروا الندامۃ
کا ترجمہ ایک تو یہی ہے کہ جو لکھا گیا اور ظاہر کرینگے بھی کیا ہے مفسرون نے اور لکھا ہے کہ یہ اضداد سے ہے اور ندامت کرنے والے وہی ظالم ہین
کہ مذکور ہوئے بیچ قول اللہ تعالی کے اذ الظلمون موقوفون یعنی پشیمان ہونگے متکبر اپنی گمراہی پر اور اونکے گمراہ کرنے پر اور
پشیمان ہونگے مستضعف اپنی گمراہی پر اور گمراہ کرنے والون کے اتباع کرنے پر اور ڈالینگے ہم طوق یعنی آگ کے روایت کیا ابن ابی حاتم نے

حسن بن یحیی خشنی سے کہ کہا نہین ہی دوزخ مین مکان اور نہ جنگل اور نہ طوق اور نہ بیڑی اور نہ زنجیر مگر کہ نام صاحبان اونکے کا یعنی جنکے لیے وہ مہیا ہین اوسپر لکھا ہوا ہی پس بیان کی گئی یہ روایت ابو سلیمان دارانی کے سامنے پس روئے وہ پھر کہا کہ کیا حال ہوگا اوسکا کہ جسپر یہ سب جمع ہونگی کہ پانوؤن مین بیڑیان ہونگی اور ہاتھو نمین ہتھکڑیان اور گردن مین زنجیر پھر داخل کیا جاویگا مکان مین اور جنگل مین ✝ مد درمنثور ✝

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ○

اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانوؤن مین کوئی ڈرانے والا یعنی نبی مگر کہ کہا دولتمندون اور سردارون اوسکے نے کہ تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے نا معتقد ہین ✝ ف ✝ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بستی مین کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہین وہان کے آسودہ لوگ ہم تمھارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے ✝ مو تفسیر ✝ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اونکو قوم یعنی کفار قریش جھٹلاتے تھے اور نہ مانتے تھے کتاب اللہ کو اور اونکی شریعت کو اونکی تسلی کے لیے یہ فرمایا کہ جو نبی جس بستی مین آیا ہی وہان کے دولتمندون اور سردارون نے یہی کہا ہی کہ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اہل مکہ نے اور مانند اونکے فخر کیا ہی ساتھ کثرت اموال و اولاد کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا الخ یہ تفسیر مدارک مین ہی اور تفسیر درمنثور مین ہی کہ روایت کیا ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابی رزین سے کہ کہا تھے دو شخص شریک تجارت مین پس نکلا ایک اون دونون مین کا طرف کنارے دریا کے یعنی تجارت کے لیے اور رہا دوسرا شہر مین پس جب مبعوث ہوا یعنی نبی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اوس مسافر نے اپنے یار کو کہ شہر مین تھا کہ کیا ہوا حال آنحضرت کا پس اسنے لکھ بھیجا اوسکو کہ نہین اتباع کیا اونکا کسی نے قریش مین سے مگر رزالون اور مسکینون نے پس چھوڑ دی اوسنے تجارت اپنی پھر آیا اپنے یار کے پاس اور کہا بتا مجکو مکان آنحضرت کا اور وہ اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا پس آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ کس چیز کی طرف بلاتے ہو تم فرمایا آنحضرت نے طرف اس بات کے اور طرف اس بات کے یعنی مثلاً توحید کی طرف اور رسالت و معاد کے ماننے کی طرف کہا اوسنے اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو خدا کے فرمایا آنحضرت نے کیونکر جانا تونے یہ اوسنے کہا کہ نہین بھیجا گیا ہی کوئی نبی مگر کہ اتباع کیا ہی اوسکا رزالون اور مسکینون نے پس نازل ہوئین یہ آیتین وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَا کئی آیتین پس بھیجا آنحضرت نے اوسکی طرف کسیکو کہ اوس سے جا کر کہے بلاشبہ اللہ نے اوتاری ہی تصدیق اوس بات کی کہ کہی تونے انتہی ✝

وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ○

اور کہا یعنی اغنیا نے فقراے مومنین سے کہ ہم بہت زیادہ ہین باعتبار اموال اور اولاد کے اور نہین ہین عذاب کیے گئے ✝ ف ✝ اور کہنے لگے ہمکو زیادہ ہی مال اور اولاد اور ہمپر آفت نہین آنی ✝ مو تفسیر ✝ یعنی اونھون نے بنظر حصول اپنے کے دنیا مین ارادہ کیا یہ کہ ہم اللہ کے نزدیک بہت عزیز ہین ہمکو عذاب نہین کرنے کا اور گمان کیا یہ کہ اگر ہم عزیز نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ رزق دیتا ہمکو اور اگر مومن حقیر نہوتے اللہ کے نزدیک تو نہ محروم کرتا اونکو پس باطل کیا اللہ نے اونکے گمان کو اسیطرح کہ رزق فضل ہی اللہ کا تقسیم کرتا ہی اوسکو جس طرح چاہتا ہی پس بعض اوقات وسعت رزق کرتا ہی عاصی کے لیے اور تنگی کرتا ہی مطیع پر اور بعض اوقات عکس اسکے کرتا ہی کہ وسعت رزق کرتا ہی مطیع کے لیے اور تنگی کرتا ہی عاصی پر اور بعض اوقات تنگی دونون پر ہوتی ہی اور بعض اوقات فراخی دونون پر پس نہین قیاس کیا جاتا ہی ارادونون باتون پر امر ثواب کا پس باطل کیا اللہ تعالی نے اونکے اس گمان کو ساتھ قول اپنے کے ✝ مع ✝

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے و لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسکو ۔ **موضح قرآن** ۔ تو کہہ میرا رب ہی جو پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ کر دیتا ہی لیکن بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ۔

تنبیہ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر اغنیا حق بات نہین قبول کرتے ہین اور غربا بیچارے قبول کر لیتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ اغنیا کی ہمت دنیا کی طرف لگ رہی ہی شب و روز اوسمین مشغول ہو رہے ہین گویا کہ اوسکے بندے بن رہے ہین دنیا کی تدبیرین خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہین اور دین کی طرف بالکل التفات نہین پھر دین کی بات دل مین کیونکر جمے اور بڑی خرابی جہل سے پیدا ہوتی ہی اگر کچھ محبت دین کی ہو تو علم پڑھین یا سُنین اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کرین نہ دین کی بات پڑھتے ہین نہ سنتے ہین پھر راہ حق پر کیونکر لگین اور اسی سبب سے حرام حلال مین کچھ امتیاز نہین کرتے بلکہ کفر و ایمان مین بھی ۔ **شعر** ۔ جم رہی ہی دل کے اندر حُبِ جاہ ۔ کب سماوے اوسمین غیر الالہ ۔ اور حضرت سلطان المشائخ فرماتے ہین ۔ **رباعی** ۔ گر ورد تو لا الٰہ الا اللہ ست ۔ بے سینہ صاف کی آن سود است ۔ صراف زر قلب تو کی بستاند ۔ ہر چند برو سکّۂ نام شاہ ست ۔ نہ خیال جمعہ جماعت کا ہی اور نہ اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہ حق داروں کے حق ادا کرنے کا اس دنیا نے ایسا غافل کر رکھا ہی کہ شب و روز اسیکے سوچ بچار مین رہتے ہین اور فقرا ان سب آفتون سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے مولا کی اطاعت کا خیال رکھتے ہین کیا خوب فرمایا شقیق بلخی رحمہ اللہ نے کہ اختیار کین ہین فقرا نے پانچ باتین اور اغنیا نے پانچ باتین اختیار کی ہین فقرا نے راحت نفس کی اور فراغت دل کی اور بندگی رب کی اور خفت حساب کی اور بلندی درجے کی اور اختیار کین ہین اغنیا نے پانچ باتین تعب نفس کا اور شغل قلب کا یعنی دنیا مین اور بندگی دنیا کی اور سختی حساب کی اور پستی درجے کی انتہی اور جب تک محبت اس دنیا کی دل سے نہ نکالے اور سختی و مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار کرے تقوے ہی کو نہین پہونچتا چنانچہ منقول ہی بعضے حکما سے یعنی دانشمندان دین سے کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی گذرے اون گھاٹیون سے پہونچے تقوی کو وہ گھاٹیان یہ ہین اختیار کرنا شدت کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر انتہی اور خاصیت اس مال کی یہی ہی کہ اکثر مالدار آخرت کو تو بھول ہی جاتے ہین چنانچہ سفیان ثوری سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا نہین جمع ہوتا ہی اس دنیا مین کسیکے پاس مال مگر کہ اوسمین پانچ خصلتین ہوتی ہین طول امل اور حرص غالب اور بخل شدید اور قلت ورع اور نسیان آخرت اور یہ مال اللہ کی یاد سے بھی غافل کرتا ہی اور بڑی بڑی آفتین پیدا کرتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مال کے جمع کرنے مین پانچ خصلتین ہین رنج و تعب اوسکے جمع کرنے مین اور غفلت ذکر اللہ سے بسبب اصلاح اوسکی کے اور خوف اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور اوٹھانا نام بخیل کا اپنے نفس کے لیے اور مفارقت صالحین کی بسبب اوسکے اور مال کی تفریق مین پانچ چیزین ہین راحت نفس کی اوسکے تلف ہو جانے سے اور فراغ خاطر واسطے ذکر اللہ تعالی کے محافظت اوسکی سے اور امن اوسکے لینے والے سے اور چرانے والے سے اور حاصل کرنا اسم کریم کا واسطے نفس اپنے کے اور مصاحبت صالحین کی بسبب فارغ ہونے کے اوس سے انتہی غرض کہ یہ مال دین و دنیا سے تباہ کر دیتا ہی بچنا چاہیے اسکی زیادہ طلبی سے اور قدر ضرورت پر کفایت کرنا چاہیے حضرت علی فرماتے ہین کہ لازم کر و اپنے پر پانچ باتین اور عمل کرو اونپر عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجتون اپنی کے طرف اوسکے اور تم دنیا سے بقدر عمر اپنی کے اوسمین اور گناہ کرو اللہ تعالی کا بقدر طاقت اپنی کے اوسکے عذاب پر اور تو شہ آخرت کو بقدر ٹھہرنے اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لیے اوسقدر کہ چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمین ۔ **مبہمات** ۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝

اور نہین ہین اموال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ جو نزدیک کرے تمکو نزدیک ہمارے بمرتبہ قربت لیکن مقرب وہ ہی کہ ایمان لایا اور عمل کیے اچھے پس یہ جماعت واسطے انکے ہی جزا دُگنی بمقابلہ اسکے کہ عمل کیے اور وہ بالاخانون مین نڈر ہونگے ✽ **فقیر** ✽ اور تمھارے مال اور تمھاری اولاد وہ نہین کہ نزدیک کر دین ہمارے پاس تمھارا درجہ پر جو کوئی یقین لایا اور بھلا کام کیا سو اونکو ہی بدلا دونا اونکے کیے پر اور وہ جھروکون مین بیٹھے ہین خاطر جمع سے ✽ **تفسیر** ✽ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ استثنا ہی لفظ کُم سے بیچ تقربکم کے یعنی اموال نہین نزدیک کرتے ہین اللہ کے کسیکو مگر مومن صالح کو کہ جو خرچ کرے اونکو اللہ کی راہ مین اور اولاد بھی نہین نزدیک کرتی ہی کسیکو مگر اوسکو کہ سکھاوے اولاد کو بھلائی اور تعلیم کرے اوسکو سمجھ دین کی اور باعث ہو اونکو نماز و طاعات پر اور ابن عیسیٰ سے ہی کہ اِلَّا بمعنی لٰکن کے ہی اور مَنْ شرطی ہی جواب اوسکا فَاُولٰٓئِكَ الخ اور معنی جزاء الضعف کے یہ ہین کہ دوچند کیجاتی ہین اونکے لیے نیکیان کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین سات سو تک اور بالاخانون مین یعنی منازل جنت مین نڈر ہونگے یعنی ہر ہولناک چیز سے قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت وَمَآ اَمْوَالُكُمْ الخ کے کہ کہا نہ اعتبار کرو لوگون کا ساتھ کثرت مال و اولاد کے اسلیے کہ کافر کو مال دیا جاتا ہی اور بعض اوقات روک رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکو مومن سے اور طاؤس تابعی سے ہی کہ وہ یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْاِيْمَانَ وَالْعَمَلَ وَجَنِّبْنِيَ الْمَالَ وَالْوَلَدَ یعنی یا اللہ نصیب کر تو مجکو ایمان اور عمل نیک اور بچا مجکو مال و اولاد سے اسلیے کہ سنا ہی مینے اوس چیز مین کہ وحی کی تھی وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا ہی طرف صورتون تمھاری کے اور مالون تمھارے کے ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے کے اور اعمال تمھارے کے اور حضرت علی سے روایت ہی یعنی بیچ تفسیر وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتے ہین اوپر سے رخ اونکے اندر اونکے سے اور اندر کے رخ اونکے باہر اونکے سے صحابہ نے عرض کیا کہ کنکے لیے ہین وہ فرمایا اونکے لیے کہ کلام خوش کرتے ہین اور کھلاتے ہین کھانا یعنی فقرا و غربا کو اور ہمیشہ رکھتے ہین روزے یعنی باکثر رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین راتون کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہوتے ہین یعنی نماز تہجد پڑھتے ہین ✽ **مسئلہ درمنثور تنبیہ** ✽ اس اموال و اولاد کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ تغابن مین فتنہ بھی فرمایا ہی اس آیت مین اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی نہین ہین اموال تمھارے اور اولاد تمھاری مگر فتنہ یعنی بلا و محنت اسلیے کہ غافل کرتے ہین امور آخرت سے اور ڈالتے ہین گناہ و عقوبت مین اور اس سے زیادہ اور کون سی بلا ہوگی اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی یعنی آخرت مین اور یہ بڑی نفع کی چیز ہی بہ نسبت اموال و اولاد کے پس نہ فوت کرو اوسکو بسبب مشغول ہونے کے اموال و اولاد مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکے ہی مال اوسکے سے تین چیزین ہین جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا اوسکو یا پہنا پس پرانا کیا یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کے لیے اور جو کچھ سوائے اسکے ہی پس ہی وہ جانے والا ہاتھ اسکے سے اور چھوڑ جاویگا اوسکو لوگون کے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہین مردے کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکے ایک ساتھ جاتے ہین اوسکے اہل و مال اوسکے اور عمل اوسکے پس پھر آتے ہین اہل اوسکے اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا انتہی اور بہت سی مذمت آئی ہی اموال و اولاد کی لیکن مذمت باعتبار اکثر کے ہی کہ اکثر یہ چیزین اللہ کی راہ سے روکتی ہین اور جسکے لیے

یہ بات نہو اوسکے لیے مال و اولاد اچھے ہین جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ
یعنی اچھا ہی مال نیک شخص نیک کے لیے اور اولاد صالح کو باقیات صالحات سے فرمایا ہی چنانچہ یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور
اس آیت شریفہ مین بھی استثنا کیا انکو اِلَّا مَنْ اٰمَنَ الخ کر غرضکہ مال ہو یا اولاد و غیر ذالک جسکو ذخیرہ آخرت کا کرے خوب ہی اور جسکو
باعث وبال آخرت کا کرے برا ہی انسان کو یہ چاہیے کہ ہر چیز سے دار آخرت کو سنوارے یہان کی زرق برق ہیچ ہی فسر دون
وا ے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَاِلَيْهِ الْاِسْتِعَانَةُ وَالتُّكْلَانُ

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ رد کرنے آیتون ہماری کے مقابلہ کرتے ہوئے وہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کیے جاوینگے ✣ فتح ✣

اور جو دوڑتے ہین ہماری آیتون کے ہرانے کو وہ مار مین پکڑے آتے ہین ✣ مو ✣

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جسکے چاہے اپنے بندون مین سے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے اور جو
کچھ خرچ کرو تم جس جنس سے کہ ہو پس خدا بدلا دیتا ہی اوسکا اور وہ بہترین روزی دینے والون کا ہی ✣ فتح ✣ تو کہہ میرا رب پھیلا
دیتا ہی روزی جسکو چاہے اپنے بندون مین اور ماپ کر دیتا ہی اوسکو اور جو خرچ کرتے ہو کچھ چیز وہ اوسکا عوض دیتا ہی اور وہ بہتر
ہی روزی دینے والا ✣ مو ✣ تفسیر ✣ پس خدا بدلا دیتا ہی نہین کوئی بدلا دینے والا سوائے اوسکے یا تو بدلا جلدی دیتا ہی
ساتھ مال کے دنیا مین یا دیر کر دیتا ہی ساتھ ثواب کے یعنی ذخیرہ رکھتا ہی اوسکے بدلے ثواب کہ آخرت مین دیگا اور وہ بہترین روزی
دینے والون کا ہی اسلیے کہ جو کوئی دیتا ہی سوائے اوسکے بادشاہ یا سردار یا سوائے انکے کے پس وہ اللہ ہی کے رزق مین سے ہی
کہ دلواتا ہی اوسکو انکے ہاتھون سے اور وہ پیدا کرنے والا رزق کا ہی اور پیدا کرنے والا اسباب کا کہ جسکے سبب سے نفع اوٹھاتا
ہی مرزوق ساتھ رزق کے اور بعضے اولیا اللہ سے منقول ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَوْجَدَنِيْ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَّشْتَهِيْ
فَكَمْ مِّنْ مُّشْتَهٍ لَّا يَجِدُ وَوَاجِدٍ لَّا يَشْتَهِيْ اور اللہ کی راہ مین دینے کی حدیث شریف مین بھی بڑی فضیلت آئی ہی
حدیث قدسی مین آیا ہی اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ یعنی خرچ کر راہ خدا مین ای ابن آدم خرچ کرونگا مین تجپر اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی
ایک اون دونون مین کا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ
مُمْسِكًا تَلَفًا یعنی یا اللہ دے ممسک کو تلف کہ اوسکا مال ضائع ہو جاوے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ناقص کرتا
صدقہ کچھ بھی مال مین سے اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب عفو کے یعنی تقصیر وار سے مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے اللہ
کے مگر کہ بلند کرتا ہی اللہ اوسکا درجہ اور فرمایا آنحضرت صلعم نے ہر معروف یعنی پسندیدۂ شرع صدقہ ہی اور ہر وہ چیز کہ خرچ کرے مرد اپنے
نفس پر اور اپنے اہل پر لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ اور جس مال سے بچاوے مرد آبرو اپنی لکھا جاتا ہی اوسکے لیے صدقہ جابر کہتے ہین
کہ کہا مینے کیا معنی اسکے کہ بچاوے اوس سے آبرو اپنی فرمایا وہ مال کہ دیوے شاعر کو اور زبان دراز کو کہ بسبب اوسکے آبرو اپنی بچاوے
اور جو کچھ کہ خرچ کرے مومن کچھ خرچ کرنا پس اللہ پر ہی عوض اوسکا اس حال مین کہ ضامن ہوتا ہی مگر جو کچھ کہ خرچ کرے مکان
بنانے مین یا گناہ مین ضحاک سے ہی کہ وہ پوچھے گئے کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ سے نفقہ فی سبیل اللہ مراد ہی

کہا اونھون نے ۱ مؤمنین ولیکن خرچ کرنا مرد کا اپنے نفس پر اور اہل پر مراد ہی پس اللہ بدلا دیتا ہی اوسکا سعید بن جبیر سے ہی کہ جو کچھ ہو خرچ کرنا بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ بدلا دیتا ہی اوسکا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کچھ خرچ کرو تم اپنے اہل پر بغیر اسراف اور تنگی کے پس وہ فی سبیل اللہ ہی اور روایت ہی علی بن ابی طالب رض سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ ہر دن کے لیے نحوست ہی پس دفع کرو تم نحوست اوس دن کی بسبب صدقے کے پھر کہا پڑھو تم آیت بدلا دینے کی پس تحقیق مینے سُنا اللہ تعالی سے فرماتے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ جب نہ خرچ کرو تم توکیونکر بدلا دے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مدد اوترتی ہی آسمان سے بقدر مؤنت کے یعنی جتنی خرچ کرنے وغیر ذلک مین محنت اوٹھاؤگے وتنی ہی مدد اوترے گی اور روایت کی حکیم ترمذی نے زُبیر بن عوام سے کہ کہا آیا مین یہان تک کہ بیٹھا مین آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکڑا کنارہ عمامے میرے کا پیچھے سے پھر فرمایا ای زبیر بلاشبہہ مین رسول اللہ کا ہون طرف تیرے علی الخصوص اور طرف لوگون کے علی العموم آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ کہا تمھارے رب نے جسوقت کہ بیٹھا اپنے عرش پر اور نظر کی طرف مخلوق اپنی کے ای میرے بندون تم مخلوق میرے ہو اور مین رب تمھارا ارزاق تمھارے میرے ہاتھ مین ہین پس نہ مشقت اوٹھاؤ اوس چیز مین کہ متکفل ہوا مین تمھارے لیئے پس طلب کرو تم مجھسے ارزاق اپنے اور میری ہی طرف پیش کرو تم حاجتین اپنی ڈالو تم طرف میرے نفس اپنے ڈالونگا مین تم پر رزق تمھارے آیا جانتے ہو کہ کیا کہا رب تمھارے نے فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے خرچ کر خرچ کرونگا مین تجھپر اور فراخی یعنی لوگون پر فراخی کرونگا مین تجھپر اور تنگی نکر تنگی ڈالونگا مین تجھپر اور بند نکر یعنی دبنا پس بند کرونگا مین تجھپر اور سینت نرکھ مال کو پس سینت رکھونگا تجھسے تحقیق دروازہ رزق کا کھلا ہوا ہی ساتون آسمانون کے اوپر سے علاقہ رکھتا ہی طرف عرش کے نہین بند ہوتا ہی رات کو اور نہ دن کو اوتارتا ہی اللہ اوس سے رزق ہر شخص پر بقدر نیت اوسکی کے اور دینے اوسکے کے اور صدقے اوسکے کے اور خرچ کرنے اوسکے کے پس کسیکو بہت دیتا ہی اور کسیکو کم اور کسی سے روک رکھتا ہی ای زبیر پس کھا اور کھلا اور صندوقون وغیرہ مین بند نکر رکھ پس بند کیا جاویگا تجھسے اور گن نہین کہ کتنا دون اور کیا دون پس روک رکھیگا اللہ تجھسے فضل اپنا اور کم کریگا برکت کو اور تنگی نکر پس تنگی کیجاویگی تجھپر ای زبیر بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی خرچ کرنے کو اور دشمن رکھتا ہی تنگی کرنے کو اور تحقیق سخاوت یقین سے پیدا ہوتی ہی اور بخل شک سے پس نہین داخل ہوتا ہی آگ مین وہ شخص کہ یقین رکھتا ہی اور نہین داخل ہوتا ہی بہشت مین وہ شخص کہ شک رکھتا ہی ای زبیر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی سخاوت کو اگرچہ ساتھ ٹکڑے کھجور کے ہو اور دوست رکھتا ہی شجاعت کو اگرچہ ساتھ قتل کرنے بچھو یا سانپ کے ہو ای زبیر بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کو وقت آنے مصیبتون کے اور یقین کامل کو وقت آنے شہوات کے اور عقل کامل کو وقت اوترنے شبہات کے اور ورع صادق کو وقت پیش آنے حرام اور خبیث چیزون کے ای زبیر تعظیم کر مسلمان بھائیون کی اور بزرگ قدر کر صلحا کو اور توقیر کر نیکون کی اور سلوک کر ہمسایے سے اور نہ ہمراہ چل بدکارون کے اور داخل ہو جنت مین بلاحساب وبلا عذاب کے یہ وصیت اللہ کی ہی طرف میرے اور وصیت میری طرف تیرے ٭ مِن معالم و درمنثور ٭

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝

اور یاد کر اوس دن کو کہ اوٹھاویگا خدا ان سبکو اکٹھا پھر فرماویگا فرشتون کو آیا یہ تمکو عبادت کرتے تھے ٭ فتح ٭ اور جسدن جمع کریگا اون سبکو پھر کہیگا فرشتون کو یہ لوگ تھے تمکو پوجتے ٭ موضح ٭ تفسیر ٭ یہ استفہام تقریری ہی اور خطاب ہی ملائکہ کو اور منظور ہی قائل کرنا کفار کا مانند فرمانے اللہ تعالی کے حضرت عیسیٰ کو ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ پس تبری کرینگے اونسے فرشتے ٭ مِن معالم ٭ اور یہ پوجنے والے ملائکہ کے بنو ملیح خزاعہ مین سے تھے اور یہ سوال

نفاق اسراف اور تنگی ۱۲ ... فی سبیل اللہ ... عوض ... ۱۲ منہ ... ولداری ... ضعیف ... سر ناآیدن ۱۲ منہ ... بشارت اعمال ۱۲ منہ ... یعنی ... زنا کا ارادہ کرے تو ... یقین ... اوس سے ۱۲ منہ ... یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ۱۲ ... کہا تھا لوگون کو کہ پکڑو مجھکو اور میری مان کو معبود ۱۲

واسطے تفریع مشرکون کے اور قطع طمع اونکی کے شفاعت ملائکہ کے سے ہی اور اسکو استفہام تقریر یہ کہتے ہین اور آیت وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ مین پہلے اسی سورت مین گذرا ہی کہ ملائکہ اور اور کوئی شافع اور مشفع اور مشفوع سوائے اذن حق کے نہین ہو سکین گے اور اسی لیے ملائکہ ان کفار سے بیزار ہو کر کہین گے سبحانک الخ ١٢ مح

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ج بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَکْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○

فرشتے کہین گے پاکی ہی تجکو تو کارساز ہمارا ہی سوائے انکے بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی عبادت ملائکہ بسبب وسوسۂ شیاطین کے تھی پس گویا عبادت شیاطین کی کی اکثر انکے یعنی انسان کے یا کفار کے ساتھ دیوون کے اعتقاد رکھتے ہین ✣ فتح ✣ وہ بولے پاک ذات ہی تیری ہم تیری طرف ہین نہ اونکی طرف پر پوجتے تھے جنون کو یہ اکثر اونھین پر یقین رکھتے ہین ✣ مو ✣ تفسیر ✣ انت ولینا جو فرمایا تحقیق اسکی یہ ہی کہ موالات خلاف ہی معادات کے اور وہ مفاعلہ ہی ولی سے بمعنی قرب کے اور ولی واقع ہوتا ہی موالی اور موالی دونون کے اور معنی یہ ہین کہ تو ہی ہی ایسا کہ موالات کرین ہم تجسے نہ اونسے اسلیے کہ نہین ہی موالات درمیان ہمارے اور درمیان اونکے پس بیان کی اونھون نے ساتھ اثبات موالات اللہ کے اور معادات کفار کے برآت اپنی راضی ہونے سے ساتھ پوجنے لوگون کے اونکو اسلیے کہ جو ہوگا اس صفت پر ہوگا حال اوسکا منافی اسکے ۱۲ بلکہ یہ عبادت کرتے تھے دیوون کو یعنی شیاطین کی اطاعت کرتے تھے بیچ عبادت غیر اللہ کے یا داخل ہوتے تھے شیاطین بتون کے اندر جسوقت کہ وہ پوجے جاتے تھے پس عبادت کیے جاتے تھے ساتھ پوجنے بتون کے یا بناتے تھے اونکے لیے شیاطین صورتین ایک قوم کی جنات مین سے اور کہتے تھے یہ صورتین فرشتون کی ہین پس پوجا انکو ✣ مدا ✣

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ط وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ ○

پس آج کے دن نہین طاقت رکھیگا بعض تمہارا واسطے بعضون کے نفع پونہچانے کی اور نہ ضرر پونہچانے کی اور فرماوین گے ہم ستمگارون کو کہ چکھو عذاب اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے اوسکو یعنی دنیا مین ✣ فتح ✣ سو آج تم مالک نہین ایک دوسرے کے بھلے کے نہ برے کے اور کہین گے ہم اون گنہگارون کو چکھو تکلیف اوس آگ کی جسکو تم جھوٹ بتاتے تھے ✣ مو ✣ تفسیر ✣ نفع پونہچانے کی الخ اسلیے کہ حکم اوس دن مین فقط اللہ ہی کا ہوگا نہین مالک ہوگا اوسمین کوئی منفعت کا اور نہ مضرت کا کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا اور ثواب دینے والا اور عذاب دینے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا خلاف حال دنیا کے کہ جو دار تکلیف ہی اور لوگ اوسمین مخلّی بالطبع ہین آپس مین ضرر بھی پونہچاتے ہین اور نفع بھی اور مراد یہ ہی کہ نہین ہی کوئی ضرر پونہچانے والا اور نہ نفع پونہچانے ۱۲ الا مگر وہی پھر ذکر کی سزا ظالمون کی ساتھ قول اپنے کے ونقول الخ ✣ مدا ✣ تنبیہ ✣ بھائیون خیال تو کرو جب ملائکہ اور حضرت عیسی علیہم السلام سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہی کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بھی کہ جنکی قبرون کو بعضے پوجتے ہین اور جنکو بعضے حاجت روا اور مشکل کشا جانتے ہین اور جنکے نام کے تعزیے اور مینڈھیان بناکر پوجتے ہین اور جنکے نام کی بیڑیان بدھیان بیٹھاتے ہین اور جنکی چوٹیان رکھتے ہین وغیر ذلک انواع شرک کرتے ہین پس یہ دوستی اونکی ہرگز نہین ہی بلکہ حقیقت مین دشمنی ہی اونکی کہ اون بزرگوارون رحمہم اللہ کو میدان محشر مین ایک طرح کا رنج دین گے عیاذًا باللہ منہ ۱۲

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّکُمْ عَمَّا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُکُمْ ج وَقَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّآ اِفْکٌ مُّفْتَرًی ط وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری روشن یعنی قرآن کہتے ہین آپس مین نہین ہی یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک مرد کہ

هم کانوا یعبدون الشیاطین ١ / بعبادۃ الملائکۃ / پوجتے ہین ای یطیعون الجن ٣ / معادات ٣ / باہم دشمنی داشتن ١٢ / موالی ٤ / دوست و قریب ١٢ / موالی قریب ٥ / دوست رکھنے والا ١٢ / کہ اللہ کو دوست رکھتا ہوگا اور اونکو دشمن وہ کیونکر راضی ہوگا / اونکے بعضے ساتھ ٦ / شفاعت کے ١٢ / ساتھ ٧ / عذاب کے ١٢ / بقیع العبادۃ ٨ / ہمیشہ بطور ١٢ / ونقول ٩ / عطف علی لا یملک ١٢ / ونقول الذین ١٠ / کفروا ای وقالوا / والمدلول علیہ / انکار عظیم وتعجیب بلیغ / مدا

چاہتا ہی کہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ پوجتے تھے باپ تمہارے اور کہتے ہین نہین ہی یہ قرآن مگر جھوٹ باندھلیا ہوا اور کہتے ہین کافر سخن راست کو یعنی قرآن کو یا سارے امر نبوت کو جسوقت کہ آتا ہی انکے پاس یعنی اور عاجز ہوتے ہین یہ اوسکے مثل کے لانے سے نہین ہی یہ سحر ظاہر ✦ **فتح** ✦ اور جب پڑھی جاوین اون پاس ہماری آیتین کھلی کہین اور نہین یہ ایک مرد ہی کہ چاہتا ہی روک دے تمکو اونسے جنکو پوجتے رہے تمہارے باپ دادے اور کہین اور نہین یہ جھوٹ ہی باندھلیا اور کہتے ہین منکر ٹھیک بات کو جب پہونچے اون تک اور نہین جادو ہی صریح ✦ **مو**

وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ۝

اور نہین دین ہمنے مشرکین عرب کو کتابین کہ پڑھین اونکو یعنی اونمین دلیل ہو اوپر صحت شرک کے اور نہین بھیجا ہمنے طرف انکے پہلے تیرے کوئی ڈرانے والا ✦ **فتح** ✦ اور ہمنے دی نہین اونکو کچھ کتابین جنکو پڑھتے ہین اور بھیجا نہین ان پاس تجسے پہلے کوئی ڈرانے والا ✦ **مو** ✦ **تفسیر** کہ ڈراوے اونکو ساتھ عذاب کے تاکہ نہ شرک کرین پس چاہیے کہ غنیمت جانین اسکو پھر ٹرکا دیا اونکو اونکے جھٹلانے پر ساتھ قول اپنے کے ✦ **مل**

وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝

اور جھٹلایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور یہ مشرک نہین پہونچے ہین دسوین حصے کو اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلے لوگون کو پس جھٹلایا اوںھون نے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ✦ **فتح** ✦ اور جھٹلایا ہی انسے اگلون نے اور یہ نہین پہونچے دسوین حصے کو جو ہمنے اونکو دیا تھا پھر جھٹلایا میرے بھیجون کو تو کیا ہوا انکار میرا ✦ **مو** ✦ **تفسیر** ✦ پہلے انسے تھے یعنی جھٹلایا اگلی امتون نے مانند قوم عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور قوم لوط وغیرہم کے رسولون کو جیسے کہ یہ تجکو جھٹلاتے ہین اور اوس چیز سے کہ دی تھی ہمنے اگلی امتون کو یعنی قوت اور نعمت اور درازی عمر کی اور کثرت اموال اور عذاب میرا یعنی اگلے جھٹلانے والون کے لیے حاصل یہ کہ عاد اور ثمود وغیرہ نے باوجود اوس قوت اور نعمت کے کہ رکھتے تھے جب میرے رسولون کو جھٹلایا میرے عذاب سے ہلاک ہوئے تو اہل مکہ کہ دسوان حصہ بھی اگلون کی قوت و نعمت مین سے نہین رکھتے ہین کیون عذاب کرنے اور ہلاک کرنے میرے سے نہین ڈرتے ہین اور تیرے جھٹلانے سے ای محمدؐ اور قرآن کے جھٹلانے سے باز نہین آتے ہین ✦ **مل**

بحث ✦ اور مدارک کے حاشیے مین لکھا ہی کہ یہ جو قول اللہ تعالی کا ہی وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ اسمین چار قول ہین ایک تو یہ کہ نہین پہونچے اگلے لوگ عمل مین دسوین حصے اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے یعنی نہین عمل کیا دسوین حصے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے اور یہ قول حسن کا ہی اور دوسرا یہ کہ نہین پہونچے قریش دسوین حصے اوس چیز کو کہ دیے گئے اگلے قسم قدرت اور قوت اور مال سے کہا فقیہ نے کہ یہ جواب ہی اونکے قول کا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور یہ قول ابن زیاد کا ہی اور تیسرا یہ کہ نہین پہونچے اگلے لوگ دسوین حصے شکر اوس چیز کو کہ دی ہمنے اونکو نقل کیا یہ نقاش نے اور چوتھا یہ کہ نہین دیا اللہ نے اگلون کو دسوان حصہ اوس چیز کا کہ دی ہمنے امت محمدؐ کو قسم علم اور بیان اور حجت اور دلیل سے کہا ابن عباس نے پس نہین ہی کوئی امت بہت علم رکھنے والی آنحضرتؐ کی امت سے اور نہ کوئی کتاب بہت واضح البیان اونکی کتاب سے اور بعضون نے کہا اسکی تفسیر مین یہ کہ اگلون کی عمرین طویل ہوتی تھین ہزار ہزار برس کی سات سات سو برس کی اور مانند انکے پس خبر دی اللہ تعالی نے کہ اگلی امتین بہت طویل العمر ہوتین تھین تمہاری عمرین تو اونکی عمر کے دسوین حصے برابر بھی نہین جب وہ کفر و شرک سے ہلاک ہوئے تو تمہاری کیا حقیقت ہی ✦ **مل**

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ لَّكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۝

کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ ایک بات کے کہ کھڑے ہو واسطے خدا کے دو دو اور ایک ایک پھر تامل کرو تم

ع ۹ ۱۱

لغات: ع مجرد سخن راست؛ یعنی محمد ہی؛ عرب کے کوئی نبی؛ اور نہ اوتری کوئی کتاب اور نہ کوئی کتاب پڑھائی؛ معشار دسوان حصہ؛ کالمرباع والمعشار والربع؛ کان کفرتہ بعذاب منعبتہ؛ لانہ لما کان معنی قولہ و کذب الذین و فعل الذین من قبلہم التکذیب واقدموا علیہ جعل تکذیب الرسل مسببا عنہ وہو کقول القائل اقدم فلان علی الکفر فکفر بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مد؛ مثنی متفرقا معطوف مثنی تقوموا ۱۲ مد

کہ نہین ہی اس یار تمھارے کو کچھہ جنون نہین ہی وہ مگر ڈرانے والا واسطے تمھارے آگے آنے عذاب سخت کے سے ❊ فتح ❊ تو کہہ مین تو ایک ہی نصیحت کرتا ہون تمکو کہ اوٹھہ کھڑے ہوؤ اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر دھیان کرو اس تمھارے رفیق کو کچھہ سودا نہین یہ ایک ڈرانے والا ہی تمکو آگے آنے ایک بڑی آفت کے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ تقدیر اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کی ہی اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِخَصْلَةٍ وَّاحِدَةٍ اور اوسکو بیان کیا ساتھہ قول اپنے کے اَنْ تَقُوْمُوا الخ اور ارادہ کیا ساتھہ کھڑے ہونے اونکے کے اوٹھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اور متفرق ہونا اونکا اپنے مجمع مین سے کہ آنحضرت پاس تھا یا ارادہ کیا کھڑے ہونے سے قیام قصد کا طرف ایک شی کے نہ معنی حقیقی جو اوٹھنا اور کھڑے رہنا ہی اور معنی یہ ہین کہ مین تمکو نصیحت کرتا ہون ایک بات کی کہ اگر کروگے تم اوسکو تو پونہچوگے حق کو اور خلاصی پاؤگے کفر سے اور وہ یہ ہی کہ کھڑے ہوؤ واسطے اللہ کے یعنی خالص اوسی کی رضامندی کے لیے نہ واسطے حمیت اور تعصب کے بلکہ واسطے طلب حق کے پھر فکر کرو محمد ص کے امر مین اور اوس چیز مین کہ لیکر آیا ہی وہ یعنی قرآن و شریعت اور دو دو اور ایک ایک کے کھڑے ہونے کو اسلیے فرمایا کہ دو ہوتے ہین تو فکر کرتے ہین اور پیش کرتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے جو کچھہ کہ حاصل ہوا ہی اوسکی فکر سے اپنے یار پر اور دیکھتے ہین دونون اوسمین نظر صدق اور انصاف سے یہان تک کہ پونہچاتی ہی اون دونون کو نظر صحیح طرف حق کے اور اسی طرح ایک اکیلا فکر کرتا ہی اپنے نفس مین عدل و انصاف سے اور پیش کرتا ہی اپنی فکر کو اپنی عقل پر اور اونکو متفرق ہونے کو جو فرمایا کہ دو دو اور ایک ایک کھڑے ہون تو سبب اسکا یہ ہی کہ اجتماع مین تشویش خاطر ہوتی ہی اور مطلوب کو اچھی طرح سوچیا دیکھتا نہین اور کم ہوتا ہی اوسمین انصاف اور بہت ہوتا ہی تعصب و بے انصافی اور نہین سنتا ہی مگر نصرت مذہب کی اور معنی ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ کے یہ ہین کہ پھر فکر کرو پس جانوگے کہ نہین ہی تمھارے یار کو جنون اور آگے عذاب سخت کے وہ عذاب آخرت ہی اور یہ ہی مانند قول آنحضرت علیہ السلام کے بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر بیان فرمایا کہ وہ نہین مانگتا ہی مزدوری ڈرانے پر ساتھہ قول اپنے کے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ الخ اور مجاہد اور سدی اور ابن جریج سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ کہا ساتھہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یعنی نہین نصیحت کرتا ہون مین مگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے کی ❊ مل ❊ در منثور ❊ کچھہ جنون یعنی سودا کہ دعوی رسالت کا کرتا ہی بلکہ تم اول خلقت اوسکی سے امانت اور صدق اور کمال عقل اور حیا اور مروت اوسکی جانتے ہو ❊ بح ❊

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

کہہ جو کچھہ مانگا ہو مینے تمسے قسم مزدوری سے یعنی اپنے ڈرانے اور پونہچانے رسالت پر پس وہ واسطے تمھارے ہی یعنی بالکل مزدوری نہین مانگی مینے تمسے نہین ہی مزدوری میری مگر خدا پر اور وہ ہر چیز پر خبردار ہی ❊ فتح ❊ تو کہہ جو مینے تمسے مانگا تھا کچھہ نیگ سو تمھین کو پونہچے میرا نیگ ہی اللہ پر اور اوسکے سامنے ہی ہر چیز ❊ مو ❊ تفسیر ❊ پس وہ جانتا ہی کہ مینے نہین طلب کی مزدوری تمھاری نصیحت پر اور تمھارے بلانے پر اوسکی طرف مگر اوسی سے ❊ مل ❊

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی علم غیب سے وحی راست کو وہ پروردگار جاننے والا پوشیدہ کا ہی ❊ فتح ❊ تو کہہ میرا رب پھینکتا جاتا ہی سچا دین یعنی اوپر سے اوتارتا ہی وہ جاننے والا چھپی چیزین ❊ مو ❊ تفسیر ❊ معنی يَقْذِفُ بِالْحَقِّ کے یہ ہین کہ ڈالتا ہی اور اوتارتا ہی وحی طرف انبیا کے ❊ مل ❊ اسراک ❊

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ○

کہہ آیا سخن راست اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل اور نہ دوبارہ پیدا کریگا ❊ فتح ❊ تو کہہ آیا دین سچا اور جھوٹ کو

قال عطف بیان لواحدۃ ... ان تقوموا فی محل الجر ... والمراد من القیام القیام الذی ہو ضد الجلوس وانما ہو قیام الامر الذی ہو طلب الحق ... تقدیرہ ای شی سالتکم من اجر ... و معناہ نفی السوال والاجر ... لبیان ... التعذب ... لمعنی الالقاء ... و ان القذف ... علام الغیوب ... والاعادۃ ... من المسالک

نہ پہلا اور نہ دوسرا ٭ **موضح تفسیر** ٭ جاء الحق کے معنی ہین آیا حق یعنی اسلام یا قرآن وما یبدئ الباطل وما یعید کے معنی
ہین جاتا رہا باطل اور ہلاک ہوا اور معنی سبکے یہ ہوئے آیا حق اور ہلاک ہوا باطل مانند قول اللہ تعالی کے جاء الحق وزہق
الباطل اور ابن مسعود رض سے ہی کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین اور گرد خانۂ کعبہ کے بت تھے پس شروع کیا آنحضرت نے
کہ لگاتے تھے اونپر لکڑی نبعہ کی کہ نام ایک درخت کا ہی اور فرماتے تھے جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔
جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید اور بعضون نے کہا کہ باطل بت ہین اور بعضون نے کہا ابلیس اس لیے کہ وہ صاحب
باطل ہی یعنی نہین پیدا کرتا ہی شیطان اور نہ بت کسیکو اور نہ مرنے کے بعد اوٹھاوینگے پس پہلی بار پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد
اوٹھانے والا وہ اللہ ہی ہی اور جب کہا کفار نے آنحضرت کو کہ تو گمراہ ہوگیا بسبب ترک کرنے دین باپ دادون اپنے کے فرمایا اللہ تعالی نے ٭ **ف**

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝

کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہون مین اوپر نفس اپنے کے یعنی گناہ میری گمراہی کا میری جان پر ہی اور اگر
راہ پاؤن مین پس بسبب اسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی طرف میرے پروردگار میرا یعنی قرآن وحکمت تحقیق وہ سننے والا نزدیک ہی ٭ **فتح**
تو کہہ اگر مین بہکا ہون تو یہی کہ بہکون گا اپنے برے کو اور اگر مین سوجھا ہون تو اوس سبب سے کہ وحی بھیجتا ہی مجکو میرا رب وہ
سنتا ہی نزدیک ٭ **موضح تفسیر** ٭ اگر گمراہ ہو جاؤن مین الخ یعنی اگر لغزش قدم ہو مجکو تو مجھسے ہی اور ضرر اوسکا مجپر ہی اور اگر
راہ پاؤن تو بسبب رہنمائی اوسکی کے ہی ساتھ وحی بھیجنے کے طرف میرے سننے والا ہی یعنی اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین تمھارے لیے
نزدیک ہی مجسے اور تمسے جزا دیگا مجکو اور جزا دیگا تمکو ٭ **مص**

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ
التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝

اور تعجب کرے تو اگر دیکھے تو جب گھبراوین پس نہو عذاب سے خلاص ہونا اور پکڑے جاوین ہر جانب نزدیک سے یعنی پکڑے جاوین ساتھ
آسانی کے اور کہین اوس وقت ایمان لائے ہم ساتھ قرآن کے اور کہان سے ہو اونکو ہاتھ مین لانا ایمان کا جاے دور سے یعنی
محال ہوا ٭ **فتح** ٭ اور کبھی تو دیکھے جب یہ گھبراوین گے پھر بھاگے نہین بچتے اور پکڑے آئے نزدیک جگہ سے اور کہنے لگے ہمنے اسکو
یقین مانا اور اب کہان انکا ہاتھ پہونچ سکتا ہی دور جگہ سے یعنی ایمان لانے کا وقت نرہا ٭ **موضح تفسیر** ٭ جب گھبراوین
یعنی وقت اوٹھنے کے قبرون سے یا نزدیک مرنے کے یا دن بدر کے اور فلا فوت کے معنی ہین پس نہین ہوگی جگہ بھاگنے کی یا تقدیر
اسکی یہ ہی فلا فوت لہم منا یعنی پس نہین بھاگ سکین گے ہمسے اور مراد مکان قریب سے موقف ہی طرف دوزخ کے جب کہ اوٹھائے
جاوین گے قبرون سے یا پشت زمین سے طرف پیٹ اوسکے کے جبکہ مرینگے یا زمین کے پیٹ سے طرف پشت اوسکی کے جبکہ نکلین گے
قبرون سے یا صحراے بدر سے طرف کنوین بدر کے اور جہان کہ ہون گے پس وہ اللہ سے قریب ہی ہین نہین بھاگ سکین گے
اوس سے اور کہین گے جبکہ دیکھین گے عذاب وقت جانکنی کے اور بعضون نے کہا وقت بعث کے اور معنی تناوش کے ہین
ہاتھ مین لانا یعنی کیونکر ہاتھ مین لاوین گے ایمان و توبہ حال انکہ بعید ہوئے اونسے مراد یہ ہی کہ ایمان و توبہ قبول ہوتے اونسے دنیا مین
اور اب جاتی رہی دنیا اور دور پڑے آخرت سے اور ابن عباس رض سے ہی کہ سوال کرین گے کافر پھرنا طرف دنیا کے اور کہان ہوگا
اونکے لیے پھرنا طرف دنیا کے مکان بعید سے یعنی آخرت سے طرف دنیا کے ٭ **مص** ٭ **معا** ٭

وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝

اور حال انکا کافر تھے ساتھ قرآن کے پہلے اس سے اور ڈالتے ہیں یعنی گمان میں ڈالتے تھے بن دیکھے مکان دور سے ✤ **فتح** ✤ اور پھینکتے تھے بن دیکھے نشانے پر دور جگہہ سے ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ کافر تھے ساتھ قرآن کے اور بعضوں نے کہا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے اس سے یعنی پہلے اس سے کہ دیکھیں عذاب اور احوال قیامت کے اور معنی ویقذفون بالغیب کے یہ ہیں کہ تھے کلام کرتے ساتھ غیب کے یعنی غائب چیز میں کلام کرتے تھے کہ کہتے نہیں ہی بعث اور نہ حساب اور نہ جنت اور نہ دوزخ اور مکان دور سے کہ دور ہی صدق سے یا حق سے اور صواب سے ویقذفون بالغیب الخ سے مراد ہی کہنا انکا رسول اللہ کے حق میں شاعر ساحر کذاب اور یہ کلام کرنا ساتھ غیب کے اور امر پوشیدہ کے اسلیے ہی کہ نہیں دیکھا تھا انھوں نے حضرت سے سحر اور نہ شعر اور نہ جھوٹ اور لائے اس غیب کو جہت بعیدہ سے کہ دور ہی حال انکے سے اسلیے کہ بعید تر چیز اوس چیز سے کہ لائے اوسکو آنحضرت سحر اور شعر ہی اور بعید تر چیز انکی عادت سے کہ معروف ہی درمیان انکے اور تجربہ کی گئی ہی جھوٹ ہی کہا مجاہد نے یعنی بہا کہتے ہیں آنحضرت کو ساتھ ظن کے نہ یقین کے اور وہ بڑا کہنا یہ ہی کہ کہتے تھے آنحضرت کو شاعر ساحر کاہن اور معنی غیب کے دیکھا نہیں ہی اسلیے کہ غائب ہی علم اوسکا اونسے اور مراد مکان بعید سے دور ہونا اونکا ہی جاننے اوس چیز کے سے کہ کہتے تھے اور معنی یہ ہیں کہ برا کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں جانتے اوس جگہہ سے کہ نہیں جانتے ✤ **معالم** ✤

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ○

اور جدائی ڈالی گئی درمیان انکے اور درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے جیسا کیا گیا تھا ساتھ مانندون انکے کے یعنی کفر میں پہلے اس سے تحقیق یہ تھے شک قوی میں ✤ **فتح** ✤ اور اٹکاؤ پڑگیا اونمیں اور جو انکا جی چاہے اون میں جیسا کیا گیا ہی انکی راہ والوں سے پہلے وہ تھے دھوکے میں جو چین نہ لینے دیتا ✤ **موضح** ✤ **تفسیر** ✤ درمیان اوس چیز کے کہ چاہتے تھے کہ وہ نفع دیتا ایمان انکا ہی اوس دن اور نجات ہوتی بسبب اوسکے دوزخ سے اور مطلب یاب ہونا ساتھ بہشت کے یا پھر لوٹنا طرف دنیا کے جیسا کہ نقل کیا اللہ تعالی نے حال انکا ارجعنا نعمل صالحا اور یہ افعال جو ذکر کیے گئے یعنی فزعوا اور اخذوا اور حیل سب ہین صیغے ماضی کے اور مراد انسے استقبال ہی یعنی زمانہ آیندہ قیامت وغیرہ میں یون ہوگا اور ماضی لائے واسطے تحقیق وقوع انکے کے یعنی ضرور یہ باتیں ہونگی انکے وقوع میں کچھ شبہہ نہیں گویا ہو چکیں ہیں اور ساتھ مانندون انکے کے یعنی جیسے اور کافر کہ تھے مانند انکے کفر میں اگلے زمانے میں انکا ایمان و توبہ نہ قبول ہوئی وقت جانکنی کے ویسے ہی آنحضرت کے وقت کے کفار کے ساتھ معاملہ کیا جاویگا بیچ شک کے یعنی امر رسول میں اور بعث میں اور یہ رد ہی اونپر کہ کہتے ہیں کہ اللہ نہیں عذاب کرتا شک پر ✤ **معالم** ✤ اور بعضوں نے کہا کہ مایشتہون سے مراد نعمتیں دنیا کی اور زینت اوسکی مراد ہی چنانچہ روایت کی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وحیل بینہم وبین مایشتہون کہ کہا اونھون نے کہ تھا ایک شخص بنی اسرائیل میں سے غنی کہ کشایش مال کی دی تھی اللہ نے اوسکو پس مرا وہ اور اوسکے مال کا وارث ہوا اوسکا بیٹا بدکار پس اوس مال کو اللہ کے گناہوں میں خرچ کرنے لگا یعنی شراب خواری زناکاری وغیرہ میں پس جب دیکھا اوسکے چچاؤن نے تو آئے وہ اوس نوجوان کے پاس اور غصہ اور ملامت کی اوسپر پس تنگدل ہوکر بیچ ڈالی اوس جوان نے اور بیچی زمین اپنی بعوض نقدی کے پھر کوچ کیا وہان سے اور پونہچا ایک چشمے پر کہ خوب جاری تھا پس خرچ کیا اوسمیں مال اپنا کہ بنایا ایک محل اوسمین پس ایک روز وہ بیٹھا تھا کہ ناگہان اوڑلائی اوسکے پاس ہوا ایک عورت کو کہ نہایت خوب صورت تھی وہ اور بہت خوشبو آتی تھی اوسمین سے پس کہا اوس عورت سے کہ کون ہی تو اے بندے اللہ کے اوسنے کہا کہ میں ایک شخص ہون بنی اسرائیل میں سے کہا اوسنے

کہ تیرا ہی ہے یہ محل اور یہ مال اوسنے کہا ہان کہا اوس عورت نے کہ تیرے بیوی بھی ہے اوسنے کہا نہین کہا اوسنے کہ پھر
کیونکر گوارا ہوتا ہی تجھے عیش اس حال مین کہ تیرے بیوی نہین ہی اوسنے کہا کہ حال تو یہی ہے جو مینے بیان کیا پس آیا
تیرے لیے خاوند ہی اوسنے کہا نہین پس کہا اوس شخص نے کہ آیا تجکو رغبت ہی اسکی کہ نکاح کرون مین تجسے اوسنے کہا
کہ مین ایک عورت ہون رہنے والی مسافت ایک کوس بھر کی تجسے پس جب کل ہووے تو توشہ راہ لے ایک دن کا اور آمیرے پاس اور
اگر دیکھے تو اپنی راہ مین کچھ دہشت کی چیز تو ڈرنا نہین پس جب کل ہوئی تو توشہ راہ لیا اوسنے ایکدن کا اور چلا پس پونہچا طرف
ایک محل کے اور کھٹکھٹایا دروازہ اوسکا پس نکلا طرف اوسکے ایک جوان کہ بہت خوبصورت تھا اور خوب خوشبو آتی تھی اوسمین سے
پس کہا اوسنے کہ کون ہے تو ای بندے اللہ کے کہا اسنے کہ مین اسرائیلی ہون اوسنے کہا کہ پھر کیا حاجت ہے تیری اسنے کہا کہ بلایا تھا
مجکو اس محل کی مالکہ نے اپنے پاس کہا اوسنے کہ سچ کہا تونے پس آیا دیکھی تونے اپنی راہ مین کوئی ڈرانی چیز اوسنے کہا ہان دیکھی تھی اور
اگر نہ خبر دی ہوتی اوس عورت نے مجکو کہ تو ڈرنا نہین تو البتہ ڈرتا مین اوس چیز سے کہ دیکھی مینے پھر بیان کرنا شروع کیا اسنے کہا کہ
مین آتا تھا کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک راہ اوسمین مینے دیکھی ایک کتیا مونہہ کھولے ہوئے پس ڈرا مین پھر جست کر گروہ مجسے آگے
نکل گئی پھر جو مین اوسکے پیچھے پونہچا تو دیکھا کہ پلّے اوسکے اوسکے سینے پر بول رہے ہین کہا اوس جوان نے کہ تو نہین پائیگا اسکو یہ ہوگا
اخیر زمانے مین کہ بیٹھین گے لڑکے بڈھون کے ساتھ پھر غالب آوین گے وہ اوپر اونکی مجلس مین اور رہبر جاکر سنیگے اونکی باتون کا کہا اوسنے پھر آگے
چلا مین یہان تک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو ایک اور راہ اور دیکھین مینے اوسمین سو بکریان بھری ہوئی تھنون کی اور ناگہان اونمین
ایک بکری کا بچہ ہی کہ دودھ پیتا پھرتا ہی اونکا پھر جو آتا ہی لونکے پاس گمان کرتا ہی کہ مینے نہین چھوڑا دودھ کچھ بھی پس کھولتا ہی مونہ
ڈھونڈھتا ہی اور دودھ کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا آخر زمانے مین ایک بادشاہ کہ جمع کریگا سب لوگون کی نقدی
یہان تک کہ جب گمان کریگا کہ مینے کچھ نہین چھوڑا کھولیگا مونہہ طلب کریگا اور مال کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ معلوم ہوئی
مجکو اور راہ ناگہان دیکھے مینے درخت پس خوش لگی مجکو ٹہنی ایک درخت کی اونمین سے کہ تر و تازہ تھی پس چاہا مینے کاٹنا اوسکا
پس پکارا مجکو ایک اور درخت نے کہ ای بندے اللہ کے مجھمین سے لے یہان تک کہ پکارا مجکو سب درختون نے کہ ای بندے
اللہ کے ہم مین سے لے کہا اوس جوان نے کہ نہین پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ کم ہونگے مرد اور بہت ہونگی عورتین یہان تک کہ مرد
البتہ خواستگاری کریگا ایک عورت سے پس بلاوین گی اوسکو دس بیس عورتین اپنی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ناگہان
معلوم ہوئی مجکو اور راہ پس ناگہان دیکھا مینے ایک شخص کو کہ کھڑا ہی ایک چشمے پر چلّو بھر بھر کر دیتا ہی ہر شخص کو پانی مین سے
پس جب متفرق ہوئے لوگ اوسکے پاس سے ڈالا اپنی زمین مین پانی پس نہ ٹھہرا اوسکی زمین مین پانی مین سے کچھ کہا اوسنے نہین
پائیگا تو اسکو یہ ہوگا اخیر زمانے مین کہ واعظ تعلیم کریگا لوگون کو علم پھر مخالفت کریگا اونکی کہ رجوع کریگا اللہ تعالی کے
گناہون کی طرف کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ جب معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون ایک گائے اور لوگ پکڑے ہوئے
ہین ہاتھہ پانون اوسکے اور ایک شخص پکڑے ہوئے ہی سینگ اوسکے اور ایک شخص دُم پکڑے ہوئے ہی اوسکی اور ایک شخص سوار
ہی اوسپر اور ایک شخص دودھ دوہ رہا ہی اوسکا پس کہا اوسنے کہ گائے دنیا ہی اور جو اوسکے ہاتھ پانون پکڑے ہوئے تھے پس وہ کم رتبہ
ہین بہ نسبت اوسکے کہ جو اوپر اوسکے ہی یعنی طالب دنیا اور جو کہ سینگ پکڑے ہوئے تھا پس وہ تنگ دست ہی کہ تدبیر اپنی معاش کی کر رہا
ہی اور جو کہ دُم پکڑے ہوئے تھا اوسکی پس اوس سے پیٹھ پھیری ہے دنیا نے اور جو کہ سوار تھا اوسپر پس اوسنے ترک کیا ہی دنیا کو اور
جو کہ دودھ دوہتا ہی اوسکا پس وہ خوش حال و عیش چاہے ہین کہا اسنے پھر آگے چلا مین یہان تک کہ ایک راہ اور معلوم ہوئی مجکو

دیکھتا ہون کہ ایک شخص خوش بیٹھا ہوا ہی کنوین پر جب نکالتا ہی ڈول ڈالتا ہی اوسکو حوض مین پھر جا پڑتا ہی اوس کنوین مین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ رد کیے ہین اللہ نے اوسکے عمل نیک اوسکے پس نہین قبول کیے جاتے ہین وہ کہا اوسنے پھر آگے چلتا ہون یہانتک کہ معلوم ہوتی ہی مجکو اور راہ ناگہان دیکھتا ہون ایک شخص کو کہ ڈالتا ہی بیج زمین مین پھر کاٹتا ہی زراعت پس ناگہان دیکھتا ہی کہ بہت اچھے گیہون ہین کہا اوسنے کہ یہ شخص ہی کہ قبول کیے اللہ نے عمل نیک یعنی تخم پاکیزہ اوسکے کہا اوسنے پھر آگے چلا مین یہانتک کہ ناگہان معلوم ہوئی مجکو اور راہ دیکھتا ہون کہ ایک شخص لیٹا ہوا ہی چت پس کہا اوسنے کہ ای بندے اللہ کے نزدیک ہو مجسے پس پکڑ ہاتھ میرا اور بٹھا مجکو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین بیٹھا مین جبسے کہ پیدا کیا ہی مجکو اللہ نے پس پکڑا مینے ہاتھ اوسکا پس اوٹھکر دوڑنے لگا اور چلا گیا یہانتک کہ نہین دکھائی دیتا تھا مجکو پس کہا واسطے اوسکے اوس جوان نے کہ یہ عمر تیری تھی کہ پوری ہوچکی اور مین ملک الموت ہون اور مین ہی تھا وہ عورت کہ آئی تھی تیرے پاس حکم کیا ہی مجکو اللہ نے تیری روح کے قبض کرنے کا اس مکان مین پھر لیجاینگے مجکو طرف آگ جہنم کے کہا ابن عباس نے پس اسمین اوتری ہی یہ آیت وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ اور روایت ہی ابن عمر کہ اونھون نے پیا ٹھنڈا پانی پھر روئے پس کہا گیا کہ کس چیز نے رلایا تمکو کہا اونھون نے کہ یاد کی مینے یہ آیت کتاب اللہ کی وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ پس جانا مینے کہ دوزخی نہین چاہین گے مگر پانی ٹھنڈا اور تحقیق فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ کہا بچاؤ تم اپنے تئین شک دریب سے اسلیے کہ جو مریگا شک پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا اور جو مریگا یقین پر اوسی پر اوٹھایا جاویگا ۔ معالم در منثور

سُورَۃُ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّخَمْسَۃُ رُکُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ ملائکہ ہی اسلیے کہ اول ہی سورت مین ذکر ملائکہ کا آیا ہی اور سورۂ فاطر بھی کہتے ہین واسطے مذکور ہونے لفظ فاطر کے ابتدا مین اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسکی پینتالیس اور کلمات اسکے سات سو ستتر ۷۷۷ اور حروف اسکے تین ہزار ایک سو تیس ۳۱۳۰ اور رکوع اسکے پانچ اور نزول اس سورت کا بعد سورۂ فرقان کے ہی اور اسکو بعد سورۂ سبا کے اسلیے لکھا کہ وہ بھی لفظ الحمد سے شروع ہوئی ہی اور یہ بھی اور دونون کو مناسبت باعتبار مقدار کے بھی ہی کہ دونون مقدار مین قریب قریب ہین اور بعضون نے کہا کہ ابتدا سورۂ فاطر جو حمد کر ہوئی اسکو مناسبت ہی اوپر کی سورت کے خاتمے سے یعنی وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ الخ سے کہ کافرون کی خرابی و تباہی جب اوس سورت کے اخیر مین مذکور ہو چکی تو گویا اسکی ابتدا مین اوسپر حمد کی جیسے کہ فرمایا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

سب تعریف واسطے اوس خدا کے ہی کہ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنانے والا فرشتون کو پیغمبر بنانے والا اونکو صاحب بازوؤن کا دو دو اور تین تین اور چار چار زیادہ کرتا ہی پیدایش مین جو کچھ چاہتا ہی تحقیق خدا سب چیز پر قادر ہی ۔ **فتح**

سب خوبی اللہ کو ہی جسنے بنا نکالے آسمان و زمین جسنے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے جنکے پر ہین دو دو اور تین تین اور چار چار بڑھاتا ہی پیدایش مین جو چاہے بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی ۔ **تفسیر** یہ بڑھاتا ہی یعنی چار سے زیادہ پر ہین بعضون کے

جبرئیلؑ کے چھ سو پر ہین ✽ صو ✽ اللہ تعالی نے حمد کی اپنی ذات پاک کی ازراہ تعلیم تعظیم کے اور فاطر السموٰت کے معنی ہین پہلے پہل پیدا کرنیوالا آسمانون کا کہ ویسے کسی نے نہین پیدا کیے تھے اوس سے پہلے کہا ابن عباسؓ نے کہ نہین جانتا تھا مین معنی فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے یہانتک کہ جھگڑتے آئے میرے پاس دو اعرابی ایک کنوین کے مقدمے مین پس کہا ایک نے اونمین سے اَنَا فَطَرْتُہَا یعنی مینے بنایا ہی اسکو پہلے پہل آور فرشتون کے پیغمبر بنانے سے مراد یہ ہی کہ وحی لاتے ہین انبیا علیہم السلام کے پاس آور صاحب بازوون کا دو دو الخ یعنی ملائکہ مین سے ایک جماعت ہی ہر ایک کے اونمین سے دو دو بازو ہین اور ایک جماعت ہی کہ اونکے تین تین بازو ہین اور شاید کہ تیسرا بازو پشت پر ہو درمیان مین دونون بازوون کے کہ بڑھاتا ہو اون دونون کی قوت اور ایک جماعت ہی کہ اونکے چار چار بازو ہین آور مراد ان عددون سے تعدد بازوون کا ہی حصر نہین ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جبرئیلؑ کے چھ سو بازو ہین اور بقول قتادہ اور مقاتل کے یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ سے مراد یہی زیادتی بازوون کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اس سے یہ کہ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش بازوون وغیرہ کے جو کچھ چاہتا ہی پس آیت مطلق ہے کہ شامل ہی ہر زیادتی کو بیچ پیدایش کے مانند طول قد اور اعتدال صورت اور تیزی کے عقل مین اور فصاحت کے زبان مین اور محبت کے بیچ قلوب مومنین کے اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ مراد زیادتی سے پیدایش مین صورت حسین ہی اور آواز خوش اور بال اچھے اور نمکینی آنکھون مین ✽ مل ✽ مجیح ✽

مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَہَا ج وَمَا یُمْسِکْ لا فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ ط وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ○

جو کچھ کہ کھولدیوے خدا واسطے لوگون کے رحمت سے پس کوئی بند کرنیوالا نہین ہی اوسکو اور جو کچھ کہ بند کرے پس کوئی کھولنے والا نہین ہی اوسکو بعد اوسکے یعنی غیر اوسکے اور وہ ہی غالب باحکمت ✽ فتحی ✽ جو کھولدے اللہ لوگون پر کچھ مہر تو کوئی نہین اوسکو روکنے والا اور جو روک رکھے تو کوئی نہین اوسکو بھیجنے والا اوسکے سوا اور وہی ہی زبردست حکمتون والا ✽ صو ✽ تفسیر ✽ رحمت سے مراد ہی رزق یا مینہ یا صحت یا غیر انکے کے اور انعامات پس کوئی بند کرنیوالا نہین یعنی کوئی نہین بند کر سکتا اوسکو بعد اوسکے یعنی بعد روکنے اوسکے کے اور معاذ سے روایت ہی بطریق مرفوع کے یعنی آنحضرتؐ سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا ہمیشہ ہی ہاتھ اللہ کا پھیلایا گیا اس امت پر جبتک کہ نہ نرمی کرین نیک انکے ساتھ بدون انکے کے اور نہ تعظیم کرین نیک اونکے بدکارون اونکے کی اور نہ مدد کرین قاری اونکے امرا اونکے کی اللہ تعالی کے گناہ پر پس جب کرین یہ کھینچ لیتا ہی اللہ تعالی ہاتھ اپنا اونسے آور مغیرہ بن شعبہ سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے ہر نماز کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰہُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ آور روایت کی ابن منذر نے عامر بن عبد القیس سے کہ کہا چار آیتین ہین کتاب اللہ سے جب پڑھتا ہون مین اونکو پس نہین پروا کرتا مین اوس حالت کی کہ صبح کرتا ہون مین اوسپر اور شام کرتا ہون مین یعنے کیسی ہی حالت گذرے مجھے کچھ پروا نہین ہوتی بہرحال خوش رہتا ہون مین اونکے مضمون کو دیکھ کر ایک تو یہ آیت ہی مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَہَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ اور دوسری یہ ہی وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ہُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ اور تیسری یہ ہی سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا اور چوتھی یہ ہی وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا اور وہ ہی غالب قادر کھولنے اور روک رکھنے پر اور باحکمت ایسا کہ کھولتا اور روکتا ہی اوس چیز کو کہ مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکے کھولنے اور روک رکھنے کو ✽ مل ✽ معا ✽

درمنثور ✽ تنبیہ ✽ بھائیون سوچو تو سہی یہان سے صاف ہی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کی بھلائی برائی کو

کوئی روک نہین سکتا اور اوسکے سوا کوئی مالک نفع وضر کا نہین پس اسوقت سے کہ جو بعضے مرد جاہل اور اکثر عورتین کہین سیتلا کے دنون مین سیتلا کو پوجنے لگتے ہین کہین کام اترے پر اللہ کے سوا اورون کی نذرین مانتے ہین کسی کسی کے نام کے بکرے وغیرہ ذبح کرتے ہین بڑے بڑے روزے مانتے ہین بزرگون کی قبرون پر جا کر کیا کیا خرافات کرتے ہین کہ حاجتین اونسے مانگتے ہین ناک گھسنیان کرتے ہین چلّے باندھتے ہین بھینٹین چڑھاتے ہین کہ ہماری مراد حاصل ہو پریون وغیرہ کے طبق دیتے ہین کوئی سید جلال بخاری کے کونڈے کرتے ہین اس نیت سے کہ برس دن تک چین امن سے ہین سے گے بعضے صحنک کرتے ہین شادی مین کہ اس سے پہلے پھولین گے بعضے گنج بھرتے ہین بچون کی سلامتی سکے بعضے فقیر و سپک بناتے ہین اماموں کے محرم مین بعضے چوٹیان رکھتے ہین کسی بزرگ کے نام کی بعضے بدھی بیڑی پہناتے ہین بچے جینے کے لیے کہین بچا ہونے کے وقت پر تڑ تڑ تڑ دن کے پیسے اوچھالتے ہین کہ بچا بچا صحیح سلامتی سے اوٹھین کوئی بچاخانے کے پرچھاوین سے بچتا کہ کچھ ضرر نہ پہنچے اور شادی غمی وغیرہ مین کیا کیا خرافات کرتے ہین کہان تک لکھیے یہ ساری باتین وہمیات و خبطیات اور شرک کی باتین ہین مسلمانون کو پرہیز ضرور ہے ان سے بڑا افسوس ہے کہ مسلمان کہلاوین اور کام مشرکون کے کرین امت مین ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اتباع کرین کنھیا بھوانی والون کا تمھین تو چاہیے کہ ہر امر مین رجوع اللہ ہی کی طرف کرو اور اوسی سے مدد چاہو ہر کام مین ہرگز کسیکو حاجت روا اور مشکل کشا نجانو کوئی کچھ نہین کرسکتا سوا اوسکے اور جو بات کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین ٹھکانا اوسکا ڈھونڈھو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین سوار تھا پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن پس فرمایا آپ نے کہ ای لڑکے اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰٓى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰٓى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ یعنی نگاہ رکھ حق اللہ تعالیٰ کا محفوظ رکھے گا تجکو نگاہ رکھ اللہ کو اور مراقب رہا ویگا اوسکو سامنے اپنے اور جب تو مانگا چاہے کچھ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد مانگا چاہے تو مدد مانگ اللہ ہی سے اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہووین نفع پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہون ضرر پونہچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین ضرر پونہچاوینگے تجکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہے اللہ نے تجھپر اوٹھالیے گئے قلم اور خشک کیے گئے صحیفے انتہی بھلا خیال تو کرو کہ اللہ جا بجا یہی فرماتا ہے کہ سوا میرے تمھارا کوئی کچھ نہین کرسکتا اور اوسکا رسول پیارا یہ کچھ فرماوے اور پھر تم نفع و نسر اپنا اورون سے ڈھونڈھتے پھرو جاگو خواب غفلت سے اور اپنے مولیٰ سے دھن لگاؤ اور اوسکے حبیب کی پیروی اختیار کرو تا قیامت مین شرمندگی نہ اوٹھاؤ آگے تم جانو تمھارا کام **شعر** ہمارا کام کہدینا تھا یارو

اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

ای لوگون یاد کرو نعمت اسکی اپنے پر کیا کوئی پیدا کرنے والا ہی سوائے خدا کے روزی دیتا ہی خدا تمکو جانب آسمان و زمین سے نہین ہے کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو **فتح** ای لوگون یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر کوئی ہی بنانے والا اللہ کے سوائے روزی دیتا تمکو آسمان و زمین سے کوئی حاکم نہین مگر وہ پھر کہان سے اولٹے جاتے ہو **مو** **تفسیر** یاد کرو یعنی ساتھ زبان اور دل کے نعمت اللہ کی اور وہ وہ ہے کہ جسکا بیان اوپر گذرا پھیلانا زمین کا مانند فرش کے اور بلند کر کھڑا کرنا آسمان کا

بغیر ستونون کے اور بھیجنا رسولون کا واسطے بیان کرنے راہ حق کے اور زیادتی پیدایش مین اور کھولنا رزق کے دروازون کا پھر آگاہ کیا اوپر سر نعمتون کے اور وہ یکتا ہونا منعم کا ہی ساتھ قول اپنے کے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ اور رزق آسمان کی طرف سے بسبب برسانے مینھ کے ہی اور زمین سے ساتھ انواع نبات کے اور کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی اس کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو توحید سے طرف شرک کے ÷ ھل ÷

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

اور اگر ساتھ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو پس تحقیق ساتھ جھوٹ کے نسبت کیے گئے ہین پیغمبر پہلے تجسے اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین سب کام ÷ **فتح** ÷ اور اگر تجکو جھٹلاوین تو جھٹلائے گئے کتنے رسول تجسے پہلے اور اللہ تک پہونچتے ہین سب کام ÷ **موضح** ÷ **تفسیر** ÷ اسمین تنبیہ کی اللہ تعالی نے قریش پر بسبب نہ ماننے اونکے اللہ کی آیتون کو اور بسبب جھٹلانے اونکے آیتونکو اور تسلی دی اپنے رسول کو کہ یہ معاملہ جھٹلانے کا کچھ تمھارے ہی ساتھ نہین ہوا ہی بلکہ اگلی امتون نے بھی رسولون کو جھٹلایا ہی اور اونھون نے صبر کیا ہی اور فتحیاب ہوئے ہین تم بھی صبر کرو فتحیاب ہوؤگے اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یہ کلام شامل ہی اوپر وعدہ و وعید کے کہ سب امور آخرت مین اوسی کی طرف رجوع ہووینگے اور ہر ایک مکذَّب[٥٢] اور مکذِّب[٥٣] کو جزا و سزا دیگا ÷ ھل ÷

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

ای لوگون تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھ بعث و جزا کے حق ہی یعنی ہونے والا ہی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو بہ نسبت خدا کے شیطان فریب دینے والا ÷ **فتح** ÷ ای لوگون بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی سو نہ بہکاوے تمکو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تمکو اللہ کے نام سے وہ دغاباز ÷ **موضح** ÷ **تفسیر** ÷ فریب نہ دے تمکو دنیا اور غافل نکر دے تمکو فائدہ اوٹھانا اور لذت حاصل کرنی ساتھ منافع دنیا کے عمل آخرت سے اور طلب کرنے اوس چیز کے سے کہ اللہ کے پاس ہی اور فریب نہ دے تمکو شیطان اسلیے کہ وہ ڈالتا ہی تمھارے دل مین جھوٹی آرزوئین اور کہتا ہی کہ اللہ بے پرواہ ہی تیری عبادت سے اور تیرے عذاب کرنے سے ÷ ھل ÷ **تنبیہ** ÷

سچ ہی اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت ہی الگ کر رکھا ہی اچھے اچھے لوگ انکے مکر و فریب سے لرزان ترسان رہتے تھے چنانچہ ایک عابد رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ اپنی مناجات مین یون دعا کیا کرتے تھے اِلٰهِي طُوْلُ الْاَمَلِ غَرَّنِيْ ÷ وَحُبُّ الدُّنْيَا اَهْلَكَنِيْ ÷ وَالشَّيْطَانُ الرَّجِيْمُ اَضَلَّنِيْ ÷ وَالنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ بِالسُّوْءِ عَنِ الْحَقِّ مَنَعَتْنِيْ ÷ وَقَرِيْنُ السُّوْءِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ اَعَانَنِيْ ÷ فَاَغِثْنِيْ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ÷ فَاِنْ لَّمْ تَرْحَمْنِيْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَرْحَمُنِيْ غَيْرُكَ[٥٥] ÷

سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود مقبول الٰہی ہونے کے ایسا اپنے تئین جانتے تھے اور لرزان اور ترسان رہتے تھے یہ نہین کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چٹھی لکھوالی کہ سب کچھ اپنے حق مین مباح سمجھنے لگے یعنی بعضے مولوی تو تاویلات باطلہ کرکر بہت سی حرام چیزون کو مباح سمجھتے ہین اور بعضے فقیر باقتضائے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزون کو اپنے لیے روا جانتے ہین کہ سب کچھ ہمارے ہی لیے پیدا ہوا ہی جو چاہو سو کھاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون حقہ چرس کھایا پیا کرو بھنگ بوزہ ڈھولک ستار سے عرفان حاصل کرو عیاذًا باللّٰہ منہ حقیقت مین تابع نفس امارہ کے ہو رہے ہین اور نام مولوی گری اور فقیری کو بدنام کیا ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہین **مثنوی** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ÷ پس بہر دستے نباید داد دست ÷ کار شیطان میکند نامش ولی ÷ گر ولی اینست لعنت بر ولی ÷ اور حضرت مجدد رحمہ اللہ نے کسی بزرگ کی نقل لکھی ہی کہ اونھون نے ابلیس کو دیکھا کہ فارغ البال بیٹھا ہی اونھون نے کہا ای ملعون تجکو ایسی فراغت کہان سے حاصل ہوئی اوسنے کہا کہ علما اسوقت کے میرے خلیفہ ہین گمراہ کرنے کے لیے مجھے حاجت نہین کسیکے گمراہ کرنے کی ۱۲

ل وسلی رسولہ ان لہ فی الانبیاء سلف قبلہ اسوۃ و ہنذا نکیر رسل ای رسل ذو عدد کثیر و اولو آیات و نذر و اہل اعمار طوال و اصحاب صبر و عزم و تقدیر الکلام و ان یکذبوک فتاس بتکذیب الرسل من قبلک لان الجزاء یتعقب الشرط ولو اجری علی الظاہر یکون الجزاء سابقا علیہ نزع فقد کذبت رسل من قبلک موضع فتاس استغناء بالسبب عن المسبب ای التکذیب عن التاسی ۱۲ مدارک

٥٢ مکذَّب جھٹلایا گیا یعنی نبی ۱۲

٥٣ مکذِّب جھٹلانے والا یعنی کافر ۱۲

٥٤ فی عجلو و امہال ۱۲ جلالین

٥٥ یا اللہ درازی آرزو زندگانی نے فریب دیا مجکو اور محبت دنیا نے ہلاک کیا مجکو اور شیطان مردود نے گمراہ کیا مجکو اور نفس برائیون کے حکم کرنے والے نے حق سے روکا مجکو اور ساتھی برے نے گناہ پر مدد کی میری پس فریاد کو پہنچ میری ای فریاد رس فریاد کرنے والون کے پس اگر نہ رحم کیا تو نے مجپر پس کون رحم کریگا مجپر سوا تیرے ۱۲

إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝

تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہی پس دشمن پکڑو اوسکو سوا اسکے نہیں کہ وہ بلاتا ہی لپنے تابعون کو تا ہون اہل دوزخ سے **فتح**

تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہی سو تم سمجھہ رکھو اوسکو دشمن وہ تو بلاتا ہی اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ ہو وین دوزخ والون مین **مو**

تفسیر دشمن ہی یعنی ظاہر العداوت کیا تمہارے باپ کے ساتھہ جو کچھہ کہ کیا اور تم معاملہ کرتے ہو اوس سے اونکا سا کہ جنکو علم نہو اوسکے حال کا پس پکڑو اوسکو دشمن اپنے عقائد مین اور افعال مین اور ہرگز نہ پائی جاوے تمسے مگر وہ چیز کہ دلالت کرے اوسکی دشمنی پر بیچ باطن وظاہر تمہارے کے پھر بیان فرمایا پوشیدہ کر امر اوسکا اور نسبت خطا کی کی اونکو کہ اتباع کیا ہی اوسکا طرح کہ غرض اوسکی اپنی جماعت کے بلانے مین یہہ ہی کہ پونہچاوے اونکو ہلاکت کی جگہہ مین ساتھہ قول اپنے کے انما یدعوا حزبہ الخ پھر کھولدیا پردہ پس بنا کیا تمام امر کو ایمان اور اوسکے ترک پر پس فرمایا **مل**

الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی عذاب سخت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اونکے لیے ہی بخشش اور ثواب بڑا **فتح**

جو منکر ہوئے اونکو سخت مار ہی اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا **مو** **تفسیر** وہ لوگ کہ کافر ہوئے الخ یعنی پس جسنے اطاعت کی اوسکی جس وقت کہ پکارا اوسنے پس اوسکے لیے عذاب سخت ہی اسلیے کہ ہوا اوسکے حزب یعنی تابعداروں سے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے الخ یعنی اور نہ اطاعت کی اوسکی اور نہ ہوئے اوسکے حزب سے بلکہ دشمنی رکھی اوس سے اونکے لیے مغفرت ہی اور اجر بڑا واسطے بڑا جہاد کرنے اونکے کے اور جبکہ ذکر کیا دونون فریق کا فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی علیہ السلام کو **مد**

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝

کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا مثل مومن صالح کے ہی پس تحقیق خدا گمراہ کرتا ہی جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسکو چاہے پس چاہیے کہ ہلاک نہو نفس تیرا اوپر اونکے از روے حسرت کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین **فتح** بھلا ایک شخص جو بھلی سمجھائے اوسکی برائی کیونکہ اللہ بھٹکاتا ہی جسکو چاہے اور سجھاتا ہی جسکو چاہے سو تیرا جی نہ جاتا رہے اونپر پچتا پچتا کر اللہ کو معلوم ہی جو کرتے ہین **مو** **تفسیر** تقدیر اسکی یہہ ہی کیا وہ شخص کہ آراستہ کیا گیا اوسکے لیے عمل بد اوسکا پس اوسکو اچھا دیکھا بسبب آراستہ کر دکھانے شیطان کے مانند اوسکے ہی کہ نہین آراستہ کیا گیا اوسکے لیے پس گویا کہ آنحضرت نے کہا لا یعنی برابر نہین اوسپر فرمایا اللہ تعالی نے فان اللہ یضل الخ **مل** یعنی کافر فاسق مانند مومن اور صالح کے نہین ہین اور نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور اور اہل مکہ کے مشرکون کے ہی کہ شرک کو اچھا جانتے تھے اور بعضے بیچ حق خوارج اور بدعتیون کے ہی اور حسرت کہتے ہین شدت غم کو اوپر فوت ہونے کسی امر کے اور معنی یہہ ہین کہ نہ غم کر تو بسبب کفر اونکے کے اور ہلاک اونکے کے اگر ایمان نہ لاوے اور اللہ جانتا ہی الخ یہہ وعید ہی اونکے لیے ساتھہ عذاب کے اوپر افعال بد اونکے کے **مل** **معا** **تنبیہ** اس سے معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کافرون کا کام ہی اور یہی عقیدہ ہی اہل سنت کا کہ جو کوئی حرام قطعی کو حلال جانے اور حلال قطعی کو حرام وہ کافر ہو جاتا ہی پس مومن کو چاہیے کہ برے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اوسکو اور اچھا کام کر کر خوش ہو کہ اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت ایمان کی فرمایا ہی ابو امامہ روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی علامت صحت ایمان کی

ع ١٣

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَاتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَاتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جب خوش کرے تجکو نیکی تیری اور بد دل و غمگین کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو شخص دوست رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ ہی کے لیے اور دشمن رکھے اور برا جانے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ کے لیے اور دیوے خالصۃً للہ اور نہ دیوے خالص اوسی کی رضا کے لیے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اپنا آب آگے دہان سے کفار کی اور ایک بد اعتقادی بیان فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ ایسے احمق ہیں کہ اکثر ہماری قدرت دیکھتے ہیں اور پھر ہمکو عاجز جانتے ہیں مرے کے بعد جلانے سے ؀

وَاللّٰهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ وہ ہی کہ بھیجین ہوائین پس اوٹھایا اون ہواؤن نے ابر کو پس روان کیا ہمنے ابر کو طرف شہر مردہ کے یعنی خشک کے کہ نہو روییدگی اوسمین پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوس ابر کے زمین کو بعد مردہ ہونے اوسکے کے یعنی خشک ہونے اوسکے کے یعنی اوگائی ہمنے اوسمین زراعت و گھانس اسی طرح ہوگا اوٹھنا مردون کا ؛ فتح ؛ اور اللہ ہی جسنے چلائین ہین بادین پھر اوبھارتیان ہین بدلی پھر ہانکسے گئے ہم ایک مرگئے دیس کو پھر جلائی ہمنے اوس سے زمین اوسکے مرگئے پیچھے اسیطرح ہی جی اوٹھنا ؛ مو ؛ تفسیر ؛ یعنی مثل زندہ کرنے زمین خشک کے اوٹھنا اموات کا ہوگا قبرون سے کہا گیا ہی کہ زندہ کریگا اللہ خلق کو ساتھ ایک پانی کے کہ بھیجیگا اوسکو عرش کے نیچے سے کہ اوسمین تاثیر منی کی ہوگی اوگاویگا اوس سے اجساد خلق کے ؛ ضل ؛

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو کوئی چاہے عزت پس واسطے خدا کے ہی عزت ساری طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہی اوسکو خدا اور جو لوگ کہ اندیشہ کرتے ہین فتنے واسطے اونکے عذاب ہی سخت یعنی آخرت مین اور بد اندیشی اونکی وہی نابود ہوگی ؛ فتح ؛ جسکو چاہیے عزت تو اللہ کی ہی عزت ساری اوسکی طرف چڑھتا ہی کلام ستھرا اور کام نیک اوسکو اوٹھا لیتا ہی اور جو لوگ داؤ مین ہین برائیون کے اونکو سخت مار ہی اور اونکا داؤ ہی ٹوٹے گا ؛ تفسیر ؛ یعنی عزت اللہ کے ہاتھ ہی تمھارے ذکر اور بھلے کام چڑھتے جاتے ہین جب اپنی حد کو پہونچین گے تب بدی پر غلبہ کرینگے کفر دفع ہوگا اسلام کو عزت ہوگی ؛ مو ؛ کہا فراء نے کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جو کوئی چاہے یہ کہ جانے کہ کسکے لیے عزت ہی پس اللہ ہی کے لیے عزت ہی ساری اور کہا قتادہ نے کہ جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے بسبب طاعت اوسکی کے جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ جو کوئی چاہتا ہو مال پس مال واسطے فلانے کے ہی یعنی پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اوسکے پاس سے ؛ معالم ؛ یعنی ساری عزت خاص کی گئی ہی ساتھ اللہ کے عزت دنیا کی اور عزت آخرت کی اور کافر عزت طلب کرتے تھے ساتھ بتون کے جیسے کہ فرمایا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا اور منافق عزت طلب کرتے تھے ساتھ مشرکون کے جیسے کہ فرمایا

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

پس بیان کیا کہ نہین ہی عزت مگر واسطے اللہ کے اور معنی یہ کہ پس چاہیے کہ طلب کرے عزت اللہ کے پاس سے اور مانند اسکے ہی کہنا تیرا اوسکو کہ چاہے نصیحت تو نزدیک نیکون کے ہی مراد یہ ہی کہ پس چاہیے کہ طلب کرے اوسکو اونکے پاس سے اور حدیث مین ہی کہ تحقیق پروردگار تمھارا فرماتا ہی ہر روز اَنَا الْعَزِيْزُ فَمَنْ اَرَادَ عِزَّ الدَّارَيْنِ فَلْيُطِعِ الْعَزِيْزَ یعنی مین عزیز ہون پس

جو کوئی چاہے عزت دارین کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے عزیز کی ❊ فرد ❊ منشین بگدایان در دوست کہ ہر کس ہست یابن طالبہ شاہی شدہ بر خاست ❊ پھر معلوم کروایا کہ جس چیز کے سبب سے طلب کیجاتی ہی عزت وہ ایمان ہی اور عمل صالح ساتھ قول اپنے کے الیہ یصعد الکلم الطیب الخ اور معنی لفظ الیہ کے الی محل القبول والرضا ہین یعنی طرف جگہہ قبول اور رضا کے چڑھتے ہین اور جو چیز کہ متصف ہوتی ہی ساتھ قبول کے وصف کیجاتی ہی ساتھ رفعت اور صعود کے یا معنی الیہ کے ہین الی حیث لا ینفذ فیہ الا حکمہ یعنی جگہ ہین سے کلمے طیب طرف اوس جگہہ کے کہ نہین جاری ہوتا ہی اوسمین مگر حکم اللہ کا اور کلم الطیب کلمے توحید کے ہین یعنی لا الٰہ الا اللہ اور عمل صالح عبادت خالصہ ہی یعنی اور عمل صالح بلند کرتے ہین اونکو کلمے طیب پس اوٹھانے والے کلمے طیب ہوا اور اوٹھائے گئے عمل اسلیے کہ قبول نہین ہوتا ہی عمل مگر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین یعنی اوٹھاتا ہی عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اسلیے کہ نرا قول بے عمل صالح کے نافع نہین ہی یہ قول ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور اکثر مفسرون کا ہی پس ضمیر یرفعہ کی راجع ہوگی طرف کلم الطیب کے ہم نے اور کہا ہی علماء نے کہ ایمان ساتھ تمنی اور تحلی کے نہین ہی لیکن ساتھ اوس چیز کے ہی کہ سینون مین جگہہ پکڑی ہو اور اعمال تصدیق اوسکی کرین پس جو کوئی اعتقاد حق اور نیک رکھے اور عمل غیر صالح کرے مردود خدا کا ہو ❊ شعر ❊ تعصی الالٰہ وانت تظہر حبہ ❊ ھذا لعمری فی القیاس بدیع ❊ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ❊ ان المحب لمن یحب مطیع ❊ اور حدیث شریف مین ہی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ھواھا وتمنی علی اللہ یعنی دانا وہ شخص ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو کرے اللہ پر کہ وہ غفور رحیم ہی بخشدیگا اور کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا کہ دنیا بمنزلے دریا کے ہی اور ہم لوگ بمنزلے مسافرون کے ہین اور تقوی خدا کا بمنزلے کشتی کے ہی اور آخرت بمنزلے کنارے کے ہی جسنے تقوی نکیا وہ ڈوبا اور بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائے فرائض خدا کا ہی پس جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے بجا نلاوے خدا رد کرتا ہی اوسکے کلام کو اوپر عمل اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہی لا یقبل اللہ قولا الا بالعمل ولا قولا ولا عملا الا بالنیۃ اور اسی لیے اخلاص عمل مین واجب ہی اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہی اور اوٹھایا گیا عمل ہی یعنی عمل صالح اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ عمل موقوف ہی اوٹھانے پر اور کلم الطیب چڑھتے ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہی عامل کو اور بزرگ کرتا ہی اوسکو یعنی جو کوئی چاہے عزت پس چاہیے کہ کرے عمل صالح پس تحقیق عمل صالح ایسی چیز ہی کہ بلند قدر کرتا ہی بندے کو اور بعضون کے نزدیک کلم طیب سے مراد ہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جب بیان کرتا ہون مین تمسے کوئی حدیث تو خبر دیتا ہون مین تمکو اوسکے مصداق کی کتاب اللہ سے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہی پانچ کلمے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وتبارک اللہ مگر کہ لیتا ہی اونکو فرشتہ پس رکھتا ہی اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنی کمال احتیاط سے پھر لیکے چڑھتا ہی اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہی ساتھ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین واسطے کہنے والے اونکے کے یہان تک کہ تعریف کیجاتی ہی ساتھ اونکے ذات اللہ تعالی کی یعنی اونکو درگاہ باری تعالی مین عرض کرتے ہین تا رحمت و خوشنودی اوسکی پڑھنے والے پر متوجہ ہو انتہی اور مصداق اسکی کتاب اللہ عزوجل سے یہ قول اللہ تعالی کا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب قتادہ سے ہی کہ مراد الیہ یصعد الکلم الطیب سے یہ ہی کہ قبول کرتا ہی کلمہ طیب کہا سفیان بن عیینہ نے کہ عمل صالح وہی خالص ہی یعنی اخلاص سبب قبول ہونے خیرات کا ہی قسم اقوال و افعال سے دلیل اسکی قول

اللہ عزوجل کا ہی فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ پس گویا نقیض عمل صالح کا شرک اور ریا کو او ر
کہا کلبی نے بیچ تفسیر وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ کے یعنی عمل کرتے ہین بُرے اور کہا مقاتل نے مکر سے مراد شرک ہی اور
کہا ابو العالیہ نے کہ مراد مکر قریش کا ہی ساتھہ آنحضرت کے کہ دار الندوہ مین جمع ہو کر آنحضرت کے حق مین مشورہ حبس اور قتل اور اخراج
کا کیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال مین وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اور کہا جا ہی
اور شہر بن حوشب نے وہ ریا کار ہین اونکے لیے عذاب شدید ہوگا اور وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ کے معنی یہ ہین کہ اونھین کا
مکر باطل ہوا نہ مکر اللہ کا ساتھہ اونکے جس وقت کہ نکالا اونکو مکے سے اور قتل کیا اونکو اور حبس کیا اونکو بدر کے کنوین مین پس اونپر
سارے مکر اونکے اور ثابت کیا اونکے حق مین قول اپنا وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ اور قول اپنا وَلَا يَحِيْقُ
الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ یعنی نہین اوترتا ہی مکر بُرا مگر مکر کرنے والے پر اور اگر الَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ سے ریا کار
مراد ہون جیسے کہ مجاہد نے کہا تو معنی یبور کے یہ ہونگے کہ وہ کیا ہوا اونکا باطل ہوگا کچھہ ثواب آخرت مین نہین پانے کے ❊ معالم ❊
معا ❊ درمنثور ❊ وغیرہ ❊ تنبیہ ❊ اس آیت شریفہ سے یہ معلوم ہوا کہ سراسر عزت دارین اللہ تعالیٰ کی طاعت مین
ہی اور ایمان اور عمل صالح سے مقبول خدا کا ہوتا ہی اور رتبہ اسکا بڑھتا ہی حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھہ خصلتین خوب
طلب کی جنت اور خوب بھاگا آگ سے اول اون چھہ مین کی یہ ہی کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس
نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس چھوڑ دیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا
اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے انتہی اور یحییٰ بن معاذ سے ہی کہ اونھون نے کہا اپنی مناجات مین یا الٰہی نہین خوش
لگتی رات مگر ساتھہ مناجات تیری کے اور نہین خوش آتا دن مگر ساتھہ طاعت تیری کے اور نہین خوش لگے گی جنت مگر ساتھہ
غفران تیرے کے اور نہین خوش آتی دنیا مگر ساتھہ ذکر تیرے کے اور نہین خوش لگے گی آخرت مگر ساتھہ عفو تیرے کے ❊ منبہات ❊
پھر آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای بندو تم ہماری طاعت سے کیونکر مونہہ موڑتے ہو باوجود حاصل ہونے عزت کے اوسمین بھلا تم
اپنی حقیقت اور ہمارا رتبہ اور احسان تو دیکھو بہ نسبت اپنے کہ ❊

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ
وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو خاک سے پھر پیدا کیا تمکو یعنی آدمؑ کی نسل کو نطفے سے پھر کیا تمکو جوڑے مرد و زن
اور نہین اوٹھاتی پیٹ مین کوئی عورت اور نہ جنتی ہی مگر ساتھہ علم اوسکے کے اور نہین زندگانی دیا جاتا ہی کوئی دراز عمر اور نہ کم کیا جاتا
ہی اوسکی عمر مین سے مگر کہ ثبت ہی کتاب مین تحقیق یہ کام اللہ پر آسان ہی ❊ فتح ❊ اور اللہ نے تمکو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے
پھر بنائے جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہی بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہی کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہی
کسیکی عمر مگر لکھا ہی کتاب مین یہ اللہ پر آسان ہی ❊ تفسیر ❊ یعنی ہر کام سہج سہج ہوتا ہی جیسے آدم کا بنا ❊ مو ❊ کتاب سے
مراد لوح محفوظ ہی یا قسمت نامہ انسان کا اور اگر کوئی کہے کہ انسان یا تو معمر یعنی دراز عمر ہوتا ہی یا کوتاہ عمر پس اوسکی عمر مین گھٹنا
بڑھنا محال ہی پس کیونکر صحیح ہو قول اللہ تعالیٰ کا وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ تو جواب اسکا یہ ہی کہ تاویل
اسکی یہ ہی کہ ایک کی عمر مین گھٹنا بڑھنا مراد نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ ایک کی عمر زیادہ ہوتی ہی ایک کی کم یہ سب لکھا ہوا ہی کہ فلانا دراز عمر ہی فلانا
کوتاہ عمر اسمین کمی زیادتی نہین ہونے کی پس ویسا ہی ہوتا ہی اور یہ ایسا ہی کہ جیسے کہا کرتے ہین لَا يُثِيْبُ اللّٰهُ عَبْدًا وَلَا يُعَاقِبُهٗ

الا کہ بحق یعنی نہین ثواب دیتا ہو اللہ بندے کو اور نہ عذاب دیتا ہو اوسکو مگر ساتھ حق کے تو اسمین ایک ہی شخص مراد نہین ہی بلکہ
یہ مراد ہی کہ کسیکو ثواب دیتا ہی اور کسیکو عذاب سب حق ہی ہوتا ہی یا تاویل آیت کی یہ ہی کہ لکھا جاتا ہی اوسکے قسمت نامے مین کہ عمر اسکی
اتنے اتنے برس کی ہی پھر لکھا جاتا ہی اوسکے نیچے کہ ایک دن گیا دو دن گئے تین دن گئے یہان تک کہ اخیر عمر اوسکی تک اسی طرح لکھا جاتا ہی
پس یہ نقصان اوسکی عمر کا ہو اور اس صورت مین ایک ہی شخص کا حال ہوگا اور ابی مالک سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وما یعمر
من معمر کہا یہ ایام حیات اوسکی کے ہین اور بیچ تفسیر ولا ینقص من عمرہ کے کہا ہر دن بیچ نقصان کے ہی اور قتادہ سے ہی کہ
معمر وہ ہی کہ پہونچے ساٹھ برس کو اور منقوص من عمرہ وہ ہی کہ مرے پہلے ساٹھ برس کے اور کہا کعب احبار نے جسوقت کہ وفات
ہوئی عمر کی کہ اگر دعا کرتے عمر اپنے رب سے یہ کہ تاخیر دے اونکی اجل مین تو البتہ تاخیر دیتا پس لوگون نے کہا اونسے کہ اللہ عز وجل
فرماتا ہی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ پس کہا کعب نے کہ یہ مذکور اوسوقت کا
ہی کہ جب اجل آوے اور اسپر پہلے اسکے پس جائز ہی یہ کہ زیادہ کیجاوے عمر اور ناقص کیجاوے اور پڑھی یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ الخ
اور ابن عباس سے روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بنی اسرائیل مین دو بھائی بادشاہ تھے دو شہرون مین
ایک تو اون دونون مین سے سلوک کرتا تھا ناتے دارون سے اور عدل کرتا تھا رعیت پر اور دوسرا بدسلوک ناتے دارون سے اور
ظالم بنسبت رعیت کے تھا اور اونکے عصر مین ایک نبی علیہ السلام تھے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اونکو کہ اس نیک کی عمر مین سے
تین برس باقی رہے ہین اور اوس بد کی عمر مین سے تیس برس پس خبر دی نبی نے دونون کی رعیت کو پس اس سے دونون کی رعیت
غمگین ہوئی پس تفریق کی انہون نے درمیان ماؤن کے اور بچون کے اور چھوڑ دیا کھانا پینا اور نکلے جنگل کی طرف دعا کرتے ہوے
اللہ سے کہ یا اللہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ عادل کے اور دفع کر ہمسے ظالم کو پس تین دن تک جنگل مین رہے پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے اوس
نبی کو یہ کہ خبر دے میرے بندون کو کہ مینے رحم کیا اونپر اور قبول کی دعا اونکی پس مقرر کی مینے مابقی عمر اس ظالم کی واسطے اوس
اور مابقی عمر ظالم کی اوس نیک کے لیے پس پھرے وہ اپنے گھرون کی طرف اور مرا وہ ظالم تین برس کے بعد اور باقی رہا عادل
اون مین تیس برس پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا
فِيْ كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اور یہ یعنی لکھ رکھنا اسکا یا زیادتی عمر کی اور نقصان اوسکا اللہ پر سہل ہی ۱۱ ف مسئلہ
دفع شبہ تحقیق محققین کا یہ ہی کہ تقدیرین دو ہین ایک معلق اور دوسری مبرم معلق مین تغیر و تبدیل
ہوتی ہی اور مبرم مین نہین پس جہان کہین زیادتی آئی ہی وہ باعتبار معلق کے ہی اور جہان نہونا کمی زیادتی کا آیا ہی وہ باعتبار مبرم کے
ہی پس کچھ تعارض نہ رہا آیات و روایات مذکورہ مین ۱۲

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ق هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ط وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ
لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ج وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور برابر نہین ہوتے یعنی یکسان نہین ہوتے ہین بسبب اختلاط کے دو دریا ایک شیرین ہی بیچ نہایت شیرینی کے ہی خوشگوار ہی پانی اوسکا
اور وہ دوسرا شور مائل تلخی پر ہی اور ہر ایک سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو زیور کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو دریا
مین پھاڑنے والیان پانی کی تاکہ روزی طلب کرو اوسکے فضل سے اور تاکہ تم شکر کرو ف قولہ اور برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی
پیاس بجھاتا ہی پینے مین رچتا اور یہ کھاری کڑوا اور دونون مین سے کھاتے ہو گوشت تازہ اور نکالتے ہو گہنا جسکو پہنتے ہو اور
تو دیکھے جہاز اوسمین چلتے ہین پھاڑتے تا تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ف قولہ یعنی کفر اور اسلام برابر نہین

جدا کفر تو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونون سے فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین اور کافرون سے جزیہ خراج گوشت میٹھے کھاری
دونون پانیون سے نکلتا ہی یعنی مچھلی اور گہنا یعنی موتی مونگا اور جواہر اکثر کھاری سے اور کبھی میٹھے سے یہ جو فرمایا گہنا جو پہنتے ہو معلوم
ہوا جواہر کا پہننا مردون کو حرام نہین ✤ صو ✤ روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی جعفر سے کہ کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے پانی فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَهٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا
أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا ✤ در منثور ✤

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝

داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین اور رام یعنی تابع کیا آفتاب کو اور چاند کو ہر ایک چلتے ہین وقت مقرر تک یعنی
روز قیامت کے منقطع ہوگا چلنا اونکا یہ ہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی اور جنکو پوجتے ہو سوائے اوسکے یعنی بت مالک
نہین مقدار پوست کھجور کی گٹھلی کے ✤ فتح ✤ رات بیٹھاتا ہی دن مین اور دن بیٹھاتا ہی رات مین اور کام لگا یا سورج اور چاند ہر ایک
چلتا ہی ایک ٹھہرائے وعدے پر یہ اللہ ہی تمھارا رب اوسی کی بادشاہی ہی اور جنکو تم پکارتے ہو اوسکے سوائے مالک نہین ایک چھلکے کے ✤ تفسیر ✤
یعنی رات دن کی طرح کبھی کفر غالب ہی کبھی اسلام اور سورج چاند کی طرح ہر چیز کی مدت بندھی ہی دیر سویر نہین ہوتی پھر اوسمین سے اللہ
کی وحدانیت نکلی قطمیر کہتے ہین باریک چھلکے کو جو کھجور کی گٹھلی پر ہی ✤ صو ✤ داخل کرتا ہی یعنی اللہ رات کو دن مین پس بڑھتا ہی
دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات مین پس وہ بڑھجاتی ہی حاصل یہ کہ داخل کرتا ہی ساعتین ایک کی دوسرے مین یہان تک کہ ہوجاتا
ہی زائد اون دونون مین سے پندرہ ١٥ ساعت کا اور ناقص نو ٩ ساعت کا یہ اوسی کی قدرت کاملہ سے ہی کون کرسکتا ہی ✤ صل ✤

إِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝

اگر پکارو تم اونکو یعنی بتون کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا یعنی اسلیے کہ وہ جماد ہین اور اگر بالفرض سنین گے قبول نکرینگے کہا تمھارا
اور روز قیامت کے منکر ہون گے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اور نہ خبر دیگا تجکو کوئی مانند دانا کے مترجم کہتا ہی لَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيْرٍ بمنزلہ مثل کے ہی جب سخن بلیغ کہتے ہین اور تحقیق نہایت کو پہنچاتے ہین تو یہ کلمہ کہتے ہین ✤ فتح ✤ اگر تم اونکو
پکارو سنین نہین تمھاری پکار اور اگر سنین پہنچین نہین تمھارے کام پر اور دن قیامت کے منکر ہونگے تمھارے شریک ٹھہرانے
سے اور کوئی نہ بتاویگا تجکو جیسا بتاوے خبر رکھنے والا ✤ تفسیر ✤ یعنی اللہ سے زیادہ احوال کون جانے وہی فرماتا ہی کہ
یہ شریک غلط ہین ✤ صو ✤ قبول نہ کرینگے اس لیے کہ وہ نہین دعوی کرتے ہین اوس چیز کا کہ دعوی کرتے ہو تم اونکے لیے یعنی
معبودیت کا اور تبری کرینگے وہ اوس سے اور منکر ہونگے شریک مقرر کرنے تمھارے کے اونکو اور عبادت کرنے تمھاری کے
اونکو اور کہین گے مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہین تھے تم ہمکو پوجتے اور نہ خبر دیگا تجکو ای مفتون ساتھ اسباب غرور
کے جیسے کہ خبر دیتا ہی تجکو اللہ کہ جو خبر دار ہی پوشیدہ امور کا اور تحقیق اسکی یہ ہی کہ نہین خبر دے سکے گا تجکو کسی کام کی کوئی خبر دینے والا
کہ وہ مثل خبیر کے عالم ہو اوسکا مراد یہ ہی کہ خبر دار امور کا نزد اوسی ہی کہ جو خبر دیتا ہی تجکو حقیقت کی نہ اور تمام خبر دینے والے اور معنی یہ ہین
کہ یہ جو خبر دیتا ہون مین تمکو حال بتون کی یہ حق ہی اسلیے کہ مین خبر دار ہون ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی مینے اوسکی ✤ صل ✤
پہلے اپنی قدرت کاملہ بیان کرکر عجز بتون کا بیان فرمایا اب آگے پھر اپنی قدرت بیان کرکر بت پرستون پر غصہ فرماتا ہی ✤

ثلثة ارباع
ع ٢
١٣

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ۚ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

ای لوگون تم ہو محتاج طرف خدا کے اور اللہ وہی ہی بے احتیاج تعریف کیا گیا ✤ **فتح** ✤ ای لوگون تم ہو محتاج اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہی بے پروا سب خوبیون سراہا ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ تم ہو محتاج الخ کہا ذوالنون مصری رح نے کہ خلق محتاج ہین طرف اللہ کے ہر دم اور ہر خطرہ اور ہر لحظہ مین اور کیونکر نہ محتاج ہون حال انکا یہ ہی کہ وجود انکا اوسی سے ہی اور بقا انکا اوسی سے اور بے احتیاج یعنی سب چیزون سے تعریف کیا گیا یعنی تمام زبانون پر اور نہین فرمایا لوگون کو محتاج واسطے تحقیر کے بلکہ واسطے تعریف کے اوپر استغنا کے اور اسی لیے وصف کیا اپنے نفس کو ساتھ غنی کے ایسا غنی کہ وہ کھلانے والا اغنیا کا ہی اور ذکر کیا الحمید تا کہ دلیل ہو اسپر کہ وہ غنی نفع دینے والا ہی اپنے غنا سے اپنی خلق کو اور بڑا سخی انعام کرنے والا ہی اوپر اسلیے کہ نہین ہی ہر غنی دینے والا اپنے غنا سے مگر جبکہ ہو غنی سخی انعام کرنے والا اور جب سخاوت کرتا ہی اور انعام کرتا ہی تو تعریف کرتے ہین اوسکی وہ کہ جنپر انعام کرتا ہی کہا سہل نے جبکہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو حکم کیا اپنے لیے ساتھ غنا کے اور خلق کے لیے ساتھ فقر کے پس جسنے دعوی کیا غنا کا پردے مین کیا گیا اللہ سے اور جسنے ظاہر کیا فقر اپنا پونہچا یا اوسکے فقر نے طرف اللہ تعالی کے پس لائق ہی بندے کو یہ کہ ہو احتیاج رکھنے والا باطن مین طرف اوسکے اور ہو لوگون سے انقطاع کر کر رجوع رکھنے والا طرف اوسکے تا کہ ہو عبودیت اوسکی خالص پس عبودیت وہی خوار جاننا ہی اپنے کو اور جھکنا طرف اوسکے اور علامت اوسکی یہ ہی کہ نہ سوال کرے کسی سے کچھ اور کہا واسطی نے کہ جسنے غنا طلب کی ساتھ اللہ کے نہین محتاج ہوگا اور جسنے عزت طلب کی ساتھ اللہ کے نہین ذلیل ہوگا اور کہا حسن نے کہ بمقدار محتاجگی بندے کی طرف اللہ کے ہوتی ہی غنا اوسکی ساتھ اللہ کے کہ جتنا زیادہ ہوتا ہی محتاجگی مین زیادہ ہوتا ہی غنا مین اور کہا یحیی نے کہ فقر بہتر ہی واسطے بندے کے غنا سے اسلیے کہ ذلت فقر مین ہی اور کبر غنا مین اور رجوع کرنی طرف اللہ کے ساتھ تواضع اور ذلت کے بہتر ہی رجوع کرنے سے طرف اوسکے ساتھ بہت کرنے اعمال کے اور بعضون نے کہا ہی کہ صفت اولیا کی تین چیزین ہین اعتماد کرنا اللہ پر ہر چیز مین اور محتاج ہونا طرف اوسکے ہر چیز مین اور رجوع کرنی طرف اوسکے ہر چیز سے اور کہا شبلی نے کہ فقر دریا ہی بلا کا اور ساری بلائین اوسکی عزت ہین ✤ **مو** ✤ **تنبیہ** ✤ چونکہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم فقیر و محتاج ہو اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر و باطن مین صفت فقیری ہی کی اختیار کی تھی آیا ہی حدیث شریف مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگ نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا ہی کہ ابو ہریرہ رض گذرے ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان پس بلایا اونھون نے ابو ہریرہ کو پس انکار کیا اونھون نے کھانے سے اور کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور نہین سیر ہوئے جو کی روٹی سے انتہی سبحان اللہ محبت کے یہ معنی ہین کہ جو اپنے محبوب نے کیا آپ بھی کیا یہ نہین کہ پیٹ تن تن کر کھاوین اور جہان کے مزخرفات کرین او حضرت کی پیروی کا خیال نہ رکھین اور پھر دم محبت مارین اور حضرت عمر رض کہتے ہین کہ مین گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان آپ لیٹے تھے چارپائی پر کہ نہین بچھا دیا تھا حضرت نے اور درمیان چارپائی کے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپ کے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا تھا اوسکا درخت خرما کا پوست تھا عرض کیا مینے کہ ای رسول خدا دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپ کی امت پر اسلیے کہ تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہی حال انکہ وہ نہین عبادت کرتے ہین اللہ کی پس فرمایا آپ نے کیا اسی فکر مین ہی تو ای ابن خطاب یہ قوم ہی کہ جلدی کی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت انتہی اور بعض صحابہ رض سے ہی کہ کہتے ہین شکوہ لائے ہم طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا

پس کھول کر دکھائے ہمنے پیٹون اپنے سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک نے پیٹ کھول کر دکھائے پتھر کہ بسبب بھوک کے باندھے
تھے پس کھول کر دکھائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر اور اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی فقر ہی
اختیار کر رکھا تھا ابو ہریرہ کہتے ہین کہ البتہ تحقیق دیکھے مینے ستر صحابی[۵۱] صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر
اور ستر بند ہو یا فقط تہ بند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضا ونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے آدھی پنڈلی
تک اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ پہونچتے ٹخنون تک پس اکٹھا کرتا اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو
ستر اوسکا اور اسی سبب سے کہ حال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی کا فقر تھا اجماع کیا ہی اکابر محدثین نے اور
جمہور صوفیۂ ابرار نے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے حتی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بد دعا کی ابن عطا پر
اسی لیے کہ اونھون نے دعوی افضلیت غنا کا کیا تھا اور دعا حضرت جنید کی اونکے حق مین قبول ہوئی اور حضرت عبد القاہر ابو نجیب
سُہروردی رحمہ اللہ نے آداب المریدین مین لکھا ہی کہ اگر کوئی دلیل لاوے حدیث[۵۲] اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی
کو اوپر فضل غنا کے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ یہ دلیل فضل غنا کی نہین ہی بلکہ اسواسطے وہ بہتر ہی کہ وہ قریب فقر کے ہو جاتا ہی مثلاً
جس پاس سو روپے ہین اوسنے دس دیے تو دس کم ہو گئے وہ قریب فقر کے ہو گیا اور جسنے لیے وہ قریب غنا کے ہوا اور سوا
اسکے ہاتھ دینے والے کو فضیلت ہی باعتبار نفع رسانی کے اور فقیر کو فضیلت اور بہت وجہ کر ہی اور اس مال کے ہونے سے
جو کوئی یہ سمجھے کہ مال ہو گا تو اجر آخرت اس سے حاصل کر لونگا یہ بات بہت مشکل ہی مثال اسکی ایسی ہی کہ ایک شخص کو منتر سانپ کا
آتا ہو تو وہ سانپ سے کٹوائے کہ مجھے منتر آتا ہی مین تندرست ہو جاؤنگا ایسیہی اس مال کا حال ہی کہ ہاتھ لگے پر آپے مین رہنا
بڑا ہی دشوار ہی مصرع گر بدولت برسی مست نگر دی مردی ٭ اور اس فقر کے سبب سے آدمی بڑا رتبہ پاتا ہی چنانچہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا مینے جنت مین پس دیکھے مینے اکثر رہنے والے اوسکے محتاج اور جھانکا مینے دوزخ مین پس دیکھی مینے
اکثر رہنے والی اوسکی عورتین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہونگے فقیر جنت مین پہلے تونگرون کے پانسو برس کہ آدھا دن ہی
قیامت کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے ضعیفون مین یعنی اونکے حقوق نگاہ رکھو کہ میری رضامندی اوسمین پاؤگے
پس سوا اسکے نہین کہ رزق دیے جاتے ہو تم بسبب برکت ضعیفون اپنے کے انتہی خیال تو کرو بھائیون کہ جہان حضرت صلعم فرماوین
اپنے تئین ڈھونڈھنے کو وہان تو اکثر لوگ ڈھونڈھتے نہین اور جہان کچھ اصل و سند نہو آنحضرت صلعم کے تبرکات وغیرہ کی اوسکے لیے
سرچُھتول کرتے پھرین بات کیا ہی کہ تابع خواہش نفسانی کے ہین اور شیخی کرتے ہین حضرت صلعم کی محبت کی ہم تو پوری محبت
اسکو جانتے ہین کہ بموجب فرمانے حضرت صلعم کے ان ضعفا غربا کی خبر گیری کرین اور ہر چیز مین حضرت کی سنت کو دوست رکھین کہ جسکو
خود آپنے اپنی محبت فرمایا ہی کہ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ٭ اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا
ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت
کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ٭ اور بہت سا کچھ آیا
ہی فضیلت فقر مین اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ سرور عالم و فخر الاولین والآخرین صلعم نے اسکو پسند کیا جیسا کہ اوپر کی روایتون سے
معلوم ہوا اور حضرت صلعم کی اس دعا سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْكِيْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ
پس سوچو اے بھائیو ان احادیث کے مضامین کو اور چھوڑو اس دنیا مکارہ کی محبت کو اور دُھن باندھو آخرت کے گھر بنانے کی

اور جو دعا کرتے رہو جو ہمارے مولانا صاحب مرحوم نے فرمایش مولوی بشیر الدین رحمہ اللہ نے کی اور منزل مقصود کو پہونچ گئے مناجات

تو اپنی محبت مجھے دے خدا
مجھے دین کی بات کا دے مزا
سما میں جو حدیث کے دل میں سما
مجھے دین احمد پہ ثابت تو رکھ
ترا نام جپتا رہوں رات دن
مجھے بخشیو اے غفور رحیم

خیال اور دل بسے بالکل جدا
مرا دل بہت سا اسمیں لگا
خیالات باطل کو مجھسے بھلا
اور اس دین کی دے مجھے تو رکھ
نہ پھٹکے مرے پاس شیطان و جن
کہ ہے ذات تیری جواد و کریم

شراب محبت کا تو جام دے
نہ آوے کوئی فکر جز یاد تو
یہ غفلت مرے دل کی تو دور کر
نہ خطرہ پھر آوے گنہ کا مجھے
الٰہی میں عاجز ترا بندہ ہوں
ترا بحر رحمت جو جوشش کرے

موافق رضا اپنی کے کام لے
اگر آوے شاید تو جلدی سے کھو
اور اس دل کو رحمت سے معمور کر
رہے یاد تیری کا سانسا مجھے
گنا ہوں میں اپنے سرافگندہ ہوں
گنہگار ساروں کی بخشش کرے

مشکوٰۃ التبۃ و غیرہ

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝

اگر چاہے خدا نابود کرے تمکو اور لے آوے پیدایش نئی یعنی بدلے تمہارے اور نہیں ہی یہ کام خدا پر دشوار ف اگر چاہے تمکو لیجاوے اور لے آوے ایک نئی خلقت اور یہ خدا پر مشکل نہیں ہے تفسیر لیجاوے تمکو یعنی سب کو طرف عدم کے لیس بالا شبہ بے پروائی اوسکی تمہارے سب سے نہیں ہی قدیم سے ہی اور لے آوے پیدایش نئی یعنی وہ بدون تعریف کر تمہاری کے تعریف کیا گیا ہی اور نہیں ہی یہ کام یعنی انکو فنا کردینا اور نئی پیدایش کا پیدا کرنا یعنی خدائے تعالیٰ پر دشوار نہیں ہاکہ تمکو ہلاک کر ڈالے اور قوم پیدا کرے کہ وہ اوسی کو عبادت کرتے ہوں اور اوسکا شریک کسیکو نہ کرتے ہوں اور تمسے زیادہ مطیع اوسکے ہوں ف

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝

اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور اگر بلاوے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے نہ اوٹھایا جاویگا اوس سے بوجھ کچھ اگرچہ وہ شخص ہووے قرابت والا سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہی تو اون لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے غائبانہ اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفع اپنے کے اور طرف خدا کے ہی بازگشت ف اور اگر پکارے کوئی بوجھوں مرتا اپنا بوجھ بٹانے کو کوئی نہ اوٹھاوے اوسمیں سے کچھ اگرچہ ہو ناتے والا تو تو ڈر سنا دیتا ہی اونکو جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور کھڑی رکھتے ہیں نماز اور جو کوئی سنوریگا تو یہی کہ سنوریگا اپنے بھلے کو اور اسکی طرف ہی پھر جانا ف اور نہ اوٹھاوے کوئی اوٹھانے والا الخ یعنی نہیں اوٹھاویگا کوئی نفس گنہگار گناہ نفس دوسرے کا اور معنی یہ ہیں کہ ہر نفس دن قیامت کے نہیں اوٹھاویگا مگر بوجھ اپنے ہی گناہوں کا کہ کیے ہیں نہیں پکڑا جاویگا کوئی نفس بدلے گناہ اور نفس کے جیسے کہ پکڑتے ہیں ظالم دنیا کے قرابتی کو بدلے قرابتی کے اور ہمسائے کو بدلے ہمسائے کے اور اگر کوئی کہے کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَیَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اس سے تو معلوم ہوتا ہی کہ اوروں کے بوجھ بھی اوٹھاوینگے تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ وارد ہوا ہی اون گمراہوں کے حق میں کہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں وہ اوٹھاوینگے بوجھ لوگوں کے گمراہ کرنیکے ساتھ بوجھوں گمراہی اپنے کے اور یہ سب اونھیں کے بوجھ ہونگے نہیں ہوگا اونمیں اوروں کے بوجھوں میں سے کچھ کیا نہیں دیکھتا ہی تو کہ کیونکر جھٹلایا اونکو اللہ تعالیٰ نے بیچ قول اونکے کے اتَّبِعُوا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ

مِن خَطٰیٰھُم مِّن شَيءٍ اور اگر بلا دے کوئی جان بوجھ والی یعنی بسبب گناہون کے کسیکو طرف بوجھ اپنے کے یعنی گناہون اپنے کے تاکہ اوٹھا لیوے وہ بلایا گیا اون گناہون مین سے کچھ نہین اوٹھا ویگا وہ اون مین سے کچھ اگرچہ ہو وہ بلایا گیا اوسکا صاحب قرابت قریبہ کا جیسے بیٹا یا باپ یا مان یا بھائی کہا ابن عباس نے کہ ملیگا باپ یا مان اپنے بیٹے سے پس کہینگے ای بیٹے میرے اوٹھا لے مجسے کچھ گناہ میرے پس کہیگا وہ بیٹا نہین طاقت رکھتا ہون مین یہی بس ہی مجکو کہ جو مجھپر ہی انتہی اور فرق درمیان معنی قول اللہ تعالی کے وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور درمیان معنی اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَۃٌ اِلٰی حِمْلِھَا لَا یُحْمَلْ مِنْہُ شَيءٌ کے یہ ہی کہ اول دلالت کرتا ہی اوپر عدل اللہ تعالی کے بیچ حکم کرنے اوسکے اور اوپر اسکے کہ نہین مواخذہ کریگا کسی نفس سے بغیر گناہ اوسکے کے اور دوسرا بیچ بیان اسباب کے ہی کہ نہین فریادرسی ہوگی اوس دن واسطے اوس شخص کے کہ فریادرسی چاہیگا حتی کہ کسی نفس کو جو بوجھل کر دیا ہوگا اوسکے گناہون کے بوجھ نے اگر وہ بلاویگا کسیکو طرف اسکے کہ سبک کرے کچھ بوجھ اوسکا تو نہین قبول کریگا کہنا اوسکا اور نہین فریادرسی کیجاوے گی اگرچہ ہو بلایا گیا قرابتی اوسکا اور سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو الخ یعنی نہین نفع اوٹھاتے ہین تیرے ڈرانے سے مگر یہ کہ جو غور ہوئے اور غائبانہ یعنی ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اسحال مین کہ غائب ہین اوسکے عذاب سے یا ڈرتے ہین اوسکے عذاب سے اسحال مین کہ غائب ہی عذاب اونسے اور بعضون نے کہا بالغیب سے مراد ہی پوشیدگی مین اسطرح کہ نہین اطلاع ہوتی غیر کو اوسپر اور قائم رکھتے ہین نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہتے ہین اوسکو اوسکے وقتون مین مع اداے شرائط اور ارکان وغیرہ اوسکے کے اور جو کوئی پاک ہوا یعنی بسبب کرنے طاعات کے اور ترک کرنے گناہون کے پس سوا اسکے نہین کہ پاک ہوتا ہی واسطے نفس اپنے کے یعنی ثواب اوسکا اوسیکو ہوتا ہی اور طرف اللہ کے ہی بازگشت یہ وعدہ ہی پاک ہونے والون کے لیے ساتھ ثواب کے ✤ من معالم و جلالین ✤ تنبیہ ✤ رب ذو الجلال سے ڈرنا عجب چیز ہی بغیر اسکے آدمی ہیچ ہی کہ نہ گناہ سے بچیگا اور نہ طاعات بجا لاویگا اور جسکے دل مین خدا تعالی کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھ بن آویگا حضرت عثمان رض فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل مین اوسکے خوف و رجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد و ثنا اور آنکھون مین اوسکے حیا اور رونا اور ارادے مین اوسکے ترک اور رضا یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضاے مولی اپنے کا ✤ منہیات ✤

وَمَا یَسْتَوِي الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا یَسْتَوِي الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝
اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ۝

برابر نہین ہین نابینا اور بینا اور نہ تاریکیان اور روشنی اور نہ سایا اور ہوا تیز و گرم اور نہ برابر ہوتے ہین زندے اور مرے تحقیق خدا سنا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور نہین ہی تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین نہین ہی تو مگر ڈرانے والا ✤ فتح ✤ اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ اندھیرا اور نہ اوجالا اور نہ سایہ اور نہ باؤ گرم اور برابر نہین جیتے اور مردے اللہ سناتا ہی جسکو چاہے اور تو نہین سنانے والا قبر مین پڑون کو تو تو یہی ہی ڈر کی خبر پہنچانے والا ✤ تفسیر ✤ یعنی سب خلق برابر نہین جنکو ایمان دیتا ہی اونہین کو ملیگا رتبہ بہتیرے آرزو وین کرین تو کیا ہوتا ہی یہ جو فرمایا نہ اندھیرا نہ اوجالا یعنی نہ اندھیرا برابر اوجالے کے نہ اوجالا برابر اندھیرے کے اور فرمایا تو نہین سناتا قبر مین پڑون کو اور حدیث مین ہی کہ مردون سے سلام علیک کرو وہ سنتے ہین اور بہت جگہ مردے کو خطاب کیا ہی اوسکی حقیقت یہ کہ مردے کی روح سنتی ہی اور قبر مین پڑا ہی دھڑ وہ نہین سن سکتا ✤ مو ✤ اندھا اور بینا

مثال ہی کافر اور مومن کی یا جاہل اور عالم کی اور اندھیری اور روشنی مثال ہی کفر کی اور ایمان کی اور سایہ اور ہوائے گرم مثال ہی حق
اور باطل کی یا جنت اور دوزخ کی اور حرور کہتے ہین ہوائے گرم کو مانند سموم کے لیکن سموم ہوتی ہی دن کو اور حرور دن مین بھی اور
رات مین بھی اور زندے اور مردے مثال ہی اون لوگون کی کہ داخل ہوئے اسلام مین اور اون لوگون کی کہ نہین داخل ہوئے
اوسمین تحقیق خدا سنادیتا ہی الخ یعنی اوسنے جان رکھا ہی اونکو کہ داخل ہونگے اسلام مین اور اونکو کہ نہ داخل ہونگے اوسمین
پس ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی ہدایت کرنا اور تمپر پوشیدہ ہی حال اونکا پس اسلیے حرص کرتے ہو تم اوپر اسلام اوس
قوم کے کہ محروم ہین اللہ کی ہدایت سے اور تشبیہ دی کافرون کو ساتھ موتی کے اس سبب سے کہ حیات روح بسبب علم اور معرفت صانع
کے ہی جیسے کہ حیات جسد بسبب روح کے ہی اور نہین ہی تو مگر ڈرانے والا یعنی نہین ہی تجپر مگر یہ کہ پہونچا دے تو احکام الٰہی اور ڈراوے
تو دوزخ سے پس اگر ہی ڈرایا گیا اون لوگون مین سے کہ سنتا ہی ڈرانے کو نفع دیتا ہی اوسکو ڈرانا اور اگر ہی اصرار کرنے والون مین
سے پس نہین ضرر تجپر ***نقل نیشاپوری*** ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہا ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے مقتولون پر
روز بدر کے اور فرمایا هَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ای فلانے ای فلانے کیا نہین کفر کیا تو نے ساتھ رب اپنے کے
کیا نہین جھٹلایا تو نے اپنے نبی کو کیا نہین قطع رحم کیا تو نے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا سنتے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین آپ
فرمایا حضرت نے تم اونسے زیادہ نہین سنتے اوس چیز کو کہ کہتا ہون مین پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ
الْمَوْتٰى اور آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یہ مثال ہی کہ بیان کی اللہ نے واسطے کافرون کے کہ وہ نہین سنتے
ہین قول اوسکا اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کہتے تھے قتادہ جیسے کہ
نہین سنتے ہین وے کہ قبرون مین ہین پس اسی طرح کافر نہین سنتا ہی اور نہین نفع اوٹھاتا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سنتا ہی
درمنثور تنبیہ جانا چاہیے کہ سماع اموات مین اگرچہ بعضے علما نے اختلاف کیا ہی لیکن مذہب امام اعظم رح کا اور
اکثر مشائخ ہمارے کا عدم سماع موتی کا ہی بدلیل اس آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ کے اور آیت اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى
کے جیسا کہ صاحب غرائب فی تحقیق المذاہب امام اعظم رح سے یون روایت کرتے ہین رَاَى الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح مَنْ يَّاْتِي
الْقُبُوْرَ لِاَهْلِ الصَّلَاحِ فَيُسَلِّمُ وَيُخَاطِبُ وَيَتَكَلَّمُ وَيَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ خَبَرٍ وَّهَلْ عِنْدَكُمْ
مِّنْ اَثَرٍ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِّنْ شُهُوْرٍ وَّلَيْسَ سُؤَالِيْ مِنْكُمْ اِلَّا الدُّعَاءَ فَهَلْ دَرَيْتُمْ اَمْ غَفَلْتُمْ
فَسَمِعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ يُخَاطِبُ بِهِمْ فَقَالَ هَلْ اَجَابُوْا لَكَ قَالَ لَا فَقَالَ لَهٗ سُحْقًا وَّتَرِبَتْ يَدَاكَ
كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ جَوَابًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَسْمَعُوْنَ صَوْتًا وَّقَرَاَ وَمَآ
اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ انتہی یعنی دیکھا امام ابو حنیفہ رح نے کہ ایک شخص مقابر اولیا مین آتا ہی پس سلام کرتا ہی اور خطاب و کلام
کرتا ہی اور کہتا ہی ای اہل قبور آیا ہی تمکو خبر اور ہی کچھ تمھارے پاس اثر کہ مین آتا ہون تمھارے پاس
اور پکارتا ہون تمکو مہینون سے اور نہین ہی سوال میرا تمسے مگر دعا پس آیا خبردار ہو یا غافل پس سنا ابو حنیفہ رح نے کلام اور خطاب
اوسکے کو اہل قبور سے پس کہا ابو حنیفہ رح نے اوس سے آیا جواب دیا تجکو اونھون نے کہا نہین پھر کہا امام نے دوری ہو جیو تجکو
رحمت خدا سے اور خاک مین ملین تیرے دونون ہاتھ کیا کلام کرتا ہی تو مردون سے کہ طاقت نہین رکھتے جواب کی اور مالک
کسی چیز کے نہین اور کسیکی آواز کو نہین سنتے اور پڑھی امام نے آیت وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنی اور نہین سنا سکتا

اہل قبور کو پس بیچ زجر و توبیخ امام ہمام کے پکارنے والے کے حق مین تامل کرنا چاہیے اور شرح مقاصد مین کہ عقائد کی کتابون مین سے ہے بیچ باب عذاب قبر کے لکھا ہے لَا نِزَاعَ فِیْ اَنَّ الْمَیِّتَ لَا یَسْمَعُ انتہی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَالْمَوْتُ یُنَافِی الْکَلَامَ لِاَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْکَلَامِ الْاِسْمَاعُ وَالْمَیِّتُ لَیْسَ بِاَھْلٍ لِلْاِسْمَاعِ اَلَا تَرٰی اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ انتہی کَلَامُ الْعَیْنِیِّ شَارِحِ الْھِدَایَۃِ یعنی موت منافی کلام کی ہے اسلیے کہ مراد کلام سے سنانا ہے اور میت نہین اہل ہے واسطے سنانے کے کیا نہین دیکھتا ہے تو طرف قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا ہے موتی کو اور نہین ہے تو سنانے والا اونکو کہ قبرون مین ہین تمام ہوا کلام عینی شارح ہدایہ کا اور تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہے قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللہُ ثُمَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ یَعْنِیْ اَنَّ الَّذِیْنَ تَحْرِصُ عَلٰی قَبُوْلِ اِیْمَانِھِمْ بِمَنْزِلَۃِ الْمَوْتَی الَّذِیْنَ لَا یَسْمَعُوْنَ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللہُ مَثَلٌ لِقُدْرَتِہٖ عَلٰی اِلْجَائِھِمْ اِلَی الْاِسْتِجَابَۃِ وَالْمُرَادُ اَنَّہٗ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ یَقْدِرُ عَلٰی اِحْیَاءِ قُلُوْبِ ھٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ بِحَیٰوۃِ الْاِیْمَانِ وَاَنْتَ لَا تَقْدِرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَمَّا وَجْہُ تَشْبِیْہِ الْکَفَرَۃِ بِالْمَوْتٰی فَلِاَنَّ حَیٰوۃَ الرُّوْحِ بِالْعِلْمِ وَمَعْرِفَۃِ الصَّانِعِ کَمَا اَنَّ حَیٰوۃَ الْجَسَدِ بِالرُّوْحِ انتہی مَا فِی التَّفْسِیْرِ النَّیْسَابُوْرِیِّ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین ایمان وہ لوگ کہ سنتے ہین اور موتی اوٹھاویگا اونکو اللہ پھر اوسکی طرف پھیرے جاوینگے یعنی جو لوگ کہ حرص کرتا ہے تو اوپر قبول ایمان اونکے کے بمنزلہ موتی کے ہین کہ جو نہین سنتے مانند قول اللہ تعالی کے کہ تحقیق تو نہین سنا سکتا موتی کو وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللہُ مثل ہے واسطے قدرت اللہ تعالی کے اوپر خواہ مخواہ لے آنے اونکے کے طرف قبول کرنے ایمان کے اور مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی قادر ہے اوپر زندہ کرنے ان کافرون کے دلون کے ساتھ حیات ایمان کے اور تو نہین قادر ہے اسپر اسپر وجہ تشبیہ کافرون کے ساتھ موتی کی پس اسلیے ہے کہ حیوۃ روح کی بسبب علم اور معرفت صانع کے ہے جیسے کہ حیوۃ بدن کی بسبب روح کے ہے تمام ہوا مضمون نیشاپوری کا اور کتاب کافی شرح وافی اور فتح القدیر حاشیۂ ہدایہ سے صراحۃً اور اشارۃً کہ قریب تصریح کے ہے اور مستخلص شرح کنز اور عینی شرح کنز اور کفایہ شرح ہدایہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اموات نہین سنتے ہین چنانچہ عبارتین ان سبکی جناب مولانا محمد اسحٰق صاحب مرحوم نے مائۃ المسائل مین بعینہ نقل کین ہین جسکو شبہہ ہوا وسمین سے دیکھلے کہ ان سب علمائے مذہب اس مسئلے کو لکھا ہے اور مخالفین کے جوابون اور دلیلون کو خوب طرح رد کیا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ ۝

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو ساتھ دین سچ کے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور نہین ہے کوئی امت مگر گذرا ہے اوسمین ڈرانے والا ﴿ف﴾ ہمنے بھیجا ہے تجکو سچا دین دے کر خوشی اور ڈر سناتا اور کوئی فرقہ نہین جسمین نہین ہو چکا کوئی ڈرانے والا ﴿تفسیر﴾ ڈرانے والا خواہ نبی ہو خواہ نبی کی راہ پر ہو بشیر خوشخبری دینے والا یعنی ساتھ جنت اور نجات کے اوسکو کہ مانے تیرا اور ڈرانے والا یعنی ساتھ دوزخ و عذاب کے اوسکو کہ نہ مانے تیرا اور نہین ہے کوئی امت یعنی تیری امت کے پہلے اور امت کہتے ہین جماعت کثیرہ کو بولا کرتے ہین وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ ۹۳ اور کہا جاتا ہے ہر عصر کے لوگون کو امت اور مراد یہان عصر کے لوگ ہین مگر کہ گذرا ہے اوسمین ڈرانے والا کہ ڈراتا تھا اونکو شامت طغیان سے اور انجام بد کفران سے ۹۴ اور اگر کوئی کہے کہ مابین حضرت عیسی اور حضرت محمد علیہما السلام کے کہان تھا ڈرانے والا تو جواب اسکا یہ ہے کہ آثار ڈرانے کے باقی تھے مابین عیسی اور محمد علیہما السلام کے پس نہین خالی ہین انکے درمیان کی امتین ڈرانے والے سے اور جبکہ پرانے ہوئے اور مٹنے لگے آثار حضرت عیسی علیہ السلام کے ڈرانے کے بھیجے گئے محمد علیہ السلام ۹۵ ف

وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ○ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ○

اور اگر ساتھہ جھوٹ کے نسبت کرین تجکو تو پس تحقیق جھٹلایا ہی اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے آئے تھے اون پاس پیغمبر اونکے ساتھہ نشانیون واضح کے اور ساتھہ چھوٹی کتابون کے اور ساتھہ کتاب روشن کے پھر گرفتار کیا مینے کافرون کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا ❊ فتح ❊ اور اگر وہ تجکو جھٹلاوین تو آگے جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پونہچے اون پاس رسول اونکے لے کر کہلی باتین اور ورق اور حکمتی کتاب پھر پکڑا مینے منکرون کو تو کیسا ہوا انکار میرا ❊ تفسیر ❊ جھٹلایا ہی الخ یعنی اپنے رسولون کو اور نشانیون واضح سے مراد معجزے ہین اور زبر سے صحیفے یعنی چھوٹی چھوٹی کتابین اور کتاب روشن سے مراد ہی توریت اور انجیل اور زبور اور گرفتار کیا مینے یعنی عذاب کیا مینے ساتھہ طرح بطرح کے عذابون کے اور اسمین تسلی ہی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جیسے یہ کفار تمکو جھٹلاتے ہین ویسے ہی اگلے کافر بھی اپنے رسولون کو جھٹلاتے رہے ہین اور اوسکے سبب سے غضب الٰہی مین گرفتار ہوتے تھے ایسا ہی حال ہوگا تمہارے وقت کے منکرون کا بھی خاطر جمع رکھو ❊ ف ❊

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ○

کیا نہ دیکھا تو نے کہ خدا نے اوتارا آسمان سے پانی پس نکالے ہمنے بسبب اوسکے میوے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اور پہاڑون سے راہین ہین طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے ایک ٹکڑا سفید اور ایک ٹکڑا سرخ اور ایک ٹکڑا سیاہ بیچ نہایت سیاہی کے ❊ فتح ❊ تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر ہمنے نکالے اوس سے میوے طرح طرح اونکے رنگ اور پہاڑون مین گھاٹیان ہین سفید اور سرخ طرح طرح اونکے رنگ اور بھجنگ کالی ❊ تفسیر ❊ سفید بھی کئی درجے اور سرخ بھی کئی درجے یہ سب بیان ہی قدرت رنگارنگ کا اسی طرح مومن اور کافر ایک دوسرا ہو جاوے کب ہو سکے یہ تسلی ہی حضرت کو ❊ ص ❊ اول الوانہا سے جنسین میوون کی مراد ہین قسم انار اور سیب اور انجیر اور انگور وغیرہا سے کہ بیشمار ہین یا مراد ہین ہیئتین اونکی قسم سرخ اور زرد اور سبز اور مانند انکے سے اور جدد کے معنی ہین راہین کہ طرح بطرح کے ہون رنگ اونکے جمع جُدّۃ کی ہی مانند مُدّۃ اور مُدَد کے اور غرابیب سود مین تقدیم و تاخیر ہی کہا جاتا ہی اسود غربیب یعنی نہایت سیاہ تشبیہ دینے کر ساتھہ رنگ کوے کے یعنی راہین سیاہ ❊ ص ❊ معا ❊

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ○

اور لوگون سے اور جانورون سے اور چارپایون سے طرح بطرح کے ہین رنگ اونکے اسی طرح سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے بندون اوسکے مین سے عالم تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہی ❊ فتح ❊ اور آدمیون مین اور کیڑون مین اور چارپایون مین کئی رنگ کے ہین اسی طرح اللہ سے ڈرتے وہی ہین اوسکے بندون مین سے جنکو سمجھ ہی تحقیق اللہ زبردست ہی بخشنے والا ❊ تفسیر ❊ یعنی سب آدمی ڈرنے والے نہین ڈرنا اللہ سے سمجھہ والون کی صفت ہی اور اللہ کی معاملت بھی دو طرح کی ہی زبردست بھی ہی کہ ہر خطا پر پکڑے اور غفور بھی ہی کہ ہر گنہگار کو بخشے ❊ ص ❊ اور لوگون سے الخ یعنی اور اونمین سے بعضے ہین کہ مختلف ہین رنگ اونکے اسی طرح یعنی مانند اختلاف میوون اور پہاڑون کے اور جنگلہ

فرمایا الم تر کہ یعنی الم تعلم کے ہے یعنی کیا نہ جانا تونے کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی اور بیان کین نشانیان اپنی قدرت وصنعت کی اور اسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہین اوسکے بندون مین سے علما یعنی وہ اللہ والے علما کہ جنھون نے جانا ہے اوسکو ساتھ صفتون اوسکی کے اور بڑائی اوسکی اونکے دلون مین سمارہی ہے اور جسکو علم اللہ تعالی کا زیادہ ہوگا اوسکو اوسکا ڈر بھی زیادہ ہوگا اور جسکو علم اوسکا بہت کم ہوگا نڈر ہوگا اور حدیث شریف مین ہے کہ جو تم مین اللہ کو جانتا ہے بہت اوسکو اوسکا خوف بھی بہت ہوتا ہے کہا ابن عباس نے کہ مراد اللہ تعالی کی یہ ہے کہ نہین ڈرتے ہین مجھسے میرے مخلوق مین سے مگر وہ لوگ کہ جانا اونھون نے دبدبہ میرا اور عزت میری اور غلبہ میرا اور کہا عایشہ نے کہ کیا آنحضرت نے کچھ یعنی کوئی مباح چیز کے بیان جواز کے لیے مانند افطار کرنے کے سفر مین یا بوسہ لینے بیوی کے روزے مین اور رخصت دی اوسمین یعنی لوگون کو پس احتیاط کی اوس سے کتنے ایک لوگون نے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور حمد کی اللہ کی پھر فرمایا کیا حال ہے لوگون کا کہ احتیاط کرتے ہین ایک چیز سے کہ کی مینے پس قسم ہے اللہ کی بلاشبہ مین بہت جانتا ہون بنسبت اونکے اللہ کو اور بہت ڈرتا ہون بنسبت اونکے اللہ سے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تھوڑا اور البتہ رو و تم بہت کہا ایک شخص نے شعبی سے کہ فتوی دے مجکو کہ کون ہے عالم پس کہا شعبی نے کہ نہین ہے عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عزوجل سے اور پہلے جو لفظ اللہ کا لائے اور پھر علما کا یعنی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا فرمایا اس سے معنی اسکے یہ سمجھے گئے کہ جو لوگ ڈرتے ہین اوسکے بندون مین سے وہ علما ہی ہین نہ غیر اونکے اور اگر اسکے عکس کہتے یعنی اِنَّمَا يَخْشَى الْعُلَمَآءُ اللّٰهَ تو ہوتے معنی یہ کہ علما نہین ڈرتے ہین مگر اللہ ہی سے جیسے کہ فرمایا وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ اور ان دونون مین مغایرت ہے پس اول مین بیان ہے اسکا کہ ڈرنے والے علما ہی ہین نہ غیر اونکے اور دوسرے مین بیان ہے اسکا کہ مخشی منہ وہ اللہ تعالی ہی ہے نہ غیر اوسکا ❊مل❊ صا❊ روایت ہے سعید بن جبیر سے کہ کہا خشیت کے معنی یہ ہین کہ ڈرے تو اللہ سے یہانتک کہ حائل ہو ڈر اوسکا درمیان تیرے اور درمیان گناہ اوسکے کے پس یہ خشیت اوسکی ہے ابن عباس سے ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کہا علما اللہ کے وہ ہین کہ ڈرین اوس سے اور ابن عباس سے اسی آیت کی تفسیر مین یہ بھی منقول ہے کہ کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جانتے ہین کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کہا ابن مسعود نے نہین ہے علم کثرت حدیث سے ولیکن علم خشیت الٰہی سے ہے ابی حیان تیمی سے روایت ہے ایک شخص سے کہ کہا تھا اوسنے کہا جاتا ہے علما تین ہین عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے پس عالم اللہ کے اور اللہ کے حکم کے وہ ہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اور جانتے ہین حدود و فرائض کو اور عالم اللہ کے نہ عالم اللہ کے حکم کے وہ ہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے اور نہین جانتے حدود اور فرائض اور عالم اللہ کے حکم کے نہ عالم اللہ کے وہ ہین کہ جانتے ہین حدود اور فرائض کو اور نہین ڈرتے اللہ سے مالک بن انس سے روایت ہے کہ کہا بلاشبہ علم نہین ہے کثرت روایت سے سوا اسکے نہین کہ علم ایک نور ہے کہ ڈالتا ہے اوسکو اللہ قلب مین حسن بصری سے ہے کہ کہا اونھون نے ایمان ادن لوگون کا ہے کہ ڈرین اللہ سے بن دیکھے اور رغبت کرین اوس چیز مین کہ رغبت کی اللہ نے اوسمین اور بیزار ہون اوس چیز سے کہ غصہ دلا دے اللہ کو پھر پڑھی یہ آیت اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا مسروق سے ہے کہ کہا کفایت کرتا ہے آدمی کو علم مین یہ کہ ڈرے اللہ سے اور کفایت کرتا ہے آدمی کو جہل مین یہ کہ عجب کرے یعنی خوش ہو ساتھ علم اپنے کے مجاہد سے ہے کہ کہا فقیہ وہ شخص ہے کہ ڈرے اللہ سے حسن بصری سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علم دو ہین ایک تو دل مین ہے یعنی خشیت الٰہی

اور حضور صلعم اللہ کہ جنسے تمام ظاہر و باطن کی درستی ہوتی ہی پس یہ علم نفع دینے والا ہی اور ایک علم زبان پر ہی کہ تقریرین بہت سی
جھاڑتا ہی لیکن دل مین کچھ اثر نہین خشیت الٰہی ہی نہ حضور صلعم اللہ کہ جنسے آخرت کے ضرر سے بچے پس یہ حجت اللہ کی ہی اوسکے بندون
یعنی فرماویگا کہ کہتا سب کچھ تھا اور دل مین کچھ اثر نہوا عبد اللہ بن مسعود سے ہی کہ کہا لائق ہی حامل قرآن کو یعنی حافظ عامل کو
کہ پہچانے قدر اپنی رات کی جب لوگ سوتے ہون یعنی پڑھے اوسکو تہجد مین کہ عجب نعمت ہی اور پہچانے قدر اپنے دن کی جسوقت کہ
لوگ افطار کیے ہون یعنی روزے رکھے اور اپنے غم کی جسوقت کہ لوگ خوشیان کرتے ہون اور اپنے رونے کی جسوقت کہ لوگ
ہنستے ہون اور اپنے چپ رہنے کی جسوقت کہ کلام بے فائدہ کرتے ہین لوگ اور اپنے خشوع کی جسوقت کہ لوگ تکبر کرتے ہون
اور اتراتے ہون اور لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو رونے والا غمگین بردبار دانا خاطر جمع والا اور نہین لائق ہی حامل قرآن کو یہ کہ ہو
شور و شغب کرنے والا اور نہ چلانے والا اور نہ تیز مزاج وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ کہا مین اور عکرمہ ابن عباس کا ہاتھ
پکڑ کر لاتے مسجد الحرام مین بعد نابینا ہونے انکے کے پس ناگہان کتنے ایک لوگ جھگڑ رہے تھے اپنے حلقے مین نزدیک دروازے
بنی شیبہ کے پس کہا ابن عباس نے کہ لیچلو مجھکو طرف حلقے جھگڑنے والے کے پس لے گئے ہم اونکو یہان تک کہ پہنچے اونکے پاس
پس سلام کیا اوسپر پس اونھون نے چاہا بیٹھنا انکا پس انکار کیا ابن عباس نے اور کہا کہ متوجہ کرو میری طرف بہت سمجھنے والے
اپنے کو پس متوجہ کیا اونھون نے ایک شخص فہمیدہ کو اونکی طرف پس کہا ابن عباس نے کہ کیا نہین جانتے تم بندگان خدا
کہ خاموش کر رکھا ہی اونکو خوف الٰہی نے بغیر بند ہو جانے زبان کے اور بغیر گونگے پنے کے واقع مین وہ فصیح گویا دانشمند
جاننے والے معاملات خدا کے لیکن جب وہ یاد کرتے ہین عظمت الٰہی کو اوڑ جاتی ہین اوس سے عقلین اونکی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے
ہین دل انکے اور بند ہو جاتی ہین زبانین اونکی یہان تک کہ جب اوٹھتے ہین اوس حالت سے جلدی کرتے ہین طرف اللہ کے ساتھ
کرنے اچھے عملون کے پس کہان ہی تمھین نسبت اونسے پھر پھرے ابن عباس اونکے پاس سے پس نہ دیکھے گئے اوس حلقے کی جگہ بعد
اسکے دو شخص بھی سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ کہا بیان فرمائے عمر بن الخطاب نے لوگون کے لیے اٹھارہ کلمے کہ سب حکمت کی
ہین کہا نہ سزا دیوے تو اوسکو کہ نافرمانی کی اسنے تیرے حق مین مانند اوسکے کہ اطاعت کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جو کوئی
تجکو ضرر پہونچاوے گنہگار اسکا ہووے تو تو اوس سے درگذر کر کر فرمانبردار اللہ کا ہو کہ عمل کر اس آیت پر ادفع بالتی ہی احسن پس
یہی بڑی سزا ہی اوسکی کہ وہ تیرے وبال مین گرفتار رہا اور تو نے معاف کر کر ثواب پایا اور رکھ امر اپنے بھائی مسلمان کا اوپر احسن امر کے
یعنی اچھی بات پر حمل کر اوسکے امر کو یہان تک کہ ظن غالب ہو اوسکے خلاف کا تو لاچاری ہی اور گمان بد نہ لیجا بسبب ایک بات کے
کہ صادر ہوئی ہی مسلمان سے اور تو پاتا ہی واسطے اوسکے محمل نیک اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمت کے لیے پس نہ ملامت
کرے اوسکو کہ بدگمانی لیجاوے اوسپر یعنی مثلا ایک شخص شراب خانے مین جایا کرتا ہی اور پیتا نہین یا نہین جا کر اپنے نفس پر تہمت
شراب خواری کی لگاتا ہی اب دیکھنے والا جو بدگمانی لیجاوے اوسکا کیا قصور ہی کہ ملامت اوسپر جائز ہو نہ یہ وہان جایا کرتا نہ کوئی اوسپر
بدگمانی لیجاتا اور جسنے چھپایا بھید اپنا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر کسی سے کہدیتا تو اختیار اوسکا اسکے ہاتھ نہ رہتا سننے والا
جس سے چاہتا کہدیتا اور پھر ہوتا جو کچھ ہوتا اور اب جو نہین کہا ہی اختیار اوسکا اسی کے ہاتھ ہی جب تک کسی سے نہ کہے
اور پکڑ یار صادق زندگی بسر کر اونکی حفاظت مین پس وہ زینت ہین رضا مین یعنی چین مین اور سامان دفع ہین بلا مین اور لازم
اپنے پر سچ اگرچہ مار ڈالے تجکو کوئی اور نہ گرفتار رہ بیفائدہ بات مین اور نہ سوال کر اوس چیز سے کہ نہین ہوئی ابھی لیے کہ بیچ
اوس چیز کے کہ ہی شغل ہی اوس چیز سے کہ نہین ہوئی یعنی ایک بات ابھی پیش ہی نہین آئی ہی اوسکا پوچھنا کیا کیونکہ مین

یعنی لوگ دنیا کے آخرت مین خوش ہون اور وہ غم آخرت مین ... اسی طرح اور ... بجھ لینا

گرفتار ہو رہا ہی اوسی ہی سے فرصت نہین اور نہ طلب کر حاجت اپنی اوس سے کہ نہ چاہیے حاجت روائی تیری اور نہ مل جان
جھوٹی قسم کو پس ہلاک کریگا اللہ اور نہ مصاحبت اختیار کر فجار کی تاکہ سیکھے تو بدکاری اونکی ہی اور الگ رہ اپنے دشمن سے
اور ڈرتا رہ اپنے دوست سے مگر امین سے اور نہین ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور دل سے ڈرتا رہ نزدیک قبرون کے
کہ ہم بھی یہین آنے والا ہی اور ذلیل ہو نزدیک طاعت مولی کے اور طلب بچاؤ کی کر نزدیک گناہ کے اور رجوع رکھہ اپنے امر مین اون
لوگون کی طرف کہ ڈرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا روایت ہی مکحول سے
کہ پوچھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حال عالم اور عابد کے سے فرمایا آنحضرت نے فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي
عَلٰٓى اَدْنَاكُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسے فضیلت میری تمہارے ادنی پر پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ آیت اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا پھر فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہ اللہ اور اوسکے فرشتے اور آسمان کے رہنے والے
اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان دریا مین البتہ رحمت بھیجتی ہین اور دعا کرتی ہین بھلائی کی تعلیم کرنے والے کے لیے ذکر درمنثور

تنبیہ بیچ بیان شرف اور فضیلت علم کے ہر چند کہ ثابت کرنا اس دعوے کا اور تحقیق اس معنی کی احتیاج بیان اور دلیل
کی نہین رکھتی اسلیے کہ تمام ملتون والے بلکہ اہل اہوا بھی علم کی شرافت کے مقر ہین اور بسبب نہ حاصل ہونے اوسکے تاسف
کرتے ہین اور یہ بھی ہی کہ انسان باتفاق محققون کے مرکب ہی دو جوہرون سے ایک تو خسیس ہی کہ وہ بدن ہی اور دوسرا
شریف کہ وہ روح ناطقہ ہی اور سب عقلا متفق ہین اسپر کہ کمال بدن کا روح سے ہی اور کمال روح کا علم سے اور یہ ضرور ہی
کہ جو چیز سبب ایک شریف چیز کے کمال کی ہوگی وہ شریف ہوگی لیکن تاکید البعضے مضامین کہ آسمان کی اوتری ہوئی کتابون
مین آئے ہین اور صاحبون نفوس قدسیہ سے منقول ہوئے ہین ذکر کیے جاتے ہین اول جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہی فضیلت علم
مین اور وہ اگرچہ بہت ہی لیکن دس آیتین اونہین سے ذکر کیجاتی ہین اول تو یہ آیت وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ
خَيْرًا كَثِيْرًا یعنی جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر وجہ دلیل لانے کی ساتھ اس آیت کے یہ ہی کہ حکمت اگر
بمعنی موعظت یعنی نصیحت کے ہی جیسے کہ اس آیت مین وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یعنی اور اوتاری اللہ نے
تجہپر کتاب اور حکمت یعنی نصیحت تو راجع علم ہی کی طرف ہی اور اگر حکمت بمعنی فہم و علم کے ہی جیسیکہ اس آیت مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت یعنی فہم و علم تو بھی ظاہر ہی دلالت کرنا اسکا فضیلت علم پر اور اگر
حکمت بمعنی نبوت کے ہو جیسے کہ اس آیت مین وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور دی اوسکو اللہ نے بادشاہی اور حکمت
یعنی نبوت تو بھی راجع علم ہی کی طرف ہی اور اگر حکمت بمعنی بیان اور قرآن کے ہی جیسے کہ اس آیت مین اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ یعنی بلا لوگون کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے یعنی بیان اور قرآن کے تو بھی علم ہی کی طرف راجع
ہی اور باوجودیکہ بحکم وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا کے یعنی اور نہین دیے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا تھوڑا سا علم
بنی آدم کو ملا ہی اور پھر اوسکو خیر کثیر فرمایا یعنی اسی آیت مذکورہ مین اور تمام دنیا کو قلیل فرمایا اس آیت مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا
قَلِيْلٌ کہ متاع دنیا قلیل ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا سا علم بہتر ہی تمام متاع دنیا سے اور دوسری آیت شرف و فضل
علم مین یہ آئی ہی وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا یعنی اور سکھایا تجکو جو کچھ کہ نہین جانتا تھا
تو اور ہی فضل اللہ کا تجہپر بڑا پس دیکھا چاہیے کہ ہزارہا احسان اللہ تعالی کے آنحضرت پر ہین اون مین سے احسان جتایا نعمت
علم کا اور بعضی بعضی چیزون کا پس اس سے بھی فضیلت علم کی معلوم ہوئی اور تیسری آیت یہ ہی وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ

كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الخ یعنی اور سکھائے آدم کو نام ساری چیزون کے پھر پیش کیا اونکو ملائکہ پر پس
اللہ تعالی نے الزام دیا ملائکہ کو اور بزرگی ظاہر کی آدم کی بسبب علم کے اور چوتھی آیت یہہ ہی قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا
کہہ اے رب میرے زیادہ دے مجکو علم اگر کوئی اور چیز علم سے زیادہ شریف ہوتی تو حق تعالی اپنے پیغمبر کو حکم فرماتا اوسکے طلب
کرنے کا پانچوین آیت حضرت سلیمان ع کی بات کے بیان مین کہ اونھون نے کہا وَعُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ اور سکھائے گئے ہم
بولی جانورون کی دیکھو کہ حضرت سلیمان ع باوجودیکہ بادشاہ تھے جن و انس اور وحش و طیر پر کسی چیز سے فخر نکیا مگر ساتھہ علم کے
اور چھٹی آیت یہہ ہی يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنی بلند درجہ کریگا اللہ اون
لوگون کو کہ ایمان لائے تم مین سے اور جو لوگ دیے گئے ہین علم اونکے لیے بہت سے درجے ہونگے پس اول تو مومنون کے
درجے بلند کرنیکا ذکر فرمایا بعد ازان فرمایا کہ درجے ہین اہل علم کے لیے پس اس سے لازم آتا ہی کہ درجے اہل علم کے اورون کے
درجون سے زیادہ ہونگے اور جو چیز کہ سبب کمال درجے کی ہوگی بالضرور شریف ہوگی ساتوین آیت یہہ ہی قُلْ هَلْ
يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے
پس نفی برابری کی درمیان انکے بواسطہ شرف علم اور نقصان جہل کے ہی آٹھوین آیت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتون نے
اور علم والون نے درحالیکہ قائم ہین ساتھہ عدل کے پس اہل علم کو بواسطہ شرف علم کے شہادت مین اپنے ساتھہ اور ملائکہ کے ساتھہ
نزدیک کیا نوین آیت اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اسلیے کہ معنی یہہ ہین کہ سوائے عالمون کے خدا سے کوئی
نہین ڈرتا اور دوسری آیت مین فرمایا کہ بہشت ہمیشگی کی انکے لیے ہوگی کہ خدا سے ڈرے اور وہ آیت یہہ ہی جَزَآؤُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا [illegible] یہان تک فرمایا ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ دسوین آیت
یہہ ہی اَطِيْعُوا اللّٰهَ [illegible] اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور صاحبان
امر کی تم مین سے اسلیے کہ اکثر محقق اہل تفسیر کے اسیر ہین کہ مراد اولوا الامر سے عالم ہین اسلیے کہ تیغ بادشاہون کی تابع قلم علما کے
ہوتی ہی اور قلم علما کا تابع اونکی تلوار کے نہین دوسرے جو کچھ کہ توریت مین آیا ہی کہ فرمایا اے موسی بڑی حکمت حاصل کر اسلیے کہ
مین نہین ڈالتا ہون اوسکو کسی دل مین مگر اس حال مین کہ چاہتا ہون مین بخشنا اوسکا پس سیکھہ اوسکو پھر عمل کر اوسپر پھر خرچ کر
اوسکو تاکہ پہونچے تو میری بزرگی کو دنیا اور آخرت مین اور چونکہ پہونچنا بزرگی دنیا اور عقبی کا متعلق ساتھہ علم اور عمل کے ہوا
معلوم ہوا کہ شرف اوسکا کس درجے کا ہی تیسرے جو کچھ کہ انجیل مین بیچ سفر دوسرے کے آیا ہی اور وہ قول اللہ تعالی کا ہی
واے ہی واسطے اوسکے کہ سنا علم کو اور نہ طلب کیا اوسکو کیونکر جمع کرینگے ہم عالم کو ساتھہ جاہلون کے طرف دوزخ کے
طلب کرو علم کو اور سیکھو اوسکو اور نہ کہو کہ ڈرتے ہین ہم یہ کہ علم سیکھین ہم اور نہ عمل کرین ہم ولیکن کہو امید رکھتے ہین ہم یہ کہ
علم سیکھین ہم پھر عمل کرین اوسپر اور علم شفاعت کریگا واسطے صاحب اپنے کے یعنی عالم کے اور حق ہی اللہ پر یہ کہ نہ رسوا کریگا
عالم کو فرماویگا اللہ تعالی اے گروہ علما کے کیا گمان ہی تمہارا ساتھہ رب اپنے کے پس کہینگے علما گمان کرتے تھے ہم یہہ کہ رحم کریگا ہمپر
رب ہمارا اور بخشیگا ہمکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مینے کیا یعنی بخشا تمکو اور رحم کیا تمپر تحقیق مینے امانت رکھی تھی تم مین
حکمت اپنی نہ واسطے شر کے کہ ارادہ کیا ہو مینے ساتھہ تمہارے داخل ہو تم میری جنت مین بسبب رحمت میری کے انتہی اس مین
سے ساتھہ کتنی وجہون کے شرف علم کا معلوم ہوا اور مقاتل بن سلیمان سے نقل ہی کہ حق تعالی نے انجیل مین فرمایا اے عیسی تعظیم کرو

علما کی اور پہچان تو فضل اونکا پس تحقیق ہے بیشک فضیلت دی ہی اونکو اوپر تمام خلق اپنی کے سوائے نبیون اور رسولون کے مانند
فضیلت آفتاب کے سب ستارون پر اور مانند فضیلت آخرت کے دنیا پر اور مانند فضیلت اپنی کے تمام چیزون پر تحقیق جو کچھ
کہ حدیثون مین آیا ہی اور وہ اگرچہ نہایت بہت ہی لیکن دس حدیثین کہ دلالت مقصود پر نہایت واضح ہین ذکر کی جاتی ہین
اول تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً یعنی تفکر کرنا ایک ساعت
کا بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ فکر بندے کو حق کی طرف پونہچاتا ہی اور طاعت ثواب کو اور یہ بھی ہی کہ فکر سبب طاعت
کے سبب نجات کی ہوتی ہی اسلیے کہ اگر کافر بیچ دلائل توحید الٰہی کے فکر کرے یعنی اقرار کرے توحید اور رسالت کا اور اوسی
وقت مرجاوے تو باتفاق علما کے نجات پاویگا اسپر اگر کوئی ہزار برس بیعلم و معرفت کے عمل کرے نجات نپاویگا اور دوسری یہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةِ النُّبُوَّةِ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْجِهَادِ یعنی قریب تر لوگون کے
درجۂ نبوت سے اہل علم اور جہاد کرنے والے ہین اور تیسری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے علی رض کے جبکہ بھیجا اونکو
عامل کر کر طرف اہل یمن کے فَاِنْ يَّهْدِ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا يَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ یعنی پس اگر ہدایت
کرے اللہ بسبب تیرے ایک شخص کو بہتر ہی تیرے لیے اوس چیز سے کہ نکلتا ہی اوسپر آفتاب یعنی تمام دنیا سے چوتھی حدیث
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ یعنی فضیلت عالم کی عابد پر مانند فضیلت
میری کے ہی تمہارے ادنی پر پانچوین حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ
يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ عَلِيْمٌ اُحِبُّ كُلَّ عَلِيْمٍ یعنی وحی بھیجی اللہ عزوجل نے طرف ابراہیم ع کے کہ اے ابراہیم بلاشبہ مین علم
رکھنے والا ہون دوست رکھتا ہون ہر علم رکھنے والے کو چھٹی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لَمَوْتُ قَبِيْلَةٍ
اَيْسَرُ مِنْ مَّوْتِ عَالِمٍ یعنی البتہ مرنا ایک قبیلے کا آسان تر ہی مرنے عالم کے سے اور ساتوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ جو کوئی چلے ایک راہ مین واسطے طلب علم کے چلاویگا اللہ اوسکو ایک راہ مین جنت کی راہون مین سے اور تحقیق ملائکہ
بچھاتے ہین بازو اپنے واسطے رضا طالب علم کے اور تحقیق عالم کے لیے بخشش مانگتے ہین وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین
مین ہین اور مچھلیان پانی کے اندر اور تحقیق علما وارث ہین انبیا کے آٹھوین حدیث آنحضرت علیہ السلام کی يَشْفَعُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ یعنی شفاعت کرینگی دن قیامت کے تین جماعتین انبیا پھر
علما پھر شہدا نوین حدیث آنحضرت کی مَنْ صَلّٰى خَلْفَ عَالِمٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ
یعنی جسنے نماز پڑھی پیچھے عالم کے علما مین سے پس گویا کہ اوسنے نماز پڑھی پیچھے نبی کے انبیا مین سے دسوین حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ کہ لائی جاویگی روشنائی علما کی روز قیامت کے اور وزن کی جاویگی شہدا کے خون کے ساتھ پس غالب آویگی روشنائی علما کی شہدا کے خون پر پانچوین جو کچھ
کہ اثر مین آیا ہی اور وہ بیشمار ہی اور روشن تر سب سے یہ ہی کہ جو حضرت امیر المومنین علی رض نے اپنے شاگرد کمیل بن زیاد نام کو کہا ای کمیل علم بہتر ہی تیرے لیے
مال سے علم نگہبانی کرتا ہی تیری اور تو نگہبانی کرتا ہی مال کی اور علم حاکم ہی اور مال محکوم علیہ ہی اور مال کو ناقص کرتا ہی نفقہ اور علم بڑھتا جاتا ہی
خرچ کرنے سے یعنی پڑھانے سے اور اور جا کے فرمایا کہ عالم افضل ہی روزہ دار قائم اللیل مشقت کرنے والے سے عبادت مین اور جبکہ
مرتا ہی عالم رخنہ پڑ جاتا ہی اسلام مین ایسا رخنہ کہ نہین بند کرتا ہی اوسکو کوئی مگر جانشین نیک اوسکا اور یہ بھی حضرت علی رض
سے منقول ہی کہ بزرگی علم کی مال پر دس وجہ سے ہی اول تو یہ کہ بسبب مال کے دشمن بہت ہوجاتے ہین تا بحدیکہ جو کوئی اسکا
بہت قریب ہوتا ہی لگے ہین مانند فرزند اور بھائی وغیرہ کے واسطے میراث کے مرنا اسکا چاہتا ہی اور علم کے سبب سے دوست

سلہ یعنی نقصان واقع ہوتا ہی منہ

بہت ہوتے ہین اسلیے کہ جب خلق کو معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص عالم بزرگ ہی دلون کو اوسکی طرف میل ہوتا ہی دوسری یہ کہ علم سبب قرب
اور کرامت حق کا ہی اور مال سبب بُعد اور مواخذہ کیا او تیسری یہ کہ علم میراث ملائکہ اور انبیا کی ہی اور مال میراث نمرود اور قارون
کی چوتھی یہ کہ مال متاع دنیا فانی کی ہی اور علم متاع آخرت باقی کی پانچوین یہ کہ علم عالم سے کسی طرح جدا نہین ہوتا بخلاف
مال سے کہ ایک ساعت مین جدا ہوجاتا ہی کتنے ہی غنی فقیر ہوگئے ہین چھٹی یہ کہ مال کی تو نگہبانی کرتا ہی اور علم تیرا نگہبان ہی
یعنی بسبب اوسکے خدا کے گناہ سے بچتا ہی ساتوین یہ کہ صاحب مال پکارا جاتا ہی ساتھ نام بخیل وبد کے اور صاحب علم پکارا
جاتا ہی ساتھ اکرام واعظام کے آٹھوین یہ کہ مال حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے اور علم نہین حفاظت کیا جاتا ہی چورون سے
نوین یہ کہ مال بسبب بہت دنون کے رہنے کے خراب اور پرانا ہوجاتا ہی اور علم نہین پرانا ہوتا دسوین یہ کہ مال والے کا دل سخت
ہوجاتا ہی اور صاحب علم کا دل منور ہوتا ہی یہان تک کہ صاحب مال دعوی ربوبیت کا کرنے لگتا ہی یعنی مثل فرعون کے اور
صاحب علم دینی ایسا دعوی کرتا نہین اور عبید اللہ اور عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹون کو وصیت کی کہ ای بیٹون میرے
اختیار کرو ادب کو یعنی علم کو اسلیے کہ وہ رہنما ہی مروت پر اور انیس ہی وحشت مین اور یار ہی سفر مین اور مصاحب ہی وطن مین اور
صدر کرتا ہی مجلس مین اور وسیلہ ہی طرف حاصل کرنے مطالب کے اور غنی ہی وقت نہونے مال کے اور سبب رفعت ہی خسیس
کے لیے اور سبب کمال ہی شریف کے لیے ابو اسود دئلی نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی چیز عزیز تر علم سے بادشاہ حاکم ہین لوگون پر اور
علما حاکم ہین بادشاہون پر اور حضرت لقمان علیہ السلام کی وصیتون مین سے ہی اپنے بیٹے کو کہ ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر
تحصیل علم اسلیے کہ تو اگر محتاج ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے مال اور اگر غنی ہوگا تو ہوگا علم تیرے لیے جمال اور کہا بعضے حکما نے
کاشکے جانون مین کہ کون سی چیز پائی اوس شخص نے کہ فوت ہوا اوس سے علم اور کون سی چیز فوت ہوئی اوس سے کہ پایا اوسنے
علم اور نقل ہی کہ سکندر نے ارسطاطالیس سے پوچھا کہ علم بہتر ہی یا بادشاہی ارسطاطالیس نے کہا کہ بادشاہی سے قدر دنیا
مین ہوتی ہی اور علم سے عالم کی قدر بعد اوسکے مرنے کے زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت اسکے کہ اوسکی حیات مین ہی اور سکندر نے کہا کہ
کیون ہی یہ بات کہ علما ہمیشہ بادشاہون کے دروازون پر آمد وشد کرتے ہین اور بادشاہ علما کے دروازے پر بہت کم جاتے
ہین ارسطاطالیس نے کہا کہ علما اس سبب سے جاتے ہین کہ ان بیچارون کو حاجت مال کی پڑتی ہی اونکے دروازون پر اوسکے حاصل
کرنے کے لیے جاتے ہین یعنی جیسے کوئی پائخانہ مین جاتا ہی اور بادشاہ جو قدر علم کی جانتے نہین ہین اور احتیاج اوسکی رکھتے
نہین اس سبب کم جاتے ہین انتہی یہ تمام مضمون کتاب نفائس الفنون مین سے لکھا ہی غرض اسکے بیان سے یہ ہی کہ ہر زن ومرد
کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کرکر طلب علم مین جیسے وچالاک ہون کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر اور اگر علم کے پڑھنے کی فرصت نہو
تو بھلا اسقدر تو کرو کہ جہان اہل حق وعظ کہتے ہون وہان خواہ مخواہ حاضر ہو کر اکتساب سعادت کیا کرو کہ علم سننے سے بھی حاصل ہوتا ہی
شعر فقربہ لا تکونن جاہلا ابدا اذ الناس موتی واهل العلم احیاء انتہی اور واقع مین عدم فرصت
کا بہانہ کرنا بھی لغو ہی دنیا کے جس کام کو جی چاہتا ہی کیسی فرصت نکال لیتے ہو اوسکے لیے اگر دنیا کے کام کے برابر بھی
اسکو سمجھو باوجودیکہ زمین وآسمان کا فرق ہی ان مین تو بھی کیا کچھہ حاصل کرلو جاگو بجا ہی خواب غفلت سے اور دعا کرو
اپنے کریم کارساز سے بحسب فرمودہ اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا عِلْمًا نَافِعًا
وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا آمین رب العلمین اور چونکہ آیت مذکورہ مین فضیلت علما کی بیان ہوئی اب آگے

پتا اون علما کا بیان ہوتا ہی کہ وہ کون سے علما ہین جو اللہ سے ڈرتے ہین اور ثواب اونکا مذکور ہوتا ہی ؛

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِیُوَفِّیَھُمْ اُجُوْرَھُمْ وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ؕ اِنَّہٗ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ۝

تحقیق وہ لوگ کہ پڑھتے ہین کتاب خدا کی اور قائم رکھا ہی نماز کو اور خرچ کیا ہی اوس چیز سے کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو پوشیدہ اور ظاہر امیدوار ہین سوداگری کے کہ ہرگز ہلاک نہوگے تو کہ پورا دے اونکو ثواب اونکا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے تحقیق وہ بخشنے والا قدردان ہی ؛ **فتح** ؛ جو لوگ پڑھتے تھے کتاب اللہ کی اور سیدھی کر کر نماز اور خرچ کیا کچھ ہمارا دیا چھپے کھلے اور چھپے امیدوار ہین ایک بیوپار کے جو کبھی نہ ٹوٹے تا پورے دے اونکو نیگ اونکے اور بڑھتی دے اپنے فضل سے تحقیق وہ ہی بخشنے والا قبول کرتا ؛ **تفسیر** ؛ پڑھتے ہین کتاب اللہ کی یعنی ہمیشہ تلاوت قرآن کیا کرتے ہین پوشیدہ اور ظاہر یعنی صدقہ نفل پوشیدہ دیتے ہین اور صدقہ فرض ظاہر یعنی قناعت نہین کرتے ہین ساتھ تلاوت کرنے اوسکے کے جلاوت عمل کرنے سے اوسپر یعنی قرآن پڑھتے بھی ہین اور عمل بھی کرتے ہین اوسپر امیدوار ہین سوداگری کے وہ طلب کرنا ثواب کا ہی بسبب طاعت کے کہ ہرگز ہلاک نہوگی لن تبور کے معنی ہین لن تکسد یعنی امیدوار ہین سوداگری کے کہ منتفی ہوگا اوس سے کساد یعنی کھوٹا ہونا اور رواج پاویگا نزدیک اللہ کے ثواب اونکا یعنی ثواب اعمال اونکے کا اور زیادہ دے اونکو فضل اپنے سے کہا ابن عباس نے کہ سوائے ثواب موعود کے دیگا ایسی چیزین کہ نہ کسی کی آنکھون نے دیکھین ہین اور نہ کسی کے کانون نے سنی ہین انتہی یا مراد ہی زیادہ دینے فضل سے فراخی قبرون کی یا قبول ہونا اونکی شفاعت کا اونکے حق مین کہ احسان کیا ہی اونسے یا دچند کرنا حسنات اونکے کا یا دیدار الٰہی ہونا بخشنے والا ہی یعنی لوگون کو اور شکور کے معنی یہ ہین کہ دیتا ہی ثواب بہت عمل قلیل پر ؛ **صل** ؛ **معا** ؛ **تنبیہ** ؛ نماز کے قائم رکھنے کے یہ معنی ہین کہ ہمیشہ پڑھا کرے اوسکو اوسکے وقتون مین اور احکام ارکان و اجبات سنن مستحبات کی رعایت رکھے اور اوسی کو محافظت نماز بھی کہتے ہین اس سے بڑا درجہ پاتا ہی نمازی دارین مین حضرت عثمان رضی سے منقول ہی کہ جو کوئی محافظت کرتا ہی پانچون نمازون کی اونکے وقتون مین اور مداومت کرتا ہی اوپر اوسکو اللہ تعالیٰ نو طرح کی بزرگیان عطا فرماتا ہی دوست رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ اور رہتا ہی بدن اوسکا تندرست اور محافظت کرتے ہین اوسکی ملائکہ اور اوترتی ہی برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہوتی ہی اوسکے چہرے پر علامت صالحین کی اور نرم کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ دل اوسکا اور گذریگا پل صراط پر مانند بجلی چمکتی کے اور نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ آگ دوزخ سے اور اوتاریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اون لوگون کے ہمسایے مین کہ نہین ہی خوف اوپر اور نہ غمگین ہون گے ؛ **منیہ** ؛ ... اور چونکہ ذکر آیا تھا قرآن پڑھنے کا اوسپر خوبی اوسکی بیان فرمائی گئی

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝

اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے قرآن سے وہی ہی حق سچا کرنے والا اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی یعنی جو کتابین کہ پہلے اوس سے اوتری ہین تحقیق خدا ساتھ بندون اپنے کے البتہ خبردار دیکھنے والا ہی ؛ **فتح** ؛ اور جو ہمنے تجپر اوتاری کتاب وہی ٹھیک ہی سچا کرتی آپ سے اگلی کو مقرر اللہ اپنے بندون سے خبر رکھتا ہی دیکھتا ؛ **صو** ؛ **تفسیر** ؛ پس جانا تجکو اور دیکھا احوال تیرا پس دیکھا تجکو لائق اسکے کہ وحی بھیجی طرف تیرے ایسی کتاب معجز کہ جو کسوٹی ہی ساری کتابون کی ؛ **صن** ؛

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ

وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امت محمدیہ کو یوہیا
واللہ اعلم پس بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور بعض اونمین سے سبقت کرنیوالا
ہی طرف نیکیون کے ساتھ حکم خدا کے یہ یعنی وارث کرنا کتاب کا ہی فضل بڑا ✤ فـ ✤ پھر ہمنے وارث کیے کتاب کے وہ جو چنے
ہمنے اپنے بندون مین سے پھر کوئی اونمین برا کرتا ہی اپنی جان کا اور کوئی اونمین سے بیچ کی چال پر اور کوئی اونمین سے کہ آگے
بڑھ گیا لیکر خوبیان اللہ کے حکم سے یہی ہی بڑی بزرگی ✤ تفسیر ✤ یعنی پیغمبر کے بعد کتاب کے وارث کئی ایک دل
چنے بندے بنائے یعنی یہ امت اونمین تین درجے بتائے ایک گنہگار ایک میانہ ایک اعلی سب کو گنا چنے بندون مین امید کہ
کہ آخر سب بہشتی ہین رسول نے فرمایا ہمارا گنہگار معافی ہی اور میانہ سلامت ہی اور آگے بڑھے موہبت سے آگے بڑھے اللہ کریم تو
اوسکے ہان کمی نہین ✤ مو ✤ پھر وارث کیا ہمنے الخ یعنی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو پھر وارث کیا ہمنے اوسکا بعد
تیرے یعنی حکم کیا ہمنے اوسکے وارث کرنے کا اون لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے الخ اور وہ امت آنحضرت کی ہی صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور وہ کہ بعد اونکے پیدا ہوتے چلے جاوینگے قیامت تک اسلیے کہ اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا ہی اونکو تمام امتون پر
اور کیا اونکو امت وسط یعنی افضل تا کہ ہون وہ گواہ لوگون پر اور خاص کیا اونکو ساتھ بزرگی پہونچنے کے طرف افضل رسولون کے پھر
بیان فرمائے اونکے مراتب پس فرمایا کہ بعض اونمین سے ظلم کرنے والا ہی اپنی جان پر اور وہ وہی ہی کہ موقوف رکھا گیا حکم خدا پر جیسا کہ
آگے آویگا بیان اسکا اور بعض اونمین سے میانہ رو ہی اور وہ وہی ہی کہ ملایا ایک کام نیک اور دوسرا بد اور بعض اونمین سے سبقت
کرنے والا ہی طرف نیکیون کے اور یہ تاویل موافق ہی قرآن کے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے
اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی اونسے اور وہ راضی اوس سے اور طیار کر رکھے ہین واسطے اونکے
باغ نیچے بہتی نہرین تا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور دوسرے
ہین کہ اقرار کیا اپنے گناہون کا ملایا ہی اونھون نے عمل نیک کو ساتھ عمل دوسرے کے کہ بد ہی نزدیک ہی کہ خدا اوسکے ساتھ رحمت کے
متوجہ ہو اور تحقیق خدا بخشنے والا مہربان ہی اور فرمایا بعد اوسکے وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا
يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ یعنی اور اور ہین موقوف رکھے گئے فرمان خدا پر یا یہ ہی کہ عذاب کرے اونکو یا ساتھ
رحمت کے متوجہ ہو اونپر اور خدا دانا درست کار ہی اور یہ تاویل موافق حدیث کے بھی ہی کہ روایت کی ہی عمر نے کہ اونھون نے
کہا منبر پر بعد پڑھنے اس آیت کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سَابِقُنَا سَابِقٌ وَمُقْتَصِدُنَا نَاجٍ وَظَالِمُنَا
مَغْفُوْرٌ لَّهٗ یعنی سابق ہمارا سبقت لیجانے والا ہی اور میانہ رو ہمارا نجات پانے والا ہی اور ظالم ہمارا بخشا جاویگا اور روایت
ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سابق داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد یعنی میانہ رو حساب کیا جاویگا
حساب آسان پھر داخل ہوگا بہشت مین اور اپنے ظلم کرنے والا اپنے نفس پر پس حبس کیا جاویگا یہان تک کہ گمان کریگا کہ وہ شخص
ہرگز نہین نجات پانے کا پھر پہونچے گی اوسکو رحمت الٰہی پس داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ ابو درداء نے اور یہ تاویل موافق

اور یہی اقوال صحابہ کے بھی ہین کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ سابق اخلاص رکھنے والا ہے اور مقتصد ریاکار اور ظالم کفران نعمت
کرنے والا ہے تو بھی اللہ کا احسان ہے کہ حکم کیا ان تینون کے لیے جنت کے داخل ہونے کا اور موافق ہے قول سلف یعنی تابعین کے بھی
کہ کہا ربیع بن انس نے ظالم صاحب کبائر ہے اور مقتصد صاحب صغائر اور سابق وہ کہ پرہیز رکھتا ہو صغائر اور کبائر سے اور کہا
حسن بصری نے کہ ظالم وہ ہے کہ غالب ہون برائیان اوسکی اوپر نیکیون اوسکی کے اور سابق وہ کہ غالب ہون نیکیان اوسکی اوسکی
برائیون پر اور مقتصد وہ کہ برابر ہون نیکیان اور برائیان اوسکی اور جو بیان کیا ابو یوسف نے کہ مراد اس آیت مین کون لوگ ہین
پس کہا اونھون نے کہ وہ سب مومن ہین اور صفت کافرون کی بعد اسکے مذکور ہے کہ وہ قول اللہ تعالی کا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور یہ تینون طبقے پس ہین اونھین لوگون مین سے کہ برگزیدہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے اسلیے
کہ فرمایا فَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ اور سب ضمیرین پھرتی ہین طرف قول اللہ تعالی کے الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
اور وہ اہل ایمان ہین اور اسی پر جمہور ہین اور مقدم کیا ظالم کو واسطے آگاہ کرنے اس بات کے کہ وہ بہت ہین اور مقتصدین کم ہین
بنسبت ظالمین کے اور سابق بہت ہی کم ہین اور کہا ابن عطا نے کہ ظالم کو اسلیے مقدم کیا کہ ناامید نہو وہ اوسکے فضل سے
اور بعضون نے کہا کہ اسلیے مقدم کیا ظالم کو کہ اول احوال معصیت ہے پھر توبہ پھر استقامت اور کہا سہل نے کہ سابق عالم ہے اور
مقتصد متعلم یعنی طالب علم اور ظالم جاہل اور یہ بھی کہا سہل نے کہ سابق وہ ہے کہ مشغول ہوا اپنی آخرت کی فکر مین اور مقتصد وہ کہ
مشغول ہوا اپنی معاش و معاد مین اور ظالم وہ ہے کہ باز رہے بسبب معاش اپنی کی اپنی معاد سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہے
کہ عبادت کرے رب کی غفلت سے اور بحسب عادت کے اور مقتصد وہ ہے کہ عبادت کرے رب کی از راہ رغبت جنت اور خوف
دوزخ کے اور سابق وہ ہے کہ عبادت کرے اوسکی از راہ ہیبت اور استحقاق کے اور بعضون نے کہا کہ ظالم وہ ہے کہ لیوے
دنیا کو حلال ہو یا حرام اور مقتصد وہ ہے کہ کوشش کرے اسکی کہ نہ لیوے دنیا کو مگر وجہ حلال سے اور سابق وہ ہے کہ رد گردانی
کرے حلال و حرام سے بالکل اور بعضون نے کہا کہ ظالم طالب دنیا ہے اور مقتصد طالب عقبی اور سابق طالب مولی اور بعضون
نے کہا ظالم وہ ہے کہ ہو ظاہر اوسکا بہتر اوسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہے کہ برابر ہو ظاہر و باطن اوسکا اور سابق وہ کہ باطن
اوسکا بہتر ہو اوسکے ظاہر سے اور بعضون نے کہا ظالم وہ ہے کہ توحید بیان کرے اللہ تعالی کی اپنی زبان سے اور نہ موافق
ہو فعل اوسکا اوسکے قول کے اور مقتصد وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی اپنی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا
اوسکی اور سابق وہ کہ توحید بیان کرے اللہ کی زبان سے اور فرمانبرداری کرین اوسکے اعضا اوسکی اور خالص کرے اوسکے
لیے عمل اپنا اور بعضون نے کہا ظالم تلاوت کرنے والا قرآن کا ہے اور مقتصد پڑھنے والا اوسکا اور علم رکھنے والا اوسکا اور سابق
پڑھنے والا قرآن کا علم رکھنے والا اوسکا اور عمل کرنے والا اوس چیز پر کہ اوسمین ہے اور کہا ابو بکر وراق نے کہ یہ ترتیب بیان
فرمائی بحسب مقامات لوگون کے اسلیے کہ احوال بندے کے تین ہین معصیت و غفلت پھر توبہ پھر قربت پس جب نافرمانی کی تو
داخل ہوا بیچ جماعت ظالمون کے پھر جب توبہ کی داخل ہوا بیچ جملۂ مقتصدین کے پھر جب صحیح اور بہت ہوئی توبہ اور مجاہدہ تو
داخل ہوا بیچ گنتی سابقین کے ۔ **ف ۔ تنبیہ** ۔ خیال تو کرو بھائیون کہ اللہ تعالی کس عنایت سے فرماتا
ہے کہ جسنے تمکو وارث کتاب کا کیا اور پھر فرمایا کہ یہ بڑا ہی فضل ہے اللہ تعالی کا تمکو چاہیے کہ اس نعمت کو بہت ہی غنیمت جانو
پڑھو بھی اور عمل بھی کرو اسپر اسکو بلاؤن ہی کے بھگانے کے لیے طاق پر نہ رکھ چھوڑو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین چھ چیزین ہین کہ وہ غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہے اوس قوم کے درمیان مین کہ نماز نہ پڑھین اوسمین اور

مصحف غريب ہی اوس مکان مین کہ نہ پڑھین اوسمین اور قرآن غريب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان صالحہ غريب ہی بیچ قبضے مرد ظالم بد خلق کے اور مرد صالح غريب ہی بیچ ہاتھ عورت بد کے اور عالم غريب ہی اوس قوم کے درمیان جن کو نہ سنین کہنا اوسکا ❋ تمت ❋

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝

باغ ہین ہمیشہ رہنے کے داخل ہونگے اوسمین یعنی بہشتون مین اور زیور دیا جاویگا اونکو قسم کنگنون سے سونے کے سے اور زیور دیے جاوینگے موتی اور لباس اونکا وہان ریشمی ہوگا ❋ فتح ❋ باغ ہین بسنے کے جن مین جاوینگے وہان گہنا پہناوینگے اونکو کنگن سونے کے اور موتی اور اونکی پوشاک وہان ریشمی ہی ❋ تفسير ❋ سونا اور ریشم مسلمانون کو وہان ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ریشمی پہنے دنیا مین آخرت مین نہ پہنیگا ❋ موضح ❋ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا پھر فرمایا کہ جنتیون پر تاج ہونگے اعلیٰ سے کہ ادنیٰ موتی اونکا البتہ روشن کر دیگا اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہی انتہی اور ریشمی کپڑے وہان واسطے ملینگے کہ اون مین لذت اور زینت ہی ❋ در منثور ❋

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝

اور کہینگے سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے دور کیا ہمسے غم تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہی جسنے اوتارا ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے مہربانی اپنی سے یعنی نہ بسبب استحقاق ہمارے کے نہ پہنچے ہمکو بیچ اسکے کچھ رنج اور نہ پہنچے ہمکو اسمین کچھ ماندگی اور کہینگے شکر اللہ کا جسنے دور کیا ہمسے غم بیشک ہمارا رب بخشتا ہی قبول کرتا ہی یعنی غم دنیا کا دفع کیا بخشتا ہی گناہ قبول کرتا ہی طاعت جسنے اوتارا ہمکو رہنے کے گھر مین اپنے فضل سے نہ پہنچے ہمکو اسمین مشقت اور نہ پہنچے ہمکو تھکنا ❋ تفسير ❋ رہنے کا گھر اس سے پہلے کوئی نہ تھا ہر جگہ چل چلاؤ اور روزی کا غم اور دشمنون کا رنج اور مشقت وہان پہنچ کر سب گئے ❋ موضح ❋ دور کیا ہمسے غم یعنی خوف دوزخ کا یا خوف موت کا یا غم دنیا کے اور کہا مقاتل نے کہ غمگین رہتے تھے اسلیے کہ وہ نہین جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کیا معاملہ کریگا ہمسے اور بعضون نے کہا کہ غم تھا قیامت کے ہولون کا اور بعضون نے کہا فکر معیشت مراد ہی اور کہا زجاج نے کہ دور کریگا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے تمام غم جو کچھ کہ تھے معاش کے یا معاد کے بخشنے والا ہی کہ بخشتا ہی تقصیرین اگرچہ بہت ہون قدردان ہی کہ قبول کرتا ہی طاعتین اگرچہ کم ہون ہمیش رہینگے کہ نہین ملین گے ہم اوس سے اور نہین جدا ہونگے ہم اوس سے ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اہل جنت کے جسوقت کہ داخل ہونگے جنت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ کہا ابن عباس نے وہ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین ڈرتے رہتے تھے اللہ سے اور مشقت کرتے رہتے تھے اوسکی عبادت مین پوشیدہ اور ظاہر اور اونکے دلون مین غم رہتا تھا بسبب گناہون گذشتہ کے پس وہ ڈرتے رہتے تھے اس سے کہ نہ قبول ہو اونسے مشقت طاعت بسبب گناہون گذشتہ کے پس جب جنت مین داخل ہونگے کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ کہ بخشے ہمارے لیے بڑے بڑے گناہ ہمارے اور قبول کیے ہمارے تھوڑے سے عمل اور صہیب سے روایت ہی کہ کہا اونہون نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ حق مہاجرین کے کہ وہ سابق ہین شفاعت کرنے کے رہنمائی کرینگے اپنے پروردگار کے نزدیک یعنی لوگون کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی تحقیق وہ آوینگے روز قیامت کے اس حال مین کہ اونکے کندھون پر ہتھیار ہونگے پس کھٹکھٹاوینگے دروازہ جنت کا پس کہینگے ہم مہاجرین ہین پس کہینگے اونکو دربان جنت کے

کہ آیا حساب دے چکے تم پس دوزانو ہو بیٹھینگے وہ اور اوٹھا دینگے ہاتھ اپنے طرف آسمان کے اور عرض کرینگے کہ ای رب ہمارے کیا ساتھ اس حالت کے حساب دین ہم کہ تحقیق نکلے ہم وطن سے اور چھوڑے ہمنے اہل اور مال اور اولاد پس بناویگا اللہ اونکے لیے پر سونے کے جڑاؤ ساتھ زبرجد اور یاقوت کے پس اوٹھینگے یہانتک کہ داخل ہونگے جنت مین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ تا قول اوسکے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ زیادہ پہچانتے ہونگے مکان اپنے جنت مین بنسبت مکانون اپنے کے دنیا مین اور ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوگی اہل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پر وحشت اونکی قبرون مین اور نہ محشر مین پس گویا کہ مین دیکھتا ہون اہل لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کو جھاڑتے ہین مٹی اپنے سرون سے اور کہتے ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الخ ابراہیم تیمی سے ہی کہ کہا اونہون نے لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ غمگین ہو یعنی دنیا مین یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ نہ ڈرا یہ کہ ڈرے اس سے کہ نہو جنتیون مین سے اسلیے کہ جنتی کہینگے إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ یعنی بلاشبہ تھے ہم پہلے اس سے اپنے اہل مین ڈرنے والے بمعنا بدر منثور + اب آگے جنتیون کے مقابلے مین ذکر کرنا دوزخیون کا شروع فرمایا +

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ

اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکے لیے ہی آگ دوزخ کی نہین تو حکم کیا جاویگا اونپر تا مرین اور نہ سبک کیا جاویگا اونسے کچھ عذاب دوزخ سے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو + **فـ** + اور جو منکر ہین اونکو ہی آگ دوزخ کی نہ اونپر تقدیر پہونچتی ہی کہ مر جاوین اور نہ اونپر ہلکی ہوتی ہی وہان کی کچھ کلفت بھی ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ہر ناشکر کو + **تفسیر** + لَا يُقْضَىٰ الخ یعنی نہین حکم کیا جاویگا اونپر دوسری موت کا تا آرام پاوین جیسے کہ اور جا فرمایا وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ یعنی پکارینگے دوزخی مالک داروغۂ دوزخ کو کہ ای مالک عرض کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمپر موت کا تاکہ آرام پاوین ہم ابو درداء روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوسمین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہی یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون انکے کے ہوگا پس فریاد کرینگے الم بھوک سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کہانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے پہلے کہانے سے پس فریادرسی کیے جاوینگے ساتھ کہانے گلوگیر کے یعنی جو کہ گلے مین اٹک جاویگا نہ نیچے اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سے یا کانٹے آگ کے پس یاد آویگا اونکو کہ وہ اوتارتے تھے کھانے اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کہانون کے اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورون سے اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلا واسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے انکے مونہون سے بھون ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اوس چیز کے کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرد آب وغیرہ سے اونکے پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کروائی نگہبانون دوزخ کے اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایکدن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہین آئے

تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضحہ کے کہینگے دوزخی کہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اورسیکی فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو پس کہینگے دوزخی ای مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تا کہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسمین رہوگے کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے موقوفاً یا مرفوعاً یہ کہ درمیان پکارنے اونکے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کے عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو اوس سے نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہے کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت اور قدرت اور مغفرت مین پس کہینگے ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری یعنی سبقت لے گئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر تھی ساتھ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظلم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونے کا فرمایا آنحضرت نے پس نزدیک اسکے ناامید ہونگے ہر بھلائی سے اور نزدیک اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کھانے مین اور آہ و واویلا کرنے مین ✦ ملؔ معا

✦ مشکوٰۃ ✦

وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝

اور اہل دوزخ فریاد کرینگے اوس جگہہ کہینگے ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو تا کرین ہم کام اچھے سوائے اوسکے جو تھے ہم کام کرتے کہینگے ہم کیا زندگانی ندی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمکو ڈرانے والا پس چکھو یعنی عذاب پس نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اونکی ✦ فت ✦ اور وہ چلاتے ہین اوسمین ای رب ہمکو نکال کہ ہم کچھ بھلا کام کرین وہ نہین جو کرتے تھے کیا ہمنے عمر ندی تھی تمکو جتنے مین سوچ لے جسکو سوچنا ہو اور پہونچا تمکو ڈر سنانے والا اب چکھو کہ کوئی نہین گنہگارون کا مددگار ✦ تفسیر ✦ وہ نہین جو کرتے تھے یعنی اوسوقت تو اوسی کو بھلا سمجھتے تھے رب وہ کہینگے ✦ ضو ✦ نکال ہمکو الخ یعنی نکال ہمکو دوزخ سے اور پھیر ہمکو طرف دنیا کے تا ایمان لاوین ہم بدلے کفر کے اور طاعت کرین بدلے گناہ کے پس جواب دیے جاوینگے بعد مقدار عمر دنیا کے کہ کیا زندگانی ندی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین الخ کہا بعضون نے کہ وہ سن بلوغ ہے اور کہا عطا اور قتادہ اور کلبی نے کہ اٹھارہ برس ہین اور کہا ابن عباس نے اور علی رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ وہ ساٹھ برس ہین اور یہی ہے وہ عمر کہ عذر نہین سنے گا اوسمین اللہ تعالی ابن آدم کا چنانچہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْذَرَ اللهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً یعنی عذر نہین سنے گا اللہ اوس شخص کا کہ ڈھیل دی اوسکی اجل مین یہانتک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو اور ابوہریرہ رضہ سے ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذٰلِكَ یعنی عمرین میری امت کی مابین ساٹھ برس کے ستر برس تک ہین یعنی اکثر ایسے ہی عمر کے

اور بہت کم ہونگے اونمین وہ کہ تجاوز کرینگے اس عمر سے چنانچہ عمر مبارک رسول امت کی اور خلفاے راشدین کی سوا حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کے تریسٹھ برس کی ہوئی اور آیا تمکو ڈرانے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قول اکثر مفسرون کا ہی اور بعضون نے کہا
مراد قرآن ہی اور کہا عکرمہ اور سفیان بن عُیینہ اور وکیع نے کہ وہ بڑھاپا ہی معنی اسکے یہ ہون گے کہ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو
یہان تک کہ بڈھے ہوئے تم کہا جاتا ہی اَلشَّیْبُ نَذِیْرُ الْمَوْتِ اور بعض صحابہ سے منقول ہی کہ نہین کوئی بال سفید ہوتا ہی مگر کہ
کہتا ہی دوسرا بال ساتھی اوسکا اِسْتَعِدِّیْ فَقَدْ قَرُبَ الْمَوْتُ یعنی مستعد ہو جلنے کے لیے پس تحقیق قریب آپہنچی موت ؕ ۃ ل معا

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

تحقیق خدا جانتا ہی پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کی یعنی جو کچھ کہ پوشیدہ ہی آسمان و زمین مین تمسے تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی
بات کو ؕ فتح ؕ اللہ بھید جاننے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا اوسکو خوب معلوم ہی جو بات ہی دلون مین ؕ ص ؕ

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝

وہ وہ ہی کہ کیا تمکو جانشین زمین مین پس جو کوئی کافر ہوا ضرر اوسکے ہی کفر اوسکے کا اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے
کفر اونکا نزدیک پروردگار اونکے کے مگر اشد غضب کو اور نہین زیادہ کرتا ہی بیچ حق کافرون کے کفر اونکا مگر زیان کو ؕ فتح ؕ
وہی ہی جسنے کیا تمکو قائم مقام زمین مین پھر جو کوئی ناشکری کرے تو اوسپر پڑے اوسکی ناشکری اور منکرون کو نہ بڑھیگی اونکے
انکار سے اونکے رب کے ہان مگر بیزاری اور منکرون کو نہ بڑھیگا اونکے انکار سے مگر نقصان ؕ تفسیر ؕ قائم مقام کیا
زمین مین یعنی رسولون کے پیچھے ریاست دی یا اگلی امتون کے پیچھے اب اوسکا حق ادا کرو ؕ ص ؕ وہ وہ ہی کہ کیا تمکو
جانشین الخ یعنی اوسنے کیا تمکو جانشین اپنی زمین مین مالک کیا تمکو تصرف کی کنجیون کا اوسمین اور مسلط کیا تمکو اوس چیز پر
کہ زمین مین ہی اور مباح کیے تمہارے لیے منافع زمین کے تاکہ شکر کرو تم اوسکا ساتھ توحید اور طاعت کے پس جو کوئی کافر ہو تم مین
سے اور بیقدری کرے ایسی نعمت کی پس وبال اوسکے کفر کا رجوع کریگا اوسپر اور وہ وبال غضب اللہ کا ہی اور نقصان آخرت کا
جیسے کہ فرمایا اور نہین زیادہ کرتا ہی الخ ؕ ھل ؕ

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝

کہہ آیا دیکھا تمنے شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو جنکو پوجتے ہو تم سوائے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا چیز پیدا کی ہی زمین سے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت آسمانون مین نہ بلکہ آیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پس وہ حجت پر ہین اوس سے بلکہ وعدہ نہین دیتے ہین ظالم بعض اونکے
بعض کو مگر بطریق فریب دینے کے ؕ فتح ؕ تو کہہ بھلا دیکھو تو اپنے شریک جنکو پکارتے ہو سوائے خدا کے دکھاؤ مجکو کیا بنایا اونھون نے
زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی آسمانون مین یا ہمنے دی ہی اونکو کوئی کتاب سو یہ سند رکھتے ہین اوسکی کوئی نہین پر جو وعدہ بتاتے ہین گنہگار
ایک دوسرے کو سب فریب ہی ؕ ص ؕ تفسیر ؕ شریکون مقرر کیے ہوئے اپنے کو یعنی معبودون اپنے کو کہ جنکو شریک کیا ہی تمنے عبادت
مین اور لفظ اَرُوْنِیْ بدل ہی اَرَاَیْتُمْ سے اسلیے کہ معنی اَرَاَیْتُمْ کے اخبرونی ہین گویا کہا گیا کہ خبر دو تم مجکو ان شرکا سے اور اوس چیز سے
کہ مستحق ہوئے ہین وہ بسبب اوسکی شرکت کے خبر دو مجکو کونسا جزء اجزاء زمین سے بنایا ہی اونھون نے سوائے اللہ کے آیا واسطے اونکے
ہی کچھ شرکت الخ یعنی کیا اونکے لیے ساتھ اللہ کے شرکت ہی آسمانون کے پیدا کرنے مین کیا اونکے ساتھ کتاب ہی اوتری ہوئی اللہ کے پاس سے

ع ۱ ۔ بڑھاپا ڈرانے والا موت سے ہی ۱۲ ۔ ع ۲ قولہ انہ علیم کالتعلیل للاندار اذا علم بائن الصدور وہو اخفی مایکون فقد علم کل غیب فی العالم و ذات الصدور مضمراتہا وہی تانیث ذو فی نحو قول ابی بکر ذو بطن بنت خارجۃ ای الجاریۃ ای ما فی بطنہا من الحبل لان الحبل یصحب البطن کذا المضمرات تصحب الصدور و ذو موضوع لمعنی الصحبۃ ۱۲ ۔ ع ۳ قولہ خلائف یقال للمستخلف خلیفۃ و جمع خلائف ۱۲ ۔ ع ۴ قولہ بعضہم بدل من الظالمون ۱۲ ۔ ع ۵ ترجمۂ ہذا المقام بر وجہ احسن از مولانا رفیع الدین صاحب و مولانا عبد القادر صاحب ستنبا کیا ہی اور صاحب بحر العلوم اور شاہ ولی اللہ نے ترک کیا ہی ۱۲ ۔ منہ مد ظلہ

کہ بولتی ہی اسپر کہ بت شرکا اللہ کے ہین پس وہ اوپر حجت اور برہان کے ہین اوس کتاب کی جہت سے نہین وعدہ دیتے ہین بعض اونکے یعنی سردار بعض کو یعنی اتباع کو مگر بطریق فریب دینے کے وہ یہ کہنا اونکا ہی ہٰؤُلَاۗءِ شُفَعَاۗؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ + ص

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۵ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ

اِنَّهٗ كَانَ حَلِــيْمًا غَفُوْرًا ۝

تحقیق خدا نگاہ رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سے اور اگر ٹل جاوین یعنی بالفرض نگاہ نہ رکھے اون دونون کو کوئی پیچھے خدا کے یعنی غیر خدا کے تحقیق وہ ہی بردبار بخشنے والا + فقے + تحقیق اللہ تھانبتا ہی آسمانون کو اور زمین کو کہ ٹل نجاوین اور اگر ٹل جاوین کوئی نہ تھانب سکے اونکو اوسکے سوائے وہ ہی تحمل والاجتناب موتفسیر بردبار کہ جلدی نہین کرتا عذاب کرنے مین کہ تھانب رکھا ہی آسمان و زمین کو حال انکہ تھے وہ سزاوار اسکے کہ پھٹ جاوین بسبب گرانی کلمہ شرک کے جیسے کہ فرمایا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ الخ یعنی قریب ہین آسمان کہ پھٹ جاوین کلمہ شرک سے اور پھٹ جاوے زمین روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کہ فرمایا واقع ہوا موسیٰ علیہ السلام کے دل مین کہ آیا سوتا ہی عزوجل یا نہین پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے اونکے پاس ایک فرشتے کو پس جگایا اوسنے اونکو تین بار تک اور دیے اونکے دونون ہاتون مین دو شیشے اور کہا کہ مضبوط پکڑے رہ ان دونون کو پس موسیٰ کو نیند آنے لگی اور دونون ہاتھ آپسمین ملنے لگے پھر یہ ہوشیار ہو جاتے اور ایک کے سہارے سے دوسرے کو سنبھال لیتے یہان تک کہ سو گئے وہ اور دونون ہاتھ آپسمین مل گئے اور ٹوٹ گئے دونون شیشے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ ظاہر کی گئی موسیٰ ع کے لیے مثل کہ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ سوتا تو نہ تھمتے آسمان و زمین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے جب جاوے تو سلطان ہیبت ناک کے پاس ڈرتا ہوا اس سے کہ زیادتی کریگا تجپر تو کہہ تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اَنْ يَّقَعْنَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاۗؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ جب داخل ہوتا ہی اپنے گھر مین اور جگہہ پکڑتا ہی اپنے بچھونے پر تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی شیطان اوسکا کہ ختم کر یعنی اپنے جاگنے کو ساتھ شر کے اور کہتا ہی فرشتہ کہ ختم کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے ذکر اللہ کیا اور حمد کی اوسکی ہانک دیتا ہی فرشتہ شیطان کو اور نگہبانی کرتا رہتا ہی اسکی اور اگر وہ جاگتا ہی سونے سے تو دوڑتا ہی اوسکی طرف فرشتہ اوسکا اور شیطان اوسکا کہتا ہی اوسکو شیطان کہ شروع کر یعنی امور اپنے ساتھ برائی کے اور کہتا ہی فرشتہ شروع کر ساتھ بھلائی کے پس اگر اسنے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پس اگر گر پڑیگا اپنے بچھونے سے اور مر جاویگا تو ہوگا شہید اور اگر اوٹھیگا نماز پڑھنے کو تو نماز پڑھیگا + درمنثور

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَۨا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ

الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ○

اور قسم کہائی کفار مکہ نے ساتھ اللہ کے سخت ترین قسمین اپنی کہ اگر آوے اونکے پاس ڈرانے والا البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا نہ زیادہ کیا اونکو مگر نفرت مراد رکہتا ہون مین سرکشی زمین مین اور زیادہ نکیا مگر بداندیشی بدکو اور نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی بدکا مگر کرنے والون اوسکے پر پس منتظر نہین ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی اور نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے کچھہ تغیر ٭ فتح ٭ اور قسم کہاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمین اپنی اگر آویگا اون پاس کوئی ڈر سنانے والا البتہ بہتر راہ چلینگے اور کسی ایک امت سے پہر جب آیا اون پاس ڈر سنانے والا اور زیادہ ہوا بدکنا غرور کرنا ملک مین اور داؤ کرنا برے کام کا اور برائی کا داؤ اولٹے گا اوسی داؤ والون پر پہر اب وہی راہ دیکھتے ہین اگلون کے دستور کی سو نہ پاویگا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاویگا اللہ کا دستور ٹلنا ٭ تفسیر ٭ عرب کے لوگ جو سنتے یہود کی بے حکمیان اپنے نبی سے تو کہتے کبھی ہم مین ایک نبی آوے تو ہم اونسے بہتر رفاقت کرین سو منکر ہونے اور عداوت کی ٭ موضح ٭ اور قسم کہائی کفار مکہ نے الخ یعنی پہلے آنحضرت صلعم کے نبی ہونے کی قریش نے سنا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کو جھٹلایا پس کہا اونھون نے کہ لعنت کرے اللہ یہود و نصاری کو کہ آئے اونکے پاس رسول پس جھٹلایا اونھون نے اونکو قسم خدا کی اگر آوے ہمارے پاس رسول تو ہونگے ہم بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے پس جب آیا اونکے پاس ڈرانے والا یعنی جب بھیجے گئے آنحضرت صلعم رسول کر کر نہ زیادہ کیا اونکو رسول کے آنے نے مگر دوری کو حق سے واسطے سرکشی کرنے کے اور بداندیشی کرنے کے کہ جھٹلانا محمد صلعم کا ہی اور قصد کرنا اونکے قتل کا اور شرک کرنا اور نہین اوترتی ہی بداندیشی مگر اوسکے کرنے والے پر چنانچہ اوتری ہی روز بدر کے کہ کفار تباہ و برباد ہوئے مثل مشہور ہی چاہ کنندہ را چاہ در پیش فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے إِيَّاكُمْ وَمَكْرَ السَّيِّئِ فَإِنَّهُ لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ وَلَهُمْ مِّنَ اللَّهِ طَالِبٌ یعنی بچاؤ تم اپنے تئین مکر بد سے اسلیے کہ نہین اوترتا ہی وبال مکر بدکا مگر اوسکے کرنے والون پر اور اونکے لیے اللہ کی طرف سے مواخذہ اور عذاب ہی روایت ہی محمد بن کعب سے کہ کہا تین چیزین ہین جسنے کین وہ نہین نجات پانے کا یہانتک کہ اوترے وبال اونکا اوسپر جسنے مکر کیا یا سرکشی کی یا عہد توڑا پہر پڑھین یہ آیتین کہ مصدق ہین ان تینون باتون کی لَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ نہین اوترتا ہی وبال بداندیشی کا مگر اوسکے کرنے والے پر يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ای لوگون نہین ہی وبال تمھاری سرکشی کا مگر تمھاری ہی جانون پر وَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ اور جو توڑے عہد پس نہین توڑیگا مگر ضرر اوسکا اوسی کی جان پر پڑیگا پس نہین منتظر ہین مگر آئین عقوبت پہلون کے اور وہ اوتارنا عذاب کا ہی اون لوگون پر کہ جھٹلایا اونھون نے اپنے رسولون کو کہ وہ لوگ پہلے کی امتین تھین اور معنی یہ ہین کہ پس نہین منتظر ہین وہ بعد جھٹلانے تیرے کے مگر اسکی کہ اوتارین ہم اونپر عذاب مثل اوس عذاب کے کہ اوتارا انسے پہلون پر کہ جو جھٹلاتے تھے رسولون کو پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے آئین خدا کے تبدیلی الخ بیان فرمایا کہ آئین اللہ تعالی کا کہ وہ بدلہ لیتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون سے ایسا آئین ہی کہ نہین بدلتا ہی اوسکو فی ذاتہا اور نہین پہیرتا ہی اور تغیر کرتا ہی اوسکو اوسکی اوقات سے خواہ مخواہ جاری ہی کرتا ہی اوسکو ٭ معالم ٭ در منثور ٭

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ○

کیا سیر نہین کی اونھون نے زمین مین تا دیکھین کہ کیونکر ہوا انجام کار اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے اور تھے وہ زیادہ انسے یعنی اہل مکہ سے قوت مین یعنی پس نہ بھاگ سکے اور ہرگز نہین ہی اللہ اس لائق کہ عاجز کرے اوسکو کوئی چیز بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنی کوئی چیز اوس سے بھاگ کر نہین نکل سکتے تحقیق وہ ہی دانا توانا ✤ **فت** ✤ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیا ہوا اونکا جو انسے پہلے تھے اور تھے انسے سخت زور مین اور اللہ وہ نہین جسکو تھکاوے کوئی چیز آسمانون مین نہ زمین مین وہ ہی سب جانتا کر سکتا ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ کفار قریش شام اور عراق اور یمن کی طرف تجارت وغیرہ کو جایا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ اونکے متنبہ کرنے کے لیے استفسار فرماتا ہی کہ کیا تمنے اگلے لوگون کے زمین و مکان اُجڑے ہوئے نہین دیکھے ہین وہ سب اسی کفر و شرک اور نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ و برباد ہوئے تم اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤگے تو تم بھی اسی طرح خراب و تباہ ہوؤگے ✤ **ف** ✤ **تنبیہ** ✤ اس مضمون کو پاک پروردگار نے کئی جاے ذکر فرمایا ہی اور جابجا حکم فرمایا ہی سیر کر کر عبرت پکڑنے کا جیسے کہ اس آیت مین قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ یعنی سیر کرو زمین مین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کار ڈرائے گیون کا مقصود یہ ہی کہ اورون کی بدحالی دیکھکر اپنا حال درست کرو تا تم بھی ویسی خرابی مین نہ گرفتار ہو جاؤ اور اس نیت سے باستثال امر الٰہی کے سیر کرنی ویران مکانون کی عجب چیز ہی لوگ سیر تماشون کے لیے دور و دراز راہ طی کر کر جاتے ہین اور ایسی سیر سے غافل ہین اس سے دنیا کی فنا اور مکاری دل مین جمتی ہی اور رجوع دار آخرت کی طرف حاصل ہوتی ہی چنانچہ اسی مضمون کو عاجز نے ان اشعار مین باندھا ہی **نظم**

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے
پہنے ہوئے رہتی تھین سدا اطلس و دوالا
وہ ستھرے چمن سیر کے اب گھانس ہی اونمین
کچھ بھی ہی نشان اونکا کہان فوج و رسالا
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ مٹ جائیگی دنیا
سب چھوڑ گئے کچھ نلیا زیور و کالا
جب تک کہ جوان تھا پئے شہوت تھی تگ و دو
شرما تو ذرا بال ترے ہوگئے کالا
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسوس
سوجھے نہ کبھی دین کی رہ مین کوئی چالا
اب مرگ سے اور گور و قیامت سے ہی غافل
کیا عذر گناہون کا بنایا ہی بھلا لا
ایکدم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم
کافی نہین نادان کو نہ دفتر نہ رسالا
کیا ہوگئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
رہتین تھین پڑین جلتین جن غرفون کے آگے
بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کرتے تھے جو دعویٰ کہ یہ ہی ملک ہمارا
جوبن کو پلا دیوے گی بھر زہر کا پیالا
اس عمر کے گلشن مین خزان آگئی تیرے
پیری مین ہوئی تشنگی حرص دو بالا
ہی قرب اجل سو عمل طول امل وا اسے
نقارہ ہوا کوچ کا محمل نہ سنبھالا
سوجھے گی تجھے اوسگھڑی جب موندلینگی آنکھین
کھلجاوینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا
اب عذر گناہون سے جو رونا ہی سو رو لے
کر توبہ زبان سے کہے پھر دل مین ہی لالا
کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین عاجز
کیا ہوگئین وہ پردہ نشین جنکی کنیزین
پورا ہیگا مکڑی نے وہان آنکے جالا
کیا ہوگئے وہ لوگ جو رکھتے تھے تجمل
یہ ملک ہی جاگیر یہ ہی اوسکا قبالا
ملتے ہوئے دونون کف افسوس گئے اوٹھ
خم ہوگیا جون سرو تر راست تھا بالا
کرتا ہی وہی جسمین تری روسیہی ہو
ہرگز نہ ندامت نہ ملالت نہ نکھالا
شطرنج مین دنیا کے ہین منصوبہ و صد فکر
پہنا کے کفن گور مین تنہا تجھے ڈالا
اوس روز قیامت کو کہ کانپینگے اولوا العزم
کچھ کام نہ آویگا وہان گریہ و نالا
ہشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت
ہی مست نہ دیوانہ نہ مدہوش نہ بالا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝

[illegible]

ف ۱۵ [illegible]

ع [illegible]

اور اگر گرفتار کرتا خدا لوگون کو ساتھ سزا اوس چیز کے کہ کرتے ہین نچھوڑتا پشت زمین پر کسی جانور کو ولیکن موقوف رکھتا ہی اونکو ایک وقت معین تک پس جب آویگا وقت مقرر اونکا تحقیق خدا ہی ساتھ بندون اپنے کے دیکھنے والا ✤ **فتح** ✤ اور اگر پکڑ کرے اللہ لوگون کو اونکی کمائی پر نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک ہلنے چلنے والا پر اونکو ڈھیل دیتا ہی ایک ٹھہرے ہوئے وعدے تک پھر جب آیا اونکا وعدہ تو اللہ کی نگاہ مین ہین اوسکے سب بندے ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یعنی گناہ اور دابہ سے مراد ہی جاندار کہ چلتا ہی زمین پر یعنی اگر اللہ تعالی گرفت کرتا انکے گناہون پر تو کسیکو نہ چھوڑتا ہم اعمال بد کی شامت کے سبب سے جیسے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین ہوا کہ ہلاک کیا اللہ تعالی نے اوس چیز کو کہ زمین کی پشت پر تھی لیکن جو کہ کشتی نوح علیہ السلام مین تھے وہی بچ رہے لیکن شان غفور رحیمی کا ظہور ہی کہ انکو مہلت دے رکھی ہی ایک وقت مقرر تک یعنی روز قیامت تک پھر وہ اپنے بندون یعنی اہل طاعت و معصیت کا حال دیکھنے والا ہی اوسپر کسیکی حقیقت امر کی پوشیدہ نہین ہی وہان ہر کسیکو جزا اسزا ہو رہیگی ✤ **صل** ✤ **معا** ✤ **تنبیہ** ✤ سبحان اللہ عجب شان ہی اوسکی غفور رحیمی کی کہ ہم شب و روز نفسون کی خواہشون مین گرفتار ہین اور پھر وہ درگذر فرماتا ہی اور رحم سے نالائقون کی پرورش کرتا ہی جو کوئی کسی پر احسان کرتا ہی اسیکو نوکر رکھتا ہی تھوڑے سے نشاہرے کو تو کیا کیا اغماض کرتا ہی اوسپر اور ذرہ سے قصور سے مدتون خفا رہتا ہی وہ رب العلمین کیا کیا کچھ انعام کرتا ہی پھر یہ شان بے نیازی کا ظہور ہی کہ اور نعمتون پر نعمتین دیتا چلا جاتا ہی اور کچھ خیال نہین فرماتا ہماری تقصیرات پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک چادر اوڑھے ہوئے اور اوسکے ہاتھ مین کچھ تھا کہ اوسپر چادر لپیٹ رکھی تھی پس عرض کیا اوسنے کہ یا رسول اللہ مین گذرا تھا ایک درختون کے بن پر پس سنین مینے اوسمین آوازین پرند جانور کے بچون کی پس پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی چادر مین پس آئی مان اونکی اور میرے سر کے گرد پھرنے لگی پس کھول دیا مینے اوسکے لیے اون بچون کو پس آپڑی وہ اونپر پس لپیٹ لیا مینے اون بچون کو مان سمیت اپنی چادر مین پس وہ یہ ہین میرے پاس فرمایا آنحضرت صلعم نے رکھ تو دے انکو پس رکھدیا اوسنے اونکو اور مان بچون کی جدا نہوئی اونسے ساتھ ہی لگی رہی انکے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تعجب کرتے ہو تم بسبب رحم کرنے بچون کی مان کے اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے البتہ اللہ بہت رحم کرنے والا ہی اپنے بندون پر بنسبت رحم کرنے ان بچون کی مان کے اپنے بچون پر لیجا انکو اور رکھدے انکو جہان سے لیا ہی تو نے انکو اور مان انکی انکے ساتھ ہو پس پھر اوہ شخص لے گیا اونکو انتہی صدق اللہ وصدق الرسول ایسا ہی وہ ارحم الراحمین ہی ورنہ کیا ٹھکانا تھا ہمارا اور اس سے زیادہ آخرت مین اوسکی رحمت کے امیدوار ہین چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ کے لیے سو رحمتین ہین اوتاری ہی اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور انس اور چارپایون اور حشرات الارض کے پس بسبب اوسی ایک رحمت کے آپسمین مہربانی کرتے ہین اور بسبب اوسی کے آپسمین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی کے شفقت کرتا ہی وحشی اپنے بچون پر اور رہنے دین ہین اللہ نے ایک کم سو رحمتین کہ رحم کریگا ساتھ اونکے اپنے بندون پر روز قیامت کے یہ حدیث بخاری مسلم کی ہی اور پہلی ابو داؤد کی لیکن ان حدیثون کو دیکھکر کوئی بالکل نڈر بھی نہو جاے کہ وہ شان قہاری جباری کی بھی رکھتا ہی اسی لیے کہا گیا ہی اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و رجا کے ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار بھی ✤

سورة يٰس مكية وهي ثلث وثمانون اية وخمسة ركوعات

ع ۴ ... انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم یعنی خبر دے بندون میرے کو مجھے کہ مین بخشنے والا مہربان ہون اور تحقیق عذاب میرا عذاب دکھ کا ہی ۱۲

سورۂ یٰس مکی ہے اور آیتین اسمین تراسی ہین اور کلمات سات سو ستائیس اور حروف تین ہزار اور رکوع پانچ اور یہ نام اسکا اسلیے
رکھا گیا کہ سرے ہی پر اسکے لفظ یٰس کا مذکور ہے اور نزول اسکا بعد سورۂ جن کے ہے اور بعد سورۂ فاطر کے یہ اس لیے لکھی گئی
کہ جب ذکر ہوا سورۂ فاطر مین قول اللہ تعالیٰ کا وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ
لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ تا قول اوسکے فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ اور مراد نذیر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کافرون
نے اوسے روگردانی کی اور جھٹلایا اونکو پس شروع کی یہ سورت ساتھ قسمون کے اوپر صحت رسالت اونکی کے اور اوپر
اسکے کہ وہ صراط مستقیم پر ہین پھر آگے فرمایا لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ اور یہ وجہ اتصال کی ظاہر ہے اور اور وجہ
ہے کہ سورۂ فاطر مین ہے وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى اور سورۂ یٰس مین ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ دو آیتین اور یہ وجہ فراخ تر اور واضح تر ہے
اور اور یہ وجہ ہے کہ فاطر مین ہے وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ اور یٰس مین ہے وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
الْمَشْحُونِ یہ کئی آیتین ہین کہ نشانیان اوسکی قدرت کی تفصیل سے انمین مذکور ہین اور اس سورۂ مبارک کی بہت فضیلت
آئی ہے حدیث شریف مین انس رضی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے
اور جسنے پڑھی یٰس لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکے لیے بسبب پڑھنے اوسکے ثواب پڑھنے قرآن کا دس بار اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس رات کو واسطے طلب رضامندی اللہ تعالیٰ کے بخشے گئے واسطے اوسکے گناہ اوس
رات مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی یٰس پس گویا پڑھا قرآن دس بار اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسنے سنی سورۂ یٰس برابر کی گئی واسطے اوسکے یعنی ثواب اوسکا برابر کیا گیا تصدق کرنے بیس دینار کے اللہ کی راہ مین
اور جسنے پڑھا اوسکو برابر کی گئی واسطے اوسکے بیس حج کے اور جسنے لکھا اوسکو اور پیا اوسکو داخل کیے گئے اوسکے دل مین
ہزار یقین اور ہزار نور اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے گئے اوس سے تمام بغض و کینے اور بیماریان اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین کہ یٰس بیچ دل ہر انسان کے ہو امت میری مین سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ یٰس پڑھے ہر رات پھر مرا تو شہید او ر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اول روز مین
روا ن کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہا جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے دیا گیا آسانی و فراخی اوس دن
کی شام تک اور جسنے پڑھا اوسکو رات مین دیا گیا آسانی و فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے
اوسکے پاس یٰس مگر کہ آسانی کرتا ہے اللہ اوسپر اور قتادہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہے کہا جو کوئی پڑھے یٰس مغفرت کیجاوے
اوسکے لیے اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ بھوکا ہو سیر ہو اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ وہ راہ بھولا ہوا ہو راہ پاوے
اور جو کوئی پڑھے اسکو اس حال مین کہ کوئی چیز اوسکی جاتی رہی ہو پالیوے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو وقت کھانے کے کہ
ڈرتا ہو قلت اوسکی سے کفایت کرے اوسکو اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک میت کے یعنی قریب المرگ کے یا میت حقیقی کے آسانی
کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے اسکو نزدیک عورت کے کہ دشوار ہو بچے کا ہونا اوسپر آسانی کیجاوے اوسپر اور جو کوئی پڑھے
اسکو پس گویا کہ پڑھا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰس ہے روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین
اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بیٹے علی یعنی امام زین العابدین رضی کے سے کہ کہا جو شخص پاوے اپنے دل مین سختی
یعنی سنگدلی پس چاہیے کہ لکھے یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ایک پیالے مین ساتھ زعفران کے پھر پی لے اوسکو اور پڑھی

فضائل یٰس

ف [illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ق والقرآن المجید اور یٰس والقرآن الحکیم صبح کی نماز مین اور عمار بن یاسر پڑھا کرتے تھے یٰس جمعے مین منبر پر کہا یحیی بن کثیر نے کہ جسنے پڑھی یٰس وقت صبح کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین شام تک اور جسنے پڑھی یٰس وقت شام کے ہمیشہ رہتا ہی خوشی مین صبح تک خبر دی ہمکو اوسنے کہ تجربہ کیا ہی اسکا اور کہا یٰس دل ہی قرآن کا پڑھی یٰس سعید بن جبیر رض نے ایک شخص مجنون پر پس اچھا ہو گیا وہ اور روایت کی ابو الشیخ نے کتاب عصمت مین محمد بن سہل مقری سے اونھون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمر و دباغ سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا چلا مین ایک راہ مین کہ اوسمین غول بیابانی یعنی بھتنے تھے پس ناگہان دیکھا ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہی اور قندیلین روشن ہین اور وہ بلاتی ہی مجکو پس جب دیکھا مینے یہ شروع کی مینے یٰس پڑھنی پس بجھ گئین قندیلین اوسکی اور وہ کہتی تھی ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے ای بندۂ خدا کیا کیا تو نے ساتھ میرے پس سالم رہا مین اوس سے کہا مقری نے پس نہ پوچھے تمکو کچھہ قسم خوف یا مطالبے کے سلطان سے یا دشمن سے مگر کہ پڑھو تم یٰس پس وہ دفع کیا جاوے گا تمسے ساتھہ برکت اسکی کے جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے صبح کو سورۂ یٰس اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی ان دونون مین سے ہر ہفتے مین پھر پڑھے اونکے پاس یٰس بخشتا ہی اللہ واسطے اوسکے گناہ بقدر شمار ہر حرف کے اوس سے اور حل فقطے کے لیے بھی پڑھنا اسکا بہت مجرب ہی کہ چار رکعت پڑھے شب جمعہ مین پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور یٰس پڑھے چنانچہ وہ ساری ترکیب حصن حصین مین مذکور ہی اور ظفر جلیل شرح حصن حصین مین تفصیل سے لکھی گئی ہی ✤ تناسق الدرر فی تناسب السور ✤ منثور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۝

قسم قرآن باحکمت کی ✤ **فتح** ✤ قسم ہی اس پکے قرآن کی ✤ **صو** ✤ **تفسیر** ✤ بیچ معنی یٰس کے اقوال بہت ہین بعضے علماء نے تو کہا ہی کہ یہ مثل اور مقطعات کے اسرار غیب سے ہی کہ سوائے خدا اور رسول کے کسیکو اوسکی اطلاع نہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ نام قرآن یا سورت کا ہی اور ابن عباس رض سے ہی کہ معنی اسکے یا انسان ہین بیچ لغت طی کے اور ابن حنفیہ سے ہی یا محمد اور حدیث مین آیا ہی اللہ تعالی نے نام رکھے میرے اور ذکر کیے نام میرے قرآن مین سات نام محمد اور احمد اور طٰہٰ اور یٰس اور مزمل اور مدثر اور عبد اللہ اور بعضون نے کہا معنی یٰس کے ہین یا سید اور بعضون نے کہا یا سید البشر اور بعضون نے کہا یا رجل اور بحسب ایک قول کے نام خدائے تعالی کا ہی ✤ **جل** ✤

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

تحقیق تو پیغمبرون مین سے ہی راہ سیدھی پر ✤ **فتح** ✤ تو تحقیق ہی بھیجے ہوؤن سے اوپر سیدھی راہ کے ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ جواب ہی قسم کا اور یہ رد ہی کفار پر جس وقت کہ کہا اونھون نے کہ نہین ہی تو رسول ✤ **صو** ✤

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اوتارا ہوا زبردست مہربان کا تا ڈراوے تو اوس قوم کو کہ ڈرائے نہین گئے ہین باپ اونکے پس وہ غافل ہین یعنی اولاد اسمعیل مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا تھا ✤ **فتح** ✤ اوتارا زبردست رحم والے نے کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے ✤ **مو** ✤

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

البتہ ثابت ہوا وعدہ عذاب کا اوپر اکثر اونکے کے پس وہ ایمان نہین لاوینگے ✤ **فتح** ✤ ثابت ہو چکی ہی بات اون بہتون پر

سو وہ نمانینگے ❊ صو ❊ تفسیر ❊ ثابت ہوچکی ہی بات مرادبات سے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی البتہ بھرینگے ہم جہنم کو جنات اور آدمیون سے سب سے یعنی متعلق ہوا ہی ساتھ اونکے
یہ قول اور ثابت ہوا ہی اونپر اور واجب ہوا ہی اسلیے کہ یہ اون لوگون مین سے ہین کہ جان لیا ہی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ کفر پر مرینگے
پھر مثال بیان فرمائی اونکے کفر پر اڑے رہنے کی اور راہ پر نہ آنے کی ساتھ اسطرح کے کہ ٹھہرایا اونکو مانند طوق بگردنون سر
اوٹھائے ہوؤن کے بیچ اس بات کے کہ نہین التفات کرتے ہین وہ طرف حق کے اور نہین پھیرتے ہین گردنین اپنی اوسکی طرف
اور نہین جھکاتے ہین سر اپنے اوسکے لیے اور ٹھہرایا اونکو مانند اونکے کہ واقع ہون درمیان دو دیوارون کے نہ دیکھتے ہون اوس
چیز کو کہ آگے اونکے ہو اور اوس چیز کو کہ پیچھے اونکے ہو بیچ اسکے کہ نہین تامل کرتے ہین اور نہ دل کی بینائی رکھتے ہین اور وہ اندھے
ہین نظر کرنے سے اللہ کی آیتون مین ساتھ قول اپنے کے اِنَّا جَعَلْنَا الخ ❊ صل ❊

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○

تحقیق کیے ہمنے بیچ گردنون لوگون کے طوق پس وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پس وہ سر اونچے کر رہے ہین ❊ فتح ❊
ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک پھر اونکے سر بالا ہو رہے ہین ❊ مو ❊ تفسیر ❊
پس وہ ٹھوڑیون تک ہین معنی اسکے یہ ہین کہ پس طوق پہونچنے والے ہوتے ہین ٹھوڑیون تک پس وہ سر اونچے کر رہے
ہین طوق بگردن کا سر اونچا اسلیے رہتا ہی کہ طوق مین ایک حلقہ ہوتا ہی ٹھوڑی کے نیچے اوسمین سے ایک کیل نکلی ہوئی
ہوتی ہی اور وہ ٹھوڑی تک پہونچتی ہی کہ سر کو نیچا نہین ہونے دیتی پس ہمیشہ سر اوٹھا ہی رہتا ہی ❊ صل ❊ یعنی بسبب
کثرت طوقون کے سر نیچے نہین کر سکتے ہین اور معالم مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہاتھ اونکے چونکہ گردن کے ساتھ ملا کر طوق
ڈالے گئے ہین اونچا اوٹھا رکھا ہی اونکے طوقون نے اونکی ٹھوڑیون کو اور سرون کو پس اونکے سر اوٹھ رہے ہین بسبب
اونچے ہونے طوقون کے اور جھکا نہین سکتے ہین اونکو کہا اہل معانی نے کہ یہ تمثیل ہی باز رکھنے خدا کی مشرکون کو
ایمان سے بسبب موانع اوسکے کے بحسب علم ازلی کے کہ جانا اور مقدر کیا تھا کہ یہ ایمان نہین لانے کے اور نہین تھا وہ
طوق بلکہ مراد یہ ہی کہ باز رکھا ہمنے اونکو ایمان سے بسبب موانع کے پس گردانا اغلال کو مثل اسکے لیے اور بعضون نے کہا
کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ابوجہل اور ایک شخص کے بنی مخزوم مین سے ہی قصہ اونکا یہ ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر
محمد کو نماز مین دیکھونگا تو سر اوسکا توڑ ڈالونگا دوسرے روز دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ایک پتھر اوٹھا کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور جب پتھر ہاتھ مین لیکر اوٹھایا تو اوسیطرح ہاتھ اوسکا اوسکی گردن مین طوق ہوگیا اور
پتھر اوسکے ہاتھ مین چمٹا رہا اوسی حال سے اپنے یارون کے پاس پھر کر آیا اور اوس حال کی خبر دی اوسوقت وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گرا ایک شخص نے بنی مخزوم مین سے کہا کہ مین محمد کو اس پتھر سے جاکر مارتا ہون اور اوس پتھر کو اوٹھا کر آنحضرت
کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہین چاہا کہ پتھر مارون نابینا ہوا وہ قرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتا تھا اور
آپکو دیکھتا نہین تھا اپنے یارون کی طرف پھر کر آیا اونکو بھی نہ دیکھا آواز اونکی سنی کہ پوچھتے ہین کیا کیا تو نے اوسنے کہا کہ آواز
اونکی سنتا تھا مین اور اونکو نہین دیکھتا تھا اور درمیان میرے اور اونکے ایک چیز مانند ہیئت اونٹ کے حائل ہوئی اور مجکو اپنی
دم سے روکتا تھا اگر اوسکے پاس ہوتا مین تو مجکو کھا جاتا حق تعالیٰ نے یہ آیت اور اسکا مابعد کی آیت اونکے حق مین بھیجی ❊ بحر ❊ معالم ❊

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○

ف ل
فوراً ناجعلنا فی اعناقہم
اغلالاً یبن تقم الیہ
الایدی لان الغل یجمع
الید الی العنق فہی ای
الایدی مجموعۃ الی الاذقان
جمع ذقن و ہو مجمع
اللحیین فہم مقمحون ای
لا یستطیعون خفضہا

اور بنائی ہمنے آگے اونکے ایک دیوار اور پیچھے اونکی کے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے آنکھون اونکی کو پس وہ نہین دیکھتے ہین یعنی حق کو مترجم کہتا ہی کہ یہ دونون آیتین تمثیل و تصویر ہین اونکی ناامیدی کی پہچاننے حق سے ÷ فتح ÷ اور بنائی ہمنے انکے آگے دیوار اور انکے پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو انکو نہین سوجھتا ÷ هو ÷

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

اور برابر ہی اوپر کہ ڈراوے تو اونکو یا نہ ڈراوے تو اونکو ایمان نہین لانے کے ÷ فتح ÷ اور برابر ہی تو نے اونکو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہین کرتے ÷ صح ÷ تفسیر ÷ یعنی برابر ہی اوپر ڈرانا اور ترک کرنا اوسکا اور معنی یہ ہین کہ جسکو ایسا گمراہ کیا ہی اللہ تعالی نے نہین نفع دیگا اوسکو ڈرانا منقول ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے پڑھی یہ آیت اوپر غیلان قدری یعنی منکر تقدیر کے پس کہا اوسنے گویا کہ نہین پڑھا تھا مین اسکو اور اب گواہ کرتا ہون تمہین تحکو کہ مینے توبہ کی اپنے قول سے باب قدر مین پس کہا عمر نے یا اللہ اگر سچ کہتا ہی یہ تو توبہ قبول کر اسکی اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو مسلط کر اسپر اوسکو کہ نہ رحم کرے اسپر پس پکڑا اوسکو ہشام بن عبد الملک نے دوسرے دن اور کاٹے ہاتھ اوسکے اور پانون اوسکے اور سولی دی اوسکو دمشق کے دروازے پر اور ابن عباس رضہ سے منقول ہی کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر قراءت پڑھتے تھے مسجد مین حتی کہ ایذا پائی اوس سے لوگون نے قریش مین سے یہان تک کہ اوٹھے آنحضرت کے پکڑنے کو پس ہاتھ اونکے اونکی گردنون کی طرف جمع کیے گئے اور وہ نابینا ہو گئے پس آئے آنحضرت ص کے پاس اور عرض کیا کہ قسم دیتے ہین ہم تمکو یا محمد ص اللہ کی اور قرابت کی اور کوئی ایسا بطن نتھا بطون قریش مین سے کہ حضرت قرابت نرکھتے ہون اوسمین یعنی سب حضرت سے قرابت رکھتے تھے پس دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ دور کی اللہ تعالی نے وہ علت اونسے پس نازل ہوئی یٰس وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ تا قول اوسکے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ کہا ابن عباس رض نے پس نہ مسلمان ہوا اوس جماعت مین سے کوئی اور دلائل بیہقی مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا کہا کہ کفار قریش نے سرکشی کی پس ڈھانکین ہمنے آنکھین اونکی پس وہ دیکھتے نہین تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تا کہ ایذا دین آور یہ قصہ یون تھا کہ کتنے ایک لوگون نے بنی مخزوم مین سے عہد کیا آپسمین آنحضرت کے قتل کرنیکا اونمین ابوجہل اور ولید بن مغیرہ بھی تھے پس جسوقت کہ آنحضرت کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قراءت حضرت ص کی پس بھیجا اونھون نے آنحضرت ص کی طرف ولید بن مغیرہ کو آپ کے قتل کرنے کے لیے پس چلا وہ یہان تک کہ آیا اوس مکان مین کہ آنحضرت ص نماز پڑھ رہے تھے پس سنتا تھا وہ قراءت آنحضرت ص کی اور آپکو دیکھتا نہین تھا پس پھرا ولید اون کفار کی طرف اور آگاہ کیا اونکو اس ماجرے سے پس آئے وہ آنحضرت ص کے پاس پس جبکہ پہنچے وہ کفار اوس مکان کی طرف کہ جسمین آنحضرت ص نماز پڑھتے تھے سنی اونھون نے قراءت آپکی پس چلے وہ طرف آواز کے پس ناگہان اونکے پیچھے سے آواز آنے لگی پس چلے اودھر کی طرف پس سنتے تھے آواز کو وہان بھی اپنے پیچھے ہی سے پس پھرے وہ اور نہ پائی طرف آنحضرت ص کے راہ پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا الخ اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض سے روایت کی کہ کہا جمع ہوئے قریش آنحضرت کے دروازے پر منتظر تھے آنحضرت ص کے نکلنے کے تا کہ ایذا دین آپ کو پس دشوار ہوا یہ امر حضرت ص پر پس لائے آپ کے پاس جبرئیل ع سورہ یٰس اور حکم کیا آپ کو نکلنے کا پس لی مٹھی مٹی کی اور نکلے پڑھتے ہوئے سورہ یٰس اور ڈالتے تھے مٹی اونکے سرون پر پس نہین دیکھا اونھون نے حضرت کو یہان تک کہ گذرے پس شروع کیا ہر ایک نے مٹولنا سر اپنے کا پس پایا مٹی

ستی اور آیا کوئی اونمین کا اور کہا کس چیز نے روکا ہی تمکو کہا اونھون نے کہ انتظار کرتے ہین ہم محمدؐ کا پس کہا اوسنے کہ تحقیق میسنے دیکھا ہی اونکو اندر مسجد کے کہا او نھونے پس تحقیق سحر کیا تمپر ✤ صل در منثور ✤

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○

سوا اسکے نہین ہی کہ ڈراتا ہی تو اوسکو کہ پیروی نصیحت کی کرے یعنی نہین نفع دیتا ہی ڈرانا تیرا اگر اوسکو کہ پیروی کرے قرآن کی اور ڈرے خدا سے غائبانہ یعنی ڈرے اللہ کے عذاب سے حال انکہ دیکھا نہین ہی اوسکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ بخشش کے یعنی عفو گناہون اوسکے کے اور ثواب بزرگ کے یعنی جنت کے ✤ فتح ✤ تو تو ڈر سناوے اوسکو جو چلے سمجھانے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے سو اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی ✤ مو ✤

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○

تحقیق ہم زندہ کرتے ہین مردون کو اور لکھتے ہین ہم جو کچھ کہ آگے بھیجا یعنی اعمال اچھے برے اور لکھتے ہین ہم نقش قدم اونکے اور ہر چیز کو گنکر رکھا ہی ہمنے بیچ کتاب ظاہر کے یعنی لوح محفوظ کے ✤ فتح ✤ ہم ہین جو جلاتے ہین مردے اور لکھتے ہین جو آگے بھیج چکے اور اونکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہی ہمنے ایک کھلی اصل کتاب مین ✤ تفسین ✤ جو آگے بھیج چکے اپنے اعمال اور پیچھے رہے نشان اولاد اور عمارت اور رسم ڈالی نیک یا بد ✤ مو ✤ زندہ کرتے ہین ہم یعنی اوٹھاوینگے ہم اونکو بعد مرنے اونکے کے یا نکالتے ہین ہم اونکو شرک سے طرف ایمان کے اور آثار سے مراد ہین نشانیان کہ مرنے کے بعد چھوڑین خواہ نیک ہون جیسے علم کسیکو سکھا گیا یا کتاب تالیف کر گیا یا زمین وغیرہ وقف کر گیا یا خانقاہ یا مسجد بنا گیا یا بُری جیسے بعضے ظالم کسی پر کچھ چٹی لگا دیتے ہین اور اسیطرح تمام طریقے نیک یا بد کہ جاری کیے جاوین اور مانند اسکے ہی قول اللہ تعالیٰ کا يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ یعنی خبر دیا جاویگا انسان اوسدن ساتھ اوس چیز کے کہ آگے بھیجی یعنی اعمال اور پیچھے چھوڑی یعنی نشانیان مذکورہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی رواج دے اسلام مین طریقۂ نیک کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا واسطے اوسکے ثواب اوسکا اور ثواب اون شخصون کا کہ عمل کیا اوسپر بغیر ناقص ہونے اجر اونکے سے کچھ اور جسنے رواج دیا اسلام مین طریقۂ بد کہ عمل کیا جاوے اوسپر بعد اوسکے ہوگا اوپر گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ چلین گے اوسپر پیچھے اوسکے بغیر اسکے کہ نقصان ہو گناہون اونکے سے کچھ اور بعضون نے کہا کہ وہ آثار قدم رکھنے اونکے ہین طرف جمعے یا جماعتون کے ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا رہتے تھے بنو سلمہ مدینے کی ایک جانب مین پس ارادہ کیا انتقال مکان کرنے کا قریب مسجد نبوی کے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ پس بلایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ لکھے جاتے ہین نشان قدم تمھارے پھر پڑھی یہ آیت اونپر پس چھوڑ دیا اونھون نے وہان سے اوٹھنا اور ابی موسیٰ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت بڑا لوگون کا از روے ثواب کے نماز مین بعید تر اونکا ہی پھر بعید تر اونکا ہی چلنے مین یعنی جتنی زیادہ دور سے چلکر آوے گا اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص کہ انتظار کرے نماز کا یہان تک کہ پڑھے اوسکو ساتھ امام کے بہت بڑا ہی ثواب مین اوس شخص سے کہ نماز پڑھتا ہی پھر سو رہتا ہی ابی بن کعب نے کہا کہ تھا ایک شخص نہین جانتا مین کسیکو اہل مدینے سے اون لوگون مین سے کہ نماز پڑھتے ہین قبلے کی طرف بہت دور رہنے والا مسجد سے اوس شخص سے پس ہوتا تھا وہ نماز مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا گیا اوس سے کہ اگر خریدے تو حمار کہ سوار ہووے تو اوسپر گرمی اور اندھیرے مین تو بہتر

اوسنے کہا قسم اللہ کی نہین خوش آتا مجکو کہ مکان میرا ملا ہوا ہو مسجد سے پس خبر دی گئی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس پوچھا اوس سے سبب اسکا اوسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلیے پاس ہونا مکان کا مین نہین چاہتا ہون کہ تا لکھے
جاوین نشان قدم میرے اور قدم میرے اور پھر آنا میرا اور متوجہ ہونا میرا اور پشت دینا میرا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دے تجکو اللہ یہ سب اور دے تجکو جو کچھ کہ امید ثواب کی رکھتا ہی سب ✤ ملا ✤ درمنثور ✤

تنبیہ ✤ اس سب سے یہ سمجھا گیا کہ سنت کی باتون کے رواج دینے مین اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہی اور
سنت کے ترک کرنے مین اور بدعتون کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہی پس اسوقت مین عورت کا دوسرا نکاح کروانا سنت ہی اور اسکو
عار جاننا بدعت وکفر اور ایسے ہی خرید و فروخت کرنی بذات خود سنت ہی اور اسکو برا اور عار جاننا بدستور سابق اور ان دونون بلاؤن مین
بھی اکثر لوگ بلکہ بعضے علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام اور مصافحہ کی اور مانند انکے کی بہت سنتین مٹ رہین
ہین کہ جو اونکو اب رواج دے وہ بشارت مذکور مین داخل ہوا اور تعزیہ مہندی سہرا کنگنا منڈھا باندھن وار باندھنا بدھی بیڑہ پہنانا
یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنی یا بچے کو فقیر اماموں کا بنانا یا گنج بھرنا بچے کی سلامتی کے لیے یا ڈاڑھی کا منڈانا یا پٹون بربرون کا رکھنا اور
مانند انکے کے یہ سب بدعات سیئہ ہین اور انکو مٹانا حتی الوسع اپنے گھر اور دوستون مین سے ایک طرح کا آثار بد چھوڑ جانا ہی
اور سبب داخل ہونے کا وعید مذکور مین اور ایسے ہی مسجد مین حاضر ہونا اور جماعت سے نماز ادا کرنی سنن ہدی سے ہی اور اسکا ترک
کرنا علامت منافقون کی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی نکلا اپنے گھر سے باوضو طرف نماز فرض کے پس اجر اوسکا مانند اجر
حاجی احرام باندھے ہوئے کے ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہی نماز تنہا پر ستائیس ۲۷ درجہ
اور عبد اللہ بن مسعود رض سے منقول ہی کہ کہا البتہ تحقیق دیکھا ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز باجماعت سے مگر منافق
معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا یہ حال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ کر لاتے تھے نماز کے لیے اور کہا ابن مسعود
نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائین ہمکو سنن ہدی اور بلاشبہ سنن ہدی سے ہی نماز پڑھنی ایسی مسجد مین کہ اذان دی جائے
اوسمین یعنی باجماعت پڑھنی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن مسعود نے جسکو خوش لگے یہ کہ ملے اللہ تعالی سے فردائے قیامت کو
مسلمان یعنی کامل مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جسوقت کہ اذان دی جاوے ان نمازون کی یعنی
جماعت سے پڑھے مسجد مین پس تحقیق اللہ نے ظاہر کیے تمہارے نبی کے لیے طریقے ہدایت کے اور تحقیق پانچون نمازین باجماعت
مسجد مین پڑھنین سنن ہدی سے ہین اور اگر تمنے نماز پڑھی اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے پڑھی جیسے کہ پڑھتا ہی یہ متخلف اپنے
گھر مین البتہ چھوڑی تمنے سنت اپنے نبی کی اور چھوڑو گے سنت اپنے نبی کی البتہ گمراہ ہو جاؤ گے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے اچھی طرح پھر قصد کرے طرف
مسجد کے ان مساجد مین سے مگر کہ لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے عوض ہر قدم کے کہ رکھتا ہی نیکی اور بلند کرتا ہی اوسکا بسبب قدم کے
درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور البتہ دیکھا ہی ہمنے اپنے کو اس حال مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا اس نماز باجماعت
سے مگر منافق معلوم النفاق اور تھا مرد یعنی مومن مریض لایا جاتا اوسکو اس طرح کہ دو شخصون کے کندھون پر ہاتھ رکھے ہوتا
یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر نہوتین گھرون مین عورتین اور ذریت تو قائم کرتا
مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے جوانون کو کہ جلا دین جو کچھ کہ گھرون مین ہو آگ سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے سنا
اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنی ساتھ قول اور فعل کے پس نہین ہی نماز اوسکے لیے مگر عذر سے انتہی اور بہت سی روایتین
آئی ہین جماعت کی فضیلت مین چنانچہ بعضی روایتین سوا اسکے ابھی اوپر گذرین ہین اور پھر ایسی نعمت کو ہاتھ سے دینا اور منافقون کے

گروہ مین گنے جانا عقل سے کمال ہی بعید ہی اور اسکے ترک کی عادت ڈالنی اور اسکو رواج دینا اپنے تابعین مین اور اپنے وقت کے لوگون مین آثار بد سے ہی اس جماعت کے ترک کی آفت مین بھی بہت لوگ پھنس رہے ہین حتی کہ بعضے اہل علم اور اکثر مشائخ بھی گرفتار ہین چنانچہ جاہل و عوام علما نے بہانا کیا تعلیم و تعلم کا مشائخ نے حیلہ کیا وظیفہ خوانی کا کہ رات کو وظیفے پڑھتے ہین بیدار رہتے ہین اس سبب سے جماعت کے لیے نہین پہونچ سکتے ہین کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہی وہی ہمارے سونے کا وقت ہوتا ہی یا وظیفے کا اور یہ بھی باقتضاے جہالت ہی اگر علم ہو تو تاکید کری حضرت عمرؓ کی مد نظر رکھین کہ ایکبار حضرت عمرؓ نے نپایا سلیمان بن ابی حثمہؓ کو نماز صبح مین اور حضرت عمر صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اوپر شفا کے کہ مان تھی سلیمان کی اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مینے سلیمان کو صبح کی نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات گذاری تھی اوسنے نماز پڑھتے یعنی تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی یعنی نیند غالب ہوئی آنکھ لگی پس کہا حضرت عمرؓ نے البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ قیام کرون رات کو یعنی شب بیدار رہون انتہی اور قطع نظر اسکے جب جا گتے اور فارغ ہوتے ہین تب کب آتے ہین جہان ذرا نام نوابی یا خانی یا شاہی کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھہ گئی معلوم نہین کہ عار آتی ہی غربا کے پاس کھڑے رہنے سے یا اس جماعت کا کچھہ وجود ہی نہین جانتے کہ عرسون اور میلون وغیرہ مین تو براہ دور و دراز جاوین سواریون پر چڑھ چڑھ کر اور نہ آوین تو محلے کی مسجدون مین نہ آوین عوام کار باری آپ کو بگڑے انکو دیکھکر اونھون نے کہا کہ جب ایسے ایسے لوگ کہ بزرگ گنے جاتے ہین مسجدون مین نہ آئے تو ہم غریب کہ کاربار مین لگے رہتے ہین اگر نہ آوینگے تو کیا ہوگا حیف صد حیف ضَلُّوا وَاَضَلُّوا آپ بھی ڈوبے اور اورون کو بھی ڈوبیا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا ناگوار تو گذریگا لیکن محض بنظر اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے عرض کیا گیا ہی کہ شاید بنظر انصاف قلب کی طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاوے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تمّ احادیث مشکوۃ اب آگے اون مشرکون کے سمجھانے کے لیے ایک قصہ بیان ہوتا ہی کہ دیکھو جیسے وہ لوگ نافرمانی اللہ و رسول کے سے تباہ ہوئے ویسے ہی تم ہوگے اگر اپنی بدذاتی سے باز نہ آؤ گے

وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَۃِ ۘ اِذْ جَآءَھَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اور بیان کر واسطے انکے قصہ گانونکے رہنے والون کا جب آئے اوس گانون پر پیغامبر ۱۳ فـ اور بیان کر اونکے واسطے ایک کہاوت لوگ اوس گانونکی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے ۱۳ مو تفسیر بیان کر یعنی ذکر کر انکے لیے قصہ عجیبہ قصہ گانون والون کا جب آئے اونپر پیغمبر یعنی بھیجے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آیا ہی کہ حضرت عیسےؑ نے دو شخصون کو اپنے حواریین مین سے کہ نام اونکا صادق اور صدوق تھا قریۂ انطاکیہ پر بھیجا تا لوگون کو حق کی طرف بلاوین اور تھے وہ بت پرست جب وہ قریب گانونکے پونہچے تو ایک بڈھے کو دیکھا کہ بکریان چرا رہا ہی اور نام اوسکا حبیب نجار تھا اوس سے اونھون نے سلام علیک کی اوسنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین تمکو بتون کی پرستش سے خدا کی عبادت کی طرف بلاتے ہین ہم اوس بڈھے نے کہا کہ کچھہ دلیل اپنے دعوے پر رکھتے ہو انھون نے کہا ہان رکھتے ہین بیمارون کو شفا دیتے ہین ہم اور کوڑھی اور اندھے کو بھلا چنگا اور بینا کر دیتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہین وہ علتون بزرگ کو دفع کر دیتا ہی اوس بڈھے نے کہا اچھا کہ میرا بیٹا سالہا سال سے بیمار ہی اور اطبا اوسکے معالجے سے عاجز آئے ہین اگر تم اوسکو اچھا کر دو تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم پس اونکو اپنے بیٹے کے سرھانے لے گیا اونھون نے دعا کی اور ہاتھہ اوسکے بیٹے پر پھیرا حق تعالیٰ نے اوسکو شفا دی اور یہ خبر اوس گانو مین مشہور و شائع ہوئی اور بہت بیمارون نے اون دونون سے

کے ہاتھ سے شفا پائی اور وہ بڑھا مسلمان ہوا اور یہی تھا کہ چھ سو برس پہلے ہمارے پیغمبر پر ایمان لایا بن دیکھے اور ایک
سابقین فی الاسلام سے اور ملقب ساتھ صاحب یٰس کے ہی غرض کہ جب یہ خبر اون دو رسولوں عیسیٰ کی انطاکیہ مین منتشر
ہوئی اور وہان کے رہنے والون مین سے بہت سے اونکے ہاتھ پہ مسلمان ہوئے اور یہ خبر پہنچی وہان کے بادشاہ کو کہ
نطیحس نام رکھتا تھا اور روم کے بادشاہون مین سے تھا اور بت پرست تھا تو اونکو اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے
کہا کہ ہم رسول عیسیٰ کے ہین بادشاہ نے کہا کیون آئے ہو کہا تو کہ تمکو خدا کی عبادت کی طرف بلاوین اور بت پرستی سے
باز رکھین اوسنے کہا کہ سوائے معبودون ہمارے کے یعنی بتون کے کوئی اور معبود بھی ہی اونھون نے کہا کہ ہان ہی جو کہ خالق تیرا
ہی اور تیرے معبودون کا بھی اوس بادشاہ نے اون دونون رسولون کو قید خانے مین قید کیا اور ہر ایک کو سو کوڑے مارے اور
جب یہ خبر حضرت عیسیٰ کو پہنچی تو اپنے حواریون کے سردار شمعون نام کو اونکی مدد کے لیے بھیجا شمعون نے انطاکیہ مین آکر بادشاہ کے
خاص لوگون سے آشنائی پیدا کی حتی کہ رفتہ رفتہ بادشاہ کے آگے گئے اور از راہ دانشمندی و حکمت کے ایسے مقرب بادشاہ
کے ہوئے کہ بادشاہ بغیر مشورے اونکے کچھ کام نہین کرتا تھا ایک روز شمعون نے بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہی کہ دو مسافرون
کو تونے قید خانے مین رکھا ہی سبب اسکا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ سوائے بتون تمھارے کے کوئی اور خدا ہی
شمعون نے تعجب کر کر کہا کہ اپنے نوکرون کو کہ اونکو ہمارے آگے حاضر کرین تو ہم بھی اونکے حال و مقال پر مطلع ہوین بادشاہ نے
اونکے حاضر کرنے کا حکم کیا جب وہ آئے اور شمعون کو دیکھا تو خوش ہوئے اور خاطر جمع سے بیٹھے شمعون نے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی
اونھون نے کہا اوس اللہ نے بھیجا ہی کہ پیدا کیا اوسنے ہر چیز کو اور رزق دیا ہر زندے کو پس کہا شمعون نے کہ وصف بیان کرو اوسکا
اور مختصر بیان کرو اونھون نے کہا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۝ یعنی کرتا ہی وہ جو کچھ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو کچھ ارادہ
کرتا ہی شمعون نے کہا اونکو کہ خدا تمھارا کیا قدرت رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ نابینا کو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ایک
نابینا کو حاضر کرین اور اون دونون رسولون کو کہا کہ اسکو بینا کرو اونھون نے دعا کی فی الحال بینا ہوا اور ایک روایت مین بدلے
پہلی عبارت کے یون ہی کہ شمعون نے کہا کہ کیا ہی نشانی تمھاری یعنی تمھاری حقیت کی اونھون نے کہا کہ جو کچھ آرزو ہو بادشاہ
کی وہ کر سکتے ہین ہم پس بلایا بادشاہ نے ایک لڑکے نابینا کو پس دعا کی اونھون نے اللہ سے پس بینا ہوا وہ لڑکا شمعون نے
کہا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے معبودون سے مانگے کہ کرین مانند اسکے تو ہو شرف تیرے لیے اور تیرے معبودون کے لیے پس
بادشاہ نے آہستہ سے ساتھ شمعون کے کہا کہ مجکو تجسے پردہ نہین ہی ہمارے معبود تو نہ کچھ دیکھتے ہین اور نہ سنتے ہین اور نہ بولتے
ہین اور نہ ضرر پہنچا سکتے ہین اور نہ نفع اور کسی چیز پر قادر نہین ہین شمعون نے پھر اون رسولون سے کہا کہ خدا تمھارا اور کیا قدرت
رکھتا ہی اونھون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا یہ کام کرے تو ہم سب تمھارے خدا پر اور تم پر ایمان لاوین
اور سات روز کے مردے کو اونکے سامنے لائے اون دونون نے خدا تعالی سے دعا کی اور شمعون دل مین دعا کرتے تھے وہ مردہ
زندہ ہو کر اوٹھ کھڑا رہا اور کہا کہ مین داخل کیا گیا آگ کے سات تالون مین سبب اسکے کہ مین مرا شرک پر اور کہا کہ تم خدا سے ڈرو اور ایک
روایت مین ہی کہ کہا مین ڈراتا ہون تمکو اوس چیز سے کہ تم اوسمین ہو پس ایمان لاؤ اور یہ دونون رسول سچے ہین اور کہا اوسنے کہ
کھولے گئے دروازے آسمان کے پس دیکھا مینے ایک جوان خوبصورت کو کہ شفاعت کرتا ہی ان تینون کے لیے بادشاہ نے
کہا کہ کنکے لیے کہا اوس مردے نے کہ شمعون کے لیے اور ان دونون رسولون کے لیے پس بادشاہ متعجب ہوا اور شمعون نے
جب دیکھا کہ میری بات نے اثر کیا بادشاہ کے دل مین تو اوسکو حقیقت حال کی خبر دی اور نصیحت کی اوسکو ایمان کے لانے کی پس

بادشاہ اور بعضے لوگ ایمان لائے اور بعضے کافر رہے اور کافرون نے قصد کیا بادشاہ کے اور مومنون کے قتل کرنے کا پس
حبیب نجار کو جب خبر قصد قتل اونکے کی پہونچی تو وہ بھی اپنے مکان سے کہ شہر کے کنارے پر تھا متوجہ انکی طرف ہوا اور اظہار
اسلام کیا اور اپنی قوم کو دعوت اسلام کی طرف کی لوگون نے انکا کہنا نمانا اور انکو شہید کیا پھر جبرئیلؑ نے ایک چیخ ماری کہ کافر
ہلاک ہوگئے چنانچہ آیات آیندہ مین یہ قصہ مذکور ہی ✤ صل ✤ مجمع ✤

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ ○

اوسوقت کہ بھیجا ہمنے طرف اونکے یعنی گانوٗن والون کے دو شخصون کو پس جھٹلایا گانوٗن والون نے اونکو پس قوت دی ہمنے ساتھ
تیسرے کے پس تینون نے کہا یعنی گانوٗن والون سے کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین ✤ فتح ✤ جب بھیجے ہمنے اونکی
طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمھاری طرف آئے ہین بھیجے ✤ تفسیر ✤ یہ شہر تھا
انطاکیہ حضرت عیسیٰؑ کے دو یار وہان پہونچے شہر والون نے ٹال دیے پھر تیسرے یار بھی پہونچے تیسرے بڑے یار شمعون
نسبت بھیجنے کی خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف کی باوجودیکہ وہ رسول بھیجے ہوئے عیسیٰؑ کے تھے اسلیے کہ فعل پیغمبر کا سوائے امر الٰہی کے
نہین ہوتا ہی اور مراد دو سے وہی صادق اور صدوق ہین در بقولے یحییٰ اور یونس اور تیسرے شمعون اور بقولے سلوم اور مشہور قول اول ہی ✤ مجمع ✤

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ○

کہا گانوٗن والون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اور نہین بھیجا خدا نے کچھہ یعنی وحی اور نہین ہو تم مگر دروغ گو ✤ فتح ✤
وہ بولے تم بھی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھہ نہین اوتارا تم سارا جھوٹھہ کہتے ہو ✤ مو ✤

قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ○ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

کہا رسولون نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہی کہ تحقیق ہم طرف تمھارے بھیجے گئے ہین اور نہین ہی ہمپر مگر پیغام پہونچانا
ظاہر ✤ فتح ✤ کہا ہمارا رب جانتا ہی ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے آئے ہین اور ہمارا ذمہ یہی ہی پہونچا دینا کھولکر ✤ مو ✤
تفسیر ✤ یعنی ساتھہ دلیلون واضحہ کے کہ اونسے ثابت ہو سچا ہونا پیغام کا اور وہ بینا کرنا اندھے کا اور چنگا
کرنا کوڑھی کا اور بیمار کا اور زندہ کرنا میت کا ہی ✤ جلالین ✤ صل ✤

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہا اونھون نے کہ تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھہ تمھارے اگر نہ باز رہوگے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ پہونچیگا
تمکو ہماری طرف سے عذاب درد دینے والا ✤ فتح ✤ بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو
سنگسار کرینگے اور تمکو لگیگی ہمارے ہاتھہ سے دکھہ کی مار ✤ مو ✤ تفسیر ✤ شگون بد لیا اور وہ یہ تھا
کہ اونھون نے مکروہ رکھا رسولون کے دین کو اور نفرت کی اوس سے اونکے نفسون نے اور عادت جاہلون کی یہ ہی کہ
یمن یعنی مبارکی لیتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ مائل ہوتے ہین طرف اوسکے اور قبول کرتے ہین اوسکو طبیعتین اونکی اور بدشگونی
لیتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ نفرت کرتے ہین اوس سے اور مکروہ جانتے ہین اوسکو پس اگر پہونچتی ہی اونکو کوئی بلا
یا نعمت تو کہتے ہین کہ یہ بلا اسکی نحوست سے پہونچی اور یہ نعمت اوسکی برکت سے اور بعضون نے کہا کہ مینہہ نہ برستا تھا اون ایام
اونھون نے کہا کہ جب سے تم اس گانوٗ مین آئے ہو پہونچی ہی یہ مصیبت ہمکو تمھاری نحوست سے کہ مینہہ برستا نہین اور زراعت
ہماری خشک ہوگئی ہی اگر نہ باز رہوگے یعنی اپنی اس گفتگو سے تو مار ڈالینگے ہم تمکو یا نکال دینگے تمکو یا برا بھلا کہین گے ہم ✤ صل ✤

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

کہا اونھون نے کہ شگون بد تمھارا ہمرا تمھارے ہی کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اور شگون بد کے حمل کرتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی ✣ **فت** ✣ کہنے لگے تمھاری نامبارکی تمھارے ساتھ ہی کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا گیا کوئی نہین پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے ✣ **تفسیر** ✣ شاید کفر کی شامت سے قحط ہوا ہوگا اوسکو نامبارکی سمجھے یا آپسمین اختلاف ہو کسینے مانا کسینے نہ مانا اوسکو کہا ہر طرح شامت اونھین کی ہی ✣ **مو** ✣ شگون بد تمھارا یعنی سبب تمھاری نحوست کا تمھارے ساتھ ہی اور وہ کفر ہی کہ اوسکی شامت سے قحط وغیرہ مین گرفتار ہوئے ایک قوم ہو حد سے نکلنے والی نافرمانی مین پس اس سبب سے آئی ہی تمپر نحوست نہ اللہ کے رسولون کے سبب سے اور نہ اونکی نصیحت کرنے سے یا یہ معنی ہین کہ بلکہ تم حد سے نکلنے والے ہو اپنی گمراہی مین کہ نسبت نحوست کی کرتے ہو اونکی طرف کہ واجب ہی بابرکت سمجھنا اونکو اور برکت حاصل کرنی اونکی کہ وہ رسول اللہ کے ہین ✣ **ف** ✣

تنبیہ ✣ اس آیت کریمہ سے یہ بات سمجھی گئی کہ نحوست و بدشگنی کسیکے قدم سے یا آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہی کہ بہو کا یا نوکر یا جانور نو خریدیا بچۂ نو تولد کا قدم منحوس ہوا کہ اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا جانور بولا یا بلی نے رستا کاٹا یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پہنچا اسکی کچھ اصل نہین بلکہ اسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ اسکی شرح صاحب مجالس نے یون لکھی ہی کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل شرک و کفر کے سے ہی جیسکہ بیان کیا اللہ تعالی نے عقیدہ اونکا کتنی ہی جگہ اپنی کتاب مین کہ وہ بدشگنی لیتے تھے ساتھ رسولون کے اور تابعدارون کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ جسکی الفت نرکھتے تھے تو اس سے تعجب کرتے تھے وہ اور انبیا سے اونکی طبیعتین متنفر ہوتی تھین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہ تھی کہ مبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی خواہش اونکی کے اگرچہ باعث ہوتی ہر شر و وبال کی اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو کہ مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتی ہر خیر و نوال کی اور اونکی عادات مین سے یہ بھی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضے دنون اور مہینے کو جیسے کہ ماہ صفر ہی پس بہت لوگ اس زمانے مین بھی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضے باز رہتے ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے اور مانند انکے کے سے اور اسکو منحوس جاننا جنس طیرہ منہی عنہا کے سے ہی اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھ ایک زمانے کے نہ اور کے غیر صحیح ہی اسلیے کہ زمانہ عبارت ہی مدت دراز سے معلوم ہوتی ہی مقدار اوسکی ساتھ حرکت افلاک اور ستارون کے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہی متشابہ الاجزا حاصل ہوا ہی ساتھ پیدایش اللہ تعالی کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہی اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جو زمانہ کہ مشغول ہو بندہ اوسمین ساتھ عبادت کے پس وہ زمانہ مبارک ہی اوسپر اور جس زمانے مین کہ مشغول ہو بندہ ساتھ گناہ کے پس وہ زمانہ منحوس ہی اوسپر اور حقیقت مین یمن وہی طاعت ہی اور شوم وہی معصیت ہی جیسے کہ کہا عدی ابن حاتم نے يُمْنُ الْمَرْءِ وَشُؤْمُهُ بَيْنَ لَحْيَيْهِ یعنی مبارکی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان اوسکی اور کہا ابن مسعود نے کہ اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہو کہ درمیان دونون کلون کے ہی یعنی زبان مین اور حضرت عائشہ رضی سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ یعنی نحوست بدخلقی ہی پس بنابر اسکے نہین ہی نحوست مگر معاصی و ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ دلاتے ہین اللہ تعالی کو پس اللہ تعالی جب غصے ہوا بندے پر ہوتا ہی وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین اور جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالی بندے سے ہوتا ہی وہ بندہ نیکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعض صالحین سے شکوہ کیا گیا بلا کا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا کہ نہین جانتا ہون

اس بلا کو کہ تم اوسمین پڑے ہو مگر بسبب نحوست گناہون اور معاصی کے پس گنہگار منحوس ہوتا ہی اپنے نفس پر اور اپنے غیر پر اسلیے کہ نہیں امن ہی ہیں اس سے کہ اوترے اوسپر عذاب پس گھیرے سب لوگون کو خصوصًا اونکو کہ نہ برا جانین اوسکے عمل کو پس دور رہنا اون سے لازم ہی اور اسی طرح وہ مکان کہ کیے جاتے ہین اون مین گناہ لازم ہی دور رہنا اونسے اور بھاگنا اونسے بخوف اوترنے عذاب کے اوپر اونکے کہ ہون اونمین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سے جملہ ہجرت مامور بہا سے ہی اور کفار کی عادت یہ بھی تھی کہ تفتیش کرتے تھے مطلب کو اسباب شر سے مانند رمل کے اور نظر کرنے کے ستارون وغیرہ مین اور یہ سب قبیل طیرہ یعنی شگون بد سے اور قبیل استقسام بالازلام سے ہی اور کہا ابو اسحق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھ ازلام کے یعنی قسمت بھلی بری اپنی معلوم کرنی ساتھ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ یہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالی کے علم مین کہ جو غائب ہی ہم سے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانے مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دنیا اور مانند اونکے پس وہ نہین ہین اوس فال مین سے کہ جسکی تعریف کی گئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سے ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتقاد رکھنا اونکی حقیقت کا اسلیے کہ ایسی فالون مین خبر دینی ہی غیب سے اور تطیر یعنی شگون لینا ہی قرآن عظیم سے نہین ہی فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے ساتھ ایک کلمے کے کہ موافق ہو مراد کے جیسے کسی کام کو نکلے اور لفظ راشد یا نجیح سنے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش آتا تھا جس وقت کہ نکلتے کسی حاجت کو یہ کہ سنین یا راشد یا نجیح اور اور حدیث مین آیا ہی اَنَّهٗ عم كَانَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ یعنی آنحضرت صلعم فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہین لیتے تھے اور اور حدیث مین آیا ہی كَانَ يُحِبُّ الْفَأْلَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ یعنی آنحضرت صلعم دوست رکھتے تھے فال نیک کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد لینے کو کہا ہی علما نے کہ نہین دوست رکھتے تھے آنحضرت صلعم فال نیک کو اور نہین مکروہ رکھتے تھے طیرہ یعنی شگون بد لینے کو مگر اسلیے کہ طیرہ مین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر اور بدگمانی لیجاتی ہوتی ہی اللہ تعالی پر اور توقع رکھنی بلا کی ہوتی ہی اور فال نیک مین نہین حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اوسمین نرا ہی طلب خیر کی اور حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کے اور امید حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان جب امید رکھے اللہ تعالی سے بھلائی اور نعمت کی نزدیک کسی سبب قوی یا ضعیف کے تو یہ بہتر ہی اوسکے لیے اور جب قطع کرے امید اپنی اللہ تعالی سے تو یہ برا ہی اوسکے لیے موجب قول اللہ تعالی کے اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ یعنی نہین ناامید ہوتی اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز کی عقعق نے کہ ایک قسم ہی کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا گیا ہی محیط مین کہا منجم جب آواز کرے اور کہے کوئی شخص کہ مر جاویگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضون کے نزدیک اور مثال فال نیک لینے کی یہ ہی کہ ہو اسکو حاجت پس سنے کسیکو کہ کہتا ہی یا واجد پس پڑے اسکے دل مین امید حاجت کے پانے کی یا اسکا کوئی بیمار ہو پس سنے کسیکو کہ کہتا ہی یا سالم پس پڑے اسکے دل مین امید سلامتی کی حاصل یہ کہ اللہ کے مومن بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات نہین کرنا چاہیے اور جب پیش آوے اونکو کوئی امر امور دین اور دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی سے کہ دوگانہ نماز کا پڑھکر دعا استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ الخ کہ جو حدیث شریف مین آئی ہی چنانچہ حصن حصین اور مشکوۃ اور صحیح وغیرہ کتب حدیث مین مذکور ہی پڑھے کہا ہی علما نے کہ مستحب ہی استخارہ کرنا ساتھ نماز اور دعا مذکور کے تمام امور مین جیسے کہ تصریح کی ہی اسکی حدیث مذکور مین کہ فرمایا اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ

ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ الخ پس دو رکعت سوائے فرض کے پڑھے یعنی نفل اور حاصل ہوتا ہی ساتھ دو رکعتون کے سنتون رواتب مین سے اور ساتھ تحیۃ المسجد وغیرہ نوافل کے اور اگر متعذر ہو نماز پڑھنی تو فقط دعا ہی پڑھے اور مستحب ہی شروع کرنا دعائے مذکور کا اور ختم کرنا اوسکا ساتھ الحمد للہ اور صلوٰۃ وسلام کے رسول اللہ ؐ پر اور جب استخارہ کرے تو استخارہ کرے سات بار پھر جس چیز پر دل ٹھہرے وہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی انس رضہ سے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا اونکو ای انس جب قصد کرے تو کسی کام کا پس استخارہ کر اپنے رب سے سات بار پھر نظر کر طرف اوس چیز کے کہ سبقت کی ہی تیرے دل کی طرف پس خیر اوسمین ہی انتہی اسی طرح سے ہوتا ہی فعل اللہ کے صالح بندون کا جب پیش آتا ہی اونکو کوئی امر امور دین و دنیا سے پس ہووے استخارہ امور دین مین مانند حج اور جہاد اور تمام بھلائیون کے اوپر تعین وقت کے نہ نفس فعل پر اور امور دنیا مین بنفس فعل کے ہو اور حال اہل فسق اور جاہلون کا کہ جو راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہین یہ ہی کہ جب قصد کرتا ہی کوئی اونمین سے کسی کام کا مثلاً شادی در پیش ہوئے یا سفر کو جانا ہوا تو جاتا ہی رمال یا نجومی اور مانند ملنگے کے پاس اور کچھ اونکو اجرت دیتا ہی اور پوچھتا ہی کہ آیا یہ کام کرون یا نکرون رمال قرعہ ڈال کر اور نجومی پترا دیکھکر جو بتاتا وہ کرتا ہی اور یہ نہین جانتا مسکین کہ اس سے دین و دنیا اپنی خراب کرتا ہی اسلیے کہ ذکر کیا گیا ہی شرح عقائد مین اَنَّ تَصْدِیْقَ الْکَاھِنِ بِمَا یُخْبِرُہٗ عَنِ الْغَیْبِ کُفْرٌ لِقَوْلِہٖ ؑ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ یعنی کاہن جو خبر غیب کی دے اوسکو سچ ماننا کفر ہی بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی آیا کاہن کے پاس اور سچ مانا اوسکا کہا پس تحقیق کافر ہوا ساتھ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی قرآن و شریعت اور کاہن وہی ہی جو خبر غیب کی دے برابر ہی کہ رمل کی راہ سے دے یا نجوم کی راہ سے یا اور طرح سے یَسَّرَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی الْاِجْتِنَابَ عَنْ جَمِیْعِ ذٰلِکَ تمام ہوا کلام صاحب مجالس کا غور کرو بھائیو ان مضامین مین صاف اس سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ ابتدائے تنبیہ مین جو کچھ لکھا گیا اور اور بعضی رسمین کہ آگے مذکور ہوتی ہین یہ سب طیرہ ممنوع مین داخل ہین اور وہ یہ ہین کہ یہان جو رسم ہی کہ کسیکے مرنے کے بعد چار نت ڈالے اور دال نہ بھگوئے اور چرخانہ کاتے والا اور کوئی مرجاویگا یا بغلانے رنگ کا کپڑا یا جوتہ نہ پہننے والا کچھ ضرر پہونچیگا یا چوڑی نتھ اس اعتقاد سے پہننے کہ یہ خاوند کی سلامتی کی ہین دیکھنا کوئی چوڑی ٹھنڈی نہو جاوے اور اوسکے ٹوٹنے کو بدشگنی جانتی ہین یہ سب قبیل طیرہ سے ہین کہ جسکو آنحضرت ؐ نے شرک یعنی اعمال مشرکین سے فرمایا ہی پس مسلمان کو بالضرور بچنا چاہیے انسے کہ کفار کی رسم برتنی بہت بری چیز ہی اگر انکو مؤثر حقیقی جانے تو تو کفر ہی ہی اور اگر مؤثر نجانا اور نکی دیکھا دیکھی اونکی رسم برتی تو بھی اللہ تعالی اوس سے نہایت بغض رکھتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ یعنی اللہ تعالی نہایت بغض رکھتا ہی بہ نسبت سب آدمیون کے تین شخصون سے ایک تو جو کجروی کرے حرم مین یعنی جو باتین حرم مین کرنی نچاہیین وہ وہان کرنے لگے اور دوسرا وہ شخص کہ ڈھونڈھے اسلام مین طریقہ جاہلیت یعنی طالب ہو کفار کی رسمون کے برتنے کا اور تیسرا وہ شخص کہ طالب ہو آدمی کی خونریزی کا ناحق پس جو کوئی اللہ تعالی کا نہایت مبغوض ہوا اوسکا کیا ٹھکانا ہی عیاذاً باللہ منہ مسلمان کو ہر نوع بدشگنی کے ماننے اور تمام رسمیات کفار سے بچنا چاہیے اور یہ اعتقاد رکھے کہ ان شگونون کی چیزون کو کچھ دخل نہین جو کچھ چاہتا ہی اللہ جل شانہ کرتا ہی ہماری شامت اعمال سے پس جب کوئی مصیبت در پیش آوے جانے کہ جیسا ہمنے کیا ویسا پایا توبہ و استغفار سے رجوع اپنے مولی کی طرف کرے اور آیندہ کو گناہون سے بچے اسکے برابر دفع مصیبت و بلا و نحوست کے لیے کوئی چیز مفید نہین ہی کہ اللہ تعالی خود فرماتا ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ

لا یحتسب یعنی جو کوئی اللہ کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہی پیدا کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے جگہہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان بھی نہیں رکھتا وہان سے ملنے کا ﴿ ﴾

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

ترجمہ اور آیا دورترین محلون اوس شہر کے سے یعنی انطاکیہ کے سے ایک مرد دوڑتا ہوا کہا ای قوم میری پیروی کرو ان بھیجے گیونکی پیروی کرو اون شخصون کی کہ نہیں مانگتے تمسے کچھ مزدوری اور وہ راہ پائے ہوئے ہین ﴿ فتح ﴾ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا ای قوم راہ پہ چلو ان بھیجے ہوون کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیگ نہین مانگتے اور سوجھے ہین ﴿ مو ﴾ تفسیر مراد مرد سے وہی حبیب نجار ہی کہ جو مسلمان ہوئے تھے ان رسولون کے ہاتھ پر اور پہلے وہ بت تراشا کرتے تھے اور سدی نے کہا دھوبی تھے اور چھ سو برس کی عمر تھی اونکی اور ہوئے وہ مومن ہی جو کچھ کماتے شام کو جمع کرتے اور دو حصے کرتے ادھ سے ایک حصہ مین قوت اپنے عیال کا کرتے اور ایک حصہ للہ دیتے اور تھا مکان اونکا بہت دور شہر کے دروازے کے پاس کہ وہ دروازہ بہ نسبت اور دروازون کے بہت دور تھا اور کہا قتادہ نے کہ حبیب پہاڑ کے غار مین عبادت مولیٰ مین مشغول تھے جب اونکو یہ خبر پہونچی کہ اونکی قوم نے قصد کیا ہی رسولون کے قتل کرنیکا تو وہ آئے اوسکے پاس اور اپنا دین ظاہر کیا اور کہا رسولون سے کہ کیا تم مانگتے ہو مزدوری پاس ابلاغ رسالت پر اونھون نے کہا نہیں پس وہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ای قوم میری پیروی کرو بھیجے گیون کی الخ جب اونھون نے یہ کہا تو قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہی اور انکے معبود پر ایمان رکھتا ہی پس کہا حبیب نے آگے کا قول اور بعضون نے کہا کہ حبیب نے جب کہا کہ پیروی کرو رسولون کی تو پکڑ کر لے گئے وہ حبیب کو بادشاہ کے پاس پس کہا اوسے بادشاہ نے کہ تو پیروی کرتا ہی رسولون کی پس کہا حبیب نے ومالی لا اعبد الذی الخ ﴿ معا ﴾

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور کیا ہی مجکو کہ نہ عبادت کرون مین اوس معبود کی کہ پیدا کیا مجکو اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ﴿ فتح ﴾ اور مجکو کیا ہی کہ بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھر جاؤ گے ﴿ مو ﴾ تفسیر یعنی بعد موت کے پس سزا دیگا تمکو مانند اور کفار کے اور پیدا کرنے کو اپنی طرف نسبت کیا کہ اثر نعمت کا تھا اوسکو اپنے اوپر ظاہر کیا اور رجوع کو اونکی طرف کہ معنی زجر کے رکھتا تھا ﴿ جمل ﴾

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝

کیا سوائے اوسکے ایسے خدا پکڑون مین کہ اگر چاہے خدا میرے حق مین ایک نقصان دفع نکرے مجھسے شفاعت اونکی کسی چیز کو اور وہ خلاص کرین مجکو ﴿ فتح ﴾ بھلا مین پکڑون اوسکے سوائے اورون کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمٰن تکلیف کچھ کام نہ آوے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ مجکو چھڑاوین ﴿ مو ﴾ تفسیر کیا پکڑون مین استفہام معنی انکار کے ہی یعنی نہیں پکڑنے کا مین سوائے خدا کے ایسے خدا کہ کچھ قدرت نہین رکھتے ہین اور آپ پتھر یا لکڑی کے ہین دفع نکرے مجھسے شفاعت اونکی یعنی وہ شفاعت کرنے ہی کے نہین کہ دفع کرے شفاعت اونکی کچھ اور نہ خلاص کرین مجکو

والعشی

یعنی اوس نقصان سے اور بعضون نے کہا نہ چھٹاوین عذاب سے اگر عذاب کرے مجکو اللہ اگر کرون مین یہ ✤ معا

اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○

تحقیق مین اوسوقت یعنی اگر پوجون مین غیر اللہ کو البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوؤن ✤ فتح ✤ تو تو مین بھٹکا رہا ہون صریح ✤ معو ✤

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ○

تحقیق مین ایمان لایا ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو تم مجھسے مترجم کہتا ہی کہ گانوؤن والون نے شہید کیا اوسکو واللہ اعلم ✤ فتح ✤ مین یقین لایا تمھارے رب پر مجھسے سن لو ✤ تفسیر ✤ آگے نقل کیا کہ قوم نے اوسکو شہید کیا اور بعضے کہتے ہین اللہ تعالی نے جیتا اوٹھا لیا ✤ مو ✤ جب نصیحت کی حبیب نے اپنی قوم کو تو وہ پتھراؤ کرنے لگی حبیب پر پس وہ جلدی سے متوجہ ہوئے اون رسولون کی طرف پہلے مارے جانے کے اور کہا اونسے کہ مین ایمان لایا تمھارے رب پر پس سنو تم ایمان میرا یعنی گواہ رہو میرے ایمان پر اور فرشتے روز قیامت کو خدا کے آگے گواہی دینا اور بعضے کہتے ہین کہ حبیب نے اپنی قوم کی طرف خطاب کر کر یہ بات کہی کہا ابن عباس نے روندا اون کافرون نے حبیب کو اپنے پانون سے یہان تک کہ نکل آئین آنتین اونکی دبر کی راہ سے کہا سدی نے کہ کافر مارتے تھے پتھر حبیب کو اور وہ کہتے تھے رب اھد قومی انھم لا یعلمون یعنی اے رب میرے ہدایت کر میری قوم کو کہ وہ جانتے نہین ہین پس پتھراؤ کرتے رہے وہ یہان تک کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا اونکو اور قتل کیا اونکو پس شہید ہوئے وہ اور قبر اونکی بیچ بازار انطاکیہ کے ہی اور حبیب وہ قتل کیے گئے کہی گئی آگے کی بات ✤ مو ✤ فصاحب منثور ✤

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ○ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ○

کہا گیا اوسکو کہ داخل ہو بہشت مین کہا اے کاش میری قوم جانتی کہ کس چیز سے بخشا مجکو پروردگار میرے نے اور کیا مجکو نوازے ہوؤن مین سے کہ جنت مین داخل کیا ✤ فتح ✤ حکم ہوا کہ چلا جا بہشت مین بولا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین ✤ تفسیر ✤ قوم نے اوس سے دشمنی کی اوسکو بہشت مین بھی قوم کی خیرخواہی رہی کہ اگر معلوم کرین میرا حال تو سب ایمان لاوین ✤ مو ✤ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنت پیدا کی جا چکی ہی اور حسن بصری نے کہا کہ جب ارادہ کیا قوم نے اونکے قتل کرنے کا تو اوٹھا لیا اونکو اللہ تعالی نے اپنی طرف اور وہ جنت مین ہین مرنے کے نہین مگر وقت فنا ہونے آسمان و زمین کے پس جب وہ داخل ہوئے بہشت مین اور وہان کی نعمتین دیکھین تو کہا اے کاش الخ اور یہ آرزو اونھون نے اسلیے کی کہ تا رغبت کرین لوگ رسولون کی پیروی مین پس جب قتل کیے گئے حبیب غضب الٰہی اوسکے سبب سے جوش مین آیا اور جلدی سزا دی اونکو کہ حکم ہوا جبرئیل ع کو کہ اونھون نے ایک چیخ ماری پس وہ مر گئے جیسے کہ آگے فرماتے ہین ✤ مدارک ✤ معا ✤

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ ○

اور نہین اوتارا ہمنے حبیب کی قوم پر بعد اوسکے کوئی لشکر آسمان سے اور نہین ہین ہم اوتارنے والے لشکر ✤ فتح ✤ اور اوتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم اوتارا نہین کرتے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ بعد اوسکے یعنی بعد قتل اوسکے کے یا بعد جیتے جی اوٹھ جانے اوسکے کے اور لشکر آسمان سے یعنی ملائکہ کا اونکے عذاب کرنے کے لیے اور ما کنا منزلین کے معنی یہ ہین کہ نہین صحیح تھا ہماری حکمت مین کہ اوتارین ہم قوم حبیب کے ہلاک کرنے کے لیے لشکر اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے مقدر کیا ہی ہلاک کرنا ہر قوم کا بعضی بعضی طرح پر بسبب حکمت کے کہ مقتضی ہوئی ہی

اوسکو پس حکمت آلہی مقتضی اسکو تھی کہ لشکر ملائکہ انکے ہلاک کرنے کے لیے اوتر سے اور یا یہ معنی ہین کہ نہین اوتارتے ہین ہم اسکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر ملائکہ کا بلکہ اور جسطرح چاہتے ہین ہلاک کرتے ہین مانند طوفان اور صاعقہ اور ہوا اور مانند انکے پھر آگے بیان فرمایا عذاب اونکا ✤ مدارک ✤ معالم ✤

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝

تھی عقوبت یعنی عذاب اونکا مگر ایک چیخ زور کی پس ناگہان وہ مانند آگ بجھی ہوئی کے ہوئے ✤ فتح ✤ یہی تھی ایک چنگھاڑ پھر تبھی سب بجھ رہے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی اللہ تعالی کافی اونکے امر کا ہوا ساتھہ آواز فرشتے کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے دونون بازو دروازۂ انطاکیہ کے پکڑ کر ایک چنگھاڑ ماری سب مر رہے گئے جیسے آگ یکبارگی ہی بجھ جاتی ہی اور نہین اوتارا اونکے ہلاک کرنے کے لیے لشکر آسمان سے جیسے کہ کیا گیا روز بدر اور خندق کے اور جب یہ کچھ تکلیف انکو پہنچی تو اللہ نے مرتبہ بھی اونکا بڑا کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو بکر بہترین اہل زمین کے ہین مگر یہ کہ نبی نہین ہین سوائے مومن آل یاسین کے اور سوائے مومن آل فرعون کے اور روایت مین ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا صدیق تین ہین حزقیل مومن آل فرعون کا اور حبیب نجار صاحب آل یاسین اور علی رض بن ابی طالب اور آیا ہی کہ عروہ بن مسعود ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پس اسلام لائے پھر اذن مانگا پھرنے کا طرف قوم اپنی کے پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مارڈالینگے تجکو کہا اگر پاوینگے مجکو سوتے تو جگانے کے نہین یعنی چہ جاے قتل کرنا پس پھرے طرف قوم کے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف پس نہ مانا اونھون نے کہا انکا اور ایذا کی باتین سنائین انکو پس جب طلوع ہوئی فجر کھڑے ہوئے عروہ بالاخانے پر اور اذان دی نماز کے لیے اور کلمہ شہادت پڑھا پس ایک شخص نے ثقیف مین سے اونکو تیر مارا اور مار ڈالا پس جب آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا کہ مثل عروہ کی مثل صاحب یٰس کے ہی کہ بلایا اپنی قوم کو اوسنے طرف اللہ کے پس قتل کیا اوسکو ✤ مدارک ✤ در منثور ✤ معالم ✤

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ای وائے بندون پر نہین آتا ہی اونپر کوئی بھیجا ہوا مگر کہ ساتھہ اوسکے تمسخر کرتے تھے ✤ فتح ✤ کیا افسوس ہی بندون پر کوئی رسول نہین آتا ان پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ معنی یہ ہین کہ وہ لائق تر اسکے ہین کہ حسرت کرین اونپر حسرت کرنے والے اور افسوس کرین اونکے حال پر افسوس کرنے والے قتادہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ یعنی ای حسرت بندون کو اوپر نفسون اونکے کے اوپر اوس چیز کے کہ ضائع کیا امر آلہی سے اور زیادتی کی اللہ کے مقابلے مین اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ کے کہ ندامت ہوگی دن قیامت کے اون بندون پر کہ نہین آیا اونکے پاس کوئی رسول مگر کہ استہزا کرتے تھے اوس سے معنی حسرت کے شدت ندامت کے ہین اور یہ قول خدا کا ہوگا کہ روز قیامت کے سب کافرون کو خطاب کریگا کہ حسرت ہی تمپر کہ میرے رسولون پر ایمان نہ لائے اور نزدیک ایک جماعت کے مفسرون مین سے یہ مقولہ قوم کفار انطاکیہ کا ہی کہ بوقت دیکھنے عذاب کے حسرت اوپر جھٹلانے تینون رسولون اپنے کے کھائی اور آرزو ایمان کی اوسوقت کی اور نفع نہ دیا ✤ بحر ✤ مدارک ✤ در منثور ✤

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا یعنی کیا نجانا اونھون نے کہ کسقدر ہلاک کیے ہمنے پہلے اونکے طبقات لوگون کے کیا نہ دیکھا کہ وہ جماعت یعنی ہلاک کی ہوئی طرف انکے یعنی مکے والون کے پھر نہین آتے ہین ✤ فتح ✤ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے

سنگتیں کہ وہ ان پاس پھر نہیں آتے ✤ موضح تفسیر یعنی طرف دنیا کے پس کیون نہین عبرت پکڑتے ساتھ انکے اور قرون سے مراد قوم عاد اور ثمود اور قرون انکے درمیان مین بہت گذرے ✤ معالم ✤ درمنثور

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○

اور نہین ہین ہر طبقہ مگر جمع ہوکر نزدیک ہمارے حاضر کیا گیا ہوگا ✤ فتح ✤ اور ساروں مین کوئی نہین جو اکٹھے نہ آوین ہمارے پاس پکڑے ✤ موضح ✤ تفسیر معنی یہ ہین کہ سب خلائق حشر کیے جاوینگے جمع اور حاضر کیے جاوینگے حساب کے لیے روز قیامت کے اور ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا پاویگا ✤ معالم ✤ بیضاوی ✤

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ○

اور نشانی ہی اونکے لیے زمین مردہ زندہ کیا ہمنے اوسکو اور نکالا ہمنے اوسمین سے اناج پس اوس سے کھاتے ہین ✤ فتح ✤ اور ایک نشانی ہی اونکو زمین مردہ اوسکو ہمنے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسمین سے کھاتے ہین ✤ موضح ✤ تفسیر یعنی علامت کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ اللہ اوٹھاویگا مردے کو زندہ کرنا زمین مردہ یعنی خشک بے گیاہ کا ہی کہ کس طرح خشک پڑی ہوتی ہی اور پھر مینہہ برستا ہی اور وہ سرسبز ہو جاتی ہی پس اوسکو دیکھکر ایمان لاوین ہماری توحید اور قدرت جلا اوٹھانے اموات کے پر ✤ معالم ✤ خازن ✤

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ○ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ○

اور پیدا کیے ہمنے زمین مین باغ کھجور کے درختوں سے اور انگور کے درختوں سے اور جاری کیے ہمنے اون باغوں مین چشمے تا کھاوین میوہ اوس چیز کے سے کہ مذکور ہوئی اور نہین بنایا ہی میوے کو انکے ہاتھوں نے آیا پس شکر نہین کرتے ✤ فتح ✤ اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے میووں سے اور وہ بنایا نہین انکے ہاتھوں نے پھر کیون شکر نہین کرتے ✤ موضح ✤ تفسیر ضمیر ثمرہ کی اللہ تعالی کی طرف پھرتی ہی یعنی تاکہ کھاوین اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ نے قسم میوے سے اور کیون نہین شکر کرتے یعنی اللہ کا ان نعمتوں پر یعنی کیون موحد و مومن اوسکے نہین ہوتے ✤ معالم ✤ خازن ✤

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پاک ہی وہ کہ جسنے پیدا کیا تمام جنسوں کو اوس چیز سے کہ اوگاتی ہی اوسکو زمین اور جنس آدمیوں سے اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے ہین ✤ فتح ✤ پاک ذات ہی جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو اوگتا ہی زمین مین اور آپ اون مین اور جن چیزوں مین کہ انکو خبر نہین ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ اُگاتی ہی زمین قسم کھجور اور درخت اور زراعت اور میووں سے اور جنس آدمیوں سے یعنی اولاد مرد اور عورت اور اوس چیز سے کہ وہ نہین جانتے یعنی اور طرح بطرح کی چیزین پیدا کین ہین اللہ تعالی نے کہ نہین مطلع کیا لوگوں کو اونپر بہترین چیزین جنگلوں اور دریاؤں میں ایسی پیدا کین ہین کہ کوئی جانتا بھی نہین ہی اونکو ✤ معالم ✤

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ○ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

اور نشانی ہی واسطے اونکے شب مانند پوست کے کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو پس ناگہاں وہ تاریکی مین آنے والے ہین اور سورج چلتا ہی اوس راہ کہ قرارگاہ اوسکی ہی یہ ہی اندازہ خدائے غالب دانا کا ✤ فتح ✤ اور ایک نشانی ہی انکو رات اودھیڑتے ہین ہم

اوس سے دن پھر بھی رہ جاتے ہیں اندھیرے مین اور سورج چلا جاتا ہی اپنی ٹھہری راہ پر یہ اندازہ ہی اوس زبردست باخبر کا ❊ **موضح** ❊
تفسیر ❊ نشانی ہی کہ دلالت کرتی ہی ہماری قدرت پر رات ہی کہ کھینچتے ہین ہم اوس سے روز کو یعنی نکال لیتے ہین
اور الگ کر لیتے ہین ہم رات سے دن کو اسطرح کا نکالنا کہ نہین باقی رہتی ساتھ اوسکے کچھ بھی روشنی دن کی آنے والے ہین
تاریکی مین یعنی داخل ہونے والے ہین اوسمین اور معنی اسکے یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی دن اور آجاتی ہی رات اور یہ یون ہی کہ اصل
تاریکی ہی ہی اور دن آنے والا ہی اوسپر پس جب غروب ہوتا ہی آفتاب نکلتا ہی اور الگ ہو جاتا ہی دن رات سے پس ظاہر
ہوتی ہی تاریکی اور سورج چلتا ہی یعنی اور نشانی لوگونکے لیے یہ ہی کہ چلتا ہی سورج اپنی حد کے لیے کہ موقت اور مقدر ہی پہونچنا
اوسکا طرف اوسکے لیے آسمان سے آخر سال مین مشابہت دی اوسکو مسافر کے ٹھہرنے کی جگہ کے ساتھ جبکہ منقطع کرتا ہی چلنا اپنا یا پہونچتا
ہی واسطے حد ہر روز دایمی کے روبرو ہمارے کہ وہ مغرب ہی یا چلتا ہی واسطے انتہا امر اپنے کے نزدیک تمام ہونے دنیا کے اور
قائم ہونے قیامت کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحت کو پہونچا ہی کہ آپ نے فرمایا مستقر آفتاب کا عرش کے نیچے ہی ❊
حدیث یہ ہی عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا
قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ اور اور روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ذر سے جس وقت کہ غروب
ہوا آفتاب کہ تو جانتا ہی کہ کہان جاتا ہی یہ ابو ذر نے کہا کہ کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا کہ چلا جاتا ہی یہان تک
کہ سجدہ کرتا ہی عرش کے نیچے پھر اذن چاہتا ہی یعنی طلوع ہونے کا اور قریب ہی کہ سجدہ کرے پس نہ قبول کیا جائے اوس سے اور اذن
مانگے پس نہ اذن دیا جائے اوسکے لیے کہا جائیگا اوسکو پھر جا جہان سے آیا ہی پس طلوع کریگا اپنے غروب ہونے کی جگہ سے پس یہ ہی
قول اللہ تعالی کا وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا یعنی جاری ہونا اوسکا اس تقدیر حساب دقیق پر اندازہ ہی خدائے غالب کا کہ جو
غالب ہی ہر چیز پر اور جانتا ہی ہر معلوم کو ❊ **ق م معا مشکوٰۃ** ❊

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝

اور چاند مقرر کر دین ہمنے اوسکے لیے منزلین یہانتک کہ ہو جاوے بشکل شاخ کھجور سوکھی کے ❊ **فتح** ❊ اور چاند کو ہمنے بانٹ
دی ہین منزلین یہانتک کہ پھر آرہے جیسے ٹہنی پرانی ❊ **تفسیر** ❊ چاند اور سورج ملتے ہین مہینے کے آخر تو چاند چھپ گیا
جب آگے بڑھا تو نظر آیا پھر منزل منزل بڑھتا چلا جب تک پھر اوسی جگہ آ پہونچا ٹہنی سا نظر آیا پھر ٹہنی سا ہو کر چھپا بیچ مین پورا
پورا ہوا اور گھٹا اور منزلین ہین اٹھائیس ❊ **موضح** ❊ منزلین چاند کی اٹھائیس ہین اوترتا ہی چاند ہر رات بیچ ایک کے اونمین سے
نہ اوس سے آگے بڑھتا ہی اور نہ کوتاہی کرتا ہی اوس سے اوپر اندازہ برابر کے سیر کرتا رہتا ہی اونمین اوس شب سے کہ دکھائی دیتا
ہی اٹھائیسوین تک پھر دو رات چھپتا ہی اگر ہوتا ہی مہینا تیس روز کا اور ایک رات چھپتا ہی جبکہ مہینا انتیس روز کا ہوتا ہی
اور عرجون لکڑی شاخ خرما کی اور قدیم پرانی سال گذشتہ کی اور جب وہ پرانی ہوتی ہی تو باریک بھی ہو جاتی ہی اور ٹیڑھی بھی اور
پیلی بھی اور زرد بھی پس مشابہت دی چاند کو اوسکے ساتھ تین وجہون مذکورہ کر ❊ **معالم** ❊

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝

نہین آفتاب لائق ہی اوسکو کہ پاوے چاند کو اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی پہلے تمام ہونے روز کے
نہین آتی اور ہر ایک آفتاب اور چاند اور ستارون سے آسمان مین سیر کرتے ہین ❊ **فتح** ❊ نہ سورج کو پہونچے کہ پکڑے چاند کو اور
نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے مین تیرتے ہین ❊ **تفسیر** ❊ سورج چاند ملتے مین تو چاند کو...

سورج کو سورج نہین پکڑتا چاند کو اور رات دن مین کوئی آگے بڑھے یہ کہ دن پر دوسرا دن آئے بن بیچ رات آئے اور ہر ستارہ
ایک ایک گھیر رکھتا ہی اوسی راہ پر تیرتا ہی معلوم ہوا ستارے آپ چلتے ہین یہ نہین کہ آسمان مین گڑے ہین اور آسمان چلتا ہی
نہین تو تیرنا نفرماتے ✤ صو ✤ نہین آفتاب الخ یعنی نہین سہل ہی آفتاب کو کہ پالیوے چاند کو اور نہ رات سبقت کر سکتی ہی
دن پر یعنی نہین داخل ہوتا ہی دن رات پر پہلے تمام ہونے اوسکے کے اور نہ داخل ہوتی ہی رات دن پر پہلے تمام ہونے دن کے یعنی
دونون آپسمین آگے پیچھے آتے ہین ساتھ حساب معلوم کے نہین آتا ہی ایکا دن دونون کا پہلے وقت اپنے کے اور بعضون نے
کہا کہ نہین داخل ہوتا ایک اون دونون کا دوسرے کی سلطنت مین اپنی نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب رات کو اور نہ چاندن کو اس حال مین
کہ اوسکے لیے روشنی ہو پس جب دونون جمع ہونگے اور پاویگا ہر ایک اون دونون مین سے دوسرے کو اور طلوع ہویگا آفتاب مغرب
سے تو قائم ہوویگی قیامت اور بعضون نے کہا کہ نہین لائق ہی آفتاب کو یہ کہ پاوے چاند کو یعنی نہین جمع ہوتا سورج ساتھ چاند کے
ایک آسمان مین اور نہ رات سبقت کرنے والی ہی دن پر یعنی نہین متصل ہوتی رات ساتھ رات کے کہ نہو اون دونون کے بیچمین
دن فاصل ✤ صل ✤ معا ✤

وَاٰیَۃٌ لَّھُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ۝ وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِّنْ مِّثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ ۝

اور نشانی ہی اونکے لیے یعنی ہماری قدرت پر کہ اوٹھایا ہمنے قوم بنی آدم کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے
مانند اوس کشتی کے جو سوار ہوتے ہین اوسپر یعنی اونٹ اور گاڑی ✤ فتح ✤ اور ایک نشانی ہی اونکو کہ ہمنے اوٹھالی اونکی نسل اوس
بھری کشتی مین یعنی حضرت نوح ع کے وقت نہین تو انسان کا تخم نرہتا اور بنا دی ہمنے اونکو اوس طرح کی چیز جسپر چڑھتے
ہین ✤ مو ✤ تفسیر ✤ مراد کشتی بھری ہوئی سے کشتی نوح ع کی ہی کہ باپ دادا اہل مکہ کے اوسمین سوار ہوکر بچے تھے
اور دریا اور ذریت اونکی صلبون مین تھے اگر وہ نہ بچتے تو یہ کیونکر پیدا ہوتے پس اونپر احسان ہوا سب پر احسان ہی اور وہ کشتی
تمام حیوانات سے بھری ہوئی تھی اور لفظ ذریت اضداد سے ہی بمعنی اولاد کے بھی آتا ہی اور بمعنی باپ دادون کے بھی جیسے
یہان آیا اور بعضون کے نزدیک ذریت بمعنی مشہور کے ہی یعنی اولاد اونکی کہ کشتیون مین سوار ہوکر تجارت کو جاتے ہین اور مراد
مانند کشتی سے چھوٹی کشتیان ہین کہ نہرون مین چلتی ہین وہ بنائی گئین بشکل کشتی نوح ع کے تعلیم الٰہی سے اور بقول ابن عباس کے مراد
اونٹ ہین کہ جنگل مین بوجھ اوٹھاتے ہین جیسے کشتی بوجھ اوٹھاتی ہی دریا مین اسی واسطے عرب اونٹ کو سفینۂ بریہ کہتے ہین ✤ مل ✤ معا ✤

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْھُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اِلَّا رَحْمَۃً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ۝

اور اگر چاہین ہم غرق کرین اونکو یعنی دریا مین باوجود پیدا کرنے کشتیون کے پس کوئی فریاد رس نہو اونکے لیے اور نہ نجات پاوین
وہ یعنی ڈوبنے سے لیکن رحمت کی ہمنے اپنی طرف سے اور بہرہ مند کیا ہمنے ایک مدت تک ✤ فتح ✤ اور اگر ہم چاہین تو اونکو
ڈبا دین پھر کوئی نہ پونہچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک ✤ مو ✤
تفسیر ✤ لیکن رحمت کی ہمنے الخ یعنی نہین نجات دیتے ہین ہم اونکو مگر بسبب رحمت اپنی کے اونپر اور بسبب بہرہ مند کرنے کے
اونکو ساتھ لذت کی چیزون کے تا تمام ہونے عمرون اونکی کے ✤ مل ✤

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور جب کہا جاتا ہی اونکو کہ ڈرو اوس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہی اور جو پیچھے تمھارے ہی شاید کہ تم رحم کیے جاؤ ✤ فتح ✤
اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے آنے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تمپر رحم ہو ✤ مو ✤ تفسیر ✤ سامنے آتا ہی جزا کا دن

ع
وانما ذکر ذریتھم دون ہم
لان ابلغ فی الامتنان علیھم

ع ۵۲
قولہ واذا قیل لھم والجواب
محذوف تقدیرہ واذا قیل لھم ہذا
اعرضوا ولیس ما بعدہ ۱۲
ع

پیچھے چھوڑتے اپنے اعمال ✤ مو ✤ یعنی جو کچھ کہ آگے گذرے ہین گناہ تمھارے اور جو کچھ کہ کروگے بعد یا ڈرو مثل اون وقایع سے اسبتلا کی گئین ساتھ اونکے امتین جھٹلانے والیان اپنے انبیا کو مانند قوم عاد اور ثمود وغیرہ کے اور ماخلفکم امر قیامت کا یا مابین ایدیکم وماخلفکم سے فتنۂ دنیا کا اور عذاب آخرت مراد ہی کہا ابن عباس نے مابین ایدیکم سے مراد ہی آخرت پس عمل کرو اوسکے لیے اور ماخلفکم سے مراد ہی دنیا پس بچو اوس سے اور مت فریفتہ ہو اوسپر ✤ مدارک ✤ معالم ✤

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ ف۱

اور نہین آتی اونکے پاس کوئی نشانی نشانیون رب اونکے سے مگر کہ یہ اوس سے مونہہ پھیرتے والے ہین ✤ فتح ✤ اور کوئی حکم نہین پہونچتا انکو اپنے رب کے حکمون سے جسکو ٹلا نہین دیتے ✤ تفسیر ✤ یعنی ڈھنگ انکا یہی ہی کہ مونہہ موڑتے ہین وقت آنے ہر آیت و نصیحت کے ✤ مدارک

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

اور جب کہا جاتا ہی انکو کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو خداے تعالی نے کہتے ہین یہ کافر مسلمانون کو کہ کیا کھلاوین ہم اوس شخص کو کہ اگر چاہتا اللہ کھانا دیتا اوسکو نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے ✤ فتح ✤ اور جب کہیے انکو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہین منکر ایمان والون کو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو ✤ تفسیر ✤ یہی گمراہی ہی نیک کام مین تقدیر کا حوالہ اور اپنے مزے مین لالچ پر دوڑنا ✤ مو ✤ یعنی جسکو خداے تعالی باوجود کمال قدرت کے نہ دے تو بھلا ہم کیونکر دین اوسکو یعنی ہم بھی موافقت اوسکی مشیت کی کرتے ہین کہ طعام نہین دیتے اوسکو کہ جسکو اللہ نے نہین دیا کہا ابن عباس نے کہ تھے مکے مین زندیقی پس جب حکم کیے گئے صدقہ دینے کا مسکینون کو تو کہنے لگے قسم خدا کی کیا محتاج کرے اوسکو اللہ اور ہم کھلاوین اوسکو یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا کہ اللہ کے محتاج کیے کو ہم دین یہ دلیل و حیلہ بخیلون کا ہی باطل اسلیے کہ حق تعالی نے بعضون کو فقیر کیا ہی اور بعضون کو غنی تا امتحان کرے کہ غنی زکوۃ فرض وغیرہ فقرا کو دیتا ہی یا نہین نہین تم مگر بیچ گمراہی ظاہر کے یہ قول ہی اللہ تعالی کا اونکے لیے یا حکایت ہی قول مومنین کی اونکے لیے یا یہ جملہ جواب کفار سے ہی مومنون کے لیے کہ وہ کہتے ہین کہ تم بڑی گمراہی مین پڑ رہے ہو کہ طریقہ ہمارا چھوڑ کر اتباع محمدؐ کا اختیار کیا ہی ✤ مدارک ✤ معالم

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر ہو تم سچے ✤ فتح ✤ اور کہتے ہین کب ہی یہ وعدہ اگر تم سچے ہو ✤ تفسیر ✤ کافر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آنحضرت کے اصحاب کو کر کے کہتے تھے کہ اگر تم سچے ہو اس وعدے مین کہ مردے قبرون سے اوٹھینگے اور قیامت برپا ہوگی تو بھلا بتاؤ تو یہ وعدہ کب ظہور کریگا ✤ فرمایا اللہ تعالی نے

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝

نہین انتظار کرتے مگر ایک نعرۂ تند کا کہ پکڑے اونکو اور وہ جھگڑتے ہون ✤ فتح ✤ یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو انکو پکڑیگی جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے ✤ تفسیر ✤ یعنی قیامت ناگہان آویگی اپنے معاملات مین غرق ہونگے ✤ مو ✤ یعنی بیچ خرید و فروخت اور امور دنیا مین مشغول ہونگے اور بعضے بعضون سے معاملات مین جھگڑ رہے ہونگے کہ اچانک نفخہ پہلا کہ جسکو

ف۱ قوله ما تأتيهم من آية من الاولى لتاكيد النفي ومن الثانية للتبعيض ۱۲ مد

نفخہ صعقہ بھی کہتے ہین پہونکا جاویگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال مین کہ پھیلائے ہونگے دو شخصون نے کپڑے اپنے درمیان اپنے پس نہین خرید فروخت کرنے پائینگے اوسکی اور نہین لپیٹنے پاوینگے اوسکو کہ قیامت برپا ہوجائیگی اور اوٹھاویگا آدمی نوالہ موہنہ کی طرف پس نہین کہا سکیگا اوسکو یعنی بسبب یکایک آجانے قیامت کے ⁂ مد ⁂ در منثور ⁂

ع ۱۸ ۲

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَآ إِلٰٓى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝

پس نہین وصیت کر سکین گے اور نہ اپنے اہل خانہ کی طرف پھرینگے ⁂ فتح ⁂ پھر نہ سکین گے کہ کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے ⁂ تفسیر ⁂ یعنی قیامت نہین مہلت دیگی اونکو کچھ بھی کہ اپنے کسی امر کی کچھ وصیت کرین یا اپنے مکانون کی طرف پھر سکین اپنے بازارون وغیرہ سے بلکہ مرجاوینگے جہان آواز سنین گے صور کی اور اوسوقت کا ہول بڑے بڑے لوگون کو بھی رہا ہی چنانچہ آیا ہی حدیث شریف مین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر خوش ہوؤن مین اور چین کرون مین اس حال مین کہ صاحب صور یعنی اسرافیل موہنہ مین لے رہا ہی صور کو اور کان رکھے ہوئے ہی واسطے سننے امر الہی کے اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہی نرسنگا وغیرہ بجانے والون کی انتظار کر رہا ہی کہ کب حکم کیا جاوے صور کے پھونکنے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی کیا کرین ہم اور کس چیز مین مشغول ہوئین اور کہان بھاگین ہم جبکہ ہوا امر ایسا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی التجا کرو اللہ تعالی کی طرف اور سونپو امور اپنے طرف اوسکے اور ڈرو اوسکے عذاب سے اور امید رکھو اوسکے فضل مغفرت کی باوجود کرنے طاعات وعبادات بے ریا وعجب کے نقل کی یہ ترمذی نے ⁂ مد ⁂ معا ⁂ در منثور ⁂ مشکوۃ ⁂

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝

اور پھونکا جاویگا صور مین پس ناگہان وہ قبرون سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے ⁂ فتح ⁂ اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تبھی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے ⁂ تفسیر ⁂ صور سینگ ہی یعنی بشکل سینگ کے ہی اور یہ نفخہ دوسرا ہی نفخہ بعث کا یعنی قبرون سے اوٹھنے کے لیے اور دونون نفخون کے درمیان مین فرق چالیس برس کا ہوگا ⁂ معا ⁂

قوله الاجداث واحدها جدث وقوله ينسلون اى يخرجون اليها وقيل النسل الاسراع ... بطن ... ۱۲ صہ

قَالُوا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝

کہین گے ای وائے ہمپر کسنے اوٹھایا ہمکو ہماری خوابگاہ سے ہان یہ وہی ہی کہ وعدہ کیا تھا خدائے تعالی نے اور سچ کہا پیغمبرون نے ⁂ فتح ⁂ کہین گے ای خرابی ہماری کسنے اوٹھادیا ہمکو ہماری نیند کی جگہہ سے یہ وہی ہی جو وعدہ دیا تھا رحمن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے ⁂ تفسیر ⁂ کسنے اوٹھایا ہمکو کفار یہ اس سبب سے کہین گے کہ درمیان دونون نفخون کے وہ کچھہ سو جاوینگے اور جب بعد دوسرے نفخے کے اوٹھین گے اور قیامت کو دیکھین گے تو یہ تاسف اپنے پر کرینگے اور اہل معانی کہتے ہین کہ وہ طرح بطرح کے عذاب قیامت کے دیکھکر عذاب قبر کو بہ نسبت اوسکے سونا جانینگے اور ویل کہین گے اور هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ الخ قول ملائکہ ہی کہ وہ کفار کو یہ کہین گے اونکے جواب مین کہ جب وہ کہین گے مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا تو ملائکہ یہ کہینگے یا یہ کلام مومنون کا ہوگا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی اور قتادہ سے کہ مشرک تو کہین گے يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا اور کہے گا مسلمان هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ اور مجاہد نے کہا کہ یہ سب کفار ہی کہین گے اقرار کرینگے کہ اللہ تعالی نے اور اوسکے رسولون نے سچ کہا تھا درباب بعث وحشر کے لیکن اوسوقت کا اقرار کیا نفع کریگا اور لفظ مرقدنا پر وقف لازم ہی یعنی میم کا رہا ہو ⁂ مد ⁂ معا ⁂ در منثور ⁂

نصف ...

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○

نہین ہوگا یہ واقعہ مگر ایک نعرۂ تند پس ناگہان وہ جمع کرکر نزدیک ہمارے حاضر کیے جاوینگے ❊ فتح ❊ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تبھی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے ❊ تفسیر ❊ یہ واقعہ یعنی نفخہ دوسرا حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب کیلیے پھر ذکر فرمایا جو کچھہ کہ کہا جاویگا انکو اوسدن مین یعنی فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ الخ ❊ جمل ❊

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

پس آج کے دن نہین ظلم کیا جاویگا کسی شخص پر کچھ ظلم اور جزا نہین دیے جاوگے مگر بحساب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ❊ فتح ❊ پھر آج کے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاوگے جو کرتے تھے ❊ ❊

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ○

تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ ایک کام کے ہین خوش ہین ❊ فتح ❊ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دھندے مین ہین باتین کرتے ❊ تفسیر ❊ مراد دھندے سے توڑنا بکارت کا ہی کہ اپنی بیویون سے صحبت کرینگے اونکا بکر توڑ کر نہرون کے کنارون پر درختون کے نیچے اور بعد صحبت کرنے کے پھر وہ باکرہ ہی ہوجاوینگی جیسے کہ تھین یا مراد دھندے سے سننا گانے کا ہی یا ضیافت اللہ تعالیٰ کی یا ملاقات کرنا بعضون کا بعضون سے یا تمام نعمتین اوجین بہشت کے مراد مین کہ خوشیان ستائے ہونگے مرے اور راضی ہونگے پس دھندے سے وہ دھندا نہین مراد ہی کہ جس سے کچھ مشقت اوٹھاوین اسلیے کہ جنت مین رنج و مشقت ہی ہی نہین ❊ جمل ❊ معالم ❊ منثور ❊

هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○

وہ اور بیبیان اونکی بیچ سایون کے تختون پر تکیے لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے ❊ فتح ❊ وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیہ لگائے ❊ صو ❊

لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ○

بہشتیون کے لیے ہی بہشت مین میوہ اور اونکے لیے ہی جو کچھ چاہین ❊ فتح ❊ اونکو وہان ہی میوہ اور اونکو ہی جو مانگ لین ❊ تفسیر ❊ یعنی جس چیز کی خواہش ہوگی وہ اوسیوقت آن موجود ہوگی چنانچہ ابو امامہ صحابی رضی سے منقول ہی کہ جو شخص بہشتیون مین سے خواہش کریگا کچھ پینے کی چیز کی جنت کے پینے کی چیزون مین سے تو دیگا آبخورہ آپ سے اسکے ہاتھہ مین پس پی لیگا یا اوسکو چلا جاویگا وہ اپنی جاگہ ❊ در منثور ❊ تنبیہ ❊ سبحان اللہ یہ تمام نتیجہ ہی اللہ و رسول کی فرمان برداری کا کہ جیسا یہان اپنا دل مار رکھا ہر ممنوع چیز سے اوسکے بدلے میں وہان بمجرد خواہش کے آموجود ہوگا جو کچھہ چاہین گے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی تابعداری خوب کرے تا ایسی دولت ہاتھ لگے

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ○

کہا جاویگا سلام ہو تجھ پر پروردگار مہربان کی جانب سے ❊ فتح ❊ سلام بولنا ہی رب مہربان سے ❊ تفسیر ❊ یعنی ہر ایک حق تعالیٰ کی طرف سے سلام لاوینگے یا بے واسطہ خود پاک پروردگار سلام فرماویگا آنکی حرمت بڑھانے کو چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ اہل جنت اپنے چین مین ہونگے کہ ناگہان اوپر سے چمکیگا اونکے لیے ایک نور پس اوٹھاوینگے وہ سر اپنے پس ناگہان دیکھینگے کہ رب عزوجل نے اونکے اوپر تجلی فرمائی پس فرماویگا السلام علیکم

يَآ أَهْلَ الْجَنَّةِ پس یہی مصداق اللہ عزوجل کے اس قول کا سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ پس دیکھے گا اللہ تعالیٰ انکی طرف
اور یہ دیکھیں گے اوسکی طرف پس نہیں التفات کرینگے کسی چیز کی طرف وہان کی نعمتون میں سے جب تک کہ دیکھتے رہینگے اوسکی طرف
یہانتک کہ پردے میں ہوگا انسے پس باقی رہیگا نور اوسکا اور برکت اوسکی اونپر اونکے گھرون میں ※ معالم
تنبیہ ※ خیال تو کرو بھائیون کہ رب العالمین تو اپنے بندون سے سلام علیک کرنے اور یہان کے ادنیٰ ادنیٰ
شخص کہ جنکو کچھ نسبت ہی اوسکی عظمت کے ساتھ نہیں وہ سلام علیک کرنے سے اپنے چھوٹون اور خادمون کے ساتھ
عار کرین افسوس صد افسوس کیا شان فرعونی ہی اللہ تعالیٰ بچاوے ایسی خصلت بد سے سب مسلمانون کو اور اس حدیث مین
جو مذکور ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے کے وقت جنتی کسی چیز کی طرف التفات نہین کرینگے یہ بات بڑی ظاہر ہی یہان ایسے
ویسے حسن والے کو دیکھکر مبہوت و متحیر ہو جاتے ہین چہ جائیکہ اوس نور عالم اور جمال جہان کو دیکھین گے کیونکر شیفتہ و فریفتہ
ہون اوسپر اور اسی طرح جنکو اللہ تعالیٰ یہان نور باطن نصیب کرتا ہی اور اپنا ذوق و شوق عطا فرماتا ہی وہ اوسکے ذکر اور کلام مجید
کے پڑھنے مین جو لذت پاتے ہین کسی چیز مین نہین چنانچہ حضرت امام غزالی نے بعض بزرگون سے نقل کی ہی کہ نماز تہجد مین جو چند
کلام شریف پڑھتا ہی اوس مزے کو نہایت مناسبت ہی ساتھ لذت جنت کے اور اسی سبب سے اونکو شب بیداری مین اور بہت پڑھنے
قرآن مین کچھ رنج نہین ہوتا بلکہ لذت پاتے ہین جیسے حضرت امام اعظمؒ اور اور بعضے بزرگون سے جو پڑھنا سارے سارے قرآن کا ایک
ایک شب مین اور پڑھنا بہت سے نوافل کا منقول ہی اس محبت و ذوق و شوق ہی کے سبب سے یہ بات حاصل ہوتی ہی بلا تشبیہ
دنیا ہی مین دیکھ لے کہ ایک کنچنی پر عاشق ہوتا ہی اور کسی رات اوسکی ملاقات ہوتی ہی تو ساری رات جاگ کر باتون مین کاٹ دیتا ہی
اور صبح کو شاداں و فرحان ہوتا ہی چہ جائیکہ اوس محبوب عالم کی محبت دل مین ہو اور اوسکے حضور مین حاضر ہو تو پھر کیونکر رنج یاد رہے
یہ تمام کسل اور رنج و تعب کا معلوم ہونا اوسکی عبادت مین علامت نقصان محبت و تعظیم اوسکے کی ہی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○

اور کہیں گے ہم جدا ہو تم آج کے دن اے گنہگارون ※ فـ ※ اور تم الگ ہو جاؤ آج اے گنہگارون ※ تفسیر ※ جب مومن
محشر مین جمع ہونگے اور اونکو جنت کے لیجانے کا حکم ہوگا تو اوسوقت فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ اے گنہگارون الگ ہو جاؤ انسے تا یہ
جنت مین داخل ہون اور تم دوزخ مین ضحاک سے روایت ہی کہ ہر کافر کے لیے ایک گھر ہوگا آگ سے کہ رہیگا اوسمین دیکھے گا وہ کسیکو
اور نہ دیکھا جاویگا کبھی اور روایت کی ابن ابی حاتم نے رواد بن جراح سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہا جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا
پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ الگ کرو مسلمانون کو مجرمون سے یعنی کافرون سے مگر صاحب ہوا
یعنی تابع خواہش نفس کے اور بدعتی یعنی چھوڑے جاوین صاحب ہوی ساتھ مجرمون کے ہمیرہ سے آیا ہی کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ پس رقت کی اور روئے اور کہا کہ سنی لوگون نے کبھی کوئی خبر اشد اس سے اور
فرماویگا اللہ تعالیٰ کافرون کو دن قیامت کے ※ معالم ※ در منثور ※

۵۲ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَأَنِ اعْبُدُونِي
هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○

کیا حکم نہ بھیجا تھا مینے طرف تمہارے اے اولاد آدم کہ مت پوجو شیطان کو تحقیق وہ تمہارے لیے دشمن آشکار ہی اور یہ کہ

۱۵
سبب بیان
عیش اہل جنت و اہل جہال
کرنے سے بیان ہوئیکہ
علیحدگی اوسکی سے ۱۳ منہ

حاشیہ ۱۶
الصا الوحیہ وعید الیہ اذا
وشاہ وعید الیہ بامرکز
بیہم ان اولہ العقل وارزق
علیہم ... ۱۳ منہ

یہ جو مجکو یہی راہ سیدھی ❊ **فتح** ❊ میںنے نہ کہہ رکھا تھا تمکو ای آدم کی اولاد کہ نہ پوجو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہی تمہارا اور یہ کہ
پوجو مجکو یہ راہ ہی سیدھی ❊ **تفسیر** ❊ کیا نہ حکم کیا تھا تمکو یعنی اپنے رسولون کی زبانی نہ پوجو شیطان کو یعنی فرمانبرداری
اوسکی نکرو یعنی وہ جو وسوسے گناہون کے تمہارے دل مین ڈالے نہ مانو اونکو اور پوجو مجکو یعنی واحد جانو مجکو اور فرمانبرداری
کرو میری اور لفظ ہٰذا مین اشارہ ہی طرف نافرمانی شیطان اور فرمانبرداری رحمن کے کہ جو اوپر مذکور ہوئی راہ ہی سیدھی یعنی
خوب سیدھی ہی کہ اسکے برابر کوئی راہ سیدھی نہین ہی ❊ **ص** ❊

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝

اور تحقیق گمراہ کیا شیطان نے تمہاری قوم سے بہتیری خلق کو کیا نہین جانتے تھے تم ❊ **فتح** ❊ اور وہ بہکا لے گیا تم مین سے
بہت خلق کو پھر کیا تمکو بوجھ نتھی ❊ **تفسیر** ❊ یعنی کیا تمکو خبر نہ پہنچی تھی کہ ابلیس کی فرمانبرداری مین کتنی اگلی امتین
ہلاک ہوکر مستحق عذاب کی ہوئین پس کیون عبرت نہ پکڑی تمنے اونکا حال دیکھکر اور کہا جاویگا اونکو جبکہ قریب ہونگے دوزخ کے ❊ **معا** ❊

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

یہ وہ دوزخ ہی کہ وعدہ کیے جاتے تھے تم ❊ **فتح** ❊ یہ دوزخ ہی جسکا تمکو وعدہ تھا ❊ **مو** ❊

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

داخل ہو واسمین آج کے دن بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے ❊ **فتح** ❊ پیٹھو اسمین آج کے دن بدلا اپنے کفر کا ❊ **مو** ❊

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

آج کے دن مہر رکھین گے ہم اوپر موہنون اونکے کے اور باتین کرینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پاؤن اونکے ساتھ
اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊ **فتح** ❊ آج ہم مہر دینگے اونکے موہنہ پر اور بولینگے ہمسے اونکے ہاتھ اور بتاوینگے اونکے پاؤن
جو کچھ وہ کماتے تھے ❊ **مو** ❊ **تفسیر** ❊ مہر رکھین گے اونکے موہنون پر یعنی منع کرینگے ہم اونکو کلام کرنے سے روایت
کیا گیا ہی کہ کافر انکار کرینگے یعنی اپنے کفر کرنے کا اور آپسمین جھگڑینگے پس گواہی دینگے اونپر ہمسائے اونکے اور گھر کے لوگ
اور کنبا اونکا پس قسم کھاوینگے کافر کہ نہین تھے وہ لوگ شرک کرنے والے پس اوسوقت مہر رکھی جاویگی اونکے موہنون پر اور بولینگے ہاتھ اونکے اور پاؤن اونکے اور
روایت ہی انس سے کہ کہا بیٹھے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ہنسے آنحضرت اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیون ہنستا ہون عرض کیا ہمنے کہ اللہ اور رسول اوسکا
خوب جانتے ہین فرمایا کہ ہنستا ہون بسبب موہنہ در موہنہ کلام کرنے بندے کے رب اپنے سے یعنی قیامت کو عرض کریگا بندہ ای رب میرے کیا نہین
امان دی تونے مجکو ظلم سے یعنی یہ جو تونے فرمایا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ تو یقین ہی کہ ہمپر ظلم تو ہونے ہی کا نہین
جو کچھ حق ہی وہی ظہور مین آویگا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان ظلم نہین ہونے کا تجپر پس کہیگا بندہ پس اگر پناہ
دی تونے مجکو ظلم سے تو روا نہین رکھتا مین اپنے نفس پر اور کچھ سوا اسکے کہ گواہ ہو مجھہ مین سے ❊ **ف** ❊ یعنی
اور کی گواہی اپنے حق مین نہین روا رکھتا اگر مجھی مین سے مجپر گواہ پیدا ہون تو قبول رکھونگا خیال کیا کہ میری ذات سے مجپر
گواہی کون دیگا اسلیے کہ کوئی اپنے ضرر پر گواہی نہین دیتا اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر بھی کہ وہ اوسکی ذات سے
اوسپر گواہ پیدا کرے کہ اسکو مجال انکار اور گنجایش دم مارنے کی نہو اور باعث ہنسنے آنحضرت صلعم کا یہ کلام کرنا تھا بندہ کا
یا مہر کرنی حق تعالی کی بندہ کے موہنہ پر اور بولنا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کیا اور برا کہنا بندے کا اونکو در صورت بد کرنی
اونپر جیسے کہ آگے آتا ہی ❊ **ف** ❊ فرمایا آنحضرت صلعم نے پس فرماویگا اللہ تعالی کفایت کرتا ہی نفس تیرا آج کے دن تجپر گواہ

اور کفایت کرتے ہین فرشتے بزرگ کہ لکھنے والے اعمال بندون کے ہین گواہ ❊ ف ❊ ص ❊ گواہ پکڑنا ان فرشتون کا زیادہ
ہی مقصود ہر واسطے تقریر و تاکید کے بعد از انکہ نفس بندے سے گواہ قرار دیے گئے کہ آپ اوسپر راضی ہوا تھا اور چاہا تھا
فرشتون کو بھی گواہ کیا اور اگر تنہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرار داد کے ہوتا ❊ ت ❊ فرمایا آنحضرت ؐ نے پس مہر کیجاویگی
بندے کے دہانے پر پھر فرمایا جاویگا واسطے جماعت اعضا بندے کے کہ بول پس بولین گے اعضا اوسکے ساتھ افعال
اوسکے کہ کیے تھے بسبب اونکے پھر چھوڑا جاویگا درمیان بندے کے اور درمیان کلام کے ❊ ف ❊ ع ❊ یعنی
اوٹھائی جاویگی مہر اوسکے مونہہ سے یہانتک کہ کلام کریگا موافق عادت کے پس گواہی دیگی اونکی زبانون کی آیت مین مراد ہی ساتھ اور
طرح کے کلام کرنے کے خلاف عادت کے ❊ ت ❊ فرمایا آنحضرت ؐ نے پس کہیگا بندہ اپنے اعضا کو کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت
ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کے لیے جھگڑتا تھا مین ❊ ف ❊ ع ❊ ص ❊ اور تمنے آپ اپنے تئین ہلاکت
مین ڈالا یا یہ معنی ہین کہ تمہارے سبب سے خصومت کرتا تھا مین لوگون سے اور دفع کرتا تھا ضرر تمسے یعنی محافظت اور مدد تمہاری
کرتا تھا اور تمکو دوست اپنا جانتا تھا آخر کو تم دشمن و بدخواہ میرے نکلے اور جواب اعضا کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول
اللہ تعالی کا وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ یعنی اور کہین گے وہ اپنی جلدون سے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہین گی وہ بلایا ہمکو اوس
اللہ نے کہ بلایا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ۱۲ اسکے بعد آیت یون ہی وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ یعنی پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین وقت مرتکب ہونے فواحش کے بسبب خوف اسکے کہ گواہی
دین تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم یعنی وقت چھپنے کے یہ کہ اللہ نہین جانتا ہی
بہت سی چیزون کو اون چیزون مین سے کہ کرتے ہو تم ۱۲ اور روایت ہی ابی ہریرہ ؓ سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھین گے ہم اپنے رب کو دن قیامت کے فرمایا کیا نزاع و خلاف کرتے ہو تم اور شک رکھتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے
دوپہر مین کہ نہو چھپا ابر مین کہا صحابہ نے کہ نہین فرمایا پس کیا نزاع و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین رات مین کہ نہ چھپا ہوا ابر مین
کہا نہین فرمایا پس قسم اوس خدا کی کہ بقا ذات میری کا دست قدرت اوسکی مین ہی نزاع و خلاف نہین کرنے کے تم بیچ دیکھنے پروردگار اپنے کے
مگر جیسے خلاف و شک کرتے ہو بیچ دیکھنے آفتاب کے یا چاند کے یعنی انکے دیکھنے مین تو خلاف اور نزاع اور شک نہین کرتے ہو پس پروردگار کے دیکھنے مین بھی نہین
کرنے کے فرمایا آنحضرت ؐ نے پس جس وقت دیکھینگے بندے پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندے کو پس فرماویگا ای فلانے کیا نہ بزرگی دی تھی مینے
تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مینے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مینے تجکو بیوی یعنی تیرے جنس سے اور
پیدا کی مینے تجہین اور اوسمین الفت اور محبت و انست اور کیا نہین تابعدار کیے مینے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین
چھوڑا مینے تجکو کہ رئیس اور سردار قوم کا ہووے تو اور لیوے تو چوتھائی غنیمت ❊ ف ❊ ص ❊ جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ
سردار قوم کا خاص اپنے لیے چوتھائی غنیمت مین سے لے لیتا تھا اور باقی قوم کے لیے چھوڑ دیتا تھا ❊ ت ❊ پس کہیگا بندہ
ای پروردگار میرے ہان کیا اور دیا تونے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تونے فرمایا آنحضرت ؐ نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا پس
گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا مجسے پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالے
کہ تحقیق مین بھول جاونگا تجکو یعنی آج محروم رکھونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسا کہ بھولا تو مجکو ❊ ف ❊ ع ❊ یعنی دنیا مین میری طاعت کو

بھولا حاصل یہ کہ مینے ایسے انعام کیے تجپر تجکو شکر کرنا اور امید وار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا
پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولنیکا کرونگا جزا دینے مین اور اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت
شریفہ کا ہی کَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝ ہر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد +
گو در ایام سلامت بجوان مردی کوش + ت + پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسرے بندے سے پس ذکر کیا
آنحضرت نے بیچ خطاب کرنے حق کے اوس بندے سے اور جواب دینے بندے کے اوس سے مانند اوسکے کہ اول بندے
کے حق مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسرے بندے سے پس کہیگا اوس سے مانند اوسکے کہ کہا بندے اول سے پس کہیگا
وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میرے ایمان لایا مین تجپر اور تیری کتاب پر اور تیرے پیغمبرون پر اور نماز پڑھی مینے
اور روزہ رکھا مینے اور تصدق کیا مینے یعنی زکوة دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنے نفس پر بھلائی کی جسقدر ہوسکے گی پس فرمادیگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹھہر یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر کا اور ہماری نعمتون کی شکر گذاری کا کیا تو نے تو ٹھہر تا دکھاؤن تجکو تیرے اعمال گواہ
قائم کر کر پھر کہا جاویگا اوس بندے کو کہ ابھی پیدا کرتے ہین ہم گواہ تجپر اور سوچیگا وہ بندہ اپنے دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا
مجپر پس مہر کیجاویگی اوسکے مونہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولے گی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈیان
اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کے ساتھ عملون اوسکے سے + ف بحر + قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتھ اور پاؤن اور
زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہرا مقصود تمام اعضا و ارکان ہین
جیسے کہ حدیث انس مین گذرا + ف + اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے مونہہ پر اور بولنا اوسکے اعضا کا
مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کرے اپنے نفس سے اور ثابت ہون گناہ اور جگہہ عذر کی نرہے یا معنی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو
خدا تعالی بیچ عذاب کرنے اوس بندے کے اوسی کے نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ
وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اوس سے + اور روایت اسمار بن عبید سے ہی کہ کہا لایا جاویگا ابن آدم کو دن قیامت
کے اور اوسکے ساتھ پہاڑ ہوگا اعمال نامون کا یعنی بہت سے ہونگے ہر ساعت کا صحیفہ ہوگا پس کہیگا فاجر قسم تیری عزت
کی تحقیق لکھ لیا فرشتون نے مجپر جو کچھ نہین کیا مینے پس اوسوقت مہر کیجاویگی اونکے مونہون پر اور اذن دیا جاویگا اونکے
اعضا کو کلام کرنے کا پس اول کلام کریگی ابن آدم کے اعضا مین سے بائین ران اوسکی + اور اثر مین آیا ہی کہ اعضا عملی
بھی اعمال صالحہ کی گواہی دینگے اور بیان کرینگے اونکو جسوقت کہ خدا تعالی اونسے پوچھے گا کہ میرے لیے کیا لائے اور وہ جیا سے
اعمال صالحہ اپنے ظاہر نہین کرسکین گے + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون کو خطاب کر کر کہ لازم کرو اپنے پر تسبیح
اور تہلیل اور تقدیس کو اور غافل نہو یاد الہی سے اور شمار کرو انگلیون سے اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب نطق کیا جاوینگی
اونسے یعنی اپنے بیان کرینگی اور گواہی دینگی کہ ہمپر یہ کچھ لسنے پڑھا تھا + ملخص مدارج از منتوہ مشکوۃ +

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ۝

اور اگر چاہین ہم نابود کرین ہم اونکی آنکھین پس سبقت کرین طرف راہ کے پس کہان دیکھین گے + فتح + اور اگر ہم چاہتے
مٹا دیتے اونکی آنکھین پھر دوڑین راہ لینے کو پھر کہان سے سوجھے + موضح + تفسیر + طمس کے معنی ہین مٹا دینے
کے اور معنی لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ کے یہ ہین کہ آنکھون کو ایسا نابود کرین ہم کہ پلک اور درز آنکھ کی بھی باقی نرہے اور مقصد
آیت کا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے کہ انکے دلون کو دیکھنے ہدایت کے سے اندھا کیا ہی مینے اگر مین چاہتا تو انکی ظاہری

آنکھون کو بھی اندھا کر دیتا تا راہ ظاہر کی دیکھنے سے بھی نابینا رہتے ٹٹولتے پھرتے + بشی + معا +

وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○

ع ۱۴

اور اگر چاہین ہم مسخ کر دین ہم اونکو اوپر جگہہ اونکی کے پس نہ سکین گذرنا وہان سے اور نہ پھر سکین اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کے تہان پھر نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پھرین + تفسیر + یعنی اگر چاہون تو انکو انکے گھرون مین کہ جہان گناہ کرتے ہین سور یا بندر بنا دون یا پتھر کر دون تا وہین پڑے رہین اور اور جگہہ کے آنے جانے پر قادر نہون اور بعضون کے نزدیک معنی لا یرجعون کے یہ ہین کہ بعد مسخ کے صورت اصلی مین پھر نہ پھرین + صل + بشی +

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○

اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم اولٹا پھیرتے ہین ہم اوسکو پیدایش مین کیا پس نہین سمجھتے + فتح + اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پھر کیا بوجھ نہین رکھتے + تفسیر + یعنی جیسا لڑکا سست تھا بوڑھا پھر ویسا ہی ہوا یہ بھی نشان ہی پھیر پیدا ہونے کا + موضح + یعنی جسکی عمر ہم دراز کرتے ہین تو اوسکی خلقت کو اولٹ دیتے ہین پہلے حال پر کہ ہو جاتا ہی بدلے قوت کے ضعف اور بدلے جوانی کے بڑھاپا اور یہ یون ہی کہ ہمنے پیدا کیا تھا اوسکو ضعیف جثے مین اور خالی عقل و علم سے پھر بڑھانے لگے ہم اوسکو یہان تک کہ پونہچا اپنی ٹھاڑی جوانی کو اور خوب کامل ہوئی قوت اوسکی اور جاننے بوجھنے لگا اپنا نفع و ضرر پس جب تمام ہوئی جوانی وغیرہ اوسکی اولٹنے لگے ہم اوسکو خلقت مین یعنی گھٹانے لگے ہم قوت وغیرہ اوسکی یہان تک کہ پھر آیا ایسے حال مین کہ مشابہ ہی حال لڑکے کے ضعف بدن مین اور قلت عقل مین اور خالی ہونے مین علم سے جیسے کہ اولٹا جاتا ہی تیر یس کیا جاتا ہی اعلی اوسکا اسفل اوسکا فرمایا اللہ عزوجل نے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــــًٔا یعنی اور تم مین وہ ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی بدترین عمر کی طرف تا نجانے کچھ بعد اسکے کہ جانتا تھا کیا پس نہین سمجھتے کہ جو قادر ہوا اسپر کہ نقل کرے اونکو جوانی سے طرف بڑھاپے کے اور قوت سے طرف ضعف کے اور قوت عقل سے طرف خرافت اور قلت تمیز کے وہ قادر ہی اسپر بھی کہ مٹا دے آنکھین انکی اور مسخ کرے انکو جہان کے تہان اور اوٹھا دے انکو بعد مرنے کے + مدن + تنبیہ + اسمین اشارہ ہی اسکی طرف بھی کہ آدمی کو چاہیے کہ جوانی اور صحت و فراغت کو غنیمت جانے جب بڈھا ہوگا سب اعضا ضعیف ہو جائینگے پھر کہان صحت و فراغت آج یہ عضو دکھتا ہی کل وہ پس اوسکے معالجے مین لگا رہیگا اور کچھ بندگی مولی کی نہین ہو سکنے کی اب حالت قوت و جوانی مین کرنا ہی سو کر لے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ یعنی دو نعمتین کہ ٹوٹے مین ہین اونمین بہت لوگ صحت و فراغت مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اوس حالت مین کہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ کے جوانی اپنی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلے بیماری اپنی کے اور تونگری اپنی کو پہلے محتاجگی اپنی کے اور فراغت اپنی کو پہلے شغل اپنے کے اور زندگانی اپنی کو پہلے موت اپنی کے انتہی شیخ الاسلام انصاری فرماتے ہین جوانی در مستی و پیری در سستی پس

ای نادان خدارا کی پرستی + مشکوۃ وغیرہ

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا

وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

اور نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر اور نہین لائق اوسکو نہین ہی یہ مگر ایک نصیحت اور قرآن آشکار تو کہ ڈراوے اوس شخص کو
کہ جیتا ہو یعنی سمجھ والا ہو اور ثابت ہو حجت کافرون پر ۞ **ترجمہ** ۞ اور ہمنے نہین سکھایا اونکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہین یہ تو
نری سمجھوتی ہی اور قرآن ہی صاف تا ڈر سنا دیوے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر ۞ **تفسیر** ۞ جسمین جان ہو
یعنی نیک اثر پکڑتا ہو اور سکے فائدے کو اور منکرون پر الزام اوتارنے کو ۞ **موضح** ۞ نہین سکھایا ہمنے اس پیغمبر کو شعر یعنی
شعر کہنا نہین سکھایا ہمنے اوسکو ساتھ تعلیم قرآن کے شعر بمعنی اسکے کہ قرآن نہین ہی شعر اسلیے کہ شعر کہتے ہین ایک کلام موزون
مقفی کو کہ دلالت کرے ایک معنی پر پس کہان ہی اسمین وزن اور کہان ہی قافیہ پس کچھ مناسبت نہین ہی درمیان اسکے اور درمیان شعر
کے اگر تحقیق کرے تو اور نہین لائق یعنی شعر گوئی لائق منصب رسالت اوسکی کے نہین ہی اور ہرگز اوسنے شعر نہین کہا ہی تو تمکو
شبہہ اوسکے کلام مین اور خدا کے کلام مین پیدا ہوا اور نزول اس آیت کا کفار کے قول کے رد مین ہی کہ آنحضرتؐ کو شاعر اور قرآن
کو شعر کہتے تھے اور روایت کیا گیا ہی کہ اگر آنحضرت کبھی کوئی بیت تمثیل کے لیے پڑھتے تھے تو قدرت حق سے زبان مبارک اونکی
وزن شعر سے منحرف ہو جاتی تھی چنانچہ ایکبار آنحضرتؐ نے ایک بیت پڑھی ابوبکرؓ نے کہا کہ یون نہین ہی یا رسول اللہ فرمایا مین
شاعر نہین ہون اور مجکو لائق نہین ہی شعر گوئی اور حسن بصری سے منقول ہی کہ آنحضرتؐ نے پڑھی یہ بیت کَفٰی بِالْاِسْلَامِ
وَالشَّیْبِ لِلْمَرْءِ نَاهِیًا ۞ یعنی کفایت کرتا ہی اسلام اور بڑھاپا آدمی کو منع کرنے مین برائیون سے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ
یا رسول اللہ شاعر نے یون کہا ہی کَفَی الشَّیْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِیًا پس اعادہ کیا حضرتؐ نے اوسکو مانند اول کے
یعنی پہلی ہی طرح پھر وزن شعر کا بگاڑ کر پڑھا پس کہا ابوبکرؓ نے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ بلاشبہہ آپ رسول اللہ کے ہین بموجب
فرمانے اللہ عزوجل کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ اور کہا ہی علما نے کہ کسی پیغمبر نے شعر نہین کہا ہی اور اسی لیے
بعضے علما نے کہا ہی کہ شعر کہنا حرام ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ حرام نہین ہی مگر جن شعرون مین کہ سبب حرمت کا پایا جاوے جیسے ہجو
مسلمانون کی ہو اور مانند اسکے کے تو البتہ حرام ہی چنانچہ ایسے ہی شعر کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
البتہ بھرنا آدمی کے پیٹ کا پیپ سے کہ فاسد کر دے پیٹ کو بہتر ہی شعر کے بھرنے سے اور ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے
تھے عرج مین کہ نام ایک بستی کا ہی کہ ناگہان پیدا ہوا ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خُذُوا الشَّیْطَانَ
اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ یعنی پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا منع کرو اس شیطان کو شعر کے پڑھنے سے البتہ پیٹ بھرنا آدمی کا پیپ سے
بہتر ہی اوسکے لیے شعر کے بھرنے سے انتہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین
پروا کرتا مین ہر عمل سے کہ کرون مین اگر پیون مین تریاق یا لٹکاؤن مین گلے مین تمیمہ یا کہون مین شعر یعنی تصنیف کرون بیتین اپنی طرف
سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۞ **ف** ۞ **صح ع** ۞ یعنی اگر ان چیزون مین سے ایک چیز بھی مجسے صادر ہو تو مین اون لوگون مین سے ہون
کہ پروا نہین کرتے ہر چیز کے کرنے مین اور پرہیز نہین کرتے ناشروع سے مقصود یہ ہی کہ کرنا ان چیزون کا کام اوس شخص کا ہی کہ بے قید
و بے پروا ہو نامشروعات کے کرنے مین اور ان چیزون کا استعمال حضرتؐ نے اسلیے برا جانا کہ تریاق مین تو گوشت سانپ کا اور شراب
پڑتی ہی پس حرام ہی وہ اور اگر تریاق ایسا ہو کہ اوسمین حرام چیزین نہ پڑین تو کچھ مضایقہ نہین اوسکا اور بعضون نے کہا کہ ترک کرنا اوسکا
بھی اولی ہی عمل کرنے کر ساتھ اطلاق حدیث کے اور مراد تمیمہ سے تمیمے جاہلیت کے ہین یعنی منتر اونکے اور منکے اور ناخن وغیرہ کہ عورتین
دفع نظر کے لیے بچون کے گلون مین ڈالتی ہین اور جن تعویذون مین قرآن کی آیتین اور اسمائے الٰہی ہون وہ خارج ہین اس حکم سے
بلکہ مستحب ہین امید ہی برکت کی اونمین اور کہون مین شعر الخ یعنی قصد کرون مین شعر کہنے کا اور کہون اپنے دل سے یہ بات حضرتؐ نے

فرمائی بسبب اسی قول اللہ تعالی کے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور اگر بے قصد و بے اختیار زبان سے کلام موزون
نکلے تو وہ اور بات ہی داخل کہنے شعر کے اور مذموم نہین اسلیے کہ اہل عرف و اصطلاح بھی اوسکو داخل شعر کے نہین رکھتے جیسے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ✣ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ✣ یا فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ ✣
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ✣ غزوۂ احد مین آنحضرت صلعم کے پاے مبارک کی اونگلی مین پتھر لگا اور لہو نکلا اوسوقت اونگلی کو خطاب
کرکر فرمایا کہ نہین ہی تو مگر ایک اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی تو اور راہ خدا مین ہی جو کچھ دیکھا تونے اور پیش آیا تجکو یعنی ضایع نہین ہی
اور اوسکے لیے جزا ہی اور یہ تلقین ہی امت کو کہ زخم لگنے مین صبر کرین غرضکہ ایسے کلام موزون بے قصد زبان مبارک سے جاری ہوئے
ہین اسکو شعر نہین کہنے کے اور چونکہ آنحضرت صلعم کو حق تعالی نے منزہ اور معصوم کیا تھا مطلق شعر کہنے حضرت کے لیے روا نرکھے بس
یہ کمال مخصوص ہی حضرت صلعم کے لیے اور بیچ حق غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر مثل اور کلامون کے ہین کہ اچھے مضمون کے اچھے ہین
اور برے مضمون کے برے چنانچہ حدیث مین اسیطرح آیا ہی ہان توجہ باطن کی اوسکی طرف اور ضایع کرنا عمر کا اور تفکر کثیر کہ مانع ہو امور
ضروریہ دینی سے مذموم ہی تمام ہوا کلام ملا علی قاری وغیرہ کا درباب شعر کے اب آگے تفسیر شروع ہوتی ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ الخ کی
یعنی نہین ہی یہ یعنی معلم یعنی سکھایا گیا مگر نصیحت اللہ تعالی کی طرف سے کہ نصیحت کیجاوی ساتھ اسکے انس و جن کو اور نہین ہی یہ مگر
قرآن کتاب آسمانی کہ پڑھی جاوے محرابون مین اور تلاوت کیجاوے عبادت خانون مین اور پونہچین لوگ اوسکے پڑھنے سے اور
اوسپر عمل کرنے سے مطلب دارین کو پس کیا مناسبت ہی اسمین اور شعر مین کہ جو شیطانی وسوسون سے ہین تو کہ ڈراوے یعنی قرآن
یا رسول اوس شخص کو کہ ہو جیتا یعنی عاقل تامل کرنے والا ہو اسلیے کہ غافل مانند میت کے ہی یا جیتا ہو ساتھ دل کے اور وہ مومن
ہی اور یحق القول کے دوسرے معنی یہ ہین کہ اور واجب ہو کلمہ عذاب کا اون کافرون پر کہ تامل نہین کرتے ہین اور وہ مردون کے
حکم مین ہین ✣ مدارک ✣ در منثور ✣ مشکوۃ ✣ پھر اپنے احسان جتاتے مشرکونکو کہ ہمارے
تو یہ احسان اور پھر اورون کو کہ کچھ بھی نفع ضرر نہین پونہچا سکتے ہمارا شریک ٹھہراتے ہین حیف ہی انکی ناسمجھی کو ۵

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝

کیا نہ دیکھا اونھون نے کہ ہمنے پیدا کیا انکے لیے اوس چیز سے کہ بنایا ہی ہاتھون ہمارے نے چارپایون کو پس یہ اونکے مالک ہین ✣ فتح ✣
کیا اور نہین دیکھتے کہ ہمنے بنادیے اونکو اپنے ہاتھون بنانے سے چوپائے پھر وہ انکا مال ہین ✣ مو ✣ تفسیر ✣ اوس چیز
سے کہ بنایا ہی ہاتھون ہمارے نے یعنی متولی ہوئے ہین ہم اوسکے پیدا کرنے کے بدون مدد کسیکے عرب عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا
وہان کہتے ہین کہ اوس کام مین کسیکو شرکت نہو چنانچہ اسی لیے حق تعالی نے مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا فرمایا کہ خالق چارپایون کا
مین ہی ہون بے شرکت و مددگاری کسی اور کے پس یہ اونکے مالک ہین یعنی اونکو خاص انھین کے لیے پیدا کیا پھر مالک کیا
اونکا انکو پس یہ تصرف کرتے ہین اونمین مالکون کا سا اور خاص یہی نفع اوٹھاتے ہین اونسے یا مالکون کے معنی ضابطون
قاہرون کے ہین یعنی نہین پیدا کیا ہمنے چارپایون کو وحشی بھاگنے والے بنی آدم سے کہ نہ تھام سکین اونکو بلکہ تابعدار
ہین انکے اور یہی معنی ہین آگے کے قول کے ✣ مدارک ✣ معالم ✣

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝

اور فرمانبردار کیا ہمنے چارپایون کو واسطے انکے پس بعضے اونمین سے سواری انکی ہین اور بعضے اونمین سے کھاتے ہین ✣ فتح ✣
اور عاجز کردیا اونکو انکے آگے پھر اونمین کوئی ہی انکی سواری اور کسیکو کھاتے ہین ✣ تفسیر ✣ یعنی اون چارپایون کو تابعدار

انکار کردیا ہی ہمنے والا کون قادر ہوسکتا تھا اوپر اگر اللہ تعالی اونکو تابعدار و مسخر نکردیتا اور اسی لیے لازم کیا اللہ سبحانہ تعالی نے سوار پر یہ کہ شکر ادا کرے اس نعمت کا اور تسبیح کرے ساتھ قول اللہ تعالی کے سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ اور حاصل ساری آیت کا یہ ہی کہ مسخر کیا ہمنے چارپایون کو انکا تاکہ سوار ہون اونکی پشتون پر اور کھاوین گوشت اونکے ✤ مد ✤

وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝

اور انکے لیے چارپایون مین منفعتین ہین اور پینے کیا پس نہین شکر کرتے ✤ فتح ✤ اور اونکو انہین فائدے ہین اور پینے کے گھاٹ پھر کیون نہین شکر کرتے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ منفعتین ہین کہ اونکے چمڑون اور پشمون وغیر ذلک سے فائدے اوٹھاتے ہین اور گھاٹ ہین یعنی دودھ کہ اونکے دودھ پیتے ہین تھن اونکے بمنزلے گھاٹون کے ہین یا مشارب کے معنی ہین پینے کے کیا پس شکر نہین کرتے اللہ کا یعنی اوپر انعام کرنے چارپایون کے کہ چارپائے دیے ہین انکو طرح بطرح کے فائدے اوٹھانیکو ایسے منعم کا تو بڑا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اوسی کو پوجے اور اوسکا ساجھی کسیکو نہ کیجیے اور جو اوسنے فرمایا ہی اوسکو بجا لائیے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اونسے باز رہیے ✤ مد ✤

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

اور پکڑے مشرکون نے سوائے خدا کے معبود تا ہووے کہ وہ مدد دیے جاوین ✤ فتح ✤ اور پکڑے ہین اللہ کے سوائے اور حاکم کہ شاید انکو مدد پہنچے ✤ مو ✤ تفسیر ✤ یعنی بتون کو پوجتے ہین اس زعم پر کہ مدد کرینگے ہماری جب پیش آجاویگا کوئی امر ✤ مد ✤

لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝

نہین کرسکینگے بت مدد انکی یعنی اپنے پوجنے والون کی اور یہ بت واسطے انکے لشکر ہین حاضر کیے گئے ✤ فتح ✤ نہ سکینگے انکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہوکر پکڑے آوینگے ✤ تفسیر ✤ اور یہ یعنی کافر واسطے بتون کے لشکر ہین یعنی مددگار اور گروہ ہین حاضر کیے گئے کہ خدمت کرتے ہین اونکی اور مکھیان وغیرہ اوڑاتے ہین بتون پر سے یا یہ معنی ہین کہ پکڑا کافرون نے بتون کو معبود تاکہ مدد کرین وہ انکی نزدیک اللہ کے اور شفاعت کرین انکی حال انکا امر خلاف اسکے ہوگا کہ وہم کیا اونھون نے اسلیے کہ وہ بت دن قیامت کے لشکر ہونگے گروہ کافرون کے حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب انکے کے اسلیے کہ وہ بت کیے جاوینگے ایندھن دوزخ کے ✤ مد ✤ اور وہ یعنی کافر لشکر ہین بتون کے غصہ کرتے ہین یہ اونکے لیے اور حاضر ہوتے ہین اونکے پاس دنیا مین اور وہ بت نہین بھلائی پہنچا سکتے ہین انکو اور نہ مدد کرسکتے ہین انکی اور بعضون نے کہا کہ یہ آخرت کا مذکور ہی کہ لایا جاویگا ہر معبود کہ سوائے اللہ کے ہی اور اوسکے ساتھ تابعین اوسکے ہونگے کہ جنھون نے پوجا تھا اوسکو اور وہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین ✤ معا ✤

فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝

پس غمگین نکرین تجکو باتین انکی تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھ چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین ✤ فتح ✤ اب تو غم نکھا انکی بات سے ہم جانتے ہین جو چھپاتے ہین اور جو کھولتے ہین ✤ تفسیر ✤ باتین انکی یعنی کفار مکہ جو جھٹلاتے ہین تجکو اور ایذا دیتے ہین اور جور و جفا کرتے ہین اسپر غمگین نہو ہم جانتے ہین انکی چھپی دشمنی کو اور ظاہر دشمنی کو پس سزا دینگے ہم انکو پس لائق ہی مثل تیرے کو یہ کہ تسلی پکڑے ساتھ اس وعید کے اور حاضر کرے اپنے نفس مین صورت حال اپنی کی اور حال اونکے کی آخرت مین تاکہ جاتا رہے اوس سے فکر اور نگھیرے رہے اوسکو غم پس یہین جو آنحضرت صلعم کو منع فرمایا غم کرنے سے تو مراد اثبات کرنا آنحضرت صلعم کے غم کا نہین ہی اونکے کہنے سے بلکہ یہ نہی ایسی ہی جیسے ہی قول کریم مین فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ✤ مد ✤

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝

کیا نہین دیکھا آدمی نے کہ ہمنے پیدا کیا ہی اوسکو نطفے سے پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا ✤ **فتح** ✤ کیا دیکھتا نہین آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پھر تبھی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا ✤ **تفسیر** ✤ نطفے سے یعنی بوند منی سے کہ نکلتی ہی سوراخ ذکر سے اور وہ نجس ہوتی ہی پس ناگہان وہ جھگڑنے والا آشکار ہوا یعنی پس وہ باوجود حقارت اصل اپنی کے اور دنائت اول حال اپنے کے پروردگار اپنے سے جھگڑتا ہی اور منکر ہوتا ہی اوسکی قدرت کا اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اوسکی کے پھر جھگڑنا اوسکا بھی نہایت درجے کو پونہچا ہی کہ پہلے ایک چیز مردہ یعنی منی سے پیدا ہوا اور پھر انکار کرتا ہی پیدا کرنے کا مرنے سے یعنی ہڈیون بوسیدہ خاک ہوئی سے اور یہ نہایت مکابرہ ہی اور نزول اس آیت کا بیچ شان اُبَی بن خلف کے ہی کہ بیچ انکار بعث کے آنحضرت سے جھگڑا اور ہڈی بوسیدہ ہاتھ مین ملکر آنحضرت کے سامنے لایا اور کہا کہ ان اجزائے متفرقہ خاک ہوئے کو کون زندہ کرسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی روز قیامت کے اسکو زندہ کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکر دوزخ مین بھیجیگا اور یہ آیت اوتری ✤ **ص** ✤ **مدا** ✤

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝

اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدایش اپنی کہا کون زندہ کریگا ہڈیون کو اس حالت مین کہ وہ پرانی ہوگئی ہونگی ✤ **فتح** ✤ اور بٹھاتا ہی ہمپر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کھوکھری ہوگئین ✤ **تفسیر** ✤ مثل وہی ہی کہ ہڈی ہاتھ مین ملکر کہا اسکو کون زندہ کریگا بھول گیا اپنی پیدایش کہ منی سے ہوئی ہی پس وہ بہت عجیب ہی ہڈیون کے زندہ کرنے سے اور جو کہ ثابت کرتے ہین حیات ہڈیون مین اور کہتے ہین کہ ہڈیان مردار کی نجس ہین اسلیے کہ موت تاثیر کرتی ہی اونمین پہلے اسکے کہ حیات در آوے اونمین وہ سند پکڑتے ہین اس آیت سے اور ہمارے نزدیک ہڈیان مردار کی پاک ہین اور اسی طرح بال اور پٹھے اوسکے اسلیے کہ حیات نہین در آتی ہی اونمین پس نہین تاثیر کرتی ہی اونمین موت اور مراد ہڈیون کے زندہ کرنے سے آیت مین پھیرنا اونکا ہی طرف اوسحالت کے کہ تھین اوسپر یعنی تر و تازہ بیچ بدن زندہ حساس کے ✤ **ملک** ✤

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝

کہہ زندہ کریگا اونکو وہ کہ پیدا کیا اونکو اول بار اور وہ ساتھ ہر قسم پیدایش کے دانا ہی جسنے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز سے آگ پس ناگہان تم اوس درخت سبز سے آگ روشن کرتے ہو ✤ **فتح** ✤ تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ سب بنانا جانتا ہی جسنے بنا دی تمکو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اوس سے سلگاتے ہو ✤ **تفسیر** ✤ یعنی اول پتھر سے نکالتے ہین یا بعضے درخت سبز سے ٹہنیان اوسکی آپسمین رگڑتی ہین تو آگ نکلتی ہی جیسے بانس سے ✤ **مو** ✤ خلق بمعنی مخلوق کے ہی دانا ہی نہین پوشیدہ اوسپر اجزا مخلوق کے اگرچہ متفرق ہوجائین جنگل و دریا مین پس جمع کریگا اونکو اور جیسے تھے پھر ویسے ہی بناویگا پھر ذکر فرمایا عجائب پیدایش اپنی مین سے روشن ہونا آگ کا درخت سبز سے باوجودیکہ آگ و پانی آپسمین ضد ہین ایک دوسرے کے اور آگ بجھ جاتی ہی پانی سے اور اس درخت کا بیان ابن عباس رضہ نے یون کیا ہی کہ وہ دو درخت ہین ایک کو مرخ کہتے ہین اور دوسرے کو عفار پس جو کوئی چاہتا ہی اونمین سے آگ نکالنی تو کاٹتا ہی اونمین سے دو ٹہنیان مانند دو مسواکون کے اور وہ سبز ہوتی ہین ٹپکتا ہی اونمین سے پانی پس رگڑتا ہی مرخ کو کہ وہ نر ہی اوپر عفار کے کہ وہ مادہ ہی پس نکلتی ہی اونمین سے آگ اللہ عز و جل کے اذن سے اور کہا حکمانے کہ ہر درخت مین آگ ہی سوائے عناب کے اور اہل عرب کی مثالون مین یہی آیا ہی کہ ہر درخت مین آگ ہی

اور مرخ وعفار مین کثرت سے ہی اور مقصود اس قدرت کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جو کوئی قادر ہوا اوپر جمع کرنے پانی اور آگ کے
بیچ ایک درخت کے وہ بہت ہی قادر ہوگا اوپر آگے پیچھے لانے موت اور حیات کے آدمی مین اسلیے کہ جاری کرنا احد الضدین کا
دوسرے پر آگے پیچھے سہل تر ہی عقل کے نزدیک جمع کرنے سے معًا بغیر ترتیب کے پھر آگے بیان فرمایا کہ جو قادر ہی آسمان و زمین کے پیدا
کرنے پر باوجود اس عظم وشان انکی کے تو وہ انسان کے پیدا کرنے پر بہت ہی قدرت رکھتا ہی ✣ مں معا

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝

کیا نہین وہ جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو قدرت والا اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند اونکے البتہ اور وہی ہی پیدا کرنے والا
جاننے والا ✣ فتح ✣ کیا جسنے بنائے آسمان و زمین نہین سکتا کہ بناوے ایسے آدمی کیون نہین وہی اصل بنانے والا سب جانتا
تفسیر ✣ مانند انکے یعنی انسان چھٹاپے مین بنسبت آسمان و زمین کے یا پیدا کرنے سے مراد یہ ہی کہ اعادہ کرے انکو اسلیے کہ اعادہ کیا گیا
مثل ہوگا پہلے پیدا کیے گئے کے نہ وہی البتہ یعنی کہ ہان وہ قادر ہی اسپر خلاق کثیر المخلوقات العلیم کثیر المعلومات ✣ مں ✣

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

سوا اسکے نہین کہ حکم خدا کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ ہی کہ کہے اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی ✣ فتح ✣ اوسکا حکم یہی ہی
جب چاہے کسی چیز کو کہ کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے ✣ تفسیر ✣ ہو جاتی ہی یعنی پس موجود ہو جاتی ہی بالضرور حاصل کہ
تمام مخلوقات بسبب پیدا کرنے اوسکے کے ہی ولیکن تعبیر کیا اوسکے پیدا کرنے کو ساتھ کلمۂ کن کے بغیر اسکے کہ صادر ہوا اوس سے
کاف اور نون سوائے اسکے نہین کہ یہ بیان ہی جلدی پیدا کرنے کا گویا کہ وہ کہتا ہی یعنی کلمۂ کن حاصل یہ کہ جیسے
نہین ثقیل ہوتا ہی کہنا کن کا تمپر پس ایسیہی نہین بھاری ہی اللہ پر پہلے پیدا کرنا اور دوبارہ پیدا کرنا ✣ مں ✣

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پس پاک ہی وہ کہ اوسکے ہاتھ مین بادشاہی ہی ہر چیز کی اور طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ✣ فتح ✣ سو پاک ہی وہ ذات جسکے
ہاتھ ہی حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے ✣ تفسیر ✣ یعنی بعد موت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر چیز کے لیے دل ہی اور تحقیق دل قرآن کا یٰس ہی جسنے پڑھی یٰس چاہتا ہوا بسبب اوسکے خشنودی اللہ کی بخشے اللہ نے
گناہ اوسکے اور دیا گیا ثواب سے گویا کہ پڑھا قرآن بائیس بار اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورہ یٰس
آگے حاجت اپنی کے حاجت روائی کیجاویگی اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰس اگر ہو بھوکا سیر کریگا
اوسکو اللہ اگر ہو پیاسا سیراب کریگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ننگا پہناویگا اوسکو اللہ اور اگر ہو ڈرتا یعنی کسی چیز سے نڈر کرے
اوسکو اللہ اور اگر ہو وحشت رکھتا مانوس کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو فقیر غنی کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو قید خانے مین نکالے
اوسکو اللہ اور اگر ہو بندی مین پکڑا گیا خلاص کرے اوسکو اللہ اور اگر ہو راہ بھولا راہ دکھاوے اوسکو اللہ اور اگر ہو قرضدار
ادا کرے اللہ دین اوسکا اپنے خزانے سے اور نام رکھا گیا ہی اسکا دافعہ اور قاضیہ دفع کرتی ہی اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت ✣ مل ✣
حضرت شیخ عبد العزیز شکر بار علیہ الرحمۃ کی وفات اسی آیت شریفہ پر ہوئی فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ صافات ہی اسلیے کہ سرے ہی پر اسکے لفظ والصافات مذکور ہی کہ مراد اس سے ملائکہ ہین مخلوق نوری

ع ۵ فوائد کثیرہ سورہ یٰس

اور مقرب ربانی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین ایک سو بیاسی ہین اور کلمے آٹھ سو ساٹھ اور حروف تین ہزار آٹھ سو چھبیس اور رکوع پانچ اور نزول اسکا بعد سورۂ انعام کے ہی اور یہ سورۂ یٰسٓ کے بعد اسلیے لکھی گئی کہ یٰسٓ مین ہی اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یعنی کیا ندیکھا اونھون نے کہ کتنی سنگتین انکے پہلے ہمنے ہلاک کین اور اس سورت مین تفصیل ہی احوال سنگتون کی کہ سورۂ یٰسٓ اسمین تفصیل ہی اوسکی جیسے کہ سورۂ اعراف مین ہی بعد سورۂ انعام کے اور شعرا مین بعد فرقان کے ابن عباس رض سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ اور صافات روز جمعہ کے پھر مانگا اللہ تعالی سے کچھ دیگا اللہ مانگا ہوا اوسکا

تناسق الدرر فی تناسب السور ۔ در منثور وغیرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۝ اِنَّ اِلٰـهَکُمْ لَوَاحِدٌ ۝

قسم ہی اون فرشتون کی کہ صف باندھتے ہین یعنی نزدیک پروردگار اپنے کے صف باندھنی پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ ہانکتے ہین یعنی شیطانون کو واللہ اعلم ہانکنے کر پھر قسم ہی اوس جماعت کی کہ تلاوت کرتے ہین کتاب الٰہی کو تلاوت کرنے کر تحقیق معبود تمھارا ایک ہی ہی ۔ **فتح** ۔ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہوکر پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر پھر پڑھنے والون کی یاد کر بیشک حاکم تمھارا ایک ہی ۔ **تفسیر** ۔ فرشتے کھڑے ہوتے ہین قطار سننے کو حکم اللہ کا پھر جھڑکتے ہین شیطانون کو جو سننے جانے لگتے ہین پھر جب اوترچکا اوسکو پڑھتے ہین ایک دوسرے کے بتانے کو ۔ **موضح** ۔ حدیث مین آیا ہی کہ ملائکہ آسمان مین صفین باندھے کھڑے ہین اپنے پروردگار کے سامنے مانند صفون خلق کے دنیا مین نماز کے لیے اونکی قسم اللہ جل شانہ نے کھائی چنانچہ جابر بن سمرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے عرض کیا ہمنے کہ کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے رب کے سامنے فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفون کو اور آپسمین ملے ہوئے کھڑے رہتے ہین صفون مین اور بعضون نے کہا کہ مراد صافات سے وہ ملائکہ ہین کہ صفین باندھے کھڑے ہین ہوا مین تو جو کچھ کہ حکم ہو بجالاوین یا مراد صفین غازیون کی ہین جہاد مین یا صفین نمازیون کی جماعت مین یا علماے عاملین کہ مسجد مین ادا اور تمام نمازون مین قدم برابر جماکر کھڑے ہوتے ہین مثل صف کے اور بیچ صف فائدہ رسانی کے ساتھ صف فیض رسانی کے قائم ہوتے ہین اور مراد زاجرات سے ملائکہ ہانکنے والے شیاطین کے ہین کہ جو حکم الٰہی کے سننے کو آسمان پر جانے لگتے ہین یا زواجرات قرآن کہ برائی سے منع کرتے ہین یا غازی ڈانٹنے والے گھوڑون یا دشمنون کے یا وہ مومن مراد ہین کہ اپنے نفسون کو گناہون سے باز رکھتے ہین اور یا وہ علما مراد ہین کہ لوگون کو گناہون سے منع کرین اور یا جانور پرندے ہین کہ ہوا مین صف باندھے ہوئے شہوات کو زجر کرتے ہین یعنی روکتے ہین اور طرح بطرح کے ذکر الٰہی مین مشغول ہین اور یا فرشتے ہانکنے والے ابر کے مراد ہین یا فرشتے روکنے والے لوگون کے معاصی سے بسبب الہام کے اور مراد تالیات سے ملائکہ ہین کہ ہمیشہ تسبیح اور تمجید الٰہی کرتے ہین اور یا غازی کہ ہمیشہ ذکر الٰہی مین رہتے ہین اور جہاد مین بھی اوس سے باز نہین رہتے اور یا مومن نماز مین پڑھنے والے قرآن کے مراد ہین اور یا علما پڑھنے والے احکام شریعت کے خلق پر ہین اور بہر تقدیر چونکہ اہل مکہ کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر ڈالا محمد نے سب معبودون کو ایک معبود خدا تعالی نے یہ قسمین کھا کر فرمایا کہ معبود تمھارا ایک ہی ہی ۔ **صحائف معالم** ۔ **تنبیہ** ۔ اس سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی ملائکہ اور علماے عاملین اور مجاہدین اور ذاکرین وغیر ذلک کی کہ جو اوپر مذکور ہوئے اسلیے کہ پاک پروردگار نے قسم انکی کھائی اور قسم اونھین کی کھائی جاتی ہی

ع زواجرات وہ آیتین ہین کہ جنمین زجر و منع برائی سے ہو صفحہ ۸۲

کہ جو ذی قدر اور عزیز ہوتے ہین قسم کہانے والے کے نزدیک ❊

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

وہ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی اور اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی اور وہ پروردگار مشرقون کا ہی یعنی اور مغربون کا ❊ ترجمہ ❊
رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اور رب مشرقون کا ❊ تفسیر ❊ شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہین
سورج کو ہر روز جدا اور دوسری طرف اوتنی ہی مغربین ❊ مشارق یعنی مطالع آفتاب کے کہ تین سو ساٹھ ہین اور
ایسے ہی مغرب تین سو ساٹھ ہین اسلیے کہ ہر روز ایک مشرق سے نکلتا ہی اور ایک مغرب مین جاتا ہی اور بعضون نے کہا
جو جگہہ کہ نکلتے ہوئے پڑتی ہی اوسپر روشنی آفتاب کی وہ ایک مشرق ہی اور جو جگہہ کہ غروب ہوتے مین روشنی آفتاب کی اوسپر
پہونچتی ہی وہ ایک مغرب ہی پس گویا کہ ارادہ کیا ساتھہ اسکے تمام وہ جگہین کہ دہوپ پہونچتی ہی اونپر اول روز مین اور آخر
روز مین اور جہان کہ مشرقین اور مغربین فرمایا ہی جیسے کہ سورہ رحمن مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مراد مشرق و مغرب جاڑے اور گرمی کے ہین اور جہان رب المشرق و المغرب فرمایا ہی جیسے کہ
سورۂ مزمل مین ہی رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ پس مراد جہت ہی کہ مشرق ایک
جہت ہی اور مغرب ایک جہت ❊ اور ایک روایت طویل ابن عباس رض سے منقول ہی مختصر اوسکا یہ ہی کہ ملوک حضرموت کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور اونہون نے کتنی ایک باتین پوچھہ کر عرض کیا کہ ہم کیونکر جانین کہ تم رسول ہو
خدا کے پس آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی سنگریزون کی بھر لی اور فرمایا کہ یہ گواہی دینگے کہ مین رسول ہون خدا کا پس تسبیح کی
سنگریزون نے آنحضرت کے دست مبارک مین اون بادشاہون نے کہا کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بلاشبہہ آپ رسول ہین
خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ نے بھیجا ہی مجکو ساتھہ حق کے اور اوتاری مجپر کتاب نہین آتا
ہی باطل آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے وہ میزان مین بہت بھاری ہی بڑے پہاڑ سے اور اندھیری رات مین مانند
روشنی شعلے کے ہی اونہون نے عرض کیا کہ پس سنا دیجیے ہمکو اوسمین سے کچھہ پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا یہان تک کہ پہونچے وَرَبُّ الْمَشَارِقِ تک پھر ٹھہر گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ٹھہر گئی روح
آپ کی یعنی اس مضمون کی لذت سے ایک سکتے کی سی حالت پیدا ہوئی پس نہین حرکت کرتا تھا حضرت کے اعضا مین سے کچھہ اور
اشک مبارک آنحضرت کے بہتے تھے آپ کی داڑھی شریف پر پس کہا اونہون نے کہ ہم دیکھتے ہین آپکو روتے کیا اوسکے ڈر سے
روتے ہو کہ جسنے بھیجا ہی تمکو فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اوسی کے ڈر نے رلایا مجکو بھیجا ہی اوسنے مجکو صراط مستقیم پر کہ سیدھی ہی مانند
تلوار کے اگر کجی کرون مین اوس سے ہلاک ہو جاؤن پھر پڑھی یہ آیت وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ آخر آیت
تک ❊ مدارک معالم درمنثور ❊ تنبیہ ❊ سبحان اللہ کیا شان عظمت رب جلیل کی اس آیت سے معلوم
ہوتی ہی اوسکی ربوبیت یعنی پرورش ہی کا ظہور ہی کہ اتنا بڑا آسمان بے ستون کھڑا ہی اور چرخے کی طرح پھر رہا ہی اور ستارے
اوسکے اپنے اپنے منازل مین سیر کر رہے ہین اور فرشتے عجیب عجیب طرح کے اوسکی بندگی مین لگ رہے ہین اور اوسکے حکم سے تمام
امور مخلوق کے سرانجام کر رہے ہین اور وہان سے مینہہ برستا ہی کہ مدار وہی سبب معاش مخلوقات کا ہی پھر آگے زمین مین دیکھیے کہ کیا کیا
ظہور اوسکی ربوبیت کا ہی کہ لوگ کھیتیان کرتے ہین باغات لگاتے ہین اونکو اوسنے کیا کیا بہرہ مند کرتا ہی پھر کہین نہرین جاری ہین
کہین گل بوٹا کھل رہا ہی کہین پڑھنا پڑھانا علوم دینیہ کا کہین جاری احکام شرعیہ کا کہین ذکر اللہ ہو رہا ہی یہ باغ اور ہی طرح کا

کمل ہاہی کہ اسکے آگے ان باغات کی کچھہ بھی حقیقت نہین اوسی کی پرورش و قدرت سے ہر کوئی ان چیزون پر قادر ہوتا ہی
اور کہین تجارت ہو رہی ہی کہین طرح طرح کی عجیب چیزین بن رہی ہین کہین کارخانہ محبت اللہ فی اللہ کا جاری ہی کہ کوئی استاد
سے محبت رکہتا ہی کوئی مرشد سے کوئی بیوی بچون سے بلحاظ اتباع سنت کے اور عکس انکا بھی ایسا ہی پھر دریا مین دیکھیے تو
وہان اور ہی طرح کا ظہور ربوبیت ہی کہ اوسمین طرح طرح کے جانور پرورش پا رہے ہین لوگ کشتیون مین سوار ہو کر ہزارون
کوس پر جاکر اپنے مقصد حاصل کرتے ہین غرض کہ زمین اور آسمان مین اور درمیان مین انکے عجیب عجیب کارخانے اوسکی
ربوبیت اور قدرت کے نمایان ہین مصرع ہر ذرے مین چمکے ہی جلوہ تری قدرت کا + اور جتنا جسکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی
اوسکی نظر مین دکھاوان چیزون کا زیادہ حاصل ہوتا ہی اور جتنا اوس سے دور ہوتا ہی وتنا ہی ان چیزون کے دیکھنے سے
بے نصیب چونکہ آنحضرت اکمل الکاملین اور اعرف العارفین تھے آپ کو شان ربوبیت کی اور عظمت و کبریائی اور خشیت الٰہی
اکثر اوقات تو نمایان رہتی تھی کہ اور کسیکو وہ حاصل نہین لیکن چونکہ یہ آیت پڑھی اسوقت لذت دیا اوسکی زیادہ ہوئی اور
عظمت و خشیت الٰہی دل مین بہت سمائی اس سے یہ حالت در پیش آئی اور حضرت کے قلب مبارک مین جو ہر وقت عظمت و خشیت
الٰہی رہتی تھی کہ بیان اوسکا حدیث مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے ہو
تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے ہو تم یعنی ہول قیامت کی اور شدت عذاب کی آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی مانند
زین چرمے کے مارے عظمت الٰہی کے اور لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کرے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی نہین ہی
آسمان مین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی حال یہ کہ سجدہ کرنے والا ہی واسطے اللہ کے قسم ہی خدا کی اگر جانو
تم جو کچھہ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھہ عورتون کے بچھونون پر اور نکلو تم طرف
راہون کے فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالی سے کہا ابوذر نے جو روایت کرتے ہین اس حدیث کو کاش کہ مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی گناہون مین نہ آلودہ ہوتا اور روایت مین آیا ہی کہ صحابہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ تو بڈھے ہوگئے فرمایا آپ نے کہ بوڑھا
کردیا مجھکو سورۂ ہود نے اور نہون اوسکی نے یعنی جن سورتون مین احوال قیامت کا ہی مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور
عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے انتہی اور کہان تک بیان کیجیے عظمت و خشیت الٰہی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل مین سما رہی تھی اب غور کرو بھائیون کہ حال اپنے پیشوا اور فخر الاولین والآخرین کا کہ جنکے سب گناہ اگلے پچھلے بخشدیے تھے
اللہ تعالی نے یہ ہو اور ہم امتی اونکے ایسے غافل ہون شان ربوبیت سے کہ شب و روز تابع خواہش نفسانی کے ہوکر فسق و فجور
و نافرمانی مین گرفتار ہون اگر یہ عظمت اوسکی پوری پوری دل مین ہو کہ وہ رب ہی آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ درمیان
مین ہین انکے اور رب ہی مشارق و مغارب کا تو کاہیکو اوسکے حکمونکو پس پشت ڈالین یہ جانین کہ جب اوسکی ایسی شان ہی
کہ وہ رب العالمین ہی تو اوسکے فرمانے کو سب پر مقدم رکھے ہاے افسوس صد افسوس اپنے بڑون کے برابر بھی تو اوسکی عظمت و خشیت
دل مین نہین رکھتے باپ بلکہ بھائی کے سامنے مثلا رنڈی سے کلام نکرین چہ جاے زنا اور اللہ جل شانہ کے دیکھنے کی کچھہ بھی پروا نہین
اور اسی طرح اور گناہون کا حال سمجھنا چاہیے اپنے حال پر اور توبہ و استغفار کرنی اور رجوع کرنی اوسکی طرف کہ وہ بڑا ہی
غفور رحیم ہی جب غلام بھاگا ہوا اوسکے در کا اوسی کے در پر آکر التجا اور استغفار و زاری کرتا ہی تو ظہور شان غفوری اور
ربوبیت کا زیادہ از حد ہوتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ
اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے

[illegible]

راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جاگہہ سے کہ گمان نہین کرتا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مومن کہ نکلے آنکھون اوسکی سے آنسو اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے خوف اللہ تعالی کے سے
پھر پہنچے کسی چیز کو منہ جگہہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہی اوسکو اللہ دوزخ پر انتہی سبحان اللہ کیا عنایت و پرورش ہی اوسکی
شان ربوبیت کی حیطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہی کہان تک لکھیے لیکن بھائیون کان لگا کر ایک حدیث قدسی سنیے اور اوسپر عمل کیجیے
کہ معلوم کرنے شان ربوبیت رب مین اور ادا شکر اوسکے مین کافی و وافی ہی روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ جملے اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ تبارک و تعالی سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے
حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین ای بندون میرے سب تم گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت
کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے تم سب بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو کھلاؤن
مین یعنی اور فراخ کردن اوسپر رزق اور بے پرواہ کردن اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو اور ایک اور روایت مین
بدلے اس مضمون کے یون ہی کہ سب تم محتاج ہو یعنی ظاہر و باطن مین مگر جسکو دولتمند کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو
یعنی حلال و طیب انتہی ای بندون میرے سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو
مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات و دن اور مین گناہ بخشتا ہون سب
یعنی توبہ و استغفار سے یا مراد یہ ہی کہ سوائے شرک کے اور گناہ بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو
ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہنچو گے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہنچاؤ مجھکو اور ہرگز نہ پہنچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہنچاؤ
مجھکو یعنی تمھارے گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے
ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور
جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے تو نہ زیادہ کرے میرے ملک مین کچھ یعنی اگر تم نہایت
پرہیزگار ہو جاؤ کہ تم مین جو نہایت پرہیزگار ہو یعنی جیسے آنحضرت صلعم مین ویسے ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین یعنی بادشاہی مین کچھ زیادتی
نہین ہوتی ای بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے یعنی سب ملکر ہو
اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک مین سے کسی چیز کو اور
اور روایت مین آیا ہی دونون جانب کسی چیز کے بدلے برابر پر پشہ کے ای بندون میرے اگر اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے
اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
ایک ہی وقت اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹاوے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہی سوئی یعنی پانی کو جسوقت
کہ ڈالی جاوے دریائے شور مین ای بندون میرے سوا اسکے نہین کہ اعمال تمھارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا
مین تمکو بدلا اوسکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف
کرے اللہ تعالی کی اور جو پاوے سوائے بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو یعنی اسلیے کہ صادر ہوئی اوسکے
نفس سے تمام ہوئی حدیث پس بھائیون ان مضامین مین غور کر کر کفر اور شرک اور بدعتون اور اور گناہون سے اپنے تئین
بچاؤ اور اپنے مولی سے ہر امر مین جی لگاؤ اور اتباع سنت کو دستور العمل اپنا ٹھہراؤ تا مستحق اوسکی پرورش و عنایت کے ہو

[illegible]

اور معلوم ہو کہ تمنے اوسکو رب آسمانون اور زمین کا اور اون چیزون کا کہ انکے درمیان مین ہین اور رب مشارق و مغارب کا
سمجھا والا یہ دوہا کہا ہوا کسی بزرگ کا تمپر صادق آویگا دوہا کہتے ہین کرتے نہین مونہہ کے بڑے لبار ❊ مونہہ ڈیے
کالے ہوئینگے سائین کے دربار ❊ تہمت چند اپنے ذمے دھر چلے ❊ کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے ❊ مشکوٰۃ وغیرہ

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِۣ الۡكَوَاكِبِ ۝ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۝

تحقیق ہمنے آرایش دی آسمان دنیا کو ساتھہ زینت کے یعنی ساتھہ ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے ہر شیطان
سرکش سے ❊ فتح ❊ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے ❊ تفسیر ❊
معلوم ہوتا ہی تارے سب ورلے آسمان مین ہین اگرچہ پھیرا ہر ایک کا اوپر ہی یا نیچے ہو اور انھین تارون کی روشنی سے آگ
نکلتی ہی جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہی جیسے سورج سے آتشی شیشے سے ❊ موضح ❊ لفظ الکواکب بدل ہی بزینۃ سے اور
معنی یہ ہین کہ ہمنے زینت دی ورلے آسمان کو ساتھہ ستارون کے ❊ ہل ❊

لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝
اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝

مقصد یہ کہ کان نرکھین شیاطین طرف بڑے فرشتون بلند کے اور پھینکے جاتے ہین طرف اونکے شعلے ہر جانب سے واسطے
ہانکنے اور واسطے اونکے ہی عذاب دائم مگر جو کوئی اچک لے گیا یعنی کوئی کلمہ کلمات ملائکہ سے ایک بار اچک لیجا پس پیچھے
لگتا ہی اوسکے شعلہ چمکتا ❊ فتح ❊ سن نہین سکتے اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانکے گئے اور اونکو مار
ہی ہمیشہ مگر جو اچک لایا جھپٹ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا ❊ تفسیر ❊ ملاء اعلی سے مراد فرشتے ہین اسلیے کہ
وہ رہتے ہین آسمانون مین اور انس و جن ملاء اسفل ہین اسلیے کہ وہ رہنے والے زمین کے ہین ہر جانب سے یعنی تمام آسمان
کی جانبون سے کہ جس طرف سے چڑھتے ہین چوری سے سننے کے لیے ودھر ہی سے شعلے مارے جاتے ہین اور واصب کے
معنی ہین دائم مشتق وصوب سے یعنی دنیا مین اونپر شعلے مارے جاتے ہین اور آخرت مین عذاب دائم غیر منقطع طیار ہی
اونکے لیے ابن عباسؓ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ کے کہا کہ شیاطین قتل
نہین کیے جاتے ہین بسبب شعلون کے اور نہ مرتے ہین لیکن وہ اونکے بدنون کو جلا کر خراب اور زخمی کر دیتے ہین بغیر قتل کے
اور ابراہیم سے منقول ہی اسی کی تفسیر مین کہ جو شیطان جاتا ہی چوری سے سننے کو پس جب کچھہ سنتا ہی چوری سے اور شعلہ
لگتا ہی تو کہتا ہی اوس شیطان سے جو قریب اوسکے ہوتا ہی تھا ایسا اور ایسا یعنی فلانی فلانی بات کا مذکور تھا ❊ ص ❊
در منثور ❊ مراد ملاء اعلی سے ملائکہ ہین یعنی زینت دی ہمنے آسمان کو ساتھہ ستارون کے اور ساتھہ حفاظت
اوسکی کے چوری کے سننے سے کہ بعد اوسکے شیاطین اوسپر قدرت نرکھین اور اگر کوئی شیطان قریب آسمان کے ہو کر کوئی
بات فرشتون کی باتون مین سے اچک لے بھاگے تو اوسی وقت اوسپر شعلہ جاری ہو کر ہانکا جاوے اور روایت کیا گیا ہی
کہ پہلے بعثت رسول علیہ السلام ہمارے کے سے شیاطین قریب آسمان کے جا کر کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور وہان سے آنکر کلمات
باطل اپنے ساتھہ اون کلمات کے ملا کر لوگون کو پونہچاتے تھے بسبب برکت بعثت آنحضرتؐ کے اس کام سے باز رکھے گئے اب
اگر طمع کر کر جاتے ہین تو شعلے مارے جاتے ہین ❊ جمل ❊ باقی رہا یہ کہ یہان پر ایک سوال ہی کہ جسکا جواب ضروری ہی وہ یہ ہی
کہ پہلی آیت مین پروردگار نے اپنی ذات کو غائب کے صیغے سے یاد فرمایا کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ

سلہ قولہ الآیۃ الکبری … وحفظنا حرسا
سنکم انا زینا السماء الدنیا وحفظنا
علی المعنی لان المعنی انا خلقنا
الکواکب زینۃ للسماء وحفظنا
من الشیاطین کما قال ولقد
زینا السماء الدنیا بمصابیح و
جعلناها رجوما للشیاطین او
بتقدیر وحفظناها حفظا ۱۲ جلالین
سلہ والضمیر فی لا یسمعون
لکل شیطان لانہ فی معنی الشیاطین
ای لا یسمعون والاصل لا یتسمعون
وہو التطلب والسمع قد یکون
من غیر تطلب فی التسمع اعلام
بانہم یتسمعون ولا یسمعون
السماع یقال تسمع فسمع او
یسمع وینبغی ان یکون التسمع
…
علی لیس علی استراق السمع
من قولہ وانہم عن السمع لمعزولون
کلام الملائکۃ ۱۲ ویتسمعوا ۱۲
سلہ قولہ دحورا مفعول لہ
ای ویقذفون للدحور وہو الطرد
او مدحورین علی الحال او لان
القذف والطرد متقاربان
فی المعنی فیکون دحورا مفعولا
مطلقا کانہ قیل یدحرون
دحورا او یقذفون قذفا ۱۲ مدارک
سلہ ومن فی الا من فی
محل الرفع بدل من الواو فی
لا یسمعون ای لا یسمع الشیاطین
الا الشیطان الذی خطف الخطفۃ
ای سلب السلبۃ یعنی اخذ شیئا
من کلامہم بسرعۃ ۱۲ مدارک

فرمایا اور اس آیت مین غائب سے متکلم کی طرف التفات فرمایا اور یون ارشاد ہوا کہ ہمنے ایسا اور ایسا کیا یعنی زینت دی
آسمان دنیا کو دی ستارون سے تو اب اس عبارت کے اسلوب اور تغیر اور پھیرنے مین کیا نکتہ ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اوس آیت
مین وہ وصف بیان فرمایا تھا کہ جنکا ظاہر ہونا مخلوقات سے کسی طور متصور نہین ہی جیسے پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور مشارق
کا اور مغارب کا وہان پر متکلم کے صیغے سے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہین تھی اسواسطے کہ سب دانا اور عقلمند اسبات کو جانتے
ہین کہ یہ کام سوائے اوس ذات پاک کے کوئی نہین کر سکتا اور اس آیت مین ایسے کام ذکر کیے ہین کہ جنمین آدمی کو بھی دخل ہی
اور وہ کام آدمی بھی ظاہر مین کر سکتا ہی جیسے قندیلون اور چراغون سے مکان کو آراستہ کرنا اور دشمنون کو سنگسار کرنا اور دشمنون
کی خرابی کا اسباب موجود رکھنا کہ یہ سب کام آدمی بھی کرتے ہین تو یہان پر متکلم ذکر کرنا ضرور ہوا تا کسی طرح
کا شبہہ باقی نرہے ✤ تفسیر عزیزی ✤ اپنی قدرتین بیان فرما کر اب بیان فرماتے ہین کہ عجب حال ہی ان مشرکون کا
کہ باوجود دیکھنے ایسی قدرتون کاملہ ہماری کے انکار بعث وحشر کا کرتے ہین بھلا او پوچھ تو انسے کہ جب ہمنے بڑی بڑی چیزین مثل
ملائکہ اور جنات اور آسمان زمین وغیرہ کے پیدا کین تو انکا دوبارہ پیدا کرنا کہ نہایت ضعیف الخلقت ہین مٹی سے بنے ہین
ہمارے نزدیک کیا حقیقت رکھتا ہی ✤

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○

بس استفسار کر انسے یعنی کفار مکہ سے آیا یہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو کہ پیدا کیے ہمنے یعنی ملائکہ اور جن اور آسمان
وغیرہ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو مٹی چپکتی سے ✤ فتح ✤ اب پوچھ انسے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلق ہمنے بنائی ہم ہی نے
انکو بنایا ہی ایک گارے چپکتے سے ✤ تفسیر ✤ جو کہ پیدا کیے مراد ہین وہ چیزین کہ ذکر کی گئین اوسکی مخلوق مین سے
یعنی ملائکہ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہین ہی اور یہ استفہام بمعنی التقریر کے ہی یعنی یہ چیزین بہت سخت ہین
پیدایش مین پس جب انکو پیدا کیا ہمنے درصورتیکہ کچھ بھی وجود نتھا انکا تو بعث اور اعادہ ان اموات کا کہ نہایت ضعیف الخلقت
ہین مٹی کے بنے ہوئے ہمپر کیا مشکل ہوگا کہ یہ اوسمین شک رکھتے ہین اور بحسب ایک قول کے مراد ہین گذشتہ ہین یعنی اونکو باوجود
اوس شدت وقوت کے بسبب گناہون کے ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا ان ضعیفون کا کیا مشکل ہوگا کیون عبرت نہین پکڑتے ہین ✤ ملا بحر ✤

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ○

بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی کافرون کے حال سے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین ✤ فتح ✤ بلکہ تو رہتا ہی اچنبھے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے ✤ تفسیر ✤
یعنی تجکو انسے تعجب آتا ہی کہ ایمان کیون نہین لاتے اور اونکو تجھسے ٹھٹھا ✤ مو ✤ بلکہ تعجب کیا تو نے یعنی اونکے جھٹلانے سے
تجکو آتا ہی کہ رسول علیہ السلام کو گمان یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنیگا ایمان لاویگا اور جب مشرکون نے اوسکو سنا تو ایمان
نہ لائے بلکہ تمسخر کیا پیغمبر خدا متعجب ہوئے یہ آیت آئی کہ یہ جو تجکو جھٹلاتے ہین تو تعجب کرتا ہی اور حال یہ ہی کہ یہ تیرے تعجب سے
تمسخر کرتے ہین یا مراد یہ ہی کہ تعجب کیا تو نے انکے انکار کرنے سے بعث کا اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین امر بعث سے اور حمزہ اور
کسائی نے عَجِبْتُ ت کے پیش سے پڑھا ہی اور یہ قرات ابن مسعود اور ابن عباس رض کی ہی اس صورت مین معنی یہ ہونگے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مینے تعجب کیا انکے انکار و تکذیب سے اور یہ تمسخر کرتے ہین ✤ ملا بحر ✤

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ○ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ○

اور جب انکو نصیحت دیجاوے انکو نہین نصیحت پکڑتے ہین اور جب دیکھین کوئی نشانی ٹھٹھا کرتے ہین اور کہتے ہین نہین یہ مگر

جادو ہی ظاہر ✤ فتح ✤ اور جب سمجھائیے نہین سوچتے اور جب دیکھین کچھ نشانی ہنسی مین ڈال دیتے ہین اور کہتے ہین اور کچھ نہین یہ جادو ہی کھلا ✤ تفسیر ✤ اور داب انکا یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین ساتھ قرآن کے تو نہین نصیحت مانتے اور جب دیکھین کوئی نشانی مانند دو ٹکڑے ہونے چاند کے اور مانند اسکے کے تو ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اوس کے ✤ مدل ✤

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَاۗؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

اور کہا کفار مکہ نے اس حال مین کہ انکار کرنے والے بعث کے تھے کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم اوٹھائے جاوینگے آیا باپ پہلے ہمارے اوٹھائے جاوینگے ✤ فتح ✤ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہی کیا اور ہمارے باپ دادون کو اگلے ✤ مو ✤

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

کہہ ہان اوٹھائے جاؤگے اور تم خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین کہ وہ اوٹھنا ایک نعرۂ تند ہوگا پس ناگہان وہ دیکھین گے ✤ فتح ✤ تو کہہ ہان اور تم ذلیل ہوؤگے سو وہ تو یہی ہی ایک جھڑکی پھر تبھی یہ لگین گے دیکھنے ✤ تفسیر ✤ اور تم خوار ہوؤگے یعنی اوٹھائے جاؤگے اس حال مین کہ خوار ہوؤگے پس سوا اسکے نہین الخ یعنی بعث یعنی اوٹھنا بعد مرنے کے سوائے ایک نفخہ کے نہین ہی جو ایک نفخہ ہوگا سب زندہ ہونگے اور یہ نفخہ دوسرا ہوگا پس ناگہان وہ یعنی خلائق کہ زندہ ہونگے دیکھین گے اوس چیز کو کہ کیجاویگی ساتھ اونکے یا دیکھین گے طرف اعمال بد اپنے کے یا منتظر ہونگے اوس چیز کے کہ اوترے گی اونپر ✤ جلالین ✤ مدل ✤

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ع

اور کہین گے کفار ای ولے ہمپر یہ ہی دن جزا کا کہا جائیگا یہ ہی روز فیصل کرنے قضایا کا کہ اوسکو جھٹلاتے تھے تم ✤ فتح ✤ اور کہین گے ای خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا یہ ہی دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے ✤ تفسیر ✤ لفظ ویل ایک کلمہ ہی کہ کہا جاتا ہی وقت ہلاک ہونے کے اور معنی ویلنا کے ہلاکنا ہین اور یا حرف تنبیہ کا ہی یہ ہی دن جزا کا یعنی یہ ایسا دن ہی کہ بدلا دیا جاویگا ہمکو ہمارے اعمال کا اور یوم الفصل کے معنی یہ ہین کہ دن ہی حکم کرنے اور فرق کرنے کا درمیان فرقون ہدایت و ضلالت کے پھر احتمال ہی کہ ہووے هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ سے تُكَذِّبُوْنَ تک کلام کافرون کا کہ بعضے کافر بعضون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کافرون سے یون کہین گے اور یہ بھی احتمال ہی کہ يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ کلام کافرون کا ہو اور هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ کلام ملائکہ کا ہو کہ وہ کفار کے جواب مین یون کہین گے ✤ مدل ✤
تنبیہ ✤ اسدن کا ذکر سورۂ نبا مین بھی فرمایا ہی ان آیتون مین اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ یعنی بیشک دن فیصلے کا ہی ایک وقت ٹھہر رہا جسدن پھونکین نرسنگا پھر چلے آؤ جوٹ جوٹ اور کھولا جاوے آسمان تو ہو جاوے دروازے اور چلائے جاوین پہاڑ تو ہو جاوین ریتا انتہی اور جا بجا پروردگار نے اس دن کا ذکر فرمایا ہی اپنے کلام مجید مین اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام نے اور علمائے ربانیین نے طرح بطرح خلائق کو سمجھایا لیکن چونکہ خواب غفلت مین ہین کچھ ہوشیار نہین ہوتے اور اوسکے لیے سامان نہین کرتے اوسدن پردے غفلت کے اوٹھ جائین گے جیسے کہ پاک پروردگار خبر دیتا ہی انکی غفلت کی اور اوسدن کے ہوشیار ہونے کی اس آیت کریمہ مین لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ یعنی اوس دن فرماویگا کہ تو بے خبر رہا اسدن سے اب کھول دیا ہمنے تجھسے پردہ

قوله اذا ای اقترب ردیا
قوله اذا کنا ترابا
ءانا لمبعوثون او آباؤنا
وعظاما او ءاباؤنا
معطوف علی محل ان
واسمها او علی الضمیر
فی مبعوثون والمعنی
ایبعث ایضا آباؤنا
علیٰ زیادة الاستبعاد
یعنون انهم اقدم
فبعثهم ابعد والطل
او آباؤنا بسکون الواو
عطف او ای تکون
واحدتنا علی المبالغة
فی الانکار ۱۲ ک

ربع ع ۵

بسکون الواو عطفا
باو وبفتحها والهمزة
للاستفهام والعطف
بالواو والمعطوف علیه
محل ان واسمها او الضمیر
فی لمبعوثون والفاصل
همزة الاستفهام ۱۲ جلالین
قوله فانما هی جواب
شرط مقدر تقدیره اذا
کان ذلک فانما هی الخ ۱۲ ک
قوله ویلنا الا لکن
وهو مصدر لا فعل له
من لفظه ۱۲ جلالین

تیرا اب آج تیری نگاہ تیز ہی اور انبیا اور علما علیہم الصلوۃ والسلام کا سمجھانا تو لٹی ہی جس مین پرستی ہو یہ ہر روز پکار رہی ہی کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ موت کہ قیامت صغری ہی سر پر کھڑی ہی ہوشیار ہو اور وہان کا سامان کرو اور گناہون سے باز آؤ اور اپنے مولی کی طرف رجوع کرو چنانچہ انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ زمین پکارتی ہی ہر روز دس باتین کہتی ہی اے ابن آدم چلتا ہی تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیری طرف پیٹ میرے کے ہی اور گناہ کرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور عذاب کیا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور ہنستا ہی تو میری پیٹھ پر اور رووےگا تو میرے پیٹ مین اور خوش ہوتا ہی تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور جمع کرتا ہی تو مال میری پیٹھ پر اور ڈالا جاویگا تو میرے پیٹ مین اور کھاتا ہی تو حرام میری پیٹھ پر اور تجکو کھاوینگے کیڑے میرے پیٹ مین اور اتراتا اور اکڑتا پھرتا ہی تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوویگا تو میرے پیٹ مین اور چلتا پھرتا ہی تو خوش میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو غمگین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو روشنی مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو اندھیریون مین میرے پیٹ مین اور چلتا ہی تو مجمعون مین میری پیٹھ پر اور پڑیگا تو تنہا میرے پیٹ مین انتہی پس بھائیون سوچو ان مضامین مین اور جاگ کر خواب غفلت سے اپنے مولی کی طرف رجوع کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی راہ سے تا وہ جو دن فیصلے کا ہوگا اوس دن تم اپنے رسول کے طفیل سے جناب عالیات مین چین کروگے والا خدا جانے کم ادفرقون کے ساتھ کس دوزخ کے گڑھے مین پڑے ہوؤگے اللہ بچاوے اوس سے

منہیات

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝

کہا جاویگا یعنی اللہ تعالی فرماویگا اوٹھاؤ تم ای ملائکہ ظالمون کو اونکے ہمراہیون کے ساتھ یعنی ساتھ شیاطین کے واللہ اعلم اور ساتھ اون چیزون کے کہ پوجتے تھے سوا خدا کے پس رہنمائی کرو اونکو طرف راہ دوزخ کے ✥ **فتح** ✥ جمع کرو گنہگارون کو اور انکے جوڑون کو اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوائے پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے ✥ **تفسیر** ✥ یہ حکم ہوا فرشتون کو اونکی جوڑی یا تو جوروون کو کہا یا ایک ایک قسم کے گنہگار جو اٹھے ہین اونکو کہا ✥ **مو** ✥ یعنی ملائکہ کو اللہ تعالی فرماویگا کہ جمع کرو کفار کو طرف موقف کے حساب وجزا کے لیے یا فرشتے کہین گے دوزخ کے نگہبانون سے کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے اور ازواج سے مراد ہین وہ لوگ کہ مشابہ اور مانند اونکے ہین اور تابعدار اونکے کہا قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے پس بت پرست بت پرستون کے ساتھ ہونگے اور ستارہ پرست ستارہ پرستون کے ساتھ اور شراب خوار شراب خوارون کے ساتھ ہونگے اور زناکار زناکارون کے ساتھ اور بیاز خور بیاز خورون کے ساتھ یا مراد ہین مصاحب اونکے قسم شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے شیطان کے ساتھ ہوگا زنجیر مین یا مراد ہین کافر بیبیان اونکی اور مراد ما یعبدون سے بت اور شیاطین ہین اور بعضے مشرکون نے جو حضرت عیسی اور عزیر اور ملائکہ کو معبود ٹھہرایا ہی ما یعبدون سے مستثنی ہین ساتھ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ✥ **ملخص معالم و مدارک و منثور** ✥

تنبیہ ✥ ان مفسرون نے چند مشرکون کا ذکر بطور مثال کے کیا ہی کہ اسی پر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب مشرکون کا یہی حال ہوگا یعنی تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے ساتھ جمع ہونگے اور مینہدی پرست مینہدی پرستون کے ساتھ اور قبر پرست قبر پرستون کے ساتھ اور چھڑی پرست چھڑی پرستون کے ساتھ اور تھان پرست تھان پرستون کے ساتھ اور سیتلا پرست سیتلا پرستون کے ساتھ غرض کہ تمام مشرک اپنے ہمجنسون کے ساتھ جمع کیے جاوینگے میدان محشر مین احکم الحاکمین کے سامنے حساب وجزا کے لیے ✥

[illegible]

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ○

اور روکو انکو تحقیق یہ سوال کیے جاوینگے کیا ہی تمکو کہ نہین مدد کرتے تم ایک دوسرے کی بلکہ وہ آجکے دن گردن جھکنے والے ہین فائدہ
اور کھڑا رکھو اونکو انسے پوچھنا ہی کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے کوئی نہین وہ آج آپ کو پکڑواتے ہین تفسیرین
حکم کے بعد ٹھہرا کر اڑاوینگے اسمین صوت جب دوزخ کو روانہ ہونگے اور پل صراط کے پاس پہنچینگے تو حکم ہوگا کہ انکو ٹھہراؤ
اور انکے عقائد اور اقوال و افعال سے سوال کرو واسطے زیادتی سرزنش کے یہ قول ابن عباس کا ہی اور روایت کیا گیا ہی
اونسے یہ بھی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پوچھا جاویگا اور حدیث مین آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ٹلینگے
قدم ابن آدم کے دن قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جاویگا چار چیزون سے جوانی اوسکی سے کہ کاہے مین پرانا کیا اوسکو
اور عمر اوسکی سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو
اور علم اوسکے سے کہ کیا عمل کیا اوسپر انتہی اور کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے اونسے کہینگے تو بیگا کہ کیون آپسمین
ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے جیسے دنیا مین کرتے تھے اور یہ جواب ہی ابو جہل کے قول کا کہ اوسنے روز بدر کے کہا تھا
نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یعنی ہم سب کا میل ہی بدلا لینے والے پھر فرماویگا اللہ تعالی اونکی طرف سے بلکہ یہ آج کے دن فرمان بردار
ذلیل ہین ❊ **معاملہ تنبیہ** ❊ وہ دن نہایت سخت ہوگا جسنے یہان اوسکی فکر رکھی وہان جواب کچھ نہ بنے گا
اسی لیے اکابر دین نے محاسبہ بتایا ہی جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا پس چاہیے
کہ ہر شب اپنے عمل اچھے برون مین دھیان کیا کرے یہ جانے کہ مین غلام ہون ایک بڑے شہنشاہ کا اوسنے مجھے بھیجا ہی
سوداگری کو اگر اچھی سوداگری کرونگا سرخ رو ہونگا انعام پاؤنگا بری سوداگری کرونگا خراب ہونگا جوتیان کھاونگا اسلیے کہ وہ مالک
ایسا ہی کہ اوسکی خلاف مرضی کوئی بول نہ سکیگا اوس دن اوس شان قہاری کے آگے لوگ لرزان ترسان ہونگے کون بدون
اوسکی مرضی کے بولے پس ہر شخص کو چاہیے کہ سوچے اپنے اعمال مین اگر اچھے عمل پاوے شکر کرے اور زیادہ توفیق ہوگی بھلائی کی
بموجب وعدۂ الٰہی کے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور اگر برے عمل پاوے توبہ و استغفار اور رجوع الی اللہ کرے اور دعا مانگے کہ یا اللہ
مجھے اس بلا کو چھڑا اور اس آفت سے بچے روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم ؑ کے صحیفون مین
فرمایا تھین تمام مثالین کہ ای بادشاہ مسلط گرفتار و فریب خوردہ دنیا مین تحقیق مینے نہین بھیجا تجکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی لیکن
بھیجا مینے تجکو تا کہ پھیرے تو بد دعا مظلوم کی سے اسلیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہی عاقل کو جب تک کہ اوسمین
عقل ہی یہ کہ ہون اوسکے لیے چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوسمین اپنے رب سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے اوسمین
اپنے نفس سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوسمین بیچ صنعت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت یعنی کھانے پینے وغیرہ کے لیے
اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ نہو طمع کرنے والا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ طیار کرنے معاد کے یا درست کرنے معاش یا لذت
اوٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہی عاقل کو یہ کہ زمانے کا حال دیکھتا رہے متوجہ رہے اپنے حال پر محافظت کرتا رہے اپنی زبان کی اور جسنے
محاسبہ کیا کلام اپنے کا اپنے اعمال مین سے کم ہوگا کلام کرنا اوسکا نہین کلام کریگا مگر ضروری عرض کیا مینے پس کیا ہی حضرت موسی ؑ کے
صحیفون مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانے کی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہی موت کا پھر وہ خوش ہوتا ہی اور تعجب
کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین رکھے آگ دوزخ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے
اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی معاش کے طلب کرنے مین اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور اوسکے انقلاب کو اور پھر اطمینان کرے

اوسپر تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے کل کے دن کے حساب کا اور پھر عمل کرے انتھی اور وہان کی فکر موت کی یاد سے خوب ہوتی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت یاد کرو تم موت کو اسلیے کہ وہ روکتی ہی گناہون سے و بے رغبت کرتی ہی دنیا مین پس اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت غنا کے ڈھا ویگی اوسکی لذتون کو اور اگر یاد کیا تمنے اوسکو وقت فقر کے راضی کر دیگی تمکو تمھارے گزران پر اور آیا ہی کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر کہ لوگ آواز سے ہنس رہے تھے پس فرمایا کہ ملاؤ تم اپنی مجلس مین لذتون کی مکدر کرنے والی کو عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہی مکدر کرنے والی لذتون کی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہی موت واعظ ہونے مین اور لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا شہدا کے ساتھ کبھی کسیکا حشر ہوگا فرمایا ہان جو یاد کرے موت کو شب و روز مین بیس بار اور کہا سدی نے بیچ تفسیر آیت خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کے یہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے موت اور حیات کو تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تم مین بہت یاد کرتا ہی موت کو اور کون خوب مستعد رہتا ہی اوسکے لیے اور کون بہت ڈرتا ہی اور حذر کرتا ہی انتھی غرض کہ موت کی یاد سے وہان کی فکر خوب ہوتی ہی کہ ایسا کام نکرون کہ وہان اوسکی پرسش کے وقت جواب نہ بنے اور رسوا ہونے لگے ٭ مرقاۃ ٭ شرح الصدور ٭

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ۝

اور متوجہ ہوئے بعضے اونکے اوپر بعضون کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہوے کہین گے تحقیق تم آتے تھے ہمارے پاس اپنی طرف سے یعنی اور بائین طرف سے بھی واسطے گمراہ کرنے کے واللہ اعلم ٭ فتح ٭ اور موہنہ کیا بعضون نے بعضون کی طرف لگے پوچھنے بولے تم ہی تھے کہ آتے تھے ہمپر داہنے سے ٭ تفسیر ٭ یعنی ہمپر چڑھے آتے تھے بہکانے کو زور سے اور رعب سے داہنا ہاتھ زور کا ہی ٭ موضح ٭ یعنی اتباع متبوع پر متوجہ ہونگے پوچھتے ہوئے یعنی جھگڑتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے کہینگے یعنی اتباع متبوع سے کہ تم آتے تھے ہمپر داہنے سے یعنی قوت و جبر سے اسلیے کہ دایان ہاتھ قوی ہوتا ہی اور اوسی سے واقع ہوتی ہی گرفت یعنی تم باعث ہوتے تھے ہمکو گمراہی کی اور ظاہرًا آتے تھے ہمکو او سپر یا یہ معنی ہین کہ داہنے بائین سے ہمارے آتے تھے اور گمراہ کرتے تھے ہمکو اور یا قسم کھاتے تھے کہ یہ دین ہمارا حق ہی پس سچا جانا ہمنے تمکو اور اتباع کیا ہمنے تمھارا پس معنی یہ ہوئے کہ تمنے گمراہ کیا ہمکو یا مراد یمین سے دین ہی یعنی دین کی جانب سے آتے تھے تم ہمارے پاس پس گمراہ کرتے تھے ہمکو اوس سے ٭ معالم ٭ جمل ٭

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝

کہینگے متبوع بلکہ نتھے تم مسلمان اور نتھا ہمکو تمپر کچھ غلبہ بلکہ تم تھے ایک گروہ حد سے گذرے ہوئے ٭ فتح ٭ وہ بولے کوئی نہین پر تم ہی نتھے یقین لانے والے اور ہمارا تمپر کچھ زور بھی نتھا پر تم ہی تھے لوگ حد سے چلنے والے ٭ تفسیر ٭ بلکہ نتھے تم مسلمان یعنی ہماری طرف سے گمراہ کرنا تو جب صادق آتا کہ تم مومن ہوتے پھر پھیر لاتے تم ایمان سے طرف ہماری تم تو پہلے سے ایمان ہی نرکھتے تھے ہم کیا گمراہ کرتے اور نتھا ہمکو تمپر غلبہ یعنی قوت و قدرت کہ زبردستی کرتے تمکو اپنی متابعت پر بلکہ تھے تم قوم گمراہ مثل ہمارے ٭ جلالین ٭

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝

پس لازم ہوئی ہمپر بات پروردگار ہمارے کی تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب ٭ فتح ٭ سو ثابت ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی ہمکو مزہ چکھنا ٭ تفسیر ٭ لازم ہوئی ہمپر یعنی سب پر بات پروردگار ہمارے کی ساتھ عذاب کے یعنی فرمانا اوسکا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ یعنی البتہ بھرینگے ہم دوزخ کو شیاطین سے اور لوگون سے سب سے تحقیق ہم یعنی گمراہ اور گمراہ کرنے والے سب البتہ چکھنے والے ہین عذاب بسبب اس فرمانے کے اور سبز ہوا اسی سے قول اونکا ٭ جلالین ٭ معالم ٭

اتباع و متبوع کی [illegible] ... جلالین ... [illegible]

فَاَغْوَیْنٰکُمْ اِنَّا کُنَّا غٰوِیْنَ ○

پس گمراہ کیا ہمنے تمکو کہ تحقیق ہم گمراہ تھے ✤ **فتح** ✤ پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ یعنی چونکہ ہم گمراہ ہو گئے ہماری دیکھا دیکھی تم بھی گمراہ ہوئے آیت قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ کی تفسیر سے لیکر یہاں تک تفسیر جلالین سے لکھا گیا اور مدارک میں وہان سے لیکر یہان تک جو لکھا ہے وہ یہ ہے بلکہ نتھے تم مسلمان یعنی بلکہ انکار کیا تمنے ایمان کا اور روگردانی کی اوس سے باوجودیکہ قدرت رکھتے تھے تم ایمان پر اختیار کر سکتے تھے ایمان کو کفر پر بے اضطرار کے اور نتھا ہمکو تمپر کچھ غلبہ کہ دور کرتے بسبب اوسکے تمسے قدرت واختیار تمھارا بلکہ تھے تم قوم اختیار کرنے والے سرکشی کے پس لازم ہوئی ہم سبکو بات پروردگار ہمارے کی الخ یعنی وعید اللہ تعالیٰ کا ساتھ اسکے کہ ہم چکھنے والے ہین عذاب اوسکا بالضرور بسبب جاننے اوسکے حال ہمارے کو پس گمراہ کیا ہمنے تمکو یعنی پس بلایا ہمنے تمکو طرف گمراہی کے تحقیق ہم تھے گمراہ پس چاہا ہمنے گمراہ کرنا تمھارا تاکہ ہو تم مانند ہمارے ✤ **صل** ✤

فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ○ اِنَّا کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق وہ سب یعنی اتباع اور متبوع اوس روز یعنی قیامت کو بیچ عذاب کے آپسمین شریک ہونگے یعنی جیسے کہ تھے شریک گمراہی مین تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہین ساتھ گنہگارون کے ✤ **فتح** ✤ سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین ہم ایسا کرتے ہین گنہگارون کے حق مین ✤ **تفسیر** ✤ اسی طرح یعنی جیسے کہ کرینگے انسے کرینگے اور گنہگارون سے کہ غیر انکے ہین یعنی عذاب کرینگے ہم تابع اور متبوع کو ✤ **جلالین**

اِنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○

تحقیق یہی جب کہا جاتا واسطے اونکے نہین کوئی معبود مگر اللہ تکبر کرتے اور کہتے تھے کیا ہم چھوڑ دینے والے ہین معبودون اپنے کو واسطے کہنے ایک شاعر دیوانے کے ✤ **فتح** ✤ وہ تھے کہ جب اون سے کوئی کہتا کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے تو غرور کرتے اور کہتے کیا ہم چھوڑ دینگے اپنے ٹھاکرون کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے کے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جب مشرک سنتے تھے کلمہ توحید کا تو تکبر کرتے تھے اوس سے یعنی نہین مانتے تھے اوسکو اور شرک ہی اختیار کرتے تھے اور شاعر مجنون سے مراد رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کہتے تھے مشرک کہ اونکے کہنے سے ہم اپنے معبودونکو نہین چھوڑینگے اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون مین لوگون سے یعنی کفار پر جہاد کرون یہان تک کہ گواہی دین وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوٰۃ پس جب کرین یہ بچاوینگے مجھسے خون اپنے اور مال اپنے مگر بحق اسلام کے یعنی مثلاً کسیکو قتل کریگا ناحق اوسکے بدلے قتل کیا جاویگا یا زنا کریگا سنگسار کیا جاویگا اور حساب اوسکا اللہ پر ہے یعنی ظاہر کے کہنے کرنے سے مجھسے تو بچا لیکن دل مین اگر اعتقاد اسکا نرکھتا ہوگا تو خدا سمجھ لیگا اور اوتاری اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی تصدیق اسکی اور ذکر کیا ایک قوم کا کہ تکبر کیا اونھون نے اس کلمے کے ماننے سے پس فرمایا اِنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ اور فرمایا اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی جبکہ منکرون نے اپنے دل مین پچ نادانی کی ضد پس اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور وہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور وہ ادب کی بات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تکبر کیا اوس سے مشرکون نے دن حدیبیہ کے اوس روز کہ نوشت خواند کی اونسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر قضیے مدت کے اور روایت ہے وہب بن منبہؒ سے کہ اونسے کہا کسی نے کہ کیا نہین ہے لَآ اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ کنجی جنت کی کہا اونھون نے ہان ہی ولیکن نہین ہوتی ہی کنجی مگر کہ اوسکے دندانے ہوتے ہین یعنی خیر نافع ہی جبکہ ہون اوسمین دندانے اور وہ دندانے بہی چار رکن اسلام کے ہین یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ پس اگر لائے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا جاویگا قفل جنت کا نہین تو تیرے لیے دروازہ نہین کھولا جاویگا تیرے لیے۔ [illegible] تنبیہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ افضل الذکر ہی پس ضرور ہی بندے کو کہ مشغول ہو ساتھ اوس ذکر کے تاکہ مطمئن ہو دل اوسکا بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور مستعد ہو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لیے لیکن پہلے مشغول ہونے کے اوسمین واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے کچھ علم عقائد کا کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے اوسکے سبب سے مشابہت بدعتیون کی سے اسلیے کہ قلب جبتک کہ مکدر ہوتا ہی ساتھ ظلمت بدعت اعتقادیہ کے نہین منور ہوتا ہی ساتھ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ بھی کہ حاصل کرے پہلے اوسکے علم فقہ سے اوسقدر کہ درست ہون بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے والا سبقت کرنی عالی امور کی طرف پہلے مضبوط کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنے طریقون اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہی اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہی فضیحت کی دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ کبھی فریب کہاتا ہی اور ذکر کرنے والا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور مکرون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہی اونکو کرامات اور وہ حقیقت مین استدراج ہوتے ہین اور سبب یادتی طرح بطرح کی گمراہیون کا اسلیے کہ جو کوئی مشغول ہوا ساتھ ذکر و ریاضت کے پہلے حاصل کرنے اسقدر علم عقائد کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہل سنت و جماعت کے اور بچے بسبب اوسکے مشابہت بدعتیون کی سے اور پہلے حاصل کرنے اسقدر علم فقہ کے کہ جس سے درست ہون اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ کے نہین بعید ہی کہ یہ کہ واقع ہو اوسکے لیے کشف حسی واسطے بعضی چیزون کے یا کوئی امر خارق خوارق عادات سے مقتضی ریاضت کے یا دکھلانے شیطان کے جیسے کہ منقول ہین بہت سی ایسی چیزین بعضے کافرون ریاضت کے کرنے والون سے پس گمان کرے کہ یہ ولایت و کرامت ہین حالانکہ وہ حقیقت مین ہوتی ہین مکر و استدراج نہ کرامت و ولایت پس بنا بر اسکے واجب ہی بندے ذکر کرنے والے پر یہ کہ عقائد درست کرے کہ گرداننے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام شرع کے جبتک کہ زندہ اور عاقل ہی اور نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ کرے کوئی امر مخالف احکام شریعت کے کسی وقت اور احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک قسم تو متعلق ہی ساتھ ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور ایک قسم متعلق ہی ساتھ باطن کے کہ وہ دل ہی اور ہر ایک دونون قسمون مین سے دو نوع پر ہی ایک تو ان دونون مین سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسری وہ ہی کہ واجب ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چار ہوئے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑھنا دونون کلمون شہادت کا ہی یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور برپا کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنے رمضان کے اور حج کرنا بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا وغیر ذلک من الواجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا قتل ہی اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور شراب پینی اور غیبت کرنی اور چغل خوری اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنی طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہی سننا اوسکا وغیر ذلک محرمات و مکروہات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی کرنا اوسکا توبہ ہی اور اخلاص اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امید رکھنی وغیر ذلک اخلاق حمیدہ اور خصال حمیدہ اور اوس قسم سے کہ متعلق ہی ساتھ باطن کے اور واجب ہی ترک کرنا اوسکا کبر ہی اور عجب اور ریا اور حسد وغیر ذلک اخلاق ذمیمہ اور خصال شنیعہ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا ان چارون احکام مین سے اوسنے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہین ہوگا وہ اہل ولایت اور کرامت سے مجالس الابرار کی پہلی مجلس مین سے بطریق ترجمہ کے لکہا گیا ہی مناسب اس آیت و احادیث کے جو کوئی مفصل دیکھا چاہے اوسمین سے دیکھ لے سبحان اللہ

کیا خوب لکھا ہی اس مقام کو غفر اللہ لی ولمؤلفہ وافاض علینا من کاتبہ نے آپ آگے رد فرمایا اللہ تعالی نے اون دیوانون کے قول کو جو اوس رسول اعقل العقلا کو دیوانہ اور شاعر کہتے تھے عیاذًا باللہ منہ ﴿

بَلْ جَاۗءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

بلکہ لایا پیغمبر بات درست اور باور رکھا تمام پیغمبرون کو ﴿ **فتح** ﴿ کوئی نہین وہ لایا ہی سچا دین اور سچ مانتا ہی رسولون کو ﴿ **تفسیر** باور رکھا تمام پیغمبرون کو یعنی جو کہ اگلے رسول لیکر آئے تھے یعنی کلمۂ توحید و دین حق وہی یہ لیکر آئے ہین مضمون اسکا مانند مضمون مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ کے ہی ﴿ **جلالین** **مد** ﴿

اِنَّكُمْ لَذَاۗىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

تحقیق تم البتہ چکھنے والے عذاب درد دینے والے کے ہوگے اور نہ بدلا دیے جاؤگے مگر بحسب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے یعنی دنیا مین قسم شرک سے لیکن بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی وہ کہ پاک کیے گئے شرک و معاصی سے ﴿ **فتح** ﴿ بیشک تمکو چکھنی دکھ والی مار اور وہی بدلا پاؤ گے جو کچھ تم کرتے تھے مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے یعنی اونکے گناہ ہو نکا بدلا نہین معاف ہوا ﴿

اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

یہ لوگ واسطے انکے روزی ہی مقرر طرح بطرح کے میوے اور وہ نوازے ہوئے ہین بیچ بہشتون نعمت کے اوپر تختون کے آمنے سامنے ﴿ **فتح** وہ جو ہین اونکو روزی ہی مقرر میوے اور اونکی عزت ہی باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے ﴿ **تفسیر** ﴿ یہ لوگ واسطے انکے یعنی جنت مین روزی ہی مقرر پھر تفسیر بیان فرمائی روزی مقرر کی کہ وہ فواکہ ہین اور فواکہ اون چیزون کو کہتے ہین جو کھائی جاویں مزے کے لیے نہ از راہ قوت کے واسطے حفظ صحت کے یعنی اونکا تمام رزق فواکہ ہونگے اسلیے کہ بے پروا ہونگے حفظ صحت سے ساتھ قوات کے اسلیے کہ جسم اونکے محکم ہونگے پیدا کیے گئے ہمیشہ کے لیے پس جو کچھ کہ کھاوینگے لذت کے لیے کھاوینگے اور بعضون نے کہا رزق معلوم سے مراد ہی معلوم الوقت یعنی صبح و شام جیسے کہ فرمایا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا یعنی جنتیون کے لیے رزق اونکے ہونگے صبح و شام پس اس آیت کے یہ معنی ہونگے کہ اونکے لیے رزق صبح و شام میوے ہونگے اور دل اس تقریر پر خوب ٹھہرتا ہی اور جنتی تختون پر آمنے سامنے بیٹھین گے کہ تا ایک دوسرے کی پیٹھ نہ دیکھے اس طرح کے بیٹھنے مین کمال سرور و انس حاصل ہوتا ہی آپسمین ﴿ **مد** ﴿

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ بَيْضَاۗءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝

پھرایا جاویگا اونپر پیالہ شراب جاری سے سفید رنگ لذت دینے والی پینے والون کو نہ اوس شراب مین تباہ کاری اور نہ پینے والے اوس شراب سے مست ہونگے ﴿ **فتح** ﴿ لوگ لیے پھرتے ہین اونکے پاس پیالہ شراب ستھری کا سفید رنگ مزہ دیتی پینے والون کو نہ اوس مین سر پھرتا ہی اور نہ اوس سے بکتے ہین ﴿ **تفسیر** ﴿ لفظ کاس اکثرون کے نزدیک ساتھ ہمزہ کے ہی بمعنی شیشے کے پیالے کے جسمین شراب ہو اور نفس خمر کو بھی کاس کہتے ہین چنانچہ اخفش سے منقول ہی کہ جو لفظ کاس قرآن مین آیا ہی پس وہ بمعنی خمر یعنی شراب ہی کے ہی اور اسی طرح ابن عباس رض کی تفسیر مین ہی اور من معین کے معنی یہ ہین شراب سے کہ جاری ہی جنت کی روے زمین پر مانند پانی کی نہرون کے حاصل یہ کہ شراب کی نہرون جاری سے پلائے جاوینگے بیضاء یعنی دودھ سے زیادہ سفید ہوگی لذۃ یعنی لذیذ ہوگی پینے والون کے لیے بخلاف دنیا کی شراب کے کہ وہ بدمزہ ہوتی ہی وقت پینے کے اور لَا فِيْهَا غَوْلٌ کے معنی شعبی نے کہے کہ نہین جاتی رہینگی اوس سے عقلین اونکی اور کلبی نے کہا نہین گناہ اوسمین اور قتادہ نے کہا غول کے معنی ہین پیٹ کے درد کے

اور حسن نے کہا درد سر کے اور اہل معانی نے کہا غول کہتے ہین فساد کو کہ لاحق ہو پوشیدگی مین غرض کہ دنیا کی شراب مین طرح طرح کی خرابیان ہوتی ہین اوس سے نشہ بھی آتا ہی عقل بھی جاتی رہتی ہی گناہ بھی آتا ہی پیٹ مین درد بھی آتا ہی اور قے بھی آتی ہی اور بول بھی بہت آتا ہی اور جنت کی شراب مین سے کوئی چیز بھی نہین اور ینزفون کے معنی ہین یسکرون یعنی اوس سے مست بھی نہین ہونگے بخلاف شراب دنیا کے ✽ ف صعا جلالین

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ○ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○

اور بہشتیون کے پاس بیٹھی ہونگی عورتین نیچی نظرین رکھنے والیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین شتر مرغ کے چھپائے ہوئے ف فتح اور انکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین چھپے دھرے ✽ تفسیر ✽ بعضے کہتے ہین مراد ہین شتر مرغ کے انڈے بہت خوشرنگ ہوتے ہین ✽ مو ✽ قاصرات الطرف وہ عورتین کہ روکے ہونگی آنکھین اپنے اپنے خاوندون پر نہین دیکھین گی کسیکو سوا اونکے بسبب اچھا معلوم ہونے حسن اونکے کے اونکے نزدیک اور عین جمع عیناء کی ہی معنی بڑی اور خوبصورت آنکھون والی کے اور بیض جمع بیضۃ کی ہی یعنی انڈے شتر مرغ کے مکنون چھپے ہوئے پرون مین کہ نہ پہونچے اونپر غبار اور شتر مرغ کے انڈے کا رنگ سفید مائل بزردی ہوتا ہی اور یہی رنگ عورتون کے لیے بھی اچھا ہوتا ہی پس مشابہت دی ان کی عورتون کو شتر مرغ کے اوس انڈے کے ساتھ کہ پرون مین چھپا ہو محفوظ ہو غبار کے پہونچنے سے صفائی اور خوبصورتی مین اور یہ مشابہت دینی بحسب محاورہ عرب کے ہی کہ وہ عورتون کو مشابہت دیا کرتے ہین انڈون مرغ کے ساتھ اور کہتے ہین اونکو بیضات الخدور ✽ مد ✽ جلالین معا ✽

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○

پس مونہہ کرینگے بعض اہل بہشت کے اوپر بعض کے آپسمین استفسار کرتے ہوئے ✽ فتح ✽ پھر مونہہ کیا ایک دوسرے کی طرف لگے پوچھنے ✽ تفسیر ✽ معنی یہ ہین کہ شراب پیتے جاوینگے اور آپسمین باتین کرتے جاوینگے پیتے مین مانند عادت شراب پینے والون کے پس مجمع ہونگے بعضے بہشتی بعضون پر پوچھین گے آپسمین اوس حال سے کہ گذرا اونپر دنیا مین ✽ مد ✽ تنبیہ ✽ یعنی بدون سے جو دنیا مین تکلیفین اوٹھائین تھین اور فقر و فاقہ کھینچے تھے اوسکو یاد کرینگے اور آپسمین پوچھین گے کہ کیون بھی کیا کیا تکلیفین ہمنے اوٹھائین تھین دنیا مین اوسکے بدلے اللہ جل شانہ نے یہ کچھ انعام و احسان ہمپر فرمایا آسمین تسلی ہی دینداروں تکلیف والون کو کہ یہان کی تکلیف کی کچھ حقیقت نجانین ایک وقت انپر ایسا آنے والا ہی کہ چین کرینگے اور اس حال کو ذکر کرینگے آپسمین ✽

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ○ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○

کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے کہ تحقیق تھا واسطے میرے ایک ہمنشین دنیا مین کہ از راہ انکار کے کہتا تھا کیا تو باور رکھنے والا سے ہوا ہی یعنی حشر کو کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور چند ہڈیان کیا ہم جزا دیے جاوینگے ✽ فتح ✽ بولا ایک بولنے والا اونمین مجکو تھا ایک ساتھی کہتا کیا تو یقین کرتا ہی کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو بدلا ملنا ہی ✽ تفسیر ✽ کہا مجاہد نے کہ مراد ہمنشین سے شیطان ہی اور اوروں نے کہا کہ تھا ہمنشین انسان پھر کہا مقاتل نے کہ تھے وہ دونون بھائی اور باقیون نے کہا کہ تھے وہ دونون شریک ایک تو اونمین کافر تھا اوسکا نام فرطوس تھا اور دوسرا مومن تھا اوسکا نام یہودا تھا اور یہی دونون ہین کہ جنکا قصہ سورۂ کہف مین بیان فرمایا ہی بیچ آیت واضرب لہم مثلا رجلین کے ✽ معا ✽ سورۂ کہف مین وہ قصہ یون مذکور ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے اور بتا اونکو کہاوت دو مردون کی بنا دیے ہمنے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد اونکے کھجورین اور رکھی دونون کے بیچمین کھیتی دونون باغ لاتے اپنا میوہ اور نہ گھٹاتے تھے اوسمین سے کچھ اور بہائی ہمنے

اون دونون کے بیچ مین نہر اور اوسکو پھل ملا پھر بولا اپنے دوسرے سے یعنی بھائی مومن سے جب باتین کرنے لگا اوس سے مجھہ پاس
زیادہ ہی تجھسے مال اور آبرو کے لوگ اور گیا اپنے باغ مین یعنی اوس دوسرے مومن کے ساتھہ تاکہ دکھاوے اوسکو باغ اور میوے
اوسکے اور وہ برا کر رہا تھا اپنی جان پر یعنی بسبب کفر کے بولا مجکو نہین آتا خیال کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور مجکو خیال مین نہین آتا کہ
قیامت ہونی ہی اور اگر کبھی پہونچایا گیا مجکو میرے رب کے پاس یعنی آخرت مین بموجب گمان تیرے کے تو پاؤنگا بہتر اس سے اوس طرف
پہونچکر کہا اوسکو دوسرے نے یعنی مومن نے جب بات کرنے لگا یعنی جواب دیا اوسکو کیا تو منکر ہوگیا اوس شخص سے جسنے بنایا تجکو
مٹی سے یعنی اسلیے کہ آدم مٹی سے سے بنے پھر بوند منی سے پھر پورا کردیا تجکو مرد پر مین تو کہون وہی اللہ ہی میرا رب اور نہ مانون ساجھی
اپنے رب کا کسیکو اور کیون نہ جب تو آیا تھا اپنے باغ مین کہا ہوتا یعنی جبکہ خوش ہوا اوسکو دیکھکر جو چاہا اللہ نے ہونے والا ہی کچھ زور نہین
یعنی نہین قدرت رکھتا مین اپنے مال کی محافظت پر اور برائی کے دفع کرنے پر اوس سے مگر اللہ کی مدد سے اگر تو دیکھتا ہی مجکو کہ مین
کم ہون تجھسے مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ میرا رب دیوے مجکو تیرے باغ سے بہتر اور بھیجدے اسپر یعنی تیرے باغ پر بجلی آسمان سے
پھر صبح کو رہ جاوے میدان چٹپر یا صبح کو ہو رہے اوسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو کہ اوسکو ڈھونڈ لاوے اور سمیٹ لیا اوسکا سارا پھل
یعنی ہلاک کردیا اوسکو اللہ نے پھر صبح کو رہگیا ہاتھہ ملتا یعنی از راہ حسرت و ندامت کے اوس مال پر جو اوسمین لگایا تھا یعنی اپنے باغ کی
عمارت مین اور وہ ڈھیا پڑا تھا اپنی چھتریون پر یعنی انگور کی ٹٹیون پر اور کہنے لگا کیا خوب تھا اگر مین ساجھی نہ بناتا اپنے رب کا کسیکو
اور نہ ہوئی اوسکی جماعت کہ مدد کرین اوسکو اللہ کے سوائے اور نہوا وہ کہ بدلا لے سکے وہان سب اختیار ہی اللہ سچے کا اوسی کا انعام بہتر
ہی اور اوسی کا دیا بدلا انتہی اور تفسیر درمنثور مین اس آیت کی تفسیر مین یون منقول ہی کہ روایت کیا عبدالرزاق اور ابن منذر نے عطاء
خراسانی سے کہ کہا تھے دو شخص شریک اور اون دونون کی ملک مین تھین آٹھہ ہزار دینار پس بانٹ لین دونون نے وہ دینارین پس
خریدی ایک نے اون دونون مین سے ہزار دینار کو ایک زمین پس کہا دوسرے نے یا اللہ فلانے نے خریدی ہزار دینار کو زمین اور مین
خریدتا ہون تجھسے ہزار دینار کو زمین جنت مین پس بعد دین ہزار دینار پھر بنایا اوسکے یار نے ایک مکان ہزار دینار کا پس کہا اوسنے
یا اللہ فلانے نے بنایا گھر ہزار دینار کا اور مین خریدتا ہون تجھسے جنت مین مکان ہزار دینار کو پس بعد دین اوسنے ہزار دینار پھر نکاح کیا
اوسنے ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے نکاح کیا ایک عورت سے پس خرچ کین اوسپر ہزار دینار
اور مین منگنی کرتا ہون طرف تیرے جنت کی عورت سے بدلے ہزار دینار کے پس بعد دین ہزار دنیار پھر خریدے اوسنے غلام و اسباب
گھر کا ہزار دینار کو پس کہا اسنے یا اللہ فلانے نے خریدے غلام و اسباب ہزار دنیار کو اور مین خریدتا ہون تجھسے غلام و اسباب
جنت مین ہزار دینار کو پس بعد دین ہزار دینار پھر پہونچی اسکو حاجت سخت پس کہا اسنے کاشکے جاؤنمین اوس یار پاس شاید کہ پہونچے
مجکو اوس سے بھلائی یعنی مال پس بیٹھا یہ اوسکی راہ پر یہان تک کہ گذرا وہ اسپر اپنی حشمت و اہل سمیت پس اوٹھا یہ اوسکی طرف پس پہچانا
اوسنے اسکو اور کہا کہ تو فلانا ہی پھر کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اسنے کہ پہونچی مجکو بعد جدا ہونے کے تجھسے حاجت پس آیا ہون مین تیرے پاس تو کہ
پہونچے مجکو بھلائی پس کہا اوسنے کہ کیا ہوا ایک ہی مال مین سے تو ہمنے بانٹا تھا آدھا تونے لیا تھا اور آدھا مینے پس کہا اسنے
کہ خریدا تونے مکان ہزار دینار کو پس کیا مینے ایسا یعنی جنت کا مکان لیا اور کیا تونے ایسا اور کیا مینے یہ پس سارا قصہ بیان کیا
اوسنے کہا اوس سے کہ تو سچ ماننے والون مین سے ہی اسکو یعنی سچ جانتا ہی اسکو کہ قیامت ہوئیگی اور تجکو وہان ملیگا ایسا اور ایسا
چلا جا قسم خدا کی نہین دونگا مین تجکو کچھہ پس پھیر دیا اسکو پس حکم ہوا اون دونون کی وفات کا پس نازل ہوئی اون دونون کے حق مین
یہ آیت فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ یہان تک کہ پہونچا اوسی ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ تک آخر ایک اور روایت مین

مانند اس قصے کے نقل کیا ہی لیکن اوسمین ذکر حاجت کے پہونچنے کا نہین ہی فقط اوسکے خریدنے اور اسکے دیناروں کے اللہ دینے کا ذکر کرکر کہا کہ پھر آیا فرشتہ یعنی ملک الموت پس روح قبض کی اون دونون کی پھر گئے پس فرشتہ اس اللہ دینے والے کو پس داخل کیا اسکو ایک مکان مین کہ خوش لگا اسکو اور وہان ایک عورت نہایت حسین تھی پھر داخل کیا اسکو دو باغون مین اور دکھائین وہان کی نعمتین کہ اللہ ہی اونکو جانتا ہی پس کہا اسنے اوسوقت کہ بہت مشابہ ہین یہ باغ وغیرہ اوس شخص کے باغ وغیرہ کے کہ تھا امر اوسکا ایسا اور ایسا کہا فرشتے نے کہ جاتا رہا وہ اور تیرے لیے یہ مکان اور دو باغ ہین اور عورت پس کہا اسنے إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ کہا گیا اسکو کہ وہ دوزخ مین ہی کہا فرشتے نے اوس سے یعنی اللہ تعالی کی طرف سے یا اوسی شخص نے کہا اور جنتیوں سے هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ پس کہا اسنے اوسوقت تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ الخ انتہی

قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝

پھر کہا کیا تم جہانکتے ہو یعنی دوزخیوں کو پس جہانکا پس دیکھا اوس ہمنشین اپنے کو درمیان دوزخ کے +فتح+ کہنے لگا بھلا تم جہانک کر دیکھو گے یعنی وہ ساتھی پڑا ہی دوزخ مین +مو+ اوسکو جہانک کر دیکھین کس حال مین پڑا ہی پھر جہانکا تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے +تفسیر+ پھر کہیگا یعنی وہی کہنے والا اپنے جنتی بھائیوں سے کہ کیا تم جہانکتے ہو دوزخ کی طرف تاکہ دیکھین ہم کہ کیا حال ہی میرے ہمنشین کا پس کہینگے بہشتی کہ تو ہی خوب پہچانتا ہی اوسکو بہ نسبت ہمارے پس تو ہی جہانک پس جہانکیگا وہ کہنے والا اوسکو یا اللہ تعالی فرماویگا بہشتیوں کو کہ کیا تم جہانکتے ہو دوزخ کی طرف تو کہ جانو تم کہ کیسا رتبہ ہی تمہارا بہ نسبت دوزخیوں کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ جنت مین روشندان ہین کہ دیکھینگے جنتی اونمین سے دوزخیوں کو +معا+مل+

قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتَ لَتُرْدِينِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝

کہا قسم ہی خدا کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کر ڈالے مجکو اور اگر نہوتی بخشایش پروردگار میرے کی یعنی بچانا کفر و شرک سے اور توفیق دینی اسلام کی تو البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے عذاب مین یعنی مانند تیرے اور اور دوزخیوں کے +فتح+ بولا قسم اللہ کی تو تو لگا تھا کہ مجکو گڑھے مین ڈالے اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے +مو+

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝

البتہ نہین ہین ہم مرنے والے مگر موت پہلی اپنی اور نہین ہم عذاب کیے گئے +فتح+ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مر چکے اور ہمکو تکلیف نہین پہونچنی +مو+تفسیر+ یہ کہنے لگا اپنی خوشی سے معنی یہ ہین کہ یہ حال مومنون کا ہی کہ نہین چکھتے موت مگر ایکبار دنیا مین بخلاف کفار کے کہ وہ متوقع رہینگے دوزخ مین موت کے ہر ساعت اور یہ بڑی مصیبت ہی چنانچہ ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ موت سے بری چیز کون ہی اوسنے کہا وہ حال کہ متوقع ہو اوسمین مرنے کا مصرع جان بلب نمی آید این چہ سخت جانی ہاست + اور یہ بات کہیگا مومن واسطے اظہار نعمت خدا کے روبرو ہمنشین کافر اپنے کے تا کہ ہو سرزنش اور سبب زیادتی عذاب کی اوسکے لیے پھر کہیگا اپنے ہمنشین کے سنانے کے لیے إِنَّ هٰذَا الخ اور بعضون نے کہا کہ کہینگے جنتی فرشتوں کے لیے جسوقت کہ ذبح کیجاویگی موت یہ کلمات أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ الخ پس کہینگے اونسے ملائکہ لا پس کہینگے وہ إِنَّ هٰذَا الخ +صل+معا+

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝

تحقیق یہ یعنی جس حال مین کہ ہم ہین مراد پانا بڑا ہی واسطے ایسی نعمت کے چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے +فتح+ بیشک یہی ہی

۹۱ حاشیہ: مثل ہذا فلیعمل العاملون

برٹی مراد ملنی ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت کرنے والے ۞ **تفسیر** ۞ واسطے ایسی نعمت کے کہ جو مذکور ہوئی آیت
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ سے لیکر یہان تک چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اوسی
جنتی کے کلام سے ہی ابن عباس رضی سے منقول ہی کہا اونھون نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ فرماویگا اہل جنت کو کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
ھَنِیْٓئًا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ ہنیئاً سے یہ مراد ہی کہ مرنے کے نہین اوسمین پس وقت سننے اس کلام پاک کے کہینگے اَفَمَا
نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ کہا ابن عباس رضی نے
کہ یہ قول اہل جنت کا ہی پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اور براء ابن عازب سے روایت ہی کہا
چلا جاتا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال مین کہ دست مبارک آپ کا میرے ہاتھ مین تھا پس دیکھا آپ نے ایک
جنازہ پس جلدی جلدی چلنے لگے آپ یعنی اوسکے ساتھ ہونے کے لیے یہان تک کہ پونہچے قبر پر پھر دوزانو بیٹھے اور رونے لگے یہان تک
کہ تر ہوئی زمین پھر فرمایا لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اور انس رضی روایت کرتے ہین کہ کہا داخل ہوا مین ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایک بیمار پر اور اوسکا دم بہت چل رہا تھا یعنی جیسا جان بلب کا چلتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے لِمِثْلِ ھٰذَا
فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۞ معاً ۞ **ملّٰ درمنثور تنبیہ** ۞ ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ مثل ہذا سے
ایسے وقت بھی مراد ہوسکتے ہین کہ جسمین عمل کیا ہوا کام آوے یہ تفسیر ہی اور ہوئی کہ گویا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے اوس محل مین
تو فرمایا ہی ہی یہ بھی اسکا محمل ہوسکتا ہی کہ ایسے وقت کے لیے کرین جو کچھ کرنا ہی چنانچہ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا پڑھو قرآن کو اور طلب کرو عجیب و غریب باتین اوسکی ایک آیت سے چند مضمون نکلتے ہین مصرع نکتہا ہست بسی محرم اسرار
کجاست ۞ اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسکی اوسوقت کی بیکسی پر تھا کہ دیکھیے کیا گذرے کہ بندہ تقصیروار شہنشاہ کے
سامنے چلا ہی اسی لیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسے وقت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے ان دونون رواستون مین بھی عجیب تنبیہ ہی
عاقل کے لیے اور بحسب پہلی روایتون کے اور ہی طرح کی تنبیہ ہی کہ خیال تو کرے بندہ کہ مالک حقیقی بعد بیان فرمانے نعمتون جنت کے
کس عنایت سے فرماتا ہی کہ ایسی نعمت کے لیے چاہیے عمل کرین عمل کرنے والے مالک اگر اپنے غلام سے بغیر دینے انعام کے کام کرواوے
تو کون دم مارسکتا ہی یہان مالک غلامون سے سارا کام کروالیتے ہین روٹی کپڑا دیکر بلکہ بعضے سوداگری وغیرہ اونسے کرواتے ہین کہ کماکر
آپ بھی کھا اور ہمکو بھی دیا کر سبحان اللہ اوس مالکون کے مالک کی شان جوادی یہ ظہور کررہی ہی کہ ہم جیسے نافرمان بدذات غلامون کی
یہان بھی پرورش کرے اور وہان کے انعام کا اس طرح متوقع کرے کہ چاہیے عمل کرین اسکے لیے عمل کرنے والے اگر یونہی ہمسے عمل
کرواتا فقط یہین کے روٹی کپڑے دینے پر اور طرح بطرح کی پرورش کرنے پر یا فقط عذاب کے بچانے کے لیے تو کیا کسی کا دعوی ہوسکتا
تھا نہ یہان کی پرورش کا تو کچھ وجود ہی نہ سمجھا اپنی شان جوادی کے آگے وہان کی ایسی ایسی نعمتون کا متوقع کرکر عمل کرنے کو فرمایا کہ ایسی
نعمت کے لیے عمل کرین اب خیال تو کرو بھائیون کہ اوسکے تو کیسے کیسے احسان اور ہمسے کیسے کیسے عصیان یہان کے مالک اپنے غلام
لونڈی کی جان و حاجت روائیون کے مالک نہین اور پھر کس کس طرح ایذا دیتے ہین اور وہ مالک الملک مالک جان کا بھی ہی اور نان کا
بھی اور طرح بطرح سے پرورش فرماتا ہی اور حاجت روائیان کرتا ہی اور چین و آرام سے رکھتا ہی باوجود نافرمانی کرنے اوسکی کے پس حیف
صد حیف ہمارے حال پر کہ پھر ایسے مالک کی بندگی کی طرف نہ جھکین اور رات دن خواب و خور مین اور غفلت اور عصیان و نسیان مین
کاٹین ہمکو جو سزا دے بجا ہی لیکن اوسکی شان غفور رحیمی سے امیدوار مغفرت کے ہین اور سوائے اقرار کرنے اپنی تقصیر کے کچھ نہین بنتی قطعہ
بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ۞ عذر بدرگاہ خدا آورد ۞ ورنہ سزاوار خداوندیش ۞ کس نتواند کہ بجا آورد ۞ اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی

۹۲ حاشیہ: ارشاد فرماتا ہی ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین

کر یہ جو بعضے کہتے ہین کہ بتوقع ملنے جنت اور نعمتون اوسکی کے عبادت کرنی نہ چاہیے اونکے قول کو صریح رد کرتی ہے یہ آیت کریمہ کیونکہ اللہ تعالی
تو حکم فرماتا ہی اسکا اس آیت مین لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ○ اور یہ منع کرتے ہین اوس سے ہان یہ بات صحیح ہی کہ جنت کو رضائے
مولی کے لیے طلب کرے اور آگ سے پناہ مانگے اسواسطے کہ محل غضب الٰہی ہی نہ واسطے طلب خواہش نفس کے اور یہ مذہب
انبیا اولیا کا ہی شعر گر طمع خواہد ز من سلطان دین ٭ خاک بر فرق قناعت بعد ازین ٭

اَذٰلِكَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ○ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ○

آیا جو کچھ مذکور ہوا بہتر ہی مہمانی یا درخت زقوم تحقیق کیا ہمنے زقوم کو ایک عذاب واسطے ظالمون کے ٭ فتح ٭ بھلا یہ بہتر مہمانی
یا درخت سینڈھ کا ہمنے اوسکو رکھا ہی خراب کرنا ظالمون کا ٭ صو ٭ یعنی آخرت مین اوسکو کھاوینگے اور گلے مین پھنسے گا
ایک عذاب یہ بھی ہوگا یا خراب کرنا دنیا مین کہ سنکر گمراہ ہوتے ہین کہ سبز درخت دوزخ مین کیونکر اوگا ٭ تفسیر ٭ درخت زقوم کو اوسکو
یہان سینڈھ کہتے ہین نہایت تلخ و بدمزہ ہوتا ہی اوسکو اللہ تعالی دوزخ مین اوگاویگا دوزخیون کے کھلانے کے لیے پس فرمایا کہ
کیا نعمتین جنت کی اور جو کچھ اوسمین ہی قسم لذتون اور طعام و شراب سے بہتر ہین مہمانی یا درخت زقوم پھر فرمایا کہ ہمنے اوسکو محنت
و عذاب کیا ہی کفار مکہ کے لیے آخرت مین کہ اوسکو کھاوینگے اور وہ حلق مین پھنسے گا نہایت رنج اوٹھاوینگے اور یا اوسکے بیان کرنے
مین آزمایش ہی اونکی دنیا مین اور وہ یہ ہی کہ جب اونھون نے سنا کہ زقوم ایک درخت ہی دوزخ مین تو کہنے لگے کہ کیونکر ہو آگ مین درخت آگ تو
جلادیتی ہی درخت کو پس جھٹلایا اونھون نے اسکو اور یہ نہ سمجھے وہ نادان کہ خدا سب چیز پر قادر ہی اور آیا ہی کہ ابن الزبعری نے قریش کے
سردارون کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربر مین مسکہ اور خرما کو کہتے ہین ابو جہل اوٹھا اور سردارون کو اپنے گھر مین لایا
اور اپنی لونڈی کو کہا زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو وہ لونڈی مسکہ اور کھجورین لے آئی ابو جہل نے کہا کہ کھاؤ یہ زقوم ہی کہ محمد ہمکو اوس سے
ڈراتا ہی پس فرمایا اللہ تعالی نے انها شجرة الخ ٭ معا ٭

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ○

تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی بیچ گہراؤ دوزخ کے خوشہ اوسکا مانند سرون شیطانون کے ہی ٭ فتح ٭ وہ ایک درخت ہی
کہ نکلتا ہی دوزخ کی جڑ مین اوسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے ٭ صو ٭ یعنی بدنما یا شیطان کہا سانپون کو ٭ تفسیر ٭
کہا حسن نے کہ جڑ زقوم کی دوزخ کے گہراؤ مین ہی اور ٹہنیان اوسکی پہونچتی ہین دوزخ کے درجون تک اور طلع اصل مین کہتے ہین خوشہ
خرما کو اور یہان مراد ہی پھل زقوم کا اور مشابہت دیا گیا شیطان کے سرون سے اسلیے کہ دلالت کرے اوسکے نہایت برے اور
بدشکل ہونے پر اسلیے کہ شیطان برا اور قبیح ہی لوگون کی طبیعتون مین بسبب اعتقاد رکھنے اونکے کہ وہ شر محض ہی اسلیے عرب کے
نزدیک ضرب المثل ہی کہ بہت قبیح چیز کو شیطان کے سر کے ساتھ مشابہت دیا کرتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد شیاطین سے
سانپ ہین کہ عرب سانپ بدشکل کو شیطان کہا کرتے ہین ٭ مدا ٭ معا ٭

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمٰلِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ○ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِیْمِ ○

پس تحقیق دوزخی کھاوینگے اوس درخت سے یعنی اوسکے پھل سے باوجود برا ہونے اوسکے کے بسبب شدت بھوک کے پس
بھرینگے اوس سے پیٹون کو پھر تحقیق واسطے اونکے اوپر کھانے اوسکے کے ملونی ہوگی گرم پانی سے پھر تحقیق پھر جانا اونکا طرف دوزخ
کے ہوگا بعد کھانے اور پینے کے اونکو دوزخ مین پھر لیجاوینگے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ لفظ ثم عربی مین ڈھیل کے لیے آتا ہی پس بیچ آیت

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ کے جو ثم لائے تو معنی اوسکے یہ ہوئے کہ وہ پیٹ بھرینگے درخت زقوم سے اور وہ گرم ہوگا کہ جلاویگا اونکے پیٹون کو اور پیاس لگاویگا اونکو پس پانی نہین ملنے کا مگر بعد پیٹ بھرنے کے واسطے عذاب دینے کے ساتھہ اوس پیاس کے پھر پانی جو ملیگا تو وہ نہایت ہی گرم ہوگا کہ بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور کاٹ ڈالیگا اونکی آنتون کو پس وہ ملیگا اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھہ پس اسلیے اوسکو ملونی فرمایا اور آیا ہی کہ جب وہ زقوم کھاوینگے اور اوسپر گرم پانی پیوینگے اور وہ گرم پانی اونکے پیٹون مین زقوم کے ساتھہ ملیگا تو کانٹے بن جاوینگے ثُمَّ تحقیق پھر جانا اونکا الخ یعنی گرم پانی باہر دوزخ کے ہوگا پس اوسپر وارد کیے جاوینگے اوسکے پینے کے لیے جیسے اونٹون کو لیجاتے ہین پانی پلانے کو پھر پھیرے جاوینگے دوزخ کیطرف چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ۝ یعنی پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی نہایت گرم کے اور یہان جو ثم لائے معنی ڈھیل کے اسمین ظاہر ہین اور ابن مسعود کی قراءت مین ہی ثُمَّ اِنَّ مَقِيلَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ٭ ف ٭ معا لم یعنی بہت بھوکے ہونگے تو یہ کھانا اور پانی پلاکر پھر آگ مین ڈالینگے ٭ ص ٭

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝

تحقیق انھون نے گمراہ پایا اپنے باپون کو پس یہ اوپر قدمون باپون اپنے کے جلد ہانکے جاتے ہین ٭ فتح ٭ انھون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونہین کے قدمون پر دوڑتے ہین ٭ ص ٭ تفسیر ٭ اسمین بیان فرمایا سبب مستحق ہونے اونکا ان شدائد کو کہ مستحق ان شدائد کے ہونگے بسبب تقلید باپ دادون اپنے کے دین مین اور اتباع کرنے انکے کے اونکا گمراہی مین اور ترک کرنے اتباع رہنما کے ٭ ف ٭ تنبیہ ٭ غور کرنی چاہیے کہ باپ دادا کی پیروی کرنے سے اور اللہ و رسول کی راہ چھوڑنے سے کیا کچھ خرابیان مشکلین ہے الامان الامان جاگو بھائیون خواب غفلت سے اور چھوڑو سبکی راہ اور اختیار کرو اللہ و رسول کی راہ بھلا سوچو تو سہی کہ اس وقت مین جو بعضے لوگ اپنے بڑون کی رسمون کو حکم خدا اور رسول پر ترجیح دیتے ہین اور کھلم کھلا کہتے ہین کہ صاحب دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی اور کہین ہاتھون کی لکیرین بھی مٹتی ہین ہمارے بڑون نے کبھی یہ نکیا تو ہم کیونکر کرین بلکہ بعضے جاہل شرع شریف کے مقابلے مین یون بکنے لگتے ہین کہ خدا مارے یا چھوڑے ہمسے تو کبھی یہ بات نہوگی پس انمین اور اون کفار مین کہ جنکے حق مین یہ کچھہ وعید فرمائی کیا فرق ہی اور ایسی باتین ایسی جاہل اکثر کہا کرتے ہین کہ جسکی کسی عورت کا خاوند مر گیا ہو اور دوسرے نکاح کو کوئی کہے کہ اللہ و رسول کا حکم بھی ہی کہ اسکا نکاح کسی سے کر دو تو اسکو ناک کٹائی جانکر ایسا کچھہ بکنے لگتے ہین یا کسیکے مرنے کے بعد جو عورتین چالیس روز تک نوحہ کرنے کے لیے سفت سمجھا کر بیٹھتی ہین یا اور شادی غمی کی رسمون بد کو کوئی منع کرے تو ایسا ہی کچھہ بکنے لگتی ہین پس یہ اور وہ کافر ایکسا ہے ہین مسلمان کے معنی یہ ہین کہ جو حکم اللہ و رسول کا ہو سر آنکھون پر رکھے اور انکے آگے بڑون کی رسمون کو طاق پر رکھے والا دین و دنیا مین تباہی ہی ٭ شعر ٭ خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

اور تحقیق گمراہ ہوئے تھے پہلے انسے اکثر پہلے لوگون سے اور تحقیق بھیجے ہین ہمنے درمیان اونکے ڈرانے والے ٭ فتح ٭ اور بہک چکے ہین انسے آگے بہت لوگ پہلے ٭ ص ٭ تفسیر ٭ پہلے انسے یعنی پہلے تیری قوم قریش کے اگلی امتون کے لوگ بہت گمراہ ہو چکے ہین بسبب تقلید باپ دادون کے اور نہ تامل کرنے کے حق بات مین اور ڈرانے والے یعنی انبیا کہ ڈراتے تھے انجام بد سے ٭ ف ٭

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ع

پس دیکھہ کیسا ہوا انجام ڈرائے گیون کا مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ یعنی کافر ہلاک ہوئے اور مومن

ع ٢ ٤٣ ٦

قولہ کتون الاسراع الاسراع ١٢ الشدید کذا فی منتخب ١٢

مدید ١٦ اہ

کہ جنکو اللہ نے چن لیا تھا اپنی عبادت کے لیے اونھون نے نجات پائی ہلاک و عذاب سے حاصل یہ کہ انبیا ذریعہ سبھی کو سناتے ہین نیک بچتے ہین اور بد پھنستے ہین اور جو نکہ ذکر فرمایا تھا رسولون کے بھیجنے کا اگلی امتون مین اور انجام بد ہونے امتون کا اوسکے بعد ذکر کیا نوح علیہ السلام کا اور اونکے پکارنے کا اور اونکو وقت تنگ ہونے کے قوم اپنی سے اسلیے کہ یا و نہین سے آدم ثانی ہین اسواسطے کہ بعد طوفان کے اب بنی آدم انہین کی اولاد مین بس فرمایا ❊ صل

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ○

اور تحقیق پکارا ہمکو نوح نے پس اچھے قبول کرنے والے دعا کے ہین ہم ❊ فتح ❊ سو کیا خوب پہونچنے والے ہین پکار پر ❊ مو ❊ تفسیر ❊ پکارا ہمکو الخ یعنی دعا کی ہم سے لوکہ نجات دین ہم اوسکو غرق سے یا یہ مراد ہی کہ بد دعا کی اپنی قوم پر پس کہا اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ پس خوب قبول کی ہمنے دعا اوسکی کہ مدد کی اوسکی اور اوسکو بچایا اور قوم کو ڈبویا ❊ مل ❊

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ○

اور چھٹکارا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو بڑے غمسے اور کیا ہمنے اوسکی اولاد کو اونہین کو فقط باقی رہا ہوا ❊ فتح ❊ اور بچا دیا اوسکو اور لوگ اوسکے گھر کو بڑی گھبراہٹ سے اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہ جانے والی ❊ مو ❊ تفسیر ❊ اوسکے لوگون کو یعنی جو ایمان لائے تھے اوسپر اور اولاد اونکی بڑے غم سے یعنی غرق سے باقی رہا ہوا یعنی اونکی اولاد کے سوا سب مر گئے فقط اولاد اونہی کی باقی رہی چنانچہ ابن عباس رضی سے منقول ہی کہ جب نکلے نوح علیہ السلام کشتی سے تو مر گئے وہ لوگ کہ ساتھ اونکے تھے مرد و عورت مگر جو کہ اونکے ساتھ اونکی اولاد مین سے تھے اور بیبیان اونکی وہ باقی رہے پس سب آدمی حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہین اور بیٹے اونکے تین تھے سام اور وہ باپ ہین عرب کے اور فارس و روم کے اور حام اور وہ باپ ہین سودان کے مشرق سے لیکر مغرب تک یعنی حبش اور زنگ اور بربر اور ہند کے اور یافث اور وہ باپ ہین ترک اور خزر اور یاجوج و ماجوج کے اور انکے کہ جو وہان ہین انتہی اور یہان سے ترجیح معلوم ہوتا ہی کہ طوفان نوح علیہ السلام کا تمام زمین پر تھا اور بعضون نے کہا کہ زمین ہند مین تھا اور بعضون نے کہا کہ اونکی قوم کی زمین کے سوا نے تھا ❊ معالم ❊ اور کشتی مین اسی یا تراسی آدمی بچے تھے اونکی اولاد نہین چلی ان تینون بیٹون سے چلی سام بسا بیچ زمین کے عرب اور توران اور ایران پیدا ہوئے یافث بسا شمال کو ترک اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوئے حام بسا جنوب کو ہند اور حبش پیدا ہوئے ❊ مو ❊

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ○

اور چھوڑی ہمنے اوسپر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو چیو نوح پر عالمون مین ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ چھوڑی ہمنے یعنی باقی رکھی اوسکے لیے ثنا نیک اور ذکر اچھا پچھلون مین یعنی جتنے انبیا اور امتین اونکی بعد اونکے ہین دن قیامت تک سلام ہو چیو یعنی ہماری طرف سے اوسپر عالم کے لوگون مین اور بعضون نے کہا کہ چھوڑا ہمنے اوسپر پچھلون مین یہ کہ درود بھیجین اوسپر روز قیامت تک ❊ جلالین ❊ معالم ❊ اور صاحب مدارک نے یہ معنی لکھے ہین کہ چھوڑا ہمنے نوح پر پچھلی امتون مین یہ کلمہ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ یعنی سلام بھیجا کرین اوسپر اور دعا کیا کرین اوسپر عالمون مین یعنی ثابت ہوا یہ تحیۃ یعنی سلام و دعا اون سب مین پس نہین خالی ہوگا کوئی اونمین سے اس تحیت سے گویا کہا کہ ثابت کیا اللہ نے سلام بھیجنا نوح پر اور مدام کو جاری کیا اسکو ملائکہ مین اور جن و انس مین کہ سلام بھیجا کرین اوسپر پچھلے انتہی پس حضرت شاہ ولی اللہ نے ترجمہ آیت کا بحسب پہلی تفسیر کے لکھا ہی اور شاہ عبد القادر صاحب نے بحسب تفسیر مدارک کے لکھا ہی کہ اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی نوح پر سارے جہان والون مین یعنی ہمیشہ اوسپر سلام بھیجتا ہی سارا جہان ❊

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

تحقیق ہم اسی طرح یعنی جیسے کہ جزا دی ہمنے نوح کو جزا دیتے ہین نیک کارون کو تحقیق نوح ہمارے ایماندار بندون مین سے ہی ❊ فتح ❊

تفسیر: تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں الخ حضرت نوح کو جو یہ جزا خوب ملی اوسکا سبب بیان فرمایا کہ یہ سبب تھا کہ وہ نیک کار تھے کہا مقاتل نے کہ جزا دی اونکو اللہ نے بسبب نیک کاری اونکی کے یہ کہ ثنائے نیک چھوڑی اونکے لیے عالموں میں پھر سبب بیان فرمایا اونکے نیک کار ہونے کا کہ وہ نیک کار اس سبب سے تھا کہ وہ بندہ مومن تھا تاکہ معلوم ہو لوگوں کو بزرگی محل ایمان کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان صفات مدح اور تعظیم سے ہے **مل** **معا**

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

پھر ڈبادیا ہمنے اوروں کو یعنی کافروں کو **فتح** پھر ڈبادیا ہمنے دوسروں کو **مو**

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ○ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○

اور تحقیق نوح ع کے تابعداروں میں سے تھا ابراہیم جب آیا روبرو پروردگار اپنے کے ساتھ دل پاک کے عیب سے **فتح**
تفسیر: تابعداروں میں سے یعنی جنھوں نے متابعت کی نوح ع کی اصول دین میں یا متابعت کی ہے مضبوط رہنے میں اللہ کے دین پر اونمیں سے ابراہیم بھی تھے اور حضرت نوح اور ابراہیم ع کے درمیان میں فرق دو ہزار اور چھ سو چالیس برس کا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں دو نبی گذرے ہیں حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام ساتھ دل پاک کے الخ یعنی پاک تھا شرک سے یا دل کی آفتوں سے یعنی بغض و حسد وغیرہ سے اور معنی آنے کے ساتھ دل پاک کے روبرو رب کے یہ ہیں کہ اونھوں نے خالص کیا اللہ کے لیے دل اپنا اور جانا اللہ نے یہ حال اونکا پس بیان کیا گیا آنا بطور مثال کے واسطے اسکے **مل** **تنبیہ**: روز قیامت کے نہ مال نفع دیگا کسیکو اور نہ اولاد لیکن جو آویگا اللہ تعالی کے پاس ساتھ قلب سلیم کے کہ پاک ہو شرک و نفاق وغیرہ عیوب قلب سے البتہ نفع پاویگا اور مراد کو پہونچیگا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ○ پس بھائیوں جہاں تک بنے کوشش اسمیں کرو کہ قلب پاک سے اوس جناب اقدس میں حاضر ہو کہ نہ اوسمیں کچھ شرک و نفاق ہو اور نہ بغض و کینہ اور نہ حسد و عداوت وغیر ذلک آفات دل فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نجات پائی اوسنے کہ خالص کیا اللہ تعالی نے دل اوسکا ایمان کے لیے اور کیا دل اوسکا سلیم یعنی سالم بری باتوں سے مثل حسد کینہ وغیرہ کے اور کی اوسکی زبان سچی اور نفس اوسکا خاطر جمع والا اور طبیعت اوسکی سیدھی اور کیا کان اوسکے کو سننے والا حق کا اور آنکھ اوسکی کو دیکھنے والی صانع کی دلیلوں کی پس ایہر کان پس قیف ہے یعنی جیسے قیف سے عرق وغیرہ شیشے میں پہونچتا ہے ایسے ہی کان سے بات دل میں پہونچتی ہے اور ایہر آنکھ پس ٹھہرانے والی ہے واسطے اوس چیز کے کہ نگاہ رکھتا ہے دل یعنی آنکھ کی راہ سے بھی کئی چیزیں دل میں جاتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں جیسے کان کی راہ سے **مشکوۃ**

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ○ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ○

جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم آیا ساتھ رلانے فاسد کے معبودوں کو سوائے خدا کے ڈھونڈھتے ہو **فتح** جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو کیوں جھوٹ بنائے حاکموں کو اللہ کے سوائے چاہتے ہو **مو**

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پس کیا ہے گمان تمہارا ساتھ پروردگار عالموں کے **فتح** **تفسیر**: یعنی کیا ہے گمان تمہارا ساتھ اوسکے اس حال میں کہ پوجتے تم اوسکے غیر کو یا کیا ہے گمان تمہارا ساتھ اوسکے کہ کیا کریگا ساتھ تمہارے اور کیسا عذاب کریگا تمکو اس حال میں کہ پوجا تمنے اوسکے غیر کو باوجودیکہ جانتے تھے تم کہ منعم حقیقی وہی ہے پس لائق عبادت کے وہی تھا اور کوئی یا کیا ہے گمان تمہارا جب ملوگے اوس سے اس حال میں کہ پوجا تمنے

کھاتے نہیں تم یعنی کھانا کہ تمھارے آگے رکھا ہی ❊ فتح ❊ پھر اولٹے گئے اوس سے پیٹھ دیکر پھر جا گھسا ابراہیم اونکے بتون مین پھر بولا تم کیون نہیں کھاتے ❊ صو ❊

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝

کیا ہی تمکو کہ نہیں بولتے پھر متوجہ ہوا ابراہیم اونپر مارتا ہوا ساتھ قوت کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ یمین کے معنی یہان شدید و قوی کے ہین اسلیے کہ یمین یعنی دایان ہاتھ قوی تر ہوتا ہی بنسبت دوسرے کے یا یہ معنی ہین کہ بسبب قسم کے کہ پہلے کھائی تھی اور وہ یہ تھی تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ یعنی قسم ہی خدا کی البتہ مکر کرون گا تمہارے بتون سے ❊ مل ❊

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝

پس متوجہ ہوئے لوگ طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ حضرت ابراہیم بت توڑ رہے تھے کہ بعضے کافرون نے دیکھا اور بعضون نے نہ دیکھا پس دیکھنے والے آئے جلدی سے ابراہیم کے پاس پھر آئے وہ کہ جنھون نے نہیں دیکھا تھا پس کہا نہ دیکھنے والون نے اونسے کہ جنھون نے دیکھا تھا کسنے کیا یہ کام ہمارے بتون سے بلاشبہ وہ ظالمون مین سے ہی پس جواب دیا دیکھنے والون نے بطریق تعریض کے کہ ہمنے سنا تھا ایک جوان کو انکا عیب بیان کرتے کہا جاتا ہی اوسکو ابراہیم پھر کہا سبھون نے انتھی کہ ہم پوجتے ہین انکو اور تو توڑتا ہی انکو پس جواب دیا ابراہیم نے اونکو اَتَعْبُدُوْنَ الخ ❊ مل ❊

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہا ابراہیم نے کیا پوجتے ہو اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور خدا نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ یعنی تمکو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور اوس چیز کو بھی کہ تم اپنے ہاتھون سے بناتے ہو یعنی بت یا ما مصدریہ ہی یعنی اور پیدا کیا تمہارے اعمال کو اور اسمین دلیل ہی ہمارے مذہب اسپر کہ افعال بندون کے پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کے ہین پس حاصل اسکا یہ ہوا کہ اللہ خالق تمہارا بھی ہی اور تمہارے اعمال کا بھی پس کیون پوجتے ہو تم اوسکے غیر کو ❊ مل معا ❊ تنبیہ ❊ لفظ ما تنحتون سے رد تعزیہ اور مہندی اور چھڑی وغیرہ کا بھی معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ تفسیر جلالین مین اسکے معنی یہ لکھے ہین کہ جو چیز تم تراشتے ہو پتھر وغیرہ سے پس وغیرہ مین یہ بھی داخل ہین کہ کھپاچ وغیرہ کے تراش کر بناتے ہین اور اونکو پوجتے ہین پھر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی چھڑی کو کھڑا کر کر اوسکے آگے مالیدہ وغیرہ رکھتے ہین مثل بتون کے یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتے ہین مہندی کے ساتھ والے اکثر حاجتی کہلاتے ہین شام کو ڈفالی پجاری اوسکے آگے کھڑے ہو کر کچھ گا بجا کر سجدے کرتے ہین اونکے ساتھ بعضے حاجتی جاہل بھی سجدے کرتے ہین ایسے ہی مہندی کو موجب برکت کا جانتے ہین مالیدہ وغیرہ اوسکے آگے بھی رکھتے ہین دعائین کرتے ہین یا پیر مدد کرو فلانا فلانا کام ہمارا ہو جائے اور بعضے جاہل اوسکو سجدہ کرتے ہین یا تعزیہ اوسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا سمجھتے ہین اور کوئی سجدے کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑھاتا ہی کاغذ کا کوئی روٹی کاغذ کی یہ کہکر کہ یا امام اگر ہمارے ہان بیٹا ہو گا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑھائینگے اور اسکی محض عنایت سے کچھ ملجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتے ہین جیسے وہ بتون کو فی الجملہ کارخانۂ خدائی مین متصرف جانتے ہین سجدے وغیرہ کرتے ہین ویسے ہی یہ بھی سمجھتے ہین اور کرتے ہین اگر کوئی کہے کہ صاحب یہ ویسے کیونکر ہوئے یہ اونکو خدا تھوڑا ہی جانتے ہین تو اسکا جواب یہ ہی کہ کلام اللہ مین غور کرنی چاہیے اوس وقت کے مشرک بھی بتون کو بعینہ خدا نجانتے تھے بلکہ کہتے تھے مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى یعنی ہم انکو اسلیے پوجتے ہین کہ اللہ کے نزدیک کر دینگے ہمکو سو یہی ان چیزون کے پوجنے والے کہتے ہین کہ اللہ کے پیارے بندے جانکر ہم اونسے ایسے معاملے کرتے ہین تو اللہ سے ہماری عرضداشت کرین اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اونکو حاضر ناظر عالم الغیب بھی جانتے ہین یہ شان اللہ ہی کی ہی صریح آیات قرآنی اسپر دلالت کرتی ہین کہ فرمایا لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

[illegible]

الغیبَ اِلّا اللہ اور اور جا بجے قول حضرت نوح کا نقل کیا کہ انھوں نے اپنی امت سے کہا وَلَآ اَقُوۡلُ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ الخ اور فرمایا اپنے نبی پیارے اشرف المخلوقات کو کہ تو لوگوں سے یوں کہدے لَّآ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَلَوۡ کُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَکۡثَرۡتُ مِنَ الۡخَیۡرِ ۚۖۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ ۚۛ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ؕ یعنی نہیں مالک ہوں میں اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنے کا اور نہ ضرر کے دفع کرنے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانتا میں غیب کو یعنی اوس چیز کو کہ غائب ہے مجھ سے تو بہت خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہونچتی میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی سنانے والا ماننے لوگوں کو انتہی بھلا جب ان حضرات کو علم غیب نہوا تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے اب ان آیات کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے کہ جسنے اوس وقت دعوی غیب دانی کا بنسبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے کر کر کچھ اشعار اس مضمون کے لکھے ہیں قول اوسکا سراسر باطل ہے آیات میں تامل کرنا چاہیے نہ اوس گمراہ کے قول میں کہ قول ہیچ اوسکا سراسر مخالف ہے قرآن اور حدیث اور فقہ کے اور ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں اسکو کفر لکھا ہے عبارت اونکی یہ ہے ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَّا مَا اَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ اَحْيَانًا وَذَكَرَ الْحَنَفِيَّةُ تَصْرِيْحًا بِالتَّكْفِيْرِ بِاعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ انتہی اور بزازیہ وغیرہ فتاووں میں لکھا ہے مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَةٌ تَعْلَمُ يَكْفُرُ اور بحر الرائق میں لکھا ہے جو کوئی نکاح کرے اور کہے کہ گواہ کیا میں نے خدا رسول کو تو نکاح منعقد نہیں ہوتا اور وہ شخص کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ دعوی کیا اوسنے کہ نبی کو علم غیب کا ہے اور اوسی میں لکھا ہے مَنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بِهٖ ذٰلِكَ كَفَرَ انتہی باز آدم بر اصل مطلب تعزیہ وغیرہ پرستش کی چیزوں کا رد اس آیت سے بھی نکلتا ہے اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَیۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ؕ اسلیے کہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ كُلُّ مَا نُصِبَ وَاعْتُقِدَ تَعْظِيْمُهٗ مِنَ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَهُوَ النُّصُبُ انتہی اور صاحب مجالس نے لکھا ہے وَالْاَنْصَابُ جَمْعُ نُصُبٍ وَهُوَ كُلُّ مَا نُصِبَ وَعُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ شَجَرٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ قَبْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَمَحْوُ اَثَرِهٖ انتہی اَللّٰهُمَّ اَرِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَجَنِّبْنَا عَنْ طُرُقِ الْاٰثَامِ ؞

قَالُوا ابۡنُوۡا لَہٗ بُنۡیَانًا فَاَلۡقُوۡہُ فِی الۡجَحِیۡمِ ۞

کہا اونھوں نے اوسکیلیے بناؤ ابراہیم کے لیے عمارت یعنی ہاں آگ بہت سی جمع کرو واللہ اعلم پس ڈالو اوسکو بہت سی آگ میں ❊ فتح ❊ تفسیر عمارت یعنی ایک گھیر سا پتھروں کا چنو اور اوسمیں لکڑیاں بھر دو اور دہکاؤ اوسمیں آگ پس جب دہکنے لگے تو ڈالدو اسکو آگ دہکتی میں پس اونھوں نے ایک چاردیواری پتھروں کی تیس گز کی اونچی اور بیس گز کی چوڑی بنا کر لکڑیوں سے بھری اور جب دہکنے اور بھڑکنے لگی آگ تو ابراہیم کو اوسمیں ڈالدیا حق تعالی نے اوسکو اونپر گلزار کر دیا چنانچہ سورۂ انبیا میں بیان اسکا گذرا ❊ معالم ❊ بحر ❊ کہا سدی نے پس قید کیا کفار نے ابراہیم کو ایک گھر میں اور جمع کیں اونکے لیے لکڑیاں یہاں تک کہ اگر عورت بیمار ہوتی تھی تو کہتی تھی اگر عافیت دیگا مجکو اللہ تو جمع کرونگی میں لکڑیاں ابراہیم کے جلانے کے لیے پس جب جمع کیں اونکے لیے لکڑیاں بہت سی اور خوب دہکائی آگ یہاں تک کہ اگر جانور گذرتا تھا اوسپر تو جل جاتا تھا شدت لپٹ اوسکی سے اور زیادتی حرارت اوسکی سے پس قصد کیا اونکے ڈالنے کا پس اوٹھا کر رکھا اونکو عمارت کے سر پر یعنی بلندی پر پس اوٹھایا ابراہیم نے سر اپنا طرف آسمان کے پس کہا آسمان اور زمین اور پہاڑوں اور فرشتوں نے ای رب ہمارے ابراہیم جلایا جاتا ہے تیری راہ میں پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں خوب جانتا ہوں حال اوسکا اور اگر وہ تمکو پکاریگا تو پس تم اوسکی مدد کرو

ادسکو اور کہا ابراہیم ؑ نے جسوقت کہ اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْوَاحِدُ فِی السَّمَاۤءِ وَاَنَا الْوَاحِدُ
فِی الْاَرْضِ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَّعْبُدُكَ غَیْرِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ یعنی یا آلہی تو ایک ہی آسمان مین
اور مین ایک ہون زمین مین یعنی تیری بندگی کرنے مین نہین ہی زمین مین کوئی کہ عبادت کرے تجکو غیر میرے بس ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز وہ پس
حکم فرمایا اللہ تعالی نے آگ کو یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ یعنی ای آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم ؑ پر درمنثور

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ۝

پس قصد کیا کفار نے ساتھ اوسکے بدخواہی کا پس کیا ہمنے اونکو زیر تر فتح پھر چاہنے لگے وسے بڑا او پھر ہمنے ڈالا اونہی کو نیچے موضح
تفسیر یعنی بدخواہی کی تھی ابراہیم ؑ کی کہ ڈالا اونکو آگ مین تو کہ ہلاک ہو جاوین پس اللہ تعالی نے اونکو مقہور و ذلیل کیا کہ نکلے
ابراہیم آگ سے صحیح سلامت مدارک

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝

اور کہا ابراہیم ؑ نے کہ تحقیق مین جانیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے راہ دکھاویگا مجکو یعنی اوس جگہہ کی کہ رضا ہی پروردگار
ہمارے کی ہو فتح اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ مجکو راہ دیگا موضح تفسیر جانیوالا ہون الخ یعنی
ہجرت کرنیوالا ہون اپنے رب کی طرف اور معنی یہ ہین کہ مین ہجرت کرتا ہون دار الکفر سے اور جاتا ہون اپنے رب کی مرضی کی جگہہ کہا
یہ جب کہ نکلے آگ سے اور باپ نے انکو گھر سے نکالدیا بادشاہ کی خاطر سے جیسے کہ کہا اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ راہ دکھاویگا مجکو یعنی
اوس جگہہ کی کہ مجکو وہان کے جانے کا حکم کیا اور وہ شہر شام تھا پس جب اپنے وطن سے نکل کر متوجہ شام کی طرف ہوئے تو درمیان راہ
مین ہاجرہ ہاتھ لگین حضرت سارہ کے کہ بیوی ابراہیم ؑ کی تھین اور سارہ نے ہاجرہ کو ابراہیم ؑ کے تئین بخشا ابراہیم ؑ نے دعا کی فرزند ہونے کی پس کہا معالم

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۝

ای پروردگار عطا کر مجکو یعنی فرزند صالحون سے پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھ ایک لڑکے بردبار کے فتح ای رب بخش مجکو
کوئی نیک بیٹا پھر خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو ہوگا تحمل والا موضح تفسیر بشارت متضمن ہی تین باتون کو
ایک تو یہ کہ فرزند مرد ہوگا دوسرے یہ کہ وہ پونہچیگا عمر حلم کو اسلیے کہ لڑکا نہین وصف کیا جاتا ہی ساتھ حلم کے اور تیسرے یہ کہ وہ حلیم یعنی
بردبار ہوگا اور اونکے حلم سے کونسا حلم بڑا ہوگا کہ جب اونکے باپ نے اونکے ذبح کرنے کا ذکر کیا اونکے آگے تو کہا اونھون نے سَتَجِدُنِیْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی پاویگا تو مجکو اگر چاہا ہی خدا نے صبر کرنے والون مین سے پھر مستعد ہوئے اپنے ذبح کروانے کے لیئے مدارک

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

پس جب پونہچا وہ لڑکا اوس سن کو کہ سعی کر سکے ہمراہ والد اپنے کے کہا ابراہیم ؑ نے ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا
ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکھہ تو کیا چیز تیری خاطر مین پہونچتی ہی کہا ای باپ میرے کر ڈال جو کچھہ حکم کیا جاتا ہی تجکو پاویگا
تو مجکو اگر چاہا ہی اللہ نے صبر کرنے والون سے فتح پھر جب پونہچا اوسکے ساتھ دوڑنے کو کہا ای بیٹے مین دیکھتا ہون خواب مین
کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھہ تو تو کیا دیکھتا ہی بولا ای باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہی تو مجکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا موضح
تفسیر سعی کر سکے سن سعی کا وہ عمر ہی کہ اوسوقت مین کام مردون کا سا کر سکے اور عمر اسمٰعیل ؑ کی اسوقت مین تیرہ برس
کی تھی اور موجب ایک قول کے معنی سعی کے چلنے کے ہین یعنی چلنا ہمراہ باپ اپنے کے منا وغیرہ تک ہی اور یہ مساعدت کرتا ہی اوس

ح
فلما بلغ معه السعی
ای بلغ ان یسعی معه فی اعماله
و اشتغاله و حوائجه
لا یتعلق ببلغ لاقتضائه
بلوغهما معا حد السعی
و السعی لان صلة المصدر
لا تتقدم علیه فبقی ان
یکون بیانا کانه لما قال
فلما بلغ السعی ای الحد الذی
یقدر فیه علی السعی قیل
مع من قال مع ابیه
کان اذ ذاک ابن
ثلث عشرة سنة ۱۲ مدارک

تو کہ کر سات برس کا کہا ہی اور بحسب ایک قول کے معنی سعی کے عمل و عبادت اللہ ہی اور وہ حد بلوغ ہی اور تری رای سے ہی
یعنی رای تیری کیا تقاضا کرتی ہی بطور مشاورت کے یہ پوچھنا رویت مین سے اور مشورہ اوسنے اسلیے نہین کیا کہ اوسکے مشورے اور رای پر
عمل کرین ولیکن اسلیے پوچھا کہ تا معلوم ہو کہ آیا جزع کرتے ہین یا صبر ✤ بصبر ✤ مل ✤ شعر چون خلیل اللہ قربان کرو اٗ
جان خود را نیز با صد جد و کد ✤

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

پس جب مطیع ہوئے دونون حکم الٰہی کے اور باپ نے پچھاڑا فرزند کو پیشانی کے بل آواز دی ہمنے ابراہیم کو کہ ای ابراہیم تحقیق سچ
کر دکھایا تو نے خواب کو تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو ✤ فتح ✤ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا اوسکو ماتھے کے
بل اور ہمنے اوسکو پکارا یون کہ ای ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو ✤ مو ✤ تفسیر ✤
یعنی جیسے درگذر کیا ہمنے ذبح ہونے فرزند تیرے سے ایسے ہی بدلہ دیتے ہین ہم اونکو کہ خوب اطاعت کرتے ہین ہماری کہا مقاتل نے
کہ بدلا دیا اللہ نے ابراہیم کو بسبب خوب اطاعت کرنے اوسکی کے یہ کہ درگذر کیا ذبح ہونے فرزند اوسکے سے ✤ معا ✤ پیشانی کے بل
تا موہنہ سامنے نظر نہ آوے بیٹے کا کہ محبت جوش کرے کہتے ہین یہ بات بیٹے نے سکھائی آگے اللہ نے نہین فرمایا کہ کیا گذرا یعنی کہنے
مین نہین آتا جو حال گذرا اوسکے دل پر اور فرشتون پر ہم اسی طرح جزا دیتے ہین نیک کارون کو یعنی ایسے مشکل حکم کر کر آزماتے ہین پھر اونکو
تھام رکھتے ہین تب درجے بلند دیتے ہین ✤ مو ✤

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝

تحقیق یہ ماجرا امتحان ظاہر ہی اور عوض اوسکے دیا ہمنے ایک دنبہ مہیا واسطے ذبح کے بڑے جُثّے کا ✤ فتح ✤ بیشک یہی ہی
صریح جانچنا اور اوسکا بدلہ دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا ✤ مو ✤ تفسیر ✤ وہ دنبہ ابلق و سینگدار تھا اور جاننا چاہیے
کہ دونون اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کا اتفاق ہی اسپر کہ جس لڑکے کے ذبح کرنے کا حکم ہوا تھا ابراہیم کو وہ اسحٰق تھے اور علمای مسلمین
نے اختلاف کیا ہی اسمین پس کہا ایک جماعت نے کہ وہ اسحٰق ؑ تھے اور قصہ شام مین تھا کہ جب ابراہیم ؑ نے رب ہب لی دعا کی اور خوشخبری فرزند
کی پائی کہا ھو اذاً للہ ذبیح یعنی چونکہ وہ فرزند پیدا ہوگا اللہ کے نام پر ذبح کیا جاویگا پھر جب اسحٰق ؑ پیدا ہوئے اور حد سعی یعنی کار بار کی عمر کو
پہنچے تو خواب مین سنا اوف بنذرک یعنی پوری کر اپنی نذر بس اس سبب سے حکم خدا کا ابراہیم ؑ کو بیٹے کے ذبح کرنیکا ہوا تھا اور بعد خواب کے
ابراہیم ؑ نے اسحٰق کو کہا آؤ تا کہ اللہ قربانی کرین ہم اور رسی اور چھری لیکر دونون روانہ ہوئے جب کہ پہاڑون کے درمیان مین پہنچے تو بیٹے نے
پوچھا کہ ای باپ میرے قربانی تیری کہان ہی کہا ابراہیم ؑ نے انی اری فی المنام انی اذبحک الخ اور اور جماعت مفسرین کی اسپر ہین کہ ذبیح
اسمٰعیل ہین اور دونون قول رسول علیہ السلام سے بھی روایت کیے گئے ہین اور دلیل فرقۂ اول کی یہ ہی کہ ذبیح وہی بشر ہی یعنی جسکے
پیدا ہونے کی بشارت دی تھی اوسی کو ذبح کرنے کو لے گئے تھے جیسے کہ اوپر کی آیتون سے سمجھا گیا اور بشارت اسحٰق ہی کے حق مین
ہوئی ہی جیسے کہ فرمایا فبشرنٰھا باسحٰق یعنی خوشخبری دی ہمنے سارہ کو اسحٰق ؑ کے پیدا ہونے کی اور دلیل دوسرے فرقے کی یہ ہی کہ بشارت
اسحٰق کے پیدا ہونے کی بعد قصۂ ذبح کے ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وبشرنٰہ باسحٰق نبیا یعنی خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو
اسحٰق کے پیدا ہونے کی کہ پیدا ہوگا اسحال مین کہ مقدر ہی نبی ہونا اوسکا چنانچہ یہ جملہ ان آیات کے مابعد مین آویگا پس دلالت کیا اسپر کہ
مبشر غیر ذبیح ہوسکے ہی اور بھی سورۂ ہود مین فرمایا فبشرنٰھا باسحٰق ومن وراء اسحٰق یعقوب یعنی پس بشارت دی ہمنے

سارہ کو اسحق کے پیدا ہونے کی اور پیچھے اسحق کے یعقوب ع کی اور یہ بشارت بیٹے اور پوتے کے پیدا ہونے کی ہی پس جس بیٹے سے کہ فرزند ہونے والا تھا کیونکر اوسکے ذبح کا حکم ہوتا اور یہ بھی دلیل ہی کہ دونون سینگ دنبے ذبح کیے گئے کے بیت اللہ کے دروازے پر ٹنگے تھے عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے زمانے مین جلے اور وہ اولاد اسمعیل ع کے تصرف مین تھے اور یہ بھی منقول ہی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک شخص سے کہ یہود کے علما مین سے تھا اور اسلام لایا تھا اور نیک بخت تھا پوچھا کہ کونسا بیٹا ابراہیم کا مذبوح تھا کہا اسمعیل تھا اور یہود بھی جانتے ہین لیکن بسبب حسد کرنے کے عرب پر ظاہر نہین کرتے اور محمد بن اسحق وغیرہ کہتے ہین کہ ابراہیم ع نے ہاجر کو مکے مین چھوڑا تھا اور اسمعیل وہین نشو و نما پاتے تھے اور ابراہیم جب چاہتے کہ ہاجر اور اسمعیل کو دیکھین تو شہر شام سے براق پر سوار ہوتے اور صبح کا کھانا مکے مین کھاتے اور ملاقات انکی کرکے پھر شہر شام کو رجوع کرتے اور رات کو اپنے اہل کے پاس شام مین آ رہتے اور زمین انکے براق کے قدمون مین سمٹتی جاتی تھی یہان تک کہ اسمعیل ع سن سعی کو پہونچے شب ترویہ مین کہ آٹھوین ذی الحجہ کو کہتے ہین ابراہیم ع نے خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ خدا تعالی تجکو تیرے بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم کرتا ہی اور جب صبح ہوئی تو تمام روز فکر مین رہے کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی یا شیطان کی طرف سے اسلیے اوس دن کو ترویہ کہتے ہین اور جب نوین شب ہوئی تو پھر وہی خواب دیکھا نوین کی صبح کو جو اوٹھے تو پہچانا کہ امر الٰہی ہی اسلیے روز عرفہ نام ہوا اوسکا پھر دیکھا مثل اسی کے تیسری رات مین پس قصد کیا اسمعیل کے نحر یعنی ذبح کرنے کا پس نام رکھا گیا اوسدن کا یوم النحر پھر تقدیر جب یقین ہوا ابراہیم ع کو اسمعیل ع سے یہ ماجرا ظاہر کیا اونھون نے بھی تسلیم کیا روز نحر کے یعنی دسوین ذی الحجہ کو ابراہیم رسّی اور چھری اور اسمعیل ع کو ہمراہ لیکر منا کو گئے اور اونکو زمین پر لٹایا اسمعیل ع نے کہا ای باپ میرے مجکو مضبوط باندھو تا تڑپون نہین اور کپڑے اپنے مجھسے الگ کر لو تا میرے خون کی چھینٹ اوس پر پڑے اور میرے ثواب کو ناقص نکرے اور میری ماں اوسکو دیکھ کر غم مین نہ پڑے اور چھری کو خوب تیز کر لو تو جلدی سے میرے حلق پر چلانا تا موت آسان ہو اور جب میری ماں پاس جاؤ تو میری طرف سے سلام پونہچانا اور اگر مناسب جانو تو میرا کرتہ میری ماں کو سونپنا تا اوسکو تسلی اوس سے ہوتی رہے ابراہیم ع نے ایسا ہی کیا اور دونون صاحب روتے جاتے تھے پھر ابراہیم ع نے چھری اونکے حلق پر پھیری کچھہ کاٹا دو تین بار چھری کو تیز کرتے تھے پتھر پر اور حلق پر پھیرتے تھے چھری سے کچھہ نہ کٹتا تھا بسبب مانع کے قدرت الٰہی سے کہ گردن مثل تختے تانبے کے ہو گئی تھی اسمعیل ع نے کہا ای باپ میرے موہنہ میرا زمین کی طرف کر کہ تو میرا موہنہ دیکھکر رحم کرتا ہی مبادا وہ رحم درمیان میرے اور درمیان امر خدا کے حائل ہو اور مین بھی چھری کو دیکھکر جزع فزع نکرون ابراہیم ع نے ایسا ہی کیا کہ اسمعیل ع کو پیشانی کے بل لٹاکر چھری اونکی گدّی پر پھیری چھری اولٹ گئی اور حق تعالی کی طرف سے ندا آئی یٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا اور بعضون نے کہا ہی کہ خواب مین بھی یہی سب معاملے دیکھے تھے بہانا خون کا بیٹے سے ندیکھا تھا اور اوس سب کو بجا لائے تصدیق خواب کی حاصل ہوئی اور سوا اسکے اپنی طرف سے انھون نے سعی و کوشش کی ذبح کرنے مین جیسے کہ ذبح کرنے والا کرتا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا اونکو جس طرح کہ بچایا اور یہ قدح نہین کرتا ہی فعل ابراہیم مین اور بعد سننے اوس آواز کے دیکھا کہ جبرئیل ع ایک دنبہ لائے اور کہا یہ فدا یعنی بدلہ بیٹے تیرے کا ہی اسکو ذبح کر اور بیٹے کو چھوڑ دے اور وہ دنبہ عظیم الجثہ اور فربہ تھا اور یہی سنت ہی قربانیون مین اور روایت کیا گیا ہی کہ حضرت ابراہیم ع نے جب ذبح کیا اوسکو کہا جبرئیل ع نے اللّٰهُ اَکۡبَرُ اللّٰهُ اَکۡبَرُ پھر ذبیح نے یعنی حضرت اسمعیل ع نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ پھر کہا ابراہیم ع نے اللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ پس باقی رہی یہ سنت جانور کے ذبح کرنے مین اور دلیل پکڑی ہی ابوحنیفہ رح نے ساتھ اس آیت کے اوس شخص کے حق مین کہ نذر کرے ساتھ ذبح کرنے فرزند اپنے کے یہ کہ لازم آتا ہی اوسکو ذبح کرنا بکری کا اور ابن عباس سے منقول ہی کہ یہ دنبہ وہ تھا کہ تقرباً لائے تھے اوسکو ہابیل کہ جو بیٹے تھے حضرت آدم ع کے پس قبول کیا گیا اون سے اور وہ جنت مین چرتا تھا یہان تک کہ حضرت اسمعیل کے بدلے مین دیا گیا اور اگر اسمعیل ع ذبح کیے جاتے تو ہوتا بیٹے کا ذبح کرنا سنت اور ذبح کیا کرتے لوگ اپنے بیٹون کو انتہی پس اوس دنبے کو منحر مین لاکر ذبح کیا اور منقول

ف ۱ سر دنبہ مین اسکو بلکہ سر سے انبیا اور اولیا سے پیغمبر اور حسین سر مین بسبب و دیگر ...

ف ۲ سنہ ... یعنی ترویہ

ف ۳ یعنی روایت سے ...

ف ۴ ... نہین

ف ۵ ... اور بعض روایات مین یہ بھی ہی کہ منقول ہی کہ اسمعیل نے اپنے باپ سے کہا تھا ای باپ میرے پیشانی میری اوپر درمیان دونون ... دونون مین ...

اکثر مفسرون کے چالیس برس وہ دنبہ جنت مین چرا تھا اور بزرگ جثہ تھا اسلیے اوسکو عظیم کہا یا اس سبب سے عظیم کہا کہ خدا کے پاس سے
آیا تھا یا اس سبب سے کہا کہ ثواب عظیم ملا اوسکے ذبح کرنے سے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ جب ابراہیم ؑ نے وہ خواب دیکھا تو
شیطان نے بصورت مرد حضرت اسمٰعیل کی ماں کے پاس آکر کہا جانتی ہی تو کہ تیرے بیٹے کو کہاں لیے جاتا ہی ابراہیم اونکی ماں نے کہا
کہ لکڑیون کے لانے کے لیے لیے جاتا ہی شیطان نے کہا قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی اونکی ماں نے کہا کہ ابراہیم اوسکو دوست رکھتا ہی ایسا نہوگا
شیطان نے کہا ابراہیم گمان رکھتا ہی کہ یہ حکم خدا کا ہی اونکی ماں نے کہا اگر حکم خدا کا ہی تو اطاعت اوسکی بہت ہی خوب ہی شیطان اوس سے مایوس ہوکر
باہر آیا اور اسمٰعیل ؑ کے پاس آکر کہا کہ جانتا ہی تو کہ باپ تیرا تجکو کہاں لیے جاتا ہی اسمٰعیل ؑ نے کہا لکڑیون کے لانے کے لیے جاتا ہون مین
شیطان نے کہا نہ قسم خدا کی ذبح کرنے کے لیے لیے جاتا ہی ابراہیم جب اسمٰعیل ؑ نے کہا کیا سبب ہی شیطان نے کہا کہ ابراہیم یہ گمان رکھتا ہی کہ خدا نے
اسکا حکم کیا ہی اسمٰعیل ؑ نے کہا اگر اسی طرح ہی سمع وطاعت ہی یعنی جی جان سے مانا مینے حکم اوسکا شیطان اونسے بھی مایوس ہوکر ابراہیم ؑ
کے پاس آیا اور کہا ای شیخ کہاں جاتا ہی تو ابراہیم ؑ نے کہا کہ ایک کام کے لیے جاتا ہون مین شیطان نے کہا کہ جانتا ہون مین کہ شیطان نے
خواب مین تجکو حکم کیا ہی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے تو ابراہیم ؑ نے کہا دور ہو ای دشمن خدا کے کہ ہم حکم خدا سے باز نہین رہنے کے شیطان سب سے مایوس ہوکر
نا امید و ذلیل ہوکر پھرا اور آل ابراہیم کو حق تعالی نے محفوظ رکھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شیطان اول بار جمرۂ عقبہ کے پاس ابراہیم ؑ پر
ظاہر ہوا اوسکو سات سنگریزے مار کر ہانکا پھر جمرۂ وسطی کے پاس پیش آیا پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا پھر جمرۂ کبری کے پاس پیش آیا
پھر سات سنگریزون سے مار کر ہانکا اور وہی سنت قیامت تک جاری ہی کہ حاجی تینون جمرون پر سنگریزے مارتے ہین ؂ ص ؂ معا بحـ
اور ظاہر تر یہ ہی کہ ذبیح اسمٰعیل علیہ السلام تھے اور یہ قول ابی بکر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ایک جماعت کا تابعین مین سے ہی رضی اللہ عنہم اور اوسی سے
بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انا ابن الذبیحین یعنی مین بیٹا دو ذبیحون کا ہون پس ایک تو اونمین سے جد آنحضرت کے اسمٰعیل
تھے اور دوسرے باپ آنحضرت کے عبد اللہ اور یہ ذبیح یون کہلائے کہ عبد المطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر میرے ہان دس بیٹے ہونگے تو ذبح کرونگا آخری بیٹے کو
تقرّبا اور ہوئے عبد اللہ آخری پس اونکے فدیے مین سو اونٹ دیے اور اصمعی سے ہی کہ اونھون نے کہا پوچھا مینے ابو عمرو بن العلاء سے حال ذبیح کا پس کہا
ای اصمعی کہان گئی ہی عقل تیری اسحق کہان تھے مکے مین نہین تھے مگر اسمٰعیل اور انھون ہی نے بنایا خانہ کعبہ اپنے باپ کے ساتھ اور منحر یعنی
جگہہ ذبح کی مکے مین ہی چنانچہ منقول ہی کہ انکو جو ذبح کرنے کو لٹایا تھا وہ جگہہ نزدیک صخرہ کے تھی کہ جو منا مین ہی اور علی اور ابن مسعود اور عباس
اور ایک جماعت تابعین سے ہی راضی ہوا اللہ اونسے کہ ذبیح اسحق ؑ تھے اور دلالت کرتا ہی اسپر خط یعقوب علیہ السلام کا کہ یوسف ؑ کو لکھا تھا اس طرح
من یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ؂ ص ؂ جنکے ذبح کا حکم ہوا تھا وہ اسمٰعیل تھے
یا اسحق دونون قول آئے ہین ؂ جلا ؂

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

اور چھوڑی ہمنے ابراہیم پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جیو ابراہیم پر اسی طرح یعنی جیسے دی ہمنے ابراہیم کو جزا دیتے ہین ہم نیک کارون کو ؂ فتح ؂
اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی ابراہیم پر ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو ؂ موضح ؂

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝

تنبیہ نافعہ

تحقیق ابراہیم بندون ہمارون ایماندارون سے تھا ؂ فتح ؂ وہ ہی ہمارے بندون ایماندار مین ؂ موضح ؂ تنبیہ ؂ سبحان اللہ
اللہ کے اچھے بندے ایسے ہوتے ہین کہ اوسکے حکم سے جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین ہزاران ہزار آفرین اوس باپ اور بیٹے پر اور اونکی
مان پر کہ باپ نے تو وہ کام کیا کہ بہت ہی مشکل ہی ہر کسی سے ہونا اوسکا کہ لخت جگر کو اوسکی راہ مین نثار کرنا ٹھہرایا کون اپنے بیٹے کو اپنے

ہاتھ سے ذبح کرتا ہی پھر بیٹے کا صبر وسعادتمندی دیکھیے کہ کس طرح اونھونے کہنا مانا پیغمبران کو دیکھیے کہ وہ بھی راضی برضاء حق ہین پس معنی ایمان کے یہی ہین کہ اللہ کی محبت وحکم کے آگے سبکو ہیچ جانے اور اوسکی راہ مین جان ومال نثار کرے نہ اپنی خواہش کا تابع ہونا اور اوسکی خواہش کا فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو کہ وہ دین وشریعت ہی اب دیکھا چاہیے کہ ایک تو ایسے بندے تھے کہ ایسا ضرر اپنا قبول رکھا کہ جان تک دینے مین دریغ نکیا اور ایک ہم نالائق ہین کہ سراسر ہمارے دارین کے فائدے کی بات ارشاد ہوتی ہی اور نہین عمل مین لاتے مثلاً فرمایا ہی اللہ تعالی نے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ یعنی بلاشبہ اسراف کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین پس خیال کیا چاہیے کہ شادی غمی وغیرہ مین اسراف کرکر شیطان کے بھائی بننا قبول اور اسکو ترک کرکر فائدۂ دارین حاصل کرنا نہین منظور کیا اولٹی سمجھہ ہی ویسے ہی خراب بھی ہوتے ہین جو ذرہ بھی ذہن لگاویگا اس بات کو سمجھہ لیگا **شعر** ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہی کفایت ٭ نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا ٭ پس عاقل کو چاہیے کہ ہر نوع رضاء مولی کو مقدم رکھے اور یہ بات جبھی ہوتی ہی کہ اپنے نفس کو مار کر خاک کردے پھر سب کچھہ بن پاتا ہی اور اپنے مولی کے ہان بڑا رتبہ پاتا ہی **شعر** خاکساری سے ابھی تو دربدر ہون ٭ کشتہ ہو کر خاک ہو جاؤن تو پھر اکسیر ہون ٭

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اور خوشخبری دی ہمنے ابراہیم کو اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین ٭ **فت** اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحٰق کی جو نبی ہوگا نیکبختون مین ٭ **موق**

تفسیر ٭ معلوم ہوا وہ پہلی خوشخبری اسمٰعیل کی تھی اور سارا قصہ ذبح کا اونھین پر تھا یہود کہتے ہین ذبح کیا اسحٰق کو لیکن خلاف ہی اسحٰق کی خوشخبری کے ساتھہ خبر ہی یعقوب کی یہ سورۂ ہود مین ہو چکا اور خبر ہی نبی ہونے کی یہ سنکر حضرت ابراہیم نہ پوچھتے کہ ابھی دونون باتین ظہور مین نہین آئین ذبح کیونکر ہوگا ٭ **فائدۂ مو** ٭ پس جنھونے ٹھہرایا ذبیح اسمٰعیل کو اونھونے یہ معنی کہے کہ بشارت دی ہمنے بعد اس قصے کے اسحٰق نبی کے پیدا ہونے کی طاعت کے بدلے مین اور جنھونے ذبیح ٹھہرایا ہی اسحٰق کو کہا اونھونے کہ بشارت دی ہمنے ابراہیم کو اسحٰق کی نبوت کی روایت کی یہ عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا بشارت دی اسحٰق کی دو بار ایک تو جب پیدا ہوئے اور ایک جب نبی کیے گئے ٭ **معا** ٭

ع ۳ / ۳۹ **وَبٰرَکْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝**

اور برکت بھیجی ہمنے ابراہیم پر اور اسحٰق پر اور اون دونون کی اولاد مین سے بعضے نیک کار ہین اور بعضے ستم کرنے والے آشکارا ہین اپنے پر ٭ **فت** اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحٰق پر اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح ٭ **مو**

تفسیر ٭ اور برکت بھیجی الخ یعنی ان دونون پر اوتارین ہمنے برکتین دین و دنیا کی اور بعضونے کہا کہ یہ مراد ہی کہ برکت اوتاری ہمنے ابراہیم پر اوسکی اولاد مین اور اسحٰق پر یہ کہ نکالے ہمنے اوسکی صلب سے ہزار نبی اول اونکے یعقوب ہوئے اور آخر اونکے عیسی علیہما السلام اور نیک کار ہین یعنی مومن اور ستم کرنے والے ہین یعنی کافر ہین یا احسان کرنے والے ہین لوگون پر اور ظالم ہین اپنے نفس پر بسبب بڑھ جانے کے حدود شرع سے اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ اچھے اور برون کے افعال نہین جاری ہوتے ہین بعلاقہ نطفہ اور قرابت کے پس کبھی جنتے ہین نیک بدون کو اور بد نیکون کو اور تنبیہ ہی اسپر کہ برائی ہونی پچھلون مین نہ گنے گئے عیب و نقصان اگلون کے بلکہ آدمی عیب کیا جاتا ہی بسبب بدفعلی اپنی کے اور عذاب کیا جاتا ہی اوس چیز پر کہ صادر ہوئی اوس سے نہ اوس چیز پر کہ پائی جاوے اصل یا فرع اوسکی سے ٭ **معا** ٭ یہ دونون کہا دونون بیٹون کو دونون سے بہت اولاد پھیلی اسحٰق کی اولاد مین نبی گذرے بنی اسرائیل اور اسمٰعیل کی اولاد مین عرب جنمین ہمارے پیغمبر ہوئے ٭ **مو** ٭ اوپر فرمایا تھا کہ ہمنے لوگون مین ڈرانے والے یعنی انبیا بھیجے پس دیکھہ کہ کیسا انجام ہوا ڈرائے گیون کا اوسکے بعد حضرت نوح وغیرہ علیہم السلام کا کہ ڈرانے والے تھے اور اونکی امت کا کہ کچھہ ڈرائے گئے تھے حال بیان فرمایا اوسی کا تتمہ یہ آگے بیان ہوتا ہی

ف
قوله نبیا حال مقدرة من
اسحق والایة بتقدیر مضاف
محذوف ای وبشرناه بوجود
اسحق نبیا ای بان یوجد
مقدرة نبوته فالعامل فی
الحال العوامل فعل البشارة من
الصلحین حال ثانیة وورودها علی
سبیل الثناء لان کل نبی لابد ان یکون
من الصلحین ۱۲ جل

پوشیدہ رکھتا تھا اوسنے خلاصی دلوائی تھی اوسکے ہاتھہ سے تین سو نبیون کو کہ چاہتی تھی وہ قتل کرنا اون ہر ایک کا جب وہ نبی ہوتے تھے
سواے اونکے کہ جنکو قتل کیا اور تھی وہ عورت بدکار اور اوسنے سات بادشاہ بنی اسرائیل سے نکاح کر کر از راہ مکر کے قتل کیا تھا اور تھی وہ
بڑی عمر کی کہتے ہین کہ ستر بچے جنے تھے اور اجب بادشاہ کے ہمسایے مین ایک مرد صالح مزدکی نام رہتا تھا اور وہ ایک باغچہ بادشاہ کے
محل کیطرف رکھتا تھا کہ وہی اوسکی وجہ معاش تھا اوسکی آبادی اور تعمیر اور ترمیم مین مصروف رہتا تھا پس بادشاہ اور بیوی اوسکی اپنے
محل مین بیٹھکر اوپر سے سیر اوس باغچے کی کرتے اور کھاتے اور پیتے اور قیلولہ کرتے دونون اوسمین اور بادشاہ ساتھہ اوس مرد ہمسایہ مزدکی
نام کے احسان و مہربانی کرتا اور عورت بادشاہ کی ازبیل نام حسد کرتی تھی اوسپر بسبب اوس باغچے کے اور چاہتی تھی کہ اوسکو مار ڈالے اور
اوسکے باغچے کو از راہ غصب کے لے لے اسلیے کہ سنتی تھی لوگون کو کہ بہت کرتے ہین ذکر اوسکا اور تعجب کرتے ہین اوسکی آراستگی
وخوبی سے اور بادشاہ اوس ارادے سے اوسکو منع کرتا رہتا تھا پس نہین پڑ سکتا تھا اوسپر ہاتھہ اوسکا تا آنکہ ایکبار بادشاہ کو سفر
دور ودراز درپیش آیا اپنی عورت کو بموجب عادت اپنی کے خلیفہ رعیت پر کیا اور آپ سفر کو نکلا بادشاہ کی بیوی نے بادشاہ کے سفر دراز کو غنیمت
جانکر کتنے ایک آدمیون کو مقرر کیا کہ جھوٹی گواہی دین اس بات کی کہ مزدکی نے بادشاہ کو برا کہا ہی اور حکم اوسوقت مین یہ تھا کہ جو کوئی بادشاہ کو
برا کہے اور گواہون سے ثبوت اوسکا ہو تو اوسکو قتل کرتے تھے پس سامنے بلایا اوس عورت نے مزدکی کو اور کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہی کہ تو بادشاہ کو
برا کہتا ہی پس انکار کیا مزدکی نے اسکا پس بلائے اوسنے گواہ اور گواہی دی اونھون نے اسپر جھوٹی پس حکم کیا اوسنے اوسکے قتل کا اور
لے لیا باغچہ اوسکا اور جب بادشاہ سفر سے پھر آیا تو اوسکی بیوی نے مزدکی کے قتل کرنے کی خبر دی بادشاہ نے کہا کہ خوب نکیا تو نے فلاح نہین
پاوینگے ہم اپنے مین بسبب حق ہمسائگی کے اوسکے ساتھہ احسان کرتا تھا اور تو نے ایسا معاملہ کیا اوسکی بیوی نے غصے مین آکر کہا کہ مینے بے
حکم تیرے کے حکم کیا اور تیرے لیے بدلا لیا اور تو یہ کہتا ہی اوسنے کہا کہ حق ہمسائگی کا نہ نگاہ رکھا تو نے عورت نے کہا خیر اب تو ہوا جو
کچھہ کہ ہوا حاصل یہ کہ غضب الٰہی بسبب قتل کرنے اوس مظلوم کے جوش مین آیا اور حضرت الیاس عم کو وحی بھیجی کہ بادشاہ کو اور اوسکی بیوی کو غضب
الٰہی کی خبر بسبب قتل کرنے اوسکے ولی کے پہونچاوین کہ اگر توبہ نکرینگے اور باغچہ مزدکی کا اوسکے وارثون کو نہ پہونچاوینگے تو اجب اور
اوسکی بیوی کو اللہ تعالیٰ مار ڈالیگا اور مردے اونکے اوس باغچے مین پڑے رہینگے تا آنکہ بدبودار ہو جاوینگے اور گوشت اونکی ہڈیون سے جدا ہو جاوینگے
اور جب الیاس نے یہ خبر بادشاہ کو پہونچائی تو بادشاہ الیاس پر غصے ہوا پھر کہا اے الیاس قسم خدا کی نہین دیکھتا ہون مین تجکو راہ حق پر تو نہین
بلاتا ہی ہمکو مگر باطل بات پر اور نہین دیکھتا ہون مین فلانے اور فلانے کو نام لیا کتنے بادشاہون کا کہ پوجتے تھے بتون کو مگر کہ ہمارے ہی سے حال پر ہین
پھر کھاتے ہین اور چین کرتے ہین ملک رکھتے ہین نہین ناقص کرتے ہین کچھہ اونکی دنیا مین سے کام اونکے کہ جنکو تو باطل کہتا ہی اور اپنے مین ہم کوئی
بزرگی دیکھتے نہین ہین یعنی ہم اونسے بھی زیادہ بزرگ ہین کہ ہم اونکے سے کام چھوڑ دین کہی یہ بات بادشاہ نے اور قصد کیا الیاس کے عذاب
کرنے اور قتل کرنے کا الیاس اوس سے آگاہ ہو کر وہان سے باہر نکل کر بڑے بڑے پہاڑون مین جا چھپے اور بادشاہ پھر بت بعل کو پوجنے لگا
اور الیاس کے تجسس مین پڑا اور الیاس سات برس تک پہاڑون کی گھاٹیون اور غارون مین اوسکے ڈر سے چھپے رہے اور زمین کی
روئیدگیون اور درختون کے پھلون سے قوت بسری کرتے تھے اور بعد سات برس کے امر الٰہی الیاس کے ظاہر ہونے کا پہونچا پس اجب کے
ایک بیٹے کو کہ بہت پیارا تھا اوسکے نزدیک ساری اولاد مین بیمار کیا اسطرح کا کہ اوسکی زندگی سے ناامید ہوئے اور رجوع بعل کے سدنہ یعنی خادمون
کیطرف کی تا شفا اوس لڑکے کی بعل سے چاہین ہر چند اونھون نے دعا وزاری کی کچھہ جواب نپایا اور پہلے اسکے داب وشکایہ تھا کہ چار سو سدنہ
بعل پر مقرر کیے تھے اور اونکو انبیا کہتے تھے اور حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت دی تھی کہ بعل کے اندر داخل ہو کر بولتا تھا اور وہ چار سو سدنہ
اوسکے کلام پر کان رکھکر شیطان کے وسوسون کو سنکر لوگون کو پہونچاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور اسوقت مین کہ بادشاہ کے بیٹے کی شفا کی

استدعا کی حق تعالیٰ نے شیطان سے قدرت داخل ہونے کی اندر بعل کے سلب کی کچھ آواز بعل کے اندر سے نہ آئی لوگون نے بادشاہ سے کہا کہ بعل
تم پر غصے ہی کہ جواب نہین دیتا نواح شام مین اور معبود ہین انبیا کو وہان بھیج تو شاید وہ شفاعت کرین بادشاہ نے پوچھا کہ سبب بعل کے
غصے ہونے کا مجھپر کیا ہی باوجودیکہ مین اوسکو پوجتا ہون اونھون نے کہا اس سبب سے غصے ہی کہ تو نے الیاس کو قتل نکیا اور قصور کیا اوسکے باب مین
کہ سالم چلا گیا حالانکہ وہ منکر تھا تیرے معبود کا بادشاہ نے کہا کہ مین کیونکر اوسکو قتل کرون کہ مکان اوسکا معلوم نہین اور ہاتھ نہین آتا
اور مین اپنے بیٹے کی بیماری مین مشغول ہون اگر اسکو شفا ہو تو الیاس کو تلاش کر کے مار ونگا اور بعل کو راضی کرون پھر بادشاہ نے چار سو انبیا
کو شام کے بتون کی طرف بھیجا تا سوال کرین اونسے یہ کہ شفاعت کرین وہ بادشاہ کی بت سے کہ شفا دے وہ اوسکے بیٹے کو پس گئے وہ یہان تک
کہ جب وہ قریب مکان الیاس کے پونہچے تو اونکو وحی آئی کہ انپر ظاہر ہو کر معارضہ کر اور ڈر نہین کہ مین رعب تیرا اونکے دل مین ڈالونگا اور اونکے شر تجھسے
دفع کرونگا پس الیاس پہاڑون سے اوترے اور اون انبیا سے ملے اور کہا کہ اللہ عزوجل نے بھیجا ہی مجکو تمھاری طرف اور اونکی طرف کہ جنکے پیچھے تمھارے
رہے ہین پس سنو اے قوم رسالت اپنے رب کی تا کہ پونہچاؤ تم اپنے صاحب کو پس پھر جاؤ اوسکی طرف اور کہو کہ خدا فرماتا ہی تمکو اے اجب نہین جانتا تو کہ
معبود بحق مین ہی ہون اور میرے سوا کوئی معبود نہین اور مین معبود بنی اسرائیل کا ہون اور خالق اور رازق اور مارنے والا اور جلانے والا اونکا مین ہی ہون
پس جہل اور کم عقلی تجکو باعث شرک کی ہوئی ہی اور شفا اپنے بیٹے کی غیر میرے سے ڈھونڈتا ہی تو ایسون سے کہ اپنے نفسون کے لیے بھی مالک کسی چیز کے
نہین مگر جو کچھ چاہا ہو مین وہی ہوتا ہی اور پھر ہین قسم اپنے نام کی مین تجکو غصے مین لانے والا ہون بیچ مقدمے بیٹے تیرے کے اور مار ڈالونگا اوسکو بھی
تا کہ جانے تو کہ کوئی نہین مالک ہی اوسکے لیے کسی چیز کا سوا میرے پس جب بادشاہ نے یہ کلام الیاس کا سنا تو مجال جواب دینے کی اپنے مین نہ پائی
اور خوفناک ہو کر بادشاہ کے پاس پھر آئے اور کہا اوس سے کہ الیاس اوترا ہی پہاڑ سے اور وہ شخص دبلا اور لنبا ہی اور بال اوسکے بڑھے ہوئے ہین
اور جلد اوسکی پر بال کھڑے ہین اور اوسپر جبہ ہی بالونکا اور کملی اپنے سینے پر ڈالے ہوئے ہی پس جب ملے ہم اوس سے پڑی ہمارے دلون مین ہیبت
اور رعب اوسکا اور بند ہو گئین زبانین ہماری اور ہم باوجود اس عدد کثرت کے اوس سے کلام نکر سکے اور جواب ندے سکے یہانتک کہ آئے ہم تیرے پاس
پس اجب اپنی زندگی سے بیزار ہوا اور پچاس مکار آدمیون کو مقرر کیا تا مکر و فریب سے الیاس کو اوسکے پاس لاوین اونھون نے پہاڑون مین جا کر
آواز بلند سے کہا کہ اے الیاس ہمپر ظاہر ہو خدا پر اور تجھپر ایمان لائے ہین ہم اور اجب نے اور تمام بنی اسرائیل نے تصدیق تیری کر کر تجکو سلام کہا ہی
اور التجا کی ہی کہ ہمپر صدق کلام تیرا ظاہر ہوا ہمارے درمیان مین آکر ہمکو رہنمائی کر تو تابعدار تمھارے ہووین اور تمھارے فرمانے پر عمل کرین اور باز رہین
اوس چیز سے کہ منع کرو تم ہمکو اور تمکو یہ لائق نہین ہی کہ ہمارے پاس آنے سے باز رہو باوجود ایمان لانے اور فرمان برداری کرنے ہمارے کے
پس آئیے ہمارے پاس اور یہ باتین سب مکر و فریب کی تھین پس جب سنین الیاس نے باتین اونکی تو اونکے دل مین آیا کہ ظاہر ہون اور طمع کی اونکے
ایمان لانے کی اور خوف کیا اللہ کا نہ ظاہر ہونے مین پس الہام کیا الیاس کو اللہ نے کہ توقف کر اور دعا کر تا صدق و کذب انکا ظاہر ہو پس دعا کی
الیاس نے کہ یا الٰہی اگر یہ سچے ہین اس کہنے مین تو حکم فرما مجکو ظاہر ہونے کا طرف اونکے اور اگر جھوٹے ہین تو کفایت کر تو مجکو انکے شر سے
اور پھینک انپر آگ کہ جلادے انکو پس دعا اونکی تمام نہوئی تھی کہ آگ برسی اونکے اوپر سے اور جل گئے وہ سب پس یہ خبر اجب کو اور اوسکی قوم کو پہنچی
پھر بھی باز نہ آیا اپنے ارادہ بد سے اور حیلہ کیا دوبارہ الیاس کے مقدمے مین پس مقرر کی اونکے لیے ایک اور جماعت مانند گنتی پہلون کے اور قوی تر
اونسے اور بڑی حیلہ باز پس آئے وہ یہان تک کہ چڑھے اون پہاڑون کی چوٹیون پر متفرق ہو کر اور آواز دی کہ اے نبی اللہ ہم پناہ مانگتے
ہین ساتھ اللہ کے اور ساتھ تیرے خدا کے غضب و قہر سے بلاشبہہ ہم نہین ہین مانند اون لوگون کے کہ آئے تھے تمھارے پاس پہلے ہمارے وہ
منافق تھے اور آئے تھے تمھارے پاس تا کہ مکر کرین ساتھ تیرے بغیر رضامندی ہماری کے اور اگر جانتے ہم آنا اونکا تو قتل کرتے ہم اونکو اور مدد
کرتے تمھاری پس کفایت کیا تمکو رب تمھارے نے فریب اونکے سے اور ہلاک کیا اونکو اور بدلہ کیا ہمارا اور تمھارا اونسے پس جب سُنی الیاس نے

گھٹنگوا دنکی تو پھر دعا کی پہلی سی پس برسائی اللہ نے اونپر آگ پس جل گئے وہ بھی آخر کو اور تمام اس حالت مین بادشاہ کا بیٹا بلاے
شدید مین تھا اپنی بیماری سے پس جب سنا بادشاہ نے ہلاک ہونا اپنے لوگون کا دوبارہ بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ آپ الیاس کی طلب مین نکلے
لیکن بسبب بیماری بیٹے اپنے کے توقف کیا اور اپنی بیوی کے کاتب کو کہ مومن تھا الیاس کیطرف بھیجا بامید اسکے کہ مانوس ہے اوس سے
الیاس پس اوتر آویگا اوسکے ساتھ اور ظاہر کیا کاتب سے کہ مین ارادہ بد نہین رکھتا ہون الیاس کے ساتھ اور اوس سے اسلیے ظاہر کیا
کہ اطلاع رکھتا تھا اوسکے ایمان کی اور اوسکے ایمان لانے کے سبب سے بادشاہ اوس سے بھی خفا تھا غرضکہ راز اپنا کاتب سے مخفی رکھا بلکہ
اوسپر ایمان لانا اپنا الیاس پر ظاہر کیا اور ایک جماعت رازدانون اپنے کو ہمراہ اوسکے کردیا تا وہ بوقت ظاہر ہونے الیاس کے اوس مومن پر
زبردستی پکڑ کر لے آوین اور اگر اپنی خوشی سے آوے تو متعرض نہون اور کاتب سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہ تمام آفتین یعنی بیٹے کا بیمار ہونا
اور تابعین کا جلنا وغیر ذالک بسبب جھٹلانے ہمارے کے اوسکو اور بسبب دعاے بد اوسکی کے پونہچی ہین اگر اور بددعا کریگا تو یہ بچے ہوئے
بھی باقی نہین رہنے کے پس جا الیاس کے پاس اور خبر دے اوسکو کہ ہمنے توبہ کی ہے پس آوے ہمارے پاس کہ ہمکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہے بغیر
توبہ مین اور رضا رب کی طلب مین اور بتون کے چھوڑنے مین مگر یہ کہ ہو الیاس ہمارے درمیان مین کہ امر کرے ہمکو اور منع کرے ہمکو اور
خبر دے ہمکو اوس چیز کی کہ راضی ہے اوس سے رب ہمارا اور آپ اور قوم اوسکی بت پرستی سے باز رہے تا کہ کاتب بت پرستی کے ترک کرنے کی خبر
الیاس ع کو پونہچاوے اور کاتب سے کہا کہ الیاس کو خبر کر کہ ہمنے چھوڑ دیا ہے اپنے بتون کو کہ جنکو پوجتے تھے اور منتظر ہین کہ تم آنکر اپنے ہاتھ سے
بتون کو جلاؤ اور تباہ کرو اور تھا یہ مکر بادشاہ کا پس گیا کاتب اور جماعت ہمراہی یہان تک کہ پونہچے اوس پہاڑ مین کہ جسمین الیاس تھے
پھر پکارا اوسنے الیاس کو پس پہچانی الیاس نے آواز اوسکی اور بیقرار ہوئے وہ اوسکے ملنے کے لیے کہ مشتاق رہتے تھے اوسکے ملنے کے
پس وحی بھیجی اللہ نے الیاس کو کہ نکل اپنے بھائی نیکبخت کی طرف اور مل اوس سے اور از سر نو عہد و پیمان لے اوس سے پس نکلے الیاس اوسکی طرف
اور سلام علیک کی اوس سے اور مصافحہ کیا اوس سے اور کہا کہ کیا خبر ہے پس کہا اوس مومن نے الیاس سے کہ بھیجا ہے مجھکو تیرے پاس اوس جبار
سرکش نے اور اوسکی قوم نے پھر بیان کیا الیاس سے جو کچھ کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر تو ہمراہ میرے نچلیگا تو مجھکو مار ڈالینگے
دواب جو کچھ فرماؤ بجالاؤن مین اگر فرماؤ تو تمھارے ہی پاس رہون اور اگر فرماؤ تو جہاد کرون اونپر اور اگر فرماؤ تو تمھارا پیغام اونکو پونہچاؤن
اور اگر چاہو تو دعا کرو اللہ تعالی سے یہ کہ نجات دے ہمکو اس غم سے حق تعالی نے الیاس کو وحی بھیجی کہ یہ سب مکر اون جھوٹون کا ہے تو تجکو
گرفتار کرین لیکن اگر یہ مرد بغیر تیرے اونکے پاس جاویگا تو اسکو متہم کر کر مار ڈالینگے کہینگے کہ تو اوس سے ملا اور ساتھ نہ لایا معلوم ہوتا ہے
کہ تو ملا ہوا ہے اوس سے پس تو اسکے ساتھ وہان جا ہم اونکے شر سے تجکو بچاوینگے اس طرح کہ اجب کے بیٹے کو اور زیادہ بیمار کرینگے اور لوگونکو
تمھاری خبر بھی نہین رہنے کی اور جب اوسکے بیٹے کو مین مار ڈالونگا تو تو وہان سے نکلیا نا پس الیاس ہمراہ کاتب کے شہر مین آئے اور اوسی وقت مرض
بادشاہ کے بیٹے کا شدید ہوا اور اجب اور لوگ اوسکے اوس لڑکے کے حال مین مشغول ہوئے یہان تک کہ اوسکا بیٹا مر گیا اور الیاس اونکے شر سے
محفوظ رہکر پھر پہاڑون کی طرف گئے اور جب اجب اور قوم اوسکی اوس لڑکے کے مرنے کے غم و فکر سے فارغ ہوئے اور ہوش مین آئے تو
کاتب سے پوچھا کہ الیاس کہان ہے اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مین تیرے بیٹے کے مرنے مین مشغول رہا اور یہ گمان مجھکو تھا ہی کہ تو قید مین اوسکو
رکھیگا بادشاہ چپ ہو رہا اور کاتب سے متعرض نہوا بعد ازان جب ایک مدت گذری الیاس کو پہاڑون مین تو مشتاق لوگون کے دیکھنے کے ہوئے
اور پہاڑون سے اوتر کر آئے ایک عورت کے پاس کہ بنی اسرائیل مین کی تھی اور وہ ماں تھی یونس بن متی ذی النون کی اور چھ مہینے تک اوسکے پاس
چھپے رہے اور یونس اون ایام مین شیرخوارہ تھے پس وہ عورت الیاس کی بہت خدمت کرتی تھی لیکن چونکہ الیاس ع پہاڑون مین رہ چکے تھے
تنگی مکان اس عورت کے سے بتنگ آکر بعد چھ مہینے کے پھر پہاڑون ہی مین جا چلے گئے یونس ع کی ماں الیاس کے فراق مین غمگین رہتی تھی اور تھوڑے

دونون کے بعد یونس بیٹا اوسکا مرگیا جسوقت کہ وہ چھپا یا اوسکا پس بڑی مصیبت پڑی اوسپر وہ مصیبت زدہ پہاڑون مین الیاس
کی تلاش کے لیے گئی اور بہت تلاش سے الیاس سے ملاقات کی اور کہا کہ تمہارے بعد بسبب مرنے بیٹے کے بڑی مصیبت مین گرفتار ہوئی مین
اور اور بیٹا رکھتی نہین ہون سواے اوسکے پس رحم کر مجہپر اور دعا کر اپنے رب جل جلالہ سے کہ زندہ کر دے بیٹے میرے کو کہ مینے اب تک اوسکو
دفن نہین کیا ہی چادر اوڑہا کر یونہی چھوڑ آئی ہون پوشیدہ لوگون سے پس کہا اوس سے الیاس نے کہ مجکو اسکا حکم نہین ہی مین تو نہین ہون مگر بندہ
مامور کرتا ہون جو کچھ حکم کرتا ہی مجکو رب میرا پس بہت گریہ وزاری کی اوس عورت نے پس مہربان کیا اللہ نے الیاس کے دل کو اوسپر پس کہا اوسنے
اوس سے کہ کب مرا ہی بیٹا تیرا اوسنے کہا کہ سات دن ہوئے ہین پس چلے الیاس اوسکے ساتھ اسمین سات دن اور گذر گئے یہان تک کہ پہونچے
اوس عورت کے مکان پر پس پایا اوسکے بیٹے کو مرا ہوا چودان دن کا پس وضو کیا الیاس نے اور نماز پڑھی اور دعا کی پس زندہ کر دیا اللہ تعالی نے
یونس بن متی کو پس جب وہ زندہ ہوکر اوٹھ بیٹھا تو جلدی سے الیاس اوٹھ کھڑے رہے اوسکو چھوڑ کر اور اپنے رہنے کی جگہہ چلے گئے پس جب بہت ہوئی
نافرمانی اوسکی قوم کی تو بہت تنگ دل و غمگین رہتے الیاس بسبب اسکے بعد سات برس کے اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو اسحال مین کہ وہ خوف
مشقت مین سے تھے کہ ای الیاس تو کیون ایسا غمگین رہتا ہی کیا نہین ہی تو امین میرا وحی پر اور حجت میری زمین میری مین اور برگزیدہ میرا مخلوق میری مین
پس مانگ مجسے کچھ دونگا مین تجکو کہ مین فراخ رحمت والا اور بڑے ہی فضل والا ہون کہا الیاس نے کہ امیدوار ہون اسکا کہ مارے تو مجکو اور
ملا دے مجکو میرے باپ دادون سے کہ مین ملول ہون بنی اسرائیل سے بہت تنگ کیا ہی اونہون نے مجکو پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے الیاس کو کہ یہ دن
ایسا نہین ہی کہ جسمین خالی کرون مین تجسے اور تیرے اہل سے زمین کو آبادی اور آراستگی زمین کی تو بسبب تیرے اور ہم مثلون تیرے ہی کے ہی اگرچہ
تم کم ہو ولیکن اور کچھ مانگ دونگا مین تجکو کہا الیاس نے کہ اگر نہین مارتا ہی تو مجکو تو دے مجکو قدرت کہ بدلہ لون بنی اسرائیل سے کہا اللہ عزوجل نے
کہ کیا چاہتا ہی تو کہ دون مین تجکو عرض کیا الیاس نے کہ قدرت دے مجکو آسمان کے خزانون پر سات برس تک کہ نہ ابر کے اوپر مگر میری دعا سے
اور نہ برسے اونپر ایک بوند مگر میری شفاعت سے کہ وہ تابعدار نہین ہونے کے بدون اسکے فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی
خلق پر ایسی بات کرنے سے اگرچہ ظالم ہون انھون نے چھہ ہی برس کی اجازت چاہی فرمایا کہ مین بہت ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی
بات کرنے سے پھر کہا چار ہی برس کی اجازت ہو فرمایا کہ مین بڑا ہی رحم کرنے والا ہون اپنی خلق پر ایسی بات کرنے سے ولیکن دیتا ہون مین تجکو
لے تو انتقام تین برس تک گردانتا ہون مین خزانے مینہہ کے تیرے ہاتھہ مین کہا الیاس نے کہ مین کیونکر جیونگا فرمایا کہ مسخر کرونگا تیرے لیے ایک جنس
پرند کے جانورون مین سے کہ لے آیا کرینگے تیرے لیے کھانا پانی اور زمین سے کہ جہان قحط نہوگا کہا الیاس نے کہ راضی ہوا مین پس روکا اللہ تعالی نے
مینہہ یہان تک کہ ہلاک ہو گئے مواشی اور جانور سواری کے اور درندے اور درخت اور لوگ بڑی ہی مشقت مین پڑے اور الیاس اپنی حالت
اصلی پر خوش باش رہتے تھے چھپے ہوئے اپنی قوم سے رزق ملتا تھا انکو جہان ہوتے تھے اور اونکی قوم کو یہ معلوم ہوگیا تھا پس جب بو روٹی کی
کسی کے گھر مین آتی تھی تو کہتے تھے کہ داخل ہوئے ہین الیاس اس مکان مین پس تلاش کرتے تھے الیاس کو پس پہونچتی تھی اوس گھر والون کو اونسے
برائی کہا ابن عباس رض نے کہ تین برس تک بنی اسرائیل قحط مین گرفتار رہے پس گذرے الیاس ایک بڑھیا پر پس کہا اوسکو کہ کیا تیرے پاس
طعام ہی اوسنے کہا کہ ہان کچھہ آٹا ہی اور تھوڑا سا زیت پس دعا کی الیاس نے اوسکے لیے اور دعا کی اوسمین برکت ہونے کی اور ہاتھہ پھیرا اوسپر
یہان تک کہ بھر گئی تھیلی اوسکی آٹے سے اور بھر گئی مشک اوسکی زیت سے پس جب دیکھا لوگون نے یہ تو پوچھا کہ کہان سے آیا تیرے پاس یہ اوس
بڑھیا نے کہا کہ گذرا تھا مجپر ایک شخص کہ حال اوسکا ایسا ایسا تھا پس بیان کیا اوس عورت نے حال اوسکا کہ اونکی دعا کی برکت سے یہ ہوا پس پہچانا
لوگون نے اوسکو اور کہا کہ یہ الیاس تھا پس تلاش کیا الیاس کو اور پایا اونکو پس بھاگے اونسے پھر آئے ایک عورت کے گھر مین کہ بنی اسرائیل
مین کی تھی اور بیٹا اوسکا الیسع بن خطوب بیمار تھا انھون نے اوسکے لیے دعا کی اور اوسنے صحت پائی اور تابع الیاس کا ہوا پس ایمان لایا [illegible]

اور تصدیق کی انکی اور ساتھ ہوا انکے اور الیاس بڈھے تھے اور الیسع جوان پھر اللہ تعالی نے وحی بھیجی الیاس کو کہ تو نے بہت مخلوق
بے گناہ میری قسم چارپایوں اور پرندوں سے بسبب نہ برسنے مینھہ کے ہلاک کی پس لوگ کہتے ہین قسم خدا کی کہ الیاس نے کہا ای رب میرے چھوڑ مجکو کہ
مین ہی دعا کرون اونکے لیے اور آگاہ کرون مین اونکو کہ تم جو بلا مین پڑے ہوے تھے اوس سے نجات ہوئی تمکو شاید کہ وہ باز آوین بت پرستی سے
پس حکم ہوا کہ ہان اچھا پس آئے الیاس بنی اسرائیل کے پاس اور کہا کہ تم ہلاک ہوئے مارے بھوک و مشقت کے اور ہلاک ہوئے چارپائے اور
پرندے اور درندے اور درخت بسبب خطاؤن تمھاری کے اور تم باطل پر ہوا اگر چاہو کہ حقیقت اسکی معلوم کرو تو اپنے بتون کو باہر نکالو اور
اونسے مینھہ مانگو اگر برسا دین تو تم حق پر ہو اگر نہ جانو کہ باطل پر ہو اوس سے باز آؤ اور مین خدا سے دعا کرون کہ بلا تمھاری دور کرے
اونھون نے کہا کہ انصاف کی بات کہی تو نے پس نکلے اونھون نے بت اپنے اور دعا مانگی اونسے پس نہ دور ہوئی اونسے وہ بلا کہ جسمین
گرفتار تھے پھر کہا اونھون نے الیاس سے کہ ہم ہلاک ہوئے پس دعا کرو اللہ سے ہمارے لیے پس دعا مانگی اونکے لیے الیاس نے اور لوگ بیٹھے خوش خوش
پس آیا ایک ابر مانند سپر کے پشت دریا پر اور وہ دیکھتے تھے پس آیا ابر اونکی جانب اور گھیر لیا آسمان کے کنارون کو پھر برسایا اونپر اللہ نے
مینھہ اور سرسبز و آباد ہوئے شہر اونکے پس جب دور کی اللہ نے اونسے وہ بلا تو توڑا اونھون نے عہد اور نہ چھوڑا کفر اور اوس سے بھی بدتر
حال پر ہوئے پس جب دیکھا یہ الیاس نے تو دعا کی اپنے رب عز و جل سے کہ اونکے غم سے فارغ کر وحی آئی کہ فلانے دن فلانی جگہہ باہر نکل اور جو کچھ
سامنے آوے تیرے اوسپر سوار ہونا اور ڈرنا نہین اوس سے پس روز موعود مین جو الیاس اور الیسع جگہہ وعدہ کی مین گئے تو اونکے سامنے سے آیا
ایک گھوڑا آگ کا اور بعضون نے کہا کہ رنگ اوسکا مانند رنگ آگ کے تھا یہان تک کہ ٹھہر آگے اونکے پس کھیلا انگ مار کر چڑھے اوسپر الیاس اور
وہ گھوڑا الیاس کو لیکر روانہ ہوا الیسع نے آواز دی کہ ای الیاس مجکو کیا فرماتا ہی پس پھینکی الیاس نے الیسع کی طرف چادر یا کملی اپنے اوپر کی
جانب سے پس ہوئی یہ علامت خلیفہ کرنے اونکے کی بنی اسرائیل پر پس آخیر ملاقات انکی یہ تھی اور اوٹھایا اللہ تعالی نے الیاس کو اونمین سے اور
قطع کی اونسے لذت کھانے اور پینے کی اور پہنایا اونکو لباس اچھا زینت کا پس ہوئے الیاس انسان فرشتہ صفت زمین کے رہنے والے کہ
آسمان والون مین ملے اور مسلط کیا اللہ نے اجب بادشاہ پر اور اوسکی قوم پر دشمن اونکا پس قصد کیا اونکے قتل کا اس طرح کہ زخمی ہوئی
اونکو یہان تک کہ گھیرا اونکو پس اجب بادشاہ اور اوسکی بیوی ازبیل کو قتل کیا مزدکی کے باغچے مین اور مردے مردار اونکے وہان
پڑے رہے یہان تک کہ سڑ گل گئے گوشت اونکے اور بوسیدہ ہوگئین ہڈیان اونکی بحسب وعدۂ الٰہی کے پھر حق تعالی نے الیسع کو پیغمبر اوس قوم کا
کر کے بھیجا اور وحی بھیجی اونکو اور تایید اونکی کی اور بنی اسرائیل اونپر ایمان لائے اور تعظیم اور اتباع اونکا کرتے تھے اور حکم خدا اونمین
جاری تھا یہان تک کہ الگ ہوئے اونسے الیسع اور روایت کیا گیا ہی کہ الیاس اور خضر روزے رمضان کے بیت المقدس مین رکھتے ہین اور
ہر سال موسم حج مین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر اور خضر دریاؤن پر۔ معا

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۝

جب کہا الیاس نے اپنی قوم کو کہ آیا پرہیزگاری نہین کرتے ہو تم کیا پوجتے ہو بعل کو اور بعل نام ایک بت کا ہی اور چھوڑ دیتے ہو بہترین پیدا
کرنے والون کو۔ فتح۔ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین بنانے والے کو۔ موضح
تفسیر۔ بعل نام بت کا ہی کہ سونے کا تھا کہا قتادہ نے کہ بعل لغت یمن مین رب کو کہتے ہین اور لوگونکے شہر کا نام تھا بک پھر مرکب
کیا گیا اور ہوا بعلبک نام شہر کا اور وہ شام کے شہرون مین سے ہی اور کہا گیا ہی کہ الیاس متعین ہین جنگلون پر جیسے کہ متعین ہین خضر
دریاؤن پر اور حسن بصری کہتے ہین کہ وفات پائی الیاس اور خضر نے اور ہم نہین کہتے ہین جو کچھ کہ کہتے ہین لوگ بلکہ وہ دونون
زندہ ہین اور چھوڑ دیتے ہو الخ یعنی ترک کرتے ہو عبادت اوس اللہ کی کہ وہ بہتر ہی سب اندازہ کرنے والون سے۔ مدن معا

اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○

ترک کرتے ہو خدا کو کہ پروردگار تمھارا ہی اور پروردگار باپون پہلے تمھارے کا پس جھٹلایا اوسکو پس تحقیق وہ جماعت حاضر کی جاوینگی یعنی دوزخ مین مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے یعنی اونکی قوم سے ÷ فتح ÷ جو اللہ ہی رب تمھارا اور رب تمھارے اگلے باپ دادونکا پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ÷ مو ÷

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور چھوڑی ہمنے الیاس پر ثنا نیک پچھلون مین سلام ہو جو الیاس پر تحقیق اسی طرح جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو تحقیق وہ تھا بندون ہمارے ایمان والون سے ÷ فتح ÷ اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہی الیاس پر ÷ مو ÷ تفسیر ÷ الیاسین یعنی الیاس اور قوم اوسکی مومن یہ ہی مانند قول اونکے کے الخبیبون یعنی آیا خبیب عبد اللہ بن زبیر اور قوم اوسکی اور شامی اور نافع نے آل یاسین بھی پڑھا ہی اسلیے کہ یاسین حضرت الیاس کے باپ کا نام ہی پس اضافت کیا گیا طرف اوسکے لفظ آل کا ÷ عل ÷

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ○ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ○

اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے تھا یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل خانہ اوسکے کو سبکو مگر ایک بوڑھیا کہ تھی پیچھے رہنے والون سے ÷ فتح ÷ اور تحقیق لوط ہی رسولون مین جب بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والونکو سارے مگر ایک بوڑھیا رہ گئی رہنے والون مین ÷ مو ÷

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ○ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ○ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو اور تحقیق تم یعنی اے اہل مکہ گذرتے ہو اوپر مکانون اوس قوم کے صبح کیوقت اور رات کو بھی کیا پس نہین سمجھتے تم ÷ فتح ÷ پھر اوکھاڑا ہمنے دوسرون کو اور تم گذرتے ہو اونپر صبح کیوقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے ÷ مو ÷ تفسیر ÷ قوم لوط کی بستیان اولٹی ہوئی نظر آتی تھین شام کی راہ مین سو فرماتے ہین کہ تم جو تجارت کو شام کی طرف جاتے ہو اور راہ مین قوم لوط کے مکانون پر گذرتے ہو تم مین اتنی سمجھ نہین کہ اونکو دیکھکر عبرت پکڑو کہ اللہ و رسول کی نافرمانی نے یہ درجہ اونکا پہونچایا مبادا اس نافرمانی سے ہمارا بھی یہی حال ہو اور یہ ختم کیا قصہ لوط اور یونس علیہما السلام کو ساتھ سلام کے جیسے کہ ختم کیا ان دونون سے پہلے انبیا کے قصون کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے سلام بھیجا سب رسولون پر آخر سورت مین کہ فرمایا وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ پس اکتفا کیا ساتھ اوسکے ذکر کرنے ہر ایک کے سے علیحدہ ساتھ سلام ÷ مو ÷ عل ÷ تنبیہ ÷ مقصود ان قصون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ غور کرین لوگ کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی سے دنیا مین یہ کچھ تباہی پڑتی ہی اور آخرت کی خرابی کا جو کچھ وعدہ ہی بلاشبہہ وہ بھی ہونے والا ہی پس ہر نوع اللہ رسول کی فرمانبرداری ملحوظ رکھین تا دین و دنیا مین چین کرین اور درجے عالی پاوین اور یہ بھی ان قصون سے خصوصا اجب بادشاہ کے قصے سے معلوم ہوا کہ نفسانیت اور حب جاہ اور حب دنیا باعث نافرمانی کی ہوتی تھی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَعْدٰى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ یعنی تیرا بڑے دشمنون کا دشمن تیرے دونون پہلوون کے درمیان مین ہی یعنی نفس اور فرمایا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ یعنی محبت دنیا کی سر ہی تمام گناہون کا اور یہ بھی فرمایا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ یعنی دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی پس اس نفس کو مارے اور حب دنیا و حب جاہ دل سے نکالے تو فرمانبرداری اللہ و رسول کی بنیا دے والا اس دنیا کی محبت مین اندھا بہرا ہی ہو گا حق بات دیکھیگا اور سنیگا ÷ بیت ÷ جسکو دنیا کے علائق مین پھنسا دیکھتا ہی ÷ خواہ مخواہ اوسکو زمین بیچ دھنسا دیکھتا ہی ÷

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝

اور تحقیق یونس تھا رسولون سے جب بھاگا طرف کشتی بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا ساتھ اہل کشتی کے پس ہوا مغلوبون سے یعنی بسبب قرعے کے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ کرنے والا تھا ایک کام کہ موجب ملامت کا ہو ؛ **فت** ؛ اور تحقیق یونس ہے رسولون مین جب بھاگ کر پونہچا اوس بھری کشتی پر پھر قرعہ ڈلوایا تو ہوگیا الزام کھایا پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ اولاہنا کھایا تھا ؛ **موق**

تفسیر ؛ وہ کام موجب ملامت کا یہ ہوا کہ سٹکے دریا کی طرف اور بیٹھے کشتی مین بغیر اذن رب اپنے کے اور یا یہ معنی ہین وہو ملیم کے کہ وہ ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ کیون بھاگا مین قصہ مفصل انکا تو سورۂ یونس مین مذکور ہے اور مجمل یہ ہے کہ حق تعالی نے حضرت یونس کو موصل سے نینوا کو بھیجا ابلاغ رسالت کے لیے اونکی قوم نے جھٹلایا اونکو پس اللہ تعالی نے وحی بھیجی اونکو کہ مین عذاب بھیجنے والا ہون انپر فلانے فلانے دن پس نکل تو انکے بیچ مین سے پس آگاہ کیا یونس نے اپنی قوم کو ساتھ آنے عذاب کے اونپر بحسب وعدۂ الٰہی کے پس کہا اونھون نے یعنی آپس مین کہ دیکھتے رہو یونس کو پس اگر وہ نکلا تم مین سے تو قسم خدا کی ہونے والا ہوگا جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے تمسے پس جب ہوئی وہ رات کہ وعدہ عذاب کا کیا تھا اوسکی صبح مین تو پچھلی رات سے یونس اپنی قوم مین سے پوشیدہ نکل کھڑے رہے اور قوم نے کچھ آثار عذاب کے دیکھے پس ڈرے اور نکلے چھوٹے بڑے اپنی بستی سے جنگل کی طرف اور جدا کیے جانور اونکے بچون سے اور عورتون کو بھی جدا کیا اونکے بچون سے اور نالہ وزاری کی اللہ تعالی سے اور ایمان لائے پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اون سے اور منتظر رہے یونس الگ جنگل مین گانون اور گانون والون کی خبر کے لیے یہان تک کہ ایک شخص گانون والون مین سے گذرا پس پوچھا یونس نے حال گانون والون کا اوسنے سارا ماجرا کہا پس کہا یونس نے کہ مین کبھی نہین جانیکا اونکے پاس کہ جھوٹا کہینگے وہ مجکو اور متوجہ دریا کی طرف ہوئے اور کشتی پر کہ لوگون سے بھری ہوئی تھی سوار ہوئے پس کشتی دریا مین ٹھہر گئی اور چکر کھانے لگی ملاحون نے کہا کہ ہماری کشتی مین کوئی غلام ہے مالک سے بھاگا ہوا کہ کشتی روانہ نہین ہوتی ہے اور لوگونکے گمان مین یہ بات ٹھہری تھی کہ کشتی مین جو غلام بھاگا ہوا ہوتا ہے تو کشتی نہین چلتی ہے پس یونسؑ نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا اپنے مالک سے مین ہون اونھون نے کہا حاشا کہ تو غلام ہووے نشانی صلاحیت اور آزادگی کی تیری پیشانی مین ظاہر ہے حضرت یونسؑ نے تکرار کی آخر کو قرعہ ڈالنا ٹھہرا تین بار ہر ایک کے نام کا قرعہ ڈالا تینون بار مین یونسؑ ہی کا نام نکلا اور معمول اونکا یہ تھا کہ بھاگے ہوئے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے پس چاہا کہ یونسؑ کو دریا مین ڈالین حق تعالی نے ایک مچھلی کو حکم کیا کہ مونہہ کھولکر کشتی کے سامنے جا اوسی وقت وہ آن موجود ہوئی ملاح دوسری طرف اونکو لے گئے وہ مچھلی بھی وہین جا موجود ہوئی یونس علیہ السلام نے کملی سر پر کھینچکر اپنے تئین مچھلی کے پیٹ مین ڈال دیا مچھلی اونکو نگل گئی پھر مچھلی کو حکم الٰہی پونہچا کہ یونس کو ہمنے تیری خوراک نہین کیا ہے تیرا پیٹ فقط قید خانہ اسکا ہے چاہیے کہ کچھ ایذا اسکو نہ پونہچے مچھلی نے انکو اپنے پیٹ مین اس طرح محفوظ رکھا جیسے مان بچے کو رکھتی ہے اور سر پانی سے باہر کرکے چلتی تھی تا یونس کا دم نہ رکے چالیس روز تک اوسکے پیٹ مین رہے اور مچھلی ساتون دریاؤن مین پھرتی تھی اور یونس دریا کے عجائب غرائب دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی مین مشغول تھے اور حق تعالی نے مچھلی کے گوشت و پوست کو مانند آئینے کے کردیا تھا کہ مانع کسی چیز کے دیکھنے سے نہون اور انکے قصے مین یہ بھی روایت کیا گیا کہ جب یہ دریا کے پاس پونہچے تو انکے ساتھ انکی بیوی اور دو بیٹے بھی تھے پس آئی ایک کشتی اور چاہا انھون نے سوار ہونا اوسمین پس پہلے اپنی بیوی کو بٹھایا تو آپ بعد اسکے سوار ہون کہ حائل ہوئی موج درمیان مین انکے اور کشتی کے اور کشتی چل کھڑی رہی پھر ایک اور موج آئی وہ انکے بڑے بیٹے کو لے گئی اور بھیڑیا آیا وہ چھوٹے بیٹے کو لے گیا پس یہ تن تنہا رہ گئے پھر آئی ایک اور کشتی اوسپر سوار ہوکر الگ قوم سے بیٹھے پس کشتی ٹھہر گئی اور ہوا جو کچھ ہوا ؛ **معا ؛ جلا ؛ بحر ؛ مد ؛ درمنثور**

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

پس اگر نہ ہوتی یہ بات کہ ہوا وہ تسبیح کرنے والون سے تو البتہ رہتا وہ بیچ پیٹ مچھلی کے اوس وقت تک کہ اوٹھائے جاوینگے مردے ✣ فتح
پھر اگر نہوتا کہ وہ تھا یاد کرتا پاک ذات کو تو رہتا اوسکے پیٹ مین جسدن تک مردے جیوین ✣ موضح تفسیر تسبیح کرنے والون
یعنی یاد کرنے والون سے اللہ کو بہت ساتھ تسبیح کے یا کہنے والون سے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
کو مچھلی کے پیٹ مین یا شکر کرنے والون سے یا عبادت کرنے والون سے یا نماز پڑھنے والون سے پہلے اسکے ابن عباس سے منقول ہی کہ ہر تسبیح
قرآن مین بمعنی صلوۃ یعنی نماز کے ہی اور کہتے ہین کہ بلا شبہہ عمل صالح اوٹھاتا ہی اپنے صاحب کو یعنی کرنے والے کو جبکہ گرتا ہی البتہ رہتا [illegible]
یہ ہی کہ رہتے زندہ مچھلی کے پیٹ مین قیامت تک اور قتادہ سے ہی کہ ہوتا پیٹ مچھلی کا قبر اونکے لیے روز قیامت تک اور رہے یونس مچھلی کے
پیٹ مین تین دن یا سات دن یا بیس دن یا چالیس دن اور شعبی سے ہی کہ نگلا اونکو مچھلی نے اول روز مین اور اوگلا اونکو اخیر روز مین ✣ مدارک معالم ✣

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝

پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین بن گھانس والی مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایکدرخت کدو کی قسم سے ✣ فتح ✣ پھر ڈالدیا ہمنے
اوسکو چٹیل میدان مین اور وہ بیمار تھا اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا ✣ موضح تفسیر ✣ عراء کہتے ہین اوس زمین کو
کہ نہ جسمین درخت ہو اور نہ مکان اور نہ گھانس اور وہ بیمار تھا یعنی بسبب صدمے کے کہ پہونچا مچھلی کے نگلنے سے آیا ہی کہ بدن اونکا
ایسا ہوگیا تھا جیسا کہ بچے کا ہوتا ہی وقت پیدا ہونے کے اور بعضون نے کہا مانند پرند جانور کے بچے کے کہ بوٹی سا ہوتا ہی بن پر کا اور
یقطین کے معنون مین اختلاف ہی حسن بصری اور مقاتل نے کہا کہ بیلدار درخت کو کہتے ہین مانند درخت کدو اور کھیرے اور خربزہ
اور تربوز کے اور جمہور مفسرین کے نزدیک یہ ہی کہ یقطین کدو کو کہتے ہین اور وہ کدو کا درخت چھانون کے لیے پیدا ہوا کہ اوسکے سایے مین
وہ آرام پاوین اور تھا وہ تنہ دار برخلاف بیل کے کدو کی بیل کے اور یہ معجزہ ہوا اونکے لیے اور فائدہ اوس سے یہ تھا کہ مکھی اوسکے پاس
نہین جمع ہوتی اور جلدی اوگتا ہی اور بڑھتا ہی اور کسینے آنحضرت سے عرض کیا کہ آپ دوست رکھتے ہین قرع یعنی کدو کو فرمایا ہان
یہ درخت ہی میرے بھائی یونس کا غرضکہ یہ کنارہ دریا پر چٹیل میدان مین پڑے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے کدو کے درخت کا سایہ کیا
اور پہاڑ کی بکری صبح وشام اونکو دودھ پلاجاتی تھی یہان تک کہ سخت ہوا گوشت اونکا اور جمے بال اور قوی ہوئے یہ پس ایک روز جو سوکر
اوٹھے تو دیکھا کہ وہ درخت خشک ہوگیا تھا پس بہت غم ہوا اونکو اور دھوپ سے تکلیف پہونچی پس یہ رونے لگے پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل
اور کہا کہ غمگین ہوتا ہی تو ایک درخت کے خشک ہونے پر اور نہین غم کرتا لاکھ آدمیون پر اپنی امت سے حالانکہ وہ مسلمان ہوئے اور توبہ کی اور
روایت مین یون ہی کہ روتا ہی تو ایک درخت کے ہلاک ہونے پر اور نہین روتا لاکھ آدمیون کے ہلاک ہونے پر اور ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہا اللہ تعالیٰ نے قید کرنا یونس کا مچھلی کے پیٹ مین تو حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو
لے اسکو اور نہ چھیلنا تو گوشت اسکا اور نہ توڑنا تو اسکی ہڈی پس مچھلی نے لیا انکو پھر قصد کیا ساتھ انکے طرف رہنے کی جگہہ
اپنی کے پس جبکہ پہونچی دریا کی تہ مین تو سنی یونس نے ایک آہٹ پس کہا انھون نے اپنے جی مین کہ کیا ہی یہ پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ
انکو مچھلی کے پیٹ مین کہ تسبیح زمین کے جانورون کی ہی پس تسبیح کرنے لگے یہ بھی مچھلی کے پیٹ مین اور اور روایت مین ابن مسعود
آیا ہی کہ انھون نے دریا کی تہ پر پہونچ کر سنی تسبیح سنگریزون کی پس پکارے تاریکیون مین یہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا ابن مسعود نے کہ ایک تاریکی مچھلی کے پیٹ کی تھی اور ایک تاریکی دریا کی اور ایک تاریکی رات کی انتہی پھر
ملائکہ نے تسبیح انکی سنکر عرض کیا کہ اے رب ہمارے ہم سنتے ہین ایک آواز ضعیف زمین غربت یعنی مسافرت مین فرمایا کہ یہ بندہ میرا یونس

فَاِنَّهٗ قَالَ ... [illegible]
وقال ... [illegible]
[illegible] ... لولا ان تدارکہ
نعمۃ من ربہ لنبذ
بالعراء وهو مذموم
[illegible]
[illegible]
الی القوم ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
فی الظلمات ان
لا الہ الا انت الخ

نافرمانی کی میری پس قید کیا مینے اسکو مچھلی کے پیٹ مین بیچ دریا کے عرض کیا ملائکہ نے کہ وہ بندہ ایسا صالح ہی کہ چڑھتے تھے طرف تیرے ہر روز اسکے عمل صالح پس سفارش کی ملائکہ نے انکی اوسوقت پس حکم ہوا مچھلی کو انکے اُگلنے کا پس اُگل دیا انکو کنارۂ دریا پر اور نسائی بن قیس سے روایت ہی کہ کہا یاد کرو اللہ کو نرمی و فراغت مین یاد رکھیگا تمکو اللہ شدت مین اسلیے کہ یونس تھے بندے صالح یاد کرنے والے اللہ کے پس جب پڑے مچھلی کے پیٹ مین تو فرمایا اللہ تعالی نے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ اور فرعون تھا بندہ سرکش بھولنے والا اللہ کی یاد کا پس جب وہ ڈوبنے لگا تو کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پس کہا گیا اوسکو آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ○ حاصل یہ کہ عین اوسوقت کا یاد کرنا اور ایمان لانا اوسکا کچھ مفید نہوا بسبب غفلت و بدذاتی پہلی کے اور حضرت یونسؑ جو حالت چین مین بھی اللہ تعالی کو یاد رکھتے تھے اونکا سختی کے وقت بھی بیڑا پار ہوا بسبب یاد و اطاعت پہلی کے اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین نقل کیا حسن بصریؒ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ○ کہا یونسؑ بہت نماز پڑھا کرتے تھے حالت نرمی مین پس جبکہ مچھلی کے پیٹ مین پڑے تو گمان کیا انہون نے کہ یہ موت ہی پس ہلائے دونون پاؤن اپنے پس وہ ہلنے لگے پس سجدہ کیا اور کہا اے رب میرے ٹھہرائی مینے تیرے لیے جگہ سجدے کی ایسی جگہ مین کہ نہین سجدہ کیا کسی نے اوسمین ❊ معالم ❊ در منثور ❊

تنبیہ ❊ مجالس الابرار کی اکتالیسوین مجلس مین کہ سبب بلاؤن کے اوترنے کی اور سبب اونکے دفع کی قسم توبہ اور دعاؤن سے جو لکھی ہین از انجملہ یہ بھی لکھا ہی کہ ایسیہی تسبیح روکتی ہی بلا کے واقع ہونے کو اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کعب احبار سے کہ اونھون نے کہا سبحان اللہ کہنا روکتا ہی عذاب کو اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا یونس نبی علیہ السلام کے حق مین فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ اور تھی تسبیح اونکی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ جیسے کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الخ پھر اللہ تعالی نے اوسکے بعد فرمایا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ○ یعنی جب اوسنے اس تسبیح کے ساتھہ توجہ کی ہماری طرف اور عجز و زاری اور دعا کی تو قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مؤمنون کو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی غمگین کہ دعا کرے ساتھہ اس دعا کے مگر کہ قبول کیجاتی ہی دعا اوسکی لیے اور اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ ایک چیز کے کہ جب اوترے تمھارے کسی پر سختی یا بلا اور دعا کرے ساتھہ اوسکے تو دور کر دے اللہ تعالی اوس سے بلا و سختی عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یا رسول اللہ فرمائیے فرمایا دعا ذی النون کی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اور ذکر کیا گیا ہی بعض صالحین سے کہ بہت بڑی چیز دفع بلا کے لیے بہت درود بھیجنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس سے بچتا ہی خوف کی چیزون سے اور بڑے درجون کو پہونچتا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ابی بن کعب کی کہ ایک شخص نے التزام اسکا کیا کہ اپنے تمام وقت دعا کو حضرتؐ کے درود مین صرف کرونگا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب تیرے سب غم و فکرون کو یعنی دین و دنیا کے اللہ تعالی کفایت کریگا اور بخشے گا گناہ تیرے اور حاصل یہ ہی کہ جب بلا متوجہ ہووے تو مشروع یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھہ توبہ اور استغفار کے اور ایسے کامون کے کرنے کے کہ دفع کیجاوے اونسے بلا کہ وہ اعمال نیک ہین اور تقوی بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ پس اللہ تعالی نے بیان فرمایا اس آیت مین کہ جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہی پرہیز کرنے نہ کرنے کی چیزون مین تو گردانتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے جگہ نکلنے کی اور غمہای کی غمون دنیا اور آخرت کے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مین البتہ جانتا ہون ایک آیت کہ اگر عمل کرین لوگ اوسپر تو کفایت کرے

اونکو وہ یہ ہی وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ پس باربار حضرتؐ اسکو پڑھتے تھے اور منقول ہی کہ جب عوف بن مالک اشجعی کے بیٹے کو کہ سالم اوسکا نام تھا کفار نے قید کیا تو عوف نے حضرتؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر یہ ماجرا عرض کیا اور شکوہ کیا اپنے فقر و فاقہ کا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ اللّٰہَ وَاَکْثِرْ قَوْلَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ یعنی ڈر اللہ سے اور بچ گناہون سے اور بہت کہتا رہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ پس کیا اونھون نے ایسا ہی پس وہ اپنے گھر مین بیٹھے تھے کہ ناگہان کھٹکھٹایا اوسکے بیٹے نے دروازہ اور اوسکے ساتھ سو اونٹ تھے دشمن اونسے غافل ہو گئے تھے یہ ہانک کر لے آئے پس جانا گیا اس سبب سے کہ بڑی چیز دفع بلا کے لیے ہر بھلائی اور طاعت ہی اور مشغول ہونا گناہون اور ممنوع چیزون مین سبب ہی اوتر نے بلا کا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نہین پہونچتی ہی بندیکو سختی و مصیبت تھوڑی اور نہ بہت مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی یہ آیت وَمَا اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○ یعنی جو کچھ پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس تمہارے ہاتھ کا کیا ہی اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس آنحضرتؐ نے بیان کیا اس حدیث مین کہ بندے کو نہین پہونچتی ہی مشقت دنیا مین مگر بسبب گناہ کے کہ صادر ہوتا ہی اوس سے اور ہوتی ہی یہ مصیبت کہ لاحق ہوئی ہی اوسکو دنیا مین کفارہ اوسکے گناہ کی اور جو گناہ کہ اللہ تعالیٰ عفو کرتا ہی بغیر بدلہ دینے کے دنیا مین اور آخرت مین وہ بہت ہین اس سے اور کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ مومن کے لیے اللہ کے نزدیک پانچ طرح کے عذاب ہین اول تو مرض ہی پھر مصیبتین پس اگر گناہ اوسکے زیادہ ہوا اس سے تو عذاب کیا جاویگا قبر مین پھر اگر اوس سے بھی زیادہ ہوئے تو روکا جاویگا پل صراط پر پھر اگر اس سے بھی زیادہ ہوئے تو عذاب کیا جاویگا جہنم مین بقدر گناہون اپنے کے پھر نکالا جاویگا اوس سے بسبب توحید کے اگر توحید اوسکی صحیح ہوگی اور اگر توحید اوسکی صحیح نہین ہوگی تو نہین نکالا جاویگا اوس سے بلکہ باقی رہیگا اوسمین ابدالآباد کو عیاذاً باللہ منہ

وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ○ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰہُمْ اِلٰی حِیْنٍ ○

اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے یا زیادہ ہون اس سے پس ایمان لائے پس بہرہ مند کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک ف ۔ اور بھیجا اوسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک صو ۔ تفسیر ۔ یعنی اگر عاقل بالغ گنتے تو لاکھ تھے اور اگر سبکو شامل گنتے تو زیادہ تھے یہ اللہ کو شک نہین صو ۔ اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ کے مراد اس سے قوم اونکی ہی کہ جنکی طرف مبعوث ہوئے تھے پہلے مچھلی کے نگلنے کے یا زیادہ ہون یعنی دیکھنے والے کی نظر مین یعنی جب دیکھتا اونکو کوئی دیکھنے والا تو کہتا کہ وہ لاکھ ہین یا زیادہ اور کہا زجاج نے کہ کہا اکثرون نے کہ او بمعنی بل کے ہی یعنی لاکھ تھے بلکہ زیادہ یعنی بیس یا تیس یا ستر ہزار پس ایمان لائے یونسؑ پر اور اوس چیز پر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے وہی قوم جن سے بھاگے تھے انپر ایمان لا رہی تھی ڈھونڈھتی تھی کہ یہ جا پہنچا اونکو بڑی خوشی ہوئی بہرہ مند کیا ہمنے یعنی باقی رکھا ہمنے اونکو اس حال مین کہ فائدہ اوٹھاتے تھے اپنے مال و منال اور آل و اولاد سے ایک وقت تک یعنی وقت موت تک ف ۔ صو ۔ یہ بھیجا یونسؑ کا اہل نینوی کی طرف زمین موصل سے پہلے جانے سے مچھلی کے پیٹ مین ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بعد اوسکے اور بعضے کہتے ہین یہ بھیجنا اور قوم کی طرف ہی پس ایمان لائے یعنی وہ کہ جنکی طرف بھیجے گئے تھے یونسؑ ایمان لائے بعد دیکھنے عذاب کے اور جب اونکو خبر یونسؑ کے آنے کی پہونچی تو بادشاہ تمام قوم کے ساتھ اونکے استقبال کے لیے نکلا ہی ۔ معا ۔

فَاسْتَفْتِہِمْ اَلِرَبِّکَ الْبَنَاتُ وَلَہُمُ الْبَنُوْنَ ○ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّہُمْ شٰہِدُوْنَ ○

پس استفسار کر مشرکون سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اونکے بیٹے کیا بیٹی پیدا کیا ہی ہمنے فرشتون کو اور وہ حاضر تھے ف ۔ اب انسے پوچھ کیا تیرے رب کے ہان بیٹیان اور انکے ہان بیٹے یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور یہ دیکھتے تھے مو ۔ تفسیر ۔ یہ عطف کیا گیا ہی اوپر مثل اپنے کے اول سورت مین یعنی اوپر فَاسْتَفْتِہِمْ اَہُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کے اگرچہ بہت ہی فاصلہ درمیان معطوف

معطوف علیہ کے حکم کیا اپنے رسول کو کہ پہلے پوچھین قریش سے وجہ انکار کرنے بعث کی پھر جاری کیا کلام بعض بعض سے لگا ہوا پھر حکم فرمایا کہ پوچھین اونسے وجہ اس تقسیم بری کی کہ اپنے لیے تو بیٹے ٹھہرا رکھے ہین خوش ہوتے ہین اونکے ہونے سے اور اللہ کے لیے بیٹیان ٹھہرا رکھی ہین کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین باوجود یکہ اپنے لیے بیٹیون کے ہونے کو نہایت برا جانتے ہین اور بیزار ہوتے ہین اونکے ذکر کرنے سے اور وہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے ہمارے کے کہ یہ کہتے ہین معنی اسکے یہ ہین کہ یہ کہتے ہین یہ بات خاطر جمعی سے بسبب نہایت جہل اپنے کے گویا کہ یہ حاضر تھے وقت پیدا کرنے اونکے کے ❊ مل ❊

اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

آگاہ ہو تحقیق یہ اپنی دروغ گوئی سے کہتے ہین کہ جنا ہی اللہ نے اور بلاشبہہ یہ جھوٹے ہین یعنی اس کہنے مین ❊ فتح ❊ سنتا ہی یہ اپنا جھوٹھہ بنایا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور یہ بیشک جھوٹے ہین ❊ مو ❊

اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

کیا اختیار کیا بیٹیون کو بیٹون پر کیا ہی تمکو کیونکر حکم کرتے ہو یعنی یہ حکم فاسد کیا اندیشہ نہین کرتے تم یعنی وہ پاک ہی فرزند سے ❊ فتح ❊ کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے کیا ہوا ہی تمکو کیسا انصاف کرتے ہو کیا تم دھیان نہین کرتے ❊ مو ❊

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کیا تمھارے لیے کوئی دلیل ہی ظاہر پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے ❊ فتح ❊ یا تم پاس کوئی سند ہی کھلی تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ یعنی اگر تمپر کوئی دلیل اوتری ہی آسمان سے اس بات کی کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو لاؤ وہی اپنی کتاب جو اوتری ہی تمپر اگر تم سچے ہو اپنے اس دعوے مین ❊ مل ❊

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

اور مقرر کیا کافرون نے درمیان خدا تعالی کے اور درمیان جنون کے ناتا اور تحقیق جانتے ہین جن کہ وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے یعنی حساب و عذاب کے لیے پاکی ہی خدا کو اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین مگر بندے خالص کیے ہوئے خدا کے یعنی بیان مخلصون کا موافق واقع کے ہی ❊ فتح ❊ اور ٹھہرایا ہی اوسمین اور جنون مین ناتا اور جنون کو معلوم ہی کہ وہ پکڑے آتے ہین اللہ نرالا ہی ان باتون سے جو بناتے ہین مگر جو بندے ہین اللہ کے چنے ❊ مو ❊ تفسیر ❊ مراد جنون سے ملائکہ ہین بسبب اجتنان یعنی پوشیدہ ہونے اونکے کے لوگون کی نظرون سے ناتا کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان اللہ کی ہین اور کہتے تھے وہ کہ اللہ تعالی نے نکاح کیا جنیہ سے پس پیدا ہوئے اوس سے ملائکہ اور مجوس کہتے تھے کہ خدا تعالی اور شیاطین بھائی ہین حق تعالی نے یہ آیتین اوتار کر اونکے قولون کو رد فرمایا اور جانتے ہین جن یعنی ملائکہ کہ جنھون نے کہی ہی یہ بات وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے دوزخ مین پاکی ہی خدا کو الخ یا پاکی بیان کی اپنی ذات پاک کی اولاد وجورو سے اور الا عباد اللہ المخلصین کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ مخلصین نجات پاوینگے آگ جہنم سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ یہ کفار تو اوسکے حق مین ایسا کچھہ بیان کرتے ہین ولیکن مخلص بیزار ہین ایسی بات کے بیان کرنے سے ❊ جلا ❊ مد ❊ بحر ❊

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝

پس تحقیق تم ای کافرون اور جو کچھہ کہ پوجتے ہو یعنی بت نہین ہو تم سب گمراہ کرنے والے واسطے عبادت اوس معبود باطل کے مگر اوس شخص کو کہ وہ جلنے والا دوزخ کا ہی علم آلہی مین ❊ فتح ❊ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھہ سے بہکا نہین لے سکتے مگر اوسی کو

جو پیٹھنا ہی آگ مین ✤ مو تفسیر یعنی تم انسان اور تمھارے جن شیطان بے مرضی اللہ کے گمراہ نہین کر سکتے مگر جسکو
جسکو اوسنے دوزخی لکھ دیا ہی ✤ مو پس تحقیق تم ای اہل مکہ اور معبود تمھارے نہین تم اور وہ سب اللہ پر گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ
جانے والا ہی دوزخ مین یعنی نہین گمراہ کر سکتے تم کسیکو مگر اون دوزخیون کو کہ سبقت ہو چکی ہی علم الٰہی مین کہ وہ بسبب اعمال اپنے کے لائق
داخل ہونے دوزخ کے ہونگے اور کہا حسن نے کہ پس تم ای کہنے والون اسباب کے اور وہ بت کہ پوجتے ہو تم اونکو نہین ہو تم اور عبادت ہون کے
گمراہ کرنے والے کسیکو مگر اونکو کہ مقدر ہی اونکے لیے کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور بعضون نے کہا کہ نہین تم گمراہ کرنے والے مگر اوسکو کہ واجب کی گئی
ہی اوسپر گمراہی تقدیر الٰہی مین ✤ ص ✤

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

فرشتون نے کہا اور نہین ہی کوئی ہم مین سے مگر اوسکے لیے جا ہی معین اور تحقیق ہم صف باندھنے والے ہین اور تحقیق ہم تسبیح کہنے
والے ہین فتح ✤ اور ہم مین جو ہی اوسکو ایک ٹھکانا ہی مقرر اور ہم جو ہین ہم ہی ہین قطار باندھنے والے اور ہم جو ہین ہم ہی ہین پاکی
بولنے والے ✤ مو تفسیر یہان سے اللہ تعالی نے فرشتون کی زبان سے فرمایا جیسے دعائین فرمائی ہین آدمیون کی زبان سے
ٹھکانا مقرر یعنی اپنی حد ہی اوس سے آگے بڑھنا نہین یہ اسپر فرمایا کہ کافر کہتے فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین جنون کی عورتون سے
پیدا ہوئیان سو جنون کو اپنا حال معلوم ہی اور فرشتے یون کہتے ہین ✤ مو جا ہے معین ہی یعنی عبادت مین نہین تجاوز کرتا اوس سے
اور صف باندھنے والے ہین یعنی قدم برابر برابر کر کر کھڑے ہوتے ہین ہم نماز مین یا صف باندھ کر کھڑے رہتے ہین ہم گرد عرش کے دعا کرتے
ہوئے مومنون کے لیے اور ہم تسبیح کہنے والے ہین یعنی پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو یا نماز پڑھنے والے ہین اور وجہ یعنی اولی یہ ہی کہ ہو یہ
اور ماقبل اسکا یعنی آیت سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ سے کلام ملائکہ کا تاکہ متصل ہو ساتھہ ذکر اونکے کے بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ
عَلِمَتِ الْجِنَّةُ گویا کہ کہا گیا کہ تحقیق جانا ملائکہ نے اور گواہی دی اونھون نے کہ مشرکون نے افترا کیا ہمپر بیچ نسبت کرنے کے طرف رب العزت کے
اور کہا اونھون نے سبحان اللہ پس پاکی بیان کی اللہ کی اس سے اور استثنا کیا اللہ کے مخلص بندون کو اور بری کیا اونکو شرک کرنے سے اور کہا
اونھون نے واسطے کافرون کے کہ تم اور معبود تمھارے نہین قدرت رکھتے ہو یہ کہ فتنے مین ڈالو اللہ پر کسیکو اوسکی مخلوق مین سے اور گمراہ کرو اوسکو
بلکہ جو جلنے والا دوزخ سے اور کیونکر نسبت ہو ہمکو رب العزت کے ساتھہ ہم تو نہین ہین مگر غلام ذلیل اوسکے آگے واسطے ہر ایک کے ہم مین سے
مقام معلوم ہی طاعت کے لیے نہین ٹل سکتا ہی اوس سے مارے عظمت اوسکی کے اور عاجزی اپنی کے اور ہم برابر کر کر جاتے ہوئے ہین قدم اپنے
اوسکی عبادت کے لیے تسبیح کرتے ہین اوسکی بزرگی بیان کرتے ہین اوسکی جیسے کہ واجب ہی بندون پر واسطے رب اونکے کے اور بعضون نے
کہا کہ یہ قول ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور نہین ہی مسلمانون مین سے کوئی مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہوگا دن قیامت کے بقدر عمل اوسکے
استنباط کی یہ بات اللہ تعالی کے اس قول سے عَسٰٓى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا پھر ذکر کیے اعمال اونکے کہ وہ ایسے ہین
کہ صفین باندھ کر کھڑے رہتے ہین نماز مین اور پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی نا مناسب چیزون سے ✤ ف جبرئیل کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ نہین ہی کوئی ہم مین سے یعنی گروہ ملائکہ سے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی آسمانون مین عبادت کرتا ہی اللہ کی او نہین کہا ابن عباس نے
کہ نہین ہی آسمانون مین جگہہ ایک بالشت کی مگر کہ اوسمین ہی فرشتہ نماز پڑھتا اور تسبیح کرتا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرچرایا
آسمان اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی نہین ہی آسمان مین جگہہ چار انگشت کی
مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہی پیشانی اپنی سجدہ کرتا ہی اللہ کو کہا سدی نے مگر کہ اوسکے لیے مقام معلوم ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوسمین بیچ خوف اور
رجا اور محبت اور رضا کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے ہمنشینون سے کہ آواز کرتا ہی آسمان یعنی چرچر بولتا ہی جیسے

[illegible]

زمین سنتی ہے چرچرکا بولتا ہے سوار کے بوجھ سے اور لائق ہے اوسکے لیے یہ کہ آواز کرے نہیں اوس میں جگہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ کہ رکوع کرتا یا سجدہ کرتا پھر پڑھی آنحضرت نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور قتادہ سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھتے تھے مرد اور عورت اکٹھے یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ پس آگے رہنے لگے مرد اور پیچھے رہنے لگین عورتین ولید بن مالک سے روایت ہے کہ کہا نماز پڑھتے تھے لوگ متفرق پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ پس حکم کیا اونکو یہ کہ صف باندھا کرین حضرت عمر بن الخطاب کا معمول تھا کہ جب قائم کی جاتی تھی نماز فرماتے برابر ہو آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے سیدھی کرو صفین اپنی چاہتا ہے اللہ کہ تم ملائکہ کا طریق برتو پھر پڑھتے حضرت عمر وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین صف باندھتے ہو تم جیسے کہ صف باندھتے ہین فرشتے نزدیک پروردگار اپنے کے عرض کیا ہمنے کیونکر صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فرمایا کہ تمام کرتے ہین اگلی صفین اور جھککر کھڑے رہتے ہین صف مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت دیے گئے ہین ہم لوگون پر یعنی اگلی امتون پر تین باتون مین مقرر کی گئین صفین ہماری مانند صفوں ملائکہ کے یعنی فضیلت و ثواب مین اور مقرر کی گئی ہمارے لیے زمین مسجد اور ٹھہرائی گئی خاک اوسکی ہمارے لیے پاک کرنے والی جبکہ نہ پاوین ہم پانی انس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری کرو تم اپنی صفون مین اور جھککر کھڑے رہو پس مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے بھی کہا انس نے کہ تحقیق دیکھا مینے ایک اپنے کو کہ ملائے رکھتا تھا مونڈھا اپنا ساتھ مونڈھے یار اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اوسکے کے کہا نعمان بن بشیر نے کہ دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سیدھا کرتے تھے صفون کو جیسے کہ سیدھے ہوتے ہین تیر پس دیکھا ایکدن مینے ایک شخص کا نکلا ہوا صف سے پس فرمایا کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو والا مخالفت ڈالیگا اللہ درمیان ذاتون تمہاری کے کہا ابن مسعود نے کہ چھوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھے ہمارے نماز مین یعنی جب نماز کو کھڑے ہوتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نکھڑے رہو پس مختلف ہونگے دل تمہارے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھا کرو اپنی صفون کو اسلیے کہ تحقیق نماز کی خوبی سے ہے سیدھا کرنا صف کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بند کیا فرجہ صف مین بلند کریگا اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے درجہ اوسکا اور بناویگا اوسکے لیے گھر جنت مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگون کو دیکھکر ایک تو اوس قوم کو دیکھکر کہ صف باندھتے ہین نماز مین اور دوسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ لڑتا ہے پیچھے یارون اپنے کے یعنی جہاد مین سے اور لوگ تو بھاگ گئے اور یہ لشکر کے پیچھے کفار سے لڑتا رہا اور تیسرے اوس شخص کو دیکھکر کہ کھڑا ہوتا ہے تاریکی رات کی مین یعنی تہجد پڑھنے کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ برابر کرو اپنی صفون کو اور اچھے کرو رکوع و سجود اپنے ابی صالح سے روایت ہے کہ کہا جب اوتری یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ تا قول اوسکے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ کہا جبرئیل نے کہ کیا دشوار ہوا یعنی بہت قیام کرنا رات کا تمپر فرمایا آنحضرت نے کہ ہان کہا جبرئیل نے وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ✤ معا ✤ در منثور ✤

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور تحقیق کافر عرب کے کہتے تھے کہ اگر ہوتا ہمارے پاس ذکر پہلوں کا البتہ ہوتے ہم بندے خالص کیے ہوئے خدا کے پھر کافر ہوئے ساتھ اوس قرآن کے پس جان لینگے انجام کار کو ✤ فتح ✤ اور یہ تو کہتے تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگون کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے سو اوس سے منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی مشرکین قریش پہلے مبعوث ہونے آنحضرت علیہ السلام کے کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس ہوتی کوئی کتاب امتون گذشتہ کی کتابون مین سے تو البتہ خالص کرتے ہم عبادت اسکی اور نہ جھٹلاتے ہم جیسے کہ اونھون نے جھٹلایا اور نہ خلاف کرتے ہم

[illegible] بیان کیا ۱۲ منہ عفی عنہ

جیسے کہ اونھون نے خلاف کیا پھر جب آیا اون پاس قرآن کہ وہ سردار اور معجز ہے سب کتابون مین تو نمانا اوسکو سو جان لینگے سزا اوسکی + مدا

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝

اور تحقیق پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے کہ تحقیق پیغمبر ہمارے وہی ہین مدد دیے گئے اور تحقیق لشکر ہمارے وہی ہین غالب + فتح + اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک اونھین کو مدد ہونی ہی اور ہمارا لشکر جو ہی بیشک وہی زبر ہی + موضح + تفسیر + یعنی وعدہ ہو چکا ہی ہمارا کہ رسولون کا بول بالا ہوگا اور غلبہ ہوگا اونکا اونکے دشمنون پر گفتگو مین اور لڑائی مین بیچ دنیا کے اور بڑا رتبہ ہوگا اونکا آخرت مین اور حسن بصری سے ہی کہ نہین مغلوب ہوا کوئی نبی لڑائی مین اور ابن عباس سے ہی کہ اگر نہ مدد دیے گئے دنیا مین تو مدد کیے جاوینگے عقبی مین اور حاصل یہ کہ قاعدہ انکے امر کا اور اصل اوسکی اور غالبًا اللہ کی طرف سے یہی ہی کہ مدد اونکی ہوتی ہی اگرچہ واقع ہو زوائد امور مین کچھ آزمایش و محنت اور اعتبار غالب ہی کا ہی + مدا + پہلے صادر ہوا وعدہ ہمارا ساتھ ذکر نے کے واسطے بندون ہمارے پیغمبرون کے اور وہ وعدہ یہ ہی لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي یعنی البتہ غالب ہوونگا مین میرا اور رسول میرے اور یا وعدہ یہ ہی إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ اور لشکر ہمارے یعنی مومن وہی غالب ہونگے کفار پر ساتھ دلیل کے اور نصرت کے اوپر دنیا مین اور اگر نہ مدد ہوئی بعضون کی اونمین سے دنیا مین تو آخرت مین ہوگی + جلا +

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝

پس منہ پھیرلے کفار مکہ سے ایک مدت تک اور دیکھ اونکو پس وہ بھی دیکھین گے + فتح + سو تو انسے پھر یا ایک وقت تک اور انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لینگے + موضح + تفسیر + ایک مدت تک یعنی تھوڑی سی مدت تک اور وہ مدت ہی کہ مہلت دیے گئے اوسمین یا روز بدر تک یا فتح مکہ تک اور دیکھ اونکو یعنی دیکھتا رہ او سچیز کو کہ پونہچے او نکو اوس دن پس وہ بھی دیکھین گے اوسکو یا دیکھ طرف اونکے بوقت کہ عذاب کیے جاوین پس وہ بھی دیکھینگے او سچیز کو کہ منکر ہین اوسکے یعنی عذاب یا معلوم کر حال اونکو پس قریب ہی کہ جانینگے + مدا + اور دیکھ ای محمد اوترنا عذاب کا انپر پس قریب ہی کہ وہ بھی دیکھین گے اوترنا عذاب کا اپنے پر اور مراد مدت سے موت ہی یا روز بدر یا حکم اونکے قتل کرنے کا اور بعضون کے نزدیک یہ حکم اعراض کا ساتھ آیت قتال کے منسوخ ہی اور کفار نے اس آیت کو سنکر از راہ تمسخر کے کہا کہ یہ عذاب کب ہوگا یہ آیت آگے کی اوتری از راہ تہدید کے بیچ + جلا +

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ۝

کیا یہ کافر ہمارے عذاب کو جلدی طلب کرتے ہین پس جب اوتریگا عذاب اونکے میدان مین برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا + فتح + کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین پھر جب اوترے گی انکے میدان مین تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیون کی + موضح + تفسیر + جلدی طلب کرتے ہین یعنی پہلے وقت اوسکے کے آوے اونکے میدان مین کہا فرّا نے کہ عرب اکتفا کرتے ہین ساتھ ذکر کرنے ساحت کے یعنی میدان کے قوم یعنی ساحت ذکر کرتے ہین اور قوم مراد ہوتی ہی برا ہوگا روز اون ڈرائے گیون کا یعنی برا ہوگا روز اون کافرون کا کہ ڈرائے گئے ساتھ عذاب کے کہا بعضون نے کہ یہ ہوا روز فتح مکہ کے اور کہا ہی مفسرون نے کہ اکثر عرب مین جو دشمن اپنے دشمن پر دوڑ لاتے تھے تو تمام شب راہ چلکر بوقت صبح اونکو غفلت تمام مین پاکر قتل و غارت کرتے تھے بسبب کثرت اس کار کے غارت کو صباح کہتے تھے اگرچہ اور وقت مین بھی واقع ہوتی اسلیے حق تعالی نے اس آیت مین تشبیہ دی عذاب کو ساتھ لشکر کے کہ یکایک اونپر ہجوم کرے اور غارت اونکی واقع ہو اور انس سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نکلے طرف خیبر کے آئے اونمین رات کو اور تھے آنحضرت جب آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ آتے

ولقد سبقت کلمتنا قول انہم لہم المنصورون کلمہ دی کلمات لانہا انتظمت معنی والدکلمات ۵۲ فتوزفرک وہو الوعید بالتعجیل صباح المنذرین فساء صباح المنذرین ساحتہم والساحۃ الفناء سبحان ربک رب العزۃ صلی اللہ علیہ وسلم

یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح ہوئی تو نکلے یہود اپنے بیلچے اور ٹوکرے لیکر پس جب دیکھا اونھون نے آنحضرتؐ کو تو کہا اونھون نے کہ یہ محمدؐ
ہین قسم خدا کی اور لشکر اونکا پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ
فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلا شبہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین تو بُری ہوتی ہی
صبح ڈرائے گیون کی ۞ ف ۱ ۞ معالم ۞

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ○ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ○

اور مونھہ پھیر لے اونسے ایک مدت تک اور دیکھہ پس وہ بھی دیکھہ لینگے ۞ فتح ۞ اور پھر پالنسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ اب آگے
دیکھہ لینگے ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ مکرر فرمائی یہ آیت تاکیداً واسطے تہدید کفار کے اور تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۞ جلالین ۞

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

ع ۵ ۱۸۲ ۹ پاکی ہی تیرے پروردگار صاحب غلبے کو اوس چیز سے کہ یہ جماعت بیان کرتے ہین اور سلام ہو بھیجا ہوا اوپر بھیجے ہوؤن خدا کے اور سب تعریف ہی
واسطے خدا پروردگار عالمون کے ۞ فتح ۞ پاک ذات ہی تیرے رب کی عزت کا صاحب پاک ہی ان باتون سے جو کرتے ہین اور سلام ہی رسولون پر اور سب خوبی
اللہ کو جو رب ہی سارے جہان کا ۞ موضح ۞ تفسیر ۞ اضافت کیا گیا رب طرف عزت کے واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ عزت کے گویا کہ کہا گیا ذوالعزۃ یعنی صاحب غلبے کا
جیسے کہ کہا جاتا ہی صاحب صدق واسطے اختصاص اوسکے کے ساتھ صدق کے اور جائز ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین ہی کوئی عزت کسیکے لیے مگر وہ
رب اوسکا اور مالک اوسکا ہی جیسے کہ فرمایا تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ عزت دیتا ہے تو جسکو چاہے تو ۱۲ اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین یعنی اولاد اور بیوی اور شریک اوسکے لیے
ثابت کرتے ہین اونسے وہ پاک ہی اور سب رسولون پر سلام بھیجا بعد اسکے کہ بعضون پر علی الخصوص بھیجا اس سورت مین اسلیے کہ سب پر خاص
کرکر سلام بھیجنے مین دراز ہوتی اور تعریف واسطے خدا پروردگار عالمون کے یعنی اوپر ہلاک ہونے دشمنون کے اور مدد ہونے انبیا کے اس سورت مین
ذکر ہی اون چیزون کا کہ کہین مشرکون نے اللہ کے حق مین اور نسبت کین اونھون نے طرف اللہ کے وہ چیزین کہ وہ پاک ہی اونسے اور ذکر ہی اون چیزونکا
کہ دیکھین رسولون نے کافرون کی جانب سے اور ذکر ہی اسکا کہ دیے گئے انجام کار مین انبیا مدد کفار پر پس ختم کیا اسکو ساتھہ ایسی آیتون کے کہ
جامع ہین سب مضمونون کے جواب مین کہ پاکی بیان کی اپنی ذات کی اوس چیز سے کہ مشرک بیان کرتے تھے اور سلام بھیجا رسولون پر بسبب تکلیف
اوٹھانے اونکے کفار سے تا اونکی عزت بڑھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا اسپر کہ انجام بخیر ہوا انبیا کے لیے شعر شکر بمدد
نمردیم رسیدیم بدوست ۞ آفرین باد برین ہمت مردانہ ما ۞ اور مراد سکھانا ہی مومنون کو کہ یہ کہا کرین اور خالی نہون اس سے اور غافل نہون اون
مضمونون سے کہ قرآن مجید مین بہر دیے گئے ہین اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ جسکو خوش لگے یہ کہ مانپ لے پیمانہ پورے مین ثواب دن قیامت کے
پس چاہیے کہ ہو آخر کلام اوسکا جسوقت کہ اوٹھے مجلس اپنی سے سُبْحٰنَ رَبِّكَ آخر سورت تک اور روایت کی ابن مردویہ نے طریق ابی العوام سے
اونھون نے قتادہ سے اونھون نے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلام بھیجو مجھپر پس سلام بھیجو رسولون پر اسلیے کہ نہین ہون مین
مگر رسولون مین سے کہا ابو العوام نے کہ قتادہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو جسوقت کہ پڑھتے تھے یہ آیتین سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اور روایت کی طبرانی نے ابن عباسؓ سے کہ کہا
پہچانتے تھے ہم فارغ ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھہ کہنے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ الخ کے ابو سعید روایت کرتے ہین
ف ۱ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب ارادہ کرتے تھے سلام پھیرنے ف ۱ کا نماز اپنی سے تو کہتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور یہ بھی ابو سعید سے
روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے بعد سلام پھیرنے کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا پیچھے ہر نماز کے سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ پس تحقیق مانپ لیا پیمانہ پورا ثواب سے اور روایت کی ابن ابی حاتم نے

ف ۱ یعنی بعد سلام پھیرنے اور فارغ ہونے نماز سے ۱۲

شعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ ناپے پیمانہ پورا ثواب سے دن قیامت کے پس چاہیے کہ کہے آخر مجلس اپنی مین جسوقت کہ چلے ہے اوٹھنا سُبْحٰنَ رَبِّكَ الخ ٭ ف ٭ معادر منثور ہے ٭ تنبیہ ٭ خلاصہ ساری سورت مبارکہ کا یہ معلوم ہوا کہ جو اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرتے ہین دنیا اور آخرت مین نفع اوٹھاتے ہین اور چین آرام سے رہتے ہین اور طرح بطرح کے انعام و اکرام پاتے ہین اور جو منکر اور نافرمان ہین اللہ و رسول کے دنیا اور آخرت مین تباہ و خراب ہوتے ہین اور یہی مضمون حدیثون سے معلوم ہوتا ہی اونمین سے ایک یہ حدیث ہی کہ عائشہ رض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا جب ارادہ کریگا اللہ تعالی یہ کہ داخل کرے اہل جنت کو جنت مین تو بھیجے گا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو اس حال مین کہ اوسکے ساتھ ہدیہ یعنی تحفہ ہوگا اور لباس جنت سے پس جب چاہینگے جنتی داخل ہونا جنت مین تو کہیگا اونسے فرشتہ کہ ٹھہر جاؤ اسلیے کہ میرے پاس ایک ہدیہ ہی رب العلمین کی طرف سے تو کہینگے کہ کیا ہی وہ ہدیہ فرشتہ کہیگا کہ وہ دس مہری کاغذ ہین لکھا ہوا ہی ایک مین تو سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ یعنی سلام ہی تم پر خوش حال ہوئے تم پس داخل ہو جنت مین ہمیشہ رہنے کو اور دوسرے مین لکھا ہوا ہی اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ یعنی داخل ہو اوسمین سلامتی سے با امن اور تیسرے مین لکھا ہوا ہی وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنی اور یہ وہ جنت ہی کہ دی گئی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور چوتھے مین لکھا ہوا ہی سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام ہی تم پر یہ ثواب بسبب صبر کرنے تمھارے کے ہی دنیا مین پس اچھا ہی دار آخرت تمھارا اور پانچوین مین ہی اَلْبَسْنٰكُمُ الْحُلَلَ وَالْحُلِيَّ یعنی پہناوینگے ہم تمکو لباس و زیور اور چھٹے مین ہی وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ یعنی نکاح مین دینگے ہم اونکے حورین بڑی آنکھون والیان اور ساتوین مین ہی اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا یعنی بلا شبہ مینے بدلہ دیا اونکو آج بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین مین ہی صِرْتُمْ شُبَّانًا لَا تَهْرَمُوْنَ اَبَدًا یعنی ہوئے تم جوان نہین بڈھے ہونے کے کبھی اور نوین مین لکھا ہی رَافَقْتُمُ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی رفیق ہوئے تم انبیا اور شہدا او صالحین کے اور دسوین مین لکھا ہی اَنْتُمْ فِيْ جِوَارِ الرَّحْمٰنِ ذِي الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ یعنی ہوئے تم بیچ ہمسائگی رحمن کے کہ صاحب عرش بزرگ کا ہی پھر کہیگا فرشتہ کہ داخل ہو جنت مین پس داخل ہونگے جنت مین اور کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی شکر ہی اوس خدا کا کہ لے گیا ہمسے غم بلا شبہ رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدردان ہی تعریف ہی اوس خدا کو کہ سچ کر دکھایا ہمکو وعدہ اپنا اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا رہتے ہین ہم جنت مین جہان چاہتے ہین پس اچھا ہی اجر عمل کرنے والونکا اور جب چاہیگا اللہ تعالی داخل کرنا دوزخیون کو دوزخ مین تو بھیجیگا اللہ تعالی طرف اونکے ایک فرشتے کو کہ اوسکے ساتھ دس کاغذ ہونگے مہری ایک مین تو لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِيْ جَهَنَّمَ لَا تَمُوْتُوْنَ فِيْهَا اَبَدًا وَّلَا تَحْيَوْنَ وَلَا تَفْرَحُوْنَ یعنی داخل ہو تم دوزخ مین نہین مروگے تم اسمین اور نہ جیوگے اور نہ خوش ہوگے اور دوسرے مین لکھا ہوگا خٰلِدِيْنَ فِي الْعَذَابِ لَا رَاحَةَ لَكُمْ یعنی ہمیشہ عذاب مین نہین چین ہی تمھارے لیے اور تیسرے مین لکھا ہوگا يَئِسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ یعنی نا امید ہو رحمت خدا سے اور چوتھے مین لکھا ہوگا اُدْخُلُوْا فِي الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْحُزْنِ اَبَدًا یعنی داخل ہو بیچ غم اور رنج و اندوہ کے ہمیشہ کو اور پانچوین مین لکھا ہوگا لِبَاسُكُمُ النَّارُ وَمِهَادُكُمُ النَّارُ وَطَعَامُكُمْ وَشَرَابُكُمُ النَّارُ وَغَوَاشِيْكُمُ النَّارُ یعنی لباس تمھارا آگ ہی اور بچھونا تمھارا آگ ہی اور کھانا اور پینا تمھارا آگ ہی اور اوڑھنا تمھارا آگ ہی اور چھٹے مین ہوگا هٰذَا جَزَآؤُكُمُ الْيَوْمَ بِمَا فَعَلْتُمْ مِنَ الْمَعْصِيَةِ یعنی یہ بدلہ تمھارا ہی آجکے دن بسبب کرنے تمھارے گناہ

[illegible]

اور ساتوین مین لکھا ہوگا سخطی علیکم فی النار ابدا یعنی غضب میرا تمپر آگ مین ہمیشہ کو ہوگا اور آٹھوین مین ہوگا علیکم لعنتی بما تعمدتم من الذنوب الکبائر ولم تتوبوا ولم تندموا یعنی تمپر لعنت میری ہی بسبب اسکے کہ کیے تمنے بڑے گناہ اور نہ توبہ کی تمنے اور نہ نادم ہوئے تم اور نوین مین لکھا ہوگا قرناؤکم الشیاطین فی النار ابدا یعنی ساتھی تمھارے شیاطین ہونگے دوزخ مین ہمیشہ کو اور دسوین مین لکھا ہوگا اتبعتم الشیطان واثرتم الدنیا وترکتم الاخرۃ فهذا جزاؤکم یعنی پیروی کی تمنے شیطان کی اور اختیار کیا تمنے دنیا کو اور چھوڑ دیا تمنے آخرت کو پس یہی ہی سزا تمھاری ❊ منبھات ❊

سورۃ ص مکیۃ وھی ثمان وثمانون ایۃ وخمسۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ ص ہی اسلیے کہ سرا اسکا ص سے شروع ہوا ہی اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین اٹھاسی ہین اور کلمات پانسو بتیس اور حروف تین ہزار انہتر اور رکوع پانچ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورت قمر کے اور لکھی گئی بعد والصّٰفّٰت کے اسلیے کہ گویا یہ تتمہ ہی اوسکا کیونکہ حق سبحانہ نے ذکر کیا والصّٰفّٰت مین نوح اور ابراہیم اور موسی اور ہارون اور لوط اور الیاس او ریونس علیہم السلام کا اور اسمین ذکر ہی داؤد اور سلیمان اور ایوب علیہم السلام کا اور اشارہ کیا طرف بقیہ اونکے کہ ذکر کیے گئے پس یہ بعد والصّٰفّٰت کے تتمہ ہونے مین ایسی ہی جیسے طسم بعد شعراء کے اور طٰہٰ اور انبیاء بعد مریم کے اور یوسف بعد ہود کے ❊ ❊

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ قف وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ○ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ○

قسم ہی قرآن نصیحت والے کی کہ جس چیز کی طرف بلاتا ہی تو سچ ہی بلکہ کافر بیچ سرکشی اور مخالفت کے ہین ❊ فتح ❊ قسم ہی اس قرآن سمجھانے والے کی بلکہ جو لوگ منکر ہین غرور مین ہین اور مقابلے مین ❊ موضح تفسیر ❊ ذکر کرنا حرف ص کا بطریق تنبیہ کے ہی بنا بر عاجز کرنے کے کہ عرب کے بڑے بڑے شاعر فصیح بلیغ حیران رہ جاتے تھے کہ اسکے کیا معنی ہین اور اکثر مفسر تو یہی کہتے ہین اللہ ہی جانتا ہی کہ مراد اس سے کیا ہی اور بعضونے کہا کہ صاد قسم ہی اور بعضونے کہا کہ نام سورت کا ہی اور بعضونے کہا کہ اشارہ ہی اسم صمد کی طرف اور بعضونے کہا کہ معنی اسکے ہین صدق اللہ اور ابن عباس سے ہی صدق محمد پھر اسکے بعد لائے قسم یعنی والقرآن کہ جواب اسکا محذوف ہی انہ کلام معجز یا ما الامر کما قال کفار مکۃ من تعدد الالٰہ یعنی قسم ہی قرآن صاحب ذکر یعنی بیان یا شرف کی کہ یہ کلام عاجز کرنے والا ہی یا قسم ہی اسکی کہ نہین امر جیسے کہ کہا کفار مکہ نے کہ کئی معبود ہین اور جس صورت مین کہ ص نام سورت کا ہو تو خبر ہوگا مبتدا محذوف کی گویا کہ کہا ہٰذہ ص یعنی یہ ایسی سورت ہی کہ عاجز کر دیا اسنے عرب کو قسم قرآن نصیحت والے کی یہ ایسا ہی جیسے کہتے ہین ہٰذا حاتم واللہ مراد یہ ہوتی ہی کہ یہ وہی حاتم ہی کہ جو مشہور ہی سخاوت مین قسم خدا کی اور عزت کے معنی ہین تکبر کے یعنی اسکے قبول کرنے سے اور حق کے اقرار کرنے سے تکبر مین ہین اور شقاق کے اصل مین معنی ہین خلاف کے اور یہان خلاف خدا اور رسول کا مراد ہی اور بعضونے فی غرّۃ یعنی غین بانقط اور راے بے نقط پڑھا ہی یعنی غفلت مین ہین اوس چیز سے کہ واجب ہی اونپر یعنی نظر کرنے اور اتباع حق سے ❊ مدارک معالم ❊

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ○

بہت ہلاک کین ہمنے پہلے انسے سنگتین پس فریاد کرنے لگین اور نہ تھا وہ وقت وقت خلاص کا ❊ فتح ❊ بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نرہا تھا خلاصی کا ❊ موضح تفسیر ❊ پہلے انسے یعنی تیری قوم سے سنگتین یعنی اگلی امتین

غرض ہی ÷ موضح تفسیر ÷ یعنی چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس سے بعد اسکے کہ عاجز کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب مین کہتے ہوئے آپسمین کہ چلو اور صبر کرو یعنی ثابت رہو اپنے معبودون کی عبادت پر تحقیق یہ امر یعنی توحید جو مذکور ہوئی البتہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی یعنی ارادہ رکھتا ہی اوسکا اللہ اور حکم کریگا اوسکے جاری کرنیکا پس نہین پھر سکتی ہی وہ اور نہین نفع دیتا ہی اوسمین مگر صبر کرنا یا یہ کہ یہ امر البتہ ایک چیز ہی حوادث زمانہ سے کہ ارادہ کیجاتی ہی ساتھہ ہمارے پس نہین ہی چھٹکارا ہمکو اوس سے ÷ ف ل ÷ عمرؓ جو مسلمان ہوئے اور مسلمانون کو قوت ہوئی اونکے سبب سے تو کفار نے کہا کہ یہ جو دیکھتے ہین ہم زیادتی اصحاب محمد کی یہ ایک چیز ہی ارادہ کی گئی ساتھہ ہمارے یعنی عذاب ہوگا ہمکو اور جبر ہیر سے اوکھڑے جاوینگے اور ہمارا دین ہلاک ہوگا بسبب غلبہ محمدؐ کے اور اصحاب اونکے کے شعر باطل نہ کیونکہ جاے یہان حق نمود ہی ÷ وہ حق کہ جسسے سلام دروغ مصانجہ

ما سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

نہین سنی ہمنے یہ بات یعنی توحید بیچ دین پچھلے کے یعنی قرن آخر مین کہ ہمنے اوسکو پایا واللہ اعلم نہین ہی یہ مگر افترا ÷ فتح ÷ یہ نہین سنا ہمنے اس پچھلے دین مین اور کچھہ نہین یہ بنائی بات ہی ÷ موضح تفسیر ÷ دین پچھلے سے یا تو ملت عیسیٰؑ کی مراد ہی کہ جو آخر تھی سب ملتون مین اسلیے کہ نصاری تین خدا کے قائل تھے موحد نتھے یا ملت قریش مراد ہی کہ جسپر پایا اونھون نے باپ دادون اپنے کو مگر افترا کہ بنالیا ہی اوسکو محمدؐ نے اپنے جی سے ÷ ف ل ÷ پچھلا دین کہتے تھے اپنے باپ دادون کو یعنی ملکے تو سنتے ہین کہ اگلے لوگ ایسی باتین کہتے تھے پر ہمارے بزرگ تو یون نہین کہہ گئے فائدہ موضح

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝

کیا اوتارا گیا اس شخص پر قرآن ہمارے درمیان مین سے بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے بلکہ ہنوز نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا ÷ فتح ÷ کیا اسی پر اوتری سمجھوتی ہم سب مین سے کوئی نہین اونکو دھوکھا ہی میری نصیحت مین کوئی نہین ابھی چکھی نہین میری مار ÷ موضح تفسیر ÷ کیا اوتارا گیا الخ ناگوار ہوا اونکو از راہ حسد کے کہ ہمارے اشرافون مین سے محمدؐ ہی کو یہ شرف کہان سے ملا کہ کتاب اوسپر اوتاری گئی بلکہ یہ کافر بیچ شک کے ہین میری نصیحت سے یعنی قرآن سے کہ جھٹلایا اونھون نے اوسکے لانیوالے کو بلکہ نہین چکھا اونھون نے ابتک عذاب میرا پس جب چکھین گے عذاب میرا تو جاتا رہیگا انسے جو کچھہ کہ اب شک و حسد رکھتے ہین یعنی وہ تصدیق نہین کرتے ہین محمدؐ کو مگر جب کہ میرا عذاب اونکو پہنچیگا تب تصدیق کرینگے اوسکو ÷ ص ن

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝

کیا اونکے پاس ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے غالب بخشنے والے کے ÷ فتح ÷ کیا انکے پاس ہین خزانے تیرے رب کی مہر کے جو زبردست ہی بخشنے والا ÷ موضح تفسیر ÷ یعنی نہین ہین وہ مالک رحمت کے خزانون کے تاکہ پہنچاوین اوسکو جسکو چاہین اور پھیرین اوسکو جس سے چاہین اور اختیار کرین نبوت کے لیے بعضے اپنے سردارون کو اور اوٹھالیوین اوسکو محمدؐ سے مالک رحمت کا اور اوسکے خزانون کا نہین ہی مگر وہی غالب اپنی مخلوق پر بہت دینے والا کہ پہنچاتا ہی اوسکو برمحل اوسکے اور تقسیم کرتا ہی اوسکو جہان کہ مقتضی ہی حکمت اوسکی پھر بیان کیے یہی معنی پس فرمایا ÷ ص ن ÷

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝

کیا انکے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان انکے ہی پس چاہیے کہ اوپر چڑھہ جاوین لٹک کر رسیون بیچ یعنی رسیون مین لٹککر بھی آسمان پر نہین چڑھہ سکتے ہین پس بادشاہی کیسی واللہ اعلم ÷ فتح ÷ یا اونکی حکومت ہی

ف ل وآن ببیرجیمو گفتند ذکر قرآن را حق میدانستند چنانچہ میفرماید بل ہم فی شک الخ ۱۲ موضح

آسمانون مين اور زمين مين اور جو انکے بيچ ہي توچاہيے چڑھ جاوين رسيان تان کر + موضح تفسير + کيا انکے ليے بادشاہي الخ يعني کيا انکو بادشاہي ہي ان چيزون کي تاکہ کلام کرين امور ربانيه مين اور تدبيرون الٰهيه مين کہ جو مختص ہين ساتھ رب العزة والکبرياء کے پھر سرزنش کي اونکو نہايت درجے کي پس فرمايا کہ اگر يہ صلاحيت رکھتے ہين تدبير خلائق کي اور تصرف کرنے کي بيچ تقسيم رحمت کے توچاہيے کہ چڑھ جاوين بيچ اسباب کے يعني سيڑھيون مين اور راہون مين کہ جنسے پہنچتے ہين طرف آسمان کے تاکہ تدبير کرين امر عالم کي اور بادشاہي خدا کي اور اوتارين وحي او سپر کہ چاہين + صل تنبيه + چونکہ وہ لوگ مؤدب باداب شرع تھے اور خدا کا ڈر نرکھتے تھے حسد اونکو باعث ان بے ادبيون کا ہوتا تھا اسي سے مستحق غضب الٰہي کے ہوتے تھے ادب و تقوي عجب چيز ہي جسکو وہ حاصل ہوتے ہين اوسکے کام دونون جہان کے بنجاتے ہين چنانچہ حضرت علي فرماتے ہين کہ علم بہترين ميراث ہي اور ادب بہترين حرفہ ہي اور تقوي بہترين توشہ ہي يعني راہ آخرت کا اور عبادت بہترين پونجي ہي اور عمل صالح بہترين قائد ہي يعني يہ جنت کو پہنچاتا اور حسن خلق بہترين مصاحب ہي اور حلم بہترين وزير ہي اور قناعت بہترين غنا ہي اور توفيق بہترين مدد ہي اور موت بہترين ادب دينے والي ہي انتہي مولوي روم فرماتے ہين مثنوي از خدا خواہيم توفيق ادب + بے ادب محروم گشت از لطف رب + بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد + بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد + اور خوف خدا اونکو کيونکر ہوتا جو اونکي عالم تھے وہ مارے طمع اور حب دنيا کے راہ حق کے خلاف اونکي مرضي کے کہتي بتاتے تھے کسي بزرگ کا قول ہي کہ بيمار جاتا ہي طبيب پاس جب طبيب ہي بيمار ہو تو کيا علاج کرے اور يہ طمع مال اور حب دنيا بڑي ہي آفتين ہين خصوصاً اہل علم کے ليے چنانچہ بعضے حکما يعني دانايان دين سے منقول ہي کہ اونھونے کہا دس خصلتين ہين کہ دشمن رکھتا ہي اونکو اللہ تعالي دس شخصون سے بخل کو اغنيا سے اور طمع کو علما سے اور قلت حيا کو عورتون سے اور محبت دنيا کو بڈھون سے اور کسل کو جوانون سے اور ظلم کو بادشاہ سے اور تکبر کو فقرا سے اور بزدلي کو غازيون اور عجب کو زاہدون سے اور ريا کو عابدون سے + منتها + پھر رب متعال نے يہ غشہ فرماکر وعدہ کيا اپنے نبي سے نصرت کا اون کفار پر کہ فرمايا +

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ○

ايک لشکر ہي يہان شکست ديا گيا جملہ گروہون سے يعني جنس گروہون سے کہ ساتھ انبيا کے مخالفت کي + فتح ہي ايک لشکر ہي وہان تباہ ہوا اون سب لشکرون مين + ف + يعني اگلي قومين برباد ہوئين اگر چڑھ جاوين تو اونکي بھي ايک بات ہوئي + موضح تفسير يعني يہ لوگ جو کہ کہتے ہين يہ بات يعني جو کہ اوپر مذکور ہوئي ايک لشکر ہين حقير اس جگہ مغلوب و شکست ديے گئے اگلے لشکرون کي جنس سے مراد اس لشکر سے قريش ہين کہا قتادہ نے کہ خبر دي اللہ تعالي نے اپنے نبي محمد صلي اللہ عليه وسلم کو اس حال مين کہ وہ مکے مين تھے يہ کہ شکست پاويگا لشکر مشرکون کا جيسے کہ اور جگہ فرمايا سيهزم الجمع ويولون الدبر پس آئي تاويل اسکي يعني ظہور ہوا اس وعدے کا روز بدر کے پس ہنالک اشارہ ہي طرف بدر کے اور مصارع کفار کے اور احزاب لشکرون سے مراد اگلي امتين ہين يعني کفار مکہ اونھين اگلے کفار کي جنس سے ہين کہ جو جمع ہوکر انبيا پر چڑھ آتے تھے اور اونسے لڑتے تھے اور پھر شکست پاتے تھے اور ہلاک ہوتے تھے جھٹ پٹ بس تم صبر کرو اگر انکے واہيات بکنے کي يہي حال انکا ہوتا ہي جو اگلون کا ہوا + معا + صل حاد +

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ○ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ○ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ○ ع

جھٹلايا پہلے انسے يعني اہل مکہ سے قوم نوح نے يعني نوح کو اور عاد نے يعني ہود کو اور فرعون ميخون والے نے يعني چار ميخون سے باندھ کر عذاب کرتا تھا اور ثمود نے يعني قوم صالح نے صالح کو اور قوم لوط نے يعني لوط کو اور بن کے رہنے والون نے يعني شعيب کو جھٹلايا ان گروہون نے

نہین ہی کوئی انمین سے مگر کہ جھٹلایا پیغمبرون کو پس وجود مین آیا عذاب میرا ۔ **فتح** ۔ جھٹلا چکے ہین انسے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون میخون والا اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ کے لوگ وہ فوجین یہ جتنے تھے سب نے یہی جھٹلایا رسولون کو پھر ثابت ہوئی میری طرف سے سزا ۔ **موضح** ۔ **تفسیر** ۔ فرعون میخون والے نے جھٹلایا حضرت موسیٰ کو اور اوسکو میخون والا اسلیے فرمایا کہ جب کسی پر غصہ ہوتا اوسکو عذاب کرتا تھا چو میخا کر کے یعنی چار میخین چار طرف زمین مین گاڑ کر آدمی کو چت لٹا کر چارون ہاتھ پانون اوسکے اون میخون سے باندھ دیتا اور سانپ اور بچھو اوسپر چھوڑ دیتا تاکہ مر جاوے اور بعضون نے کہا کہ اسی طرح ہوا مین باندھکر چھوڑ دیتا یہان تک کہ وہ مر جاتا اور بعضون نے کہا کہ اوسکے لشکر کے گھوڑون کی میخین سونے روپے کی تھین اسلیے یہ نام اوسکا ہوا اور بعضون نے کہا کہ میخون والے سے مراد ہی صاحب مکانون محکم کا کہ اوسکے مکانون مین میخین بہت سی جڑی تھین مضبوطی کے لیے اور بعضون نے کہا صاحب قوت و بطش کا یعنی جیسے میخ سے ایک چیز مضبوط ہوتی ہی ایسی ہی اوسسے مضبوطی تھی ملک کو اور قوی تھا اوسپر اور بعضون نے کہا صاحب لشکرون اور جماعتون کثیرہ کا اور لشکر کو اوتاد اسلیے کہتے ہین کہ خیمے اور گھوڑون کی میخین اوسمین بہت سی ہوتی ہین اور اولٰئک الاحزاب جو فرمایا ارادہ اس اشارے سے آگاہ کرنا ساتھ اس بات کے کہ جو گروہ کہ جنمین سے یہ لشکر شکست دیا گیا ٹھہرا وہ یہ ہین اور آگاہ کرنا ہی ساتھ اسکے کہ یہ وہ ہین کہ پائی گئی انسے تکذیب ۔ **مدارک** ۔ **معالم** ۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝

اور نہین انتظار کرتے کفار اس عصر کے مگر ایک نعرۂ تند کا یعنی نفخۂ قیامت کا کہ نہو اوسکو کچھ توقف اور کہا اونھون نے بطریق ٹھٹھے کے اے پروردگار ہمارے جلدی دے ہمکو سرنوشت ہماری عذاب سے پہلے روز حساب کے ۔ **فتح** ۔ اور راہ نہین دیکھتے یہ لوگ مگر یہی ایک چنگھاڑ کی جو بیچ مین دم نہ لیگی اور کہتے ہین اے رب شتاب دے ہمکو چٹھی ہماری پہلے حساب کے دن سے ۔ **موضح** ۔ **تفسیر** ۔ نعرۂ تند سے مراد ہی نفخہ پہلا کہ جسکو فزع اکبر کہتے ہین اور فواق وقت ہے بیچ دو دوہنے کے اور مراد اوس مدت کو کہتے ہین کہ دو دوہنے کے درمیان مین کچھ ٹھہر جاتے ہین تا دودھ اوتر آوے اور وہ بہت تھوڑی مدت ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ جب آویگا وقت اوسکا نہین توقف ہوگا اوسکو اتنی دیر بھی کہ جتنی دیر دودھ دوہنے مین ٹھہر جاتے ہین اور ابن عباس سے یہ معنی اسکے منقول ہین کہ نہین ہوگا واسطے اوسکے پھر آنا مراد رکھتے ہین یہ کہ وہ نفخہ ایک ہی ہوگا دوبارہ نہین ہونے کا اور قطنا کے معنی ہین حصہ ہمارا جنت سے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ذکر کیا کہ اللہ نے وعدہ کیا ہی مومنون سے جنت کا پس کہا کفار نے از راہ ٹھٹھے کے کہ جلدی دے ہمکو حصہ ہمارا جنت سے یا یہ معنی ہین کہ حصہ ہمارا عذاب سے جو وعدہ کرتا ہی تو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ یعنی جلدی چاہتے ہین کفار تجھسے عذاب اور بعضون نے کہا کہ یہ ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ کہتا تھا یا اللہ اگر حق ہی جو کچھ کہ کہتا ہی محمد تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا بھیج ہمپر عذاب دردناک اور ابن عباس سے قطنا کے معنی منقول کتابنا ہین یعنی کتاب اعمال ہماری کہا کلبی نے کہ جب اوتری یہ آیتین سورۂ حاقہ کی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ الخ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ الخ تو کہا کافرون نے از راہ ٹھٹھے کے کہ جلدی سے دیدے ہمکو کتاب ہماری دنیا مین پہلے روز حساب کے اور اونکے ایسے واہی کلامون سے جو آنحضرت ملول ہوتے تھے حق تعالیٰ نے آنحضرت کی تسلی کے لیے آگے کی آیت بھیجی ۔ **مدارک** ۔ **معالم** ۔ **بحر** ۔ **در منثور** ۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۝

صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد صاحب قوت کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا یعنی خدا کیطرف ۔ **فتح** ۔ **تفسیر** ۔ صبر کر اوس چیز پر کہ کہتے ہین کافر یعنی تیرے حق مین اور بچا اپنے نفس کو اس سے کہ لغزش ہو جاوے اوسکو اوس چیز مین کہ

تسکین دیا گیا کہ وہ صبر کرتا ہی اونکی باتون پر اور تحمل کرتا ہی اونکی ایذا پر اور یاد کر ہمارے بندے داؤد کو اور اوسکی بزرگی کو کہ اللہ کے نزدیک کیسا گرامی قدر تھا اور پھر کیا ذرہ سی لغزش مین کیا کچھ عتاب آلہی اوسپر ہوا صاحب قوت کا یعنی دین مین اور جو کچھ دلالت کرتا ہو اسپر کہ اید سے مراد قوت بیچ دین کے ہی قول اللہ تعالی کا ہی انہ اواب یعنی بہت رجوع رکھنے والا تھا وہ طرف رضامندی اللہ تعالی کی کے کہا ابن عباس نے صاحب قوت کا عبادت مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق محبوب ترین روزون کے طرف اللہ کے روزے داؤد کے ہین اور محبوب ترین نماز کی طرف اللہ کے نماز داؤد کی ہی روزہ رکھتے تھے ایک دن اور افطار کرتے تھے ایک دن اور سوتے تھے آدھی رات اور قیام کرتے تھے یعنی مشغول عبادت مین ہوتے تھے تہائی رات اور سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور بعضی روایت مین ہی کہ آدھی رات قیام کرتے تھے کہا ابو درداء نے کہ آنحضرت جب ذکر کرتے داؤد کا اور حال بیان کرتے اونکا فرماتے کہ تھا وہ اعبد البشر یعنی بڑے عابد تھے آدمیون مین اور کہا سعید بن ہلال نے کہ تھے داؤد علیہ الصلوۃ والسلام جبکہ اوٹھتے رات کو پڑھتے اَللّٰهُمَّ نَامَتِ الْعُيُوْنُ وَغَارَتِ النُّجُوْمُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِيْ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ انتہی اور بعضون نے کہا کہ ذی الاید کے معنی ہین صاحب قوت کے لڑائی اور ملکداری مین اور اواب کے معنی بعضون نے کیے ہین بہت رجوع کرنے والے طرف اللہ تعالی کے ساتھ توبہ کے ہر اون چیز سے کہ برا جانتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور کہا ابن عباس نے معنی اواب کے ہین مطیع اور سعید بن جبیر نے کہا تسبیح کرنے والا لغت حبش مین اور ابن عباس سے اواب کے معنی یقین کرنے والے کے بھی آئے ہین * معالم * در منثور * اسجا کہ داؤد کو یاد دلوایا کہ اونھون نے بھی طالوت کی حکومت مین بہت صبر کیا آخر حکومت اونکو ملی اور مخالفون کو جہاد سے زیر کیا یہی نقشہ ہوا ہمارے پیغمبر کا ہاتھ کے بل والا یعنی قوت سلطنت یا لوہا نرم ہوتا یا ہاتھ کا بل یہ کہ سلطنت کا مال نکھاتے تھے اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے * موضح *

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝

تحقیق تابعدار کیا ہمنے ہمراہ اوسکے پہاڑون کو تسبیح کہتے تھے بوقت شام وصباح اور تابعدار کیا ہمنے جانورونکو اکٹھے کیے ہوئے ہر ایک واسطے اوسکے فرمان بردار تھا * فتح * تفسیر * تابعدار کرنا پہاڑون کا یہ تھا کہ چلتے تھے وہ ساتھ داؤد کے جسوقت کہ چاہتے تھے داؤد چلنا اونکا اوس جگہ کہ ارادہ کرتے اور عشی اور اشراق سے مراد ہین دونون طرفین دن کی اور اصل مین عشی کہتے ہین وقت عصر کو رات تک اور اشراق وقت اشراق کا اور وہ وہ وقت ہی کہ روشن ہوتا ہی آفتاب اور وہی وقت ضحی کا ہی ابن عباس سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ کہا تھا مین گذرتا اس آیت پر پس نہین جانتا تھا مین کہ کیا مراد ہی اس سے یہان تک کہ حدیث بیان کی مجھسے ام ہانی بنت ابی طالب نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے پاس دن فتح مکہ کے پس مانگا پانی وضو کا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی ضحی یعنی چاشت کی پھر فرمایا ای ام ہانی یہ ہی صلوۃ الاشراق اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ اونکو پہونچی یہ بات کہ ام ہانی بنت ابی طالب نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی دن فتح مکہ کے ضحی کی آٹھ رکعتین پس کہا ابن عباس نے کہ گمان کیا مینے کہ اس ساعت کے لیے نماز ہی بموجب قول اللہ تعالی کے يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا ڈھونڈی مینے صلوۃ ضحی قرآن مین پس پایا مینے اوسکو اس جگہ بالعشی والاشراق اور ابو ہریرہ رضی سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین محافظت کرتا نماز ضحی پر مگر اواب یعنی رجوع رکھنے والا اللہ کی طرف اور فرمایا کہ یہ صلوۃ الاوابین ہی اور یہ بھی ابی ہریرہ سے ہی کہ کہا وصیت کی مجھکو خلیل میرے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھون ضحی کی اسلیے کہ وہ صلوۃ اوابین کی ہی اور مانند اسی کے انس سے منقول ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی ضحی کی

باران رکعتین بناتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے محل سونے کا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نے انس کو کہ پڑھ نماز ضحی اسلیے کہ وہ نماز
ابرار یعنی نیکون کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی پھر بیٹھا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین یاد کرتا اللہ کو
یہان تک کہ نکلا آفتاب پھر نماز پڑھی ضحی سے دو رکعتین حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر یہ کہ چھونے اوسکو یا چڑھیاوے اوسپر اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھا ذکر کرتا رہا یہان تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھی دو رکعت نماز
ضحی یعنی نماز اشراق کی ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند ثواب حج اور عمرے کے پورے حج اور پورے عمرے کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو ٹھہرا رہا اپنی نماز کی جگہہ مین اوسوقت سے کہ فارغ ہوا نماز صبح سے یہان تک کہ پڑھین دو رکعتین ضحی یعنی اشراق کی نہین بولا
مگر بھلی بات بخشے جائینگے اوسکے لیے گناہ اوسکے اگرچہ ہوین دریا کے جھاگون سے زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے پڑھی نماز ضحی کی دو رکعت نہین لکھا گیا غافلین سے اور جسنے پڑھین چار رکعت لکھا گیا عابدین سے اور جسنے پڑھین چھہ رکعتین
کفایت کیا گیا اوسدن یعنی اللہ سب مہمات اوسکے سرانجام کریگا اور جسنے آٹھہ رکعتین پڑھین لکھا گیا قانتین سے اور جسنے باران رکعتین
پڑھین بناویگا اللہ اوسکے لیے گھر بڑا جنت مین اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے ابن آدم پڑھ میرے
لیے چار رکعت اول روز مین کفایت کرونگا مین تجکو آخر اوس روز تک یعنی کفایت کرونگا مین تیری شغلون اور حوائج کو اور دفع کرونگا مین
تجسے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے تو اوسکو بعد نماز تیری کے آخر روز تک اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان مین تین سو ساٹھہ
مفصل یعنی جوڑ ہین پس اوسپر لازم ہی یہ کہ دیوے عوض ہر جوڑ اپنے کے صدقہ عرض کیا صحابہ نے کہ کون طاقت رکھتا ہی اسکی یا نبی اللہ
فرمایا کہ رینٹھ جو مسجد مین پڑا ہوا اوسکو دفن کر دینا صدقہ ہی اور کچھہ چیز یعنی ایذا دینے والی کہ ایکطرف کر دیوے تو اوسکو راہ سے صدقہ ہی پس
اگر نپاوے تو یعنی کوئی چیز مذکور پس دو رکعتین ضحی کی کفایت کرتین ہین تجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت و لازم ہوتا ہی
اوپر تمام جوڑون ایک تمھارے کے صدقہ پس ہر تسبیح صدقہ ہی اور ہر تحمید صدقہ ہی اور ہر تہلیل صدقہ ہی اور ہر تکبیر صدقہ ہی اور امر بالمعروف
صدقہ ہی اور نہی عن المنکر صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہین اس سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحی سے اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو اکھٹے
کیے ہوئے ہر طرف سے ابن عباس سے منقول ہی کہ داؤد جب تسبیح کرتے تو جواب دیتے اونکو پہاڑ ساتھہ تسبیح کے یعنی وہ بھی انکے ساتھہ تسبیح کرتے
اور جمع ہوتے اونکے پاس جانور اور تسبیح کرتے پس یہ ہی جمع ہونا اونکا اور ہر ایک یعنی پہاڑ اور جانور بسبب تسبیح داؤد کے تسبیح کرنے والے
تھے اسلیے کہ وہ سب تسبیح کرتے تھے ساتھہ تسبیح اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ ضمیر لہ کی اللہ کی طرف پھرتی ہی یعنی ہر ایک داؤد
اور پہاڑ اور جانورون سے واسطے اللہ کے اواب تھے یعنی تسبیح کرنے والے ۹۵ ✤ مل ✤ در منثور ✤ مشکوۃ ✤

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝

اور محکم کی ہمنے بادشاہی اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور سخن واضح ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ محکمی داؤد کی بادشاہی کی ایسی تھی کہ
نگہبانی کرتے تھے اونکی محراب کی ہر شب تینتیس ۳۳ ہزار آدمی اور بعضون نے اسکی تقریر یون کی ہی کہ مراد شددنا ملکہ سے تقویت داؤد کی
ساتھہ لشکرون اور نگہبانون کے ہی کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکی محراب کی چوکی دیتے تھے یا ساتھہ وزیرون خیرخواہ کے یا بسبب نہ پہنچنے
ہاتھہ ظالمون کے رعیت پر اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک شخص نے بنی اسرائیل مین سے اپنے ایک سردار پر دعوی غصب کرنے گائین کا کیا
نزدیک داؤد کے اور وہ منکر ہوا اور مدعی کے پاس گواہ نتھے داؤد نے کہا توقف کرو تم دونون یہان تک کہ کچھہ واضح ہو خواب مین
وحی آئی کہ مدعی علیہ کو مار ڈال داؤد نے توقف کیا کہ خواب پر جلدی نکرون دوسرے دن پھر ویسا ہی خواب دیکھا پھر اوسپر عمل نکیا
پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اوسکے تیسری بار کہ قتل کر اسکو یا آویگا اسپر عذاب اوس روز داؤد نے اوسکو بلا کر کہا کہ خدا تعالی

یعنی ۔۔۔ اوس نعمت کو ۔۔۔ سبحان اللہ ۔۔۔ الحمد للہ ۔۔۔ لا الہ الا اللہ ۔۔۔ اور صاحب ۔۔۔ الاواب ۔۔۔ لان الاواب ۔۔۔ التواب الکثیر الرجوع الی اللہ ۔۔۔ مرضاتہ من عادتہ ان یکثر ذکر اللہ ویدیم تسبیحہ وتقدیسہ ۱۲ ۔۔۔ یعنی عبادۃ تجارۃ ۱۲

نے مجکو وحی بھیجی ہی کہ تجکو مارڈالونمین اوسنے کہا کہ بے گواہون کے مارتا ہی داؤد نے کہا کہ حکم خدا کے خلاف نہین کرنے کا مین جب اوس شخص نے یقین کیا کہ یہ مجکو چھوڑنے کے نہین تو اوسنے کہا کہ جلدی نکر یہان تک کہ خبر دون مین تجکو اس ماجرے کی قسم خدا کی کہ مین بسبب اس گناہ کے ماخوذ نہین ہوا ہون ولیکن اسکے بیٹے کو مینے قتل کیا ہی پس داؤد نے اوسکو قتل کیا پس ہیبت داؤد کی بنی اسرائیل پر بہت ہوئی پس شَدَدْنَا مُلْکَہٗ یہ ہی اور بعضون نے کہا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی تھی کہ حضرت داؤد کے سر پر بندھی رہتی تھی مدعی مدعی علیہ مین سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھ اوسکا اوسپر پہونچتا اور ہاتھ جھوٹے کا اوس زنجیر پر نہ پہونچتا استحکام داؤد کی بادشاہی کا یہ تھا اور حکمت سے مراد ہی زبور اور علم شرائع اور بعضون نے کہا کہ جو کلام موافق حق کے ہو پس وہ حکمت ہی اور فصل خطاب سے مراد ہی علم قضا اور فیصلہ کرنے خصومات کا اور فرق کرنا درمیان حق اور باطل کے اور بعضون نے کہا کلام واضح کہ مخاطب مقصود کو بے شبہہ معلوم کرلے اور بقول علی کے فصل خطاب حکم کرنا ہی ساتھ گواہون کے مدعی پر اور ساتھ یمین کے مدعی علیہ پر اور شعبی سے ہی کہ فصل خطاب کہنا داؤد کا ہی اما بعد کہ اول یہ کلمہ انھون ہی نے کہا ہی پس جو کوئی بیان کرے ایک امر ذی شان تو پہلے ذکر کرے اللہ کا اور حمد کرے اوسکی پھر ساتھ لفظ اما بعد کے فصل کر کر مطلب شروع کرے ✣ **فصل معا** ✣ مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ داؤد علیہ السلام ننانوے بیبیان رکھتے تھے باوجود اسکے ایک اور عورت کہ ایک شخص کی منگیتر تھی یا اوسکے نکاح مین تھی درخواست کی خدا تعالی نے فرشتون کو واسطے تنبیہ داؤد کے بشکل جھگڑنے والون کے بناکر بھیجا اشارہ اس قصے کی طرف ہی ان آیتون مین واللہ اعلم ✣✣

وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝

کیا آئی ہی تیرے پاس ای محمد خبر آپسمین جھگڑنے والون کی جب دیوار سے کود کر چلے آئے مسجد مین جسوقت کہ داخل ہوئے داؤد پر پس ڈرا داؤد اون سے کہا اونھون نے کہ مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے ہین ستم کیا ہی بعض ہمارے نے بعض پر پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھ حق کے اور ظلم مت کر اور راہ دکھا طرف سیدھی راہ کے ✣ **فتح تفسیر** ✣ لفظ تَسَوَّرُوا کے معنی ہین چڑھے وہ داؤد کی دیوار پر اور اوتر آئے طرف اونکے اور سُور کہتے ہین دیوار بلند کو اور محراب کہتے ہین غرفہ یعنی بالاخانہ کو یا مسجد کو یا صدر مسجد کو یعنی اسی محراب مشہور کو کہ جہان امام کھڑا رہتا ہی اور داخل ہوئے داؤد پر الخ روایت کیا گیا ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا طرف داؤد کے دو فرشتون کو بصورت انسان کے بعضون نے کہا کہ وہ جبرئیل اور اسرافیل تھے آئے دونون بیچ صورت دو جھگڑنے والون کے کہ واقع ہوا اونمین جھگڑا کہ جو آگے مذکور ہوگا بطریق فرض کے تاکہ متنبہ ہون داؤد علیہ السلام اوس چیز پر کہ واقع ہوئی اونسے کہ وہ یہ ہی کہ تھین اونکے لیے ننانوین بیویان اور طلب کی اونھونے بیوی ایک شخص کی کہ نہین تھی اوسکی اور بیوی سوائے اوسکے اور نکاح کیا اوس سے اور خلوت کی اوس سے چنانچہ آگے تفصیل اسکی آویگی پس وہ فرشتے آئے اور چاہا اونھون نے داخل ہونا داؤد کے پاس اور اونکا معمول یہ تھا کہ ایک روز عبادت کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز حکمرانی کے لیے اور ایک روز واسطے بیویون اور اشتغال خانگی کے پس جسدن کہ وہ فرشتے آئے وہ دن داؤد کی عبادت کا تھا پس منع کیا اونکو دربانون نے اندر کے جانے سے پس وہ دیوار پر سے چڑھ کر اونکے پاس محراب مین چلے آئے اسطرح کہ داؤد کو خبر بھی نہوئی یکایک دیکھا کہ وہ اونکے آگے بیٹھے ہین پس ڈرے داؤد اونسے اسلیے کہ وہ چلے آئے اونکے پاس بیچ غیر روز حکمرانی کے اور اسلیے کہ وہ اوتر آئے اون پاس دیوار پر سے خلوت کے روز باوجودیکہ نگہبان گرد محراب کے کثرت سے تھے اور کسیکو اون پاس آنے نہ دیتے تھے اور راہ دکھا ہمکو طرف سیدھی راہ کے یعنی محض حق کے منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے کے لوگون کی عادت تھی کہ آپسمین سلوک اور احسان اور خبرگیری ایک دوسرے کی کیا کرتے تھے حتی کہ اگر کسیکی بیوی کسیکو پسند آتی تھی تو وہ سوال کرتا تھا کہ اسکو اپنے سے جدا کر کر میرا نکاح اس سے کردے اور وہ ایسا ہی کرتا تھا

بحسب عادت سلوک و احسان کے غرضکہ نہایت خبرگیران تھے آپس مین جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین انصار کا حال تھا مہاجرین کی خبرگیری مین پس اتفاق ایسا ہوا کہ نظر داؤد علیہ السلام کی ایک شخص اوریا نام کی بیوی پر جا پڑی اور وہ پسند آئی انکو پس داؤد ع نے بموجب عادت اونکی کے اوریا سے سوال کیا کہ اپنی بیوی کو اپنے سے جدا کرکر میرا نکاح اوس سے کردے پس حیا آئی اوریا کو کہ مین انکا سوال کیونکر رد کرون پس اوسنے اوسکو جدا کیا اپنے سے اور انھون نے اوس سے نکاح کرلیا اور حضرت سلیمان اوسی سے پیدا ہوئے پس یہ فرشتے آئے انکے پاس اس بات کے جتانے کو اللہ تعالی کی طرف سے کہ تمکو باوجود اس عالی رتبہ ہونے کے اور کثرت بیویون کے نہین لائق تھا کہ سوال کرو بیوی ایسے شخص سے کہ نہین ہی اوسکے پاس سوائے ایک بیوی کے بلکہ تھا واجب تمپر مارنا اپنی خواہش کا اور جبر کرنا اپنے نفس پر اور صبر کرنا اوس چیز پر کہ امتحان کیے گئے تم ساتھ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ خطبہ یعنی پیغام نکاح کیا تھا اوس عورت سے اوریا نے پھر پیغام نکاح کیا اوس سے داؤد نے پس پسند کیا داؤد کو اوس عورت کے اہل نے پس یہی لغزش داؤد کی ہے کہ پیغام نکاح کیا انھون نے اوپر پیغام نکاح اپنے بھائی مسلمان کے باوجود کثرت بیویون اپنی کے اور یہ جو نقل کیا جاتا ہی کہ داؤد ع نے بھیجا کئی بار اوریا کو طرف جہاد بلقا کے کہ نام ایک موضع کا ہی اور چاہا یہ کہ قتل کیا جاوے اوریا تاکہ نکاح کرلین اوسکی بیوی سے پس نہین لائق ہی یہ عوام مسلمین کے صالحین سے چہ جائیکہ بعض انبیا سے مشہور ہین ایسی بات ہو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ جو کوئی نقل کرے تمسے قصہ داؤد کا جیسے کہ نقل کرتے ہین اوسکو قصاص یعنی واعظ رطب و یابس بیان کرنے والے دُرّے لگاؤن اوسکو ایک سو ساٹھ اور یہ حد بہتان لگانے کی ہی انبیا پر اور منقول ہی کہ نقل کیا گیا قصہ داؤد ع کا عمر بن عبدالعزیز کے آگے اور اونکے پاس ایک شخص تھا اہل حق سے پس جھٹلایا اوس شخص نے اوس قصہ نقل کرنے والے کو اور کہا کہ اگر قصہ بیان کیا جاوے بموجب اوس چیز کے کہ کتاب اللہ مین ہی تو نہین لائق ہی یہ کہ طلب کیا جاوے خلاف اوسکے اور بھاری جان اسکو کہ کہا جاوے غیر اوسکے اور اگر ہو قصہ بموجب اوس چیز کے کہ ذکر کیا تو نے اور پردہ کیا اللہ نے اوسکے بیان کرنے مین اپنے نبی سے تو نہین لائق ہی اظہار اوسکا پس کہا عمر نے البتہ سننا میرا اس کلام کو محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب کہ وہ دنیا اور دنیا کی چیزین ہین اور وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوسپر مثل کہ بیان کیا اوسکو اللہ نے واسطے قصہ داؤد علیہ السلام کے نہین ہی مگر طلب کرنا داؤد کا اوس عورت کے خاوند سے یہ کہ جدا ہووے اوس سے اونکے لیے فقط اور سوا اسکے نہین کہ آیا ہی قصہ بطریق تمثیل اور کنایہ کے نہ تصریح کے واسطے ہونے اوسکے کے ابلغ توبیخ مین **ف تنبیہ** بیچ قصہ داؤد اور نکاح کرنے اونکے کے عورت معلومہ سے اختلاف بہت ہی اور بعضے مفسرون نے قصے کو اس طرح نقل کیا ہی کہ شرع اور عقل اسکو نہین قبول کرتے ہین اور جو کچھ قریب تر ساتھ صواب کے معلوم ہوتا ہی یہ ہی کہ اوریا نے ایک عورت سے پیغام نکاح کا کیا تھا اور قریب تھا کہ اوس سے نکاح کرین اوس عورت کے ولیون کو اوریا کی طرف سے کچھ خدشہ پڑا اور اوسکو ندی اور حضرت داؤد ع نے پیغام نکاح کا اوس سے کیا اور داؤد کی ننانوین بیویان تھین باوجود اسکے اوس سے بھی نکاح کیا تو داؤد المسیر مین لایا ہی کہ عتاب الہی داؤد پر اسلیے تھا کہ بعد از خطبہ اوریا کے پھر خطبہ کیا ۱۲ مرشدنا مولانا اسحق صاحب نے یہ مضمون اس عاجز مؤلف اس کتاب کو لکھوا دیا تھا اور ظن غالب یون ہی کہ یہ تقریر شاہ ولی اللہ صاحب رح کی ہی کہ شاید اونکے مؤلفات مین سے لکھوائی تھی واللہ اعلم بالصواب ۱۲

هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝

بھائی میرا ہی اسکے پاس ہین ننانوین دنبیان اور میرے پاس ہی ایک دنبی پس کہا اس شخص نے کہ سونپ مجکو یہ ایک دنبی اور سختی کی مجھ سے کلام کرنے مین **ف تفسیر** وہ جو دو فرشتے جھگڑتے ہوئے آئے تھے اونمین سے ایک کا یہ مقولہ ہی بعد اسکے کہ داؤد نے سبب اونکے آنے کا پوچھا یہ بھائی میرا ہی مراد بھائی چارہ دین کا ہی یا بھائی چارہ محبت و الفت کا یا بھائی چارہ شرکت و خلطہ کا

ح ۱ مستقبل ان التاویل اولادہ الی الشعور بالعرض سبحان اللہ تشعر بالنفس اشتغال سلیمان وتبع فی نفسہ ... مراداتہ ...

ع ۲ قولہ اکفلنیہا ای ملکنیہا وحقیقتہ اجعلنی اکفلہا کما اکفل ما تحت یدی وعن ابن عباس اجعلہا کفی ای نصیبی ۱۲ مد

... بات ... ۱۲ صوف

اور دنبی کنایہ ہی بیوی سے پس یہ کلام کنایہ اور تمثیل ہی ساتھ امر داؤد اور اوریا کے کہ داؤد ننانوین بیویاں رکھتے تھے اور اوریا ایک بیوی اور چونکہ یہ تصویر مسئلے کی اور فرضی بات تھی نہ ممنوع ہوا یہ کہ فرض کرین ملائک کچھ اپنے جی مین جیسے کہ کہے تو کہ میرے لیے چالیس بکریاں ہین اور تیرے لیے چالیس پس ملایا ہمنے اونکو حال آنکہ تھون تم دونون کے لیے چالیس مین سے چار اور نہ ایک نا جیسے کہتے ہین ضرب زید عمرا او اشتری بکر دارا حال انکہ وہان نہ مارنا ہوتا ہی اور نہ خریدنا اور عزنی کے معنی ہین غالب ہوا مجہ اور بعضون نے کہا زبردستی کی مجہ پر غرضکہ یہ سب تمثیل ہی واسطے امر داؤد کے ساتھ اوریا کے اور وہ فرشتے بطور دعوی خواہی حضرت داؤد کے پاس قصہ لائے تا کہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ قول اپنے کے لقد ظلمک الخ تا کہ مغلوب قائل ہون اپنے ہی حکم سے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩

کہا داؤد نے تحقیق ظلم کیا اوسنے تجپر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے تا ملاوے طرف دنبیون اپنی کے اور تحقیق بہت شریکون مین سے ظلم کرتے ہین بعض اونکے بعض پر مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے اور کم ہین وہ اور سمجہا داؤد نے کہ ہمنے آزمایا ہی اوسکو پس بخشش مانگی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا سجدہ کرتا ہوا اور رجوع بحق کی فــ یعنی بولا وہ انصاف کرتا ہی تجپر کہ مانگتا ہی تیری دنبی ملانے کو اپنی دنبیون مین اور اکثر شریک زیادتی کرتے ہین ایک دوسرے پر مگر جو یقین لائے ہین اور کام کیے اچھے اور تہوڑے لوگ ہین ایسے اور خیال مین آیا داؤد کے کہ ہمنے اوسکو جانچا پھر گناہ بخشوانے لگا اپنے رب سے اور گر پڑا جہک کر اور رجوع ہوا ــ تفسیر اگر کوئی کہے کہ حضرت داؤد نے کیونکر کہا مدعی علیہ کے حق مین کہ ظلم کیا اوسنے حال انکہ نہین سنا انہون نے قول اوسکا تو جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر بات اسی طرح ہی جیسے کہ تو کہتا ہی تو البتہ ظلم کیا اوسنے تجپر اور یا یہ کہ بعد اوسکے اقرار کرنے کے یہ بات کہی لیکن اقرار کرنا اوسکا قرآن مین نہین نقل کیا گیا اسلیے کہ معلوم ہوتا ہی قرینے سے اور روایت کیا گیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مین چاہتا ہون یہ کہ لون مین دنبی اس سے اور پوری کرون مین دنبیان اپنی سو پس کہا داؤد نے اگر قصد کریگا تو اسکا تو مارونگا مین تیرے اسکو اور اسکو اور اشارہ کیا طرف کنارہ ناک اور پیشانی کے پس کہا اوسنے ای داؤد تو احق ہی اسکا کہ مارا جاوے تیرے یہان اور یہان اور تونے کیا ایسا اور ایسا پھر کہا دونون فرشتون نے چڑھتے ہوئے طرف آسمان کے بصورت خود قضی الرجل علی نفسہ یعنی تحقیق حکم کیا اس شخص نے اپنے نفس پر پس متنبہ ہوئے داؤد جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وظن داؤد الخ اور فتنّٰہ کے معنی یہ ہین کہ ڈالا ہمنے اوسکو فتنے مین یعنی بلا مین بسبب محبت اوس عورت کے اور خر راکعا کے معنی ہین یہ کہ گر پڑے اپنے مونہہ کے بل سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور رجوع بحق کی یعنی توبہ کی اور روایت کیا گیا ہی کہ داؤد رہے سجدہ مین چالیس رات دن نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر واسطے نماز فرض کے یا حاجت ضروری کے اور نہین تھمتا تھا آنسو اونکا یہان تک کہ اوگی گھاس اونکے آنسوؤن سے اور نہین پیتے تھے پانی مگر اس حال سے کہ دو تہائی اوسکے آنسو ہوتے تھے اور روایت ہی ابن عباس اور کعب بن احبار اور وہب بن منبہ سے کہ کہا ان سب نے کہ جب داخل ہوے داؤد پر دونون فرشتے اور حکم کیا داؤد نے اپنے نفس پر پس دونون اپنی صورت اصلی پر ہو گئے اور چڑھے آسمان پر کہتے ہوئے قضی الرجل علی نفسہ اور جانا داؤد نے کہ رجل سے مجکو مراد رکھا پس گرے سجدے مین چالیس روز تک سجدے ہی مین رہے نہین اوٹھاتے تھے سر اپنا مگر حاجت ضروری کے لیے اور وقت نماز فرض کے پھر سجدے مین جاتے تھے پورے چالیس روز تک یہی حال رہا نہ کھاتے تھے اور نہ پیتے تھے اور روتے تھے یہان تک کہ اوگی گھاس گرد سر اونکے کے اور وہ پکارتے تھے اپنے رب عزوجل کو اور مانگتے تھے اوس سے قبولیت توبہ کی اور تھا اونکی دعامین سے اونکے سجدے مین یہ مضمون

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْظَمِ يَبْتَلِى الْخَلْقَ بِمَا يَشَاءُ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ سُبْحَانَ الْقَائِلِ بَيْنَ الْقُلُوْبِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي خَلَّيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّي اِبْلِيْسَ فَلَمْ اَقُمْ لِفِتْنَتِهِ اِذَا نَزَلَتْ بِي سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي الْوَيْلُ لِدَاوُدَ اِذَا كُشِفَ عَنْهُ الْغِطَاءُ فَيُقَالُ هٰذَا دَاوُدُ الْخَاطِي سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي بِاَيِّ عَيْنٍ اَنْظُرُ اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّمَا يَنْظُرُ الظَّالِمُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اِلٰهِي بِاَيِّ قَدَمٍ اَقُوْمُ اَمَامَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْخَاطِئِيْنَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي اَنَا الَّذِي لَا اُطِيْقُ حَرَّ شَمْسِكَ فَكَيْفَ اُطِيْقُ حَرَّ نَارِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي اَنَا الَّذِي لَا اُطِيْقُ صَوْتَ رَعْدِكَ فَكَيْفَ اُطِيْقُ صَوْتَ جَهَنَّمَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي الْوَيْلُ لِدَاوُدَ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ الَّذِي اَصَابَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَاقْبَلْ عُذْرِي سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي بِرَحْمَتِكَ اغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي وَلَا تُبَاعِدْنِي رَحْمَتَكَ لِهَوَايَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ مِنْ ذُنُوْبِي الَّتِي اَوْبَقَتْنِي سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اِلٰهِي فَرَرْتُ مِنْ ذُنُوْبِي وَاعْتَرَفْتُ بِخَطِيْئَتِي فَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْقَانِطِيْنَ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ الدِّيْنِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور روایت ہی علقمہ بن مرثد سے کہ کہا اگر جمع کیے جاوین آنسو سب زمین کے رہنے والون کے تو نہ برابر ہون داؤد علیہ السلام کے آنسوون کے جسوقت کہ پونچھے وہ خطا کو اور اگر آنسو زمین کے رہنے والون کے اور آنسو داؤد علیہ السلام کے جمع کیے جاوین تو نہ برابر ہون آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنسوون کے جسوقت کہ اوتارے گئے جنت سے اور ابن بریدہ سے روایت ہی کہ کہا اگر برابر کیا جاوے رونا زمین کے رہنے والون کا ساتھ رونے داؤد کے تو نہ برابر ہوا وسکے اور اگر برابر کیا جاوے رونا داؤد کا اور رونا زمین کے رہنے والونکا حضرت آدمؑ کے رونے کے ساتھ تو نہ برابر ہوا وسکے اور روایت کیا احمد نے اسماعیل بن عبد اللہ بن ابی المہاجر سے کہ داؤد علیہ السلام پر خفا ہوتے تھے لوگ بسبب کثرت رونے کے پس کہتے تھے داؤد چھوڑو مجکو تا روؤن پہلے رونے کے دن کے اور پہلے جلنے ہڈیون اور شعلہ مارنے ڈاڑھیون کے اور پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے میرے لیے ملائکہ کو کہ جنکی یہ صفت ہی غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ اور روایت کیا احمد نے عثمان بن ابی العاتکہ سے کہ کہا تھے داؤد علیہ السلام کی دعا مین یہ جملے سُبْحَانَكَ اِلٰهِي اِنِّي اِذَا ذَكَرْتُ خَطِيْئَتِي ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِرَحْبِهَا وَاِذَا ذَكَرْتُ رَحْمَتَكَ ارْتَدَّتْ اِلَيَّ رُوْحِي سُبْحَانَكَ اِلٰهِي اَتَيْتُ اَطِبَّاءَ عِبَادِكَ لِيُدَاوُوْا لِي خَطِيْئَتِي وَكُلُّهُمْ عَلَيْكَ يَدُلُّنِي اور عطاے خراسانی سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام نے نقش کر رکھا تھا اپنی خطا کو اپنی ہتیلی مین تاکہ نہ بھول جاوین اوسکو اور جب دیکھتے تھے اوسکو کانپ جاتے تھے دونون ہاتھ اونکے اور روایت ہی وہب بن منبہ سے کہ کہا اونھون نے داؤد علیہ السلام جبکہ پونچھے گناہ کو نہین کھانا کھایا کبھی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور نہین پیا پانی مگر کہ ملے ہوتے تھے اوسمین آنسو اونکی آنکھون کے اور عبد الرحمٰن بن جبیر سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام کہتے تھے بعد آزمائش کے اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَخَلِّصْنِي تین بار وَمَا اَنْزَلْتَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مِنْ خَيْرٍ فَاَتَنِي مِنْهُ نَصِيْبًا تین بار اور جب شام ہوتی کہتے مانند اسکے پس نہین دیکھی داؤد نے بعد اسکے کوئی چیز مکروہ اور سعید بن ہلال سے روایت ہی کہ داؤد نبی علیہ السلام کی عیادت کیا کرتے تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ وہ بیمار ہین حال انکہ نہین تھی اونکو کچھ بیماری مگر بسبب شدت خوف الٰہی کے یہ حال تھا اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہین پونچھا

داؤد کو جو کچھ کہ پہنچا اونکو بعد تقدیر الٰہی کے مگر بسبب عجب کے کہ اچھا جانا اپنے تئین اور وہ یہ تھا کہ اونھون نے کہا ای رب میرے نہین ہی
کوئی ساعت رات سے اور نہ دن سے مگر کہ حال یہ ہی کہ کوئی عبادت کرنے والا آل داؤد سے عبادت کرتا ہی تیری نماز پڑھتا ہی تیرے لیے یا تسبیح کرتا ہی
یا تکبیر کہتا ہی اور ذکر کین داؤد نے اور کتنی ہی چیزین پس مکروہ رکھا اسکو اللہ تعالی نے اور فرمایا ای داؤد بلاشبہہ یہ نہین تھا مگر بسبب
مدد میری کے پس اگر نہوتی مدد میری تجھ کو نہ قوت پاتا تو اوسپر قسم ہی اپنے جلال کی البتہ سونپونگا مین تجکو طرف نفس تیرے کے ایک دن پس کہا داؤد نے ای رب
میرے تو خبر دینا مجکو پس پہنچا اونکو فتنہ اسدن ۞ من معالم ۞ در منثور ۞ [illegible]

فَغَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

پس بخشی ہمنے اوسکے لیے وہ لغزش اوسکی اور بلاشبہہ اوسکے لیے نزدیک ہمارے قربت ہی اور اچھی بازگشت ہی ۞ فتح
تفسیر یعنی جنت اپس جب کہ خدائے تعالی نے درگذر کیا اونکی زلت سے وہ مغفور اور مسرور اور مقرب حق کے ہوئے اور روایت کیا گیا ہی
کہ بعد قبول ہونے اس توبہ کے بھی داؤد تیس برس تک شب و روز روتے رہتے تھے اور مثل نشان جاری ہونے پانی کے زمین مین نشان اونکے آنسوؤنکا
اونکے رخسارے پر پیدا ہوا تھا اور کچھ چیز کہاتے اور پیتے نتھے مگر آنسو اونکے اوسمین ملجاتے تھے اور بعد قبول ہونے اس توبہ کے ایک روز واسطے
فیصلہ کرنے قضیون بنی اسرائیل کے بیٹھتے تھے اور ایک روز اپنی بیویون کے لیے مقرر رکھا تھا اور ایک روز جنگلون مین اور پہاڑون مین
اور دریاؤن کے کنارے پہرتے تھے اور ایک روز خلوت مین بیٹھتے اور وہان چار ہزار محراب مین تھین سب راہب یعنی عابد و درویش وہان جمع ہو کر
داؤد کے ساتھ نوحہ کرتے اور بخشش چاہتے اور جس روز کہ باہر جاتے اور خوش آوازی سے ذکر الٰہی کرتے اور روتے تمام پہاڑ اور جانور اور ریت
اور درخت اونکے ساتھ روتے حتی کہ نہرین اونکے آنسوؤن سے جاری ہوتین اور جب کنارے دریا پر آتے روتے اور اونکے ساتھ روتین مچھلیان
اور چارپائے دریا کے اور پرند جانور پانی کے اور درندے پھر جب شام ہوتی پھر آتے گھر مین پس جب ہوتا دن اونکے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پکارتا
پکارنے والا اونکا کہ آج دن ہی داؤد کے نوحہ کرنے کا اپنے نفس پر پس چاہیے کہ حاضر ہو وہ شخص کہ مساعدت کرے اونکی پس داخل ہوتے داؤد اوس
مکان مین کہ جہان محرابین تھین بس اور بچھائے جاتے اونکے لیے تین بچھونے ٹاٹ کے کہ اندر اونکے لیف یعنی کانبھا کھجور کا بھرا ہوتا پس بیٹھتے
اوسپر اور آتے چار ہزار راہب بارانیان اوڑھے ہوئے اور اونکے ہاتھ مین عصے ہوتے پس بیٹھتے وہ اون محرابون مین پھر داؤد بلند آواز سے
روتے اور نوحہ کرتے اپنے نفس پر اور راہب بلند کرتے اونکے ساتھ آوازین اپنی پس روتے رہتے یہان تک کہ غرق ہو جاتے بچھونے
اونکے آنسوؤن سے اور پڑے رہتے داؤد اوسمین مانند جانور کے بچے کے یعنی نہایت ضعیف اور لوٹتے پس آتے بیٹے اونکے سلیمان اور اوٹھاتے
اونکو پس لیتے داؤد وہ آنسو اپنی ہتھیلی مین پھر ملتے اوسکو اپنے مونہہ پر اور کہتے یا ربّ اغفر ما ترٰی اور کہا وہب نے جب توبہ
قبول کی اللہ نے داؤد کی کہا داؤد نے یا ربّ ہٰذا غفرت لی فکیف لی ان انسٰی خطیئتی فاستغفر منہا و للخاطئین الی یوم القیٰمۃ
اور داؤد پہلے خطا کرنے سے قیام کرتے تھے آدھی رات اور روزے رکھتے تھے آدھے دہر یعنی ایام پس جب کہ خطا ہوئی اونسے جو کچھ کہ ہوئی
روزے رکھتے تھے ہمیشہ اور قیام کرتے ساری رات اور ابن عباس سے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا سورۂ ص مین اور فرمایا کہ
سجدہ کیا اس کا داؤد نے شکر یہ مین یعنی بیچ قضیے کے کہ سورۂ ص مین اونسے مذکور ہی واسطے توبہ کے اور کرتے ہین ہم وہ سجدہ واسطے شکرگذاری
قبول توبہ اونکی کے اور یہ بھی ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا آیا ایک شخص یعنی ابو سعید خدری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
یا رسول اللہ دیکھا مینے اپنے تئین آجکی رات اوس حال مین کہ مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھتا ہون پیچھے ایک درخت کے پھر سجدہ کیا مینے
یعنی تلاوت کا پھر سجدہ کیا درخت نے وقت سجدے میرے کے پس سنا مینے اوس درخت کو کہ کہتا ہی اللّٰھم اکتب لی بہا عندک اجرا
وضع عنی بہا وزرا واجعلہا لی عندک ذخرا وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داؤد کہا ابن عباس نے

پس پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی یعنی اوسی مجلس مین بقصد پڑھنے اس دعا کے یا اور وقت اور پھر سجدہ کیا پس سنا مینے اونکو کہ وہ کہتے تھے مانند اوس چیز کے کہ خبر دی تھی اونکو اوس شخص نے کہنے درخت کے سے ظاہر تر یہ ہی کہ اوسنے آیت سجدے کی جو سورہ ص مین ہی پڑھی ہوگی اور حضرت نے بھی وہی آیت پڑھی یا سورہ سجدہ پڑھی ہو اور حضرت عایشہ رض سے روایت ہی کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے بیچ سجدۂ قرآن کے رات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا مونہہ میرے نے واسطے اوس ذات پاک کے کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائے کان اوسکے اور آنکھین اوسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے انتہی و قید رات کی اتفاقی ہی کہ حضرت عایشہ رض نے یہ دعا آنحضرت صلعم سے رات کو سنی تھی وہی بیان کیا اور پڑھنا اس دعا کا آنحضرت سے مطلق سجدۂ تلاوت مین بلا قید رات یا دن کے بھی آیا ہی اور یہ دعا بھی سجدے مین پڑھنی روایت کی گئی ہی رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي یعنی ای رب میرے ظلم کیا مینے اپنے نفس پر پس بخش میرے لیے اور ظاہر مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنا سجدۂ تلاوت مین کفایت کرتا ہی لیکن اسمین شبہہ نہین کہ جو دعائین حدیث سے ثابت ہوئی ہین پڑھنا اونکا اولی ہی ✽ مشکوٰۃ ✽

تنبیہ ✽ سجدۂ تلاوت کا واجب ہی امام اعظم رح کے نزدیک پڑھنے والے اور سننے والے پر اگرچہ قصداً نہ سنا اور اماموں کے نزدیک سنت ہی اور وہ ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیرون مسنون کے اور شرط ہی اوسمین وہ چیز کہ شرط ہی نماز مین یعنی طہارت وغیرہ اور بدون رفع یدین اور تشہد و سلام کے ہی اور امام اعظم رح کے نزدیک سجدے تلاوت کے چودہ ہین سورۂ اعراف مین اخیر سورت پر اور رعد مین بعد اٰصَالِ کے اور نحل مین بعد يُؤْمَرُونَ کے اور بعضون نے کہا بعد يَسْتَكْبِرُونَ کے لیکن یہ قول رد کیا گیا ہی اور سُبْحَانَ الَّذِي مین بعد خُشُوعًا کے اور مریم مین بعد بُكِيًّا کے اور حج مین پہلا سجدہ کہ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ پر ہی اور فرقان مین بعد نُفُورًا کے اور نمل مین بعد الْعَظِيمِ کے اور بعضون نے کہا بعد يُعْلِنُونَ کے اور الٓمّٓ تنزیل السجدہ مین بعد يَسْتَكْبِرُونَ کے اور ص مین بعد مَاٰبٍ کے اور فصلت مین بعد يَسْأَمُونَ کے اور بعضون نے کہا يَعْبُدُونَ پر اور نجم مین فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا پر اور اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ مین وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ پر اور اقرا مین وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پر پس امام اعظم رح کے نزدیک تو یہ ہی اور امام احمد کے نزدیک پندرہ سجدے ہین کہ حج کے اخیر مین بھی ہی اور باقی بدستور اور امام شافعی کے نزدیک بھی چودہ ہین لیکن اسطرح حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور امام مالک کے نزدیک گیارہ ہین ساقط کیا ہی اونھون نے سجدۂ ص کو اور تینون سجدون مفصل کے کو یعنی نجم اور انشقت اور اقرا کے کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی ✽ ع ✽ ح ✽ مسائل سجدۂ تلاوت کے موجب مذہب حنفی کے یہ ہین ایک شخص نے پڑھی آیت سجدے کی نہین لازم آنے کا اوسپر سجدہ فقط ہونٹون کے ہلانے سے بلکہ جب واجب ہوگا تصحیح ہو حروف کی اور حاصل ہو آواز کہ سنے وہ یا غیر اوسکا جب کہ قریب ہو کان اوسکا طرف مونہہ اوسکے کے ✽ اگر پڑھی آیت سجدے کی سوائے اوس حرف کے کہ اوسکے آخر مین ہو نہ سجدہ کرے اور اگر پڑھے نرا وہ حرف کہ سجدہ کیا جاتا ہی اوسمین نہ سجدہ کرے مگر یہ کہ پڑھے اکثر آیت سجدے کی ساتھ حرف سجدے کے ✽ اور بیچ مختصر بحر کے ہی کہ اگر پڑھے لفظ وَاسْجُدْ اور چپکا ہو رہے اور نہ کہے یعنی کلمہ وَاقْتَرِبْ لازم آتا ہی اوسکو سجدہ کذا فی التبیین ✽ ایک شخص نے سنی آیت سجدے کی ایک قوم سے ہر شخص سے اونمین سے ایک ایک حرف نہین ہی اوسپر یہ کہ سجدہ کرے اسلیے کہ نہین سنی اوسنے وہ آیت پڑھنے والے سے ✽ اور اصل بیچ واجب ہونے سجدے کی یہ ہی کہ جو شخص ہو اہل وجوب صلوۃ سے اداءً یا قضاءً ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدۂ تلاوت کے اور جو ایسا نہو پس نہین ہوگا اہل واسطے واجب ہونے سجدے کے یہان تک کہ اگر ہو پڑھنے والا کافر یا دیوانہ یا لڑکا یا حائض یا نفسا یا سنے حائض بعد طہر کے ورے دس دن کے اور نفسا بعد طہر کے

ویسے چالیس دنکے نہین لازم ہوگا اونکو اور ایسے ہی سننے والا کافر وغیرہ ہوگا تو اوسپر بھی نہین واجب ہوگا اور اگر سنے ان
ذکر کیے گیون سے مسلمان عاقل بالغ واجب ہوگا اوسپر سجدہ بسبب سننے اوسکے کے اور اگر پڑھا مُحدِث نے یا جنبی نے یا سُنا
ان دونون نے واجب ہوگا سجدہ ان دونون پر اور ایسے ہی بیمار کا حکم ہی ❊ اور نہین واجب ہوگا سجدہ جب کہ سنے اوسکو جانور سے مختار
یہی ہی اور سوتے سے سنے تو صحیح یہ ہی کہ واجب ہوگا سجدہ ❊ اور اگر سنا سجدہ آواز گنبد یا پہاڑ کی سے نہین واجب ہوگا اوسپر ❊
سونے والا جب کہ خبر دیا جاوے کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی سوتے مین تو واجب ہوگا سجدہ اوسپر ❊ اور اگر پڑھا سجدہ نشے والے نے
واجب ہوگا سجدہ اوسپر اور اوپر اوسکے کہ سنے اوسکو ❊ عورت نے جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور نہین سجدہ کیا اوسکے لیے
یہان تک کہ حائض ہوگئی ساقط ہوگیا اوس سے سجدہ ❊ نفل نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی اور سجدہ کیا اوسکے لیے پھر
فاسد ہوگئی نماز اوسکی اور واجب ہوئی اوسپر قضا اوسکی نہین لازم ہوگا اوسکو اعادہ اوس سجدے کا ❊ اور ایسے ہی مسلمان جب کہ پڑھے
آیت سجدے کی پھر مرتد ہوجاوے و عیاذاً باللہ منہ پھر مسلمان ہو تو نہین واجب ہوگا اوسپر وہ سجدہ ❊ نہین واجب ہوتا سجدہ بسبب لکھنے
قرآن کے ❊ جب کہ پڑھے آیت سجدے کی فارسی مین پس اوسپر اور اوس شخص پر کہ سنے اوسکو سجدہ ہی سمجھے سننے والا یا نہ سمجھے جب کہ
خبر دیا جاوے سننے والا کہ اوسنے پڑھی ہی آیت سجدے کی ❊ اور صاحبین کے نزدیک اگر سننے والا جانے گا کہ وہ پڑھتا ہی قرآن تو لازم ہوگا اوسکو
سجدہ اور نہین تو نہین کذا فی الخلاصۃ ❊ اور بعضون نے کہا کہ واجب ہوگا سجدہ بالاجماع اور صحیح یہی ہی کذا فی محیط السرخسی اگر پڑھی آیت
سجدے کی عربی مین لازم آویگا سجدہ اوسپر مطلق لیکن معذور ہوگا ساتھ تاخیر کے جب تک کہ نہ جانے ❊ اور اگر پڑھا سجدہ اس حال مین کہ وہ بھولا ہی
پس سُنا واجب ہوگا اوسپر سجدہ ❊ جب کہ پڑھی آیت سجدے کی ساتھ ہجا کے یعنی ہجے کرنے کے نہین واجب ہوتا ہی سجدہ ❊ اور جب کہ پڑھے
امام آیت سجدے کی سجدہ کرے وہ اور سجدہ کرین مقتدی ساتھ اوسکے برابر ہی کہ سنین اوسکو امام سے یا نہ سنین اور برابر ہی کہ ہو نماز جہری مین یا سری
مین مگر یہ کہ مستحب یہ ہی کہ نہ پڑھے آیت سجدے کی نماز سری مین ❊ اور اگر سنا سجدہ امام سے اجنبی نے کہ نہین ہی ساتھ اونکے نماز مین اور نہ داخل ہوا
ساتھ اونکے نماز مین لازم ہوگا اوسکو سجدہ کرنا ❊ سُنا ایک شخص نے سجدہ امام سے پھر داخل ہوا ساتھ امام کے پہلے سجدہ کرنے اوسکے کے سجدہ کرے
ساتھ اوسکے اور اگر داخل ہوا امام کی نماز مین بعد سجدہ کرنے اوسکے کے نہ سجدہ کرے اور یہ جب ہی کہ پاوے امام کو اوسی رکعت کے اخیر مین اور اگر
پاوے اوسکو اور رکعت مین تو سجدہ کرے اوسکا بعد فراغ کے ❊ اگر پڑھے آیت سجدہ مقتدی نہین لازم ہوگا سجدہ امام پر اور نہ مقتدی پر
نہ نماز مین اور نہ بعد فراغ نماز کے ❊ اگر سُنے نماز پڑھنے والا اجنبی سے سجدہ کرے بعد فراغ کے اور اگر سجدہ کرے نماز مین نہین کفایت
کرتا ہی اوسکو اور نہین فاسد ہوتی ہی نماز اوسکی ❊ یہ جب ہی کہ نہ پڑھا مصلی سننے والے نے غیر مقتدی سے پس اگر پڑھا اوسکو اول پھر سنا
اوسکو پس سجدہ کیا اوسکا نہ اعادہ کرے اوسکو ظاہر روایت مین اور اگر سنا اوسکو پہلے پھر پڑھا اوسکو پس اسمین دو روایتین ہین اور
جزم کیا ہی سراج مین کہ نہ اعادہ کرے اوسکو ❊ اور اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین پس اگر ہی آیت وسط سورت مین تو افضل یہ ہی کہ
سجدہ کرے پھر کھڑا ہو اور ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ نکیا اور رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی کفایت کریگا اوسکو اور
اسی پر فتوی ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تمام کی سورت پھر رکوع کیا اور نیت کی سجدے کی نہین کفایت کریگا اوسکو اور نہ ساقط
ہوگا اوس سے سجدہ بسبب رکوع کے اور اوسپر قضا اوسکی لازم ہی ساتھ سجدہ کرنے کے جب تک کہ نماز مین ہی ❊ اور ذکر کیا خواہر زادہ نے
کہ اوسنے جب پڑھین بعد آیت سجدے کے تین آیتین تو منقطع ہوگا فور اور نہین قائم ہوگا رکوع مقام سجدے کے اور کہا شمس الائمہ حلوانی نے
کہ نہین منقطع ہوتا فور جب تک کہ نہ پڑھے زیادہ تین آیتون سے ❊ اور اگر سجدہ ہو ختم سورت مین تو افضل یہ ہی کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
اور اگر سجدہ کیا اور نہ رکوع کیا تو ضرور ہی یہ کہ پڑھے کچھ اور سورت مین سے بعد اوٹھانے سر کے سجدے سے ❊ اور اگر اوٹھایا سر اور نہ پڑھا کچھ اور رکوع کیا

جائز ہی اور اگر نہ رکوع کیا اور نہ سجدہ کیا اور تجاوز کیا اوس موضع کی طرف یعنی اور کچھ پڑھنا شروع کر دیا پس نہین جائز ہی اوسکے لیے
یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے اور اوسپر لازم ہی یہ کہ سجدہ کرے جبتک کہ نماز مین ہی اور اگر ہو سجدہ آخر سورت مین اور بعد اوسکے دو
آیتین ہین یا تین تو وہ مختار ہی اگر چاہے رکوع کرے واسطے اوسکے اور اگر چاہے سجدہ کرے پس جب چاہے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے
تو جائز ہی اوسکو یہ کہ ختم کرے سورت اور رکوع کرے اور اگر سجدہ کرے واسطے اوسکے پھر کھڑا ہو تو ختم کرے سورت اور رکوع کرے
پس اگر ملاوے ساتھ اوسکے کچھ اور دوسری سورت سے تو وہ افضل ہی ٭ اور جب سجدہ کرے اور رکوع کرے نماز کے لیے علحدہ فی الفور
تو عود کرے طرف قیام کے اور مستحب ہی یہ کہ قیام کے پیچھے ہی رکوع نکرے بلکہ پڑھے دو آیتین یا تین آیتین پھر رکوع کرے ٭
اور اگر پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پس ارادہ کرے یہ کہ رکوع کرے واسطے اوسکے احتیاج ہوگی نیت کی نزدیک رکوع کے پس اگر نہ پائی
اوس سے نیت نزدیک رکوع کے نہین کفایت کریگا اوسکو سجدے سے اور اگر نیت کی رکوع مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہا بعضون نے کہ
کفایت کریگا اوسکو اور بعضون نے کہا نہین کفایت کریگا اوسکو کذا فی المضمرات ٭ اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہین جائز یہ کذا فی شرح ابی المکارم
اور اگر نیت کی بعد اوٹھانے سر کے رکوع سے نہین کفایت کریگا اوسکو بالاجماع ٭ اور اگر نیت کی سجدے کی امام نے رکوع مین کہ کیا پیچھے تلاوت
کے اور نہ نیت کی اوسکی مقتدی نے نہین قائم مقام ہوگا رکوع سجدے کے اوس سے یعنی مقتدی سے پس باقی رہیگا سجدہ دین اوسکے ذمے پس سجدہ
کرے جب سلام پھیرے امام اوسکا اور اعادہ کرے قعدے کو اور اگر چھوڑ دیگا قعدے کو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ٭ اجماع ہی علما کا اسپر کہ سجدہ
تلاوت کا ادا ہو جاتا ہی ساتھ سجدہ نماز کے کہ فی الفور کرے اگرچہ نہ نیت کرے واسطے تلاوت کے ٭ نمازی جبکہ بھول جاوے سجدہ تلاوت کا
اوسکی جگہ مین پھر یاد آوے اوسکو رکوع مین یا سجدے مین یا قعدے مین تو وہ سجدے مین گر پڑے پھر عود کرے طرف اوس چیز کے کہ تھا اوسمین
اور اعادہ کرے اوسکو از راہ استحسان کے اور اگر اعادہ نکریگا جائز ہو جائیگی نماز اوسکی ٭ جب کہ پڑھی امام نے آیت سجدے کی اور بعضے لوگ تھے
صحن مین پس تکبیر کہی امام نے سجدے کے لیے اور گمان کیا اون لوگون نے کہ صحن مین تھے یہ کہ تکبیر کہی امام نے رکوع کے لیے پس رکوع کیا اونھون نے پھر اوٹھا امام سجدے سے
اور تکبیر کہی پس گمان کیا لوگون نے کہ امام نے اوٹھایا سر اپنا رکوع سے پس تکبیر کہی لوگون نے اور اوٹھائے سر اپنے اگر نہ زیادہ کیا اونھون نے اسپر نہین فاسد ہوئی
نماز اونکی ٭ نمازی نے جب کہ سنی آیت سجدے کی غیر اپنے سے اور سجدہ کیا ساتھ پڑھنے والے کے اگر قصد کیا ساتھ اوسکے اتباع پڑھنے والے کا
تو فاسد ہو جائیگی نماز اوسکی ٭ اور مستحب ہی غیر نماز مین یہ کہ سجدہ کرے سننے والا ساتھ پڑھنے والے کے اور نہ اوٹھاوے سر اپنا پہلے اوسکے
اور مستحب ہی یہ کہ آگے بڑھے پڑھنے والا اور صف باندھین قوم پیچھے اوسکے ٭ اور ذکر کیا ہی ابو بکر نے کہ عورت صلاحیت رکھتی ہی امام
ہونے کی واسطے مرد کے اس سجدے مین کذا فی البحر الرائق اور حکم اس سجدے کا تداخل ہی یہان تک کہ کفایت کریگا پڑھنے والے کے حق مین ایک
سجدہ اگرچہ جمع ہون اوسکے حق مین تلاوت اور سنا یعنی اگر ایک شخص پڑھیگا یہی آیت سجدے کی اور سنے گا بھی اوسی کو تو ایک سجدہ
کفایت کر جائیگا ٭ اور شرط تداخل کی اتحاد آیت اور اتحاد مجلس ہی یہان تک کہ اگر مختلف ہو مجلس اور متحد ہو آیت یا متحد ہو مجلس
اور مختلف ہو آیت نہین متداخل ہوگا سجدہ کذا فی المحیط ٭ اور اگر متبدل ہو مجلس سننے والے کی نہ پڑھنے والے کی مکرر ہوگا وجوب سننے
والے پر ٭ اور اگر متبدل ہو مجلس پڑھنے والے کی نہ سننے والے کی مکرر ہوگا وجوب پڑھنے والے پر نہ سننے والے پر بموجب قول اکثر مشائخ کے
اور اسی پر عمل ہی ٭ اور مجلس ایک ہی ہی اگرچہ طویل ہو یا کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ یا کھڑا ہو جاوے یا چلے ایک قدم یا دو قدم
یا انتقال کرے گھر کے کونے سے یا مسجد کے کونے سے طرف دوسرے کونے کے مگر جب کہ ہو گھر بڑا مانند گھر سلطان کے ٭ اور اگر انتقال کرے مسجد جامع
مین ایک کونے سے طرف دوسرے کونے کے تو نہین مکرر ہوگا وجوب ٭ اور چلنا کشتی کا نہین قطع کرتا ہی مجلس کو یعنی کشتی کتنی ہی چلے
اوسمین ایک آیت سجدے کی کئی بار پڑھیگا تو ایک ہی سجدہ آویگا کہ مجلس متحد ہی بخلاف چلنے جانور کے جسوقت کہ ہو سوار اوسکا نماز مین

یعنی جانور کے چلنے مین مکرر سجدے لازم ہونگے سوار پر اگر نماز نفل نہ پڑھتا ہوگا اور نماز نفل پڑھتا ہوگا تو ایک ہی سجدہ آویگا کہ وہ ایک ہی مجلس کے
حکم مین ہے ؛ اور اگر مشغول ہو ساتھ تسبیح اور تہلیل کے یا قرات کے نہین منقطع ہوگا حکم مجلس کا اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پھر سوار ہوا
جانور پر پھر اوترا پہلے چلنے کے تو بھی نہین منقطع ہوگی مجلس اور اگر پڑھی آیت سجدے کی پس سجدہ کیا پھر پڑھا قرآن بعد اسکے طول
پھر عود کیا اوس سجدے کو نہین واجب ہوگا سجدہ اوسپر دوسرا اور اگر پڑھی آیت سجدہ ایک مکان مین پھر اوٹھا پس سوار ہوا جانور پر پھر
پڑھا اوسکو دوسری بار پہلے چلنے جانور کے پس اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؛ اور اگر چلا جانور پھر پڑھا اوسکو
لازم آوینگے اوسپر دو سجدے ؛ اور اسی طرح جسوقت کہ پڑھی آیت سجدے کی سوار ہوکر پھر اوترا پہلے چلنے جانور کے پس پڑھے اوسکو پس اوسپر ایک سجدہ
آویگا کہ سجدہ کرے زمین پر ؛ اور اعتبار کیا جاویگا تبدل مجلس کا نہ اعراض کا یعنی انکار کرنے کا یہان تک کہ اگر کہا نہین پڑھونگا مین سجدہ پھر
پھر پڑھا اوسی مجلس مین کفایت کریگا اوسکو ایک سجدہ ؛ اور مکرر لازم ہونگے سجدے کپڑے کے تانا تننے مین اور اناج کے کاٹنے مین اور
ہل چلانے مین اور انتقال کرنے مین ایک ٹہنی سے طرف دوسری ٹہنی کے بیچ صحیح تر اقوال کے ؛ اور اگر پڑھے آیت سجدہ اس حال مین کہ وہ پیادہ پا
چلتا ہی لازم ہوگا اوسپر ہر بار پڑھنے مین ایک سجدہ اور اسی طرح اگر تیرتا ہی پانی مین بیچ دریا کے یا بڑی نہر کے تو ہر بار مین سجدہ آویگا
اور جسوقت کہ تیرتا ہو حوض مین یا تالاب مین کہ اوسکے لیے حد معلوم ہی پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین اور اسی طرح اگر پڑھے
اوسکو گرد چکی کے خر اس مین پس صحیح یہ ہی کہ سجدے مکرر لازم ہوتے ہین ؛ اور اگر عمل کثیر کرے کہ کھاوے بہت یا سووے چت یا نیچے یا مانند اونکے
کچھ کرے تو واجب ہوگا سجدہ استحسانا اسلیے کہ مجلس بدل جاتی ہی ان اعمال سے از روے نام کے پس بعض تی ہی مضاف طرف ان اعمال کے
عرف مین ؛ اور جو سجدہ کہ واجب ہوا نماز مین نہین ادا ہوتا ہی خارج نماز کے اور ہوتا ہی گنہگار اوسکے ترک کرنے سے ہکذا فی البحر الرائق ؛
یہ جب ہی کہ نہین فاسد کی نماز پہلے سجدے کے پس اگر فاسد کر دیا اوسکو ادا کرے سجدے کو خارج نماز کے اور اگر فاسد کی نماز بعد سجدہ کرنے
کے تو نہ اعادہ کرے اوسکو کذا فی القنیۃ ؛ اور اگر پڑھا قرآن رکوع مین یا سجود مین نہین لازم ہوگا اوسکو سجدہ تلاوت کا ؛ اگر پڑھی آیت
سجدے کی پس سجدہ کیا پھر شروع کی نماز اوسی جگہہ پھر پڑھا اوسکو دوبارہ پس اوسپر سجدہ دوسرا لازم ہوگا اور اگر نہین سجدہ کیا پہلے
کے لیے اوسپر ایک ہی سجدہ آویگا یہان تک کہ اگر نہ ادا کیا اوسکو ساقط ہو جاویگا اور اگر پڑھا اوسکو ایک رکعت مین پس سجدہ کیا
اوسکا پھر اعادہ کیا اوسکو اوسی رکعت مین نہین واجب ہوگا دوبارہ ؛ نماز پڑھنے والے نے جب کہ پڑھی آیت سجدے کی پہلی رکعت مین پھر
اعادہ کیا اوسکو دوسری رکعت مین اور تیسری مین اور سجدہ کیا پہلے کے لیے نہین ہی اوسپر لازم یہ کہ سجدہ کرے اون دونون کا صحیح تر یہی
اگر پڑھی آیت سجدے کی نماز مین اور سجدہ کیا پھر پڑھا اوسکو بعد سلام کے اوسی جگہہ دوسری بار سجدہ کرے دوبارہ ظاہر روایت مین ؛
پڑھی آیت سجدہ ایک رکعت مین پھر حدث ہوا پس پھرا اور وضو کیا پھر عود کیا اور سنا اوسکو اپنے غیر سے اوسپر دو سجدے آوینگے ؛ اگر پڑھی
آیت سجدے کی نماز مین یا سنا اوسکو غیر اپنے سے پس سجدہ کیا اوسکے لیے پھر حدث ہوا پس وضو کیا اور بنا کی نماز پھر سنا آیت سجدے کو
اوس سے واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا اور سجدہ کرے جب کہ فارغ ہو نماز سے بخلاف اسکے کہ جب پڑھے آیت سجدے کی نماز مین پھر حدث ہو
پس وضو کرے اور بنا کرے پھر پڑھے وہی آیت نہین واجب ہوگا اوسپر سجدہ دوسرا ؛ اور اگر پڑھے آیت سجدے کی وقت مباح مین پس سجدہ کرے اوسکا
اوقات مکروہہ مین نہین کفایت کریگا اور اگر پڑھے اوسکو اوقات مکروہہ مین پھر سجدہ کرے اونھین اوقات مین جائز ہوگا ؛ اور اگر
پڑھا اوسکو سواری سے اوترے ہوئے پھر پہونچا اوسکو خوف پس سوار ہوا اور سجدہ کیا کفایت کریگا اوسکو حالت خوف مین ؛ نہین کفایت کرے
اوسکو حالت امن مین ؛ اور شرائط اس سجدے کے شرائط نماز کے سے ہین سوا تحریمہ کے ؛ اور رکن اس سجدے کا رکھنا پیشانی کا ہی زمین پر
یا وہ چیز کہ قائم مقام اوسکے ہو کہ وہ رکوع ہی یا اشارہ کرنا بسبب مرض کے یا سوار ہونے کے جانور پر سفر مین ؛ اور جو سجدہ کہ واجب ہوگا زمین پر

نہین جائز ہونے کا سواری پر اور جو سجدہ واجب ہوگا سواری پر جائز ہوگا زمین پر ٭ اور فاسد کرتی ہے اس سجدے کو وہ چیز کہ فاسد کرتی ہے نماز کو مانند حدث کرنے کے قصداً اور کلام کرنے کے اور قہقہہ مارنے کے اور اوسپر اعادہ اوس سجدے کا لازم ہے جیسے اگر پائی جاوین یہ چیزین نماز کے سجدے مین تو اعادہ اوسکا کرنا آتا ہے مگر یہ کہ نہین وضو کرنا آتا قہقہے مین اور ایسے ہی محاذات یعنی برابر ہونا عورت کا نہین فاسد کرتا ہے اوسکو اور اگر سو جاوے اوسمین تو نہین ٹوٹتی ہے طہارت اوسکی بموجب روایت صحیح کے ٭ اور سنت اوسکی تکبیر ہے ابتدا اور انتہا مین پس جب ارادہ کرے سجدے کا تکبیر کہے اور نہ اوٹھاوے دونون ہاتھ اپنے اور سجدہ کرے پھر تکبیر کہے اور اوٹھاوے سر اپنا اور نہ تشہد اوسکے بعد یعنی التحیات اور نہ سلام اور کہے سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی تین بار اور نہ کم کرے تین بار سے جیسے کہ فرض مین ایک اور تکبیر بلند آواز سے کہے ٭ اور مستحب ہے یہ کہ جب ارادہ کرے سجدۂ تلاوت کا کھڑا ہووے پھر سجدہ کرے اور جب اوٹھاوے سر اپنا سجدے سے کھڑا ہو جاوے پھر بیٹھے پھر جب ارادہ کرے سجدہ کرنے کا نیت کرے اوسکی اپنے دل سے اور ادا اوسکا فی الفور نہین ہے یہان تک کہ اگر ادا کرے اوسکو جسوقت مین کہ ہو ہوگا ادا کرنے والا نہ قضا کرنے والا ٭ یہ حکم ہے بیچ غیر سجدۂ نماز کے ہے اور نماز کا سجدہ جب تاخیر کرے اوسکو یہان تک کہ دراز ہو قرات ہوگا وہ قضا اور گنہگار ہوگا تاخیر کرنے سے ٭ قرآن کے پڑھنے والے کے پاس جب لوگ مستعد ہون سجدہ کرنے کے لیے اور وہ جانتا ہو کہ نہین دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے کہ پڑھے آیت سجدے کی پکار کر اور اگر ہون لوگ بے وضو یا گمان کرتا ہو پڑھنے والا کہ لوگ سُنینگے اور سجدہ نہین کرنے کے یا دشوار ہوگا اونپر ادا کرنا سجدے کا تو لائق ہے یہ کہ پڑھے چپکے سے برابر ہے کہ ہو نماز مین یا خارج نماز کے کذا فی الخلاصۃ ٭ اور مکروہ ہے یہ کہ پڑھے سورت اور چھوڑ دے آیت سجدے کی اور اگر پڑھے نری آیت سجدے کی غیر نماز مین نہین مکروہ ہے ٭ اور مستحب ہے یہ کہ پڑھے ساتھ اوسکے ایک آیت یا دو آیتین اور اگر نہ پڑھے اوسکے ساتھ کچھ تو کچھ ضرر بھی نہین ٭

عالمگیری ٭ مسائل ٭ متعلقہ سجدۂ تلاوت کے

٭ کتاب کافی مین لکھا ہے کہ کہا بعضون نے جو شخص پڑھے تمام آیتین سجدے کی کہ چودہ ہین ایک مجلس مین اور سجدہ کرے ہر ایک کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ تعالی اوس چیز سے کہ غم و فکر مین ڈالے اوسکو اور ظاہر قول اوسکے کا یہ ہے کہ جو شخص ارادہ کرے انکے پڑھنے کا واسطے کفایت مہمات کے تو پڑھے اون چودہ آیتون کو پے در پے پھر سجدے کرے اور احتمال یہ بھی ہے کہ سجدہ کرے ہر ہر آیت کے لیے بعد پڑھنے اونکے کے ٭ اور سجدہ شکر کا کرنا مستحب ہے بموجب روایت مفتی بہ کے اسلیے کہ اکثر روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت حصول نعمت اور دفع بلا کے سجدہ شکر کا کیا ہے لیکن سجدہ کرنا خواہ شکر کا ہو یا تضرع اور استغاثہ کا بعد نماز کے مکروہ ہے اسلیے کہ جاہل اعتقاد کرینگے اوسکو سنت یا واجب یعنی اور وہ ایسا ہی نہین بلکہ وہ مکروہ ہے بموجب قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین وہ بات کہ نہین ہے دین سے پس وہ بات یا وہ شخص مردود ہے اور نہین نقل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ اور کسی سے خلفاء راشدین مین سے کہ اونھون نے ملازمت کی ہو سجدہ کرنے کی بعد نماز کے اور جو مباح کہ ہووے طرف اوسکے یعنی طرف اوس چیز کے کہ ذکر کی گئی اعتقاد سنیت سے یا وجوب سے پس وہ مکروہ ہے کہا سید احمد نے ظاہر یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اسلیے کہ وہ داخل کرتا ہے دین مین وہ چیز کہ نہین ہے دین سے انتہی اور مکروہ ہے امام کے لیے آیت سجدے کی پڑھنے جمعے اور عیدین مین اور کہا شمس الائمہ نے کہ کہا مشائخ ہمارے نے کہ سبیل ہمارے زمانے مین جسوقت کہ پڑھے آیت سجدے کی امام جمعے مین یا عیدین مین یہ ہے کہ نہ سجدہ کرے اوسکے لیے بسبب درازی صفوف کے اور کثرت لوگون کے اسلیے کہ مکبر جب تکبیر کہیگا اوسکے لیے تو لوگ گمان کرینگے کہ اوسنے تکبیر کہی ہے رکوع کے لیے پس وہ رکوع کرینگے اور اسمین فتنہ ظاہر ہے ٭ اور پڑھنا الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَة کا اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ کا روز جمعہ کے فجر کی نماز مین مسنون ہے کہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرے بدون مواظبت کے جیسے کہ نہ مواظبت کرے اوسکے ترک پر اور در و

آیا ہی کہ حضرت داؤدؑ نے سوال کیا رب العزت سے کہ الٰہی کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ تسلی دے غمگین مصیبت زدہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جزا اوسکی یہ ہی کہ اوڑھلاؤنگا مین اوسکو ایک چادر ایمان کی چادرون مین سے ڈھانکونگا مین اوسکو ساتھ اوسکے آگ دوزخ سے اور داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین کہا داؤدؑ نے کہ الٰہی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ساتھ چلے جنازے کے واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ ساتھ چلینگے اوسکے ملائکہ اوس دن کہ وہ مریگا اوسکی قبر تک اور یہ ہی کہ رحمت بھیجونگا مین اوسکی روح پر ارواح مین کہا داؤدؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ پرورش کرے یتیم کو اور بیوہ کو واسطے طلب رضامندی تیری کے فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ سائے مین کرونگا مین اوسکو بیچ سایۂ عرش اپنے کے اوس دن کہ نہین سایہ ہوئیگا سوائے سائے میرے کے کہا داؤدؑ نے کہ پس کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ روئے تیرے ڈر سے یہان تک کہ بہین آنسو اوسکے اوسکے چہرے پر فرمایا جزا اوسکی یہ ہی کہ حرام کرونگا مین اوسکے چہرے کو آگ کی بھاپ پر اور یہ کہ امن دونگا اوسکو گھبراہٹ کے دن سے یعنی روز قیامت سے اور مجاہد سے روایت ہی کہ کہا کہا داؤدؑ نے ای رب میرے طویل ہوئی عمر میری اور بڑا ہوا سن میرا اور ضعیف ہوئے اعضا میرے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اونکے کہ ای داؤد خوشحالی ہی اوسکے لیے کہ دراز ہوئی عمر اوسکی اور اچھے ہوئے عمل اوسکے ٭ **ملا معاذ در منثور تنبیہ** سوچنا چاہیے کہ خواہش نفسانی کیا بری چیز ہی کہ جس سے اللہ کی راہ سے بھٹکتا ہی اور پھر عذاب شدید پاتا ہی جہان تک ہو سکے اس سے بچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا ہی اس آیت مین اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یعنی کیا پس دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہی معبود اپنا خواہش نفسانی اپنی کو ٭

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۞

اور نہین پیدا کیا ہی ہمنے آسمان اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی یعنی خلق بیہودہ اور یہ گمان کافرونکا ہی پس وائے کافرونکو عذاب آگ سے ٭ **فتح ٭ تفسیر** ٭ باطل کے معنی ابن عباس نے کہے ہین کہ نہ ثواب کے لیے ہو اور نہ عذاب کے لیے اور اورون نے یہ کہے ہین کہ نہو واسطے غرض صحیح اور حکمت بالغہ کے یا باطلا کے معنی ہین مبطلین عابثین مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۞ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ یعنی اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان انکے ہی اس حالمین کہ کھیلنے والے ہون اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر ساتھ حق کے اور تقدیر اسکی یہ ہی ذوی باطل وعبث پس رکھا گیا لفظ باطلا جگہہ عبثا کے یعنی نہین پیدا کیا ہی ہمنے اونکو واسطے کھیل کود کے ولیکن واسطے حق ظاہر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیا ہمنے نفسون کو امانت رکھی ہمنے اونمین عقل اور اختیار رکھی ہمنے واسطے اونکے عاقبت و جزا موافق عملون کے اور ذلک اشارہ ہی طرف باطل پیدا کرنے اونکے کے اور ظن بمعنی مظنون کے ہی یعنی پیدا کرنا اونکا واسطے عبث کے نہ واسطے حکمت کے مظنون کافرونکا ہی اگر کوئی کہے جب وہ خود اقرار کیا اسکا کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اون چیزون کو کہ انکے درمیان مین ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ تو کیون ٹھہرائے گئے گمان کرنے والے اسکے کہ اوسنے پیدا کیا ہی انکو عبث نہ حکمت کے لیے تو جواب اسکا یہ ہی کہ جب ہوا انکار کرنا اونکا بعث و حساب اور ثواب و عذاب کو تو نہ پہچانے والا طرف اسکے پیدا کرنا انکا عبث و باطل ہی ٹھہرائے گئے گویا کہ وہ گمان رکھتے ہین اسکا اور کہتے ہین یہ ٭ ٭

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۞

کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے ٭ **فتح ٭ تفسیر** ٭ یعنی ایسا نہین ہونیکا اور مراد یہ ہی کہ اگر باطل ہو جزا جیسے کہ کہتے ہین کافر تو البتہ برابر ہو جاے احوال سنوارنے والون اور

لان الجزم هو الذي سبقت الیه الرسل في خلق العالم و جهة فمحمد الخلق في خلق العالم ۱۲ ام منقطعة بمعنی الاستفهام فيها الانكار ۱۲ بعد

بگاڑنے والون اور پرہیزگارون اور بدکارون کا اور جو کوئی برابری کرے درمیان انکے ہوگا نادان اور نہین ہوگا حکیم آنحضرت سے
روایت ہی کہ کہا فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسے کہ نہین چنے جاتے درخت خاردار سے انگور یعنی کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ
نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے آیا ہی کہ کفار قریش نے کہا مومنون سے کہ ہمکو آخرت مین برابر تمہارے بلکہ زیادہ تم سے نعمتین ملینگی
یہ آیت اتری کہ کافر ساتھ مومن کے برابر نہین ہونگے کافر دوزخ مین جائینگے اور مومن بہشت مین۔ مل در منثور بحر

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ قرآن ایک کتاب ہی بابرکت کہ اوتارا ہمنے اوسکو طرف تیرے تو کہ لوگ تامل کرین اوسکی آیتون مین اور تو کہ نصیحت پکڑین عقلمند۔ فتح
تفسیر: بابرکت ہی یعنی بہت ہی خیر و نفع اوسکا اور تامل کرین یعنی دیکھین اونکے معانی مین پھر ایمان لاوین حسن بصری سے منقول ہی
کہ کہا اونہون نے کہ پڑھا اس قرآن کو غلامون اور لڑکون نے اس حال مین کہ نہین جانتے ہین وہ تاویل اوسکی یاد کر لیے ہین حروف اوسکے اور ضائع کیے
ہین حدود اوسکے یہان تک کہ بعضے اونمین سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی البتہ پڑھ لیا ہمنے قرآن پس نہین چھوڑا ہمنے اوسمین سے ایک حرف حالانکہ
بلاشبہہ قسم خدا کی سارے قرآن کو چھوڑا اونہون نے نہین دیکھا جاتا اونپر قرآن کا اثر خلق مین اور نہ عمل مین واللہ کیا ہی یہ کہ یاد کرتے ہین حروف
اوسکے اور ضائع کرتے ہین حدین اوسکی واللہ نہین ہین یہ حکما پرہیزگار بہت پیدا کیے ہین اللہ نے لوگون مین ایسے لوگ یا اللہ کر ہمکو علما
سے نہ اون سے اور بچا ہمکو قاریون متکبرین سے اور یہ بھی حسن بصری سے منقول ہی کہ تدبر آیتون قرآن کا اتباع کرنا اوسکا ہی ساتھ عمل کرنے
اوسکے کے انتہی آنحضرت صلعم نے فرمایا مجکو سورۂ ہود نے بوڑھا کیا اور اسی طرح سورۂ مرسلات اور واقعہ کے حق مین فرمایا ہی ہم لوگ اگر
سارا قرآن دن مین پڑھین تو خبر بھی نہو اور آیا ہی کہ عبد اللہ بن عمر لوگون کے ساتھ کم بیٹھتے تھے اور اکثر گورستان مین پھرتے رہتے اور ہر گز بے مصحف
کے اوسکے پڑھنے کے نہ رہتے لوگون نے کہا کہ ای ابن عمر کیون یہ تین چیزین اختیار کین ہین تمنے کہا اسلیے کہ کوئی واعظ گور سے زیادہ
نصیحت کرنے والا نہین اور جب گور کو دیکھتا ہون نہین جانتا ہون کہ یہان رہنا ہوگا اور کوئی امام نہین ہی بہتر کتاب خداے تعالی سے
اور کوئی مونس نہین ہی بہتر تنہائی سے کہ جو مونس ہوگا حق سے حجاب مرد کا ہوگا پس تنہائی بہتر ہی اوس سے۔ معا جلد ۲ مل
در منثور منبہ الغافلین شعر ہر چہ آورد ست بر من دوستی آورد پیش کاش با بیگانگی دل آشنا بودی مرا

مسئلہ دعوون اور بینات کی مناسبت ساتھ قصۂ داؤد ع کے ہی اسلیے یہان لکھا جاتا ہی پس جاننا چاہیے کہ اگر
کوئی شخص کسی پر دعوی کرے اور وہ مدعی علیہ دوسرے شہر مین ہو اور اوس شہر مین بھی کوئی حاکم ہو تو دعوی مدعی کا مسموع نہین ہونے کا اور اگر
اوس شہر مدعی علیہ کے مین کوئی حاکم نہو تو حاکم پر حاضر کروانا مدعی علیہ کا اوس شہر سے بے حاکم اوسکے کے اپنے شہر مین لازم نہین ہی مگر
یہ کہ وہ شہر اوسکا ایسی مسافت پر ہو کہ ایک روز مین مدعی اپنے شہر سے وہان جا کر پھر آوے۔ اور سننا دعوی حاضر کا اور گواہ کا غائب
اوپر حاکم کے لازم ہی لیکن حکم کرنا غائب پر بحسب گواہی گواہ کے جائز نہین۔ اور جب ایک حق کسی پر دو گواہون عدل کی گواہی سے حاکم
کے نزدیک ثابت ہوا اور وہ شخص حاضر ہو تو اوسپر حکم کرے۔ اور مدعی کو باوجود دو گواہون کے قسم نہین آتی ہی۔ اور اگر دو شخص ایک دیوار
مین تنازع کرین اور وہ دیوار دونون کے مکان یعنی دالان وغیرہ سے ملی ہوئی نہو تو آدھی ایک کو دی جاوے اور آدھی دوسرے کو اور اگر
ایک کی اوسپر رکھی ہون تو اوسی کو دین۔ اور اگر ایک غلام بالغ ایک شخص کے قبضے مین ہو اور وہ دعوی اوسکے غلام ہونے کا کرے اور
غلام اوسکو جھٹلاوے تو قول غلام کا ساتھ قسم کے مقبول ہوگا اور وہ آزاد ہوگا اور اگر غلام صغیر بے تمیز ہو تو قول صاحب ید یعنی قابض کا
معتبر ہوگا۔ اور اگر کوئی دعوی اوسکے نسب کا کرے تو بغیر گواہ کے مقبول نہین ہونے کا۔ اور گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر پر
اگر کوئی کہے کہ میرے پاس گواہ نہین ہین اسکے بعد گواہ میرے دروغگو ہین بعد اوسکے گواہ گذرانے تو مقبول ہونگے۔ گواہ خارج کے اولی ہین نسبت

فائدہ: بیان قرآن کو غور اور تدبر سے پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کا

مسئلہ دعاوی اور بینات کا بیان

یعنی اولیا و انبیا کی آزمائش تھا ۱۲ [illegible]

گواہ قابض کے ✢ اگر دو گواہ آپسمین متعارض ہون تو ترجیح کسیکو نہین ہی ✢ اگر ایک مرد دعوی نکاح ہونیکا ایک عورت کا اپنے سے کرے تو دعوی اوسکا بے ذکر کرنے شرطون صحت نکاح کے سنا جاویگا یعنی مثلا یہ ضرور نہین کہ وہ کہے کہ مینے اس سے نکاح کیا دو گواہون کے سامنے یا باجازت ولی رشید کے اگر چھوٹی ہی ✢ مدعی علیہ اگر قسم سے انکار کرے تو مدعی علیہ پر حکم کرے اور قسم دینی نہین آتی کی مدعی کو بعد انکار کرنے مدعی علیہ کے قسم سے اگر کسیکا کسی پر دین ہو اور مدیون یعنی قرضدار منکر ہو اور وہ شخص مال مدیون پر قدرت پاوے تو دین دینے والیکو روا ہی کہ مقدار دین اپنے کے بے اذن اوسکے کے جنس مال اپنے سے لے لیوے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مطلق مال مین سے لے لینا درست ہی خواہ جنس مال اپنے سے ہو یا اور طرح کا ✢ اگر دو عدل گواہی دین اسپر کہ فلانے شخص نے اپنے بندے کو آزاد کیا ہی اور مالک منکر ہو آزاد کرنے کا تو گواہی صحیح نہین ہوگی ✢ بحر ✢ **نکتہ** ✢ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو لازم ہی کہ صبر کرے اور پر شدائد ہر طرح کے کہ اوسکو پہونچے اور چاہیے کہ کسی حال مین اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے سستی نکرے اور اوسکے غیر کی طرف کبھی التفات نکرے اور سوچے کہ انبیا کو باوجود اوس برگزیدگی کے بسبب تھوڑے سے التفات کرنے کے غیر اللہ کی طرف کے سے آزمائشین ہوئین ✢ بحر ✢ **شعر** چون باتو شوم مجاز من جملہ نماز ✢ چون بیتو شوم نماز من جملہ مجاز ✢

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝

اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا ✢ موضح

وعطا کرد یم داؤد را سلیمان را نیکو بندہ است سلیمان بدرستیکہ او بسیار رجوع کنندہ است بحق ۱۲ [illegible]

اور عطا کیا ہمنے داؤد کو ایک فرزند سلیمان نام اچھا بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ بہت رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ✢ فتح ✢ **تفسیر** ✢ آیا ہی کہ جب بخشا اللہ تعالی نے داؤد کو سلیمان تو کہا اونھون نے سلیمان سے کہ اے بیٹے میرے کیا ہی بہت اچھی چیز کہا اونھون نے سکینت اللہ کی اور ایمان کہا پس کیا ہی بہت بری چیز کہا اونھون نے کفر بعد ایمان کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت شیرین چیز کہا رحمت اللہ کی درمیان بندون اوسکے کے کہا داؤد نے پس کیا ہی بہت ٹھنڈی چیز کہا عفو کرنا اللہ کا لوگون سے اور عفو کرنا لوگونکا آپسمین کہ ایک دوسرے سے درگذر کرے کہا داؤد نے پس تو ہی بیٹا میرا اور آیا ہی کہ جب ارادہ کیا داؤد نے یہ کہ خلیفہ کرین اپنے بیٹے سلیمان کو تو کہا اونسے سلیمان نے کہ آیا بسبب محبت فرزندی کی کرتا ہی تو یہ یا اللہ تعالی کے حکم سے کہا داؤد نے کہ بسبب محبت فرزندی کے کرتا ہون پس انکار کیا سلیمان نے اوسکے قبول کرنے سے یہان تک کہ حکم کرے اونکو اللہ اسکا اور ابن عباس سے منقول ہی کہا وحی بھیجی اللہ تبارک وتعالی نے طرف داؤد کے کہ مین پوچھنے والا ہون یعنی تیری زبانی تیرے بیٹے سلیمان سے سات باتین پس اگر خبر دے تجکو پس وارث کرنا تو اوسکو علم و نبوت کا پس کہا سلیمان سے داؤد نے کہ اللہ نے وحی بھیجا ہی مجکو کہ پوچھون مین تجسے سات باتین پس اگر خبر دے تو مجکو وارث کرون مین تجکو علم و نبوت کا کہا سلیمان نے کہ پوچھو جو کچھ چاہو کہا داؤد نے کہ خبر دے مجکو کہ کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہی اور کونسی چیز برف سے زیادہ ٹھنڈی ہی اور کونسی چیز نرم زیادہ ہی ریشمی کپڑے سے ہاتھ لگانے مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا نشان اوسکا صاف چیز مین اور کیا چیز ہی کہ نہین معلوم ہوتا اثر اوسکا پانی مین اور کیا چیز ہی کہ نہین دکھائی دیتا اثر اوسکا آسمان مین اور کون فربہ رہتا ہی ارزانی و قحط مین کہا سلیمان نے کہ اپر شہد سے زیادہ میٹھی چیز تو ستایش اللہ کی ہی واسطے اللہ محبت رکھنے والون کے آپسمین اور ٹھنڈی چیز زیادہ برف سے پس وہ کلام ہی کہ وارد ہوا اولیا اللہ کے دلون پر یعنی الہام و واردات آلہی اور نرم زیادہ ریشمی کپڑے سے پس حکمت اللہ کی ہی جسوقت کہ پھیلاوین اوسکو اولیا اللہ آپسمین اور جسکا نہ معلوم ہو نشان پانی مین پس آسمان ہی کہ چلتا ہی اور نہین معلوم ہوتا اثر اوسکے چلنے کا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان صاف چیز مین

سلیمان از اعظم [illegible] و رحمت خدا [illegible]

پس چیونٹی ہی کہ گذرتی ہی پتھر پر اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جسکا کہ نہین معلوم ہوتا نشان آسمان مین پس جانور ہی کہ اوڑتا ہی اور نہین معلوم ہوتا نشان اوسکا اور جو کہ فربہ رہتا ہی ارزانی اور قحط مین پس وہ مومن ہی کہ جب دیتا ہی اوسکو اللہ شکر کرتا ہی اور جب مبتلا کرتا ہی اوسکو صبر کرتا ہی پس دل اوسکا بڑا سخی اور نہایت روشن رہتا ہی ❊ در منثور ❊

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ

جب دکھانے کو آئے اوسکے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا مینے چاہی محبت مال کی اپنے رب کی

رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

یاد سے یہان تک کہ چھپ گیا اوٹ مین ❊ مو ❊

یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے سلیمان ع کے بعد ظہر کے گھوڑے تیز رو پس کہا تحقیق مینے دوست رکھا ان گھوڑون کو قبیل رغبت کرنے سے ساتھ مال کے اعراض کرتے ہوئے ذکر پروردگار اپنے سے یعنی نماز عصر سے یہان تک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب پردے مین یعنی نماز عصر کی فوت ہوئی ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ حضرت سلیمان ع نے سنا کہ سمندر کے کنارے دریائی گھوڑے نکلتے ہین خاصی گھوڑیان وہان باندھین وہ اونسے جفت ہوئے بچے ہوئے تھے اونکا قدم جیسے پر تا وہ طیار ہو کر آئے دیکھنے مین بیخبر ہوگئے وظیفے کا وقت جاتا رہا عصر کا سورج اوٹ مین آگیا پھر غصے ہوئے اون گھوڑون پر پھر منگا کر کاٹ ڈالا یہ اللہ کی محبت کا جوش تھا اونکی تعریف فرمائی ❊ مو ❊ صافنات جمع صافنہ کی ہی صافنہ اوس گھوڑے کو کہتے ہین کہ جسکے تین پانون زمین پر لگے ہون کھڑے رہنے مین اور ایک پانون کے سم کا ایک کونا لگا ہوا اور باقی اوٹھا ہوا ہو کہ یہ گھوڑے کے اوصاف محمودہ سے ہی اور جیاد جمع جواد کی ہی بمعنی تیز رو کے اور بعضون نے کہا کہ جیاد لنبی گردنون کے گھوڑون کو کہتے ہین مشتق جید سے کہ بمعنی گردن کے ہی اور معنی یہ ہین کہ وہ گھوڑے ایسے تھے کہ اگر ٹھہرائے جاتے اوسیوقت ٹھہر جاتے اور اگر چلائے جاتے وہ تیز رو سبک رفتار تھے کہ جیسے چاہیے اور لکھا ہی مفسرون نے کہ حضرت سلیمان ع نے دمشق اور نصیبین کے کفار پر جہاد کیا اور ہزار گھوڑے وہان سے ہاتھ لگے اور بعضون نے کہا کہ داؤد علیہ السلام کو عمالقہ سے ہاتھ لگے تھے اور اونسے میراث مین انکو ملے اور بعضون نے کہا کہ گھوڑے دریائی پردار تھے کہ سلیمان ع کے لیے دیوون نے دریا مین سے نکالے تھے پھر تقدیر سلیمان ع بعد نماز ظہر کے کرسی پر بیٹھے اون گھوڑون کے دیکھنے کے لیے اور منظور تھا جہاد کرنا کہین کے کفار پر پس نو سو گھوڑے اونکو دکھائے گئے اونکے دیکھنے مین نماز عصر سے غافل رہے اور تھی نماز عصر کی فرض اونپر اور بعد دیکھ چکنے نو سو کے آگاہ ہوئے دیکھا کہ آفتاب غروب ہوگیا نہایت ہی غمگین ہوئے اور کہا کہ ان گھوڑون کو پھر میرے سامنے لاؤ اور جب لائے اوٹھے اور تلوار سے اونکی گردنین اور کونچین کاٹین تا قرب الٰہی اور رضامندی اوسکی حاصل ہو اور کفارہ اوس تقصیر کا ہو اور اسطرح مارنا گھوڑون کا اونکے لیے مباح تھا اگرچہ حرام ہی ہمپر جیسے کہ مباح ہی ہمارے لیے ذبح کرنا چارپایونکا اور باقی رہے سو پس جتنے گھوڑے لوگون کے پاس ہین انھین کی نسل سے ہین بعد ازان اسکے بدلے حق تعالیٰ نے اونکو بہتر گھوڑے سے عطا کیا کہ ہوا کو مسخر اونکا کیا جہان چاہتے تھے اونکو لشکر سمیت لیجاتی تھی جیسے کہ سورۂ سبا مین گذرا ❊ معالم ❊

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

پھیر لاؤ اونکو میرے پاس پھر لگا جھاڑنے پنڈلیان اور گردنین ❊ مو ❊

پھیر لاؤ ان گھوڑون کو مجھپر پس شروع کیا ہاتھ پونچھنا پنڈلیون پر اور گردنون پر یعنی ذبح کیا اون گھوڑون کو اور کونچین اونکی کاٹین بسبب فوت ہونے ذکر خدا تعالیٰ کے واللہ اعلم ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ پھیر لاؤ الخ یعنی حضرت سلیمان نے یا تو فرشتون کو کہا کہ پھیر لاؤ آفتاب مجھپر تاکہ نماز پڑھون عین عصر کی پس پھیر لایا آفتاب اور نماز پڑھی سلیمان ع نے عصر کی اور یا حضرت سلیمان ع نے اپنے خادمون سے کہا کہ پھیر لاؤ گھوڑون کو

اور شروع کیا الخ یعنی پھیرنے لگے اونکی پنڈلیون اور گردنون پر یعنی کاٹنے لگے پانٔون اور گردنین اونکی اسلیے کہ باز رکھا اونھون نے
نماز سے اور بعضون نے کہا کہ کیا یہ سلیمان عم نے نماز کے فوت ہونے کے غصے مین یا از راہ ادائے شکر پھر پانے آفتاب کے اور گھوڑے اونکی شریعت
مین کھانے جاتے تھے پس نہو تلف کرنا اونکا اور بعضون نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے پوچھتے تھے اون گھوڑونکو از راہ توقیر اونکی کے ؛ ملّ
یعنی ذبح کیا اون گھوڑونکو اور پانٔون اونکے کاٹ کر گوشت اونکا واسطے خدا کے فقرا کو دیا اور اسطرح ذبح کرنا اونکی شریعت مین
مباح تھا اور بعضون کے نزدیک مراد مسح بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ سے داغ صدقے کا کرنا اوپر پانٔون اور گردنون اونکی کے ہوکہ
داغ کر کر راہ خدا مین تصدق کیا اور علی مرتضی رض سے منقول ہی کہ سلیمان عم نے ملائکہ کو کہ آفتاب پر متعین ہین بموجب امر آلہی کے حکم کیا کہ
آفتاب کو پھیر لاؤ مجھپر اور وہ پھیر لائے اور سلیمان عم نے نماز عصر اوسکے وقت مین ادا کی اور یہ دیکھنا گھوڑونکا واسطے طیاری جہاد کے تھا
پس جنھون نے کہا ہی کہ مراد مسح سے دور کرنا غبار کا پانٔون اور گردنون گھوڑون کے سے بسبب شفقت اور رافت کے گھوڑون پر تھا اس
قول کے مناسب ہوگا اور پھر پانا آفتاب کا واسطے نماز عصر کے حضرت علی رض کے لیے ہمارے رسول علیہ السلام کی دعا سے مشہور ہی اور
صحت حدیث اوسکی کے خیبر مین محدثون کو اتفاق ہی ؛ بحر ؛ **تنبیہ** ؛ سبحان اللہ جو لوگ کہ طالب مولی ہوتے ہین وہ اسطرح
بیزار ہوتے ہین اون چیزون سے کہ مانع ہوتی ہین اللہ کے ذکر کی اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ دنیا اور دنیا کی چیزین فانی ہین اور آخرت باقی
چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے کہ انجام دنیا کا زوال ہی اور انجام آخرت کا بقا ہی اور انجام حیات موت ہی اور
انجام طعام مزابل ہی یعنی پیٹ مین نجاست ہوکر آخر کو کوڑیون پر جاکر پڑتا ہی اور انجام جمع کرنے مال کا حساب ہی اور انجام عمارتونکا
خراب ہونا ہی اور انجام ظلم کا عذاب ہی اور انجام پریشانی خاطر کا عیب دار ہونا ہی اور انجام تائب کا غفران ہی اور انجام گنہگار کا
رسوائی وخواری ہی اور انجام زہد کا رضوان کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی انتہی ہکذا فی المنبہات پس چونکہ عظمت آلہی اور بقا عقبی
اور فنا دنیا اونکے دلون مین جمی ہوتی ہین وہ ذکر اللہ کے حارج سے بیزار ہوتے ہین اور جنکے دل مین دنیا کی محبت جم رہی ہی وہ ذکر اللہ کو
حارج دنیا کا جانکر اوس سے باز رہتے ہین جو کوئی اہل اللہ اور اہل دنیا کے حال مین غور کرے حقیقت اسکی اوسپر کھل جائیگی اور اونکے
قصے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اچھے بندون کو دولت دنیا اللہ سے غافل نہین کر دیتی بخلاف ناقصون کے کہ ذرہ سی فراغت مین اللہ کو
بھول جاتے ہین پس اگر کوئی دنیا کے دھندے کا عذر کرے تو ہیچ ہی اور خیال کرے کہ اونسے زیادہ کیا جاہ وحشم اور فراغت ہوگی باایں ہمہ یون
اللہ کی بندگی مین مصروف تھے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہی کہ روز قیامت کے اللہ سبحانہ وتعالی دلیل لاویگا ساتھ چار شخصون کے
چار طرح کے لوگون پر اغنیا پر ساتھ سلیمان عم کے کہ دیکھو باوجود اس مال ومنال کے ہماری طاعت سے غافل نہوا اور دلیل لاویگا فقرا پر ساتھ عیسی عم کے
کہ دیکھو کیسے محتاج تھے اور پھر ہماری بندگی مین کیسے مصروف رہے اور دلیل لاویگا غلامون پر ساتھ یوسف عم کے اور بیمارون پر ساتھ
ایوب عم کے یہ روایت منبہات مین مذکور ہی ؛

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○

اور ہمنے جانچا | سلیمان کو | اور ڈال دیا | اوسکے تخت پر ایک دھڑ | پھر وہ رجوع ہوا ؛ ہمو

اور تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان عم کو اور ڈالا ہمنے اوسکے تخت پر ایک بدن پھر رجوع کی بحق مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رح کہ
سلیمان عم اپنے امرا سے منغص ہوئے اور خاطر مین لائے کہ آجکی رات سو بیبیون سے صحبت کرونگا اور ہر بیبی ایک ایک بچا جنے گی اور
ہر ایک شہسوار ہوگا جہاد کرنے والا اور مجکو احتیاج امرا کے تملق کی نہین پڑنے کی فرشتے نے کہا انشاء اللہ تعالی کہہ حضرت سلیمان
بھول گئے پس کوئی عورت حاملہ نہوئی مگر ایک عورت نے لڑکا ناقص الخلقت جنا اور اوس لڑکے کو سلیمان عم کے تخت پر ڈالدیا سلیمان عم متنبہ ہوے

اور رجوع رب العزت کی طرف کی واللہ اعلم ✤ تفسیر ✤ اسکی تفسیر مین ظاہر تر قولون کا یہ ہی کہ جو حدیث مرفوع سے نقل کیا
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ آجکی رات صحبت کرونگا مین ستر بیویون سے ہر ایک جنیگی شہسوار کہ جہاد کریگا
اسکی راہ مین اور نہ کہا انشاء اللہ تعالی پھر صحبت کی اونسے پس نہ حاملہ ہوئی مگر ایک عورت جنی لڑکا ناقص الخلقت پس ڈالا گیا وہ
اونکے تخت پر پس کہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ نفس محمد کا اوسکے ہاتھ مین ہی اگر کہتا وہ انشاء اللہ تعالی البتہ جہاد کرتے
وہ بچے سب اسکی راہ مین گھوڑے پر سوار ہوکر اور بعضون نے کہا کہ آزمائے گئے سلیمان بعد بیس برس کے بادشاہت کے اور بعد آزمائش
کے بیس برس پھر بادشاہت کی اور آزمانا اونکا یہ تھا کہ اونکے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا پس کہا شیطانون نے کہ اگر یہ جیتا رہا تو
نہین چھوٹینگے ہم اسکی تابعداری سے پس قصد کیا شیاطین نے اوسکے قتل کرنے کا پس یہ خبر حضرت سلیمان ع کو پہنچی پس پرورش
کرنے لگے اوسکو ابر مین بخوف ضرر پہنچانے شیاطین کے پس ڈالا گیا بچہ اونکا مردہ اونکے تخت پر پس متنبہ ہوئے سلیمان اپنی لغزش
کو توکل نکیا اللہ پر اوسکے مقدمے مین اور یہ جو روایت کیجاتی ہی حدیث خاتم اور شیطان کی اور بت پرستی کی سلیمان کے گھر مین نہین مانا ہی
اوسکو علمائے کاملین محققین نے اور کہا کہ یہ یہود کی باطل باتون مین سے ہی یہ تفسیر مدارک اور بیضاوی مین لکھا ہی اور حدیث خاتم وغیرہ کی
تفسیر بحر العلوم مین معالم وغیرہ سے بتفصیل مذکور ہی اور موضح قرآن اور جلالین مین بالاجمال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ✤

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○
بولا ای رب میرے معاف کر مجکو اور بخش مجکو وہ بادشاہی کہ نچاہیے کسیکو میرے پیچھے بیشک تو ہی ہی بخشنے والا ✤ مو

کہا سلیمان نے ای پروردگار میرے بخش مجکو اور عطا کر مجکو وہ بادشاہی کہ راست نہ آوے کسیکو سوا میرے تحقیق تو ہی ہی بخشنے والا ✤ فتح
تفسیر ✤ پہلے بخشش مانگی پھر بادشاہی مانگی بحسب عادت انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کہ سوال سے پہلے استغفار کیا کرتے ہین
اور اسطرح کا سوال کیا اسلیے کہ تا ہو معجزہ اونکے لیے نہ از راہ حسد کے توضیح اسکی یہ ہی کہ سلیمان ع پیدا ہوئے تھے خاندان بادشاہت
و نبوت مین اور وارث ہوئے تھے اون دونون کے پس چاہا کہ طلب کرین اپنے رب سے ایک معجزہ پس طلب کیا بحسب حال اپنے کے ملک زائد
خارق عادت تاکہ ہو وہ دلیل نبوت کی اور امت خواہ مخواہ مانین اور معجزہ نہین ہوتا ہی یہان تک کہ ہو خارق واسطے عادت کے پس یہ ہین
معنی قول اللہ تعالی کے لَا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ اور پہلے اسکے نہین مسخر تھے اونکے ہوا اور شیطان پس جب دعا کی اسطرح
تو مسخر ہوئے اونکے ہوا اور شیاطین اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ کہا نہین سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے مگر کہ شروع
کرتے تھے اوسکو ساتھ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ کے اور بخاری مسلم وغیرہما مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ایک سرکش جنون مین سے ناگہان آیا آجکی رات تاکہ قطع کرے نماز میری اور اللہ نے مجکو قادر کیا اوسپر پس تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ باندہ دون
اوسکو ایک ستون سے مسجد کے ستونون مین سے تاکہ صبح کو دیکھو تم سب اوسکو پس یاد آئی مجکو دعا اپنے بھائی سلیمان کی رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِيٓ پس چھوڑ دیا مینے اوسکو اسحال مین کہ ذلیل تھا ✤ مدارک کشاف ✤
در منثور ✤ شعر ✤ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات ✤ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ لکھا ہی مفسرون نے
کہ مراد یہ ہی کہ دے مجکو ایسی بادشاہی کہ اخیر عمر میری مین مجسے چھین کر اور کو ندیو تو اور اکثر مفسر یہ ہین کہتے کہ مجکو ایسی بادشاہی
کہ اور کو نہو اور یہ سوال اسلیے تھا کہ علم اور قبول ہونے توبہ اونکی کے اور معجزہ رسالت کا ہو اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے تسخیر
ہواؤن کی اور جانورون کی اور شیاطین کی ہی کہ بعد اونکے کسیکے لیے نہین ہوئی اور امام قشیری نے فرمایا کہ سلیمان نے جان لیا تھا کہ
محمد غیر خدا کی طرف کچھ بھی التفات نہین کرنے کے اور دنیا اور دنیا کی چیزون کو پر پشہ کے برابر بھی نہین سمجھنے کے اسلیے یہ دعا کی جرات کی

اور فتوحات مین لکھا ہی کہ مراد سلیمانؑ کی ظاہر مین ہی والا ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باطن مین یہ سب کچھ اور زیادہ اس سے رکھتے تھے مسخر ہونا جن اور شیاطین وغیرہ کا اونکے لیے اونکے احوال مین بہت مذکور ہی ✢ **بحر** ✢

فقر ترے کا ہوا یہ غلغلہ ✢ تخت سلیمان پہ پڑا زلزلہ ✢

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ○

پھر ہمنے تابع کی اوسکے باو چلتی اوسکے حکم سے نرم نرم جہان پونہچا چاہتا اور تابع کیے شیطان سارے عمارت کرنے والے اور غوطے لگانے والے

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○

اور کتنے اور بندھے ہوئے بیڑیون مین

پس مسخر کیا ہمنے ہوا کو چلتی تھی اوسکے حکم سے ملائم جہان چاہتا اور مسخر اوسکا کیا ہمنے دیوون کو ہر عمارت بنانے والے کو اور ہر غوطہ مارنے والے کو دریا مین اور مسخر اوسکا کیا ہمنے اور دیوون کو ہاتھ و پاؤن جکڑے ہوئے زنجیرون مین ✢ **فتح** ✢ **تفسیر** ✢ ساری دنیا مین جہان معلوم کرتے کہ کوئی جن ستاتا ہی آدمیون کو اوسکو قید کر لیتے یا دریا مین بند کر کر ڈال دیا یا زمین مین گاڑ دیا بعضے اب تک بند ہین ✢ **صو** ✢ ملائم یعنی نرم و خوش آیندہ ہوا ایسی تیز نہ چلتی تھی کہ ناگوار ہو اور ہلا مارے پس تخت پر بیٹھتے اور گرد اونکے اور لوگ کرسیون پر بیٹھتے آپسمین باتین کرتے جاتے اور جہان جانا منظور ہوتا وہان ہوا بسہولت و بے تکان جلد پونہچا دیتی اور ہر عمارت بنانے والے کو کہ بناتے تھے اونکے لیے جو کچھ چاہتے ہو لاتے عمارتین عجیبہ اور ہر غوطہ مارنے والے کو کہ غوطہ مارتے تھے دریا مین واسطے نکالنے موتیون کے اور اول موتی دریا مین سے اونھون ہی نے نکلوائے ہین اور معنی یہ ہو کہ مسخر کیا ہمنے اونکے لیے ہر بنانے والے اور غوطہ مارنے والے کو شیاطین مین سے اور مقرنین الخ کی تفسیر یہ ہی کہ حضرت سلیمان بعضے سرکش شیطانون کو آپسمین زنجیرون اور بیڑیون مین باندھ دیتے واسطے ادب دینے اور باز رکھنے کے فساد سے ✢ **مل** ✢ **در منثور** ✢

هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ○

یہ ہی بخشش ہماری اب تو احسان کر یا رکھ چھوڑ کچھ نہین حساب اور اوسکو ہمارے پاس مرتبہ ہی اور اچھا ٹھکانا

لہا ہمنے یہ ہی بخشش ہماری پس عطا کر یا نگاہ رکھ بغیر اسکے کہ ساتھ تیرے حساب کیا جاوے اور تحقیق سلیمانؑ کے لیے نزدیک ہمارے نزدیکی ہی اور اچھی بازگشت ✢ **فتح** ✢ **تفسیر** ✢ یہ ہی بخشش الخ یعنی یہ جو دیا ہمنے تجکو ملک و قدرت بخشش ہماری ہی بلا حساب یعنی بکثرت نہین کوئی گن سکتا اور گھیر سکتا اوسکو پس دے تو اوس سے جو کچھ چاہے تو یا نہ دے سپرد ہی تیری طرف تصرف کرنا اسمین پس جملہ بلا حساب متعلق ہی عطاؤنا کے جیسے کہ ترجمہ اوسکا کیا گیا یا متعلق ہی فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ سے یعنی دے تو یا نہ دے تو نہین حساب تجپر اسمین اور آیا ہی کہ حضرت سلیمانؑ جب دیتے ثواب پاتے اور اگر نہ دیتے تو کچھ نقصان اونکے لیے نہتا بخلاف اوروں کے کہ اونکے لیے نہ دینے مین نقصان ہی یا معنی آیت کے یہ ہین کہ یہ مسخر کرنا شیاطین وغیرہ کا عطا ہماری ہی پس احسان رکھ جسپر چاہے تو شیاطین مین سے ساتھ چھوڑ دینے کے یا بند رکھ جسکو چاہے تو اون مین سے زنجیر و بیڑیون مین بغیر حساب کے یعنی نہین حساب تجپر اسمین ✢ **مل** ✢ **کشاف** ✢ حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام کے قصے اپنی قدرت نمائیون کے بیان فرما کر اور انبیا علیہم السلام کے قصے مذکور ہوتے ہین کہ ہمارے ایسی شان ہی ایسے بزرگ بندے یون ہمارے ہی طرف رجوع تھے اور ذرہ سی لغزش مین یون یا یہ عتاب مین آجاتے تھے پس لوگ اونکے حال سنکر جاگو خواب غفلت سے اور بچو ہماری نافرمانی سے اور رجوع کرو ہماری ہی طرف نہ اور کی طرف اور رسول کی فرمانبرداری ہر ساعت ملحوظ رکھو ✢ **تمت** ✢

۴

نفوا البحری ای حال

سن الریح والرخاء

حال من ضمیر تجری

والشیاطین عطف

الریح وکل بناء

بدل من الشیاطین

وآخرین عطف

علی کل بناء

داخل فی حکمه

البدل ۱۲ مد

۲ ع وله

حیث ظرف

تجری ۱۲ مد

۳ ع وله

ای ارادو قیل

العرب اصاب

ع ۳ الصواب

۱۲ فاطلار

الجواب برید

الصواب ۱۲ معا

۵ ع قوله بغیر

حساب متعلق بعطاؤنا

وقیل ہو حال منه

ای ہذا عطاؤنا

جاکثیرا ۱۲

۵ ع فامنن

من المنة وہی

العطاء ۱۲ جلال

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝

اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو جب پکارا اپنے رب کو کہ مجکو لگادی شیطان نے ایذا اور تکلیف

اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو جب پکارا اوسنے اپنے پروردگار کو کہ تحقیق لگایا ہی مجکو شیطان نے ساتھ ایذا اور درد کے ✣ فتح ✣ تفسیر یعنی بیماری اور جو کچھ کہ اوسمین رنج اوٹھائے طرح بطرح کے اگر کوئی کہے کہ کیون نسبت کیا ایوب نے ایذا و تکلیف کے پہونچنے کو شیطان کی طرف باوجودیکہ پونہچانی تکلیف اللہ تعالی نے تو جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ وسوسہ شیطان کا اور فرمانبرداری اوسکے وسوسے کی بات مین سبب ہوئی تھی اللہ کے رنج ودکھ پونہچانے کی اونکو نسبت کیا اوسکی طرف اور برعایت ادب کے نہ منسوب کیا اوسکو اللہ تعالی کی طرف اپنی دعا مین باوجودیکہ وہی بیمار کرنے والا تھا اور کسیکو قدرت نہین اوسپر سواے اوسکے اور بعضون نے کہا کہ مراد ہے وہ وسوسے کہ اونکے دل مین ڈالتا تھا شیطان اونکی بیماری مین اور وہ یہ تھے کہ بلا جو اونپر اوتری تھی بڑی بھاری معلوم کرواتا اور برانگیختہ کرتا اونکو بلا کے مکروہ جاننے پر اور جزع فزع کرنے پر پس التجا کی اللہ تعالی سے بیچ اسباب کے کہ کفایت کرے اوسکو ساتھ دور کرنے بلا کے یا ساتھ توفیق دینے کے بیچ دفع کرنے وسوسے کے اور رد کرنے اوسکے کے ساتھ صبر جمیل کے اور روایت کیا گیا ہی کہ عیادت کیا کرتے تھے ایوب کی تین شخص سو سون مین سے پس مرتد ہو گیا ایک اونمین سے پس پوچھا حال اوسکا کہا گیا کہ ڈالا شیطان نے اوسکے دل مین یہ کہ اللہ نہین مبتلا کرتا ہی انبیا اور صالحین کو اور ذکر کیا گیا ہی بیچ سبب بلا اونکی کے کہ ایک شخص نے استغاثہ کیا اونسے ایک ظالم پس نہ فریادرسی کی اونھون نے اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اونھون نے ذبح کی تھی ایک بکری پس کھایا اوسکو اور ہمسایہ اونکا بھوکا تھا یا دیکھا کچھ منکر یعنی خلاف شرع پس سکوت کیا اوس سے یا مبتلا کیا اوسکو اللہ نے واسطے رفع درجات کے بغیر زلت یعنی لغزش کے کہ ہوئی اون سے ✣ مدارک ✣ کشاف یعنی سرزنش کرتا ہی شیطان کہ کیا کیا تونے اے ایوب کہ حق تعالی نے نعمتین اپنی تجسے سلب کین اور ڈالا اونکی قوم کے دل مین وسوسہ ڈالتا تھا اسکا کہ مرض ایوب کا تمکو لگ جاویگا حتی کہ اونکو اپنے گھرون سے باہر ڈالدیا چنانچہ مفصل قصہ اسکا سورۂ انبیا مین گذرا ہی اور حاصل کلام یہ کہ جب ایام انکی آزمایش کے تمام ہوئے اور دعا اونکی قبول ہوئی اونکو وحی آئی کہ ارکض الخ ✣ بحر

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ

لات مار اپنے پانون سے یہ چشمہ نکلا نہانے کو ٹھنڈھا اور پینے کو اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور اونکے برابر اونکے ساتھ

رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

اپنی طرف کی مہر سے اور یاد رہنے کو عقل والون کے

کہا ہمنے مار زمین کو ساتھ پانون اپنے کے ناگہان وہ چشمہ ہوگا مہیا واسطے غسل کے سرد ہوگا اور پینے کے لائق ہوگا اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے اور مانند اونکے ہمراہ اونکے بخشایش نزدیک اپنے سے اور نصیحت واسطے عقلمندون کے ✣ فتح ✣ تفسیر مار زمین کو یہ بیان ہی ایوب کی دعا قبول ہونے کا یعنی بھیجا ہمنے طرف ایوب کے جبرئیل علیہ السلام کو پس کہا جبرئیل نے اونکو کہ لات مار زمین پر وہ زمین جابیہ کی تھی پس ماری لات اوسپر پس جاری ہوا چشمہ پانی کا پس کہا گیا هذا مغتسل بارد وشراب یعنی پانی ہی کہ غسل کرے تو ساتھ اوسکے اور پیوے تو اوس سے پس اچھا ہو جاویگا باطن وظاہر تیرا اور کہا بعضون نے کہ جاری ہوئے اونکے لیے دو پس غسل کیا ایک سے اور پیا دوسرے سے پس جاتا رہا دکھ اونکے باطن وظاہر سے بحکم خدا کے اور کہا بعضون نے کہ ماری اونھون نے داہنی لات نکلا چشمہ گرم پس غسل کیا اوس سے پھر بائین لات ماری پس نکلا چشمہ ٹھنڈا پس پیا اوس سے اور دیے ہمنے اوسکو اوسکے گھر والے یعنی اونکو اللہ تعالی نے جیسے کہ تھے اون اور اونکے برابر اور دیے اور رحمۃ اور ذکری دونون مفعول لہ ہین یعنی دینا اونکا تھا واسطے رحمت

اور واسطے نصیحت عقلمندون کے اسلیے کہ جب وہ سنینگے ہماری بخشش کو اوسپر بسبب صبر اوسکے کے تو رغبت کرینگے صبر کرنے مین بلا پر ؛ مدارک کشاف ؛ جب اللہ نے چاہا کہ اونکو اچھا کرے ایک چشمہ نکالا اونکے لات مارنے سے اوسی سے نہایا کرتے اور پیتے پس انکی شفا ہوئی اور اونکے بیٹے بیٹیان چھت کے نیچے دبکر مرے تھے اونکو جلایا اور اوتنی اولاد اور دی ؛ صوق

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝

اور پکڑ اپنے ہاتھ مین سینکونکا مٹھا پھر اوس سے مارلے اور قسم مین جھوٹا نہو ہمنے اوسکو پایا سہارنے والا بہت خوب بندہ وہ ہی رجوع رہنے والا ۴۴

اور کہا ہمنے کہ لے اپنے ہاتھ مین مٹھا سینکون کا پس مار ساتھ اوسکے یعنی اپنی بیوی کو اور خلاف قسم کا نکر تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنے والا نیک بندہ تھا ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا خدا کی طرف تھا ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ ضغث کہتے ہین چھوٹے سے مٹھے کو تنکون کا ہو یا پھولونکا یا اور کسی چیز کا اور سبب اس حکم کا یہ تھا کہ قسم کھائی تھی ایوب نے اپنی بیماری مین کہ مارونگا مین اپنی بیوی کو سو لکڑیان یا درے جب تندرست ہونگا پس پوری کروائی اللہ تعالی نے قسم اونکی ساتھ ایسی چیز کے کہ آسان ہوا اونپر اور اونکی بیوی پر بسبب خوب خدمت کرنے اونکی کے ایوب کی اور بسبب راضی ہونے کے دس بیوی سے اور یہ رخصت اب بھی باقی ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک شخص ناقص الخلقت کہ اوسنے زنا کیا تھا ایک لونڈی سے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ لو ایک بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی چھوٹی ہون پس مارو اوسکو ساتھ اوسکے ایکبار انتہی اور واجب ہی یہ کہ لگین اوسکو کہ جسکو مارا جاوے ہر ایک تنکا سو مین سے یا تو لگین اوسکی لگین کھڑی یا چوڑا اونکا پھیلا ہوا باوجود صورت ضرب کے اور سبب اس قسم کھانے ایوب ع کا یہ تھا کہ اونکی بیوی نے دیر لگائی تھی آنے مین ایک روز بسبب درپیش آنے کسی کام کے پس غصے مین آنکر یہ قسم کھائی اونھون نے اور ابن عباس رض سے منقول ہی کہ اونھین دنون مین بیٹھا ابلیس راہ پر ایک صندوقچہ دوا کا لیکر لوگون کے علاج کرنے کو پس کہا ایوب ع کی بیوی نے کہ یہان ایک بیمار ہی کہ اوسکا ایسا ایسا حال ہی پس آیا اوسکا بھی علاج کریگا تو کہا ابلیس نے ہان کرونگا بشرط اسکے کہ اگر مین اوسکو اچھا کردون تو وہ کہے کہ تونے شفا دی مجکو نہین چاہتا مین اوس سے اجرت سوا اسکے پس آئی بیوی ایوب ع کی اونکے پاس اور ذکر کیا یہ اونسے کہا ایوب نے وائے تجکو شیطان ہی لازم کی مینے نذر واسطے اللہ کے اپنے پر کہ اگر شفا دیگا مجکو اللہ تو مارونگا مین تجکو سو درے پس جب شفا دی اونکو اللہ نے حکم کیا یہ کہ لین مٹھا تنکونکا اور مارین اوسکو اوس سے پس لی اونھون نے ایک بڑی ٹہنی کہ اوسمین سو ٹہنیان چھوٹی تھین اور ماری اوسپر ایکبار اور بعضون نے کہا کہ کہا اونکی بیوی سے شیطان نے کہ سجدہ کر مجکو ایکبار پس پھیر دونگا مین تیرا مال و اولاد تھا اوری پس قصد کیا اونھون نے اسکا لیکن بچایا اللہ نے پھر ذکر کیا یہ ایوب سے اونھون نے یہ قسم مذکور کھائی اور بعضون نے کہا کہ وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکی بیوی کے دل مین کہ ایوب جب شراب پیونگا تو اچھا ہو جائیگا یہ بیان کیا اونھون نے ایوب سے اوسپر یہ قسم کھائی اور وجدناہ بمعنی علمناہ سے ہی یعنی جانا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا اگر کوئی کہے کہ صابر اونکو کیونکر پایا اونھون نے تو شکوہ کیا اللہ سے بلا کا اور طلب رحم کی اوس سے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عز وجل سے شکوہ کرنے کو جزع نہین کہتے ہین جیسے کہ کہا یعقوب ع نے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اور اسی طرح شکوہ کرنا بیمار کا طبیب سے جزع نہین کہلاتا اور اور بات یہ ہی کہ اگر صبر کرتے ہین لوگ بلا پر تو نہین خالی ہوتے آرزو کرنے عافیت کے سے اور طلب کرنے اوسکے سے پس جب صحیح ہوا یہ کہ صابر کہلایا جاتا ہی باوجود آرزو کرنے عافیت کے اور طلب کرنے شفا کے تو کہلایا جاویگا صابر باوجود التجا کرنے کے طرف اللہ تعالی کے اور دعا کرنے کے واسطے جاتے رہنے بلا کے اور باوجود علاج کرنے اور مشاورت اطبا کے علاوہ اسکے کہ ایوب علیہ السلام طلب کرتے تھے شفا بسبب ڈرنے کے فتنے سے اپنی قوم پر کہ شیطان وسوسہ ڈالتا تھا اونکے دل مین کہ اگر یہ نبی ہوتا تو نہ مبتلا ہوتا ایسی بلا مین اور طلب کرتے تھے شفا بارادے قوت حاصل ہونیکے طاعت

کہ حال اونکا اس درجے کو پہنچا تھا کہ نہین باقی رہا تھا انکے بدن سے مگر دل اور زبان اور روایت کیا گیا ہی کہ ایوب علیہ السلام نے کہا اپنی مناجات مین الٰہی تو جانتا ہی یہ کہ نہین مخالف ہوئی زبان میری دل میرے کی اور نہین تابع ہوا دل میرا آنکھ میری کے اور نہین ڈرے مجھسے لونڈی غلام میرے اور نہین کھایا مینے مگر اس حال مین کہ میرے ساتھ یتیم ہوتا تھا اور نہین رات گذاری مینے پیٹ بھر اور نہ کپڑے پہنے اس حال مین کہ میرے ساتھ کوئی بھوکا یا ننگا ہو پس دور کی اللہ نے بلا اوس سے ابن مسعود سے روایت ہی کہ کہا ایوب سردار ہونگے صبر کرنے والون کے روز قیامت کے اور آیا ہی کہ کہا گیا ایوب کو یعنی اللہ تعالی کی طرف سے کہ ای ایوب نہ عجب مین ڈالے تجکو صبر کرنا تیرا اسلیے کہ اگر نہ دیتا مین جگہہ ہر بال تیرے کی صبر تو نہ صبر کرسکتا تو اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ایوب کی بیوی نے کہا ای ایوب بلا شبہ تم مرد مستجاب الدعوۃ ہو پس دعا کرو اللہ سے یہ کہ شفا دے تجکو پس کہا ایوب نے واے تجکو رہے ہم نعمتون مین ستر برس پس چاہیے ہمکو کہ رہین ہم بلا مین ستر برس پس ہے بلا مین سات برس اور کہا حسن بصری نے کہ تھے ایوب جب پہونچتی اونکو مصیبت کہتے یا اللہ تو نے لی نعمت اور تو ہی نے دی تھی جب تک باقی ہی جان میری حمد کرونگا مین اوپر اچھی نعمتون تیری کے اور کہا وہب بن منبہ نے کہ ایوب کی بیوی کا نام تھا رحمت بنت میشا بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام + در منثور کشاف تنبیہ + اس قصے سے ثابت ہوا کہ آدمی ہرگز بلا کی طاقت نہین رکھتا حتی الوسع اللہ تعالی سے عافیت طلب کرے چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی کو عافیت طلب کرنی بہت پسند ہی اور اکثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حضرت سمنون محب کذاب کی نے یہ بیت پڑھی شعر لَيْسَ فِي قَلْبِي سِوَاكَ حَظٌّ + فَكَيْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِي + یعنی دل مین میرے سوا تیرے حصہ نہین جیسے مجھے چاہے آزما لے اونکا حبس البول امتحان کے لیے ہوگیا بڑا کرب پہونچا اور وہ صبر کرتے تھے حتی کہ اونکے بعض یارون نے خواب مین دیکھا کہ سمنون دعا کرتے ہین معلوم ہوا کہ مرضی الٰہی ایسے صبر مین نہین آخر دعا کی اور لڑکون سے بازار کے کہتے پھرتے تھے اُدْعُوا لِعَمِّكُمُ الْكَذَّابِ پس ملقب ہوئے ساتھ اس لقب کے اور یہ بھی ثابت ہوا اس قصے سے کہ حیلہ کرنا وقت ضرورت کے جائز ہی چنانچہ بعضے فقہا نے بعض محل پر عدم وقوع طلاق وغیرہ مین حیلے تجویز کیے ہین

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝

اور یاد کر ہمارے بندون کو ابراہیم اور اسحق اور یعقوب ہاتھون والے اور آنکھون والے

اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتون والے اور آنکھون والے یعنی علم و عمل دونون کامل رکھتے تھے واللہ اعلم + فتح تفسیری یعنی ہاتون سے بندگی کرتے اور آنکھون سے قدرتین دیکھکر یقین زیادہ کرتے + مع + چونکہ اکثر کام ہاتھ سے کیے جاتے ہین تغلیباً یون فرمایا پس کہا جاتا ہی ہر کام مین هٰذَا مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْهِمْ یعنی یہ ان کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون اونکے نے اگرچہ وہ کام ہاتون سے نہوتا ہو یا کرنے والے ہاتھ کٹے ہون اور بنا بر اسی کے وارد ہوا قول اللہ تعالی کا اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ یعنی صاحبان اعمال اور فکر کے گویا کہ جو لوگ نہین کرتے ہین اعمال آخرت کے اور نہین کوشش کرتے ہین اسکی راہ مین اور نہین تفکر کرتے ہین دین دارون کا سا وہ بیچ حکم جاماندون کے ہین کہ جو ہاتھ پانون سے کچھ کام نہین کرسکتے اور مسلوب العقلون کے حکم مین ہین کہ جو سوجھ باطن کی نہین رکھتے اور اسمین تعریض ہی ہر اوس شخص کو کہ نہین ہی عمل کرنے والا اللہ کے لیے اور نہ سوجھ باطن کی رکھتا ہی اللہ کے دین مین اور توبیخ ہی اوپر ترک کرنے اونکے مجاہدے کو اور سوچنے کو اللہ کے دین مین باوجود قادر ہونے کے ان دونون پر شعر بہر چہ از یار دور مانی چہ کفر آن حرف چہ ایمان + بہر چہ از دوست دور افتی چہ زشت آن نقش چہ زیبا + کشاف + مع

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝

ہمنے امتیاز دیا اونکو ایک چنی بات کا وہ یاد اوس گھر کی اور وہ سب ہمارے پاس ہین چنے نیک لوگون مین

تحقیق ہمنے پاک ستھرے کیا اونکو واسطے ایک خصلت پاک کے کہ یاد کرنا آخرت کا ہی اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے چنے ہوئے بہتر لوگون سے تھے ✽ فتح تفسیر ✽ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ یعنی کیا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص بِخَالِصَةٍ یعنی ساتھ خصلت خالص کے کہ نہین آمیزش اوسمین پھر تفسیر کیا اوسکو ساتھ ذِكْرَى الدَّارِ کے اور معنی یہ ہین کہ ہمنے خالص کیا اونکو ساتھ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی گردانا ہمنے اونکو اپنے لیے خالص اس طرح کہ کیا ہمنے اونکو ایسا کہ یاد دلاتے تھے لوگون کو دار آخرت اور بے رغبت کرتے تھے اونکو دنیا سے جیسے کہ عادت انبیا علیہم السلام کی ہی یا معنی اسکے یہ ہین کہ وہ بہت کرتے تھے ذکر آخرت کا اور عمل کرتے تھے اوسکے لیے اور بہت رجوع رکھتے تھے اللہ کی طرف اور بھول گئے تھے ذکر دنیا کا اور بعضون نے کہا ذِكْرَى الدَّارِ ثنا جمیل ہی دنیا مین اور یہ بات بھی خالص انھین کے لیے ہی پس نہین ذکر کیے جاتے غیر انکے دنیا مین جیسے یہ ذکر کیے جاتے ہین اور مؤید ہی اسکو قول اللہ تعالی کا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا کہا مالک بن دینار نے معنی اسکے یہ ہین کہ کھینچ لی ہمنے اونکے دلون سے محبت دنیا کی اور ذکر نا اوسکا اور خالص کیا ہمنے اونکو ساتھ محبت آخرت کے اور ذکر اوسکے کہا مجاہد نے کہ خالص کیا ہمنے اونکو ذکر آخرت کے لیے نہین ہی واسطے انکو کچھ فکر و ذکر سوا اوسکے ✽ معا ✽ کشاف ✽ در منثور ✽ تنبیہ ✽ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے طالب و مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکھتے ہین ہر وقت ایسے کامون مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالی راضی رہے اونسے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامتین عارفون کی آٹھ ہین دل اونکا ساتھ خوف و رجا کے ہوتا ہی اور زبان اونکی ساتھ حمد و ثنا کے اور آنکھ اونکی ساتھ حیا و بکا کے اور ارادہ اونکا ساتھ ترک و رضا کے یعنی ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضا مولی اپنے کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جسنے جمع کین چھ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور خوب بھاگا دوزخ سے وہ خصلتین یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ✽ منبہات ✽

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝

اور یاد کر اسمعیل کو اور الیسع کو اور ذو الکفل کو اور ہر ایک تھا خوبی والا

اور یاد کر اسمعیل اور الیسع اور ذو الکفل کو اور ہر ایک نیکون سے تھا ✽ فتح ✽ تفسیر ✽ الیسع بھی نبی ہین خلیفہ الیاس کے اور لام اسمین زائد ہی یعنی لفظ یسع ہی اور ذو الکفل جہلک کے بیٹے یسع کے ہین اور اختلاف کیا گیا ہی اونکی نبوت مین کہا بعضون نے کہ متکفل ہوئے تھے وہ سو نبیون کے کہ بھاگ کر آئے تھے وہ طرف انکے قتل سے ✽ جلالین ✽

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

یہ ایک مذکور ہو چکا اور تحقیق ڈر والون کو ہی اچھا ٹھکانا باغ ہین بسنے کے کھول رکھے انکے واسطے دروازے

یہ قرآن ایک نصیحت ہی اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے اچھی جا گہہ ہی پھر جانے کی بہشتین ہین ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے انکے دروازے ✽ فتح ✽ تفسیر ✽ جب بہشت مین داخل ہونگے ہر کوئی بن بتائے اپنے گھر مین چلا جاویگا ✽ مو ✽ هٰذَا ذِكْرٌ یعنی یہ ایک قسم ہی ذکر سے اور وہ قرآن ہی جب کہ جاری ہوا ذکر انبیا کا اور تمام کیا اوسکو اور وہ ایک بات ہی ابواب تنزیل سے اور ایک قسم ہی اقسام اوسکے سے اور ارادہ کیا یہ کہ ذکر کرین اوسکے پیچھے اور باب کہ وہ ذکر جنت اور اہل اوسکے کا ہی کہا هٰذَا ذِكْرٌ

پھر کہا وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ جیسے کہ کہتا ہی جاحظ کہ نام عالم کا ہی اپنی کتابون مین فَہٰذَا بَابٌ پھر شروع کرتا ہی اور باب اور ابن عباسؓ سے یہ معنی منقول ہین ھٰذَا ذِکْرٌ کے کہ یہ ذکر ہی انبیاے گذشتہ کا اور بعضون نے یہ معنی اسکے کہے ہین کہ یہ شرف ہی اور ذکر جمیل کہ ذکر کیے جاوینگے انبیا ساتھ اسکے ہمیشہ اور اونکے لیے باوجود اسکے اچھا مرجع ہی یعنی ذکر کیے جاتے ہین دنیا مین اچھی طرح اور پھیرے جاوینگے آخرت مین طرف مغفرت اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کی کیفیت خوبی اوس مرجع کی کہ فرمایا جنات عدن کشاف تمام

مُتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ○ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ○

تکیہ لگائے بیٹھے اوسمین منگواتے ہین اوسمین میوے بہت اور شراب اور اونکے پاس عورتین ہین نیچی نگاہ والیاں ایک عمر کی

تکیے لگائے ہونگے اوسمین منگواوینگے اوسمین میوے بہت اور شراب اور نزدیک اونکے ہونگی عورتین نیچی نگاہ والیاں ہمعمر آپسمین فتح تفسیر اور شراب یعنی اور شراب بہت اور قاصرات الطرف کے ایک معنی یہ ہین کہ اپنے خاوندون ہی کو دیکھتی ہونگی شادی سے ہمعمر آپسمین یعنی عمرین اونکی ایک سی ہونگی تینتیس تینتیس برس کی یا یہ معنی ہین کہ عمرین اونکی مانند عمرون خاوندون اونکے کے ہونگی بس مذکور جلالین

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○

یہ ہی جو تمکو وعدہ ملتا ہی دن حساب کے

یہ ہی جو کچھ کہ وعدہ دیا جاتا ہی تمکو بیچ روز حساب کے فتح تفسیر الیوم الحساب یعنی واسطے دن حساب کے جیسے کہ کہے تو یہ وہ چیز ہی کہ ذخیرہ کرتے ہو تم واسطے دن حساب کے یعنی واسطے اوس دن کے کہ بدلا دیا جاویگا ہر نفس ہر چیز کا کہ کی ہی کشاف تمام

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ○ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ

یہ ہی روزی ہماری دی اوسکو نہین نبڑنا یہ سن چکے اور تحقیق شریرون کے واسطے ہی برا ٹھکانا دوزخ ہی جسمین پہنچین گے

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

سو کیا بری طیاری

تحقیق یہ رزق ہمارا ہی نہین ہوگا اوسکو کچھ زوال یہ ہی جزا اور تحقیق حد سے گذرے ہوؤن کے لیے بری جاگہ ہی پھر جانے کی دوزخ ہی داخل ہونگے اوسمین پس بری آرام کی جگہہ ہی وہ فتح تفسیر مشابہت دی اوس آگ کو کہ اونکے نیچے ہوگی ساتھ بچھونے کے بچھاتا ہی اوسکو سونے والا جیسے کہ اور جا فرمایا لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی کفار کے لیے آگ جہنم کا بچھونا ہوگا اور اوپر سے اونکے بالاپوش ہوگا اوسی کا کشاف

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ○ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ○

یہ ہی اب اسکو چکھین گرم پانی اور پیپ اور کچھ اوراسی شکل کا طرح طرح کی چیزین

یہ عذاب پانی گرم ہی اور پیپ ہی پس چاہیے کہ چکھین اوسکو اور عذاب ہین مانند اسکے طرح طرح کے فتح تفسیر غساق ساتھ تشدید اور تخفیف کے پیپ اور زرداب کہ نکلیگا دوزخیون کی جلدون اور گوشت مین سے اور زناکارون کے ستر مین سے اور کہا ابن عباسؓ نے کہ غساق زمہریری جلاویگا دوزخیون کو ساتھ ٹھنڈک اپنی کے جیسے کہ جلاویگی آگ ساتھ گرمی اپنی کے اور بعضون نے کہا کہ غساق بمعنی منتن یعنی سڑنے والے کے ہی لغت ترکی مین اور ابو سعید سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک ڈول غساق سے ڈالا جاوے دنیا مین تو سڑ جاوے اہل دنیا کو انتہی اور بعضون نے کہا کہ غساق ایسا بدبودار ہوگا کہ اگر ٹپک پڑے اوس سے ایک قطرہ

مشرق مین تو سڑا دیوے اہل مغرب کو اور اگر ٹپکے اوس سے ایک قطرہ مغرب مین تو سڑا دیوے اہل مشرق کو اور حسن بصری سے منقول ہی کہ غساق ایک عذاب ہی کہ نہین جانتا اوسکو کوئی سوا اللہ کے جو لوگ کہ طاعت کرتے ہین اللہ کی پوشیدہ پس پوشیدہ رکھا اونکے لیے ثواب جیسے کہ فرمایا اس آیت مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی اونکے لیے یعنی تہجد گذارونکے لیے اور جو لوگ پوشیدہ گناہ کرتے ہین پس چھپایا گیا اونکے لیے عذاب اور مانند اسکے یعنی مانند عذاب کو کے شدت اور خرابی مین اور عذاب ہونگے طرح بطرح کے ❊ من معا ❊ در منثور ❊ کشاف ❊ شعر ❊

عذاب ہجر تیرا کیا ہی تھوڑا ❊ جو اوسیر تازیانے بھی پڑے ہین ❊

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا

ایک فوج دھنسی آتی ہی تمہارے ساتھ جگہہ نہ ملیو انکو یہ ہین بیٹھنے آگ مین وہ بولے بلکہ تم ہی ہو کہ جگہہ نہ ملیو

بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا

تمکو تم ہی پیش لائے ہمارے یہ بلا سو کیا برا ٹھہراؤ ہی وہ بولے ای رب ہمارے جو کوئی ہمارے پیش لایا یہ سو بڑھتی دے اوسکو مار

ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝

دونی آگ مین بڑھنے

جب تابعین جاوینگے کہ دوزخ مین پیٹھین تو متبوعون کو کہا جاویگا یہ قوم ہی پیٹھنے والی آگ مین ہمراہ تمہارے متبوع کہینگے نہ خوشی ہو جیو انکو تحقیق یہ داخل ہونے والے ہین آگ مین تابع کہینگے بلکہ نہ خوشی ہو جیو تمکو تمنے رسم قدیم بنایا کفر کو واسطے ہمارے پس بری جاگہہ ہی رہنے کی دوزخ کہینگے تابعین ای پروردگار جسنے آئین قدیم بنایا ہو واسطے ہمارے کفر پس زیادہ کر اوسکے حق مین عذاب دو گنا بیچ آگ کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ مین ہذا فوج الخ یہ بیان ہی کلام طاغین کا یعنی کفار کے سردار سرکشون کا کہ بعضے بعضون سے یہ کہینگے اور مراد فوج سے تابعین اونکے ہین جو بیٹھے تھے ساتھ اونکے گمراہی مین پس پیٹھین گے ساتھ اونکے عذاب مین اور لامرحبا بہم بددعا ہی کہ متبوع اپنے تابعین پر کرینگے اور بعضون نے کہا کہ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ کلام خزنہ کا ہی یعنی دوزخ کے دربانون کا کہ کہینگے واسطے سردارون کفار کے اونکے تابعین کے حق مین وقت داخل ہونے لشکر کے دوزخ مین ساتھہ تابعین اپنے کے اور لامرحبا بہم الخ کلام ہی سردارون کا اور بعضون نے کہا کہ یہ سب کلام خزنہ کا ہی بلکہ نہ خوشی ہو جیو تمکو یعنی تمنے جو بددعا کی ہمپر تم احق ہو اوسکے اور کہا ابن مسعود نے کہ عذاب ضعف بڑے بڑے سانپ اور بچھوا اور چھوٹے چھوٹے سانپ ہین ❊ کشاف ❊ معا ❊ جلا ❊

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ

اور کہینگے کیا ہوا کہ ہم نہین دیکھتے کتنے مردونکو کہ ہم اونکو گنتے تھے برے لوگون مین کیا ہمنے اونکو ٹھٹھے مین پکڑا یا چوک گئین

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝

اون سے آنکھین

اور کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین ہم اون مردون کو کہ گنتے تھے ہم اونکو بدون سے یعنی فقرا مسلمین کیا مسخرہ پکڑتے تھے ہم اونکو یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ اور کہینگے یعنی سردار کفار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے ہین اونکو کہ گنتے تھے ہم اونکو دنیا مین بدون سے یعنی اراذل سے کہ نہین ہی خیر اونمین اور اسلیے بھی برا جانتے تھے اونکو کہ خلاف تھے اونکے دین کے پس وہ برے تھے اونکے نزدیک اور مراد ان فقرا مسلمین سے عمار اور بلال اور صہیب اور خباب اور سلمان وغیرہم ہین

شعر حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ✤ ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست ✤ شعر ای گدایان خرابات خدا یار شماست ✤
چشم انعام مدارید ز انعامی چند ✤ آور اتخذناہم مین استفہام انکاری ہی کہ انکار کرینگے اپنے نفسون پر مسخر کرنے مین یعنی آیا کیون مسخر
کیا تھا ہمنے اونسے کیا ہی برا کیا اور کرم زاغت متصل ہی ساتھ لفظ مالنا کے یعنی کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے اونکو دوزخ مین یعنی کیا وہ اسمین
ہی ہی نہین یا پھر گئین ہین اونسے آنکھین ہماری کہ نہین دیکھتے ہم اونکو حال انکہ وہ اسمین ہین تقسیم کیا اونھون نے اونکے امر کو درمیان اسکے کہ ہون اہل جنت
سے اور درمیان اسکے کہ ہون اہل نار سے مگر یہ کہ پوشیدہ ہوا اوپر مکان اونکا ✤ فائدہ ✤ یعنی جب کفار دوزخ مین داخل ہونگے اور فقرا اصحاب کو وہان نہ دیکھینگے
کہینگے کیا ہی ہمکو کہ نہین دیکھتے یہان اونکو کہ ساتھ اونکے تمسخر کرتے تھے کیا ہمراہ ہمارے یہان داخل ہی نہین ہوئے ہین یا داخل ہوئے ہین
اور پھر گئی ہین اونسے بینائیان ہماری اور چھپ گئے ہین ہمسے کہ ہم اونکو نہین دیکھتے ہین پس حق تعالی اون فقرا صحابہ کو حکم کریگا کہ بہشت
کے بالاخانون پر چڑھو اور اپنے تئین کفار کو دکھاؤ تا کفار کو حسرت زیادہ ہو ✤ معا ✤ بحر ✤ وہان دیکھینگے سب پہچانیں لوگ
ادنی اعلی دوزخ کے واسطے جمع ہوئے ہین اور مسلمانون کو پہچانتے تھے اور سب برا جانتے تھے وہ نظر نہین آتے تو حیران ہوکر کہینگے کہ جنکو اونکو
غلط پکڑا تھا ٹھٹھے مین وہ اس قابل نتھے کہ آج دوزخ کے نزدیک نہین یا اسی جگہہ ہین پر ہماری آنکھین چوک گئین ہمارے دیکھنے مین نہین آتے ✤ موضح ✤

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝

یہ بات ٹھیک ہونی ہی جھگڑا آپسمین دوزخیون کا

تحقیق یہ حق ہی یعنی واجب ہی وقوع اسکا اور اسسے جھگڑنا دوزخیون کا ہی ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی یہ جو بیان کیا ہمنے حال اونکا
البتہ سچ ہی ہونے والا ہی خواہ مخواہ بالضرور ہی یہ کہ کلام کرینگے یہ پھر بیان کیا کہ کیا ہوگا وہ پس فرمایا کہ وہ جھگڑنا ہوگا اہل نار کا آپسمین
جیسا کہ اوپر گذرا اور ہر گاہ کہ مشابہ ہی گفتگو اونکی آپسمین اور جو کچھہ کہ واقع ہوگا درمیان اونکے قسم سوال وجواب سے ساتھ اوس چیز کے
کہ جاری ہوتی ہی درمیان جھگڑنے والون کے نام رکھا اسکا تخاصم یعنی جھگڑنا آپسمین اور اسلیے بھی یہ نام رکھا اسکا کہ قول رؤسا کا
لا مرحبا بہم اور قول اتباع اونکے کا بل انتم لا مرحبا بکم قبیل خصومت سے ہی پس نام رکھا تمام گفتگو کا تخاصم
واسطے مشتمل ہونے اوسکے کے اسپر ✤ مدارک ✤

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو کہہ مین تو یہی ہون ڈر سنانے والا — اور حاکم کوئی نہین — مگر اللہ — اکیلا — دباؤ والا — رب آسمانون کا — اور زمین کا

وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

اور جو انکے بیچ ہی زبردست گناہ بخشنے والا

کہہ سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون اور نہین ہی کوئی معبود مگر خدا یگانہ باقوت پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور
اوس چیز کا کہ درمیان انکے ہی غالب بخشنے والا ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ یعنی کہہ ای محمد مشرکین مکہ سے کہ نہین ہون مین مگر رسول ڈرانے والا
کہ ڈراتا ہون تمکو اللہ کے عذاب سے اور کہتا ہون نہین واسطے تمہارے یہ کہ دین حق توحید اسکی ہی اور یہ کہ اعتقاد کیا جاوے یہ کہ نہین ہی کوئی
معبود مگر اللہ اکیلا بلا ند و بلا شریک زبردست ہر چیز پر اوسی کے لیے بادشاہت و ربوبیت ہی تمام عالم مین اور غالب ایسا ہی کہ
اوسپر کوئی غالب نہین آسکتا جب عذاب کرے گنہگارون کو اور مع ذلک بخشنے والا ہی اونکے گناہون کو کہ التجا کرین طرف اوسکے ✤ مدارک ✤

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ

تو کہہ یہ ایک بڑی خبر ہی — کہ تم اوسکو دھیان مین نہین لاتے — مجھکو کچھ خبر نتھی — اوپر کی مجلس کی جب آپسمین تکرار کرتے ہین

اِنۡ یُّوۡحٰۤی اِلَیَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○

مجکو تو یہی حکم آتا ہی کہ اور نہین مین ڈر سنانے والا ہون کھول کر

کہہ یہ خبر بزرگ ہی تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم ساتھہ حال جماعت بلند قدر کے فرشتون سے جب آپسمین جھگڑتے ہین یا سوال
کرتے ہین وحی نہین بھیجی جاتی ہی طرف میرے مگر یہ کہ مین ڈرانے والا آشکارا ہون ؛ قف ؛ **تفسیر** ؛ کہہ یہ خبر بزرگ ہی یعنی یہ جو
خبر دی مینے تمکو کہ مین رسول ڈرانے والا ہون اور اللہ ایک ہی نہین کوئی شریک اوسکا خبر بڑی ہی نہین اعراض کرتا ایسی خبر سے مگر غافل
بڑی ہی غفلت والا پھر تم اوس سے مونہہ پھیرنے والے ہو یعنی غافل ہو نہین ہی مجکو کچھہ علم الخ یہ دلیل بیان کی صحت نبوت آنحضرت صلعم کی کہ یہ جو
خبر بیان کرتے ہین فرشتون کی اور اونکے جھگڑنے کی آپسمین ایک امر ہی کہ نہین تہا اونکو اوسکا علم کبھی پھر جانا اوسکو حال انکہ نہین
چلے اوس راہ کہ چلتے ہین لوگ بیچ حاصل کرنے علم اوس چیز کے کہ نہین جانتے ہین اور وہ سیکھنا اہل علم سے ہی اور پڑھنا کتابون کا
پس جانا گیا کہ یہ نہین حاصل ہوا ہی اونکو مگر بسبب وحی بھیجنے اللہ تعالے کے اور اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ کی تقدیر ہی اِلَّا
لِاَنَّمَاۤ اَنَا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین وحی بھیجی جاتی طرف میرے مگر واسطے انذار یعنی ڈرانے کے اور بعضون نے کہا کہ
نبأ عظیم قصے آدم کے ہین اور خبر دینی اونکی بغیر سننے کے کسی سے اور ابن عباس رض سے ہی کہ نبأ عظیم قرآن ہی اور حسن بصری سے ہی کہ وہ
دن قیامت کا ہی جیسے کہ اور جاے فرمایا عَمَّ یَتَسَآءَلُوۡنَ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِیۡمِ ○ اور مراد ملأ اعلی سے اصحاب قصے کے ہین یعنی
فرشتے اور آدم اور ابلیس اسلیے کہ وہ تھے آسمان مین اور تھی گفتگو درمیان اونکے آپسمین اور وہ گفتگو یہ تھی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین نائب کہا فرشتون نے اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا
یعنی کیا کریگا تو نائب زمین مین اوسکو کہ فساد کریگا اوسمین اگر کوئی کہے کہ گفتگو تو اللہ مین اور فرشتون مین ہوئی تھی فرشتون مین
آپسمین کہان ہوئی تھی تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی گفتگو بواسطہ فرشتے کے ہوئی تھی پس گویا گفتگو کرنے والا حقیقت مین وہی فرشتہ
متوسط پس صحیح ہوا یہ کہ گفتگو تھی درمیان فرشتون اور آدم اور ابلیس کے اور وہ ملأ اعلی ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دیکھا مینے یعنی خواب مین اپنے رب عز وجل کو اچھی صورت مین یعنی صفت مین فرمایا اللہ تعالی نے فَبِمَ یَخۡتَصِمُ الۡمَلَاُ الۡاَعۡلٰی
یعنی کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے یعنی کونسے عمل ہین کہ فرشتے اونکی فضیلت مین بحث و گفتگو کرتے ہین یا اونکے لیجانے مین بیچ جگہہ
قبولیت کے جھگڑتے ہین آپسمین وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن وہ کہتا ہی مین پہلے لیجاؤن عرض کیا مینے کہ تو ہی خوب جانتا ہی کہا آنحضرت صلعم
نے پس رکھی اللہ تعالی نے ہتھیلی اپنی درمیان دونون مونڈھون میرے کے یعنی خصوصیت دی اونکو ساتھہ زیادتی فضل اور پہنچایا فیض اپنے کے
طرف اونکے جیسے کہ بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھہ اوسکی پیٹھہ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھہ ڈالتے ہین پس پائی مینے
ٹھنڈک اوسکی درمیان سینے اپنے کی یعنی فیض الٰہی پہونچا میرے دل مین اور علوم ربانی پڑنے لگے اوسمین پس جانا مینے جو کچھہ کہ آسمانون
اور زمین مین ہی اور پڑھی آنحضرت صلعم نے یہ آیت وَکَذٰلِکَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ مَلَکُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلِیَکُوۡنَ
مِنَ الۡمُوۡقِنِیۡنَ ○ یعنی جیسے کہ دکھائی ہمنے تجکو ای محمد ربوبیت و الوہیت آسمانون اور زمین کی اسی طرح دکھائی ہمنے ابرہیم کو
ربوبیت اور الوہیت آسمانون اور زمین کی تاکہ دلیل پکڑے بسبب اوسکے ہی اور تاکہ ہووے یقین کرنے والون سے فرمایا اللہ تعالی نے یعنی
بعد پونہچانے علوم کے دوبارہ پوچھا کہ ای محمد کیا جانتا ہی تو کہ کس چیز مین گفتگو اور تنازع کرتے ہین ملائکہ عرض کیا مینے ہان جانتا ہون کفارات
مین نزاع کرتے ہین اور کفارات یہ ہین ٹھہرنا مسجدون مین بعد نمازون کے اور پیادہ پا چلنا طرف جماعتون کے اور کامل کرنا وضو کا وقت کراہت کے
پس جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھہ خیر کے اور مریگا ساتھہ خیر کے اور گناہون سے ایسا پاک ہوا کہ جیسا پاک تھا اوسدن کہ جنا تھا اوسکو مان

ف ۵ یعنی جن چیزون سے گناہ مٹ جاوین ۱۲

ف ۵ مراد ٹھہرنے سے اعتکاف ہی یا مطلق توقف کرنا واسطے گوشہ گزینی خلق سے اور مشغول ہونا ساتھہ حق کے یا واسطے انتظار نماز دوسری کے ۱۲

ف ۶ یعنی اون وقتون مین کرنا کہ دشوار ہو نفس کو پورا وضو کرنا بسبب سردی یا مرض وغیرہ کے ۱۲ ح

اوسکی سے اور فرمایا اللہ تعالی نے ای محمد جب نماز پڑھ چکے تو تو کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کرے تو ساتھ بندون اپنے کے فتنے کا یعنی گمراہی کا یا سزا پہنچانے کا پس اوٹھالے مجکو طرف اپنے بغیر فتنے کے یعنی بغیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کے بعد اسکے کہ بیان کیے اونھون نے کفارات یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کے امت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بندے کا درگاہ حق مین بلند ہوتا ہے یہ ہین پھیلانا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اوسوقت کہ لوگ سوتے ہون اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی شعر شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود ٭ ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود ٭ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا دیر کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صبح کی نماز سے یعنی وقت عادت کے نہ آئے یہان تک کہ نزدیک تھے ہم کہ دیکھین قرص آفتاب کو پس نکلے جلدی پس تکبیر کہی گئی ساتھ نماز کے پس نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تخفیف کی نماز اپنی مین پس جب سلام پھیرا پکارا ساتھ آواز اپنی کے پس فرمایا واسطے ہمارے کہ بیٹھے رہو اپنی صفون پر جیسے کہ ہو تم پھر مڑے طرف ہماری پھر فرمایا آگاہ ہو تم تحقیق مین خبر دونگا تمکو اوس چیز سے کہ روکا مجکو تمسے آجکی صبح وہ یہ ہی کہ تحقیق مین اٹھا رات کو یعنی تہجد کے لیے پس وضو کیا مینے اور نماز پڑھی جو کچھ مقدر تھی واسطے میرے پس اونگا مین بیچ نماز اپنی کے یہان تک کہ بھاری ہو گئی یعنی نیند غالب ہو گئی پس ناگہان دیکھا مینے پروردگار اپنے بابرکت اور بلند قدر کو اچھی صورت یعنی اچھی صفت مین کہا ای محمد کہا مینے حاضر ہون ای رب میرے فرمایا پروردگار نے کس چیز مین گفتگو کرتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے نہین جانتا مین فرمایا اللہ تعالی نے یہ کلمہ تین بار یعنی تین بار یہی بات پوچھی اور مینے یہی جواب دیا ہر بار کہا حضرت نے پس دیکھا مینے اللہ کو کہ رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون میرے کے یہان تک کہ پائی مینے سردی اللہ تعالی کی اونگلیون کی درمیان چھاتی اپنی کے پس ظاہر ہوئی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا مینے سب کو پس فرمایا ای محمد کہا مینے حاضر ہون مین ای رب میرے فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین فرشتے مقرب کہا مینے کفارات مین فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہین وہ کہا مینے چلنا ساتھ قدمون کے طرف جماعتون کی اور بیٹھنا مسجدون مین پیچھے نماز ون کے اور پورا کرنا وضو کا وقت کراہتون کے یعنی جب ناخوش لگے طبیعت کو استعمال پانی کا مثل سردی و بیماری کے فرمایا پھر کس چیز مین گفتگو کرتے ہین کہا مینے بیچ درجون کے فرمایا اللہ تعالی نے اور کیا ہین وہ کہا حضرت نے کہا مینے کھلانا کھانے کا اور نرمی کرنی بات مین اور نماز پڑھنی رات مین اوسحال مین کہ لوگ سوتے ہون کہا اللہ تعالی نے دعا کر اپنے لیے جو چاہ کہا حضرت نے دعا کی مینے یہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّكَ یعنی یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنے نیکیونکا اور چھوڑنے برائیون کا اور دوستی مسکینونکی اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجپر اور جسوقت ارادہ کرے تو فتنہ پہنچانے کا ایک قوم مین پس مار مجکو غیر فتنے مین اور مانگتا ہون مین تجھسے محبت تیری یعنی تجھے دوست رکھون یا تو مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس شخص کی کہ محبت رکھے تجھسے یعنی مین اوسے دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھے اور مانگتا ہون محبت اوس عمل کی کہ نزدیک کرے مجکو طرف محبت تیری کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ خواب حق ہی پس یاد رکھو اسکو پھر سکھلاؤ اوسکو لوگون کو ٭ ملکشاف ٭ معا ٭ در منثور

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ
جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مین بناتا ہون ایک انسان مٹی کا پھر جب ٹھیک بنا چکون اور پھونکون اوسمین ایک

رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۝
اپنی جان تو گر پڑو اوسکے آگے سجدے مین ٭ مو ٭

یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتون سے تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو مٹی سے پس جب درست کرون اسکو اور پھونکون مین اوسمین روح اپنی پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو مٹی سے یعنی آدم کو اور فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اگر کوئی کہے کہ کیونکر صحیح ہوا یہ کہنا اونکو کہ مین پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو حالانکہ وہ تو جانتے ہی نتھے کہ آدمی کیا چیز ہے تو جواب اسکا یہ ہی کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ کہا ہو اللہ تعالی نے واسطے اونکے کہ مین پیدا کرنے والا ہون ایک مخلوق کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہوگی ولیکن جسوقت کہ حکایت کیا اوسکو اقتصار کیا اسم پر اور روح اپنی کہ پیدا کیا ہی مینے اوسکو اور اضافت کیا اوسکو طرف اپنے تخصیص کے لیے مانند بیت اللہ اور ناقۃ اللہ کے اور معنی یہ ہین کہ زندہ کرون مین اوسکو اور گردانون اوسکو حساس جاندار اور گر پڑو زمین پر اور معنی یہ ہین کہ سجدہ کرو کہا بعضون نے کہ تھا انحنا یعنی جھکنا کہ دلالت کرے تواضع پر اور بعضون نے کہا کہ تھا سجدہ واسطے اللہ تعالی کے یا تھا سجدہ تحیت کا یعنی بجای سلام کے ٭ مدارک ٭

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝
پھر سجدہ کیا فرشتون نے سارے اکھٹے مگر ابلیس نے غرور کیا اور تھا وہ منکرون مین ٭ مو ٭

پس سجدہ کیا سارے فرشتون نے یکجا مگر شیطان نے سرکشی کی اور ہوا کافرون سے ٭ فتح ٭ تفسیر ٭ لفظ کل احاطے کے لیے ہی اور اجمعون اجتماع کے لیے پس فائدہ دیا یہ کہ اونہون نے سجدہ کیا سبنے ایک ہی وقت مین نہ متفرق اوقات مختلفہ مین سرکشی کی یعنی سجدہ نکیا اور ہوا کافرون سے بسبب نہ ماننے امر کے اور ابلیس کو استثنا کیا ملائکہ سے حالانکہ وہ جن تھا اسلیے کہ وہ ملائکہ ہی مین رہتا تھا اور بسبب کثرت عبادت کے مثل ملائکہ کے ہو گیا تھا بلکہ معلم تھا فرشتون کا ٭ مدارک ٭ کشاف ٭ تنبیہ ٭ جاننا چاہیے کہ سجدہ عبادت کا سوای اللہ تعالی کے کسیکو کسی وقت مین درست نہین ہوا ہی البتہ سجدہ تحیت کا یعنی بجای سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم کو ملائکہ نے کیا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین سجدہ تحیت کا بھی منسوخ ہوا اب اسکو سوای اللہ تعالی کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہین ہے چنانچہ مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ نے مائۃ المسائل مین اس مسئلے کو خوب واضح لکھا ہی واسطے ہدایت بھائی مسلمانون کے ترجمہ اوسکا مع روایتون کے لکھا جاتا ہی سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر حرام اور کبیرہ ہی اور اگر عبادت کی راہ سے غیر خدا کو سجدہ کرین تو موجب کفر و شرک کا ہی اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون حضور نیت کے کرے وہ بھی موجب کفر کا ہی جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہی اور سجدہ تحیت کا کہ اگلے زمانے مین تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام مین منسوخ ہوا چنانچہ کتابین تفسیر اور حدیث اور فقہ کی دلالت کرتی ہین ایسا نصاب الاحتساب مین ہی اِذَا سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰهِ یَكْفُرُ لِاَنَّ وَضْعَ الْجَبْهَةِ عَلَی الْاَرْضِ لَا یَجُوْزُ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰی لِمَا رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اٰمَنُوْا بِكَ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُوْمِنُ بِكَ حَتّٰی تُرِیَنِیْ بُرْهَانًا خَالِصًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقُلْ لَهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَذَهَبَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكِ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ مِنْ

سلطہ قولہ اذ قال ربک [illegible]

سلطہ قولہ فقعوا [illegible]

فائدہ [illegible]

سلطہ کہ وہ سجدہ تحیت کا تھا حسب ایک قول کے ... من المدارک ۱۲ منہ [illegible]

اطرافها الاربعة حتى تقلعت عن الارض وجاءت معه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال لها عودي الى مكانك فعادت الى مكانها وقام كل عرق منها الى موضعه كما
كان فقال الاعرابي اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله ثم قال يا رسول الله كما لي
سالت منك برهانا خالصا فاذن لي حتى اصلي لك الصلوات الخمس واسجد لك فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لو جازت السجدة لغير الله لامرت المرأة ان تسجد لزوجها والمعنى في
ذلك هو ان هذه عبادة خالصة لله تعالى فمن اتاها لغير الله يكفر لانه شرك انتهى یعنی جب کہ
سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہو جاتا ہی اسلیے کہ رکھنا پیشانی کا جائز نہین ہی سوائے اللہ تعالی کے کیونکہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک اعرابی
آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بلاشبہہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور مین تم پر ایمان نہین لانے کا یہانتک
کہ دکھاؤ مجکو دلیل خالص اپنی نبوت کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا طرف اس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتے ہین تجکو پس گیا اعرابی اوس درخت پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہین تجکو پس جھکا درخت چارون طرف سے یہانتک
کہ اوکھڑا زمین سے اور آیا وہ اعرابی کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ پھر جا اپنی جگہہ پس
چلا گیا وہ اپنی جگہہ اور جم گئی ہر رگ اوسکی اپنی اپنی جگہہ پر جیسے کہ تھین پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے
اللہ تعالی کے اور بلاشبہہ تم رسول خدا کے ہو پھر کہا یا رسول اللہ جیسے کہ مانگی مینے تمسے دلیل خالص پس حکم کرو مجکو تاکہ پڑھون مین تمہارے لیے
پانچون نمازین اور سجدہ کرون مین تمہارے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جائز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لیے تو حکم کرتا مین عورت کو
یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور سبب اسمین یہ ہی کہ یہ سجدہ عبادت خالص اللہ ہی کے لیے ہی پس جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا اسلیے
کہ یہ شرک ہی تمام ہوئی عبارت نصاب کی اور فتاوی حمادیہ مین ہی ما يفعله كثير من الجهلة من السجود بين يدي المشائخ فان
ذلك حرام قطعا بكل حال سواء كانت الى القبلة او الى غيرها وسواء قصد السجود لله تعالى او غفل
عنه یعنی بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہین آگے مشائخ کے پس بلاشبہہ یہ حرام ہی یقینا ہر حال برابر ہی کہ ہو طرف قبلے کے یا غیر اوسکے کے اور برابر
کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالی کے لیے یا غافل ہو اوس سے اور تفسیر درمنثور مین ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ولا يتخذ بعضنا بعضا
اربابا من دون الله کہا عکرمہ نے هو سجود بعضهم لبعض اور یہ بھی حمادیہ مین ہی اذا سجد لغير الله يكفر لان
وضع الجبهة على الارض لا يجوز الا لله تعالى اور روضة العلما مین ہی ان السجدة لا تحل الا لله تعالى
یعنی بلاشبہہ سجدہ حلال نہین ہی سوائے اللہ تعالی کے اور یہ بھی حمادیہ مین ہی الذي اصح انه لغير الله حرام واذا سجد لغير الله
معتقدا تحية كفر قال الفقيه ابو جعفر من قبل الارض بين يدي سلطان او امير او سجد له
فان كان على وجه التحية لا يكفر ولكن يصير مرتكبا الكبيرة واما اذا سجد لهم لاجل الجبابرة
فهو كبيرة من الكبائر وهل يكفر مطلقا قال بعضهم هذا على وجوه ان اراد به العبادة كفر
وان اراد به التحية لم يكفر ويحرم عليه ذلك وان لم يكن له نية كفر عند اكثر اهل العلم
فاما تقبيل الارض فهو قريب من السجود انتهى یعنی تواضع غیر خدا کے لیے حرام ہی اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو
بلا عقاد تحیت اوسکی سے کافر ہوتا ہی کہا فقیہ ابو جعفر نے کہ جسنے چومی زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کیا اوسکو پس اگر ہو
بطور تحیت کے نہین کافر ہوتا ہی ولیکن مرتکب ہوتا ہی کبیرہ کا اور اسیطرح جبکہ سجدہ کرے واسطے ان ظالمین کے پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے اور آیا

کافر ہوتا ہی مطلقا یا نہین کہا بعضون نے کہ یہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کرے ساتھ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کرے
ساتھ اوسکے تحیت کا نہین کافر ہوتا ہی اور حرام ہی اوسپر یہ اور اگر نہو اوسکو کچھ نیت کافر ہوتا ہی اکثر اہل علم کے نزدیک پس اسپر چومنا
زمین کا پس وہ قریب ہی سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا اور ملا علی قاری نے شرح مناسک مین لکھا ہی بیچ ذکر زیارت
قبور کے وَلَا يَنْحَنِي وَلَا يُقَبِّلُ الْأَرْضَ فَإِنَّهُ بِدْعَةٌ أَيْ غَيْرُ مُسْتَحْسَنَةٍ فَتَكُونُ مَكْرُوهَةً وَأَمَّا
السَّجْدَةُ فَلَا شَكَّ أَنَّهَا مُحَرَّمَةٌ فَلَا يَغْتَرُّ الزَّائِرُ بِمَا يَرَى مِنْ فِعْلِ الْجَاهِلِينَ بَلْ يَتَّبِعُ الْعُلَمَاءَ
الْعَامِلِينَ انتہی یعنی اور نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اسلیے کہ یہ بدعت قبیحہ ہی پس ہوگا مکروہ اور اپر سجدہ پس بلا شک وہ حرام ہی
پس نہ فریب کھاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہی فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علماے عاملین کا تمام ہوا مضمون شرح مناسک کا
اور مشکوۃ مین ہی قیس بن سعد سے کہ کہا أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُ
الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ
بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ
النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ انتہی
یعنی آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا ہی پس دیکھا مینے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مینے کہ البتہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے کہ مین آیا شہر حیرہ
مین پس دیکھا مینے اونکو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا مجکو کہ خبر دے تو کہ اگر
گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا مینے نہین پس فرمایا کہ تم مجکو بھی سجدہ نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ کرے
کسیکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو یہ کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکے بیویون اپر
نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی احمد نے معاذ بن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکوۃ کی حدیث کا اور کہا سید نے حاشیے مین کہ مشکوۃ پر ہی
وَفِيهِ إِرْشَادٌ وَإِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْمُمْكِنَ لَيْسَ مُسْتَحِقًّا لِلسُّجُودِ وَالْعِبَادَةِ لِتَغَيُّرِهِ وَزَوَالِهِ بَلِ
الْمُسْتَحِقُّ لِلْمَعْبُودِيَّةِ وَالْمَسْجُودِيَّةِ هُوَ اللهُ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ الَّذِي لَا يَحُومُ حَوْلَهُ جَنَابَهُ
التَّغَيُّرُ وَالْفَنَاءُ وَالزَّوَالُ انتہی یعنی اسمین ارشاد اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ مخلوق نہین ہی مستحق سجود اور عبادت کے لیے
واسطے متغیر ہونے اوسکے اور زوال اوسکے بلکہ مستحق معبودیت اور مسجودیت کے لیے وہی اللہ واحد قدیم ہی کہ نہین پھرتا ہی گرد
اوسکے قصور تغیر اور فنا اور زوال کا تمام ہوا مضمون سید کا اور یہ حدیث یعنی لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللهِ
لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا حدیث مشہور ہی روایت کیا ہی اسکو کتنے صحابہ نے جیسے کہ روایت کیا ہی اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور بیہقی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے زید بن ارقم سے اور روایت کیا اسکو
ابوداود اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے قیس بن سعد سے اور ترمذی نے ابی ہریرہ سے اور دارمی اور حاکم نے بریدہ سے اور احمد نے معاذ سے اور طبرانی نے
سراقہ بن مالک اور صہیب اور عقبہ بن مالک اور غیلان بن مسلم سے اور روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے عائشہ رض سے اور بیہقی نے بھی
ابی ہریرہ سے اسیطرح لکھا ہی جمع الجوامع مین سیوطی نے اور تفسیر مدارک مین ہی وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ أَيِ
اخْضَعُوا لَهُ وَأَقِرُّوا بِالْفَضْلِ لَهُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ ذَلِكَ انْحِنَاءً وَلَمْ يَكُنْ خُرُورًا

علی الذقن والجمهور علی ان المامور به وضع الوجه علی الارض وکان السجود تحیة لآدم
علیه السلام وهو الصحیح اذ لو کان لله تعالی لما امتنع عنه ابلیس وکان سجود التحیة جائزا
فیما مضی ثم نسخ لقوله علیه السلام لسلمان حین اراد ان یسجد له لا ینبغی لمخلوق ان
یسجد لاحد الا لله تعالی انتهی یعنی واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم کی تفسیر یہ ہی کہ جھکو آدم کے لیے اور
اقرار کرو اوسکی فضیلت کا اُبی بن کعب اور ابن عباس سے منقول ہی کہ تھا یہ جھکنا اور نہین تھا گر پڑنا تھوڑی پر اور جمہور اسپر ہین کہ حکم
ملائکہ کو منہ ہی رکھنے کا تھا زمین پر اور تھا سجدہ کرنا تحیت واسطے آدم علیہ السلام کے اور یہی صحیح ہی اسلیے کہ اگر ہوتا سجدہ اللہ تعالی
کے لیے تو نہ انکار کرتا اوس سے ابلیس اور تھا سجدہ تحیت کا جائز زمانہ گذشتہ مین پھر منسوخ کیا گیا بسبب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلمان کو جب
ارادہ کیا اونھون نے سجدہ کرنیکا آنحضرت کو کہ نہین لائق ہے کسی مخلوق کو یہ کہ سجدہ کرے کسیکو سوا اللہ تعالی کے تمام ہوا مضمون مدارک کا اور مائۃ المسائل کا ۱۲

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ○

فرمایا ای ابلیس تجکو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اسچیز کو جو مینے بنائی اپنے دونون ہاتھ سے تو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے مین ٭ مو

کہا اللہ تعالی نے ای شیطان کسچیز نے باز رکھا تجکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اوس چیز کو کہ پیدا کیا مینے اوسکو اپنے دونون ہاتھون سے کیا تکبر
کیا تو نے یا حقیقت مین ہی تو بلند قدر والون سے ٭ فتح ٭ تفسیر پیدا کیا مینے اپنے دونون ہاتھون سے یعنی خود متولی ہوا مین اوسکی
پیدایش کا بلا واسطہ ملائکہ کے پس ایسے کو بامتثال حکم میرے کے کیون نہ سجدہ کیا تو نے اور اوپر گذر ہی چکا ہی کہ دو ہاتون سے الا اکثر اعمال
ہاتون سے کرتا ہی پس غالب کیا گیا عمل دونون ہاتون کا تمام اون اعمال پر کہ کیے جاتے ہین ساتھ غیر ہاتھون کے یہان تک کہ کہا جاتا ہی عمل
قلب مین کہ یہ اون کامون مین سے ہی کہ کیا ہاتون تیرے نے اور یہان تک کہ کہا جاتا ہی بن ہاتون والے کو کہ تو نے اپنے ہاتون کیا جو کچھ کیا
پس اسی قبیل سے ہی یہ لما خلقت بیدی اور عبد اللہ بن حارث سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پیدا کین اللہ تعالی نے تین چیزین اپنے ہاتھ سے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور لکھی توریت اپنے ہاتھ سے اور درخت لگائے فردوس
مین اپنے ہاتھ سے پھر فرمایا قسم ہی اپنی عزت کی نہین رہیگا اسمین دائم الخمر اور نہ دیوث عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ جانا ہمنے
دائم الخمر کو پس کیا ہی دیوث فرمایا دیوث وہ ہی کہ سہل جانے اپنے اہل کے لیے برائی کو اور استکبرت الخ کے ایک تو وہی معنی ہین
جو مترجم نے لکھے اور ایک معنی یہ ہین کہ تو ہی نے اب تکبر کیا یہان تک کہ انکار کیا سجدے سے یا ہمیشہ سے تھا تو اوس قوم سے کہ تکبر
کرتے ہین پس تکبر کیا تو نے سجدے سے بسبب ہونیکے تیرے کے اون سے اور یہ استفہام توبیخ وانکار کے لیے ہی ٭ ملا ٭ در منثور
معا ٭ جلا ٭ دونون ہاتون سے یعنی بدن کو ظاہر کے ہاتھ سے اور روح کو غیب کے ہاتھ سے اللہ غیب کی چیزین
بناتا ہی ایک طرح کی قدرت سے اور ظاہر کی چیزین ایک طرح کی قدرت سے اس انسان مین دونون طرح کی قدرتین خرچ کین ٭ مو

قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○

بولا مین بہتر ہون اوس سے مجکو بنایا تو نے آگ سے اور اوسکو بنایا مٹی سے ٭ مو

کہا شیطان نے مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی سے ٭ فتح ٭ تفسیر یعنی اگر وہ پیدا کیا جاتا
آگ سے تو نہ سجدہ کرتا مین اوسکو اسلیے کہ وہ پیدا کیا جاتا مثل میرے پس کیونکر سجدہ کرون مین اوسکو کہ کم رتبہ ہی مجسے اسلیے کہ وہ مٹی سے
پیدا ہوا اور آگ غالب ہوتی ہی مٹی پر کہ جلا دیتی ہی اوسکو ٭ صا ٭ آگ گرم ہی پر جوش اور مٹی سرد اور خاموش اور یسے اوسکو جو کچھا
اللہ نے اسکو پسند کیا ٭ مو ٭ شعر خاک شو خاک تا بروید گل ٭ کہ بجز خاک نیست مظہر کل

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝

فرمایا تو تو نکل یہان سے کہ تو مردود ہوا اور تجہپر میری پہٹکار ہی اوس جزا کے دن تک صو

فرمایا اللہ تعالی نے پس باہر نکل بہشت سے تحقیق تو رانده گیا اور تحقیق تجہپر لعنت میری ہو جیو روز جزا تک فتح ❊ تفسیر یعنی جبتک پہٹکار پڑتی جاویگی تیرے اعمال سے یہان سے نکل یعنی بہشت مین فرشتون کی صحبت مین جاتا تہا اب نکالا گیا ❊ مو بہشت سے یا آسمانون سے یا اوس خلقت سے کہ تہا تو اوسمین اسلیے کہ وہ فخر کرتا تہا اپنی خلقت پر پس بدل ڈالا اللہ تعالی نے اوسکی خلقت کو کہ کالا کر دیا اوسکو بعد اسکے کہ تہا گورا اور بدشکل کر دیا بعد اسکے کہ تہا خوبصورت اور تار یک کر دیا بعد اسکے کہ تہا نورانی رانده گیا تکبر کیا ابلیس نے سجده کرنے سے اوسکو کہ پیدا کیا گیا مٹی سے اور یہ خیال نکیا کہ اللہ تعالی نے حکم کیا سجده کرنے کا ملائکہ کو اور اونہون نے اتباع کیا اوسکا از راه بزرگ جاننے خطاب اوسکے کے اور تعظیم کرنیکے امر اوسکے کو پس ہوا وه مردود اور لعنت میری یعنی دور کرنا میرا تمام بہلائیون سے روز جزا تک اس سے یہ گمان نکرے کوئی کہ اوسکی لعنت کی انتہا روز جزا تک ہی پہر موقوف ہو جائیگی اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دنیا مین نری لعنت ہی رہیگی اوسپر اور جب روز قیامت کا ہوگا تو اوس لعنت کے ساتھ عذاب بہی ہوگا یا جب کہ لعنت رہی اوسپر اوقات رحمت مین تو غیر اوقات رحمت مین بطریق اولی رہیگی اور لعنت وہان منقطع کیونکر ہوگی اسحال مین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ یعنی پس ندا کرنے والا یعنی فرشتہ ندا کریگا درمیان اونکے کہ لعنت اللہ کی ہی ظالمون پر ❊ صل ❊

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝

بولا تو ای رب مجکو ڈہیل دے جس دن تک مردے جیوین فرمایا تو تجکو ڈہیل ہی اوسی وقت کے دن تک جو معلوم ہی

کہا شیطان نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوس روز تک کہ اوٹہائے جاوینگے لوگ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق تو مہلت دئے گیون سے ہی دن اوس وقت معلوم تک فتح ❊ تفسیر ❊ وقت معلوم وه وقت ہی کہ واقع ہوگا اوسمین نفخہ پہلا اور دن اوسکا وه دن ہی کہ وقت نفخے کا ایک جزو ہی اجزا اوسکے سے اور معنی معلوم کے یہ ہین کہ وه معلوم ہی نزدیک اللہ کے معین ہی کہ نہ آگے بڑہیگا اور نہ پیچہے ہٹیگا ❊ صل ❊

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝

بولا تو قسم ہی تیری عزت کی مین گمراه کرونگا ان سبکو مگر جو بندے ہین اونمین تیرے چنے

کہا شیطان نے قسم تیری عزت کی البتہ گمراه کرونگا مین اونکو سبکو الا بندے خالص کیے ہوئے تیرے اونمین سے ❊ فتح ❊

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

فرمایا تو ٹہیک بات یہ ہی اور مین ٹہیک ہی کہتا ہون مجکو بہرنا دوزخ تجہسے اور جو انمین تیری راه چلے اون سب سارے

فرمایا اللہ تعالی نے پس سچ بات ہی یہ اور سچ بات کہتا ہون مین البتہ بہرونگا مین دوزخ کو تجہسے اور اونسے کہ پیروی تیری کرین اونمین سے اکٹہے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ سچ بات کہتا ہون مین یعنی نہین کہتا ہون مین مگر حق اور مراد حق سے یا تو اسم اوس عز و جل کا ہی کہ جو وارد ہوا ہی اوسکے استعمال مین إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ یا مراد حق سے وه حق ہی کہ جو نقیض ہی باطل کی عظمت یاد دلائی اوسکو اللہ نے ساتھ قسمون اپنی کے ساتھ اسکے تجہسے یعنی تیری جنس سے کہ وه ذریت اوسکی ہی اور شیاطین اونمین سے یعنی آدم کی ذریت مین سے اکٹہے یعنی دوزخ کو بہرونگا متبوعون اور تابعون سے کہ سب وہان ہونگے نہین چہوڑونگا مین اونمین سے کسیکو ❊ ص ❊ تنبیہ ❊ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اسکی نافرمانی ایسی بری چیز ہی کہ شیطان باوجودیکہ معلم تہا فرشتونکا اور ایسی عبادت کی تہی کہ کوئی جگہہ زمین پر باقی نچہوڑی تہی کہ جہان سجده نکیا ہو پہر ذره سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا اور باعث اس نافرمانی کا تکبر ہوا یہ تکبر بری ہی بلا ہی کہ

مشرف اہل ایمان ہین ہو اگر غالب ہو اور محروم کرنے والا ہی معرفت حق سے اور علم آیتون اوسکی سے اور موجب غصہ اور بغض خدا کا
اور ذلیل و خوار کرنے والا بندے کا اور منجر طرف عذاب جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ
یعنی منہ موڑا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافرون سے اور فرمایا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ
بِغَیْرِ الْحَقِّ یعنی قریب ہی کہ پھیر دونگا مین اپنی آیتون سے اون لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین زمین مین بغیر حق کے اور فرمایا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَکْبِرِیْنَ یعنی بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا ہی تکبر کرنے والون کو اور فرمایا اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ
یعنی کیا نہین ہی جہنم مین ٹھکانا تکبر کرنے والونکا اور مانند انکے بہت آیتین ہین تکبر کی برائی مین اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو اوسکے دل مین برابر ذرے کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک آدمی
دوست رکھتا ہی یہ کہ ہوین کپڑے اوسکے اچھے اور جوتی اوسکی اچھی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہی دوست رکھتا ہی
زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہی یعنی توحید و عبادت کا اور سرکشی ساتھ حق کے اور قبول نکرنا اوسکو اور حقیر جاننا لوگونکا اور فرمایا
آنحضرت صلعم نے تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسے اللہ قیامت کو اور نہ پاک کریگا اونکو اور ایک روایت مین ہی اور نہ دیکھیگا اللہ
طرف اونکے اور اونکے لیے عذاب دردناک ہی بڈھا زناکار اور بادشاہ جھوٹا اور فقیر متکبر اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کبریا یعنی
بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہی پس جسنے چھینی مجھسے ایک انمین سے داخل کرونگا اوسکو آگ مین اور فرمایا
آنحضرت صلعم نے ہمیشہ آدمی دور کھینچتا ہی نفس اپنے کو یہان تک کہ لکھا جاتا ہی متکبرون مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی آفات
و بلیات دنیا اور آخرت مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اوٹھائے جاوینگے متکبر مانند سرخ چیونٹیون کے دن قیامت کے آدمیون کی صورتون مین
ڈھانکے گی اونکو خواری ہر جگہہ سے ہانکے جاوینگے طرف قیدخانے کے کہ دوزخ مین ہی نام ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اونپر آگ آگون کی
پلائے جاوینگے عصارہ دوزخیون کے سے کہ تلچھٹ دوزخیون کے پیپ لہو کا ہی کہا حضرت عمر نے اوس حال مین کہ وہ منبر پر تھے اے لوگون
تواضع کرو واسطے کہ تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہی
اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہی اور جو کوئی تکبر کرے پست کرتا ہی قدر اوسکی اللہ پس لوگون کی
آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل مین بڑا ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار ہوتا ہی لوگون کے نزدیک کتے سے زیادہ یا فرمایا سور سے زیادہ
اور فرمایا آنحضرت صلعم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس اپر نجات دینے والی چیزین
تقوی اللہ کا ہی باطن و ظاہر مین یعنی سامنے لوگون کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر شخص کا مراد ہی اور سچ بات خوشی و ناخوشی مین اور میانہ روی
تونگری اور محتاجگی مین اور اپر ہلاک کرنے والی چیزین پس خواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے کو اچھا جانے اور صفتین اپنی خوش رکھے پس اس سے تکبر پیدا ہوتا ہی اور یہ خصلت بہت بری ہی تینون خصلتون مین
انتہی اور تکبر یہ ہی کہ اپنے تئین سب سے بالا اور زیادہ اور بہتر جانے اور اوس سے خوشی مین ہو اور اورون کو اپنے سے کم جانے اور بنظر حقارت سے
دیکھے اور تقدیم اپنی تمام کامون مین سبھون پر ڈھونڈھے اور اوس سے نصیحت کسیکی اور بات نیک کسیکی اوسکے دل مین نہ سماوے اور جب
جو کچھ کہے سختی سے کہے اور تھوڑی سی بات مین غضبناک ہوجاوے اور تکبر اس حد کو پہونچا دیتا ہی کہ متکبر لوگون کو لائق اپنی خدمت کے بھی
نہین جانتا ہی جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سے بات نہین کرتے ہین اور خدمت نہین لیتے ہین اور یہ بدترین صفات اور حجاب عظیم درمیان
خدا اور بندے کے ہی اور بندے کو سب نیکیون سے اور اچھے اخلاق سے باز رکھتا ہی اور ساتھ بدی کے متخلق کرتا ہی اور تکبر کے کتنے ہی درجے
ہین ایک تو تکبر خدا پر ہی کہ جیسے فرعون و نمرود نے کیا کہ بندگی سے عار رکھکر دعوی خدائی کا کیا اور دوسرے تکبر رسول پر ہی کہ جیسے کفار قریش نے

متابعت اور تصدیق اونکی سے تکبر کر کر منکر رہے اور تیسرے تکبر بندون پر ہی اور یہ اگرچہ درجے مین اول دونون سے کم ہی لیکن وبال اسکا
بھی بڑا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نہین جاویگا وہ کہ جسکے دل مین برابر ایک دانے کے تکبر ہوگا اور اسباب
تکبر کے متعدد ہین ایک تو علم ہی کہ عالم بے عمل خود بین ہو کر سبون کو مانند چارپایون کے جانتا ہی اور سب سے اپنی تعظیم خدمت کی امید رکھتا ہی
اور اپنے افعال و اقوال سے سب پر احسان رکھتا ہی اور یہ اس سبب سے ہوتا ہی کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی تا حقیقت کار اوسپر کھلے اور موجب
تواضع کا ہو اور ریا واسطے حاصل کرنے دنیا اور مال و جاہ کے سیکھا ہی کہ اوس سبب سے وہ علم بھی اوسکے حق مین سم قاتل ہوا اور اوسکو
ہلاکت دینی مین ڈالا ہی ایسے عالم اور صحبت اوسکی سے حذر کر کر ساتھ علماے عاملین کے صحبت رکھنی چاہیے اور عالم کو تامل کرنا اس معنے
مین اسقدر کافی ہی کہ جانے اس بات کو کہ عالم کو اوسکی تقصیر پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْجَاهِلُ يُعَذَّبُ
مَرَّةً وَّالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی جاہل عذاب کیا جاویگا ایک بار اور عالم سات بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
کون عالم تھا پھر کیسے آپ متواضع تھے اور دوسرا سبب کبر کا زہد و عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور عابد کبر سے کم خالی ہوتے ہین
اور ریا اوسکی جہل و پندار ہی کہ اپنے پندار سے اپنے تئین نجات پایا ہوا اور بہتر ین خلق جانتا ہی اور اورونکو ہلاکت مین اور اگر اوسکے رنج
دینے والے کو کچھ آفت پہونچتی ہی تو کہتا ہی کہ میرے سبب سے اوسپر یہ آفت آئی اور احمق یہ نہین جانتا ہی کہ کفار کو بسبب ایذاے رسول عم کے
آفت نہین پہونچتی تھی مین کون ہون کہ میری ایذا سے کسیکو آفت پہونچے اور عبادت کرنے والے کتنے ہی طرح کے ہین بعضے تو ایسے ہین
اگرچہ کبر سے پاک نہین ہین لیکن ساتھ مجاہدے اور تکلف کے تواضع کرتے ہین اور اورونکو ساتھ زبان اور معاملے کے بہتر جانتے ہین
اور بعضے زبان سے کہتے ہین اور معاملے مین افعال کبر کے ظاہر کرتے ہین مانند تقدیم اپنی کے مجلس وغیرہ مین اور بعضے ساتھ زبان کے بھی
اور افعال کے بھی کبر اپنا ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم ایسی عبادت اور ایسا کام کرتے ہین کون ہی کہ ہمارے برابر ہو اور علاج کبر کا یہ ہی
کہ بیچ حدیثون وعید کے تامل کرے اور تواضع کو پیشہ پکڑے اور جانے کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب شومی اپنی کے ہی اور جانے کہ
تھوڑے سے تکبر سے اعمال اوسکے نابود ہو جاوینگے اور تیسرا سبب تکبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب عالی اور اولیا زادے ایسے فخر مین رہتے
ہین کہ سبکو مثل خادم کے بلکہ غلام اپنا جانتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ رسول علیہ السلام نے فاطمہ زہرا رض کو کہ نہایت پیاری اونکی تھین
فرمایا کہ تکیہ اسپر نکر کہ مین بیٹی رسول عم کی ہون عمل کر عمل کر اور خداے تعالی نے فرمایا فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ
يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ اور فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بڑا بہہ
بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے بہت متقی تمہارا ہی مصرع بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست بہ اور چوتھا سبب کبر کا جمال ہی اور مال
اور قوت اور تابعدار اور چاکر اور غلام اور مرید اور قرابت اور مانند انکے جو چیزین کہ آدمی اونکو اپنے نزدیک نعمت پہچانتا ہی حتی کہ مطرب اور
مخنث اور ڈومنی بھی اپنے کسب پر تکبر اور تفاخر کرتے ہین اور علاج تکبر کے دفع کرنے کا یہ ہی کہ تامل کرے آیتین کہ جگہہ متکبر کی دوزخ ہی
اور سوچے کہ اصل آدمی کی قطرہ منی کا ہی اور دنیا مین محتاج بہت سی چیزون کا ہی اگر ایک روٹی ہی اوسکو نہ پہونچے تو ہلاک ہو جاوے اور اگر ایک
کانٹا چبھے تو باوجود اس ڈیل ڈول کے عاجز ہو جاوے اور رنج مین پڑے اور باوجود اسکے موت و فنا سر پر کھڑی ہی ایسے کو تکبر کیا لائق ہی اور
یہ بھی ہی کہ جو کچھ تکبر حکم کرے خلاف اوسکے عمل مین لاوے اور مال اور حشم اور جاہ اور جمال اور تمام اسباب کبر دنیاوی کو فانی جانے اور فانی پر
تکبر کرنا نہایت حمق ہی اور عمدہ علاج تکبر کا یہ ہی کہ تواضع اختیار کرے کہ وہ صفات انبیا اور اولیا کی سے ہی رسول عم نے فرمایا کرم تقوی مین ہی
اور شرف تواضع مین اور تونگری یقین مین اور تواضع یہ ہی کہ حق کو قبول کرے اگرچہ لڑکے اور جاہل سے ہو اور اپنے تئین سب سے کمتر جانے مگر یہ کہ

تین علامتین ہین جھگڑا کرے اوس شخص سے کہ بالا ہی اوس سے رتبے مین اور ارادہ لینے کا کرے اوس چیز کا کہ نہین پہونچ سکتا ہی اوس تک
اور کہے وہ چیز کہ نہین جانتا ہی ابو موسی اشعری سے روایت ہی کہ کہا جسکو سکھاوے اللہ علم پس تعلیم کرے اوسکو اور ونکو اور نہ کہے وہ چیز کہ نہین
اوسکو اوسکا علم اگر کہیگا تو ہوگا تکلف کرنے والو مین سے اور نکل جاویگا دین سے یعنی کمال دین سے مگر نصیحت اسکی طرف سے عالمون کے لیے
یعنی عالم کے لوگون کے لیے یعنی جن و انس کے لیے نہ ملائکہ کے لیے وحی بھیجی گئی ہی طرف میرے پس مین پونہچاتا ہون اوسکو اور البتہ جان لوگے
تم ای کفار مکہ خبر صدق قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اوسمین بیان ہی وعدہ اور وعید اور ذکر بعث و نشور کا بعد ایک زمانے کے یعنی بعد موت کے
یا روز بدر کے یا روز قیامت کے ختم کیا سورت کو ساتھ ذکر کے کہ فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ
ذکر کے کہ فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ✤ مٰلّ در منثور ✤ تنبیہ ✤ غور کرنا چاہیے کہ صحابہ ضیافت مین کہ سنت ہی
تکلف کرنے سے پرہیز کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اب لوگ عرسون بے اصل مین اور شادیون مین کیسے کیسے تکلف کرتے ہین صبح
صاحب تقریب مقروض ہوتا ہی اور جہان سے بنتا ہی شیرینی وغیرہ کا سرانجام کرتا ہی اور لوگون کو رقعے بھیج بھیج کر بلواتا ہی یہ تکلف نہین ہی
تو کیا ہی شرع مین اگر قیمت مثل سے زیادہ پانی ہاتھ لگتا ہو تو حکم تیمم کر لینے کا ہی زاد و راحلہ نہو تو حج فرض نہین ہوتا ہی یہ کونسی ضرورت ہی
کہ اسکے لیے یہ کچھ تکلفات ہوتے ہین اگر انصاف کر کر سوچین تو صورت ریا کی پائی جاتی ہی یہ دل مین بھی بات ہوتی ہی کہ اگر عرس و شادی مین
کچھ نکرینگے تو شیخی کر کری ہوگی جب یہ مدنظر ہوا تو ثواب کہان کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہی ریا کے عمل مین ثواب نہین ملتا بلکہ فرمایا ہی اِنَّ
یَسِیْرًا مِّنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی اور ان روایتون مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل علم کو چاہیے کہ جو کچھ
کوئی پوچھے اگر یہ جانتا ہو تو بتا دے والا کہے مجھے معلوم نہین اب بعضے اہل علم کو جو کچھ معلوم نہین ہوتا ہی تو اوٹ پٹانگ بتا دیتے ہین
اونکو بھی یہی خوف ہوتا ہی کہ اگر نہ بتاوینگے تو لوگون کے نزدیک بات ہیٹی ہوگی یہ بھی متکلفین و ریاکارون مین داخل ہین عیاذا باللہ منہ

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ زمر ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ زمر کے معنی ہین جماعتون کے اور اسمین ذکر ہی دوزخیون اور جنتیون کی جماعتون کا ان
آیتون مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا الخ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا الخ
اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا کے تَشْعُرُوْنَ تک کہ یہ مدنی ہی اور نزول بعد سورۂ سبا کے ہی اور
یہ بعد سورۂ ص کے اسلیے لکھی گئی کہ اوسکے آخر مین ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور اسکے اول مین ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ پس گویا کہ کہا گیا هٰذَا الذِّكْرُ تَنْزِيْلٌ اور یہ نہایت اتصال و مناسبت ہی آپسمین اس جہت سے کہ اگر ساقط کیجاوے
بسم اللہ تو دونون کلام ملکر مانند ایک آیت کے ہو جائین پھر اللہ تعالی نے ذکر کیا ص کے آخر مین حضرت آدم کا اور اوسکی ابتدا مین
ذکر کیا اونکی سوہی کے پیدا ہونے کا اونسے اور تمام لوگون کے پیدا ہونے کا اونسے اور ذکر کیا لوگون کا پیدا ہونا اونکی ماؤن کی پیٹون مین
پیدایش بعد پیدایش کے پھر ذکر کیا کہ وہ مرینگے پھر ذکر کیا وفات نوم اور موت کا بیچ قول اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا کے پھر ذکر کیا قیامت کا
اور حساب کا اور جزا کا اور دوزخ کا اور جنت کا اور حکم کرنے کا درمیان اونکے ساتھ حق کے اور کہا گیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور اسی پر سورت تمام ہوئی پس ذکر کیا احوال خلق کا ابتدا سے آخر معاد تک متصل پیدایش آدم کے کہ مذکور ہی
پہلی سورت مین اور آیتین اسمین پچھتر ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ستر اور حروف چار ہزار اٹھتر اور رکوع آٹھ ✤
تناسق الدرر ✤ مٰلّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

اوتارا ہی کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہی حکمتوں والا ہی

بھیجنا اس کتاب کا جانب خدائے غالب باحکمت کے سے ہی

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ○

ہمنے اوتاری ہی تیری طرف کتاب ٹھیک سو بندگی کر اللہ کی نری کر کر اوسکے واسطے بندگی

تحقیق ہمنے بھیجی ہی طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے پس عبادت کر خدا کو خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت کو تفسیر

ہمنے بھیجی ہی الخ یہ تکرار نہین اسلیے کہ اول مانند عنوان کے ہی واسطے کتاب کے اور دوسری واسطے بیان اوس چیز کے ہی کہ کتاب مین ہی خالص کر

واسطے اوسکے عبادت کو شرک اور ریا سے

اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُہُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ

سنتا ہی اللہ کو ہی بندگی نری اور جنھوں نے پکڑے ہین اوس سے ورے حمایتی کہ ہم انکو پوجتے ہین اسواسطے کہ ہمکو پہنچاوین اللہ کی طرف

زُلْفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَہُمْ فِیْ مَا ہُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِیْ مَنْ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ○

پاس کے درجے بیشک اللہ چکاویگا اون مین جس چیز مین جھگڑ رہے ہین البتہ اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو جھوٹا حق نہ ماننے والا

آگاہ ہو خدا کے لیے ہی یعنی مقبول نزدیک اوسکے ہی پرستش کرنی خالص یعنی بغیر شرک کے اور اونھون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے

کہا اونھون نے عبادت نہین کرتے ہین ہم انکی مگر اسلیے کہ نزدیک کردین ہمکو طرف خدا کے بیچ مرتبے قرب کے تحقیق خدا حکم کریگا درمیان انکے

بیچ اوس چیز کے کہ وہ بیچ اوسکے اختلاف رکھتے ہین تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ جھوٹا ناشکر ہی

تفسیر خدا کے لیے ہی الخ یعنی وہ ایسا ہی کہ واجب ہی اختصاص اوسکا ساتھ اسکے کہ خالص کیجاوے اوسکے لیے طاعت بیچ آمیزش

کدورت کے کیونکہ وہ مطلع ہی غیوب و اسرار پر حاصل یہ کہ نہین مستحق ہی عبادت خالص کا مگر اللہ یزید رقاشی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے

کہا یا رسول اللہ ہم دیتے ہین مال اپنے واسطے طلب ذکر کے کہ لوگون مین مذکور ہو کہ فلانے نے مال دیا پس آیا ہمکو اوسمین کچھ ثواب

ہوتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا کہا اوسنے یا رسول اللہ ہم دیوین واسطے طلب اجر اور ذکر کے پس

کیا ہمکو ثواب ہوگا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نہین قبول کرتا ہی مگر وہ عمل کہ خالص اوسی کے لیے ہو پھر پڑھی

آنحضرت صلعم نے یہ آیت اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ اور قتادہ سے منقول ہی کہ دین خالص گواہی دینی ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ہی اور حسن بصری سے ہی کہ دین خالص

اسلام ہی اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی پوجتے ہین وہ بتون کو کہتے ہین نہین پوجتے ہم انکو الخ اور تحقیق اللہ حکم کریگا

درمیان انکے یعنی درمیان مسلمانون اور مشرکون کے بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین کہتے ہین کہ جب مسلمان مشرکون کو کہتے کہ کسنے

پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو کہتے مشرک کہ اللہ نے پیدا کیے ہین پھر جب کہتے مشرکون کو مسلمان کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ پوجتے ہو بتون کو تو

کہتے مشرک کہ نہین پوجتے ہین ہم بتون کو مگر اسلیے کہ نزدیک کر دین وے ہمکو طرف اللہ کے مرتبہ قرب مین اور معنی یہ ہین کہ اللہ حکم کریگا روز

قیامت کے درمیان جھگڑنے والون فریقین کے پس داخل کریگا مومنون کو جنت مین اور کافرون کو دوزخ مین اور خدا راہ نہین دکھاتا

ہی الخ یعنی راہ نہین دکھاتا ہی اوس شخص کو کہ وہ اوسکے علم مین ایسا ہی کہ اختیار کریگا کفر کو یعنی نہین توفیق دیتا ہی اوسکو ہدایت کی

اور نہین مدد کرتا ہی اوسکی بوقت اختیار کرنے اوسکے کفر کو اور جھوٹ بولنا اونکا یہ تھا کہ جنکو اونھون نے دوست ٹھہرایا تھا

۵ [illegible] تنزیل الکتاب یعنی القرآن مبتدا خبرہ من اللہ او تنزیل من عند اللہ العزیز الغالب فی ملکہ الحکیم فی صنعہ ۱۲ جلالین
۵۲ قولہ بالحق متعلق بانزلنا ۱۲ جمل
۵۳ قولہ والذین الخ مبتدا خبرہ محذوف الخ تقدیرہ والذین عبدوا الاصنام یقولون ما نعبدہم ۱۲ جمل
۵۴ قولہ زلفی مصدر ای تقریبا ۱۲ جمل

سوائے اللہ کے اونمین سے بعضون کو اللہ کی بیٹیان کہتے تھے یعنی فرشتون کو چنانچہ اسی لیے اونکے قائل کرنے کے لیے اسکے بعد فرمایا
لو اراد اللہ الخ ✽ مل ✽ در منثور ✽ تنبیہ ✽ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی عبادت خالص ہو شرک و ریا سے اور
سارے اچھے بندونکا اتفاق اسپر رہا ہے کہ عمل خالص کرنا چاہیے دکھانے سنانے کے لیے جو عمل ہو وہ ہرگز مقبول نہین فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جمع کریگا اللہ لوگون کو اوس دن کے لیے کہ نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالی
کی طرف سے جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو بیچ عمل کے کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے سے پس
بلاشبہہ اللہ بہت بے پروا شریکوں کا ہے شرک سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی سناوے لوگون کو عمل اپنا سناویگا اللہ اوسکو کانون خلق اپنی کو یعنی
برائی اور رسوائی اوسکی سناویگا اور حقیر کریگا اور ذلیل کریگا اوسکو اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہے
اللہ تعالی بے پروائی اوسکی اوسکے دل مین یعنی دل اوسکا غنی کر دیتا ہے بسبب اسکے کہ قانع کرتا ہے اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہے
اوسکے لیے پریشانی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہے اس سبب سے کہ اسباب اوسکے مہیا ہوتا ہے اوس جگہہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اوسکو دنیا
اس حال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہے کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین طرف سعی بہت کے اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالی
محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہے اوسپر امر اوسکا اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہے اوسکے لیے اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے
چمڑے بھیڑ کے بسبب ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانین اونکی بہت میٹھی ہونگی شکر سے اور دل اونکے بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہے
اللہ تعالی کہ کیا بسبب مہلت دینے میری کے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر اونھین
مین سے فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اوسمین حیران یعنی وہ متحیر ہوگا اوسکے دفع کرنے کا کچھ علاج نہین جاننے کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کفایت ہے
آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے دین کی باتون مین یا دنیا کی باتون مین مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی کہا
ابو تمیمہ نے حاضر ہوا مین صفوان اور یارون اوسکے کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کہ کیا سنا ہے تو نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے کہ سنا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سناوے یعنی عمل نیک اپنے
لوگون کو سناویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی سناویگا لوگونکو ریاکاری اوسکی اور رسوا کریگا اوسکو اور جو کوئی مشقت ڈالے یعنی
لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر دن قیامت کے کہا اونھون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس کہا
جندب نے کہ بلاشبہہ اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہے آدمی سے پیٹ ہے جو کوئی کر سکے یہ کہ نکھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گراوے اوسکو پس چاہیے کہ کرے تحقیق حضرت عمر رض نکلے ایک دن طرف
مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رض نے کس چیز نے
رولایا تجھکو کہا معاذ نے رولایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنا مینے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے تحقیق
اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہوتے ہین نہین ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہ
نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے دل اونکے چراغ ہدایت کے ہین نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے فرمایا آنحضرت صلعم نے تحقیق بندہ جب
نماز پڑھتا ہے ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یہ بندہ میرا سچا ہے
فرمایا آنحضرت صلعم نے ہووینگی اخیر زمانے مین کتنی ایک قوم مین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا

بسبب رغبت کرنے بعض اونکے کے طرف بعض کے اور بسبب ڈرنے بعض اونکے کے بغض سے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی نماز پڑھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکھے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا فرمایا آنحضرت صلعم نے ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور خواہش پوشیدہ سے کہا شداد نے کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی پیچھے آپکے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اعمال اپنے اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونمین کا روزے سے پس پیش آویگی اوسکے لیے خواہش ف۱ خواہشون اوسکے سے پس چھوڑ دیگا روزہ اپنا کہا ابو سعید نے کہ برامد ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ ہم ذکر کررہے تھے آپسمین کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ بہت خوفناک ہی تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے فرمایا وہ شرک خفی ہی یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پس زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر ایک شخص کے یعنی کسیکو دیکھا دیکھتے ہوئے اپنی طرف اوسکے دکھانے کو لنبے لنبے سجدے وغیرہ کرنے لگا فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر بالاشبہہ ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ دروازہ ہو اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہوگا ف۲ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے چھپی خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اوسکے ف۳ فرماتا ہی اللہ تعالی تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد و خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی بیچ میری طاعت مین کرتا ہون خاموشی اوسکی حمد اپنے لیے اور وقار اور اگرچہ نہ کلام کرے تمام ہوئے مضمون حدیثون کے اور کسی بزرگ رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ زہد موقوف پانچ چیزون پر ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی ساتھ اوس چیز کے کہ ہاتھ مین ہو اوسکے پس آدمی کو چاہیے کہ ان آیات و احادیث کے مضمونون مین غور کرکر خالص اوسکی رضامندی کے لیے عبادت کرے ہرگز کسیکے دکھانے سنانے سے غرض نرکھے اور آیت مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى سے رد تعزیہ پرستون اور جھنڈی پرستون اور گور پرستون وغیرہم کا بھی ہوا کہ ان بھلے آدمیون کو بھی جب کوئی سجدہ کرنے اور منت لغیر اللہ کے ماننے سے منع کرتا ہی تو یہی جواب کہنے لگتے ہین کہ صاحب ہم انکو اللہ کے پیارے بندے جانکر ایسے کام کرتے ہین تو اللہ کے ہان ہماری عرضداشت کرین پس انکو سوچنا چاہیے اس آیت کے مضمون مین کہ یہی تو کفار قریش بھی کہتے تھے جو تم کہتے ہو اور اللہ نے اونکی مذمت کی اور بعینہ یہ کہنا تفسیر درمنثور مین قتادہ سے منقول ہی مانعبدہم الخ کی تفسیر مین ای مَا نَعْبُدُ هٰذِهِ الْاٰلِهَةَ اِلَّا لِيَشْفَعُوْا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ یعنی ہم نہین پوجتے ہین ان بتون کو مگر اسلیے کہ وہ سفارش کرین ہماری اللہ سے غرضکہ پوجنا سوا اللہ کے ہر کسیکے لیے منع ہی خواہ پیغمبر ہون یا فرشتے یا پیر اور بزرگ اور پیشوا اور اللہ کے پیارے بندے جانو اور اونکی محبت ظاہر و باطن مین رکھو اور ظہور محبت اونکی تابعداری ہی مین ہوتا ہی جیسے کہ صریح اس آیت کریمہ سے سمجھا جاتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ نہ یہ کہ نام محبت کا جھوٹھ موٹ لیکر بدعتین بہانے لگے اور طوق اطاعت کا گلے سے نکالکر الگ ہوگئے یہ دعوی محبت کا محض جھوٹھا ہی تمام انبیا اور اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین ہی کہتے رہے ہین چنانچہ اونکی کتابون مین دیکھ لے اور یہ کسی نے ہرگز نہین لکھا ہی کہ پیر پیغمبرون کو خدا کے مرتبے مین پہنچاوے اور جانے محبت اسی کو جانتے ہین کہ جو معاملہ خدا سے رکھتے ہین وہی بزرگون سے رکھے تو تو محب ہی والا بے ادب اور یہ محض غلط ہی بھائیون خدا تعالی کو خدا سمجھو اور پیغمبرون کو پیغمبر اور بزرگون کو بزرگ ایک کو دوسرے کے ساتھ ہرگز شریک نکرو کہ یہ خلاف ہی عقیدہ اہل سنت کے آگے تم جانو تمہارا کام شعر ہمارا کام کہدینا تھا یارو ۞ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو ۞ مشکوۃ

۞منبہات وغیرہا۞

ف۱ [illegible] اور جماع اور سونے وغیرہ کی [illegible] نفسانی کو طاعت پر [illegible]

ف۲ یعنی عبادت [illegible] ریاکار ہووے [illegible]

ف۳ صلاح و تقوی اوسکا [illegible] ظاہر [illegible]

ف۴ [illegible]

ف۵ [illegible]

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اگر اللہ چاہتا کہ اولاد کرلے توچن لیتا اپنی خلق مین جو چاہتا وہ پاک ہو وہی ہو اللہ اکیلا دباؤ والا ❊

اگر چاہتا خدا کہ فرزند پکڑے تو البتہ چن لیتا اوسمین سے کہ پیدا کیا ہی اوس چیز کو کہ چاہتا پاکی ہی اوسکو وہی ہی خدا ئے یگانہ باقوت ❊ **فتح ❊ تفسیر** یعنی اگر جائز ہوتا اللہ کو لینا فرزند کا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور کہتے ہو اتخذ الرحمن ولدا تو اختیار کرتا اللہ اپنی مخلوق مین سے جسکو چاہتا اور اوسکو فرزند ٹھہراتا نہ اونکو کہ تم کہتے ہو کہ ملائکہ بیٹیان اسکی ہین اور عزیر و مسیح بیٹے اوسکے پاکی ہی اوسکو پاکی بیان کی اپنی ذات کی اس سے کہ ہو اوسکے لیے کوئی جو کچھ کہ منسوب کرتے ہین طرف اوسکے قسم شرکا اور اولاد سے اور رہنمائی کی اسپر ساتھ قول اپنے کے ھُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی وہ ایک ہی بری ہی شریکون اور اولاد سے قہار ہی یعنی بڑا ہی غالب ہی ہر چیز پر اور چیزون مین سے معبود بھی اونکے ہین پس کہان سے ہونگے وہ اولیا شرکا پھر رہنمائی کی ساتھ بیان کرنے پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اور لپیٹنے رات دن کے ایک کو دوسرے پر اور مسخر کرنے سورج و چاند کے اور جاری ہونے اونکے کے ایک وقت معین تک اور پیدا کرنے خلائق کثیر کے نفس واحد سے اور پیدا کرنے چارپایون کے اوپر اسکے کہ وہ واحد لاشریک ہی قہار ہی کہ کوئی اوسپر غالب نہین ساتھ قول اپنے کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ ❊ **ص ل**

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

بنائے آسمان اور زمین ٹھیک لپیٹتا ہی رات کو دن پر اور لپیٹتا ہی دن کو رات پر اور کام لگا دے سورج اور چاند ہر ایک چلتا ہی ایک ٹھہری مدت پر سنتا ہی وہی ہی زبردست گناہ بخشنے والا ❊

پیدا کیا آسمانون اور زمین کو ساتھ تدبیر درست کے لپیٹتا ہی رات کو دن پر اور لپیٹتا ہی دن کو رات پر اور تابع کیا آفتاب اور چاند کو ہر ایک چلتا ہی ایک وقت مقرر مین آگاہ ہو وہ ہی غالب بخشنے والا ❊ **فتح ❊ تفسیر** لپیٹتا ہی الخ معنی یہ ہین کہ ہر ایک اون دونون مین سے غائب کر دیتا ہی دوسرے کو جب آجاتا ہی ایک دوسرے پر یعنی جب دن نکلتا ہی رات کو غائب کر دیتا ہی اور جب رات آتی ہی دن کو غائب کر دیتی ہی جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ اور بعضون نے کہا کہ داخل کرتا ہی رات کو دن پر پس بڑھ جاتا ہی دن اور داخل کرتا ہی دن کو رات پر پس بڑھ جاتی ہی رات جیسے کہ اور جگہ فرمایا يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ پس جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہی رات سے داخل ہوتا ہی دن مین اور جو کچھ کہ ناقص ہوتا ہی دن سے داخل ہوتا ہی رات مین اور منتہی نقصان کا نو ساعتین ہین اور منتہی زیادتی کا پندران ساعتین ہین اور وقت مقرر سے مراد دن قیامت کا ہی غالب قادر ہی اوپر عذاب کرنے اوس شخص کے کہ نہ عبرت پکڑے ساتھ مسخر کرنے سورج و چاند کے پھر نہ ایمان لاوے انکے مسخر کرنے والے پر بخشنے والا ہی واسطے اوس شخص کے کہ سوچے اور عبرت پکڑے پس ایمان لاوے چاند سورج کے مدبر پر ❊ **ص ل ❊ معا** ❊

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

بنایا تمکو ایک جی سے پھر بنایا اوس سے اوسکا جوڑا اور اوتارے تمہارے واسطے چوپایون سے آٹھ نر مادہ بناتا ہی تمکو ماکے پیٹ مین طرح پر طرح بنانا تین اندھیرون کے بیچ وہ اللہ ہی رب تمہارا اوسی کا راج ہی کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے پھر کہان سے پھرے جاتے ہو ❊

پیدا کیا تمکو ایک شخص سے پھر پیدا کیا اوس شخص سے اوسکی بیوی کو اور اوتارین تمہارے لیے چارپایون سے آٹھ قسمین یعنی نر و مادہ اونٹ اور گائین

اور دنبے اور بکری سے واللہ اعلم پیدا کرتا ہی تمکو بیچ پیٹون ماؤن تمھاری کے ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے بیچ اندھیرون تین کے یعنی مشیمہ اور رحم اور پیٹ واللہ اعلم یہ ہی خدا پروردگار تمھارا اوسی کے لیے ہی بادشاہی نہین ہی کوئی معبود مگر وہ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو ✤ **فتح ✤ تفسین ✤** ایک شخص سے یعنی آدم سے اور اوسکی بیوی کو یعنی حوا کو کہا گیا ہی کہ نکالا اللہ تعالی نے حضرت آدم کی ذریت کو اونکی پیٹھ سے مانند چیونٹیون کے پھر پیدا کیا بعد اوسکے حوا کو اونکی پسلی سے اور اوتارین معنی اوتارنے کے یہان پیدا کرنے کے ہین مانند قول اللہ تعالی کے وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ یعنی پیدا کیا تمھارے لیے لباس کو ڈھانکے ستر تمھارے یا پیدا کیا اونکو جنت مین ساتھ آدم علیہ السلام کے پھر اوتارا اونکو یا انزل اسلیے فرمایا کہ چارپائے نہین جیتے ہین مگر سبب روییدگی کے اور روییدگی نہین ہوتی ہی مگر بسبب پانی کے اور پانی اوتارتا ہی اللہ تعالی پس گویا کہ اوتارا اون چارپایون کو اور بعضون نے کہا کہ معنی اَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ کے یہ ہین جَعَلَهَا لَکُمْ نُزُلًا وَّرِزْقًا یعنی کیا اونکو تمھارے لیے مہمانی و رزق ایک پیدایش پیچھے دوسری پیدایش کے یعنی پہلے نطفہ تھا پھر ٹکڑا خون کا ہوا پھر لوتھڑا پھر ہڈیان اور گوشت بن کر بدن بنتا ہی اور روح پھونکی جاتی ہی جیسے اور جا بجا فرمایا اللہ تعالی نے وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا یہ ہی خدا یعنی جسکے یہ مصنوعات ہین وہ ہی خدا پروردگار تمھارا ہی پس کہان سے پھیرے جاتے ہو یعنی کیونکر پھیرے جاتے ہو راہ حق سے بعد سننے اس بیان کے اور دیکھنے دلیلون واضحہ کے پھر آگے بیان فرمایا کہ بیپروا ہو تمسے ساتھ قول اپنے کے اِنْ تَکْفُرُوْا الخ ✤ **مل معا ✤**

اِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِهِ الْکُفْرَ وَاِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَهُ لَکُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
اگر تم منکر ہوگے تو اللہ پروا نہین رکھتا تمھاری اور پسند نہین کرتا اپنے بندون کی منکری اور اگر حق مانوگے تو وہ پسند کریگا تمھارا اور نہ اوٹھاویگا کوئی
وِّزْرَ اُخْرٰی ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ مَّرْجِعُکُمْ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
بوجھ دوسرے کا پھر اپنے رب کی طرف تمکو پھر جانا ہی تو وہ جتاویگا تمکو جو کرتے تھے مقرر اوسکو خبر ہی جیون کے بات کی

اگر ناشکری کرو تم پس تحقیق خدا بے پرواہی تمسے اور نہین پسند کرتا اپنے بندون کے حق مین ناشکری کو اور اگر شکر کرو تم پسند کریگا اوسکو واسطے تمھارے اور نہ اوٹھاویگا کوئی بوجھ اوٹھانے والا بوجھ دوسرے کا پھر طرف رب تمھارے کے ہی پھر جانا تمھارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم تحقیق وہ جاننے والا ہی سینے والی باتون کو ✤ **فتح ✤ تفسین ✤** خدا بے پرواہی تمسے یعنی تمھارے ایمان اور تم محتاج ہو اوسکی طرف بسبب ضرر پانے تمھارے کے ساتھ کفر کے اور نفع پانے کے ساتھ ایمان کے اور ناشکری کو یعنی کفر کو نہین پسند کرتا اسلیے کہ کفر نہین ہی ساتھ رضا خدا کے اگرچہ ہی بارادہ اوسکے اور اگر شکر کرو تم یعنی ایمان لاؤ اور اطاعت کرو اوسکی پسند کریگا اوسکو تمھارے لیے اسلیے کہ وہ سبب مطلب پانے تمھاری کا ہی پس اوسکے عوض مین تمکو جنت دیگا اور نہ اوٹھاویگا الخ یعنی نہین ماخوذ ہوئیگا کوئی بسبب گناہ دوسرے کے یعنی جو کریگا وہی پکڑا جاویگا یہ نہین ہونے کا کہ کسیکا بوجھ کوئی اور اوٹھالے اور وہ اوسکے بدلے مین عذاب کیا جاوے اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی اور وہ جو حدیث شریف مین وارد ہی مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَلَهٗ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اوسکے یہ معنی ہین کہ سبکے گناہ سبب بانی اوسکے کے گمراہی کی طرف اوسپر ڈالے جاوینگے اور یہ بلانا بڑا گناہ ہی اسواسطے اسکی سزا بھی بڑی ہی اور پھر طرف رب تمھارے کے یعنی جزا رب تمھارے کی رجوع تمھاری ہی پس خبر دیگا تمکو تمھارے اعمال کی اور بدلا دیگا تمکو اونپر ✤ **صل ✤** کہا ابن عباس اور سدی نے کہ معنی لَا یَرْضٰی لِعِبَادِهِ الْکُفْرَ کے یہ ہین کہ نہین پسند کرتا اللہ اپنے مومن بندون کے لیے کفر کو اور وہ وہ لوگ ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ یعنی میرے جو بندے ہین اونپر تجکو تسلط و تصرف نہین ہی پس لفظ عبادی عام ہی لفظ مین اور خاص ہی معنون مین مانند قول اللہ تعالی کے

عَنۡکُمۡ وَلَا یَرۡضٰی لِعِبَادِہِ الۡکُفۡرَ ۔ عِبَادُ اللّٰہِ کہ مراد عباد اللہ سے بعضے بندے ہین اور بعضون نے عام بندے مراد لیے ہین یعنی نہین پسند کرتا کسیکے لیے اپنے بندون مین سے کفر کو کہ کفر کرین وہ ساتھہ اوسکے یہ معنی روایت کیے گئے ہین قتادہ سے اور یہی قول سلف کا ہی کہا اونھون نے کفر کافر کا ناپسند ہی اللہ کو راضی نہین وہ اوس سے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہی ❊ **معا** ❊

وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّہٗ مُنِیۡبًا اِلَیۡہِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَہٗ نِعۡمَۃً مِّنۡہُ نَسِیَ مَا کَانَ یَدۡعُوۡۤا
اور جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہوکر اوسکی طرف پھر جب بخشے اوسکو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا
اِلَیۡہِ مِنۡ قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلّٰہِ اَنۡدَادًا لِّیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ؕ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِکُفۡرِکَ قَلِیۡلًا ٭ۖ اِنَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۝
اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہراوے اللہ کے اور برابر کہ اورون کو بہکاوے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دنون تو ہی آگ والون مین ❊ **موضح** ❊

اور جب پہونچتا ہی آدمی کو کچھہ رنج دعا کرتا ہی جناب پروردگار اپنے سے رجوع کرکر طرف اوسکے پھر جب دیتا ہی اوسکو کوئی نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہی جو کچھہ کہ دعا کرتا تھا بسبب اوسکے پہلے اس سے اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریکون کو تاکہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے کہہ فائدہ اوٹھا تارہ ساتھہ کفر اپنے کے تھوڑے روز تحقیق تو دوزخیون سے ہی ❊ **فتح** ❊ **تفسین** ❊ آدمی سے مراد ابوجہل ہی یا تمام کافر اور ضر سے مراد بلا و سختی ہی رجوع کرکر طرف اللہ کے ساتھہ دعا کے نہین دعا کرتا غیر اوسکے سے اور نَسِیَ مَا کَانَ الخ کے معنی یہ ہین کہ بھول جاتا ہی اپنے اوس پروردگار کو کہ تضرع کرتا تھا طرف اوسکے یا یہ معنی ہین کہ بھول جاتا ہی اوس ضرر کو کہ تھا پکارتا اللہ تعالی کو طرف دور کرنے اوسکے کے یعنی اوسکے دور کرنے کے لیے اور تاکہ گمراہ کرے یعنی اللہ کے جو اوسنے شریک مقرر کیے ہین نتیجہ اوسکا یہ ہی کہ گمراہ کرے اورون کو اوسکی راہ سے یعنی دین اسلام سے کہہ اے محمد اس کافر کو کہ فائدہ اوٹھا تارہ یہ امر تہدید و تنبیہ کے لیے ہی تھوڑے روز یعنی دنیا مین یہ قبیل خذلان اور چھوڑ دینے کے سے ہی گویا کہ کہا گیا اوسکو کہ جب نہ قبول کیا تو نے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا تھا تو ساتھہ اوسکے کہ وہ ایمان و طاعت ہی تو تو لائق اسکے ہی کہ نہ حکم کیجیے تجکو ساتھہ اوسکے بعد اسکے اور حکم کیا جاوے تو ساتھہ ترک کرنے اوسکے کے مبالغۃً اور مانند اسکے ہی معنون مین قول اللہ تعالی کا مَتَاعٌ قَلِیۡلٌ ثُمَّ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ یعنی یہ بہرہ مندی چند روزہ ہی پھر ٹھکانا انکا دوزخ ہی ❊ **علی** ❊ **کشاف** ❊ **تنبیہ** ❊ مراد بھول جانے سے یہ ہی کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہین رکھتا جہان فراغت ہوئی پھر کہان نماز کہان روزہ اور کہان شرک و کفر اور فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھاتا بھی ہی تو کہتا ہی کہ جیسے چند دن سے بھی کچھہ کیا چاہیے کبھی کہتا ہی کہ میان اللہ نے فراغت دی ہی ابھی چین کرین تو کب کرینگے کبھی کہتا ہی کہ بھائی دین سے دنیا سنبھالنی مشکل ہی کیا کرین کچھہ نہین بنتی غرض کہ مصیبت مین تو وہ تضرع و زاری اللہ سے ہوتی ہی اور جب ہائی اوس مصیبت سے ہوتی ہی اور فراغت حاصل ہوتی ہی تو خدا کو بالکل بھول جاتا ہی گویا سانڈ ہیل ہی جو چاہا سو کرنے لگا بس اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ سختی مین اللہ کو یاد کرنا اور فراغت مین بھول جانا اوسکو یہ بہت بری بات ہی اور کافرون کی صفت ہی بندے مومن کو چاہیے کہ ہر حال اپنے مولی کو بھولے نہین اور یہ کام قابوچیون کا ہی کہ جب حاجت پیش آئی تو ہاتھہ پھیلا پھیلا کر دعا کرنے لگے اور جب حاجت روا ہوگئی اور چین میسر ہوا بالکل غافل ہوگئے اوسکی طرف سے اس صفت کی مذمت اللہ تعالی نے اور جا بھی بیان فرمائی ہی اس آیت مین وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ۚ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ۝ یعنی اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی چوڑی ❊ **شعر** ❊ بہر کفر یاد رسی روز مصیبت خواہد ❊ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش ❊

ھہ

اَمَّنۡ ہُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَۃَ وَیَرۡجُوۡا رَحۡمَۃَ رَبِّہٖ ؕ قُلۡ ہَلۡ
بھلا ایک جو بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کے سجدے کرتا اور کھڑا خطرہ رکھتا ہی آخرت کا اور امید رکھتا ہی اپنے رب کی مہر کی تو کہہ کوئی

يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝
برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی ۹ع

کیا وہ ناشکر مشرک بہتر ہی یا وہ شخص کہ عبادت کرنیوالا ہی بیچ ساعتون رات کے سجدہ کرتا ہوا اور کھڑے ڈرتا ہی آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی کہہ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ کہ نہین جانتے سوا اسکے نہین کہ نصیحت مانتے ہین عقلمند

فت۔ تفسیر بعضون نے اَمَّنْ ہو قانت کے معنی یہ لکھے ہین کیا وہ شخص کہ قانت ہی مانند غیر اپنے کے ہی یعنی جو کہ مطیع ہی کیا وہ مانند نافرمان کے ہی یعنی نہین ہین دونون برابر کہا ابن عباس رض نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر صدیق رض کے حق مین اور ضحاک نے کہا کہ نازل ہوئی ابوبکر رض اور عمر رض کے حق مین اور ابن عمر رض سے ہی کہ نازل ہوئی یہ حضرت عثمان رض کے حق مین اور کلبی سے ہی کہ یہ نازل ہوئی ابن مسعود اور عمار اور سلمان کے حق مین اور قانت کے معنی ہین مطیع اسکا اور ابن عمر نے کہا کہ قنوت پڑھنا قرآن کا اور طول قیام اور سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا یعنی نماز مین ڈرتا ہی آخرت سے یعنی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی یعنی جنت کی اور دلالت کرتی ہی یہ آیت اسپر کہ مومن کو واجب ہی یہ کہ ہو درمیان خوف اور رجا کے امید رکھے اسکی رحمت کی نہ اپنے عمل کی اور ڈرتا رہے اوسکے عذاب سے بسبب قصور کرنے کے اپنے عمل مین پھر رجا یعنی امید جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتی ہی امن اور خوف جب بڑھجاوے اپنی حد سے تو ہوتا ہی یاس یعنی ناامیدی اور اللہ تعالی نے فرمایا ہی فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ یعنی بس نہین امن مین ہوتے ہین اللہ کے مکر سے مگر قوم زیانکار اور فرمایا اِنَّهٗ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ یعنی نہین ناامید ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر قوم کافر پس معلوم ہوا کہ امن یعنی نڈر ہو بیٹھنا اللہ کے عذاب سے اور ناامید ہونا بالکل اوسکی رحمت سے دونون چیزین بری ہین پس واجب ہی کہ خوف و رجا کی حدون سے بڑھے نہین ڈرتا بھی رہے اوسکے عذاب سے اور امید بھی رکھے اوسکی رحمت کی اسی لیے کہا گیا الْإِيمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان بیچ بیچ مین ہی خوف و رجا کے حاصل یہ کہ نہ تو بالکل نڈر ہو بیٹھے کہ نماز روزہ وغیرہ اوامر و نواہی چھوڑ دے اور کہے کیا ڈر ہی اللہ تو غفور و رحیم ہی اور نہ بالکل ناامید ہو جائے اوسکی رحمت سے بلکہ اوسکی طاعت مین مصروف رہے اور پھر ڈرتا بھی رہے اوس سے اور امیدوار اوسکے فضل و کرم کا رہے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رض سے کہ کہا اگر پکارا جاویگا یعنی بالفرض قیامت مین یہ کہ داخل ہوگا جنت مین ایک شخص تو امید رکھونگا کہ وہ مین ہون اور اسی طرح اگر پکارا جاوےگا کہ ایک شخص دوزخ مین جاویگا تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون اور حضرت حسن بصری رح سے منقول ہی کہ اونسے پوچھا گیا حال ایک شخص کا کہ معاصی مین چور رہتا ہی اور امید رکھتا ہی اونھون نے کہا هٰذَا تَمَنٍّ یعنی یہ آرزو ہے باطل ہی اور رجا نہین ہی مگر قول اللہ تعالی کا پھر پڑھی یہی آیت اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے انس رض سے کہ کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس اس حال مین کہ وہ قریب المرگ تھا پس فرمایا اوسکو کہ کیسا پاتا ہی تو اپنے کو یعنی کیا حال ہی تیرا یا رسول الله کا اوسنے عرض کیا کہ امید رکھتا ہون اور ڈرتا ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جمع ہوتی ہین یہ دونون چیزین کسی بندے کے دل مین ایسی جگہہ مین یعنی ایسے وقت مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی اور امن دیتا ہی اوسکو اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی انتہی اور وہ لوگ کہ جانتے ہین مراد جاننے والون سے علما دیندار عمل کرنے والے ہین تقدیر کلام یون ہی یعلمون و یعملون گویا کہ ٹھہرایا اللہ تعالی نے اون علما کو کہ عمل نہین کرتے ہین غیر عالم اور اسمین بڑی تنبیہ ہی اون لوگون کو کہ جمع کرتے ہین علوم پھر فرمانبرداری نہین کرتے ہین اللہ کی اور کلام علمی بہت سے کرتے ہین پھر دنیا مین مفتون ہو رہے ہین پس وہ اللہ کے نزدیک جاہل ہی ہین اسلیے کہ قانتین ہی کو علما ٹھہرایا اور جائز ہی کہ مراد ہو اس سے تشبیہ یعنی جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی مل کشاف در منثور مرقاۃ

اوپر عتاب و فہمایش مشرکین کو فرماکر اب نصیحت فرماتے ہین مومنون کو از راہ مہربانی کے ✤

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ

تو کہہ اے بندون میرے جو یقین لائے ہو ڈرو اپنے رب سے جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین اونکو ہی بھلائی اور زمین

اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اللہ کی کشادہ ہی ٹھہرنے والون ہی کو ملتا ہی اونکا نیگ ان گنت ✤ پیوستہ ✤

کہہ اے محمد میری طرف سے اے بندون میرے کہ ایمان لائے ہو ڈرو اپنے پروردگار سے اون لوگون کے لیے کہ نیکی کی اس دنیا مین حالت نیک ہوگی اور زمین خدا کی کشادہ ہی سوا اسکے نہین کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اونکا بیشمار اس آیت مین تعریض ہی ساتھ ہجرت حبشہ کے ✤ فتح تفسیر ✤ ڈرو یعنی ساتھ بجا لانے حکمون اوسکے کے اور بچنے کے منہیات اوسکے سے نیکی کی یعنی ایمان لائے اور اطاعت کی اللہ کی دنیا مین اور لفظ فی متعلق ہی لفظ احسنوا کے نہ لفظ حسنۃ کے معنی اسکے یہ ہین کہ جنھون نے نیکی کی اس دنیا مین پس اونکے لیے ایسی حسنۃ یعنی بھلائی ہی آخرت مین کہ بیان نہین ہو سکتی اور وہ داخل ہونا جنت کا ہی اور سدی مفسر نے متعلق کیا ہی لفظ فی کو ساتھ حسنۃ کے اور تفسیر کیا ہی حسنہ کو ساتھ صحت و عافیت کے اور زمین خدا کی کشادہ ہی یعنی کچھ عذر نہین ہی بہت نیکی کرنے والون کو ہرگز یہان تک کہ اگر بہانہ کرین وہ یہ کہ ہم اپنے وطنون مین بہت نیکی نہین کر سکتے ہین تو کہا گیا اونکو کہ اسکی زمین کشادہ ہی اور شہر اوسکے بہت سے ہین پس چلے جائین اور شہرونکی طرف اور پیروی کرین انبیا اور صالحین کی اونکی ہجرت کرنے مین طرف غیر شہرون اپنے کے تاکہ زیادہ کرین بھلائی ہجرت کے ساتھ اور بھلائیون اپنی کے اور طاعت یعنی پیروی انبیا وغیرہ کے ساتھ اور طاعتون اپنی کے اور کہا ابن عباس نے اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ کی تفسیر مین یعنی کوچ کرو مکے سے اور اسمین رغبت دلانی ہی ہجرت کرنے پر اوس شہر سے کہ ظاہر ہون اوسمین گناہ اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی ہی یہ بیچ حق مہاجرین حبشہ کے اور کہا سعید بن جبیر نے اسکی تفسیر مین کہ جو کوئی حکم کیا جاوے ساتھ معاصی کے پس چاہیے کہ بھاگے اور مجاہد نے کہا اسکی تفسیر مین کہ زمین میری فراخ ہی پس ہجرت کرو اور الگ ہو بتون سے اور صبر کرنے والون کو یعنی جنھون نے صبر کیا اپنے وطنون کے چھوڑنے پر اور کنبے کے چھوڑنے پر اور بلا اوسکے اوٹھانے پر اوسکی طاعت مین اور خیر کے زیادہ کرنے مین اور صبر کیا اپنے دین پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب ایذا کے اونکو ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس نے کہ حساب کرنے والون کے حساب مین بھی نہین آسکنے کا یعنی بہت ثواب ملیگا اور روایت کیا ابن مردویہ نے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ جب دوست رکھتا ہی ایک بندے کو یا چاہتا ہی یہ کہ دوستی کرے اوس سے تو ڈالتا ہی بلا اوسپر اور لپیٹ پھر کر ڈالتا ہی بلا اوسپر ڈالنے کو یعنی بکثرت پھر جب دعا کرتا ہی بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہی یہ کہتے ہین جبرئیل علیہ السلام کہ اے رب میرے یہ فلانا بندہ ہی تیرا روا کر حاجت اسکی پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ چھوڑ دے اسکو یعنی دعا کرنے دے کچھ نہ کہہ اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پھر جب کہتا ہی وہ یا رب فرماتا ہی اللہ جل شانہ لَبَّيْكَ عَبْدِيْ وَسَعْدَيْكَ یعنی حاضر ہون مین اے بندے میرے اور مدد کرونگا تیری قسم ہی اپنی عزت کی نہین دعا کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ قبول کرونگا تیرے لیے اور نہین سوال کریگا تو مجھسے کچھ مگر کہ دونگا تجکو یا تو جلدی دونگا تجکو جو کچھ کہ سوال کیا تو نے اور یا ذخیرہ کرونگا تیرے لیے اپنے پاس فضل اوس سے اور یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اس سے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھڑی کیجاوینگی ترازوین روز قیامت کے پھر لایا جاویگا اہل صلوۃ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل صدقہ کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل حج کو پس پورے دیے جاوینگے ثواب اونکے ساتھ ترازوون کے اور لایا جاویگا اہل بلا کو پس نہین

ف۵ یعنی اور شہرین چلا جاوے کہ اللہ کی زمین فراخ ہے ۱۲

کھڑی کیجاویگی اونکے لیے ترازو اور نہین پھیلایا جاویگا اونکے لیے دیوان یعنی نامۂ اعمال اور ڈالا جاویگا اونپر ثواب ڈالے جانے کر بیشمار یہان تک کہ اہل عافیت آرزو کرینگے کہ کاش کے کاٹے جاتے بدن اونکے اور ایک روایت مین ہی چمڑے اونکے قینچیون سے بسبب لیجانے اہل بلا کے فضل کو اور یہ سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

من معادن منثور تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ایسے شہرون سے جہان غلبہ کفر و فسق کا ہو وہان سے ہجرت کرنی لازم ہی اسلیے کہ بری صحبت کی بری تاثیر ہوتی ہی کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی برائی دل سے نکل جاتی ہی اور جب ایسا حال ہوتا ہی تو خوف زوال ایمان کا ہی عیاذا باللہ منہ اسلیے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِیْمٍ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَآءٰی نَارَاهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ یعنی مین بیزار ہون ہر اوس مسلمان سے کہ رہتا ہی مشرکون مین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلیے کہ اقتضا ایمان یہ ہی کہ مشرک اور مسلمان آپسمین ایک دوسرے کی آگ نہ دیکھین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہیے کہ اونکی آگ نہ نظر پڑے چہ جا اونمین رہنا کہ ساتھ رہنے سے سستی اسلام مین آجاتی ہی بسبب دیکھنے رسمون اونکی کے پس بھائیون ہم لوگون کو اپنے حال پر رونا چاہیے کہ ہم سے رسول اللہ بیزار ہین اس کفرستان کے رہنے سے لیکن چونکہ استطاعت نہین رکھتے امید ہی کہ وہ معذور رہون اور جب رسول اللہ ہی بیزار ہوئے تو کیا ٹھکانا ہی ہمارا جسکو اللہ تعالی استطاعت دے ارادہ ہجرت کا کرے کہ یہان بڑی ہی آگ لگ رہی ہی کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتے ہین اور خاموش رہین تو نقصان ایمان ہی شعر اِلٰهِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ✤ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ ✤ وَهَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِهٖ قَرَارًا ✤ بِاِیْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ ✤ اور اس آیت شریفہ سے تاکید اور خوبی اور فضیلت تقوی اور نیک کامون اور صبر کی بھی معلوم ہوئی سبحان اللہ یہ چیزین بڑی ہی نعمت ہین اور کلام اللہ مین جابجا ان چیزون کے کرنے کا حکم ہی اور فائدے انکے بیان فرمائے ہین ازانجملہ اس آیت مین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی کل کے لیے اور ڈرو اللہ سے بلاشبہہ اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ یعنی اور جو شخص ڈرے اللہ سے کرتا ہی اوسکے لیے نکلنا ہر رنج سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جا سے کہ گمان نہین رکھتا ہی اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی تقوی رکھنے والون کے لیے اونکے رب کے پاس جنتین ہین کہ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین ہمیشہ رہینگے اونمین اور بیویان ہین پاکیزہ اور رضامندی اللہ کی طرف سے اور اللہ بینا ہی بندون کے حال کا اور اسی طرح بہت آیتین ہین تقوی کی تاکید و فضیلت کی چنانچہ اوپر بھی کچھ اسکا بیان ہو چکا ہی اور آگے بھی ہوگا انشاء اللہ تعالی اور صبر وغیرہ کا بھی اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ دیکھا مینے تمام دوستون کو پس نہین دیکھا مینے کوئی دوست افضل محافظت زبان سے اور دیکھے مینے تمام لباس پس نہین دیکھا مینے کوئی لباس افضل ورع یعنی پرہیزگاری سے اور دیکھین مینے تمام نیکیان پس نہین دیکھی مینے کوئی نیکی افضل حرمت سے اور دیکھے مینے تمام مال پس نہین دیکھا مینے کوئی مال افضل قناعت سے اور چکھے مینے سارے کھانے پس نہین دیکھا مینے کوئی کھانا لذیذ صبر سے اور تقوی بغیر کئی باتون کے میسر نہین ہوتا چنانچہ کسی بزرگ سے منقول ہی کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی اون گھاٹیون سے گذرے تو تقوی کو پہنچے اختیار کرنا سختی کا نعمت پر اور اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنی حاجت سے زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر اور کہا وہب بن منبہ نے کہ لکھا [illegible]

[illegible]

توریت مین جو کوئی توشہ آخرت کا طیار کرے دنیا مین ہوگا روز قیامت کے حبیب اللہ تعالی کا اور جو کوئی ترک کرے غصے کو ہوگا اللہ کی پناہ مین اور جو کوئی ترک کرے محبت عیش کی دنیا مین ہوگا روز قیامت کے امن مین اللہ کے عذاب سے اور جو کوئی ترک کرے حسد کو ہوگا روز قیامت کے تعریف کیا گیا روبرو خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے حب ریاست کو ہوگا روز قیامت کے عزیز نزدیک مالک جبار کے اور جو کوئی ترک کرے فضول کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے چین مین ہمیشہ کو اور جو کوئی ترک کرے جھگڑے کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مطلب پانیوالون سے اور جو کوئی ترک کرے بخل کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے ذکر کیا گیا سامنے خلائق کے اور جو کوئی ترک کرے راحت کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے مسرور اور جو کوئی ترک کرے حرام کو دنیا مین ہوگا روز قیامت کے انبیا کے ہمسائے مین اور جو کوئی ترک کرے نظر حرام کو دنیا مین ٹھنڈی کریگا اللہ آنکھین اوسکی روز قیامت کے ساتھ اولیا کے اور جو کوئی ترک کرے غنا کو دنیا مین اور اختیار کرے فقر کو بھیجیگا اوسکو اللہ تعالی روز قیامت کے طرف جنت کے ساتھ اولیا کے اور جو کوئی کھڑا ہو واسطے حاجت روائی اپنے بھائی مسلمان کے دنیا مین روا کریگا اللہ واسطے اوسکے حاجتین دنیا اور آخرت کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اوسکی قبر مین کوئی مونس پس چاہیے کہ کھڑا ہو تاریکی رات مین اور نماز پڑھے یعنی تہجد کی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عرش رحمن کے سایے مین پس چاہیے کہ ہو زاہد اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حساب اوسکا آسان پس چاہیے کہ ہو خیر خواہ اپنے نفس کا اور اپنے بھائی مسلمانون کا اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو جنت مین پس چاہیے کہ ہو اللہ کا ذکر کرنے والا رات و دن مین اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہون اوسکے لیے فرشتے زیارت کرنے والے پس چاہیے کہ ہو پرہیزگار اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو اون لوگون مین سے کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس چاہیے کہ توبہ کرے اللہ سے توبہ نصوح اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو غنی پس چاہیے کہ ہو راضی اللہ کی قسمت پر اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو فقیہ پس چاہیے کہ ہو خاشع یعنی دل سے عاجزی کرنے والا واسطے اللہ تعالی کے اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو حکیم پس چاہیے کہ ہو عالم اور جو کوئی چاہے سلامتی لوگون سے پس نہ ذکر کرے کسیکو مگر ساتھ بھلائی کے اور جو کوئی چاہے سلامتی بہت کھڑے رہنے سے آگے اللہ تعالی کے پس لازم کرے اپنے چپ رہنا مگر ساتھ خیر کے یعنی کلام کرے تو اچھا کلام کرے اور جو کوئی چاہے سلامتی تکبر اور خیانت سے پس چاہیے کہ یاد کرے اپنے نفس کو اور پہچانے اوسکو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی اور کیون پیدا کیا گیا ہی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو شریف دنیا اور آخرت مین پس چاہیے کہ اختیار کرے آخرت کو دنیا پر اور جو کوئی چاہے فردوس اور نعمتین غیر فانی نہ ضائع کرے اپنی عمر کو بیچ دنیا کے اور جو کوئی چاہے حاجت روائی دنیا اور آخرت مین پس اوسپر لازم ہی بہت دعا کرنی اور جو کوئی چاہے یہ کہ ہو عزیز دنیا اور آخرت مین پس لازم کرے اپنے پر سخاوت اسلیے کہ سخی قریب ہی اللہ تعالی سے اور قریب ہی جنت سے اور بعید ہی دوزخ سے اور جو کوئی چاہے یہ کہ روشن کرے اللہ تعالی دل اوسکا ساتھ پورے نور کے پس لازم کرے اپنے پر فکر کرنی اور عبرت پکڑنی اور جو کوئی چاہے بدن صابر اور زبان ذاکر اور قلب خاشع پس لازم ہی اوسکو کہ استغفار بہت کیا کرے اور مدد مانگے واسطے مومن مردون اور مومن عورتون کے یعنی اللہ تعالی سے اونکے لیے بھی دعا کرے

مشکوۃ منبہات

یعنی توبہ کہ توبہ کرونگا کرون بین بالطہارا سیکو ۱۲ معا

قُلْ اِنِّیٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

تو کہہ مجکو حکم ہی کہ بندگی کرون اللہ کو نری کرکر اوسکی بندگی اور حکم ہی کہ مین ہون سب سے پہلے حکم بردار

قُلْ اِنِّیٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝

تو کہہ مین ڈرتا ہون اگر حکم نہ مانون اپنے رب کا ایک بڑے دن کی مار سے ++ صو +

کہہ تحقیق فرمایا گیا مجکو کہ عبادت کرون مین خدا کو خالص کرکر واسطے اوسکے پرستش[۱] اور حکم کیا گیا مجکو کہ ہون مین اول مسلمان

کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی پروردگار اپنے کی کرون مین عذاب دن بڑے کے سے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ کہہ یعنی اوس شخص سے کہ باعث ہے مجکو رجوع ہونے کا طرف دین باپ دادا تیرے کے اور حکم کیا گیا مجکو یعنی خالص بندگی کرنے کا واسطے اسکے کہ ہوؤن مین اول مسلمین کا یعنی مقدم اون کا اور سابق اونکا دنیا اور آخرت مین اور معنی یہ ہین کہ اخلاص کو سبقت ہے دین مین پس جسنے اخلاص کیا ہوا سبقت لیجانے والا پس اول حکم ہی عبادت کرنے کا ساتھ اخلاص کے اور دوسرا سبقت لیجانے کا اور سبب اسکے اوترنے کا یہ تھا کہ کفار نے کہا کہ ای محمد تجکو کیا چیز باعث ہوئی اسپر کہ خلاف باپ دادا اپنے کا کر کر مخالفت ہمارے دین کا ہوتا ہی چاہیے کہ رجوع اپنی قوم کے عبادت لات وعزی کی کرے تو اور آسودہ رہے تو یہ آیتین آئین انکے رد مین کہ کہہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ توحید و اسلام اور عذاب قیامت سے ڈرتا ہون ✤ مدح ✤

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ

تو کہہ مین اللہ کو پوجتا ہون نری کر کر اپنی بندگی اوسی کے واسطے اب تم پوجو جسکو چاہو اوسکے سوائے تو کہہ بڑے ہارنے وہ جو

خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

ہار بیٹھے اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہے یہی ہے صریح ٹوٹا ✤ سو ✤

کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو یعنی شرک سے پس عبادت کرو تم جسکو چاہو سوائے خدا کے کہہ بیشک ٹوٹا پانے والے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ٹوٹا دیا اپنے تئین اور اپنے اہل کو روز قیامت کے یعنی ہلاک کیا اپنے تئین اور اپنے گھر والون کو بسبب گمراہ ہونے کے اور گمراہ کرنے کے آگاہ رہو یہ قدسہ وہی ہی زیان ظاہر ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ کہہ خدا کو عبادت کرتا ہون الخ امر آیت مین خبر دینی ہی ساتھ اسکے کہ آنحضرت خاص اللہ وحدہ ہی کو عبادت کرتے ہین خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت اپنی کو نہ غیر اوسکے کو اور پہلی آیت مین خبر دینی ساتھ اسکے تھی کہ وہ حکم کیے گئے ہین ساتھ عبادت و اخلاص کے پس عبادت کرو تم الخ یہ امر توبیخ و تہدید کا ہی مانند قول اوسکے کے اعملوا ما شئتم یعنی کرو تم جو کچھ چاہو اور قریش نے کہا آنحضرت سے کہ اگر مخالفت کرنے تو اپنے باپ دادا کی تو ٹوٹے مین پڑیگا تو بس اوتری یہ آیت قل ان الخسرین الخ یعنی کامل ٹوٹے مین وہ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین بسبب ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور ٹوٹے مین ڈالا اپنے اہل کو بھی یعنی بیویون اور خادمون کو روز قیامت کے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا اونکو پس وہ بھی دوزخ مین پڑے اور کہا ابن عباس نے ٹوٹے والے کفار ہین کہ جنکو پیدا کیا اللہ نے دوزخ کے لیے پس گئی اونسے دنیا اور حرام ہوئی اونپر جنت اور یہ بھی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ ٹوٹے مین پڑنا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے مقرر کیا ہی واسطے ہر انسان کے مکان جنت مین اور اہل پس جسنے کی طاعت اللہ کی ہوگا وہ مکان اور اہل اوسکے لیے اور جسنے کی معصیت اللہ کی داخل ہوگا وہ دوزخ مین اور ہوگا وہ مکان اور اہل واسطے غیر اوسکے کے کہ جسنے کی ہوگی طاعت اللہ کی ✤ مدح ✤ معا ✤

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ

اونکو اوپر سے بادل ہین آگ کے اور نیچے سے بادل اس چیز سے ڈراتا ہی اللہ اپنے بندون کو اے بندو مجسے ڈرو

واسطے اونکے اوپر اونکے سائبان ہونگے آگ سے اور نیچے اونکے سے بھی مانند سائبانون کے یہ عذاب ہی کہ ڈراتا ہی اللہ ساتھ اوسکے اپنے بندون کو ای بندون میرے پس ڈرو مجسے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ مراد سائبانون سے طبقے دوزخ کے ہین کہ اوپر بھی اونکے ہونگے اور نیچے بھی اور نیچے کے طبقے کو سائبان کہے ہون اونسے نیچے والون کے لیے یعنی آگ گھیرے ہوے ہوگی اونکو اور ڈراتا ہی الخ تاکہ ایمان لاوین اوسپر اور بچین منہیات اوسکے سے ✤ مدح ✤ اوپر کے سائبانون سے مراد طبقے دوزخ کے اور دہوان اوسکا ہی اور نیچے کے سائبانون سے مراد بچھونے ہین آگ سے یہان تک کہ نہ پہنچیگی

گھراؤ دوزخ تک اور سائبان اونکو اسلیے فرمایا کہ وہ سائبان ہونگے اونسے نیچے والون کے لیے نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہی لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ یعنی اونکے لیے دوزخ کی آگ سے بچھونے ہونگے اور اوپر اونکے بالاپوش آگ جہنم کے اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے سوید بن ابی غفلہ سے کہ کہا جب چاہیگا اللہ تعالی یہ کہ بھول جاوے دوزخیون کو یعنی معاملہ بھول لینے والون کا سا کرے بناویگا واسطے ہر شخص کے اونمین سے ایک صندوق آگ کا بقدر اوسکے پھر مقفل کریگا اوسکو آگ کے قفلون سے پس نہین قریب ہوگی اوس سے کوئی رگ مگر کہ اوسمین میخ ہوگی پھر رکھا جاویگا وہ صندوق ایک اور صندوق آگ کے مین پھر مقفل کیا جاویگا وہ آگ کے قفلون سے پھر دہکائی جاویگی درمیان اون دونون صندوقون کے آگ پس نہین دیکھیگا کوئی اونمین سے یہ کہ آگ مین ہر کوئی سوائے اوسکے پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ اور قول اوسکا لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ معالم ۔ در منثور

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ

اور جو لوگ بچے شیطانون سے کہ اونکو پوجین اور رجوع ہوئے اللہ کیطرف اونکو ہی خوشخبری سو تو خوشی سنا دے میرے بندونکو جو

يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

١٨ سنتے ہین بات پھر چلتے ہین اوسکے نیک پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے

اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بت سے اس سے کہ پوجین اوسکو اور رجوع کی طرف خدا کے واسطے اونکے ہی خوشخبری پس خوشخبری دے اون بندون میرے کو کہ سنتے ہین بات پھر پیروی کرتے ہین بہتر اوسکے کی یہ لوگ ہین کہ جنکو ہدایت کیا اللہ نے اور وہی لوگ ہین صاحب عقل کے ۔ فتح

تفسیر معالم اور جلالین مین معنی طاغوت کے بت لکھے ہین اور مدارک مین شیاطین کے اور واسطے اونکے خوشخبری ہی یعنی خوشخبری ثواب کی ہی جیسے کہ اور جگہہ فرمایا اللہ تعالی نے لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ یعنی واسطے اونکے بشارت ہی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین اللہ عزوجل خوشخبری دیتا ہی اونکو ثواب کی اپنی وحی مین اپنے رسولون کی زبانی اور ملتے ہین اونسے فرشتے وقت آنے موت کے بشارت دیتے ہوئے اور جبکہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے فرماتا ہی اللہ تعالی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ یعنی جسدن تو دیکھے مومن مردون اور مومن عورتون کو دوڑتی چلتی ہی اونکی روشنی آگے اونکے اور داہنے اونکے اور کہا جاویگا اونکو خوشخبری ہی تمکو آجکے دن باغ ہین نیچے بہتی ہین جنکے نہرین سدا رہین اونمین یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد ملنی پس خوشخبری دے میرے بندونکو الخ یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے پرہیز کیا اور رجوع کی اور مراد اسطرح بیان فرمانے سے یہ ہی کہ ہین وہ باوجود اجتناب اور رجوع کے اس صفت پر یعنی نقاد ہین دین مین تمیز کرتے ہین درمیان حسن اور احسن کے اور فاضل اور افضل کے پس جب پیش آتے ہین اونکو دو امر واجب اور مستحب تو اختیار کرتے ہین واجب کو اور اسیطرح مباح اور مستحب جمع ہون تو حرص کرتے ہین اوس چیز پر کہ اقرب ہو نزدیک اللہ کے اور بہت ہو ثواب مین یعنی مستحب اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہی کہ سنتے ہین قرآن اور اور کچھ بھی پھر پیروی کرتے ہین قرآن ہی کی اور بعضون نے کہا کہ سنتے ہین اوامر اللہ تعالی کے پس پیروی کرتے ہین اونکے احسن کی مثلاً حکم ہی قصاص لینے اور عفو کرنے اور بدلا لینے اور چشم پوشی کرنے اور ظاہر کر کے دینے اور پوشیدہ دینے کا اونمین سے احسن پر عمل کرتے ہین کہ اپنے تقصیروار کا قصور معاف کر دیتے ہین اور دیتے ہین خفیہ بموجب فرمانے اللہ تعالی کے وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ یعنی اور یہ کہ معاف کرو تو قریب تر ہی واسطے تقوی کے اور فرمایا وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

یعنی اور اگر پوشیدہ دو صدقہ فقیر کو تو یہ بہتر ہی تمھارے لیے اور ابن عباس سے ہی کہ وہ شخص ہین کہ بیٹھے ہین ساتھ ایک قوم کے پس سنتے ہین اوسمین باتین اچھی اور بری پھر بیان کرتے ہین اور لوگون مین جا کر باتین اچھی سنی ہوئی اور باز رہتے ہین سوا اونکے سے یعنی بری باتین نہین ذکر کرتے کہ ہم کیون اپنی زبانین اور اوقات و نفس خراب کرین اور وبال لین اپنے پر اور ابن عباس سے آیا ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو عثمان اور طلحہ و زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن عوف نے اونکے پاس آکر حقیقت اسلام کی خبر پوچھی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حقیقت اوسکی ظاہر کی پس ایمان لائے وہ سب پس نازل ہوئی یہ آیت اونکے حق مین فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اور ساری باتین اسلام کی حسن یعنی اچھی ہین اور ابن عمر سے ہی کہ کہا تھے سعید بن زید اور ابوذر غفاری اور سلمان اتباع کرتے تھے جاہلیت مین احسن القول وَالْکَلَام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا یعنی توحید کے قائل تھے اور بت پرستی سے بچتے تھے پس نازل کی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط آخر آیت تک اور جابر بن عبد اللہ سے ہی کہ کہا جب اوتری آیت لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ الخ یعنی دوزخ کے سات دروازے ہین تو آیا ایک شخص انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ملک مین سات بردے ہین پس مین نے آزاد کیا ہر دروازہ دوزخ کے لیے ایک ایک بردہ پس نازل ہوئی اوسکے حق مین یہ آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ اور ابو سعید سے روایت ہی کہ جب اوتری آیت فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ الخ تو بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو پس پکارا وہ کہ جو کوئی مر جا لمین کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوگا بہشت مین پس سامنے سے ملے عمر رسول نبی کو یعنی اوس پکارنے والے کو ابوہریرہ تھے اور پھیر دیا اوسکو پھر عرض کیا عمر نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ ڈرتا ہون مین کہ اگر بھروسا کرینگے لوگ یعنی اس کلمہ پر تو عمل نہین کرینگے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانین لوگ مقدار رحمت اللہ کی تو البتہ بھروسا کرینگے اور اگر جانین مقدار غضب الٰہی کی اور اوسکے عذاب کی تو البتہ حقیر جانینگے اپنے اعمال کو اور وہ عقلمند ہین یعنی نفع اوٹھانے والے ہین اپنی عقلون سے ہی۔ ہذا درمنثور کشاف

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝

بھلا جسپر ٹھیک ہو چکا عذاب کا حکم بھلا تو خلاص کریگا آگ مین پڑے کو۔ موضح

کیا جو کوئی کہ ثابت ہوا اوسپر وعدہ عذاب کا کیا تو خلاص کرسکتا ہی اوس دوزخی کو۔ فتح تفسیری اصل کلام یون ہی کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا کیا پس تو خلاص کر سکتا ہی اوسکو یا معنی اسکے یہ ہین کہ کیا وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر وعدہ عذاب کا پاسکتا ہی اوس سے کیا پس تو چھوٹا سکتا ہی اوسکو یعنی نہین چھٹا سکتا ہی کوئی اوس شخص کو کہ گمراہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور سبقت لے گیا ہی اوسکے علم مین کہ وہ دوزخیون سے ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد کلمہ عذاب سے یہ ہی کہ یعنی جو کوئی سبقت لے گیا ہی علم الٰہی مین کہ وہ دوزخ مین ہوگا اور بعضون نے کہا کلمہ عذاب کا یہ قول اللہ تعالی کا ہی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور بعضون نے کہا یہ قول اوسکا هٰؤُلَاءِ فِى النَّارِ وَلَا اُبَالِىْ۔ ہذا معالم

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

لیکن جو ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو ہین جھروکے اونپر اور جھروکے چنے ہوئے اونکے نیچے چلتی ہین ندیان

وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝

وعدہ ہوا اللہ کا اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ۔ موضح

ولیکن جو کہ ڈرے اپنے پروردگار سے اونکے لیے ہین محل بلند اونکے اوپر اور محل ہین بنائے ہوئے چلتی ہین اونکے نیچے نہرین۔ فتح کیا

خدا اپنے خلاف نہین کرتا ہی خدا وعدے کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ یعنی اونکے لیے محل بلند ہین اور اوپر اوپر بالاخانے بہت بلند ہونگے بنسبت نیچے کے محلون کے جیسے کفار کے لیے سائبان ہونگے آگ کے مومنون کے لیے محل ایسے ہونگے اور معنی مبنیۃ کے واللہ اعلم یہ ہین کہ اوپر کے محل بھی مانند نیچے کے محلون کے ہونگے کہ اونکے نیچے بھی نہرین ایسی ہی جاری ہونگی جیسے نیچے کے مکانون کے نیچے کچھہ تفاوت نہین ہوگا اوپر نیچے کے مکانون مین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارے روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے فرمایا کہ ہان پہنچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و صحبت اونکی کے قسم ہی خدا کی پہنچینگے اونکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ جنت مین بالاخانے ہین کہ معلوم ہوتا ہی ظاہر اونکا باطن اونکے سے اور باطن اونکا ظاہر اونکے سے طیار رکھے ہین وہ اللہ نے اونکے لیے کہ نرم کرتے ہین کلام اور کھلاتے ہین کھانا اور پیا پی یعنی اکثر رکھتے ہین روزے اور نماز پڑھتے ہین رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہین ❊ کشاف

من ❊ معا ❊ مشکوۃ ❊

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

تونے نہین دیکھا کہ اللہ نے اوتارا آسمان سے پانی پھر چلایا وہ پانی چشمون مین زمین کے پھر نکالتا ہی اوس سے کھیتی کئی کئی

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝

رنگ بدلتی اوس پر پھر آتی طیاری تو تو دیکھے اوسکا رنگ زرد پھر کر ڈالتا ہی اوسکو چورا بیشک اسمین نصیحت ہی عقلمندون کو

کیا نہ دیکھا تونے کہ خدا نے بھیجا آسمان سے پانی پس داخل کیا اوسکو بیچ چشمون کے زمین مین پھر نکالتا ہی بسبب اوسکے کھیتی کو طرح بطرح مین اقسام اوسکے پھر خشک ہوتی ہی پس دیکھتا ہی تو اوسکو زرد ہوئی وے پھر کرتا ہی اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اس مقدمے مین نصیحت ہی واسطے صاحب عقل کے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ پانی یعنی مینہہ اور بعضون نے کہا جو پانی کہ زمین مین ہی پس وہ آسمان ہی سے ہی اوترتا ہی اوس طرف صخرہ کے پھر تقسیم کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس داخل کیا اوسکو یعنی چشمون اور نہرون اور جگہون جاری ہونے کی ہین مانند رگون کے بدنون مین اور الوان سے مراد ہیئتین کھیتی کی ہین قسم سبز اور سرخ اور زرد اور سفید وغیرہ سے اور یا الوان سے اقسام اوسکے مراد ہین یعنی گیہون اور جو اور تل وغیر ذلک اور اس مقدمے مین یعنی پانی کے اوتارنے مین اور کھیتی کے نکالنے مین نصیحت اور تنبیہ ہی اس بات پر کہ ضرور اسکا کوئی بنانے والا حکیم ہی اور یہ ہوا ہی بنانے اور تدبیر سے نہ معطل اور مہمل چھوڑنے سے ❊ شعر ❊ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ❊ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ❊ اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ مثل واسطے دنیا کے جیسے کہ سورہ کہف مین فرمایا وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ یعنی اور بتا اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر رلا ملا نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل کو ہو رہا چورا باؤ مین اوڑتا اور اللہ کو ہی ہر چیز پر قدرت یعنی جب چاہے پھر جلا دے مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کی جیتے اور رہنے والی نیکیون پر بہتر ہی تیرے رب کے ہان بدلا اور بہتر ہی توقع ❊ ف ❊ رہنے والی نیکیان یہ کہ علم سکھا جاوے جو جاری رہے یا نیک رسم و یا مسجد کنوان سرای باغ کھیت وقف کر جاوے یا اولاد کو تربیت کر کر صالح

چھوڑ جاوے اور بعضون نے کہا باقیات صالحات سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ہی اور زیادہ کیا
بعضون نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ بھی ✤ مل کشاف ✤ مع جلد ✤ اوپر کفار اور مومنون کا ذکر کر کر
اب فرماتے ہین کہ یہ دونون برابر نہین ہو سکتے ✤

اَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ
بھلا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے مسلمانی پر سو وہ اوجالے مین ہے اپنے رب کیطرف سے سو خرابی ہے جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝
وہ پڑے پھرتے ہین بہکے صریح ✤ مو ✤

کیا جو شخص کہ کھولا ہے خدا نے سینہ اوسکا واسطے دین اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے جانب پروردگار اپنے کے سے مانند سخت دلونکے ہی پس وائے اونکو کہ سخت ہے دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یہ ہین بیچ گمراہی ظاہر کے ✤ فتح ✤ تفسیر یعنی کیا پس جسکو پہچانا اللہ نے کہ یہ مہربانی کے لائق ہے پس مہربانی کی اوسپر یہان تک کہ کھل گیا سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور رغبت کی اسلام مین اور قبول کیا اوسکو مانند اوس شخص کے ہے کہ نہین مہربانی کی اوسپر پس وہ تنگ سینہ سنگ دل ہے یعنی دونون برابر نہین ہو سکتے اور نور اللہ کا لطف یعنی مہربانی اوسکی ہے حاصل یہ کہ کیا جسکا سینہ کھولدیا اللہ نے اسلام کے لیے پس ہدایت پائی اوسنے وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ مہر کردی اللہ نے اوسکے دل پر پس سخت ہو گیا دل اوسکا یعنی دونون برابر نہین ہین اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیونکر ہوتا ہے کھلنا سینے کا فرمایا جس وقت کہ داخل ہوتا ہے نور دل مین کھلجاتا ہے دل اور فراخ ہو جاتا ہے پھر عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ کیا علامت ہے اسکی فرمایا اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالتَّاَهُّبُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ یعنی رجوع کرنی ہمیشگی کے گھر یعنی آخرت کی طرف اور الگ ہونا دار غرور یعنی دنیا سے اور سامان درست کرنا موت کے لیے پہلے آنے موت کے اور روایت مین آیا ہے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہے سینہ اوسکا اسلام کے لیے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہے سینے مین کھلجاتا ہے وہ پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آیا واسطے اس حالت کے علامت ہے کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور کے سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے سے اور سخت ہے دل اونکا یاد کرنے خدا کے سے یعنی ترک کرنے ذکر خدا کے سے یا بسبب ذکر خدا کے یعنی جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا اونکے پاس یا اوسکی آیتین ذکر کیجاتی ہین تو پریشان دل ہوتے ہین اور سنگدلی زیادہ ہوتی ہے اونکو مانند قول اللہ تعالیٰ کے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ یعنی پس زیادہ کرتی ہین آیتین قرآنی پلیدی کو طرف پلیدی اونکی کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت کرو بہت کلام بغیر ذکر اللہ کے اسلیے کہ بلاشبہہ کثرت کلام کی بغیر ذکر اللہ کے سبب ہے سنگدلی کی اور بلاشبہہ بہت دور لوگون کا اللہ سے سنگدل ہے اور فرمایا تمام کلام ابن آدم کے مضر ہین اوسپر مفید نہین مگر حکم کرنا اچھی باتون کا اور منع بری باتون سے یا ذکر اللہ اور آیا ہے کہ عیسیٰ نے وصیت کی حوارئین کو یعنی اپنے مصاحبون کو کہ بہت کلام نکیا کرو بغیر ذکر اللہ عزوجل کے اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور بلاشبہہ سخت دل بعید ہے اللہ سے ولیکن جانتا نہین اور حضرت علیؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کھانا بند دین کا اور بہت سونا اونکا سبب ہے سنگدلی کا اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہضم کرو تم اپنے طعام کو ساتھ ذکر خدا اور نماز کے اور سو نہو اوسپر اسلیے کہ سخت ہو جاوینگے دل تمہارے اور یہی حضرت عائشہؓ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسوت قلب یعنی سنگدلی باعث ہوتی ہی تین خصلتون کی حب طعام کی اور حب نوم کی اور حب راحت کی اور کہا مالک دینار نے کہ نہین مار گیا بندہ ساتھہ عذاب کے اعظم قسوت قلب سے یعنی سنگدلی بہت بڑا عذاب ہی اور نہین غضب ہوا اللہ کسی قوم پر مگر کہ چھین لیتا ہی اوس سے رحمت یعنی رحم دلی ✽ کشاف ✽ من معاد ✽ درمنثور ✽ مشکوۃ ✽ تنبیہ ✽ علامت شرح صدر کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ مولوی ہو یا فقیر یا دنیا دار جسکو رجوع دار آخرت کی طرف نہو اور طالب ہو دنیا کا اور بیزار نہو اوس سے اور مستعد ما بعد موت کے لیے نہو یعنی نیک کام کرنے اور بری باتون سے بچنے نہین اوسکو شرح صدر اور ہدایت خدا حاصل نہین پس جو مولوی شاگرد بہت سے کرے یا وعظ کہے بنیت نام و نمود کے جیسے یہان بیان شہادت وغیرہ مین کسیکو یہ نیت ہو کہ لوگ بڑا محب جانینگے جورو لاؤن بیٹا ونگا یا درویش نام و نمود کے لیے مرید بہت کرے اور آخرت کے امور کی پروا نرکھے اوسکو سوچنا چاہیے اپنے حال مین کہ اللہ و رسول ہمارے حق مین کیا کچھ فرماتے ہین یا اللہ ہم سب بھائی مسلمانون کو راہ حق ہدایت فرما اور ہمارے نفسون کی شرارتون سے بچا اور یہ جو آنحضرت نے فرمایا کہ قسوت قلب بہت کلام کرنے سے سوائے ذکر اللہ کے پیدا ہوتی ہی پس اسمین سوچنا چاہیے کہ مطلق کثرت کلام کا یہ حال ہی جہ جائیکہ برے کلام گالی گلوز غیبت جھوٹ چغل خوری وغیر ذلک چنانچہ بیان اونکے قبائح کا برمحل اونکے ہوگا اب ایک حدیث جامع سن لو کہ اسمین مضامین مناسب اس مقام کے بہت سے ہین وہ یہ ہی کہ معاذ کہتے ہین کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو جنت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا آنحضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تونے بڑا کام اور بلاشبہ وہ البتہ آسان ہی اوسپر کہ آسان کرے اللہ تعالی اوسکو اوسپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرے تو ساتھہ اوسکے کسیکو اور قائم کرے تو نماز اور دیوے تو زکوۃ اور روزے رکھے تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی آگ جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات کے یعنی اسیطرح یہ بھی خطاؤن کو دور کرتی ہی پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہنچے يَعْمَلُوْنَ تک پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو سردار دین کا اور ستون اوسکا اور چوٹی کوہان اوسکے کی یعنی اعلی چیز کہا مینے ہان یا رسول اللہ بتائیے فرمایا سردار دین کا کلمہ شہادت کا ہی اور ستون اوسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اوسکے کی جہاد ہی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سب کے جڑ کی کہا مینے ہان ای نبی اللہ خبر دیجیے پس پکڑی آنحضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا کہ بند کر اپنے پر اسکو پس عرض کیا مینے ای نبی اللہ کے اور تحقیق ہم کیا البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ کلام کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہین ڈالینگی لوگون کو آگ مین سونہون کے بل یا فرمایا ناکون کے بل اونکے مگر باتین زبانون اونکے کی انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے اس حدیث کے مضمون مین کہ اسمین چیزین دار آخرت کے ملنے کی اور دنیا کی بے رغبتی کی اور سامان ما بعد موت کے اور سبب بچنے کے قساوت قلبی سے مذکور ہین انپر عمل کرنا چاہیے تا نعمتین جاودانی ہاتھہ لگین اور انفس اور شیطان اور دنیا کی چال سے کہ دشمن جانی ہین بچے فرماتے ہین حضرت ابو بکر رض کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور خواہش بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہی تجکو طرف ترک کرنے دین کے اور نفس بلاتا ہی تجکو طرف معصیت یعنی چھوٹے گناہون کے اور خواہش بلاتی ہی تجکو طرف شہوات کے اور دنیا بلاتی ہی تجکو طرف اختیار کرنے اور ترجیح دینے اوسکے آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو طرف گناہون بڑے کے اور جبار یعنی اللہ تعالی بلاتا ہی تجکو طرف جنت اور مغفرت کے فرمایا اللہ تعالی نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی کفار بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت و مغفرت کے پس جسنے کہا مانا ابلیس کا

گیا اوس سے دین اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا گئی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا گئی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا عصا کا
گئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ کا گئین اوس سے سب برائیان اور یونہی سب بھلائیون کو اللّٰھم اھدنا الی مرضاتك واجنبنا عن
موجبات سخطك آمین رب العلمین ؛ مشکوٰۃ ؛ منبہات ؛ شعر گوہر توفیق وسعادت درمیان
افگندہ اند ؛ کس بمیدان درنمی آید سواران را چہ شد ؛ آیت کے سنگدلون کے مقابلے مین نرم دلون کا مذکور ہوتا ہے

اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم
اللہ نے اوتاری بہتر بات کتاب کی آپس مین ملتی دوہرائی ہوئی بال کھڑے ہوتے ہین اوس سے کھال پر اون لوگون کے جو ڈرتے ہین اپنے رب سے پھر

تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ ذلك ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء ومن یضلل اللہ
نرم ہوتی ہین اونکی کھالین اور اونکے دل اللہ کی یاد پر یہ ہے راہ دینا اللہ کا اسطرح راہ دیتا ہے جسکو چاہے اور جسکو راہ بھلاوے اللہ

فما لہ من ھاد ؀
اوسکو کوئی نہین سجھانے والا ؛ صو ؛

خدا نے اوتاری بہتر بات ایک کتاب کہ بعض اوسکا مانند دوسرے کے ہے آیتین دوہری یعنی وعدہ ساتھ وعید کے اور ڈرانا ساتھ بشارت کے
بال کھڑے ہوتے ہین اوسکے سننے سے کھال پر اون لوگون کے کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے بعد ازان نرم ہوتے ہین پوست اونکے اور
دل اونکے نزدیک ذکر خدا کے یہ ہے ہدایت خدا کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اوسکے جسکو چاہے ہے اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اوسکے
کوئی راہ دکھانے والا ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کاش کہ کچھ حدیث بیان فرمائیے ہمسے
پس اوتری یہ آیت اللہ نزل احسن الحدیث الخ متشابہا کے یہ معنی ہین کہ مشابہ ہے بعض اوسکا بعض سے صدق مین اور بیان مین
اور فصیحت ہونے مین اور حکمت مین اور اعجاز وغیر ذلک مین اور لفظ مثانی صفت ہے کتابا کی بمعنی مکرر کے اسلیے کہ کئی کئی بار اسمین آئے ہین
وعدہ اور وعید اور قصے اور خبرین اور احکام اور اوامر اور نواہی اور نصیحتین اور بعضون نے کہا کہ مثانی اسکو اسلیے کہا کہ بار بار
پڑھی جاتی ہے اور تقشعر الخ کے یہ معنی ہین کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے اور معنی یہ ہین کہ جب سنتے ہین
وہ قرآن اور آیتین وعید اوسکے کی خوف الٰہی طاری ہوتا ہے اونپر اور کانپنے لگتی ہین جلدین اونکی بعد ازان نرم ہوتے ہین الخ یعنی
پھر جب یاد کرتے ہین وہ اللہ کو اور اوسکی رحمت کو اور کمال مغفرت کو نرم ہو جاتی ہین جلدین اونکی اور دل اونکے اور جاتا رہتا ہے اونسے
خوف وکپکپاہٹ اور بعضون نے یون تقریر کی ہے اسکی کہ جب ذکر کی جاتی ہین آیتین رحمت کی نرم ہو جاتے ہین الخ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنی آگاہ ہو ساتھ ذکر خدا کے تسکین پاجاتے ہین دل حاصل یہ کہ وقت خوف کے کانپ جاتے ہین دل اونکے
اور نرم ہوجاتے ہین اور چین مین آجاتے ہین وقت امید کے اور ذلك اشارہ ہے کتاب کی طرف اور راہ دکھاتا ہے جسکو چاہے الخ وہ وہ شخص ہے کہ
جان لیا ہے اللہ نے اوس سے اختیار کرنا ہدایت کا اور جسکو گمراہ کرے یعنی پیدا کرے گمراہی اوسمین پس اوسکو کوئی راہ بتانے والا حق کیطرف
نہین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ جب کانپتی ہے جلد مومن کی خوف الٰہی سے تو جھڑ جاتے ہین اوس سے گناہ اوسکے جیسے کہ جھڑتے ہین خشک درخت
سے پتے اوسکے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب کانپتی ہے جلد بندے کی خوف الٰہی سے تو حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ دوزخ پر اور قتادہ سے
منقول ہے بیچ تفسیر تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم کے کہ کہا یہ صفت اولیاء اللہ کی ہے صفت بیان کی
اونکی یہ کہ کانپنے لگتین ہین جلدین اونکی اور رونے لگتین ہین آنکھین اونکی اور تسکین پاجاتے ہین دل اونکے ساتھ ذکر خدا کے اور نہین صفت
بیان کی اونکی ساتھ جاتے رہنے عقلون اونکی کے اور غش آجانے کے سوا اسکے نہین کہ یہ بات اہل بدع یعنی بدعتیون مین آتی ہے اور نہین ہوتی ہے

یہ بات مگر شیطان سے اور عبداللہ بن عروۃ ابن الزبیر سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے کہ کہا مینے اپنی دادی بنت ابی بکرؓ سے کہ کیا کرتے تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب پڑھا جاتا تھا اونپر قرآن کہا اونھون نے کہ ہوتے تھے وہ جیسے کہ صفت بیان کی اونکی اللہ نے روتین تھین آنکھین اونکی اور کانپتے لگتین تھین جلدین اونکی کہا عبداللہ نے کہ پس کہا مینے اسماسے کہ اب تو لوگون کا یہ حال ہی کہ جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن تو گرپڑتے ہین غش کھا کر کہا اسمانے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنی یہ شیطان کی جانب سے ہی اور آیا ہی کہ گذرے ابن عمر ایک شخص پر اہل قرآن سے کہ گرا ہوا پڑا تھا پس پوچھا ابن عمر نے کہ کیا حال ہی اسکا کہا لوگون نے کہ جب پڑھا جاتا ہی اسپر قرآن یا سنتا ہی یہ ذکر اللہ کا تو گر پڑتا ہی پس کہا ابن عمرؓ نے کہ ہم البتہ ڈرتے ہین اللہ سے اور گرتے نہین اور کہا ابن عمرؓ نے بلاشبہ شیطان داخل ہوتا ہی بیچ جوف ایک انکے کے نہین تھا یہ کام اصحاب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ذکر کیا ابن عمر سے ابن سیرین نے کہ جو لوگ بیہوش ہو کر گر پڑتے ہین جب کہ پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن درمیان ہمارے اور درمیان اونکے فیصلہ اسپر ہی کہ بیٹھے ایک اونکا گھر کی چھت پر دونون پانون لٹکا کر پھر پڑھا جاوے اوسپر قرآن اول سے آخر تک پس اگر گر پڑے وہ تو وہ صادق ہی اور روایت ہی عامر بن عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا آیا مین اپنی مان کے پاس پس کہا مینے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ نہین دیکھی مینے جیسے بہتر اونسے کبھی وہ یاد کرتے ہین اللہ کو پس کانپتا ہی ایک اونکا یہان تک کہ بیہوش ہو جاتا ہی خوف آلہی سے پس کہا اونھون نے کہ مت بیٹھ ساتھ اونکے پھر کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے اور دیکھا مینے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو قرآن پڑھتے پس نہین ہوتا تھا یہ حال اونکا خوف آلہی سے کیا پس جانتا ہی تو اونکو ابو بکرؓ اور عمرؓ سے زیادہ ڈرنے والا اللہ سے اور قیس بن جبیرؓ سے ہی کہ کہا صعقہ یعنی بیہوش ہو جانا شیطان سے ہی ﴿ درمنثور ﴾ من امعا ﴿ تنبیہ ﴾ انصاف سے غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ صحابہ بیہوش ہونے والے کو قرآن اور ذکر اللہ سنکر یہ کچھ سلوک کرتے تھے وائے اون لوگون کے حال پر کہ راگ و ڈھولکی کے سننے پر اظہار شوق اور وجد کرین اور چیخنیان کھاوین یہ محض اغوائے شیطانی ہی چنانچہ کتاب در المختار مین شرح وہبانیہ سے لکھا ہی ﴿ بیت ﴾ وَمَنْ يَّسْتَحِلُّ الرَّقْصَ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ ﴿ لَا سِيَّمَا بِالدُّفِّ يَلْهُوْ وَيَزْمُرُ ﴾ یعنی اور جو شخص کہ حلال جانے وجد کو قائل ہوئے ہین علما اوسکے کفر کے خصوصًا کہ ساتھ دف کے لہو کرے اور باجے بجاوے ﴿

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ

بھلا ایک جو وہ روکتا ہی اپنے مونہہ پر برا عذاب دن قیامت کے اور کہیے بے انصافون کو چکھو جو تم کماتے تھے ﴿

کیا جو شخص کہ بچتا ہی ساتھ مونہہ اپنے کے سختی عذاب سے روز قیامت کے یعنی سوائے مونہہ کے کچھ نہ پاوے کہ عذاب کو ساتھ اوسکے بچاوے مانند اہل نجات کے ہو اور کہا جاوے گا ظالمون کو کہ چکھو وبال اوس چیز کا کہ کرتے تھے تم ﴿ فتح ﴾ ﴿ تفسیر ﴾ معنی اسکے یہ ہین کہ انسان جب دیکھتا ہی کوئی ڈر کی چیز تو ہاتھ مونہہ کے سامنے روکتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہاتھ سے مونہہ کو بچاوے اسلیے کہ سب اعضا مین مونہہ نہایت عزیز ہوتا ہی اور جو شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین ڈالا جاویگا اس حال مین کہ طوق کیے جاوینگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے پس نہین میسر ہوگا اوسکو یہ کہ بچاوے آگ کو مگر ساتھ اوس مونہہ اپنے کے کہ بچاتا تھا ڈر کی چیز سے ساتھ غیر اوسکے کے اوسکی محافظت کے لیے اور کہا جاویگا ظالمون کو یعنی کہین گے ظالمون سے داروغان دوزخ کے ذوقوا الخ ﴿ جلالین ﴾ ﴿ کشاف ﴾ مراد يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سے یہ ہی کہ کھینچا جاویگا وہ مونہہ کے بل دوزخ مین اور یہ مانند اس قول اللہ تعالی کے ہی اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی کیا پس وہ شخص کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آویگا امن سے روز قیامت کے اور یا یہ معنی ہین کہ اوندھا ڈالا جاویگا دوزخ مین اور اول جو آگ کو پہنچیگا مونہہ اوسکا ہوگا اور کہا مقاتل نے کہ وہ کافر ہی کہ ڈالا جاویگا دوزخ مین

ف
کشاف

اس حال مین کہ طوق کیے ہونگے ہاتھ اوسکے ساتھ گردن اوسکی کے اور اوسکے ہاتھ مین بڑا انگارا ہوگا گندھک کا پس بھڑکیگی آگ اوسمین اس حال مین کہ وہ لٹکتا ہوگا ساتھ گردن کے پس گرمی دوزخ کی اور لپٹ اوسکی اوسکے موتہہ پر پہونچتی ہوگی نہین دفع کرسکیگا اوسکو بسبب طوق کے اوسکے ہاتھ اور گردن مین ہوگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے ابوجہل ہے کہ ہاتھ اوسکے گردن مین باندھکر دوزخ مین لیجاوینگے اور وہ ساتھ موتہہ اپنے کے آگ دوزخ سے پرہیز کریگا ✣ معالم ✣ درمنثور ✣

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

جھٹلا چکے ہین انسے اگلے پھر پہونچا اونپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے پھر چکھائی اونکو اللہ نے رسوائی

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

دنیا کے جیتے اور عذاب آخرت کا تو اور بڑا ہے اگر یہ سمجھ رکھتے ✣ مو

جھٹلایا تھا یعنی رسولون کو اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قریش سے پس آیا اونکو عذاب اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے پس چکھائی اونکو خدا تعالی نے خواری بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا سخت ہے اگر جانتے ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ اوس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یعنی اوس جہت سے کہ نہین گمان کرتے تھے اور نہین خطرہ گذرتا تھا اونکے دل مین کہ شر پہونچیگی اونکو اوس جہت سے اوس وقت کہ وہ امن مین تھے غافل تھے عذاب سے ناگہان گرفتار عذاب مین ہوئے اس جگہہ اپنی سے اور خواری یعنی مسخ اور خسف اور جلاوطن ہونا اور مانند اسکے عذاب خدا سے سخت ہے یعنی دنیا کے عذاب سے اگر جانتے البتہ اس مین رہتے یا یہ معنی ہین کہ اگر جانتے وہ آخرت کے عذاب کو تو نہ جھٹلاتے ✣ مدارک ✣ کشاف ✣ معالم ✣ جلالین ✣

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

اور ہمنے بیان کی لوگون کو اس قرآن مین سب چیز کی کہاوت کہ شاید وہ سوچین قرآن ہے عربی زبان

غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

جسمین کجی نہین کہ شاید وہ بچ چلین ✣ مو

اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے آدمیون کے اس قرآن مین ہر نوع سے مثال ہر وہ کہ نصیحت پکڑین اوتارا ہمنے قرآن عربی جسمے ہو وہ کہ یہ پرہیزگاری کرین ✣ فتح ✣ تفسیر ✣ غیر ذی عوج کے معنی یہ ہین کہ مستقیم و پاک ہے تناقض و اختلاف سے اور بعضون نے کہا کہ مراد عوج سے شک ہے یعنی شک والا نہین کہ کچھ شک ہو اللہ کے کلام ہونے مین اور انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے قرآنا عربیا غیر ذی عوج کہ فرمایا غیر مخلوق یعنی یہ قرآن اللہ کا کلام ہے قدیم مخلوق نہین پرہیزگاری کرین یعنی کفر سے بچین ✣ معالم ✣ درمنثور ✣

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا

اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک مرد ہے کہ اوسمین کئی شریک ضدی اور ایک مرد ہے پورا ایک شخص کا کوئی برابر ہوتی ہے انکی کہاوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

سب خوبی اللہ کو ہے پر وہ بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے ✣ مو

بیان کی خدا نے ایک مثال ایک غلام ہے کہ اوسمین شریک مختلف ہین اور ایک غلام ہے مسلم واسطے ایک شخص کے کیا برابر ہین صفت مین تعریف خدا کے لیے ہے بلکہ اکثر انکے نہین جانتے یعنی جس غلام کے کہ کتنے ہی مالک ہوتے ہین ضائع ہوتا ہے ایسے ہی جو شخص کہ بہت معبودون کو

پوچھتا ہی ضائع ہی اور جو غلام کہ خالص ایک شخص کا ہی وہ شخص کار ساز سب امور اوسکے کا ہوتا ہی ایسے ہی جو کہ موحد و مخلص ہو
خدا کار ساز اوسکا ہی واللہ اعلم ۔ **فتح** ۔ **تفسیر** متشاکسون کے معنی ہین جھگڑنے والے اور اختلاف کرنے والے بد خلق اور سلماً
سلم کا او معنی ہین اسکے سلامتی ہو الا کسیکو اوسمین تنازع نہو واسطے ایک شخص کے یعنی خالص ہو اوسکے لیے شرکت کیا برابر ہین صفتین
یعنی کیا برابر ہین صفتین انکی اور حال انکے یہ استفہام انکاری ہی یعنی نہین برابر انکے صفتین اور حال تعریف خدا کے لیے کہ ایک ہی وہ ایسا کہ
نہین شریک کوئی اوسکا نہ اور معبودون کے لیے سوائے اوسکے یعنی واجب ہی یہ کہ حمد و عبادت متوجہ ہو طرف اوس وحدہ کے پس تحقیق ثابت ہوا
کہ نہین ہی کوئی معبود سوائے اوسکے بلکہ اکثر اونکے نہین جانتے ہین یعنی اوس عذاب کو کہ رجوع کرینگے اوسکی طرف پس شریک کرتے ہین
ساتھ اوسکے غیر اوسکے کو تمثیل دی کافر کو اور اوسکے معبودونکو ساتھ غلام کے کہ شریک ہون اوسمین کئی شرکا اور ہین آپسمین متنازع
اور اختلاف ہو ہر ایک اونمین سے دعوی کرتا ہو کہ یہ غلام میرا ہی پس وہ آپسمین کھینچا کھانچی کرتے ہون اوسکو اور لگاتے ہون اوسکو
خدمتون مختلف مین اور وہ غلام متحیر ہی نہین جانتا کہ کونسا راضی ہی اوسکی خدمت سے اور کس پر اونمین سے بھروسا کرے اپنی حاجتون
مین اور کس سے طلب کرے رزق اپنا اور کس سے ڈھونڈھے رفاقت اپنی پس فکر اوسکی متفرق ہی اور دل اوسکا پریشان اور تمثیل دی
مؤمن کو ساتھ غلام کے کہ اوسکا ایک آقا ہو پس فکر اوسکی ایک ہی اور دل اوسکا مجتمع ۔ **کشاف** ۔ **جا** ۔ **مد** ۔
یعنی نہین برابر ہی غلام جماعت کا اور غلام ایک کا اسلیے کہ اول سے جب طلب کرے ہر ایک اوسکے مالکون مین سے خدمت اپنی
ایک وقت مین تو وہ متحیر ہوتا ہی کہ کسکی خدمت کرون انمین سے اور یہ مثال مشرک کی ہی اور دوسری مثال موحد کی ہی ۔ **جا** ۔ ایک غلام
جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا نہ سمجھے تو اوسکی پوری خبر نہ لے اور ایک غلام جو سارا ایک کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال
ہی جو ایک رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے ۔ **مو** ۔ یعنی جو غلام کہ کئی آقا رکھتا ہو اور وہ اوس سے خدمت لینے مین تنازع کرتے ہون
برابر نہین ہی ساتھ اوس غلام کے کہ سوائے ایک آقا کے نرکھتا ہو اور بے تنازع ہو اسیطرح کافر پوجنے والا معبودون متعددہ باطلہ کا یعنی
بتونکا ساتھ مسلمان پوجنے والے خدا یگانہ معبود بحق کے برابر نہو ۔ **بحر** ۔ **تنبیہ** ۔ حاصل آیت یہ ہوا کہ اللہ تعالی کا شریک کسیکو
نکرے اوسی کو مالک اور کار ساز اور رازق اپنا سمجھے اور عبادت اوسیکو کرے پس بزرگون کو سر کا تاج اور آنکھون کی پتلی سمجھے لیکن
کارخانہ خدائی مین کسیکو دخیل نجانے اور جو بندگی کہ خاص اللہ ہی کی سزاوار ہی جیسے سجدہ کرنا طواف کرنا اور پکارنا وقت حاجات کے اور
منتون کا ماننا اور نام رکھنے مین نسبت عبودیت کی کرنی اوسکی طرف اور مانند انکے اوسکے غیر کے لیے نکرے تفصیل اخیر کی بات کی یہ ہی
کہ نام رکھنا عبد فلان اور غلام فلان بھی ایک قسم ہی شرک کی اس سے بھی بچے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ بیچ تفسیر آیت فَلَمَّا
آتٰہُمَا صَالِحًا الخ کے لکھتے ہین کہ یہ تصویر ہی حال آدمی کی کہ وقت ثقل حمل کے نیت درست کرتا ہی اور جب فرزند وجود مین آوے
تو اوسکو فراموش کر دیتا ہی اور یہان سے جانا گیا کہ شرک نام رکھنے مین ایک قسم ہی شرک سے جیسے کہ اہل زمانہ ہمارے غلام فلان اور عبد فلان
نام رکھتے ہین انتہی پس آدمی کو چاہیے کہ ایک ہی کا غلام ہو رہے ہر ایک کا غلام نہ بنتا پھرے اور اوسیکو حاجت روا اور کار ساز اپنا سمجھے
نہ اور کسیکو والا جنکو نام رکھا ہی اللہ تعالی نے اس آیت مین بھی اونہین مین داخل ہوگا اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ ہوگا حضرت
شیخ عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بیچ ذکر وفود کے لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عبد عوف کا عبد اللہ رکھا جیسے کہ
وفد بنی البکا مین عبد عمر کا نام عبد الرحمن رکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ جس نام مین اضافت عبد کی غیر خدا کی طرف ہو وہ نام رکھنا
خوب نہین انتہی **مسئلہ** شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہی کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک
چیز کے از راہ ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کرین دو شخص وغیر ذلک

یا مل جاوے مال دو شخصونکا اس طرح کہ نہ تمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دودھ ایک کا دوسرے کے دودھ مین مل جاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دین پس اس شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا اپنے حصے کا جائز ہے بغیر اذن شریک کے سوائے دونون قسمون اخیر کے یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مینے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اسکی یہ ہے کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کر دے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین یہ شرط کر لے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین سے پانچ روپے مین لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہے نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہے شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و التقبل اور شرکت وجوہ بلکہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف اور دین مین اور مال مین پس نہین جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور کافر کے اسلیے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین برابر نہین اور مراد مساوات سے مال مین مساوات اوس مال کی مراد ہے کہ صحیح ہوا اوسمین شرکت اور نہین مضایقہ ہے ساتھ زیادتی اوس مال کے کہ نہ جاری ہوا اوسمین شرکت مانند عروض یعنی اسباب و زمین وغیرہ چاہیے اور متضمن ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے معاملے مین پس جب خریدے ایک دونون مین سے کچھ تو بیچنے والے کو مطالبہ ثمن کا یعنی مول کا شریک دوسرے سے پہونچتا ہے اور ضرور ہے اسمین لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکے کا اور نہین شرط ہے اسمین دینا مال کا وقت عقد کے اور جو کوئی اون دونون مین سے کچھ مول لے سوائے طعام و لباس اہل اپنے کے پس وہ دونون کا ہوگا اور جو دین کہ لازم ہوا ایک پر اون دونون مین سے بسبب اوس چیز کے کہ صحیح ہوا اوسمین شرکت مانند خریدنے اور بیچنے اور اجارہ لینے کے یا بسبب کفالت کے ساتھ امر کے ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور بغیر امر کے ضامن نہین ہوتے کا صحیح یہی ہے یعنی جب کہ لازم آوے ایک پر اون دونون مین سے دین بسبب کفالت کے بغیر امر مکفول عنہ کے پس صحیح یہ ہے کہ اس دین کا نہین ضامن ہوگا شریک دوسرا اور اسی طرح اگر لازم ہوگا دین بسبب غصب کے ایک پر ضامن ہوگا اوسکا دوسرا اور نہین صحیح ہے شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھ اونکے اور اگر ایک دونون شریکون مین سے مالک ہوا اسباب کا رشتے یا اوسکی وراثت کرے ایسے مال کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہے مانند روپے اشرفی کے تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوگا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضہ نہین ہو سکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کے تو باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون مین ذکر کی گئین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون پس اگر مال دونون کے برابر ہون یا کم زیادہ ہون صحیح ہے اور صحیح ہے یہ شرکت اس طرح بھی کہ شرط کیجاوے یہ کہ ہو مال مساوی اور نہو ربح مساوی یعنی ایک کیلے نفع اور دوسرا زیادہ باوجود مساوات مال کے تو بھی درست ہے اور تینون امامون کے نزدیک سوائے امام شافعی کے ایک نوع ہونا دونون مالون کا اور مخلوط کرنا دونون مالونکا اور برابر ہونا دونون کے مالون کا اور ربح کا شرط نہین ہے جسطرح کہ ہوا اور جو کچھ شرط کرین جائز ہے اور ربح اور تلف اور ضمان بقدر دونون مالون کے ہونگے پس اگر ایک کے درہم ہون اور ایک کے دینار تو بھی جائز ہے اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و التقبل یہ ہے کہ شریک ہون دو حرفے والے اگرچہ حرفے مختلف رکھتے ہون مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریز ہو اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور جو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین

کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دونوں میں سے لازم ہوگا دونوں پر کرنا اوسکا پس اگر ایک نے
طلب کرنا کام کا پہونچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی پہونچتی ہے اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اون
دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونوں کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اون دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو شخص کہ اون پاس
مال ہو نہیں شریک ہوں اس طرح کہ اپنی وجاہت و رعیت سے اسباب مول لاکر بیچیں گے اور نفع درمیان دونوں کے ہو جسقدر شرط کریں
پس اگر شرط کریں دونوں اوسمیں بطور شرکت مفاوضہ کے تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو بیچ اوس چیز کے کہ مول لیں یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کریں دونوں آدھوں آدھ ہونا چیز خرید کی گئی کا آپسمیں
یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہیں جائز ہے شرکت اوس چیز میں
کہ نہیں صحیح ہے وکالت اوسمیں مانند کاٹنے لکڑیوں کے اور گھانس کے اور شکار کرنے کے اور پانی لانے کے اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ہر ایک کے لیے
پس وہ اوسی کے لیے ہوگا اور جو کچھ لیوین دونوں معًا پس واسطے دونوں کے آدھوں آدھ ہوگا اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا ایک کے لیے دوسرے کی
مدد سے پس وہ اوسکے لیے ہوگا مثلاً ایک اوکھیڑے اور دوسرا جمع کرے تو ہوگا وہ اوکھیڑنے والے کے لیے اور واسطے دوسرے کے اجر
مثل ہوگا امام محمد کے نزدیک تو جسقدر نوبت پہونچے اوسکی اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہ زیادہ کیا جاوے نصف ثمن اوسکے پر اور نہیں صحیح
ہے شرکت پانی لانے میں اس طرح کہ ایک کا بیل ہو اور دوسرے کی کھال پھر لاوے ایک اون دونوں میں سے پس کسب لانے والے کے لیے ہوگا
اور اوسپر اجر مثل یعنی کرایہ موافق رواج کے لازم آویگا اوس چیز کا یعنی کھال وغیرہ کا کہ دوسرے کی ہے اور ربح شرکت فاسدہ میں بقدر مال کے
ہوگا جیسے کہ شرط کیں شرکت میں درہمیں معین نفع میں سے ایک کے لیے پس فاسد ہوئی شرکت پس ہوگا نفع بقدر ملک کے یہانتک کہ
اگر ہو مال آدھوں آدھ اور شرط کیا تھا ربح اثلاث یعنی دو تہائی ایک کے لیے اور ایک تہائی ایک کے لیے تو یہ شرط باطل ہے اور ہوگا
ربح آدھوں آدھ اور باطل ہوجاتی ہے شرکت بسبب مرنے ایک کے دو شریکوں میں سے اور بسبب چلے جانے ایک کے دار الحرب میں مرتد ہوکر اگر حکم کیا جاوے
ساتھ اوسکے اور نہیں جائز ہے کہ زکوٰۃ دیوے ایک اونمیں سے دوسرے کے مال کی بغیر اذن اوسکے ✤ ملتقے شرح وقایہ مختصر گ

ع ۳ ۱۰ ۱۴

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝

بیشک تو بھی مرتا ہے اور وہ بھی مرتے ہیں پھر مقرر تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑوگے ✤ مو ✤

اے محمد ؐ تحقیق تو مریگا اور تحقیق یہ مرینگے پھر البتہ تم روز قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے آپسمیں جھگڑوگے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤
تو مریگا الخ کافر منتظر رہتے تھے آنحضرت کی وفات کے کہ یہ مریں تو ہمارا پیچھا چھوٹے پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ موت سبکو آنے والی ہے
پس اسکا انتظار کرنا اور شماتت باقی کے ساتھ فانی کی کیا معنی اور قتادہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر موت کی سنائی اپنے نبی کو اوسکے
نفس کی اور تمکو خبر موت کی دی تمہارے نفسوں کی یعنی تو اور وہ سب شمار موتی کے ہیں اسلیے کہ جو چیز ہونے والی ہے پس گویا کہ ہو چکی
ابو درداؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دیکھا ایک جنازہ پس کہا کہ کون ہے یہ کہا ابو درداؓ نے کہ یہ تو ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِنَّكَ مَيِّتٌ
وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ یعنی جیسن کہ تجہپر یہ دن آنے والا ہے پس گویا کہ تو مردہ ہی ہے پھر البتہ تم یعنی تو اور وہ جھگڑوگے پس تو دلیل لاویگا اونپر کہ
مینے احکام الٰہی پونہچا دیے تھے پس جھٹلایا انھوں نے مجکو اور کوشش کی مینے اسلام کی طرف بلانے میں پس لگے رہے یہ عناد میں اور
عذر کرینگے وہ واہیات کہ تابعین کہینگے تابعداری کی ہمنے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اور کہینگے سردار کہ بہکایا ہمکو شیاطین نے اور
اگلے باپوں ہمارے نے اور بعضوں نے حمل کیا ہے اسکو سبکے جھگڑنے پر پس کافر آپسمیں جھگڑینگے یہانتک کہ کہا جاویگا اونکو لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ
یعنی اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ نہ جھگڑو آپسمیں میرے پاس اور مومن کافروں پر سرزنش کرینگے ساتھ دلیلوں کے اور اہل قبلہ بھی آپسمیں جھگڑینگے یعنی بعضے

چنانچہ ابن عمرؓ کہتے ہین کہ ایک مدت ہم بھی جانتے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی ہمارے حق مین اور اہل کتاب کے حق مین کہ مومن کافر سے جھگڑا کریگا
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ہم کہتے تھے کہ ہم آپسمین کیونکر جھگڑینگے حالانکہ نبی ہمارا ایک ہی اور دین ہمارا ایک ہی اور کتاب ہماری ایک ہی یہانتک
کہ دیکھا مینے اپنے بعضون کو کہ مارتے ہین بعضون کو تلوار سے پس جانا مینے کہ یہ نازل ہوئی ہی ہم مومنون کے حق مین اور ابراہیم نخعی سے ہی
کہا صحابہ نے کہ کیا ہوگی خصومت ہماری یعنی قیامت کو حالانکہ ہم تو بھائی ہین آپسمین پس جب قتل کیے گئے عثمانؓ تو کہا صحابہ نے کہ یہ
خصومت ہماری ہی یعنی درباب قتل اونکے کے آپسمین جھگڑا ہوئیگا روز قیامت کے اور کہا ابو العالیہ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت اہل قبلہ کے
حق مین اور یہ جھگڑا درباب خونون اور حقوق آپسکے ہوگا اور وجہ اول ہی ہی یعنی پوری ہی اور حق بات اول ہی کی ہی یعنی آنحضرتؐ اور کفار
جھگڑینگے جیسے کہ سمجھا جاتا ہی اس قول اللہ تعالی کے سے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ الخ اور اس قول اوس تعالی کے سے وَالَّذِیْ
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ کہ یہ بیان اور تفسیر ہی اون لوگون کی کہ اونمین جھگڑا ہوگا آپسمین اب مناسب قول اخیر کے
کچھ روایتین سنی چاہیئین ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر ہووے کچھ حق بھائی اوسکے کا قسم
آبروریزی اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروا دے اوسکو اوس سے آجکے دن پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت مین اگر ہونگے
ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق مظلوم کے اور اگر نہونگی ظالم کے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس
رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کہ کیا جانتے ہو تم کہ کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس
ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تحقیق مفلس میری امت سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن
قیامت کے ساتھہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھہ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا لگایا ہوگا کسیکو اور
کھا گیا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک کو نیکیون اوسکے سے اور اور کو نیکیون اسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی
پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے ساتھہ سزا گناہ کے کہ اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین
اور روایت ہی زبیر بن العوام سے کہ کہا جب نازل ہوئی یہ آیت اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ
رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ○ عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ کیا مواخذہ کیا جاویگا ہمپر اوس چیز کا کہ ہی درمیان ہمارے دنیا مین ساتھہ خواص ذنوب کے
یعنی زنا وغیرہ کا تو مواخذہ ہووے ہی گا آپسکے حقوق کا بھی مواخذہ ہوگا فرمایا ہان البتہ مواخذہ کیا جاویگا تمپر اسکا یہانتک کہ ادا کیا جاویگا الی اہلہ
کے حق ہوگا کہا زبیرؓ نے قسم خدا کی یا شبہہ امر دشوار ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ جھگڑے کی روز قیامت کے ہر چیز یہانتک کہ
دو بکریان بھی آپسمین جھگڑینگی در صورتیکہ ماری ہونگی آپسمین سینگون سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جو آپسمین جھگڑینگے
روز قیامت کے مرد اور بیوی اوسکی ہوگی قسم خدا کی نہین بولیگی زبان اوسکی ولیکن دونون ہاتھہ اوسکے اور پاؤن اوسکے گواہی دینگے اوسپر اوس چیز کی
کہ عائبانہ کرتی تھی اپنے خاوند کے اور گواہی دینگے دونون ہاتھہ مرد کے اور پاؤن اوسکے اوس چیز کی کہ خبرگیری کرتا تھا وہ بیوی کی یعنی اسمین جو کچھ
قصور کیا ہو اوسکی گواہی دینگے پھر بلایا جاویگا مرد اور خادم اوسکا ساتھہ مثل اسکے کے یعنی اونکے بھی اعضا اسی طرح گواہی دینگے پھر
بلائے جاوینگے بازاری یعنی اونھون نے جو کسیکی حق تلفی کی ہوگی اونکے اعضا بھی گواہی دینگے اور نہین پائے جاوینگے وہان دانق اور قیراط لیکن
نیکیان ظالم کی دیجاوینگی مظلوم کو اور برائیان مظلوم کی ظالم پر رکھی جاوینگی پھر لایا جاویگا جبارون یعنی ظالمون کو لوہے کے گرزون سے
پس کہا جاویگا کہ وارد کرو انکو دوزخ پر پس قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ داخل ہونگے آگ مین یا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ
اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین ہی تم مین سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر یعنی گذریگا اوسپر سے کہ پل صراط اوسپر ہوگا یعنی مجکو شک ہی کہ داخل ہونگے
دوزخ مین یا فقط ورود ہی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول دو جھگڑنے والون کے آپسمین دو ہمسائے ہونگے کہین فرمایا

میان بیوی اول جھگڑینگے اور کہین ہمسایون کو فرمایا اور دونون محل پر اول اضافی مراد ہو یعنی یہ نسبت بعض حقوق کے یہ
اول ہین اور بہ نسبت بعض کے وہ شاید گھر والون مین پہلے اونکا جھگڑا ہوا اور باہر والون مین ہمسایون کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا یعنی محشر مین امیر ظالم کو پس جھگڑے گی اوس سے رعیت پھر فتح یاوینگے وہ اوسپر پس کہا جاویگا اوس امیر کے لیے
کہ باندھا جاوے ایک ستون سے دوزخ کے ستونون مین سے اور ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ کہا جھگڑینگے لوگ آپسمین روز قیامت کے یہانتک کہ
جھگڑے گی روح ساتھ بدن کے پس کہے گی روح واسطے بدن کے کہ تو نے کیا یعنی جو کچھ کیا اور کہے گا بدن واسطے روح کے کہ تو نے حکم کیا تھا
اور تو نے فریب دیا پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک فرشتے کو پس حکم کریگا وہ درمیان اون دونو کے پس کہیگا فرشتہ واسطے اون دونون
کے کہ مثل تم دونون کی ایسی ہی جیسے ایک شخص جا ماندہ بینا ہو اور دوسرا اندھا ہو داخل ہوئے دونون ایک باغ مین پس کہا جا ماندہ نے
واسطے اندھے کے کہ مین دیکھتا ہون یہان میوے ولیکن نہین پہونچ سکتا مین طرف اونکے پس کہا واسطے اوسکے نابینا نے کہ سوار ہو تو
مجپر اور توڑ میوے پس سوار ہوا جا ماندہ اوسپر اور توڑے میوے پس کونسا اون دونون مین سے زیادتی کرنے والا ہوا کہینگے روح و جسد کہ دونو
ہوئے زیادتی کرنے والے پس کہے گا واسطے اون دونون کے فرشتہ کہ تم دونون نے حکم کیا اپنے نفس پر یعنی بدن واسطے روح کے مانند سواری کے
ہی اور روح سوار ہونے والی ہی اوسپر اور ابن عباسؓ سے ہی یہی تفسیر قول اللہ تعالی کے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ
کہا کہ جھگڑیگا سچا جھوٹے سے اور مظلوم ظالم سے اور ہدایت یافتہ گمراہ سے اور ضعیف متکبر سے ❊ **تنبیہ** ❊ ان روایتون سے معلوم ہوا
کہ بندون کے حقوق نہایت دشوار ہین چنانچہ صریح بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال نامے تین ہین ایک
اعمال نامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
یعنی بلاشبہہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے آور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا ہی بندون کا
آپسمین یہانتک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے آور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے یعنی حقوق اللہ تعالی کے فوت کیے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عتاب کرے اوسکو اور اگر چاہے
درگذر کرے اوس سے آور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بچا اپنے کو بددعا مظلوم کی سے پس سوال اسکے نہین کہ وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور
بلاشبہہ اللہ نہین دور کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے انتہی یہ دونون روایتین مشکوۃ مین ہین اور یہ جو اوپر روایت مین آیا کہ ظالم
کی نیکیان مظلوم کو ملینگی اوسکے حق کے بدلے مین مقدار اوسکی کیا ہی کتنی نیکیان کتنے حق کے بدلے مین ملینگی تو اسکی تفصیل
درالمختار مین یہ لکھی ہی کہ آیا ہی کہ لیا جاویگا ایک دانق کے عوض مین کہ قریب دو پیسے کے ہوتی ہی ثواب سات سو نمازون با جماعت کا انتہی
نکتہ اسکے اوپر کے رکوع مین جو آیت گذری فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ الخ
اوسمین قول سے مراد صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک قسمین خطرون کی ہین اور وہ چھ ہین ایک تو خطرہ نفس کا ہی اور اوسمین کچھ خیر نہین ہوتی ہی اور وہ
باعث شہوتون اور لذتون اور امور دنیوی اور جسمانی کا ہی کہ کچھ ثبات نہین رکھتے ہین اور اوسمین سوا خوشی نفس ایک ساعت کی
اور کچھ نہین ہی اور وہ باز رکھنے والا اللہ سے اور قساوت اور غفلت لانے والا ہی وَ كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
واقع ہی یعنی جو چیز باز رکھے تجکو اللہ سے پس وہ بت تیرا ہی اور اوسمین منہمک رہنے کے لیے کچھ حد نہین ہی آور دوسرا خطرہ شیطانی ہی
کہ واسطے گمراہ کرنے اور کفر اور شرک اور تہمت کرنے اور شکوہ کرنے خدا کے اور واسطے کروانے تمام گناہون اور تاخیر توبہ اور مانند اسکے کے
وارد ہوتا ہی اور کبھی واسطے مکر اور استدراج کے ساتھ امر خیر کے بھی وارد ہوتا ہی اور بحسب ایک قول کے خطرہ نفسانی بھی کبھی ساتھ خیر کے
آتا ہی لیکن ان دونون کے ساتھ مین شر ہی ہوتی ہی اور خطرہ نفسانی کو ہواجس نفسانی اور شیطانی کو وساوس شیطانی کہتے ہین اور اکثر حرکات

اور سکنات عوام کے بحسب انہین دونون خطرون کے ہوتے ہین اور دونون مذموم ہین اور اسی لیے عوام حب دنیا اور معاصی مین مستغرق ہین غیر خطرہ ملکی اور روحی جو تیسرا خطرہ قلبی ہی اور یہ دونون محمود ہین اور یہ دونون باعث ہوتے ہین طاعت اور عبادت اور ذکر اللہ اور متوجہ ہونے کے طرف اللہ اور آخرت اور راستی کے اور اوس چیز کے کہ جس سے خیر آدمی کی اور سلامتی اوسکی دارین مین ہو اور اعمال خواص کے بحسب انکے ظہور پاتے ہین پانچوین خطرہ عقلی ہی کہ کبھی برحسب خطرہ ملکی اور روحی کے اور کبھی برحسب خطرہ نفس اور شیطان کے وارد ہوتا ہی چھٹا خطرہ الٰہی ہی کہ بے واسطہ بندے کے دل پر وارد ہوتا ہی اور اکثر اوسکا خیر ہی اور کبھی واسطے امتحان اور ابتلا کے ساتھ برائی کے بھی وارد ہوتا ہی اور اسکو الہام ربانی کہتے ہین اعمال عارفون کے بحسب انکے ہوتے ہین لیکن تمیز اسکا اور خطرون سے اور اسیطرح تمیز اور خطرون کا ایک کا دوسرے سے نہایت ہی مشکل ہی اور جگہہ بڑی ہی لغزش کی ہی جسکو خدائے تعالی چاہے اور اوسکے دل کو منور کرے اوسی کو میسر ہوتی ہی اور حاصل کار یہ کہ جب بندہ شرک اور معاصی سے باز رہا اتباع خطرۂ شیطانی سے امن مین ہوا اور جب ترک لذات اور شہوات مباحہ اور اعتراض اور غصہ کرنے سے حق پر باز رہا اور توبہ اور استغفار عادت اپنی کی اور افعال خیر سائر شرائط اونکی کے خالصۃً للہ کرنے اختیار کیے امید ہی کہ مکر نفس سے محفوظ رہیگا اور مداومت کرنے والا اونپر مغفور اور جنتی بھی ہوگا اور جب ورع اور تقوی اور زہد اور ریاضت اور راہ خداطلبی کی کہ اکثر یہ چیزین واردات ملکی اور روحی اور عقلی سے ہوتی ہین اختیار کرے امید ہی کہ حق تعالی اوسکو معرفت اپنی عطا فرماوے اور ساتھہ نور ربانی کے منور کرے پس اوسپر شناخت اور تمیز خطرون کی اور معرفت حقائق اشیا کی کماحقہ آسان ہو اور تا حاصل ہونے اس مرتبے کے علاج پہچاننے خطرون کا یہ ہی کہ جو خطرہ موافق شرع کے نہو نفس یا شیطان سے ہوگا اور جس چیز مین تردد ہو اوسکو بھی ترک کرے اور طالب حق کو موافقت احوال اولیا سے بھی بھلائی خطرے کی واضح ہوتی ہی اور خطرۂ خیر کہ ہمیشہ اور ساتھہ جزم و قوت کے ہو الہام ہی اور اگر متردد ہو فرشتے سے ہی اور اسیطرح خطرہ برائی کا کہ ہمیشہ ہو نفس سے ہی اور کبھی حق سے یعنی امتحان کے لیے اور اگر متردد ہو شیطان سے ہی ✤ بحث ✤ تفصیل اسکی جو دیکھے تو فتوح الغیب مین حضرت غوث اعظم نے لکھی ہی ؕ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۞

پھر اوس سے ظالم کون جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو جب پہنچی اوس پاس کیا نہین دوزخ مین ٹھہراؤ منکرون کا ✤ مو ✤

پس کون شخص زیادہ ظالم ہی اوس سے کہ جھوٹھہ باندھا خدا پر اور جھٹلایا دین سچے کو جسوقت کہ آیا اوسکے پاس کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ کافرون کی ✤ ف ✤ تفسین ✤ یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اوس سے برا کون اور اگر وہ سچا تھا اور تمنے جھٹلایا تو تمسے برا کون ✤ مو ✤ اوپر کی آیت مین جو جھگڑنا آپس کا مذکور ہوا اس آیت مین اور آیت وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ مین بیان ہی اون لوگون کا کہ ہوویگا درمیان اونکے جھگڑا اور جھوٹ باندھا خدائے تعالی پر یعنی افترا کیا اوسپر ساتھہ نسبت کرنے شریک اور فرزند کے طرف اوسکے اور صدق سے مراد ہی دین جو حضرت لیکر آئے یا قرآن اور کافرون کے یعنی اون لوگون کے لیے کہ افترا کیا اللہ پر اور جھٹلایا دین سچے کو ✤ ول ✤ معا ✤

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۞

اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا اوسکو وہی لوگ ہین ڈر والے ✤ مو ✤

اور وہ شخص کہ لایا دین سچے کو اور وہ لوگ کہ مان لیا اوسکو یہ جماعت وہ ہین پرہیزگار ✤ ف ✤ تفسین ✤ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ لائے حق کو اور ایمان لائے اوسپر اور مراد ہین اس سے آنحضرت صلعم اور متبعین اونکے

الجزء الرابع والعشرون

جیسے کہ مراد ہین ساتھ موسی کے وہ اور قوم اونکی بیچ قول اللہ تعالی کے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُوْنَ یعنی اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب تاکہ وہ ہدایت پاوین پس اسلیے فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
اور کہا زجاج نے کہ روایت کیا گیا ہی علی رضی سے کہ اونھون نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ
صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور روایت کیا گیا ہی یہ کہ اَلَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَالَّذِيْ
صَدَّقَ بِهٖ مومن ہین اور یہ سب صحیح ہی اور کہا ابن عباس نے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الخ سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہین کہ لائے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور تصدیق بھی کیا اوسکو اور پہونچایا خلق کو اور سدی نے کہا کہ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ جبرئیل ع
ہین کہ لائے قرآن کو اور صَدَّقَ بِهٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبول کیا اوسکو اور عطا نے کہا وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ انبیاء ع
ہین اور صَدَّقَ بِهٖ تابعدار اونکے ٭ معا ٭ **تنبیہ** ٭ اس آیت کے اخیر مین جو فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ
یعنی یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچتے ہین حضرت عثمان رضی سے منقول ہی کہ مومن کو چھ قسم کا
ڈر رہتا ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہو کہ اللہ تعالی بغیر ایمان کے ناگہان اوٹھائے دنیا سے اور ایک نسخے مین ہی ساتھ گناہون کے اوٹھا اور دوسرے
ڈر رہتا ہی حفظہ یعنی ملائکہ اعمال لکھنے والون کی طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو بسبب اونکے روز قیامت کے اور تیسرے
ڈر رہتا ہی شیطان کی طرف سے اسکا کہ باطل کروادے عمل اوسکا اور چوتھے ملک الموت کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ روح قبض کرے ناگہان غفلت مین
اور پانچوین دنیا کی طرف سے ڈر رہتا ہی یہ کہ فریفتہ ہو ساتھ اوسکے پس غافل کر دے اوسکو آخرت سے اور چھٹے اہل و عیال کی طرف سے ڈر رہتا ہی
یہ کہ مشغول ہو ساتھ اونکے پس غافل کر دین وہ اللہ کی یاد سے ٭ **منبہات**

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا
اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ ہی بدلا نیکی والون کا تا اوتارے اللہ اون سے برے کام جو کیے تھے
وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اور بدلے مین دے اونکا نیگ بہتر کامون کا جو کرتے تھے ٭ مو ٭

واسطے اونکے ہی جو کچھ چاہین نزدیک پروردگار اونکے کے یہ ہی جزا نیک کارون کی تاکہ دور کرے خدا اونسے بدترین اوس چیز کا کہ کیا
اور دیوے اونکو مزدوری اونکی بحسب نیکوترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ٭

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَنْ
کیا اللہ بس نہین اپنے بندے کو اور تجکو ڈراتے ہین اونسے جو اوسکے سوا ہین اور جسکو راہ بھلاوے اللہ تو کوئی نہین اوسکو راہ دینے والا اور جسکو
يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝
راہ سجھاوے اللہ اوسکو کوئی نہین بھلانے والا کیا نہین ہی اللہ زبردست بدلا لینے والا ٭ مو ٭

کیا نہین ہی خدا کارساز بندے اپنے کا اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے کہ غیر خدا کے ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے
لیے کوئی راہ دکھلانے والا اور جسکو راہ دکھاوے خدا نہین ہی اوسکو کوئی گمراہ کرنے والا کیا نہین ہی خدا غالب بدلا لینے والا ٭ فتح ٭
تفسیر ٭ کیا نہین ہی خدا کارساز اپنے بندے کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی ہی اور حمزہ اور علی نے عبادہ پڑھا ہی بجائے عبدہ کے
یعنی انبیا اور مومن اور مضمون اسکا مانند مضمون آیت اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کے ہی اور ڈراتے ہین تجکو ساتھ اون لوگون کے
کہ غیر خدا کے ہین یعنی ساتھ بتون کے کہ جنکو پکڑ رکھا ہی مشرکون نے معبود سوائے خدا کے اور ڈرانا اونکا یہ تھا کہ قریش نے کہا آنحضرت صلعم کو

کہ ہم ڈرتے ہین اس سے کہ دیوانہ کردین تجکو معبود ہمارے اور پھٹکار اونکی پڑے تجپر بسبب عیب کرنے تیرے کے اونکو بدلا لینے والا کر
بدلا لیتا ہی اپنے دشمنون سے اور اسمین وعید یعنی ڈراوا ہی واسطے قریش کے اور وعدہ ہی واسطے مؤمنون کے کر وہ بدلا لیویگا واسطے مؤمنون
کے کافرون سے اور مدد کریگا اونکی اونپر پھر معلوم کروایا اللہ تعالی نے کہ کفار باوجود بت پوجنے کے مقر ہین اسکے کہ اللہ پیدا کرنے والا
آسمان و زمین کا ہی ساتھہ قول اپنے کے ✤ مـل ✤

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
اور جو تو اونسے پوچھے کسنے بنایا آسمان اور زمین تو کہین اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پوجتے ہو
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجپر کچھہ تکلیف وہ ہین کہ کھول دین تکلیف اوسکی ڈالی یا وہ چاہے مجپر مہر وہ ہین کہ روک دین
رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝
اوسکی مہر تو کہہ مجکو بس ہی اللہ اوسی پر بھروسا رکھتے ہین بھروسا رکھنے والے ✤ مو ✤

اور اگر پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان و زمین تو البتہ کہین خدا نے پیدا کیے ہین کہہ دیکھا تمنے اوسکو کہ پوجتے ہو سوائے
خدا کے اگر چاہے میرے حق مین خدا تعالی سختی کو کیا یہ بت دفع کرنے والے سختی اوسکی کے ہین مجسے یا اگر چاہے میرے حق مین بخشایش کیا یہ
بت باز رکھنے والے بخشایش اوسکی کے ہین کہہ بس ہی مجکو خدا اوسپر توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ✤ فـ ✤ تفسیر ✤ سختی
یعنی مرض یا فقر یا سوائے انکے بخشایش یعنی صحت یا غنا یا مانند انکے کے اور یون جو فرمایا کہ اگر پوچھے تو اونسے الخ یہ اسلیئے فرمایا کہ
اونھون نے ڈرایا تھا آنحضرت ؐ کو بتون کی پھٹکار اور دیوانہ کر دینے سے پس حکم کیے گئے آنحضرت ؐ ساتھہ اسبات کے کہ اقرار کرواوین اونسے پہلے سبحانک کہ خالق
عالم کا وہی اللہ وحدہ لا شریک ہی پھر کہین اونسے بعد اقرار کروانے کے کہ بس اگر چاہے میرے حق مین خالق عالم کا کہ جسکا اقرار کیا تمنے ضرر پہونچانا یا رحمت پہونچانی
کیا قادر ہونگے وہ اوپر خلاف اسکے کے پس جب ساکت و قائل کیا اونکو فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہہ کافی ہی مجکو اللہ ضرر پہونچانے بتون
اونکے سے روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت ؐ نے پوچھا اونسے یعنی جو کہ حکم ہوا تھا پس ساکت رہے وہ پس اوتری یہ آیت قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَ
تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ کلمہ حَسْبِيَ اللّٰهُ کی بہت فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
جسپر اوترے غم یا سختی یا کوئی امر دشوار تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور بعضی روایت مین ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ یہ دونون روایتین حصن حصین مین بخاری سے منقول ہین پھر حصن حصین کے شارح مولوی فخر الدین نے اسکی شرح مین لکھا ہی کہ روایت کی
ابن عباس نے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو جب آگ مین ڈالا تو یہی کلمہ پڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ
پڑھا جب کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسے لڑنے کے لیے جمع ہوئے ہین ڈرو اونسے اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے لگے تو آخری قول اونکا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تھا انتہی اور انیس المنقطعین
مین ہی کہ روایت کی عبد اللہ بن بریدہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو کوئی پڑھے دس کلمے پیچھے نماز صبح کے پائیگا اللہ تعالی کو نزدیک
اونکے کفایت کرتا ہے وہ الا اونمین سے پانچ دنیا کے لیے ہین اور پانچ آخرت کے لیے وہ یہ ہین حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا
اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ
الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یعنی بس ہی مجکو اللہ

ف — وانما قال کاشفات و ممسکات ... لانہن اناث و ہن اللات والعزی و منات ... [illegible]

ف — تفویض امر ... [illegible] ... وقالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل

واسطے دین میرے کے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس چیز کے کہ فکر مین ڈالے مجکو بس ہی مجکو اللہ واسطے اوس شخص کے کہ سرکشی کرے مجپر بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ حسد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ واسطے اوسکے کہ مکر بد کرے مجسے بس ہی مجکو اللہ نزدیک موت کے بس ہی مجکو اللہ وقت سوال کرنے منکر نکیر کے قبر مین بس ہی مجکو اللہ نزدیک میزان کے بس ہی مجکو اللہ نزدیک گذرنے کے پل صراط پر سے بس ہی مجکو اللہ نزدیک حوض کوثر کے بس ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسی پر بھروسا کیا مینے اور اوسی کیطرف رجوع کرتا ہون مین انتہی اور ملا علی قاری نے بھی حزب الاعظم مین اس دعا کو نقل کیا ہی اور اوسکے کسی شارح نے بہی فائدہ اسکا نقل کیا ہی لیکن حزب الاعظم مین بعد لفظ توکلت کے بجاے والیہ انیب کے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ہی اور حصن حصین مین ابو داؤد وغیرہ سے یہ بھی لایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر غالب آوے کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہین جانتا ہی تو چاہیے کہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو کہہ اے قوم کام کیے جاؤ اپنی جگہہ مین بی کام کرتا ہون اب آگے جان لوگے کس پر آتی ہی آفت کہ اوسکو رسوا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

اور اوترتی ہی اوسپر مار سدا کی ۞ مق

کہہ اے قوم میری عمل کرو تم اپنی وضع پر تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون اپنی وضع پر پس جانوگے تم اوس کسیکو کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو اور اوس کسیکو کہ اوتریگا اوسپر عذاب دائم ۞ فتح ۞ تفسیر علی مکانتکم کے معنی ہین اوپر حال اپنے کے کہ جسپر تم ہو اور اوپر جہت اپنی کے عداوت سے کہ جم رہے ہو اوسپر پس جانوگے تم الخ کیسی تہدید کی کافرون کو ساتھ ہونے آنحضرت ؐ کے فتحیاب اور غالب اوپر دنیا اور آخرت مین اسلیے کہ جب آئے کفار پر رسوائی اور عذاب پس یہ عزت اور غلبہ آنحضرت ؐ کا ہی اسلیے کہ غلبہ پورا ہوگا آنحضرت ؐ کے لیے بسبب عزت پانے عزیز کے دوستون اونکے سے اور بسبب ذلت پانے ذلیل کے دشمنون اونکے سے اور لفظ یخزیہ صفت ہی عذاب کی جیسے لفظ مقیم صفت ہی یعنی عذاب کہ رسوا کرنے والا ہو اوسکو اور وہ دن بدر ہوا اور عذاب دائم عذاب دوزخ کا ہی ۞ مد

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

ہمنے اوتاری ہی تجھپر کتاب لوگون کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی کہ بہکا اپنے

عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ع

برے کو اور تجھپر اونکا ذمہ نہین ۞ مو

تحقیق ہمنے اوتاری تجپر کتاب واسطے لوگون کے ساتھ حق کے پس جسنے راہ پائی پس نفع اوسی کے لیے ہی اور جو کہ گمراہ ہوا سو اسکے نہین ہی کہ گمراہ ہوتا ہی واسطے ضرر اپنے کے نہین ہی تو اوپر نگہبان ۞ فتح ۞ تفسیر واسطے لوگون کے اور واسطے حاجت اونکی کے طرف اوسکے تاکہ بشارت دیوین اور ڈراوین پس قوی ہون بواعث اونکے طرف اختیار کرنے طاعت کے معصیت پر اور جسنے راہ پائی یعنی اختیار کیا ہدایت کو پس اپنے نفس کو نفع پونہچایا اور جسنے اختیار کی گمراہی پس تحقیق ضرر پونہچایا اپنے نفس کو نہین ہی تو اوپر نگہبان تاکہ گمراہی مین نہ پڑنے دیوے تو اور نہ نگہبان نہین ہی تو انکا بیچ اختیار کرنے ہدایت و ضلالت انکی کے تو تجپر مواخذہ ہووے ۞ مد ۞ بحر ۞ مسئلہ ۞ وکالت حقوق جائزہ سے ہی جاری ان اماموں کے نزدیک اور بیچ تمام اون چیزون کے کہ مباشرت بنفس خود جائز ہی وکالت بھی جائز ہی مانند بیع اور شرا اور خصومت اور ادا دیون اور طلاق اور نکاح اور مانند انکے کے اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر

والرکان ... | المکان ... | ... | لیشملا ... | وحیث ... | قوله انی عامل | ای علی ... | وحذف ... | ... | ... | والانبیاء | بان ... | ... | قوة لان الله | ناصره ... | الاتری الی | ع ١٠ | ١ قوله فسوف تعلمون ... | مسئلہ

غیر مجلس حکم مین کسی حال مین مقبول نہین چارون امامون کے نزدیک اور مجلس حکم مین فقط امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک صحیح ہی مگر یہ کہ موکل نے شرط عدم اقرار کی اپنے پر کی ہو تو نہین صحیح اور اقرار وکیل کا اپنے موکل پر ساتھ حدود اور قصاص کے غیر مقبول ہی بالاتفاق مجلس حکم مین بھی اور غیر مجلس حکم مین بھی جہان کہین ہو اور قول وکیل کا مقبول ہی تلف مال مین ساتھ یمین اوسکی کے اور وکیل کو جائز نہین کہ خرید کرے ساتھ مول زیادہ کے مول مثل سے اور ایسے ہی خریدنا ساتھ شرط تاجیل مول کے روا نہین ہی اور وکالت حاضر کی روا نہین ہی سوائے رضا خصم یعنی مدعی علیہ کے مگر کہ موکل مریض یا اوپر مسافت تین دن رات کے ہو تو ہر نوع جائز ہی اور اگر کوئی شخص کسیکو وکیل کرے اپنے حقوق کے وصول کرنے کے لیے ایک شخص معین سے اور سامنے حاکم کے ہو تو اوسکے ثبوت وکالت کے لیے احتیاج گواہون کی نہین ہی اور حضور مدعی علیہ کا بھی شرط نہین ہی اور اگر بیچ غیر مجلس حاکم کے ہو تو دو گواہون سے نزدیک حاکم کے ثابت ہوتی ہی مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ اگر مدعی علیہ ایک ہو تو حضور اوسکا اور اگر کئی ہوں تو حضور ایک کا اونمین سے واسطے صحیح ہونے ثبوت وکالت کے شرط ہی اور وکیل کو معزول کرنا اپنا سوائے روبرو موکل کے جائز نہین ہی اور اگر موکل وکیل کو معزول کرے تو بعد جاننے وکیل کے ساتھ عزل کے معزول ہوتا ہی اور گواہ سننے وکالت پر سوائے حضور خصم کے روا نہین اور وکیل کرنا لڑکے تمیز دار قریب بلوغ کا صحیح ہی ✤ مسئلہ مضاربت قریب وکالت کے ہی اور اوسکو قراض بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ کوئی شخص مال کسیکو دیوے تا تجارت کرے اور منفعت اوسکی مشترک دونون مین ہووے پس جائز ہی اور اگر کچھ اسباب اوسکو دیوے اور کہے کہ اسکے مول کی مضاربت کر تو صحیح ہی اور عامل جب کہے کہ مال مضاربت کا ساتھ گواہون کے تو بری ہو گیا ہی وقت انکار کے ساتھ قسم کھانے کے پس قول اوسکا ساتھ یمین کے مقبول ہی اور ایسے ہی قول اوسکا ساتھ پھیر دینے مال کے اوسکے مالک کو ساتھ یمین کے مقبول ہی اور جب عامل کچھ اسباب ساتھ مال مضاربت کے خرید کرے اور وہ مال پہلے دینے کے مالک کو ہلاک ہو جاوے تو مضارب پر کچھ نہین آتا ہی اور وہ اسباب عامل کا ہوتا ہی اور مول اوسکا اوسپر ہوگا مگر نزدیک ابی حنیفہ رح کے کہ رجوع کرے ساتھ مول اوسکے کے صاحب مال پر اور جائز ہی مضاربت ایک مدت معین تک کہ پہلے اوسکے فسخ نکرے یا یہ کہ جب وہ مدت تمام ہو جاوے عامل بیع و شرا سے منع کیا جاوے پس اس شرط سے جائز ہی اور اگر مالک مال شرط کرے عامل پر کہ سوائے فلانے شخص کے خرید یا فروخت کرے تو اس شرط پر مضاربت صحیح ہی اور جب عامل ساتھ مال مضاربت کے مسافری کرے تو نفقہ عامل کا مال قراض مین ہوگا اور عامل مالک ربح یعنی نفع کا ساتھ ظہور ربح کے ہوتا ہی اور یا مالک اور شافعی کے نزدیک تقسیم کرنے سے اور خریدنا مالک مال کا کسی چیز کو مال مضاربت مین سے صحیح ہی اور اگر مضارب دعوی کرے کہ مالک مال نے مجکو اذن بیع اور شرا کا ساتھ نقد اور نسیہ کے دیا ہی اور مالک مال کہے کہ سوائے نقد اذن نہین دیا ہی سینے تو قول مضارب کا ساتھ یمین کے مقبول ہوگا اور مضارب اگر ساتھ دوسرے کے اوس مال سے مضاربت کرے اور دوسرے کو نفع حاصل ہو تو اوس نفع کو مضارب اول کے تئین دیوے ٥

اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ

الله کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہووے مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین پھر رکھ چھوڑتا ہی جن پر مرنا ٹھہرایا

وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○

اور بھیجتا ہی دوسرون کو ایک ٹھہرے وعدے تک البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین

حق تعالی ارواحون کو قبض کرتا ہی نزدیک مرنے اونکے کے اور وہ روح کہ نہین مری ہی اوسکو قبض کرتا ہی نزدیک سونے اوسکے کے پس نگاہ رکھتا ہی اوسکو کہ حکم موت کا کیا ہی اوسپر اور چھوڑ دیتا ہی اوس دوسرے کو ایک وقت معین تک تحقیق اس قصہ مین نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ تامل کرتے ہین ✤ قصہ ✤ تفسیر یعنی نیند مین ہر روز جان کھینچتا ہی پھر بھیجتا ہی یہی نشان ہی آخرت کا معلوم ہوا

[illegible]

نیند مین بھی جان کھنچتی ہی جیسے موت مین اگر نیند مین کھنچکر رہی وہی موت ہی مگر یہ جان وہ ہی جسکو ہوش ہی اور ایک جان ہی جس سے دم چلتا ہی
اور نبضین اوچھلتی ہین اور کھانا ہضم ہوتا ہی وہ دوسری ہی وہ پہلے موت کے نہین کھنچتی ۞ یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے یتوفی الانفس
مراد یہ ہی کہ سب نفسون کو وفات دیتا ہی وقت موت کے بالکل اور وفات دینا مار ڈالنا اونکا ہی اور مار ڈالنا یہ ہی کہ سلب کی جاتی ہی وہ چیز کہ
نفس بسبب اوسکے زندہ ہی حس و ادراک رکھنے والا ہی یعنی صحت و سلامتی اجزا اوسکے کی اسلیے کہ وقت سلب صحت کے گویا کہ ذات اوسکی
سلب کی گئی اور یہ جو فرمایا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا اس سے مراد یہ ہی کہ وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکے سونے مین
یعنی وفات دیتا ہی اونکو جسوقت کہ سوتے ہین یہ فرمایا مشابہت دینے کے واسطے سونے والون کے ساتھ موتی کے اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا
وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ مار ڈالتا ہی تمکو راتکو اس حیثیت سے کہ نہ تمیز رکھتے ہین اور نہ تصرف کرتے
ہین مانند موتی کے فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ یعنی پس بند کر رکھتا ہی اون نفسون کو کہ حکم کیا اوپر موت حقیقی کا یعنی نہین
پھیرتا ہی اونکو بیچ وقتون اونکے کے اس حال مین کہ زندہ ہون اور چھوڑ دیتا ہی دوسرے نفسون سونے والون کو ایک وقت مقرر تک کہ وقت
تمام ہونے عمر کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ کے معنی یہ ہین یستوفیہا ویقبضہا یعنی بالکل مار ڈالتا ہی اور لے لیتا ہی
اونکو اور یہ وہ نفس ہین کہ جنکے ساتھ حیات و حرکت ہی اور وفات دیتا ہی اون نفسون کو کہ نہین مرے اونکی نیند مین اور یہ نفس تمیز کے ہین
کہا ہی مفسرین نے کہ پس جو نفس وفات دیے جاتے ہین بیچ سونے کے وہ نفس تمیز کے ہین نہ نفس حیات کے اسلیے کہ نفس حیات کے جب زائل ہوتے ہین
جاتا رہتا ہی ساتھ اونکے دم اور سونے والا دم لیتا ہی اور واسطے ہر انسان کے دو نفس ہین ایک تو نفس حیات ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی
وقت موت کے اور دوسرا نفس تمیز کا ہی اور وہ وہ ہی کہ جدا ہوتا ہی انسان سے جب کہ سوتا ہی اور روایت کیا ہی مفسرون نے ابن عباس
سے کہ ابن آدم مین نفس ہی اور روح ہی درمیان ان دونون کے مانند شعاع آفتاب کے ہی پس نفس تو وہ ہی کہ بسبب اوسکے عقل و تمیز ہی
اور روح وہ ہی کہ بسبب اوسکے سانس لیتا ہی اور حرکت کرتا ہی پس جب کہ سوتا ہی بندہ قبض کرتا ہی اللہ تعالی نفس اوسکا اور نہین قبض کرتا
روح اوسکی اور حضرت علی رض سے منقول ہی کہ کہا نکلجاتی ہی روح اور باقی رہتی ہی شعاع اوسکی بدن مین پس ساتھ اسکے دیکھتا ہی خواب پس
جب جاگنے لگتا ہی نیند سے پھر آتی ہی روح اوسکے بدن کی طرف جلد تر پلک مارنے سے اور یہ بھی حضرت علی رض سے منقول ہی کہ جو کچھ کہ دیکھتا ہی
نفس سونے والے کا آسمان مین پس وہ رویا صادقہ ہی یعنی جلد اوسکا ظہور ہوتا ہی اور جو کچھ کہ دیکھتا ہی بعد چھوٹنے کے پس سکھاتا ہی اوسکو
شیطان پس وہ رویا کاذبہ ہی اور سعید بن جبیر سے ہی کہ ارواح زندون اور مردون کی آپسمین ملتی ہین سوتے مین پس پہچانتی ہین اونمین سے
جو کچھ چاہتا ہی اللہ یہ کہ پہچانے اور بعضی روایت مین ہی کہ پوچھتی ہین آپسمین جو کچھ چاہتا ہی اللہ پھر روک رکھتا ہی اللہ ارواح اموات کی اور
چھوڑ دیتا ہی ارواح زندون کی طرف بدنون اونکے کے ایک وقت مقرر تک اور روایت کیا گیا ہی کہ ارواح مومنون کی چڑھتی ہین وقت سونے
کے آسمان مین پس جو کہ ہوتی ہی اونمین سے پاک حکم کیا جاتا ہی اوسکے لیے سجدہ کرنے کا اور جو کہ نہین ہوتی ہی اونمین سے پاک نہین حکم کیا جاتا ہی
واسطے اوسکے سجدہ کرنیکا اور کہا فرقد نے کہ نہین ہی کوئی رات راتون دنیا کی سے مگر کہ رب تبارک و تعالی قبض کرتا ہی ساری ارواح
کو مومنون کی بھی اور کافرون کی بھی پھر پوچھتا ہی ہر روح سے جو کچھ کہ کرتا ہی صاحب اوسکا دن مین حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پھر بلاتا ہی
ملک الموت کو اور فرماتا ہی قبض کر اسکو اور قبض کر اسکو یعنی جسکی موت کا حکم ہوتا ہی اور چھوڑتا ہی اور ون کو ایک وقت مقرر تک ابی ایوب سے روایت
ہی کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ آنحضرت اونکے گھر مین اوترے ہوئے تھے وقت ارادہ کرنے سونے کے کہا ایک
کلام کہ نہین سمجھے ہم اوسکو کہا ابو ایوب نے کہ پوچھا مینے آنحضرت سے وہ کلام پس پڑھی یہ دعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ
مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَتُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَتُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّانِيْ فَاِنْ اَنْتَ تَوَفَّيْتَنِيْ فَاغْفِرْلِيْ وَاِنْ اَنْتَ اَحْيَيْتَنِيْ فَاحْفَظْنِيْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگہہ پکڑے ایک تمہارا طرف بچھونے اپنے کے پس چاہیے کہ جہاڑے اوسکو اپنے تہبند اندر کونے سے کیونکہ نہین جانتا ہی کہ کیا اسکے پیچھے پڑا ہوا اوسپر یعنی جانور و مٹی وغیرہ پھر چاہیے کہ کہے بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ الصّٰلِحِيْنَ اور ایک شب مین جو آنحضرت صلعم سفر مین اخیر رات مین اوترے تو سو گئے اور اور لوگ بھی سو گئے پس نہ جاگے مگر آفتاب کی گرمی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون بیارواحین عاریت ہین بندون کے بدنون مین پس قبض کرلیتا ہی انکو جب چاہتا ہی اور چھوڑ دیتا ہی انکو جب چاہتا ہی انتہی تحقیق اس مقدمے مین یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین اوپر قدرت اور علم اللہ تعالی کے واسطے اوس قوم کے کہ دوڑاتے ہین فکر ین اپنی پس جانتے ہین کہ جو قادر اسپر ہی وہ قادر ہی بعث پر بھی اور قریش نہین فکر کرتے اسمین ✣ ملا کشاف ✣ درمنثور جلد ۵ ✣ ایک وقت معین تک کہ وقت تمام ہونے عمر کا ہی کہ جب وہ وقت پونہچیگا قبض کرکر عالم ارواح مین لیجاویگا اور پھر بدن کی طرف نہین بھیجیگا اور جسکا وقت مرگ کا نہین پونہچا ہی اوسکو سوتے مین قبض کرتا ہی اور پھر بدن کی طرف بھیجتا ہی اور بندہ بیدار ہوتا ہی اور معنی قول رسول صلعم کے اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ یہی ہین اور مراد موت سے موت جسد اوسکے کی ہی اسلیے کہ روح جس وقت سے کہ مخلوق ہوئی ہی فنا پذیر نہوگی متعلق بدن کے ساتھہ رہتی ہی یا برزخ مین یا بہشت و دوزخ مین ہمیشہ رہیگی قرآن اور حدیثین تمام اس مضمون پر ناطق ہین اعتقاد کرنا خلاف اسکے عقائد باطلہ سے ہی اور لازم آتا ہی انکار جیسن یا عذاب قبر اور بعث اور حساب اور دوام بہشت و دوزخ کا ساتھہ اہل اونکے کے اور اسی جگہہ سے ہی کہ امام غزالی رح نے کہا ہم اگرچہ ازلی نہین ہین لیکن ابدی ہین اور تفسیر نیشاپوری مین کہا ہی کہ ان آیتون مین تسلی پیغمبر خدا کی ہی باین وجہ کہ ہدایت و ضلالت تمام خدا کی طرف سے ہی اور ہدایت مثل حیات اور بیداری کے ہی اور ضلالت مثل موت اور سونے کے ہی پس جیسے کہ موت و حیات اور جاگنا اور سونا بسبب پیدا کرنے خدا کے ہین ہدایت و ضلالت بھی اوسی کی پیدا کی ہوئی ہین جسنے اسکو پہچانا مصیبتین اوسپر آسان ہونگی اور کسی سبب سے غمگین نہین ہونے کا اور یہ بھی اوسمین ہی کہ کہا حکمائے اسلامیہ نے کہ نفس انسانیہ جوہر روشن نورانی ہی جب متعلق ہو ساتھہ بدن کے حاصل ہوتی ہی روشنی اوسکی تمام اعضا کے ظاہری اور باطنی مین اور وہ زندگانی اور بیداری ہی اور وقت سونے کے نہین واقع ہوتی ہی روشنی اوسکی مگر باطن بدن پر اور منقطع ہوتی ہی ظاہر بدن سے پس باقی رہتا ہی نفس حیات کہ جسکے سبب سے سانس آتا ہی اور عمل کرتے ہین قوائے بدنیہ باطن مین اور فنا ہو جاتا ہی وہ نفس کہ جس سے تمیز و عقل ہی اور جب منقطع ہو جاتی ہی یہ روشنی بالکل بدن سے پس وہ موت ہی اور ایسی تدبیر عجیب کا صادر ہونا نہین ممکن ہی مگر بڑے ہی قادر خبیر سے کہ نہین شریک ہی کوئی اوسکا اوسکی بادشاہت مین اور نہ نظیر اوسکا پس اسی لیے ملائی گئی آیت ساتھہ اس قول تعالی کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ مسئلہ سونے کا لکھا ہی علما نے کہ جب آدمی کچھہ کھاتا ہی اور غذا معدے مین جو ہارتی ہی تو بخار اوس سے اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور خالی معدے مین بھی بسبب کاواک ہونے معدے کے بخار اوٹھکر دماغ کو جاتے ہین اور بہر صورت دماغ کی حس پر غالب آکر اوسکو معطل کر دیتے ہین اور کچھہ حس و حرکت سوائے دم آنے کے باقی نہین رہتی ہی اور آیت مین گذر ہی چکا ہی کہ فاعل اور خالق سب چیزون کا خدائے تعالی ہی ہی اور غرض اس تمہید سے یہ ہی کہ سونا جملہ نقصانون ممکنات کے سے ہی اور غافل کرنے والا ذکر خدا سے اور بھلا ہو سے پس آدمی کو بتکلف سونا نچاہیے خصوصًا طالب خدا کو جب تک کہ نیند خوب غلبہ نکرے نسووے کہ منجملہ آداب سونے کے سے یہ ہی کہ جب تک نیند خوب غلبہ نکرے سووے نہین اور ساتھہ عبادت اور یاد خدا اور مراقبے کے مشغول رہے اور جب نیند خوب غلبہ کرے ذکر اللہ کرتا ہوا سووے

[illegible]

اور پہلے سونے کے بسم اللہ کہکر دروازہ بند کرے اور چراغ بجھاوے اور آگ بجھاوے یا دباوے اور باسن پانی وغیرہ کے ڈھانکے اور کلی یا وضو پورا کرے اور بسم اللہ اور سورتین اور تسبیحات اور دعائین کہ سونے کے وقت کی حدیث شریف مین آئین ہین پڑھکر داہنی کروٹ روبقبلہ لیٹے اور اگر خواب ڈرانا اور بُرا دیکھے تو کسی سے کہے نہین اور اچھا اور مبہم اپنے دوست سے کہ عالم ظاہر کر اوسکی تعبیر اوس سے پوچھے اور اگر وحشت خواب بد سے اوسی وقت بیدار ہو تو پناہ خدا سے مانگے اور تین بار بائین طرف تھتکارے اور اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ خَيْرَ رُؤْيَايَ وَاكْفِنِيْ شَرَّهَا اور آيَةُ الْكُرْسِيّ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو قرآن نہ پڑھے اور جسوقت کہ غلبہ نیند کا جاتا رہے اور جاگے جلدی اوٹھ بیٹھے اور دعائین جاگنے کی جو حدیث مین آئی ہین اور کلمہ طیب اور بسم اللہ وغیرہ ذکر خدا کا زبان پر جاری کرے تو کہ کاہلی اور شیطان کو دفع کرنے والا شیطان فریب سے کر پھر غافل کر کر سُلا دیتا ہی بعد اسکے اوٹھکر وضو اور نماز باجماعت ادا کرکر ذکر و اوراد مین مشغول ہو اور اگر وقت ہو اور خدا تعالی توفیق دے تو نماز تہجد پڑھے اور مستحب ہی قیلولہ کرنا یعنی دو پہر کو سونا بموجب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے قِيْلُوْا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقِيْلُ اور مکروہ ہی سونا اول روز مین اور مغرب اور عشا کے درمیان مین اور حضرت علی رض عشا کے بعد سونے کو بہت دوست رکھتے تھے اور داہنی ہتیلی رخسار کے نیچے رکھکر سووے اور یاد کرے کہ عنقریب لیٹونگا قبر مین اسی طرح تن تنہا کہ کوئی میرے ساتھ نہین ہے سوا اعمال کے اور کہا جاتا ہی کہ لیٹنا داہنی کروٹ مومن کا لیٹنا ہی اور بائین کروٹ لیٹنا بادشاہون کا اور آسمان کی طرف مونہہ کرکے لیٹنا انبیا علیہم السلام کا اور مونہہ کے بل لیٹنا کفار کا اور اگر درد و دھ پیٹ مین اور تکیہ پیٹ کے نیچے رکھکر اوسپر سووے تو مضایقہ نہین اور سوتے وقت تہلیل اور تحمید اور تسبیح کرے یہان تک کہ پڑھتے پڑھتے سو جاوے اسلیے کہ سونے والا اوٹھایا جاتا ہی اوس حالت پر کہ رات گذارے اوسپر اور میت اوٹھایا جاویگا اوس حالت پر کہ مرا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رض کو تعلیم کیا کہ سوتے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہین جب کہ آپ سے خادم طلب کیا کہ چکی پیستے پیستے گھٹے پڑ گئے تھے آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھ لیا کر سوتے وقت تیرے حق مین خادم سے بہتر ہی اور جاگے پہلے صبح کے اسلیے کہ زمین شکوہ کرتی ہی اللہ تعالی سے زانی کے نہانے سے اور خونریزی حرام یعنی ناحق سے اور سونے سے بعد صبح کے اور بیدار ہوا اللہ کو یاد کرتا ہوا اور قصد رکھنے والا تقوی کا اوس چیز سے کہ حرام کی ہی اللہ نے اوسپر اور نیت رکھنے والا اسکا کہ ظلم نہین کریگا مین کسی پر اللہ کے بندون مین سے ❊ بحر ❊ عالمگیریہ ❊

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝

کیا انھون نے پکڑے ہین اللہ کے سوا کوئی سفارش والے تو کہہ اگر جو اونکو اختیار نہو کسی چیز کا نہ سمجھ تو بھی ❊ مو ❊

کیا شفاعت کرنے والے پکڑے ہین سوا خدا کے کہہ اونکو پکڑے تمنے اگرچہ نہ کر سکتے ہون کچھہ کام اور نہ جانتے ہون ❊ فتح ❊

تفسیر ۵۹ اَمِ اتَّخَذُوا الخ یعنی بلکہ کیا پکڑے ہین قریش نے بدون اذن خدا کے سفارش کرنے والے جسوقت کہا اونھون نے یہ سفارش کرنے والے ہین ہمارے نزدیک خدا کے حالانکہ نہین سفارش کریگا نزدیک اوسکے کوئی مگر ساتھ اذن اوسکے کے کہہ کیا سفارش کرینگے وہ اگرچہ نہ اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ عقل ہو اونکو ❊ مد ❊

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

تو کہہ اللہ کے اختیار ہی سفارش ساری اوسی کا راج ہی آسمان و زمین مین پھر اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ❊ مو ❊

کہہ سب اختیار خدا کے ہی سفارش ساری اوسی کے لیے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے ❊ فتح ❊

تفسیر لله الشفاعة یعنی وہی مالک ہی شفاعت کا پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھہ اذن اوسکے کے برناب مدارک نے لکھا ہی اور صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ پس نہین طاقت رکھتا ہی کوئی شفاعت کی مگر ساتھہ دو شرطون کے ایک تو یہ کہ جسکی شفاعت کرین اوس سے الله راضی ہو اور دوسری یہ کہ شفاعت کرنے والے کو اذن ہو شفاعت کا اور یہان دونون شرطین مفقود ہین اوسی کے لیے بادشاہی ہی یہ تقریر ہی لله الشفاعة جمیعا کی اسلیے کہ جب ہوئی اوسی کے لیے بادشاہی ساری اور شفاعت بھی بادشاہت سے ہی ہوگا وہ مالک شفاعت کا بھی پھر طرف اوسکے الخ یہ متصل ہی اپنے قریب کے معنی اسکے یہ ہین کہ اوسی کے لیے ہی بادشاہت آسمانون اور زمین کی آج کے دن پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے روز قیامت کے پس نہین ہوگی بادشاہت اوس دن بھی اوسی کے لیے پس اوسی کے لیے ہی بادشاہی دنیا اور آخرت کی انتہی یعنی الله کے روبرو سفارش ہی پر الله کے حکم سے نہ کہ کہے سے جب موت آوے کسیکے کہے سے عزرائیل نہین چھوڑتا ﴿موضح﴾ تنبیہ ان آیتون سے بھی رد ہوتا ہی قول اونکا جو کہتے ہین کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کو شفاعت کرنے مین حاجت اذن کی نہین ہونے کی

وَإِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۚ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ

اور جب نام لیجیے الله کا نرا رک جاوین دل اونکے جو یقین نہین رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجیے

مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝

اوسکے سوائے اور ونکا تبھی لگین خوشیان کرنے ﴿موضح﴾

اور جب یاد کیا جاتا ہی خدا اکیلا نفرت کرتے ہین دل اون لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھہ آخرت کے اور جس وقت کہ یاد کیے جاتے ہین وہ کہ سوائے اوسکے ہین ناگہان وے خوش ہو جاتے ہین ﴿فتح﴾ تفسیر اکیلا یعنی جب الله ہی کا فقط ذکر ہوتا ہی اور اوسکے ساتھہ اونکے معبودون کا ذکر نہین ہوتا ہی تو رک جاتے ہین اور جب یاد کیے جاتے ہین معبود اونکے یعنی لات اور عزی وغیرہ خواہ الله کا ذکر ہووے اونکے ساتھہ یا نہووے تو خوش ہو جاتے ہین بسبب مفتون ہونے اونکے کے ساتھہ معبودون اپنے کے یا یہ مراد ہی کہ جب کہا جاتا ہی لا اله الا الله وحده لا شريك له تو متنفر اور منقبض ہو جاتے ہین اسلیے کہ اسمین نفی ہی اونکے معبودون کی اور کہا بعضون نے کہ یہ خوش ہونا کفار کا اوس وقت تھا کہ آنحضرت صلعم نے سورۂ والنجم پڑھی کعبے کے دروازے کے پاس اور شیطان نے آنحضرت صلعم کی آواز کے ساتھہ اپنی آواز کو مشابہ کر کر پڑھا تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى یعنی یہ بت تمین ہین لمبی گردنون کی اور انکی شفاعت کی امید ہی پس اسکو سنکر کفار خوش ہوگئے کہ انھون نے ہمارے بتون کی تعریف کی اور کہا ابن عباس رض نے کہ الذين لا يؤمنون بالآخرة سے مراد ہین یہ چار کافر ابو جہل بن ہشام اور ولید بن عتبہ اور صفوان اور ابی بن خلف ﴿معالم در منثور﴾ تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے بدعتی غالی توحید کے بیان اور اتباع سنت سنیہ کی تاکید کرنے سے چڑ جاتے ہین اور خفا ہوتے ہین اونمین بھی نمونہ ان مشرکون کا پایا جاتا ہی کہ جیسے وہ فقط الله تعالی کا ذکر سنکر متنفر ہوتے تھے اور اپنے بتون کا ذکر سنکر خوش جیسے ہی انکا حال ہی کہ توحید و سنت کے بیان سے ناخوش ہون اور جن بزرگون کو مشکل کشائی کے لیے پکارتے ہین انکے ذکر سے خوش ہون عیاذا بالله مومن کو یون چاہیے کہ بہت خوش ہون الله و رسول کے ذکر سے اور بزرگان دین کو اپنا پیشوا جانین اور محبت رکھین اونسے یہ جانکر کہ یہ الله کے پیارے بندے ہین نہ اونکے ذکر و اتباع کو الله و رسول کے ذکر و اتباع پر ترجیح دین اگر کوئی کہے کہ مومنون مین ایسی بات جو تمنے کہی کہان ہوتی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ جو لوگ موحد کامل اور متبعین سنت کے بدرجہ اتم اور زاہد عن الدنیا راغب فی العقبی تھے اور یہی کہتے تھے کہ الله کے ذکر کی کسیکو نہ سمجھ

اور آنحضرتؐ ہی کا اتباع کرو نہ باپ دادا وغیرہ کا اونسے کیون یہ لوگ بغض رکھتے ہین اور سب سے برا جانتے ہین اونکو اور جو لوگ کہ پہلے دین کے بدعتی تھے ڈھولکی تعزیہ وغیرہ کو جائز بتاتے تھے اونکو کیون سر کا تاج بنا رکھا تھا حیف ہی کہ اونسے تو بغض نہوا اور ہو تو ایسون سے کہ جنھون نے گھر بار جان مال آبرو اللہ و رسول کی راہ مین نثار کردی ہین یہ معاملہ صریح دلالت کرتا ہی انکے دل مین چور ہونے پر اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَبِيلِ الضَّلَالَةِ

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

تو کہہ ای اللہ پیدا کرنے والے آسمان و زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے توہی فیصلہ کرے اپنے بندون مین

فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ○

جس چیز مین وہ جھگڑ رہے تھے ÷ مو

کہہ ای پروردگار ای پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا درمیان بندون اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ وہ اوسمین اختلاف کرتے تھے ÷ ف ÷ تفسیر ÷ یعنی ہدایت و گمراہی مین آیا ہی کہ جب نہایت تنگ آئے آنحضرتؐ کفار کے ہاتھ سے اور بسبب نہایت سرکشی اونکے کے کفر و عناد مین تو کہا گیا آنحضرتؐ کو کہ دعا کر تو اللہ سے ساتھ نامون بزرگ اوسکے اور کہہ کہ توہی قادر ہی حکم کرنے پر درمیان میرے اور درمیان اونکے اور اسمین بیان ہی اونکے حال کا اور وعید ہی اونکے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن مسیب سے منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین کوئی آیت کہ پڑھی جاوے پھر دعا کی جاوے نزدیک اوسکے مگر کہ قبول کیجاوے سوائے اس آیت کے اور ربیع بن خثیم سے منقول ہی اور وہ کلام کم کیا کرتے تھے یہ کہ اونکو خبر دی گئی حسینؓ کے قتل ہونے کی پس غصے ہوئے وہ اونکے قاتل پر اور لوگ منتظر ہوئے اسکے کہ اب کلام کرینگے پس نہ زیادہ کیا اسپر کہ کہا آہ کیا ایسی حرکت کی اور پڑھی یہ آیت اور یہ بھی روایت کیا گیا ہی کہ اونھون نے اسکے پیچھے کہا کہ قتل کیا گیا وہ شخص کہ جسکو آنحضرتؐ اپنی گود مین بٹھاتے تھے اور رکھتے تھے مونہہ اپنا اونکے مونہہ پر اور حضرت عایشہؓ روایت کرتی ہین کہ جب آنحضرتؐ اوٹھتے تھے رات کو شروع کرتے تھے نماز اپنی ساتھ اس دعا کے یعنی بجاے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کے اسکو پڑھتے تھے یا وہ بھی اسکے ساتھ پڑھتے ہون اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ÷ مل ÷ کشاف ÷ در منثور ÷

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

اور اگر گنہگارون کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین مین ہی سارا اور اتنا ہی اور اوسکے ساتھ سب دے ڈالین اپنی چھڑوائی مین بری طرح کی مار سے دن

الْقِيٰمَةِ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ○

قیامت کے اور نظر آیا اونکو اللہ کی طرف سے جو خیال نہ رکھتے تھے ÷ مو

اور اگر ہو واسطے اون لوگون کے کہ ظلم کیا جو کچھ کہ زمین مین ہی سب اور مانند اوسکے ہمراہ اوسکے تو البتہ عوض دین اپنے اوسکو بسبب سختی عذاب کے روز قیامت مین اور ظاہر ہو جاویگا اونکے لیے خدا کی طرف سے جو کچھ گمان نہین رکھتے تھے ÷ ف ÷ تفسیر ÷ یہ آیت وعید کی مانند اس آیت وعدے کی ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ یعنی پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھی گئی ہی اونکے لیے اور معنی یہان کی آیت کے یہ ہین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے غضب الٰہی اور عذاب اوسکے سے وہ کچھ کہ

نہین تھا کبھی اونکے حساب مین اور نہین خطرہ گذرتا تھا اوسکا اونکے دلون مین اور بعضون نے کہا کہ کیے تھے کچھ اعمال یعنی نیکیان جانتے تھے اونکو حسنات پس ناگہان وہ ہوگئے سیئات اور سفیان ثوری سے یہ ہے کہ اونھون نے پڑھی یہ آیت پھر کہا ویل لاہل الریاء ویل لاہل الریاء یعنی وائے ہی اہل ریا کے لیے دو بار کہا اسکو یعنی ریا کی راہ سے عمل کرکر اچھا جانتے تھے اونکو وہ نکلین گے برے کہ باعث وبال کے ہونگے اور جزع فزع کیا محمد بن منکدر نے اپنے مرنے کے قریب پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا کہا ڈرتا ہون مین کتاب اللہ کی ایک آیت سے اور پڑھی یہی آیت پس مین ڈرتا ہون اللہ کی طرف سے یہ کہ ظاہر ہووے میرے لیے اللہ کی طرف سے وہ چیز کہ نہین گمان رکھتا مین یعنی عذاب و غضب الٰہی کہا مقاتل نے اس آیت کی تفسیر مین کہ ظاہر ہوگا اونکے لیے جب کہ اوٹھائے جاوینگے قبرون سے وہ کچھ یعنی عذاب کہ نہین گمان رکھتے تھے دنیا مین کہ وہ اوترےگا ہم پر آخرت مین اور کہا سُدی نے کہ گمان کرتے تھے کہ ہم اچھا کرتے ہین پس ظاہر ہوگا اونکے لیے برا یعنی قرب الٰہی ڈھونڈتے تھے بتون کے پوجنے مین پس جب عذاب کیے جاوینگے اوسپر ظاہر ہوگا اونکے لیے اللہ کیطرف سے وہ کچھ کہ نہین گمان کرتے تھے * مدؔ * معاؔ * کشاف *

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

اور نظر آئے اونکو برے کام اپنے جو کمائے تھے اور الٹ پڑا اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے * موؔ *

اور ظاہر ہوگی اونکے لیے جزا بد اوس چیز کی کہ کی اور گھیرے گی اونکو وہ چیز کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے * فتح * تفسیر * سیئات ما کسبوا کے معنی ہین برائیان اعمال اونکی کہ جو کیے تھے یا برائیان کار بد کرنے اونکے کی یعنی شرک اور ظلم جو دوستان خدا پر کیے تھے وہ ظاہر ہونگی جس وقت کہ پیش کیے جاوینگے اعمال نامے اونکے اور پہلے تھین پوشیدہ اونپر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے احصاہ اللہ ونسوہ یعنی یاد رکھا ہے اوسکو اللہ نے اور وہ بھول گئے ہین یا مراد یہ ہے کہ عذاب برائیون کے ظاہر ہونگے اور حاق الخ کے معنی ہین اوترےگا اور گھیرےگا اونکو عذاب کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے * مدؔ * جلاؔ * کشاف *

فَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

سو جب لگے آدمی کو کچھ تکلیف ہمکو پکارے پھر جب ہم بخشین اوسکو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہے یہ تو مجھکو ملی کہ آگے سے معلوم تھی کوئی نہین یہ جانچ ہے پر وہ بہت لوگ نہین سمجھتے * موؔ *

پس جب پہونچتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہمکو پھر جب دیتے ہین ہم اوسکو کوئی نعمت اپنی طرف سے کہتا ہے سوائے اسکے نہین کہ دی گئی یہ نعمت مجھکو بنا بر دانش کے کہ مجھ مین ہے بلکہ یہ نعمت ایک آزمایش ہے ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے * فتح * تفسیر * علیٰ علم کے معنی یا تو یہ ہین علیٰ علم منی انی سأعطاہ یعنی مین جانتا تھا کہ مجھکو یہ کچھ ملیگا اسلیے کہ مجھمین فضل و استحقاق تھا اسکا اور یا یہ معنی ہین علیٰ علم من اللہ بی وباستحقاقی یعنی اللہ مجھکو جانتا تھا اور میرے مستحق ہونے کو اوسپر مجھکو یہ کچھ دیا اور یا یہ معنی ہین علیٰ علم منی بوجوہ المکسب یعنی سمجھ بوجھ جو طرح طرح کے کسبون کی مجھمین تھی اوس سبب سے مجھکو ملا جیسے کہا قارون نے علیٰ علم عندی بلکہ یہ آزمایش ہے یہ انکار ہے اوسکے لیے گویا کہ فرمایا کہ نہین دی ہمنے تجکو نعمت اسلیے کہ جو تو کہتا ہے بلکہ یہ آزمایش و امتحان ہے تیرے لیے کہ دیکھین آیا تو شکر کرتا ہے یا ناشکری اور نہین جانتے ہین کہ یہ آزمایش ہے * تنبیہ * اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو جو نعمت پہونچے اللہ کی طرف سے اوسکا شکر ادا کرے زبان سے بھی اور اعضا سے بھی اور ناشکری نہ کرے زبان سے نہ اعضا سے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید یعنی اور اگر شکر کیا تمنے

البتہ زیادہ دونگا تمکو نعمت اپنی اور اگر ناشکری کی تمنے بلا شبہہ عذاب میرا سخت ہی پس جسکو اللہ تعالی دولت دیوے اچھی راہ مین
صرف کرے بیجا صرف نکرے مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ؎

قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
کہہ چکے ہین یہ بات اونسے اگلے پھر کچھ کام نآیا اونکو جو کماتے تھے ؛ مو

تحقیق کہی تھی یہی بات اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے پس دفع نکیا اونکے سر سے بلا کو اوس چیز نے کہ کماتے تھے ؛ فتح
تفسیر یہی بات یعنی اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ اون لوگون نے کہ پہلے انسے تھے یعنی قارون نے اور اوسکی قوم نے کہ کہا قارون نے اِنَّمَا
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور قوم اوسکی راضی تھی ساتھ اس بات کے پس گویا کہ کہی اونھون نے بھی یہ بات اور جائز ہی کہ اگلی امتون
مین سے اور لوگ ہون کہ اونھون نے کہا ہو مثل اسکے کماتے تھے یعنی متاع دنیا اور جمع کرتے تھے اوس سے ؛ مل

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
پھر پڑین اونپر برائیان جو کمائی تھین اور جو گنہگار ہین انمین سے اونپر بھی اب پڑتی ہین برائیان جو کمائی ہین
وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝
اور وہ نہین تھکانے والے ؛ مو

پس پہونچے اونکو عذاب اوس چیز کے کہ کیی اور اون لوگون نے کہ ظلم کیا اس جماعت مین سے پہونچیگا اونکو عذاب اوس چیز کا کہ
کمایا ہی اور نہین ہین یہ عاجز کرنے والے ؛ فتح ؛ تفسیر سیئات ماکسبوا یعنی جزا بدکرداریون اونکے کی اور ظلم کیا یعنی کفر کیا
اور اس جماعت مین سے یعنی تیری قوم کے مشرکون مین سے پہونچیگا الخ یعنی قریب ہی کہ پہونچیگا اونکو مانند اوس چیز کے کہ پہونچی اگلون
کو پس قتل کیے گئے سردار انکے بدر مین اور روکا گیا اونسے رزق پس قحط زدہ رہے سات برس تک اور نہین ہین عاجز کرنے والے
یعنی ہمارے عذاب سے نکل نہین سکتے پھر فراخی کی گئی اونکے لیے پس مینہہ برسائے گئے سات برس پس کہا گیا اونکے لیے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْا الخ ؛ مل

ع ۵ ۱۱ ۲ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝
اور کیا نہین جان چکے کہ اللہ پھیلاتا ہی روزی جسکو چاہے اور ناپ کر دیتا ہی البتہ اسمین پتے ہین اون لوگون کو جو مانتے ہین ؛ مو

کیا نہین جانا ہی کفار نے کہ خدا کشادہ کرتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے تحقیق اس کار مین البتہ
نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ؛ فتح ؛ تفسیر یعنی عقل دوڑانے مین تدبیر کرنے مین کوئی تنگی نہین کرتا
پھر ایک کو روزی کشادہ ہی ایک کو تنگ جان لو کہ یہ عقل کا کام نہین ؛ مو یَقْدِرُ کے ایک معنی تو مذکور ہوئے اور بعضون نے کہا
کرتا ہی اوسکو بقدر قوت کے اور بعضون نے کہا ماپ کر دیتا ہی ایمان لاتے ہین یعنی ساتھ اسکے کہ نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا اور
نہ فراخ کرنے والا سوائے اللہ عزوجل کے ؛ مل

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
کہہ دے ای بندو میرے جنھون نے زیادتی کی اپنی جان پر نہ آس توڑو اللہ کی مہر سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب
جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝
گناہ وہ جو ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ؛ مو

کہہ میری طرف سے ای بندون میرے کہ تجاوز حد سے کی اوپر اپنے ناامید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہی گناہون کو سارے تحقیق خدا وہی

کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمر رضؓ نے پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہون مین سے کچھ پس کہتے ہم کہ تحقیق
ہلاک ہوا پس نازل ہوئی یہ آیت یعنی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا پس باز رہے ہم اس کہنے سے پس تھے ہم جب دیکھتے
کسیکو کہ کیا ہی انمین سے خوف کرتے ہم اوسپر یعنی عذاب کا اور اگر نکیا انمین سے کچھ امید رکھتے ہم واسطے اوسکے یعنی مغفرت کی
اور مراد اسراف سے ارتکاب کبائر کا ہی اور ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے
کہ ہنس رہے تھے اور باتین کر رہے تھے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی اگر جانو تم
اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت پھر پھیرے حضرتؐ اور رونے لگے لوگ پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف
آنحضرت صلعم کے کہ ای محمدؐ کیون نا امید کرتا ہی تو میرے بندون کو پس پھرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا خوش ہو تم اور اپنے اعمال کو
مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیکی ڈھونڈھو تم اللہ تعالی کے ساتھ بجا لانے طاعتون کے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ وہ داخل ہوئے
مسجد مین پس ناگہان دیکھا ایک واعظ کو کہ وہ ڈرا رہا تھا آگ دوزخ سے پس کہا ای ڈرانے والے آگ کے نہ نا امید کر تو لوگون کو پھر
پڑھی یہ آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور کہا حضرت علیؓ نے کہ
کون سی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتون کا قرآن مین سے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ الخ اور مانند
اسکے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی قرآن مین کوئی آیت وسیع تر قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ سے اور ابن عباسؓ
سے ہی بیچ تفسیر آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا الخ کے کہ کہا بلایا اللہ تعالی نے اپنی مغفرت کی طرف اون لوگون کو کہ کہتے
تھے مسیح وہی اللہ ہی اور اونکو کہ کہتے تھے مسیح بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ
فقیر ہی اور اونکو کہ کہتے تھے ہاتھ اللہ کا بند کیا گیا ہی یعنی عیاذاً باللہ ممسک ہی کہ دیتا نہین اور اونکو کہ کہتے تھے اللہ تیسرا
۵۳ تین مین کا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی ان سبکو کہ آیا توبہ نہین کرتے تم طرف اللہ کے اور بخشش نہین مانگتے تم اوس سے حال آنکہ اللہ غفور رحیم ہی
پھر بلایا طرف توبہ کے اوسکو کہ جسنے بہت بڑی بات کہی کہ کہا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى یعنی یہ فرعون تھا کہ کہا مین رب اعلی
تمھارا ہون اور کہا مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ یعنی یہ بھی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمھارے لیے کوئی معبود
سوا اپنے کہا ابن عباسؓ نے کہ جسنے نا امید کیا بندون کو توبہ سے بعد اسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا و لیکن نہین
قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہانتک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو اور عبید بن عمیر سے روایت ہی کہ کہا ابلیس نے کہا ای رب
میرے تو نے نکالا مجکو جنت سے بسبب آدم کے اور مین نہین طاقت رکھتا ہون اوسپر یعنی اونکے بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت
قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالی نے پس تو مسلط ہی اوسپر کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو کچھ اور فرمایا نہین پیدا کیا جاویگا
واسطے اوسکے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جاویگا تیرے لیے مثل اوسکے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا سینے اونکے رہنے کی
جگہین ہین تمھارے لیے اور جاری ہوؤ گے تم اونکے خون کے جاری ہونے کی جگہہ کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا پکار لا اونپر اپنے
سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغا بازی کہا آدم
علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ ای رب میرے تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوس سے مگر ساتھ مدد تیری کے فرمایا کہ
نہین پیدا کیا جاویگا تیرے لیے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو کہ محفوظ رکھیگا اوسکو ہمنشین بد سے یعنی فرشتہ متعین
ہوگا کہ شیطان سے بچاویگا اوسکو کہا حضرت آدمؑ نے ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا کہ ایک نیکی برابر دس کے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک
ہوگی یا مٹا دونگا اوسکو کہا ای رب میرے زیادہ دے مجکو فرمایا دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہی جبتک کہ روح بدن مین ہی کہا ای رب میرے اور زیادہ دے

نکلہ تو کسی شخص کو کہ نہین بخشیگا تجکو اللہ کبھی اور نہین داخل کریگا تجکو بہشت مین کہا مینے کون ہو تم اللہ رحمت کرے تیپر کہا او سنے
مین ابو ہریرہ رضی ہون پس کہا مینے کہ یہ کلمہ کہتا ہی ایک ہم مین کا اپنے بعضے گھر والون کو جب کہ غصے ہوتا ہی یا کہتا ہی اپنی بیوی کو
یا اپنے خادم کو کہا ابو ہریرہ رضی نے پس بلا شبہہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو شخص تھے بنی اسرائیل مین
آپسمین دوست ایک اونمین سے بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا
اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا
گنہگار کہ چھوڑ مجکو ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک دن ایک گناہ پر
کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجپر دارو غہ پس کہا
عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالی نے طرف
اون دونون کے فرشتہ پس قبض کین روحین اون دونون کی پس اکٹھے ہوئے دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی برزخ
یا عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ
محروم کرے بندے میرے کو میری رحمت سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو
یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے **ف** اوس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس
گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالی نہین بخشنے کا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ہو ذلیل و حقیر
جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو **ع** در منثور من معالم
مشکوٰۃ تنبیہ ان روایتون مین جو بیان کمال وسعت رحمت باری تعالی کا اور تاکید نہ نا امید ہونے کی اللہ تعالی کی
رحمت سے مذکور ہوئی اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بس جب وہ غفور رحیم ہوا تو بندگی کرنی اوسکی کیا ضرور ہی اسلیے کہ یہ عقیدہ
ٹھہرا ہوا ہی اہل سنت کا اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ یعنی ایمان درمیان مین ہی خوف و امید کے ڈرتا بھی رہے
اوسکے عذاب سے اور امیدوار بھی رہے اوسکے کرم کا اور حضرت علی فرماتے ہین **قطعہ** اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ
فَاِنَّ الْاِلٰہَ رَؤُفٌ رَؤُفْ ۔ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّۃٍ ۔ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَخُوْفْ ۔ یعنی ای گنہگار
نا امید نہو اسلیے کہ اللہ بڑا مہربان ہی بڑا مہربان ہی اور نہ کوچ کر بغیر سامان کے اسلیے کہ راہ دہشتناک ہی دہشتناک ہی اور یہی مضمون
ان فارسی کے شعرون مین ہی **قطعہ** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ۔ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ۔ نومید ہم مباش کہ رندان
بادہ نوش ۔ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ۔ رابعہ شامیہ زوجہ حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ علیہما حالت خوف مین اکثر
یہ رباعی پڑھتی تھین **رباعی** زَادِیْ قَلِیْلٌ لَا اَرَاہُ مُبَلِّغِیْ ۔ فَلِلزَّادِ اَبْکِیْ اَمْ بِطُوْلِ مَسَافَتِیْ ۔ اَتُحْرِقُنِیْ
بِالنَّارِ یَا غَایَۃَ الْمُنٰی ۔ فَاَیْنَ رَجَائِیْ مِنْكَ وَاَیْنَ مَخَافَتِیْ ۔ **قطعہ** توشہ تھوڑا ہی میرا ای یار وہ ۔ ہین منزل تلک
وصول کہان ۔ توشے پر روؤن یا مسافت پر ۔ دوستو تم بتاؤ جاؤن کہان ۔ کیا مرے رب مجھے جلاویگا ۔ خوف میرا کہان رجا ہی کہان ۔

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور رجوع ہو اپنے رب کی طرف اور اوسکی حکم برداری کرو پہلے اس سے کہ آوے تمپر عذاب پھر کوئی تمھاری مدد نہ آویگا ۔ **مق**

اور رجوع کرو طرف پروردگار اپنے کے اور تابعدار ہو واوسکے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب پھر مدد نہ کیے جاؤگے ۔ **فتح**

تفسیر جب اللہ تعالی نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی مین لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہی اور پچتائے لیکن

سر سبزگی سے مسلمان ہوئے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑے جانین ہارین تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہین جسکی توبہ اللہ نہ قبول کرے نا امید مت ہو و توبہ کرو اور رجوع ہو و بخشے جاؤگے مگر جب سر پر عذاب آیا یا موت نظر آنے لگی تب کی توبہ قبول نہین ﴿صح﴾ بیت بر در ادبندہ گنہگار یختہ * آبروی خود بعصیان ریختہ * وانیبوا یعنی اور توبہ کرو طرف اوسکے واسلموا یعنی اور خالص کرو واسطے لیے عمل پھر مدد نہ کیے جاؤگے اگر توبہ نہ کی تمنے پہلے اوترنے عذاب کے * ﴿مل﴾

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور چلو بہتر بات پر جو اوتری تمکو تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پونہچے تمپر عذاب اچانک اور تمکو خبر نہو ﴿مو﴾

اور پیروی کرو بہترین اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف تمہارے پروردگار تمہارے کی جانب سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب ناگہان اور تم خبردار نہوو * ﴿فتح﴾ تفسیر * اور پیروی کرو بہترین الخ یہ مانند اوس قول اللہ تعالی کے ہی جو اوپر گذرا الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ناگہان یعنی یکایک آجاوے عذاب اس حال مین کہ تم غافل ہوؤ گویا تمکو کچھ خبر نہین ہونے کی بسبب زیادتی غفلت کے * ﴿مل﴾ بہترین اوس چیز کی الخ یعنی قرآن کی اور قرآن سارا حسن یعنی اچھا ہی اور معنی آیت کے یہ ہین جو حسن بصری رحمہ نے کہے کہ لازم کرو طاعت اوسکی اور بچو نافرمانی اوسکی سے اسلیے کہ قرآن مین ذکر قبیح یعنی بری چیزونکا ہی تاکہ بچے اوس سے اور ذکر ادون یعنی حقیر چیزون کا ہی تاکہ نہ رغبت کرے اوسمین اور ذکر احسن یعنی بہت اچھی چیزونکا ہی تاکہ اختیار کرے اوسکو * ﴿معا﴾ خبردار نہو و یعنی جانتے نہو و اوسکے آنے کے پہلے اوسکے وقت کو اور مراد احسن سے عزیمت اور حکم خدا کا ہی ساتھ لازم کرنے طاعت کے اور بچنے کے گناہون سے والاتمام قرآن حسن ہی اس جہت سے کہ کلام الٰہی ہی اگرچہ اوسمین کلام قبیح کفار کا و غیر ذلک کو ہی * ﴿بحر﴾ ﴿جلا﴾ *

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

کہین کہنے لگے کوئی جی ای افسوس جس سے مینے کمی کی اللہ کی طرف سے اور مین تو ہنستا ہی رہا

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

یا کہنے لگے اگر اللہ مجکو راہ دیتا تو مین ہوتا ڈرو الون مین یا کہنے لگے جب دیکھے عذاب کسی طرح

اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

مجکو پھر جانا بنے تو مین ہون نیکی والون مین ﴿مو﴾

رجوع خدا کی طرف کرو اور اتباع قرآن کا کرو بجہت خوف اسکے کہ کہے کوئی شخص ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی مینے بیچ حق خدا کے اور تحقیق مین ٹھٹھا کرنے والون سے یا کہے اگر خدا ہدایت کرتا مجکو البتہ ہوتا مین پرہیزگارون سے یا کہے جس وقت کہ دیکھے عذاب کو کاشکے ہو مجکو پھر جانا یعنی دنیا مین تو کہ ہوؤن مین نیکی کرنے والون سے * ﴿فتح﴾ تفسیر * فی جنب اللہ یعنی بیچ حکم خدا کے یا بیچ طاعت خدا کے یا بیچ ذات خدا کے یا بیچ طریق خدا کے اور وہ توحید اوسکی ہی اور اقرار کرنا ساتھ نبوت اوسکے کے یعنی محمد علیہ السلام کے یا بیچ حق خدا کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس مین نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین مگر کہ ہوگی وہ مجلس اوپر حسرت دن قیامت کے اگرچہ ہو وے اہل جنت سے عرض کیا صحابہ نے کیون ہوگی حسرت فرمایا بجہت نہ دیکھنے کے ثواب ہر مجلس کا کہ یاد کیا تھا اوس مجلس والون نے اللہ کو اوسمین اور نہین دیکھین گے ثواب اس مجلس کا کہ جسمین ذکر نہین ہوا پس ہوگی حسرت اونپر اور قتادہ سے ہی بیچ تفسیر ان تقول نفس یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ وان کنت

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ سے کہ کہا نہ کفایت کیا اوسکو یہ کہ ضائع کرے طاعت اللہ کی یہان تک کہ ٹھٹھا کیا اہل طاعت سے کہا قتادہ نے کہ یہ قول ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ قول اور ایک قسم کا ہوگا اونمین سے اور القول حین الخ اور قسم کا ہوگا اونمین سے فرماویگا اللہ تعالی ازراہ رد کرنے قول اونکے کے اور جھٹلانے اونکے کے بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ الخ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر دوزخی کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی جنت سے پس کہیگا لو اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ پس ہوئیگا یہ کہنا اوسکا ازراہ حسرت کے اور ہر اہل جنت کو دکھائی جاویگی جگہہ اوسکی دوزخ سے پس کہیگا لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ پس ہوئیگا یہ کہنا اوسکا ازراہ شکر کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ اور ہدایت کرتا مجکو یعنی دیتا مجکو ہدایت اور ہوتا مین پرہیزگارون سے یعنی اون لوگون مین سے کہ بچتے ہین شرک سے کہا شیخ امام ابو منصور نے کہ یہ کافر زیادہ پہچانتا ہی اللہ کی ہدایت کو معتزلہ سے اور ایسے ہی زیادہ پہچانتے ہین وہ کافر کہ جو کہین گے اپنے تابعدارون کو لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ یعنی اگر توفیق دیتا ہمکو اللہ ہدایت کی اور دیتا ہمکو ہدایت البتہ بلاتے ہم تمکو طرف اوسکے ولیکن جانا ہمسے اختیار کرنا گمراہی کا پس نہ مدد کی ہماری اور نہ توفیق دی ہمکو اور معتزلہ کہتے ہین بلکہ ہدایت کیا اونکو اور دی اونکو توفیق لیکن اونھون نے ہدایت نپائی اور حاصل یہ کہ اللہ کے پاس لطف یعنی مہربانی ہی جسکو دی وہ راہ پائی اوسنے اور وہ لطف توفیق اور عصمت یعنی بچاؤ گناہ سے ہی اور جسکو نہ دی وہ گمراہ ہوا اور ہوا مستحق ہونا اوسکا عذاب کو اور ضائع کرنا اوسکا حق کو بعد اسکے کہ قدرت دی اللہ نے اوسکو حاصل کرنے ہدایت کی اور نیکی کرنے والون سے یعنی موحدون سے ۔ مل ۔ مدارک منہ

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

کیون نہین پہونچ چکے تھے تجکو میرے حکم پھر تو نے اونکو جھٹلایا اور غرور کیا اور تو تھا منکرون مین ۔ مو

اوسوقت خدا فرماویگا ہان آئین تھین تیرے پاس آیتین میری پس جھٹلایا تو نے اونکو اور تکبر کیا تو نے اور ہوا تو کافرون سے ۔ فتح

تفسیر ۔ لفظ بلی رد ہی اللہ تعالی کی طرف سے اوسپر گویا کہ وہ فرماتا ہی ہان آئین تھین تیرے پاس آیتین میری یعنی قرآن اور وہ سبب ہدایت کا ہی کہ اوسمین بیان کردی تھی مینے تیرے لیے ہدایت جدا کرکہ گمراہی سے اور راہ حق جدا کرکر باطل سے اور قدرت دی تھی مینے تجکو بیچ اختیار کرنے ہدایت کے گمراہی پر اور بیچ اختیار کرنے حق کے باطل پر ولیکن چھوڑ دیا تو نے اوسکو اور ضائع کیا تو نے اور تکبر کیا تو نے اوسکے قبول کرنے سے اور اختیار کیا تو نے گمراہی کو ہدایت پر اور مشغول ہوا تو خلاف مین اوس چیز کے کہ حکم کیا گیا تھا پس ع اسکے نہین کہ آیا ضائع کرنا تیری جانب سے پس نہین ہی کچھہ عذر تیرے لیے اور بلی جواب ہی نفی تقدیری کا اسلیے کہ معنی لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ کے ہین مَا هُدِيْتُ یعنی نہ ہدایت کیا گیا مین ۔ ۹۳ صل

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

اور قیامت کے دن تو دیکھے اونکو جو جھوٹھہ بولتے ہین اللہ پر اونکے مونہہ سیاہ کیا نہین دوزخ مین ٹھکانا

لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ○

غرور والون کو ۔ مو

اور روز قیامت کے دیکھیگا تو اون لوگون کو کہ جھوٹھہ باندھا خدا پر مونہہ اونکے سیاہ ہوگئے ہین کیا نہین ہی دوزخ مین جگہہ متکبرون کے لیے ۔ فتح

تفسیر ۔ جھوٹ باندھا یعنی ساتھہ نسبت کرنے شریک اور اولاد کے طرف اوسکے اور نفی کرنے صفات اوس سے جگہہ متکبرون کے لیے یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وَاسْتَكْبَرْتَ ۔ مل ۔ حدیثین تکبر کی برائی کی اور مسئلہ اوسکا تفصیل سے

[illegible] اوتبعنا باتی [illegible] من تحتہم الانہار [illegible] التی [illegible] ۔ ط ۔ ل ۔ منہ ۔ مدارک ۔ الجواب [illegible] ۔ عد ۔

۔ ل ۔ یس اوربلی جواب ہین کہا گیا بلی یعنی ہان ہدایت کیا تھا مینے تجکو کہ آیتین اپنی بھیجین الخ ۱۲ منہ عفی عنہ ۔ ع ۔ وقد وجوہہم مبتدأ مسودۃ خبر والجملۃ فی محل النصب علی الحال ان کان تری من رؤیۃ البصر وان کان من رؤیۃ القلب فمفعول ثان ۔ صل

مسئلہ غرور

سورہ ص کے اخیر مین بیچ ضمن تفسیر آیت قال فالحق والحق اقول کے گذر چکا ہی جو چاہے وہان سے دیکھے اور
سنئے غرور اور عجب کے وہ بھی اقسام تکبر سے ہین یہان مذکور ہوتے ہین گوش ہوش سے سُننے چاہیئن ❊ مسئلہ
غرور پندار بھی آدمی کے لیے بلائے عظیم ہی اور نابود کرنے والا عمل کا اور کھینچنے والا طرف عذاب کے ہی اور مغرور اوسکو کہتے ہین
کہ ساتھہ ذات اور صفات اور اعمال اپنے کے گمان کمال اور بھلائی کا لیجاوے اور اپنے عمل کے سبب سے حق خدا پر اپنے لیے لازم
جانے اور آفت اور ردّ اعمال اپنے سے غافل ہو اور خاتمۂ بد سے اور مواخذے سے نڈر ہو اور سبب اسکا نہ جاننا فعالی اور جباری
خدا کا اور بے پروائی اوسکی کا ہی اگرچہ صاحب غرور ظاہر مین علم و عمل رکھتا ہو اور اکثر علما اور فقرا اور زہاد سے اس بلا مین مبتلا
ہین گروہ علما سے بعضے ایسے ہین کہ بسبب حاصل کرنے علم کے مغرور ہو کر جانتے ہین کہ ہم باوجود نہین ہونے کے بلکہ بہت ہماری
شفاعت سے نجات پاوینگے اور یہ فرق نہین جانتا ہی کہ مقصود علم سے عمل ہی اور نجات وعدہ کی گئی عمل پر ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون یعنی جنتیون کو فرماویگا کہ داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے
تھے تم اور عالم بے عمل کے حق مین آیا ہی مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل
اسفارا یعنی مثال اون لوگون کی کہ علم توریت دیے گئے ہین پھر عمل نہین کرتے ہین اوسپر مانند مثال گدھے کے ہی کہ اوٹھائے
پھرتا ہی بوجھہ کتابون کا یعنی جیسے گدھے کو اپنے اوپر لدی کتابون سے کچھ فائدہ نہین ویسے ہی اسکو علم نے کچھ فائدہ نہ دیا مثل مشہور ہی
عالم بے عمل کو کہا کرتے ہین کہ گدھے پر کتابین لادین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ کسیکو قیامت مین عذاب زیادہ تر اوس عالم
سے نہین ہونے کا کہ جسنے اپنے علم پر عمل نکیا اور ایک اور گروہ علما کے عمل بھی رکھتے ہین لیکن باطن کو حسد اور کینے اور ریا اور نمود
سے پاک نہین کرتے اور رسول ﷺ کی خبر سے غافل ہین کہ فرمایا جسکے دل مین ایک ذرہ کبر ہو جنت مین نہین جانے کا اور حسد ایمان کو
تباہ کرتا ہی اور تھوڑا سا ریا شرک ہی اور ایک گروہ اسکو بھی جانتے ہین اور پھر پندار مین ہین کہ ہم اس سے پاک ہین اور حقیقت مین
پاک نہین ہوتے اور ایک گروہ اصل علم مین غرور رکھتے ہین اور فریب مین ہین یعنی جو علم کہ دینی ہی اوسکو ترک کر کر علم مناظرہ اور کلام اور
مانند انکے کے مین مشغول ہین اور جانتے ہین کہ علم یہی ہی اور یہ نہین جانتے کہ یہ علوم باز رکھنے والے خدا اور عبادت اور آخرت سے ہین اور
ایک گروہ اہل غرور سے عابد ہین کہ بعضے اونمین سے نوافل مین تو مستغرق ہین اور فرائض سے خبر نہین رکھتے اور اگر فرائض ادا بھی
کرتے ہین تو بے طور نہ جماعت سے غرض ہی نہ اداے احکام و ارکان وغیرہ کا دھیان وظیفے کے سبب سے اوس جماعت کو ترک کرین کہ صحابہ
جسکے حق مین کہتے تھے کہ جماعت ہم مین نہین ترک کرتا تھا اگر معلوم النفاق اور جو صحابی بیمار ہوتے تھے تو دو آدمی بغلون مین ہاتھہ دیکر
پانوون گھسیٹتے لاتے تھے اور بعضے بسبب وسوسون کے طہارت مین نماز کو وقت سے بے وقت کر دیتے ہین اور احتیاطین نامشروع کو کرتے ہین
اور وقت لین دین کے کچھہ تفتیش حلال و حرام کی نہین کرتے ہین بلکہ سب کو حلال جانتے ہین اور نہین جانتے کہ اصل سب چیز کی لقمہ ہی اور
لقمۂ حلال نور انابت دل مین پیدا کرتا ہی اور حرام ظلمت اور بعضے کلام اللہ پڑھتے وقت فقط حروف ہی کے ادا کرنے مین رہتے ہین اور ساتھہ
اوسکے تفاخر کرتے ہین اور نہین جانتے کہ مقصود حضور دل ہی اور بعضے ہر روز ختم قرآن کرتے ہین اور بہت عمل کو دوست رکھتے ہین اور
نہین جانتے کہ مقصود اوس سے تدبر و تفکر ہی اور وہ سواے آہستگی اور قلت کے ہاتھہ نہین آتا اور بہت عمل بغیر حضور اور اخلاص کے کام نہین آتا
اور ایک گروہ اہل غرور سے فقرا ہین کہ ساتھہ صورت اور کلام تصوف کے مغرور ہین اور نہین جانتے کہ اصل تصوف کی تصفیۂ دل کا اور
تزکیۂ نفس کا اور حاصل کرنا قرب و معرفت الٰہی کا ہی اور بعضے اسلیے بسبب دیکھنے بعضی غیب کی چیزون کے کہ بسبب ریاضت کے اونپر
منکشف ہوتی ہین مغرور ہوتے ہین اور جانتے ہین کہ غایت کار تصوف کی یہی ہی اور بعضے بسبب وسوسون شیطانی کے گرفتار ہو کر ترک

اوامر کا کرتے ہین اور منہیات کے مرتکب ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ دل ہمارا ساتھ خدا کے ہی احتیاج عمل ظاہر کی کیا ہی اور نہین جانتے کہ انبیا اور اولیا نے باوجود نہایت قرب کے عمل ظاہر کو نہین ترک کیا ہی اور ترک کرنا اوسکا موجب دوری اور غضب الٰہی کا ہی اور خلاف سیرت صالحون اور عاشقان الٰہی کا ہی پس دل کو ان سب وسوسون سے اور برائیون سے پاک کرنا چاہیے اور ایک گروہ اہل غرور سے مالدار ہین کہ مال حرام کو خیرات مین صرف کر کر امیدوار ثواب کے ہوتے ہین اور اپنے اس کام پر مغرور ہوتے ہین اور نہین جانتے کہ پھیر دینا مال حرام کا اوسکے مالک کو فرض ہی اور بسبب تصرف کرنے کے اوسمین مستحق عذاب کے ہوتے ہین اور بعضے مال حلال کو بھی خرچ کرتے ہین تو واسطے ریا یعنی دکھانے اور نام و نمود کے خرچ کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ریا حبط کرنے والا عملون کا ہی اور اگر ریا بھی نہو تو غیر مشروع مین خرچ کرتے ہین اور ایک وہ لوگ ہین کہ زکوۃ تو ندین اور اور جگہہ خرچ کرین اور بعضے زکوۃ دین لیکن اللہ کے لیے ندین اور ایسون کو دین کہ خدمت یا تعریف یا اور غرض کی اونسے امید رکھین اور یہ فرقے اور مانند انکے کو ان تمام برائیون اور غرور و پندار سے پاک ہو کر تمام اعمال اپنے کو موافق شریعت اور طریقت اور سیرت صلحا کے کرنا چاہیے اور کبر اور عجب سے دور ہونا چاہیے تا عبادت و خیرات لیاقت قبولیت کی اللہ کے نزدیک رکھین والا رنج بے فائدہ ہی ✤ **مسئلہ** عجب اور خود بینی بھی مفسد عمل کے اور محروم کرنے والے توفیق الٰہی سے اور باعث رسوائی کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین بخل اطاعت کیا گیا اور خواہش نفسانی تابعداری کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھ نفس کے پس دور ہونا اس خصلت سے واجب ہی اور عجب اسکو کہتے ہین کہ اپنے عمل کو کار بزرگ جانے اور گمان کرے کہ مین ایسا کار خیر کرتا ہون اور بسبب اوسکے خوش ہو اور اوسکو اپنی صفت سے جانکر توفیق الٰہی سے غافل ہو اوسکے جاتے رہنے اور حبط ہو جانے سے ڈرے نہین اور ہووے کہ شدہ شدہ عمل سے بھی باز رہے بسبب شومی عجب کے اور علاج دفع عجب کا یاد کرنا احسان اور توفیق الٰہی کا اور جاننا اسکا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو آلات عمل کے عنایت فرمائے اور قادر اوسپر کر کر وعدہ ثواب کا اوسپر دیا پس احسان اوسکا اپنے پر جاننا چاہیے اور شکر اوسکی توفیق کا بجا لانا چاہیے اور یہ یاد کرنا احسان خدا کا بیچ وقت بواعث عجب کے فرض ہی اور سب وقتون مین مستحب اسلیے کہ عجب ایک بلائے عظیم اور پیدا کرنے والا کبر اور نسیان اور معاصی کا ہی اور باز رکھنے والا تدارک معاصی سے اور مشقت کرنے سے عبادت مین اور مانع شکر اور تزکیہ نفس سے اور محروم رکھنے والا بہت سی بھلائیون سے اور مانع قبول کرنے نصیحت کی بات کا اور حق کا اور پیدا کرنے والا کبر کا ہی ✤ **تنبیہ** ✤ اوپر کے مسئلے مین جو تین طرح کے لوگون کا ذکر کیا یعنی عالم عابد مالدار کا کہ اکثر ان لوگون مین غرور و پندار ہوتا ہی سچ ہی اسی سبب سے مجلس وعظ مین بہت ہی کم جاتے ہین سبحان اللہ مجلس وعظ مین کہ مسنون ہی اور کیا کچھ فضیلت رکھتی ہی حاضر نہون اور عرسون اور پھولون کی محفلون مین جا موجود ہون خصوصا یہ پیرزادے خلاف شرع اور دنیادار تابع نفس امارہ کے جاوین تو ڈھولکی کی محفل مین اور ناچ کی محفل مین اور میلے تماشون مین آور نجاوین تو وعظ کی محفل مین اگر کہین کہ فرصت نہین ہی تو اون محفلون خلاف شرع کے لیے کیونکر فرصت نکلیاتی ہی اگر کہین کہ افراط و تفریط ہوتی ہی بیان مین تو امر بالمعروف کرنا چاہیے بشرطیکہ علم سے بہرہ رکھتے ہون اور اگر علم سے بہرہ نرکھتے ہونگے تو حق و باطل مین کیونکر تمیز کرینگے اور علم آوے کیونکر نہ علم پڑھین نہ سنین جو بات دین کی کہ خلاف اپنی خواہش نفسانی کے سنی اوسکو بد دینی کی بات بتانے لگے اور جو باتین اپنے ذہنون مین جم رہی ہین کیسی ہی خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی ہون اونکو حق جانتے ہین اور اونکے خلاف کو باطل غرضکہ غرور و پندار نے اکثرون کو تباہ کر رکھا ہی ضلوا و اضلوا آپ بھی ڈوبے اور اپنے تابعین کو بھی ڈبویا اللہ بچاوے اسکی آفت سے ✤

وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

اور بچاویگا اللہ اونکو جنھون نے ڈر رکھا اونکے بچاؤ کی جگہہ نہ لگے اونکو برائی اور نہ وہ غم کھاوین ۶۱ ✤

ع
ختم کرد بموعظہ از دقائق
از گروہ جنکی کہ بہ
عرفان آلٰہی
منقطع مسائل بین
عبادوا بابلبند ۱۲
سنہ بود بحال
۶۲
باوجود
اتفاق
ریاکاری
سرسوختہ ثبرام
حدیث السلک
جو خلاف شریعت مخالف
شریعت سے معروف
زنزوق یعنی
حب کہ بزی ۱۲
منہ عم فیضہ
بمفازتہم قرین
باستگاری
خویش شدہ ۱۲ وفق
یقال فاز بکذا
اذا افلح بہ وظفر
بمرادہ منہ ۱۲ فعل
لان المفازۃ
بمعنی الفوز ۱۲

اور نجات دیگا خدا اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کرتے تھے ساتھ کامیابی اونکی کے نہین پونہچی گی اونکو سختی اور نہ وہ غمگین ہونگے

✤ فتح ✤ تفسیر ✤ پرہیزگاری کرتے تھے یعنی شرک سے بمفازتہم یعنی ساتھ فلاح اونکی کے یعنی کامیابی اونکی کے اور تفسیر مفازۃ کی یہ ہی لا یمسہم السوء الخ یعنی نہین لگے گی اونکو آگ اور نہ وہ غمگین ہونگے گویا کہ کہا گیا کہ کیا ہی مفازۃ یعنی کامیابی اونکی پس کہا گیا کہ نہین پونہچے گی اونکو سو یعنی نجات دیگا اونکو ساتھ دور کرنے سوء اور غم کے اونسے یعنی نہین پونہچے گی اونکے بدنون کو ایذا اور نہ اونکے دلونکو غم یا مفازتہم معنی ہین بیچ مکان مطلب یا بی اونکے کے جنت ہے یعنی داخل کیے جاوینگے جنت مین یا یہ معنی ہین کہ نجات دیگا اونکو ساتھ رستگاری اونکی کے آگ سے بسبب اعمال نیک اونکے کے ✤ ملخص جلالین ✤ معالم ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی سبب نجات کا اور باعث داخل ہونے جنت کا ہی اسلیئے جابجا تاکید اسکی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رض سے کہ آیا تم جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کریگی لوگون کو جنت مین وہ تقوی اللہ کا ہی اور نیک خلقی آیا جانتے ہو کہ اکثر کیا چیز داخل کرے گی لوگون کو دوزخ مین آگاہ ہو وہ دو سوراخ ہین یعنی سوراخ ہین منھ اور ستر ای غرضکہ آدمی کو چاہیئے کہ ہر حال اپنے مولی سے ڈرتا رہے اور لوگون سے خوش اخلاقی سے گذران کرے اور ستر و زبان کو محفوظ رکھے یعنی ستر کو بدکاری سے اور زبان کو بدگوئی سے کسی بھائی مسلمان کے دل کو ناحق رنجیدہ نکرے تا بعد مرنے کے اپنی مراد کو پونہچے اور لوگ یاد کرین کیا خوب کہا ہی کسی نے قطعہ یادداری کہ وقت زادن تو ✤ ہمہ خندان بودند و تو گریان ✤ آنچنان زی کہ وقت مردن تو ✤

ہمہ گریان بوند و تو خندان ✤

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ۝ لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ بنانے والا ہی ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہی اوسی کے پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور جو منکر ہوئے ہین اللہ کی باتون سے وہ جو ہین وہی ہین ٹوٹے مین پڑے ✤ صح

اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا ہی اور وہ ہر چیز پر حافظ و متصرف ہی اوسی کے لیے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کی یعنی مختار و متصرف وہ ہی واللہ اعلم اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون خدا کے یہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانے والے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اوسی کے لیے ہین کنجیان الخ یعنی وہ مالک ہی امر آسمانون اور زمین کا اور حافظ ہی انکا اور یہ قبیل کنایہ سے ہی اسلیئے کہ حافظ خزانونکا اور مدبر امر اونکے کا وہی ہوتا ہی کہ جو مالک اونکی کنجیونکا ہوتا ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین الخ یہ لگتا ہی ساتھ اس قول اللہ تعالی کے وینجی اللہ الذین اتقوا یعنی نجات دیگا اللہ تعالی پرہیزگارون کو ساتھ کامیابی اونکی کے اور جو لوگ کافر ہوئے وہ زیانکار ہین اور بیچ مین ان دونون کے جملہ معترضہ آیا کہ وہ خالق ہر چیز کا ہی اور وہ نگہبان ہی اوس پر نہین پوشیدہ ہی اوس پر کوئی چیز اعمال مکلفین سے کہ منجملہ چیزون پیدا کی گئین سے ہین اور جو کچھ کہ بدلا دیے جاوینگے اون اعمال پر یا یہ جملہ لگتا ہی ساتھ اوس جملے کے کہ قریب اوسکے ہی بنا بر اسکے کہ جو چیز آسمانون اور زمین مین ہی پس اللہ خالق اور حافظ اور متصرف اوسکا ہی اور جنھون نے کفر کیا اور انکار کیا اسکا وہی لوگ زیانکار ہین اور بعضون نے کہا کہ پوچھی حضرت عثمان رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر قول اللہ تعالی کی لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پس فرمایا ای عثمان نہین پوچھا مجھسے اس سے کسی نے پہلے تیرے تفسیر اسکی یہ کلمے ہین لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور تاویل اسکی بموجب اس قول کے یہ ہی کہ اللہ کے لیے کلمے ہین کہ توحید و تمجید بیان کیجاتی ہی اوسکی ساتھ ان کلمون کے اور یہ کلمے کنجیان خیر آسمانون اور زمین کی ہین جسنے پڑھا انکو

پونہچا اوس خیر کو اور جنھون نے کفر کیا ساتھ آیتون اللہ کے اور کلمات توحید اور تمجید اوسکے کے وہ لوگ زیان کار ہین ف یہ کلمے کہ صاحب مدارک نے نقل کیے درمنثور مین بروایت ابن عمرؓ کے نقل کیے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عثمانؓ نے آنحضرتؐ سے یہ پوچھا لیکن اوسمین لاحول مین بعد الا باللہ کے العلی العظیم بھی ہی اور یہ بھی اوسمین منقول ہی کہ روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی یوسف نے سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونھون نے کہ پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ الخ پس فرمایا مجکو ای عثمانؓ البتہ پوچھا تو نے مجسے کچھ پوچھنا کہ نہین پوچھا مجسے اوسکو کسینے پہلے تیرے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی جیسے کنجی سے خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون اللہ سے وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ کہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسی کے ہاتھ مین بھلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمانؓ جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے جو پہلے کیے ہین اور دوسرے لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسرے متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھے دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کرے دس گردنین آزاد اولاد حضرت اسمعیلؑ کے سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے بیاہ کیا جاویگا اور نوین کھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اوسکے گھر والون مین سے ای عثمانؓ اگر کر سکے تو پس ناغہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمانؓ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چھ چیزین اول تو یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور اوسکے لشکر سے اور دوسرے دیا جائیگا قنطار یعنی دہ ثواب بہشت مین اور تیسرے نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھے بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے کے اور چھٹے حاضر ہوتے ہین بارہ فرشتے نزدیک مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ جنت کے یعنی ثواب و جنت اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو اوسکی قبر سے طرف موقف کے پس اگر پہونچے گی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اسکو طرف جنت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین دولھن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے انتہی ما فی الدر المنثور

قالوا ربنا الله ثم استقاموا … الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا وفي الاخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من غفور رحيم … ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ○

تو کہہ اب اللہ کے سوائے کسیکو بتاتے ہو کہ پوجون ای نادانون ÷ صف

کہہ کیا حکم کرتے ہو مجکو پرستش کرونمین غیر خدا کو ای نادانون ÷ فتح ÷ تفسیر ÷ کہہ یعنی اونکو کہ بلاتے ہین تجکو طرف دین باپ دادون تیرے کے کہ کیا غیر خدا کو پوجون مین تمہارے کہنے سے بعد اس بیان کے ای نادانون ساتھ توحید خدا کے نزول اس آیت کا بیچ جواب کفار قریش کے ہی کہ آنحضرت کو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے تھے ۞

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اور حکم ہو چکا ہی تجکو اور تجہسے اگلون کو اگر تو نے شریک مانا اکارت جاوینگے تیرے کیے اور تو ہوگا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

ٹوٹے مین آیا ÷ صف

اور تحقیق وحی بھیجی گئی ای محمد طرف تیرے اور طرف اون لوگون کے کہ پہلے تجسے تھے یعنی اور انبیا کہ اگر شریک خدا کا مقرر کرے تو البتہ نابود ہوون عمل تیرے اور البتہ ہووے تو ٹوٹا پانے والون سے ÷ فتح ÷ تفسیر ÷ باوجودیکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ اوسکے رسول شرک نہین کرنیکے اور پھر جو یون فرمایا اسلیے کہ خطاب آنحضرت کو ہی اور مراد اس سے غیر اونکے ہین اور یا یہ کہ یہ بطریق فرض کے فرمایا یعنی بالفرض والتقدیر اگر شرک کرو یون ہوجائے ۞

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

نہ بلکہ اللہ ہی کو پوج اور رہ حق ماننے والون مین ÷ صف

بلکہ خدا ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے ÷ فتح ÷ تفسیر ÷ کفار جو حضرت کو اپنے بتون کے پوجنے کے لیے کہتے تھے یہ رد اونکا ہی گویا کہ فرمایا نہ عبادت کر اوس چیز کو کہ یہ کفار اوسکی عبادت کرنے کو کہتے ہین بلکہ اگر عبادت کرے تو تو اللہ ہی کی عبادت کر اور ہو شکر کرنے والون سے اوس چیز پر کہ انعام کیا ساتھ اوسکے اللہ تعالی نے تجپر کہ کیا تجکو سردار اولاد آدم کا ÷ قال تنبیہ ÷ اوپر کی آیت مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرادیا شرک کرنے پر اور مقصود سنانا اونکی امت کو ہی اس طرح کے بیان فرمانے مین اہتمام منع کا بہت ہوتا ہی جیسے بلاتشبیہ بادشاہ اپنے وزیر کو ایک بات سے منع کرے اور مقصود منع کرنا رعایا کا ہو تو رعایا کو ڈر زیادہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے اپنے وزیر کو اس طرح منع کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہمکو بالضرور اس بات سے بچنا چاہیے پس ایسی ہی یہان سمجھنا چاہیے کہ جب اپنے بندۂ خاص اور حبیب کو شرک سے اس طرح منع فرمایا تو اونکی امت کو بہت بچنا چاہیے شرک سے والا کیا کرایا سب برباد ہوگا پھر آنحضرت کو اس طرح منع فرما کر مشرکون کی نصیحت پر اور اوپر بیان کرنے ناقدردانی اونکی کے اور بیان فرمانے قدرت کاملہ اپنی کے سو جہ ہوئے کہ جو تجکو بلاتے ہین اپنے بتون کی طرف یہ تیرے رب کی قدر ہی نہین جانتے ۞ کہ فرمایا وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ الخ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ

اور نہین سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہی اور زمین ساری ایک مٹھی ہی اوسکی دن قیامت کے اور آسمان لپٹے ہین اوسکے داہنے ہاتھ مین

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

وہ پاک ہی اور بہت اوپر ہی اس سے کہ شریک بتاتے ہین ÷ صف

ہاتھ مین باکی ہی اوسکے لیے اور برتر ہی اوس چیز سے کہ شریک اوسکا مقرر کرتے ہین ❊ فتح ❊ تفسیر اللہ کے فرمائے مدرک الله کا ہنا ہاتھ کہیے اور بانوان نسکہیے ❊ موضح ایک تو مَا قَدَرُوا اللّٰہَ کے معنی یہی ہین جو مذکور ہوئے کہ نہ پہچانا اوسکو حق پہچاننے اوسکے کا اور دوسرے معنی یہ ہین کہ نہ تعظیم کی اوسکی حق عظمت اوسکی کا جب کہ بُلایا تجکو طرف عبادت غیر اوسکی کے پھر آگاہ کیا اونکو اوپر عظمت و جلالت شان اپنی کے پس فرمایا وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا الخ اور مراد اس کلام سارے سے صورت بیان کرنی اپنی عظمت کی اور واقف کرنا اوپر کنہ جلال اپنی کے ہی اور مراد زمین سے ساتون زمینین ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا جَمِیْعًا اور قول اوسکا وَالسَّمٰوٰتُ اور معنی یہ ہین کہ زمینین قبض کی گئی ہونگی اوسکے لیے یعنی اوسکے ملک و تصرف مین ہونگی اور لفظ مطویات طی سے ہی کہ ضد نشر یعنی پھیلانے کی ہی جیسے کہ فرمایا یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ یعنی اوس دن کہ لپیٹینگے ہم آسمان کو مانند لپیٹنے سجل کے کتابون کو یعنی بندون کے اعمال نامون کو پس معنی مطویات کے یہ ہوئے کہ لپیٹے ہوئے ہونگے اور عادت لپیٹنے والے کاغذ کی یہ ہوتی ہی کہ لپیٹتا ہی اوسکو اپنے دائین ہاتھ سے پس اسلیے بِیَمِیْنِہٖ فرمایا اور بعضون نے کہا کہ معنی بِیَمِیْنِہٖ کے بِقُدْرَتِہٖ ہین یعنی آسمان لپیٹے جاوینگے اوسکی قدرت سے اور حاجی غلام مصطفی نے لکھا ہی کہ علما ایسی آیتون کو متشابہات سے کہتے ہین اور بعضے قدرت مراد رکھتے ہین اور محقق اسپر ہین کہ ایمان اسپر لانا چاہیے اور اسکی کیفیت کو سپرد بخدا کرین انتہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ آیا ایک عالم یہود کے علما مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا محمد ہم پاتے ہین یعنی اپنی کتاب مین کہ بلاشبہ اللہ تعالی اوٹھاویگا آسمان کو روز قیامت کے ایک اونگلی پر اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درختون کو ایک اونگلی پر اور پانی اور ثری یعنی خاک نمناک کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر فرماویگا اَنَا الْمَلِکُ یعنی مین بادشاہ ہون پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آپ کی واسطے تصدیق قول اوس عالم کے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جب اوسنے پوچھا تو اوس وقت یہ آیت اوتاری اللہ تعالی نے اور ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ مٹھی مین لیویگا اللہ تعالی زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے دائین ہاتھ مین پھر فرماویگا کہ مین بادشاہ ہون کہان ہین بادشاہ زمین کے اور ابن عمر سے روایت ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا جمع کریگا اللہ تعالی ساتون آسمانون اور ساتون زمینون کو اپنی مٹھی مین پھر فرماویگا اَنَا اللّٰہُ یعنی مین اللہ ہون مین رحمن ہون مین بادشاہ ہون مین قدوس یعنی نہایت پاک ہون مین سلام ہون یعنی سالم ہون سب عیبون اور نقصانون سے اور سب کی سلامتی مجھی سے ہی مین مومن یعنی امن دینے والا ہون مین نگہبان ہون مین عزیز یعنی غالب ہون مین جبار ہون یعنی زبردست مین متکبر ہون یعنی بزرگ سب سے مین ہون وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مینے دنیا کو اس حال مین کہ تھی کچھ بھی نہین مین ہون وہ کہ اعادہ کرونگا اوسکو یعنی زمین و آسمان بعد فنا کے پھر پیدا کرونگا کہان ہین بادشاہ اور کہان ہین ظالم زبردست اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند ضعیف کے جریر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک جماعت کے اصحاب اپنے سے کہ مین پڑھتا ہون تمپر آیتین آخر زمر سے پس جو کوئی تم مین سے روویگا واجب ہوئیگی اوسکے لیے جنت پس پڑھا اوسکو وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ سے آخر سورت تک پس بعض ہم مین سے وہ تھا کہ رویا اور بعض ہم سے وہ تھا کہ نہ رویا پس کہا نہ رونے والون نے یارسول اللہ کوشش کی ہمنے یہ کہ رووین ہم پس نہ رونا آیا ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مین پھر پڑھونگا اوسکو تمپر پس جسکو نہ رونا آوے پس چاہیے کہ بتکلف رووے یعنی صورت رونے کی بناوے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تین چیزین پوشیدہ رکھین ہین مینے اپنے بندون سے اگر دیکھتا اونکو کوئی تو نہ عمل کرتا برا کبھی ایک تو اپنے تئین پوشیدہ رکھا ہی اگر کھولتا مین پردہ اپنا پس دیکھتا مجکو یہان تک

کا یقین کرنا اور جانتا کہ کیسا معاملہ کرونگا مین ساتھ خلق اپنی کے جب کہ اوٹھاؤنگا اونکو قبرون سے اور اکٹھا کرونگا آسمانون کو اپنے ہاتھ
مین پھر سمیٹیونگا زمینون کو پھر کہونگا مین کہ مین ہون بادشاہ کون ہی وہ کہ اوسکے لیے بادشاہت ہو سواے میرے دوسرے جنت کو پوشیدہ
رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو جنت اور جو کچھ کہ بھلائیان طیار کین ہین مینے اونکے لیے اوسمین البتہ یقین کرتے اوسکا اور تیسرے
دوزخ کو پوشیدہ رکھا ہی مینے اگر دکھاتا مین اونکو دوزخ اور جو کچھ برائیان طیار کین ہین مینے اونکے لیے اوسمین البتہ یقین کرتے اوسکا
ولیکن قصدا پوشیدہ رکھا ہی مینے ان چیزون کو اوسے تاکہ جانون مین کیسے عمل کرتے ہین اور تحقیق بیان کردیا مینے اونکو اونکے لیے
اور ابوذر سے روایت ہی کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا تو جانتا ہی کہ کسقدر ہی کرسی پس کہا مینے
نہین فرمایا نہین ہین آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اونمین ہی مقابلے مین کرسی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا
بیچ ہموار زمین چٹیل کے اور نہین ہی کرسی مقابلے مین عرش کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار
چٹیل کے اور نہین ہی عرش مقابلے مین پانی کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے
اور نہین ہی پانی مقابلے مین ہوا کے مگر مانند ایک کڑے کے کہ ڈالے اوسکو کوئی ڈالنے والا بیچ زمین ہموار چٹیل کے اور نہین ہین یہ سب
اللہ عزوجل کی مٹھی مین مگر مانند ایک دانے کے یا دانے سے بھی زیادہ چھوٹے کہ ہو دانہ بیچ ہتیلی ایک تمہارے کے اور یہی ہی تفسیر قول
اللہ تعالی کی والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ اور حضرت عائشہ رض سے روایت ہی کہ کہا پوچھی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے تفسیر قول اللہ تعالی کی والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ کہ کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا پل صراط پر ہونگے
اور پاکی ہی اوسکے لیے الخ یعنی بہت ہی بعید ہی اس شرکت سے قدرت اوسکی اور عظمت اوسکی اور بہت ہی برتر ہی وہ اس سے کہ نسبت
کیے جاوین طرف اوسکے شرکا ⁂ مل جار ⁂ در مثنوی ⁂ بحر ⁂ تنبیہ ⁂ قطعہ کرسی وصفا و زمین رہ
بی زبان بی نشان چہ گوید باز ⁂ عاشقان کشتگان معشوق اند ⁂ برنیاید ز کشتگان آواز ⁂ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ
اللہ کے حکم پر اوروں کے حکمون کو مقدم رکھتے ہین یا شعائر اسلام اور سنون چیزون پر اوروں کی رسمون کو ترجیح دیتے ہین یا اللہ
کے نام پر کسیکو دین تو تعظیم سے دین اور جیسا تیسا دیدین اور کسی بزرگ کے نام کا کرین تو اوسمین بڑے بڑے تکلفات کرین
وہ اللہ کی قدر و عظمت کو نہین پہچانتے ہین اور منجملہ اس آیت کے مصداق ہین مومن کی شان یہ ہی کہ اللہ اور رسول کے حکمون
اور رسمون کو سب پر مقدم رکھین اور اونکی قدر و عظمت کے برابر کسیکی قدر و عظمت نہ سمجھین ۱۲

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اور پھونکا گیا نرسنگا پھر بیہوش ہوگیا جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین مگر جسکو اللہ نے چاہا پھر پھونکا گیا
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○
دوسری بار پھر بھی وہ کھڑے ہوگئے دیکھتے ⁂ صو

اور پھونکا جاویگا صور مین پس مر جاویگا جو کہ آسمانون مین ہی اور جو کہ زمین مین ہی مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی پھر پھونکا جاویگا صور مین
دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ⁂ فتح ⁂ تفسیر ⁂ ایک بار نفخ صور ہی عالم کی فنا کا دوسرا ہی زندہ ہونے کا
یہ تیسرا ہی بیہوشی کا بعد حشر کے جو تھا ہی خبردار ہونے کا اسکے بعد اللہ کے سامنے ہو جاوینگے ⁂ مو ⁂ نفخ فی الصور سے
پہلا نفخہ مراد ہی کہ اوسمین سب مرجاینگے اور ثم نفخ فیہ اخری سے نفخہ دوسرا جلانے کے لیے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہی یعنی
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت اور بعضون نے کہا کہ وہ اوٹھانے والے عرش کے ہین یا رضوان کہ نام جنت کے دارغہ کا ہی

اور حورین اور مالک کہ نام دوزخ کے داروغہ کا ہی اور زبانیہ کہ دوزخ کے نگہبانون کو کہتے ہین یعنی یہ اس نفخے مین نہین
مرینگے پھر مرینگے آخر کو اور ینظرون کے یہ معنی ہین کہ ادھر اودھر دیکھتے ہونگے جیسے مبہوت دیکھتا ہی جب کہ ناگہان کوئی امر عظیم در پیش
آجاتا ہی اوسکو اور یا ینظرون کے معنی ہین منتظرون یعنی منتظر ہونگے حکم الٰہی کے کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی ہمارے حق مین اور اس آیت سے
معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے پہلا موت کے لیے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کے لیے اور جمہور اسپر ہین کہ نفخے تین ہونگے پہلا فزع یعنی
گھبراہٹ کے لیے جیسے کہ فرمایا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ اور دوسرا موت کے لیے اور تیسرا اعادے کے لیے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بابین دونون نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس دن ہونگے کہا ابو ہریرہ رضی نے نہین کہہ سکتا
مین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا نہین کہہ سکتا مین کہا لوگون نے چالیس برس کہا نہین کہہ سکتا مین فرمایا حضرت نے پھر اوتاریگا اللہ
آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ جیسے کہ اوگتا ہی سبزہ نہین ہی انسان سے کوئی چیز مگر کہ بوسیدہ ہوجاتی ہی لیکن ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب
ہی کہ ریڑھ کی ہڈی کو کہتے ہین اور اوسی سے ترکیب دی جاویگی خلق روز قیامت کے اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود
مین سے مدینے کے بازار مین قسم ہی اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے ہاتھ اپنا پھر طمانچہ مارا
اوسکو اور کہا کیا کہتا ہی تو یہ اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ذکر کیا مینے یہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ترجمہ اسکا اوپر مذکور ہوچکا ہی حاصل یہ کہ دوسرے
نفخے مین سب بیہوش ہوجائینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہونگے پس سب سے پہلے مین سر اوٹھاؤنگا پس ناگہان دیکھونگا مین
موسیٰ کو پکڑے ہوئے ایک پایہ عرش کے پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ آیا اوٹھایا ہوگا موسیٰ نے سر اپنا پہلے میرے یا ہونگے اون لوگون مین سے
کہ استثنا کیا اللہ تعالیٰ نے اور سعید بن جبیر سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فرمایا وہ شہدا ہین بیچ اپنی گردنون
گردنون مین ڈالے ہوئے تلوارین کھڑے ہین گرد عرش کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کے محشر مین ساتھ اونٹنیون یاقوت کے
کہ مہارین اونکی موتیون کی کجاوے اونکے اطلس اور رالاہی کے بال اونکے نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے وہان پونہچینگے کہ جہان تک
نظرین آدمیون کی پونہچین سیر کرینگے جنت مین کہینگے وقت بہت سیر کرنے کے لیچلو ہمکو طرف رب ہمارے کے دیکھین کیا حکم کرتا ہی درمیان
مخلوق اپنی کے جب وہ آوینگے تو ہنسیگا اونکی طرف دیکھکر معبود میرا اور جب کہ وہ ہنسے گا کسی بندے کی طرف دیکھکر اوس جگہ مین پس نہین
حساب ہی اوسپر اور انس رضی سے روایت ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ کہا صحابہ رضی نے کہ کون ہین یا رسول اللہ یہ لوگ کہ استثنا کیا انکو اللہ تعالیٰ نے یعنی اپنے کلام
پاک اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مین فرمایا یہ جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کے ہین پس جب کہ قبض کرے گا اللہ
ارواح خلائق کی فرماوے گا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہی حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کہے گا ملک الموت سُبْحَانَكَ
رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی پاکی ہی تجکو ای رب میرے اور برتر ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہی جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ قبض کر جان اسرافیل کی پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی
پھر فرماویگا کہ ای ملک الموت کون باقی رہا ہی پس عرض کریگا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ باقی
رہا ہی جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ قبض کر جان میکائیل کی پس قبض کریگا وہ جان میکائیل کی
پس گر پڑیگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرماویگا ای ملک الموت کون باقی رہا پس کہے گا وہ سُبْحَانَكَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالاکرام باقی رہا ہی جبرئیل اور ملک الموت پس فرماویگا مر جا تو ای ملک الموت پس مر جاویگا وہ پھر فرماویگا ای جبرئیل کون
باقی رہا ہی پس کہیگا وہ سُبحَانَكَ رَبِّي يَاذَا الجَلَالِ وَالاِکرام باقی رہا ہی جبرئیل اور جبرئیل کو الله کے نان برتر ہی
ہوگا جیسا کہ ہی اونکے لیے پس فرماویگا ای جبرئیل ضرور ہی تجکو بھی مرنا پس گر پڑینگے جبرئیل سجدہ مین ہلاوینگے دونون بازو اپنے
یعنی جیسے جانور وقت مرنے کے پر ہلاتا ہی اور تڑپتا ہی کہینگے جبرئیل سُبحَانَكَ رَبِّي تَبَارَكتَ وَتَعَالَيتَ يَاذَا الجَلَال
وَالاِکرام اَنتَ البَاقِي وَجِبرَئِيلُ المَيِّتُ الفَانِي اور قبض کریگا الله روح اوسکی بیچ اوس خلقت کے کہ پیدا کیا گیا ہی
اوسمین پس جبرئیل کا یہ حال ہی کہ فضیلت خلقت اوسکے کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑے پہاڑ کے ہی ایک ٹیلے پر ٹیلون مین
سے فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ فضیلت جبرئیل کی خلقت کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ نکلے گا میری امت مین دجال پس ٹھہرے گا اونمین چالیس دن یا چالیس برس یا چالیس
مہینے یا چالیس رات پھر بھیجیگا الله عیسی بیٹے مریم کو گویا کہ وہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہین یعنی اونکی صورت ہوگی پس ڈھونڈھینگے
وہ دجال کو پھر ہلاک کریگا اوسکو الله یعنی اونکے ہاتھ سے پھر ٹھہرینگے عیسے لوگون مین بعد اسکے سات برس اس حال مین کہ نہین
ہونے کی درمیان دو شخصون کے عداوت پھر بھیجے گا الله ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوسکے دل مین
برابر ذرے کے ایمان ہو مگر کہ ہلاک کرے گی اوسکو ہوا یہان تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے اندر ہوگا تو داخل ہوگی وہ ہوا اوسپر یعنی اور
ہلاک کریگی اوسکو اور باقی رہینگے برے لوگ بیچ خفت طیر کے اور احلام سباع کے یعنی سبک ہونگے مانند پرندے کے کہ یہان سے وہان جا بیٹھا اور
وہان اور درندون کی سی خو رکھتے ہونگے نہین اچھا جانینگے شرعی بات کو اور نہین برا جانینگے خلاف شرع کو پھر صورت بن کر آویگا شیطان
اور کہے گا کیا نہین کہنا مانتے کے تم میرا پھر حکم کریگا لوگون کو بت پرستی کا پس پوجینگے وہ بت اور وہ اوسوقت فراخی رزق کی رکھتے ہونگے
اور عیش خوش پھر پھونکا جاویگا صور پس نہین سنے گا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگاویگا اوسکی طرف اور اول جو اوسکو سنے گا وہ شخص ہوگا کہ
درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس مر جاویگا وہ پھر نہین باقی رہیگا کوئی مگر کہ مر جاویگا پھر بھیجیگا الله ایک مینھ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنی ہلکی
پھوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے بدن لوگون کے پھر پھونکا جاویگا صور دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے ہونگے دیکھتے ہوئے پھر
کہا جاویگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جاویگا فرشتون کو کہ کھڑا رکھو انکو یہ سوال کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا کہ نکالو دوزخ کی جماعت
پس عرض کرینگے فرشتے کہ کتنون مین سے کتنے نکالین پس کہا جاویگا کہ ہر ہزار مین سے نو سو ننانوے یعنی ایک کم ہزار دوزخ کے لیے اور ایک
بہشت کے لیے پس یہ وہ دن ہوگا کہ کر دیگا لڑکون کو بڈھا اور یہ وہ دن ہوگا کہ کھولا جاویگا پنڈلی سے یعنی امر دشوار ہوگا روز قیامت کے
بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین کرون مین اس حال مین کہ مونھہ رکھے ہوئے ہی صور پھونکنے والا یعنی
اسرافیل صور پر اور جھکائے ہوئے ہی پیشانی اپنی یعنی جیسے عادت ہی نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے بجانے کا تو سر
جھکا لیتے ہین اور لگا رہا ہی کان اپنا منتظر ہی اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس پھونکے کہا مسلمانون نے یا رسول الله جب حال
یہ ہی تو کیا فرماتے ہین آپ ہمکو یعنی پڑھنے کے لیے اب اور اوسوقت یا طلوع وقت سختیون کے فرمایا کہو حَسبُنَا اللّٰهُ وَنِعمَ الوَكِيلُ عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلنَا اور فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے کہ نہین پلک جھپکاتا صور پھونکنے والا جب سے کہ متعین ہوا ہی صور پھونکنے پر
مستعد ہی دیکھہ رہا ہی عرش کی طرف بخوف اسکے کہ حکم کیا جاوے پھونکنے کا پہلے اسکے کہ پھر سے طرف اوسکے نظر اوسکی گویا کہ دونون
آنکھین اوسکی دو ستارے ہین روشن کہا ابو ہریرہ رضی الله عنہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے فرماتے اس حال مین کہ اونکے پاس ایک جماعت
صحابہ کی بیٹھی تھی یہ کہ الله تبارک و تعالی جب فارغ ہوا پیدا کرنے آسمان اور زمین کے سے پیدا کیا صور کو پھر دیا وہ اسرافیل کو پس وہ رکھے ہوئے ہی

اوسکو اپنے مونہہ پر لگائے ہوے اور ٹکٹکی باندھے ہوئے ہی طرف آسمان کے منتظر ہی کہ کب حکم کیا جاوے پس پھونکے اوسمین کہا مینے یا رسول اللہ اور کیا ہی صور فرمایا ایک سینگ ہی اور کیسا بڑا ہی وہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے بلا شبہہ بڑائی اوسکے دور کی مانند عرض آسمانوں اور زمین کے ہی پس پھونکا جاویگا اوسمین پھونکنا پہلا پس مرجاوینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین پھر پھونکا جاویگا اوسمین دوسری بار پس ناگہان وہ اوٹھ کھڑے رہینگے دیکھتے ہوئے طرف رب العلمین کے اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو پہلے نفخے مین یہ کہ دیر تک پھونکے صور پس تھکیگا نہین وہ اوسکے پھونکنے مین اور یہ ذکر فرمایا اللہ نے اس آیت مین وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۤءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ یعنی اور نہین منتظر ہین یہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہی واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑون کو پس ہوجاوینگے وہ غبار اور تھرتھراویگی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے پس ہوگی مانند کشتی بندھی ہوئی کے دریا مین کہ لگتی ہین اوسکو موجین ہلے گی زمین ساتھ رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکی ہوئی کے عرش مین کہ ہلاتی ہین ہوائین اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالی نے اس آیت مین يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ یعنی اوٹھائے جاؤ تم قبرون سے ای کفار مکہ اوسدن کہ ہلاویگا ہلانے والا یعنی نفخہ پہلا کہ بسبب اوسکے تھرتھراویگی ہر چیز پیچھے آویگا دوسرا یعنی النفخۃ اوسدن ڈرتے ہوے اور قلق مین ہونگے دل یعنی بہت سے منکرون کے بینائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنی بسبب دیکھنے ہول کے پس چت پڑے ہونگے لوگ اپنی پشتون پر اور بھول جاوینگی دودھ والیان اپنے بچون کو اور گر پڑینگے حمل حمل والیون کے اور بڈھے ہوجاوینگے لڑکے اور اوڑتے پھرینگے شیطان بھاگتے ہوئے مارے خوف کے یہان تک کہ پونہچینگے زمین کے کنارے تک پس ملینگے اونسے فرشتے اور مارینگے اونکے مونہون پر پس پھرینگے وہ اور پھرینگے لوگ پیٹھ دیکر پکارتے ہوے بعضے بعضون کو اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ یعنی اوسدن کہ پھر جاؤگے پیٹھ دیکر نہین ہوگا تمہارے لیے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا اور مذکور ہی اس قول اللہ تعالی کے مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنی اوسدن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوسوقت کہ لوگ اس حال مین ہونگے ناگہان پھٹیگی زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پس دیکھینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکھا ہوگا مثل اوسکے اور پونہچیگا اونکو بسبب اوسکے کرب وہول جسقدر کہ اوسکو اللہ ہی جانتا ہی پھر نظر کرینگے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ مانند تانبے پگلے ہوئے کے ہوگا پھر پھٹیگا آسمان اور جھڑ جائینگے ستارے اور اوسکے اور گہن لگیگا چاند وسورج کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اموات نہین جانینگے کچھ اسمین سے پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ پس کنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اوسوقت کہ فرمایا فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۤءَ اللّٰهُ یعنی پس ڈرینگے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرینگے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پونہچیگا ڈر مگر زندون کو اور شہدا زندہ ہین اپنے پروردگار کے پاس رزق دیے جاتے ہین اور بچاویگا اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا اونکو اوس سے اور یہ مذکور ہی اس آیت مین يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ یعنی ای لوگون ڈرو اپنے رب سے بلاشبہہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہی بڑی اوسدن کہ دیکھوگے تم اوسکو بھول جاویگی بسبب اوسکے ہر دودھ پلانے والی اوسکو کہ دودھ پلاتی ہی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا اور دیکھیگا تو لوگون کو نشے والے حال آنکہ نہین ہونگے وہ نشے مین یعنی شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب خدا سخت ہی یعنی پس اوسکے ڈر سے یہ حال ہوگا پس پھونکا جاویگا نفخہ صعق یعنی موت کا پس مرجاوینگے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا ہی وہ نہین مریگا یعنی اوسوقت پس اوسوقت کہ وہ مرے پڑے ہونگے آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور عرض کریگا ای رب میرے مر گئے آسمان والے اور زمین والے

بینما الصور بن منہ
واجلال سن
ای تعظیمہ الراد بہ
الراجفۃ فالیوم
تنفخ فیہ
وابسع
ذعیر مجاوعا لبخ ونیہ
لبعث الواقع
عقیب الثانیۃ
جاوا
یعنی
یوم ترجف الرجفۃ
احناف وطلب
یوم التناد
حدیث پکار
یعنی
کہا ای قوم میری
بلاشبہہ ڈرتا
ہون مین تمپر
دن قیامت
سے کہ بہت ہوگا
اوسمین پکارنا
جنتیون کا دوزخیون
کو اور عکس اسکے
وغیرہ ذلک

حاشیہ

اگر جسکو تو نے چاہا وہ نہین مرا پس فرماویگا اللہ تعالی حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی کہ کون باقی رہا عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب
میرے باقی ہی تو کہ تو زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہے ہین اوٹھانے والے تیرے عرش کے اور باقی رہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
اور مین باقی رہا ہون پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ
کہ ای رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہی موت اوپر ہر کہ نیچے عرش میرے
کے ہین پس مرجاوینگے وہ پھر آویگا ملک الموت جبار کے پاس اور کہیگا ای رب میرے تحقیق مرگئے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل پس فرماویگا
اللہ عزوجل حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی پس کون باقی رہا پس کہیگا ملک الموت کہ ای رب میرے رہا تو کہ تو زندہ ہی کہ جو نہین مرنے کا اور باقی رہے
عرش کے اوٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو چاہیے کہ مرجاوین میرے عرش کے اوٹھانے والے پس مرجاوینگے وہ اور حکم
کریگا اللہ عرش کو کہ لیوے صور پھر آویگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا کہ ای رب میرے مرگئے تیرے عرش کے اوٹھانے والے پس فرماویگا اللہ حال انکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہی
پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ ای رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہی جو نہین مرنے کا اور باقی رہا مین پس فرماویگا اللہ اوسکو کہ تو ایک
مخلوق ہی میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مینے تجکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھی تو نے یعنی مرنے کے لیے پس مرجا تو پس مرجاویگا ملک الموت
پس جب کہ نہین باقی رہیگا کوئی سوائے اللہ واحد قہار کے کہ جو بے پرواہی جسنے نہ جنا اور نہ جنا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تھا اول لپیٹیگا
اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹنے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہی اعمال نامون کو پھر پھاویگا آسمان و زمین کو یعنی اونکے ٹکڑون کو پھر فرماویگا
انا الجبار تین بار پھر پکاریگا اپنی آواز سے لمن الملک الیوم لمن الملک الیوم یعنی کسکے لیے ہی بادشاہت آج دوبار
فرماویگا پس نہین جواب دیگا اوسکو کوئی پھر فرماویگا آپ ہی للہ الواحد القہار یعنی اللہ واحد قہار ہی کے لیے بادشاہت ہی آج
اور پھر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہی اس آیت سے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنی اوس دن کہ
بدلی جاویگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پھیلاویگا اللہ زمین کو اور ہموار کریگا اوسکو پھر پھیلاویگا اوسکو مانند پھیلانے چمڑے
عکاظ کے کہ نام ایک بازار کا ہی نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اور نہ اونچا پھر ڈانٹے گا اللہ خلق کو ایکبار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اس تبدیل زمین
مین اس حال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکے پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکی پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر یعنی جہان کے تہان پڑے
پڑے ہونگے پھر اوتاریگا اللہ تم پر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرماویگا اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسیگا آسمان چالیس دن یہان تک کہ
ہوجائیگا پانی اوپر تمہارے بارہ ہاتھ پھر حکم فرماویگا اللہ بدنون کو اوگنے کا پس اوگین گے مانند اوگنے سبزے کے یہان تک کہ جب کامل ہوجاوینگے
جسم اونکے اور ہوجائینگے جیسے کہ تھے فرماویگا اللہ کہ زندہ ہووین اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہونگے وہ اور حکم کریگا اللہ اسرافیل کو
یعنی صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے مونھہ پر پھر فرماویگا اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل اور میکائیل پس زندہ ہونگے وہ دونون
پھر بلاویگا اللہ روحون کو پس لائی جاوینگی وہ روشن ہونگی ارواح مومنون کی نور سے اور اور ارواحین یعنی کفار کی تاریک ہونگی
پھر لیویگا اللہ اون سبکو پھر ڈالیگا اونکو صور مین پھر حکم کریگا اسرافیل کو یہ کہ پھونکے نفخۂ بعث کا یعنی جی اوٹھنے کا پس نکلین گی
ارواحین گویا کہ وہ شہد کی مکھیان ہین بھرجاوین گی آسمان و زمین کے درمیان مین پھر فرماویگا اللہ قسم ہی میری عزت و جلال کی
رجوع کرے ہر روح طرف بدن اپنے کے پس داخل ہونگی روحین زمین مین طرف بدنون کے پس داخل ہونگی نتھنون مین پھر چلین گی بدنون مین جیسے کہ چلتا ہی زہر
اوسکے بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پھر پھٹے گی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اور اول مین ہون کہ اوسمین سے نکلونگا بعد پھٹنے کے پس نکلوگے تم
زمین سے جلدی کرتے دوڑتے ہوئے طرف رب اپنے کے سبقت کرتے ہوئے تیز چلوگے بلانے والے کی طرف کہینگے کافر کہ یہ دن سخت ہی اوٹھین گے
قبرون سے ننگے پانون ننگے بدن بدون ختنہ کیے پس اوس وقت کہ ہم کھڑے ہونگے ناگہان سنینگے ہم آسمان کی طرف سے ایک آہٹ شدید

۵ یونہی کی روایت مین [illegible] بعد ملک الموت [illegible] مرنا سب کے بعد شاید کسی راوی کی [illegible] مسند [illegible]

پس اوترینگے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دو برابر انکے کہ زمین مین ہین جنات و انسان یہان تک کہ جب قریب پہونچینگے وہ زمین کے
روشن ہوجاویگی زمین انکے نور سے اور صفین باندھینگے پھر اوترینگے دوسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے
پہلے آسمان سے اور دو برابر اونکے کہ زمین مین ہین جن و انس یہان تک کہ جب قریب پونہچینگے وہ زمین روشن ہوگی زمین اونکے نور سے
اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے تیسرے آسمان کے رہنے والے دو برابر اون فرشتون کے کہ اوترے ہونگے اور دو برابر اونکے کہ زمین مین ہینا
جن و انس یہان تک کہ جب قریب پونہچینگے زمین کے روشن ہوگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندھینگے وہ پھر اوترینگے اور فرشتے اسی
اسیقدر زیادہ ساتون آسمانون سے پھر اوتریگا جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹھ فرشتے اوٹھائے ہوئے ہونگے عرش اوسکا اوسدن اور
اب چار فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین قدم اونکے نیچے کی ہین کے تہ پر ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اونکے مونڈھون
پر ہی واسطے اونکے شغل ہی ساتھ تسبیح کے پس کہہ رہے ہین سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُمِيْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ
قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلٰى رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْاَعْلَى الَّذِيْ يُمِيْتُ
الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ پس رکھیگا اللہ عرش اپنا جہان چاہیگا زمین مین پھر پکاریگا ساتھ آواز اپنی کے پس کہیگا ای گروہ
جن و انس کے بلاشبہ مین چپ رہا تمہارے لیے ابتدا سے اوسدن سے کہ پیدا کیا مینے تمکو اسدن تک تمہارے سنتا مین مینے باتین تمہاری
اور دیکھے مینے اعمال تمہارے پس چپ رہو تم میرے پاس پس یہ اعمال تمہارے ہین اور اعمال نامے تمہارے پڑھے جاتے ہین تم پر پس جو کوئی پاوے
خیر پس چاہیے کہ حمد کرے اسکی اور جو کوئی پاوے غیر اسکے پس ملامت کرے مگر اپنے نفس کو پھر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلے گی اوسمین سے ایک گردن
بلند تاریک پھر فرماویگا اللہ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ
يعنی کیا نہ حکم کیا تھا مینے تمکو یعنی رسولون کی زبانی کہ ای بیٹون آدم کے نہ فرمان برداری کرنا تم شیطان کی بلاشبہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے

٥١ وان اعبدونی ہذا صراط مستقیم یعنی اور توحید و فرمان برداری میری کرنا یہ راہ سیدھی ہے ۲۲

اور فرماویگا اللہ تعالی وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنی اور جدے ہوجاؤ آج کے دن ای کافرون یعنی
مومنون سے پس جدائی ہوجاویگی درمیان لوگون کے یعنی مومن الگ ہوجائینگے کافر الگ اور زانوون کے بل گر پڑینگی امتین یعنی مارے ڈر کے
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً یعنی اور دیکھے گا تو سب امتون کو زانوون کے بل گرے اور ہر امت بلائی جاویگی
اپنے اعمال نامون کی طرف اور کھڑی کی جاوینگی ایک موقف یعنی کھڑے رہنے کی جگہ مین مقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جاویگا کچھ درمیان
اونکے پس روینگے یہان تک کہ منقطع ہوجائینگے آنسو اور بجای آنسوون کے خون نکلے گا اور گراوینگے پسینا یہان تک کہ پہونچے گا
پسینا اس حد کو کہ مونھ اور ٹھوڑیون تک آجائیگا اونکے اور چلاوینگے اور کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے ہمارے رب سے تا حکم کرے
درمیان ہمارے پس کہینگے یعنی آپسمین کہ کون لائق تر ہی ساتھ اسکے تمہارے باپ سے کہ آدم ہین پیدا کیا اونکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے
اور پھونکی اونمین روح اپنی اور کلام کیا اون سے روبرو پس آوینگے آدم کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے
وہ اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے پھر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنی ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ آوینگے وہ میرے پاس پس چلونگا مین یہان تک کہ آونگا مین فحص مین پس گرونگا مین
سجدے مین کہا ابوہریرہ رضی نے یا رسول اللہ فحص کیا چیز ہی فرمایا آگا عرش کا یہان تک کہ بھیجے گا اللہ طرف میری ایک فرشتے کو پس پکڑیگا وہ بازو میرا
اور اوٹھاویگا مجکو پھر فرماویگا مجھسے اللہ تعالی کہ ای محمد پس کہونگا مین ارشاد ای رب میرے پس فرماویگا کیا مطلب ہی تیرا حالانکہ وہ خوب
جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تونے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنی خلق کے

حق مین پس حکم کر درمیان اونکے فرماویگا اللہ تعالی شفاعت قبول کی مینے تیری اور حکم کرونگا مین درمیان اونکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ پس پھرونگا مین اور کھڑا رہونگا ساتھ لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان خلائق کے پس اول حکم کیا جاویگا دربارے
خونون کے اور آویگا ہر شہید کہ قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹھا کر لایا جاوے اور اوسکی گردن کی رگون
مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے شہید کہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ حال انکا وہ خوب جانتا ہوگا
کیون قتل کیے گئے تم پس کہینگے ای رب ہمارے قتل کیے گئے ہم تاکہ ہو غلبہ تیرے لیے یعنی لڑتے تھے تو اسلام غالب ہو مارے گئے پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ سچ کہا تمنے پس کردیگا اللہ اونکے مونہون کے لیے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پھر ساتھ ساتھ چلینگے اونکے
فرشتے جنت تک اور آوینگے وہ کہ قتل کیے گئے ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لائے جاوینگے سر اونکے اور اونکی گردنون کی رگون مین سے خون
جاری ہوگا پس کہینگے وہ ای رب ہمارے قتل کیا ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرماویگا اللہ تعالی کیون حال انکا وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے
تاکہ ہو عزت ہمارے لیے یعنی اپنے غالب ہونے کے لیے لڑتے تھے مارے گئے پس فرماویگا اللہ تعالی ہلاک ہو جیو تو پھر نہین باقی رہیگا
کوئی شخص کہ قتل کیا کسیکو مگر کہ قتل کیا جاویگا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسینے کسیکی مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوسکے اور ہوگا اللہ کی
مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پھر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنی کے یہان تک کہ نہین باقی رہیگا
حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ لیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کے ظالم سے یہان تک کہ تکلیف دیا جاویگا اوسدن دودھ مین پانی ملاکر
بیچنے والا یہ کہ الگ کرے پانی کو دودھ سے پھر جب فارغ ہوگا اللہ اس سے پکاریگا پکارنا کہ سناویگا ساری خلائق کو آگاہ ہو چاہیے کہ مل جاوے
ہر قوم ساتھ معبودون اپنے کے یعنی بتون کے اور اون چیزون کے کہ تھے پوجتے سواے اللہ کے پس نہین باقی رہیگا کوئی کہ پوجتا ہی سواے
اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بناکر لائے جاوینگے اوسکے لیے معبود اوسکے سامنے اوسکے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے
بصورت عزیر کے اور بنایا جاویگا ایک فرشتہ فرشتون مین سے بصورت عیسی کے پس ساتھ ہو جاوینگے اول کے یہود اور ساتھ ہو جاوینگے
دوسرے کے نصاری پھر کھینچ کر لیجاوینگے اونکو معبود اونکے یعنی بت اور مانند اونکے کے طرف دوزخ کے پس یہ مذکور ہی اس آیت مین کہ فرمایا
اللہ تعالی نے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یعنی اگر ہوتے یہ بت معبود تو نہ داخل ہوتے دوزخ
مین اور سب دوزخ مین ہمیشہ رہین پس جب کہ نہین باقی رہینگے مگر مومن اور اونھین مین منافق بھی ہونگے تو کہا جاویگا اونکے لیے کہ
ای لوگون گئے اور لوگ پس تم بھی مل جاؤ ساتھ معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تھے تم اونکو پس کہینگے وہ قسم خدا کی
نہین تھے ہم پوجتے کسی معبود کو سواے اللہ کے پھر کہا جاویگا اونسے اسی طرح کہ مل جاؤ تم اپنے معبودون کے ساتھ اور اون چیزون کے ساتھ
کہ تھے تم پوجتے پس کہینگے وہ قسم خدا کی نہین ہی ہمارے لیے کوئی معبود سواے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے غیر کو پھر کہا جاویگا یہی
اونسے تیسری بار پس کہینگے وہ مانند اسی کے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ مین رب تمہارا ہون پس آیا ہون درمیان تمہارے اور درمیان رب
تمہارے کے کوئی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پھر کھولیگا اللہ تعالی پنڈلی اور دکھاویگا اونکو کچھ نشانی
پس پہچانینگے کہ یہ رب ہمارا ہی پس گرینگے لوگ اپنے مونہون کے بل سجدہ کرتے ہوئے اور گریگا ہر منافق اپنی پیٹھ کے بل کردیگا اللہ
ہڈیان اونکی پٹھون کی گاؤن کے سینگون کے مانند پھر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوینگے اپنے اور رکھا جاویگا
پل سر پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک اور مانند دھار تلوار کے تیز اوسپر آنکڑے ہونگے اور سینچے کہ جنکے سرے ٹیڑھے ہون اور تیز اور کانٹے
لوہے کے مانند کانٹون سعدان کے کہ نام ایک گھانس کا ہی ورے اوسکے پل ہوگا پھسلنا کہ جسپر قدم نہ جمے پس گذرینگے اوسپر سے بعضے مانند
پلک مارنے کے اور بعضے مانند چمکنے بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند گھوڑون تیز رو کے اور بعضے مانند تیز رو اور سوارون کے

ف مثلا کوئی [illegible] کو دو جانے کوئی مین [illegible] کوئی پتھر کو کوئی [illegible] کو کوئی بجلی کو کوئی ہوا کو کوئی سورج کو وغیرہ ذلک ۱۲ [illegible]

ف [illegible] یعنی [illegible] نشانی [illegible]

یعنی مانند خچر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پا چلنے والون کے پس بعضے نجات پانے والے صحیح سالم ہونگے اور بعضے اس طرح
نجات پاوینگے کہ زخمی ہونگے اور کھرینچین لگین گی اونکے مونہون پر جہنم مین پس جب کہ پہونچینگے اہل جنت طرف جنت کے پس داخل ہونگے
اوسمین پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا مجکو ساتھ حق کے نہین ہو تم دنیا مین زیادہ پہچاننے والے اپنی بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے
اپنی بیویون اور مکانون کو جب کہ داخل ہونگے وہ جنت مین یعنی جیسے یہان اپنی بیویون اور مکانون کو لوگ پہچانتے ہین اس سے زیادہ
جنت مین جنتی اپنے مکانون اور بیویون کو کہ اونکے لیے طیار ہین پہچان لینگے کہ یہ ہمارے ہی مکان ہین اور یہ ہماری ہی بیویان ہین پس
داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بیویون پر اون بیویون مین سے کہ جو پیدا کین ہین اللہ نے جنت مین اور دو بیویان آدمی زاد ہونگی اونکو فضیلت
ہوگی وہان کی بیویون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس داخل ہوگا وہ پہلی بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانے یاقوت کے اوپر تخت
سونے کے کہ جڑاو ہوگا ساتھ موتیون کے اور اوسپر بستر جوڑے ہونگے لاہی اور اطلس کے پھر یہ رکھیگا ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون اوسکے
پس دیکھیگا ہاتھ اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے پیچھے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف گورے پنڈلی اوسکی کے
جیسے کہ دیکھتا ہی ایک تمھارا طرف دورے کے کہ ہوتا ہی یاقوت مین پرویا ہوا جگر اوس عورت کا آئینہ ہوگا اوس مرد کا اور جگر مرد کا اوس
عورت کے لیے آئینہ ہوگا یعنی آپسمین ایک دوسرے کے جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آئینے کے پس اوس وقت کہ وہ مرد اوس عورت
کے پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہ مرد اوس عورت کو اور نہ وہ عورت اس مرد کو یعنی خوش باخوش آپسمین ہونگے اور ایک کی سیری دوسرے
سے نہین ہوئی ہوگی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے پاویگا اوسکو باکرہ اور نہین سست ہونگے دونون اور نہ رنج اوٹھاوینگے پس
اوس وقت کہ وہ جنتی اس حالت مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جاویگا اوسکو پس کہا جاویگا اوسکو کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہی اور نہ وہ
ملول ہی لیکن بلا شبہ تیرے لیے اور بیویان بھی ہین سوائے اسکے پس نکلے گا پھر وہ جاویگا اور بیویون کے پاس ایک ایک پاس جب جاویگا
اونمین سے ایک کے پاس کہیگی اوسکو قسم خدا کی نہین دیکھی مینے جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنت مین کوئی چیز محبوب تر
طرف میرے تجھسے فرمایا آنحضرت صلعم نے اور جب کہ پڑینگے دوزخی یعنی کافر دوزخ مین پڑیگی ایک خلق مخلوق خدا سے کہ ڈالدینگے اونکو اعمال اونکے
یعنی ہونگے مؤمن لیکن اعمال بد کے سبب سے پڑینگے پس بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جہنم کی دونون گھٹنون تک اور
بعضے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے وہ ہونگے کہ لگے گی اونکے آگ سارے بدن مین سوائے مونھ کے حرام کریگا اللہ اونکی صورتونکو
آگ پر پس پکارینگے آپسمین بیچ دوزخ کے کہینگے کون شفاعت کرے ہمارے لیے طرف رب ہمارے کے یہان تک کہ نکالے ہمکو آگ سے
پس کہینگے یعنی بعضے کہ کون لائق تر ہی ساتھ شفاعت کرنے کے تمھارے باوا آدم علیہ السلام سے پس جاوینگے مؤمن طرف آدم کے اور کہینگے پیدا کیا
تجکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی تجھمین روح اپنی اور کلام کیا تجسے سامنے پس ذکر کرینگے آدم گناہ اپنا اور کہینگے مین نہین لائق ہون اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اسلیے کہ وہ اول ہین اللہ کے سب رسولون مین پس جاوینگے وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا ابراہیم علیہ السلام کے پاس کہ اللہ نے پکڑا تھا
اوسکو خلیل پس آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ گناہ اپنا اور کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا موسی علیہ السلام کے پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تھا اوسکو درحالیکہ سرگوشی کی اوس سے اور کلام کیا اوس سے اور اوتاری اوسپر
توریت پس آوینگے وہ موسی علیہ السلام کے پاس اور طلب کرینگے شفاعت اونسے پس ذکر کرینگے وہ بھی گناہ اپنا اور کہینگے کہ نہین مین لائق اسکے
ولیکن لازم ہی تمکو جانا پاس روح اللہ کے اور کلمہ اوسکے کے کہ عیسی بیٹے مریم کے ہین پس آوینگے وہ عیسی بیٹے مریم کے پاس اور طلب کرینگے
شفاعت پس کہینگے وہ کہ نہین ہون مین لائق اسکے ولیکن لازم ہی تمکو جانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ف ... اور اسکے لیے ۱۲ منہ مدظلہ
ف ... بنانا جاتا تھا اور دعا کی تھی اور سکے لیے ۱۲ منہ مدظلہ
ف یعنی ... کہا تھا ... ۱۲ منہ مدظلہ

پس آوینگے وہ میرے پاس اور میرے لیے نزدیک رب میرے کے تین شفاعتین ہین کہ وعدہ کیا ہی اوسنے مجھسے اونکا پس چلونگا مین یہانتک
کہ جاؤنگا مین جنت کے دروازے پر پس پکڑونگا مین حلقہ دروازیکا اور کھلواؤنگا مین دروازہ پس کھولا جاویگا دروازہ میرے لیے پس داخل ہونگا
مین اور گرونگا مین سجدے مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا
اللہ تعالی کہ اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا تو پس اوٹھاؤنگا مین سر اپنا پھر کرونگا مین
سجدہ مین پس الہام کریگا اللہ مجکو اپنی حمد و تمجید اس طرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پھر فرماویگا اوٹھا سر اپنا ای محمد شفاعت کر شفاعت
تیری قبول کیجاویگی اور مانگ دیا جاویگا تو پس جب کہ اوٹھاؤنگا مین سر اپنا فرماویگا اللہ مجکو حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہی مطلب تیرا پس
کہونگا مین کہ ای رب میرے وعدہ کیا تھا تونے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین ای رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین
آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرماویگا اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم پس نکالینگے ہم اونکو یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اون جان پہچانون مین سے کوئی پھر حکم فرماویگا اللہ شفاعت کرنے کا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور نہ شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس
فرماویگا اللہ تعالی کہ نکالو تم اونکو کہ جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر پس نکالینگے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پھر حکم فرماویگا
اللہ کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلون مین برابر تہائی دینار کے یعنی خیر پھر فرماویگا آدھے دینار برابر پھر فرماویگا تہائی دینار کے برابر پھر فرماویگا
چوتھائی دینار کے برابر پھر فرماویگا ایک قیراط کے برابر پھر فرماویگا برابر دانے کے یعنی رائی کے دانے کے برابر پس نکالے جاوینگے وہ یہانتک کہ نہین
باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہانتک کہ نہین باقی رہیگا دوزخ مین وہ کہ عمل خیر کیا ہو واسطے اللہ کے کبھی اور نہین باقی رہیگا وہ کوئی
کہ اوسکے لیے شفاعت ہو مگر کہ شفاعت کیا جاویگا یہانتک کہ ابلیس جو اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میرے لیے شفاعت
کیجاوے ❊ بیت ❊ اگر در دہد یک صلای کرم ❊ عزازیل گوید نصیبی برم ❊ پھر فرماویگا اللہ کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس پھر ڈالیگا
ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کرسکتا اونکو کوئی سوا اللہ کے پس بعد ویگا یعنی صحیح وسالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہی
اوسکو نہر الحیوان پس اوگینگے اوسمین یعنی بھلے چنگے ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتے ہین دوب نالے کی کوڑے کرکٹ پر پس جو دوب مذکور آفتاب مین ہوتی ہی
سبز ہوتی ہی اور جو سایہ مین ہوتی ہی زرد ہوتی ہی پس اوگینگے یعنی صحیح سالم ہو جاوینگے خوش نما مانند موتی کے لکھا جاویگا اونکی گردنون مین الجہنمیون
عتقاء الرحمن یعنی یہ دوزخی ہین آزاد کیے ہوئے رحمن کے نہین کیا انھون نے عمل خیر کبھی ساتھ توحید کے پس ٹھہرینگے وہ جنت مین جسقدر
چاہیگا اللہ اور وہ لکھا ہوا اونکی گردنون مین ہوگا پھر عرض کرینگے وہ کہ ای رب ہمارے مٹادے ہمسے یہ لکھا ہوا پس مٹا دیگا اللہ وہ ہمسے ❊ من در منثور ❊

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
اور چمکی زمین اپنے رب کے نور سے اور لا دھرا دفتر اور حاضر آئے پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہوا اونمین
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○
انصاف سے اور اونپر ظلم نہوگا ❊ صق ❊

اور روشن ہوگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے اور رکھے جاوینگے عمل نامے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو اور گواہون کو اور حکم کیا جاویگا
درمیان آدمیون کے ساتھ حق کے یعنی عدل کے اور وہ ظلم نہین کیے جائینگے ❊ فتح ❊ تفسیر ❊ گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال
بتاوینگے برون کی برائی اور بھلون کی بھلائی کے جو دیکھتے تھے ❊ صق ❊ نور رب سے مراد عدل اوسکا ہی بطریق استعارے کے جیسا کہ کہا
جاتا ہی بادشاہ عادل کے لیے اَشْرَقَتِ الْاٰفَاقُ بِعَدْلِكَ وَاَضَاءَتِ الدُّنْيَا بِقِسْطِكَ اور آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا اَلظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور اضافت رب کی زمین کی طرف اسلیے ہی کہ وہ مزین کریگا اوسکو بسبب پھیلانے

عدل اپنے کے اوسمین اور کھڑی کریگا زمین مین ترازوئین اپنے عدل کی اور حکم کریگا ساتھ حق کے درمیان رہنے والون اوسکے
اور جہان کہ عدل ہوتا ہی اوس جگہہ کے برابر کوئی جگہہ مزین اور آباد نہین ہوتی اور کہا امام ابو منصور رحمہ اللہ نے کہ جائز ہی یہ کہ پیدا کرے
اللہ ایک نور پس روشن کردے رب اوسکا زمین موقف کو اور اضافت نور کی رب کی طرف تخصیص کے لیے ہی جیسے کہ بیت اللہ اور ناقۃ اللہ
مین ہی یہ مدارک مین ہی اور معالم مین ہی کہ نور ربہا کے معنی ہین ساتھ نور خالق اپنے کے اور یہ مذکور اوسوقت کا ہی کہ تجلی فرماویگا
رب متعال فیصلہ خلائق کے لیے قیامت کو اوسدن اوسکے نور پاک کی نہایت روشنی ہوگی جیسے آفتاب کی ہوتی ہی اور زمین سے مراد
میدان محشر ہی انتہی اور کتاب سے مراد اعمال نامے ہین یا لوح محفوظ اور لایا جاویگا پیغمبرون کو یعنی تو کہ پوچھے اونسے رب اونکا کہ رسالت پہنچائی
تھی اور قوم نے کیا جواب دیا اور گواہون سے مراد فرشتے عمل لکھنے والے ہین دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا کُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ
وَّشَهِيْدٌ ○ اور بعضون نے کہا کہ وہ نیک لوگ ہر زمانے کے ہین کہ گواہی دینگے اوس زمانے والون کی بھلائی برائی کی اور بعضون
نے کہا کہ وہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ گواہی دیگی رسولون کی رسالت کے پونہچانے کی اور امت کے جھٹلانے کی اونکو اور
ختم کیا آیت کو ساتھ نفی ظلم کے جیسے کہ شروع کیا اوسکو ساتھ اثبات عدل کے ؛ معا ؛ مل ؛ درمنثور ؛

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ ع ٧ ١٣

اور پورا ملا ہر جی کو جو کیا اور اوسکو خوب خبر ہی جو کرتے ہین ؛ مق ؛

اور پوری دی جاوے گی ہر شخص کو جزا اوس چیز کی کہ کی ہی اور خدا خوب جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ یعنی بغیر
عمل نامے اور گواہ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ آیت تفسیر ہی اس قول اللہ تعالی کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ یعنی پوری دی جاویگی ہر شخص کو
جزا اوس چیز کی کہ کرتا ہی قسم بھلائی برائی سے اور نہین زیادتی کیجائیگی برائی مین اور نہ کمی کیجاویگی خیر مین سے ؛ مل ؛

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور ہانکے گئے جو منکر تھے دوزخ کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پونہچے اوسپر کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو داروغہ اوسکے کیا نہ پونہچے تھے

رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ

رسول تم مین کے پڑھتے تمپر باتین تمہارے رب کی اور ڈراتے تمکو اس تمہارے دن کی ملاقات سے بولے کیون نہین پر ثابت ہوا

كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

حکم عذاب کا منکرون پر ؛ مق ؛

اور ہانکا جاویگا کافرون کو طرف دوزخ کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور
کہینگے اونکو نگہبان دوزخ کے کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہاری جنس سے پڑھتے تھے تمپر آیتین تمہارے پروردگار کی
اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمہارے کے سے کہینگے ہان آئے تھے اور پڑھین تھین آیتین ہمپر ولیکن ثابت ہوا حکم عذاب کا
کافرون پر ؛ فتح ؛ تفسیر ؛ ہانکا جاویگا یعنی سختی سے جیسے کہ قیدیون کو ہانک کر لیجاتے ہین قید خانے مین یا قتل کرنے کے لیے
دروازے اوسکے کہ سات ہین نگہبان دوزخ کے وہ فرشتے ہین کہ متعین ہین واسطے عذاب کرنے دوزخیون کے اس دن یعنی
اسوقت تمہارے سے اور وہ وقت داخل ہونے اونکے کا ہی دوزخ مین نہ دن قیامت کا وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ کے معنی یہ ہین ولیکن واجب ہوا ہمپر کلمہ اللہ کا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ بسبب اعمال بد ہمارے کے جیسے کہ
کہا اونھون نے غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ پس ذکر کیا اونھون نے عمل اپنا جو موجب ہی کلمہ

ط البتہ بھر دونگا مین دوزخ کو

عذاب کا اور وہ کفر و ضلال ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ کی طرف جب دوزخی ہانکے جاوینگے تو ناگاہ اونسے ایک گردن دوزخ مین سے نکلکر اور جلادیوے گی اونکو اس طرح کا جلانا کہ نہین چھوڑیگی گوشت ہڈی پر مگر کہ ڈالدیگی اوسکو ایڑیون پر ملؔ در منثور

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○

حکم ہوا بیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا بُری جگہ ہے رہنے کی غرور والون کو ۞ صوؔ

کہا جاویگا داخل ہو دوزخ کے دروازون مین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بُری جگہہ ہے متکبرون کی یہ دوزخ ۞

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ

اور ہانکے گئے جو ڈرتے رہے تھے اپنے رب سے بہشت کو جتھے جتھے یہان تک کہ جب پہونچے اوسپر اور کھولے گئے اوسکے دروازے اور کہنے لگے اونکو

خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

داروغہ اوسکے سلام پہونچے تمپر تم لوگ پاکیزہ ہو سو بیٹھو اسمین سدا رہنے کو ۞ صوؔ

اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے تھے پروردگار اپنے سے طرف بہشت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھولے جاوینگے دروازے اوسکے اور کہینگے واسطے اونکے نگہبان بہشت کے سلام تمپر ہو جیو خوشحال ہوئے تم پس داخل ہو بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ۞ تفسیر ۞ مراد یہان اہل جنت کے ہانکنے سے ہانکنا اونکی سواریون کا ہے اسلیئے کہ نہین لیجایا جاویگا اونکو مگر سوار کرکر طرف بہشت کے جیسے کہ کیا جاتا ہے ساتھ اونکے کہ اکرام کیا جاتا ہے اونکا قسم ایلچیون سے کہ آتے ہین بعضے بادشاہون کے پاس یہان تک کہ جب آوینگے الخ معنی یہ ہین کہ یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے واقع ہوگا آنا اونکا ساتھ کھلنے دروازون اوسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ دروازے جہنم کے نہین کھولے جاتے ہین مگر نزدیک داخل ہونے دوزخیون کے اوسمین اور دروازے جنت کے پہلے سے کھلے ہونگے بموجب قول اللہ تعالی کے جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ پس لائے گئے یہان واو کو یا کہ فرمایا یہان تک کہ جب آوینگے نزدیک بہشت کے اور کھلے ہونگے دروازے اوسکے اور طبتم کے معنی یہ ہین کہ پاک ہوئے تم میل معاصی سے اور پاک ہوئے تم خبث خطاؤن سے اور کہا زجاج نے کہ مراد طبتم سے یہ ہے کہ تھے تم پاکیزہ دنیا مین اور نہین تھے تم خبیث یعنی نہین تھے تم صاحب خباثت کے اور مراد یہ ہے کہ نگہبان جنت کے سلام کرینگے اونکو اور کہینگے طبتم کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر طبتم کے اچھا ہوا تمہارے لیے مقام کہا قتادہ یہ وہ لوگ ہین کہ جب قطع کرینگے آگ دوزخ کی بیٹھینگے ایک پل پر کہ درمیان دوزخ و بہشت کے ہوگا پس بدلا لیوینگے بعض اونکے بعض سے یہان تک کہ جب پاک و صاف ہونگے داخل ہونگے جنت مین پس کہیگا واسطے اونکے رضوان کہ نام بہشت کے داروغہ کا ہے اور نگہبان بہشت کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ اور منقول ہے علی رضہ سے کہ کہا ہانکے جاوینگے جنتی طرف جنت کے پس جب کہ پہونچینگے طرف جنت کے پاوینگے نزدیک دروازے بہشت کے ایک درخت کہ نکلینگے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے پس نہاوینگے ایک سے پس پاک ہونگے ظاہر اونکے اور پیوینگے دوسرے چشمے سے پس پاک ہوگا باطن اونکا اور ملینگے اونسے فرشتے جنت کے دروازون پر کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ○ اب کچھ روایتین پہلے مضمون کے متعلق سُنّی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آؤنگا مین جنت کے دروازے پر روز قیامت کے اور کھلواؤنگا مین دروازہ اوسکا پس کہیگا نگہبان جنت کا کہ کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ کہ تیرے ہی سبب سے حکم کیا گیا تھا مین یہ کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسیکے لیے پہلے تیرے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہوگا بہشت مین صورتین اونکی بصورت چودھوین رات کے چاند کی ہونگی نہ تھوکینگے اوسمین اور نہ ناک سنکینگے پاس اونکے اور کنگھیان اونکی سونے اور چاندی کی ہونگی اور اونکی انگیٹھیون مین اگر جلایا جاویگا اور پسینا اونکا مشک

یعنی مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی اوسمین سے اور واسطے ہر ایک جنتی کے دو دو بیبیان ہونگی دکھائی دیگا گودا اونکی پنڈلیون کا
گوشت کے پیچھے سے بسبب حسن کے نہین اختلاف ہوگا درمیان اونکے اور بغض آپسمین یکدل ہونگے آپسمین تسبیح کرینگے اللہکی
صبح و شام اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اول جماعت داخل ہوگی جنت مین بصورت چودھوین رات کے چاندکے اور جو کہ
بعد اونکے داخل ہونگے اونکے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت روشنی ستارے کی آسمان مین اور حضرت علی بن ابی طالب رض سے
روایت ہی کہ ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے گروہ گروہ یہان تک کہ جب پونہچینگے طرف ایک دروازے کے
جنت کے دروازون مین سے پاوینگے نزدیک اوسکے ایک درخت کہ نکلیں گے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری پس قصد کرینگے طرف ایک کے
اون دونون مین سے پس پیوینگے اوسمین سے پس جاتا رہیگا جو کچھہ کہ اونکے پیٹون مین ہوگا قسم موذی چیز سے یا نجاست سے یا خوف کی چیز سے
پھر قصد کرینگے طرف دوسرے چشمے کے پس طہارت ظاہری حاصل کرینگے اوس سے پس طاہر ہوگی اونپر تازگی چین کی پس ہرگز نہین متغیر
ہونگی جلدین اونکی بعد اوسکے کبھی اور نہین پریشان ہونگے بال اونکے اور بال اونکے ایسے معلوم ہونگے گویا تیل لگا یا ہی اونھون نے پھر
پونہچینگے جنت کے نگہبانون کی طرف پس کہینگے وہ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ○ پھر آگے دوڑ کر ملینگے
اونسے ولدان یعنی لڑکے کہ جنت مین خادم ہونگے بار بار آوینگے وہ انکے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین دنیا والے اوس دوست کے پاس کہ سفر
سے آتا ہی پس کہینگے وہ خوشخبری ہو تمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ طیار کر رکھی ہی اللہ نے تمھارے لیے یعنی اکرام کی چیزین پھر جاویگا
ایک لڑکا اون مین سے طرف بعضی بیوی اوسکی کے حور عین سے اور کہیگا کہ فلانا شخص آیا ہی یعنی دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہیگی وہ کہ تو نے
دیکھا ہی اوسکو پس کہیگا وہ کہ ہان مینے دیکھا ہی اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہان تک کہ آکھڑی رہیگی وہ جنت کے دروازے کی
چوکھٹ پر یعنی اوسکے دیکھنے کے لیے پس جب کہ پونہچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکھے گا طرف بعضے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکھے گا گنبد
موتی کا کہ اوسپر محل سبز اور زرد اور سرخ اور ہر رنگ کے ہین پھر اوٹھائیگا سر اپنا اوسکی چھت کی طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے
روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو اوسکے دیکھنے کی تو روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پھر جھکاویگا سر اپنا پس دیکھیگا طرف
بیویون اپنی کے اور آبخورون کے کہ رکھے ہونگے نہرون کے کنارون پر اور طرف تکیون قطار بستہ اور قالینون بچھے ہوؤن کے پس
دیکھےگا طرف اس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھےگا ایک تخت پر اپنے تختون مین سے اور کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا
كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ الخ یعنی شکر ہی اوس اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو اسکی اور نہ راہ پاتے ہم اگر نہ راہ دکھاتا
ہمکو اللہ ساری آیت پڑھینگے پھر پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی فرشتہ جیتے رہوگے تم پس نہین مروگے تم کبھی اور اسمین قیام کروگے تم
پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے پس نہین بیمار ہوگے کبھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین آٹھہ
دروازے ہین اونمین سے ایک دروازہ ہی کہ اوسکا نام ریان ہی بمعنی تر و تازہ کے نہین داخل ہونگے اوسمین سے مگر روزہ دار اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دوھری چیز کو چیزون مین سے اسکی راہ مین یعنی اوسکی خوشی کی جگہہ بلایا جاویگا بہشت کے
دروازون سے اور بہشت کے کتنے ہی دروازے ہین یعنی آٹھہ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑھتا ہو یا اچھی طرح نماز پڑھتا ہو
بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے یعنی جو کہ خاص اہل نماز ہی کے لیے ہی کہا جاویگا کہ ای بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی
ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہوگا بلایا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا
دروازے صدقے کے سے اور جو کہ ہو اہل روزہ سے یعنی روزے بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی باب الصیام سے کہ نام اوسکا
ریان ہی پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ضرورت ہی اوس شخص پر کہ بلایا جاوے ایک دروازے سے ان سب دروازون مین سے

یہ کہ بلایا جاوے سب دروازون سے یعنی کچھ ضرورت تو ہی نہین کہ کوئی سب ہی دروازون سے بلایا جاوے اگر ایک ہی دروازے سے
بلایا جاویگا مراد کہ داخل ہونا بہشت مین ہی حاصل ہی لیکن باوجود اس جاننے کے پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے
بھی فرمایا کہ ہان اور امید رکھتا ہون مین کہ ہو ویگا تو اونہین سے نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم نے ف دوہری چیز سے مراد ہی
مثلا دو درہم یا دو روپے یا دو غلام یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے نگہبان
جنت کے سب دروازون سے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہی کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونے کا سب دروازون مین سے
ہوتا ہی اور ریان کے معنی ہین سیراب کہا گیا ہی کہ وہ دروازہ ایسا ہی کہ بلایا جاتا ہی روزہ دار اوسمین شراب طہور پہلے پہونچنے سے
درمیان جنت کے تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکے عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا دن قیامت
کا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہ دروازہ تمھارا ہی پس
داخل ہو اوسمین سے ساتھ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہی باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ غصہ
پینے والے اور عفو کرنے والے گناہ لوگون کے اوسمین داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہی کہ راضی برضاے مولی اوسمین داخل ہونگے اور ہو ویگا
اونہین سے یعنی اسلیے کہ حضرت ابوبکرؓ مین یہ سب باتین پائی جاتی تھین ہع ⁂ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے
آٹھ دروازے مین سات بند ہین اور ایک کھلا ہوا ہی توبہ کے لیے یہان تک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباسؓ سے منقول ہی
کہ کہا جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک دروازہ نمازیون کے لیے اور ایک دروازہ روزہ دارون کے لیے اور ایک دروازہ حاجیون کے لیے
اور ایک دروازہ عمرہ کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ جہاد کرنے والون کے لیے اور ایک دروازہ ذاکرون کے لیے اور ایک دروازہ
شکر کرنے والون کے لیے ۵۲ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر عمل والے کے ایک دروازہ ہی جنت کے دروازون مین سے
کہ پکارے جاوینگے اوس سے بسبب اوس عمل کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی چوکھٹ کے دونون بازؤون
مین مسافت چالیس برس کی ہی اور البتہ آویگا اوسپر یعنی اوسکے دروازے پر ایک دن کہ وہ بھرا ہوگا یعنی بسبب ازدحام خلائق کے
اور کہا ابو حرب بن ابی الاسود دیلی نے کہ آدمی بیٹھا رہیگا جنت کے دروازے پر بسبب ایک گناہ کے کہ کیا ہوگا سو برس اس حال مین
کہ وہ دیکھتا ہوگا اپنی بیویون اور خادمون کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی گواہی دینی لا الٰہ الا اللہ
کی ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنجیان جنت کی نماز ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے
کوئی کہ وضو کرے پس پورا کرے وضو پھر کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے کہ داخل ہو جس دروازے سے چاہے
اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ پڑھے پانچون نمازین اور روزے رکھے رمضان کے اور نکالے زکوۃ اور بچے
ساتون گناہ کبیرہ سے مگر کہ کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے روز قیامت کے ف ساتون گناہ کبیرہ سے ظاہرا یہ مراد
ہین کہ جو حدیث شریف مین آئے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو سات گناہون ہلاک کرنے والون سے عرض کیا صحابہ نے
کہ یا رسول اللہ وہ کیا ہی فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور سحر کرنا اور قتل کرنا اوس نفس کا کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا
بیاز کا اور کھا جانا یتیم کے مال کا اور بھاگنا جہاد مین سے اور بہتان کرنا عورتون پاکدامن مومنات غافلات کو یعنی جو کہ پاک و بیخبر ہون
فاحشات سے یہ حدیث بخاری مسلم مین ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ کہ مر جاوین اوسکے تین فرزند

ع
اصل نسخہ مین بھی سات مذکور ہین بیان ایک دروازے کا رہ گیا شاید غفلت کاتب سے رہا ہو اور اغلب ہی کہ آٹھوان دروازہ غصہ پینے والون کا ہو واللہ اعلم ۱۲
ع
[illegible]

نابالغ مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا جنت کے آٹھون دروازون سے اور لینے کو آوینگے اوسکے کہ جسن دروازے سے چاہے داخل ہو
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکی دو بیٹیان ہون یا دو بہنین ہون یا دو پھپیان ہون یا دو خالائین ہون اور یہ پرورش
اونکی کرتا ہو کھولے جائینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ ڈرے اپنے رب سے
اور حفاظت کرے اپنے ستر کی یعنی بدکاری سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی کھولے جاوینگے اوسکے لیے آٹھون دروازے بہشت کے
اور کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسن دروازے سے چاہ انتہی اسی طرح اور بہت روایتین اور اقوال آئے ہین نامحرم کے نظر کرنے کی برائی
مین پس دیکھنے والا اور دکھلانے والے دونون گنہگار ہوتے ہین اور اسی طرح جو کوئی بے پردگی اپنے گھر والون مین روا رکھے وہ بھی سخت
گنہگار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصون پر اللہ تعالی نے حرام کی ہی جنت ایک تو دائم الخمر پر اور دوسرے
مان باپ کے نافرمان پر اور تیسرے دیوث پر جو کہ دیکھے اپنے گھر والون مین برائی یعنی زناکاری و بے پردگی وغیرہا اور نہ غیرت کرے اونپر
اور نہ منع کرے اونکو پس یہ جو یہان رسم ہی کہ عورتین بھی خالہ وغیرہا کے بیٹون کے سامنے کہ نامحرم ہین ہوتی ہین اور خلا ملا رکھتی ہین
اونکے ساتھ اور مرد لوگ اونکے اوس سے منع نہین کرتے اور روا رکھتے ہین اس بیغیرتی کو وہ دیوث ہین اور داخل وعید مذکور ہین چنانچہ
بیان مفصل اسکا برمحل اسکے ہوگا انشاء اللہ تعالی اللہ جل شانہ اس آفت سے سب مسلمانون کو بچاوے کہ بڑی ہی آگ لگ رہی ہی
گھر گھر مین مگر جسکو اللہ بچاوے وہی بچتا ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یاد کرے میری امت کے لیے چالیس
حدیثین کہ نفع دے اونکو اللہ بسبب اونکے کہا جاویگا اوسکو کہ داخل ہو جسن دروازے جنت کے سے کہ چاہے تو۔ ملؔ درمنثور

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ
اور وہ بولے شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا گھر پکڑلین بہشت مین سے جہان
نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝
چاہین سو کیا خوب نیگ ہی محنت کرنے والون کا ۔ مؔ

ور کہینگے بہشتی کہ سب تعریف واسطے اوس خدا کے کہ جسنے سچا کیا وعدہ اپنا اور عطا کی ہمکو زمین جگہہ پکڑتے ہین ہم بہشت سے
بس جگہہ کہ چاہتے ہین ہم فرمایا اللہ تعالی نے پس اچھی مزدوری کام کرنے والون کی ہی بہشت ۔ فتح ۔ تفسیؔر اونکا حکم ہی
جہان چاہین رہین لیکن ہر کوئی وہی جگہہ چاہیگا جو اوسکے واسطے رکھی ہی ۔ مؔ سچا کیا الخ یعنی پورا کیا جو کچھہ کہ وعدہ کیا تھا
سے دنیا مین عقبی کی نعمتون کا اور زمین یعنی زمین جنت کی روایت ہی عکرمہ سے کہ زمین جنت کی سفید ہی چاندی کی جس جگہہ کہ
چاہتے ہین ہم یعنی ہووینگی ہر ایک کے لیے اونمین سے جنت کہ نہین بیان ہوسکتی وسعت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا حاجت سے
پس اپنی اوس جنت مین جہان چاہیگا قرار پکڑیگا کام کرنے والونکی یعنی جو عمل خیر کرتے ہین دنیا مین ملؔ درمنثور

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
اور تو دیکھے فرشتے گھر رہے ہین عرش کے گرد پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور فیصلہ ہوا ہی اونمین انصاف کا
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
اور یہی بات ہوئی کہ سب خوبی ہی اللہ کو جو صاحب ہی سارے جہان کا ۔ مؔ

اور دیکھیگا تو فرشتون کو گرداگرد ہو رہے ہونگے گرد عرش کے تسبیح کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور حکم کیا جاویگا درمیان
اونکے ساتھہ راستی کے یعنی بیچ خلق تمام ملأ اعلی کے اور کہا جاویگا سب تعریف خدا کے لیے ہی کہ پروردگار ہی عالمون کا ۔ فتح

ملؔ قوله واورثنا الخ وقد اورثها اي ملكها وجعلها ملكا ... والالف نصر ... ليثا او ... وتعرفوه ... اجمال ۱۲ حل

سؔ قوله حافين من الملائكة من حول العرش اي محدقين من حوله ومن لابتداء الغاية اي ابتداء حفوفهم من حول العرش الى حيث شاء الله يسبحون حال من الضمير في حافين ۱۲ حل

وؔ فرشتون مین فیصلہ ... بولتا ہی پھر اللہ تعالی ایک کی بات جاری کرتا ہی

ربع ۵ وہی حکمت کے موافق ہوئی ہی ... اب بھی ہی اور قیامت مین بھی ۱۲ صؔ

تقسبون تسبیح کرتے ہین الخ یعنی کہتے ہین سُبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر یا سبّوح قدّوس ربّ الملٰئکۃ والرّوح یا سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ اور یہ واسطے تلذذ کے ہے نہ تعبد کے اسلیے کہ وہ مکلف نہین اور حکم کیا جاویگا درمیان اونکے یعنی درمیان انبیا اور امتون کے یا درمیان اہل جنت ونار کے ساتھ راستی کے یعنی عدل کے پس داخل ہونگے مومن جنت مین اور کافر دوزخ مین اور کہا جاویگا یعنی کہینگے اہل جنت از راہ شکر کے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشت مین اور پورا ہوگا وعدہ اللہ کا اونکے لیے الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وآخر دعوٰہم ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ○ یعنی آخر قول اونکا یہ ہوگا الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ○ منقول ہے قتادہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ○ کہا کہ شروع کی اللہ تعالی نے اول پیدایش ساتھ حمد کے اور ختم بھی کی ساتھ حمد کے یعنی شروع کی ساتھ قول اپنے کے الحمد للّٰہ الذی خلق السمٰوٰت والارض اور ختم کی ساتھ قول اپنے کے وقضی بینہم بالحق وقیل الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ○ وہب سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے یہ کہ پہچانے حکم کرنا اللہ کا اوسکی خلق مین تو چاہیے کہ پڑھے آخر سورۂ زمر کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جسنے پڑھی سورۂ زمر نہین منقطع کریگا اللہ امید اوسکی روز قیامت کے اور دیگا اوسکو ثواب ڈرنے والونکا کہ جو ڈرتے ہین اللہ تعالی سے اور پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر ✤ مل ✤ در منثور ✤ کشاف ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے برائی کفر وبدکاری کی اور خوبی ایمان وپرہیزگاری کی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر وبدکاری سے کیا کچھ خرابیان بھگتے گا اور ایمان وپرہیزگاری سے کیا کچھ نعمتیں اور چین آخرت کے پاویگا پس اقتضا عقل یہ ہے کہ ایسی باتین نکرے کہ آخرت مین خراب ہو بلکہ ایسی باتین کرے کہ وہان چین کرے یہان کے چین کی فکر کرنی عاقل کا کام نہین کیا خوب کہا ہے ابن عباس نے کہ حق ہے عاقل پر یہ اختیار کرے سات چیزین سات چیزون پر اختیار کرے فقر کو غنا پر اور ذلت کو عزت پر اور تواضع کو کبر پر اور بھوک کو سیری پر اور غم کو خوشی پر اور کم رتبے کو بلند مرتبے پر اور موت کو حیات پر ✤ منبہات ✤

سورۃ المؤمن مکیۃ وہی خمس وثمانون آیۃ وتسع رکوعات

اس سورۃ کا نام سورۂ مؤمن ہے اسلیے کہ امن دیتی ہے آگ دوزخ سے اور ان حامیمون کو لباب القران اور عرائس القران بھی کہتے ہین اور سورۂ غافر بھی کہتے ہین اسلیے کہ اول ہی سورتمین غافر الذنب الخ مذکور ہے اور یہ سورت مکی ہے مگر الا الذین یجادلون دو آیتون تک کہ یہ مدنی ہین اور کہا حسن نے سوائے آیت وسبّح بحمد ربک کے کہ یہ مدنی ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حامیمین سب مکی ہین اور آیتین اسمین پچاسی ہین اور کلمات ایک ہزار ایک سو ننانوین ۱۱۹۹ اور حروف چار ہزار نو سو ساٹھ ۴۹۶۰ اور رکوع ۹ اور اوتری ہے یہ سورت بعد سورۂ زمر کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسلیے بھی بعد اسکے لکھی گئی کہ ابتدائے زمر کا اور اسکا قریب باہم ہے کہ زمر کا سرا ہے تنزیل الکتٰب من اللّٰہ العزیز الحکیم اور اسکا سرا ہے حٰم تنزیل الکتٰب من اللّٰہ العزیز العلیم اور زمر کے اخیر مین ملائکہ کی تسبیح وتحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا وتری الملٰئکۃ حافّین من حول العرش یسبّحون بحمد ربّہم اور اسکی ابتدا مین اونکی تسبیح وتحمید کا ذکر ہے کہ فرمایا الذین یحملون العرش ومن حولہ یسبّحون بحمد ربّہم الخ اور بہت مضمون آپسمین ایک دوسرے کے مناسب ہین اور ان حامیمون کی بہت فضیلت آئی ہے حدیث شریف وآثار مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ اللہ نے دین مجکو سات سورتین یعنی بڑی بڑی اول کی کہ انفال تک ہوتی ہین

جگہہ توریت کے اور دین مجکو آلرآت طواسین تک جگہہ انجیل کے اور دین مجکو مابین طواسین کے حامیمون تک جگہہ زبور کے
اور فضیلت دی مجکو ساتھہ حامیمون اور مفصل کے نہین پڑھا اونکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباسؓ سے ہی کہ ہر چیز کے لیے لباب
یعنی خلاصہ ہی اور لباب قرآن کا حامیمین ہین اور ابن مسعودؓ سے بطریق مرفوع کے ہی یعنی منقول آنحضرتؐ سے ہی کہ حامیمین باغ ہین
باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے جہنم کے بھی سات ہین آکھڑی ہوگی
ہر حٰم اونمین سے ایک ایک دروازے پر اون دروازون مین سے کہیگی یا اللہ نہ داخل کر تو اس دروازے سے اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا تھا
مجہپر اور پڑھتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر درخت کے لیے پھل ہی اور پھل قرآن کے حامیمین ہین وہ
باغ ہین ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے حسن کے پس جو کوئی دوست رکھے یہ کہ میوہ خوری کرے جنت کے باغون مین پس چاہیے
کہ پڑھے حامیمین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حٰم کہ اوسکو سورۂ مؤمن کہتے ہین اَلَیْہِ الْمَصِیْرُ
تک اور آیت الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے یعنی سب آفات و بلیات ظاہر و باطن کے سے شام تک
اور جو پڑھے انکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے صبح تک ٭ درمنثور جلالین کشاف ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہون مین ساتھہ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

اوتارا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرتا سخت

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

ماردینا مقدور کا صاحب کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے اوسی کی طرف پھر جانا ہی ٭ صوق

اوتارنا کتاب کا جانب خدا غالب دانا کے سے ہی بخشنے والا گناہ کا قبول کرنے والا توبہ کا سخت کرنے والا عذاب کا صاحب توانگری کا
نہین ہی کوئی معبود مگر وہ اوسی کی طرف ہی پھر جانا ٭ قٓ ٭ تفسیر ٭ حٰمٓ ان حروف مقطعات کے معنی اللہ ہی جانتا ہی
کچھہ معلوم نہین کہ کیا مراد ہی النسفی اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ یہ اسم اعظم ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر حرف اشارہ ہی خدا تعالی کے
نام کی طرف مانند حکیم اور مجید اور مانند انکے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ حروف قسم کے ہین اور بعضون نے کہا کہ نام سورت کا ہی اور
آیا ہی کہ جناب حنین مین آنحضرتؐ نے کنکریان ہاتھ مین لین اور کفار کے موہنون پر پھینکتے تھے اور کہتے تھے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ حٰمٓ
لَا يُنْصَرُوْنَ یعنی ذلیل ہوئے موہنہ بہ برکت حٰم کے نہین مدد کیے جاوینگے اور اور روایت مین آیا ہی کہ پس شکست پائی کافرون نے
حالانکہ تیر و نیزہ ادہر سے نہین چلا الْعَلِيْمِ جاننے والا ہی اوسکو کہ تصدیق کی اوسکی اور تکذیب کی پس یہ تہدید ہی مشرکون کے لیے
اور بشارت ہی مومنون کے لیے غَافِرِ الذَّنْبِ ڈھانکنے والا ہی گناہ گنہگارون کے وَقَابِلِ التَّوْبِ قبول کرنے والا ہی توبہ
رجوع کرنے والون کی شَدِيْدِ الْعِقَابِ یعنی سخت عذاب کرنے والا ہی مخالفین پر ذِي الطَّوْلِ صاحب فضل کا ہی عارفین پر
یا صاحب غنی کا ہی یعنی بے پرواہ ہی اور ابن عباسؓ سے ہی کہ غافر الذنب اور قبول کرنے والا توبہ کا واسطے اوسکے ہی کہ کہا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور شَدِيْدِ الْعِقَابِ اوسکے لیے ہی کہ نہین کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور حسن بصریؒ سے منقول ہی
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ کہ کہا بخشنے والا ہی گناہون کا اوسکے لیے کہ نہ توبہ کی اور
قبول کرنے والا توبہ کا ہی اوسکے لیے کہ توبہ کی اور منقول ہی کہ ایک شخص اہل شام مین سے کہ حضرت عمرؓ کے لشکر مین تھا لڑتا خوب تھا

وہ ایک دفعہ کہین غائب ہو گیا اوسکو حضرت عمرؓ نے تلاش کیا اور لوگون سے پوچھا کہ وہ کہان ہی لوگون نے کہا کہ وہ شراب خواری مین
گرفتار ہی حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو کہا کہ لکھ مِنْ عُمَرَ اِلٰی فُلَانٍ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَاَنَا اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ یعنی عمر کی طرف سے فلانے کو معلوم ہو
کہ سلام ہو تجپر اور مین تعریف بیان کرتا ہون آگے تیرے اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود سواے اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حٰمٓ ساری آیت لکھوائی اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک اور مہر کی اوس نامے پر اور کہا اپنے رسول کو یعنی قاصد کو کہ نہ دینا تو یہ اوسکو
جب تک کہ نہ پاوے تو اوسکو ہوشیار نشے سے پھر دعا کی اوسکے لیے اور حکم کیا اون لوگون کو کہ پاس بیٹھے تھے اونکے کہ دعا کرو اوسکے
لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکو پس دعا کی لوگون نے اوسکے لیے پس جب پہونچا اوسکے پاس وہ نامہ تو شروع کیا اوسنے پڑھنا اوسکو اور
کہتا تھا کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا مجسے یہ بخشنے کا مجکو اور ڈرایا مجکو اپنے عذاب سے پس بار بار پڑھتا تھا اوسکو یہان تک کہ رویا
پھر باز آیا شراب خواری سے بوجہ احسن اور خوب و کامل ہوئی توبہ اوسکی پس جب کہ پونہچی یہ خبر اوسکی حضرت عمرؓ کو تو فرمایا کہ اسطرح کیا کرو
جب دیکھو تم اپنے بھائی مسلمان کو کہ پھسلا ہی راہ حق سے تو رہنمائی کرو اوسکو اور آگاہ کرو اوسکو حق بات پر اور دعا کرو اللہ سے
اوسکے لیے کہ توبہ نصیب ہو اوسکے لیے اور نہ ہو تم مددگار واسطے شیاطین کے اوسپر یعنی بددعا کرو اوسکے اور زیادہ خراب ہووےگا
کیونکہ یہ باغواے شیطان ہوتا ہی پس تم بددعا کروگے تو مددگار اوسکے ٹھہروگے اور کہا قتادہ نے کہ تھا ایک جوان شہر مین صاحب عبادت
اور حضرت عمرؓ خوش ہوتے تھے اوسکا حال دیکھکر پس گیا وہ مصر کیطرف اور بگڑ گیا وہ جا کر پس باز نہین آتا تھا برائیون سے پس آیا حضرت
عمر کے پاس کوئی شخص اوسکے قرابتیون مین سے پس پوچھا حال اوسکا پھر پوچھا حال اوس جوان کا پس کہا اوسنے کہ نہ پوچھیے حال
اوسکا کہا حضرت عمرؓ نے کیون اوسنے کہا کہ وہ بگڑ گیا اور الگ ہو گیا یعنی خیر سے پس لکھا طرف اوسکے حضرت عمرؓ نے کہ فلانے شخص کو
معلوم ہو حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ
الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ۝ پس پڑھنے لگا وہ اوسکو اپنے نفس پر پس متوجہ ہوا
خیر پر اور آیا ہی کہ ایک شخص آیا حضرت عمر بن الخطاب کے پاس اور کہا اے امیر المؤمنین مینے قتل کیا ہی کسیکو پس آیا میرے لیے بھی توبہ ہی
پس پڑھی حضرت عمرؓ نے اوسکے آگے یہ آیت حٰمٓ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ
قَابِلِ التَّوْبِ اور کہا کہ عمل کر اور ناامید نہو اور ثابت بنانی سے منقول ہی کہ کہا تھا مین مصعب بن زبیر کے ساتھ بیچ نواح کوفے
کے پس داخل ہوا مین ایک باغ مین اور پڑھنے لگا مین دو رکعت نماز کی پس شروع کی مینے حٰمٓ المؤمن یہان تک کہ پونہچا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک پس ناگہان ایک شخص آیا پیچھے میرے سوار ایک خچر سفید پر اوڑھے ہوئے چادر یمنی کی
اور کہا کہ جب کہے تو غَافِرِ الذَّنْبِ تو کہہ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ اِغْفِرْ ذَنْبِیْ اور جب کہے تو قَابِلِ التَّوْبِ تو کہہ یَا
قَابِلَ التَّوْبِ اِقْبَلْ تَوْبَتِیْ اور جب کہے تو شَدِیْدِ الْعِقَابِ پس کہہ یَا شَدِیْدَ الْعِقَابِ لَا تُعَاقِبْنِیْ
اور جب کہے تو ذِی الطَّوْلِ کہہ یَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَیَّ بِخَیْرٍ کہا ثابت نے کہ پس کہا مینے اسکو پھر التفات کیا مینے
پس نہین دیکھا مینے کسیکو پس نکلا مین طرف دروازے کے پس کہا مینے یعنی دروازے والون سے کہ کیا گذرا ہی تمپر کوئی شخص کہ اوپر
چادر تھی یمن کی کہا لوگون نے کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو پس تھے لوگ گمان کرتے کہ وہ الیاس تھے ۔ [illegible] در منثور جلد [illegible]
تنبیہ ۔ اس آیت مین جو صفت پاک پروردگار کی مذکور ہوئی کہ وہ گناہ بخشتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اور عذاب شدید بھی
کرتا ہی پس بندے کو چاہیے کہ صفت اوسکی رحیمی اور قہاری کی ملحوظ رکھے اور توبہ بدری کرے ایک بزرگ نے کیا خوب کہا ہی

لائق ہی عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین عمل مین لاوے استغفار زبان سے کرے اور نادم ہو دل مین اور دور کرے بدن سے گناہ کی چیز اور عزم کرے اسپر کہ پھر گناہ کبھی نہین کرنیکا اور صحبت رکھے آخرت کی اور بغض رکھے دنیا سے اور کلام کم کرے اور کم کھاوے اور کم سووے تاکہ فارغ ہو علم کی تحصیل کے لیے اور کم سونیکی متقیون کی صفات مین آیا ہی کلام مجید مین وکانوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی تھے وہ اس صفت پر کہ رات کو تھوڑا سا سوتے تھے یعنی اور نماز پڑھتے رہتے اکثر رات مین اور سحرون کو وہ بخشش مانگتے تھے یعنی کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ✣ منبہات

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

وہی جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین جو منکر ہین سو تو نہ بہک اسپر کہ چلتے پھرتے ہین شہرون مین ✣ صوٗ

نہین جھگڑتے بیچ آیتون خدا کے مگر کافر پس نہ فریب مین ڈالے تجکو آمد و رفت اونکی بیچ شہرون کے ✣ فتح ✣ تفسیر نہین جھگڑتے الخ یعنی نہین جھگڑتے اونمین ساتھ جھٹلانے اور انکار کرنے اونکے مگر کافر چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول اللہ تعالی کا وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ اور اسی پر محمول ہی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنَّ جِدَالًا فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ اور یہ قول حضرت کا وَاِيَّاكُمْ وَالْمِرَاءَ فِيهِ فَاِنَّ الْمِرَاءَ كُفْرٌ یعنی بچو تم جھگڑنے سے قرآن مین اسلیے کہ جھگڑنا اسمین کفر ہی پس یہان بھی جھگڑنے سے یہی مراد ہی کہ ایک آیت سے دوسری کو جھٹلا دے اور تکذیب و انکار کرے اوسکا پس جھگڑنا آیتون مین واسطے واضح کرنے شبہون اونکے کے اور حل مشکلات اونکے کے اور استنباط معانی اونکی کے اور رد کرنے کجروون کے ساتھ اونکے جہاد اعظم ہی راہ خدا مین آمد و رفت اونکی شہرون مین یعنی واسطے تجارتون نفع دینے والیون اور کسبون فائدہ مندون کے کہ صحیح سالم پھرتے ہین یہ حال قریش کا ہی کہ شام اور یمن کے شہرون مین اسی طرح آمد و رفت رکھتے تھے اور اپنے مال کی تجارت کرتے تھے اور نفع اوٹھاتے تھے پس فرمایا کہ جب اللہ نے اونکے کفر کی گواہی دی تو واجب ہوا اوسپر کہ کچھ حقیقت اونکی نسمجھے اور یہ حال اونکا فریب مین نڈالے اسلیے کہ انجام کار اونکا راجع طرف زوال کے ہی اور بعد اوسکے شقاوت ابدی حاصل ہی کہ ہمیشہ عذاب مین رہینگے پھر بیان فرمایا کہ اسی طرح اگلون نے رسولون کو جھٹلایا تھا اور جدال باطل کرتے تھے دیکھو کیا انجام کار اور عاقبت بد اونکی ہوئی ایسا ہی انکا حال ہونا ہی پس فرمایا کَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ الخ ✣ مدارک ✣ در منثور ✣ کشاف ✣

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَ

جھٹلا چکی ہین انسے پہلے قوم نوح کی اور وہ فرقے انکے پیچھے اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول پر کہ اوسکو پکڑلین اور

جَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

لانے لگے جھوٹے جھگڑے کہ اوس سے ڈگادین سچا دین پھر مینے اونکو پکڑا تو کیسی ہوئی میری سزا دینی ✣ صوٗ

جھٹلایا تھا پہلے انسے قوم نوح نے یعنی نوح کو اور اور جماعتون نے بعد قوم نوح کے اور قصد کیا ہر ایک امت نے ساتھ پیغمبر اپنے کے تو کہ پکڑلیوین اوسکو اور مکابرہ کیا ساتھ شبہات بیہودہ کے تو کہ ناچیز کرین ساتھ اوسکے سخن درست کو پس پکڑ لیا مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا ✣ فتح ✣ تفسیر اور جماعتون نے یعنی اون لوگون نے کہ جمع ہو کر چڑھ آئے رسولون پر اور مقابلہ کیا اونکا اور وہ عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیر امم تھے اور قصد کیا ہر امت نے یعنی ان امتون مین سے کہ وہ قوم نوح اور احزاب تھی تو کہ پکڑلین اوسکو پھر قتل کرین اوسکو اور باطل سے مراد کفر ہی اور حق سے ایمان پس معنی لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ کے یہ ہین تو کہ باطل کرین ساتھ کفر کے ایمان کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے باطل کی تو کہ نابود کرے

ساتھ باطل کے حق کو پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور ذمہ اوسکے رسول کا پس پکڑ لیا مینے اونکو یعنی اونھون نے
قصد کیا اپنے رسول کے پکڑنے کا پس گردانی مینے جزا اونکی اوپر ارادے پکڑنے رسولون کے یہ کہ پکڑ لیا مینے اونکو پس سزا دی
مینے اونکو پس کیونکر تھا عذاب میرا یعنی تم گذرتے ہو لوگ اونکے شہرون پر پس دیکھتے ہو اثر اسکا ✤ عق ✤ در منثور

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور ویسی ہی ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی منکرون پر کہ یہ ہین دوزخ والے ✤ مو

اور اسی طرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرے کا کافرون پر کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہین ✤ فے ✤ تفسیر ✤ انھم
اصحاب النار بیچ محل رفع کے ہی بدل کلمۃ ربک سے یعنی مثل اس وجوب کے واجب ہوا کافرون پر ہونا اونکا
اصحاب نار سے اور معنی اسکے یہ ہین کہ جیسے کہ واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا دنیا مین ساتھ عذاب جڑ پیڑ سے اوکھیڑنے والے کے ایسے ہی
واجب ہوا ہلاک کرنا اونکا ساتھ عذاب دوزخ کے آخرت مین ✤ عق ✤ اب آگے تعریض ہی کافرون کو کہ دیکھو عظمت ہماری اپنی
اور پھر تم ہمارا شریک اورونکو کرتے ہو اور ہمارا اور ہمارے رسول کا کہنا نہین مانتے ✤

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
جو لوگ اوٹھا رہے ہین عرش اور جو اوسکے گرد ہین پاکی بولتے ہین اپنے رب کی خوبیان اور اوسپر یقین رکھتے ہین اور گناہ بخشواتے ہین
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ
ایمان والون کے ای رب ہمارے ہر چیز سمائی ہی تیری مہر اور خبر مین سو معاف کر اونکو جو توبہ کرین اور چلین تیری راہ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝
اور بچا اونکو آگ کی مار سے ✤ مو

وہ جو اوٹھا رہے ہین عرش کو اور جو گرداگرد عرش کے ہین پاکی بیان کرتے ہین ہمراہ تعریف پروردگار اپنے کے اور ایمان لاتے ہین
ساتھ اوسکے اور بخشش چاہتے ہین واسطے مومنون کے کہتے ہین ای پروردگار ہمارے گھیر لیا ہی تو نے سب چیزون کو ازروے
رحمت و علم کے پس بخش اونکو کہ توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی اور نگاہ رکھ اونکو عذاب دوزخ سے ✤ فے ✤ تفسیر ✤ وہ جو
اوٹھا رہے ہین عرش کو یعنی اوٹھانے والے عرش کے اور گرداگرد عرش کے کروبی ہین اور یہ سب سردار فرشتون کے ہین اور روایت
کیا گیا ہی کہ عرش کے اوٹھانے والون کے پانون نیچے کی زمین مین ہین اور سر نیچے عرش کے اور جھکے ہوئے ہین نہین اوٹھاتے آنکھ
اپنی اور وہ بنسبت ساتوین آسمان کے فرشتون کے نہایت خوف الٰہی رکھتے ہین اور ساتوین آسمان کے فرشتے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت
اوس آسمان والون کے کہ نیچے اوسکے ہی اور اوس آسمان والے زیادہ خوف رکھتے ہین بنسبت اوس آسمان والون کے کہ نیچے اونکے ہی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرش کے اوٹھانے والون کے کانون کی لو سے اونکے مونڈھون تک مسافت سات سو برس کی
راہ کی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مابین ٹخنے ایک کے حاملین عرش سے اوسکے قدم کے نیچے تک مسافت پانسو برس کی راہ کی ہی اور
ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کر رکھا ہی تمام فرشتون کو یہ کہ صبح اور شام کو سلام کیا کرین عرش کے اوٹھانے والون کو
بسبب بزرگی دینے کے واسطے اونکے تمام فرشتون پر اور بعضون نے کہا کہ گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین کہ طواف
کرتے ہین عرش کا لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے اور پرے اونکے ستر ہزار صفین ہین کھڑی ہوئی کہ لا الٰہ الا اللہ
کہتے ہین اور اللہ اکبر کہتے ہین اور پرے اونکے لاکھ صفین ہین داہنے ہاتھ رکھے ہوئے بائین ہاتھ پر یعنی جیسے نماز مین کھڑے رہتے ہین

نہین ہی اونمین سے کوئی مگر کہ وہ تسبیح کر رہا ہی ساتھ اوس مضمون کے کہ نہین تسبیح کرتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا یعنی ہر ایک تیئے نے منقول
سے تسبیح کر رہا ہی اور بقول مجاہد کے درمیان اوٹھانے والون عرش کے اور عرش کے ستر پردے نور کے ہین اور امام جعفر رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ ہر دو دو پایون عرش کے درمیان مین اسقدر مسافت ہی کہ پرندجانور سریع السیر تین ہزار برس مین ایک پائے سے دوسرے
پائے تک پونہچے اور عرش کے آٹھہ پائے ہین اور عرش ہر روز ساتھہ ستر ہزار رنگون نورانی کے منور ہوتا ہی کسی چیز کو مخلوق مین سے
طاقت نظر کرنے کی طرف اوسکے نہین ہی اور تمام چیزین عرش کے آگے مانند ایک کڑے کے ہی جنگل مین اور کہا ہی علما نے کہ ہر ایک
عرش کے اوٹھانے والون مین سے اور اونمین سے کہ گرد عرش کے ہین چار چار مونہہ رکھتا ہی ایک مونہہ بیل کاسا اور ایک مونہہ شیر کاسا
اور ایک مونہہ کرگس کاسا اور ایک مونہہ انسان کاسا اور ہر ایک اونمین سے چار چار باز و رکھتا ہی دو دو باز و سے مونہہ پر ڈھکے ہین
تو عرش کو دیکھکر بیہوش نہون اور دو بازؤون سے اوڑتا ہی اور کلام اونکا سوا تسبیح اور تہلیل اور تحمید اور تمجید اور تکبیر کے اور کچھ
نہین ہی پاکی بیان کرتے ہین الخ شہر بن حوشب سے روایت ہی کہ اوٹھانے والے عرش کے آٹھہ ہین چار اونمین سے کہتے ہین
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور یہ قول اونکا بسبب دیکھنے گناہون بنی آدم کے ہی اور وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ عرش کے اوٹھانے والے اب تو چار ہین پھر جب ہوگا روز قیامت کا تو مؤید ہونگے اونکے چار فرشتے اور ایک فرشتہ اونمین سے
بصورت انسان کے ہی تو کہ سفارش کرے بنی آدم کی درباب رزقون اونکے کے اور ایک فرشتہ بصورت شیر کے ہی تو کہ سفارش
کرے درندونکی درباب رزقون اونکے کے پس جب اوٹھایا اونھون نے عرش کو تو گر پڑے زانوؤن کے بل عظمت خدا سے پس
تلقین کیے گئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پس سیدھے اوٹھ کھڑے ہوئے اپنے پانون پر اور روایت کیا گیا ہی کہ قدم عرش
کے اوٹھانے والون کے زمینون کی تہ مین ہین اور زمینین اور آسمان اونکی کمرون تک ہین اور وہ کہہ رہے ہین سُبْحَانَ
ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ
قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اور ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنی تصدیق کرتے ہین اسکی کہ وہ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْكَ لَہٗ ہی اور فائدہ اس بیان فرمانے کا باوجود جاننے ہمارے کے اس بات کو کہ اوٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے
کہ گرد اوسکے ہین جو کہ تسبیح و تحمید کر رہے ہین مؤمن ہین ظاہر کرنا شرف و فضل ایمان کا ہی اور رغبت دلانی اوسمین جیسے کہ وصف
بیان فرمایا انبیا کا اکثر جگہہ ساتھہ صلاح کے اسی لیے اور جیسے کہ اعمال خیر کے بعد بیان فرمایا یعنی سورۂ بلد مین ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پس ظاہر کیا ساتھہ اسکے فضل ایمان کا اور رعایت کیا گیا تناسب بیچ قول اوسکے وَیُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا گویا کہ کہا گیا کہ وہ ایمان لاتے ہین ساتھہ اوسکے اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے کہ ہم
مثل حال اونکے کے ہین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ بسبب اشتراک کے ایمان مین واجب ہوتا ہی یہ کہ آپسمین ایک دوسرے کی خیرخواہی
کرے اور شفقت کرے ایک دوسرے پر اگرچہ بعید ہون مکان کہا مطرفی نے کہ بڑے خیرخواہ اللہ کے مومن بندون کے فرشتے ہین کہ کیسی
دعائین کرتے ہین اور بڑے بدخواہ مؤمنون کے شیاطین ہین کہ طرح بطرح سے بہکاتے ہین اور رحمۃً وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ الخ کا مطلب
یہ ہی کہ رحمت تیری چھا رہی ہی سب چیزون پر اور علم تیرا محیط ہی سب چیزون کو کہ کوئی چیز تیرے علم سے باہر نہین پس بخش
اونکو کہ توبہ کی یعنی جانا تو نے اونسے توبہ کرنا اور پیروی کی تیری راہ کی یعنی راہ حق کی کہ جسکی طرف بلایا تو نے اونکو ۔ معالم

+معا+در منثور+

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

اے رب ہمارے اور داخل کر اونکو بسنے کے باغون مین جنکا وعدہ دیا تھے تو اونکو اور جو کوئی نیک ہو اونکے باپون مین اور عورتون مین اور اولاد مین

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

بیشک توہی ہی زبردست حکمت والا ۞ موضح

اے پروردگار ہمارے اور داخل کر اونکو بہشتون ہمیش رہنے کی مین وہ جو وعدہ کیا ہی تو نے ساتھ اونکے اور داخل کر اونکو بھی کہ جو شایستہ کار ہون باپون اونکے سے اور بیبیون اونکی سے اور فرزندون اونکے سے تحقیق توہی غالب باحکمت ۞ تفسیر ۞ یعنی اگرچہ بہشت ملتی ہی اپنے عمل سے جورو بیٹا اور مان باپ نہین کام آتے لیکن تیری حکمتین ایسی بھی ہین کہ ایک کے سبب سے کتنون کو اعلی درجے مین پونہچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلا ہو اپنے بھی عمل کا وہ عمل یہ کہ آرزو رکھتے ہون کہ ہم بھی اوسی کی چال چلین یہ نیت قبول پڑ جاوے ۞ معؔ کہا سعید بن جبیر نے کہ داخل ہوگا مؤمن جنت مین پس کہیگا کہان ہی باپ میرا کہان ہی مان میری کہان ہی فرزند میرا کہان ہی بیوی میری پس کہینگے فرشتے کہ اونھون نے عمل نہین کیا مانند عمل تیرے کے پس کہیگا مؤمن کہ میں نے عمل کیا تھا اپنے لیے بھی اور اونکے لیے بھی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ داخل کرو اونکو بھی جنت مین تو ہی غالب باحکمت یعنی تو ایسا بادشاہ ہی کہ تو سب پر غالب ہی تجپر کوئی غالب نہین آسکتا اور تو باوجود بادشاہت و عزت اپنی کے نہین کرتا ہی ایسی کہ خالی ہو حکمت سے اور موجب حکمت تیری کا یہ ہی کہ وفا کرے تو اپنے وعدے کو ۞ مل ۞ معا ۞

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ ع ۹

اور بچا اونکو برائیون سے اور جسکو تو بچاوے برائیون سے اوس دن او سپر مہر کی تو نے اور یہ جو ہی یہی ہی بڑی مراد پانی ۞ موؔ

اور نگاہ رکھ اونکو عذابون سے اور جسکو نگاہ رکھے تو عذابون سے اوس دن پس تحقیق مہربانی کی تو نے اوسپر اور یہ مقدمہ نگاہ رکھنے کا وہی ہی مطلب پانی بڑی ۞ تفسیر ۞ یعنی تیری مہر سے ہو کہ برائیون سے بچے اپنے عمل سے کوئی نہین بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہی ۞ موؔ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ کے معنی یہ ہین کہ بچا تو اونکو جزا سیات سے اور وہ عذاب دوزخ کا ہی اور یہ یعنی دفع کرنا عذاب کا ۞ مل ۞ تنبیہ ۞ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ دولت ایمان اور پیروی راہ حق کی ایسی چیز ہین کہ جنکے سبب سے فرشتے بخشش مانگتے ہین اونکے حاصل کرنے والون کے لیے بلکہ اونکے متعلقون کے لیے بھی اور کیون نہو کہ اللہ تعالی اوس سے راضی ہوتا ہی اور جس سے وہ راضی ہوا اوسکے سب خیر خواہ ہوجاتے ہین مصرع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ۞ حضرت عمر سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے سات چیزون کو سات چیزون مین پوشیدہ رکھا ہی رضا کو پوشیدہ رکھا طاعت مین اور غضب کو پوشیدہ رکھا ہی معصیت مین اور اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا ہی قرآن مین اور لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہی رمضان کے مہینے مین اور صلوٰۃ وسطی کو پوشیدہ رکھا ہی پانچون نمازون مین اور اولیا کو پوشیدہ رکھا ہی خلق مین اور موت کو پوشیدہ رکھا ہی عمر مین ۞ منبہات ۞

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ○

جو لوگ منکر ہین اونکو پکار کے کہینگے اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی سے جسوقت کو بلاتے تھے یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے

تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے آواز دیا جاویگا اونکو کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا تمکو جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم دنیا مین طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم زیادہ تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین یعنی دوزخ مین اپنے اوپر بددعا کرینگے

اور کہین گے کاشکے معدوم ہوں اور یہ دشمن رکھنا ہی اپنے تئین واللہ اعلم اور ممکن ہی کہ معنی یون ہون کہ تحقیق دشمن رکھنا خدا کا
تمکو سخت تر ہی دشمن رکھنے تمھارے سے اپنے تئین جسوقت کہ بُلائے جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کافر رہتے تھے تم یعنی قبول نکرنا ایمان
عداوت نفس اپنے کی ہی اگرچہ اسکو نہین جانتے تھے پس جزا اس عداوت نفس اپنے کی عداوت خدا کی ہوئی انکے لیے لیکن شدت اور عذاب
اور ضرر پونہچانا یہان ظاہر ہوا واللہ اعلم ٭ فتح ٭ تفسیر یعنی روز قیامت کے جب داخل ہونگے کافر دوزخ مین اور دشمن رکھین گے
اپنے نفسون کو تو پکارین گے اونکو نگہبان دوزخ کے کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمھارے نفسون کو بہت بُرا ہی دشمن رکھنے تمھارے سے
اپنے نفسون کو اور معنی یہ ہین کہ کہا جائیگا اونکو روز قیامت کے کہ دشمن رکھتا تھا اللہ تمھارے نفسون کو کہ حکم کرنے والے تھے ساتھ بُرائی
اور کفر کے جسوقت کہ انبیا بُلاتے تھے تمکو طرف ایمان کے اور تم نہین قبول کرتے تھے ایمان کو اور اختیار کرتے تھے اوسپر کفر کو اشد
اوس چیز سے کہ دشمن رکھتے ہو تم اونکو آج اس حال مین کہ تم دوزخ مین ہو جسوقت کہ ڈالا نفسون نے تمکو دوزخ مین بسبب اتباع
تمھارے کے اونکی خواہشون کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ البتہ دشمن رکھنا اللہ کا تمکو اب بہت بڑا ہی دشمن رکھنے
بعض تمھارے سے بعض کو مانند قول اللہ تعالی کے وَيَوْمَ الْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا ۹۲
یعنی روز قیامت کے انکار کریگا بعض تمھارا بعض سے اور لعنت کریگا بعض تمھارا بعض کو کافر رہتے تھے تم یعنی مقر تھے کفر پر ٭ مل ٭

قَالُوا رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ
بولے اے رب ہمارے تو موت دے چکا ہمکو دو بار اور زندگی دے چکا دو بار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہون کے پھر اب بھی ہے نکلنے کو

مِّن سَبِيلٍ ۝
کوئی راہ ٭ مو ٭

کہین گے اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمکو دو بار اور زندہ کیا ہمکو تو نے دو بار پس اقرار کیا ہمنے ساتھ گناہون اپنے کے پس
کیا ہی طرف نکلنے کے کوئی راہ یعنی حیلہ ہی مترجم کہتا ہی نطفہ تھے خدا تعالی نے جان دی بعد ازان قبض روح کی پھر زندہ کیا واللہ اعلم ٭
فتح ٭ تفسیر پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جیے یہ ہوئی دو موتین اور دو حیاتین ٭ مو ٭
یہ بات کافر اسی لیے کہین گے کہ وہ منکر تھے دنیا مین زندہ ہونے کے بعد موت کے پس اقرار کرین گے روز قیامت کے دو موتون کا اور دو
حیاتون کا دو موتین اور دو حیاتین یہ کہ تھے وہ مردہ اپنے باپون کی پشتون مین پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے دنیا مین پھر جب اجل آئی
مرے پھر زندہ کیا اونکو بعث کے لیے روز قیامت کے پس یہ دو موتین اور دو حیاتین ہوئین اور دلالت کرتا ہی اسپر یہ قول
اللہ تعالی کا وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ یعنی اور تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو اللہ نے پھر مار یگا
تمکو پھر زندہ کریگا تمکو اور بعضون نے کہا کہ موت پہلی دنیا مین اور دوسری قبر مین بعد زندہ کرنے کے سوال کے لیے اور زندہ کرنا پہلا زندہ کرنا
اوسکا ہی قبر مین جدھر نے کے سوال کے لیے اور دوسرا بعث کے لیے پس اقرار کیا ہمنے جب کہ دیکھین گے کہ مارنا اور جلانا مکرر ہوا تو
جانین گے کہ اللہ قادر ہی اعادے پر جیسے کہ وہ قادر ہی پہلے بار پیدا کرنے پر پس اقرار کرین گے اپنے گناہون کا یعنی انکار بعث وغیرہ کا
پس کیا ہی طرف نکلنے کے یعنی آگ سے کوئی راہ کبھی یا نا امیدی واقع ہی کہ نہ نکلین گے اور نہ راہ ہو گی طرف اوسکے اور یہ کلام اون
شخصون کا ہی غالب ہوگی اونپر یاس اور نہین کہین گے یہ مگر از راہ تحیر کے اور اسی لیے آیا جواب بحسب اسکے اور وہ یہ قول اللہ تعالی کا ہی ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥ الخ معا ٭ مل ٭

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ۝
یہ تمپر اسواسطے کہ جب کسینے پکارا اللہ کو اکیلا تو تم منکر ہوئے اور جب اوسکے ساتھ شریک پکارے تو تم یقین لانے لگے اب حکم وہی جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا ٭ صق ٭

ع ... لمقت ... فاستغنی بذکر ... ٭ مل ٭ اشد البغض ۱۲ ... تعلیل ... ع ٭ مل ٭

قوله فهل الى خروج من النار اي الى نوع من الخروج سريع او بطئ او التخلص ۱۲ ٭ مل ٭

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ جب یاد کیا جاتا تھا خدا کو تنہا انکار کرتے تھے تم اور اگر شریک اوسکا مقرر کیا جاتا تھا باور رکھتے تھے تم پس حکم واسطے اللہ بلند قدر بڑے کے ہین؛ فقہ؛ تفسیر یعنی اس عذاب مین جو تم گرفتار ہوا اور تمکو راہ نکلنے کی جو کبھی نہین ہونے کی بسبب انکار تمہارے کے ہی توحید الٰہی سے اور بسبب باور کرنے تمہارے کے شرک کو پس حکم واسطے اللہ کے اس حیثیت سے کہ حکم کیا تمپر ساتھ عذاب ہمیشہ کے بلند قدر یعنی بلند ہی شان اوسکی پس نہین رد کی جاتی قضا اوسکی بڑے کی یعنی بڑی ہی بادشاہت اوسکی پس بے حد ہی جزا اوسکی اور کہا گیا ہی کہ تھے حرور یہ کہ ایک فرقہ تھا خوارج کا نکالا تھا اونھون نے اسی سے لا حکم الا للہ یعنی کسیکا حکم نہین ہی سوا خدا کے اور کہا قتادہ نے کہ جب نکلے اہل حرور اور کہا علی رضی نے کہ کون ہین یہ کہا لوگون نے کہ محکمہ ہین یعنی کہتے ہین لا حکم الا للہ پس کہا علی رضی نے کہ یہ کلمہ حق ہی کہ ارادہ کیا گیا ہی ساتھ اسکے باطل یعنی حکم تو اللہ ہی کا ہی مگر یہ اس سے نہین مراد ہی کہ سوا اللہ کے یہ حکم رسول کا ہی اور نہ خلیفہ کا پس وہ جو یہ اس سے مراد رکھتے ہین یہ باطل ہی؛ صح؛ جواب آیت سابق کا محذوف ہی کچھ حاجت اوسکی نہی بسبب دلالت کرنے ظاہر کے اوسپر یعنی جواب اسکا یہ ہی کہ نہین ہی راہ نکلنے کی اور یہ عذاب ہمیشہ رہنا دوزخ مین بسبب اسکے ہی کہ جب کہا جاتا تھا لا الٰہ الا اللہ انکار کرتے تھے تم اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا یعنی کیا کر دیا سب معبودون کو ایک معبود اور اگر اللہ کے ساتھ کسیکو شریک کرتے تھے تو تم تصدیق کرتے تھے اوس شرک کی؛ معالم؛ پھر بیان کچھ اپنی قدرتون کا فرماتے ہین کہ ایسی ذات قادر کے ساتھ محض عاجزون کو کیونکر شریک کرتے ہو

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝

وہی ہی تمکو دکھاتا ہی اپنی نشانیان اور اوتارتا ہی تمہارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو؛ صو؛

وہ ہی جو کہ دکھلاتا ہی تمکو نشانیان اپنی اور اوتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق اور نہین نصیحت پکڑتا مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے؛ فقہ؛ تفسیر نشانیان یعنی ہوا اور ابر گرجنا کڑکنا اور بجلی اور مانند انکے کے رزق یعنی مینہ اس لیے کہ وہ سبب رزق کا ہی اور نہین نصیحت پکڑتا اور نہین عبرت پکڑتا ساتھ نشانیون اللہ کے مگر وہ شخص کہ توبہ کرتا ہی شرک سے اور رجوع کرتا ہی طرف اللہ کے اسلیے کہ معاند نصیحت نہین پکڑتا ہی پھر فرمایا مومنون کے لیے فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ؛ مد؛

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

سو پکارو اللہ کو نری کر کر اوسکے واسطے بندگی اور پڑے برا مانین منکر؛ صو؛

پس یاد کرو خدا کو خالص کر کر واسطے اسکے عبادت کو یعنی شرک سے اگرچہ ناخوش رکھین کافر؛ تفسیر؛ روایت کیا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے عبد اللہ بن زبیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے پیچھے نماز کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ؛ در منثور؛

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝

صاحب اونچے درجون کا مالک تخت کا اوتارتا ہی بھید کی بات اپنے حکم سے جسپر چاہے اپنے بندون مین کہ وہ ڈراوے ملاقات کے دن سے

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جس دن وہ لوگ نکل کھڑے ہونگے چھپی نہ رہیگی اللہ پر اونکی کوئی چیز کسکا راج ہی اوس دن اللہ کا ہی جو اکیلا ہی دباؤ والا؛ صو؛

وہ ہی بلند کرنے والا مرتبون کا صاحب عرش کا ڈالتا ہی وحی کو اپنے حکم سے اوپر جسکے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے تو کہ ڈرلاوے

اوس بندے کو روز ملاقات سے یعنی ساتھ خدا کے اور فرشتون کے اوس روز کہ وہ باہر نکلینگے قبرون سے نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اونسے کچھہ
خدا فرماویگا کسکے لیے ہی بادشاہی آج کے دن پھر آپ ہی جواب دیگا واسطے اللہ اکیلے غالب کے ✤ تفسیر یعنی رفیع الدرجات
کے ہین بلند کرنے والا آسمانون کا بعض اونکے کا بعض پر یا بلند کرنے والا درجات بندون اپنے کا دنیا مین ساتھ رتبہ کے
یا بلند کرنے والا مومنون کے درجون کا جنت مین اور ذوالعرش کے معنی ہین مالک عرش اپنے کا جو اوپر ہی سب آسمانون کے
پیدا کیا اوسکو واسطے طواف کرنے ملائکہ اپنے کے اور واسطے ظاہر کرنے عظمت اپنی کے باوجود بے پروائی اپنی کے سلطنت اپنی مین
اور روح جبرئیل ہین یا وحی کہ جس سے زندہ کرتا ہی دلون کو جیسے کہ زندہ کرتا ہی بدنون کو ساتھہ ارواح کے مِنْ اَمْرِهٖ یعنی
بسبب امر اپنے کے یا ساتھہ امر اپنے کے اور کہا ابن عباسؓ نے مِنْ قَضَآئِهٖ یعنی حکم اپنے سے اور بعضون نے کہا مِنْ قَوْلِهٖ
یعنی وحی بھیجتا ہی قول اپنے سے لِيُنْذِرَ تو کہ ڈراوے یعنی اللہ مَا يُلْقِي عَلَيْهِ یعنی جسپر وحی بھیجی کہ وہ نبی ہی وہ ڈراوے
بندون کو اور دلالت کرتی ہی اسپر قرأت یعقوب کی لِتُنْذِرَ اور يَوْمَ التَّلَاقِ سے مراد دن قیامت کا ہی اسلیے کہ ملینگے اوسمین آسمان
والے اور زمین والے اور اولین و آخرین اور کہا قتادہ اور مقاتل نے کہ ملینگے اوسمین خلق اور خالق اور میمون بن مہران نے کہا کہ
ملینگے اوسمین ظالم و مظلوم اور بعضون نے کہا کہ ملینگے اوسمین عابد و معبود اور بعضون نے کہا کہ ملیگا اوسمین آدمی ساتھہ عمل اپنے کے اور
بقولے ملینگی ارواح ساتھہ بدنون کے اور بارزون کے معنی ہین نکلینگے قبرون سے اور ظاہر ہونگے کہ نہین چھپائیگی اونکو کوئی چیز
قسم پہاڑ و مکانات وغیرہ سے اور نہ پوشیدہ ہوگا اللہ پر اون سے یعنی اعمال و احوال اونکے سے کچھہ اور فرماویگا اللہ تعالی اوسدن بعد فنا
خلق کے اوسوقت کہ کوئی جواب دینے والا نہوگا کسکے لیے ہی بادشاہت آج پھر جب کوئی جواب نہ دیگا تو آپ ہی فرماویگا کہ واسطے
اللہ واحد قہار کے ہی یعنی وہ ایسا ہی کہ قہر کیا خلق پر ساتھہ موت کے اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہیگا لِمَنِ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ پس جواب دینگے اوسکو اہل محشر لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ پکاریگا پکارنے والا
آگے قیامت کے يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یعنی ای لوگون آئی تمپر قیامت پس سناویگا ان کلمات کو زندون کو اور مردون کو
اور اوتریگا اللہ طرف آسمان دنیا کے پھر پکاریگا پکارنے والا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ ✤ اور ابن جریج
سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ کہا جبار یعنی سرکش آگ کے صندوقون مین بند کیے جاوینگے پھر کہا جاویگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
پھر کہا جاویگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ✤ مد ✤ معا ✤ بحر ✤ در منثور ✤

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

آج بدلا پاویگا ہر جی جیسا کمایا ظلم نہین آج بیشک اللہ شتاب لینے والا ہی حساب ✤ صق

آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر شخص بحسب اوس چیز کے کہ کی ہی کچھہ ظلم نہین ہی آج تحقیق خدا جلد حساب کرنے والا ہی ✤ تفسیر
جب کہ ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسدن بادشاہت اللہ وحدہ ہی کے لیے ہوگی تو بیان فرمائے نتیجے اسکے اور وہ یہ ہین کہ ہر نفس
بدلا دیا جاویگا ساتھہ اوس چیز کے کہ کی ہی دنیا مین قسم بھلائی اور برائی سے اور ظلم سے امن ہوگا اسلیے کہ وہ ظلم کرنے والا نہین ہی
بندون پر اور حساب مین دیر نہین لگنے کی اسلیے کہ نہین باز رکھیگا اوسکو ایک کا حساب لینا دوسرے کے حساب لینے سے پس تمام
خلق سے حساب لیگا وقت واحد مین کہ وہ اسرع الحاسبین ہی جابر سے روایت ہی کہ کہا پونہچی مجکو ایک حدیث ایک شخص سے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے درباب قصاص کے پس خریدا مینے ایک اونٹ اور باندھا مینے اوسپر کجاوا پھر چلا مین طرف
اوسکے ایک مہینے پھر یہانتک کہ آیا مین مصر مین پس آیا مین عبد اللہ بن انیس کے پاس اور کہا مینے اوس سے کہ ایک حدیث پونہچی ہی مجکو

تسے درباب قصاص کے یعنی پس بیان کرو اوسکو بالمشافہ پس کہا عبداللہ نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ اوٹھاویگا اللہ قبرون سے بندون کو ننگے بغیر ختنہ کیے بہم کہا ہمنے کیا ہی بہم فرمایا وہ یہ ہی کہ نہین ہوگی ساتھ اونکے کوئی چیز پھر پکاریگا اونکو ساتھ آواز کے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ دور ہونگے جیسے کہ سنینگے اوسکو وہ کہ قریب ہونگے انا الملک انا الدیان یعنی مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون نہین لائق واسطے کسیکے اہل جنت مین سے یہ کہ داخل ہو جنت مین اور نہ واسطے کسیکے اہل دوزخ مین سے یہ کہ داخل ہو دوزخ مین اس حال مین کہ اوسکے پاس ہو حق کسیکا یہان تک کہ بدلا لون مین اوسکا اوس سے یہان تک کہ طپانچہ مارا ہوگا کسیکو اوسکا بھی بدلا لیا جاویگا کہا ہمنے کیونکر ہوگا یہ اوس حال مین کہ ہم آوینگے اللہ کے پاس بے ختنہ کیے بہم فرمایا ساتھ حسنات اور سیئات کے یعنی نیکیان ظالم کی مظلوم کو ملینگی اور نیکیان ہونگی یا ہو چکینگی پہلے بدلا اوترنے کے تو برائیان مظلوم کی ظالم کو دیجاوینگی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اور ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا گناہ تین طرح کے ہین پس ایک تو گناہ اس طرح کے ہین کہ بخشے جاتے ہین اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین بخشے جاوینگے اور ایک گناہ اس طرح کے ہین کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس وہ گناہ کہ بخشا جاتا ہی یہ ہی کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر بخشش مانگتا ہی اللہ سے پس بخشا جاتا ہی اوسکے لیے اور وہ گناہ کہ نہین بخشا جاویگا شرک ہی اور وہ گناہ کہ نہین چھوڑا جاویگا اونمین سے کچھ پس حق کسیکا ہی پھر پڑھی ابن عباس نے یہ آیت الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم ان اللہ سریع الحساب بدلا لیا جاویگا واسطے بکری منڈی کے سینگ والی بکری سے کہ سینگ مارا ہوگا اوسکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسپر ہو کچھ حق مسلمان بھائی اوسکے کا آبرو اوسکی سے یا اور کچھ پس معاف کروالے اوس سے اوسکو آج پہلے اسکے کہ نہونگے دینار اور نہ درہم اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہونگی اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی برائیان حق والے کی پس رکھی جاوینگی ظالم پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو تم ای اصحاب کیا معنی ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق مفلس امت میری سے وہ شخص ہی کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسیکو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسیکو اور کھایا ہوگا مال کسیکا اور کیا ہوگا خون کسیکا اور مارا ہوگا کسیکو پس دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور اور نیکیون اوسکی سے پس اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاے ساتھ سزا کے گناہ کے اوسپر ہی تو لیجاوینگی خطائین مظلومونکی پھر ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر ڈالا جاویگا وہ آگ مین اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ البتہ ادا کیے جاوینگے حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہان تک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے سینگ والی سے

مد درمنثور مشکوۃ

وَاَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ

اور خبر سنا دے اونکو اوس نزدیک والے کے دن کی جس وقت دل پونہچین گے گلون کو دبا رہے ہونگے کوئی نہین گنہگارون کا دوست

وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۞ يَعْلَمُ خَاۤئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۞

اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جاوے اور جانتا ہی چوری کی نگاہ اور جو چھپا ہی سینون مین مقا

اور ڈرا اونکو روز قیامت سے اوس وقت کہ دل نزدیک حنجرہ کے ہونگے بھرے ہوئے غم سے نہین ہی واسطے ظالمون کے کوئی دوست اور نہ شفاعت کرنے والا کہ بات اوسکی قبول کیجاوے جانتا ہی خدا خیانت آنکھون کی اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینے تفسیر

[illegible]

وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

اور اللہ چکاتا ہی انصاف اور جنکو پکارتے ہین اوسکے سوا نہین چکاتے ہین کچھ بیشک اللہ جو ہی سو سنتا دیکھتا ✚ صو ع

اور خدا حکم کرتا ہی ساتھ حق کے اور جنکو کافر پوجتے ہین سواے خدا کے نہین حکم کرتے ساتھ کسی چیز کے تحقیق خدا وہ ہی سننے والا دیکھنے والا ✚ تفسیر ✚ اور خدا حکم کرتا ہی یعنی وہ ذات پاک کہ جسکی یہ صفتین ہین نہین حکم کرتا مگر ساتھ عدل کے اور معبود اونکے نہین حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے والا الخ یہ تقریر اللہ تعالی کے اس قول کی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور اور وعید ہی کافرون کے لیے کہ وہ سنتا ہی اوس چیز کو وہ کہتے ہین اور دیکھتا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہین لوگ اور وہ سزا دیگا اونکو اوپر اور تعریض ہی اونکے لیے کہ جنکو پوجتے ہین سواے خدا کے کہ وہ نہین سنتے اور نہین دیکھتے ✚ مد

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَاقٍ ۝

کیا پھرے نہین ملک مین کو دیکھتے آخر کیسا ہوا اونکا جو تھے انسے پہلے وہ تھے انسے سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین پھر اونکو پکڑا اللہ نے اونکے گناہون پر اور نہ ہوا اونکو اللہ سے کوئی بچانے والا ✚ صو

کیا نہین سیر کی ہی انھون نے زمین مین تو دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے قوت مین اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس گرفتار کیا یعنی سزا اونکو دی خدا نے بسبب گناہون اونکے کے اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ✚ تفسیر ✚ آخر کام اون لوگون کا کہ تھے پہلے انسے یعنی اسوقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا اونکا انجام کار کیا او نھون نے نہین دیکھا ✚ مد

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لیکر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور ہی سخت مار دینے والا ✚ صوا

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا او نھون نے پس گرفتار کیا اونکو خدا نے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ✚

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ہمنے بھیجا موسی کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون پاس پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہی جھوٹا ✚ صوا

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا انھون نے وہ جادوگر ہی جھوٹا ✚ تفسیر ✚ نشانیون سے مراد ہین نو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہہ فرمایا ولقد آتینا موسی تسع آیات بینات اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور چچڑیان اور ید بیضا اور کثرت مینڈکون کی اور خون کہ تمام پانی خون ہی خون ہوگیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر اوسکا

اور قارون مقرب اور ندیم فرعون کا تھا موسی علیہ السلام ساتھ بُو معجزے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ جن کرے اونھون نے تکذیب و انکار اونکا کیا اور دلیلون ظاہر کو سحر و کذب بتایا ۱۲ اور شاہ تنگ گیری نہین کرنے کا اوسکے امر مین مرضی مین موافق فرعون والون سے اور اونھین کی دولت سے کمایا گیا اوس پر ایک کا خدکہ جمع کیے گئے تھے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ لالینے والا ہی اونسے کہ قصور کرتے ہین

پھر جب پونہچا اون پاس لیکر سچی بات ہمارے پاس سے بولے مارو بیٹے انکے جو یقین نا چاہیے اوس شخص کے امر مین

وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا

اور جو داؤ ہی منکرون کا سو غلطی مین ہے صو ۱۲ خواہش کی چیزون سے

پس جب آیا موسی انکے پاس ساتھ پیغام سچ کے یعنی نبوت کے ہمارے پاس سے کہا اونھون نے مارڈالو بیٹے ای بیچ مکان تنگ لاسے دُعا تھا اوسکے اور جیتا رکھو بیٹیون اونکی کو اور نہین ہی مکر کافرون کا مگر بیچ تباہی کے مین مستفسر فرحت اور موسی ع کے بنی اسرائیل کی اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ موسی باقی نرہے اور جب کہ موسی علیہ السلام کو خدا نے رکھا اوسکو نفس باز رہے اور پھر جب موسی علیہ السلام نے نبوت اپنی ظاہر کی فرعون کے المیرون نے کہا کہ ہی ای رب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا مانند موسی کی نکرین پھر قتل اختیار کیا اور بیٹیون کو واسطے خدمت قبطیون کے تو اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ اور شاید کہ وہ آجاے لیجاوے تجکو آج یا کل پس بلا شبہہ

اور بولا فرعون مجکو چھوڑدو کہ مار ڈالون موسی کو اور قاصد کے اس سے لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت

اَنْ يَّظْ نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے

نکلتے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچا دے طرف

اور کہا فرعون نے ای یار و ہی تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ میرے قتل سے بچاوے اور کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہی تجپر کیونکہ بلا شبہہ لاکھ جب فرعون ارادہ ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو یہ اوسکے درجے کو تم تعالی اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور سیر دیکھا ہی امر آخرت کا طرف اوسکے مقابلہ کرنے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور تو مونہہ موڑتا ہی اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے نہین مین لیکن تھا ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا یہ تباہ کریگا و لیکن و بالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی کفر تیرا اور اگر ہی اور نہایت ڈرنے اونکے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس دلیری سے دینے قوم اپنی کو سکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس ہون لینے گے مین دیکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا منت دعون ہین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی ہمیں کر دے وہ ذکر تایید کی گئی ہی معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی ظن و تخمین سے ہے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا لڑکون مین سے کہ تیرے کپڑے مین بچھو ہی تو پھینکدیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

سیپارۂ

۱۲ ... ۱۲ ... ۱۲ ... انسان ... ۱۲ ... شہنشاہ ... گناہ کرتا ہی یار مان و غیرہ کا لحاظ کرے اور نہ کرے تو اوسکا لحاظ کرے آپکی مخلوق سے ... خالق کو نہیں جانتا ۱۲ مترجم عفی عنہ

سورۃ المؤمن

رَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○

تمہارے رب کی ... غرور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کا دن ع

وَاللّٰهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ ... اور اللہ چکاتا ہے انصاف اور جنکو پکارتے ہیں

اور خدا حکم کرتا ہے ساتھ حق کے اور جنکو کافر موسیٰ نے کہ فرعون نے قتل کا ارادہ رکھتا ہے تو اپنی قوم سے کلام مذکور کہا اور نہ دیکھنے والا ✦ تفسیر اور خدا کا انکو اسپر اعتقاد کرین اونکا بس پناہ مانگین ساتھ اللہ کے جیسے اونھون نے مانگی اور توکل

نہین حکم کرتے کچھ وہ ہی سننے زمین کل متکبر کہا تھا کہ شامل ہو پناہ مانگنے کو فرعون سے اور اور زبردستون سے اور تکبر سے مراد ہے

وعید ہے کافرون کے لیے اور یہ سب تکبرون مین بدترین تکبر ہے اور لا یؤمن بیوم الحساب اسی لیے کہا کہ جب آدمی

اوپر اور تکذیب جزا کی اور بے پروائی عاقبت کی تو اسباب سنگدلی اور جرات کرنے کے اللہ پر اور اوسکے بندون

اور کہیں ... اور نہین چھوٹا بڑے سے بڑا گناہ ✦ تنبیہ ✦ روز حساب سے مراد ہی دن قیامت کا کہ اوسمین پوچھا جاویگا

کیا بھرے نہین ... ملک میت اور بصارت سے سوال کیا جاویگا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

مِنْهُمْ قُوَّةً وَّآثَارًا فِي الْأَرْضِ ○ یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سبکی اوس سے پوچھ ہی بس ... جب ہی اوسپر ہے کہ حساب

سخت زور مین اور جو نشان چھوڑ گئے زمین مین ... مین اسلیے کہ یہ بندہ تاجر ہی راہ آخرت مین اور پونجی اسکی عمر اسکی ہے اور

کیا نہین سیر کی ہی انھون نے زمین مین تو دیکھیں کہ کیونکر ہوا ... اسکا صرف کرنا عمر کا ہی معاصی و برائیون مین اور نفس اسکا شریک

اور نشانیون مین بیچ زمین کے یعنی محل اور قلعے بہت سے بنا کر چھوڑ گئے پس کہ بہت متوجہ ہوتا ہے اور شہوات کی طرف نہایت مائل ہوتا ہے

اور نتھا واسطے اونکے خدا سے یعنی اوسکے عذاب سے کوئی پناہ دینے والا ✦ تفسیر ... تو خیانت کرنے لگے گا اور اگر بہت مہمل چھوڑیگا

یعنی اس وقت کے کفار سے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا ادھکا انجام کار ... نگہبانی کی اوسکی اور حساب لیتا رہا اوس سے

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ ... یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

یہ اسپر کہ اون پاس آتے تھے اونکے رسول کھلے نشان لے کر پھر منکر ہوئے پھر اونکو پکڑا اللہ نے ... سب نفس کے اور عملون

الْعِقَابِ ○

مار دینے والا ✦ ع

لیے کہ آیا وہ عمل اچھے ... حساب لیتا رہے

یہ عذاب بسبب اسکے تھا کہ آتے تھے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس کفر کیا اونھون نے ... اسباب اپنے نفس سے

خدا نے تحقیق خدا زور آور ہی یعنی قادر ہی ہر چیز پر سخت عذاب کرنے والا یعنی جب عذاب کرے ... اوسکا الٹ شاید

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ

اور بھیجے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیان دیکر اور کھلی سند فرعون اور ہامان اور ... انسان جب ہر گناہ پھر کہ نہین تھا اوسکے برکو قسم ...

سَاحِرٌ كَذَّابٌ ○

یہ جادوگر ہی جھوٹا ✦ ع

اور تحقیق بھیجا ہے ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیون اپنی کے اور ساتھ حجت ظاہر کے طرف فرعون اور ہامان اور قارون کے پس کہا

وہ جادوگر ہی جھوٹا ✦ تفسیر نشانیون سے مراد ہین تو معجزے اونکے جیسے کہ اور جگہ فرمایا وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ

تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ اور وہ یہ ہین عصا اور طوفان اور ٹڈی اور چچڑیان اور ید بیضا اور کثرت مینڈکون کی اور خون کہ

خون ہی خون ہوگیا تھا اور قحط اور نقصان پھلون کا اور فرعون بادشاہ مصر کا اور مدعی ربوبیت کا تھا اور ہامان وزیر ...

پھیری جاویگی روح اوسکی طرف بدن اوسکے کے ایک اور طرح کے عذاب کے لیے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ چین کرے
ایک مدت تلک بیچ گھر ایک بادشاہ کے بادشاہون مین سے غائبانہ اوسکے باعتماد اسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کریگا اوسکے امر مین
یا نہین جانیگا افعال بد اوسکے پس پکڑ لیا اوسکو بادشاہ نے ایک دن ناگہان اور پیش کیا اوسپر ایک کاغذ کہ جمع کیے گئے تھے
اوسمین تمام فواحش و قصور اوسکے ذرہ ذرہ اور بادشاہ قاہر غیرتناک ہی اور پر حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہی اوسنے کہ قصور کرتے ہین
اوسکے ملک مین التفات نہین کرتا ہی اوسکی طرف کہ سفارش کرے اوس سے کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہیے اوس شخص کے امر مین
کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے واقع ہونے عذاب بادشاہ کے اوپر قسم خوف اور خجالت اور الم اور ندامت سے پس ایسا ہی ہوگا حال میت کا
کہ فریفتہ ہی دنیا کی لذتون مین پہلے اوترنے عذاب قبر کے بلکہ نزدیک موت اوسکی کے اور جو کہ احتراز کرتا ہی دنیا کی خواہش کی چیزون سے
اور مشغول ہوتا ہی طاعتون مین اور نہین عیش ہی اوسکو انس غیر ذکر خدا سے تو ہوتا ہی حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہو قیدی بیچ مکان تنگ
تاریک کے پھر کھولا جاوے اوسکے لیے دروازہ پس نکلے اوس سے طرف باغ وسیع بے انتہا کے اور اوس مین طرح طرح کے درخت اور
شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنابر اسکے لائق ہی عاقل کو یہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور کہے اوسکو اے نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہی اور تو جانے والا ہی طرف ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہی تجکو کہ نہین مستعد ہوتا
تو موت کے لیے حال آنکہ وہ بہت ہی نزدیک ہی طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہی اوسکو دور لیکن اللہ تعالی جانتا ہی اوسکو قریب
جیسا کہ فرمایا ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اور شاید کہ وہ اچک لیجاوے تجکو آج یا کل اسی یا بلاشبہہ
جب وہ آویگی تو آجاویگی اچانچک بغیر آگے بھیجے رسول یعنی قاصد کے اس لیے کہ نہین ہی اوسکے آنے کے لیے سن معین اور نہ وقت
معلوم نہ گرمی مین ہی اور نہ جاڑے مین اور نہ رات مین اور نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین اور نہ جوانی مین بلکہ ہر دم تیرے دمون سے
لائق ہی اسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو مرض آجاوے ناگہان اور وہ پونہچاوے طرف
موت کے پس کیا عجیب غفلت ہی تیری اوس سے کیا نہین تامل کرتا تو اللہ تعالی کے قول مین اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ
فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ اور کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو دعوی کرتا ہی ایمان کا اپنی زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہی تجپر کیونکہ بلاشبہہ مالک
تیرا اور مولی تیرا متکفل ہوا ہی تیرے لیے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا اور تو
جھٹلاتا ہی اوسکو عملا ساتھ افعال اپنے کے اور جنگ کرتا ہی تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے اور سپرد کیا ہی امر آخرت کا طرف
سعی تیری کے کہ فرمایا ہی وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور تو مونہہ موڑتا ہی اوس سے مانند مونہہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے
حال آنکہ نہین ہی یہ ایمان کی علامتون مین سے پس اگر کفایت کرتا ایمان زبانی تو کیون ہوتے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا
جرأت ہی تیری اللہ تعالی کی معصیت پر اگر ہی وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اس بات پر کہ اللہ تعالی نہین دیکھتا ہی تجکو تو کیا بڑا ہی کفر تیرا اور اگر ہی
وہ ساتھ جاننے تیرے کے اس بات کو کہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تجکو تو کیا بدترین برائی تیری ہی اور کیا اشد حماقت تیری ہی پس کس دلیری سے
دیتے ہو تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب شدید کا کیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس صد افسوس
ہون لیقین یمان نہین رکھتا ہی روز حساب پر کیونکہ اگر ڈاکٹر خبر دے تجکو ایک نہایت کھانے لذیذ کھانے کے حق مین کہ یہ کھانا ضرر کریگا
وقت وجوان بیماری مین تو صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دیگا اوسکو پس کیا ہی قول اللہ تعالی کا کہ جو اوسکی اوتاری ہوئی کتابون مین ہی
اور ایسکے رے وہ دہنکی تائید کی گئی ہی معجزون سے کمتر نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر کے قول سے کہ خبر دیتا ہی ظن و تخمین سے
دین کے بلکہ اگر خبر دے تجکو ایک لڑکا کہ کون ہی کہ تیرے کپڑے مین سے تجہپر ہی تو پھینکدیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف

وہن پوچھے پس کیا ہی قول انبیا اور علما کا کمتر نزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے بابت آگ جہنم اور طوق اور سانپ اور بچھو
اوسکے حقیر تر نزدیک تیرے اوس بچھو سے کہ نہیں پاتا ہی تو دکھ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر اوس سے پس اگر جانتا ہی تو ان سبکو اور ایمان رکھتا ہی
تو ہر تو کیا حال ہی تیرا کہ مشغول ہوتا ہی ساتھ شہوات کے اور تاخیر کرتا ہی عمل نیک میں حالانکہ موت گھات میں لگ رہی ہی تیری شاید کہ
اچانک لیجاوے تجکو بدون مہلت دینے کے پس سبب اس میں ہی تو اوسکے جلد آجانے سے پس کتنون نے صبح کی ہی اور دن
پورا نہیں پایا ہی کہ مر گئے ہین اور کتنون نے آرزو کی ہی کہ یہ کام کل کرینگے اور کل تک نہین پہونچے ہین کہ مر گئے ہین اور [illegible]
وعدہ دیا گیا ہی تو مہلت دینے کا سو برس تک اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے میں اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہی تجکو کہ جو نہ چرا سکے
جانور مگر بیچ بستی گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی کے ساتھ اوسکے اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہی
عمل میں اوسکو کوئی سبب نہین ہی سوا عاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلیے کہ اوسمین تعب و مشقت ہی پس کیا پاویگا کوئی دن کہ آوے
اس حال میں کہ نہ دشوار ہوا اوسمین مخالفت ہوا یعنی خواہش نفسانی کی ایسا دن پیدا ہی نہین کیا اللہ نے اور نہ پیدا کریگا اوسکو مگر جنت
اور جنت ڈھکی ہوئی ہی ساتھ مکارہ یعنی مشقت کی چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین خفیف نفسون پر کبھی اسکا وجود محال ہی پس
اگر نہین سمجھتا ہی تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہی تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی حماقت زیادہ کریگا تو اس حماقت پر یعنی بڑا ہی احمق ہی تو کہ
تجسے زیادہ کوئی احمق نہین اور اگر بھروسا کرتا ہی تو اللہ کے کرم و فضل پر تو کیا حال ہی تیرا کہ نہین بھروسا کرتا ہی تو اوسکے کرم و فضل پر
بیچ امور دنیا ہی کے کیا نہین سامان درست کرتا ہی تو جاڑے کے لیے بقدر درازگی مدت اوسکی کے پس جمع کرتا ہی تو اوسکے لیے
لکڑیان اور لباس سرمائی وغیرہ لوازمات اوسکے سے اور بھروسا نہین کرتا اللہ تعالی کے کرم و فضل پر تو کہ دفع کرے تجسے سردی جاڑے کی
بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلاشبہہ وہ قادر ہی اوسپر کیا پس گمان کرتا ہی تو کہ سردی طبقہ زمہریر جہنم کی خفیف تر ہی سردی اون لوگون کی
مدت میں سردی شدت جاڑے کی سے کیا گمان کرتا ہی تو کہ تو نجات پاویگا اوس سے بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہی پس تحقیق سردی جاڑے
کی جیسے کہ نہین دور ہوتی ہی تجسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑے کے ایسے ہی نہین دفع ہوگی تجسے گرمی آگ جہنم کی اور سردی
طبقہ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ کرنے کے ساتھ قلعے طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے منکرات کے اور نہین ہی کرم و فضل اللہ تعالی کا
مگر اس بات میں کہ معلوم کروا دے تجکو راہ بچاؤ کی نہ اس بات میں کہ دفع کرے تجسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق کرم اللہ تعالی کا اور فضل
اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑے کے تجسے یہ ہی کہ پیدا کر دی تیرے لیے آگ اور بتا دی تجکو راہ اوسکے نکالنے کی پتھر اور لوہے میں تو کہ دفع
کرے تیرے نفس سے سردی جاڑے کی پس جیسے کہ خریدنا جبے کا اور لکڑیون کا اور تمام لوازمات دفع سرما کا تیری سردی کو دفع کرتا ہی
اور یار تیرا ہی اور خریدتا ہی تو اوسکو اپنے نفس کے لیے کیونکہ کیا ہی اوسکو اللہ نے سبب تیری استراحت کا اسی طرح طاعت تیری اور مجاہدہ
بیڑا تیرا پار کریگا بحکم پروردگار تعالی کے اور نہین ہین یہ چیزین مگر راہین تیری نجات کی عذاب الیم سے اور سبب تیرے پہونچنے کی طرف جنتون ہمیشہ کے
پس جسنے بھلائی کی اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی وبال اوسپر ہی اور اللہ بے پرواہ ہی سارے جہان سے اور شاید کہ تو کہے کہ نہین باز رکھتی مجکو عمل سے
سے مگر حرص میری اور لذت شہوات کے اور کم طاقتی میری تحمل رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہی تو اسمین تو کیا سخت حماقت ہی تیری اور کیا
قبیح ہی عذر تیرا اسلیے کہ شہوات دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا حال ہی تیرا کہ نہین طلب کرتا ہی تو
داخل ہونیکو بہشت مین واسطے حاصل کرنے کے اوسمین ساتھ شہوات باقیہ دائمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام احوال مین کیونکہ آخرت
وباقی ترہی پس مستعد رہ آخرت کے لیے بقدر باقی رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہہ تمام کو پونچے ایام عمر تیری کے اور تو ضائع کر چکا ہی
اکثر اونکے کو اور نہین باقی رہے ہین اونسے مگر ایام چند پس اگر تجارت کریگا تو ما بقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضائع کریگا تو باقی کو اور [illegible]

عادت قدیمہ پر تو لوٹتا پاویگا تو ٹوٹا ظاہر پس جاگ نیند غفلت سے اس لیے کہ موت وعدہ گاہ تیری ہی اور قبر گھر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا
اور ہول قیامت آگے تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہی اور یہ سب کھا رہے ہین قسمین مغلظہ اسکی کہ نہین ٹلنے کے اپنی
جگہہ سے یہان تک کہ لیوینگے تجکو اور ملاوینگے تجکو ساتھ اپنے کیا نہین جانتا ہی تو کہ اموات آرزو رکھتے ہین پھر آنے کی طرف دنیا کے
ایک دن کو تاکہ مشغول ہون اوسمین ساتھہ تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہی اونسے اور تو ضائع کرتا ہی اپنے دنون کو اور گمان کرتا ہی کہ وہ بنائے
ہین طرف آخرت کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہی یعنی دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنی عمر کے ڈھانے مین لگ رہا ہی جیسے کہ نکالا ہی اپنی
مان کے پیٹ سے بناتا ہی تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری خوش ہوتا ہی تو ہر روز ساتھہ زیادتی مال اپنے کے
اور نہین غمگین ہوتا ساتھہ نقصان عمر اپنی کے موونھہ موڑتا ہی تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہی تجپر اور متوجہ ہوتا ہی تو دنیا پر اور وہ موونھہ موڑنے
والی ہی تجسے پس کیا عجیب ہی حال تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گناہون مین نہین کوشش کرتا ہی اپنی آخرت کے بنانے کی
بلکہ مشغول ہی تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کوچ ہی نہین کرنے کا اوس سے پس ڈرا ہی مسکین اوس دن سے کہ حاضر ہوئیگا تو اوسمین اللہ کی بارگاہ
مین اور وہ نہین چھوڑنیکا کسی بندے کو کہ حکم کیا تھا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تھا اوسکو اوسمین یہان تک کہ پوچھیگا اوس سے اوسکے
عمل سے خواہ قلیل ہو یا کثیر چھوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سوچ ای غافل کہ کس دل سے کھڑا ہوئیگا تو سامنے اوسکے اور کس
زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور طیار کر واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے صواب اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ
چھوٹے دنون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت میری نہین کرتا مجاہدے
اور طاعتون کی مواظبت پر پس کیا ہی علاج اسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب علاج اوسکے کا وہ ہی کہ جو ذکر کیا ہی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے احیا مین کہ اختیار کر تو صحبت اوس بندے کی کہ کوشش کرتا ہی طاعت خدا مین اور ملاحظہ کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہ علاج
متعذر ہی اس زمانے مین واسطے مفقود ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلون کی سی پس نہین ہی کوئی علاج نافع تر تیرے لیے
اس زمانے مین سننے احوال اونکے سے اور مطالعہ کرنے خبرون اور احوال اونکے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور زہد کیے ہین
اونھونے اور رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہی اوسپر کہ نہ پیروی
کرے اونکی پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھہ شہوات مکدرہ کے پھر آجاوے اوسکو موت اور حائل ہو درمیان اوسکے
اور درمیان ہر چیز کے کہ نفس چاہتا ہی اوسکو پس لازم ہی تجکو یہ کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور اون مجاہدہ کرنیوالونکا
کہ بعد اونکے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال اونکے ظاہر ہوئیگا تجکو بعد تیرا اور بعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے پھر اگر کہے
نفس تیرا تجسے کہ خیر آسان ہوتی تھی اوس زمانے مین بسبب کثرت مددگارون کے اور اس زمانے مین اگر مخالفت کریگا تو اہل زمانہ اپنے زمانے والونکی
تو مسخر کرینگے تجسے اور کہینگے کہ یہ دیوانہ ہی پس موافقت کر تو اونکی بیچ اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی تجپر مگر وہ چیز کہ
جاری ہوگی اونپر اور بلا جب کہ عام ہوتی ہی گوارا ہوتی ہی تو بچا تو اپنے تئین چال فریب نفس اپنے کے سے اور کہہ اوس سے کہ بھلا بتا تو اگر آوے
رونالے کی ڈوبجاویگا جو کہ سامنے آویگا اوسکے اور ٹھہرے رہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونھون نے اپنے تئین اور تو قادر ہی اسپر کہ الگ ہووے
اونسے اور سوار ہووے کشتی پر اور نجات پاوے تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خلجان ہوگا تیرے دل مین یہ کہ مصیبت جب عام ہوتی ہی گوارا
ہوتی ہی یا چھوڑدیگا تو موافقت اونکی اور نسبت جہل کی کریگا تو اونکی طرف اونکے اس کام کرنے مین اور بچا دیگا تو اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آویگی تجکو پس جب کہ نہین موافقت کرتا ہی تو اونکی بخوف غرق کے حالانکہ عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا سوائے ایک ساعت کے رات یا دن سے
تو کیونکر نہین بھاگتا ہی تو عذاب ہمیشہ سے اور تو پیش ہی اوسکے لیے ہر حال مین اور کہان گوارا ہوتی ہی مصیبت جب کہ عام ہوتی ہی پس بلا شبہہ کفار

نہین ہلاک ہوئے مگر بسبب موافقت اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا اونھون نے اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ یعنی ہمنے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریق پر اور ہم اونکے قدم بقدم چلنے والے ہین بس بچا تو اپنے تئین پھر کر اپنے تئین اس سے کہ دیکھے تو طرف اہل عصر اپنے کے اور طرف اونکے کہ گذرے ہین پہلے تیرے یعنی بددین اسلیے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والونکی تو گمراہ کردینگے تجکو اللہ کی راہ سے یا اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب کا **مجالس الابرار**

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ

اور بولا ایک مرد ایمان دار فرعون کے لوگون مین جو چھپاتا تھا اپنا ایمان کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اسپر کہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی اور

جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ

لایا ہی تم پاس کھلی نشانیان تمھارے رب کی اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اوسپر پڑیگا اوسکا جھوٹھ اور اگر وہ سچا ہوگا تو تم پر پڑیگا کوئی

الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○

وعدہ جو دیتا ہی بیشک اللہ راہ نہین دیتا اوسکو جو ہو بے لحاظ جھوٹھا ۔ موضح

اور کہا ایک مرد مسلمان نے فرعون کے ناتے دارون مین سے کہ پوشیدہ رکھتا تھا ایمان اپنے کو کیا مار ڈالوگے تم ایک مرد کو بسبب اسکے کہ کہتا ہی پروردگار میرا خدا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے دلیلین ظاہر تمھارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا تو اوسپر ہی وبال اوسکے جھوٹ کا اور اگر ہی یہ سچا تو البتہ پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی اوسکو کہ ہو حد سے گذرنے والا جھوٹا ۔ **تفسیر حسینی** یعنی اگر جھوٹا ہی تو جسپر جھوٹ بولتا ہی وہی سزا دے رہیگا اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ۔ **موضح** مراد اس مرد سے ایک قبطی ہی فرعون کے چچا کا بیٹا کہ وہ موسی علیہ السلام پر ایمان لایا تھا خفیہ اور بعضون نے کہا کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا اور نام اوسکا شمعان ہی یا حبیب یا حزبیل یا خربیل یا حزقیل اور ظاہر اول ہی ہی یعنی وہ قبطی تھا فرعون کا چچازاد بھائی کہ جسکا ذکر اللہ تعالی نے سورہ یس مین فرمایا ہی اس آیت مین وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى کیا مار ڈالوگے تم الخ یہ اظہار نہایت برا جاننے کا ہی اوسکی جانب سے گویا کہ کہا اوسنے کہ کیا کروگے تم ایسا فعل شنیع کہ وہ قتل کرنا نفس محترمہ کا ہی اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی سبب اونکے قتل کرنے کا مگر کہنا اوسکا کلمہ حق کو کہ وہ ربی اللہ ہی حال آنکہ وہ رب تمھارا بھی ہی نہ رب اوسیکا ہی اور تحقیق لایا ہی آگے تمھارے الخ یعنی نہین لایا ہی وہ واسطے صحیح کرنے قول اپنے کے ایک دلیل بلکہ لایا ہی کتنی ہی دلیلین تمھارے پروردگار کی طرف سے تو کہ تم راہ سمجھو اور حق پاؤ اور اگر بالفرض ہی یہ جھوٹا الخ دلیل لایا وہ شخص اوپر بطریق تقسیم کے کہ موسی علیہ السلام خالی نہین ہی اس سے کہ ہو جھوٹا پس اوسپر ہو وبال اوسکے جھوٹ کا نہ اوپر اور اگر وہ سچا اور جھٹلایا تمنے اوسکو تو پونہچیگا تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنی عذاب اگر کوئی کہے کہ کیون کہا بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو حال آنکہ وہ نبی صادق تھے ضرور تھا کہ جو وعدہ دیتے تھے سب ہی ظہور مین آتا ۔ بعض جواب یہ ہی کہ یہ اوسنے کہا از راہ مدارات اونکی کے اونکی تسلی کے لیے کہ پریشان خاطر نہون اور سنین اور اسمین نفی کل وعدے کے ظہور کی نہین ہی پس گویا کہ اونھون نے کہا اونکو کہ اقل اوس چیز کا کہ ہونچ صدق موسی کے یہ کہ پونہچے تمکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ دیتا ہی تمکو اور وہ عذاب عاجل یعنی دنیا کا ہی اور اسمین ہلاک تمھارا ہی اور تھے موسی وعدہ دیتے اونکو عذاب دنیا اور آخرت کا جھوٹا یعنی اپنے دعوے مین اور معنی یہ ہین کہ اگر وہ مسرف کذاب ہی تو تباہ و ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور خلاصی پاؤگے تم اوس سے یا یہ معنی ہین کہ اگر ہوتا وہ مسرف جھوٹا تو کاہیکو راہ بتاتا اوسکو اللہ نبوت کی اور کاہیکو اوسکی تائید کے لیے معجزے عطا فرماتا اور بعضون نے کہا کہ وہم لایا لوگون کو کہ وہ شخص مومن مراد مسرف سے موسی کو رکھتے ہین اور واقع مین وہ مراد رکھتے تھے اوس سے فرعون اور کہا بعضون نے کہ جو کچھ خدمت گذاری اور خیرخواہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی وہ زیادہ تھی اس سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز طواف کیا خانۂ کعبہ کا پس ملے
کفار حضرت سے جب کہ فارغ ہوئے آپ طواف سے اور پکڑی اونھون نے چادر آپکی جمع ہونے کی جگہہ سے یعنی گلے کے پاس سے اور کہا اونھون نے
آپ سے کہ تو وہ شخص ہی کہ منع کرتا ہی ہمکو بتون کے پوجنے سے کہ جنکو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
مین وہی ہون پس اوٹھے ابوبکرؓ اور آنحضرت سے پیچھے چمٹ گئے پشت کی طرف سے اور کہا کفار سے اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ
رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ بلند آواز سے اسکو کہتے تھے اور آنکھون سے اونکی آنسو جاری تھے یہان تک کہ
چھوڑا اونھون نے آنحضرتؐ کو اور کہا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہ مومن آل فرعون کے نے کہا خفیہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
کہا ظاہر اور عروۃ بن مسعود سے منقول ہی کہ کہا کہا مینے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ خبر دے مجکو اشد اوس چیز کی کہ کیا اوسکو مشرکون نے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے اوس وقت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے صحن کعبہ مین ناگہان متوجہ ہوا
عقبہ بن ابی معیط پس پکڑا اوسنے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لپیٹا کپڑا اونکا بیچ گردن اونکی کے اور گھونٹا اوسکو گھونٹنا سخت پس
متوجہ ہوئے ابوبکرؓ اور پکڑے مونڈھے اوسکے اور دفع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ
وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور اور روایت مین آیا ہی انس بن مالک سے کہ کہا مارا مشرکون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہان تک کہ بیہوش ہو گئے حضرت پس کھڑے ہوئے ابوبکر اور شروع کیا پکارنا وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کہا
بعضون نے اونمین سے کون ہی یہ کہا بعضون نے یہ بیٹا ابو قحافہ کا ہی اور حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ای لوگو خبر دو مجکو کہ
آدمیون مین بڑا شجاع کون ہی کہا لوگون نے کہ نہین جانتے ہم کہ کون ہی کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ ابوبکرؓ ہین البتہ تحقیق دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو اس حال مین کہ پکڑا اونکو قریش نے پس کوئی جھڑکتا تھا آنحضرت پر اور کوئی ہلاتا تھا آپکو اور وہ کہتے تھے تو وہی ہی کہ کر دیا
تو نے سب معبودون کو ایک معبود کہا علی رضی اللہ عنہ نے پس قسم خدا کی نہین نزدیک ہوا ہم مین سے کوئی یعنی حضرت کے سوائے ابوبکرؓ کے مارتے تھے
وہ کسیکو اور گردن گھونٹتے تھے کسیکی اور ہلاتے تھے کسیکو اور کہتے تھے وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ پھر اوٹھائی
یعنی مونہہ پر رکھنے کے لیے علی رضی اللہ عنہ نے چادر کہ اوڑھے ہوئے تھے اور روئے یہان تک کہ تر ہو گئی داڑھی اونکی پھر کہا قسم دیتا ہون مین
تمکو آیا مومن آل فرعون کا بہتر ہی یا ابوبکرؓ پس سکوت کیا لوگون نے پس کہا علی رضی اللہ عنہ نے جواب نہین دیتے تم مجکو پس قسم خدا کی البتہ ایک
ساعت ابی بکرؓ کی بہتر ہی تمام عمر مومن آل فرعون کے سے وہ ایک شخص تھا کہ چھپاتا تھا ایمان اپنا اور یہ یعنی ابوبکرؓ ایک شخص ہی کہ ظاہر کیا
ایمان اپنا ✤ من کشاف در منثور ✤ تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندے دین کے مقدمے مین کسی سے
ڈرتے نہین اور اس باب مین تکلیفین اوٹھاتے ہین اور صبر کرتے ہین چنانچہ پاک پروردگار نے ایسے بندون کی تعریف فرمائی ہی کہ يَخَافُوْنَ
فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یعنی ڈرتے نہین ہین وہ اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت ملامت کرنے والے کے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی اس صفت حاصل کرنے کا حکم فرمایا جیسے کہ ابو ذرؓ روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ مجھے نصیحت کیجیے مجکو فرمایا نصیحت کرتا
ہون مین تجکو خدا سے ڈرنے کی اسلیے کہ اس سے نہایت زینت تیرے سارے امور کی ہی عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر
تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ تعالیٰ کا پس تحقیق وہ باعث ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین
تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے اور نصیحت کیجیے فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا کہ یہ باعث ہانکنے شیطان کا ہی اور مدد ہی تیرے لیے اوپر امر دین
تیرے کے عرض کیا مینے کچھ اور نصیحت کیجیے فرمایا بچا تو اپنے تئین بہت ہنسنے سے اسلیے کہ یہ مار ڈالتا ہی دل کو اور لیجاتا ہی نور مونہہ کا عرض کیا
مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا کہہ حق اگرچہ تلخ ہو عرض کیا مینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا نہ ڈر اللہ کے دین کے مقدمے مین ملامت کرنے والے کے سے

عرض کیا سینے کچھ اور زیادہ کیجیے فرمایا چاہیے کہ باز رہے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وہ عیب کہ جانتا ہی تو سب اپنے مین انتہی ۔ اور اکثر اہل حق کا یہی حال ہی کہ اظہار حق مین کسی ملامت سے ڈرتے نہین تھے اور ان روایتون سے فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بھی معلوم ہوئی تامل کرنا چاہیے کہ آنحضرت کے خیرخواہ اور مددگار رہے ہین اسی سبب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیسی بزرگی انکی بیان کی پھر اشقیا انکو برا کہتے ہین کیا نادان ہین اللہ بچاوے اس عقیدہ بد سے ۔

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا قَالَ

ای قوم میری تمہارا راج ہی آج چڑھ رہے ہو ملک مین پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت سے اگر آگئی ہم پر بولا

فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

فرعون مین وہی سمجھاتا ہون تمکو جو سوجھا مجکو اور وہی راہ بتاتا ہون جسمین بھلائی ہی ۔ مف

ای قوم میری واسطے تمہارے ہی بادشاہی آج غالب ہو زمین مین پس کون مدد دیگا ہمکو عذاب خدا کے سے اگر آجاوے ہم پر کہا فرعون نے مصلحت نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کچھ کہ ادراک کرتا ہون مین اور نہین بتاتا مین تمکو مگر راہ بھلائی کی ۔ تفسیر زمین مین یعنی زمین مصر مین پس کون مدد دیگا الخ یعنی تمہارے لیے ملک مصر ہی اور تم غالب آئے ہو لوگون پر اور جبر کیا ہی تم نے اونپر پس نہ بگاڑو اپنے امور کو ضرر پاؤ گے اور مستحق ہو عذاب خدا کے اسلیے کہ نہین طاقت ہی تمکو اوسکی اگر آن پڑے تمپر اور نہین بچا سکیگا تمکو اوس سے کوئی اور مصلحت نہین دیتا ہون مین الخ یعنی مشورہ نہین دیتا ہون مین تمکو مگر جو کہ مناسب جانتا ہون کہ وہ قتل کرنا موسی علیہ السلام کا ہی یعنی نہین مناسب جانتا مین مگر قتل کرنا اوسکا اور یہ جو تم کہتے ہو اچھا نہین اور نہین بتاتا مین تمکو الخ یعنی یہ بات مگر راہ صواب و صلاح کی یا نہین تعلیم کرتا مین تمکو مگر جو کچھ کہ مین ثواب جانتا ہون اور نہین باقی رکھتا مین اوس سے کچھ اور نہین پوشیدہ رکھتا مین تمسے خلاف اوس چیز کے ظاہر کرتا ہون یعنی زبان و دل میرے موافق ہین اوس خبر پر کہ کہتا ہون اور یہ جھوٹ کہا اوسنے اسلیے کہ وہ تدبیر پوچھا کرتا تھا اپنے لوگون سے موسی علیہ السلام کے مارنے کی ولیکن اظہار جرات کرتا تھا اگر ایسا نہو تا تو کا ہیکو کسی سے مشورہ کرتا اور نہ توقف کرتا لیکن مشورے پر ۔ ملی

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری مین ڈرتا ہون کہ آوے تم پر دن اون فرقون کا سا جیسے رسم پڑی قوم نوح اور عاد اور

ثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

ثمود کی اور جو ان کے پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہین چاہتا بندون پر ۔ مق

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر مانند روز جماعتون اگلے کے سے مانند صورت حال قوم نوح اور عاد اور ثمود کے اور اونکے کہ بعد انکے تھے اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا بندون پر ۔ تفسیر مانند روز الخ یعنی مانند دنون اونکے کے مانند صورت حال الخ یعنی جیسے اونکی عادت تھی کفر اور تکذیب اور تمام گناہ کرنے کی کہ ہمیشہ اسی طور پر رہے یہان تک کہ آیا اونپر عذاب ایسی ہی تمہاری عادت ہی ڈرتا ہون مین کہ مبادا اونھین کا سا حال تمہارا بھی ہو اور خدا ارادہ ستم کا نہین کرتا الخ یعنی نہین چاہتا اللہ کہ ظلم کرے اپنے بندون پر پس عذاب کرے اونپر بغیر گناہ کے یا زیادہ عذاب کرے اوس قدر عذاب پر کہ مستحق ہین اوسکے یعنی ہلاک اونکا عدل تھا اسلیے کہ وہ مستحق تھے اوسکے سبب اعمال اپنے کے اور ڈراتا تھا ساتھ عذاب دنیا کے پھر ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے ساتھ قول اپنے کے ویقوم

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ

اور ای قوم میری مین ڈرتا ہون کہ تمپر آوے دن ہانک پکار کا جسدن بھاگو گے پیٹھ دے کر کوئی نہین تمکو اللہ سے بچانے والا

وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝

اور جسکو غلطی مین ڈالے اللہ تو کوئی نہین اوسکو سمجھانے والا ۞ مثو

اور اى قوم ميرى ڈرتا ہون مین تمپر دن پکارنے کسے بایکدیگر کو اوسدن کہ مونہہ پھیروگے تم پیٹھہ دیکر نہین ہوگا تمہارے لیے خدا سے کوئی نگاہ رکھنے والا اور جسکو گمراہ کرے خدا پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ دکھانے والا ۞ **تفسیر** ۞ دن پکارنے کے سے مراد دن قیامت کا ہی کہ پکارا جاویگا ہر شخص ساتھہ پیشوا اپنے کے اور پکارینگے بعضے بعضون کو پس پکارینگے جنتی دوزخیون کو اور دوزخی جنتیون کو اور بعضون نے کہا کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ الا اِنَّ فُلَانًا سَعِدَ سَعَادَةً لَا يَشْقٰى بَعْدَهَا اَبَدًا اَلَا اِنَّ فُلَانًا شَقِيَ شَقَاوَةً لَا يَسْعَدُ بَعْدَهَا اَبَدًا ۞ یعنی آگاہ ہو کہ بلاشبہہ فلان نیکبخت ہوا نیکبخت ہونے کر کہ نہین بدبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی آگاہ ہو تحقیق فلان بدبخت ہوا بدبخت ہونے کر کہ نہین نیکبخت ہونے کا بعد اسکے کبھی اور پکارا جاویگا جسوقت کہ ذبح کی جاویگی موت اى اہل جنت ہمیشگی ہی یعنی تمکو پس نہین ہی موت اور اى اہل دوزخ ہمیشگی ہی یعنی تمکو پس نہین ہی موت قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَيٰقَوْمِ اِنِّىٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ کے کہ کہا اوسدن پکارینگے جنتی دوزخیون کو قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا یعنی تحقیق سچ پایا ہمنے جو کچھہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے رب نے پس آیا پایا سچ تمنے جو کچھہ کہ وعدہ کیا تھا یعنی تمسے تمہارے رب نے کہا قتادہ نے اور پکارینگے دوزخی جنتیون کو اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یعنی پہنچاؤ ہمکو پانی یا جو کچھہ کہ دیا ہی تمکو اللہ نے اور پڑھا ہی ابن عباس نے یوم التناد ساتھہ تشدید دال کے یعنی بھاگنے کے یہ نام اسلیے رکھا گیا کہ ضحاک سے منقول ہی کہ جب ہوگا دن قیامت کا تو حکم کریگا اللہ تعالی آسمان دنیا کو پھٹنے کا پس پھٹیگا ساتھہ اہل اپنے کے پس ہوجاوینگے فرشتے اوپر کنارے اوسکے کے یہان تک کہ حکم کریگا اونکو پس اوترینگے کا پس اوترینگے اور گھیر لینگے زمین کو اور زمین والون کو پھر حکم فرماویگا پھٹنے کا دوسرے آسمان کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو پھر پانچوین کو پھر چھٹے کو پھر ساتوین کو پھر صفین باندھکر کھڑے ہونگے آگے پیچھے پھر اوتریگا ملک اعلی یعنی اللہ جل شانہ اس حال مین کہ بائین طرف اوسکے جہنم ہوگی پس جب دیکھینگے اوسکو زمین والے تو بھاگینگے پس نہین جائینگے کسی کنارے پر زمین کے کنارون مین سے مگر کہ پاوینگے سات صفین فرشتون کی پس پھر آوینگے طرف اوس مکان کے کہ تھے اوسمین پس یہی تفسیر قول اللہ تعالی کی اِنِّىٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ یعنی ساتھہ تشدید دال کے يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِاىٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ اور یہی مطلب ہی اس قول اللہ تعالی کا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ یعنی اى گروہ جن و انس کے اگر قدرت رکھتے ہو تم یہ کہ نکلو کنارون آسمانون اور زمین کے سے بھاگ کر میری قضا سے پس نکلو تم نہین نکل سکنے کے تم مگر ساتھہ قوت کے اور وہ قوت کہان ہوگی تمکو اور یہی مراد ہی اس قول اللہ تعالی کی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا یعنی اور پھٹیگا آسمان پس وہ اوسدن ضعیف ہوگا اور فرشتے اوسدن اوپر کنارون آسمان کے ہونگے یعنی آسمان جو پھٹیگا فرشتے اوسوقت آسمان کے کنارون پر ہوجائینگے بسبب اسکے کہ وہ نہین پھٹنے کے پس اوسوقت مین کہ لوگ اس حالت مین ہونگے ناگہان سنینگے ایک آواز یعنی فرشتے کی پس آوینگے لوگ طرف حساب کے انتہی ۞ اوسدن کہ مونہہ پھیروگے الخ یعنی پھروگے موقف حساب سے طرف دوزخ کے نہین ہوگا تمہارے لیے عذاب خدا سے کوئی بچانے والا ۞ معا ۞ در منثور ۞ **تنبیہ** ۞ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر رہتا ہی کہ دیکھیے اوسدن کیا گذرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس دار فانی اور دار العمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن مین عذاب سے نجات پاوے

اور جنت کے چین آرام کو پہنچے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت کرتے تھے کہ غنیمت جان پانچ
چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے اپنی جوانی کو پہلے بڑھاپے اپنے کے اور اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنی کے اور اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنی کے
اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہمین کہ انسان جوانی
کی حالت مین قادر ہوتا ہی ایسے اعمال پر کہ نہین قادر ہوتا اونپر بڑھاپے مین پس ضرور ہی اسکو کہ غنیمت جانے فرصت کو اور مشغول ہو طاعتون مین
جو نکی حالت مین پہلے بڑھاپے کے اسلیے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالیگا گناہ
کی تو نہین ترک کر سکیگا اوسکو بڑھاپے مین پس لائق ہی اسکو یہ کہ چھوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی کہ سہل ہون بیچ
بڑھاپے مین اور یہ بھی بیان فرمایا ہمین کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہی بھلائیون کے کرنے پر ساتھ مال و بدن اپنے کے پس لائق ہی اسکو کہ
غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بھلائیون کے کرنے مین اپنے مال و بدن سے اسلیے کہ جب بیمار ہوتا ہی تو ضعیف ہوجاتا ہی بدن
پس نہین قادر ہوتا ہی طاعتون پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہی ہاتھ اسکا مال سے تہائی سے زیادہ مین پس نہین تصرف
کر سکتا ہی اپنے مال مین مگر بیچ مقدار تہائی کے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہی طاعتون کو
بلا مانع پس جب بدل جاتی ہی تونگری ساتھ محتاجگی کے اور فراغت ساتھ شغل کے تو ظاہر ہوتے ہین موانع پس نہین قادر ہوتا طاعتون پر بلکہ مشغول
ہوتا ہی امر معاش مین پس لائق ہی اسکو کہ غنیمت جانے تونگری و فراغت کو نیک عملون کے حاصل کرنے کے لیے اسلیے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجاتا ہی
اور فراغت کے پیچھے شغل اور یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر ہوتا ہی عمل پر پس جب مرجاتا ہی تو باز رہتا ہی عمل سے پس لائق ہی
اسکو کہ غنیمت جانے اپنی حیات کو اور نہ ضائع کرے اپنی عمر کو لا یعنی مین اسلیے کہ ہر دم عمر کے دمون مین سے جواہر نفیس ہی کہ جسکی کچھ قیمت نہین ہی
اسلیے کہ خرید سکتا ہی ساتھ اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کی کچھ انتہا ہی نہین ابد الآباد کو رہینگے پس ضائع کرنا
ان دمون کا اور خریدنا ساتھ انکے اون چیزونکو کہ سبب اسکی ہلاکت کی ہین ساتھ اتباع خواہش نفسانی کے نہایت ہی ٹوٹا ہی پس آدمی
جو کوئی پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی کرتا ہی وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اسکو یا ہلاک کرتے ہین اسکو بالفعل یا آیندہ کو حالانکہ وہ نہین جانتا
یا جانتا ہی لیکن بسبب خفت عقل کے ترجیح دیتا ہی لذت موجود بے بقا کو اوپر عذابون آخرت کے کہ جنکی کچھ انتہا ہی نہین اور گمان کرتا ہی
بسبب ہیئے کے اندھے ہونے کے اور نہایت حماقت کے کہ مین مطلب پایا ہوا کچھ لذت سے اور یہ نہین جانتا وہ احمق کہ مین دنیا سے نکلونگا
اس حال مین کہ جانتا ہونگا کہ ساتھ کسی لذت کے مطلب یاب نہین ہوا اصلا نہ تو دنیا کی لذتون سے اسلیے کہ وہ اوس سے جاتی رہین گی
اور نہ آخرت کی لذتون سے اسلیے کہ اون تک پہونچنے کا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اور سوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو ندامت
روایت کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ فرمایا نہین کوئی مریگا مگر کہ نادم ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہوگی ندامت اوسکی یا رسول اللہ
فرمایا اگر نیک کار ہوگا تو نادم ہوگا کہ کیسی نیکی میںنے زیادہ کیون نہ کی اور اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ ہائے کیون نہ باز آیا مین بدی سے پس
اے غافل نہ ضائع کر عمر اپنی غفلت مین اور کوشش کر بیچ حاصل کرنے اسباب آخرت کے پہلے اسکے کہ آوے دن قیامت کا نہین حاصل کر سکیگا
اوسکو اوسدن پس تو عنقریب دیکھ لیگا اوسدن کو پس نادم ہوئیگا تو اوس عمر اپنی پر کہ فوت ہوئی بیچ غیر طاعت رب تیرے کے اور نہین
نفع دیگی تجکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ کہے جب فارغ ہونگا تو کرونگا پس یہ اوسکی حماقت سے ہی دو وجہ کر ایک تو یہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرت پر اور
نہین ہی یہ شان عاقل کی فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ۝ یعنی بلکہ ترجیح
دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر و پایندہ تر ہی اور دوسرے عمل کی تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہ ضرر ہی کہ کبھی

۵ [illegible]

نہیں پاتا ہی مہلت بلکہ اُچک لیجاتی ہی اوسکو موت پیہلے فارغ ہونے اوسکے سے کے یا زیادہ ہوجاتا ہی شغل اوسکا اسلیے کہ اشغال دنیا کے
مستلزم ہین بعض اونکے بعض کو پس باقی رہیگا بدون توشہ روز آخرت کے پس واجب ہی بندہ پر یہ کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال پر کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالی کے وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ○ یعنی اور جلدی کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑاؤ اوسکا بقدر آسمانون
اور زمین کے ہی طیار کی گئی ہی وہ پرہیزگارون کے لیئے پس جسکا دل متعلق ہوا دنیا مین اور لیا اوس سے زائد اپنی حاجت سے قسم کھانے اور پینے
اور لباس سے ضرر کریگا اوسکو مگر یہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالی پر اسلیے کہ جس چیز کو دوست رکھتا ہی انسان اور وہ ہاتھ لگتی ہی اوسکو
ضرور ہی کہ مفارقت کریگا اوس سے پس اگر دوست رکھتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب فوت ہونے اوسکے یعنی حاصل ہوگا
رنج بقدر اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے دل اوسکا اور اسی لیے کہا بعضے اگلے بزرگون نے کہ جو کوئی دوست رکھے دنیا کو پس چاہیے
کہ دل مین ٹھان لے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلیے کہ محب دنیا کا نہین خالی ہوتا ہی تین مصیبتون سے فکر لازم اور رنج دائم اور حسرت بے انتہا پس
اگر نہو دنیا کی محبت کے لیے عذاب عاجل یعنی دنیا کا مگر یہ تو کافی ہی اوسکے لیے مصیبت ہونے مین پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ چھٹین گی اوس سے
محبوب و لذت کی چیزین بسبب موت کے اور ہوگا معذب ساتھ نفس اون چیزون کے کہ لذت اوٹھاتا تھا ساتھ اوسکے بقدر لذت اپنی کے کہ
باز رکھا تھا اوسنے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے توشۂ روز معاد کے اسلیے کہ اگر ہونگی کسیکے لیے ہزار چیزین محبوب تو اوترینگی
بسبب اونکے نزدیک موت کے ایک وقت مین ہزار مصیبتین اسلیے کہ وہ دوست رکھتا تھا اون سبکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک
لحظے مین وہ سب اور باقی رہتا ہی حسرت و ندامت مین بعد مرنے کے اور یہ اول رنج ہی کہ پہونچتا ہی اوسکو بعد مرنے اوسکے کے سوا اوس
عذاب آخرت کے کہ طیار رکھا ہی اللہ تعالی نے واسطے اون لوگون کے کہ دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ
جسنے دوست رکھا کسی چیز کو سوائے اللہ تعالی کے اور نہین تھی محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالی کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے کے
مددگار طاعت خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوسکے ضرر برابر ہی کہ ملی وہ چیز اوسکو یا نہ ملی اسلیے کہ اگر نہ ملی اوسکو تو زندگانی بسر کریگا بیچ
غصے مین اور نہین راحت پانے کا رنج سے اور اگر ملی تھی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوسکے کے اور حسرت جو ہوگی اوسکو
بعد فوت ہونے اوسکے کے کئی حصے زائد اوس لذت سے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو اور اگر پونہچے بندہ ہر حظ کو حظوظ دنیا سے اور ہر لذت کو
لذتون دنیا کے سے اور گذر گئی عمر اوسکی اوسی حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اُخروی کے ہوگا نزدیک موت کے
اس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھ حظ و لذت حظوظ لذتون دنیا سے اور ہو جائین گے یہ حظوظ و لذتین عذاب اوسکے لیے اور ہوئیگا معذب
ساتھ نفس اون چیزون کے کہ تھا چین مین بسبب اونکے دو جہت سے ایک تو بسبب فوت ہونے اونکے کے باوجود شدت تعلق قلب اوسکے کے
ساتھ اونکے اور دوسرے بسبب نہ حاصل ہونے اون چیزون کے کہ وہ بہت نافع اور ہمیشہ کو رہین گے یعنی ثواب آخرت پس محبوب حاصل
نہ ہو جائیگا اوس سے اور محبوب اعظم حاصل نہین ہونے کا اوسکو اور یہ اول عذاب ہی جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلیے
کہ علما نے کہا ہی کہ نہین ہی موت عدم محض اور نہ فنا صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہی ساتھ بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے اور تبدیل
ایک حال سے اوس دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسرے دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہی کہ اللہ تعالی نے اوسکا نام رکھا ہی
مصیبت کہ فرمایا فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ یعنی پس پہونچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہی اور اوس سے بڑھکر
مصیبت غفلت کرنی ہی اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لیئے اور اتباع ہوی اسلیے کہ اتباع ہوی کے
زہر ہلاہل زہرون مین سے کہ باعث ہوتی ہی ہلاکت کی روز جزا کے اسلیے کہ مومن نے ساتھ نفس ایمان کے عہد کیا ہی اللہ تعالی سے یہ کہ

نہین نافرمانی کرنے کا مین اوسکی اور یہ اسلیے کہ ایمان کے معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا یعنی جو کوئی کہتا ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وہ تو ہی
گویا کہ وہ کہتا ہی کہ بلا شبہہ مینے جانا اور اعتقاد کیا کہ اللہ تعالی ایک ہی اپنی ذات اور صفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی عالم مین کوئی
چیز مگر ساتھ علم اور ارادے اور خلق اوسکے کے اور نہین ہی کوئی مستحق عبادت کا مگر وہی اور مینے لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنے کا
مین مگر اوسی کو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہی اوسپر نافرمانی کرنی اوسکی کسی چیز مین قسم اوامر و نواہی اوسکے سے یہان تک کہ جب بلاوے
اوسکو نفس اوسکا طرف توڑنے عہد مولی اوسکے کے تو لازم ہی اوسکو یہ کہے اوسکو جیسے کہ کہا یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے
جسوقت کہ بلایا اوسنے اونکو طرف نفس اپنے کے مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس فعل بد سے بلا شبہہ جسنے خرید اہی مجکو یعنی عزیز مالک میرا ہی اچھی طرح رکھا اوسنے مجکو یعنی پس نہین خیانت کرنیکا
مین اوسکے اہل مین بلا شبہہ نہین مطلب یاب ہوتے ظالم یعنی زناکار ❊ پس جسکا نفس بہت راغب ہوا اوس چیز کی طرف کہ خواہش رکھتا ہی اوسکی
مثلا زنا وغیر ذالک اور پھیر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کی اوسپر اوس جگہہ مین کہ نہین مطلع ہی اوسپر کوئی مگر اللہ تعالی ہوگا یہ فعل دلیل اوپر
صحت عہد کرنے اوسکے کے ساتھ رب اپنے کے بیچ ایمان اپنے کے اسلیے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا میرے مولی کی ہوی کے ترک مین ہی تو مقدم
رکھے رضا اپنے مولی کی اپنی ہوی پر اور ہووے لذت و محبت اوسکی بیچ اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولی اوسکا اگرچہ مخالف ہوا اپنی ہوی کی اور ہووے
رنج و جفا اوسکا بیچ اوس چیز کے کہ نہ پسند رکھے اوسکو مولی اوسکا اگرچہ ہو موافق ہوی اوسکی کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوات اپنی کے
واسطے اللہ تعالی کے بہت زیادہ اوسکی لذت سے بیچ کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوسکے کراہت اوسکے کرنے کی خلوت مین سخت تر
مکروہ جاننے اوسکے سے جھوٹ و حبس کے دکھہ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہا عزیز کی بیوی نے یوسف علیہ السلام کے حق مین وَلَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ
مَاۤ اٰمُرُہٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَلَیَکُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ○ یعنی اور اگر نہ کریگا یوسف جو کچھہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جاویگا وہ اور البتہ
ہوویگا وہ ذلیلون سے ❊ پس کہا عورتون نے اطاعت کر اپنے مالک کی ❊ کیونکر کہا یوسف علیہ السلام نے رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا
یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ ❊ یعنی ای رب میرے قید خانہ محبوب تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین عورتین مجکو طرف اوسکے پس عزیز کی بیوی کا
دل چونکہ خالی تھا ایمان سے مائل ہوئی طرف برائی اور بیحیائی کے باوجود ہونے اوسکے کے خاوندوالی اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تھا
اعراض کیا اونھون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے اونسے باوجود ہونے اونکے کے جوان و بن بیوی والے پس جو کوئی عمل کرتا ہی بمقتضائے ایمان کے
آئی ہی لذت اوسکو بیچ باز رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہی طرف اوسکے نفس اوسکا جبکہ ہوا اوسمین غضب اللہ تعالی کا اور مقید ہوتا ہی ساتھ
محاسبہ نفس اپنے کے تو کہ ہو حساب اوسپر آسان کل کو اور طریق محاسبے کا یہ ہی کہ دیکھے اپنے احوال مین کہ آیا مجپر اللہ تعالی کے حقوق مین سے
اور لوگون کے حقوق مین سے کچھہ ہی یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنی قضا بھرے اونکی اور پوچھا
حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور جنکو ہاتھہ و زبان سے ستایا ہوا اونسے بخشواوے اور خوش کرے دل اونکے ساتھہ احسان کرنے کے اونپر
یہان تک کہ جب مرے تو نہ باقی رہے اوسپر کوئی فرض خدا تعالی کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بلا حساب اسلیے کہ اگر مریگا پہلے
ادا کرنے حقوق کے تو گھیر لینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تھا تونے مجکو اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجکو
اور کوئی کہیگا کہ جھگڑتا تھا تو مجسے اور کوئی کہیگا کہ لیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے
دفع کرنے پر اور پھر نہ دفع کیا تونے مجسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے مجکو خلاف شرع بات پر پس نہ منع کیا تونے مجکو اوس سے
پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اونکی جواب دہی سے اور امید رکھتا ہوگا مولی
غفار سے کہ شاید وہ چھڑاوے اونکے ہاتھون سے ناگہاں سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلۡیَوۡمَ تُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ

۵۱ بدل النون الفاظی ویکون ۱۲

لا ظلم الیوم یعنی آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر نفس ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہی نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت بیقرار ہوگا
دل اوسکا اور یقین کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونے کا پس سچ ہی غافل اوس شخص کو کہ ساتھ اوسکے ڈرایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ فرمایا
ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظلمون ○ یعنی اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم اور بچ
کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلیے کہ وہ دشمن ہی بنی آدم کا چاہتا ہی گمراہ کرنا اونکا تو کہ کھینچ لیجاوے اونکو اپنے ساتھ طرف دوزخ کے
پس واجب ہی مومن پر یہ کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹھہراوے اوسکو دشمن جیسے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے ان الشیطن لکم
عدو فاتخذوہ عدوا یعنی بلاشبہ شیطان تمہارے لیے دشمن ہی پس ٹھہراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہی فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ
مین کہ بلاشبہ تیرے لیے چار دشمن ہین کہ محتاج ہی تو یہ کہ جہاد کرے تو ساتھ ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہی اور وہ غدارہ مکارہ ہی
پس اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا یعنی پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس
تیرا ہی اور وہ بدترین دشمنون کا ہی دشمن اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اعدی عدوک
نفسک التی بین جنبیک یعنی بڑے دشمنون کا دشمن تیرا نفس تیرا ہی جو درمیان دونون پہلوؤن تیرے کے ہی اور اللہ تعالی نے
خبر دی ہی کہ وہ نفس بڑا حکم کرنے والا برائی کا ہی کہ فرمایا ان النفس لامارۃ بالسوء اور حکم کرنا ساتھ برائی کے واسطے عادت
اوسکی ہی اس لیے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم و جاہل اور علم و عدل طاری ہوئے ہین اوسپر اور اگر نباتی اوسکو رحمت اللہ تعالی کی اور فضل اوسکا
تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم و جہل پر اور ہوتا جماعت شیطان کے سے اور کھینچتا ہی وہ اوس شخص کو کہ اطاعت کرے اوسکی طرف عصیان
اور مخالفت رحمن کے اسلیے کہ وہ دوڑتا ہی بالطبع بیچ میدان مخالفت کے اور بندہ ساتھ مشقت کے روکتا ہی اوسکو برائی سے پس جسنے چھوڑی
باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہی بیچ فساد اوسکے کے اور تیسرا دشمن شیطان جن ہی پس پناہ مانگ ساتھ اللہ تعالی کے اوس سے
اور چوتھا دشمن شیطان الانس ہی پس حذر کر اوس سے اسلیے کہ وہ شدید تر ہی شیطان الجن سے اسلیے کہ شیطان الجن کا بہکانا ساتھ وسوسے
کے ہوتا ہی اور شیطان الانس رفیق بدبخت تیرا اوسکا بہکانا ہوتا ہی روبرو سامنے آنکھون کے ہمیشہ چاہتا ہی کہ بہکاوے تجکو راہ حق سے
جیسے کہ کہا ہی بعضے اگلے بزرگون نے کہ تو پناہ مانگتا ہی ساتھ اللہ تعالی کے شیطان جن سے پس بھاگ جاتا ہی وہ اور یہ شیطان انس
پس نہین ٹلتا ہی یہان تک کہ ڈالے تجکو گناہ مین اور اسی لیے فرمایا نبی علیہ السلام نے لا تصحب الا مؤمنا ولا یاکل
طعامک الا تقی یعنی نہ صاحبت کر مگر مومن سے اور نکھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار پس آنحضرت علیہ السلام نے حکم بچنے کا کیا صحبت
و مخالطت غیر متقی کے سے اسلیے کہ صحبت و مخالطت پیدا کرتی ہی محبت و الفت دل مین پس لازم ہی یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا ہی نبی علیہ السلام نے
یحشر المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنی اوٹھایا جاویگا قبر سے آدمی اوپر دین دوست اپنے کے
پس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہی اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض
عدو الا المتقین ○ یعنی دوستدار اوس دن یعنی روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہونگے سوائے پرہیزگارون کے پس ہر ایک
دوستون مین سوائے پرہیزگارون کے کہینگے روز قیامت کے یویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا ○ یعنی ای خرابی میری نہ پکڑا ہوتا
مینے فلانے کو دوست اور کہیگا یلیت بینی وبینک بعد المشرقین یعنی کسی طرح مجمین اور تجمین فرق ہو مشرق مغرب کا سا
پس دوست انسان کا اور محب اوسکا وہ ہی کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین ضرر ہو اوسکی دنیا کا اور دشمن اوسکا وہ ہی
کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکی کے اگرچہ اوسمین نفع ہو اوسکی دنیا کا پس بنابر اسکے لائق ہی مومن کو یہ کہ نہ ٹھہراوے دوست مگر
اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین و امانت پر اور جانے صلاح و تقوی اوسکا اسلیے کہ آدمی ہمکار روز قیامت کے ساتھ اوس شخص کے

۵ یعنی دعوت کر فاسق کی اور
طعام حاجت مند بھوکے کو
دینا درست ہی کذا قال
شراح الحدیث ۱۲ منہ مدظلہ

اکو دوست رکھتا تھا اوسکو بسبب اس حدیث کے کہ روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی
اوس شخص کے ساتھ ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہ فریب مین ڈالے تمکو ظاہر قول علیہ السلام کا
اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اسلیے کہ تم نہین لاحق ہونے کے ساتھ نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلیے کہ یہود و نصاری دوست
رکھتے ہین اپنے انبیا کو اور نہین ہونگے ساتھ اونکے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نری محبت
بغیر موافقت کرنیکے عمل مین نہین نفع دیگی اسلیے کہ تعظیم انبیا اور علما اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہی مگر ساتھ اتباع اونکی
کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین وہ طرف اوسکے قسم علم نافع اور عمل صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلیے کہ جسنے اتباع کیا
اونکا اور قدم بقدم چلا اونکے ہوگا سبب ملنے ثواب اونکے کا بموجب فرمانے علیہ السلام کے مَنْ دَعَىٰ اِلَىٰ هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا یعنی جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند
ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی اوسکی نہین ناقص کرنیکا یہ ثواب کا ملنا اسکو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے نہ پیروی کی
اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اونکے بلکہ مخالفت کی اونکی عمل مین اور مشغول ہوا ساتھ چومنے ہاتھون اونکے کے اور جھاڑ کر رکھنے جوتیون اونکی کے
اور چاپلوسی کرنے کے آگے اونکا اور اوٹھ کھڑے ہونے کے وقت دیکھنے اونکے کے پس نہین ہی یہ کچھ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلیے کہ اسنے
کیا اونکو اپنے ساتھ محروم ثواب سے پس کون سی تعظیم و محبت ہی اسمین مجالس الابرار۔ الغرض جسکے عمل کم اور حقیر ہون
اور مع ذالک محبت رکھے نیکون سے تو اوسکے حق مین یہ حدیث صادق ہی کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میرے پاس بہت نماز ہی
نہ روزہ ہی مگر مین دوست رکھتا ہون خدا اور رسول کو آپ نے فرمایا تو اونھین کے ساتھ ہی جنکو دوست رکھتا ہی اور عرض کی صحابہ نے کہ
ہم آپکو جنت مین کہان دیکھینگے آپ بلند منازل مین ہونگے تو نازل ہوئی یہ آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○
پس نیکون کے ساتھ ہونے کا مدار اطاعت خدا و رسول کی ٹھہرائی اور جو مخالفت کرے اونکی اور پھر دعوی کرے محبت کا تو وہ روافض
کی طرح محب جعلی ہی اور وعید لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ مین داخل ہی مصرع قول تو چون مصطفی فعلت مثل ابو لہب

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ حَتّٰىٓ اِذَا هَلَكَ
اور تم پاس آچکا ہی یوسف اس سے پہلے کھلی باتین لے کر پھر تم رہے دھوکے ہی مین اون چیزون سے جو وہ لایا یہان تک کہ جب مر گیا
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ○ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ
کہنے لگے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اوسکے بعد کوئی رسول اسی طرح بہکاتا ہی اللہ اوسکو جو ہو زیادتی والا شک کرتا وہ جو جھگڑتے ہین
فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى
اللہ کی باتون مین بغیر کچھ سند کے جو پہنچی ہو اونکو بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان اور ایمان دارون کے ہان اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ ہر
كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ○
دل پر غرور والے سرکش کے

اور تحقیق آیا تھا پہلے اس سے تمھارے پاس یوسف ساتھ نشانیون کے پس ہمیشہ شک مین تھے تم اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس اوسکو
تو اوس وقت تک کہ مر گیا کہا تمنے نہین بھیجیگا خدا بعد اوسکے کوئی پیغمبر اسی طرح گمراہ کرتا ہی خدا اوسکو کہ وہ ہی حد سے گذرنے والا شک لانے والا
گمراہ کرتا ہی اونکو کہ مکابرہ کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر حجت کے کہ آئی ہو آگے اونکے سخت ناپسند ہوا یہ مکابرہ اونکا نزدیک خدا کے اور نزدیک اونکے کہ

ایمان لائے ہین اسی طرح مہر رکھتا ہی خدا اوپر ہر دل متکبر سرکش کے ÷ **تفسیر** حضرت یوسفؑ کی زندگی مین قائل نہوئے بعد اونکی
موت کے جب سلطنت مصر کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسفؑ کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہوگا یا وہ انکار یا یہ
اقرار بہی زیادہ کوئی ہی ÷ **موضح** یوسف سے مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بعضون نے کہا یوسف بن ابراہیم بن یوسف
بن یعقوب کہ رہے وہ نبی ہوکر اونمین بیس برس اور کہا گیا ہی کہ فرعون موسی بہی فرعون یوسف تھا کہ جیتا رہا موسی علیہ السلام کے
زمانے تک اور بعضون نے کہا کہ یہ فرعون اور تھا بہر تقدیر توبیخ کی اونکو یہ کہ یوسف علیہ السلام آئے تمھارے پاس پہلے موسی کے ساتھ معجزات
کے تو اوسوقت تک کہ مر الخ یعنی قائم رہے تم اپنے کفر پر اور گمان کیا تمنے کہ انکے بعد کوئی رسول ساتھ معجزون کے نہین آنے کا اسی طرح
یعنی مانند اس گمراہ کرنے کے گمراہ کرتا ہی اللہ ہر حد سے بڑھ جانے والے کو بیچ نافرمانی اوسکی کے اور شک کرنے والے کو اوسکے دین مین خدا کی
آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین ÷ **مدارک** مراد یوسف بن یعقوب علیہما السلام ہین اور بینات سے قول اونکا ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ یعنی کیا رب متفرق بہتر ہین یا اللہ واحد قہار یا بینات سے مراد زندہ کرنا ایک گھوڑیکا اور گواہی
شیرخوارہ کی اوپر برات اونکی کے کہ سورۂ یوسف مین مذکور ہی اور کہا ہی علما نے کہ فرعون زمانۂ موسی علیہ السلام کا وہی فرعون زمانۂ
یوسف علیہ السلام کا ہی یوسف کا ایک گھوڑا قیمتی تھا وہ مر گیا اور اپنی دعا سے اوسکو زندہ کیا فرعون حضرت یوسفؑ پر ایمان لایا اور بعد
وفات یوسفؑ کے پھر مرتد ہو گیا اور حضرت موسیؑ کے زمانے تک زندہ رہا مومن آل فرعون نے اون چیزون سے تنبیہ فرعونیون کی کی اور بحسب ایک
قول کے فرعون موسی اولاد فرعون یوسف سے ہی اور مراد یوسف سے آیت مین یوسف بن ابراہیم بن یوسف بن یعقوب ہین کہ حق تعالی نے اونکو فرعون
موسی پر بہیجا بیس برس تک قبطیون مین رہے معجزے دکھاتے تھے وہ ایمان نلائے یہ قصہ مومن نے فرعونیون کو یاد دلایا ÷ **بحر**

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى

اور بولا فرعون کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین پہنچون رستون مین رستون مین آسمانون کے پھر جہانک دیکھون

اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا

موسی کے معبود کو اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹھا ہی اور اسی طرح بھلے دکھائے تھے فرعون کو اوسکے برے کام اور روکا گیا راہ سے اور جو

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ع

داؤ تھا فرعون کا سو کھپنے کے واسطے ÷ **موضح**

اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل تو کہ جا پہنچون مین بسبب اوسکے رستون کو آسمانون کے رستون کو تو کہ جھانکون مین طرف
پروردگار موسی کے اور تحقیق مین جھوٹا گمان کرتا ہون اوسکو اور اسی طرح آراستہ ہوئے فرعون کی نظر مین عمل بد اوسکے اور باز رکھا گیا راہ
صواب سے اور نہین تھی حیلہ سازی فرعون کی مگر تباہی و ہلاکت مین ÷ **تفسیر** اور کہا فرعون نے یعنی از راہ فریب دینے قوم اپنی کے
یا از راہ جہل و حماقت کے اپنے وزیر سے کہ نام اوسکا ہامان تھا کہ بنا میرے لیے ایک صرح یعنی محل اور بعضون نے کہا کہ صرح کہتے ہین ایک عمارت
ظاہر کو دیکھنے والے پر پوشیدہ نہو اگرچہ دور سے دیکھے یعنی نہایت اونچی عمارت مانند منارہ وغیرہ کے اور آیا ہی کہ جب حکم کیا فرعون نے ہامان کو
محل بنانے کا تو اوسنے پچاس ہزار بنانے والے سوا مزدورون کے جمع کیے اور بڑی اونچی عمارت بنائی کہ اوسکے برابر کوئی عمارت نتھی پس جب
بنا چکے تو فرعون چڑھا اوپر اور تیر پھینکا آسمان کی طرف وہان سے وہ تیر لہو کا بھرا ہوا پھرا اوسکی زیادتی گمراہی کے لیے پس کہا اوسنے کہ
قتل کیا مینے الہ موسی کو عیاذا باللہ منہ کیا ہی احمق تھا اور آیا ہی کہ جب وہ محل بنا تو موسی علیہ السلام نے مناجات کی وحی آئی کہ غم مت کھا
دیکھ کہ مین اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہون چنانچہ جب وہ پلید چڑھ چکا تو جبرئیل کو حکم ہوا اونھون نے آنکر ایک پر مارا پس تین ٹکڑے ہوئے اوسکے

قولہ ابلغ الاسباب
تمام ابدال منہا
تفخیما لشانہا
ولما تشوق اليہ
امر تخفیما ہا ابہم
السموات ای
طرقہا وابوابہا
وما يؤدی اليہا
وكل ما ادرک
الی شيء فہو سبب
اليہ كالرشاء

ع ۱۰
ص ۲
۹
وفی تخفیم الشیء
اذا ظہر ۱۲
ص

ایک ٹکڑا اوسمین سے فرعون کے لشکر پر گرا پس مرے اونمین سے دس لاکھ آدمی اور ایک ٹکڑا دریا مین پڑا اور ایک ٹکڑا مغرب مین اور
نہ باقی رہا بنانے والون مین سے کوئی چنانچہ مفصل قصہ اسکا سورۂ قصص مین مذکور ہے جھوٹا گمان کرتا ہون یعنی اس تحول اوسکے مین کیا الہ غیری
یعنی اوسکے لیے کوئی معبود سوا میرے ہے اور اسی طرح یعنی مثل اس تزین کے اور اس صید یعنی کہنے کی زینت دیا گیا واسطے فرعون کے عمل بد
اوسکا اور روکا گیا راہ مستقیم سے اور زینت دینے والا شیطان ہے ساتھ وسوسے کے مانند قول اللہ تعالی کے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ یا زینت دینے والا اللہ تعالی ہے جیسے کہ فرمایا وَزَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ
یعنی اور زینت دی ہمنے اونکے لیے اعمال اونکے پس وہ سرگردان ہین ❊ قال معاشر تنبیہ ❊ یہ قصہ اللہ جل شانہ نے
سنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کہ جیسے فرعون کفر و شرک اور اعمال بد سے اور نافرمانی سے تباہ و ہلاک ہوا ایسے ہی ای امت محمدی
تم اگر شرک و کفر کروگے اور اعمال بد و نافرمانی رسول کی کروگے تو خراب و ذلیل اور ہلاک ہووگے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر چیز مین اتباع رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے تو روز قیامت کے حساب آسان ہو اور مناقشہ حساب مین نہو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَزُولُ
قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْئَلَ عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ
وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَا عَمِلَ فِيهِ ❊ یعنی نہین ٹلنے کے قدم بندے کے
روز قیامت کے یہان تک کہ سوال کیا جاویگا چار چیزون سے اوسکی عمر سے کہ کاہے مین فنا کیا اوسکو اور اوسکے بدن سے کہ کاہے مین پرانا
کیا اوسکو اور اوسکے مال سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کاہے مین خرچ کیا اوسکو اور اوسکے علم سے کہ کیا عمل کیا اوسمین روایت کی یہ حدیث
ابن مسعود نے پس ضرور ہے ہر اوس شخص کو کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ جانے کہ وہ سوال کیا جاویگا روز قیامت کے اور
مناقشہ کیا جاویگا حساب مین اور مطالبہ کیا جاویگا ذرہ ذرہ برابر برائیون کا اور متحقق ہے یہ بات کہ نہین نجات دیگا اوسکو اون برائیون کی جزا سے
مگر لازم کرنا محاسبہ نفس کا بیچ تجارت کرنے اوسکی کے آخرت کے لیے اور لازم کرنا مطالبہ اوسکے کا بیچ دمون اور ساعتون اور حرکات و سکنات
اوسکی کے پس بلا شبہ جسنے حساب لیا اپنے نفس سے پہلے اسکے کہ حساب لیا جاویگا اوس سے ہلکا ہوگا اوسپر روز قیامت کے حساب اوسکا اور
حاضر ہوگا وقت سوال کے جواب اوسکو اور اچھا ہوگا ٹھکانا اور انجام کار اوسکا اور جوکہ نہ حساب لیگا نفس سے ہمیشہ رہیگی حسرت اوسکو
اور میدان قیامت مین بہت کھڑا رہنا پڑیگا اوسکو اور برائیان اوسکی باعث خرابی اور غضب الٰہی کی ہونگی پس اس صورت مین
ضرور ہے مومن کو یہ کہ نہ غافل ہو اپنی آخرت کی تجارت سے مراقبت نفس اپنے کے سے حرکات و سکنات و خطرات اوسکی مین اسلیے کہ
اس تجارت کا نفع فردوس اعلی اور پہونچنا سدرۃ المنتہی کو ہے ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے پس خوب حساب کرنا
اس تجارت مین پر ضرور ہے خوب حساب کرنے سے بیچ تجارت دنیا کے اسلیے کہ نفعے تجارت دنیا کے بہ نسبت نعمتون عقبی کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہین
قلیل ہین اور سریع الزوال اور نہین بہتری ہے اوس خیر مین کہ ہمیشہ نرہے بلکہ جو شر کہ ہمیشہ نرہے بہتر ہے اوس خیر سے کہ ہمیشہ نرہے اسلیے کہ
شر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہیگی باقی رہیگی خوشی ہمیشہ کو اور جو خیر کہ ہمیشہ نرہے جب جاتی رہے گی باقی رہیگا تاسف ہمیشہ کو پس بنابر اسکے
لائق ہے مومن کو کہ جب صبح ہو اور فارغ ہو صبح کے فرض سے یہ کہ فارغ کرے اپنے دل کو ایک ساعت اور کہے اپنے نفس سے کہ ای نفس نہین ہے میرے
لیے بضاعت یعنی اسباب تجارت مگر عمر میری پس جب کہ فنا ہوگی فنا ہوگا اصل مال اور واقع ہوگی نا امیدی تجارت سے اور طلب نفع سے اور
یہ دن نیا دن ہے کہ مہلت دی ہے اللہ تعالی نے مجکو اوس مین اور تاخیر دی ہے میری اجل مین اور اگر مار ڈالتا مجکو تو البتہ آرزو کرتا مین یہ کہ پھیر دے
مجکو طرف دنیا کے ایک دن کو تو کہ عمل کرون مین اوسمین اچھے پس گن کر رہا ہون مین ای نفس کہ تو مر گیا تھا پھر پھیرا گیا تو طرف دنیا کے پس
بچا اپنے کو پھر بچا اپنے کو اس سے کہ ضائع کرے تو اس دن کو پس بلا شبہ ہر ساعت عمر کی ساعتون مین سے بلکہ ہر دم اوسکے دمون مین سے

مجلس الابرار مین ہے روایت ابن ابی حاتم ... لا تزول قدما ابن آدم یوم القیمة حتی یسئل عن خمس عن عمره فیما افناه وعن شبابه فیما ابلاه وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه وماذا عمل فیما علم

جلو ہر نفیس ہی بدلے کہ خرید سکتا ہی اس سے خزانہ جنت کے خزانون مین سے کہ بے انتہا ہین نعمتین اوسکی اور ابدالآباد رہین گی پس ہو جکینا ان دمون کا اس حال مین کہ بیکار تھے یا گناہون مین مصروف تھے نہایت ہی ٹوٹا اور بے نصیبی ہی اسلیے کہ عمر انسان کی ایک وقت ہی واسطے اعمال نیک اوسکے کے کہ جو نزدیک کر دیتے ہین اوسکو طرف اللہ تعالی کے اور لازم کرنے والے ہین اوسکے لیے ثواب بہت کو روز حساب کے اور یہی سعادت ابدی کہ لائق ہی انسان کو یہ کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنے مین تو روز قیامت کے پھل اوسکا پاوے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى یعنی نہین مفید ہی انسان کے لیے مگر جو کچھ کہ سعی کرے سعادت کے حاصل کرنے مین پس جو جزو کہ فوت ہو عمر سے اس حال مین کہ خالی ہو عمل صالح سے فوت ہوگا سعادت آخرت سے بقدر اوسکے اور اسی لیے بہت رعایت کرتے تھے اگلے بزرگ اپنے دمون کی اور لحظون کی اور سبقت کرتے تھے طرف غنیمت جاننے ساعتون اور وقتون اپنے کے اور نہین ضائع کرتے تھے اپنی عمرون کو بیچ چیزون باطل و تقصیرات کے کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ پایا مینے ایک قوم کو کہ تھی وہ اپنی ساعتون پر شفیق تر تمسے اپنے دینارون اور درہمون پر پس بلاشبہہ ایک تم مین کا جیسے کہ نہین دوست رکھتا ہی یہ کہ خرچ ہو اوسکے پاس سے ایک درم مگر اوس چیز مین کہ عود کرے طرف اوسکے نفع اوسکا اسیطرح وہ نہین دوست رکھتے تھے یہ کہ خرچ ہو اونکی عمرون مین سے ایک ساعت مگر بیچ اوس چیز کے کہ عود کرے طرف اونکے نفع اوسکا پس رات دن کی چوبیس ساعتین ہین اور وارد ہوا ہی خبر مین جیسے کہ ذکر کیا ہی اوسکو امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیا مین کہ بندے پر پیش کیے جاوینگے روز قیامت کے واسطے ہر دن اور رات کے چوبیس خزانے صف بصف پس کھولا جاویگا واسطے اوسکے اونمین سے ایک خزانہ پس دیکھے گا اوسکو بھرا ہوا نور سے بسبب نیکیون اپنی کے کہ کین تھین اوس ساعت مین پس پونچے گا اوسکو فرح اور سرور اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے دوزخیون پر تو مدہوش کرے اونکو وہ فرح و سرور معلوم کرنے دکھ آگ کے سے اور کھولا جاویگا واسطے اوسکے ایک اور خزانہ پس دیکھے گا اوسکو سیاہ تاریک کہ پھیلے گی بدبو اوسکی اور ڈھانک لیگی اوسکو تاریکی اوسکی اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ نافرمانی کی تھی اللہ تعالی کی اوسمین پس پونچیگا اوسکو حزن و غم اسقدر کہ اگر تقسیم کیا جاوے جنتیون پر تو منغص کرے اونپر چین جنت کا اور کھولا جاویگا اوسکے لیے ایک اور خزانہ پس دیکھیگا اوسکو خالی نہین ہوگی اوسمین وہ چیز کہ خوش کرے اوسکو اور نہ وہ چیز کہ غمگین کرے اوسکو اور وہ اوس ساعت کا ہوگا کہ سو رہا تھا اوسمین یا مشغول ہوا تھا ساتھ کسی چیز کے مباحات دنیا سے پس حسرت کریگا اوسکے خالی ہونے پر اور پونچیگا اوسکو الم اسقدر کہ پہونچتا ہو اوس شخص کو کہ قادر ہوا تھا بہت سے فائدے پر اور بادشاہت بڑی پر اور مہمل چھوڑ دیا اوسکو اور تساہل کیا اوسمین یہانتک کہ جاتی رہی وہ اوس سے اور اسیطرح پیش کیے جاوینگے اوسپر خزانے اوقات اوسکی کے دراز کی عمر اوسکی مین پس لائق ہی اوسکو یہ کہ کوشش کرے اونکے معمور کرنے مین اور نہ چھوڑے اونکو خالی احوال سے کہ وہ اسباب سعادت اور بادشاہت اوسکی کے ہین اور سعی کرے بیچ محافظت سات اعضا اپنے کے کہ وہ آنکھین ہین اور کان اور زبان اور پیٹ اور ستر اور ہاتھ اور پانون اسلیے کہ اسنے اگر کیا ساتھ ایک کے انمین سے گناہ تو ہوگا ناشکری کرنے والا واسطے نعمت اللہ تعالی کے بیچ تمام اسباب کے کہ ضرور ہین اوسکو عمل کرنے مین اسلیے کہ مقصود دنیا کے پیدا کرنے سے اور اوس چیز کے پیدا کرنے سے کہ دنیا مین ہی یہ ہی کہ مدد چاہے انسان اوپر پہونچنے کے طرف طاعت اللہ تعالی کے اور نہین ممکن ہی پہونچنا طرف طاعت اللہ تعالی کے مگر بسبب ہمیشہ رہنے بدن کے اور نہین باقی ہی بدن مگر بسبب غذا کے اور نہین حاصل ہوتی غذا مگر بسبب پانی اور ہوا کے اور نہین تمام ہوتا یہ مگر بسبب پیدا ہونے زمین و آسمان کے پس جسنے استعمال کیا کسی عضو کو اپنے اعضا مین سے بیچ غیر طاعت اللہ تعالی کے ہوگا ناشکر واسطے نعمت اللہ تعالی کے ان سب مین پس ضرور ہی محافظت اعضا کی اسلیے کہ محافظت اونکی ہی اصل مال ہی اور نفع بعد اسکے ہی پس جسکے لیے نہو اصل مال کیونکر حاصل ہوگا اوسکے لیے نفع اور یہ ساتون اعضا آلہ ہین واسطے ہلاک و نجات کے پس جو شخص ہلاک ہوگا ہلاک ہوگا بسبب مہمل چھوڑنے انکے کے اور نہ محافظت کرنے انکے کے اور جو کوئی نجات پاویگا نجات پاویگا بسبب محافظت انکی کے اور نہ مہمل چھوڑنے انکے کے پس محافظت انکی بنیاد ہر خیر کی ہی اور مہمل چھوڑنا انکا بنیاد ہر شر کی

اور جہنم کے سات دروازے ہین اور نہین متعین ہوئے ہین یہ دروازے مگر اوسکے لیے کہ نافرمانی کی اللہ تعالی کی ساتھ ان اعضا سات کے پس لازم ہی
محافظت انکی گناہون انکے سے کہ آنکھ کو محفوظ رکھے دیکھنے سے طرف اوس چیز کے کہ حرام ہی دیکھنا اوسکا بلکہ ہر فضول سے کہ نہین ہی حاجت
اوسکی اس لیے کہ اللہ تعالی سوال کریگا بندے سے فضول نظر سے جیسے کہ سوال کریگا اوس سے فضول کلام سے اور جسوقت کہ محفوظ رکھے اوسکو
فضول نظر سے نہ اکتفا کرے اوسپر بلکہ صرف کرے اوسکو طرف اوس چیز کے کہ پیدا کی گئی ہی اوسکے لیے کہ وہ نظر کرنی ہی طرف عجائب
صنعت اللہ تعالی کے تو کہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکے اوپر وجود اوسکے کے اور قدم اوسکے کے اور وحدت و قدرت اوسکی کے اور ارادہ اور
علم اوسکے کے اور حیات اوسکی کے اور نظر کرنی ہی بیچ کتاب اوسکی کے اور سنت رسول اوسکے کے اور تمام کتابون دین کے تو کہ سیکھے امور دین
اپنے کا اور نصیحت پکڑے اور اسی طرح کرے ہر عضو مین خصوصا اوس عضو مین کہ وہ رأس الاعضا ہی یعنی دل کہ لازم ہی پاک کرنا اوسکا اخلاق
بد سے اور مزین کرنا اوسکا ساتھ اخلاق حمیدہ اور کامل کرنا اوسکا ساتھ علم باعمل کے اسلیے کہ جو کوئی سیکھے ایک مسئلہ مسائل دین سے لائق ہی اوسکو یہ
ہو عمل کرے ذرا اوسپر ورنہ پوچھا جاویگا روز قیامت کے اوس سے دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَعَنْ عِلْمِهِ مَا عَمِلَ
فِيهِ پس اس سے ذرہی سوال کا اسلیے کہ آنحضرت نے نہین فرمایا وَعَنْ عِلْمِهِ مَا قَالَ یعنی پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا اوسپر اور یہ
نہین فرمایا کہ پوچھا جاویگا علم سے کہ کیا کہا اوسمین پس چاہیے کہ دیکھے علم مین کہ آیا عمل کیا اوسپر اور ہوا صادقین سے کہ جنکی تعریف کی اللہ تعالی
نے ساتھ قول اپنے کے أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا یا خلاف علم کے کام کیے اور داخل ہوا بیچ قول علیہ السلام کے أَشَدُّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللهُ بِعِلْمِهِ یعنی سخت ترین لوگون کا عذاب مین روز قیامت کے وہ عالم ہی کہ نفع دیا اوسکو اللہ نے
ساتھ علم اوسکے کے اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سے کہ اوںھون نے کہا کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ تنہائی مین دیکھے گا اللہ تعالی کو جیسے
کہ تنہائی مین دیکھتا ہی ایک تمہارا چاند کو چودھوین رات مین پھر فرماویگا مَا غَرَّكَ بِي یعنی کس چیز نے مغرور کیا تجکو مجسے ای
ابن آدم کیا عمل کیا تونے اوس علم پر کہ جانا تونے ای ابن آدم کیا جواب دیا تونے رسولون کو ای ابن آدم آیا نہین تھا مین نگہبان تیری
آنکھون پر اس حال مین کہ تو دیکھتا تھا طرف اوس چیز کے کہ نہین درست تھا تجکو دیکھنا آیا نہین تھا مین نگہبان تیرے کانون پر اور
اسی طرح تمام اعضا پر پس سوچ ای مسکین بیچ بڑی خیانت اپنی کے جسوقت کہ یاد دلاویگا تجکو اللہ تعالی گناہ تیرے بالمشافہ جسوقت
کہ فرماویگا تجکو ای بندے میرے آیا نہ حیا کی تونے مجسے پس ظاہر کی تونے میرے آگے برائی اور حیا کی تونے میری مخلوق سے اور ظاہر کی تونے
اونکے لیے بھلائی کیا تھا مین خوار تر تجپر تمام بندون اپنے سے سبک جانا تونے نظر کرنا میرا طرف تیرے اور نہ پروا کی تونے اوسکی اور بڑی
جانی تونے نظر غیر میرے کی پس کیا ہوگا حال تیرا اور خجالت تیری جسوقت کہ شمار کریگا اللہ تعالی تجپر نعمتین اپنی اور گناہ تیرے اور انعام اپنے اور
برائیان تیری پس اگر انکار کریگا تو کسی چیز کا تو گواہی دینگے تجپر اعضا تیرے پس فضیحت ہوویگا تو خلائق کے سامنے بسبب گواہی دینے اعضا کے
مگر یہ کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی مؤمن سے یہ کہ ڈھانکے گا اوسپر گناہ اوسکے اور نہین مطلع کریگا اوسپر غیر اوسکے کو جیسے کہ روایت کیا گیا ہی
ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نزدیک کریگا اللہ ایک بندے کو اپنے سے روز قیامت کے اور رکھیگا اوسپر اپنا دست عنایت
اور ڈھانکے گا اوسکو تمام خلائق سے اور دیگا اوسکو اعمال نامہ اوسکا اوس پوشیدگی مین اور فرماویگا اوسکو کہ پڑھ اعمال نامہ اپنا پس دیکھیگا
نیکیان پس روشن ہوجائیگا بسبب اوسکے چہرہ اوسکا اور دیکھے گا برائیان پس سیاہ ہوجائیگا بسبب اوسکے مونہہ اوسکا پس فرماویگا اللہ تعالی
واسطے اوسکے کہ آیا پہچانتا ہی تو اونکو ای بندے میرے پس عرض کریگا وہ ہان ای رب میرے پہچانتا ہون پس فرماویگا کہ بلاشبہ مین زیادہ جانتا ہون
انکو تجسے تحقیق بخشا مینے انکو تیرے لیے پس ہمیشہ رہیگا کہ گذریگا نیکی مقبول پر پس سجدہ کریگا یعنی شکر کا اور گذریگا برائی بخشی گئی پر پس
کریگا یعنی شکر کا پس نہین دیکھین گے خلائق اوس سے مگر یہ یعنی سجدات شکر کے کرنے یہان تک کہ پکارین گے خلائق بعض اونکے بعض کو خوشحالی ہی

نضول یعنی زائد بیحاجت ۱۲
یعنی کلام اللہ ۱۲
یعنی حدیث ۱۲
کہ ہر ایک تم مین سے... علی ۱۲
منہ مدظلہ

واسطے اس بندے کے کہ نہین نافرمانی کی اسنے کبھی اور نہین جانینگے وہ اوس چیز کو کہ گذری درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کے بیچ اور جو چیز کہ واقف کیا اوسکو اوسپر اور خبرین اس معنی کی بہت وارد ہوئین ہین اور یہ فضل ہوگا اسکی جانب سے کہ وہ خطاب کریگا اوسکو خطاب مہربانی کا کہ فرماویگا اوسکو کہ آیا جانتا ہی تو اے بندے میرے پس کہیگا جانتا ہون مین اے رب میرے اور فرماویگا اللہ تعالی از راہ وسعت رحمت کے اوسپر اور ظاہر کرنے فضل اپنے کے کہ مینے ڈھانکا اونکو تجپر دنیا مین اور نہین فضیحت کیا مینے تجکو بسبب اونکے اور مینے بخشا اونکو تیرے لیے آج کے دن کہا گیا ہی کہ یہ وہ گناہ ہونگے کہ توبہ کی ہوگی اونسے جیسے کہ ذکر کیا ابو نعیم نے اوزاعی سے کہ اونسے نقل کیا بلال بن سعد سے کہ اللہ تعالی بخشتا ہی گناہون کو لیکن نہین مٹاتا اونکو نامۂ اعمال سے یہان تک کہ واقف کریگا اوسکو اونپر روز قیامت کے اگرچہ توبہ کی ہوگی اونسے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرنے کے اپنے شیخ سے کہ نہین معارض ہوتی ہی یہ حدیث اون موضعون کے کہ کلام اللہ اور حدیث مین ہی کہ سیات بدل کیے جاتے ہین بسبب توبہ کے حسنات سے پس شاید کہ یہ بعد واقف کرنے اوسکے کے ہو اون گناہون پر اور دلالت کرتے ہی اوسپر وہ روایت کہ نقل کی گئی ہی ابن مسعود سے کہ اونھون نے کہا کہ نظر کریگا انسان روز قیامت کے اپنے اعمال نامے مین پس دیکھیگا اوسکے اول مین گناہ اور اوسکے آخر مین نیکیان پس جب کہ پھر کر دیکھیگا اوسکے اول مین دیکھیگا تمام نیکیان ہین نیکیان ہین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ اونھون نے کہا کہ جب توبہ کرتا ہی بندہ قبول کرتا ہی اللہ توبہ اوسکی اور بھلا دیتا ہی فرشتون عمل کے لکھنے والون کو برائیان اوسکی کہ جانتے تھے اور بھلا دیتا ہی اوسکے اعضا کو جو کچھہ کہ جانتے ہین وہ خطائین اوسکی اور بھلا دیتا ہی اوسکے ٹھہرنے کی جگہہ کو زمین سے اور اوسکے دروازے کو آسمان سے یعنی زمین پر جس جگہہ گناہ کرتا تھا اور آسمان کے دروازے سے جو گناہ چڑھتے تھے اونکو بھلا دیتا ہی گناہ اوسکے تو کہ آوے روز قیامت کے اس حال مین کہ نہو کوئی چیز مخلوقات مین سے کہ گواہی دے اوسپر کہا گیا ہی کہ یہ حال اون گناہون کا ہی کہ اللہ کے گناہ کیے ہونگے اور جو کہ بندون کے گناہ ہونگے پس ضرور ہی اونمین بدلا ہونا ساتھہ نیکیون کے جیسے کہ روایت کیا گیا ہی ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جسپر ہو حق بھائی مسلمان کا قسم آبرو ریزی سے یا مال سے پس چاہیے کہ بخشوا لے اوس سے آج پہلے اسکے کہ مواخذہ ہوگا اوس سے اوس دن کہ نہ دینار ہوگا اور نہین اور نہ درہم اگر ہوونگے اوسکے لیے عمل نیک تو لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہین ہونگی اوسکی نیکیان تو لیجاوینگی برائیان مظلوم کی اور رکھی جاوینگی ظالم پر اور روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی مفلس کہا صحابہ نے مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہ درہم ہو اوسکے پاس اور نہ متاع فرمایا کہ بلا شبہہ مفلس میری امت مین سے وہ ہی کہ آویگا روز قیامت کے ساتھہ نماز اور زکوۃ کے اور آویگا اس حال مین کہ برا کہا تھا کسیکو اور بہتان لگایا تھا کسیکو اور مارا تھا کسیکو اور کھا گیا تھا مال کسیکا پس دی جاوینگی کسیکو کچھہ نیکیان اوسکی اور کسیکو کچھہ نیکیان اوسکی پس اگر ہوچکینگی نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاویگا ساتھہ سزا کے گناہ کے کہ اوسپر ہی یعنی بدلا اون حقوق کا کہ اوسپر ہین تمام نہوا کچھہ باقی رہ گیا تو لیے جاوینگے کچھہ گناہ مظلوم کے اور ڈالے جاوینگے اوسپر پھر ڈالا جاویگا وہ دوزخ مین پس جب ثابت ہوا یہ تو واجب ہی انسان پر جلدی کرنی طرف تدارک حال اپنے کے پس دیکھے کہ آیا اوسپر ہین حقوق اللہ تعالی کے سے اور حقوق لوگون کے سے کچھہ یا نہین پس تدارک کرے اللہ تعالی کے فرائض کا کہ فوت ہوئے ہین اوس سے پس قضا پھیرے اونکی اور پھیرے حقوق لوگون کے ایک ایک دانہ اور بخشوا لے اوس شخص سے کہ ستایا ہی اوسکو اپنے ہاتھہ سے اور زبان سے اور تمام اعضا اپنے سے اور خوش کرے دل اونکے یہان تک کہ مرے اس حال مین کہ نہ باقی ہو اوسپر کوئی فرض خدا کا اور نہ حق کسیکا اور داخل ہو جنت مین بغیر حساب کے اسلیے کہ یہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گھیرینگے اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے اوسکے پس کوئی کہیگا کہ مارا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا خیانت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تو نے مجکو اور کوئی کہیگا کہ ٹھٹھا کیا تھا تو نے مجسے اور کوئی کہیگا غیبت کی تھی تو نے میری اور کوئی کہیگا لیلیا تھا تو نے مال میرا اور کوئی کہیگا بیچی تھی تو نے میرے ہاتھہ کوئی چیز اور چھپایا تھا مجسے عیب اپنی چیز کا

اور کوئی کہیگا جھوٹ بولا تھا تو مجسے اپنی چیز کے بھاؤ بتانے مین اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تو نے مجکو مظلوم اور تو قادر تھا ظلم کے دفع
کرنے پر پس نہ دفع کیا تو نے مجسے ظلم کو اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تو نے مجکو خلاف شرع کرتے اور نہ منع کیا تو نے مجکو اوس سے پس اوسوقت کہ
وہ اسی طرح مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اسلیئے کہ نہین باقی رہا تھا اسکی عمر مین کوئی شخص اون شخصون مین سے کہ معاملہ کیا تھا
اوس سے ساتھ درہم کے یا بیٹھا تھا اوسکے ساتھ مجلس مین مگر کہ اسپر کچھ حق اوسکا آتا ہوگا کہ غیبت کی تھی اوسکی یا ٹھٹھا کیا تھا اوس سے
یا خیانت کی تھی یا نظر حقارت سے دیکھا تھا اوسکو اور عاجز ہوگا اونکے جواب دہی سے اور امیدوار ہوگا مولی غفار سے کہ شاید وہ چھڑاوے
اوسکو اونکے ہاتھون سے کہ ناگہان سنیگا آواز جبار کی کہ فرماویگا اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ یعنی آج کے دن
بدلا دیا جاویگا ہر شخص اوسکا کہ کیا تھا نہین ہی ظلم آج کے دن پس اوسوقت نکلنے لگیگا دل اوسکا اور یقین کریگا اپنی ہلاکت کا پس
سوچ ای غافل اوس مضمون کو کہ ڈرایا تجکو اللہ نے ساتھ اوسکے اپنی کتاب مین کہ فرمایا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ
یعنی اور نہ گمان کر اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم پس کیا بہت خوش ہوتا ہی تو آج کے دن ساتھ آبروریزی لوگون کے
اور لینے اموال اونکے کے اور کیا سخت حسرت ہوگی تجکو اوسدن جسوقت کہ کھڑا ہوویگا تو بساط عدل پر اور بالمشافہہ کیا جاویگا
تجسے خطاب سیاست کا اس حال مین کہ تو مفلس فقیر عاجز ہوگا نہین قادر ہوگا تو اسپر کہ ادا کرے کسیکا حق یا ظاہر کرے تو عذر پس
اوسوقت لیا جاویگا تیرے حسنات سے کہ جنمین صرف کی تھی تو نے عمر اپنی اور دی جاوینگی تیرے مدعیون کو عوض حقوق اونکے کے جیسے کہ
وارد ہوا ہی حدیثون مین پس دیکھ طرف مصیبت اپنی کے ایسے دن مین اسلیئے کہ بہت ہی کم پائی جاوینگی تیری نیکیان کہ خالص ہون
ریا سے اور شیطان کے مکر سے اور اگر خالص بھی ہوگی کوئی ایک آدھ نیکی مدت دراز مین تو دوڑینگے اوسکی طرف مدعی تیرے اور لیوینگے
اوسکو اور کہا گیا ہی کہ اگر ہوگا کسی شخص کے لیئے ثواب ستر نبیون کا اور ایک مدعی ہوگا اوسکا بسبب آدھے دانق کے کہ مقدار ایک ٹکے کے ہی
تو نہین داخل ہوگا بہشت مین یہان تک کہ راضی کرے اپنے مدعی کو اور بعضون نے کہا ہی کہ لیجاوینگی بعوض ایک دانق کے سات سو نمازین مقبول
اور دی جاوینگی مدعی کو ذکر کیا اسکو قشیری نے بحر مین اور کہا امام غزالی نے احیا مین کہ شاید کہ اگر تو محاسبہ لیتا اپنے نفس سے اس حال مین
کہ تو مواظبت کرتا ہو قیام اللیل اور صیام النہار پر تو البتہ جانتا تو کہ نہین گذرا تجپر کوئی دن مگر اس حال مین کہ جاری ہوئی تیری زبان غیبت
مسلمان کی کہ جسے لیویگی تمام نیکیون تیری کو پس کیا حال ہوگا باقی سیات کا کہ وہ کھانا حرام کا ہی اور شبہات کا اور تقصیر کرنی عبادتون
مین اور کیونکر خلاصی ہوگی حقوق سے اوسدن کہ بدلا لیا جاویگا اوسمین واسطے بکری بے سینگ کے سینگ والی بکری سے اور کہیگا کافر یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ
تُرٰبًا یعنی ای کاشکے ہو جاتا مین مٹی پس ڈر اللہ سے ای مسکین بندون کے حقوق مین اسلیئے کہ جو اللہ کے حقوق ہین خاص کر پس مغفرت اوسکی سہل
اور جو کہ تجپر حقوق بندون کے ہین پس ضرور ہی بخشوانا اونکا اونسے کہ جنکے حق ہین پس جسپر دشوار ہو بخشوانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ بہت کرے اعمال صالح اور
بخشش چاہے اکثر اوقات اوسکے لیئے کہ ظلم کیا ہی اوسپر خواہ مومن مرد ہو خواہ مومن زن پس بلا شبہہ وہ جب کہ کریگا یہ امید ہی اللہ تعالی کے فضل و
کرم سے یہ کہ راضی کریگا اوسکے مدعی کو روز قیامت کے بموجب اوس روایت کے کہ روایت کی گئی ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت علیہ السلام اوسوقت کہ
بیٹھے ہوئے تھے ناگہان ہنسے یہانتک کہ ظاہر ہوئے سامنے کے دندان مبارک آپکے پس عرض کیا گیا اونسے کہ کیون ہنستے ہین آپ یا رسول اللہ
پس فرمایا کہ دو شخص میری امت مین سے دو زانو بیٹھینگے آگے رب العزت کے پس کہیگا ایک اون دونون مین سے یعنی مظلوم کہ ای رب میرے لے تو حق میرا
اس بھائی سے یعنی ظالم سے پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی ظالم کو کہ دے تو اپنے بھائی مسلمان کو یعنی مظلوم کو حق اوسکا پس کہیگا ظالم ای رب میرے
نہین باقی رہا میرے حسنات مین سے کچھ پس فرماویگا اللہ تعالی یعنی مظلوم کو کہ کیا کریگا تو ساتھ بھائی اپنے کے اس حال مین کہ نہین باقی رہا اوسکے حسنات
سے کچھ پس کہیگا مظلوم ای رب میرے پس چاہیے کہ لادے جاوین بوجھ گناہ میرے کے اوسپر پس جاری ہوئین دونون آنکھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

[illegible]

یعنی آپ رو دیے پھر فرمایا کہ بلا شبہہ وہ دن ایسا دن ہوگا کہ محتاج ہونگے لوگ اوسمین یہ کہ اوٹھائے جاوین اونسے بوجھ گناہون اونکے پھر فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ پس فرماویگا اللہ تعالی واسطے طالب حق اپنے کے کہ اوٹھا نظر اپنی طرف جنتیون کے پس اوٹھاویگا نظر اپنی پس دیکھیگا ایسی خیر و نعمتین کہ خوش کردینگی اوسکو پس کہیگا کہ کسکے لیے ہی یہ ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ واسطے اوسکے ہی کہ دیوے مجکو مول اسکا پس کہیگا کہ کون قدرت رکھتا ہی اسکے مول کی ای رب میرے پس فرماویگا کہ تو رکھتا ہی پس کہیگا کہ ساتھ کس چیز کے قدرت رکھتا ہون ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ساتھ عفو کرنے کے اپنے بھائی سے پس کہیگا وہ کہ تحقیق عفو کیا مینے اوس سے ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پکڑ ہاتھ اپنے بھائی کا اور داخل ہو بہشت مین پھر فرمایا رسول خدا علیہ السلام نے کہ پس ڈرو اللہ سے اور صلح کرواؤ آپسمین اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی صلح کرواویگا درمیان مومنون کے روز قیامت کے کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین نقل کرکے اپنے شیخ سے کہ یہ بعضے لوگون کے لیے ہوگا کہ جسکو چاہیگا اللہ یہ کہ نہ عذاب کرے اوسکو بلکہ چاہیگا یہ کہ عفو کرے اوس سے اور بخشے اوسکے گناہ اور راضی کرے اوسکے مدعی کو اور اسی طرح اور روایت نقل کی گئی ہی آنحضرت علیہ السلام سے کہ ایک منادی پکاریگا عرش کے نیچے سے روز قیامت کے کہ ای امت محمد جو کچھ کہ میرا حق تھا تمھاری طرف پس تحقیق بخشا مینے اوسکو تمھارے لیے لیکن باقی رہے حقوق لوگون کے پس بخشواؤ آپسمین اور داخل ہو جنت مین میری رحمت سے پس بلا شبہہ یہ بھی بعضے ہی لوگون کے لیے ہوگا نہ ہر ایک کے لیے اسلیے کہ اگر ہو یہ ہر ایک کے لیے تو نہ داخل ہو کوئی دوزخ مین حالانکہ صحیح حدیثون مین آیا ہی اور ضروری ہی ایمان لانا اوپر اسکے کہ مومن نہین باقی رہیگا دوزخ مین بسبب کرنے گناہون کے بلکہ نکلیاویگا اوس سے اور نکلنا اوس سے نہین ہونے کا مگر بعد داخل ہونے کے اوسمین کہا قرطبی نے اپنے تذکرے مین کہ گمان کیا ہی بعضے علما نے کہ روزے کو خصوصیت ہی روزہ دار کے ساتھ کہ بہت ہوگا اوسکے لیے ثواب اوسکا اور نہین لیا جاویگا اوس سے کچھ واسطے حق کسیکے دلیل پکڑی ہی اونھون نے ساتھ اوس مضمون کے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے حدیث قدسی مین کہ روزہ خاص میرے ہی لیے ہی اور مین ہی بدلا دونگا اوسکا یعنی دینا ثواب کا کسی اور پر نہین موقوف رکھونگا بلکہ بذات خود اوسکو دونگا لیکن حدیثین قصاص کی یعنی بدلا ملنیکی رد کرتی ہین اس گمان کو پس بلا شبہہ حقوق کے بدلے مین تمام اعمال لیے جاوینگے روزہ ہو یا اور کچھ ہو مجالس الابرار

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اور کہا اوس ایماندار نے ای قوم میری راہ چلو پونہچادون تمکو نیکی کی راہ پر ۔ موضح

اور کہا اوس شخص نے کہ ایمان لایا تھا ای قوم میری پیروی میری کرو تو کہ دکھلاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی ۔ تفسیر ۔ اسمین تعریض مانند تصریح کے ہی اس بات پر کہ جسبراہ پر فرعون اور قوم اوسکی ہی وہ راہ گمراہی کی ہی مجملاً بیان کیا اسکو پہلے پھر کھول کر بیان کیا پس شروع کی مذمت و حقارت دنیا کی ساتھ قول اپنے کے یا قوم الخ ۔ مل

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝

ای قوم یہ جو زندگی ہی دنیا کی سو برت لینا ہی اور وہ گھر جو پچھلا ہی وہی ہی ٹھہراؤ کا گھر ۔ موضح

ای قوم میری سوا اسکے نہین کہ یہ زندگانی دنیا تھوڑا سا فائدہ ہی اور تحقیق آخرت وہی ہی گھر ہمیشہ رہنے کا ۔ تفسیر ۔ تھوڑا سا فائدہ ہی کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اوسکے ایک مدت تک پھر منقطع ہوگا پس اوسکی طرف رغبت کرنی جڑ ہی سب برائیون کی اور منبع ہی سب فتنون کا پھر تعریف و بڑائی بیان کی آخرت کی اور بیان کیا کہ وطن اور ٹھہرنے کی جگہ آخرت ہی ہی ساتھ قول اپنے کے وان الاخرة الخ پھر ذکر کیے اعمال برے اور اچھے اور انجام ہر ایک کا ان دونون مین سے ساتھ قول اپنے کے من عمل سيئة الخ تو کہ متنفر ہون برے اعمال سے اور رغبت کرین اچھے اعمال کی طرف ۔ مل ۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زندگانی دنیا متاع یعنی بہرہ مندی ہی

قوله الرشاد هو نقيض الغي ۱۲ ۵ مل

اور نہین ہی اوسکی متاع مین سے کوئی چیز افضل اوس عورت صالحہ سے کہ جب دیکھے تو طرف اوسکے خوش کرے تجکو اور جب غائب ہووے تو وہ اوسسے حفظ آبرو تیری کرے اپنے نفس و مال مین اور کہا قتادہ نے بیچ تفسیر وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ کے کہ جنتی جنت مین ہمیشہ رہینگے اور دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ اس دنیا کی مذمت جابجا اللہ تعالی نے بھی بیان فرمائی ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو کہ لوگ اسمین رغبت نکرین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر ولیکن ڈرتا ہون مین تمپر سے کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا اونکو اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا ملعونت کی گئی ہی اور لعنت کی گئی وہ چیز کہ اوسمین ہی مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کے اور عالم یا طالب علم اور فرمایا اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ اور فرمایا جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پونہچایا اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پونہچایا اپنی دنیا کو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر فانی کے یعنی دنیا کے اور فرمایا لعنت کیا گیا ہی بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا ہی بندہ درہم کا آیا ایک شخص پس عرض کیا یا رسول اللہ بتا و مجکو ایسا کام کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکھے مجکو اللہ اور دوست رکھین مجکو لوگ فرمایا بے رغبتی کر دنیا مین دوست رکھیگا تجکو اللہ اور بے رغبتی کر اوس چیز مین کہ نزدیک لوگون کے ہی یعنی مال دوست رکھینگے تجکو لوگ سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے اس حال مین کہ تحقیق نشان پڑگئے تھے آپکے بدن مبارک مین پس کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ کاش کہ آپ حکم کرتے ہمکو یہ کہ بچھاتے ہم آپکے لیے یعنی بچھونا اور کرتے پس فرمایا کیا ہی مجکو ساتھ دنیا کے اور نہین ہین ساتھ دنیا کے مگر مانند سوار کے کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کے پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے لائق رشک کے دوستون میرے سے نزدیک میرے البتہ مومن ہی سبکبار صاحب بڑے حصے کا نماز سے اچھی کی عبادت رب اپنے کی اور فرمان برداری کی اوسکی پوشیدگی مین اور تھا غیر مشہور لوگو نمین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکے ساتھ اونگلیون کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے پس صبر کیا اوسپر پھر نقد کیا آنحضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونے والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی اور فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر کیا مجپر رب میرے نے کہ سونا کر دے میرے لیے نالے مکہ کا کہ اوسمین سنگریزے بھرے ہین پس عرض کیا مینے نہ کر اے رب میرے ولیکن سیر ہوؤنمین ایکدن اور بھوکا رہون مین ایکدن پس جب بھوکا ہوؤن مین گرگڑاؤن طرف تیرے اور یاد کرون تجکو اور جب سیر ہوؤنمین حمد کرون تیری اور شکر کرون تیرا اور فرمایا آنحضرت نے نہین بے رغبتی کرتا بندہ دنیا مین مگر کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی دانائی اوسکے دل مین اور بلواتا ہی ساتھ دانائی کے اوسکی زبان کو اور دکھاتا ہی اوسکو عیب دنیا کے اور بیماری اوسکی اور دوا اوسکی اور نکالتا ہی اوسکو اوس سے سالم طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کہا ام درداء نے کہ کہا مینے ابی درداء سے کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے یعنی مال جیسے کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونسنے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی سخت ہی نہین گذرینگے اوس سے بوجھل لوگ پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین اوس گھاٹی کے لیے فرمایا آنحضرت نے کہ کیا کوئی کہ چلے پانی پر بغیر تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے بچنے کے لیے سوال سے اور خبرگیری کرنے کے لیے اپنے اہل کی اور مہربانی کرنے کے لیے ہمسائے اپنے ملیگا اللہ تعالی سے روز قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چاند چودھوین رات کے ہوگا اور جسنے طلب کی دنیا حلال وجہ سے حال یہ کہ جمع کرنے والا ہی مال فخر کرنے والا ہی ریاکار ہی تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ وہ اوسپر غصے ہوگا اور فرمایا دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکے لیے آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین مال اوسکے لیے آخرت مین اور اوسکے لیے جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل اوسکو

ف ١ کیونکہ جب دنیا کی زینت و آرایش دو بار دیکھا او سے خوش ہو کی طرف نہین پس نہین رغبت پیدا ہوا آخرت کی طرف ١٢ حق
ف ٢ یعنی وہ چیز کہ باعث رحمت و لذت کی ہوتی یعنی دنیا کی عیش کی چیزین ١٢ سعید
ف ٣ یعنی کہ مال و عیال ١٢
ف ٤ یعنی اوسکو تھا اور اوسکی مراد بقصد تعجب اور تقلیل کے جیسے ربیعہ سے دور ہین ١٢ وحیدی
ف ٥ یعنی حسد کیا جاتا ہی جو اخلاق میں ١٢ حق
ف ٦ یعنی موت کا سبب ١٢ خیر از سوال و رب است ١٢
ف ٧ اوسمین عیوب دنیا کی فناے اور رغبت دلانے ١٢ سعید
ف ٨ یعنی نہین نقص ہین ١٢ لائق ہی کہ اوسکے وہ مال جمع کرے دنیا مین و سکو لی ہو جسکے لیے گھر اور مال آخرت مین نہی ١٢ سعید

اور فرمایا شراب جامع سب گناہون کی ہی اور عورتین جال شیطان کی ہین اور محبت دنیا کی سر تمام گناہون کا ہی کہا راوی نے اور سنا مینے حضرت کو کہ فرماتے تھے پیچھے ڈالو عورتون کو اسلیے کہ پیچھے ڈالا اونکو اللہ تعالی نے اور فرمایا تحقیق بہت خوفناک اوس چیز کی کہ ڈرتا ہون مین امت اپنی پر خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی حیات مین پس اپیر خواہش نفسانی پس روکتی ہی حق سے اور اپیر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنے والی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونون مین سے تابعدار ہین پس اگر سکو تم یہ کہ نہو تم تابعدارون دنیا کے سے پس ہو اسلیے کہ تحقیق تم آج بیچ گھر عمل کے ہو اور نہین حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کے ہووگے اور نہین عمل اور فرمایا آگاہ ہو تحقیق دنیا اسباب موجود ہی کھاتے ہین اوس سے نیک و بد آگاہ ہو اور تحقیق آخرت وقت سچا ہی اور حکم کریگا اوسمین بادشاہ قادر آگاہ ہو اور تحقیق تمام بھلائیان اکٹھی بہشت مین ہین اور تحقیق تمام برائیان اکٹھی دوزخ مین ہین آگاہ ہو پس عمل کرو اور تم اللہ تعالی کی طرف سے اوپر خوف کے ہو اور جانو کہ تحقیق تم پر پیش کیے جاوینگے عمل تمھارے پس جو کوئی کرے برابر ذرے کے بھلائی دیکھیگا اوسکو اور جو کوئی کرے برابر ذرے کے برائی دیکھیگا اوسکو اور فرمایا نہین نکلتا آفتاب مگر اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوا جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کرے اللہ کی یاد سے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا نصیحت کرو مجکو اور مختصر کرو پس فرمایا جب کھڑا ہووے تو اپنی نماز مین پس پڑھ نماز رخصت کرنے والے کی سی اور نہ بول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو اور فرمایا جب کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا گیا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گویائی پس نزدیک ہو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہی حکمت مشکوۃ ☆ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہوتا ہی بندہ آسمان مین اور نہ زمین مین مومن یہان تک کہ یقین رکھنے والا ہو اور نہین ہوتا ہی یقین رکھنے والا یہان تک کہ ہو واصل بحق اور نہین ہوتا ہی واصل بحق یہان تک کہ ہو مسلمان اور نہین ہوتا ہی مسلمان یہان تک کہ سالم رہین لوگ اوسکے ہاتھ اور زبان سے اور نہین ہوتا ہی سالم رکھنے والا ہاتھ و زبان سے یہان تک کہ ہو عالم اور نہین ہوتا ہی عالم یہان تک کہ ہو علم پر عمل کرنے والا اور نہین ہوتا ہی علم پر عمل کرنے والا یہان تک کہ ہو زاہد یعنی بے رغبت دنیا سے اور نہین ہوتا ہی زاہد یہان تک کہ ہو ورع یعنی بڑا پرہیزگار اور نہین ہوتا ہی ورع یہان تک کہ ہو متواضع اور نہین ہوتا ہی متواضع یہان تک کہ ہو پہچاننے والا اپنے نفس کا کہ کاہے سے پیدا کیا گیا ہی اور نہین ہوتا ہی پہچاننے والا نفس کا یہان تک کہ ہو ضابط ساتھ کتاب و سنت کے اور نہین ہوتا ہی ضابط یہان تک کہ ہو عاقل منبہات

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جسنے کی ہی برائی تو وہی بدلا پاویگا اوسکے برابر اور جسنے کی ہی بھلائی مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

سو وہ لوگ جاوینگے بہشت مین روزی پاوینگے وہان بیشمار ۱۲ موضح

جسنے کی برائی پس جزا نہین دیا جاویگا مگر مانند اوسکے اور جسنے کیا اچھا کام مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس وہ جماعت داخل ہونگے بہشت مین رزق دیا جاویگا اونکو وہان بیشمار ۱۲ تفسیر حسینی کہا قتادہ نے کہ نہین ہی وہان میانہ اور نہ میزان یعنی بن ناپ تول کے وہان کی نعمتین ملینگی بیشمار پھر موازنہ کیا اوس ایماندار نے درمیان دعوتین کے یعنی ایک تو اپنے بلانے کی طرف دین اللہ کے کہ جسکا ثمرہ نجات ہی اور دوسرے اونکے بلانے کی طرف مقرر کرنے شریک کے کہ جسکا انجام دوزخ ہی ساتھ قول اپنے کے ویقوم الخ ۱۲ معالم

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ

اور ای قوم مجکو کیا ہوا ہی بلاتا ہون تمکو بچاو کی طرف اور تم بلاتے ہو مجکو آگ کی طرف تم بلاتے ہو مجکو کہ منکر ہون اللہ سے اور شریک ٹھہراؤن

ف ۱ یعنی ذکر اور تعداد شہادت اور صفت جنت پس تم سمجھی جاوینگی متفرق ۱۲ سے ف ۲ خوف حساب و عذاب کا ہی اور قبول ہونے نیکی کا ۱۲ ف ف ۳ یعنی اوس شخص سے کہ جھوٹ بولنے والا ہی سو یعنی خلق کو ۱۲ ف ف ۴ یعنی وقت ف ۵ یعنی اچھے افعال اور صدق ۱۲ ف ف ۶ تدعونی لا کفر باللہ بدل من تدعوننی الاول یقال دعاہ الی کذا ودعاہ له کما یقال هداه الی الطریق وهداه له ۱۲ مدارک

نظم

سبل

سو کیونکہ گا یا ایمان نہ لاوے اور طاعت بجا نہ لاوے اور سپرد بخدا کرے کہ جو وہ چاہیگا سو کریگا یہ نکرے بلکہ اول مین یعنی کفر و معاصی مین کہ ممنوع ہین کوشش کرنی بیچ نہ بچنے کے اونسے واجب ہی اور ثانی مین یعنی ایمان و طاعت مین کہ مامور بہ ہین کوشش کرنی اونکے بجالانے مین واجب ہی اور علاج حاصل کرنے مقام تفویض کا یہ ہی کہ یاد کرے اندیشہ انجام امور کا اور امکان ہلاک و فساد لونکے کا اور یاد کرے عاجز ہونا اپنا نہ پڑنے سے اندیشیون مین اور یاد کرے یہ پہنچنا اور نہ پہونچنا اون تک اور نہ یقین کرے بیچ فساد و صلاح اونکی سکے جب یہ اندیشے بندے پر غالب آوینگے تو نا چار تفویض یعنی سپرد بخدا کریگا اور سب چیزون کی طلب سے باز رہیگا مگر بشرط خیر و صلاح کے یعنی جسمین خیر و صلاح ہوگا البتہ اوسکا طالب رہیگا اور حق کیے پر راضی و صابر رہیگا اور اوسکو عین حکمت و مصلحت جانیگا اگرچہ موافق طبیعت کے نہو اور ضد تفویض کی طمع ہی اور وہ دو قسم پر ہی ایک تو محمود اور وہ بمعنی رجا کے ہی اور وہ طلب کرنا ایک چیز کا ہی کہ اوسمین اندیشہ نہو اور یا طلب ساتھ استثنا کے کرے چنانچہ قول اللہ تعالی کے مین أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي کہ مقولہ ابراہیم علیہ السلام کا ہی یہی مراد ہی یعنی اسمین طمع بمعنی رجا کے ہی یعنی امیدوار ہون یہ کہ بخشے اللہ میرے لیے خطا میری اور دوسری مذموم ہی کہ وہ سکون دل کا ایک منفعت یا شکر پر کہ شک ہی بیچ خیریت اور حصول اوسکے اور طلب کرنا ایک چیز کا بطریق قطع کے ہی چنانچہ رسول علیہ السلام کے قول مین کہ پرہیز کرو طمع سے کہ وہ فقر حاضر ہی یہی مراد ہی ✣ **بحث** ✣

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝

پھر بچالیا موسی کو اللہ نے برے داؤون سے جو کرتے تھے اور اولٹ پڑا فرعون والون پر بری طرح کا عذاب ۞

پس بچالیا اوسکو خدا نے سختیون بدخواہی اونکی سے اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو عذاب سخت نے ✣ **تفسیر** ✣ سختیون الخ یعنی فرعونیون نے جو ارادہ کیا تھا کہ طرح بطرح کی تکلیفین اور عذاب اوس ایماندار کو پہونچاوین اونکا اس ارادہ بد اور شدائد مکر سے اللہ نے اوسکو بچایا اور اونکو خراب کیا کہ غرق ہوئے دنیا مین اور دوزخی ہوئے آخرت مین جیسے کہ آگے فرمایا اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الخ اور کہا بعضون نے کہ وہ مومن نکلا اونکے پاس سے بھاگ کر طرف ایک پہاڑ کے پس بھیجے فرعون نے قریب ہزار آدمیون کے اوسکی طلب مین پس بعضون کو تو درندے کھا گئے اور جو کہ پھر کر آئے اونمین سے اونکو فرعون نے سولی دی ✣ **مسل تنبیہ** ✣ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنے امور خدا تعالی کے سپرد کرتا ہی تو وہ اوسکو دین و دنیا کی تکلیفات سے بچاتا ہی اور اوسکے دشمنون کو تباہ و خراب کرتا ہی **شعر** سپردم بتو مایۂ خویش را ✣ تو دانی حساب کم و بیش را ✣ **شعر** کار خود را بخدا باز گذار ✣ **بیت** نمی ہینم ازین بہتر کار ✣ **بیت** فکر ما در کار ما آزار ما ✣ کار ساز ما بساز کار ما ✣ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اچھی بات نصیحت کی نہ ماننی بہت بری بات ہی اور انجام اوسکا نہایت برا ہی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی نے کہا کہ ضائع ترین چیزون کی دس چیزین ہین علم کہ نہ سوال کیا جاوے اوس سے اور علم کہ نہ عمل کیا جاوے اوسپر اور راے صواب کہ نہ قبول کیجاوے اور ہتیار کہ نہ استعمال کیا جاوے اور مسجد کہ نہ نماز پڑھی جاوے اوسمین اور مصحف کہ نہ پڑھا جاوے اوسمین اور مال کہ نہ خرچ کیا جاوے اوس سے اور گھوڑا کہ نہ سوار ہو کوئی اوسپر اور علم زہد اوس شخص کے پیٹ مین کہ ارادہ کرے دنیا کا اور عمر طویل کہ نہ توشہ طیار کیا جاوے اوسمین سفر آخرت کے لیے ✣ **هکذا فی السراجیہ** ✣ اور فقیہ ابو اللیث نے بستان مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اونھون نے کہا تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ جو مبتلا ہو چار مصیبتون مین وہ کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون نہین کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو بلا شبہ مین ظالمون سے ہون ✣ اس لیے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی یونس علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی پس قبول کی ہمنے دعا اوسکی اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے اور اسی طرح نجات دیتے ہین ہم مومنون کو یعنی جب وہ فریاد و دعا کرتے ہین غم سے نجات دیتے ہم اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو کسی چیز سے کیون نہین کہتا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

فائدہ: عمر اور ابو بکر کی خلافت ... [illegible]

یعنی بس ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء یعنی کہا صحابہ نے کافی ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس پھرے بدلے ساتھ نعمت کے خدا کی طرف سے اور ساتھ فضل کے یعنی ساتھ سلامتی اور فائدہ تجارت کے اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سے کہ ڈرتا ہو مکر و ایذا رسانی لوگون کے سے کیون نہین کہتا وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد ۝ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فوقہ اللہ سیئات ما مکروا یعنی عم کے چچا کا بیٹا بھائی سمعان یا حزقیل نام ایمان پوشیدہ رکھتا تھا جب اوسکی قوم نے تنبیہ کی تو اوسنے کہا وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون مین امر اپنا طرف اللہ تعالی کے تحقیق اللہ بینا ہی ساتھ حال بندون کے پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نے سختیون مکر اونکے سے اور تعجب کرتا ہون اوس سے کہ رغبت کرتا ہی جنت مین کیون نہین کہتا ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولولا اذ دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ان ترن انا اقل منک مالا وولدا ۝ فعسی ربی ان یؤتین خیرا من جنتک یعنی ایک مومن نے کافر سے کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنے مین کہا ہوتا جو اللہ نے چاہا سو ہوئے والا ہی نہین قوت مجکو اپنے مال کے محافظت کی مگر ساتھ مدد خدا کے اگر دیکھتا ہی تو مجکو کہ مین کم ہون تجسے مال و اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوے مجکو بہتر باغ تیرے سے یہ قصہ سورۂ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین جو چاہے دیکھ لے ۞

النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب ۝

آگ ہی کہ دکھا دیتے ہین اونکو صبح اور شام اور جسدن اوٹھے گی قیامت داخل کرو فرعون والون کو سخت سے سخت عذاب مین

گھیر لیا اونکو آگ نے حاضر کیے جاتے ہین آگ پر صبح اور شام اور جسدن قائم ہوگی قیامت کہینگے ہم داخل کرو فرعون کے لوگون کو سخت ترین عذاب مین ۞ تفسیر ۞ یہ عالم قبر کا حال ہی کافر کو اوسکا ٹھکانا دکھایا جاتا ہی اور قیامت کو اوسمین بیٹھے گا اور مومن بہشت حاضر کیے جاتے ہین الخ یعنی جلائے جاتے ہین ساتھ آگ کے صبح وشام یعنی ان دونون وقتون مین عذاب کیے جاتے ہین ساتھ آگ کے اور باہین ان وقتون کے یا تو اور طرح سے عذاب کیے جاتے ہین یا دور کیا جاتا ہی عذاب انسے اور جائز ہی کہ ہو صبح وشام عبارت دوام سے پس عذاب تو دنیا مین ہی اور روز قیامت کے کہا جاویگا دوزخ کے نگہبانون کو کہ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اشد عذاب مین کہ وہ عذاب جہنم ہی اور یہ آیت دلیل ہی عذاب قبر کی ۞ ف کہا ابن مسعود نے کہ ارواح فرعون کے لوگون کی سیاہ جانورون کے بدنون مین ہین اور ہر صبح وشام دوزخ پر حاضر کی جاتی ہین اور ملائکہ کہتے ہین کہ اے آل فرعون یہ مقام تمہارے ہین یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور کہا قتادہ اور مقاتل اور کلبی اور سدی نے کہ حاضر کیجاتی ہی روح کافر کی دوزخ پر ہر صبح وشام جبتک کہ دنیا ہی اور عبد اللہ بن عمر سے منقول ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک تم مین کا جب مرتا ہی تو دکھائی جاتی ہی جگہہ اوسکی صبح وشام اگر ہی جنتی تو جنت مین جگہہ دکھائی جاتی ہی اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین جگہ دکھائی جاتی ہی کہا جاتا ہی اوسکو یہ جگہہ تیری ہی کہ قیامت کو ملے گی ۞ معا ۞ ضحاک سے پوچھا گیا حال شہدا کی ارواح کا کہا اونھون نے کہ رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سبز جانورون کے بدنون مین میوہ خوری کرتی پھرتی ہین جنت مین اور جگہہ پکڑتی ہین رات کو سونے کی قندیلون مین [illegible] رہی ہین عرش مین پھر پوچھا کہ کفار کی ارواح کا کیا حال ہی کہا رکھی جاتی ہین ارواح اونکی سیاہ جانورون کے بدنون مین صبح وشام کو حاضر کی جاتی ہین آگ پر پھر پڑھی یہ آیت النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا اور ایک روایت مین ابن مسعود سے آیا ہی کہ مومنون کے لڑکون کی ارواحین چڑیون کے بدنون مین ہوتی ہین چرتی چگتی پھرتی ہین جنت مین جہان چاہتی ہین ۞ ابو ہریرہ سے منقول ہی کہ وہ ہر روز صبح وشام مین دو آوازین کرتے تھے یعنی نعرہ مارتے ساتھ آواز کے کہتے اول روز مین ذہب اللیل وجاء النہار

[illegible]

وَعُرِضَ اٰلُ فِرْعَوْنَ عَلَى النَّارِ یعنی گئی رات اور آیا دن اور حاضر کیے گئے فرعون کے لوگ دوزخ پر پس نہین سنتا کوئی انکی آواز کو مگر کہ پناہ مانگتا ساتھ اللہ کے آگ سے ✤ اور روایت ہی ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نیکی کرتا کوئی نیکی کرنے والا مسلمان ہی یا کافر مگر کہ ثواب یعنی بدلا دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا ہی ثواب دنیا کا فر کو فرمایا مال اور اولاد اور صحت اور مانند انکے عرض کیا ہمنے اور کیا ہی ثواب دینا آخرت مین فرمایا عذاب کم عذاب سے یعنی اور کفار کی نسبت تخفیف ہوتی ہی اوسکے لیے عذاب مین ✤ درمنثور ✤

وَاِذْ يَتَحَاۤجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۤؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ○

اور جب آپس مین جھگڑینگے آگ مین پھر کہینگے کمزور غرور کرنے والون کو ہم تھے تمہارے پیچھے پھر کچھ تم ہم پر سے اوٹھا لوگے حصہ آگ کا ✤ مو ✤

اور یاد کر جسوقت کہ آپسمین جھگڑینگے دوزخی بیچ دوزخ کے پس کہینگے ناتوان سرکشون کو یعنی سردارون سے تحقیق ہم تابع تھے تمہارے پس کیا ہو تم دفع کرنے والے ہمسے ایک حصہ عذاب دوزخ سے ✤ ف ✤

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَاۤ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ○

کہینگے جو غرور کرتے تھے ہم سب ہی پڑے ہین اسمین اللہ فیصلہ کرچکا بندون مین ✤ مو ✤

کہینگے سرکش تحقیق ہم سب آگ مین ہین تحقیق خدا نے مقدمہ فیصل کیا ہی درمیان بندون کے ✤ تفسیر ✤ یعنی اب جگہہ نہین رہی کہ کوئی کسیکے کام آوے ✤ مو ✤ ہم سب الخ یعنی ہم سب دوزخ مین ہین نہین دفع کرسکتا کوئی کسی سے عذاب مقدمہ فیصل کیا اس طرح کہ داخل کیا اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو دوزخ مین ✤ مل ✤

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ○

اور کہینگے جو لوگ پڑے ہین آگ مین دوزخ کے داروغون کو مانگو اپنے رب سے کہ ہمپر ہلکا کرے ایک دن تھوڑا عذاب ✤ مو ✤

اور کہینگے وہ لوگ کہ دوزخ مین ہونگے دوزخ کے نگہبانون سے کہ دعا کرو جناب پروردگار اپنے سے تو سبک کرے ہمسے ایک دن عذاب سے ✤ تفسیر ✤ کہینگے یعنی جسوقت کہ سخت ہوگا اونپر عذاب اور نہ کہا لخزنتہا اور کہا لخزنۃ جہنم اسلیے کہ بیچ ذکر کرنے جہنم کے ہول ڈرانا اور ڈرانا منظور ہی اور احتمال ہی کہ جہنم بہ نسبت اور دوزخون کے بہت گہری ہی اور جہنم مین بڑے سرکش و بدذات کافر ہونگے پس داخل ہونگے شاید کہ جو ملائکہ متعین ہونگے اونکے عذاب پر اونکی دعا بہت قبول ہوتی ہوگی بسبب زیادتی قرب اونکے کے اللہ تعالی سے پس اس لیے دوزخی طلب دعا کی کرینگے اونسے ایکدن یعنی بقدر ایکدن دنیا کے ✤ مل ✤

قَالُوْۤا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰۤؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

وہ بولے کیا نہ آتے تھے تم پاس تمہارے رسول کھلے نشان لیکر کہینگے کیون نہین بولے پھر پکارو اور کچھ نہین پکارنا کافرون کا مگر بھٹکنا ✤ مو ✤

کہینگے نگہبان کیا نہین آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ معجزون کے کہینگے دوزخی ہان آتے تھے نگہبان کہینگے پس دعا کرو اور نہین ہی دعا کافرون کی مگر تباہی مین ✤ تفسیر ✤ دوزخ کے فرشتے کہینگے سفارش کرنی ہمارا کام نہین ہم تو عذاب پر مقرر ہین سفارش کام ہی رسولون کا سو رسولون سے تو بر خلاف ہی تھے ✤ مو ✤ کہینگے یعنی از راہ توبیخ کے بعد مدت دراز کے کیا نہین آتے تھے الخ پھر کہینگے نگہبان کہ پس تو تمھین اپنے رب سے دعا کرو ہم نہین دعا کرتے تمہارے لیے اسلیے کہ وہ جانتے ہونگے کہ نہین سبک کیا جاویگا اونسے عذاب اور ضلال کے معنی ہین بطلان یعنی دعا اونکی باطل ہوگی اور نہین نفع دیگی اونکو اور جملہ وما دعاء الکافرین اللہ عزوجل کے قول سے ہی اور احتمال ہی

[illegible]

شُہَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ✤ یعنی ہمنے امت وسط کیا ہی تمکو تو کہ ہو گواہ لوگون پر ✤ اور چمڑے گواہ ہین اور پڑھی یہ آیت
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِہِمْ لِمَ شَہِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ ✤ یعنی اور کہین گے مجرم واسطے جلدون
اپنی کے کیون گواہی دی تمنے ہمارے ضرر پر کہین گے گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہر چیز کو یعنی ہم اوسکے دست قدرت مین ہین جیسا حکم ہوا
ویسا بجالائے ✤ **درمنثور** **تنبیہ** ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ مددگار ہی اپنے رسولون کا اور مومنون کا
بھلا بھائیون سوچو تو سہی کہ جب اللہ جل شانہ خود تمھارا مددگار ہی تو بھلا تمکو اور کی مدد مانگنی کی کیا حاجت ہی ایسے قادر کی مد خیال مین لاؤ
اور عاجز بندون سے مدد مانگتے پھرو حیف ہی تمھاری سمجھ پر بس تمھاری مثال ایسی ہی کہ جیسے ایک بادشاہ زبردست کسیکا متکفل ہوا اور
اوس سے کہدے کہ تو مجھی سے علاقہ رکھنا جو تجکو مطلب در پیش ہو مجھسے عرض کرنا مین تیری حاجت روائی کرتا رہونگا سیر سوا کسی سے غرض رکھنا
اب وہ شخص اوسکے ارکان دولت کے آگے ذلیل ہوا اور اونسے اپنی حاجت روائی چاہے اوسکو نادان کہینگے یا نہین پھر سورۂ فاتحہ مین دیکھو کہ جو کلام اللہ کے
سر کی سورت ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھتے ہو اوسمین تمکو حکم فرمایا کہ یون کہو وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تمام مفسر صاحب بیضاوی وغیرہ نے
اسکے یہ معنی لکھے ہین کہ ہم خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین اور کسی سے ہرگز نہین مانگتے بھلا مالک تمھارا تو تمسے یون کہوا وے اور تم مردون سے مدد مانگتے
پھرو کہین کہو یا علی مدد کہین کہو یا مدار مدد کہین کہو یا سالار مدد کہین اور اور کسی سے مدد مانگو یہ تمکو ہرگز مناسب نہین خیال کرو ان آیتون کے مضمونون مین
اور اوسیکو مددگار جانو اور اوسی سے مدد مانگو اور کسیکو ہرگز مددگار نہ سمجھو اور نہ کسی سے مدد مانگو یہ کلام بطریق اختصار کے بخوف درازی کتاب کے
لکھا گیا ہی جسکو تفصیل دیکھنی منظور ہو اور تفسیرون مین ایاک نستعین کی تفسیر مین دیکھ لے اور اس آیت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جب تمھارا
مالک مددگار ہوا رسولون اور مومنون کا تو تمکو بھی بموجب تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے اللہ تعالیٰ کے سے خلق حاصل کرو اور اوسکے رسول
مقبول کی شریعت کا مددگار رہنا چاہیے اور آپسمین ایک دوسرے کا مددگار رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاوے تو مومنونکو آپسمین
رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہوا اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے
انتہی حاصل حدیث کا یہ ہی کہ مؤمن کو مؤمن کی راحت و مشقت مین شریک و مددگار ہونا چاہیے مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا
ہوتا ہی یہی مضمون شیخ سعدی نے لکھا ہی **نظم** بنی آدم اعضاے یکدیگر اند ✤ کہ در آفرینش ز یک گوہر اند ✤ چو عضوی بدرد آورد روزگار ✤
دگر عضوہا را نماند قرار ✤ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن مؤمن کے لیے مانند مکان کے ہی کہ تقویت دیتا ہی بعض اوسکا بعض کو پھر
ڈالین انگلیان انگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملا رہنا اور مددگار رہنا چاہیے اور آیا ہی کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا
اونکے پاس مانگنے والا یا حاجت مند تو فرماتے صحابہ کو کہ سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے اور جاری کریگا اللہ اپنے رسول کی
زبان پر جو چاہیگا [ف۱] اور فرمایا مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم پس عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرونمین اوسکی
حالت مظلومی مین پس کیونکر مدد کرون اوسکی اوس حال مین کہ ظالم ہو فرمایا منع کرے تو اوسکو ظلم سے پس یہی مدد کرنی تیری اوسکو اور
فرمایا مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی ہو اپنے بھائی مسلمان کی حاجت روائی مین
ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو روز قیامت کی سختیون
مین سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی یا ستر ڈھانکے اوسکا پردہ پوشی کریگا اللہ اوسکی روز قیامت کے اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون
کے وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پہنچائی جاوے
طرف اوسکے ✤ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان بدلے
ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی تو ہونگا مین اور وہ جنت مین

ف ۱ اور یون نہ سمجھو کہ ہماری سفارش حتماً قبول کیجاتی ہین بلکہ تمہین ثواب پاؤگے اور ماننا نہ ماننا میرا علم الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ فرمایا اور جاری کریگا اللہ ۱۲ سعید

مانند ان دونوں کے اور ملائین دو اونگلیان اپنی اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے کے واجب کرتا ہی اللہ اوسکے
لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین پس ادب سکھاوے اونکو اور
رحم کرے اونپر یہانتک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو پرورش
کرے فرمایا یا دو کو یہانتک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جسکی کہو دین اللہ نے دو عزیز چیزین تو واجب ہوگی اوسکے لیے
بہشت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا دونون آنکھین اوسکی اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا اپنے بیٹے کو
بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع کے سے کہ جسمین قریب ساڑھے تین سیر کے غلہ آتا ہی اور فرمایا نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا
افضل ادب نیک سے اور فرمایا جسکے پاس غیبت کیا جاوے مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع
کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی تو مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین پس اگر نہ مدد کی اوسکی اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکے مدد کرنے پر تو مواخذہ
کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور فرمایا جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے ف ۱ تو ہوتا ہی
اللہ پر حق یہ کہ آزاد کرے اوسکو آگ سے اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے آبرو ریزی بھائی مسلمان اپنے کی سے مگر کہ ہوتا ہی
حق اللہ پر یہ کہ دور کرے اوس سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ
یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی اور فرمایا نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد کرنی آدمی مسلمان کی بیچ اوس جگہ کے کہ اوسکی ہتک
حرمت کیجاتی ہی اوسمین اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی ف ۲ مگر کہ چھوڑیگا مدد کرنی اوسکی اللہ تعالی اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی
اوسمین مدد کرنی اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور اوسکی
ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ اوس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی مدد کرنی اوسکی اور فرمایا جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر
ڈھانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو ف ۳ اور فرمایا بلا شبہہ ایک تم مین کا آئینہ ہی مسلمان بھائی اپنے کا
پس اگر دیکھے اوسمین برائی پس چاہیے کہ دور کردے اوس سے ف ۴ اور فرمایا جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا اللہ فرشتے کو
کہ بچاوے گا گوشت اوسکا دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور جو کوئی تہمت کرے مسلمان کو ساتھ ایک چیز کے کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے عیب اوسکا
توروکیگا اوسکو اللہ تعالی جہنم کے پل پر یہانتک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا ف ۵ اور فرمایا جسنے حاجت روائی کی کسیکے لیے میری امت مین سے چاہتا ہو یہ کہ خوش
کرے اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جنت مین
اور فرمایا جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا اور آخرت
مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین روز قیامت کے اور فرمایا خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب ترین خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی
کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے ف ۶ تحقیق ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے
سر پر اور کھانا کھلا مسکین کو اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین افضل صدقے کی وہ صدقہ تیری بیٹی پر ہی کہ طلاق دی ہو اوسکے خاوند نے
اور آ پڑی ہو وہ تیرے گھر نہو اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوائے تیرے ٭ مشکوۃ ٭ اوپر رسولون اور مومنون کی مددگاری کا
ذکر فرمایا تھا اور رسولون مین سے حضرت موسی علیہ السلام بھی بڑے مرتبے کے رسول ہین کہ یہود اوس زمانے کے اونکو مانتے تھے اور
اونکے تابع بنی اسرائیل تھے اونکی مددگاری کا ذکر فرمایا کہ اونکو ہمنے ہدایت یعنی معجزات وغیرہ دیے اور طرح بطرح سے ہم مددگار اونکے رہے
اور یہ بھی اسمین اشارہ ہی کہ موسی اور بنی اسرائیل کہ تمھارے نزدیک بہی فی وقار ہین وہ بھی اس نبی آخر الزمان کی خبر دے گئے ہین جیسے کہ
کہ یہ بات اونکی بھی تم نہین مانتے باوجودیکہ وہ ایسے سچے تھے ٭ ۵ ٭

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

اور ہمنے دی موسی کو راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سجھاتی اور سمجھاتی عقلمندون کو ✣ مع ✣

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو ہدایت اور وارث کتاب کا کیا ہمنے بنی اسرائیل کو واسطے راہ دکھانے اور نصیحت دینے کے عقلمندون کو ✣

تفسیر ✣ مراد ہدایت سے تمام وہ چیزین ہین کہ جو موسیٰ لیکر آئے در باب دین کے قسم معجزات اور توریت اور شرائع سے اور کتاب سے مراد توریت اور انجیل اور زبور ہین ✣ **مل** ✣ پھر خطاب آنحضرتؐ کو فرمایا کہ ان نابکارون کی ایذا پر صبر کرو ہم تمھاری مدد کرینگے ہمارا وعدہ سچا ہی اور استغفار مین اور تسبیح اور تحمید مین صبح و شام مشغول رہو ✣

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیان شام کو اور صبح کو ✣ مو ✣

پس صبر کر بلاشبہہ خدا کا وعدہ سچا ہی اور بخشش طلب کر اپنے گناہ کے لیے اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے شام و صبح ✣

تفسیر ✣ حضرت رسولؐ دن مین سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہی اوسکے موافق ہر کسیکو ضرور ہی استغفار ✣ **مو** ✣

پس صبر کر یعنی اپنی قوم کی ایذا پر وعدہ اللہ کا یعنی تیرے مدد کرنے کا اور تیرے بول بالے کا اور تیرے دشمنون کے ہلاک کرنے کا سچا ہی کہا کلبی نے کہ نسخ کیا آیت قتال نے اس آیت صبر کو بخشش مانگ یہ حکم فرمایا بخشش مانگنے کا تو کہ زیادہ ہو بسبب اوسکے درجہ اور قرب حضرتؐ کا اور سنت ہو امت کے لیے اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ بخشش مانگ اپنی امت کے گناہون کے لیے اور آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے دل پر ایک پردہ سا آجاتا ہی پس بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے ہر دن ستر بار پس اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ استغفار حضرتؐ کے واسطے زیادتی قرب کی تھی والا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اونکے حق مین وارد ہی اور پاکی بیان کر الخ یعنی مداومت کر اپنے رب کی عبادت و ثنا بیان کرنے پر اور بعضون نے کہا کہ مراد صبح و شام کی پاکی و تعریف کے بیان کرنے سے نماز فجر اور عصر کی ہین اور ابن عباسؓ نے کہا پانچون نمازین پڑھنی مراد ہین اور بعضون نے کہا یہ مراد ہی کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ✣ **مل** ✣ **بحر** ✣ **معا** ✣ **تنبیہ** ✣ جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسی لیے کہا جاتا ہی کہ استغفار و توبہ کر گویا استغفار زبان سے ہوتی ہی اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہین پھرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکل جاوے کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہین اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی ✣ اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا سے ہر بندے پر واجب ہین اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تو کہ کفارہ ہوتا رہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد کیے ہون یا خطاً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نرہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل نگھیرے اور کفر و دوزخ کو نہ پونہچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الٰہی سے اور بسبب تعظیم امر اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری یہ کہ گذشتہ گناہون سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدا بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین

تو تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج و زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں تو اونکی قضا کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے مین
ساتھ صرف کرنے وقت کے نوافل مین اور فرض کفایہ مین کہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو خلاف شرع منع چیزین کی ہین مانند پینے
شراب و پہنے لباس حریر وغیرہ کے اونسے درگاہ خدا تعالی میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور یہ سمجھے کہ توبہ اوسکی مقبول ہو
اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ
یعنی وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور یہ توبہ اللہ تعالی سے کرنی اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ
خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی ہی اور اونسے بھی
تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا لیوے اگر مقدور ادا کا نہین رکھتا ہی اور اگر حق سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے
تو اوس سے بخشواوے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر لینے نام کے مطلق گناہ معاف کراوے اور اگر اسمین بھی خوف
فتنے کا ہو تو رجوع خدا تعالی کی طرف کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور یہ سمجھے کہ تو اللہ تعالی اوس سے راضی ہوا اور اپنے فضل سے اوسکے
دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مرگیا ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین پس اگر قرض اور
یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکے وارثون کو اگر مقدور رکھتا ہی والا اونسے بخشوالیوے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بعد دے
اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نسمجھے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب
بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو
بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین یہ نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب
توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو
کرے اور گناہون گذشتہ کو یاد کرکر عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا
گنہگار تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھ نظر رحمت کے
میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہون سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا
ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ عوام کی ہی کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کا ہوتا ہی یعنی بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہی طہارت کرنے والون کو
اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبوبون کی غفلت سے خدا سے اور مشغول ہونے
ماسوی اللہ سے ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کردیتا ہی اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان
مظاہر حق مین بیچ باب الکبائر و علامات النفاق کے تفصیل سے کیا گیا ہی جو چاہے وہان سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین
اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوی مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو اونپر اسلیے کہ صغیرہ
بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ
ایمان سے خارج نہین کردیتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی
کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا اوڑھنا ڈھکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی سردی سے
اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرورت ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے حد ضرورت سے اور وسعت کرنے کے مباح مین آدمی پڑتا ہی
شبہات اور مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین مرتکب حرام چیزونکا ہوتا ہی اور یہان سے حد اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد

گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ ۞ع۞ بحث ۞ اور جاننا چاہیے کہ فائدے استغفار کے حدیث شریف مین بہت آئے ہین از انجملہ
بڑا فائدہ جامعہ یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ لَزِمَ الاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا
وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۞ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو گردانتا ہی اللہ واسطے اوسکے ہر تنگی
سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال و طیب اوس جاگہہ سے کہ گمان نہین کرتا ۞ ف ۞ لازم کرنے یعنی
وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا ۞ یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ پائے
اپنے اعمال نامے مین استغفار بہت اور یہ فضیلت مذکور اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہی
اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس یہی حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین یہ آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۞ یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے
گردانتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جاگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی
اوسکو پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۞ یعنی کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ پس کہا مینے بخشش مانگو اپنے رب سے تحقیق وہ ہی
بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال و اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ۞
منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیداواری کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے
کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزون کا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار ہی کرنے کا پس پڑھی اونھون نے یہی آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ
یعنی جتنے جواب مینے دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۞ع۞ سمجھنا چاہیے کہ استغفار اور تقوی اور توکل کے کیا کیا فائدے ہین پس
افسوس ہی کہ اور اعمال لوگ ڈھونڈتے پھرتے ہین اور ان اعمال مجربہ کی طرف کچھ بھی خیال نہین کرتے اور اس استغفار کے ترک کرنے سے
بندہ بڑی خرابی مین گرفتار ہوتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مومن جب گناہ کرتا ہی تو ہو جاتا ہی ایک نکتہ سیاہ اوسکے
دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی تو صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہو جاتا ہی وہ نکتہ یہان تک چھا جاتا ہی
اوسکے دل پر پس یہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞
یعنی ہرگز نہین یعنی بلکہ زنگ لگایا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ۞ ف ۞ ہر گاہ
چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی دل کی بینائی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والون سے اور
حکمتون فائدہ مند سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فتنون کے
اور جرأت کرتا ہی گناہ پر ۞ع۞ اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ شیطان کی برعکسی ہوتی ہی اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی سبب کے استغفار سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ شیطان نے عرض کیا پروردگار سے کہ قسم ہی تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا
مین تیرے بندونکو جب تک کہ ارواح اونکی اونکے بدنون مین ہووینگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت اور بزرگی کی
اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے وہ مجھسے ۞ اور اور بڑا فائدہ استغفار کا یہ ہی کہ آنحضرت

خصلت بد اوس سے دفع ہو جاتی ہے چنانچہ حذیفہ صحابی نقل کرتے ہین کہ شکوہ کیا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز زبانی یعنی بدزبانی
اپنی کا پس فرمایا آپنے کہان ہے تو استغفار سے یعنی استغفار کیون نہین پڑھتا کہ اوس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین تحقیق مین استغفار
کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار نقل کی یہ حدیث حصن حصین مین نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سینی سے اور اور فائدہ استغفار کا
یہ ہے کہ جس مجلس مین لغو و گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑھے تو معاف ہو جاتی ہین وہ چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کسی مجلس مین بیٹھا اور لغو کلام اوس سے بہت صادر ہوئے پھر اوٹھنے کے پہلے یہ دعا پڑھی تو بخشے جاتے ہین وہ کلام بد کہ اوس مجلس مین
اوس سے واقع ہوئے تھے اور وہ دعا یہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ
اِلَيْكَ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے یا کسی مجلس مین بیٹھتے تو پڑھا کرتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فائدہ اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہے تو ہوتا ہے پڑھنا اسکا مُہر اوسپر یعنی اسکے پڑھنے سے ثواب اچھے کلام کا ثابت رہتا ہے ضائع نہین ہوتا
کسی گناہ سے اور اگر بُرے کلام کے بعد پڑھتا ہے تو اوس کلام کا گناہ بخشا جاتا ہے تمام ہوا علاقہ استغفار کا مشکوۃ وغیرہ سے اب کچھ فضائل
صبح و شام کی تسبیح و تحمید وغیرہ کے سنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے صبح و شام کو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو سو بار پڑھا
تو نہین لاویگا کوئی قیامت کو عمل بہتر اوس عمل سے کہ لاویگا یہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے
پڑھے یعنی پس وہ افضل اس سے ہوگا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھے ہوگا اوسے ثواب
مانند سو حج کرنے والے کے اور جو صبح شام کو سو سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھے ہوگا مانند ثواب اوس شخص کے کہ سو گھوڑے جہاد کے لیے دیے
یا فرمایا اس مضمون کی جگہہ یہ کہ سو جہاد کیے اور جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صبح و شام کو سو سو بار پڑھے ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنے والے
کے کہ وہ غلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہون اور جو اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو سو بار صبح و شام کو پڑھے نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین اوس دن
اس شخص سے لیکن وہ شخص کہ مثل اسکے پڑھے یعنی وہ برابر اسکے ہوگا یا زیادہ اس سے پڑھے یعنی وہ افضل اس سے ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ جسنے یہ دعا صبح کو پڑھی شام تک محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑھی صبح تک محفوظ رہا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
یعنی پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کے نہین ہے قوت بندے کو حرکت و سکون کی مگر ساتھہ قوت دینے اللہ کے جو چاہا
اللہ نے ہوا اور جو نچاہا نہوا جانتا ہون مین کہ بلاشبہہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے یہ حصن حصین مین ہے پھر اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم صبر وغیرہ کا فرما کر معاندین کی برائی بیان فرماتے ہین ✤

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ
لوگ جھگڑتے ہین اللہ کی باتون مین بغیر کچھہ سند کے جو پہنچی ہو انکو اور کچھہ نہین اونکے جی مین غرور ہے کہ کبھی نہ پہنچینگے اوس تک

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝
سو تو پناہ مانگ اللہ کی بیشک وہی ہے سنتا دیکھتا ✤ ص ✤

ط
اِذَا انتہم لاوقف علیہ ان
جزاان فی صدورہم
✤ صل ✤

بیشبہہ وہ لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی آیتون مین بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس نہین ہے اونکے سینون مین مگر ارادہ غلبے کا کہ نہین ہین
پہونچنے والے اوسکو پس پناہ طلب کر خدا سے تحقیق خدا وہی ہے سننے والا دیکھنے والا ✤ تفسیر ✤ کبر کے معنی ہین بڑائی ڈھونڈھنی
اور وہ چاہنا ہے تقدم اور ریاست کا اور یہ کہ نہو کوئی بالاتر اونسے پس اسلیے عداوت رکھتے ہین وہ تجہسے اور دفع کرتے ہین تیری

آیتون کو بخوف اسکے کہ بڑھ جاوے تو اوسنے اور ہوویں وہ زیردست تیرے اور تابع تیرے امر و نہی کے اسلیے کہ نبوت کے زیر حکم تمام ملک و ریاست ہوتی ہی یا چاہنا اسکا ہی کہ ہوا ونکے لیے نبوت نہ تجھکو از راہ حسد و سرکشی کے اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا لو کان خیرا ما سبقونا الیہ یا مراد دفع کرنا آیات کا ہی ساتھ جدال کے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی موجب کبر اور مقتضی اوسکے کو پس پناہ مانگ یعنی اونکے مکر سے کہ حسد کرین تجپر اور سرکشی کرین تجسے سننے والا ہی یعنی اون باتون کو کہ تو کہتا ہی اور وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی یعنی اون اعمال کو کہ کرتا ہی تو اور کرتے ہین وہ دلپس وہ مدد کریگا تیری اونپر اور بچاویگا تجکو اونکے شر سے ؀ ملا نہین ہی اونکے سینون مین یعنی اونکے دلون مین اور مراد کبر سے عظمت اور سرداری ہی یا غلبہ محمد پر یہی کہا ابن عباس نے نہین باعث ہوتی ہی اونکو تیری تکذیب پر مگر وہ چیز کہ اونکے سینون مین ہی قسم کبر و عظمت سے نہین ہین وہ پہونچنے والے اوسکو یعنی مقتضی اس تکبر کے کو اسلیے کہ اللہ تعالی نے ذلیل کیا ہی اونکو اور کہا اہل تفسیر نے کہ نزول اس آیت کا یہود کی شان مین ہی کہ رسول علیہ السلام سے اونھون نے کہا کہ صاحب ہمارا مسیح یعنی دجال اخیر زمانے مین خروج کریگا اور سلطنت اوسکی بر و بحر مین پونہچے گی اور بادشاہی ہماری طرف رجوع کریگی خدائے تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے خبر دی کہ یہ اپنی مراد کو نہین پونہچین گے پس پناہ مانگ تو ساتھ اللہ کے فتنے دجال کے سے اور بعضون نے کہا کہ کفار کہتے تھے کہ قرآن کلام خدا کا نہین ہی اور بعث محال ہی اوسپر یہ آیت آئی ؀ معا بحث ؀

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

البتہ پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا بڑا ہی لوگون کے بنانے سے لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے ؀ مو ؀

البتہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہی پیدا کرنے آدمیون کے سے یعنی اعادے اونکے سے واللہ اعلم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ہین **تفسیر** یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہین ؀ مق ؀ ظاہر کا ہی کہ تھا جھگڑنا اونکا اللہ کی آیتون مین مشتمل اوپر انکار بعث کے بلکہ اصل جھگڑنا یہی تھا دلیل لائے گئے ساتھ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے اسلیے کہ وہ اسکے مقر تھے کہ اللہ پیدا کرنے والا آسمان و زمین کا ہی پس فرمایا کہ جو قادر آسمان و زمین کے پیدا کرنے پر ہی باوجود اس برائی انکے وہ انسان کے پیدا کرنے پر کہ نہایت کم ہی اوسنے قادر تر ہی ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسلیے کہ نہین تامل کرتے ہین بسبب غلبے غفلت کے ؀ صل ؀ مراد خلق الناس سے اعادہ بعد موت کے یعنی جلانا و اوٹھانا روز حشر کے ہی مراد یہ کہ جو اوپر پیدا کرنے آسمان و زمین کے باوجود اس عظمت انکی کے قادر ہی باوجودیکہ اول کچھ نتھا وہ اوپر پیدا کرنے اور جلانے و اوٹھانے مردون کے بوجہ احسن و سہل تر قادر ہوگا اکثر لوگ اسکو نہین جانتے ہین اور بعضون کے نزدیک مراد الناس اول سے دجال ہی اور الناس دوسرے سے یہود کہ درباب دجال کے جھگڑتے تھے اور اوسکو آیت اللہ اور عظیم الجثہ کہتے تھے یہ آیت آئی کہ وہ ایک ادنی معلومات خدائے تعالی کے سے ہی جو کہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور جاننا چاہیے کہ دجال ایک بشر ہی بلند قد عظیم الجثہ دائین آنکھ سے کانا اور ظہور اوسکا ایک علامات قیامت سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے لوگ قحط مین مبتلا ہونگے پہلے سال تہائی حصہ مینہ اور روئیدگی کم ہوگی اور دوسرے سال دو تہائی کم ہوگی اور تیسرے سال کچھ بھی مینہ نہین برسنے کا اور کچھ بھی روئیدگی نہین اوگے گی اور تمام حیوانات و چارپائے ہلاک ہو جائینگے اوسوقت مین دجال ظاہر ہوگا اور سحر و تمویہ یعنی دھوکے کی چیزین اوسکے ساتھ ہونگی اور شیاطین اوسکے حکم مین ہونگے حتی کہ جب ایک شخص کو کہیگا کہ اگر تو چاہے تو تیرے ماں باپ کو مین زندہ کردون اوسوقت مجبور بن جائیگا تو اور اوسی وقت شیاطین اوسکے ماں باپ کی صورت بن جاوینگے اور اوسکو کہینگے ای فرزند میرے متابعت اسکی کر کہ یہ پیدا کرنے والا تیرا ہی اس سبب سے بہت خلق متابعت اوسکی کرکر کافر ہو جاوینگے مگر جنکو کہ اللہ بچاوے اور کہتے ہین بعضے علما کہ رہنے والے مسجدون کے اوسکے شر سے امن مین رہینگے اور تمام شہرون مین پھریگا مگر مکہ اور مدینہ کے کہ ملائکہ نگہبانی اونکی کرینگے

ف قوله ما هم ببالغيه متعلق بارادتهم من الرياسة او النبوة او دفع الآيات ١٢ صل

ف والصدر موضع القلب فيكني به عن القلب لقربه لمجاوره ١٢ صع

ف یعنی بعد مرنے کے پھر پیدا کرنا ١٢

ف احوال دجال

اور دجال کو وہان دخل نہین دینے دینگے اور اوسکے ساتھ ایک بہشت اور ایک دوزخ یا ایک پانی اور ایک آگ ہوگی جسکو وہ بہشت یا پانی لوگونکو دکھاویگا وہ حقیقت مین دوزخ یا آگ ہوگی اور جسکو وہ دوزخ یا آگ دکھاویگا وہ بہشت یا پانی شیرین ہوگا اگر کوئی مومن گرفتار اوسکا ہوگا تو جانیگا کہ وہ کافر ہی خدا نہین ہی اسلیے کہ خدا بشر کا سا جسم نہین رکھتا اور کانا نہین اور چاہیے کہ مومن آگ اوسکی اختیار کرے کہ وہ پانی شیرین ہوگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ دجال مشرق کی طرف سے خروج کر کے مدینے کی طرف متوجہ ہوگا اور کوہ اُحد کے پیچھے اوتریگا ملائکہ اوسکو شام کی طرف متوجہ کر دینگے اور شام مین ہلاک ہوگا اور جب مومن تنگ ہونگے تو عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزدیک منارۂ بیضا کے جانب شرقی دمشق کے اوترینگے اور وہ کپڑے رنگین پہنے ہونگے اور دونون ہاتھ اپنے دو فرشتون کے اوپر رکھے ہونگے دم اونکا جس کافر کو پہونچیگا وہ مرجاویگا اور جسطرف کہ نظر اونکی پڑیگی جسکو دیکھینگے وہ ڈرجاویگا پھر دجال کی طلب مین روانہ ہونگے بیچ باب لد کے کہ ایک موضع ہی ولایت شام مین دجال کے پاس پہونچینگے اور اوسکو مارینگے اور لشکر دجال کا کہ اوسمین اکثر یہودی ہونگے تباہ ہوگا حدیث مین آیا ہی کہ دجال کے ساتھ ہونگے میری امت مین سے ستر ہزار کہ اونپر تاج ہونگے اور ایک روایت مین ہی کہ دجال کے ساتھ اوس روز ستر ہزار یہودی ہونگے سب صاحب تاج اور تلوار محلّی کے اور بعد قتل دجال کے یاجوج وماجوج باہر نکلینگے اور عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجاوینگے اور وہان بچاؤ کرینگے اور رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ٹھہرنا دجال کا زمین مین چالیس برس ہوگا کہ برس مانند مہینے کے ہوگا اور مہینہ مانند جمعے یعنی ہفتے کے اور جمعہ مانند دن کے اور دن مانند بھڑکنے تنی کھجور کے آگ مین اور آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فرمایا کہ جب تشہد یعنی التحیات پڑھے ایک تمھارا تو چاہیے کہ پناہ مانگے شر فتنے مسیح دجال کے سے ؛. **معا** **در منثور** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے دس آیتین آخر سورۂ کہف سے یعنی وعرضنا جہنم سے آخر تک پس نکلے دجال تو نہ مسلط کیا جاویگا اوسپر اور فرمایا کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتین اول سورۂ کہف سے یعنی من امرنا رشدا تک بچایا جاویگا دجال کے فتنے سے اور فرمایا جو کوئی پڑھے تین آیتین اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کے سے اور فرمایا کہ جو کوئی پاوے دجال کو پس چاہیے کہ پڑھے اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی تین یا دس اسلیے کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمھاری دجال کے فتنے سے ؛. **مشکوۃ** ؛

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور برابر نہین اندھا اور دیکھتا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہین اور نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو ؏

اور برابر نہین ہین نابینا اور آنکھون والے اور برابر نہین ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور بدکار تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو ؛ **تفسیر** ؛ نابینا اور بینا کو مثل لائے واسطے بدکار اور نیک کار کے ؛ **کشاف** ؛

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے ؛ **موضح** ؛

بلاشبہہ قیامت آنی ہی نہین شک اوسمین ولیکن اکثر لوگ باور نہین رکھتے ؛ **تفسیر** ؛ یعنی ضرور ہی آنا قیامت کا کچھ شک نہین اوسمین اسلیے کہ ضرور ہی بدلا ملنا اعمال کا تا کہ نہو پیدا کرنا خلق کا واسطے فنا کے خاص کر ؛ **مدارک** ؛ اوپر ذکر تھا قیامت کے آنے کا اب آگے ایسی چیز بیان فرماتے ہین کہ جو قیامت مین مفید ہو وہ توحید و عبادت رب کی ہی ؛

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ ؏

اور کہتا ہی تمھارا رب مجکو پکارو کہ پہونچون تمھاری پکار کو بیشک جو لوگ بڑائی کرتے ہین میری بندگی سے اب پیٹھین گے دوزخ مین ذلیل ہو کر ؏

اور کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو میری جناب مین تو قبول کرون مین دعا تمھاری بلاشبہہ جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری عبادت سے

حاشیہ: ۹۱ … ایک روایت مین … اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی اعوذ بک من المأثم والمغرم … ۹۲ … عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم … فی الصلوۃ … اللھم انی اعوذ بک … ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ ۱۲ … المغرم … ۱۲ … فاحتملت الروایات … ؏ قلیلا ما تتذکرون لا زائدۃ … مصدر محذوف ای تذکرا قلیلا تتذکرون وما زائدۃ ۱۲ ۔ ع ۱۰ ۔ ۱۱

داخل ہونگے دوزخ مین خوار ہوکر۔ تفسیر۔ بندگی کی شرط ہی اپنے رب سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہی اگر دنیا نہ مانگے مغفرت ہی مانگے اور
اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہی یہ برحق بات ہی مگر یہ نہین کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کیسے اوسکی مرضی موافق مالک ہی اپنی خوشی کرتا ہی
موضح۔ اُدْعُوْنِیْ کے معنی ہین اعبدونی یعنی عبادت کرو میری اور اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے معنی ہین اثبکم یعنی بدلا دونگا تمکو اور دعا بمعنی
عبادت کے بہت آئی ہی قرآن مین اور دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ اور حسن بصری سے
منقول ہی اس حال مین کہ پوچھے گئے اونسے معنی اس آیت کے کہ عمل کرو اور خوشوقت ہو اسلیے کہ حق ہی اللہ پر یہ کہ قبول کرے واسطے اون
لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے اور ثوری سے منقول ہی کہ اونسے کسینے کہا دعا کر اللہ سے پس
کہا اونھون نے کہ ترک کرنا گناہون کا ہی دعا ہی اور حدیث مین آیا ہی اِذَا شَغَلَ عَبْدِیْ طَاعَتِیْ عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ
مَا اُعْطِیَ السَّآئِلِیْنَ۔ یعنی جب باز رکھے میرے بندے کو طاعت میری دعا سے دیتا ہون مین اوسکو افضل اوس چیز سے کہ دیتا ہون مین مانگنے والونکو
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ یعنی دعا وہی عبادت ہی اور پڑھی یہی آیت یعنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ
اور جائز ہی یہ کہ ہو دعا اور استجابت اپنے ظاہر معنی پر یعنی مانگو مجھسے قبول کرونگا مین دعا تمھاری اور مراد ہو عبادتی سے یعنی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِیْ مِنْ دُعَآئِیْ یعنی جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین میری دعا سے داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اسلیے کہ دعا ایک قسم ہی عبادت کی
بلکہ افضل اقسام اوسکے سے ہی تصدیق کرتا ہی اسکو قول ابن عباسؓ کا اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَآءُ یعنی افضل اقسام عبادت کی دعا ہی
اور کعبؓ سے منقول ہی کہ دین اللہ نے اس امت کو تین چیزین کہ نہین دیں وہ چیزین مگر نبی مرسل کو فرماتا تھا اللہ تعالی ہر نبی کو اَنْتَ
شَاھِدِیْ عَلٰی خَلْقِیْ یعنی تو گواہ میرا ہی میری مخلوق پر اور فرمایا اس امت کے لیے لِتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ یعنی
تو کہ ہو تم گواہ لوگون پر۔ اور فرماتا تھا نبی کو مَا عَلَیْکَ مِنْ حَرَجٍ یعنی نہین ہی تجپر تنگی اور فرمایا ہمارے لیے مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ
عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ یعنی نہین چاہتا اللہ تو کہ کرے تمپر کچھ بھی تنگی اور فرماتا تھا نبی کو اُدْعُنِیْ اَسْتَجِبْ لَکَ یعنی دعا کر مجھسے
قبول کرونگا تیرے لیے اور فرمایا ہمارے لیے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجھسے تو کہ قبول کرون مین تمھارے لیے اور
ابن عباسؓ سے منقول ہین معنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کے وَحِّدُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یعنی قائل ہو میری توحید کے تو کہ بخشون مین تمکو
کشاف۔ مسئلہ۔ نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہا وعظ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے مین پس فرمایا کہ قَالَ
رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی عبادت اسکی کہا سبنے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ھُوَ اِخْلَاصُ اللّٰہِ مِمَّا سِوَاہُ یعنی وہ
خالص کرنا اللہ کا ہی اوس چیز سے کہ سوا اوسکے ہی یعنی اوسکی عبادت مین کسیکو شریک نکرے اور جیسا اوسکو جانے ویسا کسیکو نجانے اور فرمایا
آنحضرت نے کہ بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے والون کو یعنی گڑگڑانے والونکو دعا مین اور انس بن مالکؓ سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہون کی اور امید رکھیگا تو مجھسے بخشونگا مین تجکو
کسی عمل بد پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو ای بیٹے آدم کے اگر تو پہونچین گناہ
تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے تو مجھسے بخشون مین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری
زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤن مین تیرے پاس ساتھ بھری ہوئی زمین کے ازروے بخشش کے
اور پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسی عبادت افضل ہی فرمایا دعا کرنی آدمی کی واسطے نفس اپنے کے اور روایت کی حکیم ترمذی نے
نوادر الاصول مین کعبؓ سے کہ کہا فرمایا اللہ تعالی نے واسطے موسیٰ کے کہ کہہ مومنون سے کہ نہ جلدی کرین مجھسے یعنی مطلب ملنے مین جب کہ

دعا کرین مجھسے اور بخیل نہ جانین مجکو یعنی مطلب دینے مین کیا نہین جانتے ہین یہ کہ مین دشمن رکھتا ہون بخیل کو پس کیونکر ہونگا مین بخیل
ای موسیٰ نہ ڈر رکھہ مجھسے بخل کا اسمین کہ مانگے تو مجھسے بڑی چیز اور نہ حیا کر تو اسمین کہ مانگے تو مجھسے چھوٹی چیز مانگ مجھسے چاندی اور مانگ تو مجھسے
گھانس اپنی بکری کے لیے ای موسیٰ کیا نہین جانتا ہی تو کہ مینے پیدا کی ہی رائی اور جو کچھہ کہ زیادہ ہی اوس سے اور مینے نہین پیدا کی ہی کوئی
چیز مگر حال انکہ جانتا ہون مین کہ خلق محتاج ہین طرف اوسکے پس جسنے مانگی مجھسے کوئی دعا حال انکہ وہ جانتا ہی کہ مین قادر ہون دیتا ہون مین
اوسکو اور نہین بھی دیتا ہون اوسکو دیتا ہون اوسکو سوال اوسکا ساتھہ مغفرت کے پس اگر حمد کی میری جسوقت کہ دیتا ہون مین اور جسوقت کہ نہین دیتا ہون
اوسکو رکھونگا مین اوسکو تعریف کرنے والون کے گھر مین یعنی جنت مین جو اونکے لیے طیار رکھا ہی اور جس بندے نے کہ نہ مانگی مجھسے ایک چیز
پھر دی مینے اوسکو ہوگی دشواری اوسپر نزدیک حساب کے پھر جسوقت کہ دی مینے اوسکو اور نہ شکر کیا میرا عذاب کرونگا اوسکو وقت
حساب کے اور عروہ بیٹے زید کے کہتے ہین کہ بلاشبہہ مین البتہ مانگتا ہون اللہ سے حاجتین اپنی نماز اپنی مین یہانتک کہ مانگتا ہون مین
اوس سے نمک اپنے اہل کے لیے محمد بن منکدر دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ قَوِّ ذِكْرِي فَاِنَّ فِيْهِ مَنْفَعَةً لِاَهْلِي یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا
کہ خوب قوت سے تجکو یاد کرتا رہون اسلیے کہ اسمین منفعت ہی میرے اہل کے لیے کہ وہ بھی میری دیکھا دیکھی تجکو یاد کرینگے ثابت بنانی سے
منقول ہی کہ کہا عبادت کی ایک شخص نے ستر برس پس کہتا تھا اپنی دعا مین رَبِّ اَجْزِنِي بِعَمَلِي یعنی ای رب میرے جزا دے مجکو بعمل
میرے کے پس مر اوہ پھر داخل کیا گیا بہشت مین پس ٹھہرا اوسمین ستر برس پس جب پورے ہوئے ستر برس کہا گیا اوسکو کہ نکل تو پس تحقیق
بھر پائی تو نے جزا اپنے عمل کی پس سوچا کہ کس چیز پر بہت اعتماد کرتا تھا مین بیچ دنیا کے اپنے دل مین پس نہ پائی کوئی چیز مضبوط تر اپنے
دل مین اللہ کی دعا سے اور رغبت کرنے سے اوسکی طرف پس متوجہ ہوکے کہنے لگا اپنی دعا مین کہ ای رب میرے سنا تھا مینے تجکو اس حال مین کہ
مین دنیا مین تھا کہ تو درگذر کرتا ہی تقصیرون سے پس درگذر فرما آج کے دن میری تقصیر سے پس چھوڑا گیا جنت مین ؁ در منثور
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ بیچ دعا کے تم مین سے کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے
قبولیت کے یعنی توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہی اور اور روایت مین آیا ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے ؛
ف اس روایت مین بدلے دروازے قبولیت کے دروازے بہشت کے آئے ہین اور ذکر کرنے روایتون مختلف مین اشارہ لطیف اسپر ہی کہ
دعا بہرحال خالی فائدے سے نہین یا سبب قبولیت کی ہوتی ہی مراد بر آتی ہی یا اگر بمصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہی تو جزا اوسکے
ہاتھہ سے نہین جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی کہ آخرت مین ذخیرہ رہتی ہی اور آخرت بہتر ہی دنیا سے کہ آیا ہی وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اسی لیے آیا ہی کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تاخیر کرتی ہی دنیا مین جب دیکھینگے اوس نعمت کو کہ ذخیرہ کی گئی ہی کہینگے کاش کے
کوئی دعا ہماری دنیا مین نہ قبول ہوتی تو آخرت مین پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے ؛ ؁ اور اور روایت مین ہی کہ کھولے جاتے ہین اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہین مانگی جاتی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے اس سے کہ مانگی جاوے عافیت ؛
ف مراد عافیت سے یہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سے دین و دنیا مین ؁ حصن حصین
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین پھیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی یعنی نیکی ؛
ف مراد تقدیر سے یہان بُری چیز ہی کہ جسکے اترنے کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہی
اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونیکے ہوتی ہی اور بر سے مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون کو شامل ہی اور معنی حدیث کے دو ہین ایک
تو یہ کہ جب نیکی کی عمر اوسکی ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسرے یہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے
يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ وَيُثْبِتُ یعنی مٹاتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ تقدیر رزق و اجل سے جو کچھہ چاہتا ہی اور صورت کمی زیادتی کی

کشاف مین یہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا تو عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا تو ساٹھ برس کی پس اگر دونون کیے عمر ساٹھ برس کی ہوئی یہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہ کمی ہوئی ۴ع + اور فرمایا آنحضرت نے نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا اوترنے بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سے کہ اوتری یعنی دفع ہوجاتی ہی یا صبر آجاتا ہی اور اوس بلا سے کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنے کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا رد کرتی ہی یا آسان کردیتی ہی اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنے کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا سبب رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سے یعنی عبادتون قولی مین پس نماز و روزہ افضل ہا اسپر ۴ اور فرمایا جو کوئی نہ مانگے اللہ تعالی سے یعنی ساتھ زبان حال کے یا قال کے ازراہ بے پروائی کے تو غصے ہوتا ہی اللہ اوسپر یعنی غصے اسلیے ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنے دعا نکی ازراہ تکبر کے متکبرون مین گنا گیا ۴ اور اور روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی نہ دعا کرے اللہ تعالی سے غصے ہوتا ہی وہ اوسپر ۴ اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اسلیے کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی ۴ اور فرمایا جسکو خوش لگے یہ کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا اوسکی وقت سختیون اور غمون کے پس چاہیے کہ بہت کرے دعا فراخی وچین کی حالت مین ف اسلیے کہ مومن کی شان سے یہ ہی کہ اللہ تعالی سے التجا کرے پہلے اضطراب کے بخلاف کفار فجار کے کہ جب اونکو سختی اور غم پہونچتا ہی تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسراف کرتے ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ یعنی جب انعام کرتے ہین ہم آدمی سو منہ پھیر لیتا ہی اور دور کرلیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعا چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی ع + اور فرمایا دعا ہتیار مومن کا ہی یعنی دور کرتا ہی اوس سے بلا اپنے سے اور غیر سے اور ستون دین کا ہی اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی اوس سے تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین ۴ اور گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تھی کسی بلا مین پس فرمایا کیا نہین تھے یہ اپنی حالت مین کہ مانگتے خدا سے عافیت دائم + ف + اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جسنے لازم کیا دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سے اور جسنے ترک کی دعا اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کے سے ہوتی ہی بلا سزا اوسکی ۴ع + فرد هر کہ فریاد رسے روز مصیبت خواہد . گو در ایام سلامت بجوان مردی کوش ۴ اور فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ قائم کرے سو منہ اپنا واسطے خدا تعالی کے دعا مین مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ سوال اوسکا یا یہ کہ جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا مین اور یا یہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکے لیے + ف یعنی آخرت مین بہت سا ثواب دیگا یا بخشیگا کچھ گناہ اوسکے غرض کہ اللہ تعالی ضائع نہین کرتا اجر نیکی کار کا پس تاخیر کی صورت مین طالب کو دعا کا چھوڑنا نچاہیے اسلیے کہ کلام اللہ مین آیا ہی عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکھتے ہو اور واقع مین وہ تمھارے لیے بہتر ہوتی ہی اور بعضی چیز تم دوست رکھتے ہو اور وہ بری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے پس آدمی بھلائی برائی اپنی نہین جانتا سوا اللہ تعالی کے پس لازم ہی بندے کو کہ قائم ہووے حق بندگی مین اور سونپے اوسکو امر ربوبیت کا یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعا بندے کی قبول ہی ہوتی ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی ایک حدیث کہ بلاویگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت مین اور سامنے کھڑا کرکے پوچھیگا ای بندے میرے حکم کیا تہا مینے تجکو کہ دعا کرے تو مجسے اور مینے وعدہ کیا تھا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نے دعا کی تھی کہیگا ہان ای رب میرے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہین کی تو نے کوئی دعا مگر کہ قبول کی مینے تیرے لیے کیا فلانے دن نہین دعا کی تھی تو نے کہ دور کردون غم تیرا کہ اوترا تھا تجپر

پس دور کر دیا مینے تجسے پس عرض کریگا سچ ہی رب میرے پس فرماویگا وہ تو جلدی قبول کی مینے دعا تیری دنیا مین اسی طرح فلانے فلانے
روز پھر دعا کی تھی تونے غم کے اوترنے پر کہ دور کرون اوسکو پس ندیکھا تونے دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میرے پس فرمائیگا
ذخیرہ رکھین ہین مینے تیرے لیے جنت مین بدلے اوسکے ایسی ایسی چیزین اسی طرح اور حاجت کو پوچھکر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس مؤمن نے نہین کی ہوگی کوئی دعا مگر کہ اللہ تعالی بیان فرماویگا تعجیل اوسکی یا ذخیرہ کرنا اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکے کوئی دعا
میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہ اختصار ہی حدیث بڑی کا ذکر کی یہ ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح حصن حصین مین اور شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے
لکھاہی کہ دعا بندے مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین نزدیک پروردگار کے لیکن بنابر مصلحت کے کبھی دیتاہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتاہی آخرت کے
لیے حاصل یہ کہ دعا بندگی ہی کہ وقت اوترنے بلا کے یا نزدیک خوف اوترنے اوسکے کے بندہ ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہی جیسے کہ ساتھ نماز و روزے کے
حکم کیا گیا ہی جب آوے وقت ✤ نظم ✤ از دعا نبود مرادِ عاشقان ✤ جز سخن گفتن بآن شیرین دہان ✤ ای اخی دست از دعا کردن مدار ✤
با قبول و بارِ داویت چہ کار ✤ گر اجابت کردشان فہو المراد ✤ ورنہ با دیدار نقد آیند شاد ✤ ورکند ر دلذت آن بیشتر ✤ پھر تقریب سخن
بارِ دگر ✤ تمام ہوئے فضائل دعا کے اب کچھ آداب دعا کے سننے چاہیین ✤ بعضے آداب رکن ہین اور بعضے شرط اور بعضے سوائے ان دونون قسمونکے
ہین قسم مامورات یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئین سے یعنی مکروہات اور سوائے انکے یعنی اوس قسم سے کہ کرنا اوسکا بہتر ہو ترک اوسکے سے
پس آداب دعا کے یہ ہین بچنا حرام سے کھانے پینے مین اور لباس مین اور کسب کرنے مین یہ آداب شرائط دعا کے ہین کہ بغیر انکے دعا نہین
قبول ہوتی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کرو حرام سے پس جسکے پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہین ہوگی دعا اوسکی چالیس دن تلک اور
ابوہریرہ رض نے روایت کیا ہے ضمن حدیث طویل کے کہ پھر ذکر کیا آنحضرت صلعم نے ایک شخص کا یعنی ایک حاجی کا کہ طویل کرتاہی سفر اس حال مین کہ
پراگندہ بال غبار آلود ہی پھیلاتا ہی دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتاہوا یا رب یا رب حالانکہ کھانا اوسکا کسب حرام سے ہی اور پینا
اوسکا کسب حرام سے اور پہننا اوسکا کسب حرام سے اور اول سے پرورش پائی ہی ساتھ حرام کے پس کہان سے قبول کیجاوے دعا واسطے ایسے شخص کے اور ادب اور
دعا کا ہی خالص کرکر دعا کرنی واسطے اللہ تعالی کے یعنی اور کسیکو دعا کرنے مین اسکا شریک نکرے اور ریا نکرے یہ رکن دعا کا ہی فرمایا
اللہ تعالی نے فَاِذَا رَکِبُوۡا فِی الۡفُلۡکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ یعنی جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتے ہین
اللہ تعالی سے درحالیکہ خالص کرنے والے ہوتے ہین اسکے لیے دین کو یعنی دعا کو اور اور آداب قسم مستحبات وغیرہ سے یہ ہین پہلے کرنا عمل
اچھے کا یعنی دعا کے پہلے کچھ نیک کام کرے مثل نماز و صدقہ وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچھے کا نزدیک سختی کے یعنی کچھ نیکی اپنی یاد کرکر دعا کرے
جیسے کہ قصہ غار والونکا مشہور ہی اور وضو کرنا اور مونہہ کرنا قبلے کی طرف اور نماز پڑھنی یعنی دعا بعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑھنی قبیل تقدیم
عمل صالح کے سے ہی اور دوزانو بیٹھنا اور تعریف کرنی خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کے اور درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اول و آخر دعا کے
اور کھولنا دونون ہاتون کا یعنی دعا کرنے مین ہاتھ بند نرکھے اور اوٹھانا دونون ہاتون کا طرف آسمان کے اور یہ کہ ہووے اوٹھانا ہاتون کا
برابر مونڈھون کے اور اوٹھانا ہاتون کا برابر سینے کے بھی حضرت سے ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کرے ہاتھ اوٹھانے مین جو امر مشکل پیش آوے اور مطلق ہاتھ اوٹھانا مستحب نہین
ہی اسلیے کہ نہین مستحب ہی مگر بیچ اون چیزے کے کہ وارد ہوئی ہی ساتھ اوسکے سنت پیغمبر صلعم کی پس نہین مستحب ہی اوٹھانا ہاتون کا بیچ مثل حالت طواف کے اور کھولنا دونون
ہاتون کا یعنی آستین وغیرہ سے اور آداب پکڑنا یعنی اچھے اخلاق پیدا کرے مانند سچ بولنے کے اور امانت و سخاوت کے اور سوائے انکے کے ظاہر و باطن قولاً اور فعلاً با ادب
کرے اگرچہ بتکلف ہو اور خشوع یعنی فروتنی کرنی دل سے مراد خشوع سے سکون باطن کا ہی کہ وہ لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتھ
فروتنی تمام اعضا کے اور نہ اوٹھاوے دعا کرنے والا آنکھ اپنی آسمان کی طرف اور یہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے نامون اوسکے کے
اور صفتون اوسکی کے اور یہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سے اور تکلف کرنے سے اوسکے یعنی تکلف کرکر قافیہ بندی کرنی منع ہی کہ حضور قلب سے

بازرکھتی ہی اور اگر از خود بمقتضائے طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو تو مضایقہ نہین بلکہ خوب ہی جیسے دعا سے سرورعالم مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ اور یہ کہ نہ تکلف کرے گانے کا ساتھ
خوش آوازی کے یعنی بطور موسیقی کے اور یہ کہ وسیلہ پکڑے طرف اللہ تعالی کے ساتھ نبیون اوسکے کے اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکون کے
یعنی سوائے انبیا کے صدیقون کا اور علما کا اور شہدا کا اور پست کرنا آواز کا یہ کمال ادب ہی کہ مولی کے آگے آہستہ کلام کرے وہ جانتا ہی
چپکی پکار کی بات کو آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اس مضمون پر دلالت کرتی ہی یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور بعضے
سلف سے منقول ہی کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہی پکار کر دعا کرنے پر اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤن صحیحہ کا کہ جو نقل کی گئی ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے کہ نہین چھوڑی ہی اونھون نے حاجت اپنی غیر کی طرف یعنی اولی یہ ہی کہ وہ دعائین پڑھے جو سرورعالم
سے ثابت ہوئی ہین ہر حال مین اور اختیار کرنا جامع دعاؤن کا یعنی وہ دعائین اختیار کرے کہ جامع ہون یعنی لفظ تھوڑے ہون اور معنی بہت
شامل ہون مطالب دین و دنیا کو مثل ربنا اتنا آخر آیت تک کے اور یہ کہ شروع کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اول اپنے لیے دعا کرے پھر جسکے لیے چاہے
کرے اور یہ کہ دعا کرے واسطے ماں باپ اپنے کے اور واسطے اپنے مومن بھائیون کے لیے اور یہ کہ نہ خاص کرے نفس اپنے کو ساتھ دعا کے اگر ہووے
امام یا ادب منہیات کی قسم سے ہی اور معنی یہ ہین کہ اگر امام ہو لوگون کا دعائین مثل قنوت وغیرہا کے کہ امام دعا کرے اور مقتدی آمین
کہتے رہین جیسے کہ مذہب شافعی مین ہی تو اس صورت مین اگر خاص اپنے ہی لیے دعا کرے تو خیانت ہی لیکن جب سجدے مین یا تشہد وغیرہ مین امام
اپنے لیے دعا کرے تو خیانت نہین ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر امام نے اپنے لیے بھی دعا کی اور پیچھے
مقتدیون کو بھی شریک کر لیا تو خاص کرنا اپنے نفس کا نہوگا لیکن اگر نری اپنے ہی لیے دعا کرتا رہے اثنا دعا مین تو البتہ تخصیص ہوئی
یہ منع ہی اور ادب یہ ہی کہ سوال کرے ساتھ قصد کے یعنی مثلا کہے اِغْفِرْ لِیْ وَاَعْطِنِیْ کَذَا اور یہ نہ کہے کہ اگر چاہے تو دے اور
چاہے نہ دے اور یہ کہ دعا کرے ساتھ رغبت کے یعنی نہایت خواہش سے کرے نہ بے پروائی سے اور یہ کہ نکالے دعا اپنے دل سے ساتھ کوشش
اور کوشش کے اور یہ کہ حاضر کرے اپنے دل کو اور اچھی رکھے امید اپنی ف لفظ حدیث کے کہ جس سے یہ مطلب نکالا ہی یہ ہین اُدْعُوا اللّٰہَ
وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی دعا کرو اللہ سے یقین کر کے ساتھ
قبولیت کے اسلیے کہ اللہ تعالی نہین قبول کرتا دعا کو دل غافل کھیلنے والے سے اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون پر نکرے بلکہ نظر کرے
اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے زندگی اپنی قیامت تک مانگی قبول فرمائی تھا تو کیونکر محروم کریگا ع اور یہ کہ مکرر کرے
دعا کو یعنی ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین اور ادنی تکرار کا تین بار کہنا ہی چنانچہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دوست رکھتے تھے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور اوسط پانچ بار اور اکمل سات بار اور یہ کہ مبالغہ کرے دعا مین یعنی مداومت کرے
اوسپر اور ایک دو بار پر اکتفا نکرے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُلِحِّیْنَ فِی الدُّعَآءِ یعنی اللہ تعالی
دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنے والون کو دعا مین اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یعنی ساتھ ایسی چیز کے کہ اوسکے سبب سے گناہ مین پڑے
جیسے کہ دعا کرے یا اللہ خوب سے روپے دے کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکے ایسی دعا کرے کہ کمال بے ادبی ہی اور یہ کہ نہ دعا
کرے ساتھ کاٹنے ناتے کے کہ فلانے ناتے دار سے مجھسے جدائی ہو جاوے اور مین سلوک نکرون اوس سے اور یہ کہ نہ دعا کرے ساتھ اوس کام کے
کہ فراغت کی گئی اوس سے یعنی مثلا لمبے قد والا دعا کرے کہ ٹھگنا ہو جاؤن اور سوائے اسکے بہت چیزین ہین اور یہ کہ نہ تجاوز کرے حد سے دعا مین
ساتھ اسطرح کے کہ دعا کرے ساتھ محال کے یعنی مانند طلب نبوت کے یا ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ معنی محال کے ہو یعنی مثلا نہ دعا کرے
آسمان سے اوترنے کی اور زمین کے چڑھ جانے کی اور حیات ابدی مانگنے اور جوانی پھر آنے کی دعا کرنی بھی قبیل محال اور ربانی معناہ کے سے ہے

اسلیے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہی اور یہ کہ نہ تنگ کرے رحمت خدا کو یعنی یون نہ کہے ای اللہ مجھکو بخش میرے سوا کسیکو نہ بخش اس کہنے مین
اللہ کی رحمت مین تنگی کرنی ہوتی ہی اور یہ کہ مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ مانگے ایک تم مین سے اپنے پروردگار سے
تمام حاجتین اپنی یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوے اور نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووے اوسکی اور آمین کہنی دعا
کرنے والے کی اور سننے والے کی یعنی پیچھے فارغ ہونے کے چنانچہ حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہین جمع ہوتی ایک جماعت کہ بعضے دعا کرین اور بعضے
آمین کہین مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی اور ملنا مونہہ اپنے کا ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی نہ ساتھ ایک ہاتھ کے مانند
متکبرون کے پیچھے فراغت پانے کے دعا سے[۱] اور یہ کہ نہ جلدی کرے ساتھ اس طرح کے کہ دیر جانے قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی مینے پس
نہ قبول کی گئی میرے لیے[۲] یہ تمام مضامین حصن حصین اور شروح اوسکے سے اور مشکوۃ سے لکھے گئے اب ایک **فائدہ نافعہ**
متعلق دعا کے اور سننا چاہیے روئی غفلت کی کانون سے نکال کر کہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی
اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور ہم اوس سے دعا کرتے ہین اور دعا ہماری نہین قبول کیجاتی پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین قبول ہوتی کہ تمھارے
دل مرگئے ہین دس چیزون سے ٭ اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ کو پھر نہین ادا کرتے ہو تم حق اوسکا اور پڑھی[۲] تمنے کتاب اسکی اور نہین عمل
کرتے تم اوسپر اور[۳] دعوی کرتے ہو تم شیطان کی دشمنی کا اور محبت رکھتے ہو تم اوس سے اور[۴] دعوی کرتے ہو تم آگ سے ڈرنے کا اور نہین باز رہتے
تم گناہون سے اور[۵] دعوی کرتے ہو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ دیا ہی تمنے اونکی سنت کی پیروی کو اور[۶] دعوی کرتے ہو تم
بہشت کی محبت کا اور نہین عمل کرتے تم اوسکے لیے اور[۷] دعوی کرتے ہو تم یہ کہ موت حق ہی اور نہین سامان طیار کرتے تم اوسکے لیے اور[۸] مشغول
ہو تم غیرون کی عیب گیری مین اور چھوڑ دیا ہی تمنے لحاظ کرنا اپنے نفسون کے عیبون کا اور[۹] کھاتے ہو تم رزق اسکا اور نہین شکر کرتے تم
اسکا اور[۱۰] دفن کرتے ہو اپنے مُردون کو اور عبرت نہین پکڑتے اوسمین ٭ **منہیات** ٭ اوپر بیان تھا عبادت اور توحید و دعا کا
اب آگے اپنی صفتین بیان کرنی شروع کین تو استحقاق عبادت وغیرہ کا خوب واضح ہو ٭

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اللہ ہی جسنے بنادی تمکو رات کہ اوسمین چین پکڑو اور دن دیا دکھاتا اللہ تو فضل رکھتا ہی لوگون پر لیکن
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝
بہت لوگ حق نہین مانتے ٭ صق

خدا وہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات کو تو آرام پکڑو اوسمین اور پیدا کیا روز کو ایسی طرح کہ اوسمین دیکھنا ایک کا دوسرے کو ہو[۵۳] تحقیق خدا
صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ٭ **تفسیر** ٭ روایت کی ابن مردویہ نے عبد اللہ بن مُغَفَّل سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ عیسی بیٹے مریم علیہما الصلوۃ والسلام کے نے کہا ای جماعت حوارین[۵۵] کی اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ
یعنی نماز جمع کرنے والی ہی یعنی نماز کے لیے چلو پس نکلے وہ بیچ مَیئت عبادت کے دُبلے تھے پیٹ اونکے اور دھس رہی تھین آنکھین اور زرد ہورہے
تھے رنگ پس چلے ساتھ اونکے عیسی طرف جنگل کے پس کھڑے ہوئے ایک ٹیلے پر پھر حمد و ثنا کی اللہ تعالی کی پھر پڑھنین شروع کین اوپر آیتین
اسکی اور حکمت اوسکی پھر کہا ای جماعت حوارین کی سنو جو کچھ کہ کہتا ہون مین تمھارے لیے بلاشبہہ مین پاتا ہون اللہ تعالی کی اوتاری کتاب
مین کہ جسکو اوتارا ہی اللہ نے انجیل مین کتنی چیزین معلوم پس عمل کرو تم اوپر کہا حواریون نے کہ ای روح اللہ وہ چیزین کیا ہین کہا عیسی نے
وہ یہ ہین کہ پیدا کی گئی رات واسطے تین چیزون کے اور پیدا کیا گیا دن واسطے سات چیزون کے پس جو گذرے رات و دن اس حال مین کہ وہ بیچ غیر
اون چیزون کے ہی جھگڑینگے اوس سے رات و دن روز قیامت کے پھر جھگڑینگے وہ اوس سے پیدا کی گئی رات اسلیے کہ آرام دیوے تو اوسمین رگون تھکی ہوئی کو

المجاز في الاسناد
من المجاز في الليل وصف بالسكون
كشاف

کہ جنکو مشقت مین ڈالا ہی تو نے دن کو اور بخشش مانگے تو واسطے گناہ اپنے کے کہ جو کیا ہی دن کو پھر نہ عود کرے تو اوسمین اور عبادت کرے تو اوسمین صابرون کی سی پس تہائی رات سووے تو اور تہائی رات کھڑا ہووے تو یعنی اللہ کی بندگی کے لیے اور تہائی رات تضرع وزاری کرے تو طرف رب اپنے کے پس یہ بیان ہی اون چیزون کا کہ پیدا کی گئی اونکے لیے رات اور پیدا کیا گیا ہی دن اسلیے کہ ادا کرے تو اوسمین نماز فرض کہ جس سے پوچھا جاویگا تو اور جسکا حساب لیا جاویگا تجسے اور سلوک و احسان کرے تو اپنے ماں باپ سے اور چلے تو زمین مین طلب معیشت کے لیے کہ کماوے تو معاش اپنے دن کی اور یہ کہ عبادت کرو تم اوسمین ولی خدا کی تو کہ ڈھانکے تمکو اللہ اپنی رحمت مین اور یہ کہ چلو تم اوسمین ساتھ جنازے کے تو کہ پھر و تم اسحال مین کہ بخشش کیجاوے تمہارے لیے اور یہ کہ حکم کرو تم اچھی باتون کا اور منع کرو تم بری باتون سے پس یہ چوٹی ایمان کی ہی اور سبب تھانبنے دین کا اور یہ کہ جہاد کرو تم اسکی راہ مین تو کہ ساتھ رہو تم ابراہیم خلیل الرحمن کے اونکے قبے مین یعنی جنت مین اور جسپر گذرے رات و دن اسحال مین کہ وہ بیچ غیر ان چیزون کے ہی جھگڑین گے اوس سے رات و دن روز قیامت کے یعنی جھگڑینگے اوس سے نزدیک بادشاہ قدرت والے کے ہمارا حق اسنے نہ ادا کیا ✤ در منثور ✤

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

وہ اللہ ہی رب تمہارا ہر چیز بنانے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوا پھر کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے ہین جو لوگ تھے اللہ کی باتون سے منکر ہوتے ✤ مو ✤

یہی خدا پروردگار تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہین ہی کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان سے پھرے جاتے ہو اسی طرح پھیرے جاتے تھے وہ لوگ کہ ساتھ نشانیون خدا کے انکار کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ یہ ہی یعنی جسنے پیدا کیے تمہارے لیے رات دن خدا الخ یہ خبرین ہین مترادفہ یعنی ایک بعد دوسری کے یعنی وہ جامع ہی واسطے ان اوصاف کے کہ الٰہیت بھی رکھتا ہی اور ربوبیت بھی اور پیدا کرنا ہر چیز کا بھی اور وحدانیت بھی کوئی اوسکا ثانی نہین پس کہان سے یعنی کیونکر اور کسوجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے طرف عبادت غیر کے پھر ذکر فرمایا کہ جھوٹے انکار کیا ہی اللہ کی آیتون کا اور نہین تامل کیا اونمین اور نہین ہوئی اونکو ہمت طلب حق کی اور خوف عاقبت کا وہ اسی طرح پھیرے گئے ہین اللہ تعالیٰ کی عبادت سے جیسے یہ پھیرے گئے ✤ کشاف ✤ ص ✤

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اللہ ہی جسنے بنا دی تمکو زمین ٹھہراؤ اور آسمان عمارت اور تمکو صورت بنائی پھر اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزون سے وہ اللہ ہی رب تمہارا سو بڑی برکت ہی اللہ کی جو رب ہی سارے جہان کا ✤ مو ✤

خدا وہ ہی کہ بنایا واسطے تمہارے زمین کو جگہ ٹھہرنے کی اور آسمان کو چھت اور صورت بنائی تمہاری پس اچھی بنائین صورتین تمہاری اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزون سے یہ ہی خدا پروردگار تمہارا پس بہت برکت والا ہی خدا پروردگار عالمون کا ✤ تفسیر ✤ اچھی بنائین الخ یعنی سب جانورون سے انسان کی صورت اچھی بنائی انسان کے برابر اچھا کسی حیوان کو نہین بنایا اور بعضون نے کہا کہ یہ اچھاپن ہوا کہ اوندھا نہین پیدا ہوا مانند چارپایون کے اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ پیدا کیا ابن آدم کو سیدھا متناسب الاعضا کھاتا ہی اور لیتا ہی ہر چیز کو ساتھ ہاتھ اپنے کے اور سوائے ابن آدم کے اور جانور مونہہ سے کھاتے ہین اور پاکیزہ یعنی لذت کی چیزین کہ ایسی چیزین جانورون کو نصیب نہین ہوتین ✤ معا ✤ مد ✤

کشاف

۶۵ هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

وہی زندہ رہنے والا کسیکی بندگی نہین اوسکے سوائے سوا اوسکو پکارو نری کر کر اوسکی بندگی سب خوبی اللہ کو جو رب ہی سارے جہان کا ✤ مق

وہ ہی زندہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس عبادت کرو اوسکی ایک جہت کر کر واسطے اوسکے عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جو پروردگار ہی سارے جہان کا ✤ **تفسیر** ✤ دین سے مراد طاعت ہی یعنی پس عبادت کرو اوسکو خالص کر کر اوسکے لیے طاعت کو شرک و ریا سے کہتے ہوئے الحمد للہ رب العالمین اور ابن عباسؓ سے ہی کہا جو کوئی کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس چاہیے کہ کہے پیچھے اوسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس یہی تفسیر اللہ کے اس قول کی فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور سعید بن جبیر سے بھی ہی کہ وہ دوست رکھتے تھے اسکو کہ جب کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پیچھے کہے اسکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر پڑھتے سعید یہ آیت هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اور جب کہ چاہا کفار نے آنحضرتؐ سے پوجنا بتون کا تو آگے کی آیت نازل ہوئی ✤ مو **تنبیہ** ✤ جاننا چاہیے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہین ہوتی آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر غفاری کو کہ نئی بنا کشتی اسلیے کہ دریا گہرا ہی یعنی ایمان کو تازہ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہی بغیر اچھی کشتی ایمان کے بیڑا پار نہین ہوگا اور لے توشہ کامل یعنی اعمال نیک خوب کر اسلیے کہ سفر دور دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ یعنی گناہون کا اسلیے کہ گھاٹی سخت دشوار ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا یعنی اللہ تعالی بینا ہی ✤ **منبہات** ✤ ایک بزرگ کا قول ہی اَلدُّنْیَا بَحْرٌ وَّنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَةُ سَاحِلٌ وَّالسَّفِیْنَةُ التَّقْوٰی دنیا دریا ہی اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہی اور کشتی تقوی **شعر**

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل ✤ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✤

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ

تو کہہ مجکو منع ہوا کہ پوجون جنکو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہونچ چکین مجکو کھلی نشانیان میرے رب سے اور حکم ہوا

اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کہ تابع رہون جہان کے صاحب کا ✤ مق

کہہ بلاشبہہ منع کیا گیا مجکو اس سے کہ عبادت کرون مین اونکو کہ تم پوجتے ہو سوائے خدا کے جسوقت کہ آئین میرے پاس دلیلین ظاہر میرے پروردگار کی طرف سے اور فرمایا گیا مجکو کہ تابع رہون پروردگار جہان کا ✤ **تفسیر** ✤ دلیلون ظاہر سے مراد قرآن ہی اور بعضون نے کہا عقل اور وحی ✤ **ف** ✤ ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ نے کہ ای محمد رجوع کر اوس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور لازم کر لے اپنے پر دین باپ دادا اپنے کا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ الخ ✤ **درمنثور** ✤

۶۶ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ

وہی ہی جسنے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی کی بوند سے پھر لوہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہی لڑکے پھر جبتک پہونچو اپنے زور کو

ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

پھر جبتک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہی تم مین کہ بھر لیا پہلے اس سے اور جبتک کہ پہونچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو ✤ مق

۶۷ وہ ایسا ہی جسنے کہ پیدا کیا تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ وہ آدمؑ ہی مٹی سے پھر نطفہ منی سے پھر خون بستہ سے پھر نکالتا ہی تمکو لڑکے پھر باقی چھوڑا تمکو تو کہ پہونچو نہایت قوت اپنی کو یعنی جوانی کو پھر باقی رکھتا ہی تو کہ ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی تم مین سے مرجاتا ہی پہلے اس سے اور باقی چھوڑتا ہی تو کہ پہونچو تم یعنی سب وقت مقرر کو اور تو کہ سمجھو تم ✤ **تفسیر** ✤ پہلے اس سے یعنی پہلے پہونچنے کے جوانی کو یا پہلے بڑھاپے کے اور تو کہ پہونچو

قال الفراء هو خبر وفیه اضمار ... ۱۲

قوله لتبلغوا اشدکم متعلق بمحذوف تقدیره ثم یبقیکم لتبلغوا وکذلک ثم لتکونوا الخ ۱۲ جمل

قوله ولعلکم تعقلون عطف علی الواحد لان المراد بیان الجنس ۱۲ جمل

وقت مقرر کو معنی اسکے یہ ہین اور کرتا ہی یہ توکہ پونہچو وقت مقرر کو کر وہ وقت موت کا ہی اور توکہ سمجھو تم توحید رب اپنے کی اور قدرت اوسکی اور یہ کہ بعد مرنے کے جلاویگا کو ؛ موضح معالم منثور

هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی پھر جب حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اوسکو کہ ہو وہ ہوجاتا ہی ؛ صو

وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی اور جب مقرر کرتا ہی کچھ کام پس سوا اسکے نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو پس ہوجاتا ہی یعنی جلدی ہوجاتا ہی بلا کلفت ؛ **تنبیہ** ؛ اللہ تعالی کو غرض ان اپنی صفتون کے بیان کرنے سے یہ ہی کہ جب مین ایسا ہوا تو تم مجھی کو عبادت کرو اور میری عبادت مین کسیکو شریک نکرو اور میری اور میرے رسول کی محبت رکھو لیکن پوری حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ جو کوئی دعوی کرے چار چیزون کا بغیر چار چیزون کے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی جو کوئی دعوی کرے محبت خدا تعالی کا اور نہ باز رہے خدا کی حرام کی ہوئی چیزون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور کراہت رکھے فقرا اور مساکین سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے جنت کی محبت کا اور نہ تصدق کرے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی اور جو کوئی دعوی کرے خوف دوزخ کا اور نہ باز رہے گناہون سے پس دعوی اوسکا جھوٹا ہی ؛ منبہات ؛

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝

تو نے دیکھے جو جھگڑتے ہین اسکی باتون مین کہان سے پھرے جاتے ہین جنھون نے جھٹلائی یہ کتاب اور جو بھیجا ہمنے اپنے رسولون کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب طوق پڑے ہین اونکی گردنون مین اور زنجیرین گھسیٹے جاتے ہین جلتے پانی مین پھر آگ مین اونکو جھونکتے ہین ؛ مو

کیا نہ دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین کہان سے پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین کتاب کو اور اوس چیز کو کہ بھیجا ہمنے ساتھ اوسکے اپنے پیغمبرون کو پس جانینگے حقیقت حال جسوقت کہ طوق ہونگے بیچ گردنون اونکی کے اور زنجیرین بھی گھسیٹے جاوینگے بیچ پانی گرم کے پھر آگ مین جھونکے جاوینگے ؛ **تفسیر** ؛ جھگڑتے ہین خدا کی آیتون مین یعنی قرآن مین کہتے ہین کہ نہین آیا ہی اللہ کے پاس سے کہان سے پھیرے گئے یعنی کیونکر پھیرے گئے دین حق سے شرک اور ذکر جھگڑنے کا اس سورت مین تین جگہہ ہی پس جائز ہی کہ یہ جھگڑنا تین قومون مین یا تین قسمون پر یا تاکید کے لیے مکرر فرمایا اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور مراد اوس چیز سے کہ بھیجا ساتھ اوسکے رسولون کو اور کتابین ہین جھونکے جاوینگے معنی اسکے یہ ہین کہ وہ آگ مین ہونگے پس آگ گھیرے ہوئے ہوگی اونکو اور وہ جھونکے ہوئے ہونگے آگ مین بھرتی ہونگے ساتھ آگ کے پیٹ اونکے اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ یعنی آگ اللہ کی بھڑکتی وہ جو چڑھ جاویگی دلون پر اللّٰھم اجرنا من نارك انا عائذون بجوارك ؛ **من معالم کشاف** ؛ کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل لفظ یسجرون تک پھر فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے واسطے بیان کرنے اشارہ ہذہ کے کہ حدیث مین ہی طرف مانند کھوپری کے ؛ **شرف** ؛ یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کے کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلدی گرنے کی ہین ؛ ت ؛ چھوڑا جاوے

ع ۸ ۵

[illegible]

اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین کے حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچے وہ شیشہ زمین کو پہلے رات
کے یعنی تھوڑی ہی مدت میں اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے کنارہ زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات و دن پہلے اسکے کہ پہونچے زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا تہہ کو
اوسکی تھا کو ف ۳ یہ شک راوی کا ہی کہ حدیث میں لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سے زنجیر دوزخیوں کے باندھنے کی ہی کہ جو مذکور ہی
اس آیت میں اور بیچ آیت ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ کے اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ یہ زنجیر
کافر کی مقعد میں ڈالی جاویگی اور نتھنے میں سے نکالی جاویگی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت چالیس برس کی
کہاں سے ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہیں ہی بلکہ کثرت و مبالغہ مراد ہی یا یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے
گز پر قیاس نکرنا چاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی چنانچہ حسن بصری رح نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل
حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشے کا آسمان پر سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی ہی دیر میں زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول و بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس میں بھی نہ پہونچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کہ کیا کچھ اوسکی درازگی ہوگی
عیاذاً باللہ منہا انتہی بہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کریگا اللہ تعالی ایک ابر دوزخیوں کے لیے سیاہ اندھیری کرنے والا اور کہا جاویگا
دوزخیوں کو کہ کیا چیز طلب کرتے ہو تم پس یاد کرینگے وہ اوسکو دیکھکر ابر دنیا کا پس کہینگے اے رب ہمارے مانگتے ہین ہم پانی پس برساویگا
وہ ابر اونپر اغلال یعنی طوق کہ زیادتی ہوگی بیچ طوقون انکے کے اور برساویگا زنجیر یہ کہ زنجیرکے گرہ وین وہ اس انکے اور برساویگا
انگارے کہ شعلہ مارینگے اونپر اور سعید بن جبید طائی سے ہی کہ کہا اونھون نے سنا مینے سعید ابن جبیر کو کہ مین اونکو اور جتنے سوچتا ہون
ماہ رمضان میں کہ بار بار پڑھتے تھے اس آیت کو فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ
فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ○ انتہی بہ اور جاننا چاہیے کہ دوزخی گرم پانی میں گھسیٹ کر ڈالے بھی جاوینگے اور کبھی گرم پانی
اونکے سرون پر بھی ڈالا جاویگا اور پلایا جاویگا اونکو زرداب دوزخیوں کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ البتہ گرم پانی ڈالا
جاویگا دوزخیوں کے سرون پر پس پیٹھے گا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے
پیٹ میں ہی یعنی آنتین وغیرہ یہ ہی صہر ف ۳ ساتھ زبر صاد مہملہ اور جزم ہ کے معنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن میں يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ
رُؤُسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرون پر گرم پانی گلائی جاویگی بسبب اوسکے
وہ چیز کہ انکے پیٹون میں ہی اور گلائے جاوینگے پوست انکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی کثرت حرارت سے اونکے ظاہر و باطن میں ف ۳ پھر اوسی
طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ف ۷ یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور بہٹے گا پیٹ میں اور گلایا جاویگا
جو کچھ کہ پیٹ میں ہی جیسا کہ فرمایا قرآن مجید میں بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا بہ اور ابو امامہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی سے کہ زرداب دوزخیون کا ہوگا حالیکہ
پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف دہان اوسکے کے پس
ناخوش جانیگا اوسکو پس جب لایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو اور گر پڑیگا پوست اوسکے سر کا پس جسوقت کہ
پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکل پڑیگا اوسکی دبر سے فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ
یعنی اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس کاٹ ڈالیگا آنتین اونکی اور فرماتا ہی وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے دوزخی پیاس کی تو فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ پانی کے کہ مانند تیل کی

اون جحٹ پہ ہوگا یا مانند پگلے ہوئے تانبے کے یا زرد اب کے جیسے ڈالیگا مونہون کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی ہے اور سوائے اسکے اس طرح
کے عذاب ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین
کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی شدت درد اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور بلاشبہ دوزخ مین بچھو ہین
مانند خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا ایکبار کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر اوسکے زہر کا چالیس برس ۔ درمنثور مشکوۃ

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ

پھر اونکو کہا ہی کہ کہان گئے جنکو شریک بتاتے تھے اللہ کے سوائے بولے ہمسے چوک گئے کوئی نہین ہمتو پکارتے تھے پہلے

شَيْئًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝

کسی چیز کو اسی طرح بچلاتا ہی اللہ منکرون کو ۔ موضح

پھر کہا جاویگا اونکو یعنی نگہبان دوزخ کے کہین گے کہان ہین جو تھے تم شریک مقرر کرتے سوائے خدا کے یعنی بت کہ جنکو تم پوجتے تھے کہین گم ہوئے ہماری نظر سے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے کسی چیز کو اسیطرح گمراہ کرتا ہی خدا کافرون کو ۔ تفسیر ۔ اول منکر ہو چکے تھے کہ ہمنے شریک نہین پکڑے اب گھبرا کر مونہہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار اونکا اللہ نے بچلا دیا حکمت سے ۔ موضح ۔ گم ہوئے ہماری نظر سے پس نہین دیکھتے ہین ہم اونکو اور نہ منتفع ہوتے ہین ہم ساتھ اونکے اگر کہے تو کہ کیا نہین یاد ہی تجکو بیچ تفسیر قول عز وجل کے انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم جھگڑتے ہین اسکے یا بوئے ہونگے ساتھ معبودون اپنے کے پس کیونکر صادق آویگا کہ ساتھ بھی ہون اونکے اور پھر گم ہون یہ رسلنا فسوف یعلمون اذ [illegible] اونسے جب کہ توبیخ کیے جاوینگے اور کہا جاویگا کہ کہان ہین جنکو تم شریک کرتے تھے سوائے اللہ کے اپنے ہی یادرسی کرین تمھاری اور شفاعت کرین تمھاری اور شاید کہ ہو وینگے ساتھ اونکے تمام اوقات لوگ ہین مگر جب کہ نہ نفع دیا اونھون نے اونکو پس گویا کہ وہ گم ہوئے اونسے بلکہ ہرگز نہ پوجتے تھے ہم پہلے اس سے یعنی ظاہر ہوا ہمارے لیے کہ وہ نہین تھے کبھی کچھ اور نہین تھے ہم پوجتے ساتھ اونکے کسی چیز کو یعنی محض باطل و پوچ ہی تھا اونکا پوجنا جیسے کہ کہے تو کہ گمان کرتا تھا مین کہ فلانا کچھ ہی پس دیکھا تو کچھ نہ نکلا جب کہ آزمایا میں اوسکو نہ دیکھی مینے بھلائی پاس اوسکے اور کذلک یضل اللہ الکافرین کے معنی یہ ہین کہ مانند گم ہونے معبودون اونکے کے اونسے گمراہ کریگا اللہ کافرون کو اونکے معبودون سے یہان تک کہ اگر طلب کرینگے وہ معبودون کو یا طلب کرینگے اونکو معبود تو نہین ملنے کے وہ اپس میں یا یہ معنی ہین جیسا گمراہ کیا اللہ نے ان جدال کرنے والون کو اسی طرح گمراہ کرتا ہی تمام کافرون کو کہ جنسے جانا ہی اللہ نے اختیار کرنا گمراہی کا دین سے

ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝

یہ بدلا اوسکا جو تم رتجتے پھرتے تھے زمین مین ناحق اور اوسکا جو تم اتراتے تھے ۔ موضح

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ خوش ہوتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اسکے ہی کہ تھے تم اتراتے ۔ تفسیر ۔ یعنی یہ عذاب جو تمپر اوترا بسبب خوش ہونے اور اترانے تمھارے کے ہی ناحق اور وہ شرک کرنا اور پوجنا بتون کا ہی پھر کہا جاویگا واسطے اونکے ادخلوا ۔ معالم

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا برا ٹھکانا ہی غرور والون کا ۔ موضح

داخل ہو ودروازون مین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے پس بری جگہ متکبرون کی ہی دوزخ ۔ تفسیر ۔ دروازون مین یعنی سات دروازون مین تقسیم کیے گئے ہین تمھارے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لہا سبعۃ ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم یعنی دوزخ کے لیے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اونمین سے ایک ٹکڑا ہی تقسیم کیا گیا متکبرون کی یعنی جو تکبر کرتے ہین

[illegible marginal notes]

حق سے ﴿ فل ﴾ تنبیه : بلاشبہہ دوزخ بُری ہی جگہہ ہی اللہ ہی بچاوے اوس سے دیکھو بھائیون اللہ جل و علا کس کس طرح کھول
کھولکر بیان اوسکا فرماتا ہی تو لوگ ایسے کام نکرین کہ مستحق دوزخ کے ہون وائے بر حال ہمارے کہ کیسے خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سے
بچنے کی کچھہ نہین کرتے اقتضائے ایمان یہہ ہی کہ شب و روز اوس سے بچنے کی فکر رکھین اور روین خوف خدا سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اے لوگون روؤ یعنی خوف خدا سے پس اگر نہ قدرت رکھو تم رونے حقیقی کی یعنی اسلیے کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلیف کرو رونے مین اور تصور اوس
احوال کا کرو کہ رونا لاوے اور رقت بخشے پس تحقیق دوزخی یعنی کفار یا فجار بھی روینگے دوزخ مین یہان تک کہ آنسو اونکے بہینگے اونکے مونہون پر
گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پس بہینگے خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکھین یا زخمی کر دینگے خون آنکھون کو پس اگر
کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون انتہی اور بموجب انھین مضامین کے اللہ تعالی کے نیک بندے نہایت لرزان
ترسان رہتے ہین اوس سے حتی کہ کھانے پینے کی لذت اونسے جاتی رہتی ہی چنانچہ داؤد طائی رحمة اللہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ آٹھہ
چیزین لیگئین ہین مجھسے حلاوت و لذت طعام کی ایک تو اونمین سے موت ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
آپ نے فرمایا اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتُ یعنی بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی اور وہ لذتون کی
توڑنے والی اسلیے ہی کہ کہا بعض عارفین نے کہ موت اشد ہی پکنے سے ہانڈی مین اور دوسرے مرنے کے پیچھے کی گھاٹی اوکھی ہی نہین جانتا مین کہ
کہان ہوگا ٹھکانا میرا جنت مین یا دوزخ مین اور دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اسلیے کہ وہ باغ ہی جنت کے باغون مین سے
یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے اور تیسرے فکر کرتا ہون مین بیچ سوال کرنے منکر و نکیر کے کہ آوینگے وہ اس حال مین کہ دھوان
نکلتا ہوگا اونکی ناکون مین سے اور آگ نکلتی ہوگی اونکے مونہون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اونکو اور چوتھے سوچتا ہون مین
بیچ وقت نکلنے کے قبر سے کہ آیا ہوگا مونہہ میرا اُجلا یا کالا اور مین دیکھونگا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو اور پانچوین سوچتا
ہون مین کہ دیکھیے دیا جاویگا اعمالنامہ میرا میرے داہنے ہاتھہ مین یا بائین ہاتھہ مین اور چھٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھیے کیونکر ہوگا گذرنا میرا
پل صراط پر اور ساتوین سوچتا ہون مین کہ دیکھیے میزان میری بھاری ہوتی ہی ساتھہ بھلائیون کے یا ساتھہ برائیون کے اور آٹھوین سوچتا ہون مین
کہ دیکھیے کس گھر کی طرف ہو بازگشت میری طرف جنت کے یا طرف دوزخ کے انتہی : سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسے سوچ
وبچار رہتے ہین نہ یہ کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام آیا اور گویا معافی کی چٹھی لے لی نہ حلال حرام کا خیال ہی نہ کرنے عبادت کا اور
نہ بچنے کا بدعات سے اور نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان ناچ رنگ کی محفل ہو یا ڈھولک کی یا کہین
عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہان وہ حال اور کہان یہ حال :

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝

سو تو ٹھہرا رہ بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی — پھر اگر کبھی ہم دکھاوین تجکو کوئی وعدہ جو — اونکو دیتے ہین — یا — بھر لین تجکو — پھر ہماری طرف پھر آوینگے وہ

پس صبر کر اے محمد تحقیق وعدہ خدا کا یعنی ساتھہ ہلاک کرنے کافرون کے سچ ہی یعنی ہونے والا ہی پس اگر دکھلاوین ہم تجکو کوئی وعدہ جو اونکو دیتے ہین
فیہا اور اگر قبض روح تیری کرین ہم پس طرف ہمارے پھیرے جاوینگے کافر : **تفسیر** : فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ یہ جزا متعلق ہی ساتھہ
نتوفینک کے اور جزا نرینک کی محذوف ہی تقدیر اسکی یہہ ہی کہ پس اگر دکھلاوین ہم تجکو تیری زندگی مین بعض وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم
اونکو قسم عذاب سے کہ وہ قتل روز بدر کا ہی تو فیہا یا اگر قبض روح تیری کرین ہم پہلے روز بدر کے تو ہماری طرف پھیرے جاوینگے روز قیامت کے
پس بدلا لینگے ہم اونسے اشد بدلا لینا اور مانند اسی کے ہی قول اللہ تعالی کا فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم مُّنتَقِمُونَ ۝ أَوْ
نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ۝ یعنی پس اگر لیجاوین ہم تجکو یعنی قبض روح تیری کرین تو بلاشبہہ

ہم اونسے بدلا لینے والے ہین یا دکھا دین ہم تجکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہمنے اونسے بس بلاشبہہ ہم اونپر قدرت پانے والے ہین ف۔

تنبیہ۔ تامل کرنا چاہیے آیات قرآنی مین کہ جابجا پاک پروردگار نے صبر کرنیکو حکم فرمایا ہی کہین اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہین سب مومنون کو پس مسلمان کو ضرور اسکا اہتمام کرنا چاہیے اسی لیے بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ شعائر اسلام سے چار چیزین ہین تقوی اور جہاد اور شکر اور صبر۔ منہیات

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَ

اور بھیجے ہین بہت رسول تجسے پہلے کوئی انمین ہین کہ سنایا تجکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا اور

مَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ○

کسی رسول کو مقدور نتھا کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہوگیا انصاف سے اور ٹوٹے مین آئے اوس جگہ جھوٹے ع

اور تحقیق بھیجے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجسے اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا بیان کیا ہمنے تجپر یعنی قرآن مین اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ قصہ اونکا نہین بیان کیا ہمنے تجپر اور نتھا مقدور کسی پیغمبر کو کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم خدا کے پس جب آیا حکم خدا کا فیصل کیا گیا ساتھ حق کے اور زیان مین پڑے اوسوقت بیہودہ گو۔ تفسیر۔ کتنے پیغمبر کہا بعضون نے کہ بھیجے اللہ تعالی نے آٹھ ہزار نبی چار ہزار تو بنی اسرائیل مین سے اور چار ہزار اور تمام لوگون مین سے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ اللہ تعالی نے بھیجا ایک نبی کالا حبشی اونمین سے ہی کہ نہین ذکر کیے گئے قرآن مین اور نتھا مقدور الخ یہ جواب ہی اوسکا کہ کفار فرمایش کرتے تھے آنحضرت سے معجزون کی از راہ عناد کے پس فرمایا کہ ہمنے بہت سے رسول بھیجے ہین اس حال مین کہ نہین تھا مقدور کسیکو اونمین سے یہ کہ لاوے کوئی معجزہ مگر خدا کے حکم سے حاصل یہ کہ گویا آنحضرت کو یہ جواب سمجھایا کہ تم یہ جواب دو اونکو کہ سب رسولون کا یہ حال رہا ہی تو مجکو کہان مقدور ہی اسکا کہ لاؤن کوئی معجزہ جو تم فرمایش کرتے ہو اوسکی مگر یہ کہ چاہے اللہ اور حکم دے اوسکے لانے کا پس جب آیا حکم یعنی قیامت اور یہ وعید اور زد ہی تجھے فرمایش کرنے معجزون کے اور بطلان سے مراد ہین معاند جو فرمایش کرتے تھے معجزون کی حاصل یہ کہ جب قیامت آویگی فیصلہ ٹھیک ٹھیک کیا جاویگا اور وہان کفار ٹوٹا پاوینگے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○

اللہ ہی جسنے بنادیے تمکو چوپائے تا سواری کرو کتون پر اور کتون کو کھاتے ہو۔ ق

خدا وہی جسنے پیدا کیے تمہارے سے لیے چار پائے تو کہ سوار ہو اوپر بعض اونکے کے اور بعض اونکے کو کھاتے ہو ✥ ف ✥

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ○

اور اونمین تمکو بہت فائدے ہین اور تا پونہچو اونپر چڑھکر کسی کام تک جو تمہارے جی مین ہو اور اونپر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو

وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ○

اور دکھاتا ہی تمکو اپنی نشانیان پھر کون کون نشانیان اپنے رب کی نہ مانوگے۔ ق

اور واسطے تمہارے بیچ چار پایون کے بہت فائدے ہین یعنی اونکے دودھ اور پشم سے فائدے اوٹھاتے ہو اور تو کہ پونہچو تم سوار ہو اونپر مقصد کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ٹھہرا ہی یعنی جس کام کی حاجت رکھتے ہو اونپر سوار ہوکر اوسکے لیے جاؤ اور چار پایون پر اور نیز کشتیون پر اوٹھائے جاتے ہو یعنی نرے چار پایون ہی پر نہین سوار کیے جاتے ہو ولیکن اونپر اور کشتیون پر بر و بحر مین سوار ہوتے ہو کاربراری کے لیے اور خدا دکھاتا ہی تمکو نشانیان اپنی یعنی دلائل اپنی قدرت کے پس کس نشانی کا اللہ کی نشانیون مین سے انکار کرتے ہو کہ نہین ہی وہ اللہ کے پاس سے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھتے آخر کیسا ہوا انسے پہلون کا وہ تھے انسے زیادہ اور زور مین

قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

سخت اور نشانیون مین جو چھوڑ گئے ہین زمین پر پھر کام نہ آیا اونکو جو کماتے تھے ٭ صق

کیا سیر نکی اونھون نے زمین مین تو دیکھین کیونکر ہوا آخر کام اون لوگون کا کہ پہلے انسے تھے وہ زیادہ تر انسے یعنی گنتی مین اور زیادہ تر قوت مین یعنی بدن مین اور نشانیون مین پس دفع نکیا عذاب کو اونسے اوس چیز نے کہ تھے کماتے ٭ تفسیر یعنی کرتے قسم جمع کرنے مال اور بہتایت سپاہ اور تفاخر اور مانند اونکے سے اور مراد نشانیون سے محل اور قلعے ہین کہ عاد و ثمود وغیرہ رکھتے تھے کوئی چیز مانع عذاب کو نہوئی پس اہل مکہ کس چیز پر مغرور ہین ٭ بیضاوی ٭

فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○

پھر جب پہنچے اون پاس رسول اونکے کھلی نشانیان لیکر ریجھنے لگے اوس پر جو اونکے پاس تھی خبر اور الٹ پڑی اونپر جس چیز پر ٹھٹھا کرتے تھے ٭ صق

پس جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ معجزون کے خوش ہوئے ساتھ اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے تھی دانش سے یعنی علم معاش سے اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ٭ تفسیر ٭ مراد علم سے علم اونکا ہے ساتھ امور دنیا کے اور معرفت اونکی ساتھ تدبیر دنیا کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ○ یعنی جانتے ہین سو ظاہر کو زندگانی دنیا سے اور وہ آخرت سے غافل ہین اور فرمایا فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ یعنی پس تو دھیان نکر اوسپر جو مونھ موڑے ہماری یاد سے اور کچھ نہ چاہے مگر دنیا کا جینا یہان ہی تک پہونچی اونکی سمجھ پس جب کہ لائے اونکے پاس رسول علوم دینی اور وہ نہایت دور تھے اونکے علمون سے کیونکہ علوم دینی تھے واسطے ترک کرنے دنیا کے اور باز رکھنے کے لذتون اور شہوات سے نہ التفات کیا اونھون نے طرف اون علوم کے اور حقیر جانا اون علوم کو اور ٹھٹھا کیا ساتھ اونکے اور اعتقاد کیا اسکا کہ نہین ہے کوئی علم بہت نافع اور بہت حاصل کرنے والا فوائد کا علم اپنے سے پس خوش ہوئے ساتھ علم اپنے کے یا مراد ہے علم فلاسفہ کا اور دہریون کا یعنی یونان سے پس جب سنتے تھے وحی اللہ کی رد کرتے تھے اوسکو اور حقیر جانتے تھے علم انبیا کو منسبت اپنے علم کے اور سقراط سے کہ نام حکیم کا ہے منقول ہے کہ اوسنے سنا مبعوث ہونا حضرت موسی علیہ السلام کا اور لوگون نے اوس سے کہا کہ اگر ہجرت کرے تو طرف اونکے تو بہتر ہے کہا اوسنے کہ ہم قوم مہذب ہین ہمین نہین حاجت ہمکو طرف اوس شخص کے کہ مہذب کرے ہمکو یا مراد یہ ہے کہ خوش ہوئے کافر ساتھ اوس علم کے کہ رسولون کے پاس تھا از راہ ہنسی اور ٹھٹھا کرنے کے ساتھ اوس علم کے گویا کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ ٹھٹھا کیا اونھون نے ساتھ معجزون کے اور ساتھ علم وحی کے کہ لائے اوسکو رسول در حالیکہ خوشی کرنیوالے تھے اور ٹھٹھا کرنے والے تھے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول اللہ تعالی کا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ یا خوش ہونا رسولون کا مراد ہے یعنی رسولون نے جب دیکھا جہل اونکا اور استہزا کرنا اونکا ساتھ حق کے اور جانا انجام بد کفار کا اور یہ کہ عذاب لاحق ہوگا اونکو اوپر جہل اور استہزا پر خوش ہوئے وہ ساتھ علم کے کہ دیئے گئے تھے اور شکر کیا اللہ تعالی کا اوسپر اور دیکھا کافرونکو اونکی سزا جہل و استہزا نے یا مراد علم سے جاننا کفار کا ہے اس بات کو کہ ہم بعد مرنے کے جلائے نہین جائینگے اور یہ اگرچہ جہل ہے لیکن بسبب اونکے زعم کے اوسکو علم فرمایا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من العلم جهلا یعنی بعض علم ہیں جہل ہے ٭ مدارک ٭ تنبیہ ٭ اس سے معلوم ہوا کہ امور دنیا کے علم پر خوش ہونا ہرگز نچاہیے اور اوسکی حقیقت سمجھے اور یاد آخرت رکھے کہ علم وہی ہے اور اوسپر عمل کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۱۰ یعنی لازم ہے ... ٭ صعا

اسکو دانشمند فرمایا ہی اور متبع نفس کو کہ عالم امور دنیا کا ہی احمق فرمایا اس حدیث مین اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ یعنی دانشمند وہ ہی کہ تابع اور مسخر کرے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور نادان و احمق وہ ہی کہ تابع کرے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے اور آرزو رکھے اللہ سے کہ وہ غفور رحیم ہی صدق اللہ و صدق الرسول اور اہل دنیا کے نزدیک اب معاملہ برعکس ہی کہ جو عالم آخرت اور عارف باللہ ہین اونکو نادان و حقیر جانتے ہین اور جو مدبر دنیا کا اور دغاباز اور بدمعاش اور منافق وضع اور مال مردم خور ہو اوسکو دانشمند جانتے ہین حال انکہ اسمین ایک طرح کی تکذیب اللہ و رسول کی لازم آتی ہی عیاذا باللہ منہ اور اوپر کے مضامین سے برائی علم فلسفہ کی بھی معلوم ہوئی اور واقع مین یہی ہی کہ جہان تک ایسے ہی علوم کا توغل ہوا اور خدا اور رسول کو بھول گیا کیسا ہی بددین و مرتکب حرام کا ہو اپنے فعل کی تاویل ہی کریگا اور عالم دیندار کو بنظر حقارت ہی دیکھیگا اکثر تو ایسا ہی دیکھا اور سنا ہی مگر جسکو اللہ بچاوے اوسکا ذکر نہین اسیلیے کتاب در المختار مین علم فلسفہ کو حرام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ منطق بھی فلسفہ ہی مین داخل ہی ظاہرا مراد کثرت مزاولت اسکی ہی کہ باعث ہوتی ہی چھوٹ جانے علوم دینی کی اور چھٹ جانا اوسکا باعث محرومی خیر دارین کا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے امور کا بہت اہتمام نکرے جیسا کہ امور آخرت کا اہتمام کرے اسیلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اویگا ایک زمانہ میری امت پر کہ دوست رکھینگے پانچ چیزون کو اور بھول جاوینگے پانچ چیزون کو دوست رکھینگے دنیا کو اور بھول جاوینگے آخرت کو اور دوست رکھینگے زندگانی کو اور بھول جاوینگے موت کو اور دوست رکھینگے گھرون کو اور بھول جاوینگے قبرون کو اور دوست رکھینگے مال کو اور بھول جاوینگے حساب کو اور دوست رکھینگے خلق کو اور بھول جاوینگے خالق کو وہ مجھسے الگ ہین اور مین اونسے الگ ہون انتہی پس عاقل کو چاہیے کہ بقدر ضرورت کے دنیا مین مشغول ہو اور پھر فکر آخرت کی رکھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ زبور مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف داؤد نبی علیہ السلام کے کہ عاقل حکیم نہین خالی ہوتا ہی چار ساعتون سے ایک ساعت مین مناجات کرتا ہی اپنے رب سے اور ایک ساعت مین محاسبہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور ایک ساعت مین جاتا ہی طرف ایسے بھائیون اپنے کے کہ جو آگاہ کرین اوسکو ساتھ عیبون اوسکے کے اور ایک ساعت مین مشغول ہوتا ہی لذت حلال مین ✤ منصحات ✤

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشْرِکِیْنَ ۝

پھر جب دیکھی اونھون نے ہماری آفت بولے ہم یقین لائے اللہ اکیلے پر اور چھوڑین جو چیزین شریک بتاتے تھے ✤ سو ✤

پس جب کہ دیکھا اونھون نے عذاب شدید ہمارا کہا اونھون نے ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے تنہا اور منکر ہوئے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکو شریک مقرر کرتے تھے ہم

فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ وَخَسِرَ

پھر نہوا کہ کام آوے اونکو یقین لانا اونکا جسوقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو چلی آئی ہی اوسکے بندون مین اور خراب ہوئے

هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

اوس جگہہ منکر ✤ مع ✤

پس نتھا کہ نفع کرے اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھون نے عذاب ہمارا آئین خدا کا کہ گذرا ہی اوسکے بندون مین اور زیان پایا اوس جگہہ کافرون نے ✤ تفسیر ✤ گذرا ہی اوسکے بندون مین یہ کہ ایمان لانا وقت اوترنے عذاب کے نہین ہی نفع دیتا اور یہ کہ عذاب اوترا کرتا ہی رسولون کے جھٹلانے والون پر اور لفظ ھنالک کہ بمعنی جگہہ کے ہی استعارہ کیا گیا ہی زمان کے لیے یعنی معنی اوسوقت کے ہی اور کافر ہر وقت زیان کار ہین لیکن جسوقت عذاب دیکھینگے اوسوقت ظاہر ہو جاویگا زیان اونکا ✤ مل ✤

سورۃ حٓم السجدۃ مکیۃ وھی اربع وخمسون ایۃ وستۃ رکوعات

اور نام اسکا حم السجدۃ اسلیے رکھا گیا کہ اسکے سرے پر لفظ حم ہی اور آیت سجدہ بھی ہی اسمین آیتین چون ۵۴ ہین اور کلمے سات سو چھیانوے ۷۹۶ اور حروف تین ہزار تین سو پچاس ۳۳۵۰ اور رکوع چھہ ۶ ✣ اور ابن عباس اور جابر بن زید سے ہی کہ نازل ہوئی یہ بعد مومن کے اور یہی مناسبت واضح ہی اسکے لکھنے کی بعد اوسکے اور اور بھی بہت وجہین مناسبت کی لکھی ہین ✣ **تناسق الدرر فی تناسب السور وغیر ذالک** ✣

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٓمٓ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کچھہ اوتارا ہی بڑے مہربان رحم والے سے ✣ مو

یہ اوتاری ہوئی ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے ✣ **تفسیر** ✣ لفظ حٰمٓ حروف مقطعات سے ہی اللہ تعالی ہی جانے کہ مراد اس سے کیا ہی اور بعضون نے کہا کہ حم نام سورت کا ہی روایت کی ابن ابی شیبہ اور عبید بن حمید اور ابو یعلی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا جمع ہوئے قریش ایکدن اور کہا یعنی انھون نے کہ دیکھو اوسکو کہ بہت جانتا ہو تم مین سحر اور کہانت اور شعر پس چاہیے کہ جاوے اس شخص کے پاس یعنی آنحضرت کے پاس کہ جسنے تفریق ڈالدی ہی ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا ہی کام ہمارا اور عیب لگایا ہی ہمارے دین کو پس چاہیے کہ وہ کلام کرے اس شخص سے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتا ہی اوسکو پس کہا بعضے قریش نے کہ نہین جانتے ہین ہم ایسا کسیکو سوائے عتبہ بن ربیعہ کے کہا اونھون نے کہ جا تو یعنی آنحضرت کے پاس ای ابو الولید کہ کنیت ہی عتبہ کی پس آیا وہ حضرت کے پاس اور کہا کہ ای محمد تو بہتر ہی یا عبد اللہ تو بہتر ہی یا عبد المطلب [دادا آنحضرت کے ۱۲] پس چپکے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا عتبہ نے کہ اگر گمان کرتا ہی تو کہ وہ بہتر تھے تجھسے تو بلا شبہہ اونھون نے پوجا ہی اون معبودون کو [دادا آپکے ۱۲] کہ جنکو تو عیب لگاتا ہی اور اگر گمان کرتا ہی تو کہ تو بہتر ہی اونسے تو ویسا ہی کہہ تو کہ سنین ہم کلام تیرا آگاہ ہو قسم خدا کی نہین دیکھا ہمنے کوئی بکری کا بچہ منحوس زیادہ تیری قوم پر تجھسے کہ تفریق ڈالی تونے ہماری جماعت مین اور تتر بتر کر دیا تونے کام ہمارا اور عیب لگایا تونے ہمارے دین مین اور فضیحت کیا تونے ہمکو عرب مین یہان تک کہ مشہور ہو گیا ہی اونمین کہ قریش مین ایک ساحر کاہن ہی قسم خدا کی منتظر ہین ہم کہ شور و غوغا جبلی ۵۲ اوٹھے یعنی اوٹھے بعض بعض کی طرف تلوار لیکر ای شخص اگر تجھکو کچھہ حاجت ہی تو جمع کرین ہم تیرے لیے مال یہان تک کہ قریش مین بڑا غنی ہووے تو کہ تیرے برابر کوئی نہو اور اگر تجھکو خواہش عورت کی ہو تو پسند کرے جونسی عورت چاہے تو قریش مین سے پس البتہ نکاح کر دینگے ہم تجھسے دس عورتون کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہہ چکا تو جو کہنا تھا اوسنے کہا ہان پس پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ ۝ تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ یہان تک کہ پہنچے اس مقام کو فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ پس کہا عتبہ نے کہ بس کر نہین ہی تیرے پاس سوائے اسکے کچھہ فرمایا حضرت نے نہین پس پھرا عتبہ طرف قریش کے پس کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجھسے کہا عتبہ نے کہ نہین چھوڑی مینے کوئی بات کہ جانتا تھا مین کہ کہو گے تم اوس سے مگر کہ کہی مینے کہا قریش نے کہ پس آیا کچھہ جواب دیا اوسنے تجھکو کہا عتبہ نے قسم اوس ذات کی کہ قائم کیا گھر اپنا یعنی خانہ کعبہ نہین سمجھا مین کچھہ اوس کلام مین سے کہ کہا اوسنے سوائے اسکے اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ کہا قریش نے وائے تجھکو کہ کلام کرے تجھسے ایک شخص عربی مین اور تو نسمجھے کہ کیا کہا کہا عتبہ نے قسم خدا کی نہین سمجھا ۵۳ مین کچھہ اوس کلام مین سے کہ

ان فصلت جمع اسم السورۃ ... کان تنزیلا ... خبر ... تنزیل مبتدأ ... خبر ... الرحمن الرحیم صفتہ ... ۵۱ یعنی عجائبات مین ... دعوی کرکے تفرقہ ڈالا ہی اور ساحر دشمن ہو جاتے ہین ۱۲ منہ مڑ ۵۳ یعنی بسبب عظمت و بلاغت کلام شریف کے مبہوت و متحیر ہوکر سمجھا ۱۲

کیا سوائے ذکر ساعتہ کے انتہی ۱۲منہ اور اور روایت مین آیا ہی کہ عتبہ ایک روز قریش کی مجلس مین بیٹھا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تنہا بیٹھے ہوئے تھے کہ عتبہ نے کہا ای جماعت قریش کی کیا نہ اوٹھون مین طرف اسکے اور کلام کرون پاس اسکے پس پیش کرون مین اوسکے کئی
امور شاید کہ وہ قبول کرے جسے چاہے اور باز رہے ہمسے کہا قریش نے بہت خوب ای ابو الولید پس اوٹھا عتبہ یہان تک کہ آکر بیٹھا پاس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کلام مذکور کہ جو اوپر کی روایت مین گذرا اور حضرتؐ نے بعد اوسکے کہہ چکنے کے سورۃ مذکور پڑھنی پس حضرتؐ
پڑھتے جاتے تھے اوسکو اور عتبہ نے جب سنی وہ تو چپ ہو کر سننے لگا اور رکھا اپنا اپنی پیٹھ کے پیچھے ٹیک کر بیٹھا سنتا رہا اوسکو یہان تک کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے سجدے تک پس سجدہ کیا اوسمین پھر فرمایا کہ سنی تو نے ای ابو الولید کہا اوسنے کہ سنی مینے فرمایا حضرتؐ نے
پس تو اور یہ سنے یعنی تو کیا لیاقت رکھتا ہی اسکے سننے کی پس اوٹھا عتبہ اور آنے لگا اپنے یارون کے پاس پس کہا بعضے اوسکے یارون نے بعضون سے
قسم خدا کی کہا کہ البتہ تحقیق آتا ہی تمہارے پاس ابو الولید بغیر اوس مونہہ کے کہ گیا تھا ساتھہ اوسکے یعنی بشاشت سے گیا تھا اور اب بھیکا را ہوا
آتا ہی پس جب بیٹھا عتبہ پاس قریش کے تو کہا اونھون نے کہ کیا حیلہ حوالہ کیا اوسنے تجسے کہا عتبہ نے قسم خدا کی بلا شبہہ مینے سنا ہی ایسا کلام کہ
نہین سنا مینے مانند اوسکے کبھی قسم خدا کی نہین ہی وہ شعر اور نہ سحر اور نہ کہانت قسم خدا کی البتہ ہوگا موجب قول اوسکے کے کہ سنا ہی مینے اوس سے
اور اور روایت مین آیا ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جب پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ربیعہ پر حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
تو آیا وہ اپنے یارون کی پاس اور کہا ای قوم میری اطاعت کرو تم میری اس دن مین اور نافرمانی کر لینا بعد اسکے اسلیے کہ قسم خدا کی البتہ تحقیق سنا ہی
مینے اس شخص سے ایسا کلام کہ نہین سنا میرے کانون نے کبھی ایسا کلام مانند اوسکے اور نہین سوجھا مجکو جواب اوسکا اور اور روایت مین آیا ہی کہ بعد
کلام مذکور کے عتبہ نے کہا کہ چھوڑ دو اس شخص کو اور الگ ہو اس سے پس قسم خدا کی نہین وہ چھوڑنے والا اوس دین کو کہ وہ اوسپر آیا اور سارے عرب
کو اور اوسکو لڑنے دو آپسمین اسلیے کہ اگر وہ غالب آویگا اونپر تو ہوگا شرف اوسکا شرف تمہارا اور عزت اوسکی عزت تمہاری اور بادشاہت اوسکی
بادشاہت تمہاری اور اگر عرب غالب آوینگے اوسپر تو دفع ہو جاویگا وہ تم سے بسبب غیر تمہارے کے کہا قریش نے کیا رغبت کی تو نے اوسکی طرف
ای ابا الولید ۱۲منہ اور روایت کی حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے کہ کہا آیا مین ملنے کو عائشہؓ سے اور آنحضرتؐ پر وحی
اوتر رہی تھی پھر افاقت ہوئی حضرتؐ کو اوس حالت سے کہ وقت اوترنے وحی کے ہوتی تھی پس کہا ای عائشہؓ دے مجکو چادر میری پس دی مینے
آپکو چادر پھر رونق افزا ہوئے آپ مسجد مین پس ناگہان کوئی شخص وعظ کہہ رہا تھا پس بیٹھہ گئے حضرتؐ یہان تک کہ جب وعظ کہہ چکا واعظ تو
شروع کی آپنے پڑھنی حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ پس سجدہ کیا یعنی جب آیت سجدہ پر پہونچے یہان تک کہ دراز ہوا سجدہ
آپکا پھر سنا یہ مذکور اون لوگون نے کہ دو کوس پر تھے اور بھر گئی اونپر مسجد یعنی لوگ جمع ہوئے سجدہ کرنے کو آپکے ساتھ پس کہلا بھیجا عائشہؓ
نے اپنے گھر یعنی اپنے گھر والون کو یہ کہ حاضر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلیے کہ البتہ تحقیق دیکھا ہی مینے اونسے ایک امر کہ نہین
دیکھا مینے اونسے ابتدا اوس دن سے کہ رہی مین ساتھہ اونکے پس اوٹھایا حضرتؐ نے سر اپنا اور کہا کہ یہ سجدہ کیا مینے از راہ شکر رب اپنے کے عوض مین
اوس نعمت کے کہ دی مجکو میری امت کے لیے پس عرض کیا اونسے ابو بکرؓ نے کہ کیا نعمت دی تمکو تمہاری امت کے لیے فرمایا کہ دی مجکو یہ نعمت کہ ستر ہزار
میری امت مین سے داخل ہونگے بہشت مین پس کہا ابو بکرؓ نے کہ یا رسول اللہ آپکی امت مین بہت نیک ہین پس زیادہ مانگو فرمایا یعنی جیسے
کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین کہ تحقیق کیا مینے پس دیے مجکو ساتھہ ہر ایک کے ستر ہزار مین سے ستر ستر ہزار کہا ابو بکرؓ نے یا رسول اللہ
اور زیادتی مانگیے اپنی امت کے لیے پس اشارہ کیا ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کے یعنی جیسے کسیکی تسلی کے لیے اشارہ کرتے ہین پھر اشارہ کیا
ساتھہ دونون ہاتھون اپنے کے سینے پر یعنی یہ اشارہ اسکا ہوا کہ یاد ہی مجکو حاصل دونون اشارون کا یہ ہوا کہ خاطر جمع رکھو مجھے یاد ہی
پس کہا عمرؓ نے کیا یاد ہی آپکو یا رسول اللہ یعنی دعا کرنا اور بیہقی نے روایت کی شعب الایمان مین خلیل بن مرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی

[illegible]

علیہ وسلم نہین سوتے تھے یہان تک کہ پڑھتے تبارک ا ور حم السجدہ ٭ در منثور ٭

کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

کتاب ہے کہ جدی جدی کی ہین اوسکی آیتین قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگون کو سناتا خوشی اور ڈر پھر دھیان مین نہ لائے وہ بہت لوگ پھر وہ نہین سنتے ٭ صو ٭

یہ ایک کتاب ہے کہ واضح بنائی گئین آیتین اوسکی درحالیکہ قرآن ہے عربی واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا پس روگردان ہوئے اکثر لوگ پس وہ نہین سنتے ہین ٭ تفسیر ٭ فصلت کے معنی ہین جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی اور گردانی گئین تفصیلین بیچ معانی مختلفہ کے قسم احکام اور قصون اور نصیحتون اور وعد و وعید وغیر ذالک سے قرآن عربی یعنی مراد رکھتا ہون ساتھ اس کتاب مفصل کے قرآن کہ صفت اوسکی ایسی اور ایسی ہے یا یہ معنی ہین کہ جدا جدا کی گئین آیتین اوسکی بیچ حال ہونے اوسکے کے قرآن عربی واسطے اوس قوم کے الخ یعنی واسطے قوم عرب کے کہ جانتے ہین اوس چیز کو کہ اوتری اوپر قسم آیتون مفصلہ سے کہ واضح ہین اونکی زبان عربی مین خوشخبری دینے والا یعنی واسطے اولیا اللہ کے اور ڈرانے والا یعنی واسطے دشمنان خدا کے نہین سنتے ہین یعنی نہین قبول کرتے ہین ٭ معالم ٭

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ

اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے جسطرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہے

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝

سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین ٭ صو ٭

اور کہا کافرون نے یعنی نبی سے کہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے کہ وہ توحید ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے پس عمل کر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہین ٭ تفسیر ٭ بوجھ ہے کہ مانع ہوتا ہے تمھاری بات کے سننے سے اور یہ تمثیلین ہین واسطے دور ہونے دلون اونکے کے قبول کرنے حق کے سے اور اعتقاد رکھنے حق کے سے گویا کہ وہ غلافون اور پردون مین ہین کہ مانع ہوتے ہین وہ پہنچنے حق کے سے دلون مین اور واسطے نہ سمانے حق کے اونکے کانون مین گویا کہ وہ بہرے ہین حق کے سننے سے اور واسطے دور ہونے مذہبون اور دینون کے گویا کہ درمیان اونکے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس چیز کے کہ وہ اوسپر ہین پردہ ڈھانکنے والا اور اوٹ بلند ہے قسم پہاڑ یا مانند اوسکے سے پس نہین ملتے آپسمین اور نہ دیکھتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو پس عمل کر یعنی اپنے دین پر ہم عمل کرنے والے ہین اپنے دین پر یا یہ مراد ہے کہ پس عمل کر بیچ باطل کرنے امر ہمارے کے ہم عمل کرنے والے ہین بیچ باطل کرنے امر تمھارے کے ٭ مد ٭ عمر بن الخطاب سے منقول ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ الخ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کہ کونسی چیز مانع ہے تمکو اسلام سے اگر اسلام لاؤگے تو سردار ہوؤگے عرب کے پس کہا قریش نے کہ ای محمد نہین سمجھتے ہین ہم اوس چیز کو کہ کہتے ہو تم اور نہین سنتے ہین ہم اوسکو اور بلاشبہہ ہمارے دلون پر البتہ پردہ ہے اور لیا ابو جہل نے ایک کپڑا اور کھینچا اوسکو درمیان اپنے اور درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا ای محمد قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ مین بلاتا ہون تمکو طرف دو چیزون کی ایک تو یہ گواہی دو تم یہ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ٭ اور دوسری یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون پس جب سنی اونھون نے گواہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی پھر گئے وہ اپنی پشتون پر بدک کر اور کہا اونھون نے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ یعنی کیا کر دیا اسنے کئی معبودون کو ایک معبود بلاشبہہ یہ ایک تعجب کی بات ہے اور کہا بعضون نے امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا

لشیٔ یراد ○ ما سمعنا بھذا فی الملۃ الاٰخرۃ ان ھذا الا اختلاق ○ ءانزل علیہ الذکر من بیننا
یعنی چلو اور مستقیم رہو اپنے معبودون پر بلا شبہ اس بات مین کچھ غرض ہی نہین سنی ہمنے یہ اوس پچھلے دین مین اور نہین کچھ یہ مگر بنائی بات
کیا اسی پر اوتری نصیحت ہم سب مین سے اور اوترے جبرئیل پس کہا ای محمد بلا شبہ اللہ فرماتا ہی تجکو سلام اور فرماتا ہی کہ کیا نہین کہتے ہین
یہ قریش کہ انکے دلون پر پردے ہین اس سے کہ سمجھین وہ توحید کو اور انکے کانون مین بوجھ ہی کیا پس نہین سنتے ہین بات تیری تو کیونکر ہی یہ بات
کہ جب ذکر کرتا ہی تو اپنے رب کا قرآن مین اکیلا کر بھاگتے ہین وہ اپنی پشتون پر بدک کر اگرہی جیسا کہ یہ کہتے ہین تو کیون بھاگتے ہین یعنی اگر بہرے
ہین اور سنتے نہین تو یہ کیونکر سنکر بھاگتے ہین ولیکن وہ سنتے ہین اور نہین نفع پاتے ساتھ اوسکے از راہ مکروہ جاننے کے اوسکو پس جب
ہوا کل کا دن تو آئے اونمین سے ستر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ ای محمد ظاہر کر ہمپر اسلام پس جب ظاہر کیا آنحضرت نے
اونپر اسلام تو مسلمان ہوئے سب پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا الحمد للہ کل تو تم کہتے تھے کہ ہمارے دلون پر غلاف ہین اور ہمارے
دل پردون مین ہین اوس چیز سے کہ مین بلاتا ہون تمکو طرف اوسکے اور کہتے تھے تم کہ ہمارے کانون مین بوجھ ہی اور صبح کی تمنے آج کے دن
اس حال مین کہ مسلمان ہو پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ جھوٹ بولے ہم قسم خدا کی اگر ہوتا ایسا تو نہ ہدایت پاتے ہم کبھی ولیکن اللہ سچا ہی اور بندے
جھوٹ بناتے ہین اوسپر اور وہ غنی ہی اور ہم محتاج ہین طرف اوسکے ❊ درمنثور ❊

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد فاستقیموا الیہ واستغفروہ ط
توکہہ مین بھی آدمی ہون جیسے تم حکم آتا ہی مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہی سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے گناہ بخشواؤ
وویل للمشرکین ○ الذین لا یؤتون الزکوۃ وھم بالاٰخرۃ ھم کٰفرون ○
اور خرابی ہی شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے منکر ہین ❊ موضح

کہہ سوا اسکے نہین ہی کہ مین آدمی ہون مانند تمھارے وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے متوجہ ہو طرف
اوسکے اور بخشش مانگو اوس سے اور وائے واسطے اون مشرکون کے کہ نہین دیتے زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین ❊ تفسیر ❊ مین آدمی
ہون الخ یہ جواب ہی اونکے اس قول کا قلوبنا فی اکنۃ اور وجہ اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت نے کہا اونکو کہ مین نہین ہون فرشتہ اور مین آدمی ہون مانند
تمھارے اور تحقیق وحی بھیجی گئی طرف میرے نہ طرف تمھارے پس صحیح ہوئی نبوت میری ساتھ آنے وحی کے طرف میرے اس حال مین کہ مین بشر ہون
اور جب صحیح ہوئی نبوت میری تو واجب ہوا تمپر اتباع میرا اوس چیز کا کہ وحی کی گئی طرف میرے یہ کہ معبود تمھارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف
اوسکے ساتھ توحید کے اور خالص کرنے عبادت کے نہ جاؤ داہنے بائین اور نہ التفات کرو طرف فریب دینے شیطان کے کہ دوست پوجنے کو اور
بتون کے تشفیع ٹھہرانے کو کہتا ہی اور بخشش مانگو اوس سے شرک سے اور لا یؤتون الزکوۃ کے یہ معنی ہین کہ نہین ایمان رکھتے ساتھ واجب ہونے
زکوۃ کے اور نہین دیتے زکوۃ یا یہ معنی ہین کہ نہین کرتے وہ چیز کہ ہون بسبب اوسکے ازکیا یعنی پاک اور وہ چیز کیا ہی ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بعث اور ثواب و عقاب کے اور ابن عباس رض نے یہ معنی کہے ہین کہ نہین کہتے وہ لا الٰہ الا اللہ اور یہ کلمہ زکوۃ یعنی سبب
پاکیزگی نفسون کا ہی اور معنی یہ ہین کہ نہین پاک کرتے اپنے نفسون کو شرک سے بسبب توحید کے اور کہا حسن اور قتادہ نے کہ نہین اقرار کرتے
زکوۃ کا اور نہین اعتقاد کرتے اوسکے دینے کو واجب اور کہا جاتا تھا کہ زکوۃ پل اسلام کا ہی پس جسنے طی کیا اوسکو نجات پائی اور جسنے تخلف کیا اوس سے
یعنی پیچھے رہ گیا اوس سے اور نہ طی کیا اوسکو ہلاک ہوا اور کہا ضحاک و مقاتل نے کہ یہ معنی ہین نہین خرچ کرتے طاعت مین اور نہین صدقہ دیتے اور کہا مجاہد
نے نہین پاک کرتے اپنے اعمال کو یعنی ریا و غیرہ سے اور وہ ساتھ آخرت کے نامعتقد ہین نہ دیتے زکوۃ کو بیان کیا نزدیک کفر بالاٰخرۃ کے اسلیے کہ بہت
[illegible] کو [illegible] اور [illegible] جب کہ خرچ کیا اوسکو اللہ کی راہ مین تو یہ قوی تر دلیل ہوئی اوپر استقامت اور صدق نیت

[illegible]

اور خلوص تہ دل اوسکے کہ او نہین قابو مین آئے مؤلفۃ القلوب مگر بسبب نفع دنیا کے پس قوی ہوے لیے اعضا الفت ونکے اور نرم ہوئی شدت اونکی
اور نہین مرتد ہوے بنو حنیفہ مگر بسبب نہ دینے زکوۃ کے اور اسمین رغبت دلائی ہی مؤمنون کو اوپر ادا کرنے زکوۃ کے اور ڈرانا شدید ہی نہ دینے
زکوۃ کے سے اس سبب سے کہ گردانا زکوۃ کے نہ دینے کو اوصاف مشرکین سے اور نزدیک کیا اوسکو ساتھ کفر بالآخرۃ کے ٭٭ فائدہ معاً تنبیہ
جانا چاہیے کہ استقامت عجب چیز ہی سفیان بیٹے عبد اللہ ثقفی کے روایت کرتے ہین کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے میرے لیے اسلام
مین یعنی بیچ اون چیز کے کہ کامل کرے اسلام کو اور رعایت کیے جاوین بسبب اوسکے حقوق اسلام کے ایک قول کہ نہ سوال کرون مین اوس سے
کسی سے بعد سوال کرنے آپکے کے یعنی ایک قول جامع فرما دیجیے کہ نہ احتیاج ہو بسبب اوسکے سوال کرنی کی احکام شرع مین آپکے غیر سے
فرمایا آنحضرت نے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی اوپر
ایمان لانا پھر مستقیم رہ یعنی اوپر بجالانے اوامر کے اور بچنے کے نواہی سے از روے قلب و قالب کے روایت کی یہ مسلم نے اور جانا چاہیے کہ ادا کرنا
زکوۃ کا بنا ہے اسلام سے ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہی اسلام اوپر پانچ چیزون کے اوپر گواہی دینے اسکے کہ نہین ہی کوئی معبود
سواے اللہ کے اور بلا شبہہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور ادا کرنے حج کے اور روزے رکھنے
رمضان کے روایت کی یہ بخاری مسلم نے اور زکوۃ کے نہ دینے مین بڑی بڑی خرابیان بھگتنی جاوینگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
سونا رکھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اوس سے حق اوسکا کہ زکوۃ ہی مگر جب کہ ہوگا دن قیامت کا بنائے جاوینگے واسطے اوسکے تختے
آگ کے یعنی تختے سونے چاندی کے بنینگے لیکن آگ مین ایسے گرم کیے جاوینگے کہ گویا آگ کے ہونگے جیسا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوینگے آگ مین پھر
داغ دیے جاوینگے ساتھ اون تختون کے پہلو اوسکے اور پیشانی اوسکی اور پیٹھ اوسکی جب کہ جدا کیے جاوینگے یعنی بدن سے اور ڈالے جاوینگے آگ مین پھر
لائے جاوینگے یعنی جب ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ مین ڈالے جاوینگے گرم کرنے کے لیے اور نکال کر پھر داغ دینگے ہمیشہ یونہین کرتے رہینگے
اوس دن مین کہ ہی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی یہانتک کہ حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے پس دیکھے راہ اپنی طرف بہشت کے یا طرف
دوزخ کے ساری حدیث بیان فرمائی تھی اوسکا باقی رہا ہی چنانچہ وہ سب کتب مین مسلم سے روایت کی گئی ہی اور مانند اسی کے وارد ہوا ہی
قول اللہ تعالی کا وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین پس
خبر دے تو اونکو عذاب دردناک کی اوس دن مین کہ گرم کیے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے پھر داغ دی جاوینگی اوس سے پیشانیان اونکی
اور پہلو اونکے اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا کہ یہ وہی تو ہی جو جمع کیا تھا تمنے اپنے لیے پس چکھو وبال اوسکا کہ جمع کرتے تھے اور مراد نہ ادا کرنے
حق مال کے سے حدیث مین اور نہ خرچ کرنے مال کے سے راہ خدا مین بیچ آیت کے نہ دینا زکوۃ اموال کا ہی پس بلا شبہہ جو لوگ کہ جمع کرتے ہین
اموال اور ذخیرہ کرتے ہین اونکو اور نہین دیتے زکوۃ اونکی عذاب دیے جاوینگے روز قیامت کے ساتھ طرح طرح کے عذابون کے ازانجملہ ایک تو
یہی ہی جو ذکر کیا گیا اس حدیث مین اور آیت مین اور وجہ تخصیص ان اعضا کی ساتھ اس عذاب کے یہ ہی کہ صاحب مال جب عادت نہین ڈالتا اپنے
نفس کو زکوۃ کے دینے کی بعد واجب ہونے اوسکے کے ساتھ آنے وقت اوسکے کے تو وہ جب دیکھتا ہی فقیر طالب زکوۃ کو تو تیوری چڑھا لیتا ہی
اور جب سوال کرتا ہی وہ اوس سے تو مونہہ موڑ لیتا ہی اوس سے اور پھیر لیتا ہی اوسکی طرف سے پہلو اپنا اور جب مبالغہ کرتا ہی سوال مین تو اوٹھ کھڑا
رہتا ہی اپنی جگہ سے اور اوسکی طرف سے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہی اور نہین دیتا اوسکو کچھ اوسکے حق مین سے کہ وہ زکوۃ ہی پس ایذا پاتا ہی فقیر بسبب
ہر ایک کے ان افعال مین سے پس عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اس طرح کہ کر دیگا اوسکے اموال کو کہ وہ دینار ہین اور درہم مین تختے آگ کے

بیان فرمایا اس حدیث مین یہ کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ دیوے اوسکو فقیر باوجود احتیاج اپنی کے طرف اوسکے اور جسکو نہو توکل پورا تو ضرور ہی
اوسکو یہ کہ چھوڑ رکھے قوت اپنے نفس و عیال کا پھر تصدق کرے وہ چیز کہ زائد ہوا اوس سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو ظہر غنا سے یعنی بے پروائی سے اور نہین مخالف ہی اس حدیث مین اوس پہلی حدیث مین اسلیے کہ غنا دو قسم کا ہی
غنا مال کا اور غنا نفس کا اور بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو باوجود ایک غنا کے دونون مین سے یا غنا نفس کا ہو یا غنا مال کا اسلیے کہ ضرور ہی تصدق کرنے والے کو دینے مین یہ کہ
بے پروا ہوا اوس سے یا تو بسبب سخاوت نفس اپنے کے اور قوت عزیمت اپنی کے ہو باعتماد خدا تعالی کے جیسے کہ کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یا بسبب مال اپنے کے
ہو کہ باقی رہے اوسکے ہاتھ بعد خرچ کرنے کے اسلیے کہ نہین جائز ہی کسیکو یہ کہ خرچ کرے قوت اپنے عیال کا طرف فقیرون کے اور چھوڑے اولاد کو بھوکا
مگر جب کہ راضی ہون وہ ساتھ اوسکے اور اذن دین اوسکے لیے اوسمین بلکہ نہین جائز ہی اوسکے لیے یہ کہ دے کسیکو مگر اوس چیز سے کہ فاضل
رہے اوسکے نفس و عیال سے جیسے کہ آیا ہی اور حدیث مین یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنًى
بہترین صدقہ وہ ہی کہ باقی چھوڑے غنا کو یعنی تصدق کرنے والے کو ضرور ہی بیچ اوس چیز کے کہ خرچ کرتا ہی اوسکو ایک بات دو باتون مین
سے یا یہ کہ بے پروا ہوا اوس سے بسبب مال اپنے کے یا بے پروا ہوا اوس سے بسبب حال اپنے کے اور یہ فضل دونون پیارون یعنی تونگرون کا ہی
اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی حدیث صحیح مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْمَالِ وَإِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ
یعنی نہین ہی غنی کثرت مال سے اور سوا اسکے نہین کہ غنی غنی النفس کا ہی پس فقیر نے جب کہ تصدق کیا قوت اپنے دن کا کہ میسر آیا تھا اوسکو
اور صبر کیا بھوک پر ہوگا صدقہ اوسکا افضل اسلیے کہ نہین شک ہی بیچ افضل ہونے صدقے کے ساتھ ایک چیز کے باوجود حاجت کے طرف
اوسکے جبکہ نہ ضرر کرے یہ اوسکے بدن کو کہ ضعیف ہو جاوے کھڑے ہونے سے نماز مین یا ستر کھلا رہے اور بلا شبہ تعریف کی ہی اللہ تعالی نے
انصار کی اس خصلت پر کہ فرمایا يُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی ترجیح دیتے ہین فقیر کو اپنے نفسون پر اگرچہ
ہوا اونکو حاجت اور دوسرے اس قسم کے ہین کہ نہین قدرت رکھتے اس مرتبے پر بلکہ رہنے دیتے ہین اموال اپنی حاجت کے وقتون کے لیے اور خیرات کے
موسمون کے لیے اور نہین ہوتا قصد اونکا مال کے رکھنے مین تنعم اور تلذذ کا بلکہ قصد اونکا اوسمین یہ ہوتا ہی کہ خرچ کرین بقدر حاجت کے پھر صرف کرین حاجت
سے زائد کو امور خیر مین جہان کہ معلوم ہوا اور تیسرے اوس قسم کے ہین اقتصار کرتے ہین اوپر ادا کرنے اوس چیز کے کہ واجب ہی اوپر پس نہ زائد دیتے
ہین اوس سے اور نہ کمی کرتے ہین اوسمین اور یہ مرتبہ سب مرتبون مین نہایت کم ہی اور اس مرتبے پر اقتصار کیا ہی اکثر لوگون نے بسبب بخل اپنے کے ساتھ
مال کے اور رغبت کرنے کے طرف مال کے اور ضعف محبت کے واسطے آخرت کے اور نہین ہی بعد اس مرتبے کے کچھ بھی محبت سے بلکہ جو کہ اوترا اس مرتبے سے
اوترا کذب مین بیچ دعوی کرنے محبت کے اور ظاہر ہوتا ہی لوسکے نفس سے یہ کہ دعوی کرنا اوسکا محبت کا ہی تعلق زبان کے سے پس بنا بر اسکے واجب ہی
اوپر اوس شخص کے کہ قادر ہوا اوپر مرتبے پہلے اور دوسرے کے یہ کہ نہ اوترے مرتبے تیسرے سے بلکہ لائق ہی اوسکو یہ کہ سعی کرے بیچ ادا کرنے اوس چیز کے
کہ واجب ہوتی ہی اوپر فی الفور واسطے ظاہر کرنے رغبت کے بیچ فرمان برداری حکم کے اور واسطے پہونچانے خوشی کے طرف قلوب فقرا کے اور واسطے
بچنے کے شبہہ اختلاف کے سے اسلیے کہ بعضے علما کے نزدیک واجب ہوتا زکوۃ کا فی الفور ہی یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہی بسبب تاخیر کے اور رد کیجاتی
ہی گواہی اوسکی اور زکوۃ واجب ہوتی ہی جب کہ تمام ہو سال نصاب پر پس جب کہ تمام ہو سال واجب ہی اوپر نکالنا زکوۃ کا جس مہینے مین
کہ ہوا اور اگر جلدی دے زکوۃ پہلے گذرنے سال کے تو جائز ہی نزدیک جمہور علما کے برابر ہی کہ ہو تعجیل بسبب داخل ہونے اشرف وقت کے کہ نہین پایا جاوےگا
مثل اوسکے وقت تمام ہونے سال کے مانند مہینے رمضان کے اور رجب اور شعبان کے یا ہو تعجیل بسبب پائے جانے مصرف افضل کے مصارف
مین سے جیسے ہو کوئی متقی مشغول آخرت کی تجارت مین پس اوسکو مال زکوۃ دینے سے مددگاری ہوگی طاعت پر پس ہوگا دینے والا شریک
اونکا بیچ طاعت اونکی کے بسبب مدد کرنے اوسکی کے طاعت مین یا ہو علما مین سے کہ اوسکا دینا بھی افضل ہی اسلیے کہ دینا علما کو مدد کرنی اونکی ہی

کیا اور باقی نکال باقی رکھ
کر دے سا اور ہو المدار
اسے مفلس نہیو یکا
حاصل یہ کہ اگر توکل
حاصل ہو دیوے سب کچھ
بچا رہے والا مقدم رکھے
نفس و عیال کا اتنا رکھ
کر باقی اور عیال
بھوکا رہین ۱۲
شاہ

علم پر اور علم اشرف عبادات ہی یہانتک کہ تھے بعضے سلف کہ نہین خرچ کرتے تھے زکوۃ اپنی مگر طرف اہل علم کے اور کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے بعد مقام نبوت کے کوئی مقام افضل مقام علما سے اور مراد اہل علم سے وہ لوگ ہین کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے آخرت کے نہ واسطے دنیا کے پس جو لوگ کہ طلب کرتے ہین علم کو واسطے دنیا کے نہین لائق ہی تصدق کرنے والے کو یہ کہ مدد کرے اونکی ساتھ صدقے اپنے کی اوپر گناہ اونکے کے تو کہ ہو شریک اونکا بیچ استحقاق عذاب کے اور افضل مصارف مین سے وہ بھی ہی کہ ہو عیالدار یا قرضدار یا بیمار یا قرابتی اسلیے کہ دینا قریب کو صدقہ بھی ہی اور صلہ بھی اور نہین پوشیدہ ہی کسی پر جو کچھ کہ ثواب ہی صلہ رحم مین اور دوست اور برادر دینی مقدم ہین عارف پر یعنی نزدیک جانے پہچانے جیسے کہ مقدم ہین اقارب اجنبیون پر لیکن لائق ہی جاننا اسکا کہ ضرور ہی صدقہ دینے والے کو یہ کہ احتراز کرے باطل کرنے صدقے اپنے کے سے ساتھ احسان رکھنے اور ایذا دینے کے اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى یعنی نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو ساتھ احسان رکھنے اور ایذا کے اور حقیقت احسان رکھنے کی یہ ہی کہ جانے اپنے نفس کو احسان کرنے والا فقیر پر پس جہان کہ جانا اپنے نفس کو احسان کرنے والا اوسپر نکلین گے اوس سے طرف ظاہر اوسکے افعال ستانے والے ثواب کے مانند بیان کرنے اور ظاہر کرنے اوسکے کے اور طلب مکافات کے اوس سے ساتھ دعا اور ثنا اور خدمت اور توقیر اور تعظیم کے اور لازم اسکو یون تھا کہ جانتا فقیر کو احسان کرنے والا اپنے پر اسلیے کہ کیا اوسنے اپنے ہاتھ کو نائب اللہ تعالی کا بیچ قبض کرنے حق اوسکے کے کہ جس سے نجات اوسکی ہی دوزخ سے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے کہ آنحضرت نے فرمایا صدقہ واقع ہوتا ہی اللہ تعالی کے ہاتھ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو سائل کے ہاتھ مین پس چاہیے کہ یقین کرے تصدق کرنے والا کہ مین سونپتا ہون طرف اللہ تعالی کے حق اوسکا اور فقیر لینے والا ہی اللہ تعالی سے رزق اپنا اور ایذا پس ظاہر مین تو یہ ہی کہ توبیخ کرے اور عار دلاوے اور سخت کلامی کرے اور مونہہ بناوے اور پردہ دری کرے اور طرح بطرح سے سبکی کرے اوسکی اور باطن کی ایذا کہ جو منبع ظاہر کی ایذا کا ہی دو امر ہین ایک دونون مین سے یہ ہی کہ ناگوار ہوتا ہی نکالنا مال کا اپنے قبضے سے اور شدت اسکی اوسکے نفس پر ہوتی ہی اور دوسرے جاننا اسکا کہ مین بہتر ہون فقیر سے اور فقیر بسبب حاجت اپنی کے نہایت ذلیل ہی مجھسے رتبے مین اور منشا ہر ایک کا ان دونون مین سے جہل ہی اپر مکروہ جو رکھتا ہی تسلیم مال کو یہ جہل اسلیے ہی کہ جسنے مکروہ رکھا خرچ کرنا درہم کا بیچ مقابلے اوس چیز کے کہ برابر ہو ہزار کے پس وہ نہایت احمق ہی اسلیے کہ وہ خرچ کرتا ہی مال واسطے طلب رضا اللہ تعالی کے اور طلب ثواب کے دار آخرت مین جانا وہ بہتر ہی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سے اور اپر اپنے نفس کو جو بہتر جانتا ہی اوس سے یہ جہل اس لیے ہی کہ اگر پہچانتا فضیلت فقر کی غنا پر اور پہچانتا خطر اغنیا کا آخرت مین تو نہ حقیر جانتا اوسکو بلکہ برکت حاصل کرتا ساتھ اوسکے اور آرزو کرتا اوسکے درجے کی اسلیے کہ صلحا اغنیا کے داخل ہونگے جنت مین پانسو برس پیچھے فقرا کے اور کیونکر حقیر جانتا ہی فقیر کو اس حال مین کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے خادم فقیر کا اسلیے کہ کمایا ہی مال کو اپنی سعی سے اور طلب کرتا ہی کثرت مال کی اوسکے سبب سے اور کوشش کرتا ہی اوسکی محافظت مین اور تکلیف دیا گیا ہی یہ کہ سپرد کرے فقیر کو بقدر حاجت اوسکی کے اور روکے اوس سے زائد حاجت کو کہ جو ضرر کرے اوسکو اگر سپرد کیا جاوے اوسکو پس غنی طلب خدمت کی گیا ہی واسطے سعی کرنے کے بیچ رزق فقیر کے اور محنت کش ہی اوسکے لیے ساتھ لازم کرنے مشقتون سفرون کے بیچ جنگلون اور دریاون کے اور گھبانی کرنے فضلات کے اقسام دراہم و دنانیر سے یہانتک کہ مرے اور کھاوین اونکو اغیار ساتھ باقی رہنے بوجھون گناہون کے کہ کیے ہین اونکے حاصل کرنے مین یَسَّرَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْمَالًا مُتَوَافِقًا لِرِضَائِہٖ بِلُطْفِہٖ وَکَرَمِہٖ وَمَنِّہٖ ۔ **مجالس**

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ ع ۸ ۱۵

البتہ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اونکو نیگ ملنا ہی جو بس نہ ہو ۔ مو

بلاشبہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے واسطے اونکے ثواب ہی غیر منقطع ۔ **تفسیر** ۔ کہا ابن عباس نے کہ معنی غیر ممنون کے

غیر مقطوع ہین اور مقاتل نے غیر منقوص یعنی غیر ناقص کیا گیا اور مجاہد نے کہا غیر محسوب یعنی بلا حساب اور کہا سدی نے کہ اوتری یہ آیت
بیچ حق بیمارون اور اپاہجون اور بڈھون کے جب کہ عاجز ہوجائین وہ طاعت سے لکھا جاتا ہی اونکے لیے ثواب جیسے خوب صحت کی حالت مین کرتے
تھے عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہہ بندہ جب کہ ہوتا ہی راہ نیک پر کہ عبادت کرتا رہتا ہی
پھر بیمار ہوتا ہی تو کہا جاتا ہی واسطے اوسکے فرشتے کے کہ متعین ہی اوسپر یعنی عمل لکھنے کے لیے لکھ تو واسطے اوسکے مانند عمل اوسکے کے
کہ کرتا تھا تندرستی مین یہان تک کہ تندرست کرون مین اوسکو یا سمیٹون مین اوسکو اپنی طرف یعنی قبض روح کرون اوسکی ✤ معا ✤

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اور ونکو وہ ہی رب جہان کا ✤ صق ✤

کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اوس غایت پاک کے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو دو دن مین او مقرر کرتے ہو واسطے اوسکے شریک یہ ہی پروردگار عالمون کا ✤
تفسیر ✤ دو دن مین یعنی اتوار اور پیر مین اور دو دن مین زمین پیدا کی لوگون کی تعلیم کے لیے کہ کار سہولت سے کیا کرین و الا اگر اللہ تعالی
چاہتا پیدا کرنا اوسکا ایک لحظے مین تو کر سکتا تھا یہ ہی یعنی جسنے پیدا کی زمین پروردگار عالمون کا یعنی پیدا کرنے والا تمام موجودات کا
اور سردار و پرورش کرنے والا اونکا ✤ صل ✤

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝
اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری پوچھنے والون کو ✤ صق ✤

اور پیدا کیے زمین مین پہاڑ اوپر اوسکے اور برکت رکھی زمین مین اور اندازہ کیا اوسمین قوت اوسکے رہنے والون کا بیچ تمام چار روز پورے
کے بیان واضح کیا گیا واسطے سوال کرنے والون کے ✤ **تفسیر** ✤ اوپر اوسکے پہاڑون کو زمین پر رکھا اسلیے کہ تو منافع پہاڑون کے
ظاہر ہون واسطے منافع کے طلب کرنے والون کے اور تو کہ دیکھین لوگ کہ زمین اور پہاڑ بوجھ پر بوجھ ہین اور یہ سب محتاج ہین کسی تھامنے والے کے
اور وہ اللہ عزوجل ہی آور برکت رکھی الخ یعنی ساتھ پانی اور زراعت اور درختون اور میوون کے آور قدر کے معنی ہین قسم یعنی تقسیم کی
اوسمین قوت اہل زمین کی قسم آدمیون اور چارپایون و غیرہ سے اور کہا ضحاک اور عکرمہ نے کہ مقدر کیا قوت کو ہر شہر مین جو کچھ کہ نہین پیدا کیا
دوسرے شہر مین تو کہ زندگانی بسر کرے بعض انکا بعض سے بسبب تجارت کے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور فی اربعۃ ایام
سے مراد ہی فی تتمۃ اربعۃ ایام یعنی بیچ تتمہ چار دن کے اور مراد تتمے سے دو دن ہین اور یہ تقدیر اسلیے ضرور ہی کہ اگر جاری کیا جاوے یہ
ظاہر پر تو آٹھ دن ہوتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ پھر فرمایا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ
پھر فرمایا فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ پس ہوگا یہ خلاف قول اللہ تعالی کے اور جگہ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ یعنی واقع مین تو
یہ چیزین چھ دن مین پیدا ہوئی ہین جیسے کہ آیت فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ دلالت اسپر کرتی ہی اور اگر فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ظاہر معنی پر محمول ہو تو آٹھ دن
ہو جاتے ہین کہ دو دن مین زمین ہوئی اور چار دن مین قوت اور دو دن مین ساتون آسمان اور بحسب تقدیر مذکور کے چھ دن ہونگے
دو دن مین زمین دو دن مین قوت دو دن مین آسمان پس فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ کے مطابق پڑیگا یہ حساب اور ایسا ہی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی
کہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہین کہ یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے حال پیدا ہونے آسمانون اور زمین کا پس فرمایا
آپ نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن مین اور پیدا کیا پہاڑون کو اور جو کچھ کہ اونمین منافع ہین منگل کے دن اور
پیدا کیا بدھ کے دن درختون اور پانی اور شہرون اور آبادی اور ویرانے کو پس یہ چار دن ہوئے پس فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ

مِن فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا فِي اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ اور پیدا کیا پنجشنبہ کے دن آسمان کو اور پیدا کیا جمعہ کے دن ستارون اور آفتاب اور چاند اور ملائکہ کو تین ساعت دن باقی رہے تک پھر پیدا کیا بیچ اول ساعت کے ان تین مین سے اجلون کو کہ جسوقت مرینگے مرنے والے اور دوسری ساعت مین ڈالی آفت ہر چیز پر اون چیزون مین سے کہ منتفع ہوتے ہین ساتھ اونکے لوگ اور تیسری ساعت مین پیدا کیا آدم کو اور بسایا اونکو جنت مین اور حکم کیا ابلیس کو اونکے سجدہ کرنے کا اور نکالا اونکو جنت سے آخر ساعت مین کہا یہودیون نے پھر کیا ہوا ای محمد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثم استوٰی علی العرش یعنی پھر متوجہ ہوا عرش پر کہا یہودیون نے تحقیق خوب کہا آپنے اگر پورا حال بیان کرتے کہا یہودیون نے پھر استراحت کی پس نہایت غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری یہ آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ یعنی اور البتہ بلاشبہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ انکے درمیان مین ہے چھ دن مین اور نہین پونچا ہمکو تکان پس صبر کر ای محمد اوس چیز پر کہ بکتے ہین یہانتہی اور لفظ للسائلین متعلق ہے قدّر کی یعنی مقدر کی اونمین قوت واسطے طالبین قوت کے کہ جو محتاج ہین اونکے اسلیے کہ ہر ایک طلب کرتا ہے قوت اور سوال کرتا ہے اوسکو یا لفظ للسائلین متعلق ہے محذوف کی گویا کہ کہا گیا هٰذَا الْحَصْرُ لِاَجْلِ مَنْ سَأَلَ فِي كَمْ خُلِقَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِيهَا یعنی یہ حصر واسطے اوسکے ہے کہ سوال کرے کہ کتنی مدت مین پیدا کی گئی زمین اور جو کچھ زمین مین ہے مِنْ دُرِّ مَنْثُورٍ

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝

پھر چڑھا | آسمان کو | اور وہ | دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو | آؤ دونون خوشی سے یا زور سے | وہ بولے ہم آئے خوشی سے ۸ع

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کے اور وہ دھوین کے مانند تھا پس کہا اوسکو اور زمین کو کہ آؤ تم بخوشی یا ناخوشی یعنی تابعدار رہیے حکم کے ہو واللہ اعلم کہا دونون نے آئے ہم بخوشی ۞ تفسیر ۞ ثم استوٰی یہ مجاز ہے اللہ تعالی کے پیدا کرنے سے آسمان کو بسبب ارادے اپنے کے عرب کہا کرتے ہین فعل فلان کذا ثم استوٰی الی عمل کذا اور اوس سے یہ رکھتے ہین کہ فلانے نے پورا کیا اول کام اور شروع کیا دوسرا کام اور سمجھا جاتا ہے اس سے کہ پیدا ہونا آسمان کا بعد زمین کے پیدا ہونے کے ہے اور یہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ابن عباس رضی سے یہ بھی منقول ہے کہ کہا اول سب سے پیدا کیا اللہ تعالی نے ایک جواہر کو اور ایک روایت مین ہے سبز جواہر کو طول و عرض اوسکا بقدر مسافت ہزار برس کے بیچ مسافت دس ہزار برس کے کہ جسکے لاکھ برس ہوئے پھر نظر ہیبت سے دیکھا اوسکی طرف پس وہ پگل گیا اور تھرانے لگا پھر اوٹھا اوس مین سے دھوان بسبب مسلط کرنے آگ کے اوسپر یعنی آگ اوس پانی پر متعین ہوئی اور اوسنے اوسکو جوش دیا پس دھوان اوٹھا اوس سے اور کف آئے پانی پر کفون کی تو زمین بنی اور دھوین کا آسمان اور آسمان و زمین کو جو حکم آنے کا کیا اور اونھون نے فرمان برداری کی معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے ارادہ کیا ان دونون کے پیدا کرنیکا پس تھے وہ دادے کے حکم سے اور پیدا کیے گئے جیسا کہ چاہا تھا پیدا کرنا اونکا اور رہے وہ اس بات مین مانند مامور مطیع کے کہ جب وارد ہوا اوسپر فعل مطاع کا اور زمین کو جو آسمان کے ساتھ ذکر کیا بیچ حکم کرنے کے ساتھ آنے کے حالانکہ زمین پیدا کی گئی ہے دو دن پہلے آسمان کے اسلیے کہ جرم زمین کا پہلے پیدا کیا گیا بن پھیلا پھر پھیلایا اوسکو بعد پیدا کرنے آسمان کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۝ یعنی زمین کو بعد رستا کرنے آسمان کے پھیلایا پس معنی یہ ہوئے کہ آؤ تم دونون اوس شکل و صفت پر کہ لائق ہے آنا اوسپر آتو ای زمین پھیلی ہوئی بطور بچھونے کے بنے ہیئے والون کے لیے اور آتو ای آسمان گنبد نما چھت اونکے لیے اور معنی اتیان کے کہ ائتیا کا مصدر ہے حصول و وقوع کے ہین جیسے کہ کہ تو اتی عمله مرضیا یعنی واقع ہوا عمل اوسکا پسندیدہ اور قول اللہ تعالی کا طوعا او کرھا واسطے بیان تاثیر قدرت اوسکی کے ہے آسمان اور زمین

ف
کہا ابن عباس رضی نے
کہ اللہ تعالی نے ایک دن
پیدا کیا پھر نام رکھا
اوسکا احد پھر پیدا کیا
دوسرا دن اوسکا نام
رکھا اثنین پھر
پیدا کیا تیسرا دن
اوسکا نام رکھا
ثلثا اور اسی طرح
سب دنون کا حال
بیان کیا اس در منثور
ف ... ایک ہی دن مین نہین
[illegible]

اور واسطے بیان اسکے کہ نہ قبول کرنا اونکا تاثیر قدرت اوسکی کو محال ہی جیسے کہ کہے تو واسطے اوس شخص کے کہ تیرے قبضے مین ہی لتفعلن هٰذا شئت او ابیت و لتفعلنہ طوعاً او کرهاً یعنی البتہ کریگا تو یہ خواہ چاہے تو یا نچاہے اور البتہ کریگا تو یہ بخوشی یا ناخوشی ✤ ف ائتیا کے معنی ہین اے تم جو کچھ کہ حکم کرون مین تم دونون کو یعنی کرو اوسکو جیسے کہ کہا جاتا ہی ائت بما هو الاحسن یعنی کر اوس چیز کو کہ جو بہت خوب ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معنی اتینا طائعین کے یہ ہین اطعنا یعنی فرمان برداری کی ہمنے اور بعضون نے کہا کہ معنی ائتیا کے یہ ہین کہ نکالو تم دونون وہ چیز کہ پیدا کی ہی بیچ تمھارے قسم منافع بندون کے سے گویا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اے آسمان نکال سورج اپنا اور چاند اپنا اور ستارے اپنے اور اے زمین جاری کر نہرین اپنی اور نکال میوے اپنے اور اُگتی چیزین اور فرمایا اون دونون کو کہ کرو بخوشی جو کچھ کہ حکم کرون مین تمکو والا مضطر کرونگا مین تمکو طرف اسکے یہانتک کہ کروگے تم اوسکو بناخوشی پس قبول کیا اونھون نے حکم خدا کا بخوشی اور کہا اتینا طائعین یعنی کرینگے ہم بخوشی ✤ معا

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

پھر ٹھہرائے وہ سات آسمان دو دن مین اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو

بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

چراغون سے اور نگہبانی یہ سادھا ہی زبردست خبردار کا ✤ مق

پس بنائے سات آسمان دو روز اور ملین اور وحی بھیجی ہر آسمان مین اوسکی تدبیر کی اور زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ چراغون کے یعنی ستارون کے اور نگاہ رکھا ہمنے یعنی شیاطین سے یہ ہی تدبیر خدا غالب دانا کی ✤ تفسیر ✤ فقضٰهن کے معنی ہین پس حکم کیا خلقت آسمانون کا دو روز اور ملین یعنی پنجشنبہ اور جمعے مین اور وحی بھیجی الخ یعنی اوس چیز کی کہ حکم کیا اوسمین اور تدبیر کی قسم پیدا کرنے ملائکہ وغیرہ سے ✤ صل دو دن مین زمین بنائی اور دو دن مین پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہی پھر آسمان سارا ایک تھا دھوان سا اوسکو بانٹ کر سات کیے اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آؤ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونون کے ملاپ سے دنیا بسا دے اپنی طبیعت سے ملین تو اور زور سے ملین تو وہ دونون آملے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادین اوٹھین اونسے گرد اور بھاپ اوپر چڑھی پانی ہو کر برسی چار عنصر زمین پر جمع ہوئے مخلوقات پیدا ہون لاگی پہلے زمین مین رکھین تھین خوراکین یعنی اوسمین قابلیت تھی ان چیزون کے نکلنے کی اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہی کہ وہان کون خلق بستے ہین اونکا کیا اسلوب ہی اپنی زمین مین ہزاران ہزار کارخانے ہین اوس قدر آسمان کب خالی پڑے ہونگے ✤ مو تنبیہ ✤ ان آیتون مین اللہ عزوجل نے اپنی قدرتین بیان فرمائین تو لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو سبکے حکمون پر مقدم رکھین سوچین کہ زمین آسمان کیسے فرمانبردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اس عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے غافل ہین اور حقیقت مین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہی اوسکی طرف رجوع ہونے سے اور اوسی کی فرمان برداری سے پایا ہی آیا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ تمکو اللہ نے کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونھون نے کہا کہ سبب تین چیزون کے ایک تو یہ کہ غالب رکھا مینے اللہ تعالی کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر اور دوسری یہ کہ نہین اہتمام یعنی سعی کی مینے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا وہ میرے لیے کہ وہ رزق ہی اور تیسری یہ کہ نہین کھایا مینے کھانا صبح کا اور نہ شام کا مگر ساتھ مہمان کے انتہی اور آیا ہی کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتون پر مواظبت کرتے تھے اور آپسمین ایک دوسرے کو بطور نصیحت کے انکو لکھا کرتے تھے ایک تو یہ کہ جسنے عمل کیا آخرت کے لیے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو اور دوسری یہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا اور تیسری یہ کہ جسنے درست کیے وہ معاملے کہ درمیان اسکے اور درمیان خدائے تعالی کے ہین درست کریگا اللہ تعالی اون معاملات کو کہ درمیان اسکے اور درمیان لوگون کے ہین یعنی اوسکی طاعت اور

ف ۱ پس بنا دیا سات آسمان دو دن مین اور کیسے سات آسمان دو دن مین اور ڈالا ہر آسمان مین حکم اوسکا

فرمان برداری سے سب کام دنیا کے درست ہو جاتے ہین انتہی اور اوسکی طرف رجوع اور فرمان برداری اوسکی اور اوسکا راضی تا نہین حاصل ہوتا ہی مگر ساتھہ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کے چنانچہ بعض حکما یعنی دانایان دین سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی ہین چار چیزین مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے نہین پایا جاتا ہی دار باقی یعنی آخرت مگر ترک کرنے فانی یعنی دنیا کے سے اور اوس گھر کا باقی ہونا اور اسکا فانی ہونا مذکور ہی قرآن مجید مین کہ فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی تمھارے پاس جو کچھہ ہی ہو چکنے والا ہی اور اللہ کے پاس جو کچھہ ہی باقی ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا مولی کی مگر ترک کرنے ہوا یعنی خواہش نفسانی کے سے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے اور روکا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلاشبہہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے راحت کے سے دنیا مین کہ فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ دار آخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کے لیے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین مین اور فساد اور بھلائیان عاقبت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعت مین البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ نیک کارون کے ساتھہ ہی یعنی محافظت اور مدد کرتا ہی اونکی اور جانتا ہی حال اونکا انتہی اور یہ باتین حاصل ہوتی ہین تلاوت قرآن اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر اونکا فضیلت ہی اور باطن اونکا فرض مخالطت صالحین کی فضیلت یعنی اولی ہی اور پیروی اونکی فرض اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اونکے لیے فرض اور عیادت مریض کی فضیلت ہی اور اوسکو دیکھکر نصیحت حاصل کرنی اور راضی کرنا خصما یعنی مدعیون کا فرض ہی انتہی غرضکہ جسکو اپنا بھلا منظور ہو وہ اوسکی طاعت و فرمانبرداری مین جلدی کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بھلائیون کی طرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہوئین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی سہل ہوئین اوسپر مصیبتین

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ

پھر اگر وہ ٹلا دین تو تو کہہ مینے خبر سنادی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر جب آئے اونکے پاس رسول آگے

اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

سے اور پیچھے سے کہ نہ پوجو کسیکو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمھارے ہاتھہ بھیجا

بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

نہین مانتے ع ف ۱۶

پس اگر مونہہ موڑین یعنی ایمان سے بعد اس بیان کے پس کہہ ڈرایا مینے تمکو ایک عذاب سے مانند عذاب عاد و ثمود کے جسوقت کہ آئے اونکے پاس پیغمبر لوگ اونکے مونہہ کے سامنے سے اور اونکی پیٹھہ کے پیچھے سے ساتھہ اس بات کے کہ عبادت نکرو مگر خدا کو کہا اونھون نے اگر چاہتا پروردگار ہمارا بھیجنا رسولون کا تو بھیجتا فرشتون کو پس تحقیق ہم ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے تم ہمراہ اوسکے نا معتقد ہین ٭ تفسیر ٭ صاعقہ سے مراد ہی عذاب سخت واقع ہوا گویا کہ وہ صاعقہ تھا اور اصل صاعقے کی رعد یعنی گرجنا ہی کہ اوسکے ساتھہ آگ ہو مانند عذاب عاد و ثمود کے کہ قوم عاد جھکڑ کی ہوا سے ہلاک ہوئے اور ثمود جبرئیل کی ایک چیخ سے کہ سبھون کے کلیجے نکل پڑے اوس سے اور خاص انھین دونون قومون کا ذکر اسلیے کیا کہ قریش

ف سوال آیۃ حکم سے اوتر چکے رسول نبی اپنی طرف سے ... ع

تجارت کے سفرون مین انکی بستیون پر گذرتے تھے اور آثار اونکے ہلاک کے دیکھتے تھے مونہہ کے سامنے سے الخ یعنی آئے اونکے پاس رسول
ہر جانب سے اور کوشش کی اونکے سمجھانے مین اور ہر طرح کے حیلے کیے اونکے حق مین پس نہ کچھی رسولون نے اونسے مگر سرکشی اور مونہہ کا موڑنا
بلاشبہہ یہ محاورہ ایسا ہی جیسا کہ بیان فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ شیطان کا لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
یعنی آؤنگا مین اونکے پاس ہر جہت سے اور کرونگا مین اونکے باب مین ہر طرح کے حیلے اور حسن بصری رحمہ اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اسکے یہ معنی ہین
کہ ڈرایا رسولون نے اونکو اللہ تعالی کے وقائع سے کہ اونسے پہلے کی امتون مین گذرے تھے اور ڈرایا اونکو عذاب آخرت سے اسلیے کہ رسولون نے
جب ڈرایا اونکو اس سے تو آئے اونکے پاس ساتھ وعظ کے طرف زمانہ ماضی سے اور جو کچھ گذرا اوسمین کفار پر اور طرف مستقبل سے اور جو کچھ گذریگا
اونپر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ جب آئے اونکے پاس رسول اونکے پہلے اور اونکے پیچھے پس تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے الخ معنی اسکے یہ ہین
کہ پس جب تم بشر ہو اور ملائکہ نہین تو ہم نہین ایمان لاتے تمپر اور اوس چیز پر کہ آئے تم ساتھ اوسکے یعنی دین توحید و کتابہاے آسمانی اور قول اونکا مرسلتم بہ
نہین ہی اقرار ساتھ ارسال یعنی بھیجنے کے بلکہ یہ بموجب کلام رسولون کے کہا اور اسمین ایک طرح کا تمسخر اور حقارت ہی جیسے کہ کہا فرعون
نے اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ یعنی بلاشبہہ رسول تمہارا جو کہ بھیجا گیا ہی طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہی اور
قول اونکا فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ خطاب ہی اونکی جانب سے واسطے ہود اور صالح اور تمام انبیا کے کہ جنھون نے بلایا طرف
ایمان لانے کے ساتھ اپنے اور روایت کیا گیا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ خوب گویا تھا قریش مین اونھون نے بھیجا اوسکو آنحضرت کے پاس تو کہ کلام کرے
اونسے اور دیکھے کہ کیا جواب دیتے ہین پس آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ حطیم مین تھے پس نہین پوچھا آپ سے
کچھ مگر کہ جواب دیا اوسکا پھر پڑھی آنحضرت نے یہی سورت قول مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تک پس قسم دی عتبہ نے آنحضرت کو رحم کی اور ہاتھ
رکھدیا آنحضرت کے مونہہ پر اور بہک کر اوٹھہ کھڑا رہا بخوف اسکے کہ پہنچے قریش کو عذاب پھر خبر دی عتبہ نے قریش کو اسکی اور کہا تحقیق مین
پہچانتا ہون سحر اور شعر کو پس قسم خدا کی نہین ہی وہ سحر اور نہ شعر پس کہا اونھون نے اپنے دین سے پھر گیا تو کیا نہین سمجھا تو اوس سے کوئی کلمہ پس کہا
عتبہ نے نہین اور نہین آیا مجھکو جواب اوسکا پس کہا عثمان بن مظعون نے کہ جان لو تم قسم خدا کی یہ رب العلمین ہی کی طرف سے ہی پھر کھولکر
بیان کیا اللہ تعالی نے عذاب عاد و ثمود کا پس فرمایا فاما عاد الخ ✣ مدارک ✣ کشاف ✣ بحر ✣

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ
سو وہ جو عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا اور کہنے لگے کون ہی ہمسے زیادہ زور مین کیا دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے
خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝
اونکو بنایا وہ زیادہ ہی اونسے زور مین اور تھے ہماری نشانیون سے منکر ✣ مو ✣

پس لیکن قوم عاد نے پس تکبر کیا زمین مین ناحق اور کہا کون ہی زیادہ تر ہمسے قوت مین کیا نہ دیکھا اونھون نے یہ کہ اللہ جسنے پیدا کیا اونکو وہ
زیادہ تر ہی اونسے قوت مین اور تھے وہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے ✣ تفسیر ✣ اونکے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے بدن کی قوت پر
غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے ہان وبال لاتا ہی ✣ مو ✣ تکبر کیا یعنی اظہار بڑائی کا کیا زمین مین اہل زمین پر بسبب اوس چیز کے کہ نہین مستحق
تھے بڑائی کے اور وہ قوت تھی اور بڑائی اعضا کی یا غالب ہوئے زمین پر بغیر مستحق ہونے کے واسطے حکومت کے اور کہا کون زیادہ تر ہی ہمسے
قوت مین یعنی پس ہم اپنی قوت سے عذاب کو دفع کر دینگے جب حضرت ہود علیہ السلام نے اونکو اللہ تعالی کے عذاب سے ڈرایا تو اونھون نے جواب مین یہ
بات کہی اور وہ بڑے جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ مین سے ہاتھ مار کر اوکھیڑ لیتے تھے اور کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا ایسا جاننا کہ قائم مقام
دیکھنے کے ہو وہ زیادہ تر ہی اونسے قوت مین یعنی وسیع تر ہی اونسے قدرت مین اسلیے کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر اور وہ قادر ہین بعضی ہی چیزون پر تو جب

قدر نون اپنی کے اور تھے وہ اگرچہ یعنی جانتے تھے وہ کہ یہ آیتین حق ہین ولیکن اونھون نے انکار کیا اون آیتون کا جیسے کہ انکار کر جائے امانت دار امانت سے ❊ صل ❊ معا ❊

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھر بھیجی ہمنے اونپر باو تُھری زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکھاوین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہی اور اونکو کہین مدد نہین ❊ صحا ❊

پس بھیجی ہمنے اونپر ایک ہوا تند بیچ دنون نحس کے تو کہ چکھاوین ہم اونکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنے والا ہی اور وہ نہ مدد دیے جاوینگے ❊ تفسین ❊ صرصر کہتے ہین جھکڑ کی ہوا کو کہ جسمین وقت چلنے کے آواز بہت ہو اور بعضون نے کہا ٹھنڈی ہوا کو کہتے ہین کہ جو کھیتی کو جلا دیوے بسبب شدت سردی کے کہا گیا ہی کہ وہ ہوا بچھوا تھی اور نحس نقیض سعد کی ہی یعنی وہ دن منحوس اونپر تھے اور وہ ہوا نحس بدھ کی صبح سے دوسرے بدھ کے آخر تک بیچ اخیر مہینہ شوال کے اونپر چلی اور سبکو جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالا اور نہین عذاب دی گئی ہی کوئی قوم مگر بدھ کے دن اور کہا ضحاک نے کہ روکا اللہ تعالی نے اونسے مینہہ کو تین برس تک اور چلتی رہی ہوا اونپر بغیر مینہہ کے اور نہ مدد دیے جاوینگے یعنی بتون کو جو پوجتے تھے مدد کرنے کی امید سے وہ مدد اونکی نہین کرینگے ❊ صل ❊ معا ❊ اونکا زور توڑنے کو کم زور مخلوق سے اونکو تباہ کروا دیا کہتے ہین جاڑے کے مہینے مین آخر کے آٹھ دن تھے جن مین وہ باد آئی ❊ مو ❊ تنبیہ ❊ آیا ہی کہ ہوا قوم عاد پر ایسی تند چلی تھی کہ مارے ڈر کے زمین مین گڑہے کھود کھود کر چھپتے تھے اور اوسپر وہ ہوا گڑھون مین سے اونکو نکالتی تھی اور اونکا لیجا کر زمین پر سر کے بل دے پٹختی تھی اور گردن اونکی ٹوٹ جاتی تھین اور سر بدن سے جدا ہو جاتا تھا جیسا کہ جلالین مین مذکور ہی بیچ تفسیر اس آیت کے اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝ یعنی بھیجی ہمنے قوم عاد پر ہوا تند بیچ دن نحس سخت کے کہ وہ بدھ کا دن تھا کہ اونپر سخت تھا کہ اکھاڑ لاتی تھی لوگون کو یعنی گڑھون مین سے اور دے پٹختی تھی سر کے بل گویا کہ وہ تھے جڑین کھجور کی جڑ سے اوکھڑی پڑی ہوئین زمین پر پس کیسا ہوا عذاب میرا اور ڈرانا میرا یعنی اونکو سنانا عذاب کے یہ جو اسمین ذکر نحس کا آیا کوئی اس سے کسی دن کا نحس ہونا سب کے حق مین نہ سمجھے بلکہ وہ دن خاص اونھین کے حق مین نحس تھے اسلیے کہ وہ آٹھ دن تھے اگر سب کے حق مین نحس ہون تو کوئی دن مبارک ہی نہو پس یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ فلانا دن نحس ہی اور فلانا مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین اَلْيَوْمُ يَوْمُ اللّٰهِ ❊ سب دن اسی کے ہین ہان نحوست و مبارکی باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جسدن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے حق مین نحس ہی اور جسدن مین طاعت اللہ تعالی کی کرے وہ مبارک ہی اور عوام اس بات کا وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین ناچ و رنگ مین رہین اونکو مبارک سمجھتے ہین اور جن دنون مین فقر و فاقے کے ساتھ طاعت مین معروف رہین اونکو منحوس جانتے ہین حال آنکہ حکم شرع یہ دن کہ باعث اکتساب اجر آخروی کے ہین نہایت مبارک ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین بیان مفصل اسکا مجالس سے اوپر گذر چکا ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ جو بعضون نے کہا ہی کہ بدھ روز نحس مستمر اور شوم ہی اور روز پنجشنبہ روز قضائے حوائج اور داخل ہونے کا سلاطین کے پاس اور جمعہ روز خطبہ اور نکاح کا اور روز ہفتہ روز مکر و خدیعت کا اور اتوار دن درخت لگانے اور عمارت کا اور پیر روز سفر اور تجارت کا اور منگل روز خون نکلوانے کا یہ سب روایتین ضعیف ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کی طرف جاننا چاہیے اور ساتھ کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزون مین سے حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوا مگر افضلیت روز جمعے کی مطلقا البتہ حدیث مین مذکور ہی ❊

۵۱ [illegible] العوت ۱۲ معا

[illegible]

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

اور وہ جو ثمود تھے سو ہمنے اونکو راہ بتائی پھر اونکو خوش لگا اندھے رہنا سوجھنے سے پھر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

ع ۲ ۱۰ ۱۶

اوسکا جو کماتے تھے اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے + مق

اور ایسے ثمود پس راہ دکھائی ہمنے اونکو پس اختیار کیا اونھون نے نابینائی کو راہ یابی پر پس پکڑا اونکو عقوبت سخت عذاب خواری کے نے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور نجات دی ہمنے اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے + تفسیر + راہ دکھائی ہمنے یعنی بیان کی اونکے لیے راہ ہدایت کی اور اختیار کیا نابینائی کو الخ یعنی اختیار کیا کفر کو ایمان پر اور کہا شیخ ابو منصور رحمہ اللہ نے یہ جو فرمایا راہ دکھائی ہمنے احتمال ہی کہ مراد اس سے بیان کرنا ہدایت کا ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پیدا کی ہدایت یعنی راہ یابی اونمین پس ہوے وہ راہ پانے والے پھر کافر ہوئے بعد اسکے اور کو نجین کاٹین اوٹنی کی اسلیے کہ ہدایت جو مضاف طرف خالق کے ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان اور توفیق اور پیدا کرنے فعل راہ یابی کے اور ہدایت جو مضاف خلق کی طرف ہوتی ہی تو ہوتی ہی بمعنی بیان کرنے راہ ہدایت کے اور کچھ پھر پکڑا اونکو الخ یعنی زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اوس آواز سے جگر پھٹ گئے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی شرک و گناہ ایمان لائے یعنی جنھون نے اونمین سے اختیار کیا راہ یابی کو نابینائی پر اونکو نجات دی ہمنے اوس عذاب سے اور پرہیزگاری کرتے تھے یعنی بچتے تھے نابینائی کے اختیار کرنے سے ہدایت پر یا یَتَّقُوْنَ کے یہ معنی ہین کہ ڈرتے تھے خدا تعالیٰ سے + مل + مو + حا + تنبیہ +

یہ قصے بھی اللہ جل و علا نے اسی لیے سنائے کہ دیکھو نافرمانی ہماری بہت ہی بری چیز ہی کہ اوس سے مستحق عذاب دارین کا ہوتا ہی اور خوف اور پرہیزگاری سبب نجات کی پس عاقل کو چاہیے کہ ہر گناہ سے بچے خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی حضرت عزیر نبی علیہ السلام کو کہ جب گناہ کرے تو پس نہ نظر کر اوسکے چھوٹاپے پر اور نظر کر طرف اوس ذات پاک کے کہ گناہ کیا تو نے اوسکا اور جب پہونچے تجکو تھوڑی سی خیر تو نہ نظر کر اوسکے چھوٹاپے کی طرف اور نظر کر طرف اوس ذات با صفات کے کہ جسنے دی تجکو وہ خیر اور جب پہونچے تجکو کوئی بلا تو نہ شکوہ کر میرا طرف خلق میری کی جیسے کہ نہین شکوہ کرتا ہون مین تیرا اپنے فرشتون سے جسوقت کہ چڑھتی ہین طرف میرے برائیان تیری + صلہ + بات

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور جس دن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مثلین بٹین گی + مق

اور اوس دن کہ اوٹھائے جاوین دشمنان خدا روانہ کیے ہوئے طرف آگ کے پس وہ ساتھ اس صفت کے ہونگے کہ بعضون کو بعضون کے پہونچنے تک ٹھہرا کیا جاویگا + تفسیر + یعنی روکے جاوینگے اول اونکے آخرون کے لیے یعنی ٹھہرائے جاوینگے اگلے آئے ہوئے یہان تک کہ ملین ساتھ اونکے پچھلے اور یہ عبارت ہی کثرت دوزخیون سے اور ابن عباس رضی نے کہا کہ يُوْزَعُوْنَ کے معنی ہین یُدْفَعُوْنَ یعنی ڈھکیلے جاوینگے اور بعضون نے يُوْزَعُوْنَ کے معنی کہے ہین ہانکے جاوینگے کہ فرشتے ہانک کر لیجاوینگے دوزخ مین + مل + معا +

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہانتک کہ جب پہونچے اوسپر بتاوینگے اونکو اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے + مق

اوسوقت کہ آوین نزدیک دوزخ کے گواہی دینگے اونپر کان اونکے اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے + تفسیر + گواہی چمڑون کی ساتھ چھونے حرام و جہ کے ہوگی پھر اگر کہے تو کہ کیونکر گواہی دینگے اوسپر اعضا اوسکے اور کیونکر بولینگے وجواب اسکا یہ ہی کہ اللہ عز و جل گویا کریگا اونکو اسی طرح کہ پیدا کریگا اونمین کلام کو اور کہا سُدّی اور ایک جماعت نے کہ مراد جلود یعنی چمڑون سے

بسبب کرنے عذاب سے سوا کرنیوالی کے ۱۲

لوگ سبون کو اکٹھے دوزخ مین داخل کرین ۱۲ جلالین
۵۱ ۵۲ واصل من وزعتہ لیجیا متفرقہ ۱۲ مل

فرجین اونکی ہین اور کہا مقاتل نے کہ بولین گے ہاتھ پانون اونکے ساتھ اون اعمال کے کہ چھپاوینگی زبانین اونکی جیسے کہ پاک پروردگار فرماتا ہی اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یعنی آج کے دن مہر کردینگے ہم اونکے مونہون پر اور بولینگے ہمسے ہاتھ اونکے اور گواہی دینگے پانون اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے ✤ معا

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ

اور وہ کہینگے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا ہمکو وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا ہی ہر چیز کو اور اوسی نے بنایا تمکو

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو ✤ موضح

اور کہینگے یعنی وہ کفار کہ جمع کیے جاوینگے طرف دوزخ کے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تمنے ہمپر کہینگے کہ گویا کیا ہمکو اوس خدا نے کہ گویا کیا ہی ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو اول بار اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے ✤ تفسیر کافر کے اعمال جب فرشتے لاوینگے لکھے ہوئے وہ منکر ہونگے کہ یہ ہمارے دشمن ہین دشمنی سے ہمپر جھوٹ لکھدیا تب آسمان و زمین سے گواہی دلواویگا کہیگا یہ بھی دشمن ہین یارب تیرے ہان تمام نہین کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہی تب اونکے ہاتھ پانون بولینگے ✤ موضح کہینگے یعنی جب کہ گران اور ناگوار گذریگی گواہی اونکی ہر چیز کو یعنی حیوان ہین سے اور معنی یہ ہین کہ بولنا ہمارا عجب نہین ہی اوس خدا کی قدرت سے کہ جو قادر ہی اوپر گویا کرنے ہر حیوان کے ✤ مدارک گویا کیا ہر چیز کو یعنی اوس چیز کو کہ ارادہ کیا اوسکے بولنے کا اور اوسنے پیدا کیا تمکو الخ بعضون نے کہا کہ یہ بھی کلام چمڑون ہین کا ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ اللہ تعالی کا کلام ہی مانند کلام مابعد اسکے کہ وہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ الخ ہی اور یہ تقریب اپنے ماقبل کی ہی اسطرح کہ جو قادر ہی تمہارے پیدا کرنے پر پہلی بار اور تمہارے پھر پیدا کرنے پر بعد موت کے وہ قادر ہی اوپر گویا کرنے چمڑون تمہارے کے اور اعضا تمہارے کے ✤ جلالین ابن عباس سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا ابن ارزق کو کہ روز قیامت کے آویگا لوگون پر اوس سے ایک وقت کہ نہین بولینگے اور نہین عذر کرینگے اور نہین کلام کرینگے یہان تک کہ اذن دیا جاویگا اونکو پس جھگڑینگے آپسمین پھر انکار کریگا انکار کرنے والا شرک کرنے کا ساتھ اللہ کے پس قسم کھاوینگے اللہ تعالی سے جیسے کہ قسم کھاتے ہین تمسے پس اوٹھاویگا اللہ تعالی اونپر گواہ جسوقت کہ انکار کرینگے اونکے نفسون سے اونکی جلدون کو اور آنکھون کو اور ہاتون کو اور پانون کو اور مہر کردیگا اونکے مونہون پر پھر کھولے جاوینگے اونکے لیے مونہہ پس جھگڑینگے اعضا سے پس کہینگے اعضا کہ گویا کیا ہمکو اوس اللہ نے کہ گویا کیا ہر چیز کو اور اوسنے پیدا کیا تمکو پہلی بار اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے پس اقرار کرینگی زبانین بعد انکار کرنے کے ✤ درمنثور

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ

اور تم پردہ نکرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان نہ تمہاری آنکھین نہ تمہارے چمڑے پر تمکو یہ خیال تھا کہ

اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ✤ موضح

اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم یعنی دنیا مین اسکے ڈر سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور آنکھین تمہاری اور چمڑے تمہارے ولیکن گمان کرتے تھے تم کہ خدا نہین جانتا بہت اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم ✤ تفسیر یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نتھی کہ ہاتھ پانون بتاوینگے ان سے بھی پردہ کرین ✤ موضح اور پردے مین نہین چھپتے تھے تم الخ یعنی تم چھپتے تھے ساتھ دیوارون اور پردون کے وقت کرنے فواحش کے اور نہین تھا یہ پردہ کرنا تمہارا بخوف اسکے کہ گواہی دینگے تمپر اعضا تمہارے اسلیے کہ نہین جانتے تھے تم انکی

گواہی دینے کو تم پر بلکہ تم منکر تھے بعث و حشر کے بالکل ولیکن گمان کرتے تھے تم الخ یعنی ولیکن تم نہیں چھپتے تھے مگر بگمان اسکے کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزیں جو کرتے ہو اور وہ اعمال پوشیدہ تمہارے ہیں ✤ معا ✤ زاد المسیر میں لکھا ہے کہ کفار کہتے تھے کہ جو کچھ کہ ہم ظاہر میں کرتے ہیں خدا جانتا ہے اور اعمال پوشیدہ ہمارے کو نہیں جانتا یہ آیت آئی اور رد اوسکا کیا اور بعضوں کے نزدیک معنی فما کنتم تستترون کے ہیں اور نہیں ڈرتے تھے تم اور بعضوں کے نزدیک ہیں نہیں گمان کرتے تھے تم ✤ بخ ✤ کہا ابن مسعود نے کہ میں چھپا ہوا تھا کعبے کے پردے میں پس آئے تین شخص ایک تو قریشی تھا اور دو ثقفی یا ایک ثقفی اور دو قریشی پیٹ اونکے بڑے بڑے تھے اور دل اونکے کم سمجھ تھے پس کہا اونھوں نے ایسا کلام کہ نہیں سنا تھا میں نے پس کہا ایک نے اونمیں سے کہ کیا جانتے ہو تم اللہ کو کہ سنتا ہے کلام ہمارا یہ پھر کہا دوسرے نے کہ ہم جب بلند کرتے ہیں آوازیں اپنی تو سنتا ہے اوسکو اور جب کہ نہیں بلند کرتے ہیں ہم آواز نہیں سنتا اوسکو پھر کہا تیسرے نے کہ اگر سنتا ہے اوس کلام میں سے کچھ تو سنتا ہے کل کو کہا ابن مسعود نے پس ذکر کیا میں نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ قول اپنے مِنَ الْخٰسِرِيْنَ تک ✤ اور معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز محشر کے جمع کیے جاؤگے تم اس جگہ اور اشارہ کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے طرف شام کے پیادہ پا اور سوار اور اپنے چہروں پر اور سامنے لائے جاؤگے اللہ تعالی کے اس حال میں کہ تمہارے موہنوں پر مہریں ہوئینگی اور اول جو بولے گی تمہارے اعضا میں سے ران ہوگی اور ہتھیلی اور پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ✤ درمنثور ✤

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور یہ وہی تمہارا خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق میں اوسی نے تمکو کھپایا پھر آج رہ گئے ٹوٹے میں ✤ موضح

اور اس گمان تمہارے نے کہ ساتھ غلط اندیشے کے کیا تمنے بیچ حق پروردگار اپنے کے ہلاک کیا تمکو پس ہوئے تم زیانکار ✤ تفسیر ✤ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مرے کوئی تم میں سے مگر اس حال میں کہ اچھا رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ تعالی کے اسلیے کہ ایک قوم کو ہلاک کیا گمان بد رکھنے اونکے نے ساتھ اللہ کے پس فرمایا اللہ عز و جل نے وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ الخ انتہی ✤ اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ حق ہے مومن پر یہ کہ نہ نکلے اوسکے ذہن سے یہ کہ تحقیق اللہ تعالی کے جاسوس پوشیدہ متعین ہیں یعنی یہی ہاتھ پاؤں وغیرہ بمنزلہ جاسوس کے ہیں خبر دریافت کر رہے ہیں روز قیامت کے مالک حقیقی کے آگے سب حال اسکا کھولینگے اوسوقت کچھ عذر و حیلہ پیش نہ چلے گا پس اس بات کو ذہن میں حاضر رکھے یہاں تک کہ خلوتوں کے وقتوں میں بھی نہایت دہشت رکھے اپنے رب کی جانب کہ وہ تو ہر حال دیکھتا ہی ہے جاسوس بھی لگا رکھے ہیں کہ یہ کھلم کھلا عرض حال کرینگے اس خلوت میں مجھے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خلوت ہے کون دیکھتا ہے بلکہ بہت ڈرے اور بہت بچاوے اپنے کو بہ نسبت جلوت کے اور بدگمانی نہ رکھے اپنے دل میں تو کہ مشابہت اون بدگمانوں کے ساتھ نہ لازم آوے ✤ درمنثور کشاف

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ○

پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ اونکا گھر ہے اور اگر وہ منایا چاہیں تو اونکو کوئی نہیں مناتا ✤ موضح

پس اگر صبر کریں کیا امکان آگ جگہ رہنے اونکے کی ہے اور اگر عفو طلب کریں پس نہیں ہیں وہ عفو کیے گئے ✤ تفسیر ✤ یعنی دنیا میں بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہے وہاں صبر کریں یا نکریں دوزخ گھر ہو چکا اور بعضی بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا ✤ موضح ✤ پس اگر صبر کریں الخ یعنی پس اگر صبر کریں نہیں نفع دیگا اونکو صبر اور نہیں چھوٹینگے اور وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا الخ کے معنی یہ ہیں کہ اگر طلب کریں رضا حق پس نہیں ہونگے وہ راضی کیے گیوں سے کہ اللہ راضی ہو اور یا یہ معنی ہیں کہ اگر توبہ کریں پس نہیں توبہ قبول کیے جاوینگے ✤ معالم

ع ۱۷

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ

اور لگادیے ہمنے اونپر تعیناتی پھر اونھون نے بھلا دکھایا انکو جو سامنے آگے اور جو انکے پیچھے اور ٹھیک پڑی اونپر بات ملکر سب فرقون مین

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○

جو ہو چکے ہین انسے آگے جنون کے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے ۔ **موضح**

اور متعین کیے ہین ہمنے واسطے اونکے ہمنشین یعنی شیاطین مین سے واللہ اعلم ۔ پس آراستہ کیا اون ہمنشینون نے واسطے اونکے جو کچھ کہ آگے مونہہ اونکے کے ہے اور جو کچھ کہ اونکی پیٹھ کے پیچھے ہے یعنی وسوسہ ڈالا کہ دنیا قابل رغبت کے ہے اور آخرت قابل رغبت کے نہین واللہ اعلم اور ثابت ہوا واسطے اونکے وعدہ عذاب کا داخل ہوئے بیچ امتون کے کہ پہلے انسے یعنی اہل مکہ سے گذرے جن و انس سے تحقیق وہ زیانکار تھے ۔ **تفسیر** قرناء جمع قرین کی ہے یعنی دوست برسیدہ شیاطین سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ○ یعنی اور جو کوئی مونہہ موڑے رحمن کے ذکر سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے شیطان کو پس وہ اوسکے لیے ہمنشین ہے اور مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ سے مراد ہین وہ اعمال اونکے کہ جو پہلے کر چکے اور مَا خَلْفَهُمْ وہ اعمال کہ قصد رکھتے ہین اونکا یا مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ امر دنیا اور اتباع شہوات اور مَا خَلْفَهُمْ امر آخرت کہ کہتے ہین لَا بَعْثَ وَلَا حِسَابَ یعنی نہ اوٹھنا اور نہ حساب و وعدہ عذاب کا کہ فرمایا لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ الخ یعنی البتہ بھرونگا مین دوزخ کو جن و انس سے اور إِنَّهُمْ مین ضمیر پھرتی ہے اہل مکہ کی طرف اور اگلی امتون کی طرف ۔ **ف** **تنبیہ** ۔ اس آیت شریف سے معلوم ہوا کہ کفار و فجار کی نظر مین شیاطین دنیا کو اور دنیا کے امور کو اور گناہ و شہوات کو آراستہ کر کر دکھاتے ہین اور آخرت سے بے رغبت کرتے ہین اور اہل اللہ کا حال خلاف اسکے ہوتا ہے یعنی دنیا اونکی نظر مین ہیچ معلوم ہوتی ہے اور زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہین اور آخرت کا بہت اہتمام ہوتا ہے اونکو حضرت سرور عالم علیہ الف الف صلوات کا حال سنو کہ آپ کیسے بے رغبت تھے دنیا مین اور آخرت ہی کا اہتمام رکھتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ناگہان وہ لیٹے ہوئے تھے چارپائی پر کہ نہین تھا درمیان حضرت کے اور درمیان اوسکے بچھونا تحقیق نشان ڈال دیے تھے چارپائی نے آپکے پہلو مین لگائے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھرا اوسکا پوست خرما تھا عرض کیا مینے ای رسول خدا دعا کیجیے اللہ سے کہ فراخی کرے آپکی امت پر پس تحقیق فارس و روم پر فراخی کی گئی ہے حالانکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہے تو ای ابن خطاب یہ قوم ہین کہ جلدی دی گئین ہین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ۔ اور ایسا ہی حال حضرت کی امت کے صالحین کا تھا چنانچہ آیا ہے کہ کسینے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کس سبب سے زہد اختیار کیا تمنے کہا بسبب تین چیزون کے دیکھا مینے قبر کو متوحش اور میرے ساتھ کوئی مونس نہین اور دیکھی مینے راہ آخرت کی دراز اور توشہ میرے ساتھ ہی نہین اور دیکھا مینے جبار کو قاضی یعنی حاکم اور میرے پاس کچھ حجت ہی نہین اور چاہیے کہ زہد کسکو کہتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زہد مین تین حرف ہین زا اور ہا اور دال پس زا سے تو زاد المعاد مراد ہے اور ہا سے ہدایت دین کی اور دال سے دوام طاعت خدا اور ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا زا سے ترک زینت مراد ہے اور ہا سے ترک ہوی اور دال سے ترک دنیا ۔ **مشکوٰۃ و منبہات** ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ○

اور کہنے لگے منکر نہ کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو ۔ **موضح**

اور کہا کافرون نے نہ سنو تم اس قرآن کو اور کلام بیہودہ کہو تم بیچ اثنا پڑھنے اوسکے کے ہووے کہ تم غالب ہوؤ ۔ **تفسیر**

آنحضرت جب مکے مین قرآن پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے پس مشرک ہٹاتے لوگون کو اونکے پاس سے اور بعضے مشرک بعضون کو کہتے کہ جب محمد قرآن پڑھے تو نہ سنو تم قرآن اور وقت پڑھنے اوسکے شور و شغب کیا کرو ساتھ خرافات و ہذیان کے اور سیٹیان اور تالیان بجاؤ تو کہ وہ مشوش ہو اور قرآن مین متشابہ لگین پھر جیسا ہو جائے بسبب غل کے اور غالب آؤ تم اوسکے پڑھنے پر ❊ مدن صعا ❊

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

سو ہمکو ضرور چکھانی منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا برے سے برے کامون کا جو کرتے تھے ❊ مق ❊

پس البتہ چکھاوینگے ہم کافرون کو عذاب سخت اور سزا دوینگے ہم بحسب بد ترین اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊ تفسیر ❊ جائز ہے کہ مراد کافرون سے یہان وہی بکبک کرنے والے اور حکم کرنے والے اونکو بکبک کرنے کا ہون بالخصوص اور جائز یہ بھی ہے کہ عام کافر ذکر کیے گئے تاکہ وہ بھی انکے ذکر کے تحت داخل ہو جائین اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ بہت بڑا عذاب کرینگے ہم اوپر بدترین اعمال اونکے کے اور وہ کفر ہے ❊ مدن ❊

ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ اونکو اوسمین گھر ہے سدا کو بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے ❊ مق ❊

یہی جزا دشمنان خدا کی کہ آگ ہی اونکے لیے دوزخ مین گھر ہے ہمیش رہنے کا بدلا دیا جنے بر حسب اوسکے کہ ہماری آیتون کا یعنی قرآن کا انکار کرتے تھے ❊ تفسیر ❊ دوزخ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یعنی دوزخ فی نفسہا گھر ہے ہمیش رہنے کا جیسے کہ کہتے تو لک فی هذه الدار دار السرور یعنی تیرے لیے اس گھر مین گھر خوشی کا اور تو مراد رکھتا ہے دار کو بعینہا یعنی مراد یہی ہے کہ یہ گھر سرور کا ہے ❊ مدن ❊

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا

اور کہینگے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونون جنھون نے ہمکو بہکایا جو جن ہے اور جو آدمی کر ڈالین ہم اونکو اپنے پانون کے نیچے

لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝

کہ وہ رہین سب سے نیچے ❊ مق ❊

اور کہینگے کافر یعنی دوزخ مین اے پروردگار ہمارے دکھا ہمکو وہ دو شخص یعنی دو فریق کہ گمراہ کیا اونھون نے ہمکو جنس جن اور جنس انسان سے تو کہ ڈالدین ہم دونون کو نیچے قدمون اپنے کے تو کہ ہو وین بہت نیچے رہنے والون مین سے ❊ تفسیر ❊ دو شخص یعنی دو شیطان کہ جنھون نے گمراہ کیا ہمکو جنس جن اور انس سے اسلیے کہ شیطان دو قسم پر ہے جن مین کا اور انسان مین کا فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ ❊ یعنی اور اسی طرح ٹھہرائے ہمنے ہر نبی کے لیے شیاطین انس اور جن کے یا مراد ان دونون سے ابلیس و قابیل ہین کہ نکالا اونھون نے کفر و قتل کو نیچے قدمون اپنے کے یعنی آگ مین بہت نیچے رہنے والون مین سے یعنی اشد ہون عذاب مین ہم سے ❊ مدن جلالین ❊

یعنی دوزخ کے نیچے کے طبقے مین ہون ۱۲ حقانی

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

تحقیق جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر ٹھہرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کھاؤ

وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝

اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ❊ مق ❊

تحقیق وہ لوگ جنھون نے کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی ہے یعنی بعلے توحید پھر قائم رہے اوسپر اوترتے ہین اونپر فرشتے یعنی نزدیک موت کے کہ مت ڈرو

اور غم نہ کھاؤ اور خوش حال ہو ساتھ بہشت کے کہ تم کو وعدہ دیا جاتا تھا ❊ تفسیر ❊ پھر قائم رہے یعنی ثابت رہے اقرار پر اور اوسکے
مقتضیات یعنی لوازمات پر اور حضرت صدیق سے منقول ہو کہ مستقیم رہے از روئے فعل کے جیسے کہ مستقیم ہوئے از روئے قول کے یعنی جیسے
اقرار اوسکی ربوبیت کا زبان سے کیا ویسے ہی فعل مین بھی استقامت کی یعنی شرک نکیا اور نماز روزہ وغیرہ فرائض و واجبات پر مستقیم رہے
اور یہ بھی حضرت ابوبکر سے منقول ہو کہ اونھون نے یہ آیت پڑھی پھر کہا یعنی لوگون سے کیا کہتے ہو تم اسکے معنی کہا لوگون نے یعنی بیچ بیان
معنی ثُمَّ اسْتَقَامُوا کے کہ پھر گناہ نکیا کہا حضرت صدیق نے کہ حمل کیا تمنے امر دین کو بڑی دشواری پر کہا لوگون نے پھر تم کیا کہتے ہو
کہا صدیق نے کہ مراد ہو کہ نہ رجوع کی طرف بت پرستی کے یعنی شرک نکیا بعد اقرار توحید کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے معنی استقاموا کے یہ منقول
ہین کہ مستقیم رہے امر و نہی پر اور نہ فریب کیا مانند فریب کرنے لومڑی کے یعنی منافق نہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے ہو کہ خالص کیا
عمل کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ہو کہ ادا کیے اونھون نے فرائض اور ابن عباس نے کہا کہ مستقیم رہے اوامر و فرائض پر اور کہا سفیان
بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ بتائیے مجکو ایک امر کہ چنگل مارون اوسپر فرمایا قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ میرا
اللہ ہے پھر استقامت کر یعنی جن باتون سے منع فرمایا ہی اونسے بچ اور جن باتون کے کرنیکو کہا ہی اونکو بجا لا کہا سفیان نے پھر کہا مینے کیا بات
ڈر کی چیز ہی کہ ڈرتے ہین آپ مجپر اوس سے پس پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اپنی پھر فرمایا یعنی اسکا بڑا ڈر ہی کہ اس سے کلمات
کفر وغیرہ گناہ کی باتین سرزد ہوتی ہین اور کہا حسن بصری نے کہ مستقیم رہے اللہ کے امر پر کہ کرتا رہے طاعات اوسکی اور بچے نافرمانی
اوسکی سے اور فضیل سے ہو کہ بے رغبتی کی دنیا فانیہ سے اور رغبت کی باقیہ یعنی آخرت کی اور کہا جنون نے کہ حقیقت استقامت کی اَلْقَرَارُ
لَا الْفِرَارُ بَعْدَ الْاِقْرَارِ یعنی ٹھہرے رہنا اقرار توحید وغیرہ ضروریات دین پر نہ بھاگنا بعد اقرار کرنے کے اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک
موت کے ساتھ خوشخبری کے اور بعضون نے کہا کہ خوشخبری دینی تین جگہہ ہوگی نزدیک موت کے اور قبر مین اور جبکہ اوٹھینگے اپنی قبرون سے
اور حرف اَنْ لَا تَخَافُوْا مین معنی ای کے ہی یا مخفف ہو ثقیلہ سے اور اصل اسکی بانہ لا تخافوا ہی اور ابن مسعود کی قرات مین لا تخافوا ہی
یعنی [illegible] یعنی یقولون لا تخافوا یعنی اوترینگے فرشتے کہتے ہوئے مت ڈرو یعنی نہ ڈرو اوس چیز سے کہ پیش آئی ہی یعنی موت اور امر آخرت
اور نہ غم کھاؤ اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل اور اولاد و دین پس ہم کارساز ہین تمہارے ان سب مین کذا قال المجاہد
فی تفسیر الایۃ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع مکروہ یعنی ناگوار چیز کے اور حزن غم ہو کہ لاحق ہو بسبب واقع ہونے
مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین کہ اللہ نے لکھدیا ہی تمہارے لیے امن ہر غم سے پس
نہین چھوئیگا اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے کہ اوترینگے اونپر فرشتے نزدیک مفارقت ارواح
کے بدنون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوشحال ہو ساتھ داخل ہونے اون جنتون کے کہ وعدہ کیے جاتے
تھے تم زمانہ گذشتہ مین ❊ فی معالم کشاف ❊ زید بن اسلم سے روایت ہو کہ کہا آتے ہین فرشتے مومن کے پاس نزدیک موت
اور کہتے ہین لَا تَخَفْ مِمَّا اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْهِ یعنی مت ڈر اوس چیز سے کہ جانے والا ہی تو اوسپر پس جاتا رہتا ہی خوف اوسکا
اور کہتے ہین فرشتے لَا تَحْزَنْ عَلَى الدُّنْيَا وَلَا عَلٰى اَهْلِهَا وَاَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی نہ غم کھا دنیا پر اور نہ اہل دنیا پر اور خوشی کر
جنت کی پس مرتا ہی اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہی اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ کہا حرام ہی
نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہو اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے ہو کہ کہا بلاشبہ مومن کو
خوشخبری دی جاتی ہی ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی اور انس سے روایت ہو کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہی ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تو مکروہ رکھتے ❊ تفسیر

[illegible]

[illegible]

فرمایا نہین ہی یہ کراہیت موت کی و لیکن مومن کے پاس وقت موت کے آتا ہی بشارت دینے والا اللہ کی طرف سے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے پس نہین ہوتی ہی کوئی چیز محبوب تر طرف اوسکے اوس سے کہ ملے اللہ سے پس دوست رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور تحقیق فاجر یا کافر جب آتا ہی وقت موت اوسکی کا آتا ہی اوسکے پاس فرشتہ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ جانے والا ہی طرف اوسکے یعنی شر کے پس مکروہ رکھتا ہی وہ ملنا اللہ کا پس مکروہ رکھتا ہی اللہ ملنا اوسکا اور ثابت سے ہی کہ اونھون نے پڑھی سورۂ سجدہ یعنی یہی سورت یہان تک کہ پونہچے اس مقام کو تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ پس ٹھہر گئے پھر کہا کہ پونہچا ہی مجکو یہ کہ بندۂ مومن کو جب اوٹھاویگا اللہ اوسکی قبر سے تو ملینگے اوس سے دو فرشتے اوسکے وہ جو تھے ساتھ اوسکے دنیا مین پس کہینگے وہ واسطے اوسکے کہ مت ڈر اور نہ غم کھا اور خوشی سن اوس جنت کی کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو پس امن دیتا ہی اللہ اوسکے ڈر سے اور ٹھنڈی کرتا ہی آنکھ اوسکی پس نہین ہوگی کوئی بڑی چیز کہ ڈرینگے لوگ اوس سے روز قیامت کے مگر کہ وہ مومن کے لیے ٹھنڈک آنکھ کی ہوگی بسبب اوس چیز کے کہ ہدایت کیا اوسکو اللہ نے اور بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتا تھا دنیا مین ⁂ در منثور ⁂

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا

ہم ہین تمھارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین اور تمکو وہان ہی جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی

مَا تَدَّعُوْنَ ۞ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۞

جو منگواؤ مہمانی ہی اوس بخشنے والے مہربان سے ⁂ موضح ⁂

ہم دوست تمھارے تھے زندگانی دنیا مین اور آخرت مین بھی اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ چاہین دل تمھارے یعنی نعمتون مین سے اور تمھارے لیے ہی وہان جو کچھ کہ درخواست کرو تم بطریق مہمانی کے جانب خدائے بخشنے والے مہربان کے سے ⁂ تفسیر ⁂ فرشتے اوترتے ہین حشر کے دن جسدن ہر کسیکو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے ہین یہ کہتے ہین ⁂ موضح ⁂ ہم دوست تمھارے تھے جیسے کہ شیاطین ہمنشین اور بھائی گنہگارون کے ہونگے پس اسی طرح فرشتے دوست متقیون کے ہین دارین مین اور نزل کہتے ہین مہمانی کے رزق کو مجاہد سے منقول ہی بیچ تفسیر آیت نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ کے کہ کہا رفیق تمھارے تھے دنیا مین نہین جدا ہونگے ہم تمسے یہان تک کہ داخل ہووین ہم ساتھ تمھارے جنت مین اور کہا سدی نے کہ کہینگے واسطے اونکے جب داخل ہو وے بہشت مین ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمھارے دنیا مین ⁂ در منثور ⁂ معا ⁂ اور دوست تمھارے ہین آخرت مین نہین جدا ہووینگے ہم تمسے یہان ⁂ مذکورین کے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالی کے بجالاوے

تنبیہ ⁂ جاننا چاہیے کہ معنی استقامت کے بحسب اقوال ائمہ کے استقامت سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے لکھے ہین کہ کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے یعنی واجب ہی ایمان لانا اوپر پھر استقامت کر اوپر بجالانے اوامر کے اور جن چیزون سے منع کیا ہی اونسے باز رہے اور یہی تمام اون چیزون کے ⁂ انتہی ⁂ اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہی بیچ شرح لفظ ثُمَّ اسْتَقِمْ کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے بجالانے تمام اوامر کے اور بچنے کے ممنوعات سے از روے قلب و قالب سا ہی سے اسلیے کہ مومن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول کیا اوس سے یہان تک کہ رجوع کرے طرف اوسکے ⁂ انتہی ⁂ اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ نعمتین اور درجے حاصل ہونگے پس آیا اطاعت کر کر نعمتہاے جنت مین اور درجات عالیات حاصل کرنے بہتر یا نافرمانی اونکی کر کر طرح بطرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی عاقل نہ کہیگا کہ یہان کہ ظلم اور ان ہی کی منہمک رہ کر وہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو دین و دنیا کی نعمتین اللہ و رسول ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بدکار کہلاتا ہی اور وبال اوسکا بھگتتا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہین اور زناکاری اور قمار بازی

ا کہلاتا ہی اور وبال اوسکا بھی اخذ کرتے ہیں

۹۱ اس سے معلوم ہوا کہ ... والسلام علی من اتبع الہدی فقط

ع ۴ ۷ ۱۸

اور شراب خواری اور چوری کرنے اور غیبت کرنے اور جھوٹ بولنے اور چغل خوری کرنے اور بیاز کھانے وغیرہ ذالک گناہون مین مشغول رہتے ہین دنیا مین بھی فاسق اور بدکار اور بدمعاش کہلاتے ہین اور آخرت مین بھی ویسے ہی لوگون کے ساتھ اوٹھینگے اور جو نماز اور روزے اور تلاوت قرآن اور طرح بطرح کی فرمان برداری مین لگے رہتے ہین وے یہان بھی اچھے کہلاتے ہین اور وہان بھی انبیا اور صدیقون اور شہدا اور صلحا کے زمرے مین آوینگے اور یہ نعمتین پاوینگے کیا پاک پروردگار صریح فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ۝ یعنی اور جو لوگ حکم مین چلتے ہین اللہ کے اور رسول کے سو اونکے ساتھ ہین جنکو اللہ نے نوازا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور خوب ہے اونکی رفاقت ❊

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین ۝

اور اوس سے بہتر کسکی بات جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون ❊ فوائد

اور کون شخص بہتر ہے بات مین اوس شخص سے کہ بلایا لوگون کو طرف خدا کے اور عمل کیے اچھے اور کہا تحقیق مین مسلمانون مین سے ہون ❊ تفسیر یہ بلانے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ بلایا لوگون کو توحید کی طرف اور عمل کیے اچھے یعنی خالص اللہ ہی کے لیے کیے اور کہا مین مسلمانون سے ہون یعنی ازراہ فخر کرنے کے ساتھ اسلام کے اور اعتقاد کرنے کے واسطے اوسکے اور حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ کہا نہین شک کرتے تھے ہم کہ یہ آیت اوتری ہے موذنون کے حق مین اور یہ عام ہے بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ جمع ہون اوسمین تین باتین موحد ہو معتقد دین اسلام کا کرنے والا ہو اچھے کام بلانے والا ہو اللہ کی طرف اور نہین ہین یہ مگر عالم با عمل اہل عدل و توحید بلانے والے طرف دین خدا کے اور کہا عکرمہ نے کہ بلانے والا موذن ہے اور ابو امامہ باہلی نے کہا کہ مراد اچھے عمل کرنے سے دو رکعت نماز پڑھنی ہے درمیان اذان اور تکبیر کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین رد کیجاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کے اور عاصم سے منقول ہے کہا اور حرکات [illegible] یعنی اخیر اذان کے یعنی یقولون [illegible] سے کہو لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وانا من المسلمین پھر پڑھی یہ آیت ومن احسن قولا [illegible] اننی من المسلمین ۝ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا [illegible] اور نہ غم کھاوو اوس چیز پر کہ چھوڑتے ہو امر دنیا اپنے سے یعنی اہل [illegible] بیٹے وغیرہ ذالک مین مگر مومن اور موذن دراز ترین لوگون کے ہونگے فی تفسیر الآیۃ پس خوف اوس غم کو کہتے ہین کہ لاحق ہو بسبب توقع امر مکروہ کے یعنی فوت ہونے چیز نافع کے یا حاصل ہونے ضرر دینے والی چیز کے اور معنی یہ ہین [illegible] سے روز قیامت کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ موذنون کے لیے بخشش نہین چھوٹے اوسکو کبھی اور وعدہ دیا جاتا تھا یعنی دنیا مین اور کہا محمد بن علی ترمذی نے شک اور ابن عمر سے ہے کہ اونھون نے کہا واسطے ایک شخص کے [illegible] بدلون سے ساتھ اس بات کے کہ نہ ڈرو سلب ایمان سے اور نہ غم کھاؤ گناہون کا اور خوش حال ہو [illegible] کہ سنی اوسنے اذان تیری اور کہا عمر بن الخطاب [illegible] تھے تم زمانہ گذشتہ مین ❊ من معالم کشاف ❊ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ کہا [illegible] اذان پر محبوب تر ہے طرف میرے اور کہتے ہین لا تخف مما انت قادم علیہ ❊ یعنی مت ڈرو اوس چیز سے کہ جانے والا ہے تو [illegible] ستر نیکیان اور اگر تکبیر کہے پس وہ اوس کہتے ہین فرشتے لا تحزن علی الدنیا ولا علی اہلہا وابشر بالجنۃ ❊ یعنی نہ غم کھا [illegible] کہا جاتا تھا یعنی صحابہ جنت کی بس مرتا ہے اس حال مین کہ ٹھنڈی کی ہے اللہ نے آنکھ اوسکی یعنی شادان فرحان مرتا ہے اور حضرت علی [illegible] دینے والا اول ہوگا اور [illegible] نفس پر یہ کہ نکلے دنیا سے یہان تک کہ جانے کہ کہان بازگشت ہے اوسکی یعنی دوزخ مین یا بہشت مین اور مجاہد سے [illegible] آیت کریمہ کیا کہے خوش خبری دی جاتی ہے ساتھ صلاحیت فرزند اوسکے کے بعد مرنے کے تو کہ ٹھنڈی ہو آنکھ اوسکی اور انس سے روایت [illegible] فضیلت کی حدیث شریف صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دوست رکھتا ہے ملنا اللہ کا دوست رکھتا ہے اللہ

کی طرف بلاتا ہی اوسکو بھی گناہ اوتنا ہی ہوتا ہی جتنا کرنے والون کو ۔ مشکوٰۃ

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ

اور برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر پھر جو تو دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی

كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

جیسے دوستدار ہی ناتے والا ۔ موضح

اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جواب دے ساتھ اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی پس ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے
دشمنی ہی پس گویا وہ ایک کارساز قرابتی ہوا ہی ۔ تفسیر ۔ برابر نہین نیکی برائی کے نہ برائی نیکی کے کوئی سخت کلام کرے یا برا معاملہ
کرے تو اوسکے مقابل کر جو اوس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہین جیسے دوست اگرچہ دل مین نہون ۔ موضح ۔ یعنی سیئہ اور
حسنہ یعنی برائی اور بھلائی متفاوت ہین بڑا تفاوت پس لے تو یعنی اختیار کر اوس حسنہ یعنی بھلائی کو کہ احسن یعنی بہتر ہی اپنے مثل سے یعنی حسنہ سے
جب کہ پیش آوین تجکو دو حسنہ یعنی بھلائیان پس جواب دے ساتھ اوس حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر کے اوس برائی کا کہ وارد ہو تجپر تیرے بعض
دشمن کی طرف سے جیسے کہ اگر برائی پہونچاوے کوئی شخص طرف تیرے تو حسنہ یعنی بھلائی یہ ہی کہ عفو کرے تو اوس سے اور حسنہ احسن یعنی بھلائی بہتر یہ ہی کہ
احسان کرے تو طرف اوسکے جگہہ برائی پہونچانے اوسکی کے طرف تیرے مثلا اگر وہ مذمت کرے تیری تو تو تعریف کر اوسکی اور اگر قتل کرے وہ تیرے
فرزند کو تو تو بدلا دیکر چھڑا دے اوسکے فرزند کو اوسکے دشمن کے ہاتھ سے پس ناگہان الخ یعنی پس تو جب یہ کریگا تو ہو جاویگا دشمن مخالف تیرا
مانند دوست قرابتی کے صاف تجسے ۔ مدارک کشاف ۔ ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ
وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہ کہا حکم کیا اللہ تعالی نے مومنون کو ساتھ صبر کرنے کے وقت غضب کے اور ساتھ حلم کے
وقت جہل کرنے کسی کے اور ساتھ عفو کے نزدیک برائی پہونچانے کسی کے پس جب کرین گے یہ تو بچاویگا اونکو اللہ شیطان سے ملے ہم تمسے یہان تک کہ
لیے دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست قرابتی ہی ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے کہ ہم نگہبان ہین جو کہ تھے ساتھ تمہارے دنیا مین
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کہا ملاقات کر دشمن سے ساتھ سلام کے فَإِذَا الَّذِي تک کہ داخل ہو و بہشت مین ۔ مدارک درمنثور معا
عکرمہ سے ہی کہ کہا حمیم قرابتی اور ولی دوست ۔ درمنثور ۔ عبارات مذکورین سے یہی معلوم ہوتے ہین کہ احکام خدا تعالی کے بجالاوے
بیچ آیت مذکورہ کے یہ ہی کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے معنی استقامت کے سید جمال الدین نے بیچ شرح حدیث قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ
یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی اور شیخ سعدی ساتھ تمام اون چیزون کے کہ واجب ہی ایمان لانا اونپر پھر استقامت کر او پر بجالانے اوامر کے
اگر مردی احسن الی من اساء ۔ اور ابن ملک نے انتہی ۔ اور ایسا ہی طیبی نے لکھا ہی بیچ شرح لفظ ثم استقم کے کہ یہ لفظ جامع ہی واسطے
اوس خصلت کے کہ وہ بہتر ہی جیسے کہ غم تمام مناہی سے اسلیے کہ مومن نے اگر ترک کیا ایک امر تو نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر بلکہ عدول
صاحب مدارک اور کشاف نے بھی سے طرف اوسکے انتہی ۔ اب سوچنا چاہیے کہ اللہ و رسول کی اطاعت سے کیا کچھ نعمتین اور درجے حاصل
درگذر کرنے کا یہ ہی کہ اللہ تعالی ہین اور درجات عالیات حاصل کرنے بہتر یا نافرمانی اونکی کرکر طرح بطرح کی خرابیان بھگتنی بہتر کوئی
برا کہہ رہا تھا اور آنحضرت بیٹھے ہنسنے مین منہمک رہے کر وہان کی ایسی نعمتین کہ مذکور ہوئین ہاتھ سے دیجیے اور حقیقت مین اگر سوچے تو
غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اٹھ ہی کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہین اور نافرمانی سے یہان بھی ذلیل ہوتا ہی کہ فاسق اور بے عزت و بدکار
پس جب کہ جواب دیا میٹنے اوسکو اوسکو بھگتنا ہی پس جو لوگ کہ ترک نماز و روزہ وغیرہ فرائضات کرتے ہین اور زناکاری اور قمار بازی

اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو تو آپ پر

پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عزوجل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ عرض کیا موسی بن عمران علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ اے رب میرے کون بہت عزیز ہی تیرے بندون مین تیرے نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بدلا لینے پر ظالم سے اور بخشدے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی محفوظ رکھے اپنی زبان کو یعنی لوگون کی عیب گیری سے ڈھانپے گا اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو کوئی روکے غصہ اپنا روکے گا اللہ تعالی اوس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کرے طرف اللہ کے قبول کرتا ہی اللہ تعالی عذر اوسکا انتہی اور بعض دانایان دین سے منقول ہی کہ زہد پانچ چیزون پر موقوف ہی اعتماد کرنا اللہ تعالی پر اور بیزار ہونا خلق سے اور اخلاص عمل مین اور اوٹھانا ظلم کا اور قناعت کرنی اوس چیز پر کہ اوسکے ہاتھ مین ہے مشکوۃ نسخہ [illegible]

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

اور یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین اور یہ بات ملتی ہی اوسکو جسکی بڑی قسمت ہی مو

اور نہین نزدیک کیے جاتے ہین ساتھ اس خصلت کے مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے اور نہین نزدیک کیا جاتا ساتھ اس خصلت کے مگر بڑے نصیب والا تفسیر یعنی حوصلہ کشادہ چاہیے کہ بری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہے یہ اقبال مندون کو ملتا ہی مو نہین نزدیک کیے جاتے الخ یعنی نہین دیے جاتے یہ خصلت یعنی احسان کرنا مقابلے مین برائی کرنے کے مگر صبر والے اور نہین دیا جاتا یہ خصلت مگر وہ شخص کہ بہت نیک ہو اور توفیق دیا جاوے بڑے حصے کی خیر سے اور ابن عباس رض نے تفسیر کی حظ کی ساتھ ثواب کے اور حسن بصری سے ہی کہ کہا قسم خدا کی نہین بڑا ہی کوئی حصہ سوا جنت کے اور بقول مقاتل کے نزول اس آیت کا بیچ شان ابوسفیان بن حرب کے ہی کہ پہلے اسلام کے دشمن ایذا دہندہ تھا آنحضرت کا پھر جب بیٹی اوسکی یعنی ام حبیبہ آنحضرت کے نکاح مین آئی تو وہ مسلمانون سے نرمی سے ملنے لگا پھر جب اسلام لایا تو ولی یعنی دوست بسبب اسلام کے اور حمیم یعنی قرابتی بسبب قرابت کے ہوا مد بحر

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کبھی چوک لگے تجکو شیطان کے چوکنے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بیشک وہی ہی سنتا جانتا مو

اور اگر پھیر دے تجکو وسوسہ پھیرنے والا آیا ہوا شیطان کی جانب سے پس پناہ طلب کر ساتھ خدا کے تحقیق خدا وہی ہی سننے والا جاننے والا تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ اور اگر پھیرے تجکو شیطان اوس چیز سے کہ وصیت کی مینے اوسکی کہ وہ دفع کرنا ساتھ خصلت احسن کے ہی تو پناہ مانگ اللہ سے اوسکی شر سے اور جاری ہو اپنے حلم پر اور نہ اطاعت کر شیطان کی وہ سننے والا ہی تیرے پناہ مانگنے کو جاننے والا ہی شیطان کے وسوسے کو سلیمان بن صرد سے منقول ہی کہ کہا بات کہا اور گیا دو شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس زیادہ ہوا غصہ ایک کا اون دونون مین سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلا شبہہ مین جانتا ہون ایک کلمہ اگر کہے یہ اوسکو تو البتہ جاتا رہے اوس سے غصہ وہ یہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ پس کہا اوس شخص نے کہ کیا مجنون جانتا ہی مجکو پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر غضب سے اسلیے کہ وہ ایک انگارا ہی کہ روشن کیا جاتا ہی ابن آدم کے دل مین کیا نہین دیکھتا تو اوسکی رگون پھولنے کو اور اوسکی آنکھون کی سرخی کو پس جو کوئی پاوے جنس غصے سے کچھ تو چاہیے کہ چمٹ جاوے ساتھ زمین کے اور آیا ہی کہ کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کے زمانے مین کہ شیطان کہتا ہی کیونکر غالب آوے گا مجپر ابن آدم جب راضی ہوگا تو آونگا مین اوسکے دل مین [illegible]

فائدہ کبھی بے اختیار غصہ یعنی شیطان کے وسوسے سے [illegible] بڑھتا ہی اور حتما نہ [illegible] منقول ہی [illegible] اون روایت [illegible]

کہ ہونگا مین اوسکے دل مین اور جب غصہ ہوگا تو اوٹھونگا مین یہان تک کہ ہونگا اوسکے سر پر ❊ ف ❊ در منثور ❊ اپنے نبی پیارے کو یہہ طریقہ تحمل وصبر کا تعلیم فرما کر پھر مشرکون کو سمجھانا شروع کیا اپنی قدرت کی نشانیان بیان کر کر

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نکرو سورج کو نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو ❊ مق ❊

اور اوسکی نشانیون مین سے ہی شب و روز اور آفتاب و چاند سجدہ نکرو سورج اور چاند کو اور سجدہ کرو اوس خدا کو کہ پیدا کیا ان چیزون کو اگر اوسی کو فقط عبادت کرتے ہو ❊ تفسیر ❊ اور اوسکی نشانیون مین سے کہ دلالت کرتی ہین اوسکی قدرت و وحدانیت پر رات و دن ہین کہ دیکھو کیسے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہین ایک اندازہ معلوم پر اور سورج و چاند بھی نشانیان اوسکی قدرت و وحدانیت کی ہین کہ دیکھو کیسے روشن ہین اور سیر مقدر ہی اونکے لیے سجدہ نکرو سورج و چاند کو اسلیے کہ وہ بھی پیدا کیے ہوئے اللہ کے ہین اگرچہ بہت ہین منافع اونکے اور شاید کہ کتنے ایک لوگ اون مشرکون مین سے سجدہ کرتے تھے سورج و چاند کو جیسے کہ صابی پوجتے تھے ستارون کو اور کہتے تھے وہ کہ ہم قصد کرتے ہین چاند و سورج کے سجدہ کرنے سے سجدہ کرنا اللہ کو پس منع کیے گئے اس واسطے کے ٹھہرانے سے اور حکم کیے گئے یہ کہ قصد کرین اپنے سجدہ کرنے سے رضامندی اللہ تعالی ہی کی فقط اگر ہین اوسکو عبادت کرتے اور ہین موحد غیر مشرک اسلیے کہ جو پوجے اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہین ہی وہ عبادت کرنے والا اللہ کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ برا کہو تم رات اور دن کو اور نہ سورج اور چاند کو اور نہ ہواؤن کو اس لیے کہ ہوائین چھوڑی جاتی ہین واسطے رحمت ایک قوم کے اور واسطے عذاب ایک قوم کے ❊ مص ❊ در منثور ❊

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔـمُوْنَ ۝

پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے ❊ مق ❊

پھر اگر تکبر کرین کافر تو کیا پرواہی جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین یعنی ملائکہ ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اوسکو شب و روز اور وہ تھکتے نہین ❊ تفسیر ❊ معنی اسکے یہ ہین کہ پھر اگر کافر عار کرین اور نہ مانین اوس چیز کو کہ حکم کیے گئے ہین ساتھ اوسکے اور واسطے ہی ٹھہراوین تو چھوڑ دے اونکو بحال خود اسلیے کہ اللہ تعالی کے ہان کمی نہین خالص عبادت کرنے والون اور سجدہ کرنے والون کی اوسکے بہتیرے بندے مقرب ایسے ہین کہ پاکی سے یاد کرتے ہین اوسکو رات و دن کہ وہ پاک ہی شریکون سے اور تمام عیوب و نقصانون سے اور نزدیک پروردگار اپنے کے یہ عبادت ہی قرب و مرتبہ اور بزرگی ہے اور جگہہ سجدے کی ہمارے نزدیک لفظ یسئمون پر ہی اور یہ منقول ہی ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن مسیب سے اور احتیاطا بھی یہین خوب ہی اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہی لفظ تعبدون پر ❊ کشاف ❊ مص ❊

سجدة ۱۱

ف ۱ یعنی یہ کیا چیز ہین اور انکا غرور کیا چیز ہی ۱۲ موضح

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا

اور ایک اوسکی نشانی یہ ہی کہ تو دیکھتا ہی زمین کو دبی پڑی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری بیشک جسنے اوسکو جلایا

لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

وہ جلا دیگا مردے وہ سب چیز کر سکتا ہی ❊ مق ❊

اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خشک رتیلی پھر جب اوتارا ہمنے اوسپر پانی یعنی مینہ لہلہانے لگی اور بلند ہوئی تحقیق جسنے زندہ کیا اوسکو البتہ زندہ کرنے والا مردون کا ہی تحقیق وہ سب چیز پر قادر ہی ❊ تفسیر ❊ اہتزت کے معنی ہین حرکت کرنے لگی

ساتھ رویدگی کے یعنی لہلہانے لگی اور ربت ہی ربو سے یعنی پھولی اور مزین ہوئی ساتھ رویدگی کے گویا کہ وہ مزین اترانے والے کے ہی کہ وہ پھولتا اور اتراتا ہی اپنے لباس مین اور وہ پہلے اسکے مانند ذلیل کسیف پرانے پھٹے کپڑون والے کے تھی ❊ کشاف ❊

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ

جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہین ہماری باتون مین ہمسے چھپے نہین بھلا ایک جو پڑتا ہی آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن

الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

قیامت کے کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی ❊ مق ❊

بلاشبہہ جو لوگ کہ کجروی کرتے ہین ہماری آیتون مین پوشیدہ نہین ہین ہمسے کیا جو کوئی کہ ڈالا جاوے آگ مین بہتر ہی یا وہ شخص کہ آوے امن سے روز قیامت کے کرلو جو چاہو تم تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی ❊ تفسیر ❊ کجروی کرتے ہین الخ یعنی مائل ہوتے ہین حق سے ہماری دلیلون مین پوشیدہ نہین یہ وعید ہی اونکے لیے تحریف کرنے پر کیا جو کوئی ڈالا جاوے الخ یہ تمثیل ہی واسطے کافر و مومن کے کرلو الخ یہ نہایت ہی تہدید مین اور مبالغہ ہی وعید مین دیکھنے والا ہی پس جزا دیگا تمکو اوسپر ❊ ف ❊ ابن عباس سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کہا وہ یہ ہی کہ رکھا جاوے کلام اوپر غیر موضع اوسکے کے کہا مجاہد نے يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا کی تفسیر مین کہ سیٹیان بجاتے ہین اور شور و شغب اور کلام بیہودہ کرتے ہین ہماری آیتون کے پڑھنے مین قتادہ نے کہا یلحدون سے یہ مراد ہی کہ جھٹلاتے ہین سدی نے کہا عناد و مخالفت کرتے ہین کیا جو کوئی ڈالا جاوے وہ ابوجہل ہی وہ شخص کہ آوے امن سے بعضون نے کہا وہ امیر حمزہ ہین بعضون نے کہا وہ ابوبکر ہین بعضون نے کہا وہ عثمان ہین بعضون نے کہا وہ عمار بن یاسر ہین اور ابن عباس سے بیچ تفسیر اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ کے کہا یہ خاص اہل بدر کے لیے ہی ❊ معا ❊ در منثور ❊

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ○ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ

جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب اون پاس آئی اور یہ کتاب ہی نادر اسپر جھوٹھ کا دخل نہین آگے سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ○

نہ پیچھے سے اوتاری ہی حکمتون والے سب خوبیون سراہے کی ❊ مو ❊

بلاشبہہ جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا اونکے پاس چھپے نہین ہین ہمسے اور تحقیق وہ ایک کتاب ہی گرامی قدر راہ نہین پاتا اوسکے پاس جھوٹ آگے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے بھیجی گئی ہی خدا دانا تعریف کیے گئے کی طرف سے ❊ تفسیر ❊ مراد ذکر سے قرآن ہی اسلیے کہ اونھون نے بسبب کفر کرنے کے ساتھ اوسکے طعن کیا اوسمین اور تحریف کی یعنی بدل ڈالی اونھون نے تاویل اوسکی اور باطل سے مراد ہی تبدیل یا ناقص آگے اوسکے سے الخ یعنی باطل نہین راہ پاتا طرف اوسکے کسی جہت سے جہات مین سے تو کہ پہونچے طرف اوسکے اور متعلق ہو ساتھ اوسکے پھر اگر کوئی کہے کہ طعن تو کیا ہی اوسمین طعن کرنے والون نے اور تاویل کی ہی اوسمین اہل باطل نے تو جواب اوسکا یہ ہی کہ ہان کیا ہی ولیکن اللہ تعالی نے بچایا ہی اوسکو تعلق باطل کے سے ساتھ اوسکے اس طرح کہ متعین کیا ایک جماعت کو کہ مقابل کیا اونکا ساتھ باطل کرنے تاویل اونکی کے اوسکے اور بگاڑ ڈالنے قولون اونکے کے حاصل یہ کہ کسیکا طعن رونق پذیر نہین ہوا بلکہ مٹ ہی گیا اور اسی مانند ہی قول اللہ تعالی کا إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ یعنی بلاشبہہ ہمنے اوتارا قرآن اور بلاشبہہ ہم ہی اوسکے نگہبان ہین ❊ ف ❊ کشاف ❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی امت فتنے مین پڑے گی بعد آپ کے پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا پوچھا گیا آپ سے کہ کیا چیز نکالیگی اوس فتنے سے

پس فرمایا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الَّذِیْ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ
اور عقبہ بن عامر کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ لفظ حمید تک
پھر فرمایا کہ ہرگز نہین پھرنے کے تم طرف اللہ کے ساتھ کسی چیز کے افضل اوس چیز سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور فرمایا آنحضرت نے کہ نہین ہے
بندونکو کوئی کلام کہ بہت پیارا ہو طرف اللہ کے اوسکے کلام سے اور نہین رجوع کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھ کلام کے کہ بہت محبوب ہو طرف
اوسکے اوسکے کلام سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر باطل کے کہ کہا اس سے شیطان مراد ہی اور یہ بھی مجاہد سے ہی بیچ تفسیر آیت لَا یَاْتِیْہِ
الْبَاطِلُ الخ کے کہ کہا نہین داخل کر سکتا اوسمین شیطان اوس چیز کو کہ نہین ہی اوس سے اور نہ کوئی اور کافر داخل کر سکتا ہی ۞ درمنثور ۞
پھر تسلی دی اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے جھٹلانے پر پس فرمایا مَا یُقَالُ الخ ۞ معا ۞

مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ۝
تجھے وہی کہتے ہین جو کہہ چکا ہی سب رسولون سے تجھسے پہلے تیرے رب کے ہان معافی بھی ہی اور سزا بھی ہی دکھ والی ۞ موضح ۞

ای محمد نہین کہا جاتا ہی تجکو مگر جو کچھ کہ کہا گیا تھا پیغمبرون کو پہلے تجھسے بلاشبہہ پروردگار تیرا صاحب بخشش کا ہی اور صاحب عذاب
درد دینے والے کا ہی ۞ تفسیر ۞ نہین کہا جاتا ہی الخ یعنی نہین کہتے تجکو کفار تیری قوم کے مگر جیسا کہ کہا اگلے رسولون کو اونکی قوم کے
کافرون نے یعنی کلمات ایذا دینے والے کہتے اور طرح بطرح کے طعن کرتے آسمان کی اوتری ہوئی کتابون مین پس تو صبر کر جیسا اونھون نے
صبر کیا صاحب مغفرت اور رحمت کا ہی واسطے انبیا اپنے کے اور عذاب دینے والا ہی اپنے دشمنون کو اور جائز ہی کہ یہ معنی ہون کہ نہین کہتا تجکو
اللہ مگر مثل اوس کلام کے کہ کہا رسولون کو پہلے تجھسے اور وہ کلام یہ قول اللہ تعالی کا ہی اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ۞ ک ۞

وَلَوْ جَعَلْنٰہُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی
اور اگر ہم اوسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتین کیون نکھولی گئین اوپری زبان اور عربی آدمی تو کہہ یہ ایمان والون کو سوجھہ ہی
وَّشِفَآءٌ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرٌ وَّھُوَ عَلَیْھِمْ عَمًی اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ
اور روگ کا دفع اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھ ہی اور یہ اونکو اندھاپا اونکو پکار ہوتی ہی
مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ ۝
دور کی جگہہ سے ۞ موضح ۞

ولو جعلناہ ای الذکر بعض
ع ۵ ۱۴ ۱۹

اور اگر کرتے ہم اس کتاب کو قرآن زبان عجم مین البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ واضح کی گئین آیتین اوسکی کیا قرآن عجمی ہی اور مخاطب
عربی کہہ قرآن مسلمانون کے لیے ہدایت اور شفا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے اونکے کان مین گرانی ہی اور وہ قرآن اونپر اندھاپا ہی یہ
جماعت مثل ہین ایسے مین کہ آواز دیے جاتے ہین دور جگہہ سے ۞ تفسیر ۞ مشرک کہتے تھے از راہ سرکشی کے کہ کیون نہ اوتارا گیا
قرآن زبان عجم مین پس کہا گیا کہ اگر یون ہی ہوتا جیسا کہ یہ فرمایش کرتے ہین تو بھی نہ چھوڑتے اعتراض سرکشی اور کہتے کیون نہ واضح
کی گئین آیتین اوسکی ایسی زبان مین کہ سمجھتے ہم اوسکو اور لفظ اعجمی ساتھ دو ہمزون کے پڑھا ہی کوفیون نے اور ہمزہ انکار کے لیے ہی یعنی
البتہ انکار کرتے اور کہتے کیا قرآن اعجمی ہی اور رسول عربی یا مرسل الیہ یعنی قوم عربی اور باقیون نے ایک ہمزہ ممدودہ مستفہمہ سے پڑھا ہی اور
اعجمی وہ ہی کہ نہ فصیح بولے اور نہ سمجھا جاوے کلام اوسکا برابر ہی کہ ہو عجم سے یا عرب سے اور عجمی منسوب ہی طرف امت یعنی جماعت عجم کے فصیح ہو
یا غیر فصیح اور معنی یہ ہین کہ آیتین قرآن کی جس طریق پر آتین اونکے پاس پلٹ جاتے اونمین سرکشی کرنے والے اسلیے کہ وہ طالب حق کے
نہین ہین بلکہ اپنی خواہشون کے پیرو ہین اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر اوتارتا اوسکو اللہ زبان عجم مین تو بھی ہوتا قرآن پس جو

ولیل ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے بیچ جائز ہونے نماز کے جب کہ پڑھا جاوے قرآن فارسی مین ہدایت ہی یعنی رہنما ہی طرف حق کے اور شفا اوس چیز کے لیے کہ سینے مین ہی یعنی شک اسلیے کہ شک مرض ہی اور اندھا پا ہی یعنی تاریکی اور شبہہ ہی کہا قتادہ نے کہ اندھے مین کافر قرآن سے اور بہرے ہین اوس سے پس نہین نفع پاتی اوس سے یہ جماعت مثل مین ایسے ہین الخ یعنی یہ کافر بسبب نہ قبول کرنے قرآن کے اور نہ منتفع ہونے کے اوس سے گویا کہ پکارے جاتے ہین طرف ایمان کے ساتھ قرآن کے ایسی جگہہ سے کہ نہین سنتے بسبب بعد مسافت کے اور بعضون نے کہا کہ پکارے جاوینگے کافر قیامت مین مکان دور سے ساتھ بدترین نامون کے کہا مقاتل نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجایا کرتے تھے یسار غلام عامر بن حضرمی کے پاس اور تھا وہ یہودی عجمی اور کنیت اوسکی تھی ابو فہکیہ پس کہا مشرکون نے کہ یسار محمد کو تعلیم کرتا ہی عامر نے اپنے غلام کو مارا اور کہا تو تعلیم کرتا ہی محمد کو یسار نے کہا کہ محمد ہی مجکو سکھاتے ہین پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا الاية ✤ مل معا ✤ **تنبیہ** یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف سے فائدہ اوٹھانا صفت مومن کی ہی اور اوس سے فائدہ نہ اوٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیے کہ سوچے اسکے معانی کو اور دل سے متوجہ ہو اسکے پڑھنے مین جاننے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہی پس یہ سمجھے اور عمل کرے اسپر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نہین کچھ خیر اوس نماز مین کہ نہین خشوع یعنی حضور قلب اوسمین اور نہین خیر ہی اوس روزے مین کہ نہ باز رہنا ہو لغو سے اوسمین اور نہین خیر ہی اوس قرات قرآن مین کہ نہو تدبر یعنی سوچنا سمجھنا اوسمین اور نہین ہی خیر اوس علم مین کہ نہو پرہیزگاری اوسمین اور نہین خیر ہی اوس مال مین کہ نہو سخاوت اوسمین اور نہین خیر ہی اوس اخوت یعنی بھائی چارے دینی مین کہ نہو حفاظت اوسمین یعنی اوسکے مال اور آبرو وغیرہ کی حفاظت اور رعایت کرنی چاہیے اور نہین خیر ہی اوس نعمت مین کہ نہو بقا اوسکے لیے اور نہین خیر ہی اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو اوسمین اور نہ تعظیم ہو خدا تعالی کی ✤ **منہجات** ✤

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

اور ہمنے دی تھی موسی کو کتاب پھر اوسمین پھوٹ پڑی اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے رب سے تو اون مین

بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

فیصلہ ہو جاتا اور وہ دھوکے مین ہین اوس سے جو چین نہین دیتا ✤ صؔ ✤

اور تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق کفار البتہ شک قوی مین ہین قرآن کی طرف سے ✤ **تفسیر** ✤ اختلاف کیا گیا اوسمین پس کہا بعضون نے کہ یہ حق ہی اور بعضون نے کہا یہ باطل ہی جیسے کہ اختلاف کیا تیری قوم نے ای محمد تیری کتاب مین ایک بات کہ پہلے گذری یعنی ساتھ تاخیر عذاب کے فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کرتا اونکو جڑ پیڑ سے اوکھیڑ ڈالتا اور بعضون نے کہا کلمہ سابقہ وعدہ قیامت کا ہی اور یہ کہ فیصل کیے جاوینگے خصومات اوس دن مین اور اگر یہ نہوتا تو البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے دنیا ہی مین فرمایا اللہ تعالی نے بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی ولیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک وقت مقرر تک ✤ من کشاف ✤

[illegible]

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○

جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جسنے کی برائی وہ بھی اوسی پر اور تیرا رب ایسا نہین کہ ظلم کرے بندون پر ✤ صؔ ✤

جو کوئی کرے کام نیک پس نفع اوسکے لیے ہی اور جو کوئی برا کام کرے پس وبال اوسپر ہی اور نہین ہی پروردگار تیرا ظلم کرنے والا بندون پر

یعنی تو کہ عذاب کرے غیر بدکار کو ✤ **تنبیہ** ✤ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسیکی بُرائی سے اوسکے غیر کو ضرر نہین پہونچتا جیسے
عوام مین مشہور ہی عیسی بدین خود موسی بدین خود میان کوئی کچھہ ہی کرے ہمکو کیا یہ نہ کہنا چاہیے بلکہ حتی الامکان بدکار کو بدی سے روکے
والا یہ بھی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے چنانچہ آیا ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی ظالم نہین ضرر کرتا مگر اپنی ہی
جان پر پس کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہان قسم ہی اللہ کی یعنی اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تلک کہ حباری البتہ مرتا ہی گھونسلے اپنے مین دُبلے پن سے
بسبب ظلم ظالم کے ✤ **ف** ✤ حباری ایک جانور ہی تیتر سا کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر جاتا ہی پس اوسپر بھی ظلم ظالم کا
کار کرتا ہی کہ اوسکی شامت اعمال سے مینہ نہین برستا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی بھوک سے پس جب اوسکا یہ حال ہوا تو اورون پر کیون
نہ تاثیر کرے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کہ کرتا ہی اونمین گناہ درحالیکہ وہ
قادر ہین اسپر کہ منع کرین اوسکو اور نہین منع کرتے وہ اوسکو مگر کہ پہونچاویگا اونکو اللہ بسبب اوسکے عذاب پہلے مرنے اونکے ✤ اور فرمایا آنحضرت
نے کہ اللہ تعالی نہین عذاب کرتا ہی سب کو بسبب عمل کرنے بعضون کے یہان تلک کہ دیکھیں وہ باتین خلاف شرع درمیان اپنے یعنی جو کہ بعضے
کرتے ہین اور یہ قادر ہون اوسکے بگاڑنے پر اور نہ بگاڑین پس جب کرتے ہین اکثر یہ یعنی سکوت و سستی تو عذاب کرتا ہی اللہ سب کو یعنی خواص کو
بسبب کرنے گناہ کے اور عوام کو بسبب نہ منع کرنے کے انتہی ✤ اور علما اور صلحا جو فاسقون کے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوتے ہین یہ نہ سمجھین کہ ہم نیک ہین
نہ یہ بھی اونکے ساتھہ تباہ ہونگے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑے بنی اسرائیل گناہون مین تو منع کیا اونکو اونکے عالمون نے پس نہ باز آئے
وہ پھر ہمنشینی کی اونکے عالمون نے اونکی مجلسون مین اور شریک رہے ساتھہ اونکے کھانے اور پینے مین یعنی سستی کرنے لگے منع کرنے مین اور
اختلاط کیا آپسمین پس سیاہ کیے اللہ تعالی نے دل بعض اونکے کے بسبب بعض کے ✤ **ف** ✤ یعنی جو کہ پاک تھے گناہون سے اونکو بھی سنگدل
کر دیا اللہ تعالی نے بسبب شومی گناہ گارون کے اور خلط ہونے کے ساتھہ اونکے پس سب سنگدل ہو گئے اور دور ہوئے قبول خیر اور رحمت سے ✤ پس لعنت
کی اللہ نے اونکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے یہ بسبب اوس چیز کے تھا کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے حد سے تجاوز کرتے کہا ابن مسعود
نے پس اوٹھہ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے تکیہ لگائے ہوئے یعنی تکیے کو چھوڑ کر اوٹھہ بیٹھے واسطے اہتمام اور اظہار حد کے پس فرمایا
نہین عذاب سے نجات پانے کے تم قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہی یہان تلک کہ منع کرو تم اونکو گناہون سے منع کرنا انتہی ✤
اور علما کو چاہیے کہ خود بھی علم پر عمل کرین یہ نہ کرین کہ خود را فضیحت و دیگر ان را نصیحت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا مینے شب معراج
مین کتنے آدمیون کو کہ کاٹے جاتے ہین ہونٹ اونکے آگ کی قینچیون سے کہا مینے کون ہین یہ اے جبریل کہا یہ واعظ ہین آپ کی امت کے کہ حکم کرتے تھے
لوگون کو ساتھہ نیکی کے اور بھول جاتے تھے اپنے تئین یعنی آپ عمل نکرتے تھے اور لوگون کو عمل کرنے کو کہتے تھے انتہی ✤ اور بُری باتون سے منع کرنے مین
دل و جان سے مصروف رہے کسیکا ڈر نرکھے والا دل سے تو بُرا جانتا رہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ پہونچین گی میری امت کو
اخیر زمانے مین اونکے بادشاہ سے بلائین سخت یعنی افعال بد دیکھین گے اور بُری باتین سنین گے نہین نجات پانے کا کوئی اوس سے مگر وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس جہاد کیا اوسپر ساتھہ زبان اپنی کے اور ہاتھہ اپنے کے اور دل اپنے کے پس یہ وہ ہی کہ پہلے سے طیار ہین اوسکے لیے سعادتین
دارین کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے دین کو پھر تصدیق کی اوسکی یعنی جہاد کیا دل اور زبان سے نہ ہاتھہ سے اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اللہ کے
دین کو پس سکوت کیا اوسپر یعنی اور جہاد نکیا مگر ساتھہ دل کے پس اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ کرتا ہی بھلائی دوست رکھتا ہی اوسکو اوس لیے
اور اگر دیکھتا ہی اوسکو کہ کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو اوس لیے پس یہ نجات پائیگا اوپر خفیہ محبت اور بغض اپنے کے سبب کے انتہی ✤ اور
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہی چنانچہ آیا ہی کہ وحی کی اللہ عزوجل نے
طرف جبریل علیہ السلام کے یہ کہ اولٹ دے شہر ایسا اور ایسے کو یعنی فلانے شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ایسی ہی ساتھہ بسنے والون اوسکے کے

عہ قولہ شب معراج یعنی شب معراج کو

پس کہا جبرئیل نے اے رب میرے تحقیق اوسمین فلانا بندہ تیرا ہے کہ نہین نافرمانی کی تیری ایک پلک مارنے کہا حضرت نے پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ اولٹ دے اوسپر اور اونپر اسلیے کہ تحقیق مونہہ اوسکا نہیں متغیر ہوا میری راہ مین ایک ساعت کبھی یعنی بری بات کا دیکھنا اوسکو ناگوار نہ تھا نہی ۔ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہی اور جسنے اس واجب کو ادا کیا اور مخالف نے مانا تو واجب اوسکے ذمے سے ساقط ہوا پس اگر بشرط قدرت کے امر و نہی نکریگا گنہگار ہوگا اور فرضیت اسکی بالکفایہ ہی یعنی بعض کے کرنے سے سبکے ذمے سے گناہ جاتا رہتا ہی لیکن اس صورت مین فرض عین ہی کہ ایک جا بری بات ہوتی ہی اور سوے ایک کے برائی اوسکی کوئی نہین جانتا یا یہی منع کرسکتا ہی اور کو وہان دخل نہین تو اب اوس شخص پر فرض عین ہی نہ غیر اوسکے پر انتہی ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس گھر مین خلاف شرع باتین ہوتی ہون جیسے شادی غمی مین رسمین اور باتین خلاف شرع برتی جاوین یا باریک کپڑے عورتین پہنین یا اور شرک و گناہ کی باتین ہوتی ہون اور گھروالا منع نکرے تو تارک فرض کا اور سخت گنہگار ہوگا اور مقصود آیت سے یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرنیکا خیال رکھے شب و روز اور برے عملون سے بھاگے اور اس حدیث کو کہ مناسب اس مقام کے ہی مد نظر رکھے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی کہ تحقیق شرعی باتین اور خلاف شرع بصورت آدمی کے پیدا ہونگی قائم کی جاوینگی لوگون کے لیے دن قیامت کے پس اپر شرعی باتین پس خوش خبری دینگی کرنے والے اپنے کو اور وعدہ کرینگی اوسنے بھلائی کا اور اپر خلاف شرع باتین پس کہینگی دور ہو ہمسے دور ہو ہمسے اور نہین طاقت رکھین گی وہ مگر چمٹنے کی اوسنے اور مفارقت نہین کرسکنے کی ۔ مشکوۃ ۔

الجزء الخامس والعشرون ۲۵

اليه يرد علم الساعة وما تخرج من ثمرت من اكمامها

نافیۃ

اوسی کی طرف حوالہ ہی خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے

وما تحمل من انثى ولا تضع الا بعلمه ويوم يناديهم اين شركاءي قالوا اذنك

اور گابھہ نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین اور جس دن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولین گے ہمنے تجکو سنا دیا

ما منا من شهيد ○

ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا ۔ صوا ۔

خدا کی طرف حوالہ کیجاتی ہی معرفت قیامت کی اور باہر نہین نکلتے اجناس میوے کے اپنے غلافون سے اور نہین حاملہ ہوتی کوئی عورت اور نہین جنتی مگر ساتھ علم خدا کے اور جسدن پکاریگا اللہ اونکو کہ کہان ہین وہ کہ تم شریک میرا مقرر کرتے تھے کہینگے جتا دیا ہمنے تجکو کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی ثابت کرنے والا شریکون کا ۔ تفسیر ۔ خدا کی طرف حوالہ کیجاتی الخ یعنی علم قیامت کے قائم ہونے کا اللہ ہی کی طرف پھیرا جاتا ہی یعنی واجب ہی سوال پر یعنی جس سے پوچھے حال اوسکا یہ کہے اللہ ہی جانتا ہی اوسکو اور نہین حادث ہوتی کوئی چیز قسم نکلنے پھلون کے سے اور نہ حمل حاملہ کا اور نہ جننا اوسکا مگر کہ اللہ جانتا ہی اونکو یعنی جانتا ہی گنتی ایام حمل کی اور ساعتین اوسکی اور احوال اوسکے کہ ناقص ہی یا پورا نر ہی یا مادہ اچھا ہی یا برا او غیر ذالک اور اضافت کیا اللہ نے شرکا کو اپنی طرف بحسب گمان مشرکین کے اور بیان اوسکا اس آیت مین ہی این شرکاءی الذین کنتم تزعمون اور اسمین سرزنش و تنبیہ ہی اور اذنک کے معنی اعلمناک ہین یعنی معلوم کروایا ہمنے تجکو اور بعضون نے کہا اخبرناک یعنی خبر دی ہمنے اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے کہ اللہ تعالی عالم یعنی جانتا تھا اوسکو اور معلوم کروانا عالم کا محال ہی لیکن خبر دینی واسطے جاننے والا ایک چیز کے ملحق ہوتی ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ جانتا ہی اوسکو مگر یہ کہ ہو وے معنی یہ کہ تو جانتا ہی ہمارے دلون اور عقائد کا حال کہ ہم ایمان رکھتے ہین یعنی اب پس نہین دے سکتے ہین ہم یہ گواہی باطل اسلیے کہ جب جانا اللہ تعالی نے حال اونکے دلون کا

پس گویا کہ اونھوں نے معلوم کروایا اوسکو اور نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ گواہی دے کہ تیرے لیے شریک ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی مگر کہ توحید بیان کرتا ہی تیری یا یہ معنی ہین کہ نہین ہی ہم مین سے کوئی کہ مشاہدہ کرے اونکو یعنی دیکھے اسلیے کہ وہ غائب ہونگے معبود دون سے اور غائب ہوگئے ہونگے اونسے معبود اونکے نہین دیکھیںگے اونکو وقت توبیخ کے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام شرکا کا ہی یعنی نہین گواہی دے سکتا کوئی ہم مین سے اوس چیز کی کہ نسبت کی مشرکون نے طرف ہمارے کہ وہ شرکت ہی ؛ مـلـ ؛

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ○

اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے اور سمجھے کہ اونکو نہین کہین خلاصی ؛ صق ؛

اور گم ہوئے اونکی نظرون سے جو کچھ پوجتے تھے پہلے اس سے یعنی دنیا مین اور جانا اونھون نے کہ نہین واسطے اونکے کوئی جگہہ بھاگنے کی ؛

لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ○

نہین تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی اور اگر لگ جاوے اوسکو برائی تو آس توڑے ناامید ہوکر ؛ صق ؛

تھکتا نہین آدمی یعنی کافر خیر کے مانگنے سے اور اگر پونہچے اوسکو سختی پس ناامید ہی طمع کاٹنے والا ؛ تفسیر ؛ مراد انسان سے یہان کافر ہی بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً خیر کے مانگنے سے یعنی طلب کرنے فراخی کے سے مال مین اور نعمت مین یعنی ہمیشہ مانگتا رہتا ہی اپنے رب سے مال اور صحت وغیرہ سختی اور فقر ناامیدی یعنی خیر سے طمع کاٹنے والا اپنی رحمت سے اور قنوط یہ کہ ظاہر ہوا وسپر اثر یاس کا پس پژمردہ اور شکستہ خاطر ہو یعنی امید قطع کرے فضل خدا اور رحمت اوسکی سے اور یہ صفت کافر کی ہی بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ○ یعنی ناامید نہین ہوتے اسکی رحمت سے مگر قوم کافر ؛ مدارک جلالین ؛

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن

اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسکو لگی تھی تو کہنے لگے گا یہ ہی میرے لائق اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت اوٹھنی ہی اور اگر

رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ

مین پھر گیا اپنے رب کی طرف بیشک مجکو ہی اوسکے پاس خوبی سو ہم جتادینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہی اور چکھاوینگے اونکو ایک

عَذَابٍ غَلِيظٍ ○

گاڑھی مار ؛ صق ؛

اور اگر چکھاوین ہم اوسکو رحمت اپنی طرف سے بعد سختی کے کہ پونہچی ہو اوسکو کہے کہ یہ میرے لیے ہی یعنی خاطر جمع کرے اور خوف اوسکے دل سے جاتا رہے واللہ اعلم اور نہین گمان کرتا مین کہ قیامت قائم ہوگی اور اگر بالفرض پھر جاؤن مین طرف پروردگار اپنے کے تحقیق میرے لیے نزدیک اوسکے حالت خوش ہوگی پس البتہ خبردار کرینگے ہم کافرون کو ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے تھے اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو عذاب گاڑھے سے ؛ تفسیر ؛ چکھاوین ہم الخ یعنی دیوین ہم اوسکو صحت بعد مرض کے یا فراخی بعد تنگی کے کہے یہ میرے لیے ہی یعنی یہ حق میرا ہی کہ پونہچا طرف میرے اس لیے کہ مین مستحق ہوا اوسکا بسبب اوس چیز کے کہ نزدیک میرے ہی یعنی خیر اور فضل اور اعمال اچھے یا ہٰذا لی کے معنی یہ ہین کہ نہین زائل ہوگی رحمت مجھسے اور اگر پھر جاؤن مین یعنی جیسے کہ مسلمان کہتے ہین اور حسنیٰ سے مراد جنت ہی یا حالت نیک کہ بزرگی اور نعمت ملے گی یہ کہتا ہی قیاس کرکر امر آخرت کو امر دنیا پر اور خبردار کرینگے ہم اونکو ساتھ حقیقت اوسکی کے کہ کیے تھے اعمال واجب کرنے والے عذاب کے غلیظ کے معنی ہین شدید کہ نہ سست ہوگا اونسے ؛ مدارک ؛

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ○

اور جب ہم نعمت بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی ؛ صق ؛

اور جب انعام کرین ہم آدمی پر مونہہ پھیرے اور دور ہو بطرف خود رفتہ اور جب پہونچے اوسکو کوئی بلا پس صاحب دعا بہت کا ہی ✤ تفسیر ✤ یہ سب بیان ہی انسان کے نقصان کا یعنی اوس مین صبر ہی نہ نرمی وچین مین شکر ✤ ع ✤ یہ دوسری مثال ہی انسان کی سرکشی و بدذاتی کی کہ جب پونہچا تا ہی اوسکو اللہ نعمت تو تکبر مین آ لیتی ہی اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہی کہ گویا کبھی محتاج و رنج رسیدہ تھا ہی نہین پس بھول جاتا ہی منعم کو اور مونہہ پھیرتا ہی اوسکے شکر سے اور نَاٰ بِجَانِبِہٖ کے معنی ہین اور دور ہوتا ہی ذکر اللہ سے اور اوسکی دعا سے یا یہ معنی ہین کہ دور کھینچتا ہی اپنے نفس کو اور تکبر کرتا ہی اور بڑا جانتا ہی اپنے کو اور شر سے مراد ہی ضرر و فقر اور عریض سے مراد ہی کثیر یعنی توجہ ہوتا ہی اور پر دوام دعا کے اور شروع کرتا ہی بیچ تضرع وزاری اور گڑگڑانے کے اور منافات نہین ہی درمیان قول اللہ تعالی کے فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ✤ اور درمیان قول اوسکے کے فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ✤ اسلیے کہ اول ایک قوم کے حق مین ہی اور دوسرا اور قوم کے حق مین یا قنوط ہی جنگل مین اور ذو دعا ہی دریا مین یا قنوط ساتھ دل کے ہی اور ذو دعا ساتھ زبان کے یا قنوط ہی بتون سے اور ذو دعا ہی اللہ تعالی کے لیے ✤ مدل ✤

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ ھُوَ فِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ ۝

تو کہہ بھلا دیکھو تو ۔ اگر یہ ہو ۔ اللہ کے پاس سے ۔ پھر تمنے اوسکو نمانا ۔ اوس سے بہکا کون ۔ جو ۔ دور ۔ چلتا جاوے ۔ مخالف ہوکر ✤ موٗ ✤

کہہ کیا دیکھا تمنے کہ اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے پھر کافر ہوئے تم ساتھ اوسکے کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ ہو بیچ اس مخالفت دور کے صواب سے ✤ تفسیر ✤ اَرَءَیْتُمْ بمعنی اخبرونی کے ہی یعنی خبر دو مجکو اگر ہو قرآن خدا کی جانب سے جیسے کہ کہا ہی نے پھر نمانا تمنے اوسکو ✤ اللہ کے پاس سے آیا ہی کون گمراہ زیادہ ہوگا تمسے ✤ جلا ✤ مدل ✤

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

اب ہم دکھاوینگے انکو اپنے نمونے دنیا مین ۔ اور آپ اونکی جان مین جب تک کہ کھل جاوے ۔ اونپر کہ یہ ٹھیک ہی ۔ کیا تیرا رب ۔ تھوڑا ہی

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝

ہر چیز پر ۔ گواہ ✤ صوٗ ✤

دکھاوینگے ہم اونکو نشانیان اپنی بیچ اطراف عالم کے اور بیچ نفسون اونکے کے ہی یہان تک کہ واضح ہو جاویگا اونپر کہ یہ بات سچ ہی آیا پس نہین کافی ہی پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہی ✤ تفسیر ✤ بیچ اطراف عالم کے یعنی فتح ہونا شہرون کا شرقا اور غربا اور بیچ نفسون اونکے کے یعنی فتح ہونا مکے کا اور اَنَّهُ الْحَقُّ مین جو ضمیر ہی پھرتی ہی قرآن یا اسلام کی طرف پس جس صورت مین قرآن کی طرف پھرے تو معنی یہ ہونگے کہ بلا شبہہ قرآن حق ہی اوتارا گیا اللہ کی طرف سے ساتھ بعث اور حساب اور عتاب کے پس سزا دیے جاوینگے بسبب نماننے اوسکے اور اوسکے لانے والے کے یعنی آنحضرت کے اور اگر اسلام کی طرف پھیرے تو اوسکے معنی بھی ظاہر ہین اور معنی اخیر جملے کے یہ ہین کہ یہ چیزین وعدہ کی گئین قسم ظاہر کرنے آیات خدا کے اطراف عالم مین اور انکے نفسون مین قریب ہی کہ دیکھینگے اور مشاہدہ کرینگے پس ظاہر ہو جاویگا اوسوقت کہ قرآن اوتارا ہوا اوس عالم الغیب کا ہی کہ وہ مطلع ہی ✤ مدل ✤ جلا ✤ اور بعضون کے نزدیک ضمیر انہ کی رسول علیہ السلام کی طرف پھرتی ہی اور آیات آفاق مین مکان استون گذشتہ کے ہین یا وقائع اونکے اور یا فتح ہونا شہرون کا پیغمبر اور مسلمانون کے ہاتھ سے اور یا سورج اور چاند اور ستارے اور نباتات اور اشجار اور نہرین اور مانند انکے کے ہین اور آیات کفار کے نفسون مین بلا اور امراض اور یا واقعہ بدر کا اور یا فتح ہونا مکے کا اور یا لطافت صنع اور بدائع حکمت کے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی بیچ تفسیر سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ کے کہا سفر کرتے تھے کافر پس دیکھتے تھے نشان عاد و ثمود کے مکانون کے پس کہتے کہ واللہ سچ کہا محمد نے ✤ اور امام بو اللیث نے فرمایا کہ ابو جہل نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ کوئی نشانی اپنی نبوت کی مجکو دکھا اور آنحضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابو جہل نے کہا

ای جماعت قریش کی تم لوگون کو اطراف مکہ مین بھیجو لوگون سے پوچھین کہ دو ٹکڑے ہونا چاند کا دیکھا ہی یا نہین اگر اطراف کے لوگون نے
دیکھا ہوگا تو نشانی خدا کی طرف سے ہوگی والا سحر محمد کا ہی قریش نے آدمی سب طرف بھیجے سب جگہ کے لوگون نے اوسکے دیکھنے کی خبر دی ابوجہل نے کہا
سحر مستمر ہی کہ سب طرف پہونچا ہی یہ آیت اوتری اور معنی اور حاصل اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ الخ کا یہ ہی کہ کیا بس نہین ہی پروردگار تیرا یہ کہ وہ
سب چیز پر گواہ ہی اور حاضر و مطلع یعنی اگر کفار انکار قرآن او معجزے تیرے کا کرین تو خدا تعالی گواہ تیری حقیت کا کافی ہی ۞ بحر ۞ درمنثور ۞

ع
١

اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطٌ ۝

سنتا ہی وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے سنتا ہی وہ گھیر رہا ہی ہر چیز کو ۞ موضح ۞

آگاہ ہو تحقیق کافر شبہے مین ہین اپنے پروردگار کی ملاقات کی طرف سے آگاہ ہو تحقیق خدا ہر چیز کو گھیر رہا ہی ۞ تفسیر ۞ کافر شبہے مین ہین الخ
یعنی انکار بعث و جزا کا رکھتے ہین ہر چیز کو گھیر رہا ہی یعنی جانتا ہی اجمال تمام چیزونکا اور تفصیلین اونکی اور ظواہر و بواطن اونکے پس
نہین چھپی ہی اوسپر کوئی چیز پوشیدہ پس سزا دیگا اونکو کفر پر اور شک کرنے پر پروردگار کی ملاقات مین ۞ بحر ۞ فصل ۞ تنبیہ ۞
جاننا چاہیے کہ خلاصہ مضمون ساری سورت کا یہ ہوا کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے کلام پاک پر اور اوسکے رسول پر اور قیامت وغیرہ
ضروریات دین پر اور عمل اچھے کیے مانند ادا کرنے زکوۃ کے اور نماز اور روزے اور حج کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیر ذلک کے اوسکو
ثواب بیحساب ملیگا اور وہان چین مین رہیگا والا طرح بطرح کی خرابیان بھگتیگا پس آدمی کو چاہیے کہ اچھی باتون کی دھن باندھے اور بری
باتون سے بچے اور ہر امر مین اتباع سنت مدنظر رکھے اور اللہ تعالی کی پسندیدہ چیزون کو اور حبیب رب العلمین کی پیاری چیزون کو اور اونکے
صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی پیاری چیزون کو دوست رکھے اور اونکی پیاری چیزون مین سے یہ چیزین ہین کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوست کی گئین طرف میرے تمھاری دنیا مین سے تین چیزین خوشبو اور نسا اور ٹھنڈک میری آنکھ کی نماز مین ہی یعنی بڑا ہی چین آتا ہی
مجکو اور لذت پاتا ہون اوسمین اور آنحضرت کے ساتھ اونکے صحاب بھی تھے کہا ابوبکر رضی نے کہ سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور دوست کی گئین ہین میرے نزدیک اور بھی تین چیزین دیکھنا طرف چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خرچ کرنا مال کا رسول خدا پر
اور یہ کہ بیٹی میری رسول خدا کے نکاح مین ہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا ابوبکر رضی نے اور محبوب ہین میرے نزدیک تین چیزین اور بھی امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور کپڑا پرانا پس عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سچ کہا عمر رضی نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے تین چیزین اور بھی سیر کرنا بھوکونکا
اور تلاوت کرنی قرآن کی اور لباس پہنانا ننگون کو کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا عثمان رضی نے اور میرے نزدیک محبوب ہین دنیا مین سے
تین چیزین اور بھی اَلْخِدْمَةُ لِلضَّيْفِ وَالصَّوْمُ فِی الصَّيْفِ وَالضَّرْبُ بِالسَّيْفِ یعنی خدمت کرنی مہمانکی اور روزہ
رکھنا گرمی مین اور مارنا ساتھ تلوار کے یعنی جہاد کرنا پس اوس وقت مین کہ صحابہ اسی گفتگو مین تھے کہ ناگہان جبرئیل علیہ السلام اترے
اور کہا کہ بھیجا ہی مجکو رب تعالی نے جب کہ سنی یہ گفتگو تمھاری اور حکم کیا ہی تمکو یہ کہ پوچھو تم مجھسے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا مین اگر ہوتا
مین اہل دنیا سے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیا دوست رکھتا تو اگر ہوتا اہل دنیا سے پس کہا جبرئیل ع نے کہ مین دوست رکھتا تمھاری دنیا مین سے
تین چیزین رہنمائی گمراہون کی اور انس کرنا غریبا فرمان بردارون سے اور مددگاری عیالدارون مفلسون کی پھر کہا جبرئیل علیہ السلام نے
کہ دوست رکھتا ہی رب العزت جل جلالہ اپنے بندون سے تین خصلتین جو صرف کرنا طاقت کا اللہ تعالی کی طاعت مین اور رونا نزدیک ندامت کے
گناہون پر نادم ہوکر رووے اور صبر کرنا وقت پیش آنے حادثے کے انتہی ۞ پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا کام کی چیزین ہین یہ ہر مسلمان کو
دوست رکھنا چاہیے انکو اور انھین پر کیا موقوف ہی بلکہ لازم یون ہی کہ سوتے جاگتے بیٹھتے اوٹھتے بولتے چپکے چلتے پھرتے کھاتے پیتے
وغیر ذلک حالات مین رضا مولی کی اور اوسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی رضا پر غالب رکھے جب پورا دوست کہلاویگا فرمایا نبی صلی اللہ

اور سین سے سناے شہود اونکا کہ مرتبہ کسیکا اونکے مرتبے کو نہ پونہچیگا اور قاف سے مقام محمود کہ سواے اونکے کسیکو نہین ملیگا اور بعضونے
یہ حروف قسم کے ہین ✚ **بحر**

لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اوسیکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی سب اوپر بڑا ✚ **موؔ**

اوسی کے لیے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہی اور وہ بلند مرتبہ ہی بزرگ ✚ **تفسیر** یعنی سب کچھ اوسی کے ملک
اور تصرف اور بادشاہت مین ہی اور بلند ہی شان اوسکی اور بزرگ ہی برہان یعنی دلیل اوسکی ✚ **مل**

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑین اوپر سے اور فرشتے پاکی بولتے ہین خوبیان اپنے رب کی اور گناہ بخشواتے ہین

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

زمین والون کے سنتا ہی وہی ہی معاف کرنے والا مہربان ✚ **موؔ**

نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین اپنے اوپر کی جانب سے یعنی ہیبت الٰہی سے واللہ اعلم اور فرشتے تسبیح کہتے ہین ہمراہ حمد پروردگار
اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین آگاہ ہو تحقیق خدا وہ ہی بخشنے والا مہربان ✚ **تفسیر** آسمان
پھٹ پڑین رب کی عظمت کے رو سے یا فرشتون کی کثرت ذکر کی تاثیر ہوا وربہت پڑے حضرت نے فرمایا آسمان مین چار انگشت جاگہ نہین جہان
کوئی فرشتہ سر نہین رکھ رہا سجدے مین ✚ **صوؔ** یعنی نزدیک ہی کہ آسمان پھٹ جاوین الخ بسبب بلندی شان اللہ تعالیٰ کے اور عظمت
اوسکی کے دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے اونکے کے بسبب بلندی شان اور عظمت اوسکی کے آنا اسکا بعد قول اوسکے کے الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور بعضون
نے کہا نہ پھٹ جاوین بسبب پکارنے اونکے کے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝
لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ
دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ یعنی اور لوگ کہتے رحمن رکھتا ہی اولاد تم آگئے ہو بھاری چیز مین یعنی بھاری گناہ ابھی آسمان پھٹ پڑین
اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑین پہاڑ ڈھئی کر اسپر کہ پکارتے ہین رحمن کے نام پر اولاد ✚ **صوؔ** اور معنی مِنْ فَوْقِهِنَّ کے یہ ہونگے
کہ شروع ہو پہلے پھٹنا اونکے اوپر کی جانب سے اور قیاس یہ چاہتا ہی کہ کہا جاوے کہ پھٹ جاوین اپنے نیچے سے اوس جانب سے کہ جدھر سے آوے
کلمہ کا اسلیے کہ وہ کلمہ آیا ہی اون لوگون سے کہ نیچے آسمان کے ہین ولیکن مبالغہ کیا گیا اسمین پس گردانا گیا کلمہ مذکورہ تاثیر کرنے والا بیچ جانب
اوپر کے گویا کہ کہا گیا قریب ہین وہ آسمان کہ پھٹ جاوین اوس جہت سے کہ اوپر ہی اونکے ہی چھوڑ اوس جہت کو کہ نیچے اونکے ہی اور بعضون نے
کہا کہ معنی مِنْ فَوْقِهِنَّ کے یہ ہین کہ پھٹ جاوین آسمان زمینون کے اوپر سے اور بعضون نے کہا کہ پھٹ جاوین آسمان بسبب کثرت ملائکہ کے
کہ آسمان پر ہین فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے چرچر بولتا ہی آسمان چرچر بولنا اور لائق ہی اوسکو یہ کہ چرچر بولے نہین ہی آسمان مین
جگہہ ایک قدم کی مگر کہ اوسپر فرشتہ ہی کھڑا یا رکوع کرتا یا سجدہ کرتا اور فرشتے تسبیح کرتے ہین الخ یعنی از راہ عاجزی اور فروتنی کے بسبب
اسکے کہ دیکھتے ہین عظمت اوسکی اور بخشش مانگتے ہین الخ یعنی مومن زمین والون کے لیے جیسے کہ فرمایا سورہ مومن مین وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور یہ بخشش مانگنی اونکے لیا اسلیے ہی کہ ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اونپر شان قہاری کا ظہور ہو یا معنی یہ ہین کہ توحید بیان
کرتے ہین ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اون صفتون سے کہ نہین روا ہین اوسکے لیے اور جاہل نسبت کرتے ہین اوکو
طرف اوسکے درحالیکہ حمد کرنے والے ہین اوسکے لیے اوپر الطاف اوسکے کے کہ چھپاے ہین اونپر اور تعجب کرتے ہین اوس سے کہ دیکھتے ہین

لوگون کو که مستحق عظمت الٰہی کے ہوتے ہین اور بخشش مانگتے ہین واسطے مومنین اہل زمین کے کہ جو بیزار ہوئے کلمۂ کفر مذکور سے یا طلب کرتے ہین اپنے رب سے یہ کہ حکم کرے زمین والون سے اور نہ جلدی عذاب کرے اونپر + تنبیہ + افسوس ہی کہ آسمان کا مارے عظمت الٰہی کے یہ حال ہو اور ملائکہ ایسے لرزان ترسان شان کبریائی سے ہو کر تسبیح و تحمید مین پروردگار کی اور ہمسے تباہ کارون کے استغفار ذنوب کے لیے مشغول ہون اور ہم ایسے غافل کہ نہ اوسکی طاعت کا دھیان ہی اور نہ معصیت سے بچنے کا خیال یہ مقام بڑے ہی غور و سوچ کا ہی کہ آسمان لا یعقل کا وہ حال اور فرشتون بے نفس کا وہ حال اور ہم ذی عقل و ذی شعور و ذی تکلیف کا یہ حال بڑا ہی مقام حسرت و ندامت کا ہی لیکن کچھ دھیان نہین ہان البتہ جنکو اللہ تعالیٰ علم و سمجھ و توفیق دیتا ہی اونکو ودھر کی دھن لگاتا ہی اور اونکو ہر چیز کے سوچنے مین فائدہ ہوتا ہی چنانچہ جمہور علما سے منقول ہی کہ فکر پانچ وجہ پر ہی ایک تو فکر اللہ تعالیٰ کی آیتون مین یعنی اوسکی قدرت کی نشانیون مین مانند آسمان اور زمین اور شجر و حجر وغیرہ کے یا آیات قرآنی مین پس اوس فکر سے پیدا ہوتی ہی توحید و یقین اور دوسری فکر اللہ تعالیٰ کی نعمتون مین او اوس سے پیدا ہوتی ہی محبت اور شکر اور تیسری فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعدے مین کہ پیدا ہوتی ہی اوس سے رغبت یعنی طاعات کی اور چوتھی فکر کرنی اللہ تعالیٰ کے وعید مین کہ پیدا ہوتا ہی اوس سے خوف الٰہی اور پانچوین فکر کرنی بیچ قصور کرنے نفس کے اللہ تعالیٰ کی طاعت سے باوجود پائے جانے احسان اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوتی ہی اوس سے حیا انتہی + پس عاقل کو چاہیے کہ ان مضامین مین غور کرکر عظمت الٰہی دل مین جماوے اور علامتین یقین کی اپنے مین پیدا کرے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ پانچ چیزین علامت یقین سے ہین اول تو یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس کہ سنوارے ساتھ اوسکے دین اور غالب ہو فرج و زبان پر اور جب پہنچے اوسکو کوئی چیز بڑی دنیا سے جانے اوسکو وبال اور جب پہنچے اوسکو کوئی چیز قلیل دنیا سے تو غنیمت جانے اوسکو اور نہ بھرے پیٹ اپنا حلال سے بخوف پڑنے کے حرام مین اور دیکھے لوگون کو کہ نجات پائی اور دیکھے اپنے نفس کو کہ ہلاک ہوا انتہی + منبہات +

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○

اور جنھون نے پکڑے ہین اوسکے سوائے رفیق اللہ کو وہ یاد ہین اور تجپر نہین اونکا ذمہ + مو +

اور اون لوگون نے کہ دوست پکڑے سوائے خدا کے یعنی واوسکے لیے شریک مقرر کیے اللہ نگہبان ہی اونپر یعنی نگہبان ہی اونکے احوال و اعمال کا اوس سے کوئی چیز بھاگ نہین سکتی پس جزا دیگا اونکو اونپر اور نہین ہی تو ای محمد اونپر داروغہ یعنی تم داروغہ نہین اونپر نہ سپرد ہوا طرف تیرے امر اونکا نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ

اور اسی طرح اوتارا ہمنے تجپر قرآن عربی زبان کا کہ تو ڈر سناوے بڑے گانون کو اور اوسکے آس پاس والون کو اور خبر سناوے جمع ہونیکے دن کی

لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ○

اوسمین دھوکا نہین ایک فرقہ بہشت مین اور ایک فرقہ آگ مین + مو +

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن عربی تو کہ ڈراوے تو اہل مکہ کو اور اونکو کہ گرداگرد اوسکے ہین اور ڈراوے تو روز قیامت سے کچھ شبہہ نہین اوسمین ایک جماعت بہشت مین ہوگی اور ایک جماعت دوزخ مین + تفسیر + اور اسی طرح الخ یہ اشارہ ہی طرف معنی آیت کے کہ جو پہلے اسکے گذری کہ اللہ نگہبان ہی اونپر نہ تو بلکہ تو ڈرانے والا ہی اسلیے کہ یہ معنی مکرر لایا ہی اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مین اور ام القری مکے کو کہتے ہین اسلیے کہ زمین پھیلائی گئی ہی اوسکے نیچے سے اور اسلیے کہ وہ اشرف ہی سب جگھون مین اور مراد اہل ام القری ہین اور اونکو کہ گرد اوسکے ہین یعنی اور عرب اور یوم الجمع روز قیامت کو اسلیے فرمایا کہ تمام خلائق جمع کیجاویگی اوسمین ایک جماعت بہشت مین الخ یعنی بہشتیون مین سے ایک فریق ہوگا اور دوزخیون مین سے ایک فریق کہا عبد اللہ بن عمرو نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ اونکے دست مبارک مین

دو کتابین تھین پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنے نہین ای رسول خدا کے لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا واسطے
اوس کتاب کے کہ اونکے داہنے ہاتھہ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام بہشتیون اور نام باپون اونکے اور
قوم اونکی سے پھر جمع کر دیا گیا ہی آخر اونکے پر یعنی بطور جمع بندی کے پس نہ زیادہ کیے جاوینگے بیچ اونکے اور نہ کم کیے جاوینگے اونسے
کبھی پھر فرمایا واسطے اوس کتاب کے کہ اونکے بائین ہاتھہ مین تھی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سے اسمین ہین نام دوزخیون کے اور
نام باپون اونکے اور قومون اونکی کے پھر جمع کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیے جاوینگے اونمین اور نہ کم کیے جاوینگے اون مین سے کبھی پس کہا
اونکے صحابیون نے پس کس واسطے ہی عمل کرنا ای رسول خدا کے اگر ہی امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اوس سے پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنے ساتھ
طریق حق کے اور نزدیکی ڈھونڈھو یعنی خدا سے پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام بہشتیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے
یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہی واسطے اوسکے ساتھ کام دوزخیون کے اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر
اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون ہاتون اپنے کے پس رکھہ دیا اون کتابون کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمھارا اپنے بندون
سے یعنی حکم کر چکا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ یعنی ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین صلی در منثور

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم
اور اگر چاہتا اللہ تو سب لوگون کو کرتا ایک ہی فرقہ پر وہ داخل کرتا ہی جسکو چاہے اپنی مہر مین اور گنہگار جو ہین اونکا

مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝
کوئی نہین رفیق نہ مددگار ۱۲ صوا

اور اگر چاہتا خدا کرتا اونکو ایک جماعت یعنی مومن سب کو ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی
ساتھ اسلام کے اور ظالم یعنی کافر نہین بھی اونکے لیے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنے والا اور نہ مدد کرنے والا یعنی عذاب دفع کرنیوالا
تنبیہ :- اس آیت سے اور اوپر کی آیت سے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سے ہی
اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین لکھتے ہین يَهْدِي مَن يَشَاءُ فَضْلًا مِّنْهُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ
عَدْلًا مِّنْهُ وَاِضْلَالُهُ خِذْلَانُهُ وَتَفْسِيرُ الْخِذْلَانِ اَنْ لَّا يُوَفِّقَ الْعَبْدَ عَلٰى مَا يَرْضَاهُ عَنْهُ وَهُوَ عَدْلٌ
مِّنْهُ وَكَذَا عُقُوبَتُهُ الْمَخْذُوْلَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ یعنی اور اللہ تعالی راہ بتاتا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے فضل سے اور گمراہ کرتا ہی جسکو
چاہتا ہی اپنے انصاف سے اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہی خذلان اوسکا اور معنی خذلان کے توفیق نہ دینا اللہ کا بندے کو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہی
اور یہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق نہ دیے ہوئے کا گناہ پر :- **ف** :- انصاف ہی ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنا اور اللہ اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے اور ایسا ہی امام صاحب نے اپنی وصیتون مین لکھا ہی نُقِرُّ بِاَنَّ الْاَعْمَالَ ثَلٰثَةٌ فَرِيْضَةٌ
وَّفَضِيْلَةٌ وَّمَعْصِيَةٌ الخ ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم اس بات کا کہ بندون کے کام تین طرح کے ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا
ضرور ہی دوسرے فضیلت یعنی محض ثواب کے کام کہ جسکے نکرنے مین عذاب یقینی نہین تیسرے برے کام یعنی جسکے کرنے مین یقینا عذاب ہی
سو فرض تو ہوتا ہی خدا کے امر سے اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق اور پیدا کرنے اور حکم کرنے اور علم
اور اوسکے لکھنے سے لوح محفوظ مین اور فضیلت کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر
اور توفیق دینے اور پیدا کرنے اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکھنے سے لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کے کام خدا کے امر سے نہین پر اوسکی مشیت سے ہین
محبت سے نہین قضا سے ہین رضا سے نہین تقدیر سے ہین توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنی ترک توفیق سے اور اوس پر مواخذہ ہی اسواسطے کہ

[illegible] کیونکہ علم خدا کی مشتون خاص ہے [illegible] ساتھ اوسکے موصوف جاننا شرک ہے ۱۲ ۵۱۲ یعنی منکر تقدیر خدا کے اور قدریہ معتزلہ ہیں قائل اسکے ہیں کہ بندہ اپنے کاروبار میں قدرت مستقلہ [illegible]

[illegible]

لدالد

کم رتبے ہونے سے مقام خیر مین یعنی نماز وغیرہ مین جیسے کہ ثابت ہوئی ہی یہ بات دلیل و برہان سے پس تھا ابوجہل غیر مسلوب العقل یعنی نہین ہو گئی تھی
اوسکو یہ کہ کہے نہین قدرت رکھتا مین تصدیق و اقرار کرنے کی اور ایسے ہی مومن صحیح سالم تارک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو مثلاً نہین لائق ہی کہ کہے نہین قدرت
رکھتا مین نماز پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہی کہ پیدا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ نزدیک کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے
پس اگر قصد کیا بندے نے کرنے خیر کا پیدا کر دیتا ہی اللہ تعالیٰ قدرت فعل خیر کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کر دیتا ہی اللہ قدرت
کرنے شر کی پس ہوتا ہی بندہ آپ ہی ضائع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہی ذم و عقاب کا اور اسی لیے مذمت کی اللہ تعالیٰ نے
کافرون کی ساتھ اس طرح کے کہ هُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ یعنی وہ نہین طاقت رکھتے ہین سمع کی یعنی نہین قصد کرتے ہین سننے کلام
رسول کے بطریق تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تو کہ جانین حق کو بلکہ سنتے ہین بطریق انکار کے اور تحقیق مذمت کی اونکی اللہ تعالیٰ نے
بسبب نہ تامل کرنے اونکے کے باوجود سلامتی اسباب کے اس آیت مین وَلَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا آخر آیت تک یعنی کفار
کے لیے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ اونکے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے
بسبب خذلان اللہ تعالیٰ کے یعنی بسبب ترک کرنے مدد اوسکی کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین ظلم کرتا لوگون پر کچھ ولیکن وہ اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اور ایمان لایا
جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل اپنے کے یعنی ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق دینے اللہ تعالیٰ کے اور اوسکو
بمقتضائے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝
یعنی بلاشبہہ اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی لوگون پر ولیکن اکثر آدمی نہین شکر کرتے اور کچھ شک نہین [۵۱] اسمین اسلیے کہ انسان کے لیے ارادے
اور قوتین ہین کہ بسبب اونکے تمام ہوتا ہی اوسکے لیے حاصل ہونا مناسب چیزون کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور قوتین منسوب
ہوتی ہین طرف اللہ تعالیٰ کے پس گویا کہ نہین اختیار ہی بندے کو اور فرق کیا گیا درمیان دونون [۵۲] کے یہ ہی کہ رعشے مین ناقص ہی ارادہ اور واسطہ
کہ وہ خواہش ہی اور بیچ حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہو گیا واسطہ پس سمجھ ان حقائق اور اشارون کو اور مدد چاہ ساتھ انکے بیچ تمام اون چیزون کے
کہ کان مین پڑین تیرے اسلیے [۵۳] کہ واجب ہونا فعل کا بندے کے با اختیار اوسکے نہین واجب کرتا ہی اضطرار [۵۴] کو واسطے ضرورت فرق کے درمیان حرکت
اختیار اور حرکت رعشے کے اسلیے کہ ہلانے والا یعنی ہاتھ وغیرہ کا کہ ہلاتا ہی ساتھ اختیار اور ارادے کے بسبب سلامتی حواس اور عضلے کے
اور جسکے ہلتے ہین اعضا بسبب مرض رعشے کے نہین شک ہی اسمین کہ حرکت پہلی غیر ہی حرکت دوسری کی اور فرق درمیان ان دونون کے
بدیہی ہی اور خلاصہ کلام جو اشارہ کیا ہی طرف اوسکے حجۃ الاسلام وغیرہ علما نامدار نے وہ یہ ہی کہ جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورت مذکورہ کے
اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کا ساتھ دلیل کے واجب ہوئی میانہ روی [۵۵] اعتقاد مین اور وہ یہ ہی کہ افعال انداز دیے گئے ہین ساتھ
قدرت اللہ تعالیٰ کے از روے اختراع کے اور ساتھ قدرت بندے کے اور وجہ پر تعلق سے کہ تعبیر کیا جاتا ہی اوس سے ساتھ اکتساب کے اور نہین ہی
ضرورت [۵۶] تعلق قدرت کے سے ساتھ مقدور کے یہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے کہ قدرت اللہ تعالیٰ کی ازل مین متعلق ہی ساتھ عالم کے بغیر
اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہی ساتھ اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندے کی باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے
طرف قدرت اوسکے کے کسب کہلاتی ہی اور باعتبار نسبت کرنے اوسکے کے طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی خلق کہلاتی ہی پس وہ خلق یعنی پیدائش
ہی رب کی اور وصف ہی بندے کا اور کسب ہی بندے کی اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندے کی کسب ہی بندے کے لیے اور اس مذہب پر بہت
دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہین کہ نہین گنجایش رکھتا لکھنا اونکا اس مقام مین اسلیے کہ وہ مقتضی ہی طوالت کو انتہی۔ اور مجالس الابرار مین
لکھا ہی کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہی اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہی کہ جانے جو کچھ عالم مین ہوتا ہی خیر اور شر اور نفع اور ضر اور اسلام اور کفر

۵۵ قدر اختراع یعنی پیدا کرنا ۱۲
۵۶ یعنی ضرور نہین اسکا کہ ... کہ جب بندے کی قدرت بھی ایک وجہ پر متعلق ہو سے تو چاہیے کہ یہی خالق ہو اپنے افعال کا ہوتا حالانکہ یہ باطل ہی انہین ۱۲

اور طاعت وعصیان اور نفع اور ٹوٹا اور بیمار ہونے اور خطرے اور حرکات وسکنات سب کچھ اللہ ہی کی قضا وقدر سے ہوتا ہی
کہا امام فخر الدین رازی نے سورۂ یوسف کی تفسیر مین کہ جانا چاہیے کہ انسان حکم کیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ رعایت کرے اسباب کی اس عالم
مین پس وہ حکم کیا گیا ہی غالبًا ساتھ اسکے کہ پرہیز کرے اشیاء مہلکہ اور غذاؤن مضرہ سے باین نہج کہ سعی کرے بیچ حاصل کرنے منافع اور
دفع کرنے مضرتون کے بقدر امکان کے پھر باوجود اسکے لائق ہی انسان کو یہ کہ ہو یقین کرنے والا اسکا کہ نہین پہونچتا طرف اوسکے مگر جو کچھ
کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکے لیے اور نہین حاصل ہوتا اوسکے لیے مگر جو کچھ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوسکے لیے پس قول یعقوب نبی علیہ السلام
کا اپنے بیٹون کے لیے لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۱ اشارہ ہی طرف رعایت اسباب
کے کہ معتبر ہی اس عالم مین اور قول اوسکا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ۲ اشارہ ہی طرف توحید محض کے اور نہ التفات کرنے کے
طرف اسباب کے اور ذکر کیا امام غزالی نے ایک سوال اور وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہمکو یہ کہ عمل کرین ہم اوسکے لیے اور الاہم مذمت کیے جاوین
اور عذاب کیے جاوین گے عصیان پر باوجودیکہ سب کچھ اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہی اور نہین ہی طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیے جاوین
ہم اور کیونکر عذاب کیے جاوین پھر جواب دیا ہی اس طرح کہ یہ وعید اللہ تعالی کی طرف سے سبب ہی واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہم مین اور
حصول اعتقاد سبب ہی واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہی ترک شہوات کا اور ترک شہوات سبب ہی واسطے
پہونچنے کے اللہ تعالی کی پناہ مین اور اللہ سبحانہ تعالی مسبب الاسباب ہی اور مرتب الاسباب پس جسکے لیے سبقت لے گئی ہی سعادت
ازل مین میسر ہوتے ہین اوسکے لیے یہ اسباب یہان تک کہ کھینچ لیجاتا ہی اوسکو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جسکے لیے نہین سبقت
کی ہوتی ہی سعادت نے ہوتا ہی وہ دور سننے کلام خدا اور کلام رسول اور کلام علما کے سے اور جب کہ نہین سنتا ہی نہین جانتا اور جب کہ نہین جانتا
نہین ڈرتا اور جب کہ نہین ڈرتا نہین چھوڑتا رغبت کرنی طرف دنیا کے اور شہوات اوسکی کے اور جب کہ نہین چھوڑتا رغبت دنیا کی
اور شہوات اوسکے ہوتا ہی شیطان کی جماعت مین سے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۳ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا اور لکھی
اور سید اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہی کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہی یعنی اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا بندون کے
اعمال کا ہی خواہ نیک ہون خواہ بد لکھے ہین لوح محفوظ مین پہلے انکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسی کے حکم وارادے سے ہوتا ہی لیکن ایمان وطاعت سے
راضی ہی اور کفر وگناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر ایک بھید ہی اللہ کے بھیدون مین سے نہین مطلع کیا اوسپر ملک
مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض وبحث کرنا اوسمین بطریق عقل کے انتہی بلکہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے
پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فریق جنت حسین کے لیے از راہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لیے از راہ عدل کے ایک شخص نے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ خبر دو مجکو قدر سے اونھون نے فرمایا بڑی دور ودراز راہ ہی نہ چلو اوسمین پھر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پھر یہی پوچھا فرمایا یہ بھید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجپر نہ تفتیش کر اوسکی انتہی روایت ہی ابن مسعود رضی سے کہ کہا
بیان کی ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین سچے کیے گئے تحقیق پیدایش ایک تمہارے کی یہ ہی کہ جمع کیا جاتا ہی اپنی مان کے
پیٹ مین چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفے کے ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سے پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کے یعنی
چالیس دن تک پھر ہوتا ہی ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کے یعنی چالیس دن تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے فرشتے کو ساتھ چار باتون کے
یعنی بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت
ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی اوسمین روح پس قسم ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل
بہشت کے یہان تک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکے اور درمیان بہشت کے مگر ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوسپر نوشتہ

ف ۱ مت داخل ہو ایک دروازے سے اور داخل ہو متفرق دروازون سے ۱۲ ف ۲ اور نہین دفع کرسکتا مین تم سے اللہ کی تقدیر کچھ ۱۲

پس کرتا ہی کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہی دوزخ مین اور تحقیق ایک تمھارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کے سے یہان تک کہ نہین ہوتا
درمیان اوسکے اور درمیان دوزخ کے مگر ہاتھ بھر پس غلبہ کرتی ہی اوسپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کے سے پس داخل ہوتا ہی
بہشت مین انتہی ؛ اسکی شرح مین حضرت شیخ لکھتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ یہ بات کبھی نادر ہوجاتی ہی و لیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اسکا
ہوا ہی کہ اکثر لوگ بُرائی سے بھلائی کی طرف پھرتے ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ اور یہ حدیث دلالت
اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمے پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم
آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضے لوگون کے کہ خبر قضا و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہین کہتے ہین کہ نیکبختی بدبختی اور
داخل ہونا آگ کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضے صحابہ نے بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا ہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ
عمل کیے جاؤ اور ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمھارا عمل ہین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننے قضیے
قضا و قدر کے کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سے وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنے اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ
اوسکے عمل کرسکو پیدا کیا پس ضرور یہان کچھ بات ہوئیگی کہ بندون کو اوسکے لیے حکم کیا اور اوسنے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا
والا امر و نہی کا اور پہونچنے پیغمبرونکا کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ کُنہ اوس سر کی پوشیدہ ہی کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندے کو اونکی
اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنے ملک مین تصرف کرتا ہی ظالم نہین
یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ یعنی جسکو چاہے عذاب کرے اللہ اور جسپر چاہے رحم کرے انتہی ؛ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کررہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوئے حضرت یہان تک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک
یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اسکے حکم کیے گئے ہو تم یا ساتھ اسکے بھیجا گیا
ہون مین طرف تمھارے سوائے اسکے نہین کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تمسے اوسوقت کہ بحثنے لگے اس امر مین قسم دیتا ہون مین تمکو پھر قسم دیتا ہون کہ جو کچھ کہ
اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم اسمین انتہی ؛ حضرت شیخ وغیرہ نے اسکی شرح مین لکھی ہی یہ جو کہا کہ بحث کرتے تھے بیچ قدر کے ؛ مطلب
یہ ہی کہ بعضے کہتے تھے کہ اگر سب اللہ کی تقدیر سے ہی تو ثواب و عذاب کیون ؛ وَاَجْعَلَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا یَذْرَؤُکُمْ
اسمین کہ بعضے جنتی ہین بعضے ناری اور بعضے کہتے تھے یہ اسلیے ہی کہ جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو
دیا اسی طرح کے کلام کررہے تھے اور یہ جو فرمایا کیا ساتھ اسکے بھیجا گیا ہون لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○
یونہیں چاہیے کہ بھیجا بحث کرنی اوسمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بھید ہی نہیں اوسکی مانند کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا ؛ موضحؒ

تقدیر پر انتہی ؛ حاصل یہ کہ ان روایتون سے معلوم ہوا کہ دیا جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی
نہ جھگڑے اور ہر نوع اسپر ایمان لاؤ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہون میں نسبت ؛ اور ایک معنی وَمِنَ الْاَنْعَامِ
ساتھ چار چیزون کے گواہی دے اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق نہین ہی واسطے اونکی ہین یکشر کم یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ
ساتھ حق کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہین کہتے ہین کہ نسبت زیادہ اونکی سے توالد اور تناسل اور کلمہ
مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ؛ ف ؛ مراد مرجیہ سے فرقہ جبریہ ہی کہ فنی جو وقت پھینکے اور ہی تماثیل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس مثلہ
ایسا ہی جیسا نسبت کرنا فعل کا طرف جمادات کے یعنی پتھر اور لکڑی ہین محض بے اختیار ہیں انکی جبریہ جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالیٰ کے
ہوسکو اپنے پھینکنے اور لوٹنے مین دخل نہین اسی طرح بندے قدرت سے نہین اس طرح کی ہیں کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور
منکر تقدیر کے ہین یعنی فعل بندون کے پیدا کیے ہوئے اونکی قدرت سے بات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

موجود ہین پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ غور کرے انکے مضمونون مین اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور امر و نہی سے غافل نہو کیونکہ اور یہ معلوم ہی ہوچکا کہ یہ علامتین سعادت و شقاوت کی ہین اور کچھ چین و چرا نکرے اور پاک پروردگار سے یہ دعا کرتا رہے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ یعنی اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر چنانچہ آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے

ع ۹ ۲

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

کیا اونھون نے پکڑے ہین اوس سے ورے کام بنانے والے سو اللہ جو ہی وہی ہی کام بنانے والا اور وہی جلاتا ہی مردے اور وہ ہر چیز کرسکتا ہی ؃ مو

کیا دوست پکڑے کافرون نے سوائے خدا کے پس خدا وہی ہی کارساز اور وہی زندہ کرتا ہی مُردون کو اور وہ ہر چیز پر توانا ہی ؃ تفسیر خدا وہی ہی کارساز کہا ابن عباس رض نے کارساز تیرا ای محمد اور کارساز اونکا کہ پیروی کی تیری اور وہ ہر چیز پر توانا ہی پس وہی لائق ہی اسکے کہ پکڑا جاوے کارساز نہ وہ کہ قادر نہو کسی چیز پر ؃ مدمعا ؃

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

اور جس بات مین جھگڑتے ہو تم لوگ کوئی چیز ہو اوسکی چکوتی ہی اللہ پر حوالہ وہ اللہ ہی رب میرا اوسی پر مجکو بھروسا اور اوسی کی طرف میری رجوع ؃ مو

اور جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے اوسمین اور جو کچھ ہو پس فیصل کرنا اوسکا حوالے خدا کے ہی یہ ہی خدا پروردگار میرا اوسپر توکل کیا مینے اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون مین ؃ تفسیر ؃ جو کچھ کہ اختلاف کیا تمنے الخ یہ حکایت ہی قول رسول خدا کی واسطے مومنون کے یعنی آنحضرت کا قول اللہ تعالیٰ نقل فرماتا ہی یعنی جو کچھ کہ خلاف کیا تمھارا اوسمین کفار نے یعنی اہل کتاب او مشرکین نے پس اختلاف کیا تمنے اور اونھون نے اوسمین کسی امر مین امور دین سے پس حکم اوس مختلف فیہ کا سپرد کیا گیا ہی طرف اللہ کے اور وہ ثواب دینا حق گوؤن کا اوسمین یعنی مومنون کا ہی اور عذاب کرنا دروغ گوؤن کا یہ ہی یعنی یہ حاکم درمیان تمھارے خدا ہی پروردگار میرا اوسپر بھروسا کیا مینے بیچ رد کرنے مکر دشمنان دین کے اور رجوع کرتا ہون مین یعنی بیچ کفایت کرنے شر اونکی کے اور بعضون نے کہا کہ معنی وما اختلفتم فیہ الخ کے یہ ہین کہ جو کچھ واقع ہو درمیان تمھارے اختلاف اوسمین یعنی اون علوم مین کہ نہو تمکو علم اونکا پس علم اللہ ہی خوب جانتا ہی مانند معرفت روح وغیرہ کے ؃ مدل ؃

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○

بنا نکالنے والا آسمانون کا اور زمین کا بنادیے تمکو تم ہی مین سے جوڑے اور چوپایون مین سے جوڑے بکھیرتا ہی تمکو اسطرح نہین اوسکی طرح کا سا کوئی اور وہی ہی سنتا دیکھتا ؃ مو

پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا پیدا کیا تمھارے لیے تمھاری جنس سے عورتون کو اور پیدا کین جنس چارپایون سے کتنی قسمین پھیلاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے نہین ہی مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ ہی سننے والا ہی اللہ کا ہون دیکھنے والا ؃ تفسیر ؃ اور ایک معنی وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا کے یہ ہین اور پیدا کین چارپایون کے لیے بھی اونکی جنس سے کہ نہین ہی واسطے اونکی معنی ہین پکثرکم یعنی بڑھاتا ہی تمکو ساتھ اس تدبیر کے اور وہ یہ ہی کہ پیدا کیے لوگون کے لیے اور چارپایون کے نہین اسباب کے کہتے ہین کہ نسبت نر مادہ اونکی سے توالد اور تناسل اور کلمہ تشبیہ کا یعنی کمثلہ مکرر لایا گیا یعنی کاف بھی لائے کہ معنی مثل کے اور غیرہا یعنی جسوقت پھینکے اور نفی تماثیل کے اور تقدیر اسکی یہ ہی لیس مثلہ شئ اور بعضون نے کہا کہ لفظ المثل زیادہ ہی اور تقدیر اسکی یہ ہی لیم مین کچھ دخل نہین محض بے اختیار ہی ای چیز جیسے کہ زیادہ ہی اللہ تعالیٰ کے اس قول مین فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ یعنی پس اگر محمد کی قدرت سے نہین اس طرح کرتے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے اور یہ اسلیے کہا کہ مراد نفی مثلیت کی ہی اور جب کہ نہ کہا جاوے کاف بات مثل کا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ

نہین ہی مانند ذات اوسکی کے کوئی چیز اسلیے کہ عرب کہتے ہین مثلک لا یبخل یعنی تجھہ جیسا بخل نہین کرتا ہی اور مراد رکھتے ہین اس سے نفی بخل کی ذات اوسکی سے اور قصد کرتے ہین مبالغہ اسمین اور وہ سننے والا ہی تمام سننے کی چیزین بغیر کان کے اور دیکھنے والا ہی یعنی تمام دیکھنے کی چیزین بدون پتلی آنکھہ کے اور سمیع اور بصیر کو یہان اسلیے ذکر کیا کہ تو ہم نہ جاوے اس بات کا کہ اوسکے لیے کوئی صفت بھی نہین ہی جیسے کہ نہین ہی مثل اوسکے لیے + مدل

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اوسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی پھیلا دیتا ہی روزی جسکو چاہے اور ماپ دیتا ہی وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہی معا

اوسکے لیے ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہی روزی جسکے لیے چاہے اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہے تحقیق وہ ساتھہ ہر چیز کے دانا ہی + **تفسیر** کنجیان رزق کی آسمانون اور زمین مین کہا کلبی نے مینہہ ہی اور نبات کشادہ کرتا ہی الخ اسلیے کہ کنجیان رزق کی اوسکے ہاتھہ مین ہین + **حدیث** + روایت کی عبد بن حمید اور ابن المنذر اور طبرانی نے اور ابو الشیخ نے کتاب عظمت مین اور ابن مردویہ نے اور ابو نعیم نے حلیہ مین عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا بلا شبہہ تمہارے رب کے پاس نہین ہی رات اور نہ دن روشنی آسمانون کی اوسکے مونہہ کے نور سے ہی اور بلا شبہہ مقدار ہر روز کی تمہارے دنون مین سے نزدیک اوسکے بارہ ساعتین ہین پس عرض کیے جاتے ہین عمل تمہارے کل کے آج کے اول روز مین پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک پس مطلع ہوتا ہی اونمین سے اوس چیز پر کہ ناگوار معلوم ہوتی ہی اوسکو پس غصہ لاتی ہی اوسکو وہ اور اول جو جانتے ہین اوسکے غصے کو وہ فرشتے ہین کہ اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو پاتے ہین عرش کو بھاری اپنے پر پس تسبیح کرتے ہین اوسکی اوٹھانے والے عرش کے کہ جو اوٹھائے ہوئے ہین عرش کو اور سرادقات یعنی متعلقات عرش کو اور فرشتے مقرب اور تمام فرشتے اور پھونکتے ہین جبرئیل یعنی تسبیح یا یہ خبر سینگ مین پس نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ سنتی ہی اوسکو سوائے ثقلین یعنی جن و انس کے پس تسبیح کرتے ہین اوسکی تین ساعت تک یہان تک کہ بھر جاتا ہی رحمن رحمت مین یعنی نہایت مہربان ہوتا ہی پس یہ چھہ ساعتین ہوئین پھر لایا جاتا ہی جو کچھہ کہ رحمون مین ہوتا ہی پس نظر کرتا ہی اونمین تین ساعت تک يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۤءُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يَخْلُقُ مَا يَشَاۤءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ الذُّكُوْرَ ۝ یعنی صورتین بناتا ہی تمہاری رحمون مین جسطرح چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر وہ غالب دانا پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہتا ہی بیٹے یہان تک کہ پونہچے ابن مسعود لفظ علیم تک یعنی پس یہ نو ساعتین ہوئین پھر نظر کرتا ہی تمام خلق کے رزقون مین تین ساعت يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ یعنی فراخ کرتا ہی رزق جسکے لیے چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بلا شبہہ وہ ہر چیز کو جاننے والا ہی پس یہ بارہ ساعتین ہوئین ہم پڑھا ابن مسعود نے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ + یعنی ہر وقت وہ پیدا کرتا ہی امور اور نئے کرتا ہی احوال پس یہ شان یعنی کام ہی تمہارے رب کا ہر روز روایت کی ابو یعلی نے اور قاضی ابو یوسف نے اپنے سنن مین اور ابو الحسن قطان نے مطولات مین اور ابن سنی نے کتاب عمل الیوم واللیلہ مین اور ابن منذر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ کہا اونہون نے پوچھی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اللہ تعالی کے اس قول کی لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسی کے لیے کنجیان آسمانون اور زمین کی ہین پس فرمایا مجکو عثمان البتہ پوچھا تونے مجسے کچھہ پوچھا کہ نہین پوچھا مجسے اوسکو کسی نے پہلے تیرے مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ ہی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی سب سے بڑی

خزانہ کھلتا ہی اور تصرف مین آتا ہی ویسے ہی اسکے کہنے سے برکتین آسمان و زمین کی اوسکے پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہین اور معنی
اسکے یہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کے لیے اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سے
وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکے ہاتھ مین بھلائی ہی
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی پڑھے اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی بسبب اسکے دس چیزین اول تو یہ کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے
جو پہلے کیے ہین اور دوسری لکھی جاتی ہی اوسکے لیے نجات آگ سے اور تیسری متعین ہوتے ہین ساتھ اوسکے دو فرشتے کہ محافظت کرتے
ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سے اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی بہت ثواب اور پانچوین اوسکے لیے ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا
سا کہ آزاد کرے دس گردنین اولاد حضرت اسمعیل کی سے اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکے لیے گھر بہشت مین اور آٹھوین حور عین سے
بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کیجاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کے اہل بیت
اوسکے سے ای عثمان اگر کرسکے تو پس نا غہ ہو یہ کوئی دن زمانے سے مراد پائیگا تو بسبب اسکے ساتھ مراد پانے والون کے اور سبقت لیجائیگا تو
بسبب اسکے اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا
کہ مقالید السموات والارض سے مجھے خبر دیجیے پس فرمایا سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَ
هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ جو کوئی پڑھے اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ چھ چیزین اول
یہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکے سے اور دوسری دیا جاتا ہی قنطار یعنی تو وہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا
حور بڑی آنکھون والی سے اور چوتھی بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ قبے اونکے اور
چھٹی حاضر ہوتے ہین بارہ فرشتے وقت مرنے اوسکے کے خوش خبری دیتے ہین اوسکو ساتھ جنت کے اور بناؤ کر لیجائینگے اوسکو قبر اوسکی سے
طرف موقف کے پس اگر پہنچیگی اوسکو کوئی چیز ہولون قیامت کے سے تو کہینگے فرشتے کہ نہ ڈر تو امن والون مین سے ہی پھر حساب کریگا اللہ تعالیٰ
اوس سے حساب آسان پھر حکم کیا جائیگا اوسکو طرف جنت کے کہ بناؤ کر لیجائینگے اوسکو طرف بہشت کے موقف اوسکے سے جیسے کہ لیجاتے ہین
دلہن کو یہان تک کہ داخل کرینگے اوسکو بہشت مین ساتھ حکم اللہ کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگے + درمنثور

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى
راہ ڈال دی تمکو دین مین وہی جو کہہ دیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہمنے تیری طرف اور وہ جو کہہ دیا ہمنے ابراہیم کو اور موسی کو
وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ
اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اوسمین بھاری پڑتا ہی شریک والون کو جس طرف تو بلاتا ہی اونکو اللہ چن لیتا ہی
اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝
اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اوسکو جو رجوع لاوے + موضح

مقرر کیا تمھارے لیے آئین سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ قائم کرنے اوسکے کے نوح کو اور جو کچھ کہ وحی بھیجی ہمنے طرف تیرے اور جو کچھ کہ
حکم کیا ہمنے ساتھ قائم کرنے اوسکے کے ابراہیم اور موسی اور عیسی کو ساتھ اس مضمون کے کہ قائم کرو تم دین کو اور متفرق نہو تم اوسمین
دشوار آیا مشرکون پر جو کچھ کہ بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے اللہ کھینچ لیتا ہی طرف اپنے جسکو چاہے اور راہ دکھاتا ہی اپنی طرف جسکو رجوع
کرے یعنی طرف حق کے حاصل یہ ہی کہ انبیا علیہم السلام اصول دین مین متفق ہین اور اختلاف شرائع کا فروع مین ہی اور بس واللہ اعلم + ع

تفسیر مقرر کیا تمہارے لیے الخ یعنی مقرر کیا تمہارے لیے دین وہی دین نوح کا اور محمد کا اور اون انبیا علیہم السلام کا کہ درمیان مین
ان دونون کے ہین جو ذکر کیا دین مقرر کیے گئے کو کہ جسمین شریک ہین یہ رسول نامدار ساتھ قول اپنے کے اَنْ اَقِيمُوا الدِّيْنَ یعنی یہ کہ قائم کرو
دین کو اور مراد قائم کرنا دین اسلام کا ہی کہ وہ توحید اللہ کی ہی اور طاعت اوسکی ہی اور ایمان لانا اوسکے رسولون پر اور کتابون پر اور روز جزا پر اور تمام وہ
چیزین کہ ہوتا ہی آدمی اوسکے قائم کرنے سے مسلمان اور نہین مراد ہین شرائع اسلیے کہ وہ مختلف ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنی ہر ایک کے لیے مقرر کر دی ہمنے تم مین سے ایک شریعت و راہ اور متفرق نہو تم یعنی مختلف نہو دین مین
کہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَتَفَرَّقُوْا فَالْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ وَّالْفُرْقَةُ عَذَابٌ یعنی متفرق نہو تم پس جماعت سبب رحمت
کی ہی اور فرقت سبب عذاب کی بلاتا ہی تو اونکو طرف اوسکے کہ وہ قائم کرنا اللہ کے دین کا ہی اور توحید کھینچ لیتا ہی طرف اپنے یعنی طرف دین کے
ساتھ توفیق اور راہ حق دکھلانے کے **حل** مقرر کیا الخ یعنی حکم کیا ہمنے تجکو اے محمد اور تمام انبیا کو دین واحد کا اور جو کچھ کہ وحی بھیجی
ہمنے طرف تیرے یعنی قرآن اور شرائع اسلام کے اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ وجہ آیت کے پس کہا قتادہ نے وہ حلال کرنا حلال کا ہی اور
حرام کرنا حرام کا اور کہا حکم نے حرام کرنا ماؤن کا اور بیٹیون کا اور بہنون کا اور کہا مجاہد نے کہ نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ حکم کیا اوسکو
ساتھ قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور اقرار کرنے کے ساتھ اللہ کے اور ساتھ کرنے طاعت کے پس یہ دین اوسکا ہی کہ مقرر کیا
تمہارے لیے اور بعضون نے کہا وہ توحید ہی اور بیزاری شرک سے اور بعضون نے کہا کہ وہ مضمون ہی کہ ذکر کیا گیا بعد اسکے یعنی اَنْ اَقِيمُوا
الدِّيْنَ الخ اور نہ متفرق ہو تم اوسمین کہ بھیجا اللہ نے تمام انبیا کو ساتھ قائم کرنے دین کے اور الفت کے اور جماعت کے اور ترک کرنے فرقت و مخالفت
کے کھینچ لیتا ہی یعنی برگزیدہ کرتا ہی اپنے دین کے لیے اپنے بندون مین سے جسکو چاہے **معا**

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ

اور پھوٹ جو ڈالی سو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے اور اگر نہوتی ایک بات جو نکل گئی ہی تیرے رب سے ایک ٹھہرے

مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

وعدہ تک تو فیصلہ ہو جاتا اونمین اور جنکو اتھہ لگی ہی کتاب اونکے پیچھے وہ دھوکے مین ہین اوسکے جو چین نہین دیتا **موح**

اور پراگندہ نہوئے آپس مین مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم پراگندہ ہوئے از روے حسد کے درمیان اپنے اور اگر نہوتی بات کہ پہلے صادر ہوئی
تیرے پروردگار سے کہ مہلت دیے جاوین ایک زمانہ معین تک البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اونکے اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب
بعد انبیا کے بیچ شبہہ قوی کے ہین اس دین سے **تفسیر** یعنی پہلے لوگ تو ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل گئے
اور پیچھے والے مختلف باتین دیکھتے ہین حیران ہوتے ہین کہ معنی اوس طرح یہ اختلاف پڑے جن معنون مین خلاف نکلتا ہو اور اگر کوئی طرح
معنی کہے جن مین خلاف نہین نکلتا اوسکا منع نہین **موق** اور پراگندہ نہوئے اہل کتاب بعد انبیا اپنے کے مگر بعد اسکے کہ جانا اونھون نے
کہ فرقت گمراہی ہی اور ایسا امر ہی کہ وعید کیا گیا ہی اوسپر انبیا کی زبان پر بسبب حسد کے کہ حاصل ہوا درمیان اونکے اور اگر نہوتی بات الخ
اور وہ یہ ہی بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ یعنی بلکہ قیامت وعدہ گاہ اونکی ہی البتہ فیصل کیا جاتا یعنی البتہ ہلاک کیے جاتے جس وقت کہ
متفرق ہوئے تھے بسبب جرم عظیم متفرق ہونے کے حاصل یہ کہ اگر پہلے سے حکم تاخیر عذاب کا اونکے روز قیامت تک نہوا ہوتا تو فیصل کیا جاتا
درمیان مومنون اور کافرون کے یعنی جھٹلانے والون پر دنیا ہی مین عذاب اوترتا اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب الخ وہ اہل کتاب
ہین کہ جو رسول خدا کے زمانے مین تھے البتہ بیچ شک کے ہین اپنی کتاب سے نہین ایمان رکھتے اوسپر حق ایمان رکھنے کا مگر یہ داخل ہوالا
وہ چیز نہین کہ شک مین ڈالے اور بعضون نے کہا معنی یہ ہین کہ نہین پراگندہ ہوئے اہل کتاب مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبعوث ہونے کا جیسے کہ اوپر جانے فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝
یعنی اور نہین متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے کتاب مگر بعد اسکے کہ آئی اونکے پاس کھلی بات اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی اونکو کتاب بعد اونکے الخ
وہ شرک ہین کہ دیے گئے قرآن بعد اسکے کہ دیے گئے اہل کتاب توریت و انجیل ✤ مدؔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یعنی بعد انبیا اپنے کے اور بعضون نے
کہا بعد امتون گذشتہ کے البتہ بیچ شک کے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ✤ معا ✤

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَ
سو تو اوسی طرف بلا اور قائم رہ جیسا فرمادیا اور نہ چل اونکی چاؤن پر اور کہہ مین یقین لایا ہر کتاب پر جو اوتاری اللہ نے اور
اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۖ اَللّٰهُ
مجھکو حکم ہے کہ انصاف کرون تمھارے بیچ اللہ رب ہے ہمارا اور تمھارا ہمکو ملتے ہین ہمارے کام اور تمکو تمھارے کام کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اللہ
يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
اکھٹا کریگا ہم سب کو اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے ✤ مو ✤

پس واسطے اس دین کے بلا اور قائم رہ بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو اور پیروی مت کر ان کافرون کی خواہشون کی اور کہہ ایمان لایا مین ساتھ
اوس چیز کے کہ اوتاری اللہ تعالی نے جو کتاب کہ ہے اور حکم کیا گیا مجکو کہ انصاف کرون مین درمیان تمھارے خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگا
تمھارا ہمارے لیے عمل ہمارے ہین اور تمھارے لیے عمل تمھارے گفتگو نہین ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے اللہ جمع کریگا درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی روز قیامت کے فیصلہ
کرنے کے لیے اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا ✤ **تفسیر** ✤ پہلے کتاب والون سے اسی طرح کلام کرنے چاہیے ✤ مو ✤ فَلِذٰلِكَ
کے معنی یہ ہین پس واسطے توحید کے بلا اے محمد لوگون کو اور یا معنی اسکے یہ ہین پس بسبب اس تفرق کے اور بسبب اسکے کہ حادث ہوا اوسکے
سبب سے طرح طرح کا کفر بلا لوگون کو طرف اتفاق کرنے کے ملت حنیفہ قدیم پر اور مستقیم رہ اوسپر اور اوپر دعوت کرنے کے طرف اوسکے
بحسب اوسکے کہ فرمایا گیا تجکو یعنی جیسے کہ حکم کیا تجکو اللہ نے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشون مختلفہ باطلہ کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین الخ یعنی
ساتھ جس کتاب کے کہ صحیح ہو کہ اللہ نے اوتاری ہے اوسکو مراد ہے ایمان لانا ساتھ تمام کتابون اوتاری گئی کے اسلیے کہ تفرق کرنے والے ایمان
لائے ساتھ بعض کے اور کافر ہوئے ساتھ بعض کے مانند قول اللہ تعالی کے وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ تا قول اوسکے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا **انصاف** کرون مین درمیان تمھارے یعنی حکم مین جسوقت کہ آپسمین جھگڑو تم پھر فیصلے
کے لیے آؤ میرے پاس خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی ہم سب بندے اوسکے ہین ہمارے لیے عمل ہمارے ہین الخ یہ مانند اس قول اللہ تعالی
کے ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ یعنی تمھارے لیے دین تمھارا ہے اور میرے لیے دین میرا اور جائز ہے یہ کہ ہون معنی اسکے ہم نہین
پکڑے جاوینگے بسبب اعمال تمھارے کے اور تم نہین پکڑے جانے کے بسبب اعمال ہمارے کے پس ہر ایک جزا دیا جاویگا ساتھ عمل اپنے کے
گفتگو نہین الخ یعنی کچھ جھگڑا نہین ہم مین اور تم مین اسلیے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اور تم مغلوب ہوئے ہو پس نہین حاجت ہے دلیل لانے کی اور
آپس کے جھگڑنے کی اور اوسی کی طرف ہے پھر جانا یعنی واسطے فیصلے کے پس فیصلہ کریگا درمیان ہمارے اور بدلہ لیگا ہمارے لیے تم سے ✤ ف ✤
وَاسْتَقِمْ کے معنی ہین ثابت رہ اوس دین پر کہ حکم کیا گیا ہے تجکو اوسکا وَقُلْ اٰمَنْتُ الخ یعنی کہہ کہ ایمان لایا مین اللہ کی ساری
کتابون پر اور اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کی تفسیر مین ابن عباسؓ نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو یہ کہ نہ ظلم کرون مین تم پر اس طرح کہ جو احکام
اللہ نے فرض کیے ہین اونسے زیادہ کے کرنے کو کہون مین اور بعضون نے کہا کہ حکم کیا گیا ہے مجکو کہ عدل کرون مین درمیان تمھارے بیچ
تمام احوال و اشیا کے خدا پروردگار ہمارا ہے الخ یعنی معبود ہمارا ایک ہی ہے اگرچہ مختلف ہوئے ہے اعمال ہمارے پس ہر ایک کو جزا دیگا بحسب عمل

اوسکے گفتگو نہین ہی اسکو منسوخ کردیا آیت قتال نے اور جب نہین حکم کیے گئے تھے ساتھ قتال کے اور حکم کیے گئے تھے ساتھ صبر کے اسلام کی طرف نہین خصومت ہمارے درمیان حضرت کے اور درمیان لوگونکے کہ نہ اطاعت کرے ﴿معا﴾ روایت کی عبد بن حمید نے اور ابن جریر نے قتادہ سے بیچ تفسیر وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ کے کہ کہا قتادہ نے حکم کیا گیا نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عدل کرنیکا پس عدل کیا یہانتک کہ وفات ہوئی آپکی پس عدل میزان اللہ کی ہی زمین مین ساتھ اوسکے لیتا ہی حق مظلوم کا ظالم سے اور حق ضعیف کا زبردست سے اور ساتھ عدل کے سچا کرتا ہی اللہ سچے کو اور جھوٹا کرتا ہی جھوٹے کو اور ساتھ عدل کے رد کرتا ہی زیادتی کرنیوالے کو اور سرزنش کرتا ہی اوسکو ﴿درمنثور﴾

تنبیہ ﴿ حاصل ان آیات کریمہ کا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی توحید و دین اسلام پر قائم رہے اور شرک و کفر سے اپنے تئین بچاوے اور کافرون کی پیروی نکرے اور جتنی چیزین ضروریات دین کی ہین اونپر ایمان لاوے اور انصاف کو پیشہ کرے اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز اونسے افضل نہین الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ تَعَالَىٰ وَالنَّفْعُ لِلْمُسْلِمِينَ یعنی ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور نفع پوہنچانا مسلمانون کے لیے اور دو خصلتین ایسی ہین کہ کوئی چیز بدتر اونسے نہین الشِّرْكُ بِاللّٰهِ تَعَالَىٰ وَالْإِضْرَارُ لِلْمُسْلِمِينَ یعنی شریک کرنا اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو اور ضرر پوہنچانا مسلمانونکو اور ایک اور حدیث جامع انکی تفسیر ہونے مین کافی ہی وہ یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ﴿ یعنی حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا عرض کیا صحابہ نے کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا نہین ہی یہ یعنی حق حیا یہ نہین ہی کہ تم کہتے ہو ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنیکا فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَىٰ ﴿ یعنی پس چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے[1] وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَىٰ یعنی اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے[2] اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا ﴿منبہات و مشکوٰۃ﴾

وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہین اللہ کی بات مین جب خلق اوسکو مان چکی اونکا جھگڑا ڈگ رہا ہی اونکے رب کے ہان اور اونپر غصہ
وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝
اور اونکو سخت مار ہی ﴿موا﴾

اور جو لوگ کہ گفتگو کرتے ہین دین خدا مین بعد اسکے کہ قبول کیا گیا فرمان اوسکا یعنی ایک جماعت اسلام مین داخل ہوئی حجت اونکی باطل ہی نزدیک پروردگار اونکے کے اور اونپر ہی غضب اور اونکے لیے ہی عذاب سخت ﴿تفسین﴾ یا اون کتاب والون کو کہا جو سمجھے لوگون کو بہکاتے ہین شبہہ ڈالکر ﴿موا﴾ یعنی جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد اسکے کہ قبول کیا لوگون نے حکم اوسکا اور داخل ہوئے اسلام مین تو کہ پھیر دین اونکو طرف دین جاہلیت یعنی کفر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ﴿ یعنی چاہتے ہین بہت اہل کتاب مین سے کہ اگر پھیر دین تمکو بعد ایمان لانے تمہارے کے کافر کرکر اور جھگڑنے والے یہود و نصاریٰ تھے کہ وہ کہتے تھے مومنون کو کتاب ہماری پہلے کتاب تمہاری کے ہی اور نبی ہمارا پہلے نبی تمہارے کے ہی پس ہم بہتر ہین تم سے اور اولے ہین ساتھ حق کے اور بعضون نے کہا بیچ تفسیر من بعد ما استجیب لہ کے کہ بعد اسکے کہ قبول کی گئی بددعا محمد علیہ السلام کی مشرکون کے حق مین روز بدر کے پس فرمایا کہ جو لوگ جھگڑتے ہین اللہ کے دین مین بعد حالت مذکورہ کے حجت اونکی باطل ہی اور اسکو حجت کہا اگرچہ تھا شبہہ بحسب گمان اونکے کے کہ وہ حجت جانتے تھے اور غضب اونپر

[1] یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو بچاوے [illegible] اور [illegible] سے بچاوے [illegible]

[2] یعنی [illegible] اور دل [illegible] حرام کے کھانے سے [illegible] چیزون [illegible]

یعنی بسبب کفر انکے کے اور انکے لیے عذاب سخت ہی یعنی آخرت میں ✽ مل

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝

اللہ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب سچے دین پر اور ترازو اور تجکو کیا خبر ہی شاید وہ گھڑی پاس ہو ✽ موضح

خدا وہ ہی کہ اوتارا کتاب کو ساتھ حق کے اور ترازو کو بھی اور کس چیز نے مطلع کیا تجکو حقیقت امر پر شاید کہ آنا قیامت کا نزدیک ہو ✽ تفسیر ✽ ترازو فرمایا دین حق کو جسمین بات پوری ہی نہ کم نہ زیادہ ✽ مل ✽ مراد کتاب سے جنس کتاب ہی یعنی سب کتابین کہ انبیا بھیجین گئین ساتھ حق کے یعنی ساتھ صدق کے اور ترازو سے مراد عدل ہی اور معنی اوتارنے عدل کے یہ کہ اوسنے اوتارا عدل کو اپنی کتابون اوتاری گئی مین اور بعضون نے کہا وہ عین ترازو ہی کہ اوتاری گئی حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین آنا قیامت کا نزدیک ہو یعنی تجسے اور تو بچا نتا ہوا اور وجہ مناسبت قریب ہونے قیامت کی ساتھ اوتارنے کتابون اور میزان کے یہ ہی کہ قیامت دن حساب کا اور رکھنے ترازو دن عدل کا ہوگا پس گویا کہ کہا گیا کہ حکم کیا تمکو اللہ نے عدل کرنے کا اور عمل کرنے کا ساتھ شرائع کے پس عمل کرو تم ساتھ کتاب اور عدل کے پہلے اسکے کہ یکایک آجاوے تمپر دن حساب تمھارے کا اور وزن اعمال تمھارے کا ✽ مل ✽ عدل کو میزان فرمایا اسلیے کہ میزان آلہ انصاف اور تسویہ کی ہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حکم کیا اللہ نے ساتھ پورا تولنے کے اور منع فرمایا کم تولنے سے ✽ معا ✽ مراد میزان سے یہی ترازو ہی کہ اوتاری تا بسبب تولنے چیزون کے ستم بیچ خرید و فروخت لوگون کے جاری نہو اور بعضون کے نزدیک میزان ذات محمد کی ہی کہ قانون عدل بسبب انکے مضبوط و آراستہ ہوا ✽ محی ✽ روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کھڑے تھے عرفات مین پس نظر کی طرف آفتاب کے جسوقت کہ قریب غروب کے ہوا اور ہوا مانند سپر کے پھر روئے شدت سے اور پڑھا قول اللہ تعالیٰ کا اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط لفظ قریب تک پس لوگون نے اسکا سبب پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے کہ یاد آئے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوئے تھے جگہہ میری مین کہ یہ ہی پس فرمایا اے لوگون نہین باقی رہا اس دنیا تمھاری سے نسبت زمانہ گذشتہ کے مگر جیسا کہ باقی رہا اس دن تمھارے سے نسبت اوسوقت کے کہ گذر چکا اوس سے اور روایت کی ابن مردویہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق ہم مین سے ایک شخص داخل ہوتا تھا پاخانے مین پس طیار رکھتا تھا چھاگل پانی کی پھر جبکہ نکلتا تھا وضو کر لیتا تھا بخوف اسکے کہ قائم ہو قیامت اور ہو گا نزدیک اوسکے بقیہ طعام سے پس کہیگا البتہ کھا لونگا اوسکو یہان تک کہ برپا ہوگی قیامت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے یعنی سمجھانے کے لیے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی کھڑی کر کر کلام مذکور فرمایا کہ جیسے ایک اونگلی دوسری اونگلی سے تھوڑی سی بڑھی ہوئی ہی ایسے ہی مین قیامت سے کچھ پہلے آیا ہون اور وہ قریب آنے والی ہی ✽ در منثور ✽

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ

شتابی کرتے ہین اوسکی جو یقین نہین رکھتے اوسپر اور جو یقین رکھتے ہین اونکو اوسکا ڈر ہی اور جانتے ہین کہ وہ ٹھیک ہی

اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

سنتا ہی جو لوگ جھگڑتے ہین اوس گھڑی کے آنے مین وہ بہکے ہین صریح ✽ موضح

جلد ہی طلب کرتے ہین قیامت کو وہ لوگ کہ ایمان نہین رکھتے ساتھ اوسکے اور جنھون نے باور رکھا ہی ڈرتے ہین اوس سے اور جانتے ہین کہ وہ سچ ہی آگاہ ہو تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین قیامت کے آنے مین البتہ گمراہی دور مین ہین ✽ تفسیر ✽ جلد ہی طلب کرتے ہین یعنی ازراہ استہزا انکے ڈرتے ہین اور دل انکے کانپتے ہین اوس سے بسبب ہول اوسکے کے سچ ہی یعنی ہونے والی ہی بالضرور گمراہی دور مین ہین

یعنی حق سے اسلیے کہ قائم ہونا قیامت کا بعید نہین ہی اللہ تعالی کی قدرت سے اور دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اوسکے واقع ہونے پر اور عقلین گواہی دیتی ہین اوسپر کہ ضرور ہی دار الجزا کہا مقاتل نے کہ ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا اس حال مین کہ آپکے پاس ایک جماعت مشرکون کی بیٹھی تھی پس کہا اونھون نے کہ جھوٹ بولتا ہی تو کب ہوگی قیامت پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ✦ صل معلوم

مسئلہ جاننا چاہیے کہ اہل ضلال دو قسم ہین ایک قسم تو وہ ہین کہ ساتھ عقائد باطلہ اور کفر کے مبتلا ہین اور وہ بہتر فرقے ہین کہ جو مذکور ہین اس حدیث مین سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً الحدیث یعنی میری امت متفرق ہوگی تہتر فرقون پر وہ سب دوزخ مین ہونگے سوا ایک کے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ ایک کون ہین فرمایا جو کہ ہوا اوس راہ پر کہ جسپر مین ہون اور اصحاب میرے اور تعداد ان فرقون کے نامون کی بحسب کہنے حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے غنیۃ الطالبین مین یہ ہین خوارج کہ جنھون نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر خروج کیا پندرہ فرقے ہین محکمیہ ازارقہ نجدیہ عطویہ عجاردہ حازمیہ مجہولیہ صلتیہ اخنسیہ صفریہ اباضیہ بیہسیہ شمراخیہ بدعیہ اور شیعہ اور رفضہ کہ جنھون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو سب صحابہ پر فضیلت دی تین قسم ہین ایک قسم تو غالیہ کہ بارہ فرقے ہین بنانیہ طیاریہ حربیہ مغیریہ خطابیہ معمریہ بزیغیہ مفضلیہ [illegible] شریعیہ سبائیہ مفوضیہ قسم دوسری زیدیہ کہ چھ فرقے ہین جارودیہ سلیمانیہ تبریہ نعیمیہ یعقوبیہ اور ایک اور ہی تیسری قسم رفضہ کہ چودہ فرقے ہین قطعیہ کیسانیہ کربیہ مغیریہ [illegible] ناوسیہ اسماعیلیہ قرامطیہ مبارکیہ شمطیہ عماریہ ممطوریہ موسویہ امامیہ اور مرجیہ کہ رجا کو غالب رکھتے ہین اور کلمہ گو کے لیے داخل ہونا آگ کا نہین تجویز کرتے ہین بارہ فرقے ہین جہمیہ صالحیہ شمریہ یونسیہ یونانیہ نجاریہ غیلانیہ شبیبیہ معاذیہ مریسیہ کرامیہ حنفیہ یعنی جو کہ اپنے تئین نسبت حنفیہ کی طرف کرتے ہین اور اونکے اصل عقائد پر نہین ہین چنانچہ ذکر اوسکا شرح مواقف وغیرہ مین لکھا ہی اور معتزلہ قدریہ چھ فرقے ہین ہذلیہ نظامیہ معمریہ جبائیہ کعبیہ ہشمیہ اور یہ نفی حق تعالی کی صفتون کی کرتے ہین اور مشبہ تین فرقے ہین ہشامیہ مقاتلیہ واسمیہ اور یہ خدا کے لیے جسم ثابت کرتے ہین اور ایک فرقہ جہمیہ ہی اور ایک ضراریہ اور ایک نجاریہ اور ایک کلابیہ اور عقائد باطلہ تمام ان فرقون کے مع رد اونکے غنیہ مین مذکور ہین جو چاہے اوسمین سے دیکھ لے اور بطلان اور کفر اور نکال ان کے عقائد سے ظاہر ہی اور فرقہ ناجیہ کہ حدیث مین ذکر ہوا اہل حق کے نزدیک فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہی کہ مذہب حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی رکھتے ہین اور یہ مسئلہ زیادہ اس سے سورۂ مومنون مین بھی گذرا ہی قسم دوسری اہل ضلال سے ہین منکر حساب اور عذاب اور رویت کے اور متحیر اونکے واقع ہونے مین اور مقدم رکھنے والے دنیا کو آخرت پر اور مغرور بسبب نعیم دنیاوی اپنی کے اور مغرور رحمت الہی پر ہین سب مسلمانون کو ان تمام عقائد باطلہ سے بچنا واجب ہی تو بیچ بعد اور حجاب اور غضب خدا کے نہ پڑین اور ایمان و اعمال نابود ہون نعوذ باللہ منہ ✦

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

اللہ نرمی رکھتا ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہی زور آور زبردست ✦ مو

خدا مہربان ہی اپنے بندون پر روزی دیتا ہی جسکو چاہے اور وہ ہی توانا غالب ✦ **تفسیر** ✦ مہربان ہی یعنی پہونچانے نعمتون کے اور پھیرنے بلاؤن کے ایسی وجہ کر کہ دشوار ہی معلوم کرنا اوسکا یا بڑا ہی احسان کرنے والا ہی اپنے بندون پر کہ اوسکا احسان سبکو پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو ساتھ علم کے جانے اور جرائم جمہور کے ساتھ حلم کے معاف کرے اور بعضون نے کہا لطیف بمعنی پوشیدہ کار کے ہی کہ کوئی اوسکے سر قضا و قدر کی طرف راہ نپاوے اور اوسکے کارون مین چون و چرا دخل نرکھے اور سدی نے کہا لطیف بمعنی رفیق کے ہی یعنی نرمی کرنے والا ہی اپنے بندون پر اور بعضون نے کہا لطیف وہ ہی کہ پھیلاوے مناقب لوگون کے اور چھپاوے عیوب اونکے یا لطیف وہ ہی کہ عفو کرے گنہگار سے یا لطیف وہ ہی کہ دیوے بندے کو زیادہ قدر کفایت سے اور تکلیف دے

ف

خوارج ۱۵ روافض غالیہ ۱۲ زیدیہ ۶ رافضیہ ۱۴ مرجیہ ۱۲ معتزلہ ۶ مشبہ ۳ جہمیہ ۱ ضراریہ ۱ نجاریہ ۱ کلابیہ ۱ ۷۲

ع ۱۰

لطف

جیسے کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ رفیق یحب الرفق [illegible]

اوسکو طاعت کی کم طاقت سے اور جنید سے ہی کہ لطف باولیاءہ فعرفوہ ولو لطف باعدائہ ماجحدوہ یعنی مہربانی کی اوسنے اپنے دوستون پر پس پہچانا اونھون نے اوسکو اور اگر مہربانی کرتا اپنے دشمنون پر نہ انکار کرتے اوسکا کہا مقاتل نے لطیف ہی یعنی مہربان نیک کار و بدکار پر اس جہت سے کہ نہین ہلاک کیا اونکو بھوک سے بسبب گناہون اونکے کے روزی دیتا ہی الخ یعنی فراخ کرتا ہی رزق اوسکا کہ چاہتا ہی جسکو جانتا ہی مصلحت اوسکی اوسمین حدیث شریف مین ہی کہ بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر غنی یعنی تونگری اگر محتاج کرون مین اونکو تو تباہ کردے اونکے ایمان کو محتاجگی اور بلاشبہہ بعضے میرے بندے مومنون سے وہ ہین کہ نہین سنوارتا ہی اونکے ایمان کو مگر فقر یعنی محتاجگی اگر غنی کرون مین اونکو تو البتہ تباہ کردے اونکے ایمان کو غنی یعنی تونگری اور قوی سے یہ معنی ہین کہ وہ بڑی ہی قدرت رکھتا ہی اور غالب ہی ہر چیز پر اور عزیز وہ غالب ہی کہ کبھی مغلوب ہی نہو یا قوی العزیز کے معنی یہ ہین کہ قوی ہی اپنی مراد پر اور غالب ہی اپنے امر پر ملّ معا جلا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا

جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کھیتی بڑھاوین ہم اوسکو اوسکی کھیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کھیتی اوسکو دین ہم کچھ اوسمین سے

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝

اور اوسکو نہین آخرت مین کچھ حصہ مقا

جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی بڑھاوین ہم اوسکے لیے بیچ کھیتی اوسکی کے اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی دین ہم اوسکو کچھ دنیا اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ تفسیر دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پھر اوسکو محنت کا فائدہ آخرت مین نہین ملّ حرث لغت مین کہتے ہین کسب یعنی کمائی کو یعنی جو کوئی چاہے ساتھ عمل اپنے کے کمائی آخرت کی کہ وہ ثواب ہی بڑھاوین ہم اوسکی کھیتی مین یعنی ساتھ توفیق دینے کے عمل اوسکے مین یا تضعیف کے اوسکے حسنات مین کہ ایک نیکی کا دہ چند اور زیادہ ثواب دین جتنا چاہین یا بڑھانا یہ ہی کہ دنیا اور آخرت دونون ملین اور جو کوئی چاہتا ہو کھیتی دنیا کی یعنی جو شخص کہ ہو عمل اوسکا دنیا کے لیے اور نہ ایمان لایا ساتھ آخرت کے دین ہم اوسکو کچھ دنیا سے اور وہ رزق اوسکا ہی کہ جو مقدر ہی اوسکے لیے نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی اور ڈھونڈتا ہی اور نہین ہی اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ یعنی نہین ہی اوسکے لیے حصہ ہرگز آخرت مین اور نہ ذکر کیا عامل آخرت کے حق مین وَلَهٗ فِي الدُّنْيَا نَصِيْبٌ باوجودیکہ رزق مقسوم اوسکا پہونچتا ہی طرف اوسکے واسطے حقیر جاننے اوسکے کے مقابلے مین اوس چیز کے کہ وہ درپی اوسکے ہی کہ وہ پاک کرنا عمل اپنے کا ہی اور مطلب پانا ہونا دار آخرت مین ابن عباس سے روایت ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ الخ کہ جو کوئی چاہے عیش آخرت کا زیادہ کرین ہم بیچ کھیتی اوسکی کے اور کہا بیچ تفسیر وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا کے کہ جو کوئی ترجیح دے اپنی دنیا کو آخرت پر نہین مقرر رکھا ہی اللہ نے اوسکے لیے حصہ آخرت مین مگر آگ اور نہین زیادہ کرتا ہی بسبب اوسکے دنیا سے کچھ مگر رزق کہ فراغت کی گئی اوس سے اور قسمت مین کیا گیا اوسکے لیے اور اسی کے مانند روایت ہی قتادہ سے اور انس سے کہ کہا وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ نازل ہوئی بیچ یہود کے اور روایت کی احمد اور حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی حاکم نے اور روایت کی ابن مردویہ اور ابن حبان نے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالسَّنَا وَالرِّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ الخ یعنی خوشخبری دے اس امت کو ساتھ نور اور رفعت درجات کے اور مدد کے اور قدرت پانے کے زمین مین جب تک کہ نہ طلب کرین دنیا ساتھ عمل آخرت کے پس جو کوئی کرے اونمین سے عمل آخرت کا واسطے دنیا کے نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین کچھ حصہ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اوسکی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھی رسول خدا

دنیا مین اور تحقیق ظالم یعنی مشرک اونکے لیے عذاب دردناک ہوگا آخرت مین اگرچہ تاخیر دیا گیا ہی اونسے دار دنیا مین ✤ **فائدہ**
مسئلہ ✤ جو کوئی منکر شریعت کا اور تارک عمل کا اوسپر ہو کافر ہی اگرچہ ظاہر مین دعوی اسلام کا بھی رکھے جیسے کہ ملحد ہوتے ہین
عذاب کرنا اونکو دنیا اور آخرت مین لازم ہی اس زمانے ہمارے مین ایسے لوگ بہت ہین کہ ظاہر مین صورت درویشی کی رکھتے ہین اور
تارک شرع کے بلکہ منکر اوسکے ہین اب عوام کالانعام کو کیا کہنا چاہیے پس وہ کہتے ہین کہ ہم ساتھ اعمال قلبی اور مشاہدے کے مستغرق ہین
احتیاج اعمال ظاہری کی نہین رکھتے یہ تمام فریب نفسانی اور بہکاوہ شیطانی ہی یہ بدبخت قطع نظر فہم اور سننے دلائل عقلی و نقلی اور احوال
باطنی کے اسقدر بھی نہین سمجھتے ہین کہ اتنے انبیا اور اولیا اور مومن گذرے ہین باوجود اس قرب خدا اور کشف و کرامات کے کوئی قید
تکلیف شرعی سے باہر نہین ہوا ہی اور مرتے دم تک اوسپر ثابت رہے ہین خصوصاً پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کہ سبب پیدا ہونے مخلوقات
کے ہین اور مامون العاقبۃ ہین بموجب خبر دینے خدا تعالی کے وقت انتقال تک عبادات سے باز نرہے اور عبادت ہی کا حکم رہا آپ کو کہ
فرمایا اللہ تعالی نے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی عبادت کرتا رہ اپنے رب کو یہان تک کہ آوے تجکو موت پس جبکہ
یہ مقرب بالتحقیق ایسے رہے ہون تو اورون کو کیا مجال دم زدن ہی پس کسی سے جب تک کہ دنیا مین ہی تکلیفین شرعی ساقط نہین ہوتین
اور نہ ہووین جو کوئی معتقد سقوط تکالیف شرعی کا ہو کافر ہی اور ترک کرنا عمل کا بسبب سبک و سہل جاننے شرع کے بھی کفر ہی مگر جو کہ
مجذوب و مسلوب العقل ہین البتہ وہ معذور شرعی ہین پس سبھون کو خصوصاً سالک کو چاہیے کہ کسی وقت اتباع شریعت کو ہاتھ سے نہ دے
کہ اصل و بنیاد تمام چیزون کی اور راہ مستقیم اللہ کے پاس پہونچنے کی یہی شریعت ہی اور طریقت اور معرفت اور حقیقت تمام نتائج اور ثمرات
شریعت کے ہین کسی طرح انمین جدائی نہین اگرچہ کج بینون کی سمجھ مین نہ آوے اسلیے کہ شریعت اقوال اور احکام الٰہی اور نبوی ہین اور
معانی حقائق الٰہی ہین اور اسی لیے اتفاق سب محققین اولیا کا اسپر ہی کہ جو حقیقت کہ خلاف شرع ہو مردود ہی اور حقانی نہین ہی بلکہ
تخیلات نفسانی اور وساوس شیطانی ہین اگرچہ اونکے اہل سے خوارق بھی ظاہر ہون قاعدہ کلیہ سب بزرگوارون رحمہم اللہ نے یہی
بیان کیا ہی كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَّا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيْعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکی شریعت پس وہ زندقہ
یعنی بیدینی کفر ہی اور اجماع ہی اسپر کہ وصل بخدا ہونا اور پہونچنا تمام کمالات ظاہری و باطنی کو سوا راہ شریعت کے میسر نہین آتا اور شریعت
صورت حقیقت کی اور حقیقت باطن شریعت کا ہی جب تک کہ بندہ عالم صورت مین ہی اوسکو تلبس سے ساتھ صورت حقیقت کے چارہ نہین ✤
بیت خلاف پیمبر کسی رہ گزید ✤ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✤ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى
بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ کہ یہ راہ میری ہی اور تفسیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے کہ بلاتا ہون مین طرف دین اللہ کے اور حجت واضح
کے مین اور جو کہ ایمان لائے ساتھ میرے اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے
اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھے گا تمکو اللہ ✤ اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین فرمایا
فَتَكُوْنُ بِكُلِّيَّتِكَ قُدْرَةً تَسْمَعُ بِاللّٰهِ وَتُبْصِرُ بِاللّٰهِ وَتَنْطِقُ بِاللّٰهِ وَتَبْطِشُ بِاللّٰهِ وَتَعْقِلُ بِاللّٰهِ وَتَطْمَئِنُّ وَتَسْكُنُ بِاللّٰهِ فَتَعْمٰى
عَمَّا سِوَاهُ وَتَصَمُّ عَنْهُ فَلَا تَرٰى لِغَيْرِهٖ وُجُوْدًا مَعَ حِفْظِ الْحُدُوْدِ وَلُزُوْمِ الْاَمْرِ وَالنَّوَاهِيْ فَاِنِ
انْخَرَمَ فِيْكَ شَيْءٌ مِّنَ الْحُدُوْدِ فَاعْلَمْ اَنَّكَ مَفْتُوْنٌ مُّتَلَاعِبَةٌ بِكَ الشَّيَاطِيْنُ فَارْجِعْ اِلٰى حُكْمِ الشَّرْعِ
وَالْزَمْهُ وَدَعْ عَنْكَ الْهَوَاسَ كُلُّ حَقِيْقَةٍ لَّا يَشْهَدُ لَهَا الشَّرْعُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ یعنی پس ہوگا سارا وجود تیرا
قدرت خدا کی سنے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور دیکھے گا تو خدا ہی کی قدرت سے اور بولیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور پکڑیگا تو کسی چیز کو
خدا ہی کی قدرت سے اور سمجھیگا تو خدا ہی کی قدرت سے اور چین و تسکین پاویگا تو ساتھ اللہ کے پس اندھا ہو جائیگا تو اون چیزون سے کہ سوا اوسکے ہین

اور پھر ا ہو جائیگا غیر اللہ سے پس نہین دیکھنے کا تو اوسکے غیر کے لیے وجود ساتھ محافظت حدود کے اور لازم کرنے اوامر و نواہی کے پس اگر
نقصان آجاوے تجھمین کچھ درباب حدود کے پس جانے کہ تو فتنے مین ڈالا گیا کھیلتے ہین یعنی مسخر بناتے ہین تجکو شیاطین پس رجوع کر طرف حکم
شرع کے اور لازم کر اوسکو اور چھوڑ اپنے سے ہوس کو جو حقیقت کہ نہ گواہی دے اوسکے لیے شرع پس وہ زندقہ ہی اور احکام شرعی سب
ظاہر ہین اور حدیث و فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور ضرور ہی اس کتاب مین بھی ہین پس اول اونپر عمل کرنا چاہیے اور مضبوط و مستقیم
ہونا چاہیے کہ یہ اصل ہین جب اصل مضبوط ہونگی تو خواہ مخواہ پھل اوسکا ظہور کریگا اور وہ ایک نور اور ذوق ہی ساتھ محبت کے کہ بندے
کے دل مین پیدا ہوتا ہی اور ارادہ مشاہدہ محبوب کو حرکت دیتا ہی اور بے اختیار بیچ چلنے راہ وصول کے کہ ریاضت اور مجاہدہ اور
تزکیہ نفس کا ہی چست و سرگرم کرتا ہی اور موجب مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے ہمیشہ ذکر و فکر مین مستغرق ہوگا اور اسکو اور اخلاق
حمیدہ کے حاصل کرنے کو اور اخلاق ذمیمہ کے دفع کرنے کو طریقت کہتے ہین جیسا کہ بجالانے اوامر کو اور بچنے کو ممنوعات سے شریعت کہتے ہین
اور جب طریقت مین مضبوط ہوگا تو بالضرور نور معرفت کا ظہور کریگا کہ وہ پہچانا اپنا اور خدا کا اور حقائق اشیا کا ہی پس دیکھیگا کہ ظاہر و باطن مین
سوائے ایک وجود واجب الوجود کے فاعل و موثر نہین ہی اور جو کچھ کہ ہی نشانیان اوسکی قدرت کی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْنَ
جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جنھون نے مشقت کی ہماری راہ مین البتہ دکھا دینگے ہم اونکو راہین اپنی اور خضوع مع اللہ
بدون مجاہدے کے محال ہی اور جب سالک نے اس امر مین استقرار پایا اور یہ حالت غالب آئی تو فنا فی اللہ اور بقا باللہ حاصل ہوتا ہی اور اسی کو
حقیقت کہتے ہین شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ بیچ رسالہ مرج البحرین کے فرماتے ہین تصوف ساتھ فقہ کے محتاج ہی اور فقہ تصوف سے مستغنی ہی
اگرچہ تصوف اعلیٰ اور ارفع ہی فقہ سے مرتبے مین ولیکن فقہ اعم اور اسلم ہی مصلحت مین پس اول تمسک ساتھ عروہ وثقیٰ شریعت اور فقاہت کے
کرے بعد اوسکے بالاخانہ حقیقت اور تصوف پر چڑھے فقاہت مرتبہ اسلام ہی اور کلام یعنی علم عقائد درجہ ایمان اور تصوف مقام احسان ہی
چنانچہ یہ تینون چیزین حدیث جبرئیل مین بیان کی گئی ہین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ
وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ یعنی جو صوفی بنا اور فقیہ نہوا پس تحقیق زندیق
ہوا اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس تحقیق پھیکا پھا کا ہوا اور جسنے دونون چیزین حاصل کین پس تحقیق محقق ہوا اور اسی لیے کہا ہی علما نے
کہ اگرچہ تصوف اعلیٰ درجہ اور علت غائی وضع شریعت کی ہی لیکن اگر کوئی اوس سے عاری ہوا اور محض ظاہر شرع پر مستقیم رہے دائرۂ دین اور
حصول مغفرت اور دخول جنت سے باہر نہین نکلنے کا بخلاف اوسکے کہ تارک شرع کا ہو کہ اوسکو تصوف وغیرہ کچھ کام نہین آنے کے نعوذ باللہ منہ

تَرَی الظّٰلِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا کَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ رَوْضٰتِ
تو دیکھے گنہگار ڈرتے ہونگے اپنی کمائی سے اور وہ پڑتا ہی اونپر اور جو یقین لائے اور بھلے کام کیے باغون مین
الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ○
بہشت کے اونکو ہی جو چاہین اپنے رب کے پاس یہی ہی بڑی بزرگی

دیکھیگا تو ظالمون کو ڈرتے ہوئے سزا اوس چیز کی سے کہ عمل مین لائے ہین اور وہ البتہ پہونچنے والی ہی اونکو اور جو لوگ کہ ایمان لائے
اور کام کیے اچھے بیچ سبزہ زار بہشتون کے ہونگے اونکے لیے ہوگا جو کچھ چاہینگے نزدیک پروردگار اپنے کے یہی ہی فضل بڑا [illegible]
ظالمون کو یعنی مشرکون کو روز قیامت کے سزا اوس چیز کی سے الخ یعنی دنیا مین جو برائیان اور کفر کرتے تھے اوسکی سزا کا ڈر ہوگا اور
یعنی سزا اونکو پہنچیگی اونکو خواہ مخواہ ڈرین یا نہ ڈرین فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ کے معنی ہین ہونگے بیچ پاکیزہ ترین بہشتون کے بہ نسبت اونکا
کہ سوائے اونکے ہین فضل بڑا عمل قلیل پر اور ابن جریر نے ابی طیبہ سے روایت کیا بیچ تفسیر لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ کے کہ کھانا پینا اہل جنت

یعنی کبھی یہ ہوگا کہ سایہ کریگا اونپر ابر پس کہیگا کیا برساؤن تمپر کہا ابوطیبہ نے پس نہین چاہیگا کوئی چاہنے والا قوم سے کچھ مگر کہ وہی برساویگا اونپر یہان تک کہ ایک کہنے والا اونمین سے کہیگا کہ برسا ہمپر عورتین نوجوان چھاتیان اوٹھی ہوئی پس وہی برساویگا۔ ملّ

درمنثور۔ جلالین۔ **تنبیہ** اس آیت کریمہ سے برائی کفر و شرک کی اور خوبی اسلام وطاعات کی معلوم ہوئی اور جابجا کلام مجید مین برائی کفر وشرک کی اور خوبی ایمان وطاعات کی مذکور ہی منجملہ اوسکے یہ آیت ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا یعنی بلاشبہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ اوسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہی اس سے نیچے جسکو چاہے اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا اوسنے بڑا طوفان باندھا اور اور جا فرمایا اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ یعنی بلاشبہ شرک بڑا ہی ظلم ہی اور فرمایا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○ یعنی قسم ہی عصر کی بلاشبہ انسان البتہ ٹوٹے مین ہی مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے اور آپسمین تقید کی سچے دین کی اور آپسمین تقید کی صبر کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ بلاشبہ دنیا کی نعمتون مین سے کفایت کرتا ہی تجکو اسلام نعمت ہونے مین اور بلاشبہ شغلون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو طاعت شغل ہونے مین اور بلاشبہ عبرتون مین سے کفایت کرتی ہی تجکو موت عبرت ہونے مین اور فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ کے قریب ہوگا درمیان لوگون کے عزیز اور فرمایا حَرَكَةُ الطَّاعَةِ دَلِيْلُ الْمَعْرِفَةِ كَمَا اَنَّ حَرَكَةَ الْجِسْمِ دَلِيْلُ الْحَيٰوةِ یعنی حرکت طاعت کی دلیل معرفت کی ہی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہی زندگانی کی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا غِنَى الدُّنْيَا بِالْمَالِ وَغِنَى الْاٰخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ یعنی تونگری دنیا کی ساتھ مال کے ہی اور تونگری آخرت کی ساتھ اعمال صالحہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین هَمُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ فِي الْقَلْبِ وَهَمُّ الْاٰخِرَةِ نُوْرٌ فِي الْقَلْبِ یعنی فکر دنیا کی سبب تاریکی کی ہی دل مین اور فکر آخرت کی سبب نور کی ہی دل مین ۔ **منبہات**

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ

یہ خوش خبری دیتا ہی اللہ اپنے ایمان دار بندون کو جو کرتے ہین بھلے کام تو کہہ مین مانگتا نہین تمسے اسپر کچھ نیگ مگر دوستی چاہیے

فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○

ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی ہم اوسکو بڑھا دین اوسکی خوبی بیشک اللہ معاف کرتا ہی حق مانتا ۔ صعق

یہ وہ ثواب ہی کہ بشارت دیتا ہی خدا اون اپنے بندون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے اچھے کہہ نہین مانگتا مین تمسے قرآن کے پونہچانے پر کچھ مزدوری لیکن چاہیے کہ لازم پکڑو دوستی درمیان اپنون کے یعنی ساتھ میرے صلہ رحم کرو اور ایذا نہ پونہچاؤ اور جو کوئی کرے نیکی بڑھاوین ہم واسطے اوسکے اوس نیکی مین خوبی کو بلاشبہ خدا بخشنے والا قدرشناس ہی۔ **تفسیر** جائز ہی یہ کہ ہو استثنا متصل یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو تم میرے قرابتیون کو اور جائز یہ بھی ہی کہ ہو یہ استثنا منقطع یعنی نہین مانگتا مین تمسے مزدوری ہرگز لیکن مانگتا ہون مین تمسے یہ کہ دوست رکھو تم میرے اون قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمھارے بھی ہین اور نہ ایذا دو تم اونکو اور روایت کیا گیا ہی کہ یہ آیت جب اوتری تو صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کون ہین یہ قرابتی آپکے کہ جنکی واجب ہوئی ہمپر محبت فرمایا آنحضرت نے وہ علی ہین اور فاطمہ اور دونون بیٹے اونکے یعنی حسن وحسین رضی اللہ تعالی عنہم اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ نہین مانگتا مین تمسے اوسپر مزدوری مگر یہ کہ دوست رکھو مجکو سبب قرابت میری کے کہ تم مین ہی اور نہ ایذا دو مجکو اور نہ ورغلانو اور کافرون کو میری ایذا پر اسلیے کہ نہین تھا کوئی قبیلہ قریش کے قبیلون مین سے مگر کہ درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درمیان اونکے قرابت تھی اور بعضون نے

کہا کہ قربیٰ بمعنی تقرب الی اللہ کے ہی یعنی مگر یہ کہ دوست رکھو اللہ کو اور اوسکے رسول کو بیچ نزدیکی ڈھونڈنے اپنی کے طرف اوسکے ساتھ طاعت
اور عمل صالح کے اور جو کوئی کرے بھلائی سُدّی سے منقول ہی کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہی آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نازل
ہوئی یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین کہ وہ محبت رکھتے تھے آل رسول سے اونکے لیے یہ ثواب فرمایا اور ظاہر یہ ہی کہ عام ہی ہر نیکی کے حق مین
جو نسی نیکی کہ ہو مگر یہ کہ وہ نیکی شامل ہی اونکی محبت کو بھی واسطے ذکر ہونے اس نیکی کے پیچھے ذکر ہونے اونکی محبت کے بڑھاوینگے ہم اوسکو یعنی دہ چند
دہ چند کرینگے ہم اوسکو جیسے کہ اور جگہ فرمایا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً * یعنی
کون ہی وہ جو قرض دے اللہ کو قرض حسن یعنی عمل نیک کرے پس بڑھاوے اللہ اوسکو اوسکے لیے کئی حصہ بہت بخشنے والا ہی یعنی اوسکے لیے
کہ گناہ کرے قدر شناس ہی اوسکے لیے کہ اطاعت کرے ساتھ فضل اپنے کے اور بعضون نے کہا شکور کے معنی ہین توبہ قبول کرنے والے کے
اور باعث ہونے کے توبہ پر اور بعضون نے کہا شکور بیچ صفت اللہ تعالی کے عبارت ہی اس سے کہ معتبر رکھتا ہی طاعت کو اور بہت دیتا ہی ثواب
اوسکا اور تفضل کرتا ہی اوپر اوسکے ثواب دیتا ہی اوسکو * عن ابن عباس یعنی قریش کو چاہیے کہ مجکو دوست رکھین بسبب اسکے کہ افتخار اونکا اوپر عمل صلہ رحم
اپنے کے بہت ہی اور کوئی بطن قریش سے نہین ہی کہ مجکو اوسکے ساتھ قرابت نہو پس لازم ہی کہ حق صلہ رحم کا ساتھ میرے بجالاوین اور میرے ساتھ
دشمنی نکرین اور میری امداد کرین دشمنون کے مقابلے مین امام ثعلبی نے نقل کیا کہ مشرکون نے جمع ہوکر آپسمین کہا کہ کچھ دریافت کیا تمنے کہ غرض محمد کی
ادائے اس رسالت سے بموجب گمان اپنے کے یہ ہی کہ کچھ مزدوری چاہتا ہی پس یہ آیت نازل ہوئی اور تبیان مین ابن عباس رض سے منقول ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ہجرت کرکر مدینے مین آئے تو اکابر انصار نے کہا کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین مین ہمارے رہبر ہین مداخل آپ کا قلیل ہی اور
مخارج بہت اگر فرماؤ تو کچھ اپنے اموال مین سے جمع کرکر آپکے سامنے لاوین ہم تو آپکی خاطر مبارک کو فراغت معیشت کی طرف سے حاصل ہو یہ آیت اوتری
اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی آنحضرت کے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر خمس تقسیم کرنی چاہیے اور بقولے آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر
اور آل عباس مراد ہین قربی سے اور بعضون کے نزدیک مراد قربی سے تقرب ہی ساتھ خدائے تعالی کے یعنی دوست رکھو نیکہ تقرب حاصل کرو ساتھ
اونکے بسبب اعمال صالحہ کے اور بقولے معنی آیت کے یہ ہین کہ دوست رکھو میری قرابت و عترت کو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت
اونکی کے اور وہ علی اور حسن اور حسین ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَهْلَ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ
اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ یعنی مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو بھاری و بزرگ چیزین کتاب اللہ اور اہل بیت اپنے ڈراتا ہون مین تمکو اللہ سے
بیچ حق اہل بیت اپنے کے اور حضرت حسنین کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ
مَنْ اَحَبَّهُمَا یعنی یا اللہ مین ان دونون کو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اونکو کہ دوست رکھتا
اونکو اور یہ بھی فرمایا کہ حسن و حسین سردار ہین نوجوانان بہشت کے اور باپ ان دونون کا بہتر ہی انسے اور حضرت عایشہ رض نے فرمایا
محبوب ترین لوگون کی یعنی عورتون مین سے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین اور مردون مین سے خاوند اونکا اور بہت
حدیثین انکی محبت و فضائل مین آئی ہین اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا عَلٰى مَحَبَّةِ نَبِيِّكَ وَاٰلِ نَبِيِّكَ وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا وَاحْشُرْنَا
عَلَيْهَا آمِيْن اور لازم ہونا انکی محبت کا مومنون پر کتنی ہی نصوص سے ظاہر ہی اور محبت اونکی ساتھ دعا پیغمبر خدا کے مستجاب الدعوات
ہین خدا کے محبوبون اور نجات پانے والون سے ہین جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا لیکن مراد ان اہل بیت کے محبوبون سے وہ ہین کہ جسکے ساتھ
آنحضرت کے صحابہ سے بغض نرکھتے ہون اور بے ادبی نکرتے ہون خصوصا اصحاب کبار سے کہ قول رسول علیہ السلام کا حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ
وَعُمَرَ مِنَ الْاِيْمَانِ * یعنی محبت ابی بکر کی اور عمر کی ایمان سے ہی اور مانند اسکے اونکی شان مین وارد ہین والا کچھ مفید نہین اسلیے کہ
اہل بیت بھی بغضان صحابہ سے بیزار ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا ہی کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین حب صدیق

نہو گی ایک قطرہ اوسکو نہین دینے کا مین آور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے روایت کی کہ اَنَا وَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ یعنی مین اور ابو بکر اور عمر اور عثمان جنت مین ہونگے آور اور دلیلین ان مطالب کی بہت ہین بخوف درازگی کے اسی پر اکتفا کیا وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلَی الصَّوَابِ + غرض کہ محبت اہل بیت کی حلوا بے دود ہی اگر کوئی خار بغض کسیکا مقربان خدا اور رسول مقبول سے اوسمین نہ آوے + **بحر مختصر + در منثور** + اول مومن اور نیک کار بندون کو بشارت دے کر اپنے نبی کو خطاب فرمایا کہ تم ان کفار سے کہدو کہ ہم تمھارے ہی بھلے کو کہتے ہین ہمکو کچھ طمع نہین ہی تمھارے سمجھانے مین مگر فقط یہ چاہتا ہون کہ تم رعایت قرابت کی کرکر مجکو یا میرے قرابتیون کو ایذا ندو بلکہ محبت رکھو اور اسمین بھی تمھارا ہی بھلا ہی کہ ایک نیکی کروگے وہ چند بلکہ زیادہ ثواب پاؤگے پس نیکی کی دمن باندھو اور بری باتون سے باز آؤ کہ بلاشبہ اللہ بخشنے والا قدر شناس ہی پھر از راہ توبیخ و سرزنش کے کفار کے حق مین فرماتے ہین کہ کیا نادانی کی باتین سکتے ہین +

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ؕ وَ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ

کیا کہتے ہین اسنے باندھا اللہ پر جھوٹھ سو اگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر اور مٹا دے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہی سچ

بِکَلِمٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اپنی باتون سے اوسکو معلوم ہی جو دلون مین ہی + موضح

کیا کہتے ہین کافر کہ افترا کیا ہی پیغامبر نے خدا پر جھوٹ پس اگر چاہے خدا مہر رکھے تیرے دل پر اور نابود کرتا ہی خدا بیہودہ کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو ساتھ باتون اپنی کے تحقیق خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی + **تفسیر** + یعنی اللہ اپنے اوپر کیون جھوٹ بولنے دے دل کو بند کر دے مضمون نہ آوے جسکو باندھے اور یونہی چاہیے تو کفر کو مٹا دے بن پیغام بھیجے مگر وہ اپنی باتون سے دین ثابت کرتا ہی اسواسطے نبی پر کلام بھیجتا ہی + موضح + کیا کہتے ہین الخ گویا کہا گیا کیا ایسی جرأت کرتے ہین کفار مکے کے نسبت کرتے ہین ایسے رسول کی طرف افترا کی پھر افترا بھی ایسا بڑا کہ اللہ پر افترا کرین جھوٹ کہ دعوی رسالت کا اور قرآن کے اوترنے کا جھوٹ موٹ بنالین یہ کبھی نہین ہو سکتا اوس جیسے شخص سے پس اگر چاہے اللہ مہر رکھدے تیرے دل پر یعنی مضبوط کر دے دل کو ساتھ صبر کے اونکے ایذا دینے پر ساتھ اثبات وغیرہ کے تو کہ نہ داخل ہوا اوسمین رنج بسبب جھٹلانے اونکے سے اور کیا اللہ نے ایسا ہی اور مٹاتا ہی اللہ بیہودہ کو یعنی شرک کو اور ثابت کرتا ہی دین درست کو یعنی ظاہر کرتا ہی اسلام کو اور ثابت کرتا ہی اوسکو ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ اوس کتاب اپنی کے کہ اوتاری اپنے نبی کی زبان پر آور موجب صاحب مدارک کے ترجمہ یَمْحُ اللّٰہُ اور یُحِقُّ الْحَقَّ کا یون چاہیے اور مٹا دیگا اللہ باطل کو اور ظاہر و ثابت کریگا اسلام کو اسلیے کہ ایک تو جملہ بل ہو وعدہ مطلق سے کہ حاشیے مین لکھا ہی یہ بات سمجھی جاتی ہی اور دوسرے بعد تفسیر یحق الحق کے لکھا ہی وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَمَحَا بَاطِلَھُمْ وَاَظْھَرَ الْاِسْلَامَ یعنی اور تحقیق کیا اللہ نے یہ پس مٹایا اونکے باطل کو اور ظاہر کیا اسلام کو حاصل یہ کہ انھون نے معنی استقبال کے لیے ہین آور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب وغیرہما نے معنی حال کے لیے ہین جیسا کہ اونکے ترجمون سے سمجھا گیا آور خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ سینون مین ہی یعنی جانتا ہی جو کچھ تیرے سینے مین ہی اور اونکے سینون مین ہی پس موافق اوسکے جزا سزا دیگا + مدارک + اور تفسیر کشاف سے معلوم ہوا کہ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ الخ کے دونون معنی صحیح ہین یعنی حال کے بھی اور استقبال کے بھی کہ لکھا ہی پھر فرمایا اور اللہ کی عادت سے یہی کہ مٹاتا ہی باطل کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھ کلمات اپنے کے یعنی ساتھ وحی اپنی کے اور ساتھ حکم اپنے کے مانند قول اللہ تعالیٰ کے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ یعنی بلکہ ڈالینگے ہم یعنی لادینگے اور غالب کرینگے ہم حق کو یعنی ایمان کو باطل پر یعنی کفر پر پس سر کچلے گا

حق باطل کا یعنی دفع کریگا اوسکو پس حاصل معنی آیت یمح اللہ الخ کے یہ ہین کہ اگر ہوگا محمد مفتری جیسا کہ یہ گمان کرتے ہین تو البتہ کھولدیگا اللہ اوسکے افترا کو اور نابود کریگا اوسکو اور غالب کریگا حق کو اوسکے باطل پر پس دفع کریگا حق باطل کو اور جائز نہی یہ کہ ہو وعدہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مٹا دیگا اللہ اوس باطل کو کہ کفار اوسپر ہین یعنی بہتان اور تکذیب کو اور ثابت کریگا اوس حق کو کہ تو اوسپر ہی ساتھ قرآن کے اور حکم اپنے کے کہ نہین ٹل سکتا یعنی مدد کریگا میری اوپر اور قتادہ وسے یختم علیٰ قلبک کے معنی یہ منقول ہین کہ بھلا دیگا اللہ قرآن کو اور منقطع کریگا تجسے وحی یعنی اگر افترا کریگا اللہ پر جھوٹ تو کیا جاویگا ساتھ اوسکے یہ اور مراد کلمات سے وحی ہی یا حکم قضا یا کلمہ یا کلمۂ اسلام کہ اوسکو بلند کیا اور بیہودہ مطلبون کو نابود کیا اور معالم وغیرہ مین ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ جب آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ نازل ہوئی تو ایک جماعت کے دلون مین خطرہ آیا کہ پیغمبر ہمکو اپنے اقربا کی دوستی کی رغبت دلاتے ہین تو اونکے بعد محکوم علی وغیرہ کے ہون جبرئیل نے اونکے اتہام سے آنحضرت کو خبر دی ساتھ اوتارنے آیت انہ علیم بذات الصدور کے اور آنحضرت نے اوس جماعت کو خبر دی اونھون نے کہا یا رسول اللہ گواہی دیتے ہین ہم کہ تم راست گو ہو ہمنے اس اندیشے سے توبہ کی آیت وھو الذی یقبل التوبۃ اوتری بحر

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

اور وہی ہی جو قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور معاف کرتا ہی برائیان اور جانتا ہی جو کرتے ہو صف

اور وہی وہ ہی جو قبول کرتا ہی توبہ کو اپنے بندون سے اور درگذر کرتا ہی برائیون سے اور جانتا ہی جو کچھ کرتے ہو تم **تفسیر** یعنی نبی پیغام پونہچاتا ہی اور بندون کو سب معاملت اپنے رب سے ہی صف توبہ یہ ہی کہ رجوع کرے گناہ سے اور ترک واجب سے زمانہ حال مین اور نادم ہو اوپر نسبت زمانہ ماضی کے اور قصد کرے کہ آیندہ کو پھر کبھی نہین کرنے کا اور اگر بندے کا حق ہو تو بغیر اوسکی رضا کے چھٹکارا نہین اور روایت کی جابر نے کہ ایک اعرابی داخل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور کہا اللھم انی استغفرک واتوب الیک اور تکبیر کہی یعنی نماز کی پس جب فارغ ہوا وہ اپنی نماز سے تو کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ای شخص جلدی چلانی زبان ساتھ استغفار کے توبہ کذابین کی ہی اور توبہ تیری محتاج ہی اور توبہ کی پس کہا اوسنے ای امیر المومنین پھر توبہ کیا ہی کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اسم ہی کہ واقع ہوتا ہی چھہ معانی پر یعنی چھہ باتین ہون جب توبہ کہلائیگی زمانہ گذشتہ مین جو گناہ کیے ہین اوپر ندامت ہو اور فرائض جو ضائع ہوئے ہون اونکی قضا کرے اور حقوق لوگون کے واپس کرے اور گھلاوے نفس کو طاعت مین جیسا کہ پرورش کیا ہی اور فربہ کیا ہی تو نے اوسکو معصیت مین اور چکھاوے نفس کو تلخی طاعت کی جیسے کہ چکھایا ہی اوسکو مزہ گناہ کا اور رووے بدلے ہر ہنسنے کے اور سری سقطی سے ہی کہ توبہ کہتے ہین صدق عزیمت کو ترک گناہون پر اور رجوع کرنے کو طرف علام الغیوب کے اور غیر سری سے منقول ہی کہ توبہ یہ ہی کہ نہ پاوے حلاوت گناہ کی دل مین وقت یاد کرنے اوسکے اور سہیل سے ہی کہ توبہ انتقال کرنا ہی احوال بد سے طرف احوال نیک کے اور جنید بغدادی رحمۃ اللہ سے ہی کہ توبہ یہ ہی کہ موہنہ پھیرے ماسوی اللہ سے اور کہا بعضے اولیاء اللہ نے کہ لائق ہی عاقل کو کہ جب توبہ کرے تو دس چیزین بجالاوے استغفار کرے زبان سے اور ندامت ہو دل مین اور دور کرے گناہ کو بدن سے اور قصد کرے اوپر کہ نہین پھر گناہ کبھی اور حب آخرت ہو اور بغض دنیا اور قلت کلام اور قلت کھانے کی اور قلت پینے کی تو کہ فارغ ہو علم حاصل کرنے کے لیے اور قلت سونے کی کہ متقیون کی صفت مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون یعنی تھے وہ ساتھ اس صفت کے کہ سوتے تھے تھوڑی سی دیر رات سے اور نماز پڑھتے تھے اکثر رات اور وقت سحر کے وہ استغفار کرتے تھے یعنی کہتے تھے اللھم اغفر لنا یعنی یا اللہ بخش دے ہمارے لیے گناہ اور زہری سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وھو الذی

یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ عبادہ سے کہ ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہی ساتھ توبہ بندے اپنے کے ایک تمہارے سے کہ پاوے سواری گم ہوئی اپنی اوس جگہہ میں کہ ڈرتا ہی اوس سے کہ ہلاک کرے اوسکو اوسمین پیاس تھی اور درگذر کرتا ہی برائیون سے یعنی سوا شرک کے معاف کرتا ہی جسکے لیے چاہتا ہی بغیر توبہ کے بھی اور جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو یعنی قسم توبہ اور معصیت سے اور لفظ مَا تَفْعَلُوْنَ پر وقف نہین ہی یعنی آیت نہی واسطے عطف کے اور اتصال معنی کے ہردو مل کشاف در منثور

؞ صفات ؞

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ

اور دعا سنتا ہی ایمان والون کی جو بھلے کام کرتے ہین اور بڑھتی دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور جو منکر ہین اونکو سخت مار ہی مو

اور قبول کرتا ہی دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اپنے فضل سے اور کافر اونکے لیے ہی عذاب سخت ؞ تفسیر ؞ یعنی جب دعا کرتے ہین وہ اوس سے قبول کرتا ہی دعا اونکی اور دیتا ہی اونکو جو کچھ کہ طلب کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہی اونکے مطلوب سے از راہ تفضل کے اور بعضون نے کہا یعنی اسکے یہ ہین وَيَسْتَجِيْبُ لِلَّذِيْنَ پس حذف کیا گیا لام احسان نے کہا اللہ اونکی قبول کرتا ہی توبہ اونکی جب توبہ کرتے ہین اور معاف کرتا ہی گناہ اونکے اور قبول کرتا ہی دعا اونکے لیے جب دعا کرتے ہین اوس سے اور زیادہ دیتا ہی اونکو اوس چیز سے کہ مانگتے ہین اور ابراہیم بن ادہم سے منقول ہی کہ کہا لوگون نے اونسے کہ کیا حال ہی ہمارا کہ دعا کرتے ہین ہم اللہ سے پس نہین قبول کیجاتی کہا ابراہیم نے اسلیے کہ اوسنے پکارا تمکو پس نہ جواب دیا تمنے اوسکو یعنی اوسنے اچھے کامون کے کرنے کو اور بری باتون سے باز آنے کو کہا پس نہ کہا مانا تمنے اوسکا پھر پڑھی یہ آیت وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؞ یعنی اور اللہ بلاتا ہی تمکو طرف دار السلام کے یعنی بہشت کے کامون کی اور قبول کرتا ہی اللہ دعا اون لوگون کی کہ ایمان لائے یعنی پہلی آیت سے اللہ کا پکارنا ثابت ہوا اور دوسری آیت سے قبول کرنا اللہ کا دعا اونکی کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے حاصل دونون آیتون سے یہ ہوا کہ اللہ بہشت کے کامون کی طرف بلاتا ہی جو اوسکا کہا مانتا ہی اوسکی دعا قبول کرتا ہی اور جو اوسکا کہا نہ مانے کیا توقع رکھے قبولیت دعا کی سلمہ بن سبرہ سے روایت ہی کہ کہا وعظ کہا ہمارے آگے معاذ نے پس کہا تم مومن ہو اور تم اہل جنت ہو واللہ بلاشبہہ مین امید رکھتا ہون کہ ہووینگے بہشت مین تمام وہ لوگ کہ اچھے کام کرتے ہین فارس و روم مین اسلیے کہ ایک اونکا کرتا ہی عمل خیر پس کہتا ہی دوسرا اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یعنی اچھا کام کیا تونے برکت دیوے اللہ تجھمین اچھا کام کیا تونے رحم کرے تجپر اللہ اور اللہ تعالی فرماتا ہی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؞ اور ابراہیم نخعی سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ کہ کہا شفاعت قبول کیجاویگی اونکی اونکے بھائیون کے حق مین یعنی اونکے بھائیون کے جو بھائی رشتے کے یا دودھ شریک ہونگے اونکے حق مین بھی شفاعت اونکی قبول کیجاویگی پس یہ مراد ہی وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ سے عذاب سخت ہی یعنی آخرت مین ؞ مل کشاف در منثور

کافر اور مومنون کی بھلائی برائی وغیرہ بیان کرکر اب ایک اور مطلب بیان کرتے ہین مومنون کی تسلی کے لیے کہ یہ کفار کی فراغت دیکھکر طمع نکرین اللہ کا فعل خالی حکمت سے نہین ؞

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ

اور اگر پھیلا دیوے اللہ روزی اپنے بندون کو تو دھوم اوٹھاوین ملک مین پر اوتارتا ہی ماپ کر جتنی چاہتا ہی بیشک وہ اپنے بندون کی خبر رکھتا ہی دیکھتا مو

اور اگر فراخ کرتا خدا روزی اپنے بندون پر تو البتہ فساد کرتے زمین مین ولیکن اوتارتا ہی موافق اندازے کے جو کچھ چاہے تحقیق خدا اپنے بندون کے حال کا دانا بینا ہی ؞ تفسیر ؞ اگر فراخ کرتا الخ یعنی اگر غنی کرتا سب بندون کو اور لَبَغَوْا بغی سے ہی بمعنی ظلم کے یعنی

ظلم کرتے آپسمین ایک دوسرے پر اسلیے کہ غنا سبب سرکشی اور ظلم کا ہی اور کفایت کرتا ہی حال فرعون یا قارون کا عبرت ہونے مین اور
اسی لیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ زَھْرَۃُ الدُّنْیَا وَکَثْرَتُھَا یعنی بڑے ڈر کی
چیز کہ جس سے ڈرتا ہون مین اپنی امت کے حق مین زینت و تازگی دنیا کی ہی اور کثرت اوسکی یا لبغوا کالبغی سے ہی بمعنی تکبر کے یعنی البتہ تکبر کرتے
زمین مین اور کرتے وہ کام کہ تکبر سے پیدا ہوتے ہین یعنی فساد کرتے اور نام ونمود و عالی قدری کے طالب ہوتے کہا ابن عباسؓ نے کہ بغی لوگو کی
طلب کرنا مکان کا ہی بعد مکان کے اور طلب کرنا سواری کا بعد سواری کے اور لباس کا بعد لباس کے اور کہا بعضون نے کہ اوتری یہ آیت
اہل صفہ کے حق مین آرزو کی تھی اونھون نے وسعت رزق اور تونگری کی کہا خباب بن ارت نے کہ ہمارے حق مین نازل ہوئی یہ آیت اور سبب
اسکا یہ ہوا کہ ہمنے نظر کی طرف اموال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے پس آرزو کی ہمنے اونکی پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت
دانا بینا ہی یعنی جانتا ہی احوال اونکا پس موافق اندازہ کے دیتا ہی اونکو جسقدر مقتضی ہوتی ہی حکمت اوسکی پس محتاج بھی کرتا ہی اور
غنی بھی کرتا ہی اور باز رکھتا ہی روزی اور دیتا بھی ہی اور تنگی رزق کی کرتا ہی اور فراخی بھی کرتا ہی غرض کہ جو مناسب اونکے حال کے اوسکی
حکمت ربانیہ کے نزدیک ہوتا ہی اوسقدر دیتا ہی اور اگر سب کو غنی کرتا تو ظلم اور فساد اور گناہ کرتے اور اگر محتاج کرتا تو ہلاک ہوجاتے پھر اگر
کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہین بعضے لوگون کو کہ فراخ رزق ہوتے ہین باوجود بغی کے اور بعضون کو دیکھتے ہین کہ بغی رکھتے ہین بدون فراخی کے
پس شرط مذکور کیون لگائی تو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ بات کم ہوتی ہی اور اسمین کچھ شک نہین کہ بغی ساتھ فقر کے بہت ہی کم ہوتی ہی اور ساتھ فراخی
کے اکثر و اغلب ہوتی ہی غرضکہ یہ فرمایا بنا بر اکثر و اغلب کے اور قلیل کا کچھ اعتبار نہین ہی کذا فی الکشاف معا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس قسم ہی اللہ کی نہین محتاجگی کا ڈر رکھتا ہون مین تمپر و لیکن ڈرتا ہون مین تمپر یہ کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا جیسے کہ
فراخ کی گئی اونپر کہ تھے پہلے تمھارے پس رغبت کرو تم اوسمین جیسے کہ رغبت کی اونھون نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے کہ ہلاک کیا
اونکو ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تمپر اے صحابہ یا اے امت پیچھے وفات اپنی کے وہ چیز ہی
کہ کھولی جاوے گی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا
غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہی پس ہو نکرو سیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
بانتظار وحی کے دیر تک یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت
نے اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی
یعنی اور اچھا جانا اوسکو اوس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جملہ بھلائی سے ہی اور اوس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کے اور تجاوز کرنے کے حد اعتدال سے مانند بہار کے کہ نہین
اگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہی فی نفسہ اور ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کھانے کے ہوتا ہی جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جنس اوس چیز سے کہ اگاتی ہی
بہار قسم گھانس سے وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی جانور کو بیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کے ہوجاتا ہی یعنی اگر مرا نہین قریب مرنے کے پہونچتا ہی مگر کھانے والا
جانور گھانس سبز کا اس طرح کہ کھائے گھانس یہان تک کہ تن گئین کوکین اوسکی بیٹھا سامنے تکیہ آفتاب کے یعنی پلٹتی ہی جانور کی کہ جب اوسمی
پیٹ اوسکا پھول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی نکلجاتا ہی جیسے کہ فرمایا پس
پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس اچھا پیٹ کا جاتا رہا پھر پھرا طرف چراگاہ کے پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ اور
نرم و رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتھ حق اوسکے کے یعنی بقدر احتیاج کے وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق یعنی مصرف اوسکے کے کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا

مددکرنے والا ہی وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکے کے ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا
وہ مال گواہ اور دلیل اوسپر یعنی اوسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے نقل کین یہ دونون حدیثین بخاری مسلم نے ❋ف❋ تازگی
اور خوبی اور زینت دنیا کی جو کہی اشارہ ہی اسپر کہ ابتدا اوسکی شیرین اور سبز ہی اور پھر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تمپر
اس سے کہ کثرت تمہارے اموال کی وقت فتح ہونے شہرون کے باز رکھیگی تمکو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگے تم مین اخلاق بد
مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کے اور اون چیزون کے کہ متعلق ہین ساتھ ان دونون کے لوازم امور دنیویہ سے اور مانند روگردانی کے
سامان طیار کرنے موت کے سے اور پھر پھر الخ یعنی کھاتا ہی اور ہضمی ہوتی ہی اور پیٹ سے نکال ڈالتا ہی اور پھر کھاتا ہی یہ تمثیل ہی حال اوس
شخص کی کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت پہونچتا ہی بسبب غلبۂ شہوت و حرص کے کہ مرکوز ہی آدمیزاد
کی طبیعت مین لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا اور بسبب روشنی آفتاب ہدایت کے توبہ اور ندامت
کرتا ہی اور واسطے پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج اپنے نفس کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہی وہ چیز ہی کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف
حال اوس شخص کے کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوس سے ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اور استغفار کی نپائی اور ساتھ
قیاس اون دونون قسمون ذکر کی گئین سے ایک اور قسم بھی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ اصلا ہاتھ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا نہوا
اور دنیا سے بے رغبتی کی یا اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت پونہچانے والا بھلائیون کے کرنے مین ایک نے
یعنی سابق نے اصلا ہاتھ دنیا مین نہ آلودہ کیا اور دوسرے نے یعنی مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دھو ڈالا اور تیسرا یعنی ظالم ہاتھ آلودہ ہی دنیا سے
گیا نعوذ باللہ من ذلک پھر اشارہ کیا طرف تفاوت احوال آدمیون کے بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکے کے پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز الخ
اور بغیر حق اوسکے کے یعنی بغیر احتیاج کے طرف اوسکے اور جمع کیا اوسکو حرام سے اور نہ خرچ کیا اپنے رب کی رضامندی مین اور مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور
سیر نہین ہوتا یعنی بسبب غلبے حرص کے مانند اوس شخص کے ہی کہ اوسکو جوع البقر ہوئی اور مانند اوس بیمار کے ہی کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیراب
نہین ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس کی اور پیٹ بہت پھول جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے
کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی اوسکو لینا اوسکا والا نہین جائز پس لوگون نے کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی
کہا اونھون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اوسکو اور کہان خرچ کرتا ہی اوسکو ❋ح❋ ❋ع❋ روایت ہی انس سے کہ انھون نے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے جبرئیل ع سے اونھون نے اللہ تعالی سے کہا جبرئیل ع نے کہ فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ جسنے اہانت کی میرے ولی کی
پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنے کو اور بلاشبہ مین غصے ہوتا ہون واسطے اپنے اولیا کے لیے جیسے کہ غصے ہوتا ہی شیر کتے کے بچے پر اور نہین تقرب ڈھونڈھا
طرف میری میرے بندے مومن نے مانند ادا کرنے اوس چیز کے کہ فرض کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ میرا بندہ مومن تقرب ڈھونڈھتا ہی طرف میرے
ساتھ نوافل کے یہان تک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس جب کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو ہوتا ہون مین اوسکے لیے سماعت
اور بصارت اور ہاتھ اور تائید کرنے والا اگر دعا کرتا ہی مجھسے قبول کرتا ہون مین دعا اوسکی اور اگر سوال کرتا ہی مجھسے کچھ دیتا ہون مین اوسکو اور
نہین تردد کرتا مین اپنے بندے کے لیے کسی چیز مین کہ مین کرنے والا ہون اوسکو مانند تردد کرنے اپنے کے بیچ قبض کرنے اپنے بندے مومن کی
روح کے مکروہ رکھتا ہی وہ موت کو اور مجکو ناگوار ہوتا ہی آزردہ ہونا اوسکا اور مرنے سے چارہ ہی نہین اوسکو اور بلاشبہ بعضے میرے مومن بندون
مین سے البتہ وہ ہی کہ مانگتا ہی مجھسے ایک قسم عبادت سے پس باز رکھتا ہون مین اوسکو اوس سے اس سبب سے کہ نہ داخل ہو اوسکے دل مین عجب
پس خراب کرے اوسکو اور بعضے میرے مومن بندون مین سے البتہ وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر غنا اور اگر محتاج کرون مین اوسکو
تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور تحقیق بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتا اوسکے ایمان کو مگر فقر اور اگر غنی کرون مین اوسکو

تو البتہ بگاڑ ڈالے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی اوسکے ایمان کو مگر صحت اور اگر بیمار کر دون اوسکو تو خراب کر دے اوسکے ایمان کو یہ اور بلاشبہہ بعضے میرے مومن بندون مین سے وہ ہی کہ نہین سنوارتی ہی اوسکے ایمان کو مگر بیماری اور اگر تندرست کر دون مین اوسکو تو البتہ خراب کر دے اوسکے ایمان کو یہ بلاشبہہ مین ہی تدبیر کرتا ہون اپنے بندون کے امر کی بسبب جاننے اپنے اونکے دلون کے حال کو بلاشبہہ مین علیم و خبیر ہون ✣ **در منثور** ✣ **تنبیہ** ✣ صَدَقَ اللّٰہُ وَصَدَقَ الرَّسُوْلُ فراخی رزق مین ثابت قدم رہنا جیسے مردون کا کام ہی اکثر تو یہی ہوتا ہی کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین پس بقدر حاجت ہی کے ملے تو تو رجوع رہتا ہی خدا کی طرف والا کیا ٹھکانا ہی اسی لیے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونون طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے یَآ اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی یعنی ای لوگون آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہی اوس مال سے کہ بہت ہو اور غافل کر دے یاد الٰہی سے ✣ اور فرمایا گیا ہی کوئی کہ چلے پانی پر بغیر بر بھیگنے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی دنیادار نہین سالم رہتا گناہون سے اور فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ ایک بندے کو تو روکتا ہی اوسکو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہی ایک تم مین کا کہ روکتا ہی بیمار اپنے کو یعنی استسقا والے کو پانی سے ✣ اور فرمایا دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہی اونکو ابن آدم برا جانتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے فتنے سے اور برا جانتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی باعث کمی حساب کی ہی ✣ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا اللہ سے ساتھ تھوڑے رزق کے راضی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ساتھ تھوڑے عمل کے ✣ **مشکوٰۃ** ✣ مومنون کو تسلی دے کر اب گویا فرماتے ہین کہ موافق اندازے کے دینا یہ تمھارے ہی بھلے کے لیے ہی والا ہمارے کارخانۂ قدرت مین کچھ کمی نہین ہماری رحمت عامہ اور قدرت کاملہ کا بیان سنو ✣

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۝

اور وہی ہی جو اوتارتا ہی مینہہ پیچھے اسکے کہ آس توڑ چکے اور پھیلاتا ہی اپنی مہر اور وہی ہی کام بنانے والا خوبیون سراہا ✣ **موضح**

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارتا ہی مینہہ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی اور وہ ہی کارساز ستودہ کار ✣ **تفسیر** ✣ بعد اسکے کہ ناامید ہوئے لوگ اوس سے اور یہ بہت باعث ہی اونکے لیے کہا مقاتل نے کہ روکا اللہ تعالیٰ نے مینہہ اہل مکہ سے سات برس یہان تک کہ ناامید ہوئے پھر اوتارا اللہ تعالیٰ نے مینہہ پس یاد دلائی اونکو نعمت اپنی اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنی برکتین مینہہ کی اور منافع اوسکے اور وہ چیز کہ حاصل ہوئی ہی بسبب اوسکے قسم ارزانی وغیرہ سے اور کہا لوگون نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سخت ہوا قحط اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ برسائے گئے اب یعنی عنقریب ہی کہ برستا ہی بموجب اسی آیت کے یہ فرمایا اور اور روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یا امیر المومنین روکا گیا مینہہ اور ناامید ہوئے لوگ پس کہا حضرت عمر رضی نے برسائے گئے تم اب پھر پڑھی یہی آیت وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ✣ جائز ہی یہ کہ مراد ہو رحمت اوسکی سے رحمت اوسکی ہر چیز مین گویا کہ فرمایا کہ اوتارتا ہی اللہ رحمت کہ وہ مینہہ ہی اور پھیلاتا ہی سوائے اوسکے اور رحمت واسعہ اپنی حمید یعنی تعریف کیا گیا ہی اوسپر تعریف کرتے ہین اوسکی اہل طاعت اوسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو دعائین نہین پھیری جاتی ہین ایک تو دعا نزدیک اذان کے اور دوسری دعا نیچے مینہہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور قبول کیجاتی ہی دعا چار جگہہ نزدیک ملنے صفون کے اللہ کی راہ مین اور وقت اوترنے مینہہ کے اور نزدیک اقامت صلوٰۃ کے اور نزدیک دیکھنے کعبے کے ✣ **عن در منثور** ✣

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ

اور ایک اوسکی نشانی ہی بنانا آسمانون کا اور زمین کا اور جتنے بکھرے ہین اون مین جانور اور وہ جب چاہے ان سب کو اکٹھا کر سکتا ہی ✣ **موضح**

نزول الغیث [illegible]

ربع ع ۳

اور نشانیوں قدرت اوسکی سے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا ہی اور پیدا کرنا اوس چیز کا کہ پھیلائی ہی درمیان ان دونوں کے قسم جانوروں سے اور وہ اوپر جمع کرنے اونکے کے جسوقت کہ چاہیگا یعنی روز قیامت کے توانا ہی ✣ تفسیری ✣ دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلے زمین پر قسم انسان وغیرہ سے اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِن دَابَّةٍ کے کہا دابہ سے مراد آدمی اور فرشتے ہین ✣ جلالین در منثور ✣

وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝

اور جو پڑے تمپر کوئی سختی سو بدلا اوسکا جو کمایا تمھارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہی بہت ✣ صق ✣

اور جو کچھ کہ پونہچے تمکو قسم مصیبتوں سے پس بسبب اوس گناہ کے ہی کہ عمل مین لائے ہاتھ تمھارے اور درگذر کرتا ہی اللہ بہت سے ✣ تفسیری ✣ یہ خطاب عاقل بالغ لوگون کو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نبی داخل نہین اور لڑکے اونکو اور کچھ واسطہ ہوگا اور سختی دنیا بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی ✣ صق ✣ مصیبت سے مراد غم اور الم اور ناگوار چیزین ہین اور خطاب وَمَآ أَصَابَكُم مین مومنون کو ہی بسبب اوس گناہ کے ہی الخ یعنی بسبب تقصیر وگناہون کے ہی کہ کیے تمنے اور نسبت کیا اونکو ہاتون کی طرف اسلیے کہ اکثر افعال ہاتون ہی سے ہوتے ہین اور پڑے ہین اس آیت کے پیچھے جو کہ قائل ہین تناسخ یعنی آواگون کے پس وہ کہتے ہین کہ اگر نہوتی اطفال کے لیے ایک حالت کہ تھے اوسپر پہلے اس حالت کے تو ثواب و رنج نہ اوٹھاتے اور ہم کہتے ہین کہ یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مکلفین کے ساتھ سیاق وسباق کے اور وہ یہ ہی وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ✣ اور درگذر کرتا ہی بہت سے یعنی بہت سے گناہون سے پس نہین عذاب کرتا اوپر یا بہت سے لوگون سے پس نہین سزا دیتا اونکو جلدی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ نہین ہی بھڑکنا رگ کا اور نہ کھٹر پنچ لکڑی کی اور نہ زخم پتھر کا مگر بسبب گناہ کے اور البتہ وہ گناہ کہ درگذر کرتا ہی اللہ اوسنے بہت ہین اور کہا ابن عطا نے کہ جسنے نہ جانا یہ کہ جو کچھ پونہچے اوسکو فتنے اور مصیبتین بسبب کرتوت اوسکے کے ہین اور جو کچھ کہ عفو کر دیا اوس سے اوسکے مولا نے بہت ہی ہو وہ کم نظر کرنے والا بیچ احسان رب اپنے کے طرف اپنے اور کہا محمد بن حامد نے کہ بندہ ملازم ہی واسطے تقصیرات کے ہر وقت یعنی بہر حال و ہر وقت قصور مند ہی اور تقصیرات اوسکی طاعات اوسکی مین بہت ہین بنسبت تقصیرات اوسکی کے وقت گناہون اوسکے مین اسلیے کہ تقصیر معصیت مین ایک دم کرہی اور تقصیر طاعت مین کئی وجہون کر ہی مانند ریا اور عجب اور مکر و فریب وغیرہ کے اور اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنے بندے کو اوسکی تقصیرات سے ساتھ طرح طرح کی مصیبتون کے تو کہ ہلکا کرے اوس سے بوجھ گناہون اوسکے کا قیامت مین اور اگر نہوتا عفو ورحمت اوسکی البتہ تو ہلاک ہو جاتا اول قدم مین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونھون نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس سے عفو کیا گیا گناہ دنیا مین عفو کیا گیا اوس سے آخرت مین اور جو کوئی عذاب کیا گیا دنیا مین نہین دوبارہ کیا جاویگا اوسپر عذاب آخرت مین اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت قرآن مین بڑی ہی امید کی ہی مومنون کے لیے اسلیے کہ کریم نے جب سزا دی ایکبار نہین سزا دیگا دوبارہ اور جب عفو کیا نہین پھیریگا وہ گناہ ✣ مل ✣ معا ✣ جارہ ✣ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی نہین کھٹر پنچ لکڑی کی اور نہ پھسلنا قدم کا اور نہ بھڑکنا رگ کا مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ درگذر کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی کہا علی بن ابی طالب نے کہ کیا نہ خبردون مین تمکو افضل آیت کی اللہ عزوجل کی کتاب سے کہ بیان کیا ہمسے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ یہ ہی وَمَآ أَصَابَكُم الخ فرمایا آنحضرت نے اور تفسیر کرتا ہون مین اسکی تیرے لیے اے علی جو کچھ کہ پہونچتا ہی تمکو مرض یا عذاب یا بلا دنیا مین پس بسبب گناہون کے ہی کہ کیے ہاتون تمھارے نے اور اللہ عزوجل اکرم ہی اس سے کہ دوبارہ کرے اوپر عذاب آخرت مین اور جو کچھ کہ عفو کیا اللہ نے اوس سے دنیا مین پس اللہ بڑا بردبار ہی اس سے کہ عذاب کرے بعد عفو اوسکے کے اور ابی موسی سے ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پہونچتی کسی بندے کو سختی زیادہ یا کم مگر بسبب گناہ کے اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی اور پڑھی یہ آیت وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَن كَثِيرٍ ۝ اور عمران بن حصین سے روایت ہی کہ داخل ہوئے اونکے پاس

کوئی یار اونکے اس حال مین کہ مبتلا کیے گئے تھے وہ بدنی بیماری مین پس کہا ہم غمگین مین تمہارے لیے بسبب دیکھنے بیماری کے کہا پس غمگین ہون اسلیے کہ دیکھتے ہین ہم گناہ اور جو کچھ کہ عفو کرتا ہی اللہ اوس سے بہت ہی پھر پڑھی آیت وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ○ اور ضحاک سے ہی کہ نہ سیکھا کسینے قرآن پھر بھول گیا اوسکو مگر بسبب کرنے گناہ کے پھر پڑھی آیت وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ + اور کہا اور کونسی مصیبت بہت بڑی ہی قرآن کے بھولنے سے اور حضرت ابوبکر کی بیٹی اسما سے منقول ہی کہ اونکے سر مین درد تھا پس رکھتین تھین ہاتھ اپنا اپنے سر پر اور کہتی تھین یہ درد بسبب گناہ میرے کے ہی اور جو کچھ کہ بخشتا ہی اللہ بہت ہی + درمنثور + اوپر بیان ہوا تھا کہ بہت سے گناہون سے اللہ درگذر کرتا ہی اب بیان فرماتے ہین کہ یہ درگذر کرنا کچھ ازراہ عاجزی کے نہین ہی بلکہ محض عنایت و پرورش ہی ہماری اگر ہم گرفت ہر بات پر کرین تو کون تمہاری کارسازی اور مددگاری کر سکتا ہی + ط +

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ○

اور تم تھکانے والے نہین بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین تمھارا اللہ کے سوے کام بنانے والا نہ مددگار + موضح

اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے زمین مین اور نہین ہی تمھارے لیے سوائے خدا کے کوئی کارساز اور نہ مددگار + تفسیر + عاجز کرنے والے یعنی جو کچھ ہمنے مصیبتین مقدر کین ہین چاہیے تم اوس سے بھاگ سکو اور ہمکو تھکا دو سو ممکن نہین اور نہ مددگار کہ دفع کرے تم سے عذاب جب کہ اوترے وہ تم پر + موضح + بیچ مین ایک جملۂ معترضہ بیان فرما کر پھر اپنی قدرتین بیان فرمانی شروع کین +

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ○ اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ اِنَّ

اور ایک اوسکی نشانی ہی چلتے جہاز دریا مین جیسے پہاڑ اگر چاہے تھام دے باو پھر رہ جاوین سارے دن ٹھہرے اوسکی پیٹھ پر مقرر

فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ○

اسمین پتے ہین ہر ٹھہرنے والے کو جو حق مانے + موضح

اور نشانیون قدرت اوسکی سے جہاز ہین چلنے والے دریا مین مانند پہاڑون کے اگر چاہے تھنبا رکھے باو کو پس ہو جاوین جہاز ٹھہرے دریا کی پیٹھ پر تحقیق اس قصے مین البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے + تفسیر + صبر کرنے والے اوسکی بلا پر اور شکر کرنے والے کے نعمتون پر مراد اس سے مومن مخلص ہی کہ صبر کرتا ہی سختی پر اور شکر کرتا ہی نرمی مین پس ایمان کے دو ٹکڑے ہین ایک ٹکڑا شکر ہی اور ایک ٹکڑا صبر کہا شعبی نے کہ شکر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور صبر آدھا ٹکڑا ہی ایمان کا اور یقین سارا ایمان ہی اور پڑھا شعبی نے یہ جملہ آیت کا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ + اور یہ جملہ اور آیت کا وَاٰیٰتٍ لِّلْمُوْقِنِیْنَ یعنی اور نشانیان ہین یقین کرنے والون کے لیے یا صبار اوسکی طاعت پر اور شکور اوسکی نعمت کے + جلالین + درمنثور +

اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا کَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٍ ○

یا تباہ کر دے اونکو لوگون کی کمائی سے اور معاف بھی کرے بہتون کو + موضح

یا اگر چاہے ہلاک کر دے اہل جہازون کو بسبب اوس چیز کے کہ کیا اور درگذر کرتا ہی تقصیرات بہت سے + تفسیر + اَوْ یُوْبِقْهُنَّ کا عطف یُسْکِنْ پر اور معنی یہ ہین کہ اگر چاہے تھانبے رکھے ہوا کو پس ٹھہر جاوین جہاز یا چلا دے ہوا تیز پس غرق ہو جاوین جہاز بسبب جھکڑ ہوا کے بسبب اوس چیز کے کہ کیا یعنی گناہون سے اور درگذر کرتا ہی بہت سے گناہون سے پس نہ سزا دے اونپر + مدارک +

وَّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ○

اور جان لیوین جو جھگڑتے ہین ہماری قدرتون مین کہ نہین اونکو بھاگنے کی جگہ + موضح

تو بدلے ادنسے اور تو جان لین وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین کہ نہین ہے اونکے لیے کوئی جگہہ خلاصی کی ﴿۳۵﴾ تفسیر یعنی جو لوگ ہر چیز اپنی تدبیر سے سمجھتے ہین اوسوقت عاجز ہو جاوینگے ﴿ص﴾ ہماری آیتون مین یعنی اونکے باطل کرنے مین محیص یعنی جگہ بھاگنے کی اوسکے عذاب سے ﴿بعد﴾ یعنی تو کہ جان لین وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین قرآن کو جسوقت کہ جاوین طرف اللہ کے بعد بعث کے یہ کہ نہین ہے جگہ بھاگنے کی اونکے لیے اللہ کے عذاب سے ﴿معا﴾ جب اللہ تعالی اپنی صفتین بیان فرما چکا تو مقصود اصلی کی طرف رجوع فرمائی کہ ہماری صفتین جب معلوم کر چکے تو اس دنیا غدار و مکارہ فانیہ کی طرف نہ رجوع رکھو بلکہ ہماری طرف رجوع کر کر طالب ثواب کے ہو کہ وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے ﴿ط﴾

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝

سو جو ملا ہے تمکو کچھ چیز ہو سو برتنا ہے دنیا کے جیتے اور جو اللہ کے ہان ہے بہتر ہے اور رہنے والا واسطے ایمان والون کے جو اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین ﴿صو﴾

پس جو کچھ کہ دیا گیا تمکو چیز سے کہ ہو تھوڑا سا ایک حصہ ہے زندگانی دنیا سے اور جو کچھ کہ نزدیک خدا کے ہے بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے واسطے اونکے کہ ایمان لائے ہین اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین ﴿تفسیر﴾ شیء سے مراد ہے مال و متاع دنیا کا ایک حصہ ہے زندگانی دنیا سے نہ توشہ آخرت کا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے یعنی ثواب اسمین بیان ہے اسکا کہ مومن اور کافر دونون برابر ہین اس بات مین کہ دنیا فائدہ اوٹھانے کی چیز ہے دونون کے لیے کہ فائدہ اوٹھاتے ہین اوس سے پس جب پھرینگے طرف آخرت کے تو جو کچھ کہ اللہ کے پاس بھلائی ہے سو مومنون ہی کے لیے ہے اور کفار اوس سے بالکل محروم ہونگے ﴿معا﴾ ایک دفعہ حضرت ابو بکر رض نے سارا مال اپنا اللہ دے دیا اوسپر ملامت کی لوگون نے اونکو پس نازل ہوئی اونکے حق مین یہ آیت ﴿مد﴾

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۝

اور جو بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائی سے اور جب غصہ آوے وہ معاف کرتے ہین ﴿صو﴾

اور واسطے اونکے کہ پرہیز کرتے ہین گناہون کبیرہ سے اور بیحیائیون سے اور جب کہ غصے مین آتے ہین وہ بخشدیتے ہین ﴿تفسیر﴾ ابن عباس رض سے منقول ہے کہ کبائر الاثم شرک ہے اور جس چیز مین برائی بہت ہو پس وہ فاحشہ ہے مانند زنا کے اور کہا مقاتل نے وہ گناہ کہ لازم کرے حد کو اور جب غصے مین آتے ہین یعنی بسبب امور دنیا کے وہ بخشدیتے ہین یعنی وہ خاص ہین ساتھ بخشدینے کے حالت غضب مین ﴿مد﴾ ﴿معا﴾

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

اور جنہون نے حکم مانا اپنے رب کا اور کھڑی کی نماز اور اونکا کام ہے مشورے سے آپس کے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین ﴿صعا﴾

اور واسطے اونکے کہ قبول کیا فرمان پروردگار اپنے کا اور برپا رکھا نماز کو اور کام اونکا آپسکی مشورت سے ہوتا ہے اور اوس چیز سے کہ دی ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین ﴿تفسیر﴾ نازل ہوئی یہ آیت انصار کے حق مین کہ بلایا اونکو اللہ عزوجل نے واسطے ایمان لانے کے اپنے پر اور واسطے طاعت اپنی کے پس مانا اونہون نے حکم اوسکا یعنی یہ کہ ایمان لائے اوسپر اور اطاعت کی اوسکی اور برپا رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے پانچون نمازین بہت اچھی طرح اور کام اونکا یعنی جس کام کا اونکے دل مین ارادہ ہوتا ہے اوسمین نری اپنی ہی عقل کو دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کر بیٹھتے اوسمین بلکہ جمع ہو کر مشورہ کرتے ہین جو کچھ مشورے مین مناسب ہوتا ہے وہ کرتے ہین حسن بصری رح سے منقول ہے کہ نہین مشورہ کیا کسی قوم نے کبھی مگر کہ راہ دکھائی گئی وہ واسطے اچھے اور مناسب امر اپنے کے ﴿﴾ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ کہا عرض کیا یا رسول اللہ امور نازل ہونگے یعنی حادثے در پیش آتے رہینگے ہمپر یعنی ایسے کہ نہین نازل ہوا اوسمین قرآن اور نہین سنا گیا آپ سے اوسمین کچھ فرمایا جمع کر تم اونکے لیے عابدون کو میری امت مین سے اور کرو تم اونکو آپس کی مشورت سے اور نا فرمائی نکر تم اوسمین موجب ایک واحد کے اور ابو ہریرہ رض سے ہے بطریق مرفوع کے

ع ۱
... والشوری ...

استرشدوا العاقل ترشدوا ولا تعصوہ فتندموا یعنی مشورہ پوچھو عاقل سے راہ دکھائے جاؤگے اور نافرمانی کرو اسکی پس نادم ہوگے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جسنے ارادہ کیا ایک امر کا پس مشورہ کیا اوسمین اور جاری کیا وہ کام راہ دکھایا جاویگا واسطے نہایت امور کے ۔ کہا سلیمان بن داود نے اپنے بیٹے سے کہ ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر خوف خدا کو اسلیے کہ اوس پر مدار ہے ہر چیز کا ای بیٹے میرے نہ کر تو کوئی کام یہانتک کہ مشورہ کرے تو دانا سے پس جب تو کریگا یہ تو غمگین نہین ہوویگا اور ای بیٹے میرے لازم کر اپنے پر حبیب اول کو اسلیے کہ حبیب آخر نہین برابر ہوگا اوسکے یعنی قدیمی دوست سے جو کام نکلتا ہے وہ نئے سے نہین نکلتا ۔ خرچ کرتے ہین یعنی اوسکی طاعت مین ۔ مل ۔ درمنثور

والذین اذا اصابھم البغی ھم ینتصرون ○ وجزؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح

اور وہ لوگ کہ جب اونپر ہووے چڑھائی تو وہ بدلا لیتے ہین اور برائی کا بدلا برائی ویسی ہی پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے

فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین ○

سو اوسکا ثواب ہے اللہ کے ذمے بیشک اوسکو خوش نہین آتے گنہگار ۔ موضح

اور واسطے اون لوگون کے کہ جب پہونچے اونکو تعدی بدلا لیتے ہین یعنی اگر ایک ضعیف پر ظالم تعدی کرے تو بزرگ قبیلے کے متفق ہون اور بدلا لین واللہ اعلم اور سزا بدی کی بدی ہے مانند اوسکے پس جو کوئی معاف کرے اور قضیے کو رو بصلاح لاوے پس مزدوری اوسکی خدا پر ہے تحقیق خدا دوست نہین رکھتا ہے ظالمون کو ۔ تفسیر ۔ بدلا لینے کے معنی ہین ظلم پر بدلا لیتے ہین یعنی اونسے کہ ظلم کیا اونپر یعنی قصاص کرتے ہین بدلا لینے مین اوس چیز پر کہ ٹھہرادی ہے اللہ نے اونکے لیے اور زیادتی نہین کرتے اور تھے صحابہ کہ مکروہ جانتے تھے اسکو کہ ذلیل کرین اپنے نفسون کو اور جرأت کرین اونپر فاسق اور تعریف کی گئی بدلا لینے پر اسلیے کہ جسنے بدلا لیا اور اپنا حق لیا اور نہ تجاوز کیا اسمین اللہ کی حد سے پس نہ زیادتی کی قتل مین اگر تھا ولی دم یعنی وارث مقتول کا کہ جسکو حق خون لینے کا پہونچتا ہے پس وہ مطیع ہے اللہ کا اور جو مطیع ہے وہ تعریف کیا گیا ہے پھر بیان کی حد بدلا لینے کی پس فرمایا وجزؤا سیئۃ سیئۃ الخ پس پہلی سیئہ تو حقیقت مین سیئہ ہے اور دوسری سیئہ نہین اور اوسکو سیئہ فرمایا اسلیے کہ بدلا ہے برائی کی یا اسلیے کہ مشابہ ہے پہلی کے صورت مین یا اسلیے کہ بد دل کرتی ہے اوسکو کہ جسکو پہونچتی ہے یا اسلیے کہ اگر نہوتی پہلی تو دوسری سیئہ ہوتی یا اسلیے کہ آیت ضرر پہنچانا ہوتا ہے اور دوسری کے سیئہ کہنے مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ معاف کرنا مستحب ہے اور معنی جزؤا سیئۃ سیئۃ الخ کے یہ ہین کہ واجب ہے کہ جب برائی کا بدلا پہنچایا جاوے تو مثل اوسکے ہو زیادہ نہو اور اصلح کے معنی یہ ہین کہ سنوارے حال کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان دشمن اوسکے کے ہے ساتھ عفو کرنے کے اور چشم پوشی کرنے کے پس اجر اوسکا اللہ پر ہے یہ وعدہ مبہم ہے کہ بڑائی اوسکی قیاس ہی مین نہین آسکتی اور ظالمون کو یعنی وہ لوگ کہ ابتدا کرتے ہین یا وہ لوگ کہ تجاوز کرتے ہین حد بدلا لینے کی سے حدیث مین آیا ہے کہ پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ جسکے لیے اجر ہو اللہ پر پس چاہیے کہ اوٹھے پس نہین اوٹھیگا مگر وہ شخص کہ عفو کیا یعنی ظالم سے ۔ مل ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عفو کیا دنیا مین اور یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ ۔ درمنثور ۔ کہا ابن زید نے کہ گردانا اللہ تعالیٰ نے مومنون کو دو قسم ایک قسم تو وہ ہین کہ عفو کرتے ہین اپنے ظلم کرنے والے سے پس اول اونکو ذکر کیا کہ فرمایا واذا ما غضبوا ھم یغفرون اور دوسری قسم وہ ہین کہ بدلا لیتے ہین اپنے ظلم کرنے والون سے اور وہ وہ ہین کہ ذکر کیے گئے اس آیت مین کہا ابراہیم نے کہ صحابہ مکروہ رکھتے تھے اسکو کہ ذلیل ہون یعنی کفار کے ہاتھ سے اور جب قادر ہوتے تھے یعنی ظالم کے بدلا لینے پر تو معاف کر دیتے کہا عطا نے کہ وہ مومن ہین کہ جنکو نکالدیا تھا کافرون نے مکے سے اور ظلم کیا تھا اونپر پھر قدرت دی اونکو اللہ نے زمین مین یہانتک کہ بدلا لیا اونھون نے اور لوگون سے کہ ظلم کیا اونپر پھر ذکر کیا اللہ نے بدلا لینے کو پس فرمایا وجزؤا سیئۃ سیئۃ مثلھا نام رکھا جزا کا سیئہ اگرچہ نہو سیئہ واسطے تشابہ اونکے کے صورت مین کہا مقاتل نے مراد ہے

اس سے قصاص یعنی بدلا لینا جراحات مین اور خون کرنے مین ✤ کہا مجاہد اور سدی نے کہ وہ جواب دینا قبیح کا ہی جب کہے کوئی اخزاك الله
کہے اوسکے جواب مین اخزاک اللہ اور جبکہ شتم یعنی بد کہے تجکو پس شتم کہہ یعنی بد کہہ تو اوسکو مانند اوسکے بغیر اسکے کہ تعدی کرے تو
کہا سفیان بن عیینہ نے کہ کہا مینے واسطے سفیان ثوری کے کہ کیا مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا
فرمایا اگر برا کہے تجکو ایک شخص پس برا کہہ تو اوسکو یا اگر کرے ساتھ تیرے کچھ پس کر تو بھی وہی پس نہ پایا مینے نزدیک اوسکے کچھ یعنی علم معنی اسکے
پس پوچھے مینے ہشام بن حجیرہ سے معنی اس آیت کے پس کہا وہ زخمی کرنے والا ہی جب زخمی بدلا لیا جاوے اوس سے اور نہین ہی وہ یہ کہ اگر برا کہے تجکو
پس برا کہے تو اوسکو پھر ذکر کیا عفو کا پس فرمایا فَمَنْ عَفَا ✤ **معا** ✤ کہا حضرت عایشہ رض نے کہ میرے ہان زینب آئین اور میرے پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے پس متوجہ ہوئین زینب مجبر پس برا کہا مجکو پس ڈانٹا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ باز آئین وہ پھر فرمایا مجکو کہ
برا کہہ تو اسکو یعنی جیسا کہ اسنے برا کہا ہی پس برا کہا مینے زینب کو یہان تک کہ خشک ہوگیا تھوک اوسکا اوسکے موتہہ مین اور چہرۂ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا تھا مارے خوشی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص برا کہنے والے جو کچھ کہتے ہین پس گناہ شروع کرنے والے پر
ہوتا ہی جب تک کہ نہ تعدی کرے مظلوم ۱۲ یعنی جب مظلوم حد سے بڑھجاتا ہی گناہ دونون پر ہوتا ہی پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کھڑے ہونگے بندے حساب کے لیے تو پکاریگا پکارنے والا
چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا اللہ پر پس چاہیے کہ داخل ہو بہشت مین پھر پکاریگا دوسری بار چاہیے کہ اوٹھے وہ شخص کہ ہو اجر اوسکا
اللہ پر کہین گے بندے کہ کون ہی ایسا کہ اجر اوسکا ہو اللہ پر کہیگا وہی فرشتہ پکارنے والا کہ وہ عفو کرنے والے ہین لوگون سے پس اوٹھین گے ایسے
اور ایسے ہزار آدمی پس داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی بن عمران نے ای رب میرے کون
بہت عزیز ہی تیرے بندون مین سے نزدیک تیرے فرمایا اللہ تعالی نے وہ شخص کہ جب قدرت رکھے یعنی بدلا لینے پر بخشدیوے ✤ تحقیق ایک شخص
برا کہتا تھا ابو بکر رض کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب بہت برا کہا اوسنے جواب دیا ابو بکر رض نے
بعضی بات اوسکی کا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے رہے پس پہنچے اونکے پاس ابو بکر اور عرض کیا ای رسول خدا
برا کہتا تھا وہ مجکو اور آپ بیٹھے تھے پس جب جواب دیا مینے اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ اور اوٹھ کھڑے رہے فرمایا آنحضرت نے
کہ تھا تیرے ساتھ فرشتہ کہ جواب دیتا تھا اوسکو پس جب جواب دیا تو نے اوسکو آپڑا شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین چیزین ہین کہ وہ سب حق ہین
نہین کوئی بندہ کہ ظلم کرے اوسپر کوئی پس عفو کرے وہ اوس سے واسطے اللہ عز و جل کے مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ بسبب ظلم کے مدد اوسکی اور
نہین کھولتا ہی کوئی شخص دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے سلوک کرنا اقربا سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کثرت مال کی
اور نہین کھولتا کوئی شخص دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہو ساتھ اوسکے کثرت مال کی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے کمی مال کی ✤ **درمنثور** ✤

یعنی گناہ [illegible] ۱۲ … بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ۱۲ ع ✤

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝

اور جو کوئی بدلا لے اپنے ظلم پر سو اونپر کچھ نہین اولاہنا ✤ **موضح** ✤

اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لے بعد مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ جماعت نہین ہی اونپر کچھ راہ ملامت کی ✤ **تفسیر** ✤ بدلا لے یعنی لیوے اپنا
حق اپنا بعد ظلم کیے جانے کے کچھ راہ ملامت کی یعنی عذاب کرنے والے کے لیے اور نہ عتاب کرنے والے کے لیے اور عیب کرنے والے کے لیے
قتادہ سے منقول ہی بیچ تفسیر وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ کے کہ کیا یہ بیچ زخمون کے
ہی کہ آپسمین ایک دوسرے کو زخمی کرے تو وہ بدلا لے اوس سے پس اپر اگر ظلم کرے تجپر کوئی شخص پس نہ ظلم کر تو اوسپر اور اگر ٹھٹھا کرے
تجسے تو نہ ٹھٹھا کر تو ساتھ اوسکے اور اگر خیانت کرے تیری تو نہ خیانت کر تو اوسکی اسلیے کہ مومن عہد پورا کرنے والا ادا کرنے والا امانت کا ہی

اور فاجر خیانت کرے تو عہد شکن ہوتا ہی ﴿ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے بد دعا کی اوسپر کہ ظلم کیا اوسنے اوسپر پس تحقیق لیا اپنا
حضرت عایشہؓ سے ہی کہ اونکی کچھہ چیز الیا چورنے پس بد دعا کی اونھون نے اوسکو پس فرمایا آنحضرتؐ نے لَا تُسَبِّخِي عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَيْهِ
یعنی اوس سے گناہ سبک نکر بسبب بد دعا کرنے اوسپر ﴿ **مسئلہ تنبیہ** ﴿ کہا ایک شخص کو کسی نے ای خبیث یا مانند
اسکے پس جائز ہی اوسکو ردیچ ہر گالی کے کہ نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہی اور حد واجب آتی ہی یا زانی یا مانند
اسکے کہتے ہین یہ مسئلہ در المختار کی کتاب الکراہیۃ مین ہی بیچ آخر فصل بیع وغیرہ کے ﴿

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اولاہنا تو اونپر جو ظلم کرتے ہین لوگون پر اور دھوم اوٹھاتے ہین ملک مین ناحق اون لوگون کو ہی ایک دُکھہ کی مار ﴿

سوا اسکے نہین ہی کہ راہ ملامت کی اوس جماعت پر ہی کہ ظلم کرتے ہین لوگون پر اور فساد طلب کرتے ہین بیچ زمین ناحق وہ جماعت اونکے
لیے ہی عذاب درد دینے والا ﴿ **تفسیر** ﴿ ظلم کرتے ہین الخ یعنی ابتدا کرتے ہین اونپر ساتھہ ظلم کے اور یبغون کے معنی ہین تکبر
کرتے ہین اور بلندی ڈھونڈھتے ہین اور فساد کرتے ہین اور تفسیر کی گئی ہی سبیل ساتھہ قتل کرنے اور ضمان لینے اور حجت کے یعنی
جو کوئی قتل کرے کسیکو اوسکو قتل کرنا پہونچتا ہی اور اگر کچھہ نقصان کرے ضمان یعنی تاوان لینا پہونچتا ہی اوس سے اور اگر جھگڑے وہ
تو یہ بھی دلیل اپنی حقیت کی قائم کرے ﴿ **مدل** ﴿

وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝

اور البتہ جسنے سہا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہین ﴿

اور جو کوئی صبر کرے اور بخشدے تحقیق یہ صفت کار ہا مقصودہ سے ہی ﴿ **تفسیر** ﴿ صبر کرے ایذا اور ظلم پر اور بخشدے اور بدلا نلے تحقیق
یہ صبر اور بخشدینا اوس سے اون کامون مین سے ہی کہ رغبت دلائی گئی ہی طرف اونکے یا اون کامون مین سے ہی کہ لائق ہی یہ کہ واجب کرے اونکو
عاقل اپنے نفس پر اور سہولت نکرے اونکے ترک کرنے مین ﴿ اور کہا ابو سعید قرشی نے کہ صبر کرنا مکاردہ پر یعنی ناگوار چیزون پر انبیا کی علامتون
مین سے ہی پس جسنے صبر کیا ناگوار چیز پر اور جزع فزع نکیا نصیب کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی حال رضا کا یعنی راضی برضاے مولی ہوتا ہی اور وہ بزرگتر
احوال سے ہی اور جسنے جزع فزع کیا مصیبتون سے اور شکوہ کیا سونپتا ہی اوسکو اللہ تعالی طرف نفس اوسکے کے پھر نہین نفع دیتا اوسکو
شکوہ کرنا اوسکا ﴿ **مدل** ﴿ اور صاحب بحر نے ترجمہ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ کا یہ کیا ہی کہ یہ کام بہترین کامون مین سے ہی
مسئلہ سالک کو لازم ہی کہ بیچ تمام احوال ظاہری اور باطنی اپنے کے عزیمت کو اختیار کرے اور رخصت کو ترک کرے حضرت سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ستین المجالس مین فرماتے ہین کہ عزیمت مردون کے لیے ہی اور رخصت عورتون کے لیے اور عزیمت اوسکو کہتے ہین کہ ہر امر اور
فعل مین وہ کام اختیار کرے کہ کسیکو علماے ظاہر اور باطن اور شریعت اور طریقت کے سے اوسپر انکار اور اعتراض نہ پہونچے اور بیچ دل فاعل کے
بیچ اولویت اور حقیت اوس فعل کے کچھہ شبہہ نہو اور اوسکے ظاہر کرنے مین خوف اور حیا اوسکو لاحق نہو اور رخصت اوسکو کہتے ہین
کہ جواز کرنے اوسکے کا شرع سے معلوم ہوا اور فاعل اوسکا معاتب اور مواخذ نہو لیکن ضد اوسکی اولی ہو اور راجح اور اکثر ثواب مین ہو جیسے جبتک
بلی کا کہ کھانا اوسکا رخصت ہی اور نکھانا اوسکا عزیمت اور لینا ایک چیز کا اوس شخص سے کہ حلت اور حرمت اوسکے مال کی معلوم نہو رخصت ہی
اور ترک کرنا اوسکا جب تک کہ حلت مال اوسکے کی تحقیق نہو عزیمت ہی اور یہی معنی ہین اسکے کہ مشہور ہی اَلصُّوْفِيُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ
یعنی صوفی صادق مقید ایک حکم کا نہین ہر کام مین اصح اور احوط اور اورع کو اختیار کرتا ہی نہ یہ کہ جو بعضے کج فہم سمجھتے ہین کہ صوفی قید
شرع اور مذاہب اربعہ کی نہین رکھتا ہی نعوذ باللہ منہ جو کوئی ایسا ہو صوفی کیا بلکہ مسلمان بھی نہین رہتا ہی حاصل یہ کہ عزیمت کار انبیا اور

ع ۵

[illegible]

اولیا کا ہی طالب جب تک کہ اختیار عزیمت کو نکرے واصل بخدا نہین ہوتا اور رخصت کو اختیار کرنا خطرے رکھتا ہی ایک تو یہ کہ اگر توفیق الہی
اوس سے کم ہو تو حرام اور شبہے مین پڑجاویگا اور قید شرع سے نکل جاویگا بخلاف عزیمت کے کہ اگر اوس سے الگ ہو تو رخصت مین رہیگا اور خارج
شرع سے نہین ہوگا پس عزیمت مانند ایک قلعے کے ہی کہ کوئی چور اور رہزن اوس تک نہین پہونچتا ✤ **بحث تنبیہ** ✤ جاننا چاہیے
کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے رخصتون اوسکی پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوے عزیمتون پر
اور موجب اسی حدیث کے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے
یہ کہ لازم ہی اوس پر یہ کہ نہ پھرے مگر دائین اپنے سے یعنی بعد نماز کے تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے
بائین طرف اپنی سے ✤ **ف** ✤ حاصل یہ کہ حضرت بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتے تھے دائین طرف سے اور بیٹھتے بائین طرف اور اکثر اوقات
ایسا ہوتا تھا کہ سلام پھیرتے اور دعا مانگتے اور جانب حجرۂ شریف کے کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتے اور کبھی برعکس اسکے کرتے کہ بائین
طرف سے پھرتے اور دائین طرف بیٹھتے اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ اوسمین دائین طرف سے شروع کرنا ہوتا ہی اور فعل آنحضرت
کا اکثر اسی طرح تھا لیکن ابن مسعود کہتے ہین کہ دوسری صورت یعنی بائین طرف سے پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز ہی اور کم تھی لیکن سنت مین عقاد
واجب ہونے کا نکرے یعنی پہلی صورت کو واجب نجانے اور رخصت شارع کی سے کہ دوسری صورت ہی اعراض نکرے اور حصہ شیطان کا اسمین
اسلیے کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنے پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا پس جاتا رہا کمال نماز اوسکی کا ✤ کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہی
اسپر کہ جسنے اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر تو بلا شبہ اوسپر پہنچا شیطان گمراہ کرنے کو پس کیا حال ہی
اوسکا کہ اصرار کرے بدعت اور خلاف شرع پر یہ حضرت شیخ اور ملا علی قاری اور سید رحمہم اللہ نے لکھا ہی ✤ غرض اس تقریر طویل سے یہ ہی کہ ظاہرا
مسئلہ صاحب بحر کا کہ حضرت سید عبد القادر سے نقل کیا خلاف اس حدیث وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی اور حقیقت مین خلاف نہین اسلیے کہ مراد اون حضرات کی
یہ ہی کہ اکثر عزیمت پر عمل کیا کرے بغیر اعتقاد وجوب و لزوم کے اور حدیث وغیرہ مین یہ مراد ہی کہ اگر اعتقاد وجوب کا کرے اور اوسکو لازم کرے
اور رخصت کو بالکل ترک کر دیوے تو برا ہی واللہ اعلم بالصواب ✤ مومنون کے انعام اور احسان اور خوبیون کو بیان فرما کر اب اونکے مقابل
مین کفار فجار کا بیان ہوتا ہی ✤

وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن وَّلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظّٰلِمِينَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
اور جسکو راہ نہ دے اللہ تو کوئی نہین اوسکا کام بنانے والا اسکے سوائے اور تو دیکھے گنہگارون کو جسوقت دیکھینگے عذاب کہینگے

هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّن سَبِيْلٍ ۝
کسی طرح پھر جانے کی بھی ہوگی کوئی راہ ✤ **مو** ✤

اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین ہی اوسکے لیے کوئی کارساز بعد اوسکے اور دیکھیگا تو کہ ظالم جسوقت دیکھینگے عذاب کو کہینگے کیا ہی
طرف پھر جانے کے کوئی راہ ✤ **تفسیر** ✤ کوئی کارساز یعنی کوئی اوسکو ہدایت نہین کر سکتا بعد گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو اور کوئی اوسکو
اللہ کے عذاب سے بچا نہین سکتا اور دیکھے گا تو یعنی روز قیامت کے کہینگے الخ یعنی سوال کرینگے اپنے رب سے پھر آنا طرف دنیا کے تو کہ ایمان لاوین اوسپر ✤ **صل** ✤

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور تو دیکھے انکو سامنے لائے گئے ہین آگ کے ذرے آنکھین ذلت سے دیکھتے ہین چھپی نگاہ سے اور کہتے ہین جو ایمان دار تھے

اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝
مقرر ٹوٹے والے وہی ہین جو کھو بیٹھے گوانی اپنی جان اور اپنا گھر قیامت کے دن سنتا ہی گنہگار پڑے ہین سدا کی مار مین ✤ **مو** ✤

اور دیکھیگا تو اونکو کہ پیش لایا جاویگا نزدیک دوزخ کے عاجزی کرتے ہوئے ذلت سے دیکھتے ہونگے یعنی دوزخ کی طرف گوشۂ چشم نیم کشادہ سے اور کہا اہل ایمان نے تحقیق زیان پانے والے وہ لوگ ہین کہ ٹوٹے مین ڈالا اپنے تئین اور اپنے قرابتیون کو روز قیامت کے آگاہ ہو تحقیق ظالم بیچ عذاب ہمیشگی کے ہونگے ✤ تفسیر ✤ خٰشعین من الذل ڈرتے ہوئے تواضع کرتے ہوئے نظرین جھکائے ہوئے بسبب ذلت و خواری لاحق ہونے کے من طرف خفی ضعیف اور چوری کی نظر سے جیسا کہ دیکھتا ہی قیدی واجب القتل طرف تلوار کے اور اسی طرح دیکھتا ہی دیکھنے والا اطراف ناگوار چیزون کے نہین کھول سکتا پلکین اپنی اوپر اور کہا بعضون نے کہ اوٹھائے جاوینگے کافر اندھے پس نہین دیکھینگے مگر اپنے دلون سے اور یہ نظر کرنی ہی طرف خفی سے اور لفظ یوم القیمۃ یا تو متعلق ہی خسروا کے اور اس صورت مین ہوگا قول مومنون کا واقع دنیا مین اور یا متعلق ہی قال کے یعنی کہینگے مومن روز قیامت کے جب کہ دیکھینگے کفار کو ٹوٹے مین اور ٹوٹا اونکا یہ ہی کہ وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہے اور یہ پہنچے طرف جنت کے اور جنت کی حورون وغیرہ کے کہ طیار تھین اونکے لیے جنت مین اگر ایمان لاتے اور ظالم یعنی کافر اور الا ان الظلمین الخ مقولہ اللہ تعالی کا ہی ✤ مل ✤ معا ✤ جلا ✤ تنبیہ ✤ یہ جو فرمایا کہ کہا اہل ایمان نے کلام مذکور یعنی دنیا مین جو اونکو دیکھا کہ نافرمان اللہ تعالی کے ہین آپ بھی اور اونکے اہل بھی کہ نہ آپ برائیون سے بچے اور نہ اپنے اہل کو بچایا باوجودیکہ اللہ تعالی نے فرمایا تھا ✤ یٰایہا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ علیہا ملئکۃ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ○ یعنی اے ایمان والو بچاؤ اپنے نفسون کو اور اپنے گھر والون کو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہونگے متعین ہین اوس پر فرشتے سخت خو درشت کو نہین ٹالتے اللہ کا کہا اور کرتے ہین جو کچھ حکم کیے جاتے ہین پس اونکی اور اونکے اہل کی نافرمانیان طرح طرح کی دیکھکر یا تو دنیا مین کلام مذکور کہا یا روز قیامت کے کہینگے جب طرح بطرح کی دار و گیر مین دیکھینگے اونکو بھی اور اونکے اہل کو بھی بسبب نافرمانی یہان کی کے پس بڑی تنبیہ ہی اس آیت مین ہر شخص کو سوچنا چاہیے سوچے اور آپ بھی بچے برائیون سے اور اپنے اہل کو بھی بچاوے برائیون سے اور تعلیم کرے طریقہ سنت کا تو نہ مستحق اس گناہ کا ہووے ✤

وما کان لہم من اولیاء ینصرونہم من دون اللہ ومن یضلل اللہ فما لہ من سبیل ○

اور کوئی نہوے واسطے اونکے حمایتی جو مدد کرتے اونکی اللہ کے سوائے اور جسکو بھٹکاوے اللہ اوسکو کہین نہین راہ ✤ صق

اور نہین ہونگے اونکے لیے کارساز کہ مدد کرین اونکی سوائے خدا کے اور جسکو گمراہ کرے خدا نہین ہی اوسکے لیے کوئی راہ ✤ تفسیر ✤ من دون اللہ یعنی غیر خدا کے کہ دفع کرے اوسکے عذاب کو اور نہ کوئی راہ یعنی طرف حق کے دنیا مین اور طرف نجات کے یا جنت کے آخرت مین ✤ جلا ✤

استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ما لکم من ملجا یومئذ وما لکم من نکیر ○

مانو اپنے رب کا حکم اوس سے پہلے کہ آوے ایک دن جو پھرنا نہین اللہ کے ہان سے نملیگا تمکو بچاؤ اوس دن اور نہ ملیگا الوپ ہوجانا ✤ صق

حکم قبول کرو اپنے پروردگار کا پہلے اسکے کہ آوے وہ روز کہ پھرنا نہین ہی اوسکو خدا کی طرف سے نہین ہی تمہارے لیے کوئی پناہ اوس روز اور نہین ہی تمہارے لیے کچھ انکار ✤ تفسیر ✤ حکم مانو یعنی توحید و عبادت وغیرہ کا وہ روز یعنی دن قیامت کا اور لفظ من اللہ مین متصل ہی ساتھ لا مرد کے یعنی نہین پھیریگا اوسکو اللہ بعد اسکے کہ حکم کر چکا اوسکے آنے کا یا من متصل ہی ساتھ یاتی کے یعنی فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی پہلے اسکے کہ آوے اللہ کی جانب سے ایسا دن کہ نہ پھیر سکے کوئی اوسکو اور نکیر بمعنی انکار کے ہی یعنی نہین ہوگی تمہارے لیے خلاصی یا جگہ خلاصی کی عذاب سے اور نہین انکار کر سکنے کے تم کسی چیز کا اون اعمال مین سے کہ کر چکے ہو اسلیے کہ تمہارے نامۂ اعمال مین جمع ہین اور نامۂ اعمال تمہارے اور عضا تمہارے تمہارے فعل پر گواہ ہونگے انکار کیونکر کرسکو

✤ مل ✤ جلا ✤

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ
پھر اگر وہ ٹلادین تو تجکو نہین بھیجا ہمنے اونپر نگہبان تیرا ذمہ یہی ہی پونہچا دینا اور ہم جب چکھاتے ہین آدمی کو
مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝
اپنی طرف سے مہر اوسپر ریجھتا ہی اور اگر پہونچتی ہی اونکو کچھ برائی بدلا اپنی کمائی کا تو انسان بڑا ناشکر ہی ہمو

پس اگر مونہہ پھیر لیوین پس نہین بھیجا ہمنے تجکو اونپر نگہبان نہین ہی تجپر مگر پیغام پونہچانا اور تحقیق ہم جسوقت چکھاوین آدمی کو اپنی جانب سے رحمت خوش ہووے ساتھ اوسکے اور اگر پہونچے آدمیون کو مصیبت بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے پس آدمی ناشکر گذار ہی۔ **تفسیر** مونہہ پھیرین یعنی فرمان برداری سے نگہبان کہ نگہبانی کرے تو اونکے اعمال کی کہ موافق مطلوب ہی کے کرین مگر پیغام پونہچانا سو تو پونہچا ہی چکا ہی اور یہ پہلے حکم ہونے جہاد کے تھا اور الانسان سے مراد جمع ہی رحمت یعنی نعمت مانند وسعت اور امن اور صحت کے خوش ہووے یعنی اترانے لگے بسبب ملنے نعمت کے مصیبت یعنی بلا مانند مرض اور قحط اور فقر اور مانند انکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے یعنی بسبب گناہون اونکے کے اور کفور کے معنی ہین بڑے ناشکر کے اور معنی اسکے یہ ہین کہ وہ یاد کرتا ہی بلا کو اور بھول جاتا ہی نعمتون کو اور حقیر جانتا ہی اونکو کہا بعضون نے کہ مراد ہی اس سے کفران نعمت اور بعضون نے کہا کہ مراد ہی اس سے کفر باللہ تعالی۔ **جلد من**

لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝
اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین پیدا کرتا ہی جو چاہے بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے
أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝
یا اونکو دیتا ہی جوڑے بیٹے اور بیٹیان اور کرتا ہی جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کرسکتا ہمو

خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی پیدا کرے جو کچھ چاہے دیتا ہی بیٹیان جسکو چاہے اور دیتا ہی بیٹے جسکو چاہے یا ملا دیتا ہی اولاد کو بیٹے اور بیٹیان اور کر دیتا ہی جسکو چاہے بانجھ تحقیق وہ ہی جاننے والا قادر۔ **تفسیر** بادشاہی یعنی اوسی کا تصرف ہی آسمان و زمین مین جو چاہتا ہی سو کرتا ہی دیتا ہی بیٹیان الخ یس نہین ہوتا اوسکے ہان بیٹا کہا بعضون نے کہ عورت کی برکت سے ہی بیٹے سے پہلے جننا بیٹی کا اسلیے کہ اللہ تعالی نے بھی پہلے بیٹی کو ذکر کیا اور جب کہ ذکر کیا چکھانا انسان کے تئین رحمت کو اور پونہچانا اوسکے تئین مصیبت کو اوسکے بعد ذکر فرمایا کہ اللہ کے لیے بادشاہی ہی اور وہ تقسیم کرتا ہی نعمت اور بلا کو جس طرح چاہتا ہی اور بخشتا ہی اپنے بندون کو اولاد سے جو کچھ کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو مشیت اوسکی پس بعضون کو بیٹیان ہی دیتا ہی اور بعضون کو بیٹے ہی اور بعضون کو بیٹے بھی اور بیٹیان بھی ملوان جلوان اور بعضون کو بانجھ ہی کرتا ہی کہ نہین دیتا اونکو اولاد کچھ بھی اور عقیم اوس عورت کو بھی کہتے ہین کہ جو نہین جنتی اور اوس مرد کو بھی عقیم کہتے ہین کہ جسکے ہان اولاد نہین ہوتی پھر اگر کوئی کہے کہ کیون پہلے ذکر کیا بیٹیون کو پھر بیٹون کو باوجودیکہ مرد مقدم ہین عورتون پر تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا تھا بلا کا پہلی آیت کے آخر مین اور الانسان کی ناشکری کا ساتھ بھول جانے رحمت سابقہ کے پھر اوسکے بعد ذکر کیا اپنی بادشاہت اور مشیت کا اور تقسیم کرنے اولاد کا پس پہلے ذکر کیا بیٹیون کو اسلیے کہ سیاق کلام یہ تھا کہ وہ کرنے والا ہی اوس چیز کو کہ وہ چاہتا ہی نہ جو کچھ کہ چاہتا ہی انسان پس ہوا ذکر کرنا بیٹیون کا کہ جو جملہ اوس چیز سے ہین کہ نہین چاہتا ہی اوسکو انسان اہم اور اہم واجب التقدیم ہی اور بعضون نے کہا کہ پہلے ذکر کیا بیٹیون کو لڑکے باپون کے دل خوش کرنے کے لیے اور بعضون نے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت انبیا صلوات اللہ علیہم کے حق مین اس جہت سے کہ دین حضرت شعیب اور لوط علیہما السلام کو بیٹیان اور ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹے اور بیٹیان اور کیا یحیی اور عیسی علیہما السلام کو بانجھ اور یہ بنا بر تمثیل کے ہی اور آیت عام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اسی طرح وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کلام اپنے سے نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی کتاب اور نہین جانتا تھا تو کہ کیا ہی ایمان ولیکن کیا ہمنے وحی کو روشنی راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اوسکے جسکو چاہتے ہین ہم اپنے بندون مین سے اور تحقیق تو ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدھی کے

تفسیر اور اسی طرح یعنی جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے طرف رسولون کے کہ پہلے تجھسے تھے ایسے ہی وحی بھیجا ہمنے طرف تیرے قرآن کو قرآن کو یہان روح اسلیے فرمایا کہ اس سے خلق زندہ ہوتے ہین اپنے دین مین جیسا کہ زندہ ہوتا ہی بدن بسبب روح کے اور کتاب سے مراد قرآن ہی اور ایمان سے مراد شرائع ایمان کے ہین یا یہ مراد ہی کہ نہین جانتا تھا تو ایمان لانا ساتھ کتاب کے اسلیے کہ آنحضرت جب کہ نہین جانتے تھے کہ نازل ہوگی کتاب مجھپر نہین تھے جاننے والے اوس کتاب کو پس نہوئے جاننے والے ایمان کو کتاب پر بالضرور ہدایت کرتا ہی یعنی بلاتا ہی ساتھ یُوحی الیک کے یعنی قرآن کی طرف راہ سیدھی کے یعنی دین اسلام کے ✤ مدارک

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ ع

راہ اسکی جسکا ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین سنتا ہی اللہ ہی تک پہونچ ہی کامون کی ✤ موضح

راہ خدا کی جسکے لیے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور جو کچھ زمین مین ہی خبردار ہو طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین کار ✤ **تفسیر** جسکے لیے ہی یعنی یہ سب اوسی کے ملک اور مخلوق اور لونڈی غلام ہین اور آخر آیت مین وعید یعنی ڈر کا ہی دوزخ کا اور وعدہ ہی چین و آرام جنت کا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ فرمایا جسنے پڑھی حٰمٓ عٓسٓقٓ ہوا اون لوگون مین سے کہ شاباشین کرتے ہین اونپر فرشتے اور بخشش مانگتے ہین اونکے لیے اور رحمت طلب کرتے ہین اونکے لئے ✤ مدارک بیضاوی **تنبیہ** ✤ خدای تعالی کی اس راہ سیدھی کی مثال حدیث شریف مین یون آئی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ کہا خط کھینچا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط یعنی سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اسکی ہی پھر کھینچے کئی خط دائین اوسکے اور بائین اوسکے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے دائین طرف اور اسی طرح بائین طرف اور فرمایا یہ راہین ہین اور پر ہر راہ کے انمین سے شیطان ہی پکارتا ہی طرف اوس راہ کے اور پڑھی یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ✤ یعنی اور تحقیق یہ راہ میری ہی سیدھی پس پیروی کرو اسکی اور نہ پیروی کرو اور راہون کی تا نہ پریشان کردین راہین تمکو راہ اوسکی سے ✤ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیان کی اللہ نے ایک مثل راہ سیدھی اور دونون طرف راہ کے دو دیواریں ہین اور بیچ دیوارون کے دروازے کھلے ہوئے اور دروازون کے پردے پڑے ہوئے ہین اور راستے کے سرے پر پکارنے والا پکارتا ہی کہ سیدھے رہو راہ پر اور ٹیڑھے مت چلو اور اوپر اوس پکارنے والے کے ایک پکارنے والا اور ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کھولے کچھ اون دروازون مین سے کہتا ہی پکارنے والا وای ہی تجکو مت کھولو اسکو اسلیے کہ تحقیق تو اگر کھولیگا اسکو داخل ہوجاویگا اسمین یعنی پھر وہان مراد کو پاویگا پھر تفسیر کی یعنی کھولا حضرت نے اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سے اسلام ہی یعنی اوس سے جنت کو پہونچتے ہین اور مراد دروازون کھلے ہوؤن سے چیزین حرام کی ہوئین اللہ کی یعنی اونکے کرنے سے کمال اسلام سے باہر نکلجاتا ہی اور مراد پردے پڑے ہوؤن سے حدین اللہ کی اور مراد پکارنے والے سے کہ رستے کے سرے پر ہی قرآن ہی اور مراد پکارنے والے سے کہ اوپر اوسکے ہی وہ نصیحت دینے والا ہی اللہ کی طرف سے ہر مومن کے دل مین یعنی فرشتہ ملہم خیر اور مثال آنحضرت کے بلانے کی طرف دین اسلام کے یون آئی ہی روایت ہی ربیعہ جرشی سے کہ کہا دکھلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خواب مین فرشتے پس کہا گیا اونکو چاہیے کہ سووین آنکھین تمھاری یعنی نہ دیکھو اپنی آنکھون سے کچھ اور سنین کان تمھارے یعنی کان نہ رکھو کسیکی بات پر اور سمجھے دل تمھارا یعنی دل مین کچھ خیال نہ لاؤ حاصل یہ کہ غور اور حضور دل سے اس مثال کو سنو تو خوب سمجھے پس حضرت نے جواب دیا کہ سوئین آنکھین میری اور سنا کانون میرے نے اور سمجھا دل میرے نے پس فرمایا کہا گیا واسطے میرے یعنی فرشتون نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور طیار کیا کھانا

اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانے مین سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے
نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھایا کھانے مین سے اور خفا ہوا اوس پر سردار فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اللہ سردار ہی
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے اور گھر اسلام اور کھانا بہشت * مشکوٰۃ *

سورة الزخرف مكية وهي تسع وثمانون اية وسبع ركوعات

اس سورت کا نام سورۂ زخرف ہی زخرف کہتے ہین تجمل کو * اور بعضون نے کہا سونے کو چنانچہ تحقیق اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی
پس ذکر زخرف کا اس سورت مین آیا ہی کہ فرمایا ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن
لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون ○ ولبیوتھم ابوابا وسررا علیھا یتکئون ○
وزخرفا * حاصل اس آیت کا یہ ہی کہ اگر لحاظ اسکا نہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر یعنی کفر پر ہو جائینگے تو ہم کفار کے گھرون کی چھتون کو
اور سیڑھیون کو اور دروازون اور تختون کو کہ اوپر تکیے لگا کر بیٹھتے ہین چاندی سونے کا کر دیتے یعنی یہ دنیا کا مال و منال اللہ تعالی کے نزدیک
ایسا برا اور ناپسند ہی کہ اگر لحاظ مسلمانون کے بگڑ جانے کا مارے حسد و حسرت کے نہوتا تو ایسا مالدار کر دیتا اپنے دشمنون کو چنانچہ بیان مفصل
اسکا آگے آویگا غرض کہ اس سورت مین جو ذکر زخرف کا آیا ہی اور بیان اوسکا مہتم بالشان ہی اوس پر نام اوسکا رکھا گیا * اور نزول
اسکا بعد سورۂ شوری کے ہی اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے بھی بہت وجہین مناسبت کی ہین درمیان ان دونون سورتون کے
اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین نواسی ٨٩ اور کلمے آٹھ سو تینتیس ٨٣٣ اور حروف تین ہزار چار سو ٣٤٠٠ اور رکوع سات ٧ * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

حم ○ والکتب المبین ○ انا جعلنہ قرءنا عربیا لعلکم تعقلون ○

قسم ہی اس کتاب واضح کی ہمنے رکھا اسکو قرآن عربی زبان کا شاید تم بوجھو * مقا ١

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے کیا ہی اس کتاب کو کلام عربی تو کہ تم سمجھو * **تفسیر** * حروف مقطعات کے معنی مین صحیح
قول تو یہی ہی کہ اللہ ہی جانے کہ مراد انسے کیا ہی کفار کے عاجز کرنے کے لیے اوترتے تھے * اور بعضون کے نزدیک ہر حرف اشارہ ہی طرف
عطا کے حق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ح سے حوض کوثر اور میم سے ملک محمود چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر کی سورت مین
ہو چکا ہی اور مبین کے معنی ہین یہ کہ واضح کر دیتی ہی اوس مضمون کو کہ اوتارا گیا ہی اوس پر اسلیے کہ اونکے لغت اور اسلوب پر ہی یا یہ معنی ہین کہ
واضح ہی متدبرین کے لیے یا یہ معنی ہین کہ یہ ایسی ہی کہ واضح اور جدا کر دین ہین اسنے راہین ہدایت کی گمراہی کی راہون سے اور واضح کر دیا
اسنے تمام اون چیزون کو کہ محتاج ہی اونکی امت در باب دین کے اور یہ جو فرمایا انا جعلنہ معنی اسکے یہ ہین کہ گردانی ہمنے قراءت
اس کتاب کی عربی * اور بعضون نے کہا بیان کیا ہمنے اوسکو * اور بعضون نے کہا نام رکھا ہمنے اوسکا * اور بعضون نے کہا وصف کیا ہمنے
اوسکا کہا جاتا ہی جعل فلان زیدا اعلم الناس یعنی وصف کیا زید کا ساتھ بہت علم کے اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا اللہ تعالی نے
وجعلوا الملئکۃ الذین ھم عبد الرحمن اناثا ○ وجعلوا القرءان عضین ○ اور فرمایا اجعلتم
سقایۃ الحاج * پس سب بمعنی وصف اور نام رکھنے کے ہین * اور روایت کی ابن مردویہ نے طاوس سے کہ کہا آیا شخص ابن عباس کے
پاس حضرموت سے اور کہا اوسنے اے ابن عباس خبر دے مجکو قرآن کے حال سے کہ آیا کلام ہی اللہ تعالی کے کلامون مین سے یا مخلوق ہی اللہ کی
مخلوقون مین سے اونھون نے کہا بلکہ کلام ہی اللہ کے کلامون مین سے کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالی سے فرماتے وان احد من المشرکین

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ؛ یعنی اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجسے تو پناہ دے اوسکو یہان تک کہ سنے کلام اللہ کا پس کہا ابن عباسؓ سے اوس شخص نے کہ کیا دیکھا ہی تو نے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا یعنی ہمنے گردانا اور پیدا کیا اوسکو قرآن عربی گویا لفظ جَعَلْنَا سے پیدا ہونا قرآن کا نکالنے لگا ؛ کہا ابن عباسؓ نے مراد یہ ہی کہ لکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ مین زبان عربی مین کیا نہین سنا تو نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے بَلْ هُوَ قُرْءٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ؛ مجید کے ہی معنی تو ہین کہ وہ عزیز ہی نزدیک اللہ کے لکھے ہوئے اون کے لوح محفوظ مین ؛ کہا مقاتل بن حیان نے کہ کلام آسمان والون کا عربی ہی پھر پڑھی یہ آیت حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا آخر دو آیتون تک تو کہ تم یعنی اہل مکہ سمجھو یعنی معانی اوسکے ؛ مل در منثور معا ؛

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

اور یہ | بڑی کتاب مین | ہم پاس ہی اونچا | محکم ؛ مو ؛

اور تحقیق یہ کتاب ثبت ہی لوح محفوظ مین نزدیک ہمارے تحقیق یہ کتاب بلند قدر با حکمت ہی مترجم کہتا ہی قسم کھائی ساتھ ایک چیز کے واسطے ثابت کرنے اوسی چیز کے یا لازم اوس چیز کے کنایہ ہی ساتھ اسکے کہ وہ چیز آپ دلیل اپنی ہی جیسے کہ کہتے ہین قسم لب میگون تو وزلف شبگون تو کہ تو معشوق دلربائی واللہ اعلم ؛ تفسیر ؛ یہ کتاب یعنی قرآن ثابت کیا گیا ہی نزدیک اللہ کے لوح محفوظ مین دلیل اسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہی بَلْ هُوَ قُرْءٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ یعنی وہ قرآن عزیز لوح محفوظ مین لکھا گیا ہی ؛ اور ام الکتاب کہا اسلیے کہ وہ اصل ہی کہ اوسمین سب کتابین لکھی ہوئی ہین اوس سے نقل کی جاتی ہین اور لکھی جاتی ہین ؛ کہا ابن عباسؓ نے اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم تھا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ لکھے جو کچھ کہ چاہتا تھا پیدا کرنا پس کتاب اوسکے پاس ہی پھر پڑھی یہ آیت وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ بلند قدر ہی یعنی سب کتابون سے مرتبہ اسکا زیادہ ہی با حکمت ہی یعنی صاحب حکمت بالغہ کی ہی خبر دیتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے شرف و مرتبہ کی یعنی تم جھٹلاتے ہو اوسکو ای اہل مکہ اور وہ ہمارے نزدیک بلند قدر اور شریف اور محکم ہی باطل سے ؛ مل معا ؛

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

کیا پھیر دینگے ہم | تمہاری طرف سے یہ سمجھوتی موڑکر | اس سے کہ تم ہو | لوگ | جو حد پر نہین رہتے ؛ مو ؛

کیا باز رکھینگے ہم تمسے پند کو اعراض کرکر واسطے اسکے کہ ہو تم ایک جماعت حد سے نکلنے والے ؛ تفسیر ؛ یعنی اس سبب سے کہ تم نہین مانتے کیا بھیجنا موقوف کرینگے حکم کا ؛ صو ؛ یعنی تم قوم مسرف ہو یعنی نہایت جہالت رکھتے ہو اور گمراہی مین حد سے بڑھ گئے ہو کیا اس سبب سے باز رکھینگے ہم تمسے اوتارنا ذکر یعنی قرآن کا اور لازم کرنا حجت کا ساتھ اوسکے واسطے اعراض کرنے کے تمسے یہ کبھی نہین ہونے کا حاصل یہ کہ بسبب کفر و شرک تمہارے کے کیا قرآن کا اوتارنا اور امر و نہی کرنا چھوڑ دینگے ہم یہ استفہام انکاری ہی یعنی یہ کبھی نہین ہونے کا ؛ کہا قتادہ نے قسم خدا کی اگر اوٹھایا جاتا یہ قرآن جسوقت کہ رد کیا تھا اسکو اس امت کے پہلے لوگون نے تو البتہ ہلاک ہو جاتے ولیکن اللہ بحسب عادت و رحمت اپنی کے بار بار اوتارتا رہا اوپر قرآن بیس برس تک یا کچھ اوپر بیس برس تک ؛ مل معا ؛

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور بہت بھیجے ہین ہمنے | نبی | پہلون مین | اور نہین آتا لوگون کو کوئی پیغام لانے والا جس سے | ٹھٹھا نہین کرتے ؛ مو ؛

٥١ اور بہت بھیجے ہمنے پیغمبر بیچ پہلون کے یعنی تمسے پہلے لوگون مین اور نہ آتا تھا اونکے پاس کوئی نبی مگر ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ؛ تفسیر ؛ یعنی تھے اسی عادت بد پر اور اوسمین تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تمہاری قوم جو تمسے ٹھٹھا کرتی ہی اور ایذا دیتی ہی کچھ دلگیر نہو کہ قدیم سے گمراہون کا یہی معاملہ رہا ہی اگلے انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوات والسلام کے ساتھ ؛ مل ؛ تنبیہ ؛ اور ایسے ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اونکی امت کے اہل حق کے لیے بھی اسمین تسلی ہی کہ اگر کوئی گمراہ وبدبختی سے ٹھٹھا کرے اور ایذا دے تو بددل ورنجیدہ نہو بلکہ خوش ہو کہ گمان بنصیب ہمارے زہے طالع کہ انبیا علیہم الصلوات والسلام کی میراث ہاتھ لگے +

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ○

پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے اور چلی آئی ہی حقیقت پہلون کی + مو

پس ہلاک کیا ہمنے سخت تر کو قریش سے یعنی عاد وثمود کو کہ قریش سے قوی تر تھے باعتبار دست درازی کے اور مذکور ہوئے قصے پہلوں کے + تفسیر + یعنی قرآن مین بہت جگہہ مذکور ہوئے قصے اور حال اونکی ہلاکت اور تباہی کے بسبب جھٹلانے رسولون کے پس انجام تیری قوم کے کفار کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی پس اسمین وعدہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور وعید ہی مشرکون کے لیے + مل

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے بنائے آسمان وزمین تو کہین بنائے اونکو زبردست خبردار نے وہی ہی جسنے بنادی تمکو

الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ ع

زمین بچھونا اور رکھدین تمکو اسمین راہین شاید تم راہ پاؤ +

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان وزمین البتہ کہینگے پیدا کیا انکو خدا غالب دانا نے وہ ایسا ہی کہ کیا تمہارے لیے زمین کو بچھونا یعنی جگہہ قرار کی اور کین واسطے تمہارے زمین مین راہین تو کہ تم راہ پاؤ + تفسیر + یعنی طرف مقاصد اپنے کے اپنے سفرون مین اقرار کیا مشرکون نے اسکا کہ اللہ خالق آسمانون اور زمین کا ہی اور اقرار کیا اوسکی عزت وعلم کا پھر عبادت کی اوسکے غیر کی اور انکار کیا اوسکی قدرت کا بعث پر بسبب زیادتی جہل اپنے کے پس العزیز العلیم تک تمام ہوئی خبر دینی اونکی طرف سے پھر بیان وثنا مین شروع کین اللہ تعالی نے صفتین اپنی بذات پاک خود پس فرمایا الذی جعل لکم الارض الخ + معا +

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ○

اور جسنے اوتارا آسمان سے پانی ماپ کر پھر اوبھارا ہمنے اوس سے ایک دیس مردہ اسی طرح تمکو نکالینگے + مو

اور وہ ایسا ہی کہ اوتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اوسکے شہر مردہ کو اسی طرح نکالے جاؤ کے تم یعنی قبرون سے زندہ کر کر + تفسیر + ساتھ اندازے کے کہ جسمین بندے سالم رہین اور حاجت ہو اوسکی شہرون کو اور لفظ علیم پر وقف نہین ہی اسلیے کہ الذی صفت اوسکی ہی اور ابو حاتم نے وقف کیا ہی بنابر تقدیر ہو الذی کے اسلیے کہ یہ اوصاف کفار کے مقولے سے نہین اسلیے کہ وہ منکر تھے نکالنے کے قبرون سے پس کیونکر کہتے کذلک تخرجون بلکہ آیت حجت ہی اونپر بیچ انکار بعث کے + مد

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ○

اور جسنے بنائے سب چیز کے جوڑے اور بنادیے تمکو کشتی اور چوپائے جسپر سوار ہوتے ہو + مو

اور وہ ایسا ہی کہ پیدا کیے طرح بطرح کے حیوانات سارے اور کیا واسطے تمہارے کشتیون اور چارپایون سے اوس چیز کو کہ اوسپر سوار ہوتے ہو +

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

تا چڑھ بیٹھو اوسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اوسپر اور کہو پاک ذات ہی وہ جسنے

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ○ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ○

بس مین کر دیا ہمارے یہ اور ہم نتھے اوسکے مقابل ہونے والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہی + مو

تو کہ سیدے بیٹھو تم اوپر پیٹھ سواری کے پھر یاد کرو تم اپنے پروردگار کی نعمت کو جسوقت کہ سیدے بیٹھو تم اوسپر اور کہو پاکی خدا کو کہ جسنے مسخر کیا ہمارے لیے اس سواری کو اور ہرگز نتھے ہم اسکی طاقت پانے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے ✤ **تفسیر** اس سفر سے آخرت کا سفر یاد کرو حضرت سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے ✤ **مو** ✤ عَلٰی ظُهُوْرِهٖ کے معنی ہین او پر پیٹھون اوس چیز کے کہ سوار ہوتے ہو اور وہ کشتی اور چارپائے ہین ✤ پھر یاد کرو تم یعنی ساتھ دلون اپنے کے اور کہو تم یعنی ساتھ زبانون اپنی کے طرف پروردگار اپنے کے رجوع کرینگے کہا بعضون نے یاد کرتے ہین نیک بندے وقت سوار ہونے اپنے کے دنیا کی سواری پر آخری سواری اپنی کو دنیا سے کہ وہ جنازہ ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ جب رکھتے پانون اپنا رکاب مین کہتے بِسْمِ اللّٰهِ پھر جب بیٹھتے سواری پر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا لفظ لَمُنْقَلِبُوْنَ تک ✤ اور تکبیر کہتے تین بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے تین بار ✤ اور کہا صحابہ نے جب سوار ہوتے آنحضرت کشتی مین کہتے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ✤ یعنی ساتھ نام اللہ کے چلنا کشتی کا ہی اور ٹھہرنا اوسکا بلاشبہہ رب میرا البتہ بخشنے والا مہربان ہی اور منقول ہی کہ کتنے ایک لوگ سوار ہوئے اور کہا اونھون نے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا آخر آیت تک اور اونمین ایک شخص سوار تھا ایک اونٹنی پر کہ نہین جنبش کرتی تھی وہ مارے دبلاپے کے پس کہا اوسنے بلاشبہہ مین طاقت پانے والا ہون اوسپر پس کودنے لگی وہ اونٹنی اور وہ گر پڑا اوس سے اور ٹوٹ گئی گردن اوسکی پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ سواری کیسی ہی ضعیف ہو اللہ ہی کی مدد سے اوسپر قادر ہوتا ہی ✤ اور لائق ہی یہ کہ نہو سوار ہونا عاقل کا واسطے اترانے اور لذت اوٹھانے کے بلکہ واسطے عبرت حاصل کرنے کے کہ اوس سے سواری جنازے کی یاد کرے کہ اسی طرح ایک روز اوسپر سوار ہونا ہی اور تامل کرے اوسوقت کہ مین مرنے والا ہون بالضرور اور جانے والا ہون طرف اللہ تعالی کے نہین بازگشت اوسکی قضا سے ✤ **مل** ✤ روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حاضر کیا گیا اونکے پاس جانور تو کہ سوار ہون اوسپر پس جب کہ رکھا پانون اپنا رکاب مین یعنی ارادہ کیا پانون رکھنے کا کہا بِسْمِ اللّٰهِ پس جب کہ چڑھے اوسکی پیٹھ پر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی شکر ہی اوپر نعمتوں سوار ہونے کے اور سوا اوسکے کے پھر کہا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا لفظ مُنْقَلِبُوْنَ تک ✤ پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک ہی تو بلاشبہہ ظلم کیا مینے اپنی جان پر پس بخش میرے لیے گناہ میرے پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی سواے تیرے پھر ہنسے حضرت علیؓ پس کہا گیا کس واسطے ہنسے تم ای امیر المومنین کہا حضرت علیؓ نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا کیا مینے پھر ہنسے پس کہا مینے کس چیز سے ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنے بندے سے جب کہتا ہی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ یعنی ای رب میرے بخش میرے لیے گناہ میرے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ جانتا ہی یہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سواے میرے ✤ **مشکوۃ** ✤ **معا** ✤ **ف** ✤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے راضی ہونے سے ہنسے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسے ✤ **ح** ✤ اور جملہ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ کو پہلی عبارت سے یہ لگاؤ ہی کہ سوار ہونے مین انتقال ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے ہی اور بڑا انتقال پروردگار جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہ خطر اور ہلاکت کی بھی ہی پس گویا اشارہ ہی اسپر کہ سوار کو چاہیے کہ اوس سے غافل نہو اور مستعد خدا تعالی کے ملنے کے لیے ہو کر ہشیار اور باگ کھینچ کر چلے کہ آخر کار سواری چوبی یعنی جنازے پر اس جہان فانی سے جاویگا اوسوقت کو نہ بھولے اور جانے کہ اسی طرح ایک روز اوس سواری پر جانا ہی ایسا کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہی اسپر کہ ہر حال مین موت کو نہ بھولا کرے یاد کرنا موت کا بڑی ہی نعمت ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یاد کرنے والا اوسکا ✤ **فتح** ✤

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ۝

اور ٹھہرائی ہی انھون نے اوسکو اولاد اوسکے بندون سے ✤ تحقیق انسان بڑا ناشکر ہی ✤ صریح ✤ **مو** ✤

ع ۱ / ۱۵ / ۷

اور مقرر کیا اونھون نے واسطے خدا کے اوسکے بندون مین سے اولاد کو تحقیق آدمی البتہ ناشکر ظاہر ہی ✤ تفسیر ✤ یہ آیت متصل ہی ساتھ قول
اللہ تعالی کے وَلَئِن سَأَلْتَهُم الخ یعنی اور اگر تو پوچھے تو اونسے کہ کسنے پیدا کیے ہین آسمان زمین تو اقرار کرینگے کہ اللہ نے پیدا کیے ہین حالانکہ
مقرر کر رکھے ہین اونھون نے اوسکے لیے باوجود اس اقرار کے اوسکے بندون مین سے اولاد یعنی کہتے ہین فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین پس مقرر کیا
اونھون نے فرشتون کو جز یعنی ٹکڑا اوسکا جیسے کہ ہوتا ہی فرزند جز اپنے باپ کا آدمی یعنی کہنے والا کلام مذکور کا ناشکر ظاہر ہی اس لیے کہ
نسبت فرزند کی اوسکی طرف کرنی کفر ہی اور کفر اصل و پوری ناشکری ہی ✤ ملا تنبیہ ✤ اس سے معلوم ہوا کہ شرک و کفر بری ہی بات
اسی لیے جابجا کلام اللہ مین برائی اور ممانعت اسکی آئی ہی اور طرح بطرح کے عذاب کا ڈر دیا ہی اور حدیث شریف مین بھی بہت منع آیا ہی
کہا معاذ نے کہ نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کچھ اگرچہ مار ا جاوے تو
اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنے کی اگرچہ حکم کرین تجکو یہ کہ نکلے تو اپنے اہل سے اور مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض قصدا کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض قصدا
پس تحقیق بری ہوا اوس سے عہد اللہ کا اور نہ پی شراب اسلیے کہ تحقیق وہ سر ہر برائی کا ہی اور بچا اپنے تئین گناہ سے اس لیے کہ تحقیق بسبب
گناہ کے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اور اگرچہ ہلاک ہووین لوگ اور جب پہنچے لوگون کو موت یعنی وبا
قحط اور تو اونمین ہووے پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنی اولاد پر مال اپنا اور مت اٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے یعنی ادب کے لیے کچھ مارا کر اور ڈرا اونکو اللہ کی نافرمانی سے ✤ مشکوۃ

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَّأَصْفٰكُم بِالْبَنِينَ ○

کیا رکھ لین اپنی پیدائش مین سے بیٹیان اور تمکو دیے چنکر بیٹے ✤ مق

کیا پکڑا خدا نے اپنی مخلوقات سے بیٹیون کو اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹون کے ✤ تفسیر ✤ اَمْ بمعنی ہمزۂ انکار کے ہی اور قول مقدر ہی یعنی
تقدیر اسکی یہ ہی اَتَقُولُونَ اتَّخَذَ الخ یعنی کیا کہتے ہو تم کہ پکڑا خدا نے الخ یعنی کیا بکتے ہو کہین ہو بھی سکتا ہی کہ تمکو فضل اولاد دے اور
اپنے لیے ناقص اختیار کرے ہرگز یہ بات متصور ہی نہین ہو سکتی باوجود یکہ خدا خالق تمام چیزون کا ہی اور کسیکے ساتھ جنسیت نہین رکھتا
اور اولاد کو باپ کے ساتھ ہم جنس ہونا شرط ہی پس جھوٹ کفار کا کہنے اور اقرار کرنے اونکے سے ساتھ خالقیت کے ظاہر ہی ✤ جلال ✤ بحر ✤

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ ○

اور جب اونمین کسیکو خوشخبری اوس چیز کی جو رحمن پر نام دھرا سارے دن رہے اوسکا مونہہ سیاہ اور وہ دل مین گھٹ رہا ✤ مق

اور جب خبر دیا جاوے ایک اونمین سے ساتھ تولد اوس چیز کے کہ مثل کی ہی واسطے خدا کے یعنی اگر کوئی کسیکے پیدا ہونے کی خبر دے کہ تیرے ہان
بیٹی پیدا ہوئی واللہ اعلم تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہی ✤ تفسیر ✤ یعنی جب کسیکو خبر دی جاوے اوس جنس کے
پیدا ہونے کی کہ کیا ہی اوسکو واسطے اللہ کے مثل یعنی مشابہ اور مشابہ کرنا اسلیے ہوا کہ جب کیا ملائکہ کو جزو اللہ کا تو کیا اونکو اوسکی جنس سے اور مشابہ
اوسکے اسلیے کہ فرزند نہین ہوتا ہی مگر جنس والد سے اور مشابہ اوسکے تو ہو جاتا ہی مونہہ اوسکا سیاہ الخ یعنی ان کفار نے نسبت کیا طرف اللہ کے
اس جنس کو یعنی بیٹیون کو اور انکا حال یہ ہی کہ جب کہا جاوے کسیکو انمین سے کہ تیرے ہان بیٹی ہوئی ہی تو غمگین ہوتا ہی اور مونہہ اوسکا کالا ہو جاتا ہی مارے
غصے اور تاسف کے اور بھر جاتا ہی رنج سے یعنی نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر نسبت کیجاوین بیٹیان طرف اللہ تعالی کے ✤ مل

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ○

اور ایسا شخص کہ پلتا ہے گہنے مین اور جھگڑے مین بات نہ کہہ سکے ✤ مق

کیا اوسکو کہ پالی جاتی ہی بیچ زیور کے اور وہ بیچ صفت جھگڑے کے ظاہر نہین ہوتی واسطے خدا کے ثابت کیا ہی ✤ تفسیر ✤ یعنی عورتین جو کہ
ناقص و بری ہوتی ہین کہ زینت و نعمت مین پرورش پاتی ہین اور جب جھگڑنے لگتی ہین تو بسبب کم عقلی کے خوب طرح جواب نہین دے سکتین اور دلیل عقلی

[Left margin note:] [illegible]

[Right margin note:] ف یہ بات اوسکی ہی اور بعضے ... کہ جب کلام اللہ جنت ... بھلی ... علی

نہین لاتین کہا مقاتل نے کہ نہین کلام کرتی عورت مگر کہ لاتی ہی دلیل اپنے ضرر پر یعنی اولٹی ہی دلیل لاتی ہی پس فرماتے ہین کہ جو ایسی بری صفتین
رکھتی ہون اونکو اللہ تعالی کی طرف منسوب کرتے ہین بڑے ہی احمق ہین اور جمع کیے اونھون نے اپنے کفر مین تین کفر ایک تو یہ کہ نسبت کیا طرف
اللہ کے فرزند کو حالانکہ وہ پاک و بے پرواہی اولاد سے اور دوسرے یہ کہ نسبت کیا طرف اوسکے خسیس تر کو دو قسمون مین سے یعنی بیٹا اور بیٹی دو قسمین
ہین او خسیس تر بیٹی ہی اوسکو منسوب کیا اللہ تعالی کی طرف کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین اللہ کی اور تیسرے یہ کہ گردانا اوس خسیس تر کو ملائکہ مکرمین
سے پس حقارت کی اونکی اور اس آیت مین اشارہ ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے گردانا پرورش پانے کو زینت مین عیبون سے پس لازم ہی مرد کو کہ پرہیز کرے
اس سے اور زینت حاصل کرے ساتھ لباس تقوی کے اور مجاہد سے ہی کہ کہا اونھون نے رخصت دی اللہ تعالی نے عورتون کو حریر اور سونا
پہننے کی اور پڑھی یہ آیت اَوَمَنْ يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ ✣ مل ✣ در منثور ✣

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ۝

اور ٹھہرایا فرشتون کو جو بندے ہین رحمن کے عورت کیا دیکھتے تھے اونکا بننا اب لکھ رکھینگے انکی گواہی اور انسے پوچھ ہوگی ✣ موضح ✣

اور بیٹیان مقرر کیا ہی مشرکون نے فرشتون کو کہ وہ بندے خدا کے ہین کیا حاضر تھے وہ نزدیک پیدا ہونے اونکے کے لکھی جاویگی یہ گواہی اونکی اور پوچھے جاوینگے
وہ ✣ تفسیر ✣ یہ جو فرمایا کہ بندے رحمن کے ہین یعنی بیٹیان نہین اور معلوم ہوا کہ فرشتے اگرچہ مرد نہ عورت پر بولا مردانی بولیے ✣ مو ✣
عباد جمع عبد کی ہی بمعنی بندے کے یعنی فرشتے بندے خدا کے ہین اور مشرک اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اور بندے ہونے مین اور اولاد ہونے مین
منافات کلی ہی پس اہل عناد کے الزام دینے کے لیے بڑی دلیل ہی کہ تم ایسے احمق ہو کہ بندون کو بیٹیان بناتے ہو اور مکی اور مدنی اور شامیون
نے عباد الرحمن کی جگہہ عند الرحمن پڑھا ہی یعنی نزدیک رحمن کے ہین منزلت و مرتبے مین نہ منزل و مکان مین کیا حاضر تھے الخ یہ زجر و توبیخ ہی
اونکے لیے یعنی وہ کہتے ہین یہ بات بغیر علم رکھنے اسکے کے کہ نہ اونکو خبر پہنچی ہی اسکی کہ موجب علم کی ہو اور نہ حاضر تھے وقت پیدا ہونے
اونکے کے تو کہ خبر دین مشاہدے سے یہ گواہی اونکی کہ کہتے ہین ملائکہ بیٹیان ہین جھوٹی ہی اور پوچھے جاوینگے اس گواہی سے آخرت مین پس
مترتب ہوگا اوسپر عذاب اور یہ وعید ہی اونکے لیے ✣ مد ✣ جلا ✣

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

اور کہتے ہین اگر چاہتا رحمن ہم نہ پوجتے اونکو کچھ خبر نہین انکو اسکی یہ سب اٹکلین دوڑاتے ہین ✣ موضح ✣

اور کہا کافرون نے اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم ان فرشتون کو نہین ہی اونکو ساتھ اس مقدمے کے علم نہین ہین یہ مگر دروغگوی ✣ تفسیر ✣
خبر نہین یعنی یہ تو سچ کہ بن چاہے خدا کے کوئی چیز نہین پر اوسکا بہتر ہونا نہین نکلتا اوسی نے قوت بھی پیدا کیا اور زہر بھی زہر کون کھاتا ہی
✣ مو ✣ اگر چاہتا خدا الخ چمٹے ہین معتزلہ ساتھ ظاہر اس آیت کے اس بات مین کہ اللہ تعالی نے نہین چاہا کافر سے کفر اور نہین چاہا ہی اوس سے
مگر ایمان اسلیے کہ کفار نے دعوی کیا اسکا کہ اللہ تعالی نے چاہا اونسے کفر اور نہین چاہا اونسے ترک کرنا عبادت بتون کا اس جہت سے کہ کہا
اونھون نے لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ یعنی اگر چاہتا ہمسے یہ کہ ترک کرین ہم عبادت بتون کی تو البتہ باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے
ولیکن چاہا ہمسے پوجنا بتون کا اور اللہ تعالی نے رد کیا اونکے قول کو اور اونکے اعتقاد کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ
یعنی نہین ہی اونکو ساتھ اس بات کے علم سے نہین ہین وہ مگر جھوٹے پس اس سے معتزلہ نے یہ نکالا کہ کفر اللہ کا چاہا نہین ہی والا اونکے قول
کو کاہیکو رد کرتا اور معنی آیت کے ہمارے نزدیک یہ ہین کہ اونھون نے ارادہ کیا ساتھ مشیت کے رضی اور کہا اگر نہ راضی ہوتا اللہ ساتھ اسکے تو البتہ
جلدی کرتا ہمکو عذاب یا باز رکھتا ہمکو اونکی عبادت سے زبردستی اور خواہ مخواہ اور جب نکیا اوسنے یہ تو بلاشبہ راضی ہوا ساتھ اسکے پس
رد کیا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ساتھ قول اپنے کے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ الخ یا کہا کفار نے یہ قول از راہ استہزا کے نہ قصد و اعتقاد کے

بس جھٹلایا انکو اللہ تعالی نے اسمین اور نسبت جہل کی کی اونکی طرف اس جہت سے کہ نہین کہا اونھون نے اعتقاد سے جیسے کہ کہا از راہ خبر دینے کے اونکی طرف سے اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗ ٭ یعنی کیا کھلاوین ہم اوسکو کہ اگر چاہتا خدا کھلاتا اوسکو اور یہ بات حق ہی اصل مین ولیکن جب کہا اونھون نے از راہ استہزا کے تو جھٹلایا اونکو اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے اور جگہ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ یعنی نہین ہو تم مگر گمراہی مین اور اسی طرح فرمایا اللہ تعالی نے قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ٭ یعنی کہا منافقون نے گواہی دیتے ہین ہم کہ بلا شبہہ تو البتہ رسول اللہ کا ہی پھر فرمایا وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ٭ یعنی اور اللہ جانتا ہی کہ بلا شبہہ منافق البتہ جھوٹے ہین اسلیے کہ نہین کہا اونھون نے یہ اعتقاد سے یا کہا اونھون نے مشیت کو حجت اپنے لیے بیچ اون چیز کے کہ کی اپنے اختیار سے اور گمان کیا اونھون نے کہ اللہ نہین عذاب کرنے کا اونکو ایسی چیز پر کہ کی اوسکی مشیت سے اور ٹھہرایا اونھون نے اپنے نفس کو معذور اسکے کرنے مین پس رد فرمایا اللہ تعالی نے اونکے قول کو ٭ صل ٭ اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم فرشتون کو پس پوجنا ہمارا اونکو اللہ تعالی کی مشیت سے ہی پس وہ اونکی ساتھ اسکے فرمایا اللہ تعالی نے نہین ہی اونکو علم ساتھ اس بات کے کہ وہ راضی ہی اونکے پوجنے سے نہین ہین مگر جھوٹے اسمین پس عذاب کیے جاوینگے بسبب اسکے ٭ جلا

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝

کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہی اونکو اس سے پہلے سو وہ اوسپر مضبوط ہین ٭ مو

کیا دی ہی ہمنے اونکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے پس انھون نے ساتھ اوسکے چنگل مارا ہی ٭ تفسیر ٭ پہلے قرآن سے یا پہلے اونکے اس قول سے چنگل مارا ہی یعنی عمل کیا ہی اور بعضون نے کہا اسمین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر اوسکی یہ ہی اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فِيْهِ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثٌ ٭ یعنی کیا حاضر تھے یہ وقت پیدا ہونے فرشتون کے اور یا دی ہی ہمنے انکو کتاب کہ اوسمین لکھا ہی یہ کہ فرشتے بیٹیان ہین ٭ صل ٭ کیا دی ہی ہمنے انکو کتاب پہلے قرآن سے کہ اوسمین ہی یہ کہ عبادت کیجیے غیر اللہ کی یعنی نہین واقع ہوا یہ ٭ جلا

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

بلکہ کہتے ہین ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر ہین راہ پائے ٭ مو

بلکہ کہا اونھون نے تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم چلنے والے ہین اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین بسبب اونکے ٭ تفسیر ٭ ایک دین پر پس پیروی کی ہمنے اونکی اور لفظ امت مشتق ہی ام سے بمعنی قصد کے فالامة الطريقة التي تؤم یعنی پس امت ایک طریقہ ہی کہ قصد کیا جاوے اور طرف یعنی عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ صلہ ہی واسطے مُّهْتَدُوْنَ کے یعنی ہم اونکے قدمون پر راہ پانے والے ہین یا دونون یعنی عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور مُّهْتَدُوْنَ خبرین ہین اِنَّا کی اس صورت مین معنی وہی ہونگے جو اوپر ضمن ترجمے مین لکھے گئے ٭ صل ٭ راہ پانے والے ہین بسبب اونکے اور وہ پوجتے تھے غیر اللہ کو پس ٹھہرایا اونھون نے اپنے تئین راہ پانے والا بسبب اتباع باپون اپنے کے کہ مشرک تھے ٭ جلا ٭ معا

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى

اور اسی طرح جو بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گاؤن مین سو کہنے لگے وہان کے آسودہ لوگ ہمنے پائے اپنے باپ دادے ایک

اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝

راہ پر اور ہم اونھین کے قدمون پر چلتے ہین ٭ مو

اور اسی طرح نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے کسی گانون مین ڈرانے والے کو مگر کہا اوس گانون کے چینین والون نے یعنی مانند قول قوم تیری کے کہ تحقیق ہمنے پایا اپنے باپون کو ایک دین پر اور تحقیق ہم اونکے قدمون پر متابعت کرنے والے ہین ٭ تفسیر ٭ ڈرانے والے کو یعنی نبی کو چینین والون نے اور وہ لوگ ہین کہ تکبر میں ڈالا اونکو نعمت نے پس نہین دوست رکھتے مگر شہوات کو اور آلات لہو کو یعنی ستار طبلے وغیرہ کو اور نفرت کرتے ہین

دین کی شقتون اور تکلیفون سے اور اسمین تسلی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور بیان ہی اسکا کہ تقلید باپ دادون کی قدیم کی بیماری ہی + مد

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○

وہ بولا اور جو مین لادون تمکو اوس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پایا اپنے باپ دادے تو بولی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا + موضح

کہا اوس پیغمبر نے کیا اپنے باپون ہی کی متابعت پر اڑے رہوگے اگرچہ لایا ہون مین تمہارے پاس دین کہ زیادہ تر راہ دکھانے والا ہی اوس چیز سے کہ اوسپر پایا تمنے اپنے باپون کو کہا اونھون نے بلاشبہہ ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا تمکو ہمراہ اوسکے نامعتقد ہین تفسیر یعنی ہم اپنے باپ دادون ہی کے دین پر ثابت رہینگے اگرچہ لایا ہو تو ہمارے پاس دین زیادہ تر راہ دکھانے والا اور اچھا + جل

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ ع

پھر ہمنے اون سے بدلا لیا سو دیکھ آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا + موضح

پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار جھٹلانے والون کا + تفسیر یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار کے ڈرانے کے لیے کہ ای محمد تمہارے پہلے جنھون نے رسولون کو جھٹلایا ہمنے اونسے بدلا لیا پس دیکھو کہ کیا انجام کار اونکا ہوا کہ بعضے زمین مین دھسائے گئے بعضے سور بندر وغیرہ بنائے گئے بعضون پر پتھر برسائے گئے وغیر ذلک پس جو تمکو جھٹلاتے ہین اونکو بھی ڈرنا چاہیے کہ مبادا ایسا ہی حال اونکا بھی نہو + جل تنبیہ + ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جو باپ دادا خلاف اللہ و رسول کے ہون اونکی راہ کبھی نہ اختیار کیجیے کہ موجب خرابی دارین کی ہی پس کیا بری بات ہی جو بعضے شادی غمی مین طریقہ مسنون چھوڑکر باپ دادون کی پیروی کرتے ہین کہ کوئی شادی مین کنگنا باندھتا ہی کہ رسوم مجوس و ہنود سے اور اونکے بیاہ کے شعائر سے ہی چنانچہ عند التحقیق بعضے ہندون سے معلوم ہوا کہ کنگنا باندھنا بحکم شاستر ہی مانند بیاہ کے اسی لیے حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب علم الہدی مین لکھا ہی کہ کنگنا باندھنا کفر ہی انتہی + اور کوئی سنڈھا اور بندھنوار باندھتا ہی اور گھر مین چھاپے مینہدی وغیرہ کے دیتا ہی اور ناچ و گانا وغیرہ کرواتا ہی اور اسی طرح کفار کی رسمین شادی مین برتتا ہی باتباع باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس غمی مین کہین نوحہ ہی اور کہین تیجا اور دسوان وغیرہ یہ اکثر رسوم کفار ہی سے انکے باپ دادون نے اخذ کین ہین اونکی پیروی این یہ بھی ہو دے مومن کو چاہیے کہ تمام واہیات و مزخرفات سے پرہیز کرے شادی غمی مین اور وہی باتین اختیار کرے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے و صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام سے ثابت ہون و الا مستحق انہین خرابیون کا ہوگا جو مذکور ہوئین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منجملہ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ کے گنا ہی اوسکو کہ جو اسلام مین ڈھونڈھے طریقہ جاہلیت کا نعوذ باللّٰہ من ذٰلک +

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○

اور جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو مین الگ ہون اون چیزون سے جسکو پوجتے ہو مگر جسنے مجھکو بنایا سو وہ مجھکو راہ دیگا + موضح

اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو تحقیق مین بے تعلق و بیزار ہون اوس چیز سے کہ تم پوجتے ہو مگر وہ ذات پاک کہ پیدا کیا مجکو پس بلاشبہہ وہ ہدایت کریگا مجکو + تفسیر بیان یہ قصہ اسپر کیا کہ تمہارے پیشوا نے باپ کی راہ غلط دیکھکر چھوڑ دی تم بھی ہی کرو + موضح + اس آیتکو اوپر کی آیتون سے یہ ربط ہی کہ جو اپنے باپ دادون کی تقلید کرتے ہین اونکو یہ قصہ سناؤ کہ تمہارے جد اعلیٰ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام دیکھو اونھون نے کیسی بیزاری اختیار کی باپ دادا کی تقلید سے اور تمسک کیا ساتھ دلیل کے تمکو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یا اونکو اسلیے یہ قصہ سنایا کہ اگر تمکو تقلید ہی کرنی ہی تو حضرت ابراہیم کی کرو کہ وہ تمہارے سارے باپ دادون مین اشرف ہین دیکھو کیسے بیزار ہوئے اپنے باپ اور قوم مشرکین سے تم بھی ایسے ہی بیزار ہو جو ہدایت کریگا یعنی ثابت رکھیگا مجکو ہدایت پر + بیضاوی + مد

ع ۲/۱۰/۸

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِۦ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور یہی ‏ بات پیچھے چھوڑ گیا ‏ اپنی اولاد مین ‏ شاید وہ رجوع کرین ‏ ع

اور کیا خدا تعالی نے کلمہ توحید کو بات باقی رہی ہوئی بیچ فرزندون اوسکے کے تو ہو وے کہ کافر رجوع کرین یعنی انبیا اور اولیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین پیدا ہوئے + تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی اور کیا ابراہیم نے یا خدا تعالی نے انتہی + اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کو کہ جو اوپر مذکور ہوا انّنی براء سے لیکر سیہدین تک بات باقی رہی ہوئی اپنی اولاد مین پس ہمیشہ رہتا ہی کوئی نہ کوئی اونمین ایسا کہ توحید بیان کرتا ہی اللہ تعالی کی اور بلاتا ہی لوگون کو اوسکی توحید کی طرف تو کہ جو مشرک ہو گئے ہین اونمین سے رجوع کرین بسبب بلانے موحد کے اونمین سے اور یا ضمیر لعلہم اور یرجعون کی پھرتی ہی اہل مکہ کی طرف کہ وہ پھرین کفر و شرک سے طرف دین باپ اپنے ابراہیم کے اور مراد کلمہ توحید سے یا تو یہی کلمہ ہی جو اونھون نے کہا یا لا الہ الا اللہ ہی کہ جو سمجھا جاتا ہی اونکے قول انّنی براء الخ سے + ظ

بَلْ مَتَّعْتُ هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ○ وَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ قَالُوا۟

کوئی نہین پر برتنے دیا انکو ‏ اور انکے باپ دادون کو ‏ یہان تک کہ پہنچا اونکو دین سچا ‏ اور رسول کھول سنانے والا ‏ اور جب پہنچا اونکو سچا دین کہنے لگے

هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِۦ كَٰفِرُونَ ○

یہ جادو ہی اور ہم اوسکو نہ مانینگے + ع

بلکہ بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو تاوقتیکہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر اور جب کہ آیا اونکے پاس دین سچا اور پیغامبر ظاہر کہا اونھون نے یہ جادو ہی اور ہم ساتھ اوسکے نامعتقد ہین + تفسیر بہرہ مند کیا مینے اونکو اور اونکے باپون کو یعنی مکے کے مشرکون کو اور یہی وہ ہین کہ جنکو باقی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے پس اونکو بہرہ مند کیا ساتھ درازی عمر کے اور نعمت کے اور نہ جلدی گرفتار کیا مینے اونکو عذاب مین پس مغرور ہوئے بسبب مہلت دینے کے اور مشغول ہوئے چین مین اور اتباع شہوات مین اور طاعت شیطان مین اور باز رہے کلمہ توحید سے اور حق سے مراد دونون جا قرآن ہی اور پیغامبر یعنی محمد علیہ السلام ظاہر یعنی کھلی رسالت لیکر آئے کہ حق ہونا اوسکا ظاہر ہی ساتھ آیتون واضحہ کے کہ اپنے ساتھ رکھتے ہین + ظ

وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ ٱلْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ○

اور کہتے ہین کیون نہ اوترا ‏ یہ ‏ قرآن ‏ کسی بڑے مردپر ‏ ان دو بستیون کے ‏ ع

اور کہا مشرکون نے کیون نہ بھیجا گیا یہ قرآن اوپر ایک مرد بزرگ کے ان دو گانون والون مین سے یعنی مکے اور طائف کے رہنے والون مین سے کسی پر اوترتا + تفسیر اور کہا یعنی از راہ حکومت باطل کے اور ہذا القرآن کہتے ہین حقارت قرآن کی منظور تھی کفار کو اور علی رجل من القریتین عظیم کی تقدیر یہی علی رجل عظیم من احدی القریتین یعنی ان دونون گانون مین سے ایک گانون کے سردار و رئیس پر کیون نہ اوترا قرآن اور یہ ایسا ہی جیسے فرمایا یخرج منہما اللؤلؤ یعنی ایک دریا جو ہی ان دونون دریاؤن مین سے اونمین سے نکلتے ہین موتی اور دونون گانون سے مراد مکہ اور طائف ہین اور مراد عظیم مکہ سے ولید بن مغیرہ اور عظیم طائف سے عروہ بن مسعود ثقفی اور مراد عظیم سے صاحب مال و جاہ کا ہی بہ فہم ناقص اونکا حالانکہ عظیم حقیقت مین وہ ہی کہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی بڑا ہو + ظ

أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا

کیا وہ ‏ بانٹتے ہین ‏ تیرے رب کی مہر ‏ ہم نے ‏ بانٹی ہی ‏ ان مین ‏ روزی انکی ‏ دنیا کے ‏ جیتے ‏ اور اونچے کیے

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

درجے ایک کے ایک سے کہ ٹھہراتا ہی ایک دوسرے کو کمیرا اور تیرے رب کی مہر بہتر ہی ان چیزون سے جو سمیٹتے ہین

کہا یہ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت کو ہمنے بانٹا ہی درمیان انکے گذران انکی بیچ زندگانی دنیا کے اور بلند مرتبہ کیا ہمنے بعض کو بعض پر تو کہ مسخرہ پکڑے بعض انکا بعض کو یعنی چشم حقارت سے دیکھے واللہ اعلم اور رحمت پروردگار تیرے کی بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین

تفسیر اللہ نے روزی دنیا کی تو انکی تجویز پر نہین بانٹی پیغمبری کیونکر دے انکی تجویز پر **سوال** اول رحمت سے مراد نبوت ہی کہا مقاتل نے کیا انکے ہاتھ مین کنجیان رسالت کی ہین کہ رکھین اوسکو جہان چاہین اور معیشت کہتے ہین اوس چیز کو کہ جیتے ہین لوگ سبب اوسکے یعنی رزق اونکے ہمنے بانٹا ہی الخ یعنی نہین سپرد کیا ہی ہمنے انکی ادنی چیز کی قسمت کو کہ وہ رزق ہی پس کیونکر سپرد کرین انکے نبوت کہ جسکو چاہین اوسکو ملے یا یہ معنی ہین کہ جیسے فضیلت دی ہی مینے بعض کو بعض پر رزق مین پس ایسے ہی خاص کرتا ہون مین ساتھ نبوت کے جسکو چاہتا ہون اور بلند مرتبہ کیا ہمنے الخ یعنی بعضون کو قوی کیا ہی اور غنی اور آقا اور بعضون کو ضعیف اور فقیر اور خادم اور لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ پکڑے بعض اونکا یعنی غنی بعض کو یعنی فقیر کو خادم ساتھ دینے اجرت کے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اوس سے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ بعض بعض کو مسخر و تابعدار کرے غنی اپنے مال سے فقیر کو مسخر کرے کہ اجرت دیکر کام کرواوے اور فقیر اپنے عمل یعنی کام سے اغنیا کو مسخر و تابعدار کرے کہ اغنیا محتاج کام کے ہوتے ہین فقرا سے پس بیچ بعض اونکا سبب زندگانی بعض کا اور انتظام دنیا ایک مدت تک باقی رہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی کار و خدمت کسیکی نکرتا اور مال نخرچتا اور انتظام دنیا نرہتا اور رحمت رب تیرے کی یعنی نبوت یا دین اللہ کا اور جو کچھ کہ تابع ہی اوسکے یعنی ملنا جنت وغیرہ کا بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین یعنی دنیا مین مال و متاع دنیا کے **مسئلہ من معالم** قسمت یعنی بانٹنا ہر چیز کا کہ قابل قسمت کے ہو جائز ہی چارون اماموں کے نزدیک اسلیئے کہ شرکا کو شرکت مین کبھی ضرر بھی پہونچتا ہی اور قسمت نزدیک حنفیہ کے معنی بیع کے ہی اوس چیز مین کہ متفاوت ہو مانند زمین اور کپڑے کے پس بیع مرابحہ حصہ اپنے کی کسیکو جائز نہین اور جو کچھ کہ متفاوت نہو مانند مکیلات اور موزونات اور معدودات کے کہ غیر متفاوت ہو مانند جوز کے پس قسمت اوسمین بمعنی اقرار اور تمیز حق کے ہی حتی کہ ہر ایک کو بیع مرابحہ حصے اپنے کی پہونچتی ہی اور اگر کبھی شریکون مین سے طلب قسمت کی کرے اور دوسرا مانع ہو اور اوس قسمت مین کچھ ضرر ہو پس اگر ضرر پانے والا ساتھ قسمت کے وہی طالب ہی تو قسمت نکرین والا مانع پر جبر اور قسمت کے کرین اور اجرت قاسم کی ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اوپر عدد روس شرکا کے ہی اور امام شافعی وغیرہ کے نزدیک بقدر حصون کے **بحر تنبیہ** آٹھ مسئلے جامع احیاء العلوم مین خوب آئے ہین کہ منجملہ اونکے ایک مسئلہ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ کے متعلق ہی چونکہ وہ بہت مفید ہین بتقریب آیت مذکورہ کے واسطے نفع بھائی مسلمانون کے نقل ہوتے ہین آیا ہی کہ حاتم رحمہ اللہ کہ بڑے اولیا اللہ ہین اونکے اوستاد شقیق بلخی نے اونسے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے میرے پاس رہتا ہی حاتم نے کہا تینتیس ۳۳ برس سے شقیق نے فرمایا کہ کتنا علم سیکھا تونے اس مدت مین حاتم نے کہا آٹھ مسئلے مینے سیکھے ہین شقیق نے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ میری عمر تیرے ساتھ صرف ہوئی اور تونے آٹھ ہی مسئلے سیکھے حاتم نے کہا ای اوستاد جھوٹھ بولنا تو مجھے اچھا لگتا نہین سچی بات تو یہی ہی کہ نہین سیکھے مینے سوا آٹھ مسئلون کے کہا شقیق نے کہ بیان کرو ان آٹھ مسئلون کو تا سنون مین کہا حاتم نے کہ ایک تو یہ ہی کہ مینے جو نگاہ کی اس مخلوق کی طرف تو دیکھا مینے کہ ہر ایک دوست رکھتا ہی اپنے محبوب کو یعنی اپنی پیاری چیز کو مثلاً کوئی مکان کو دوست رکھتا ہی کوئی عورت کو کوئی لباس کو کوئی باغ کو کوئی بچون کو کوئی کسی چیز کو کوئی کسی چیز کو لیکن وہ محبوب اوسکا تا دم زیست ہی اوسکے پاس ہی بعد مرنے کے قبر مین کچھ ساتھ نہین جاتا

جب قبر مین جاتا ہی تو وہ محبوب جدا ہو جاتا ہی اوس سے پس مینے خیال کیا کہ اس فانی کو کیا محبوب رکھون پس نیکیون کو مینے اپنا محبوب کیا
کہ جب مین قبر مین جاؤنگا تو میرا محبوب بھی میرے ساتھ جائیگا پس کہا شقیق نے کہ خوب سیکھا تو نے یعنی واقعی یہی نیکیان یعنی نماز
روزہ حج زکوۃ صدقہ دینا علم دین پڑھنا پڑھانا وغیرہ ذلک ساتھ جائینگی اور جو رو بچے مال منال تا دم زیست ہی محبوب ہین مرے پر
کون کسیکے کام آتا ہی پھر کہا شقیق نے کہ دوسرا مسئلہ کیا ہی کہا حاتم نے کہ نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین وَ اَمَّا مَنْ خَافَ
(حاشیہ: دوسرا مسئلہ)
مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ یعنی اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے
رہنے سے اور باز رکھا نفس کو خواہش نفسانی سے پس بلا شبہ اوسکا ٹھکانا جنت ہی پس کہا مینے اپنے دل مین کہ قول حق سبحانہ
و تعالی کا حق ہی کچھ شبہہ نہین آمین پس کوشش کی مینے اپنے نفس پر بیچ دفع کرنے خواہش نفسانی کے یہان تک کہ خوب مضبوط و مستقل
مین طاعت الہی پر سبحان اللہ کیا اچھی سمجھ حاصل ہوئی کہ خواہش نفسانی کو دفع کرونگا تو اوسکے عوض مین جنت پاؤنگا اور واقع مین
بات یہی ہی کہ جو کوئی خاوند حقیقی کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈریگا اور خواہش نفسانی کو دفع کریگا خواہ مخواہ اچھی باتون کے کرنے پر
مستعد ہوگا اور بری باتون سے بچیگا اور مستحق جنت کا ہوگا حیف ہی کہ ایسی دولت بے زوال کو ہاتھ سے دے اور اوسکے حاصل کرنے کی فکر
نکرے پھر کہا حاتم نے کہ تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو نظر کی خلق کی طرف تو دیکھا کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز قیمتی اور ذی قدر ہوتی ہی تو
(حاشیہ: تیسرا مسئلہ)
اوسکو بہت عزیز رکھتا ہی اور محافظت کرتا ہی اوسکی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول مین مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ ؞ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہی باقی ہی پس جب کچھ قیمتی اور ذی قدر چیز میرے ہاتھ لگی
اوسکو اللہ صرف کیا مینے تو کہ باقی رہے میرے لیے اوسکے پاس حاصل یہ کہ لوگ جو کسی چیز کو عزیز رکھتے ہین اور محافظت کرتے ہین اوسکی
یہ محض بیجا ہی کہ فانی کو کیا عزیز رکھنا چاہیے جو کچھ ہو اوسکے نام پر دیجیے تو کہ اوسکے خزانۂ غیب مین رہے اور بعد مرنے کے اسکے کام آوے
ابد الآباد کو کیا خوب کہا ہی کسی نے ؞ شعر ؞ ہرچہ داری صرف کن در راہ او ؞ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا ؞ چوتھا
(حاشیہ: چوتھا مسئلہ [illegible])
مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو دیکھا اس خلق کی طرف تو دیکھا کہ ہر ایک رجوع کرتا ہی مال کی طرف اور حسب اور شرف نسب کی طرف پس مینے جو خیال کیا
تو جانا کہ یہ سب ہیچ ہی پھر نظر کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف کہ فرماتا ہی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی بہت بزرگ
و عزیز تم مین اللہ کے نزدیک بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس کوشش کی مینے تقوے کے حاصل کرنے مین تو کہ ہوؤن مین اللہ کے نزدیک
بزرگ و عزیز حاصل یہ کہ مال و جاہ وغیرہ کی کچھ حقیقت نہین اس سے اللہ تعالی کے نزدیک عزیز و ذی قدر نہین ہوتا بلکہ جتنا تقوی زیادہ ہوگا
اوتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ؞ یعنی جسکے عمل نے
تاخیر کی اوسکا نسب کچھ کام نہین آتا اسی مضمون کا کسی نے ہندی مین شعر کہا ہی ؞ شعر ؞ ذات بھات پوچھے نہین کوے ؞ ہر کو بھجے سو
ہر کا ہوے ؞ پانچوان مسئلہ یہ ہی کہ دیکھا مینے خلق کو کہ بعضے بعضون پر لعن طعن کرتے ہین اور اصل اس سب کی حسد ہی پھر نظر کی
(حاشیہ: پانچوان مسئلہ)
مینے طرف قول اللہ تعالی کے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؞ یعنی ہمنے تقسیم کی ہی درمیان اونکے
معیشت اونکی زندگانی دنیا مین پس چھوڑ دیا مینے حسد اور دوست رکھتا ہون خلق کو اور جانتا ہون کہ بلا شبہہ قسمت اللہ تعالی کی جانب
سے ہی کہ ہر ایک کے لیے جو کچھ مقدر ہی وہ پہونچتا ہی پھر حسد کر کر کیون کسیکو لعن و طعن کیجیے اور چھٹا مسئلہ یہ ہی کہ مینے دیکھا خلق کو کہ ظلم زیادتی
(حاشیہ: چھٹا مسئلہ)
کرتے ہین بعضے اونکے بعضے پر اور جنگ و جدال کرتے ہین بعضے بعضون سے پس رجوع کی مینے اللہ تعالی کے اس قول کی طرف اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؞ یعنی بلا شبہہ شیطان تمھارے لیے دشمن ہی پس پکڑو اوسکو دشمن پس فقط اوسی سے
دشمنی باندھی مینے اور کوشش کرتا ہون مین اوس سے بچنے مین اسلیے کہ اللہ تعالی نے گواہی دی ہی کہ وہ دشمن میرا ہی پس ترک کی مینے

عداوت خلق کی ہو واسطے اور ساتوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کو دیکھا تو دیکھا کہ ہر ایک اونمین سے طالب ہی کثرت مال کا پس ذلیل کرتا ہی اپنے نفس کو اور داخل ہوتا ہی اوس چیز مین کہ نہین حلال ہی اوسکے لیے یعنی وجہ حرام سے مال کماتا ہی پھر نظر کی مینے طرف قول اللہ تعالی کے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ؕ یعنی اور نہین ہی کوئی چلنے والا زمین مین مگر کہ اللہ پر ہی رزق اوسکا پس سمجھا مین کہ مین بھی تو ایک اونھین زمین پر چلنے والون مین سے ہون کہ جنکا رزق ہی اللہ تعالی پر پس مشغول ہوا مین اوس چیز مین کہ اللہ تعالی کے لیے ہی مجھپر یعنی اوسکی طاعت مین کہ مجھپر لازم ہی مشغول ہوا مین اور ترک کی مینے وہ چیز کہ میرے لیے اوسکے پاس ہی یعنی میرے رزق کا کہ وہ متکفل ہی اوسکے لیے کچھ سعی نہین کرتا مین اور آٹھوان مسئلہ یہ ہی کہ مینے جو خلق کی طرف نظر کی تو دیکھا اونکو کہ کوئی بھروسا کرتا ہی اپنی زمین پر اور کوئی اپنی تجارت پر اور کوئی اپنی کاریگری پر اور کوئی اپنے بدن کی صحت پر پس تمام مخلوق بھروسا کیے ہوے ہین مخلوق پر یعنی زمین وغیرہ سب چیزین اللہ تعالی کی پیدا کی ہوئی ہین اونپر بھروسا کرتے ہین پس مینے رجوع کی اللہ تعالی کے اس قول کی طرف وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ؕ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ تعالی پر پس وہ کافی ہی اوسکو پس بھروسا کیا مینے اللہ ہی پر پس وہ کافی ہی مجھکو پس جب حاتم یہ مسائل بیان کر چکے تو شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ای حاتم توفیق دیوے تجھکو اللہ تعالی مینے نظر کی علم توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم مین یہ مسائل خلاصہ اونکے ہین پس جسنے عمل کیا ان مسائل پر عمل کیا چارون کتابون مذکورہ پر تمام ہوئے مسائل احیاء العلوم مین کے ✤ اور ہر گاہ کہ قلیل و حقیر فرمایا امر دنیا کو اوسکے بعد ایسا مضمون بیان فرمایا کہ جس سے ثابت ہو قلیل و حقیر ہونا دنیا کا نزدیک اوسکے پس فرمایا ✤ صل ✤

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جاوین ایک دین پر تو ہم دیتے اونکو جو منکر ہین رحمن سے اونکے گھرونکو چھت روپے کی

وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ

اور سیڑھیان جن پر چڑھین اور اونکے گھرونکو دروازے اور تخت جن پر لگ بیٹھین اور سونے کی بھی ✤

اور اگر نہ ہوتا یہ خطرہ کہ ہو جاوینگے سب لوگ ایک گروہ یعنی کفر پر جمع ہو جائینگے تو البتہ کرتے ہم واسطے اون لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ خدا کے واسطے گھرون اونکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان بھی کہ اوپر اونکے چڑھتے ہین اور واسطے گھرون اونکے کے دروازے بھی چاندی کے اور تخت بھی کہ اونکے اوپر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہین اور کرتے ہم تجمل بہت ✤ تفسیر ✤ اگر نہوتا الخ یعنی اگر خطرہ اسکا نہوتا کہ سب لوگ کفر پر جمع ہو جائینگے تو کرتے ہم بسبب حقارت دنیا کے نزدیک اپنے کافرون کے لیے چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت تمام چاندی سے اور کرتے ہم اونکے لیے زخرف یعنی زینت ہر چیز سے اور زخرف کہتے ہین سونے کو اور زینت کو اور جائز ہی یہ کہ ہو اصل اسکی سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَزُخْرُفٍ یعنی بعضی چھتین چاندی سے اور بعضی سونے سے ✤ صل ✤ یعنی یہ سب چیزین چاندی اور سونے کی کر دیتے اور یا یہ معنی ہین کہ باوجود اسکے سونا بھی دیتا مین اور یا تجمل بہت دیتا مین یعنی اگر نخوف ہوتا سب لوگون کے جمع ہونیکا کفر پر اور طلب دنیا پر تو مین کافرون کو ایسی آرایش اور مال دیتا اور اسمین تحقیر اور بیان مردود ہونے ان چیزون کا ہی نزدیک حق تعالی کے کہ بسبب نہایت مردود اور برے ہونے کے سوا کافرون کے لیے نچاہین چنانچہ اسی لیے فرماتا ہی کہ دنیا اتنی کافرون کے لیے دیتا کہ چھتین اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت اونکے تمام سونے اور چاندی کے ہوتے لیکن نہین دیتا ہین تو سبب لغزش اور باز رہنے بعضے اہل ایمان کے عبادت اور اطاعت میری سے نہون بسبب میل کرنے کے طرف اونکے بحسب جبلت آدمی کے ✤ صل ✤

وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

نصف ع ۳/۱۰/۹ اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان اونھین کو ہی جو ڈرتے ہین ✤ مو ✤

تفسیر اور نہین ہی سب یہ مگر تھوڑی سی بہرہ مندی زندگانی دنیا کی اور آخرت نزدیک پروردگار تیرے کے پرہیزگارون کے لیے ہی
آخرت یعنی ثواب آخرت پرہیزگارون کے لیے ہی یعنی جو کہ بچتے ہین شرک سے ✤ **ف** مراد آخرت سے بہشت ہی اور چین اوسکا کہ پرہیز
کرنے والون کو شرک اور گناہون اور طلب دنیا سے پہونچیگا اس لیے کہ اونھون نے سرعت زوال متاع حیات دنیا کی اور بیوفائی دنیا کی
اوسکو دور کرنے والا اخدا سے جان کر اور اَلدُّنْيَا جِيفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ کو سنکر اوس سے بیزار ہوئے ہین اور صحیح حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اگر قدر ہوتی دنیا کی نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس سے ایک قطرہ پانی کا اور یہ بھی آیا ہی کہ تھا اونکے تھا مین اون لوگون مین کہ کھڑے رہے سا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری کے بچے مردار پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا دیکھتے ہو تم اس بکری کے بچے کو کہ ذلیل وخوار ہوا
اپنے مالک کے نزدیک جس وقت کہ ڈال دیا اوسنے اسکو پس کہا اونھون نے کہ اسکے ذلیل وخوار ہونے سے تو ڈال دیا ہی اسکو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پس دنیا خوار تر ہی اللہ کے نزدیک اس بکری کے بچے سے اپنے مالک کے نزدیک ✤ روایت کین یہ دونون حدیثین معالم مین مع اسناد کے ✤ اور کچھ احوال دنیا کا
اور مسئلہ اوسکا سورۂ نسا مین مذکور ہی اور حاصل یہ کہ اہل دنیا کو سلامتی گناہون سے ممکن نہین مگر جسکو محفوظ رکھے اللہ تعالی اور یہ بہت نادر ہی کیونکہ
حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور طالب حق کو خود محال ہی کہ باوجود حب دنیا کے وصل یا کرامت و خیر کو پہنچے
پس اجتناب اوس سے ضرور ہی رسول علیہ السلام ساتھ اوس کمال و قوت کے دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافًا
یعنی یا اللہ کر رزق آل محمد کا اسقدر کہ جس سے جان بچ رہے اور کسیکی کیا حقیقت ہی اور یہ غرور شیطان اور نفس کا ہی کہ لوگ بلکہ اکثر
فقرا دنیا کو مذموم نہین جانتے اور اوسکو مخل راہ حق کا نہین سمجھتے اور اسی لیے کمال حقیقی سے بے بہرہ رہتے ہین ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق
فرماتے ہین کہ آیت وَإِذْ قَالَ إِبْ‍ … ہے سے یہان تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ طریقہ مقربون کا ترک کرنا شرک ظاہری اور باطنی
اور بے غیرتی کا ہی تو راہ خدا کی پاوین اور آیت وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْآنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝
سے معلوم ہوا کہ عظیم وہ ہی کہ خدا تعالی کے نزدیک عظیم یعنی بزرگ ہو جیسے کہ اور جگہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ
یعنی بہت بزرگ وعزیز تم مین نزدیک اللہ کے وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو تم مین اگرچہ ظاہر مین نحیف اور ذلیل اور محتاج ہو اور اَهُمْ
يَقْسِمُونَ الخ سے معلوم ہوا کہ تقسیم رحمت قرب اور کمال اور وصال کی اور معیشت ظاہری اور باطنی کی قسم توکل اور قناعت
اور رضا اور رفع درجات عالیہ اور مانند انکے سب من جانب اللہ اور فضل اوسکے سے ہی جسکو مستحق جس چیز کا جانتا ہی عطا فرماتا ہی
اور رحمت اور قرب بہتر تمام فضائل و کمالات سے ہین اور آیت لَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ الخ سے صریح معلوم ہوا کہ پہونچنا تمام
کمالات کو مشروط ہی ساتھ ترک کرنے حب دنیا اور اختیار کرنے تقوی کے ماسوی اللہ سے کیا خوب کہا جس کسینے کہا **نظم** ہر کس کہ
رخ از متاع فانی بر تافت ✤ واندر طلب دولت باقی بشتافت ✤ آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید ✤ وان چیز کہ مقصود دلش بود دریافت ✤ **بحث**
ابن مسعود سے آیت يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ الخ کی تفسیر مین منقول ہی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالی نے
تقسیم کیا درمیان تمہارے اخلاق تمہارے کو جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزقون تمہارے کو اور بلاشبہ اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا ہی اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو پس جسکو دیا اللہ نے
دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو ✤ **در منثور** ✤ دنیا کا فانی ہونا اور برائی اوسکی اور ثواب آخرت کا ملنا متقیون کے لیے بیان کرکے
اب گویا فرماتے ہین کہ اس فانی کو چھوڑو اور ذکر اللہ کو کہ اوسکا ثمرہ ابد الآباد حاصل رہیگا اور آخرت مین اوسکے سبب سے چین کروگے اختیار کرو

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝

اور جو کوئی آنکھین چراوے رحمن کی یاد سے ہم اوسپر تعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی **مق**

اور جو کوئی غافل ہو یاد خدا سے متعین کرتے ہین ہم اوسکے لیے ایک شیطان پس وہ شیطان اوسکے لیے ہمنشین ہوتا ہی ✝ **تفسیر** ✝ معنی مَن یَّعْشُ کے یہ ہین کہ دیدہ و دانستہ اندھا بنتا ہی ذکر خدا سے کہ قرآن ہی یعنی جانتا ہی کہ وہ حق ہی اور پھر تجاہل کرتا ہی مانند قول اللہ تعالی کے وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ یعنی انکار کیا اوسکا حال آنکہ بالیقین جانا اوسکو نفسون اونکے نے حاصل یہ کہ جو کوئی قرآن سے اور اوس چیز سے کہ اوسمین ہی قسم حلال اور حرام اور احکام سے مونہہ موڑتا ہی اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتا اور اوسکی رحمت کا امیدوار نہین ہوتا ایک شیطان ساتھی اوسکا ہمیشہ کو رہتا ہی اور اوسکو بہکاتا رہتا ہی تو کہ مستحق اوسکے عذاب کا کرے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یعنی بیچ تفسیر نُقَيِّضْ کے کہ مسلط کرتے ہین ہم اوسپر شیطان کو پس وہ اوسکے ساتھ رہتا ہی دنیا اور آخرت مین باعث ہوتا ہی اوسکو گناہون پر اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مداومت کرتا ہی قرآن پر نہین پاس آتا اوسکے اور نہین مصاحب ہوتا اوسکا شیطان اور روایت ہی محمد بن عثمان مخزومی سے کہ قریش نے کہا یعنی آپسمین کہ متعین کرو واسطے ہر شخص کے اصحاب محمد سے ایک شخص کو کہ پکڑے اوسکو پس متعین کیا اونھون نے واسطے ابی بکر کے طلحہ بن عبید اللہ کو پس آیا وہ ابو بکر کے پاس جبکہ تھے ایک آدمیون کے ساتھہ پس کہا ابو بکر نے طرف کس چیز کے بلاتا ہی تو مجکو کہا طلحہ نے کہ بلاتا ہون مین تجکو طرف عبادت لات و عزی کے کہ نام بتون کا ہی کہا ابو بکر نے کون ہی لات کہا طلحہ نے کہ وہ رب ہمارا ہی کہا ابو بکر نے اور کون ہی عُزّی کہا بیٹیان اللہ کی کہا ابو بکر نے پس کون ہی مان اونکی پس چپ ہو رہا طلحہ اور نہ جواب دیا ابو بکر کو پھر کہا طلحہ نے اپنے یارون سے کہ جواب دو اس شخص کو پس سکوت کیا قوم نے پس کہا طلحہ نے اوٹھ اے ابو بکر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا الخ یعنی مصداق آیت کے اور باقی کافر تھے کہ اونھون نے حق سے دیدہ و دانستہ اعراض کیا اونپر شیطان مسلط تھے کہ وہ راہ حق پر نہین آنے دیتے تھے اونکو ✝ **مل معالم ✝ در منثور**

وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۝

اور وہ انکو روکتے ہین راہ سے اور یہ سمجھتے ہین کہ ہم راہ پر ہین ✝ **مو** ✝

اور تحقیق شیاطین باز رکھتے ہین آدمیون کو راہ خدا سے اور آدمی جانتے ہین کہ وہ راہ پانے والے ہین ✝ **قا** ✝

حَتّٰى إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝

یہان تک کہ جب آوے ہم پاس کہے کسی طرح مجھہ مین اور تجھہ مین فرق ہو مشرق مغرب کا سا کہ کیا برا ساتھی ہی ✝ **مو** ✝

اوسوقت تک کہ آدمی آوے یعنی روز قیامت کے آگے ہمارے کہیگا ساتھہ شیطان اپنے کے ای کاش کے درمیان میرے اور درمیان تیرے مسافت مشرق اور مغرب کی ہوتی پس برا ہمنشین ہی تو ✝ **تفسیر** ✝ یعنی دنیا مین شیطان کے مشورے پر چلتا ہی اور وہان اوسکی صحبت سے پچھتاویگا اس طرح کا ساتھی شیطان کسیکو جن ملتا ہی کسیکو آدمی ✝ **مو** ✝ سعید جبیری سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا کہ کہا پونہچا ہمکو کہ کافر جب اوٹھایا جاویگا اپنی قبر سے ہاتھہ مین ہاتھہ ہوویگا اوسکے شیطان کا اور نہین جدا ہوویگا اوس سے یہان تک کہ لیجاویگا اون دونون کو اللہ تعالی طرف دوزخ کے پس وہ وقت ہوگا کہ کہیگا يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ✝ کہا راوی نے اور اسپر مومن پس متعین ہوگا اوسپر فرشتہ یہان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے اور لیجایا جاوے طرف جنت کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تم مین سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہا اصحاب نے اور آپکے ساتھہ بھی ہی یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھہ بھی ہی لیکن اللہ تعالی نے مدد کی ہی میری اوسپر پس سلامت رہتا ہون مین یا مسلمان ہو گیا ہی وہ اور اور روایت مین آیا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر خیر کا ✝ اور وہب بن منبہ سے منقول ہی

اگر کہا نہیں ہی آدمیوں میں سے کوئی مگر کہ اوسکے ساتھ شیطان ہی کہ تعین ہی اوسپر اپیر کافر پس کھاتا ہی شیطان ساتھ اوسکے طعام اوسکے اور پیتا ہی ساتھ اوسکے پانی اوسکے سے اور سوتا ہی ساتھ اوسکے اوسکے بچھونے پر اور اپیر مومن پس الگ رہتا ہی اوس سے شیطان منتظر رہتا ہی کہ کب غافل ہو یا فریب میں آوے پس جھپٹ کرتا ہی اوسپر اور بہت محبوب آدمیوں میں سے طرف شیطان کے بہت کھانے والا بڑا بخیل ہی ؛ در منثور ؛

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○

اور کچھ فائدہ نہیں تمکو آج کے دن جب تم ظالم ٹھہرے اسکے کہ تم عذاب میں شامل ہو ؛ موضح

اور کہیں گے ہم ہرگز نہ نفع کریگا تمکو آج از بسکہ ستم کیا ہی تمنے یہ کہ عذاب میں باہم شریک ہو ؛ تفسیر یعنی کافر کہیں گے خوب ہوا کہ انھوں نے ہمکو عذاب میں ڈلوایا یہ بھی نہ بچے لیکن اوسکو کیا فائدہ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا ؛ موضح اِذْ ظَّلَمْتُمْ کے معنی یہ ہیں کہ جب صحیح ہوا ظلم یعنی کفر تمہارا اور ظاہر ہو گیا اور نہ باقی رہا تمہارے لیے اور نہ کسیکے لیے شبہہ اس بات میں کہ تم ظالم تھے اور اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ الخ کے معنی یہ ہیں کہ نہیں نفع دیگا تمکو اشتراک تمہارا عذاب میں یا ہونا تمہارا مشترک عذاب میں جیسا کہ تھا عموم بلوی خوش کرتا دل کو دنیا میں اور بعضوں نے یہ معنی اسکے کہے ہیں کہ ہرگز نہیں نفع دیگی تمکو یہ آرزو یا عذر و ندامت کرنی اسلیے کہ تم عذاب میں مشترک ہو بسبب شریک ہونے تمہارے کے اوسکے سبب میں کہ وہ کفر ہی ؛ مدا ؛

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

سو کیا تو سُنا دیگا بہرونکو یا سجھا دیگا اندھونکو اور صریح غلطی میں بھٹکنوں کو ؛ موضح

اے محمد کیا تو سُنا سکتا ہی بہروں کو یا راہ دکھا سکتا ہی اندھوں کو اور اوسکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی ؛ تفسیر بہروں کو یعنی جو کہ سماع قبول نہیں رکھتے اور اندھوں کو یعنی جو کہ ہیں کے اندھے ہیں اور اونکو کہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں یعنی جو کہ اللہ کے علم میں ایسے ہیں کہ مرینگے گمراہی پر یعنی پس یہ نہیں ایمان لانے کے ؛ موضح

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ○

پھر اگر کبھی ہم تجکو لے گئے تو ہمکو اوس سے بدلا لینا یا تجکو دکھاوین جو اونکو وعدہ دیا ہی تو یہ ہمارے بس میں ہیں ؛ موضح

پس اگر اس عالم سے لیجاوین ہم تجکو پس البتہ ہم اس جماعت سے بدلا لینے والے ہیں یا یہ کہ دکھاوین ہم تجکو جو کچھ کہ وعدہ کیا ہمنے ساتھ انکے پس تحقیق ہم اوپر قادر ہیں ؛ تفسیر یعنی اگر وفات دینگے ہم تمکو پہلے اسکے کہ مدد دیں ہم تمہاری اوپر اور ٹھنڈک ڈالیں مومنوں کے سینوں میں اونکی جانب سے تو ہم اونسے سخت بدلا لینگے آخرت میں یا دکھاوین الخ یعنی پہلے وفات دینے تمہارے کے سو ہوا روز بدر کے اور بیان اونکے شدت کفر اور گمراہی کا کیا ساتھ قول اپنے کے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الخ پھر ذکر دیا دنیا اور آخرت کے عذاب کا ساتھ قول پاک اپنے کے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ آخر دس آیتوں تک ؛ مدا ؛ یعنی اگر وفات دیں ہم تمکو پہلے اسکے کہ عذاب کریں ہم اونکو پس ہم اونسے بدلا لینگے ساتھ قتل کرنے کے بعد تمہارے یا دکھاوین ہم تمہاری حیات میں عذاب جو وعدہ کیا ہی ہمنے اونسے پس ہم قادر ہیں جب چاہیں عذاب کریں اونپر اور مراد ہیں اِنسے مشرکین مگر بدلا لیا اللہ تعالیٰ نے اونسے روز بدر کے اور یہ تو قول اکثر مفسرین کا ہی اور حسن اور قتادہ نے کہا کہ مراد اس سے اہل اسلام ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کہ ہوا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت عتاب الٰہی اونکی امت میں پس اکرام کیا اللہ نے اپنے نبی کا کہ لے گیا اونکو اس عالم سے اور نہیں دکھائی اونکی امت میں مگر وہ چیز کہ ٹھنڈی کرے اونکی آنکھ کو اور بچایا عتاب سے بعد کے کہا انس نے کہ سدھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی رہی نقمت یعنی عتاب الٰہی دیا ہی پس نہیں دکھائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اونکی

۷ [illegible]

امت مین کوئی چیز کہ ناگوار معلوم ہوا اونکو یہان تک کہ وفات پائی اور نہین تھا کوئی نبی کبھی مگر کہ دیکھا عذاب اپنی امت مین مگر نبی تمھارے
صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھائے گئے اوس چیز کو کہ پہنچیگی امت اونکی کو بعد اونکے پس نہین دیکھے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے خوشی کرتے یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی معا* درمنثور*

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

سو تو مضبوط رہ ادسی پر جو تجکو حکم آیا ہی تو ہی بے شک سیدھی راہ پر* موضح*

پس محکم پکڑ اوس چیز کو کہ وحی بھیجی گئی طرف تیرے یعنی تمسک کر قرآن پر اور عمل کر اوسپر تحقیق تو راہ راست پر ہی یعنی ایسے دین پر ہی کہ جسمین کجی نہین*

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

اور یہ مذکور رہیگا تیرا اور تیری قوم کا اور آگے تمسے پوچھ ہوگی* موضح*

اور تحقیق قرآن نصیحت ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور تم پوچھے جاؤگے* تفسیر* یا یہ معنی ہین لَذِكْرٌ کے کہ یہ موجب
شرف کا ہی تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اسلیے کہ اوترا ہی اونکی لغت مین اور پوچھے جاؤگے الخ یعنی قیامت کو پوچھا جاویگا
کہ تمنے اسکا حق کیسا ادا کیا اور کیسی تعظیم کی تمنے اسکی اور کیسا شکر ادا کیا اس نعمت کا کہا عدی بن حاتم نے کہ تھا مین بیٹھا ہوا
نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آگاہ ہو بلاشبہہ اللہ نے جانا جو کچھ کہ میرے دل میں ہی یعنی محبت اپنی قوم کی پس خوش کیا مجکو
اونکے حق مین پس فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ* پس کیا ذکر و شرف میری قوم کے لیے اپنی
کتاب مین پھر فرمایا وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی
ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت قریب ہین اور پست کر بازو اپنے کو واسطے اونکے کہ اتباع کرین تیرا مومنون مین سے مراد ہی قوم میری پس شکر ہی
اللہ کا کہ نکالا صدیق کو میری قوم سے اور امام میری قوم سے بلاشبہہ اللہ نے اولٹ پلٹ کیا بندون کو پیٹھ کے بل اور پیٹ کے بل یعنی خوب
غور سے اونکو ملاحظہ فرمایا پس ہوئے بہترین عرب قریش اور وہ درخت مبارک ہین جسکا ذکر کیا اللہ نے اپنی کتاب مین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ* یعنی اور مثال کلمۂ طیب کی مانند درخت طیبہ کے ہی مراد اس سے قریش ہین اَصْلُهَا ثَابِتٌ
یعنی جڑ اوسکی ثابت ہی یعنی فرماتا ہی کہ جڑ اوسکی کرم ہی کہ وہ ثابت ہی وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ یعنی اور شاخین اوسکی آسمان
مین ہین یعنی فرماتا ہی وہ شرف ہی کہ مشرف کیا اونکو اللہ نے بسبب اوس اسلام کے کہ ہدایت کیا اونکو واسطے اوسکے اور گردانا اونکو اہل
اوسکا پھر اوتاری اونکے حق مین ایک سورت کتاب اللہ سے مکے مین کہ وہ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ہی آخر تک کہا عدی نے حاتم سے کہ نہین دیکھا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ذکر کیے گئے ہون اونکے سامنے قریش ساتھ خیر کے کبھی مگر کہ خوش کر دیا اونکو ذکر نے حضرت کو یہان تک
کہ ظاہر ہوتی تھی وہ خوشی سب لوگون کے لیے سامنے حضرت کے اور تھے حضرت اکثر اوقات پڑھتے یہ آیت وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ
لِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝* ملا* درمنثور*

صہ ۵۱
یعنی آنحضرت کی خوشی کے
بوجہ مذکورہ فرمانے
۲۔۹
۱۰

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝ ع

اور پوچھ دیکھ جو رسول بھیجے ہمنے تجسے پہلے کبھی ہمنے رکھے ہین رحمن کے سوا اور حاکم کہ پوجے جاوین* موضح*

اور پوچھ احوال اونکے کہ بھیجے تھے ہمنے پہلے تجسے پیغامبر اپنے کیا مقرر کیے تھے ہمنے سوائے خدا کے معبود اور کہ پرستش کیے جاوین اونکو* تفسیر*
یعنی کسی دین مین شرک نہین روا رکھا اور پوچھ دیکھ یعنی جسوقت اونکی ارواح سے ملاقات ہی یا اونکے احوال کی کتابین سے تحقیق کر* معی*
نہین ہی مراد رسولون سے سوال کرنے سے حقیقت سوال کرنے کی لیکن یہ مجاز ہی نظر کرنے سے اونکے ادیان مین اور دریافت کرنے سے اونکے

دین والون سے کہ آیا عبادت بتون کی کبھی کسی امت مین نبیون انبیا کے سے ہوئی بھی ہی اور حضرت کو کفایت کیا نشر کرنے اور تفحص کرنے سے
نشر کرنا کتاب امم مین کہ معجزا اور مصداق ہی اگلی کتابون کی اور کافی ہی حضرت کو خبر دینی اللہ تعالی کی اس بات مین ساتھ اس آیت کے
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا یعنی کفار عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اوتاری اللہ نے
اوسکی دلیل اور خود یہ آیت کافی ہی حاجت اوس آیت کی نہین اور ابن عباس سے ہی کہ جب آنحضرت کو معراج ہوئی تو بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت
کے لیے آدم کو اور رسولون کو کہ اونکی اولاد مین ہین پھر اذان دی جبریل ؑ نے پھر تکبیر کہی اور کہا ای محمد آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ اونکو
پس نماز پڑھائی آنحضرت ؐ نے اونکو پھر جب فارغ ہوئے نماز سے تو کہا اونسے جبریل ؑ نے سَلْ يَا مُحَمَّدُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
رُسُلِنَا الخ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پوچھتا مین کفایت کرتا ہی مجکو یعنی فرمانا اللہ تعالی کا اور یہی قول زہری اور سعید
بن جبیر اور ابن زید کا ہی کہ کہا اونھون نے جمع کیے گئے حضرت کے لیے رسول شب معراج مین اور حکم کیا سوال کرنے کا اونسے پس نہین شک کیا
حضرت نے اور نہین پوچھا اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین سَلْ اُمَمَ مَنْ اَرْسَلْنَا یعنی رسولون کی امتون سے کہ وہ یہود و نصاری ہین
پوچھ کر اونسے پوچھنا گویا انبیا سے پوچھنا ہی کہ وہ رسولون کی کتابون سے خبر دینگے اور معنی اس سوال کے ثابت کرنا اس بات کا ہی بت پرستون
کے لیے کہ وہ باطل پر ہین ✽ دل معا ✽ تنبیہ ✽ مقصود تمام رکوع کا یہ ہی کہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ کے ذکر اور قرآن پر عمل کرنے کو چھوڑ کر
بکا موحد اور متبع سنت کا ہو رات دن اپنی اوقات ایسی باتون مین مصروف رکھے کہ جنکے کرنے سے خاوند حقیقی راضی رہے اور ہر دم و ہر ساعت
لرزان ترسان اور امیدوار اوسکی رحمت کا رہے اور اوسکی یاد مین مشغول اور شیطان سے بیزار اور اوسکو دشمن سمجھتا اور موت کو یاد کرتا رہے
والا شیطان مسلط ہوگا ✽ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماویگا اللہ جل ذکرہ نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو ایک وقت یعنی اخلاص
و توحید سے یا ڈرا مجسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکھا نفس کو گناہ کرنے سے کہا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ الخ یعنی اور وہ لوگ کہ دیتے ہین اور دل انکے
ڈرتے ہین کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین ای بیٹی صدیق کی و لیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکھتے ہین
اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین
اور آیا ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات کھڑے ہوتے پس کہتے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ
جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ
کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہی
اور آیا ہی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنس رہے ہین فرمایا آگاہ ہو تحقیق تم اگر بہت کرتے یاد لذتون کی
توڑنے والی کی کہ وہ موت ہی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی
کو موت ہی پس تحقیق نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہی پس کہتی ہی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر مٹی
کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہی اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلا شبہہ تو تھا بہت محبوب میرے نزدیک اون مین سے کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین تجپر آج اور آیا تو طرف
میرے پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا پس فراخ ہوتی ہی قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہی
لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہی بندہ بدکار یا کافر کہتی ہی اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا یعنی نہ فراغت ہی
تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا تو آگاہ ہو تحقیق تھا تو میرے نزدیک بہت دشمن اون مین کہ چلتے ہین مجپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجپر اور آیا تو طرف میرے

ع ۵ [illegible]

پس قریب ہی کہ دیکھیگا تو کام میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوسپر یہان تک کہ ادھر کی اودھر نکلیاتی ہین پسلیان اوسکی کہا راوی نے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اونگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے فرمایا آنحضرت نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار اژدہے اگر تحقیق ایک اونمین سے پھونکار مارے زمین مین تو نہ اُگاوے زمین کچھ جب تک کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سوا اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہی دوزخ کے گڑھون مین سے ۔ کہا انس نے کہ تحقیق تم البتہ کرتے ہو عمل کہ وہ تمہاری آنکھون مین بال سے زیادہ باریک ہین گنتے تھے ہم اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والے یعنی صغیرہ گناہون کو تم حقیر اور چھوٹا جانتے ہو اور ہم اونکو مہلکات سے گنتے تھے فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ واسطے اونکے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہے یعنی ملائکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھکو میرے رب نے ساتھ نو باتون کے ساتھ خوف خدا کے پوشیدہ اور ظاہر مین اور ساتھ بات عدل کے غصے اور خوشی مین اور ساتھ میانہ روی کے فقر اور غنا مین اور ساتھ اس بات کے کہ صلہ رحم کرون مین اوس سے کہ کاٹے مجھسے اور دون مین اوسکو کہ محروم رکھے مجھکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجھپر اور ساتھ اسکے کہ ہووے خاموشی میری فکر اور گویائی میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ۔ مشکوۃ ۔ تنبیہ ۔ اب کچھ دعائین نہایت مفید بتقریب ذکر اللہ کے کہ اس رکوع مین اوسکے اعراض پر تنبیہ فرمائی لکھی جاتی ہین تو بھائی مسلمانون کو فائدہ دین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت شام اور صبح کے تین تین بار رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا رَّسُوْلًا ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ راضی کردے اوسکو یعنی روز قیامت کے ۔ اور روایت کی طبرانی نے ساتھ سند حسن کے منذری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے وقت صبح کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا پس مین ضامن ہون کہ البتہ پکڑونگا مین ہاتھ اوسکا یہان تک کہ داخل کرونگا مین اوسکو جنت مین اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی عطا بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا وقت شام کے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا پس تحقیق پہونچا حقیقت ایمان کو ۔ اور روایت کی مستغفری نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہے جسوقت کہ صبح کرے تو تین بار اور جسوقت کہ شام کرے تو تین بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پس بلاشبہ یہ کلمہ شفا ہی ننانوے بیماریون سے اور ادنی اونکا ہم یعنی فکر ہی ۔ اور روایت کی طبرانی نے اوسط مین اور مستغفری نے ساتھ سند حسن کے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسنے کہا وقت صبح کے اور شام کے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَ تَهْدِيْنِيْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِيْ وَاَنْتَ تَسْقِيْنِيْ وَاَنْتَ تُمِيْتُنِيْ وَاَنْتَ تُحْيِيْنِيْ ۔ نہین مانگے اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی وہ اوسکو پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس بیان کی مینے اوسے یہ حدیث پس کہا اونھون نے کہ یہ کلمے دیے تھے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو دعا کرتے تھے ساتھ انکے ہر روز سات بار پس نہین مانگتے تھے اللہ سے کچھ مگر کہ دیتا تھا اونکو وہ ۔ داعي الفلاح في اذكار المساء والصباح للسيوطي رحمة الله عليه فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی صبح و شام کو تین بار یہ دعا پڑھتا ہی تو اوسدن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی اوسکو بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہ جسنے یہ اعوذ پڑھی متعین ہوتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے

ع پہلے نوٹ میں ہر چیز بیان ... اجمال ہے ... اور اس کی تفصیل ... ہے

۵۲ یا اللہ تو نے پیدا کیا مجھکو اور تو نے راہ دکھائی مجھکو یعنی بڑھا دیگا مرتبہ میرا کفارے روز قیامت کے اور تو کھلاتا ہی مجھکو اور تو پلاتا ہی مجھکو اور تو مار دیگا مجھکو اور تو زندہ کریگا مجھکو یعنی قیامت کے ۱۲

اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آج کی رات ایک بچھو کے کاٹنے سے کیا ایذا اوٹھائی ہینے فرمایا اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ آخر تک تو ضرر نہ پونہچاتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوترکر یہ پڑھے تو ضرر نہین کرتی کوئی چیز جب تک کوچ کرے وہ اعوذ یہ ہی اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین تین بار پڑھے صبح و شام اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر پڑھے یہ آیتین هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ آخر سورہ حشر تک تو اسکی فضیلت یہ آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اعوذ مذکور مع تین آیتون اخیر سورہ حشر کے پڑھتا ہی صبح کو تو متعین کرتا ہی اللہ تعالی اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے شام تک اور اگر اوس دن مین مرتا ہی شہید مرتا ہی اور جو شام کو پڑھے یہی درجہ پاتا ہی اور فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا صبح و شام مین تین تین بار پڑھنا کفایت کرتا ہی ہر چیز سے یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو اور فرمایا کہ جو کوئی یہ دونون آیتین یعنی آیۃ الکرسی اور آیت ابتدا سورہ غافر کی صبح کو پڑھتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سے اور شیطانون سے بسبب برکت انکی کے شام تک اور جو شام کو پڑھتا ہی صبح تک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کے آیۃ الکرسی تو مشہور ہی اور آیت ابتداے غافر کی یہ ہی حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور فرمایا کہ جو کوئی صبح و شام یہ آیت سات سات بار پڑھے تو کفایت کرتا ہی اللہ تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکے کو وہ یہ ہی حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ یہ سب روایتین مشکوۃ اور حصن حصین وغیرہا حدیث کی کتابون مین ہین اور جسکو زیادہ شوق ذکر اللہ کا ہو وہ ظفر جلیل اور وظیفہ مسنونہ مین سے دیکھکر ورد مقرر کرے رد مشرکون کا کرکر اب آگے قصہ حضرت موسی علیہ السلام کا بیان ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لیے اور اوسوقت کے یہود وغیرہ کے قائل کرنے کے لیے کہ تم جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین مانتے ہو باوجود جاننے حقیقت اونکی کے اور دیکھنے معجزات اونکے کے ایسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ کرتے تھے اوسوقت کے کفار باوجود دیکھنے معجزات اونکے کے لیکن اوس زمانے سے تباہ و خراب اور معذب ہوئے ایسے ہی تمھارا حال بھی ہو تو کیا عجب ہی +

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور ہمنے بھیجا موسی اپنی نشانیان دیکر فرعون اور اوسکے سردارون پاس تو کہا مین بھیجا ہون جہان کے صاحب کا + مو

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوسکی کے پس کہا موسی نے تحقیق مین پیغمبر ہون پروردگار عالمون کا + تفسیر نشانیون سے مراد ید بیضا اور عصا وغیرہ معجزات موسی علیہ السلام کے ہین اور ملا۟ئه سے قبط + اور حضرت موسی علیہ السلام نے جب کلام مذکور کہا نہ مانا اونھون نے اونکو یہ محذوف ہی دلالت کرتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا + مد

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝

پھر جب لایا اون پاس ہماری نشانیان وہ تو لگے اونپر ہنسنے + مو

پس جب کہ آیا موسی اونکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اون نشانیون سے ہنستے تھے + تفسیر یعنی تسخر کرتے تھے ساتھ اونکے اور کہتے تھے اونکو سحر + مد

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور جو دکھاتے گئے ہم اونکو نشانی سو دوسری سے بڑی اور پکڑا ہمنے اونکو تکلیف مین شاید وہ باز آوین + مو

اور نہین دکھلاتے تھے ہم اونکو کوئی نشانی مگر وہ بزرگتر تھی قرین اپنے سے اور گرفتار کیا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے تو کہ وہ پھر آوین + تفسیر

قرین یعنی ساتھی اپنی بہن سے کہ ہوتی تھی پہلے اوسکے اور بزرگتر یعنی بہت بڑی ہوتی تھی بیچ نقض عادت کے اور ظاہر نظم دلالت کرتا ہی اسپر کہ لاحقہ بزرگتر ہوتی تھی سابقہ سے لیکن یہ مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہ ہی اس کلام سے کہ وہ موصوف تھیں ساتھ بڑائی کے متفاوت نہین تھین بڑائی مین یعنی سب بڑی ہی تھین اور اسپر محمول ہی کلام لوگونکا کہ کہا جاتا ہی هُمَا اِخْوَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَكْرَمُ مِنَ الْاٰخَرِ یعنی وہ دو بھائی ہین کہ ہرایک اون دونون مین سے بزرگتر ہی دوسرے سے ساتھ عذاب کے وہ طوفان ہی اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون ہوجانا پانی کا اور نقصان میوون کا اور قحط پس تھین یہ چیزین نشانیان واسطے موسیٰؑ کے اور عذاب کفار کے لیے اور تھین یہ ہرایک بزرگتر دوسری سے اور توکہ رجوع کرین یعنی کفر سے طرف ایمان کے ÷ من معا ÷

وَقَالُوا يٰاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝

اور کہنے لگے ای جادوگر پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو جیسا سکھا رکھا ہی تجھکو ہم مقرر راہ پر آوینگے ÷ مو ÷

اور کہا اونھون نے ای جادوگر دعا کر ہمارے لیے اپنے پروردگار کی جناب مین ساتھ اون ناموس کے کہ وحی کی ہی نزدیک تیرے تحقیق ہم راہ پر آوینگے یعنی مسلمان ہووینگے ÷ تفسیر ÷ ای جادوگر کہتے تھے وہ عالم ماہر کو جادوگر اسلیے کہ وہ بڑا جانتے تھے علم جادو کو اور اوسکے معنی بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ کے یہ ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے کہ عہد کیا ہی تجھسے کہ دعا تیری مستجاب ہی یا یہ معنی ہین ساتھ عہد اوسکے کے نزدیک تیرے اور وہ نبوت ہی یا یہ معنی ہین ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا نزدیک تیرے کہ وہ دور کرنا عذاب کا ہی اوس شخص سے کہ ہدایت پاوے ÷ من ÷

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

پھر جب اوٹھالی ہمنے اونپر سے تکلیف تبھی وہ وعدہ توڑ ڈالتے ÷ مق ÷

پھر جب دور کیا ہمنے اونسے عذاب کو یعنی موسیٰ کی دعا سے ناگہان وہ عہد توڑ ڈالتے یعنی ایمان لانے کا جو عہد کرتے وفا نکرتے اوسکو ÷

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین بولا ای قوم میری بھلا مجکو نہین حکومت مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین

تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

میرے نیچے کیا تم نہین دیکھتے ÷ مو ÷

اور پکارا فرعون اپنی قوم مین کہا ای قوم میری کیا نہین ہی میرے ہاتھہ مین بادشاہی مصر کی اور یہ نہرین چلتی ہین میرے محل کے نیچے کیا نہین دیکھتے تم ÷ تفسیر ÷ اوس گردپیش کے ملکون مین مصر کا حاکم بڑا ہوتا تھا اور نہرین اوسنے بنائین تھین دریاے نیل کا پانی اپنے باغ مین لایا تھا کاٹ کر ÷ مع ÷ پکارا یعنی فرعون نے آپ پکار اقبط کے سردارون کو از راہ افتخار کے یا حکم کیا منادی کو اوسنے پکارا اور ہارون رشید سے منقول ہی کہ اوسنے جب پڑھی یہ آیت کہا حاکم کرونگا مین مصر کا خسیس تر کو اپنے غلامون مین سے پس حاکم کیا اوسکا خصیب نام کو کہ وہ وضو کروایا کرتا تھا اوسکو اور عبداللہ بن طاہر سے منقول ہی کہ ہارون رشید مالک ہوا مصر کا پس نکلا طرف اوسکے پس جب قریب پہونچا اوسکے تو کہا آیا یہ وہی شہر ہی کہ افتخار کیا ساتھہ اوسکے فرعون نے یہان تک کہ کہا اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ واللہ کہ یہ میرے نزدیک حقیر تر ہی اس سے کہ داخل ہوؤنمین اسمین پس پھیری اوسنے باگ اپنی انتہی ÷ کہا نہین دیکھتے تم یعنی قوت میری اور ضعف موسیٰ کا اور غنا میری اور فقر اوسکا ÷ مع ÷

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝

بھلا مین ہون بہتر اس شخص سے جسکو عزت نہین اور صاف نہین بول سکتا ÷ مو ÷

ر بلا کہ مین بہتر ہون اس شخص سے کہ وہ خوار ہی یعنی موسی اور نزدیک سین کہ بات واضح کہے یعنی حضرت موسی علیہ السلام کی زبان مین لکنت تھی سبب انگارا ڈال لینے کے مونہہ مین لڑکپنے مین واللہ اعلم +

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ○

پھر کیون نہ آپڑے اوسپر کنگن سونے کے یا آتے اوسکے ساتھ فرشتے پرا باندھکر + موضح

پس کیون نہ اوتارے گئے اس شخص پر کنگن سونے کے یا کیون نہ آئے ہمراہ اوسکے فرشتے مجتمع ہوکر + تفسیر فرعون آپ کنگن پہنتا تھا جواہر کے تکلف اور جس امیر پر مہربان ہوتا سونے کے کنگن پہناتا اور اوسکے سامنے فوج کھڑی ہوتی پرا باندھ کر + معالم مراد رکھا فرعون نے ساتھ اوتر نے کنگنون کے موسی پر اوتر نا ملک کی کنجیون کا طرف اونکے اسلیے کہ وہ جب چاہتے تھے سردار کرنا کسی شخص کو تو کنگن اور ہار سونے کے پہناتے تھے اوسکو تو کہ دلالت کرے اوسکی سرداری پر پس کہا فرعون نے کیون نہ اوتارے رب موسی نے اوسپر کنگن سونے کے اگر تھا سردار واجب الاطاعت اور مقترنین کے معنی ہین چلیے فرشتے ساتھ اوسکے پرا باندھ کر تو کہ مددگار اوسکے ہوتے اور گواہی دیتے اوسکے صدق پر + معالم

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○

پھر عقل کھودی اپنی قوم کی پھر اوسی کا کہا مانا مقرر وہ تھے لوگ بیحکم + موضح

پس بے عقل کیا فرعون نے اپنی قوم کو پس قبول کیا اونھون نے حکم اوسکا تحقیق وہ تھے قوم فاسق + تفسیر یا معنی اسکے یہ ہین کہ جھلایا فرعون نے اپنی قوم قبطا کو یہ بات کہکر اور تاثیر کیا اونمین اوسکے کلام اور حلم اوسکا یعنی جھٹلانا موسی کا جو چاہتا تھا فاسق یعنی خارج دین حد سے + معالم

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ○

پھر جب ہمکو بیچ و تاب دلائی تو ہمنے اون سے بدلا لیا پھر ڈوبا دیا اون سب کو پھر کر ڈالا اونکو گئے گذرے اور کہاوت پچھلون کے واسطے + موضح

پس جب غصے مین لائے وہ ہمکو بدلا لیا ہمنے اون سے پس ڈبو دیا ہمنے اون سبکو پس کیا ہمنے اونکو پیش رو اور کہاوت واسطے پچھلون کے + تفسیر معنی اسکے یہ ہین کہ اونھون نے جب افراط کی گناہون مین مستحق ہوئے اسکے کہ جلدی اوتاریں ہم اونپر عذاب اپنا اور بدلا لینا اپنا اور نہ درگذر کرین اونسے اور مثلا کے معنی ہین بات عجیب الشان کہ بطور کہاوت وضرب المثل کے کہا جاتا ہی کہ کہاوت تمہاری ایسی ہی جیسے قوم فرعون کی اور آخرین سے مراد ہین جو کہ آوینگے بعد اونکے اور معنی اسکے یہ ہین کہ پس کیا ہمنے اونکو پیشوا پچھلے کافرون کے لیے کہ پیروی کرین اونکی بیچ مستحق ہونے عذاب کے مانند اونکے اور اوترنے عذاب کے اونپر بسبب کرنے ایسے افعال کے کہ جیسے اونھون نے کیے اور کیا ہمنے اونکے قصے کو کہاوت + معالم اور یا جعلنٰہم سلفا کے یہ معنی ہین کہ ہمنے اونکو پیش رو کیا تو کہ نصیحت پکڑین ساتھ اونکے پچھلے لوگ اور مثلا کے معنی یہ ہین عبرت و نصیحت + معالم عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھے تو اللہ کو کہ دیتا ہی بندے کو جو کچھ چاہیے اس حال مین کہ وہ مقیم ہو گناہون پر پس سوا اسکے نہین کہ استدراج ہی اوسکی طرف سے واسطے اوسکے پھر پڑھی آیت فلما آسفونا انتقمنا منهم فاغرقناهم اجمعين + کہا طارق بن شہاب نے کہ تھا مین نزدیک عبد اللہ بن مسعود کے پس ذکر کیا گیا نزدیک اونکے ناگہانی موت کا پس کہا اونھون نے کہ وہ تخفیف ہی مومن پر اور حسرت ہی کافر پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فلما آسفونا انتقمنا منهم + معالم مترجم کہتا ہی یعنی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے پر کہ کوئی سوائے خدا تعالی کے معبود نہین ہی مشرکون نے اعتراض کیا کہ رسا عیسی کو بہت سے ہین اور اگر وہ بھی معبود تھے راضی ہین ہم کہ معبود ہمارے ساتھ عیسی کے ہون اور گمان کیا کہ ساتھ دلیل کے غالب آئے خدا تعالی نے کشف شبہ کا فرمایا

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○

اور جب کہاوت لائی مریم کے بیٹے کو تبھی قوم تیرے لگتے ہین اوس سے چلانے + موضح

ع ۵ / ۱۱

اور جب کہاوت بیان کی گئی ساتھ بیٹے مریم کے ناگہان قوم تیری اوس کہاوت سے ساتھ خوشوقتی کے آواز بلند کرتے ہین ✤ تفسیر ✤ یعنی قرآن مین اونکا ذکر آیا تو اعتراض کرتے ہین کہ اونکو بھی خلق پوجتے ہین اونھین کیون خوبی سے یاد کرتے ہو اور ہمارے پوجون کو بُرا کہتے ہو ✤ موضح ✤
اور جب کہاوت بیان کی گئی الخ جب پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے آگے یہ آیت ✤ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ✤ یعنی تم اور جنکو تم پوجتے ہو ایندھن جہنم کے ہین غصے ہوئے مشرک پس کہا ابن الزبعری نے کہ ای محمد کیا یہ خاص کر ہمارے ہی لیے اور ہمارے معبودون کے لیے یا سب امتون کے لیے پس فرمایا علیہ السلام نے کہ تمہارے لیے اور تمہارے معبودون کے لیے ہے اور سب امتون کے لیے پس کہا عبد اللہ ابن الزبعری نے کہ کیا نہین کہتے تھے تم کہ عیسی نبی ہین اور تعریف کرتے تھے تم اونکی اور اونکی مان کی اور تم جانتے ہی ہو کہ نصاری اون دونون کو پوجتے ہین اور عزیر اور فرشتے بھی پوجے جاتے ہین پس اگر یہ دوزخ مین گئے تو راضی ہین ہم یہ کہ ہون ہم اور ہمارے معبود بھی ساتھ اونکے پس خوش ہوئے وہ اور ہنسنے کرنے قائل کر دیا اور سکوت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ یعنی بلا شبہ جو لوگ کہ سبقت لے گئے انکے لیے ہماری جانب سے جنت وہ لوگ دوزخ سے دور کیے گئے ہین اور اوتری یہ آیت وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ الخ اور معنی اسکے یہ ہین اور جب بیان کی ابن زبعری نے کہاوت ساتھ عیسی بیٹے مریم کے واسطے معبودون اپنے کے اور جدال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پوجنے نصاری کے عیسی علیہ السلام کو ناگہان قوم تیری یعنی قریش اس کہاوت سے آواز بلند کرتے ہین ازراہ خوشی اور ہنسنے کے بسبب اوس چیز کے کہ سنی اونھون نے ابن زبعری سے کہ جیسا کر دیا حضرت کو ساتھ جدال باطل اپنے کے ✤ مد ✤

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝

اور کہتے ہین ہمارے ٹھاکر بہتر ہین یا وہ یہ نام جو دھرتے ہین تجہپر سب جھگڑنے کو بلکہ یہ لوگ ہین جھگڑالو ✤ موضح ✤

اور کہا مشرکون نے کیا معبود ہمارے بہتر ہین یا عیسی نہین بیان کی واسطے تیرے یہ کہاوت مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو ✤
تفسیر ✤ اور کہا الخ مراد رکھتے تھے وہ یہ کہ معبود ہمارے تمہارے نزدیک بہتر نہین ہین عیسی سے پس جب ہوئے عیسی ایندھن دوزخ کے تو ہمارے معبودون کا امر تو سہل ہے مگر جھگڑنے کو یعنی واسطے جھگڑنے اور غالب ہونے کے بات مین نہ واسطے طلب تمیز کے درمیان حق اور باطل کے جھگڑالو یعنی عادت ہی اونکی یہ ہی کہ بہت جھگڑتے ہین اور دری ہر کیسے ہوتے ہین اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ تو نہین مراد رکھی اس سے مگر بت ہی اسلیے کہ ما غیر عقلا کے لیے آتا ہی لیکن ابن زبعری نے جو دیکھا کہ لفظ کلام اللہ کا یعنی وَمَا تَعْبُدُوْنَ احتمال رکھتا ہی وجہ عموم کا باوجود جاننے اوسکے کے اس بات کو کہ مراد اس سے بت ہی ہین اونکے نہ اور کچھ پائی حیلے کے لیے گنجایش پس پھیر لفظ وَمَا تَعْبُدُوْنَ کو طرف شمول اور احاطے کے واسطے ہر معبود غیر اللہ کے بطریق جھگڑنے اور چاہنے اس بات کے کہ غالب آوین ہم پس ازراہ وقار کے آنحضرت نے سکوت فرمایا یہانتک کہ جواب دیا اونکی طرف سے اونکے رب نے ✤ عل ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے کہ تھے اوسپر مگر کہ دیے گئے جدال یعنی جھگڑنا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون پر اس حال مین کہ وہ جھگڑ رہے تھے قرآن مین پس نہایت غصے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ گویا ڈالا گیا حضرت کے چہرۂ مبارک پر سرکہ یعنی نہایت سرخ روئے ہوئے پھر فرمایا نہ مارو تم کتاب اللہ کو بعض اوسکے کو بعض پر یعنی ایک آیت سے دوسری آیت کی تکذیب نکرو اور آپس مین آیتون کو معارض نجانو اس لیے کہ نہین گمراہ ہوئے کوئی قوم کبھی مگر کہ دیے گئے ہین جھگڑنا پھر پڑھی یہ آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کذب ایک باب یعنی قسم ہی ابواب یعنی اقسام نفاق سے اور بلا شبہ نشانی نفاق کی یہ ہی کہ ہو آدمی جھگڑالو دشمنی رکھنے والا ✤ در منثور ✤

ف [illegible] منہ

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝

وہ کیا ہی ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسپر فضل کیا اور کھڑا کیا بنی اسرائیل کے واسطے ✣ مو

نہین ہی عیسی مگر بندہ کہ انعام کیا ہمنے اوسپر یعنی ساتھہ دینے نبوت کے اور کیا ہمنے اوسکو نمونہ قدرت الٰہی کا واسطے بنی اسرائیل کے ✣ تفسیر ✣ یعنی بغیر باپ کے جو ہمنے اوسکو پیدا کیا تو مانند کہاوت کے کیا بسبب عجیب و غریب ہونے معاملے اونکے کے تو دلیل پکڑی جاوے اللہ کی قدرت پر کہ بلا شبہہ وہ قادر ہی اوس چیز پر کہ چاہے ✣ مل جلا ✣ منقول ہی ابن عباس سے کہ مشرک آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اونھون نے کہ خبر دو کہ جو پوجے جاتے ہین سوا اللہ کے کہان ہونگے وہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ مین کہا اونھون نے اور سورج اور چاند کہان ہونگے فرمایا سورج اور چاند بھی دوزخ مین ہونگے کہا اونھون نے پس عیسی بیٹے مریم کے کہان ہونگے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت ان ھو الا عبد انعمنا علیہ الخ

✣ درمنثور ✣

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

اور اگر ہم چاہین نکالین تم مین سے فرشتے رہین زمین مین تمہاری جگہ ✣ مو

اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتے زمین مین خلیفہ ہون ✣ تفسیر ✣ یعنی عیسی مین آثار فرشتون کے سے تھے اس سے معبود نہین ہوتا اگر چاہین تمہاری نسل سے ایسے لوگ پیدا کرین ✣ مو ✣ لجعلنا منکم کی تقدیر یون ہی لجعلنا بدلا منکم یعنی کرتے ہم بدل تمسے فرشتونکو یا تقدیر یون ہی لجعلنا بدلکم اور من بمعنی بدل کے ہی یعنی کرتے ہم بدلے تمہارے فرشتون کو اور بعضون نے کہا یہ معنی ہین کہ اگر چاہتے ہم بسبب قادر ہونے اپنے کے عجائب امور پر پیدا کرتے ہم تمسے ای مردون فرشتون کو کہ جانشین ہوتے وہ تمہارے زمین مین جیسے کہ جانشین کرتے ہین ہم تمہاری اولاد کو اور یہ ایسا ہوتا جیسے عیسی کو عورت سے پیدا کیا بغیر مرد کے تو کہ جانتے تم قدرت ظاہرہ ہماری اور جانتے تم کہ ملائکہ اجسام مین کہ نہین پیدا ہوتے مگر اجسام سے اور اللہ تعالی منزہ ہی اس سے ✣ مل ✣

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

اور وہ نشان ہی اوس گھڑی کا سو اوسمین دھوکھا نکرو اور میرا کہا مانو یہ ایک سیدھی راہ ہی ✣ مو

اور تحقیق عیسی نشانی ہی قیامت کی پس شبہہ نکرو قیامت مین اور کہہ ای محمد پیروی میری کرو یہی راہ سیدھی ✣ تفسیر ✣ عیسی یعنی اوترنا اونکا نشانیون قیامت سے ہی کہ جانا جاویگا بسبب اوسکے قرب قیامت کا اور پیروی میری کرو یعنی میری ہدایت اور شرع کی یا میرے رسول کی اس صورت مین واتبعون مقولہ اللہ تعالی کا ہی یا یہ امر ہی رسول اللہ کے لیے کہ کہہ واتبعون یعنی جو کچھہ کہ حکم کرتا ہون مین تمکو راہ سیدھی ہی ✣ مل ✣ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس خدا کی کہ ہاتھہ مین جان میری کا اوسکے ہاتھہ مین ہی تحقیق اوترینگے آسمان سے تمہارے اہل دین مین عیسی بیٹے مریم علیہما السلام کے درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پھر توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کر دینگے دین نصرانیت کو اور حکم کرینگے ملت حنفیہ پر اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے کھانے اور پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کو اور رکھدینگے جزیہ یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسے سوائے دین حق کے مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکے کا اور حکم کرنا ساتھہ شرائع دین اسلام کے ہی اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسی کے زمانے مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے کہ دنیا مین ہی پھر کہتے تھے ابو ہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس چیز مین تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت وان من اہل الکتب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الخ یعنی نہین ہی کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاری سے مگر کہ ایمان لائیگا عیسی علیہ السلام پر پہلے مرنے اونکے کے یہ حدیث بخاری و مسلم مین ہی ✣ مشکوۃ ✣

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اور نہ روکے تمکو شیطان وہ تمہارا دشمن ہی صریح ✦ مو ✦

اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارے حق میں دشمن ظاہر ہی ✦ تفسیر ✦ نہ روکے یعنی قیامت پر ایمان لانے سے یا اللہ و رسول کی پیروی کرنے سے دشمن ظاہر ہی یعنی اوسکی دشمنی تمسے ظاہر ہی اسلیے کہ نکالا تمہارے باپ آدم کو جنت سے اور اوتروایا اونسے لباس نور کا ✦ مل ✦

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ

اور جب آیا عیسی نشانیاں لیکر بولا میں لایا ہون تمہارے پاس پکی باتیں اور بتانے کو بعضی چیز جسمیں تم جھگڑتے تھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو بیشک اللہ جو ہی وہی ہی رب میرا اور رب تمہارا اوسکی بندگی کرو یہ ایک سیدھی راہ ہی ✦ مو ✦

اور جب کہ آئے عیسی علیہ السلام ساتھہ معجزون کے کہا لایا ہون میں تمہارے واسطے حکمت کو اور آیا ہون میں تو بیان کرون میں واسطے تمہارے بعض وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اوسکے پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا تحقیق خدا وہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکو یہی راہ سیدھی ✦ تفسیر ✦ بینت سے مراد معجزے ہین یا آیتین انجیل کی اور شرائع اور حکمت سے مراد انجیل اور شرائع بعض وہ چیز الخ وہ امر دین کا ہی نہ امر دنیا کا اور اخیر آیت تک کلام حضرت عیسی علیہ السلام کا ہی ✦ مل ✦

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ○

پھر پھٹ گئے فرقے اونکے بیچ سے سو خرابی ہی گنہگارون کو آفت سے دکھہ والے دن کی ✦ مو ✦

پس اختلاف کیا جماعتون نے درمیان اپنے پس خرابی ہے اونکو کہ ستم کیا عذاب دن درد دینے والے کے سے ✦ تفسیر ✦ یہود اونکے منکر ہوئے اور نصاری قائل ہوئے پھر نصاری بھی کئی فرقے ہوئے کوئی خدا کا بیٹا بناوے کوئی خدا کو تین جگہہ کرے اور کچھہ کہین ✦ مو ✦ جماعتون نے یعنی فرقون نے بعد عیسی کے اور وہ یعقوبیہ ہین اور نسطوریہ اور ملکائیہ اور شمعونیہ پس ان فرقون نے نصاری میں سے اختلاف کیا عیسی کے حق میں کہ آیا وہ اللہ ہی یا ابن اللہ یا ثالث ثلثۃ یعنی تیسرا تین میں کا ستم کیا یعنی کفر کیا بسبب اوس چیز کے کہی عیسی کے حق میں اور دن درد دینے والا دن قیامت کا ہی ✦ مل ✦ جلا ✦

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اونپر اچانک اور اونکو خبر نہو ✦ مو ✦

انتظار نہین کرتے ہین مگر قیامت کا یہ کہ آوے اونکے پاس ناگہان اور وہ خبردار نہون ✦ تفسیر ✦ هَلْ يَنْظُرُوْنَ مین ضمیر ہی واسطے قوم عیسی کے یا کفار کے اور یہ خبردار نہون یعنی اور یہ غافل ہون بسبب مشغول ہونے اپنے کے امور دنیا اپنی میں جیسے کہ اور جگہہ فرمایا تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ✦ یعنی پکڑے گی اونکو قیامت اس حال میں کہ وہ جھگڑتے ہونگے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخص دوہتے ہونگے اونٹنی کو اور دو شخص لپیٹتے ہونگے کپڑے کو پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ✦ مل ✦ در منثور ✦

ع ۱۱ / ۱۲

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ○

جتنے دوست ہین اوس دن دشمن ہونگے مگر جو ہین ڈر والے ✦ مو ✦

دوست اوس دن بعض اونکے واسطے بعض کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ✦ تفسیر ✦ اوس دن دوستی سے دوست بھاگیگا کہ اسکے سبب سے

میں نہ پڑ جاؤں ۔ ❁ اَلْاَخِلَّاءُ جمع خلیل کی ہے یعنی دوست کے اوس دن یعنی روز قیامت کے مگر پرہیزگار کہ آپس میں للہ محبت رکھتے
ہیں یعنی منقطع ہوجائینگی اوس دن تمام محبتیں کہ درمیان دو دوستوں کے ہیں بیچ غیر ذات اللہ کے اور بدل جاویگی وہ محبت ساتھ عداوت اور غضب کے
مگر محبت اون دو شخصوں کی کہ للہ محبت رکھتے ہیں آپس میں محبت باقی رہیگی ۔ ❁ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا
منقطع ہوجائینگے ناتے اور گم ہوجائینگے اسباب اور جاتی رہیگی اخوت یعنی بھائی چارہ مگر اخوت اللہ کی راہ کی باقی رہیگی اور یہ موجب فرمانے
اللہ تعالی کے ہے اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ مجاہد سے ہے بیچ تفسیر اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کے کہا جو کہ دوست اللہ کے گناہ پر تھے دنیا میں وہ آپس میں دشمن ہونگے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دوست
چار ہیں دو مومن اور دو کافر پس مرتا ہے ایک شخص دو مومنوں میں سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے بار خدایا نہیں دیکھا
میں نے کسی دوست کو کہ بہت حکم کرنے والا ہو ساتھ اچھی باتوں کے اور بہت منع کرنے والا ہو بری باتوں سے اوس سے ملا بار خدایا ہدایت کر اوسکو
جیسا کہ ہدایت کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو اوسپر اور مرتا ہے ایک شخص دو کافروں میں سے پس پوچھا جاتا ہے اوس سے
اوسکے دوست کا حال پس کہتا ہے نہیں دیکھا میں نے کوئی دوست کہ بہت حکم کرنے والا ہو بری باتوں کا اوس سے اور نہیں دیکھا میں نے کسی دوست
کو بہت منع کرنے والا اچھی باتوں سے اوس سے بار خدایا گمراہ کر تو اوسکو جیسا کہ گمراہ کیا تو نے مجکو اور مار تو اوسکو اوس راہ پر کہ مارا تو نے مجکو
اوسپر فرمایا حضرت نے پھر اوٹھائے جاوینگے وہ روز قیامت کے پس فرماویگا اللہ تعالی چاہیے کہ ثنا کرے بعض تمہارا بعض پر پس اوسپر دونوں
مومن ثنا کریگا ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے یار کی بہت اچھی طرح اور اوسپر دونوں کافر پس ثنا کریگا ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے یار کی
نہایت بری طرح ۔ کعب سے منقول ہے کہ کہا لایا جاویگا یعنی محشر میں رئیس فی الخیر کو یعنی مانند علما باعمل اور مرشد برحق کے روز قیامت کے پس
کہا جاویگا فرمانبرداری کر اپنے رب کی چلنے میں پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب اوسکے کے پس نہیں پردہ میں ہوگا اللہ تعالی سے پھر حکم کیا جاویگا
اوسکو جنت کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یاروں کا کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس
کہا جاویگا یہ مکان فلانے کا ہے اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہے اللہ نے جنت میں قسم بزرگی کی چیزوں سے اور دیکھیگا مکان
اپنا افضل اونکے مکانوں سے اور پہنائے جاوینگے اوسکو کپڑے جنت کے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج اور پونہچیگی اوسکو ہوا جنت کی
اور چمکنے لگیگا چہرہ اوسکا یہاں تک کہ ہوجائیگا جیسے چودھویں رات کا چاند پھر نکلیگا وہ پس نہیں دیکھینگے اوسکو کسی جماعت کے لوگ مگر کہ
کہینگے وہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ یعنی یا اللہ کر اسکو جنتیوں میں سے یہاں تک کہ آویگا اپنے اون یاروں کے پاس کہ جمع ہوتے تھے ساتھ
اوسکے خیر پر اور مدد کرتے تھے اوسکی خیر پر پس کہیگا خوش ہو ای فلانے پس تحقیق اللہ نے طیار رکھا ہے تیرے لیے جنت میں ایسا اور ایسا
پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہے اللہ تعالی نے اونکے لیے جنت میں قسم بزرگی کی چیزوں سے یہاں تک کہ چڑھیاویگی اونکے
چہروں پر سفیدی جیسے اوسکے چہرے پر آگئی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے چہروں کی سفیدی سے پس کہینگے یہ اہل جنت ہیں اور لایا جاویگا
رئیس فی الشر کو یعنی مانند گرو اور پنڈتوں اور تعزیہ وغیرہ بنانے والوں کے پس کہا جاویگا قبول کر حکم رب کا پس لایا جاویگا اوسکو طرف رب
اوسکے کے پس پردہ میں کیا جاویگا اوس سے اور حکم کیا جاویگا اوسکو دوزخ کے لیجانے کا پس دیکھیگا مکان اپنا اور مکان اپنے یاروں کا پھر کہا جاویگا یہ مکان فلانے
کا ہے اور یہ مکان فلانے کا پس دیکھیگا جو کچھ کہ طیار رکھا ہے اللہ نے اوسکے لیے قسم خواری سے اور دیکھیگا مکان اپنا برا اونکے مکانوں سے پس
سیاہ ہوجائیگا چہرہ اوسکا اور کرنجی ہوجائینگی آنکھیں اوسکی اور رکھی جاویگی اوسکے سر پر ٹوپی آگ کی پھر نکلیگا پس نہیں دیکھینگے اوسکو
کسی جماعت کے لوگ مگر کہ پناہ مانگینگے ساتھ اللہ کے اوس سے پھر آویگا اپنے اون یاروں کے پاس کہ جمع ہوتے تھے اوسکے ساتھ شر پر اور
مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس کہینگے وہ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ پس کہیگا کس سبب سے پناہ مانگی تمنے ساتھ اللہ کے مجھسے کیا نہیں یاد رکھتا ہو

یعنی اور سارے ابرار کی لعنت [illegible] منہ

اے فلانے ایسا اور ایسا پس یاد دلاتا رہیگا اونکو وہ شر کہ جمع ہوتے تھے وہ اوسکے ساتھ اوسپر اور مدد کرتے تھے اوسکی اوسپر پس خبر دیتا رہیگا اونکو اوس چیز کی کہ طیار رکھی ہی اللہ نے اونکے لیے دوزخ مین یہان تک کہ چڑھیا دیگی اونکے مونہون پر سیاہی جیسے اوسکے چہرے پر چڑھی تھی پس پہچانینگے اونکو لوگ اونکے مونہون کی سیاہی سے پس کہینگے یہ دوزخی ہین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔ کہ دو دوست مومن ہوتے ہین اور دو دوست کافر حال مومنون کا یہ ہی کہ جب مرتا ہی ایک شخص دونون مین سے تو خوش خبری دیجاتی ہی اوسکو جنت کی پھر یاد کرتا ہی اپنے دوست کو پس کہتا ہی بار خدایا تحقیق دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری طاعت کا اور تیرے رسول کی اطاعت کا اور حکم کرتا تھا مجکو بھلائی کا اور منع کرتا تھا مجکو برائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین تجھسے ملونگا بار خدایا پس نہ گمراہ کر اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھایا تونے مجکو اور راضی ہووے تو اوس سے جیسے کہ راضی ہوا تو مجھسے پس کہا جاویگا اوسکو کہ جا اگر جانتا تو وہ چیز کہ اوسکے لیے ہی نزدیک میرے تو البتہ ہنستا بہت اور روتا تھوڑا پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پھر کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے واسطے یار اپنے کے نِعْمَ الْاَخُ وَنِعْمَ الصَّاحِبُ یعنی اچھا بھائی ہی تو اور اچھا دوست ہی اور جب مرتا ہی ایک شخص دونون کافرون مین سے تو خبر دیجاتی ہی اوسکو دوزخ کی پھر یاد کرتا ہی اپنے یار کو پس کہتا ہی بار خدایا بلاشبہہ دوست میرا فلانا حکم کرتا تھا مجکو تیری نافرمانی کرنے کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کرنیکا اور حکم کرتا تھا مجکو برائی کرنے کا اور منع کرتا تھا مجکو بھلائی سے اور خبر دیتا تھا مجکو کہ مین نہین ملونگا تجھسے بار خدایا پس نہ ہدایت کر تو اوسکو بعد میرے یہان تک کہ دکھاوے تو اوسکو مانند اوس چیز کے کہ دکھائی تونے مجکو اور خفا ہووے تو اوسپر جیسا کہ خفا ہوا تو مجپر پھر مرتا ہی دوسرا پس جمع کیجاتی ہین روحین دونون کی پس کہا جاتا ہی چاہیے کہ ثنا کرے ہر ایک تم دونون مین سے اپنے یار کی پس کہتا ہی ہر ایک اون دونون مین سے اپنے یار کو بِئْسَ الْاَخُ وَبِئْسَ الصَّاحِبُ وَبِئْسَ الْخَلِيْلُ یعنی تو برا بھائی ہی اور برا یار ہی اور برا دوست ہی۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ اللہ تعالی فرماویگا روز قیامت کے کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے آج کرونگا مین اونکو اپنے سایے مین کہ آج نہین ہی سایہ مگر سایہ عرش میرے کا اور فرمایا کہ تحقیق ایک شخص نے ملاقات کا ارادہ کیا اپنے بھائی کی کہ تھا وہ اور گانون مین پس متعین کیا اللہ نے اوسکے لیے اوپر راہ اوسکی کے ایک فرشتہ کہا فرشتے نے کہان کا ارادہ رکھتا ہی تو کہا اوسنے ارادہ رکھتا ہون اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ اوس گانون مین ہی کہا فرشتے نے کیا ہی تیرے لیے اوسپر کوئی نعمت کہ مالک ہوویگا تو اوسکا یعنی کچھ نعمت اوسکو دی ہی کہ اوسکا بدلا لینے کو جاتا ہی کہا اوسنے نہ لیکن بلاشبہہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو بسبب اللہ کے کہا فرشتے نے پس تحقیق مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تیرے تا خبر دون تجکو یہ کہ تحقیق اللہ نے دوست رکھا تجکو جیسے کہ دوست رکھا تونے اوسکو اللہ کے لیے تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب ہی قیامت فرمایا وائے تجکو اور کیا طیار کیا تونے اوسکے لیے کہا اوسنے کچھ نہین طیار کیا مینے اوسکے لیے مگر یہ کہ تحقیق مین دوست رکھتا ہون اللہ اور رسول اوسکے کو فرمایا تو ساتھ اونکے ہوویگا کہ دوست رکھا تونے اونکو کہا انس نے پس نہین دیکھا مینے مسلمانون کو کہ خوش ہوئے ہون ساتھ کسی چیز کے بعد اسلام کے مانند خوش ہونے اونکے کے ساتھ اس کلمے کے اور فرمایا مثال ہمنشین نیک کی اور برے کی مانند اوٹھانے والے مشک اور پھونکنے والے دھونکنی کے ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا یہ کہ دیگا تجکو مشک مفت اور یا یہ کہ مول لیگا تو اوس سے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے خوشبو اور پھونکنے والا دھونکنی کا یا یہ کہ جلاویگا کپڑے تیرے اور یا یہ کہ پاویگا تو اوس سے ہوا بری فرمایا اللہ تعالی نے واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت رکھنے والون کے بسبب محبت میری کے اور واسطے بیٹھنے والون کے آپسمین بسبب خوشی میری کے اور واسطے ملاقات کرنیوالون کے آپسمین میری رضا کے لیے اور واسطے خرچ کرنے والون مال کے میرے لیے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی

ف ۱ یعنی قیامت اپنے وقت پر آئیگی ... آنے والی ہے ۱۲ حق

ف ۲ ... اور ... رسول کو دوست ... خلاف ... محبت ... ۱۲

ف ۳ ... کسی بزرگ کی خدمت کی ... اور نفس ...

ف ۴ یعنی اگر مشک نہ ملیگا خوشبو تو پاویگا یعنی ایسے ہی صاحب نیک اگر فیض و نور دیگا ... کفایت کرتا ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت مین خوش حال اور فارغ بیٹھیگا ۱۲

ف ۵ یعنی اگر تم ایسے ہی صاحب برا ضائع کریگا وقت کو اور خلل ڈالیگا پرہیزگاری مین اور ... برائی اور ناخوشی کا وقت تو بالفعل موجود ہی ۱۲ حق

بسبب خبر دینے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یا بسبب جذبہ اور انکشاف الٰہی کے اونکو دشمن جانتے ہین اور اونسے پرہیز کرتے ہین اور محبت
فاسقون اور گنہگارون کی آپسمین جبلۂ محبت نفسانی سے ہی کہ نفس دونون کے ہم جنس اور متصف ساتھ ایک صفت کے ہین اور بسبب ہم جنسیت
کے ایک میل دوسرے کی طرف رکھتا ہی جب کہ ضرر اوس صفت اور موصوف کا معاینہ کرینگے یعنی آخرت مین تو آپسمین بغض دونون مین پیدا ہوگا
اور ایک دوسرے کو کہیگا کہ کیون مجکو صفت نیک کی رغبت ندلائی چنانچہ آیت اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا اور
اور بہت آیتین اور حدیثین بیان کرنے والی اس مضمون کی ہین اور بیچ شان فرقے پہلے کے حدیث اَلْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ
مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وارد ہی اور بیان مرتبہ خلت کا کہ اعلیٰ مراتب قرب حق کے سے ہی تفصیل و طوالت رکھتا ہی
یہان محل اوسکا نہین ہی کیونکہ اختصار منظور ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ اختلاف ہی علما کو اسمین کہ مرتبہ خلت کا افضل ہی یا مرتبہ محبت
و حبیبی کا بعضے تو کہتے ہین کہ حبیبی مختص ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اور چونکہ وہ اَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْبَشَرِ ہین حبیبی بھی اعلیٰ
اور افضل سب درجون مین ہوگی اور خلت کہ مختص ساتھ ابراہیم علیہ السلام کے ہی محبت کے مرتبے سے نیچی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ دونون ایک ہی
مرتبے مین ہین اور دونون آنحضرت کے لیے ثابت ہین چنانچہ حدیث لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ
اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا ثابت کرتی ہی مرتبہ خلت کو آنحضرت کے لیے اور حبیب تو آپ مشہور ہی ہین بہت حدیثون سے ثابت ہی + بحر +

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝

ای بندو میرے نہ ڈر ہی تمپر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ + مو +

کہا جاویگا ای میرے بندو نہین ہی کچھہ ڈر تمپر آج اور نہ تم غمگین ہوؤ + تفسیر + یہ حکایت ہی واسطے اوس چیز کے کہ پکارے جاوینگے
اوسدن متقی محبت کرنے والے اللہ کی راہ مین + ص +

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

جو یقین لائے ہماری باتون پر اور رہے حکم بردار + مو +

یعنی وہ بندے کہ ایمان لائے ساتھ آیتون ہماری کے اور مسلمان تھے + تفسیر + سلیمان تیمی سے منقول ہی کہ کہا سنا مینے کہ لوگ
جسوقت کہ اوٹھائے جاوینگے نہین ہوگا اونمین سے کوئی مگر کہ ڈرتا ہوگا پس پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے يٰعِبَادِي
لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ پس امید رکھینگے اسکی سب لوگ پھر اسکے پیچھے
کہیگا فرشتہ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ پس ناامید ہوجاینگے سب غیر مسلمان + معالم + درمنثور +

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝

چلے جاؤ بہشت مین تم اور تمہاری عورتین کہ تمہاری عزت کرین + مو +

کہا جاویگا داخل ہوؤ بہشت مین تم اور بیویان تمہاری یعنی مومنات دنیا کی خوش حال کیے ہوئے +

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

لیے پھرتے ہین اون پاس رکابیان سونے کی اور آبخورے اور وہان ہی جو دل چاہے اور جس سے آنکھین آرام پاوین

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اور تمکو اوسمین ہمیشہ رہنا + مو +

پھیرے جاوینگے اونپر پیالے بڑے سونے کے اور آبخورے بھی یعنی سونے کے اور بہشت مین ہی جو کچھ چاہے دل اور لذت اوٹھاوین اوسکے دیکھنے سے

آنکھین اور تم وہان ہمیشہ رہوگے ∴ تفسیر لذت پاتی ہین آنکھین یعنی واسطے انواع نعمتون کے اسلیے کہ وہ یا تو ایسے ہونگی
کہ دلون مین خواہش ہوتی ہے اونکی یا لذت پائی جاتی ہے اونکی آنکھون مین اور روایت کی ابن مبارک نے اور ابن ابی الدنیا نے بیچ صفت جنت کے
اور طبرانی نے اوسط مین ساتھ سند کے کہ راوی اوسکے ثقہ ہین انس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق کمترین
تمام اہل جنت کا درجے مین البتہ وہ ہوگا کہ کھڑے ہونگے اوسکے سرپر دس ہزار خادم کہ ہر ایک کے ہاتھ مین دو طباق ہونگے ایک سونے کا
اور دوسرا چاندی کا ہر ایک مین ایک ایک رنگ کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا دوسرے مین مثل اوسکے کھاویگا اونکے آخر مین سے مانند اوس چیز کے کہ کھاویگا
اونکے اول مین سے یعنی خوب فراغت سے سب مین سے کھاویگا یہ نہین کہ ایک ہی سے سیر ہوجاوے اور باقی فاضل رہ جائین پاویگا اونکے آخر مین خوشبو
اور لذت مانند اوس چیز کے کہ پاویگا اونکے اول مین سے پھر ہوگا یہ خوشبو مشک تیز کی یعنی وہ طعام ہضم ہوکر ڈکار کی راہ مانند بوے مشک کے نکلیگا
نہ پیشاب کرینگے جنتی اور نہ پائخانہ پھرینگے اور نہ سنکینگے مانند بھائیون کے تختون پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے روایت کی احمد نے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ ادنی اہل جنت کا مرتبے مین وہ ہوگا کہ اوسکے لیے سات درجے ہونگے اور وہ چھٹے
پر ہوگا اور اوپر اوسکے ساتوان ہوگا یعنی چھت اور بلاشبہ اوسکے لیے تین سو خادم ہونگے اور صبح وشام لائے جاوینگے اوسکے سامنے
تین سو طباق سونے کے ہر طباق مین ایک ایک طرح کا کھانا ہوگا کہ نہین ہوگا ویسا دوسرے مین اور وہ لذت پاویگا اونکے آخر سے جیسے کہ
لذت پاویگا اونکے اول سے اور وہ البتہ کہیگا اے رب میرے اگر اذن دیتا تو مجھکو تو البتہ کھلاتا مین اہل جنت کو اور پلاتا مین اونکو نہ کم ہوتا کچھ اوس
چیز سے کہ نزدیک میرے ہے اور بلاشبہ اوسکے لیے حورعین سے بہتر بیویان ہونگی سواے دنیا کی بیویون کے اور تحقیق ایک اونمین سے البتہ
لیویگی جگہ اپنی دس کوس زمین سے اور روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سہل ترین
دوزخیون کا ازروے عذاب کے ایک شخص ہوگا کہ پانون رکھیگا اوپر انگارے کے جوش ماریگا اوس سے دماغ اوسکا کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور
کیا ہوگا جرم اوسکا یا رسول اللہ فرمایا تھے اوسکے لیے مواشی کہ چھوڑتا تھا اوس سے کھیتی کو اور ایذا دیتا تھا اوسکو یعنی لوگون کی کھیتیان پامال
کروادیتا تھا اور نہ سے حال انکہ حرام کیا ہے اللہ نے کھیتی کو یعنی اوسکے روندنے کو اور اوسکے گرد کو بقدر سنگ انداز کے پس کرو یہ کہ زندہ رکھنا چاہو
اپنے مالون کو یعنی مواشی کو دنیا مین اور ہلاک کرو اپنے نفسون کو آخرت مین یعنی بسبب چرانے اور خراب کرنے کھیتی کے مستحق عذاب کے ہو
اپنے نفسون کو اور فرمایا کہ تحقیق ادنی اہل جنت کا مرتبے مین اور اسفل اونکا درجے مین البتہ وہ شخص ہوگا کہ نہین داخل ہوگا بعد اوسکے کوئی فراخی کیجو
اوسکے لیے سامنے اوسکے بقدر مسافت ایک سال کے ہوگا وہ سونے کے محلون مین اور موتیون کے خیمون مین نہین ہوگی اونمین جگہ ایک بالشت کی مگر آباد ہوگی
صبح اور شام لائے جاوینگے اوسکے سامنے ستر ہزار طباق سونے کے نہین ہوگا اونمین سے کوئی طباق مگر کہ ہوگا اوسمین ایک رنگ کا کھانا کہ نہین ہوگا
دوسرے مین مانند اوسکے خواہش اوسکی اونکے آخر مین مانند خواہش اوسکی کے ہوگی بیچ اول اونکے کے اگر اوترین اونپر تمام اہل زمین البتہ کفایت کرے
اونکو جو کچھ کہ دیا گیا نہ ناقص کرے یہ کچھ اوس چیز مین سے کہ دیا گیا ابو امامہ سے منقول ہے کہ کہا ایک شخص اہل جنت مین سے خواہش کریگا اور کسی
جانور کے کھانے کی پس گر پڑیگا وہ پکا پکایا اوسکے ہاتھ مین پس کھاویگا اوس سے جب تک کہ چاہیگا دل اوسکا پھر اوڑجاویگا اور دل چاہیگا اوسکا
پانی کے پینے کو پس آجاویگی چھاگل اوسکے ہاتھ مین پس پیویگا اوس سے جسقدر چاہیگا پھر چلی جاویگی وہ طرف اپنی جگہ کے ابو امامہ سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی صحابہ سے جنت کے ذکر کی پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے
البتہ لیویگا ایک تمھارا لقمہ پس رکھیگا اوسکو اپنے مونہہ مین پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور کھانا کھانیکا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ
مین ہوگا یعنی وہ طعام وہی طعام ہوجاویگا کہ جسکو دل چاہیگا پھر خطرہ آویگا اوسکے دل مین اور طعام کا پس بدل جاویگا وہ طعام کہ اوسکے مونہہ مین
ہوگا اوس کھانے کے مزے پر کہ چاہتا تھا پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ

[illegible]

[illegible]

وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا انار جنت کے اناروں میں سے ایسا ہوگا کہ جمع ہونگے اوسپر بہت سے لوگ کھاوینگے اوس سے پھر اگر یاد آویگا کسیکو کچھ یعنی اور کھانا تو پاویگا اوسکو اپنے ہاتھ کی جگہ جہاں سے کھاتا ہوگا ابن مسعود سے ہی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہہ تو البتہ دیکھیگا طرف ایک جانور پرندے کے جنت میں پس خواہش کریگا تو اوسکی پس گر پڑیگا وہ آگے تیرے بھنا ہوا انس سے ہی کہ بلاشبہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ خواہش کریگا ایک جانور پرندکی جنت میں پس آویگا وہ مانند اونٹ بختی کے یہاں تک کہ گر پڑیگا اوسکے خوان پر نہ پونہچا ہوگا اوسکو دھوان اور نہ لگی ہوگی اوسکو آگ یعنی قدرت الٰہی سے پکا ہوگا بغیر آگ کے پس کھاویگا اوس سے یہاں تک کہ سیر ہوگا پھر اوڑ جاویگا ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ تحقیق فرزند جملہ ٹھنڈک آنکھ اور تمام سرور سے ہی پس آیا پیدا کیا جاویگا اہل جنت کے لیے فرزند پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جب چاہیگا فرزند جنت میں تو ہوگا حمل اوسکا اور جننا اوسکا اور سن تمیز کو پہونچنا اوسکا ایک ساعت میں جیسا چاہیگا + عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑا ہوگا کہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑے کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں پس نہیں چاہیگا تو سوار ہونا گھوڑے پر کہ یاقوت سرخ کا ہو اور اڑا کر لیجاوے تجکو جس جنت میں چاہے تو جانا مگر کہ کیا جاویگا تیرے لیے پھر کہا ایک اعرابی نے کہ کیا جنت میں اونٹ ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں اونٹ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اعرابی اگر داخل کریگا تجکو اللہ جنت میں تو پونہچیگا تو اوسمیں اوس چیز کو کہ چاہیگا دل تیرا اور لذت پاویگی آنکھ تیری کثیر بن مرہ حضرمی سے ہی کہ کہا تحقیق ابر البتہ گذریگا اہل جنت پر پس کہیگا کیا برساؤں میں تم پر یعنی کیا برساؤں حورین و غیر ذلک نعمتین وہان کی ابن سابط سے ہی کہ رسول یعنی فرشتہ خدائے تعالی کی طرف سے آویگا طرف ایک درخت کے جنت کے درختوں میں سے پھر کہیگا کہ بلاشبہہ رب میرا حکم کرتا ہی مجکو یہ کہ دیوے تو اوسکے لیے جو کچھ چاہے پھر رسول آویگا طرف ایک شخص کے اہل جنت میں سے پس پھیلاویگا اوسکے آگے جوڑا لباس کا پس کہیگا جنتی کہ تحقیق دیکھے ہیں میںنے جوڑے بہت لیکن نہیں دیکھا میںنے مانند اسکے اور آیا کہ کہ جس میوے کو چاہیگا اوسکی ٹہنی جھک کر موںہہ سے آ لگے گی + ھٰکذا فی الدر المنثور اور وہاں کی نعمتیں ایسی ہیں کہ نہ کسی آنکھوں نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کانوں نے سنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں خطرہ اوسکا گذرا ہی طیار کر رکھیں ہیں اللہ تعالی نے اون بندوں کے لیے کہ عمل نیک کرتے ہیں جیسا کہ فرماتا ہی پاک پروردگار فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی پس نہیں جانتا کوئی شخص اوس چیز کو کہ چھپائی گئی ہی جنتیوں کے لیے قسم ٹھنڈک آنکھ کی سے بدلے اوس چیز کے کہ کرتے تھے یعنی دنیا میں جو طاعات بجالاتے تھے + اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ مَّرْضِيَّاتِكَ وَاجْعَلْنَا

مِنْهُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی تمنے بدلے اون کاموں کے جو کرتے تھے تم

اور یہ وہ بہشت ہی کہ عطا کی گئی ہی تمکو بسبب اوس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم + تفسیر تِلْكَ اشارہ ہی طرف جنت مذکورہ کے اور مشابہت دی گئی جنت اپنے باقی رہنے میں اپنے اہل پر ساتھ میراث کے کہ باقی رہتی ہی وارثوں پر اور ابوہریرہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہی کوئی مگر کہ اوسکے لیے ایک مکان ہی جنت میں اور ایک مکان ہی دوزخ میں پس کافر وارث ہوگا مومن کے مکان کا کہ دوزخ میں ہی اور مومن وارث ہوگا کافر کے مکان کا جنت میں اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کے اس قول سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ابن مسعود رضی سے ہی کہ کہا گذرو گے تم پل صراط پر سے بسبب عفو اللہ تعالی کے اور داخل ہوگے جنت میں بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور تقسیم کروگے منازل بسبب اعمال اپنے کے + من در منثور + تنبیہ + اس آیت کریمہ سے

معلوم ہوا کہ عمل نیک کرنا عجب چیز ہی کہ جس سے ایسی نعمت ہاتھ لگیگی اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری کو فرمایا جَدِّدِ السَّفِينَةَ فَإِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَخُذِ الزَّادَ كَامِلًا فَإِنَّ السَّفَرَ بَعِيدٌ وَخَفِّفِ الْحِمْلَ فَإِنَّ الْعَقَبَةَ كَئُودٌ وَأَخْلِصِ الْعَمَلَ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ + یعنی نیا کر کشتی کو یعنی ایمان صحیح حاصل کر اسلیے کہ دریا آخرت کا گہرا ہی اور لے توشہ راہ آخرت کا پورا یعنی عمل خوب کر اسلیے کہ سفر دور و دراز ہی اور ہلکا کر بوجھ کو یعنی گناہوں کے بوجھ کو یا علائق دنیوی کے بوجھ کو اسلیے کہ گھاٹی یعنی آخرت کی دشوار و سخت ہی اور خالص کر عمل صالح کو اسلیے کہ پرکھنے والا بینا ہی + منبہات +

لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ○

تمکو اون مین میوے ہین بہت اونمین سے کھاتے ہو + صو +

تمہارے لیے بہشت میں بہت میوہ ہے کہ اوس سے کھاتے ہو + تفسیر + مِنْهَا میں مِن تبعیض کے لیے ہی یعنی نہین کھاتے ہو مگر بعض اوسکا اور درختوں مین جو میوے باقی رہین گے اونسے زینت ہوگی درختون کو اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین توڑیگا کوئی شخص جنت کے اون کے میوون میں سے مگر کہ پیدا ہوگا جگہہ اوسکے دو چند اوسکا + در منثور + مومن اور متقی کو جو جنت اور نعمتیں اوسکی ملین گی اونکا بیان فرما کر اونکے مقابلے مین کفار کا حال بیان ہوتا ہی +

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○

البتہ جو گنہگار ہین دوزخ کی مار مین ہین ہمیشہ رہتے نہ ہلکی ہوتی ہی اونپر اور اوسی مین پڑے ہین ناامید + مو +

تحقیق گنہگار دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین سست نہین کیا جاویگا اونسے عذاب اور رہو اوس عذاب مین ناامید ہوکر خاموش ہونگے + تفسیر + سست نہین کیا جاویگا یعنی عذاب ہلکا اور ناقص نہین ہونے کا اور مُبْلِسُونَ کے معنی ہین ناامید ہونگے رفع عذاب سے اور متحیر ہونگے + مل +

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ○

اور ہمنے اونپر ظلم نہین کیا لیکن تھے وہی بے انصاف + صو +

اور ظلم نہین کیا ہمنے اونپر یعنی ساتھ عذاب کرنے کے ولیکن وہ تھے ظالم یعنی بسبب کرنے کفر و شرک کے +

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ○ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○

اور پکاریں گے ای مالک کہین ہمکو فیصل کر چکے تیرا رب وہ کہیگا تمکو رہنا ہی ہم لائے ہین تمہارے پاس سچا دین پر تم بہت لوگ سچی بات سے برا مانتے ہو + صو +

اور پکارین گے کہ ای مالک چاہیے کہ مرنے کا حکم کرے ہمپر پروردگار تیرا مالک کہیگا تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو تحقیق لائے ہین ہم تمہارے پاس بات سچی ولیکن اکثر تمہارے سچی بات کو ناخوش رکھنے والے ہین + تفسیر + مالک نام ہی فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہی کہتے ہین ہزار برس چلاوینگے تب وہ ایک جواب دیگا ناامیدی کا + صو + پکارینگے الخ جب ناامید ہونگے تخفیف عذاب سے تو پکارینگے یا مالک اور معنی لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ کے یہ ہین کہ سوال کر اپنے رب سے کہ مار ڈالے ہمکو تو کہ عذاب سے چھوٹین ہمیشہ رہنے والے ہو یعنی عذاب مین نہین چھٹکارا پانے کے اوس سبب سے مرنے کے اور نہ تخفیف عذاب کی ہی اور قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ مین جو قال ہی اوسمین ضمیر مالک کی طرف پھرتی ہی اور لَقَدْ جِئْنَاكُم کلام اللہ تعالی کا ہی اور ہوسکتا ہی یہ کہ قال کی ضمیر بھی اسکی طرف پھرے کہ جب سوال کرینگے مالک سے یہ کہ سوال کرے اللہ سے اونکے مرنے کا تو اللہ تعالی اونکو جواب دیگا کہ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ اور بعضوں نے کہا کہ

لقد جئنٰکم متصل ہی ساتھ کلام مالک کے اور مراد ساتھ قول مالک کے جئنٰکم ملائکہ ہین اسلیے کہ وہ رسول اللہ کے ہین کہ انبیا کے پاس وحی لاتے ہین اور مالک بھی ملائکہ مین سے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ ڈالی جاویگی دوزخیون پر بھوک یہان تک کہ برابر ہوگی بھوک اوس عذاب کے کہ وہ اوسمین ہونگے پس کہینگے اُدْعُوْا مَالِکًا یعنی پکارو مالک کو پس پکارینگے یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ وہ کہیگا اِنَّکُمْ مّٰکِثُوْنَ اور روایت کیا گیا ہی کہ بعد اس جواب مالک کے کافر خدا کی طرف رجوع کرینگے اور کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ یعنی اے رب ہمارے غالب آئی ہمپر بدبختی ہماری اور تھے ہم قوم گمراہ اے رب ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے پس اگر عود کرین ہم کفر مین تو بلاشبہ ہم ظالم ہین اور بقدر دوبرابر مدت دنیا کے کچھ جواب نہین سنینگے بعد اسکے فرمان الٰہی آویگا اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ یعنی دور ہو اور پڑے رہو دوزخ ہی مین اور نہ کلام کرو مجھسے بعد ازان کچھ کلام نہین کرینگے مگر یہ کہ مانند زفیر و شہیق کے آواز کرینگے یعنی جیسے گدھا پہلے چھوٹی آواز کرتا ہی پھر بڑی انتہی ۔ اور سچ بات کو ناخوش رکھنے والے ہین یعنی حق کو نہین قبول کرتے اور نفرت کرتے ہین اوس سے اسلیے کہ باطل سے اکثر خوشی ہوتی ہی اور حق سے رنج ۔ ملؔ ۔ بحؔ

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ○

کیا اونھون نے ٹھہرائی ہی ایک بات تو ہم بھی کچھ ٹھہراوینگے ۔ موؔ

کیا عزم کیا ہی انھون نے مصمم ایک کام پر پس تحقیق ہم بھی عزم مصمم کرنے والے ہین ۔ تفؔ ۔ یعنی کافرون نے ملکر مشورہ کیا کہ تمہارے تغافل سے اس نبی کی بات بڑھی اب جو اس دین مین آوے اور اوسکے ناتے والے اوسکو مار مار کر اولٹا پھیرین اور جو شہر مین اوپری آوے اوسکو سنادو کہ اس شخص کے پاس نہ بیٹھے سو اللہ نے ٹھہرایا اونکا خراب کرنا ۔ موؔ ۔ اَمْ اَبْرَمُوْا کے معنی ہین کیا محکم کیا مشرکین مکہ نے ایک امر کو کہ وہ کید و مکر کرنا اونکا ہی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس ہم محکم کرنے والے ہین کید اپنا بیچ ہلاک کرنے انکے کے اور تھے کافر مجلس جماتے پھر سرگوشی کرتے بیچ امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دار الندوہ مین ۔ ملؔ

اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَکْتُبُوْنَ ○

کیا خیال رکھتے ہین کہ ہم نہین سنتے انکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے انکے پاس ہین لکھتے ۔ موؔ

کیا گمان کرتے ہین یہ کہ ہم نہین سنتے ہین بات پوشیدہ انکی کو اور سرگوشی انکی کو ہان سنتے ہین ہم اور فرشتے ہمارے نزدیک انکے لکھتے ہین ۔ تفسیؔر ۔ ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہین ہر کام اوسکا لکھتے ہین ۔ موؔ ۔ سِرَّهُمْ کے معنی ہین باتین نفسون انکے کی اور نَجْوٰىهُمْ کے معنی ہین وہ باتین کہ کرتے ہین آپسمین اور چھپاتے ہین اونکو اپنے غیر ملت سے اور فرشتے ہمارے یعنی نیکی بدی لکھنے والے نزدیک انکے لکھتے ہین اسکو اور یحیی بن معاذ سے منقول ہی کہ جسنے چھپایا اپنے گناہون کو لوگون سے اور ظاہر کیا اونکو اوسکے لیے کہ نہین پوشیدہ ہی اوسپر کوئی چھپی چیز یعنی اللہ تعالی پس تحقیق ٹھہرایا اوسنے اوسکو حقیر تر دیکھنے والون کا نزدیک اپنے اور نفاق کی علامتون مین سے ہی ۔ ملؔ

قُلْ اِنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ ○

تو کہہ اگر ہو رحمٰن کو اولاد تو مین سب سے پہلے پوجون ۔ موؔ

کہہ اگر بالفرض ہو خدا کے لیے کوئی فرزند پس مین پہلا عبادت کرنے والا ہون ہین ۔ تفسیؔر ۔ یعنی مین اول اونکا ہون کہ جو تعظیم کرین اوس فرزند کی اور تمسے پہلے اوسکی طاعت و فرمان برداری کرون جیسا کہ تعظیم کرتا ہی آدمی بادشاہ کے فرزند کی بسبب تعظیم باپ اوسکے کے اور یہ کلام وارد ہوا ہی بطریق بالفرض والتقدیر کے اور مراد نفی فرزند کی ہی اور یہ اس سبب سے ہی کہ اللہ تعالی نے معلق کیا عبادت کو ساتھ ہونے فرزند کے اور ہونا فرزند کا محال ہی فی نفسہ پس ہوگا متعلق بہا یعنی عبادت بھی محال مانند اوسکے ۔ اور بعضون نے کہا کہ یہ معنی ہین کہ اگر ہی رحمٰن کے لیے

فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول عابدین کا ہون یعنی توحید کرنے والون کا واسطے اللہ کے جھٹلانے والا تمہارے قول کو سنا تھا منافت
فرزند کے طرف اوسکے ۔ اور بعضون نے کہا کہ اگر ہی رحمن کے لیے فرزند تمہارے گمان مین پس مین اول انفین یعنی انکار کرنے والون کا ہون
اس سے کہ ہو اوسکے لیے فرزند اور بعضون نے کہا کہ اِنْ نافیہ ہی یعنی نہین ہی رحمن کے لیے فرزند پس مین اول انکا ہون کہ کہا یہ اور عبادت اور
توحید کی پھر پاکی بیان کی اللہ تعالی نے اپنی ذات کی فرزند کے پکڑنے سے فرمایا سبحان الخ ع

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○

پاک ذات ہی وہ رب آسمانون کا اور زمین کا صاحب تخت کا ان باتون سے جو بتاتے ہین ع

پاک ہی پروردگار آسمانون کا اور زمین کا صاحب عرش کا اوس چیز سے کہ بیان کرتے ہین ۔ تفسیر یعنی وہ رب آسمانون اور زمین اور عرش کا ہی پس نہین ہی
جسم اسلیے کہ اگر ہوتا جسم تو نہ قادر ہوتا ان چیزون کے پیدا کرنے پر اور جبکہ نہوا جسم نہین ہوگا اوسکے لیے فرزند اسلیے کہ تولد صفت اجسام سے ہی ۔ ع

فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا حَتّٰی یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ○

اب چھوڑدے انکو بک بک کرین اور کھیلین جب تک ملین اپنے اوس دن سے جسکا انکو وعدہ ہی ۔ ع

پس چھوڑ اونکو تو باطل مین بحث کرین اور کھیلین یہان تک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ۔ تفسیر کھیلین یعنی
دنیا اپنی مین اوس دن سے مراد کہ وہ دن قیامت کا ہی اور یہ دلیل ہی اسپر کہ جو کچھ کہتے ہین کافر قبیل جہل اور خوض و لعب سے ہی ۔ تفسیر زاہدی مین آیا ہی
کہ ایک روز نضر بن حارث بہت سے قریش کے سردارون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا سردارون نے ایک آیت مین بطریق استہزا کے بحث کرنی شروع کی ولید
بن مغیرہ نے کہ اون ایام مین کچھ میل اسلام کی طرف رکھتا تھا کہا ای نضر استہزا قرآن کے ساتھ کرتا ہی تو واللہ کہ محمد سوا حق کے نہین کہتا ہی نضر نے
کہا مین بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مین بھی کہتا ہون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہون کہ ملائکہ بنات اللہ
ہین یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی آپ غمگین ہوئے جبرئیل آیت قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِیْنَ
لائے نضر نے یہ آیت ولید کے آگے پڑھی اور کہا خدا تعالی اور محمد نے میری تصدیق کی ولید نے کہا ای احمق تکذیب تیری کی ہی اِنْ كَانَ بمعنی
مَا كَانَ کے ہی یعنی نہین ہی رحمن کے لیے فرزند ۔ ع

وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ○

اور وہی ہی جسکی بندگی ہی آسمان مین اور اوسکی بندگی ہی زمین مین اور وہی ہی حکمت والا سب جانتا ۔ ع

اور وہ ہی وہ کہ آسمان مین فرمان روا ہی اور زمین مین فرمان روا ہی اور وہی ہی با حکمت دانا ۔ تفسیر کہا قتادہ نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ پوجا جاتا ہی
آسمان و زمین مین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ با حکمت یعنی با مصلحت اپنے اقوال و افعال مین اور تدبیر خلق مین دانا یعنی جاننے والا مخلوق کے مصالح کو یا جاننے والا
اوس چیز کو کہ ہوئی اور اوس چیز کو کہ ہوگی ۔ جلالین ع

وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

اور بڑی برکت ہی اوسکی جسکا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جو انکے بیچ ہی اور اوسی پاس ہی خبر قیامت کی اور اوسی تک پھر جاؤگے ۔ ع

اور بہت برکت والا ہی وہ کہ اوسکے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ درمیان دونون کے ہی اور نزدیک اوسکے ہی
علم قیامت کا یعنی قائم ہونے اوسکے کا اور طرف اوسیکے پھیرے جاؤگے ۔

وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○

اور اختیار نہین رکھتے جنکو یہ پکارتے ہین سفارش کا مگر جسنے گواہی سچی اور انکو خبر تھی ۔ ع

اور نہین شفاعت کر سکتے وہ کہ کہ جنکو پکارتے ہین اونکو سوائے خدا کے ولیکن وہ لوگ کہ گواہی سچ دی ہی اور وہ جانتے ہین توحید کو شفاعت کرینگے
تفسیر یعنی اتنی سفارش کر سکتے ہین کہ جسنے کلمۂ اسلام کہا انکی خبر مین اوسکی گواہی دیتے ہین بغیر کلمۂ اسلام سبکے حق مین نہین کہہ سکتے
سو اتنی سفارش بھی نیک کرینگے ÷ مو یعنی مشرکون کے معبود کہ جنکو یہ پوجتے ہین سوائے اللہ کے شفاعت نہین کر سکینگے جیسا گمان رکھتے ہین
یہ مشرک کہ وہ شفاعت کرینگے ہماری اللہ کے نزدیک ولیکن جنھون نے گواہی سچی دی ہی یعنی اقرار کیا کلمۂ توحید کا اور وہ جانتے ہین کہ اللہ رب
ہمارا ہی بلاشبہ پورا اعتقاد رکھتے ہین اسکا وہ البتہ سفارش کرینگے ÷ مل یعنی روز قیامت کے معبود کفار کے بت وغیرہ شفاعت
کسیکی نہین کر سکینگے مگر وہ معبود کہ جنھون نے گواہی توحید کی دی ہی یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اور وہ جانتے ہین اپنے دلون سے اوس چیز کو کہ جسکی گواہی دی
زبانون سے اور وہ عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ ہین پس وہ شفاعت مومنون کی کرینگے اور اپنے پوجنے والون سے کہ باطل پر تھے وہ بھی بیزار ہونگے ÷ بحر جلد

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور اگر تو اونسے پوچھے کہ اونکو کسنے بنایا تو کہینگے اللہ نے پھر کہان سے الٹ جاتے ہین ÷ مو

اور اگر پوچھے تو مشرکون سے کہ کسنے پیدا کیا اونکو البتہ کہینگے خدا نے پیدا کیا ہی پس کہان سے پھرے جاتے ہین ÷ تفسیر
خدا نے نہ بتون اور فرشتون نے اور فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ کے معنی ہین پس کیونکر یا کہان سے پھرے جاتے ہین توحید سے باوجود اس اقرار کے ÷ مل

وقف لازم

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

قسم ہے رسول کے کہنے کی اے رب یہ لوگ ہین کہ یقین نہین لاتے ÷ مو

اور بہت ہی دعا پیغامبر کی ای پروردگار میرے تحقیق یہ ایک گروہ ہین کہ ایمان نہین لاتے ÷ تفسیر ترجمہ قِيْلِهٖ الخ کا یون کیا جاوے
کہ نزدیک اللہ کے ہی علم قیامت کا اور علم محمد کے کہنے کا یٰرَبِّ الخ ÷ مل

ع ۲۲ / ۱۳

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝

سو تو منہ پھیر اونکی طرف سے اور کہہ سلام ہے اب آخر کو معلوم کر لینگے ÷ مو

پس مونہہ پھیر لے انسے اور کہہ سلام وداع پس عنقریب جان لینگے ÷ تفسیر مونہہ پھیر لے یعنی اعراض کر اونکے بلانے سے طرف اسلام کے
اور نا امید ہو اونکے ایمان لانے سے اور رخصت کر اور چھوڑ اونکو ÷ اور قُلْ سَلٰمٌ کے یہ معنی ہین کہ سلامتی ڈھونڈھنی ہی تمسے اور ترک ملاقات
کرتے ہین آپسمین مانند قول اللہ تعالیٰ کے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور حکم اس اعراض کرنیکا آیت سیف سے منسوخ
ہوا اور جان لینگے یہ وعید ہی اللہ کی طرف سے مشرکون کے لیے اور تسلی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہی کہ جسنے پڑھی سورۂ زخرف ہوا وہ اون لوگون مین سے کہ کہا جاویگا اونکو روز قیامت کے يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ÷ مل کشاف ÷ تنبیہ ÷ کچھ حدیثین مناسب مضمون
اس سورت کے سننی چاہیین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی بندے متقی غنی گوشہ نشین کو ÷ تحقیق ایک شخص نے
کہا ای رسول خدا کے کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہون عمل اوسکے کہا اوس شخص نے پس کونسا آدمی برا ہی فرمایا وہ کہ
دراز ہو عمر اوسکی اور برے ہون عمل اوسکے ÷ اور فرماتے تھے حضرت تین باتین ہین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر اور بیان کرتا ہون تمسے
ایک حدیث پس یاد رکھو اوسکو پس وہ باتین کہ قسم کھاتا ہون مین اونکے حق ہونے پر یہ ہین پس تحقیق نہین کم ہوتا ہی مال بندے کا صدقہ دینے سے ÷ ف
یعنی نہین ناقص ہوتی ہی برکت مال کی بسبب صدقہ دینے کے یا نہین ناقص ہوتا ہی ثواب اوسکا بلکہ مضاعف ہوگا دن قیامت کے سات سو حصے تک بلکہ
زیادہ اور احتمال ہی کہ یہ مراد ہو کہ نہین باقی رہتا نقصان بندے کے مال کا صدقہ دینے سے بلکہ صدقہ دینا سبب زیادتی مال کا ہوتا ہی ÷ حو اور نہین ظلم کیا جاتا ہی

بندہ کسی طرح کا ظلم کہ صبر کرتا ہی اوسپر مگر کہ زیادہ کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکے عزت اور نہین کھولتا بندہ دروازہ سوال کا مگر کہ کھولتا ہی
اللہ تعالی اوسپر دروازہ محتاجگی کا اور وہ جو حدیث بیان کرتا ہون مین تمسے پس یاد رکھو اوسکو پھر فرمایا کہ نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے ایک تو
اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور علم یعنی سمجھ اچھی طرح خرچنے کی پس وہ ڈرتا ہی اوسمین رب اپنے سے اور اپنے ناتے دارون سے سلوک
کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اللہ تعالی کے لیے اوسمین ساتھ حق اوسکے کے پس یہ افضل مرتبے کا ہی اور دوسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے علم
اور نہ دیا اوسکو مال پس وہ سچی نیت کا ہی کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین کام فلانے کا سا پس ثواب دونون کا برابر ہی اور
تیسرے اوس بندے کے لیے کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ دیا اوسکو علم پس وہ تصرف کرتا ہی اپنے مال مین جا بیجا بغیر علم کے یعنی بھلی بری بات کا خیال
نہین رکھتا نہین ڈرتا ہی اوسمین اپنے رب سے اور نہ سلوک کرتا ہی اپنے ناتے دارون سے اور نہ عمل کرتا ہی اوسمین موافق حق کے پس یہ برے مرتبے کا ہی
اور چوتھے اوس بندے کے لیے کہ نہ دیا اوسکو اللہ تعالی نے مال اور نہ علم پس وہ کہتا ہی اگر تحقیق میرے لیے مال ہوتا تو البتہ کرتا مین اوسمین
کام فلانے کا سا یعنی جو کہ بری طرح مال خرچ کرتا ہی اوسکی سی آرزو یہ بھی کرتا ہی پس وہ بد نیت ہی اور گناہ دونونکا برابر ہی ✤ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی جب چاہتا ہی ساتھ بندے کے بھلائی کام مین لاتا ہی اوسکو پس کہا گیا کہ کیونکر کام مین لاتا ہی اوسکو
یارسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو اچھے کام کی پہلے موت کے ✤ اور فرمایا دانا وہ ہی کہ حساب لیتا رہا نفس اپنے سے اور عمل کیا واسطے
ثواب بعد موت کے اور احمق وہ ہی کہ تابع کیا اپنے نفس کو اوسکی خواہش کا اور آرزو رکھی اللہ پر ✤ **ف** ✤ یعنی گناہ کرتا رہا اور تمنا
جنت کی رکھی کہا معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ طلب کرنا جنت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سے اور امید رکھنی شفاعت کی بلا سبب
ایک قسم ہی غرور سے اور امید رکھنی رحمت کی اوسکو کہ نہ طاعت کرے جہل و حمق ہی اور لکھا عمر بن منصور نے طرف بعضے بھائیون اپنے کے کہ
صبح کی تعنے کہ آرزو رکھتا ہی ساتھ درازگی عمر اپنی کے اور آرزو رکھتا ہی اللہ سے آرزوئین ساتھ بدفعلی اپنی کے سوا اسکے نہین کہ ٹھنڈا
لوہا کوٹتا ہی تو ✤ **حق** ✤ اور فرمایا پکاریگا پکارنے والا یعنی فرشتہ روز قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے اور وہ ایسی عمر ہی کہ
فرمایا اللہ تعالی نے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ✤ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اوسقدر کہ نصیحت
قبول کر سکتا اوسمین وہ شخص کہ نصیحت پکڑتا اور آیا تمکو بڑھاپا ✤ کہا محمد بن ابی عمیرہ صحابی نے کہ تحقیق بندہ اگر گرے اپنے مونہہ کے بل جس دن
پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مرے بڑھاپے سے اللہ تعالی کی طاعت مین تو البتہ کم جانے گا اوسکو اوس دن ✤ اور البتہ دوست رکھیگا کہ
تحقیق وہ پھیر اجاے طرف دنیا کے تو کہ زیادہ حاصل کرے اجر و ثواب ✤ **مشکوۃ** ✤

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسۡعٌ وَخَمۡسُونَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوۡعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ دخان ہی دخان کہتے ہین دھوین کو چونکہ اسمین ذکر اوس دھوین کا ہی کہ آثار قیامت سے ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہی
اسلیے اسکا نام سورۂ دخان رکھا گیا اور یہ سورت مکی ہی آیتین اسمین انسٹھہ ۵۹ ہین اور کلمے تین سو چھیالیس ۳۴۶ اور حروف ایک ہزار چار سو اکیس ۱۴۲۱
اور رکوع تین ۳ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ زخرف کے اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین بہت
آئے ہین ابو ہریرہ رضی کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین
اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے ✤ اور یہ بھی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی حم الدخان شب جمعہ مین صبح
کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے گئے ہوتے ہین گناہ اوسکے ✤ اور ابو امامہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی
حم الدخان شب جمعہ مین بناتا ہی اللہ اوسکے لیے ایک مکان بڑا جنت مین ✤ اور حسن سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھی حم الدخان

ف یعنی وضنا اگر وقت ولادت سے
پچھا لیے اور مرنے تک سجدہ
اور طاعت مین پڑا رہے تو بھی
نہایت مین اوسکو تھوڑا جانیگا

کسی رات مین بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے ٭ اور ابو رافع سے روایت ہی کہ کہا جسنے پڑھی دخان کسی رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور نکاح کیا جاویگا اوسکا حور عین سے ٭ اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا جانتا ہون مین نظائر کو کہ پڑھتے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تہجد کی دس رکعتون مین وَالذّٰرِیٰتِ وَالطُّوْرِ وَالنَّجْمِ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اَلرَّحْمٰنُ وَاقِعَه نٓ اَلْحَاقَّةُ مُزَّمِّل لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ دُخَان ٭ ابن مسعود سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب مین حٰمٓ کہ جسمین ذکر کیا گیا ہی دخان ٭ درمنثور وغیرہ ٭

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ○ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ○ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ○

قسم ہی اس کتاب واضح کی　ہمنے اوسکو اوتارا　ایک برکت کی رات مین　ہم ہین کہہ سنانے والے　اوسی مین جدا ہوتا ہی　ہر کام جانچا ہوا　حکم ہوکر ہمارے پاس سے　ہم ہین　بھیجنے والے ٭ صق

قسم کتاب واضح کی کہ تحقیق ہمنے اوتارا ہی اس کتاب کو شب برکت والی مین یعنی لیلة القدر مین تحقیق ہم تھے ڈرانے والے اوس شب مبارک مین فیصل کیا جاتا ہی ہر کار استوار اوتارا ہمنے اوسکو ساتھ وحی کرنے کے نزدیک اپنے سے تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی پیغمبر کو ٭ تفسیر ٭ کتاب واضح سے مراد قرآن ہی اور واو بیچ وَالْكِتٰبِ کے واو قسم کی ہی اگر ٹھہرائیے تو حٰمٓ کو شمار کرنا واسطے حروف کے یا نام سورت کا اور واو عطف کی ہوگی اگر ہو حٰمٓ مقسم بہا یعنی قسم کھائی گئی ساتھ اوسکے اور جواب قسم کا اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ الخ ہی اور شب برکت والی سے مراد لیلة القدر ہی یا پندرہوین شب شعبان کی کہ جسکو شب برات کہتے ہین ٭ اور جمہور کا اول ہی قول ہی یعنی مراد لیلة القدر ہی بسبب فرمانے اللہ تعالی کے اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ یعنی بلا شبہہ ہمنے اوتارا قرآن کو شب قدر مین اور اور جگہہ فرمایا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ یعنی مہینا رمضان کا ایسا ہی کہ اوتارا گیا اوسمین قرآن اور شب قدر بموجب اکثر قولون کے رمضان ہی کے مہینے مین ہی پھر کہا بعضون نے کہ اوتارا اوسکو اللہ تعالی نے اکھٹا لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے جبرئیل اوسمین سے وقت در پیش آنے حاجت کے طرف نبی اوسکے محمد علیہ السلام کے اور بعضون نے کہا کہ شروع ہوا اوترنا اوسکا لیلة القدر مین اور مُبٰرَكَةٍ کے معنی ہین كَثِیْرَةُ الْخَیْرِ یعنی بہت بابرکت اسلیے کہ اوترتی ہی اوسمین خیر اور برکت اور قبول کیجاتی ہی دعا اور اگر کچھ اوسمین نہ پایا جاتا سوا اوترنے قرآن کے فقط تو کافی تھا برکت ہونے مین اوس کے اور اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ الخ دونون جملے علحدہ ہین کہ تفسیر کی ساتھ انکے جواب قسم کی گویا کہ کہا گیا کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ڈرانا ہی عذاب سے اور تھا اوتارنا ہمارا اوسکو اس رات مین خاص کر اسلیے کہ اوتارنا قرآن کا امور حکمیہ سے ہی اور یہ رات جگہہ فیصل ہونے ہر امر حکیم کی ہی اور معنی یُفْرَقُ کے یہ ہین کہ فیصل کیا جاتا ہی ہر امر قسم ارزاق بندون سے اور اجلون اونکی سے اور تمام امر اونکے اس رات سے لیکر اوس شب قدر تک کہ آویگی سال آیندہ مین حَكِیْمٍ صاحب حکمت کا یعنی کیا جاتا ہی ہر امر بموجب اوسکے کہ مقتضی ہوتی ہی اوسکو حکمت اور اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا کے معنی یہ ہین کہ مراد رکھتا ہون ساتھ امر کے امر کہ حاصل ہوا ہی ہمارے پاس سے جیسا کہ مقتضی ہوا اوسکو علم ہمارا اور تدبیر ہماری تحقیق ہم تھے بھیجنے والے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اور انبیا کو پہلے اونکے ٭ ٭ کہا قتادہ نے اور ابن زید نے کہ رات بابرکت والی سے مراد لیلة القدر ہی اور اوتارا اللہ نے قرآن لیلة القدر مین لوح محفوظ سے طرف آسمان دنیا کے پھر لاتے رہے اوسکو جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا تیئس برس مین اور کہا اوروں نے کہ مراد اوس سے پندرہوین رات شعبان کی ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوترتا ہی اللہ جل ثناؤہ یعنی رحمت خاص اوسکی اوترتی ہی رات نصف شعبان کے طرف آسمان دنیا کے پس بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر نفس کے مگر نہین بخشا جاتا ہی وہ انسان کہ اوسکے دل مین

شروع کیجاتا ہی انکا لکھنا لوح محفوظ سے شب برات مین اور واقع ہوتا ہی فراغ لیلۃ القدر مین پس دیاجاتا ہی نسخہ رزقونکا میکائیل کو اور نسخہ لڑائیونکا
جبرئیل کو اور اسی طرح نامہ زلزلون اور صاعقون یعنی بجلی کے گرنے کا اور زمین مین دھس جانے کا بھی جبرئیل کو دیاجاتا ہی اور نسخہ اعمال کا اسرافیل کو
دیاجاتا ہی کہ صاحب آسمان دنیا کے ہین اور وہ بڑا فرشتہ ہی اور نسخہ مصیبتون کا ملک الموت کو دیاجاتا ہی اور بعضے علما سے منقول ہو کہ دی جاتی ہین
عامل کو برکتین اوسکے اعمال کی پس ڈالی جاتی ہی خلق کی زبان پر مدح اوسکی اور اونکے دلون پر ہیبت اوسکی کشاف ✢ مشکوۃ

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

مہر سے تیرے رب کی وہی ہی سنتا جانتا ✢ موضح

اوتارا ہمنے اوسکو بسبب بخشایش کے تیرے پروردگار کے نزدیک سے تحقیق وہ ہی سننے والا جاننے والا ✢ تفسیر ✢ رحمۃ الخ کے
معنی یہ ہین کہ ہمنے اوتارا قرآن کو اسلیے کہ ہماری شان سے ہی بھیجنا رسولون کو ساتھ کتابون کے طرف بندون اپنے کے بسبب رحمت کے
اونپر سننے والا یعنی اونکی باتون کا دانا یعنی جاننے والا اونکے احوال کو ✢ معالم

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہی اگر تمکو یقین ہی ✢ موضح

پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ درمیان اون دونون کے ہی اگر یقین کرنے والے ہو تم ✢ تفسیر ✢ معنی شرط کے یہ ہین کہ کافر
اقرار کرتے تھے اسکا کہ آسمان و زمین کے لیے ایک رب اور خالق ہی پس کہا گیا اونکے لیے کہ بھیجنا رسولونکا اور اوتارنا کتابونکا رحمت ہی رب
کی طرف سے پھر کہا گیا کہ یہ رب سننے والا جاننے والا ہی جسکا تم اقرار کرتے ہو اور معترف ہو اسکے کہ وہ رب آسمانون اور زمین کا اور اوس چیز کا
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اگر ہی اقرار تمہارا علم و یقین سے پیدا ایسا ہی جیسے کہے تو کہ یہ انعام اوس زیدکا ہی کہ سنا ہی لوگون نے کرم اوسکا اگر پہنچی ہی
تجکو بات اوسکی اور بیان کیا گیا ہی تجسے قصہ اوسکا ✢ معالم ✢ اِنْ كُنْتُمْ الخ یعنی اگر ہو تم ای اہل مکہ یقین کرنے والے اسکے کہ اللہ تعالی رب آسمانون
اور زمین کا ہی تو پس یقین کرو اسکا کہ محمد رسول اللہ کا ہی ✢ جلالین

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝

کسیکی بندگی نہین سوا اوسکے جلاتا ہی اور مارتا ہی رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا کوئی نہین وہ دھوکے مین ہین کھیلتے ✢ موضح

نہین ہی کوئی معبود مگر وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی وہ پروردگار تمہارا ہی اور پروردگار باپون تمہارے پہلونکا بلکہ کافر شبہے مین ہین کھیلتے ہین ✢ تفسیر ✢
یعنی اقرار مذکور انکا نہین صادر ہوتا علم و یقین سے بلکہ ایک بات ہی ملی ہوئی ساتھ شک و کھیل کے کہ از راہ استہزا کے تجسے یہ کہتے ہین ✢ معالم

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

سو تو راہ دیکھ جسدن کہ لاوے آسمان دھواں صریح جو گھیرلے لوگون کو یہ ہی دکھ کی مار ای رب کھولدے ہمسے

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝

یہ آفت ہم یقین لاتے ہین ✢ موضح

پس منتظر رہ اوس روز کا کہ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر ڈھانک لیگا لوگون کو یہ عذاب درد دینے والا ہی کہینگے ای پروردگار ہمارے دور کر
ہمسے عذاب تحقیق ہم مسلمان ہونگے ✢ تفسیر ✢ لاوے آسمان ایک دھوان ظاہر یعنی آویگا آسمان کی طرف سے ایک دھوان کہ ظاہر ہوگا
حال اوسکا نہین شک کریگا کوئی اوسکے دھوان ہونے مین اور اختلاف کیا گیا ہی اس دھوین مین پس منقول ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی
عنہ سے اور یہی مانا ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہ یہ دھوان آویگا آسمان کی طرف سے پہلے روز قیامت کے داخل ہوگا کافرونکے کانون مین

یہان تک کہ ہو جاویگا سر ایک شخص کا اونمین سے مانند سری بھنی ہوئی کے اور مومن کا اوس سے ایسا حال ہوگا جیسے زکام مین ہوتا ہی
اور ہو جاویگی زمین ساری مانند ایک مکان کے کہ جلائی گئی ہو اوسمین آگ اور نہو اوس مکان مین سوراخ کہ جس سے دھوان نکل جاوے
یعنی گھٹ رہا ہوگا دھوان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ اول نشانیان قیامت کی یہ ہونگی دھوان اور اوترنا عیسی بیٹے
مریم کا اور آگ کہ نکلیگی درمیان عدن ابین سے ہانکیگی لوگون کو طرف محشر کے عرض کیا حذیفہ نے کہ یا رسول اللہ کیا ہی دھوان پس پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یعنی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ فرمایا یہ دھوان بھر جاویگا بیچ مشرق اور مغرب کے
ٹھہرا رہیگا چالیس دن اور رات اور مومن کا حال ایسا ہوگا جیسے زکام سے ہوتا ہی اور کافر مانند نشا پینے والے کے ہوگا نکلیگا دھوان اوسکے
دونون نتھنون سے اور کانون سے اور دُبر سے اور ابن مسعود کے نزدیک اس دھوین سے یہ مراد ہی کہ قحط سالی مین بسبب بھوک کے ہیئت دھوین کے
آسمان و زمین کے درمیان مین معلوم ہوگا چنانچہ روایت کیا گیا ہی مسروق سے کہ کہا اوس وقت کہ وعظ کہتا تھا ایک شخص شہر کندہ مین کہا اوسنے کہ
یہ وہ دھوان ہی کہ آویگا روز قیامت کے پس بھر جاویگا منافقون کے کانون اور آنکھون مین اور مومنون کی ایسی حالت ہوگی جیسے زکام مین
ہوتی ہی پس ڈرے ہم اور آئے ابن مسعود کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے پس غصے ہوئے اور اوٹھ بیٹھے پھر کہا جو کوئی جانے پس چاہیے کہ کہے
جو کوئی نجانے پس چاہیے کہ کہے اللہ ہی خوب جانتا ہی اسلیے کہ بعض علم سے یہ ہی کہ کہے اوس چیز کو کہ نہین جانتا ہی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین اسلیے کہ
اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کو قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○ یعنی نہین مانگتا مین اس رسالت
کے پہنچانے پر اجرت اور نہین مین تکلف کرنے والون مین سے پھر کہا ابن مسعود نے آگاہ ہو جو بیان کرتا ہون مین تمسے یہ کہ قریش نے جب
دیر کی اسلام لانے مین تو بد دعا کی اونپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا یا اللہ مدد کر میری اونپر ساتھ قحط سالی کے مانند قحط سالی
زمانے یوسف کی کے پس پہنچی اونکو مشقت یعنی بسبب قحط سالی کے یہان تک کہ ہلاک ہوئے بعضے اونمین اور کھایا مردار اور ہڈیان اور دیکھتا تھا
کوئی درمیان آسمان اور زمین کے دھوان اور آدمی بات کرتا تھا تو سنی جاتی تھی بات اوسکی اور نہین دیکھتا تھا اوسکو کوئی بسبب دھوین کے
پس آیا ابو سفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فریاد کی آپ سے اور قسم دی قریش نے آنحضرت کو اسکی اور ناتے کی اور وعدہ کیا
سبھون نے آنحضرت سے کہ اگر دعا کرینگے اللہ سے اور دور کیا جاویگا ہمسے عذاب تو ایمان لاوینگے ہم پس جب دور کیا گیا اونسے عذاب یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعا سے تو رجوع کی اونھون نے طرف شرک اپنے کے اور اور روایت مین مانند قصہ مذکورہ کے نقل کر کر قول ابن مسعود کا یون
نقل کیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے بیان کرتا ہون مین تمسے حال دخان کا کہ قریش نے جب نافرمانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دیر کی اسلام
لانے مین تو کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای پروردگار مدد کر میری قریش پر ساتھ قحط کے مانند قحط یوسف علیہ السلام کے پس پہنچا اونکو قحط اور
مشقت یہان تک کہ کھائین اونھون نے ہڈیان پس ہوا آدمی کہ دیکھتا تھا طرف آسمان کے پس دیکھتا تھا درمیان اپنے اور درمیان آسمان کے ہیئت دھوین کی بسبب بھوک کے
پس اوتاری اللہ نے یہ آیت فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ○ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ پس آئے بعض
قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مینھ مانگ اللہ سے واسطے قبیلے مضر کے پس دعا مینھ کی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے
پس مینھ برسائے گئے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ○ یعنی بلا شبہ ہم دور کرنے والے ہین عذاب
تھوڑا سا تم عود کرنے والے ہو کہا ابن مسعود نے کیا دور کیا جاویگا اونسے عذاب روز قیامت کے پس جب پہنچی اونکو رفاہیت تو عود کیا اونھون نے طرف حال
اول اپنے کے یعنی کفر کے پس اوتاری اللہ نے یہ آیت يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ○ یعنی اوس دن کہ دارو گیر کرینگے
ہم دار و گیر بڑی ہم بدلہ لینے والے ہین پس بدلہ لیا اللہ نے اونسے روز بدر کے پس تحقیق گذر چکی بطشہ یعنی دار و گیر اور دخان اور لزام یعنی قحط
قریش کے لیے اور یہ بھی منقول ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا دھوان بھوک ہی کہ پہنچی قریش کو یہان تک کہ ہوا ایک اونکا کہ نہین دیکھتا تھا آسمان کو بسبب

بھوک کے اور کہا ابن مسعودؓ نے کہ تمام وہ چیزین کہ وعدہ کین ہمسے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق دیکھ لین ہمنے سوائے چار چیزون کے طلوع ہونا آفتاب کا ہے مغرب سے اور نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور ایپر دخان پس تحقیق گذر گیا اور ہوا قحط مانند قحط یوسف علیہ السلام کے لوگون کے اور ایپر چاند پس دو ٹکڑے ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ایپر بَطۡشَةَ ٱلۡكُبۡرَىٰٓ یعنی دار و گیر بڑی پس دن بدر کے ہوئی اور یہ بھی ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ جب دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے ادبار یعنی پیٹھ پھیرنا اسلام سے دعا کی کہ یا اللہ قحط ڈال مانند قحط یوسفؑ کے پس پکڑا اونکو قحط یہان تک کہ کھائے اونھون نے مردار اور چمڑے اور ہڈیان پس آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور کتنے ایک لوگ اہل مکہ سے اور کہا اونھون نے کہ ای محمدؐ تم کہتے ہو کہ مین بھیجا گیا ہون رحمت کے لیے اور قوم تمھاری ہلاک ہوئی پس دعا کرو اللہ سے اونکے لیے پس دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس برسائے گئے مینہ پس گھر رہا اونپر مینہ سات دن تک پھر شکوہ کیا لوگون نے کثرت مینہ کا پس دعا کی آنحضرت نے کہ یا اللہ گرد ہمارے برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا پس ہٹ گیا مینہ حضرت کے سر پر سے اور برستا رہا مینہ لوگون کے گرد کہا ابن مسعودؓ نے پس تحقیق گذر گیا مضمون آیت دخان کا اور وہ بھوک تھی کہ پہنچی اونکو یعنی اسی قحط مین اور یہی مضمون ہی اس قول مین اللہ تعالی کے اِنَّا كَاشِفُوا۟ ٱلۡعَذَابِ قَلِيلًا ۚ إِنَّكُمۡ عَآئِدُونَ ۝ کہ وہ عذاب بھوک کا اونسے دفع ہوگیا چند روزہ دنیا مین اور گذر گیا مضمون آیت روم کا بھی یعنی غلبہ ہونا روم پر اور بطشۂ کبری اور ٹکڑے ہونا چاند کا اور وہ سب یعنی ہوئی بطشۂ کبری روز بدر کے ہم مسلمان ہونگے یعنی قریب ہی کہ ہم ایمان لاوینگے اگر دور کیا جاوے ہمسے عذاب ؕ مل معا ؛ کشاف ؛ درمنثور ؛ اس دھوین مین اقوال بہت ہین بقولے مراد وہ غبار ہے کہ روز فتح مکہ کے اوٹھا تھا اور بقولے مراد وہ غبار ہی کہ کافرون کی آنکھون کے آگے بسبب بھوک کے قحط مین کہ پیغمبر کی دعا سے واقع ہوا تھا معلوم ہوتا تھا اور بقولے یہ دخان علامات قیامت سے ہی کہ پہلے نکلنے دجال کے ایک دھوان مشرق سے مغرب تک پیدا ہوگا اور چالیس روز رہیگا اور مومنون کو ایک حالت مانند زکام کے اور کافرون کو بیہوشی پیدا کریگا اور بیچ حدیث اشراط قیامت کے ذکر اس دخان کا وارد ہی ؛ مح ؛

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ۝

کہان ملے اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کھول سنانے والا پھر اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھلایا گیا ہی باؤلا ؛ مو ؛

کیونکر ہو اونکو نصیحت پکڑنی اور تحقیق آیا تھا اونکے پاس پیغمبر ظاہر پھر پھر گئے اوس سے اور کہنے لگے یہ شخص سکھلایا گیا ہی دیوانہ ہی ؛ تفسیر ؛ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ قیامت کے دھوین کا مذکور ہی کہ اوسوقت سمجھنا کام نہین آتا قیامت مین یہ دھوان گھیر لیگا نیک آدمیون کو زکام سا ہوگا اور بد کو سر مین چڑھیگا بیہوش ہو کر گر پڑیگا ؛ مو ؛ یعنی کیونکر نصیحت پکڑینگے اور پورا کرینگے وعدہ ایمان لانے کا وقت دور ہونے عذاب کے اس حال مین کہ آچکی انکے پاس عذاب کے دور ہونے سے بڑی چیز کہ جسکو بہت دخل تھا نصیحت ماننے کے واجب ہونے مین نسبت اسکے اور بڑی چیز کیا تھی آنا رسول کا کہ آیتین واضح لائے اور طرح بطرح کے معجزے دکھائے پس ہرگز نہ مانا اونکو اور منہ موڑا اونسے اور بہتان لگایا اونپر کہ عداس عجمی غلام کسی شخص کا ثقیف مین سے آنکر انکو قرآن سکھا جاتا ہی اور منسوب کیا آنحضرت کو جنون کی طرف حاصل یہ کہ جب ایسے رسول کے آنے پر پند پذیر نہوئے اور بہتان بندی کو در لگا یا تو پس عذاب کے دور ہونے سے کہ بنسبت اونکے آنے کے ادنی چیز ہی کاہیکو پند پذیر ہونگے اور ایمان لاوینگے ؛ مل ؛

اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا اِنَّكُمۡ عَآئِدُوۡنَ ۝

ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو ؛ مو ؛

تحقیق ہم کھولنے والے ہین عذاب تھوڑا سا تحقیق تم پھر کفر کرنے والے ہو ؛ تفسیر ؛ قَلِيۡلًا کے معنی ہین زمان قلیل یا دور کرنا قلیل یعنی تھوڑے دنون یا تھوڑا سا اور عَآئِدُوۡنَ کے معنی ہین پھرنے والے طرف کفر کے کہ تھے تم اوسمین یا طرف عذاب کے ؛ مل ؛ بموجب اوس قول کے کہ دھوان بسبب قحط کے تھا کہتے ہین کہ ابو سفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش مین سے مدینے مین آیا اور کہا ای محمدؐ تو صلۂ رحم کا حکم کرتا ہی اور

۵ اور بعضون نے کہا جزو پسار ۱۲

قوم تیری قحط سے ہلاک ہوئی خدا تعالی سے چاہ کہ اوس عذاب کو دفع کرے آنحضرت نے دعا کی حق تعالی نے قحط کو دفع کیا کافر پھر کفر پر رہے اس آیت نے اوس سے خبر دی اور بموجب اوس قول کے کہ دخان علامت قیامت سے ہی معنی یہ ہین کہ جب لوگ دعا و زاری کرینگے تو بعد چالیس روز کے وہ دخان مرتفع ہوگا پھر کفار اپنے کفر پر رہین گے ✤ بحر ✤

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ○

جسدن پکڑینگے ہم بڑے گہیر ہم بدلا لینے والے ہین ✤ موا ✤

جسدن پکڑین گے ہم پکڑ بڑا تحقیق ہم بدلا لینے والے ہین ✤ تفسیر ✤ مترجم کہتا ہی یہ وعدہ متحقق ہوا اور خدا تعالی نے قریش مین قحط ڈالا یہان تک کہ شدت بھوک سے یا کثرت ابخرہ جو سے ایک دھوان محسوس ہوتا تھا اور او نہون نے خدا تعالی کی طرف رجوع کی خدا تعالی نے قحط کو دور کیا پھر کفر پر مصر ہوئے حق تعالی نے روز بدر کے اون سے بدلا لیا کہ ستر آدمیون کو اونکے سردارون مین سے مارا اور ستر آدمیون کو قید کیا واللہ اعلم ✤ فتح ✤ یہ دن قیامت کا ہی یا دن بدر کا بدلا لینے والے ہین یعنی بدلا لین گے ہم اون سے اوسدن مین ✤ مد ✤ تنبیہ ✤ ان آیتون کریمہ سے معلوم ہوا کہ تقوی کرے کفر و شرک وغیرہ سے والا بڑی خرابی دین و دنیا کی ہین گرفتار ہوگا ابوذر کہتے ہین کہ عرض کیا مینے ای رسول خدا نصیحت کرو مجکو فرمایا نصیحت کرتا ہون مین تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق وہ بہت آرایش دینے والا ہی واسطے سب کامون تیرے کے کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر تلاوت قرآن کی اور ذکر اللہ عز وجل کا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ذکر کا ہی تیرے لیے آسمان مین اور نور ہی تیرے لیے زمین مین یعنی نور معرفت و یقین تجھے زیادہ ہوگا کہا مینے زیادہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اپنے پر بہت چپ رہنا اسلیے کہ تحقیق وہ سبب ہانکنے کا ہی واسطے شیطان کے اور مددگار ہی تیرے لیے امر دین تیرے پر کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا بچا اپنے کو بہت ہنسنے سے اسلیے کہ تحقیق وہ مار دیتا ہی دل کو یعنی سنگدلی ہوتی ہی اور دل غافل ہوتا ہی یاد مولی سے اور لیجاتا ہی نور مونہہ کا کہا مینے زیادہ کرو نصیحت مجکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو کڑوا کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا مت ڈر بیچ اظہار دین خدا کے ملامت کرنے والے کے سے کہا مینے نصیحت زیادہ کرو مجکو فرمایا کہ باز رکھے تجکو عیب گیری لوگون کی سے وہ چیز کہ جانتا ہی عیب نفس اپنے کا ✤ ف ✤ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن لوگون کے عیب مت ڈھونڈ اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین خوار و ناقص جان ✤ حق ✤ مشکوۃ ✤

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ○ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ○

اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اون پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے مین تم پاس آیا ہون بھیجا معتبر اور یہ کہ بڑھے نجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تم پاس ایک سند کھلی ✤ موا ✤

اور تحقیق ہمنے امتحان کیا پہلے انسے قوم فرعون کو اور آیا تھا اونکے پاس پیغمبر گرامی قدر کہ حوالے کرو مجکو خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو اور بندی مت پکڑو ساتھ اس بات کے کہ تحقیق مین تمھارے لیے پیغمبر با امانت ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو خدا پر تحقیق مین لاؤنگا تمہارے آگے حجت ظاہر ✤ تفسیر ✤ پیغمبر یعنی حضرت موسی علیہ السلام امتحان کیا الخ یعنی ان مشرکون کے پہلے قوم فرعون کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہمنے جیسا آزمانے والا کرتا ہی تو کہ ظاہر ہوا اونکے باطن کا حال گرامی قدر یعنی اللہ کے نزدیک اور اوسکے مومن بندون کے نزدیک یا کریم تھے دنی نفسہ کہ حسب و نسب خوب رکھتے تھے اسلیے کہ اللہ تعالی نے نہین بھیجا ہی کوئی نبی مگر کہ اوسکی قوم کے سردارون اور بزرگون مین سے ہوتا تھا با امانت یعنی اپنی رسالت مین کہ احکام الہی جو تم کو تون پونہچاتا ہون اور یہ کہ سرکشی نکرو یعنی تکبر نکرو اللہ پر ساتھ حقیر جاننے کے اوسکے رسولون اور وحی کو اور ساتھ ترک کرنے فرمانبرداری اوسکی کے یا یہ معنی ہین کہ تکبر نکرو اللہ کے نبی پر حجت ظاہر یعنی معجزہ کہ دلالت کرے میرے نبی ہونے پر اور

ف [illegible]

صدق قول میرے پس جب موسی علیہ السلام نے یہ کہا تو اونھون نے ڈرایا موسیٰ کو ساتھ قتل کرنے کے پس کہا موسیٰ نے وَاِنِّی عُذْتُ الخ مدں معا +

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ○

اور مین پناہ لے چکا ہون اپنے اور تمہارے رب کی اس سے کہ مجکو سنگسار کرو + موق

اور تحقیق مینے پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار کرو مجکو + تفسیر + یعنی اپنے رب سے پناہ مانگتا ہون اور اوسپر بھروسا کرتا ہون کہ وہ مجکو بچاویگا تمسے اور تمہارے مکر سے غرضکہ اونھون نے کچھ خیال نکیا اونکے ڈرانے پر اور اپنے رب ہی پر اعتماد کیا اور بعضون نے تَرْجُمُوْنِ کے معنی یہ کہے ہین کہ مار ڈالو اور بدکہا ؤ کرو کہ ساحر وغیرہ کہتے تھے + مدں معا +

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ○

اور اگر تم نہین یقین کرتے مجپر تو مجسے پرے ہو جاؤ + موق

اور اگر یقین نہین لاتے ہو مجپر تو ایک طرف ہو و مجسے + تفسیر + یعنی اگر نہین یقین لاتے ہو تم مجپر تو نہین موافقت ہی درمیان میرے اور درمیان اوسکے کہ نہین یقین لاتا پس الگ ہو و مجسے یا پس چھوڑ دو مجکو جون کا تون نہ مجکو فائدہ پونہچاؤ نہ ضرر اور نہ پیش آؤ مجسے ساتھ برائی اور ایذا اپنی کے پس جب نہ چھوڑا اونھون نے اونکو اور ایذا پونہچانی شروع کی + مدں +

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ○

پھر پکارا اپنے رب کو یہ لوگ گنہگار ہین + موق

پس دعا کی جناب پروردگار اپنے سے کہ یہ قوم گنہگار ہین + تفسیر + دعا کی اس حال مین کہ شکوہ کرنے والے تھے اپنی قوم کا آیہ ین نہج کہ یہ قوم گنہگار ہین + بعضون نے کہا دعا اونکی یہ تھی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لَهُمْ مَا یَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِاِجْرَامِهِمْ + یعنی یا اللہ جلدی بھیج اونکے لیے وہ چیز یعنی عذاب کہ مستحق ہین اوسکے بسبب گناہون اپنے کے اور بعضون نے کہا یہ تھی دعا اونکی رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ یعنی ای رب ہمارے نہ کر ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالمین کے پس فرمایا اللہ تعالی نے فَاَسْرِ الخ + مدں +

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ○ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ○

پھر لے نکل راتون میرے بندون کو البتہ تمہارا پیچھا کرینگے اور چھوڑ جا دریا کو تھم رہا البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین + موق

پس کہا ہمنے لیجا ہمارے بندون کو وقت شب کے تحقیق تمہارا پیچھا کیا جاویگا اور چھوڑ دریا کو ٹھہرا ہوا تحقیق وہ جماعت ہی کہ غرق کیے جاوینگے + تفسیر + ہمارے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو پیچھا کیا جاویگا یعنی یہی تدبیر کی ہی اللہ تعالی نے کہ تم آگے بڑھوگے اور پیچھا کریگا تمہارا فرعون اور لشکر اوسکا پھر نجات دیگا اگلون کو اور ڈبو دیگا پیچھا کرنے والون کو اور رہویگا دریا نہین ٹھہرا ہوا جب حضرت موسی علیہ السلام دریا سے گذر گئے تو چاہا کہ دریا پر عصا مارین تو کہ ملجاوے پس حکم ہوا کہ یونہین ٹھہرا ہوا رہنے دے اپنی حالت پر یعنی پانی دریا کا جو جا بجا ٹھہر کر بیچمین سے خشک ہوکر راہین بن گئین ہین اوسپر عصا مار کر متغیر نکر تو کہ داخل ہون اون مین قبطی پس جب وہ دریا مین آجاوینگے تو اللہ اونپر دریا کو ملاویگا اور بعضون نے کہا کہ رَهْوًا کے معنی ہین راہ واسع یعنی چھوڑ دے دریا کو اپنے حال پر کھلا ہوا اور چوڑی چوڑی راہین بنا ہوا غرق کیے جاوینگے یعنی بعد نکلنے تیرے کے دریا سے + مدں + یعنی جب لب دریا پر تو پونہچے تو اپنے عصا سے دریا کو مار راہین دریا مین ظاہر ہونگی تو بنی اسرائیل کے ساتھ عبور کر اور اوسی طرح دریا کو چھوڑ دے تو فرعون اور لشکر اوسکے اوسمین داخل ہون اور فرمان الٰہی سے دریا اونکو پکڑے اور غرق کرے اور بعضے علما نے کہا ہی کہ جب موسی نے اوس طرف دریا کے عبور کیا تو چاہا کہ دوسری بار عصا دریا پر مارین تو راہین بند ہو جاوین یہ حکم ہوا کہ اسی طرح چھوڑ دے + بحس +

كَمْ تَرَكُوا مِن جَنّٰتٍ وَّعُيُونٍ ۝ وَّزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فٰكِهِينَ ۝ كَذٰلِكَ وَ أَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِينَ ۝

کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور آرام جسمین تھے باتین بناتے اسی طرح اور وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو + صح

بہت چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیتیان اور گھر خاصے اور گذران بارفاہیت کہ اوسمین محفوظ تھے اسی طرح ہوا اور عطا کین ہمنے یہ چیزین اور قوم کو + تفسیر کذٰلک یعنی امر اسی طرح ہوا اور قوم کو کہ نہین تھا اونکو اون سے کچھ علاقہ باعتبار قرابت کے اور نہ دین کے اور نہ محبت کے اور وہ بنی اسرائیل تھے + معالم

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

پھر نہ رویا اونپر آسمان اور زمین اور نہ ملی اونکو ڈھیل + صح

ع ۲۹ ۱۴

پس نہ روئے قوم فرعون پر آسمان و زمین اور نہوئے مہلت دیے گئے + تفسیر نہ روئے الخ اسلیے کہ مرے وہ کفر پر اور مومن جب مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین پس روتی ہی زمین سے مومن پر جگہہ اوسکی نماز کی اور آسمان سے جگہہ چڑھنے عمل اوسکے کی اور حسن بصری سے اسکی تفسیر یون ہی کہ نہ روئے اونپر اہل آسمان اور اہل زمین اور نہ مہلت دیے گئے یعنی وقت دوسرے تک + معالم + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک دروازہ ہی کہ چڑھتے ہین اوس سے عمل اوسکے اور ایک دروازہ ہی کہ اوترتا ہی اوس سے رزق اوسکا پس جب مرجاتا ہی تو نہین پاتے ہین دونون اوسکو اور روتے ہین دونون اوسپر اور پڑھی آنحضرت نے یہ آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ + اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ اونسے کسیے پوچھے معنی اللہ تعالی کے اس قول کے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ کہ کیا روتے ہین آسمان و زمین کسی پر کہا ہان نہین ہی کوئی خلائق مین سے مگر کہ اوسکے لیے ایک دروازہ ہی آسمان مین اوس سے اوترتا ہی رزق اوسکا اور اوسمین چڑھتے ہین عمل اوسکے پس جب مرجاتا ہی مومن تو بند کیا جاتا ہی دروازہ اوسکا بسبب نہونے اوسکے کے یعنی دنیا مین پس روتا ہی وہ اوسپر اور جب نہین پاتی ہی اوسکو جگہہ اوسکی نماز کی زمین سے کہ تھا نماز پڑھتا اوسمین اور یاد کرتا اللہ کو اوسمین روتی ہی وہ اوسپر اور قوم فرعون کے لیے نہین تھے زمین مین آثار صالحہ اور نہین چڑھتی تھی طرف اللہ کے اونسے خیر پس نہ روئے اونپر آسمان و زمین + مجاہد سے ہی بیچ تفسیر فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ کے کہا نہین مرتا مومن مگر کہ روتے ہین اوسپر آسمان و زمین صبح کو پس کہا کسینے مجاہد سے کہ کیا روتے ہین یہ کہا مجاہد نے کیا تعجب کرتا ہی تو کیا ہی زمین کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھا آباد رکھتا اوسکو ساتھ رکوع و سجود کے اور کیا ہی آسمان کو کہ نہ روے اوس بندے پر کہ تھی اوسکی تسبیح و تکبیر کے لیے اوسمین آواز مانند آواز شہد کی مکھی کے + اور یہ بھی مجاہد سے منقول ہی کہ جب عالم مرتا ہی تو روتے ہین اوسپر آسمان و زمین چالیس صباح اور وہب سے ہی کہ کہا زمین البتہ غمگین ہوتی ہی بندے صالح پر چالیس صباح + روایت ہی مولی ہذیل کے سے کہ کہا نہین ہی کوئی بندہ کہ رکھتا ہی پیشانی اپنی کسی جگہہ مین زمین سے اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہوتا ہی واسطے اللہ عزوجل کے مگر گواہی دیگی وہ جگہہ اوسکے لیے بسبب اوس سجدے کے روز قیامت کے اور روتی ہی وہ اوسپر اوس دن کہ مرتا ہی + درمنثور تنبیہ + سبحان اللہ نماز پڑھنے سے اور اللہ کی بندگی کرنے سے مومن کیا درجہ پاتا ہی حیف ہی اون لوگون کے حال پر کہ اس نماز اور اللہ کی بندگی کی کچھ قدر نہین جانتے جہان ذرا بیمار ہوئے یا کچھ کام درپیش آیا نماز پڑھنی اور اللہ کی بندگی کرنی چھوڑ دی کیا اولٹی عقل ہی بیماری کہ اسباب موت سے ہی اوسمین تو زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا نہ یہ کہ ایسے وقت مین اوسکو بھول جاوے اور کام درپیش آنے کے وقت جو نماز وغیرہ چھوڑیگا مصداق اس آیت کا ہوگا بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرت بہتر اور پائندہ تر ہی اور ایسے ہی جو عورتین خاوندون کے ساتھ سوتی ہین اور مارے شرم کے یا از راہ کسل کے صبح کو نہا کر نماز نہین پڑھتین وہ بھی مصداق اس آیت مذکورہ کی ہوتین ہین پس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ غور کرین ان امضامین مین

اور نماز اور اسکی بندگی کسی حال مین نہ چھوڑین تو بعد مرنے کے سب لوگ انکے لیے روتے ہون اور یہ شادان اور فرحان ہون کیا خوب کہا ہے کسینے قطعہ
یاد داری کہ وقت زادن تو ❊ ہمہ خندان بودند و تو گریان ❊ آن چنان زی کہ وقت مردن تو ❊ ہمہ گریان بوند و تو خندان ❊ ع۲

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ مِنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْمُهِينِ ۝ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَالِيًا مِّنَ ٱلْمُسْرِفِينَ ۝

اور ہمنے بچا نکالا بنی اسرائیل کو ذلت کی مار سے جو فرعون سے تھی بیشک وہ تھا چڑھ رہا حد سے بڑھنے والا موضح

اور تحقیق ہمنے خلاص کیا بنی اسرائیل کو عذاب خوار کرنے والے سے کہ فرعون کی جانب سے تھا تحقیق فرعون تھا سرکش حد سے نکلجانے والون سے تفسیر
عذاب خوار کرنے والے سے یعنی طرح بطرح کے جو کام لیتا تھا فرعون بنی اسرائیل سے اور بندی مین پکڑ رکھا تھا اونکو اور اونکی اولاد کو یعنی
بیٹون کو مار ڈالتا تھا اوس سے اور اور آفتون سے چھڑایا ہمنے اونکو ❊ مس ❊

وَلَقَدِ ٱخْتَرْنَٰهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى ٱلْعَٰلَمِينَ ۝

اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھکر جہان کے لوگون سے ❊ موضح

اور تحقیق پسند کر لیا ہمنے بنی اسرائیل کو اونکا حال جانکر عالمون پر ❊ تفسیر یعنی پسند و مقبول کیا ہمنے مومنین بنی اسرائیل کو اس حال مین
کہ جانتے تھے ہم اونکے حال سے کہ وہ لائق پسند و مقبول کرنے کے ہین عالمون پر یعنی اونکے زمانے کے عالمون اور عقلا پر ❊ یعنی فضیلت
دی ہمنے اونکو اونپر کہ اونکے وقت مین تھے ❊ در منثور

وَءَاتَيْنَٰهُم مِّنَ ٱلْءَايَٰتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا۟ مُّبِينٌ ۝

اور دین اونکو نشانیان جن مین مدد تھی صریح ❊ موضح

اور دی ہمنے اونکو قسم معجزات سے وہ چیز کہ اوسمین امتحان ظاہر تھا ❊ تفسیر معجزات سے جیسے پھٹنا دریا کا اور سایہ کرنا ابر کا
اور اوتارنا من و سلویٰ کا وغیر ذلک اور بَلَٰٓؤٌا مُّبِينٌ کے معنی ہین نعمت ظاہرہ یا امتحان ظاہر تو کہ دیکھین ہم کہ کیسے عمل کرتے ہین ❊ معالم

إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ۝ إِنْ هِىَ إِلَّا مَوْتَتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ۝

یہ لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین ہمارا یہی مرنا ہے پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین ❊ موضح

تحقیق یہ لوگ کہتے ہین کہ نہین ہے عاقبت کار مگر یہی موت پہلی اور نہین ہم پھر جلائے گئے ❊ تفسیر یہ لوگ یعنی کفار قریش کہتے ہین
نہین ہے موت مگر موت ہماری پہلی یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ تھا کلام واقع بیچ حیات دوسری کے نہ بیچ موت کے پس کیون نہ کہا گیا اِنْ هِىَ
إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ❊ جیسے کہ کہا گیا ہے اِنْ هِىَ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ❊ یعنی
نہین ہے حیات مگر حیات ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جائینگے اور کیا معنی ہین ذکر کرنے اولیٰ کے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا وعدہ کیے گئے تھے
وہ موت اخری یعنی دوسری کے یہان تک کہ انکار کیا اونھون نے اوسکا اور ثابت کی موت پہلی اور جواب اسکا یہ ہے کہ کہا گیا اونکے لیے کہ تم مر جاؤگے
مرنے کے پیچھے آویگی اوسکے حیات جیسے کہ پہلے تمکو موت لاحق تھی کہ اوسکے پیچھے حیات آئی یعنی جب نطفہ تھا مردہ تھا پھر جب جان پڑی اور پیدا ہوا
حیات آئی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَكُنتُمْ أَمْوَٰتًا فَأَحْيَٰكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ❊ یعنی تھے تم مردہ پس زندہ کیا تمکو پھر مارےگا
تمکو پھر زندہ کریگا تمکو پس کہا اونھون نے نہین ہے موت مگر موت ہماری پہلی مراد اونکی یہ ہے کہ نہین ہے ایسی موت کہ اوسکی شان سے یہ ہو کہ پیچھے آوے اوسکے حیات مگر موت پہلی
پس اس صورت مین نہین فرق ہے بیچ معنی کے درمیان اس قول کے اور درمیان قول اوسکے کہ إِلَّا حَيَاتُنَا ٱلدُّنْيَا اور نہین ہم جلائے جائینگے یعنی بعد موت دوسری کے ❊ عن کشاف

فَأْتُوا۟ بِـَٔابَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادونکو اگر تم سچے ہو ❊ موضح

پس لاؤ ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ÷ تفسیر ÷ پس لاؤ یہ خطاب کیا مشرکون نے آنحضرت کو اور مومنون کو کہ جو وعدہ کرتے تھے اونسے جینے کا بعد مرنیکے اگر ہو تم راست گو یعنی اگر تم سچے ہو اس بات مین کہ ہم زندہ ہونگے بعد مرنے کے تو بھلا جلدی جلوا دو ہمارے باپ دادون کو جو مر گئے ہین سوال کر کر اپنے رب سے تو کہ ہو دلیل اسپر کہ جو کچھ وعدہ کرتے ہو تم قائم ہونے قیامت کا اور جی اوٹھنے موتی کا حق ہی فرمایا اللہ تعالی نے اھم الخ [illegible]

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ○

اب یہ بہتر ہین یا تبع کی قوم اور جو اونسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گنہگار ÷ مع ÷

کیا یہ لوگ بہتر ہین یا قوم تبع حمیری یا اور وہ لوگ کہ پہلے انسے تھے ہلاک کیا ہمنے اونکو بلا شبہہ وہ گنہگار تھے ÷ تفسیر ÷ یعنی قوم تبع اور عاد و ثمود وغیرہ کہ قوت اور شوکت اور مال اور اتباع مین بہتر قریش سے تھے اونکو بسبب کفر اور انکار رسولون کے ہلاک کیا ہمنے انکا ہلاک کرنا کیا دشوار ہی پس چاہیے کہ عبرت پکڑین اور ایمان لاوین کہا قتادہ نے کہ وہ تبع حمیری تھا ملوک یمن سے نام رکھا گیا اوسکا تبع بسبب کثرت اتباع اوسکے کے اور تھا وہ پہلے اس سے پوجتا آگ کو پھر اسلام لایا اور بلایا اپنی قوم کو کہ وہ حمیر تھی طرف اسلام کے پس جھٹلایا اونھون نے اوسکو اور آثار مین ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا قوم حمیر سے کنیت اوسکی ابو کرب اور نام اوسکا سعد بن ملکاکرب حشم اور اتباع بہت رکھتا تھا اور بعضو نے اوسکو پیغمبر کہا ہی لیکن حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جانتا مین پیغمبر تھا یا نہ تھا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیا ہی کہ برا نکہو تبع کو کہ مسلمان تھا اور اسلیے قرآن مین مذمت اوسکی قوم کی مذکور ہی نہ مذمت اوسکی اور روایت کیا گیا ہی کہ وہ سات سو برس پہلے ہمارے پیغمبر کی بعثت کے اور بقولے ایک ہزار و ترپن برس پہلے ہجرت سے ہمارے پیغمبر کی وہ ایمان لایا ہی اور کہتے ہین کہ اوسنے نامہ اپنی طرف سے ہمارے پیغمبر کو لکھکر شامول نام یہودی کے سپرد کیا تھا اور کہا کہ اگر تو آنحضرت کو پاوے تو پونہچا دینا و الا اپنی اولاد کو وصیت کرنا کہ وہ پونہچا وین اور شامول نے ایسا ہی کیا یہان تک کہ ابو ایوب انصاری کو کہ اکیسوان فرزند نسل شامول سے ہی وہ نامہ پونہچا اور اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین پونہچایا آنحضرت نے فرمایا مرحبا بالاخ الصالح یعنی شاباش ہی بھائی صالح کو اور کہتے ہین کہ تبع تمام روے زمین پر پھرا اور شہر حیرہ اور سمرقند اوسکے بنائے ہوئے ہین اور معالم التنزیل مین ہی کہ جب تبع مشرق کی طرف سے پھرا اور مدینہ راہ مین پڑا اور پہلے اس سے اپنے بیٹے کو مدینے مین چھوڑ گیا تھا اوسکے پیچھے اوسکا بیٹا مدینے مین مارا گیا اوسنے وقت پھرنے کے بقصد خراب کرنے مدینے کے لشکر جمع کیا کعب اور اسد کہ بنی قریظہ کے عالمون مین سے تھے یہ سنکر تبع کے پاس گئے اور کہا اس قصد سے باز آ کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت کی جگہہ ہی حرمت اوسکی نگاہ رکھنی چاہیے تبع اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سنکر اسلام لایا اور اہل مدینہ کے لوٹنے سے باز رہا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا کتنے ایک آدمیون نے قبیلۂ ہذیل سے اوسکے پاس آکر کہا کہ تجکو بتاتے ہین ہم ایک گھر کہ اوسمین خزانے ہین تبع نے پوچھا کہان ہی اونھون نے کہا مکے مین ہی اور غرض اونکی یہ تھی کہ تبع قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو تبع نے وہ قصہ دونون عالمون سے کہا اونھون نے کہا کہ زنہار ایسا قصد نکرنا کہ وہ گھر تمام روے زمین کی جگہون مین اشرف ہی جسنے قصد اوسکا کیا ہی ہلاک ہوا ہی تجکو چاہیے کہ تعظیم اوس گھر کی بجا لاوے تو اور قربانیان کرے تو تبع نے ایسا ہی کیا کہ چھہ ہزار اونٹ قربانی کے وہان ذبح کیے اور خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور حرمت بہت کی اور اون ہذیلیون کے ہاتھہ پانون کاٹ کر اونکو سولی پر کھینچا اور وہان سے متوجہ یمن کو ہوا اوسکی قوم حمیر نے مخالفت اوسکی شروع کی اور کہا کہ تو ہمارے دین سے نکل گیا تبع نے ہر چند دلیلین توحید کی اونکے آگے بیان کین کچھہ نہوا عناد بڑھتا ہی گیا حمیر نے کہا آؤ تو ہم اپنی آگ سے تیرا سچ آزماوین اور وہ ایک آگ تھی ایک پہاڑ کے دامن مین یمن کے پہاڑون مین سے جب درمیان دو آدمیون کے اختلاف ہوتا تو دونون اوس آگ مین بیٹھتے اہل باطل جل جاتا اور اہل حق سلامت باہر نکلتا تبع نے کہا انصاف کیا تمنے مجکو بھی قبول ہی پس وہ ساتھہ بتون اور قربانیون اپنی کے نکلے اور وہ دونون عالم بھی اپنے مصحف گردنون مین ڈالکر نکلے اور دونون اوس جگہہ نکلنے اوس آگ کے گئے آگ تمام حمیر پر لپٹی اور اونکے بتون اور قربانیون کو جلا دیا اور وہ

دونون عالم ساتھ مضمون لپیٹے کے سلامت باہر نکلے اوسوقت تمام لوگون حمیر کے نے اسلام اور دین توریت بسبب تعلیم اون دونون عالمون کے اختیار کیا ❊ بحر ❊ معا ❊ تبع بادشاہ تھا یمن کا قوم اوسکی بت پرست اوسکو یقین تھا توریت پر اپنی قوم کے سامنے آزمایا کہ سچا دین کونسا ہے بڑی آگ لگائی دو حبر یہودی کے توریت بغل مین لیکر اوسمین گھس گئے نہ جلے وہ بت پرست بتکو بغل مین لیکر چلے جلنے لگے اولٹے بھاگے اوسکی قوم اوسکی دشمن ہوئی آخر خراب ہوئی ❊ مو ❊

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور ہمنے جو بنایا آسمان زمین اور جو انکے بیچ ہی کھیل نہین بنایا ❊ صق ❊

اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور اوس چیز کو کہ درمیان دونون کے ہی کھیلتے ہوئے ❊ تفسین ❊ اور اگر نہوتا بعث اور نہ حساب اور نہ ثواب ہوتا پیدا کرنا خلق کا فنا کے لیے خاص کر کے پس ہوتا کھیل ❊ مل ❊

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

انکو تو بنایا ہمنے ٹھیک کام پر پر بہت لوگ نہین سمجھتے ❊ مق ❊

نہین پیدا کیا ہمنے ان دونون کو مگر ساتھ تدبیر درست کے ولیکن اکثر کفار مکے کے نہین جانتے ❊ تفسین ❊ کہا بعضون نے کہ مراد بالحق سے للحق ہی یعنی واسطے حق کے اور وہ ثواب ہی طاعت پر اور عذاب ہی گناہ پر ❊ معا ❊

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا

تحقیق فیصلے کا دن وعدہ ہی اون سب کا جسدن کام نآوے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پہونچے مگر

مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○

جسپر مہر کرے اللہ بیشک وہی ہی زبردست رحم والا ❊ مق ❊

تحقیق روز قیامت وعدہ ہی اونکا سبکا جسدن کہ دفع نکرے کوئی دوست دوست دوسرے سے کسی چیز کو اور نہ آونکو مدد دی جاوے مگر وہ کہ رحم کرے اوسپر خدا تحقیق خدا غالب مہربان ہی ❊ تفسین ❊ یَوْمَ الْفَصْلِ روز قیامت کو اسلیے کہا کہ فیصلہ کریگا حق اوسمین درمیان بندون کے مِیْقَاتُهُمْ یعنی وقت ہی اونکے وعدے کا واسطے عذاب دائم کے کسی چیز کو یعنی عذاب سے اور نہ اونکو مدد دی جاوے یعنی کوئی اللہ کے عذاب کو اونسے نہین روکیگا مگر وہ کہ رحم کرے الخ اور وہ مومن ہین پس شفاعت کرینگے بعض اونکے بعض کی ساتھ اذن خدا کے غالب ہی اپنے دشمنون پر مہربان ہی یعنی اپنے دوستون کے لیے ❊ مل ❊ معا ❊ جلا ❊ تنبیہ ❊ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ اونھون نے ایک دن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عایشہ نے کہ یاد کیا مینے آگ دوزخ کو پس روئی ہون پس کیا یاد کروگے تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ کوئی کسیکو نہین یاد کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا داہنے ہاتھ مین ملتا ہی نامۂ اعمال یا بائین ہاتھ مین پیٹھ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابو داود سے نقل کی ہی پس بھائیون مضمون آیت یَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى کا اور اس حدیث کا دل مین جماکر شب و روز فکر اپنا ایمان کی رکھوالیسا کام یا ایسی بات نکرو کہ جس سے ایمان جاتا رہے کہ اوس صورت مین کوئی اللہ تعالی کے عذاب کو نہین دفع کر سکیگا اور گناہون سے بچتے رہو اور عمل صالح کے کرنے مین چست و چالاک رہو تو ایمان کامل ہو اور مستحق شفاعت کے بوجہ احسن ہو ❊ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَاٰبُ ❊

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ○ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ○ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ○ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ○

مقرر درخت سینڈ کا کھانا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹون مین جیسے کھولتا پانی ❊ صق ❊

مجلس میں بیٹھے ہونگے کہ امن ہوگا اونمین عمدہ سے ریشمی نازک جیسے لاہی وغیرہ اور گاڑھا جیسے اطلس و تافتہ وغیرہ اور متقابلین حال ہی یعنی آمنے سامنے اپنی مجلسون میں بیٹھے ہونگے نہین
دیکھیگا ایک مقعد دوسرے کی بسبب دور ہونے تختون انکے ⁂ ف ⁂ مُجاہد ابن جریج سے منقول ہی بیچ تفسیر اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ کے کہا امن مین ہونگے موت سے اور
عذاب سے اور ضحاک سے ہی کہ کہا امن مین ہونگے موت سے اگر مرینگے اور امن مین ہونگے بڑھاپے سے اگر بوڑھے ہوتے یعنی انکے سدن سوگ سے بچینگے اور نہ بھوکے ہونگے
اور ننگے ہونگے اور قتادہ سے ہی کہ کہا امن مین ہونگے شیطان سے اور رنجون سے اور فکرون سے ⁂ در منثور ⁂

كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝

اسی طرح اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان بڑی آنکھون والیان ⁂ مق

اسی طرح ہوگا حال اور بیاہ دینگے ہم اونکو ساتھ حورون کشادہ چشم کے ⁂ تفسیر ⁂ حور عورتین پاکیزہ گوری کہا مجاہد نے کہ حور وہ عورتین کہ متحیر ہووین
نظر معلوم ہوتا ہوگا گودہ اونکی ہڈیون کا اونکے کپڑون کے نیچے سے اور دیکھیگا دیکھنے والا بیچ جگر ایک اونکے کے مانند آئینے کے بسبب باریکی جلد اور صفائی رنگ
کے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ حور وہ عورتین کہ جنکی آنکھون کی سفیدی نہایت سفید ہو اور سیاہی بھی نہایت سیاہ اور عین جمع عیناء کی ہی یعنی عورت کشادہ چشم کے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی گئین حور عین زعفران سے ⁂ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حور تھوکے بیچ دریائے شور کے تو البتہ شیرین ہو جاوے وہ دریا بسبب شیرینی
تھوک اوسکے کے کہا ابن عباس نے اگر ایک حور نکالے ہتیلی اپنی درمیان آسمان و زمین کے تو البتہ مفتون ہون خلائق بسبب حسن اونکے کے اور اگر نکالے اوڑھنی
اپنی تو البتہ ہو جاوے آفتاب نزدیک حسن اوسکے کے مانند بتی کے آگے آفتاب کے کہ نہ روشنی ہو اوسکے لیے اور اگر نکالے وہ منہ اپنا تو البتہ
روشن کردے حسن اوسکا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی ⁂ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حور عین پیدا کی گئین ہین فرشتون
کی تسبیح سے ⁂ اور مجاہد سے ہی کہ کہا البتہ پائی جاتی ہی خوشبو عورت کی یعنی حور عین کی پانسو برس کی مسافت سے ⁂ معا ⁂ در منثور ⁂

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ

منگواتے ہین وہان ہر میوے خاطر جمع سے نہ چکھینگے وہان مرنا مگر جو پہلے مر چکے اور بچایا اونکو

عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہی بڑی مراد ملنی ⁂ مو

طلب کرینگے جنت مین ہر ایک میوہ ساتھ امن کے نہ چکھینگے وہان موت سوائے موت پہلی کے جو چکھ چکے یعنی دنیا مین اور بچایا اونکو خدا نے
عذاب دوزخ کے سے بسبب فضل کے جانب پروردگار تیرے سے یہی یعنی بچنا عذاب سے اور داخل ہونا جنت مین مراد ملنی بڑی ⁂ تفسیر ⁂ ساتھ
امن کے کہ امن ہو گا زوال اور انقطاع سے اور پیدا ہونے ضرر کے سے بسبب بہت کہانے کے اور کہا قتادہ نے کہ امن مین ہونگے موت اور رنجون اور
شیاطین سے نہ چکھینگے وہان موت الخ کہا قتادہ نے کہ ابن مسعود کی قرأت مین ہی لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا طَعْمَ الْمَوْتِ اور انس سے روایت ہی کہ کہا
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا موت کو روز قیامت کے بیچ صورت دنبے ابلق کے پس کھڑا کیا جاویگا اوسکو درمیان جنت اور دوزخ
کے پس پہچانے گی موت جنتیون اور دوزخیون کو اور پہچانینگے اوسکو وہ پس کہینگے دوزخی اَللّٰهُمَّ سَلِّطْهُ عَلَيْنَا یعنی یا اللہ مسلط کر
اسکو ہم پر اور کہینگے جنتی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَضَيْتَ اَنْ لَّا نَذُوْقَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى یعنی یا اللہ تو نے
حکم کیا تھا یہ کہ نہ چکھینگے ہم اوسمین سوائے موت پہلی کے پس ذبح کیا جاویگا وہ دنبہ درمیان جنت و دوزخ کے پس نا امید ہونگے دوزخی جنت سے اور امن مین ہونگے اہل جنت موت
سے اور کہا جابر بن عبداللہ نے کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا سووینگے اہل جنت کہا نہین نہین موت کی ہی اور اہل جنت نہ مرینگے اور نہ سووینگے ⁂ مل ⁂ معا ⁂ در منثور ⁂

ع ۳ ۱۷ ۱۶ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

سو یہ قرآن آسان کیا ہمنے تیری بولی مین شاید وہ یاد رکھین اب تو راہ دیکھ وہ بھی راہ تکتے ہین ⁂ مو

سو اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو تیری زبان پر تو کہ وہ نصیحت پکڑین پس منتظر رہ یعنی اوترنے عذاب کا کفار پر تحقیق وہ بھی منتظر ہین تفسیر یعنی اوترنے حادثون کے تجپر اور یہ حکم ہوا پہلے اوترنے حکم کے واسطے جہاد کرنے کے اونپر ❊ ملا جلال ❊ تنبیہ ❊ دیکھو بھائیون پرہیزگارون کے لیے کیا کیا نعمتین بیان فرمائین منعم حقیقی نے یہ عنایت بدلے مین ہوگی اسکے کہ بچتے تھے حرام چیزون سے مثلا ریشمی کپڑون کے پہننے سے بچتے تھے یہ سمجھکر کہ ہمارے رسول مقبول نے فرمادیا ہی کہ جو کوئی پہنے گا ریشمی کپڑا دنیا مین تو آخرت مین نہین پہنیگا اوسکو پس ڈرے اس مضمون کو سنکر کہ ہاے اس دنیا چندروزہ کی زینت کے لیے وہان کے لباس ریشمی سے محروم رہینگے نہ پہنیے اسکو اوسکے بدلے مین لباس ریشمی جو ذکر کیے گئے ملنا اسیطرح حرام کاری سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین حورین مذکورہ ملینگین حرام چیزون کے کھانے پینے سے بچتے تھے اوسکے عوض مین میوے اور اچھی اچھی پینے کی چیزین مانند دودھ اور شہد وغیرہ کے ملینگین بری مجلسون کے جانے سے اور میلون کے سیر تماشے سے بچتے تھے اوسکے بدلے مین وہ مجلسین با امن ملینگین بیان اپنے نفسون کو مارے رکھتے تھے اور فنا تھے اسکی راہ مین اوسکے بدلے مین حیات ابدی وہان کی پاوینگے پس غرض اس بیان فرمانے سے یہی ہی کہ لوگ ان نعمتون کا علم کر ایسے کام کرین کہ وہ ہاتھ لگین سو ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے اونکے حاصل کرنے مین کہ پاک پروردگار فرماتا ہی ❊ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ❊

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

اس سورت کا نام سورۂ جاثیہ ہی یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمین مذکور ہی وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ❊ یعنی تو دیکھیگا ہر گروہ کو دوزانو گرے ہوئے یعنی روز قیامت کے بسبب ہیبت حکم الٰہی کے چونکہ یہ امر مہتم بالشان ہی اسی لیے اس سورت کا یہ نام ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا الخ کے کہ وہ مدنی ہی اور یہ سورت بعد سورۂ دخان کے اوتری ہی اسلیے بعد اوسکے لکھی گئی اور اسمین سینتیس ۳۷ آیتین ہین اور کلمے چار سو اٹھاسی ۴۸۸ اور حروف دو ہزار ایک سو اکیانوین ۲۱۹۱ اور رکوع چار ۴ ہین ❊

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ❊ صق

اوتارنا اس کتاب کا جانب خدائے غالب باحکمت کے سے ہی ❊ تفسیر ❊ اللہ ہی خوب جانتا ہی کہ مراد حٰمٓ سے کیا ہی اور بعضون نے کہا نام سورت کا ہی اور بعضون نے کہا کہ شمار کرنا حرفون کا ہی غالب ہی اپنے بدلا لینے مین باحکمت ہی اپنی تدبیر مین ❊ جلال ❊ مدارک ❊

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

آسمانون مین اور زمین مین بہت پتے ہین ایمان والون کو ❊ صق

تحقیق آسمانون مین اور زمین مین نشانیان ہین باور رکھنے والون کے لیے ❊ تفسیر ❊ یعنی دلالتین ہین اللہ تعالی کی قدرت و وحدانیت پر اور جائز ہی یہ کہ ہون معنی یہ کہ بیچ پیدا کرنے آسمانون اور زمین کے البتہ دلالتین ہین الخ ❊ جمل ❊

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝

اور تمہارے بنانے مین اور جتنے بکھیرتا ہی جانور پتے ہین ایک لوگون کو جو یقین رکھتے ہین ❊ صق

اور بیچ پیدایش تمہاری کے اور بیچ پیدایش اوس چیز کے کہ پراگندہ کرتا ہی قسم جانورون سے نشانیان ہین اوس قوم کے لیے کہ یقین کرتے ہین ❊ تفسیر ❊ بیچ پیدایش تمہاری کے یعنی بیچ پیدایش ہر ایک کے تم مین سے کہ اول نطفہ ہوتا ہی پھر خون بستہ پھر لوتھڑا گوشت کا یہان تک کہ ہوجاتا ہی انسان اور دابہ کہتے ہین اوس چیز کو کہ چلتی ہی زمین پر قسم آدمیون وغیرہم سے نشانیان ہین یعنی البعث پر کہ اسی طرح بعد مرنے کے جی اوٹھینگے ❊ جلال ❊

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ
اور بدلنے مین رات دن کے اور وہ جو اوتاری اللہ نے آسمان سے روزی پھر جلایا اوس سے زمین کو مرگئے پیچھے اور بدلنے مین

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
باؤن کے پھیرنے مین ایک لوگون کو جو بوجھتے ہین ؁

اور بیچ آنے جانے رات اور دن کے اور بیچ اوسکے کہ اوتارا ہی خدا نے آسمان سے روزی کو یعنی مینہہ کو پس زندہ کیا بسبب مینہہ کے زمین کو پیچھے مردہ ہونے اوسکے کے اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین ؞ **تفسیر** ؞ مینہہ کو رزق اسلیے فرمایا کہ وہ سبب رزق کا ہی اور بیچ پھیرنے ہواؤن کے کہ کبھی جنوب کی ہوجاتی ہی اور کبھی شمال کی اور کبھی پروا اور کبھی پچھوا اور کبھی ٹھنڈی اور کبھی گرم اور پہلے جو لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا پھر اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور پھر اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اسکا سبب یہہ کہ منصف پہلے جب دیکھتے ہین آسمانون مین اور زمین مین نظر صحیح سے تو جانتے ہین کہ یہ بنائے گئے ہین اور انکا کوئی بنانے والا ضرور ہی پس ایمان لاتے ہین اللہ پر پھر جب دیکھتے ہین بیچ پیدایش نفسون اپنے کے اور بدلنے اونکے کے ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ پیدایش اون چیزون کے کہ ظاہر ہوتی ہین زمین پر اقسام حیوان سے ایمان اونکا بڑھتا ہی اور یقین حاصل ہوتا ہی اونکو پھر جب دیکھتے ہین تمام چیزون نئی پیدا ہونے والیون کو ہر وقت مین مانند اختلاف رات اور دن کے اور اوترنے مینہہ کے اور تر و تازہ ہونے زمین کے بسبب مینہہ کے بعد خشک ہو جانے اوسکے کے اور پھرنے ہواؤن کے جانب جنوب اور شمال اور پورب اور پچھم کے سمجھتے ہین اور مستحکم ہوتا ہی علم اونکا اور خالص ہوتا ہی یقین اونکا ؞ ص ؁

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝
یہ باتین ہین اللہ کی ہم سناتے ہین تجکو ٹھیک پھر کونسی بات کو اللہ اور اوسکی باتین چھوڑکر مانینگے ؁

یہ نشانیان ہین خدا کی پڑھتے ہین ہم اونکو اوپر تیرے ساتھ حق کے پس ساتھ کس بات کے بعد نصیحت خدا کے اور آیتون اوسکی کے ایمان لاوینگے

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ
خرابی ہی ہر جھوٹے گنہگار کی کہ سنے باتین اللہ کی اوس پاس پڑھی جاتی ہین پھر ضد کرے غرور سے جیسے وہ سنی نہین سو خوشی سنا اوسکو ایک دکھ کی مار کی ؁

خرابی ہی واسطے ہر دروغگو گنہگار کو کہ سنتا ہی آیتین خدا کی کہ پڑھی جاتی ہین اوسپر پھر لازم پکڑتا ہی کفر کو تکبر کرتا ہوا گویا کہ نہین سنتا ہی اونکو پس خوشخبری دے اوسکو ساتھ عذاب درد دینے والے کے ؞ **تفسیر** ؞ تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے آیتون پر اور قبول کرنے سے حق کو کہ بولتی ہین آیتین ساتھ اوسکے درحالیکہ حقیر جانتا ہی اونکو اور خوش ہوتا ہی اوس چیز سے کہ نزدیک اوسکے ہی یعنی قصے کہانیان کہا ہی بعضون نے کہ اوتری ہی یہ آیت بیچ حق نضر بن حارث کے اور قصون عجم کے کہ مول لیتا تھا اونکو اور باز رکھتا تھا بسبب اونکے لوگون کو قرآن کے سننے سے اور آیت عام ہی بیچ حق ہر اوس شخص کے کہ ضرر پونہچانے والا اللہ کے دین مین ؞ ص ؁

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
اور جب خبر پاوے ہماری باتون مین کسی چیز کی اوسکو ٹھہراوے ٹھٹھا ایسون کو ذلت کی مار ہی ؁

اور جب جانا کچھ آیتون ہماری سے تمسخر کیا اونکو یہ لوگ اونکے لیے ہی عذاب خوار کرنے والا ؞ **تفسیر** ؞ یعنی جب پونہچا اوسکو کچھ ہماری آیتون مین سے اور جانا کہ یہ اون آیتون مین سے ہی پکڑا اون آیتون کو ٹھٹھا ؞ ص ؁

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝
پرے اونکے دوزخ ہی اور کام نہ آویگا اونکو جو کمایا تھا کچھ اور نہ وہ جو پکڑے تھے اللہ کے سوا رفیق اور اونکو بڑی مار ہی ؁

آگے اونکے دوزخ ہے اور دفع نکریگا اونسے جو کمایا ہی اونھون نے کسی چیز کو اور دفع نکرینگے وہ کہ دوست پکڑے ہین سواے خدا کے اور اونکے لیے ہی عذاب بڑا ۔ تفسیر ۔ جو کمایا ہی یعنی اموال کسی چیز کو عذاب خدا سے سواے خدا کے یعنی بت عذاب بڑا دوزخ ہین ٩ ملے

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ○

یہ سمجھادیا اور جو منکر ہین اپنے رب کی باتون سے اونکو مار ہی ایک بلا کی دکھہ والی ٢ حق

ع ١٤

یہ قرآن ہدایت ہے اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اونکے لیے ہی عذاب درد دینے والا جنس عقوبت سخت سے ۔ تنبیہ ۔ ابتداے رکوع مین جو بیان فرمایا ہی اپنی قدرتون کا ایسا ہی مضمون کئی جگہہ مذکور ہی ازانجملہ سورۂ والذاریات مین وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ○ وَفِیْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ یعنی اور زمین مین قسم پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور میوون اور گھاس و زراعت وغیرہ سے دلالتین ہین اوپر قدرت و وحدانیت اللہ تعالی کے یقین کرنے والون کے لیے اور تمھارے نفسون مین بھی آیتین ہین ابتداے پیدایش تمھارے سے انتہا تک اور ترکیب خلقت تمھاری مین جو عجائب ہین کیا کچھ اوسکی قدرت وحدانیت پر دلالت کرتے ہین کیا تم دیکھتے نہین پس تو کو دلیل پکڑو ساتھ اونکے اوپر صانع اور قدرت اوسکی کے غرض کہ آدمی کو ان چیزون مین تامل کرنا چاہیے اور غفلت کو شعار اپنا نکرے اور آدمی اگر عاقل ہو تو اوسکو فقط یہی کافی ہی کہ اپنے مین قدرتین اوسکی دیکھے کیا خوب کہا ہی کسی نے ۔ بیت ۔ یک نکتہ بس است گر شعور ست ورنہ چہ چراغ پیش کور ست ۔ پس سن ای عزیز اگر ساتھ ذات و صفات پروردگار اپنے کے ایمان لانا منظور ہی تو اور اپنے تئین بالیقین خوار سفرۂ عام اوسکے کا جانتا ہی تو ذرا ور کیا ارشاد چاہتا ہی تو اور مرشد کیون ڈھونڈھتا ہی تو ۔ قطعہ ۔ دی شب سحری بخواب غفلت بودم ۔ تا آنکہ سحر شدہ و گشتم بیدار ۔ ناگاہ خروش بلبلان سحری ۔ رفت چو بگوش من رسید از گلزار ۔ بر خاستم و بخود ملامت کردم ۔ صد حیف کہ من بخواب و مرغان بیدار ۔ زین دست شکستہ بر نیاید کاری ۔ یاران چہ توان شدن مرا آخر کار ۔ پس اگر پیر طریقت سے کمال معرفت ڈھونڈھے تو زیادہ شناخت الوہیت اوسکی سے اور عبودیت اپنی کے سے بندے کو کیا درکار ہی اور اگر راہ مواصلت کی ڈھونڈھے تو بندۂ خدا کو ساتھ مصاحبت کے کیا کام ۔ بیت ۔ بی دم یادش نباشی یک نفس ۔ بندۂ خدا شکر گذارش باش و بس ۔ پس تو نے اوسکی قدرت کے دیکھکر یاد رکھہ اوسکو اور اوسکی یاد سے اپنا دل روشن کر کیا خوب کہا ہی کسی بزرگ رحمہ اللہ نے کہ آدمی بڈھا اوسوقت ہوتا ہی کہ سیاہی اوسکے دل سے جاتی رہے نہ سیاہی بالون کی اور اوس شخص کے حال پر کہ بال اوسکے سفید ہون اور سیاہی اوسکے دل کی برقرار رہے ۔ رباعی ۔ بشنو ای پیر مرد کار آگاہ ۔ بایدت کن بحال خویش نگاہ ۔ مو اگر شد ترا چو بار سفید ۔ چہ شد ار دل بود چو زاغ سیاہ ۔ اور روشنی دل کی حاصل ہوتی ہی خوف الہی سے بھی ظاہر و باطن اور ترک کرنے خواہش نفسانی سے بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین اور تین چیزین باعث درجات کی ہین پر نجات دینے والی چیزین پس خوف الہی ہی باطن و ظاہر مین اور عدل کرنا رضا و غضب مین اور میانہ روی کرنی فقر و غنی مین ۔ اور اوپر ہلاک کرنے والی چیزین پس بخل شدید ہی اور خواہش اتباع کی گئی اور اچھا جاننا آدمی کا اپنے نفس کو اور اوپر باعث درجات کی پس افشاے اسلام ہی اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی رات کو اس حال مین کہ لوگ سوتے ہون ۔ یہ روایت منبہات مین ابو ہریرہ سے منقول ہی

اللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

اللہ وہ ہی جسنے بس مین کیا تمھارے دریا کہ چلین اوسمین جہاز اوسکے حکم سے اور تلاش کرو اوسکے فضل سے اور شاید تم حق مانو ١٢ حق

خدا وہ ہی کہ مسخر کیا تمھارے لیے دریا کو تو جاری ہوویں کشتیان اوسمین اوسکے حکم سے اور تو طلب معیشت کرو اوسکے فضل سے اور ہووے کہ تم شکر گذاری کرو ۔ تفسیر ۔ طلب معیشت کرو الخ یعنی ساتھ تجارت کے یا غوطہ لگانے کے موتی مونگا نکالنے کے لیے اور ساتھ نکالنے گوشت تر یعنی مچھلی کے ۔ ف ۔ شکر گذاری کرو یعنی شکر اوسکا ادا کرو اوسکی نعمتون پر اور مسخر کرنا دریا کا یہ ہی کہ کشتی کو چلنے سے

ور آدمی کو غوطہ لگانے اور شکار کرنے سے مانع نہین ہی اور مراد اوسکے فضل سے تجارت دریا کی اور غوطہ لگانا واسطے نکالنے جواہر اور شکار دریا کے ہی کہ اسباب معیشت کے ہین ٭ بحر ٭

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

اور کام لگائے تمہارے جو کچھ ہین آسمانون مین اور زمین مین سب اوسکی طرف سے اسمین پتے ہین ایک لوگون کو جو دھیان کرتے ہین ٭ موٗ

اور مسخر کیا اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی سارا درحالیکہ پیدا کیا اونکو اپنی جانب سے تحقیق اس مقدمے مین نشانیان ہین اوس گروہ کو کہ تفکر کرتے ہین ٭ تفسیر ٭ جو کچھ کہ آسمانون مین ہی یعنی چاند اور سورج اور پانی وغیرہ اور جو کچھ کہ زمین مین ہی یعنی زمین پر چلنے والے اور درخت اور نہرین وغیرہ اور معنی ان چیزون کی تسخیر کے یہ ہین کہ اوسنے پیدا کیا انکو ہمارے منافع کے لیے پس اوسنے مسخر کیا ہی ہمارے لیے اس جہت سے کہ ہم نفع اوٹھاتے ہین تمام چیزون سے اوسکی جانب سے پس نہ گردانو اوسکے لیے امداد ٭ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَمِيْعًا مِّنْهُ کی تفسیر مین کہ تمام یہ چیزین رحمت ہین اوسکی طرف سے کہا زجاج نے کہ تمام یہ چیزین تفضل ہین اوسکی جانب سے اور احسان ٭ جلا ٭ معا

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

کہہ دے ایمان والون کو معاف کرین اونکو جو امید نہین رکھتے اللہ کے دنون کی کہ وہ سزا دے ان لوگون کو بدلا اوسکا جو کماتے تھے ٭ موٗ

کہہ مسلمانون کو کہ درگذر کرین اوس جماعت سے کہ توقع خدا کے دنون کی نہین رکھتے ہین کہ حوادث جزا اونکے اعمال کی ہون تو سزا دیوے خدا ایک گروہ کو اونمین سے بسبب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ٭ تفسیر ٭ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ کے معنی ہین نہین توقع رکھتے اللہ کے وقائع کی ساتھ دشمنون اوسکے کے ٭ اور بعضون نے اسکے یہ معنی کہے ہین کہ نہین امید رکھتے وہ اون اوقات کی کہ مقرر کیا ہی اونکو اللہ نے واسطے ثواب دینے مومنون کے اور وعدہ کیا ہی اونسے سطلب یاب ہونے کا اون اوقات مین ٭ کہا ابن عباس اور مقاتل نے کہ اوتری ہی یہ آیت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین جسوقت کہ برا کہا اونکو ایک مشرک نے بنی غفار مین سے اور ارادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے بدلا لینے کا اوس سے پس یہ آیت اوتری اور عمر رضی اللہ عنہ نے اوس سے درگذر کیا ٭ اور بعضون نے کہا کہ بعضے صحابی مکے مین ایذائے شدید اوٹھاتے تھے کفار سے اور اوسوقت تک حکم لڑنے کا ہوا نتھا اور شکوہ اپنے حال کا آنحضرت کے روبرو لائے یہ آیت نازل ہوئی بعد اوسکے یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہوا اور لِيَجْزِيَ تعلیل ہی واسطے امر کے ساتھ مغفرت کے یعنی نہین حکم کیے گئے وہ درگذر کرنے کا مگر تو کہ پورا دے اللہ اونکو بدلا اونکے درگذر کرنے کا روز قیامت کے اور بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ کے معنی یہ ہین بسبب اوس چیز کے کہ تھے کرتے یعنی احسان ٭ مدا ٭ معا ٭ روایت کیا ابن عساکر نے ابی مسلم خولانی سے کہ اونھون نے کہا اپنی لونڈی سے کہ اگر نہ فرمایا ہوتا اللہ تعالی نے قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ ٭ تو البتہ مارتا مین تجکو پس لونڈی نے کہا قسم خدا کی بلکہ شبہہ مین اونمین سے ہون کہ توقع رکھتے ہین ایام اللہ کی یعنی اوسکے حوادث کی پس کیا ہی تجکو کہ نہین مارتا تو مجکو پس کہا ابو مسلم خولانی نے کہ بلاشبہہ اللہ حکم کرتا ہی مجکو درگذر کرنے کا اون لوگون سے کہ نہین توقع رکھتے اللہ کے ایام یعنی حوادث کی پس جو کہ توقع رکھتے ہون حوادث اوسکے کی بطریق اولی لائق درگذر کرنے کے ہین جا پس تو آزاد ہی ٭ در منثور ٭

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

جسنے بھلا کیا تو اپنے واسطے اور جسنے برا کیا تو اپنے حق مین پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے ٭ موٗ

جو کوئی کرے کام شائستہ نفع یعنی ثواب اوسکے لیے ہی اور جو کوئی بدکاری کرے پس وبال یعنی عذاب اوسی پر ہی پھر طرف پروردگار اپنے کے رجوع کیے جاؤگے یعنی طرف جزا اوسکی کے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ

اور ہمنے دی ہی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری اور کھانے کو دین ستھری چیزین اور بزرگی دی اونکو جہان پر ٭ موٗ

اور تحقیق دی ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب اور دانشمندی اور نبوت اور روزی دی ہمنے اونکو نعمتون پاکیزہ سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالمون پر ✢ تفسیر ✢ کتاب یعنی توریت اور حکم سے مراد ہی حکمت اور فقہ یا فیصلہ خصومات کا درمیان لوگون کے اسلیے کہ بادشاہت بھی اونمین ہوئی ہی اور نبوت کو خاص ذکر کیا اسلیے کہ انبیا اونمین بہت تھے اور طیبٰت سے مراد حلال و پاکیزہ رزق ہے یعنی من سلوی علاوہ اون کے یعنی اونکے زمانے کے عالمون حقلا پر کہا ابن عباس رضی نے کہ نہیں تھا کوئی عالم کے لوگون مین سے اونکے زمانے مین بزرگ و محبوب زیادہ اللہ کے نزدیک اونسے ✢ مص ✢

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ

اور دین اونکو کھلی باتین دین کی پھر پھوٹ جو ڈالی تو سمجھ آچکے پیچھے آپسکی ضد سے

رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

تیرا رب چکوتی کریگا اونمین قیامت کے دن جس بات مین جھگڑتے تھے ✢ موق ✢

اور دین ہمنے اونکو نشانیان واضح بیچ باب دین کے پس اختلاف نکیا مگر بعد اسکے کہ آیا اونکے پاس علم از روے تعدی باہم کرکے تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اونکے روز قیامت کے بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے تھے اوسمین ✢ تفسیر ✢ بینٰت سے مراد ہین آیات و معجزات من الامر یعنی امر دین سے پس اختلاف نکیا الخ یعنی نہ واقع ہوا اختلاف درمیان اونکے دین مین مگر بعد اوس چیز کے کہ آئی اونکے پاس وہ چیز کہ موجب ازالہ خلاف کی تھی اور وہ علم ہی اور نہین اختلاف کیا اونھونے مگر بسبب سرکشی کے کہ پیدا ہوئی درمیان اونکے یعنی بسبب عداوت وحسد کے اختلاف کرتے تھے اوسمین کہا بعضونے مراد اختلاف کرنا اونکا ہی اللہ تعالی کے اوامر و نواہی مین بیچ توریت کے از راہ حسد اور طلب ریاست کے نہ بسبب جہل کے کہ ہوتا ہی انسان بسبب اوسکے معذور ✢ مص ✢

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

پھر تجکو رکھا ہمنے ایک رستے پر اس کام کے سو تو اوسی پر چل اور نہ چل چاؤن پر نادانون کی ✢ موق ✢

پھر کیا ہمنے تجکو اوپر طریقہ ظاہر کے دین سے پس پیروی کر اوسکی اور پیروی نکر اونکی خواہش کی کہ نہین جانتے ✢ تفسیر ✢ پھر کیا ہمنے تجکو الخ یعنی بعد اختلاف اہل کتاب کے من الامر یعنی امر دین سے پس پیروی کر اوسکی یعنی اپنی شریعت کی کہ ثابت ہی ساتھ حجتون اور دلیلون کے اور نہ پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین حجت ہی اوسپر یعنی جاہلون کی خواہشون کی اور اونکے دین کی کہ بنا اوسکی ہی خواہش نفسانی اور بدعت پر اور وہ سردار قریش کے ہین جسوقت کہ کہا اونھونے رجوع کر تو طرف دین باپ دادون اپنے کے اسلیے کہ وہ تھے افضل تجسے ✢ مص ✢ معا ✢ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر ثم جعلنٰك على شريعة کے کہ مراد شریعت سے فرائض اور حدود اور امر و نہی ہین ✢ درمنثور ✢

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَـيْــــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

وہ کام نہ آوینگے تیرے اللہ کے سامنے کچھ اور بے انصاف ایک دوسرے کے رفیق ہین اور اللہ رفیق ہی ڈر والون کا ✢ موق ✢

تحقیق وہ یعنی کافر دفع نکرینگے تجسے کچھ عذاب خدا سے یعنی اگر تو متابعت اونکی کرے اور تحقیق ظالم یعنی کافر بعض اونکے کارساز بعضون کے ہین اور خدا کارساز متقیون کا ہی ✢ تفسیر ✢ اور متقی کا کارساز یعنی خیرخواہ خدا ہے اور ان دونون کارسازون مین کیا کچھ فرق ہی ✢ مص ✢

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

یہ سوجھ کی باتین ہین لوگون کے واسطے اور راہ کی اور مہر اون لوگون کو جو یقین لاتے ہین ✢ موق ✢

یہ قرآن دلیلین واضح ہی لوگون کے لیے اور ہدایت ہی اور رحمت واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہین ✢ تفسیر ✢ قرآن مین جو عمدہ چیزین دین کی ہین اور احکام ٹھہرایا اونکو بمنزلہ البصیرتون یعنی دلیلون کے جیسے کہ کیا روح حیات کو بصائر اور ہدایت ہی یعنی گمراہی سے اور رحمت ہی یعنی عذاب سے

یعنی بعضی امور دینی میں ۱۲ منه [illegible]

واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لائے اور یقین کیا بعث کا ✣ صح

ع ۲ ۱۰ ۱۸ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ

کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کردینگے اونکو برابر اونکے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام ایکسا اونکا جینا

وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○

اور مرنا برے دعوے ہین جو کرتے ہین ✣ صق

کیا گمان کیا اون لوگون نے کہ کین برائیان یہ کہ کرینگے ہم اونکو مانند اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے برابر ہو زندگی اونکی اور مرنا اونکا برا حکم اونکا ہی یہ حکم ✣ تفسیر ✣ کین برائیان یعنی گناہ وکفر برابر ہو الخ یعنی انکار ہی اسکا کہ برابر ہون بدکار و نیککار زندگی اور مرنے مین کیونکہ احوال انکے جدا جدا ہین زندگی مین بھی اور مرنے مین بھی زندگی مین تو یون جدا ہین کہ زندگی بسر کرتے ہین مومن اللہ کی طاعت کرنے مین اور کافر برائیون کے کرنے مین اور مرنے مین یون جدا ہین کہ مومن مرتے ہین اس حال مین کہ خوشخبری دی جاتی ہی اونکو رحمت و کرامت کی اور کافر مرتے ہین ناامید ہوکر اسکی رحمت سے اور ساتھ ندامت کے اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے انکار کرنا اسکا ہی کہ برابر ہون کافر مومنون کے مرنے مین جیسے کہ برابر ہوئے حیات مین بیچ رزق و صحت کے یہان تک مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر جلالین مین یہ معنی اسکے لکھے ہین کہ کیا یہ گمان کرتے ہین کہ ہم کرینگے انکو آخرت مین بیچ خیر و خوبی کے مانند مومنون کے یعنی جس طرح برابر عیش اونکے دنیا مین کہتے تھے مومنون سے اگر اوٹھائے گئے ہم بعد مرنے کے تو دیے جاوینگے ہم خیر و خوبی مانند اوس چیز کے کہ دیے جاوگے تم فرمایا اللہ تعالی نے موافق انکار اپنے کے ساتھ ہمزہ کے سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ یعنی نہین ہی امر اس طرح پس وہ آخرت مین بیچ عذاب کے ہونگے برخلاف عیش اونکے کے دنیا مین اور مومن آخرت مین بیچ ثواب کے ہونگے بسبب نیک اعمال اپنے کے دنیا مین قسم نماز اور زکوۃ اور قیام وغیرہ کے انتہی بحر تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ تمیم داری سے منقول ہی کہ وہ نماز پڑھتے تھے ایک رات نزدیک مقام کے یعنی مقام ابراہیم کے پس پہونچے اس آیت کو پس رونے لگے اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور فضیل سے منقول ہی کہ وہ پہونچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے يَا فُضَيْلُ لَيْتَ شِعْرِيْ مِنْ اَيِّ الْفَرِيْقَيْنِ اَنْتَ ✣ یعنی اے فضیل کاش کے جانتا مین اپنے تئین کہ کونسے فرقے مین سے ہون دو نون فرقون مین سے ✣

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور بنائے اللہ نے آسمان اور زمین جیسے چاہیین اور تا بدلا پاوے ہر کوئی اپنی کمائی کا اور اوپر ظلم نہوگا ✣ موضح ✣

اور پیدا کیے خدا نے آسمان و زمین ساتھ تدبیر درست کے اور تو آخر کار بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی اور اوپر ظلم نکیا جاویگا ✣ تفسیر ✣ بعد لفظ بِالْحَقِّ کے اتنا جملہ محذوف ہی لِيَدُلَّ عَلٰى قُدْرَتِهٖ یعنی اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیے ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلیل ہون اوسکی قدرت پر اور تو کہ بدلا دیا جاوے ہر شخص بحسب اوسکے کہ عمل کیا ہی یعنی گناہ اور طاعت پس نہین برابر ہو سکتا کافر مومن سے ✣ صل ✣

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى

بھلا دیکھ تو جسنے ٹھہرایا اپنا حاکم اپنی چاو کو اور راہ سے کھو دیا اوسکو اللہ نے جانتا بوجھتا اور مہر کی اوسکے کان پر اور دل پر اور ڈالی اوسکی

بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

آنکھ پر اندھیری پھر کون راہ پر لاوے اوسکو اللہ کے سوائے کیا تم سوچ نہین کرتے ✣ موضح ✣

کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ بکڑا ہی معبود اپنا اپنی خواہش کو اور گمراہ کیا اوسکو اللہ نے باوجود جاننے کے اور مہر رکھی اوپر کان اوسکے کے اور دل اوسکے کے اور پیدا کیا اوسکی آنکھ پر پردہ پس کون ہی کہ راہ دکھاوے اوسکو پیچھے اللہ کے کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم ✣ تفسیر ✣

پکڑا ہی معبود اپنا الخ یعنی نہایت فرمان بردار ہی خواہش نفس کا اتباع کرتا ہی اوس چیز کی کہ بلاتی ہی خواہش نفس طرف اوسکے پس گویا کہ وہ پوجتا ہی اوسکو جیسا کہ پوجتا ہی آدمی اپنے معبود کو اور باوجود جاننے کے یعنی پہلے اوسکے پیدا کرنے کے اللہ تعالی جانتا تھا کہ یہ اختیار کریگا گمراہی کو اور مہر رکھی اوسکے کان پر پس نہین قبول کرتا نصیحت اور اوسکے دل پر پس نہین اعتقاد رکھتا حق بات کا اور اوسکی آنکھ پر پردہ پس نہین دیکھتا عبرت کی چیزمین پیچھے اللہ کے یعنی ایسے شخص کو کون راہ دکھلاوے پیچھے گمراہ کرنے اللہ کے اوسکو یعنی نہین اوپائیگا پس اصل شر متابعت خواہش نفسانی کی ہی اور تمام بھلائیان اوسکی مخالفت مین ہین پس کیا خوب کہا ہی کسی نے **نظم** اِذَا طَلَبَتْكَ النَّفْسُ يَوْمًا بِشَهْوَةٍ ✢ وَكَانَ اِلَيْهَا لِلْخِلَافِ طَرِيْقٌ ✢ فَدَعْهَا وَخَالِفْ مَا هَوَيْتَ فَاِنَّمَا ✢ هَوَاكَ عَدُوٌّ وَالْخِلَافُ صَدِيْقٌ ✢ یعنی جب کہ بلاوے تجکو نفس کسی دن طرف خواہش نفس کے اور ہو طرف خواہش کے واسطے خلاف کے راہ پس چھوڑ دے تو اوس خواہش کو اور مخالفت کر اوس چیز کی کہ خواہش کرے تو پس سوا اسکے نہین کہ خواہش تیری دشمن ہی اور خلاف یار ہی ✢ **ف** یعنی دری امر ہوی کی جاتا ہی اور فرمان برداری اوسکی مانند فرمان برداری معبود کے کرتا ہی کہا قتادہ نے بیچ تفسیر اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ✢ کے کہ نہین خواہش کرتا کسی چیز کی مگر کہ مرتکب ہوتا ہی اوسکا نہین ڈرتا اللہ عزوجل سے اور بعضون کے نزدیک یہ معنی ہین کہ اپنے معبود ساتھ آرزو نفس اپنے کے پکڑتا ہی جیسے کہ عرب ایک بت یا پتھر کو پوجتے تھے اور جب اچھا بت اوس سے اونکو نظر آتا تو اوسکو معبود ٹھہراتے اور اول کو چھوڑ دیتے اور مراد عَلٰى عِلْمٍ سے یہ ہی کہ خدا نے گمراہ کیا اوسکو بحسب علم ازلی اپنے کے اور انجام کار اوس شخص کے اور جواب اَفَرَاَيْتَ کا محذوف ہی یعنی جو کہ باین صفت ہو ہدایت کو کیونکر دیکھے اور در پیش پکڑے ✢ **بحر درمنثور تنبیہ** ✢ غور کرو بھائیون اس آیت کریمہ مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنے پر کیا کچھ عتاب فرمایا اللہ تعالی نے پس جو لوگ کہ خواہش نفسانی کی پیروی کر کر گناہون مین گرفتار ہوتے ہین وہ مصدق اس آیت کریمہ کے ہوتے ہین یعنی بعضے بسبب خواہش نفسانی کے میلے تماشون مین جاتے ہین اور بعضے زناکاری اور بعضے قماربازی اور بعضے شراب خواری کرتے ہین اور بعضے ناچ رنگ مین مشغول ہوتے ہین و غیر ذلک سب مصداق اس آیت کے ہوتے ہین اور یہ خواہش نفسانی بڑی ہی بلا ہی سارے گناہ اسی سے سرزد ہوتے ہین اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ دریا چار ہین ایک تو ہوی یعنی خواہش نفسانی کہ دریا ہی گناہون کا اور دوسرا نفس کہ دریا ہی شہوات کا اور تیسری موت کہ دریا ہی اعمال کا اور چوتھی قبر کہ دریا ہی ندامتون کا انتہی ✢ اور کسی بزرگ سے منقول ہی کہ نہین پائی جاتی رضا مولی کی مگر بسبب ترک کرنے ہوی کے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ✢ یعنی اور جو ڈرا پروردگار کے سامنے کھڑے رہنے سے اور باز رکھا نفس کو ہوی سے پس بلاشبہ جنت اوسکا ٹھکانا ہی اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین فتوح الغیب مین کہ خواہش نفسانی کی پیروی کرنی ایسا شرک ہی کہ اس سے بہت لوگ غافل ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ انتہی ✢ اور کلام اللہ اور حدیث شریف مین جابجا اسکی مذمت آئی ہی پس مومن عاقل کو چاہیے کہ خواہش کی پیروی کو چھوڑ دے اور اوسکو تابع آنحضرت کی شریعت کے کرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ ہو خواہش نفسانی اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی شریعت ✢

✢ منہیات و مشکوۃ ✢

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ

اور کہتے ہین اور نہین یہی ہی ہمارا جینا دنیا کا ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور مرتے ہین ہم سو زمانے سے اور اونکو کچھ خبر نہین

مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝

اسکی نری اٹکلین دوڑاتے ہین ✢ صو

اور کہا منکرین بعث نے کہ نہین ہی زندگانی مگر یہی زندگانی اس جہان کی ہم مرتے ہین اور جیتے ہین اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہی انکو ساتھ اس مقدمے کے کچھہ علم نہین ہین یہ مگر گمان کرتے ✣ **تفسیر** ✣ یعنی زمانہ نام ہی دہر کا وہ کچھہ کام کرنے والا نہین مگر کسی اور چیز کو کہتے ہین جو معلوم نہین ہوتی اور دنیا مین تصرف اوسکا چلتا ہی پھر اللہ ہی کو کیون نہ کہین اسی معنی پر حدیث مین آیا کہ دہر اللہ ہی اوسکو برا نہ کہیے ✣ **مو** ✣ نہین ہی زندگانی الخ یعنی کفار وعدہ دیے جاتے تھے حیات دوسری کا بعد مرنے کے پس اوسکا انکار کیا کہ نہین ہی زندگانی اس جہان کی کہ جسمین ہم ہین ہم مرتے ہین اور جیتے ہین یعنی مرتا ہین ہم اور جیتی ہی اولاد ہماری یا مرتا ہی بعضا اور جیتا ہی بعضا یا ہوتے ہین ہم مردہ درحالت نطفے ہونے کے بیچ اصلاب کے اور جیتے ہین ہم بعد اسکے یا پہونچتے ہین ہمکو دوامر موت اور حیات یعنی دنیا مین جیتے رہتے ہین پھر مر جاتے ہین اور نہین ہی بعد اسکے حیات اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام اونکا ہی کہ قائل ہین تناسخ کے یعنی مرتا ہی ایک شخص پھر ڈالی جاتی ہی روح اوسکی ایک مردے مین پس زندہ کیا جاتا ہی وہ بسبب اوسکے اور ہلاک نہین کرتا ہمکو مگر زمانہ گمان کرتے تھے وہ کہ گذرنا دنون اور راتون کا بھی موثر ہی بیچ ہلاک ہونے نفسون کے اور منکر تھے ملک الموت کے اور قبض کرنے اوسکے کے ارواحون کو ساتھ حکم اللہ کے اور نسبت کرتے تھے ہر حادثے کو کہ پیدا ہوتا ہی طرف دہر یعنی زمانے کے اور دہرتے جاتے ہین اشعار اونکے متضمن زمانے کے شکوے کے اور اسی سبب سے فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ یعنی برا نکہو زمانے کو اسلیے کہ اللہ ہی زمانہ ہی یعنی اللہ ہی لاتا ہی حادثے نہ زمانہ نہین ہین مگر گمان کرتے یعنی نہین کہتے ہین یہ علم ویقین سے لیکن کہتے ہین بطور تخمین سے ✣ **ف** ✣ یعنی یہ نہین جانتے ہین کہ خالق سبکا اور پھیرنے والا تمام امور کا خدا ہی اور زندہ کرنا اور مارنا اوسکے امر وقدرت سے ہی دہر کو کسی کام مین اختیار نہین ہی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہ کہے ابن آدم یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ یعنی ای خرابی زمانے کی اسلیے کہ مین ہی دہر ہون بھیجتا ہون رات اور دن اور یہ بھی فرمایا کہ نہ برا کہے ایک تمہارا زمانے کو اسلیے کہ اللہ وہی زمانہ ہی اور نہ کہے عنب کو کرم اسلیے کہ کرم مرد مسلمان ہی نقل کین یہ دونون حدیثین معالم مین اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ جب عرب پر حادثے زمانے کے واقع ہوتے اور جو کچھہ قسم مصائب ومکارہ سے اونکو پہونچتے اونکو نسبت دہر کی طرف کرکر برا کہتے دہر کو اور چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین خدا تعالی ہی اوسی کی طرف برائی عود کرتی اسلیے حق تعالی نے اونکو برا کہنے دہر کے سے منع کیا ✣ **مح** ✣

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی اور جھگڑا نہین اونکو مگر یہی کہ کہتے ہین لے آو ہمارے باپ دادون کو اگر تم سچے ہو ✣ **مو** ✣

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر آیتین ہماری واضح نہین ہی شبہہ اونکا مگر یہ کہ کہتے ہین لے آو ہمارے باپون کو اگر ہو تم راست گو ✣ **تفسیر** ✣ آیتین ہماری یعنی وہ آیتین قرآن کی کہ جسمین ذکر بعث یعنی جی اوٹھنے کا ہی بعد مرنے کے لے آو یعنی جلادو اگر ہو تم سچے بیچ دعوی کرنے بعث کے ✣ **ف** ✣

ع ۵ ۱۹ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

تو کہہ اللہ جلاتا ہی تمکو پھر مار ریگا تمکو پھر اکٹھا کریگا تمکو قیامت کے دن تک اسمین کچھہ شک نہین پر بہت لوگ نہین سمجھتے ✣ **مو** ✣

کہہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو پھر مارتا ہی تمکو پھر جمع کریگا تمکو روز قیامت کے کچھہ شبہہ نہین اسمین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے ✣ **تفسیر** ✣ زندہ کرتا ہی تمکو یعنی دنیا مین پھر مارتا ہی تمکو وقت پورا ہونے عمرون تمہاری کے پھر جمع کریگا تمکو الخ یعنی جلا اوٹھاویگا تمکو روز قیامت کے سبکو اور جو کہ ہوگا قادر اوسپر ہوگا قادر اوپر لانے باپ دادا اون تمہارے کے خواہ مخواہ کچھہ شبہہ نہین اسمین یعنی جمع کرنے مین ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے قدرت اللہ تعالی کی جلانے اور اوٹھانے پر بسبب نہ سوچنے کے دلیلون بیچ ✣ **ف** ✣

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝

اور اللہ کا راج ہی آسمانون مین اور زمین مین اور جس دن اوٹھیگی قیامت اوس دن خراب ہونگے جھوٹے ✣ **مو** ✣

اور خدا کے لیے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور جس روز کہ قائم ہوگی قیامت اوس روز زیان پاوینگے جھوٹے ✤ تفسیر ✤ یعنی کافر یعنی ظاہر ہوگا ٹوٹا اونکا یا بین نہج کہ پھر ینگے طرف دوزخ کے ✤ جلالین

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور تو دیکھے ہر فرقہ زانو پر بیٹھے ہین ہر فرقہ بلایا جاتا ہی اپنے اپنے دفتر پر آج بدلا پاؤگے جیسا تم کرتے تھے ✤ موضح

اور دیکھیگا تو ہر گروہ کو زانو پر بیٹھے ہوئے یعنی سوال و جواب کے لیے طیار ہوکے ہر گروہ کو بلایا جاویگا طرف نامۂ اعمال اوسکے کہین جسکے ہم جزا دی جاویگی تمکو بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے تم ✤ تفسیر ✤ یعنی دنیا مین زانو پر بیٹھے ہوئے اور یہ بیٹھک اوخواہ کی ہی آگے حاکم کے پس اسطرح بیٹھین گے بانتظار حکم کے کہا سلمان فارسی نے کہ بلا شبہہ قیامت مین ایک ساعت ہوگی دس برس کی بیٹھین گے لوگ اوسمین دوزانو یہان تک کہ ابراہیم پکارینگے اپنے رب کو لا اَسْئَلُكَ اِلَّا نَفْسِيْ یعنی نہین مانگتا مین تجہسے مگر نفس اپنا ✤ معالم ✤ معا

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

یہ ہمارا دفتر ہی بولتا ہی تمہارے کام ٹھیک ہم لکھواتے جاتے تھے جو کچھ تم کرتے تھے ✤ موضح

کہین گے ہم یہ نامہ ہمارا ہی کہ اظہار حقیقت کرتا ہی تم پر سچ سچ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھ کہ تم عمل کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ الخ کے یہ معنی ہین کہ گواہی دیتا ہی تم پر یہ نامہ تمہارے عملون کی ساتھ حق کے یعنی بغیر زیادتی و نقصان کے اور نَسْتَنْسِخُ کے معنی یہ ہین کہ حکم کرتے تھے ہم فرشتون کو تمہارے اعمال لکھنے کا اور اونکے ثابت کرنے کا تم پر اور بعضون نے کہا کہ استنساخ لوح محفوظ سے ہوتا ہی کہ لکھتے ہین فرشتے ہر سال جو کچھ کہ ہوتے ہین اعمال بنی آدم سے اور ضحاک نے کہا کہ نَسْتَنْسِخُ کے معنی ہین نثبت یعنی ثابت رکھتے ہین ہم اور کہا سدی نے نكتب یعنی لکھتے ہین ہم اور حسن نے کہا نحفظ یعنی یاد رکھتے ہین ہم اور اِلٰى كِتٰبِهَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف امت اسلیے کہ اعمال اونکے ثابت کیے گئے ہونگے اوسمین اور هٰذَا كِتٰبُنَا مین اضافت کی گئی کتاب طرف اللہ تعالی کے اسلیے کہ وہ مالک ہی اوسکا اور حکم کرنے والا اپنے فرشتون کو کہ لکھین اوسمین اعمال اوسکے بندون کے ✤ معالم ✤ تنبیہ ✤ غور کرو بھائیون ان آیتون وغیرہا کے مضامین مین کہ جب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا اور انبیا اور صلحا کا یہ حال ہو تو ہم عوام کالانعام کس قطار شمار مین ہین ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مولی کی طرف ہر وقت رجوع رہے اور اوس دن کی فکر رکھے اور ذکر اعمالنامے کا حدیث شریف مین یون آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمالنامے تین ہین ایک اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ تعالی جو کچھ کہ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عز و جل اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنی بلا شبہہ اللہ نہین بخشتا ہی یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور دوسرا اعمالنامہ وہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو اللہ وہ ظلم کرنا بندون کا آپسمین یہان تک کہ بدلا لیگا بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمالنامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھ اوسکے وہ ظلم کرنا بندون کا ہی درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے ✤ مشکوۃ ✤

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝

سو جو یقین لائے ہین اور بھلے کام کیے سو اونکو داخل کریگا اونکا رب اپنی مہر مین یہ جو ہی یہی ہی صریح مراد ملنی ✤ موضح

پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے پس داخل کریگا اونکو پروردگار اونکا اپنی رحمت مین یعنی جنت مین یہی ہی مراد ملنی ظاہر ✤

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

اور جو منکر ہوئے کیا تمکو سنائی نہ جاتی تھین باتین میری پھر تمنے غرور کیا اور ہو رہے تھے تم لوگ گنہگار ✤ موضح

اور اوپر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اونکو کہینگے کیا نہین پڑھی جاتین تمہین تم پر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے اور تھے تم قوم گنہگار تھی کافر ÷ تفسیر ÷ کیا نہین پڑھی جاتین تمہین الخ یعنی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول میرے پس نہین پڑھی جاتین تمہین تم پر آیتین میری پس تکبر کیا تمنے یعنی ایمان لانے سے اونپر ÷ مدﷺ

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝

اور جب کہیے کہ وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے اور اوس گھڑی مین دھوکا نہین تم کہتے ہم نہین سمجھتے کیا ہے وہ گھڑی ہمکو آتا ہے تو ایکخیال سا اور ہمکو یقین نہین ہوتا ÷ موﷺ

اور جب کہا جاتا کہ وعدہ خدا کا سچا ہی اور قیامت کچھ شبہہ نہین ہی بیچ اوسکے کہتے تھے تم نہین جانتے ہم کیا چیز ہی قیامت تصور نہین کرتے ہم اسکو مگر ساتھ احتمال ضعیف کے اور نہین ہم یقین کرنے والے ÷ تفسیر ÷ اور جب کہا جاتا یعنی تمکو ای کافرون کہ وعدہ اللہ کا یعنی بعث و جزا کے ہونیکا سچا ہی اور لفظ ساعت کو پیش سے بھی پڑھا ہی اور زبر سے بھی اور ان نظن الا ظنا کی اصل ہی نظن ظنا اور نہین ہم یقین کرنے والے کہ قیامت ہونے والی ہی ÷ مدﷺ

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور کھلین اونپر برائیان اون کامون کی جو کیے تھے اور الٹ پڑی اونپر جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے ÷ موﷺ

اور ظاہر ہوئین اونکو سزائین اون چیزون کی کہ ساتھ اونکے عمل کیا تھا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ÷ تفسیر ÷ ظاہر ہوئین اونکو یعنی ان کافرون کے لیے یعنی آخرت مین برائیان اعمال اونکے کی یا سزائین برے عملون اونکے کی کہ دنیا مین کرتے تھے اور حاق نازل کے معنی ہین اور اوتری اونپر سزائین ٹھٹھا کرنے اوسکی کی ÷ مدﷺ معا ÷

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

اور حکم ہوا کہ آج ہم تمکو بھلا دینگے جیسے تمنے بھلا دیا اپنے اس دن کا ملنا اور گھر تمہارا دوزخ ہی اور کوئی نہین تمہارے مددگار ÷ موﷺ

اور کہا جاویگا آج فراموش کرینگے ہم تمکو جیسا کہ فراموش کیا تمنے اس دن اپنے کی ملاقات کو اور جاگہہ تمہاری دوزخ ہی اور نہین ہی واسطے تمہارے کوئی مدد دینے والا ÷ تفسیر ÷ فراموش کرینگے ہم الخ یعنی چھوڑینگے ہم تمکو عذاب مین جیسا کہ چھوڑا تمنے ایمان کو اور عمل کو اس دن کے ملنے کے لیے کہا ابن عباسؓ نے اسکی تفسیر مین کہ جیسا کہ چھوڑا تمنے ذکر میرا اور طاعت میری ایسے ہی چھوڑونگا مین تمکو دوزخ مین ÷ معا درمنثور ÷ تنبیہ ÷ سوچنا چاہیے کہ اللہ کے ذکر و طاعت چھوڑنے کا کیا کچھ وبال ہی افسوس ہی کہ بعضے صاحب اللہ تعالی کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہین اور اپنی خواہش نفس کی چیزون کو ترجیح دیتے ہین یہ محض اقتضاے غفلت ہی ÷

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

یہ تم پر اسواسطے کہ تمنے پکڑا اللہ کی باتون کو ٹھٹھا اور بہکے دنیا کے جینے پر سو آج نہ اونکو نکالنا ہی وہان سے اور نہ اونسے چاہین توبہ ÷ موﷺ

یہ عذاب بسبب اوسکے ہی کہ پکڑا تھا تمنے اللہ کی آیتون کو ٹھٹھا اور فریفتہ کیا تمکو زندگانی دنیا نے پس آج نہ نکالے جاوینگے دوزخ سے اور نہ اونسے رضا مند کرنا خدا کا طلب کیا جاویگا ÷ تفسیر ÷ فریفتہ کیا تمکو الخ یہان تک کہ کہا تمنے نہ مرنے کے بعد جینا ہی اور نہ حساب اور نہ اونسے

رضامند کرنا الخ یعنی ساتھ توبہ اور طاعت کے اسلیے کہ یہ نہیں نفع دیگا اوس دن ✽ جار ✽

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سو اللہ کو ہی سب خوبی جو رب ہی آسمانون کا اور رب ہی زمین کا اور رب سارے جہان کا ✽ مو

پس واسطے خدا کے ہی سب تعریف پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا پروردگار عالمون کا ✽ تفسیر ✽ یعنی پس تعریف کرو اللہ کی جو رب ہی تھارا اور رب ہر چیز کا قسم آسمانون اور زمین اور عالمین سے اسلیے کہ ایسی ربوبیت عامہ واجب کرتی ہی حمد اور ثنا کو ہر مربوب پر یعنی جنکو پرورش کرتا ہی ✽ مق

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اوسیکو بڑائی ہی آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہی زبردست حکمت والا ✽ مو

اور اوسکے لیے ہی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ ہی غالب حکمت والا ✽ تفسیر ✽ اوسکے لیے ہی بزرگی یعنی بڑائی بیان کی او سکی اسلیے کہ ظاہر ہی کبریا اور عظمت اوسکی آسمانون مین اور زمین مین غالب ہی اپنے بدلا لینے مین حکمت والا ہی اپنے احکام مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ عزوجل اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِيْ فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ یعنی بزرگی ذاتی چادر میری ہی اور بزرگی صفاتی ازار میری ہی یعنی یہ دونون صفتین خاص میری ہین پس جسنے چھینی مجھسے ایک ان دونون مین سے یعنی متصف ہوا ساتھ ایک صفت کے ان دونون مین سے داخل کرونگا مین اوسکو دوزخ مین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بیٹھی کوئی قوم کہ یاد کرین اللہ کو مگر کہ بیٹھتے ہین ساتھ اونکے بقدر شمار اونکے کے فرشتے پس اگر حمد کی اللہ کی تو حمد کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تسبیح کرتے ہین قوم اللہ کی تسبیح کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر تکبیر کرتے ہین قوم اللہ کی تکبیر کرتے ہین فرشتے بھی اوسکی اور اگر بخشش مانگتے ہین قوم اللہ سے آمین کہتے ہین فرشتے پھر چڑھتے ہین فرشتے طرف رب اپنے کے پس پوچھتا ہی اللہ اونسے یعنی حال اونکے جانے کا پس کہتے ہین وہ ای رب ہمارے بندے تیرے اہل زمین سے یاد کرتے تھے تجکو پس یاد کیا ہمنے بھی تجکو فرماتا ہی اللہ کہ کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین فرشتے ای رب ہمارے حمد کرتے تھے تیری پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مین اول اونکا ہون کہ عبادت کیے جاتے ہین اور آخر اونکا ہون کہ تعریف کیے جاتے ہین یعنی سب سے پہلے میری ہی بندگی کی ہی مخلوق نے اور تعریف جس چیز کی کوئی کرتا ہی انتہا مجھی پر ہوتی ہی عرض کرتے ہین فرشتے کہ تسبیح بھی کرتے تھے وہ تیری فرماتا ہی اللہ تعالی کہ مدح میری نہین لائق ہی کسیکے لیے سوا میرے یعنی تعریف پاکی کے سزاوار مین ہی ہون اور کوئی لیاقت اسکی نہین رکھتا عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای رب ہمارے ساتھ بزرگی کے یاد کرتے تھے تجکو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میرے ہی لیے ہی کبریا یعنی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور مین عزیز حکیم ہون عرض کرتے ہین فرشتے کہ ای رب ہمارے بخشش مانگتے تھے تجسے فرماتا ہی اللہ تعالی اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ✽ یعنی بلاشبہ مین گواہ کرتا ہون تمکو کہ بخشا مینے اونکو اور ابو ہریرہ رضی نے بطریق مرفوع کے روایت کی آنحضرت سے کہ اللہ کے لیے تین کپڑے ہین یعنی صفتین خاص ہین تہبند باندھا عزت کا اور کرتا پہنا رحمت کا اور چادر اوڑھی کبریا کی پس جسنے عزت حاصل کی ساتھ غیر اوس چیز کے کہ عزت دی اللہ نے اوسکو پس ایسا شخص ہی کہ کہا جاویگا اوسکو ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ✽ یعنی چکھ عذاب تو تو عزت والا بزرگ تھا یعنی دنیا مین اپنے گمان مین اور جسنے رحم کیا لوگون پر رحم کریگا اوسپر اللہ پس یہ ایسا ہی کہ پہنا کرتا اپنا جو لائق تھا اوسکو اور جسنے تکبر کیا تحقیق چھینی اللہ سے چادر اوسکی کہ لائق اوسکے تھی اوس پس بڑا شبہ ہی اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہی نہین لائق ہی واسطے اوس شخص کے کہ چھینے چادر مجھسے یہ کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین ✽ مل دم منثور ✽ تنبیہ ✽ مناسب آیت وَغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا کے ایک بزرگ نے کہ اللہ رحمت کرے اوسپر کیا خوب مضمون لکھا ہی کہ یہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہی اونکے حق مین جو آخرت سے غافل ہو رہے ہین و دنیا کی طلب اور خواہش مین لگ رہے ہین اونکے دلونکو دنیا کی محبت نے گھیر رکھا ہی آخرت کو بالکل بھول گئے ہین اور یہان کی ناچیز چیزون پر

ف نزول قصہ اگھرا او وصف با لجمیل مع ادوقار و عدہ بالمکذبین ✽ جار ✽

ع ۴ ۲۰

پھول رہے ہین سوان باتون کا اثر اونکے کامون مین خوب پایا جاتا ہی اور اونکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ شرعی حکمون کو دنیا کے فائدے کیلیے
چھوڑ دیتے ہین اور جب رضامندی اوس خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسری طرف اونکے آگے آتا ہی تو دنیا کے نفع کو خالق کی رضامندی پر
غالب کرتے ہین اور جو لوگ اس دنیائے ناپائدار کی محبت مین پھنسنے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے اور یہ کلام اونکی جانب مائل نہین اب جانو
سب آدمی اپنی عقل کی رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہی بے ثبات سے بے بنیاد نہ لائق آرام کے اور نہ قابل اعتماد کے اللہ تعالی فرماتا ہی سورۂ
نسا مین قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ + یعنی کہدے ای پیغمبر دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ بہرہ مندی دنیا کی آخرت کے
مقابلے مین بہت تھوڑی ہی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے سورۂ یونس مین اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ
لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ یعنی کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام ہوجانے مین
اور جھٹ پٹ امیر سے فقیر بن جانے مین مثل پانی کے ہی کہ برسایا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جسے آدمی اور
چارپائے کھاتے ہین یہان تک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہین جو چاہین سو کرین
پونہچا اوسپر ہمارا عذاب خراب کرنے کے واسطے رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوئے کھیت کے مانند گویا کہین نام و نشان آبادی کا نتھا
کل اسی طرح بیان کرتے ہین ہم مثالون سے دلیلین اپنی قدرت کی اون لوگون کے لیے جو سوچتے ہین او نمین اور نفع اوٹھاتے ہین ہر ایک آدمی اس
جگہہ مثال مزدور کی ہی کہ مزدوری کو سیکے گھر آتا ہی اور آسایش بھی اونکی مانند آسایش مزدور کے ہی کہ گارا دیتے ہوئے گھڑی بھر ایک ذرہ بیٹھکر دم لے لیتا ہی
پھر محنت مین لگجاتا ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ
شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا + یعنی کیا ہی میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار کے ہین کہ چھاؤن مین ٹھہرا اسوا درخت کی
پھر چل کھڑا ہوا اور اوسے چھوڑ گیا سچ جانو تم یہ مکان آدمی کے کمال حاصل کرنے کا ہی نہ کھانے اور سونے کا اور یہ جگہہ محنت اور کمائی کی ہی
نہ کھیلنے کودنے بیٹھ رہنے کی نہ یہان کی عمارت کو اعتبار ہی نہ امارت کو نہ سلطنت کو پائداری ہی نہ دن رات کو چنانچہ اسی جہان کی بادشاہت
نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین فی الدنیا اور آخرت مین ذلیل و رسوا بنایا لعنت کا طوق لوگون کی طرف سے اونکی گردنون مین پہنایا
اور اسی دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دھسایا اور ہزارون کو یونہین نیست و نابود کیا ہلاکت کو پونہچایا فرمایا اللہ تعالی نے
سورۂ مرسلات مین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ○ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ یعنی کیا ہلاک
نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کو پھر اونکے پیچھے پونہچاوینگے ہم پچھلون کو جو اونکا طریق رکھتے ہین اور ایساہی سلوک کرتے ہین
ہم سب گنہگارون سے پارون اس دنیا کا نام و نشان طلب کرنا محض دھوکا ہی بے منفعت فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ کہف مین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ○ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○
یعنی کہدے ای محمد کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ کنکے عمل اکارت گئے جنکی سعی کچھہ کام نہ آئی بگڑ گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچھے کام کرتے ہین یا
جیسے قوم یہود اور نصاری کہ یہود گنیش اور رہبان کہ اکثر اپنی عبادتگاہ مین نماز روزہ کرتے ہین اور اونکے تمام عمل بے ایمانی کے سبب سے باطل ہوتے ہین
اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین اور علما نے کہا ہی کہ مراد ایسے گروہ سے اس آیت مین وہ لوگ ہین کہ جنھون نے عقائد اپنے ٹھیک نہین کیے کفر اور
بدعت مین لگے پڑے رہے جیسے خوارج اور روافض یا وہ لوگ جو وظیفہ طول طویل پڑھتے ہین اور نماز روزے مین خوب مشغول ہین مگر نیت مین
اونکی دنیا کی عزت اور دولت کی آرزو ہی دکھلانے کو سب کچھہ نیک کرتے ہین پر بسبب بے اعتقادی کے اور نذر ہونے کے اونکے عمل کچھہ حساب مین نہ آئے

بالکل برباد ہو گئے سو جو کوئی دنیا سے نزدیکی ڈھونڈتا ہی مقرر وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور پڑتا ہی اور جسنے اوسکی دوستی کا بیج اپنے اندر بویا تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت اور ندامت کے کھویا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَّمَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ یعنی دنیا راندی گئی ہی اللہ کے دربار سے اور راندی گئی ہی جو چیز اوسمین ہی مگر اللہ کا ذکر اور جو اوس سے علاقہ رکھتا ہی ✢ تنبیہ الغافلین سید احمد صاحب رحمہ اللہ ✢

سورۃ الاحقاف مکیۃ وھی خمس وثلثون اٰیۃ واربعۃ رکوعات

اس سورت کا نام سورۂ احقاف ہی احقاف نام ہی ایک ریگستان کا ولایت یمن مین کہ حضرت ہود علیہ السلام کی امت وہان رہتی تھی چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا چونکہ ذکر اوسکا اسمین ہی اور ہی وہ قصہ عجیبہ اسلیے یہ نام اسکا ٹھہرا اور یہ سورت مکی ہی سوا آیت قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ آخر آیت تک کے اور آیت فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ آخر آیت تک کے اور آیت وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ سے تین آیتون تک کے کہ یہ مدنی ہین اور آیتین اسمین پینتیس ۳۵ ہین اور کلمے چھ سو چوالیس ۶۴۴ اور حروف دو ہزار چھ سو ۲۶۰۰ اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ جاثیہ کے اسی لیے بعد اوسکے لکھی گئی اور سوا اسکے اور مضامین بھی آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین ✢

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

حٰمٓ ○ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ○

اوتارا کتاب کا ہی اللہ سے جو زبردست ہی حکمت والا ✢ مق

بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا جانب خدائے غالب باحکمت کے سے ہی ✢

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَمَّآ

ہمنے جو بنائے آسمان اور زمین اور جو انکے بیچ ہی سو ایک کام پر اور ایک ٹھہرے وعدے پر اور جو منکر ہین

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○

ڈر سنایا نہین دھیان کرتے ✢ مق

نہین پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ درمیان دونون کے ہی مگر ساتھ تدبیر درست کے اور ساتھ ایک وقت مقرر کے اور جو کہ کافر ہوئے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو مونہہ پھیرنے والے ہین ✢ تفسیر ✢ ساتھ تدبیر درست کے تو کہ دلالت کرے اوپر قدرت اور وحدانیت ہماری کے ساتھ ایک وقت مقرر کے یعنی روز قیامت کے اور وہ ایسا وقت ہی کہ پہونچیگی اوس تک آسمان زمین یعنی جب تک باقی رہینگے پھر فنا ہو جائینگے بیچ اشارہ ہی طرف فنا ہونے اونکے کے اوس چیز سے کہ ڈرایا گیا اونکو وہ ہول اوس دن کا ہی کہ بالضرور ہر مخلوق کو پہونچتا ہی طرف اوسکے یا اور بعث وحساب ہی کہ ڈرایا گیا ساتھ اوسکے قرآن میں مونہہ پھیرنے والے ہین یعنی نہین ایمان لاتے اوسپر اور نہ اہتمام کرتے ہین اوسکے لیے سامان طیار کرنے کا ✢ مل ✢ معا ✢

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی

تو کہہ بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوائے دکھاؤ تو مجکو اونہون نے کیا بنایا زمین مین یا کچھ اونکا ساجھا ہی

السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○

آسمانون مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی یا چلا آتا کوئی علم اگر ہو تم سچے ✢ مق

تنزیل الکتاب مبتدا من اللہ خبر ۱۲ جلا
الحکیم فی صنعہ ۱۲ جلا
یوم القیمۃ ۱۲ مد
۲۶
الجن ... والعسرۃ

کہہ کیا دیکھا تمنے اوس چیز کو کہ پوجتے ہو تم سوائے خدا کے دکھا دو مجکو کیا پیدا کیا ہی زمین سے یا واسطے اونکے کچھ ساجھا ہی آسمانون مین لے آؤ میرے پاس کوئی کتاب کہ آئی ہو پہلے اس سے یا بقیہ علم سے اگر ہو تم سچے ✤ تفسیر ✤ اَرَاَیْتُمْ کے معنی ہین خبر دو مجکو اور سوائے خدا سے مراد بت ہین اور اَرُوْنِي کے معنی بھی خبر دو مجکو ہین یہ تاکید ہی اَرَاَیْتُمْ کی کیا پیدا کیا ہی الخ یعنی کون سی چیز پیدا کی ہی اونھون نے اون چیزون مین سے کہ زمین مین ہین اگر ہین وہ معبود یا واسطے اونکے ساجھا ہی الخ یعنی یا ساجھا ہی اونکو ساتھ اللہ کے آسمانون کے پیدا کرنے مین پہلے اس سے یعنی پہلے اس کتاب سے کہ وہ قرآن ہی یعنی یہ کتاب ناطق ہی ساتھ توحید کے اور باطل کرنے شرک کے اور نہین اوتاری گئی کوئی کتاب اسکی اس سے پہلے مگر کہ وہ ناطق ہی ساتھ مثل اسکے پس لے آؤ بھلا ایک تو کتاب اوتری ہوئی پہلے اس سے کہ گواہی دیتی ہو ساتھ صحت اوس چیز کے کہ تم اوس پر ہو یعنی پوجنا غیر اللہ کا یا بقیہ علم سے کہ باقی رہا ہی تمپر علوم اولین سے اگر ہو تم سچے یعنی اس بات مین کہ اللہ نے حکم کیا ہی تمکو بتون کے پوجنے کا ✤ ع ✤

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝

اور اوس سے بہکا کون جو پکارے اللہ کے سوا سے ایسے کو کہ نہ پہنچے اوسکی پکار کو دن قیامت تک اور اونکو خبر نہین انکے پکارنے کی ✤ ع ✤

اور کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہی سوائے خدا کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکارنا اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود باطل انکے پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو ✤ ✤

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور جب لوگ جمع ہونگے وہ ہونگے انکے دشمن اور ہونگے انکے پوجنے سے منکر ✤ ع ✤

اور جب جمع کیے جاوینگے لوگ ہونگے یہ معبود اونکے دشمن اور ہونگے یعنی معبود اونکی عبادت کے انکار کرنے والے ✤ تفسیر ✤ یعنی کہینگے معبود اونکے کہ نہین بلایا ہمنے اونکو اپنی عبادت کی طرف اور معنی استفہام کے بیچ مَنْ اَضَلُّ کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہی اونھون نے ایسے خدائے تعالی کو کہ وہ شاہنشاہ ہی سنتا ہی اور قبول کرتا ہی دعا اور قادر ہی ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے غیرون کو کہ جو جماد ہین نہ قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین کسیکے جواب دینے پر جب تک کہ دنیا قائم ہی اور یہان تک کہ قائم ہو قیامت اور جب قائم ہوگی قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود اونکے دشمن اونکے اور ہونگے مخالف انکے اور انکی عبادت کا انکار کرینگے غرضکہ وہ ہر صورت باعث انکی حسرت و خرابی کے ہین دارین مین ۵۲ ✤ ع ✤ تنبیہ ✤ آیت وَمَنْ اَضَلُّ الخ سے یہ سمجھا گیا کہ پکارنا بزرگون کو وقت پیش آنے حاجتون وغیرہ کے ہر جگہ اور ہر مکان سے بہت برا ہی بلکہ شرک بعضے کم فہم یہان پر دو طرح مغالطے مین پڑے ہین اور اورون کو بھی مغالطہ دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اسکے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری ہین نہ بزرگون کے پکارنے والون کے حق مین اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین نے یہان یَدْعُوْا کو ساتھ یَعْبُدُ کے تفسیر کیا ہی نہ بمعنی پکارنے اور ندا کرنے کے جواب شبہہ اول کا یہ ہی کہ قاعدہ اصول کا ہی اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ ✤ یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا پس بموجب اس قاعدے کے جیسا پکارنا بتون کا برا ہی ایسا ہی بزرگون کا اور درصورتیکہ لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ صریح اس آیت مین اور اور آیتون مین کہ آگے آتی ہین واقع ہو کیا مجال دم زدن ہی اور جواب دوسرے شبہے کا یہ ہی کہ اصلی معنی دعا کے پکارنے اور مانگنے ہی کے ہین اور مجازی عبادت کے چنانچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہی اَلدُّعَآءُ وَالنِّدَآءُ وَاحِدٌ الخ یعنی دعا اور ندا ایک ہی ہین اور عبد الحکیم نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہی اَلدُّعَآءُ وَالنِّدَآءُ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ وَقِيْلَ الدُّعَآءُ لِلْقَرِيْبِ وَالنِّدَآءُ لِلْبَعِيْدِ انتہی یعنی دعا اور ندا بمعنی واحد کے ہی اور بعضون نے کہا کہ دعا قریب کے لیے ہی اور ندا بعید کے لیے اور امام راغب نے اور جگہہ مفردات قرآن مین دعا کو بمعنی سوال اور استغاثہ کے لیا ہی اور کتنی آیتین قرآن مجید کی اپنے مدعا پر سند لائے ہین پس کہا دَعَوْتُهٗ اِذَا سَاَلْتَهٗ وَاسْتَغَثْتَهٗ

۵۲ وقال بعضهم من وثانیا استند الیهم ما یسند الی اولی العلم من الاستجابة والغفلة وقیل من ثم وصفهم بترک الاستجابة والغفلة طریقه طریق التهکم بها وبعبدتها ونحوه قوله تعالی ان تدعوهم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمة یکفرون بشرککم ۱۲ ✤ مل ✤

یعنی عرب میں بولتے ہیں دعوتہ جب کہ سوال کرے تو اوس سے اور استغاثہ کرے تو اوس سے فرمایا اللہ تعالی نے ادع لنا ربک ای سلہ
یعنی دعا کر ہمارے لیے اپنے رب سے یعنی سوال کر اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نے اِن اَتٰکم عذاب اللہ او اتتکم الساعۃ اغیر
اللہ تدعون ان کنتم صدقین ○ بل ایاہ تدعون ÷ یعنی اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا یا آوے تمہارے پاس قیامت
کیا غیر اوس سے سوال کروگے یعنی ایمان اوس سے اگر ہو تم سچے نہ بلکہ اوسی سے سوال کروگے آگاہ کیا ہمکو کہ تمکو جب پہونچتی ہی شدت تو نہیں التجا کرتے تم
مگر طرف اوسی کے اور اور جاہ فرمایا وادعوہ خوفا وطمعا یعنی مانگو اوس سے از راہ خوف وطمع کے اور اور جاہ فرمایا وادعوا
شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ○ یعنی اور پکارو اپنے شہدا کو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور فرمایا واذا مس
الانسان ضر دعا ربہ منیبا الیہ یعنی اور جب پہونچتا ہی انسان کو ضرر دعا کرتا ہی اپنے رب سے رجوع کر کر طرف اوسکے
اور فرمایا واذا مس الانسان الضر دعانا لجنبہ یعنی اور جب پہونچتا ہی انسان کو ضرر دعا کرتا ہی ہمسے اپنے پہلو پر
پڑا ہوا اور فرمایا ولا تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک ÷ یعنی اور نہ پکار سوائے اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع
پہونچاوے تجکو اور نہ ضرر اور فرمایا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا ÷ یعنی نہ پکارو آج کے دن
ایک حسرت اور پکارو بہت سی حسرتیں اور یہ جو آتا ہی دعا علی الشیء یا الی الشیء اوسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ رغبت دلائی اوسکے قصد
کرنے پر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے رب السجن احب الی مما یدعونني الیہ یعنی ای رب میرے قیدخانہ بہت پیارا ہی میرے
نزدیک اوس چیز سے کہ رغبت دلاتی ہیں عورتیں مجکو اوسکے قصد کرنے پر اور فرمایا واللہ یدعوا الی دار السلم یعنی اور اللہ رغبت
دلاتا ہی طرف قصد کرنے اعمال دار السلام یعنی جنت کے اور فرمایا اللہ تعالی نے مقولہ حزبیل مومن آل فرعون کا کہ کہا اونھوں نے یقوم
مالی ادعوکم الی النجوۃ وتدعونني الی النار یعنی کیا ہی مجکو کہ رغبت دلاتا ہوں تمکو طرف قصد کرنے نجات کے کاموں
کے اور رغبت دلاتے ہو تم مجکو طرف قصد کرنے اعمال دوزخ کے تمام ہوا قول امام راغب کا ÷ اور تفسیر نیشاپوری میں تحت آیت کریمہ
اجیب دعوۃ الداع الخ کے لکھا ہی کہ جاننا چاہیے کہ دعا مصدر دعوت ادعو کا ہی اور کبھی ہوتا ہی اسم کہ کہتا ہی تو سمعت
دعاء جیسے کہتا ہی تو سمعت صوتا اور حقیقت دعا کی ہی استدعا کرنی بندے کی اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا ہی ہو
عقلانے کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہی اور وہ شعار صالحین سے ہی اور آداب انبیا اور رسولوں کے سے انتہی اور تفسیر جلالین میں
لکھا ہی وما دعاء الکفرین عبادتہم الاصنام او حقیقۃ الدعاء الا فی ضلل ÷ یعنی نہیں ہی دعا کافروں
کی یعنی پوجنا اونکا بتوں کو یا حقیقت دعا کی یعنی پکارنا کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے اور مانند ان مضامین کے تفسیر کبیر اور مدارک اور بیضاوی
وغیرہ میں بھی ہیں غرض اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہیں اور معنی عبادت کے لازم اور مجازی ہیں اور قاعدہ اصول
فقہ کا ہی کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ یعنی نہیں پھیرا جاتا ہی کلام طرف مجاز کے مگر وقت نہ بننے حقیقت کے اور
جہاں معنی حقیقی بنتے ہوں تو کیا ضرورت ہی کہ رجوع کریں ہم طرف معنی مجاز کے اور بعضے مفسرین نے جو یدعو کو یعبد کر تفسیر کیا ہی تو اوسکی وجہ
یہ ہی کہ ندا دور سے وقت حاجات کے کرنی اور دعا مانگنی بھی عبادت ہی اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہی الدعاء ھو العبادۃ یعنی دعا
مانگنی بڑا جز عبادت کا ہی اور اس شبہہ کو مفسرین متاخرین نے بخوبی دفع کر دیا ہی ساتھ ترجمہ کرنے الفاظ مذکورہ کے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
اور حضرت مولانا عبد العزیز اور مولانا عبد القادر اور مولانا رفیع الدین علیہم الرحمۃ نے ترجمہ یدعو اور مانند اوسکے کا میخواند اور پکارتا ہی
وغیر ذلک کیا ہی بنظر قاعدہ مذکورہ اصول فقہ کے اور اسی لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے بیچ ترجمہ ارشاد الطالبین کے لکھا ہی کہ جو جاہل
کہتے ہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی یہ کہنا جائز نہیں ہی اور اگر کہے یا الہی بحرمت

۵ [illegible] ونحو ذلک من الفاظ [illegible] امام راغب

خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کے مضایقہ نہین رکھتا ہی حق تعالی فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ
یعنی جنسے کہ تم دعا چاہتے ہو سوائے خدا کے وہ بندے مانند تمھارے ہین اونکو کیا قدرت ہی کہ حاجت کسیکی برلاوین اگر کوئی کہے کہ یہ پیچ حق کفار
کے ہی کہ بتون کو یاد کرتے تھے تو کہا جاویگا کہ لفظ عام ہی اور عموم لفظ معتبر ہی نہ خصوص محل اور جو کچھ حدیث مین آیا ہی کہ ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ
الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصّٰلِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ وَذِکْرُ الْمَوْتِ صَدَقَۃٌ وَذِکْرُ الْقَبْرِ یُقَرِّبُکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ
صَاحِبُ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ عَنْ مُعَاذٍ وَذِکْرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ رَوَاہُ صَاحِبُ مُسْنَدِ
الْفِرْدَوْسِ عَنْ عَائِشَۃَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہی اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ ہی اور ذکر کرنا موت کا
صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قریب کرتا ہی تمکو جنت سے نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے ساتھ سند ضعیف کے معاذ سے اور ذکر کرنا حضرت علی کا عبادت ہی
نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے عائشہؓ سے ساتھ سند ضعیف کے مراد اس فقرے سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا ہی اور ذکر کرنا احوال
اور اخلاق اور سیرت اونکی کا ہی تو پیروی کرین لوگ اونکی اور مخالفت اوضاع اونکی سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ساتھ ذکر خدائے تعالی کے اذان مین اور تکبیر مین اور تشہد مین اور مانند اونکی کے بیچ عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالی کے وَرَفَعْنَا
لَکَ ذِکْرَکَ ٭ پس اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور ملاوے اوسکے ساتھ علی ولی اللہ یا ابوبکر ولی اللہ تعمیر دیا جاوے اور ذکر محمد رسول اللہ
کا بھی اوس طرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی بطور وظیفہ کے یا محمد یا محمد کہتا ہو جائز نہین ہوگا تمام ہوا کلام قاضی
ثناء اللہ کا جون کا تون ٭ اور مطابق اس مضمون کے مولانا اسحٰق صاحب علیہ الرحمہ نے مائۃ المسائل مین لکھا ہی کہ بیچ ندا کرنے غائب کے
درمیان نبی اور غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پونہچانے ثواب درود وسلام کے ظاہرا جائز ہوگا دو سبب سے ایک تو یہ کہ
حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ ملائکہ حق تعالی کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ یا سلام بھیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچاتے ہین دوسرے یہ کہ اَلتَّحِیَّاتُ مین خطاب واسطے پونہچانے سلام کے وارد ہوا ہی پس بنا بر اوسکے اگر کوئی
یا رسول اللہ کہے واسطے پونہچانے درود وسلام کے جائز ہی اور بیچ حق اور شخصون کے سوائے نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہی پس ندا
بیچ حق غیر نبی کے ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات قرآنی کے کہ بیان کیجاوینگی اور اگر غیر خدا کو ساتھ اس اعتقاد کے ندا کرتا ہی کہ جسوقت مین
ندا کرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقل بیچ حاجت برلانے کے رکھتا ہی یا عالم مین متصرف ہی یا شرکت تدبیر کی بیچ کار خانجات الٰہی کے رکھتا ہی
تو اس صورت مین شریک کرتا ہی ساتھ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین کسیکو بیچ علم غیب کے اور
قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امور عالم کے شریک ساتھ خدائے تعالی کے نکرنا چاہیے پس اس طرح ندا کرنا غیر خدا کو موجب کفر و
شرک کا ہی چنانچہ آیتین قرآن کی اور حدیثین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ
لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ یعنی نہین جانتے ہین جو لوگ
کہ آسمان و زمین مین ہین غیب کو سوائے اللہ کے اور نہین جانتے وہ کہ کب اوٹھائے جاوینگے بعد مرنے کے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ یَّدْعُوا الخ یعنی یہی آیت کہ جسکی تفسیر مین یہ بیان ہو رہا ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا
یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ٭ اسکا ترجمہ ابھی لکھا جا چکا ہی لفظ وَلَا یَضُرُّکَ
تک اور اسکے بعد کا یہ ہی پس اگر کیا تو نے یہ پس بلاشبہ تو اوسوقت ظالمون مین سے ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَہُمْ فِیْہِمَا مِنْ شِرْکٍ
وَّمَا لَہٗ مِنْہُمْ مِّنْ ظَہِیْرٍ ۝ یعنی کہا اے محمد مشرکون سے کہ پکارو اون لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سوا اللہ کے نہین مالک وہ

عبد و نحو کی ورشید ہو اکرن سے حجت ہے اسے سند ضعیف کا اور معتمد از عمل کی وغیرہ کا ۱۲ منہ مد ظلہ

نام توبیخ و باجر از نکیر دیہ ۱۲ منہ عم فیضہ

[illegible]

گفتگو کو قرآن مین بس ہی خدا اظہار حق کرنے والا درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور وہ ہی بخشنے والا مہربان ﴿ تفسیر ﴾ باندھ لیا ہی یعنی اپنی طرف سے
بنا لیا ہی اور نسبت کیا ہی اوسکو اللہ کی طرف جھوٹ موٹ اور ضمیر اِفْتَرٰىهُ کی حق کی طرف پھرتی ہی اور مراد حق سے آیتین ہین اگر باندھ لیا ہی
مینے اوسکو یعنی اگر بنا لیا ہی مینے اسکو اپنی طرف سے بالفرض والتقدیر تو اللہ جلدی بھیجیگا مجھپر عذاب افترا کرنیکا اوسپر پھر باز نہین رکھ سکنے کے
تم اوسکو میرے اوپر عذاب جلدی کرنے سے اور نہین طاقت رکھنے کے تم دفع کرنے کی اوسکے عذاب سے کچھ پس کیونکر افترا کرون مین اوسپر اور
مستحق ہون اوسکے عذاب کا اور شَهِيدًا کے معنی یہ ہین کہ وہ گواہ ہی میرے سچ پر اور رسالت کے پونہچانے پر اور گواہ ہی تمھارے انکار پر اور
یہ جو فرمایا کہ وہ خوب جانتا ہی اور گواہ ہی مراد اس سے وعید ہی کہ اونکی گفتگو کرنے پر سزا دیگا اور یہ جو فرمایا کہ وہ بخشنے والا مہربان ہی یہ وعدہ ہی
مغفرت اور رحمت کا اگر باز آوین کفر سے اور ایمان لاوین ﴿ مل ﴾ نہین تم مالک یعنی نہین رد کر سکتے تم مجھسے عذاب اوسکا اگر عذاب کرے
مجکو افترا پر پس کیونکر افترا کرونگا اللہ پر تمھارے سبب سے ﴿ معا تنبیہ ﴾ بھائیون خیال تو کرو اس غفلت پر کہ وہ کافر آنحضرت کو
پہلے ظاہر ہونے نبوت کے سچا جانتے تھے لیکن اس دنیا کی اور ریاست کی محبت نے یہ نوبت پونہچائی تھی کہ ایسے نبی سچے پر بہتان افترا کا لگایا اسلیے
ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دنیا کی برائی مین یہ مضمون کیا خوب لکھا ہی کہ اس دنیا کی تمنا مین اوقات کاٹنی محض شرمندگی اور رسوائی حاصل
کرنی ہی فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ شوری مین مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ
یعنی جو کوئی اپنے لیے دنیا چاہتا ہی دیتے ہین ہم اوسکو اوسمین سے اور نہین ہی اوسکو آخرت مین کچھ حصہ جیسے بے دینون کو یہان بڑی فراغت
ہوتی ہی چین اور آرام سے گذرتی ہی جو انکی تقدیر مین لکھا ہی یہان ملتا ہی مگر وہ لوگ وہان کی نعمتون سے محروم ہین اور جو کوئی آخرت کی بھلائی چاہتا ہی
اپنا حصہ دنیا مین یہان پاتا ہی پھر زیادہ اس سے وہان فیض اوٹھاتا ہی اور پہلون کو نہ مال و اولاد کچھ کام آوے نہ عزت اور حشمت یہانکی وہان کے
دکھ سے چھڑاوے دنیا چند روزہ ہی ہر طرح سے گذر جاویگی آخر اسہی سے کام پڑیگا دنیا کے مزے چھوڑنے پڑینگے یہان کے نام و نشان
کام نہ آوینگے گھر بار زن و فرزند کو اگر تم خود نچھوڑوگے چھڑا دینگے موت کی گھڑی جب آ پونہچیگی ایک دم کی فرصت نہ دینگے فرماتا ہی اللہ تعالی
سورۂ یٰس مین فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ یعنی جب آ گھڑی ہوگی موت قیامت کے دن
نہ فرصت ملیگی اونکو کہ اپنے لوگون کو وصیت کرین اور نہ طاقت پاوینگے کہ اونکی طرف پھرین جہان کے تہان رہ جاوینگے کھیت مین ہون
یا بازار مین وہین مر جاوینگے اچھے عالم اچھے عاقل بڑے بڑے طبیب کامل ہزارون روپے کی دوائین موجود اور ہر طرح کا اسباب تندرستی اور
خوشی کا مہیا رہتا ہی اور وہ بیچارہ مرنے والا قابض الارواح کے پنجے مین گرفتار سیکڑون دوست آشنا اپنے بیگانے گرد و پیش حاضر
اور وہ عزیز سکرات موت کی کشاکش مین مجبور و لاچار اگر تمام روے زمین کے حکیم حاذق جمع ہون ایک ذرہ بھر اوسکو جنبش نہ دے سکینگے
ایک سر مو اوسکی بہتری نکر سکینگے فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واقعہ مین فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ
تَنْظُرُونَ ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ۝ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝
تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ یعنی پھر کیون نہین جب جان پونہچے گلے تک مرنے کے وقت اور تم دیکھتے ہو مرنے والے کو اور ہم
بہت نزدیک ہین اوس مرنے کے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے نہین جانتے پس جو تم نہین ہو سزا پانے والون سے قیامت کے کیون نہین پھیر لیتے جان کو
بدن کیطرف یعنی بعد پہونچنے جان کے گلے تک اگر تم سچے ہو کافرون کے لیے یہ دنیا آرام کی جگہہ ہی خوشی سے گذرتی ہی اور مومنون کو تردد
اور انتظار لگا رہتا ہی پھر اوسمین رنج اور تکلیف ہی رہتی ہی اسی پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ
وَجَنَّةُ الْكَافِرِ یعنی دنیا قید خانہ ہی مومن کے حق مین اور باغ و بہار ہی بیدینون کے حق مین تمام جہان پچھم سے پورب اور اوتر سے
دکھن اور ابتدا سے انتہا تک سب کا سب اگر کسیکے ہاتھ آوے پھر وہی نجس و ناپاک ہی بحقیقت ہی اللہ جل شانہ کے دربار مین کچھ نہین ہو سکی

۵ قولہ غیر مدینین مجزیین بان تبعثوا ای ... جاو ۴ قولہ ان کنتم صادقین ... واذا ظہرون ترجعون المتعلق بالشرطان والمعنی ان ترجعونہا ان نفیتم البعث صادقین فی نفیہ ای لتنفی عن محلہا الموت کالبعث ۱۲ جاء

قدر و منزلت جیسا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران مین لن یقبل من احدہم ملء الارض ذہبا ولو افتدی بہ قبول نکیا جاویگا کسی اون منکرون مین سے زمین بھر کر سونا کہ اپنے بدلے دیکر عذاب سے چھوٹ رہائی پاوے اللہ تعالی کی رضامندی اور خوشی کے مقابل مین یہ دنیا ایک کوڑی بھر کی عزت نہین رکھتی بلکہ اوس سے بھی کمتر گنی جاتی ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء یعنی اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر ہوتی تو نہ پلاتا وہ کسی کافر کو اوس مین سے ایک گھونٹ پانی

قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا

تو کہہ مین کچھ نیا رسول نہین آیا اور مجھکو معلوم نہین کیا ہونا ہے مجھسے اور نہ تمسے مین اوسی پر چلتا ہون جو حکم آتا ہے مجھکو اور میرا کام یہی ہے کہ

الا نذیر مبین ○

ڈر سنا دینا کھول کر

[illegible]

کہ نہین ہون مین نیا آیا ہوا پیغمبر رسولون سے اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے یعنی دنیا مین اور پیروی نہین کرتا ہون مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے طرف میرے اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا آشکارا **تفسیر** نیا آیا ہوا یعنی نہین ہون مین اول رسل کہ انکار کرو تم نبوت میری کا پہلے گذر چکے ہین مانند میرے بہت سے رسول پس کیونکر جھٹلاتے ہو تم مجھکو کیا کیا جاویگا یعنی کیا کریگا اللہ ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے زمانۂ آیندہ مین اور کلبی سے ہے کہ تنگ ہوئے صحابہ مشرکون کی ایذا سے پس عرض کیا اونھون نے آنحضرت سے کہ کب تک رہینگے ہم اس حال پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ما ادری ما یفعل بی ولا بکم یعنی مین نہین جانتا کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے آیا مکے ہی مین چھوڑا جاونگا یا حکم کیا جاویگا مجھکو نکلنے کا طرف اوس زمین کے کہ دکھائی گئی مجھکو یعنی خواب مین ایک زمین دکھائی گئی کہ اوس مین درخت کھجور کے ہین اور اور طرح بطرح کے درخت ہین ف کیا کیا جاویگا الخ یعنی دنیا مین آیا نکالا جاونگا مین اپنے شہر سے یا قتل کیا جاونگا جیسا کیا گیا ساتھ اور نبیون کے کہ پہلے مجھسے تھے اور آیا مارے جاوینگے تمکو پتھر یا دھسایا جاویگا تمکو مانند جھٹلانے والون کے کہ پہلے تمسے تھے مگر اوس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے الخ یعنی قرآن کی اور نہین کہتا مین اپنی طرف سے کچھ بجا ف جب نازل ہوئی یہ آیت یعنی قل ما کنت بدعا من الرسل الخ تو خوش ہوئے مشرک اور کہا قسم ہے لات و عزی کی کہ ہمارا اور محمد کا اللہ کے نزدیک ایک ہی سا ہے اور اونکو ہمپر کچھ فضیلت نہین جیسے کہ ہم انجام کار اپنا نہین جانتے وہ بھی انجام کار اپنا نہین جانتے اگر پیغمبر خدا کے ہوتے تو چاہیے تھا کہ اپنے حال سے خبر رکھتے پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی بلا شبہہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا یعنی مکہ و غیرہا کے فتح ہونے کا زمانۂ آیندہ مین زبردستی بسبب جہاد تیرے کے انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا جو کچھ کہ سابق گذرا ہے اور جو کچھ پیچھے رہا گناہ سے یعنی اگلے پچھلے گناہ واسطے رغبت دلانے امت تیری کے جہاد مین صحابہ نے کہا یا رسول اللہ مبارک ہو تمکو جاننا جو کچھ کہ خدا تمھارے ساتھ کریگا لیکن نہین جانتے ہم کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا پس اوتاری اللہ تعالی نے آیت لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنت تجری من تحتہا الانہر یعنی تو کہ داخل کرے اللہ مومن مرد اور عورتون کو باغون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور اوتاری آیت وبشر المؤمنین بان لہم من اللہ فضلا کبیرا یعنی اور خوش خبری دے مومنون کو اسکی کہ اونکے لیے اللہ کی جانب سے فضل بڑا ہے پس بیان کیا اللہ نے جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ آنحضرت کے اور مومنون کے اور یہ قول انس اور عکرمہ اور قتادہ اور حسن کا ہے اور عکرمہ کا بھی کہنا ہے انھون نے کہ آیت قل ما کنت بدعا من الرسل فرمائی اللہ تعالی نے پہلے اسکے کہ خبر دی ساتھ بخشش گناہون اونکے کے اور خبر دی بخشش

گنا ہون اونکے کی سال مدینہ مین پس نسخ کیا اسنے اوسکو اور روایت کی احمد اور بخاری اور نسائی اور ابن مردویہ نے ام العلاسے اور انہون نے بیعت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونھون نے کہا جب مرے عثمان بن مظعون رحمت ہو اللہ کی تجھ پر ای ابو سائب گواہی دیتی ہون مین تجھ پر بلاشبہہ اکرام کیا اللہ نے تیرا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ اللہ نے اکرام کیا اوسکا لیکن اوسکا یہ حال تھا کہ وہ ایمان لایا تھا اپنے رب پر اور مین امید رکھتا ہون اوسکے لیے بھلائی کی قسم اللہ کی نہین جانتا مین حال انکہ مین رسول اللہ کا ہون کہ کیا کیا جاوےگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے کہا ام العلا نے پس قسم خدا کی نہین تعریف کرونگی مین بعد اسکے کسیکی اور ایک اور روایت مین ابن عباس سے ہی کہ کہا اونھون نے جب مرے عثمان بن مظعون کہا اونکی بیوی نے یا اور کسی بیوی نے هَنِيْئًا لَكَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ الْجَنَّةُ ÷ یعنی گوارا اور مبارک ہو جیو تجکو جنت ای ابن مظعون پس دیکھا طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر غضب سے اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو قسم خدا کی مین رسول خدا کا ہون اور نہین جانتا مین کہ کیا کریگا اللہ ساتھ میرے کہا ابن عباس نے اور یہ معاملہ ہوا پہلے اوترنے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کے پس کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ وہ تھا یار آپکا اور سوار آپکا اور آپ ہی خوب حال جانتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کہ امید رکھتا ہون مین اوسکے لیے رحمت رب اوسکے کی اور ڈرتا ہون مین اوپر اوسکے گناہ سے ÷ **معا** ÷ **تنبیہ** ÷ اور بعد اسکے صاحب معالم نے بھی مانند مضمون مدارک کے نقل کیا ہی کہ ایک جماعت کے نزدیک قول اللہ تعالی کا مَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ÷ بیچ امر دنیا کے ہی اور آخرت کا حال معلوم ہو چکا کہ وہ جنت مین ہونگے اور جھٹلانے والے اونکے دوزخ مین پھر بطور مضمون مدارک کے مفصل بیان کیا ہی اور ام العلا وغیرہ کا جزماً اچھا کہنا میت مذکور کو جو حضرت کو ناگوار گذرا کلام مذکور فرمایا ایسی ہی ایک روایت اور ترمذی مین آئی ہی کہ ایک شخص کا صحابہ مین سے انتقال ہوا پس کہا ایک شخص نے اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ یعنی خوش ہو تو ای میت ساتھ جنت کے یعنی بسبب برکت تشریف لانے آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے یہ کہتا ہی تو اور نہین جانتا تو یعنی حقیقت حال کی پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہو لایعنی یعنی بیفائدہ یا بخل کیا ہو ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کم کرتا ہی اوسکو اور اوسکے سوال وحساب مین گرفتار ہوا ہوا انتہی ÷ پس ہو جب ایسی ہی روایتون کے اہل عقائد لکھتے ہین کہ کسیکو یقینی جنتی یا دوزخی نہ کہے جب تک کہ نص سے جنتی یا دوزخی ہونا اوسکا ثابت نہو ہان باعتبار ظن غالب کے کہنا چاہیے کہ گمان غالب ہی فلانے شخص کے جنتی ہونے کا یا دوزخی ہونے کا ÷

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

توکہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے ہان سے اور تمنے اسکو نہین مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب کی

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع

پھر وہ یقین لایا اور تمنے غرور کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا گنہگارون کو ÷ صق

کہہ آیا دیکھا تمنے اگر ہو قرآن نزدیک خدا کے سے اور منکر ہوئے تم ساتھ اوسکے اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے بنی اسرائیل مین سے قرآن پر پس وہ ایمان لایا اور سرکشی کی تمنے البتہ ظالم ہوؤگے تم تحقیق خدا راہ نہین دکھاتا ہی گروہ ستمگارون کو ÷ **تفسیر** اَرَءَيْتُمْ کے معنی ہین اَخْبِرُوْنِيْ اَيْ مَاذَا تَقُوْلُوْنَ يَا مَاذَا حَالُكُمْ یعنی خبر دو مجکو کہ کیا کہتے ہو تم یا کیا ہی حال تمھارا اور منکر ہوئے تم یعنی ای مشرکون اور شاہد یعنی گواہ سے مراد عبد اللہ بن سلام ہین جمہور کے نزدیک اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ یہ آیت مدنی ہی اسلیے کہ اسلام لائے ہین عبد اللہ مدینے مین جو روایت کیا گیا ہی کہ عبد اللہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین یعنی ایک زمین پر سے کہ وہان بیٹھے تھے آنحضرت کا تشریف لانا سنکر دیکھا طرف چہرہ مبارک آپکے کے پس جانا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہین اور کہا آنحضرت سے کہ مین پوچھتا ہون تین چیزون کا حال کہ نہین جانتا اونکو مگر نبی ایک تو یہ پوچھتا ہون کہ پہلی نشانی قیامت کی نشانیون سے کیا ہی اور دوسری یہ کہ اول طعام کہ کھاوینگے اوسکو

اہل جنت کیا ہی اور تیسری یہ کہ کیا حال ہی فرزند کا کہ مشابہ ہوتا ہی اپنے باپ کے یا ماں کے پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے کہ اول علامت
قیامت کی ایک آگ ہی کہ جمع کریگی اور ہانک کر لیجاویگی اونکو مشرق سے طرف مغرب کے اور اوپر پہلا کھانا کہ کھاوینگے اوسکو اہل جنت پس
مچھلی کا جگر گوشہ ہی کہ نہایت لذیذ ہوتا ہی اور اوپر فرزند پس جب سبقت کرتا ہی پانی یعنی نطفہ مرد کا مشابہ ہوتا ہی فرزند اوسکے اور اگر
سبقت کرے پانی عورت کا تو مشابہ اوسکے ہوتا ہی پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا یعنی شہادت دیتا ہوں میں
تو رسول اللہ کا برحق ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا کہ یا
رسول اللہ یہ یہود بڑے بہتانی قوم ہین اور وہ اگر جانینگے اسلام میرا پہلے اس سے کہ پوچھین آپ اونسے یعنی احوال میرا تو بہتان لگاوینگے
مجکو یعنی بعد پوچھنے کے پھر آئے یہود پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہی عبد اللہ بن سلام تم مین کہا اونھوں نے خَيْرُنَا وَابْنُ
خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا یعنی نیک ہی ہم مین اور بیٹا نیک ہمارے کا ہی اور سردار ہی ہمارا اور بیٹا سردار ہمارے کا فرمایا
آنحضرت نے کہ خبر دو تم اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام تو کیسا کہا اونھوں نے اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ یعنی نگاہ رکھے اوسکو خدا اللہم
پس نکلے عبد اللہ بن سلام یعنی حجرے سے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا یہودیوں نے
شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا یعنی یہ برا ہی ہم مین اور بیٹا برے ہمارے کا پس نقصان بیان کرنے لگے اوسکا کہا عبد اللہ نے یہ وہی چیز ہی کہ ڈرتا تھا مین
یا رسول اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت بیچ مقدمے جھگڑنے قریش کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور مراد شاہد سے
موسی علیہ السلام ہین ؛؛ اور عَلٰى مِثْلِهٖ مین ضمیر قرآن کی طرف پھرتی ہی یعنی مثل اوسکے معنی مین اور مضمون توریت کا ہی کہ مضمون اوسکا
مطابق ہی مضمون قرآن کے قسم توحید اور وعید وغیر ذلک سے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ مثل کا زائد ہی یعنی عَلَيْهِ یعنی اوپر قرآن کے کہ وہ
اللہ کے پاس سے ہی اور سرکشی کی تم نے یعنی ایمان لانے سے اوسپر اور جواب شرط کا محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اگر ہو قرآن اللہ کے
نزدیک سے اور منکر ہوئے تم اوسکے کیا نہین ہو تم ظالم اور دلالت کرتا ہی اس محذوف پر جملہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ الخ ؛؛ مع

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

اور کہنے لگے منکر ایمان والوں کو اگر کچھ بہتر ہوتا تو یہ نہ دوڑتے اوسپر ہم سے اور جب راہ پر نہیں آئے اوسکے بتانے سے تو اب کہینگے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○

یہ جھوٹھ ہی مدت کا پرانا

اور کہا کافروں نے بیچ حق مومنوں کے اگر یہ دین بہتر ہوتا سبقت نکرتے مومن ہمپر طرف اوسکے اور جب راہ نپائی ساتھ اوسکے کہینگے
یہ قرآن ایک جھوٹ ہی قدیم ؛؛ تفسیر یعنی لوگ ہمیشہ ایسی باتین کہا کرتے ہین ؛؛ ف اگر یہ دین بہتر ہوتا الخ یہ کلام کفار مکہ
کا ہی کہ کہا اونھوں نے اکثر اتباع کرنے والے محمد کے حقیر ذلیل فقیر ہین یعنی جیسے عمار اور صہیب اور ابن مسعود اور عامل بیچ
اِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا کے محذوف ہی واسطے دلالت کرنے کلام کے اوسپر تقدیر اوسکی یہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ظَهَرَ عِنَادُهُمْ یعنی
جب راہ نپائی ساتھ قرآن کے ظاہر ہوا عناد اونکا جھوٹ ہی قدیم یعنی پرانا جیسے کہا کرتے تھے اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یعنی اگلوں کی
کہانیاں ہین ؛؛ ف آیا ہی کہ جب قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اسد اور اشجع نے ان لوگوں
پر طعن شروع کیا اور یہ بات جو آیت مین مذکور ہی کہی اور یہی سبب نزول اس آیت کا ہی اور بعضوں کے نزدیک مراد کفار سے یہود ہین اور
مومنوں سے عبد اللہ بن سلام وغیرہ اور بقول بعض کے نزول اس آیت کا بیچ کے مشرکوں کے حق مین ہی کہ مسلمانوں کو کہا کہ فلانا اور فلانا
ہمپر قبول اسلام مین سبقت نکرتا اگر اسلام ہمارے نزدیک بہتر ہوتا اسلیے کہ ہم بہتر اور اشراف سب سے ہین ریاست اور سبقت ہماری سب امور مین مقدم ہی ؛؛ بیچ

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ

اور اس سے پہلے کتاب موسی کی ہی راہ ڈالتی اور مہر اور یہ ایک کتاب ہی اوسکو سچا کرتی عربی زبان مین کہ ڈر سناوے

ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۞

گنہگارون کو اور خوش خبری نیکی والون کو ❊ مو

اور پہلے قرآن سے کتاب موسی کی تھی پیشوا اور بخشایش اور یہ کتاب ہی باور رکھنے والی زبان عربی مین آئی ہوئی تو کہ ڈراوے یعنی کتاب ظالمون کو اور واسطے خوش خبری دینے کے نیک کارون کو ❊ **تفسیر** ❊ کتاب موسی کی یعنی توریت پیشوا ہی کہ پیروی کیجاتی ہی اوسکی اللہ کے دین مین اور شرائع مین جیسے کہ پیروی کیجاتی ہی امام کی اور بخشایش ہی یعنی اوسکے لیے کہ ایمان لایا اوسپر اور پیروی کی اوسکی اور عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی اور یہ کتاب یعنی قرآن باور رکھنے والی یعنی سچا کرنے والی کتاب موسی کی یا سب کتابون کی کہ جو پہلے اسکے گذرین ہین ظالمون کو یعنی کافرون کو نیک کارون کو یعنی واسطے مومنون مطیعون کے ❊ ملـ ❊

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞

مقرر جنھون نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہے تو نہ ڈر ہی اونپر نہ وہ غم کھاوینگے ❊ مو

تحقیق اون لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر قائم رہے پس کچھ ڈر نہین ہی اونپر اور نہ وہ غم کھاوینگے ❊ **تفسیر** ❊ قائم رہے یعنی اللہ کی توحید پر اور اوسکے نبی کی شریعت پر کچھ ڈر نہین ہی یعنی قیامت مین اور نہ وہ غم کھاوینگے یعنی وقت موت کے ❊ ملـ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

وہ ہین بہشت کے لوگ سدا رہینگے اوسمین بدلا اوسکا جو کرتے تھے ❊ مو

یہ لوگ اہل بہشت کے ہین ہمیشہ رہینگے اوسمین بدلا دیے جاوینگے بحسب اوس چیز کے کہ کرتے تھے ❊ **تنبیہ** ❊ ابتدا رکوع سے یہان تک کے مناسب کچھ مضمون لکھا جاتا ہی گوش ہوش سے سنا چاہیے کہ اس دنیا کا مال و دولت ایسا مغرور کر دیتا ہی کہ آدمی دولتمند کو خیال مین نہین لاتا دھیان کرو ابتدا رکوع مین کہ کافرون نے مومنون کو بنظر حقارت کیا کچھ کہا پس اسی لیے یہ دنیا مبغوض خدا اور رسول کی ٹھہری سو دنیا کی زینت کافرون کو چاہیے نہ مومنون کو فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۞ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــُٔوْنَ ۞ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی اگر یہ لحاظ نہوتا کہ ہو جاوینگے لوگ ایک ہی دین پر تو ہم کر دیتے اونکے لیے کہ منکر ہین رحمن سے اونکے گھرون کی چھت روپے کی اور سیڑھیان جن پر وہ چڑھین اور اونکے گھرون کے دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے اور یہ سب کچھ نہین مگر برتنا دنیا کے جیتے اور پچھلا گھر تیرے رب کے ہان ڈر والون کے لیے ہی یہی دنیا کا مال ہی کہ بڑائی کرنے والون کو اپنے ذلیل کریگا اور یہی نقد روپیا پیسا ہی کہ اپنے چاہنے والون کے حق مین عذاب کا سامان بنیگا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ توبہ مین يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۞ یعنی جس دن دہکاوینگے آگ اوسپر یعنی سونے روپے پر جو جمع رکھا ہی جہنم مین پھر داغینگے اوس سے اونکی پیشانیون کو اور اونکے پہلوون کو اور اونکی پیٹھون کو یعنی جنھون نے نہین ادا کیا مال زکوۃ کا اور کہینگے فرشتے یہ وہ ہی جو ڈھیر کر رکھا تھا تمنے اپنے واسطے سو چکھو مزا اوس ڈھیر کر رکھنے کا یعنی سونا روپا ہی کہ سبب اوسکے اپنی عزت نہین جانتا تھا وہ آخرت مین کالا سانپ بڑا زہردار ہو کر قیامت کے میدان مین سبکے سامنے اوسکے گلے مین

طوق ہو کر کاٹیگا اور سزا دیگا بسبب نہ دینے زکوٰۃ کے اور بھی اپنے عزیز اور پیارے ہین کہ جنکی خوشی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی چھوڑ کر دوست کرتا تھا اونکی راحت کے لیے اپنے اوپر دکھ اور رنج اوٹھاتا تھا وہان اونکی محبت سب قطع ہو جائیگی بلکہ اونھین سے مونہ چھپاویگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ عبس مین یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ ۝ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ ۝ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ ۝ یعنی اوس دن بھاگیگا مرد اپنے بھائی سے اور مان سے اور باپ سے اور جورو سے اور بیٹے سے بلکہ جب دنیا کو عاقبت پر غالب رکھے گا سزا پانے لگیگا اور غضب الٰہی اوسپر آپڑیگا جہنم مین ڈالا جاویگا تو اپنی مخلصی ان سب عزیزون کی گرفتاری مین خیال کریگا کیا اچھا ہوتا جو وہ سب میرے عوض پکڑے جاتے اور مین اس عذاب سے چھوٹ جاتا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ معارج مین یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْہِ ۝ وَصَاحِبَتِہٖ وَاَخِیْہِ ۝ وَفَصِیْلَتِہِ الَّتِیْ تُؤْوِیْہِ ۝ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْہِ ۝ یعنی چاہیگا گنہگار کہ اپنے بدلے مین دیوے کسی طرح اوس دن کے عذاب سے اپنے بیٹے اور جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھر کے لوگون کو جنمین رہتا تھا اور جتنے زمین پر ہین سبکو پھر بچاوے یہ بدلا دیکر اوسکو یہی دوست آشنا ہین کہ جنسے بدکاری بدالطواری کی مجلس رہتی ہے اور وہ بڑی دوستی کا دم مارتے ہین اپنی جان تک دینے کو حاضر ہوتے ہین اوس دن دشمنی ہی پر کمر باندھینگے تجھے چھوڑ کر اوس عذاب مین سب الگ ہو جاوینگے فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ زخرف مین اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝ یعنی جتنے دوست ہین اوس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر جو متقی ہین یعنی جو دنیا کی دوستی رکھتے تھے کام نہ آوینگے بلکہ ایک دوسرے کو اولاہنا دیگا طعن کریگا اور جو اللہ محبت رکھتے ہین آپسمین ملینگے دوستی پر قائم رہینگے ایک دوسرے کا مددگار رہوگا بلکہ سفارش کریگا عذاب سے چھڑا دیگا یہ دل لگی اور خوشی برسون کی ایک دم کی آسایش کے برابر معلوم ہوگی بیقدری اوسکی اونکی نظرون مین ہو جاویگی فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ احقاف مین کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ط یعنی جسدن جمع کریگا اللہ اون منکرون کو جیسے وہ گویا نہ رہتے تھے دنیا مین مگر کوئی گھڑی دن سے یعنی وہان کا عذاب دیکھکر یہان کی مدتون کا آرام وعیش سب بھول جاوینگے کہ ہماری قسمت مین کچھ سکھ نتھا ایکدم کے آرام کے بدلے بڑا دکھ اوٹھانا پڑا غرض برائی اس دار ناپایدار کی جب یہان سے جاکر اپنے اقربا سے کہ پیشتر کو گذر گئے ملینگے معلوم کرینگے اور جو خوبی اللہ کی رضامندی کے کامون مین پیش آتی ہے وہ بھی جان لینگے جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ الخ سے سمجھا جاتا ہے اب ربط آیتونکا معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے کافرون کا ذکر فرمایا پھر مومنونکا فرمایا اور انکے حق مین فرمایا کہ جنتی ہین اور ہمیشہ رہینگے جنت مین بسبب عمل نیک کرنے کے اب عمدہ نیکیون مین سے ایک نیکی بیان فرماتے ہین تو اسپر مستقیم ہو کر مستحق جنت کے ہون پس فرمایا ؎

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسٰنًا ط حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا ط وَحَمْلُہٗ وَفِصٰلُہٗ

اور ہمنے تاکید کیا ہی انسان کو اپنے مان باپ سے بھلائی پیٹ مین رکھا اوسکو اوسکی مان نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودھ

ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا ط حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً لا قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ

تیس مہینے مین ہے یہانتک کہ جب پہونچا اپنی قوت کو اور پہونچا چالیس برس کو کہنے لگا اے رب میرے قسمت دے مجھے کہ شکر کرون احسان تیرے کا

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ج اِنِّیْ تُبْتُ

جو مجپر کیے اور میرے مان باپ پر اور یہ کہ کرون نیک کام جس سے تو راضی ہو اور نیک دے مجکو اولاد میری بیچ توبہ کی

اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

تیری طرف اور مین ہون حکم بردار ہو ؎

اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بیچ حق باپ ماں اوسکے کے بھلائی کرنے کا پیٹ مین اوٹھایا ہی اوسکو ماں اوسکی نے دشواری سے اور جنا ہی اوسکو
دشواری سے اور کمتر مدت حمل اوسکے کی اور دودھ چھوڑنے اوسکے کی تیس مہینے ہین یونہین تک جب پہنچا کمال قوت اپنی کو اور پہنچا چالیس برس کو کہا ای پروردگار
میرے الہام کر مجکو یہ کہ شکر کرون مین نعمت تیری کا کہ انعام کی ہی تونے مجپر اور میرے باپ ماں پر اور یہ کہ کام نیک کرون مین کہ خوش ہووے تو اوس سے
اور صلاح پیدا کر میرے لیے بیچ فرزندون میرے کے تحقیق رجوع کی مینے طرف تیرے اور تحقیق مین مسلمانون سے ہون ❊ تفسیر ❊ پیٹ مین رہنا
اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے مین لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودھ چھڑانا ہی اور نو مہینے ہین حمل کے یہ آیت کسیکے حال کا بیان نہین حضرت
نے ماں باپ کے حق مین دعا نہین کی صدیق اکبر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے اور اونکے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے یہ بات اور کسی صحابی
کو نہین میسر ہوئی لیکن باپ اوسوقت نہین مسلمان ہوا تو یہ احوال فرضی ہی یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہی ہوتے ہین ❊ مو ❊ کمتر مدت حمل
اوسکے کی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کمتر مدت حمل کی چھ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودھ پلانے کی جب کہ ہوئی دو سال بسبب قول اللہ تعالی کے
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ باقی رہے حمل کے لیے چھ مہینے اور یہی کہا ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے ❊ اور کہا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ مراد حمل سے یہان
(دو برس گود مین پہرے ۱۲) اوٹھانے پھرنا ہی اوسکا ہاتھون مین اور لفظ اَشُدّ جمع ہی کہ نہین واحد ہی اوسکے لیے لفظ مین اور معنی اوسکے ہین کمال قوت اور عقل کے
اور اول اشد کے تینتیس برس ہین اور انتہا اوسکی چالیس برس اور مراد نعمت سے نعمت توحید اور اسلام ہی اور یہ کہ کام نیک کرون مین الخ
کہا بعضون نے کہ وہ پانچون نمازین ہین رجوع کی مینے یعنی تمام گناہون سے اور مسلمین سے مراد مخلصین ہین ❊ ف ❊ کہا ای پروردگار میرے الخ
نازل ہوئی بیچ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین جب پہنچے وہ چالیس برس کو دو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کے
ایمان لائے آنحضرت پر پھر ایمان لائے ماں باپ اونکے پھر بیٹا اونکا عبد الرحمن اور بیٹا عبد الرحمن کا ابو عتیق ❊ جلا ❊

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ
وہ لوگ ہین جن سے ہم قبول کرتے بہتر سے بہتر کام جو کیے ہین اور معاف کرتے ہین ہم برائیان اونکی جنت کے لوگون مین سچا
الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○
وعدہ جو اونکو ملتا تھا ❊ مو ❊

یہ لوگ وہ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم اونسے بہتر اوس چیز کا کہ کیا اونھون نے اور گذرتے ہین ہم برائیون اونکی سے بیچ اہل بہشت کے ہونگے موافق وعدے
سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے ❊ تفسیر ❊ وعدہ دیے جاتے تھے یعنی دنیا مین بیچ قول اللہ تعالی کے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ❊ جلا ❊ اکثر مفسرون کے نزدیک نزول اس آیت کا خاص ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
حق مین ہی کہ چھ مہینے ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس تک دودھ پیا اور جب اٹھارہ برس کے ہوئے آنحضرت کی ملازمت مین پہنچے اور اوسوقت عمر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس برس کی تھی اور اوسیوقت سے سفر شام مین اور ہمیشہ مصاحب آنحضرت کے رہتے تھے اور جب آنحضرت بعد
چالیس برس کے مبعوث ہوئے عمر صدیق کی اڑتیس برس کی تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور جب صدیق چالیس برس کے ہوئے کہا رَبِّ اَوْزِعْنِيْ
آخر آیت تک اور قبولیت اونکی دعا کی ظاہر ہوئی چنانچہ نو بردے مومن کفار کے عذاب سے چھڑا کر آزاد کیے اور مددگار ہر خیر اور عمل صالح کے رہے
اور تمام اولاد اونکی اور باپ اونکے ابو قحافہ عبد اللہ بن عثمان بن عمرو اور ماں اونکی ام الخیر بیٹی صخر بیٹے عمرو کی سب ایمان لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ
رضی اللہ تعالی عنہم نے کہا کہ کوئی مہاجر اور انصار سے نہین ہی سوائے ابوبکر صدیق کے کہ ماں باپ اور اولاد اوسکی سب مسلمان ہو کر داخل صحابہ
مین ہوئے ہون اور بعضون کے نزدیک یہ آیت سعد بن ابی وقاص کے حق مین اوتری ہی اور قصہ اوسکا سورۂ عنکبوت اور لقمان مین مذکور ہوا ❊ شعر ❊
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پس وہ چھ مہینے بعد جنی پس گیا خاوند اوسکا حضرت عثمان کے پاس

اونھون نے حکم کیا اوسکے سنگسار کرنے کا پس پہونچی یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پس آئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ کیا کرتے ہو تم اونھون نے کہا کہ چھ مہینے کے بعد یہ جنی ہے بھلا کہین یہ بھی ہوتا ہے کہا علی رضی اللہ عنہ نے کیا نہین سنا ہے تو نے اللہ کو کہ فرماتا ہے وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۔ اور فرمایا حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ پس نہین باقی رہتے یعنی بعد دو برس کے مگر چھ مہینے اور ابن عباس سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ جب برس آئے چالیس برس پھر نہ غالب ہوئی خیر اوسکی اوسکے شر پر پس چاہیے کہ سامان سفر کرے طرف دوزخ کے ۔ درمنثور

تنبیہ ✦ جاننا چاہیے کہ ماں باپ کا بڑا حق آیا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت رکھنے میری کے یعنی سلوک اور احسان اور خدمتگذاری کے فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کے فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے

ف یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کی معتبر ہے جو کہ بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کے لیے تین حصے احسان ہے بنسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اوٹھاتی ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے باپ کے حق سے اور نیکی اور احسان کرنا اوسپر واجب تر اور موکد تر ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو کہ ہر ایک بسبب رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہے کہ ایسی تواضع اور تملق اونسے کرے کہ راضی ہون وہ اور مباح چیزون مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون وہ اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نکرے اور اونکو اونکا نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی عن المنکر نرمی سے کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکرین سکوت کرے اور دعا و استغفار مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے باپ کو ۔ م ✦ اور آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو اونمین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے ۔ کہا اسما بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس ماں میری یعنی سگی سے مدینے مین اور وہ تھی مشرکہ بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے عہد صلح کی تھی کہ اونسے لڑینگے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے پس کیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے ۔

ف ✦ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے ۔ م ✦ فرمایا آنحضرت نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مینے اوسمین آواز پڑھنے قرآن کی پس کہا مینے کون ہے یہ قرآن پڑھتا ہے کہا فرشتون نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہے کہ فضلاے صحابہ سے تھے پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہوگا کہ اونسے کس عمل سے یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نے بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نے واسطے بیان سبب پانے اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہے فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اسی طرح سے ہے فضیلت و ثواب نیکی کرنے کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنے والا نسبت اور لوگون کے ساتھ ماں اپنی کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی رب کی بیچ رضامندی باپ کے ہے اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کے ہے ۔

ف ✦ اور ایسا ہی حکم ماں کا ہے بلکہ وہ اولی ہے ۔ ع ✦ آیا ایک شخص ابودرداء کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے لیے ہے ایک عورت اور تحقیق ماں میری فرماتی ہے مجھکو ساتھ طلاق اوسکے کے پس کہا ابودرداء

کرسنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے باپ بہترین دروازہ بہشت کا ہی یعنی سبب دراۤنے بہشت کے ہے محافظت رضامندی
باپ کی ہی پس جسکو کوئی چاہے کہ دراۤوے [illegible] بہشت مین اس دروازے سے کہ بہترین دروازون کا ہی چاہیے کہ رضا باپ کی نگاہ رکھے پس جسکو اختیار ہی
اگر چاہے تو محافظت کر اوس دروازے پر یا نہ [illegible] ف یعنی اگر طلاق دی تو نے رضا والد کی نگاہ رکھی تو نے ورنہ ضائع کی تو نے اور اس
حدیث سے ابو درداؔ نے حکم مان کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو مان کا بطریق اولی یہی حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا
مراد رکھا یہ مناسب تر ہی کہ مان باپ دونون کو شامل ہی ت حم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان
رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا مان باپ کا اور نہ شراب پینے والا ف یعنی جو کہ بغیر توبہ کے مرے اور دیگر احسان
جتانا بہت برا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی یعنی نہ باطل کرو ثواب اپنے صدقات کا
ساتھ احسان جتانے کے اور ایذا دینے کے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پائے ہوؤن کے ساتھ نہین داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے
نہین داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کریگا بموجب وعدے اپنے کے وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ
یَّشَآءُ ف ع حم ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین پونہچا ہون ایک گناہ بڑے کو پس کیا ہی
واسطے میرے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہووے رجوع کرنے اللہ تعالی کا میرے ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا کیا ہی واسطے
تیرے مان کہا نہین فرمایا کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا ہان فرمایا پس سلوک کر اوس سے ف یعنی تو بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا
کہ صلۂ رحم سبب کفارہ گناہون کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اسکو خاص اوس شخص کے حق مین وحی سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ
اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع مین وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ مان کا سا
حکم رکھتی ہی ت حم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ تین شخص [illegible] تھے باہم لیا اونکو مینہ نے پس گئے وہ طرف
ایک غار کے کہ پہاڑ مین تھا پس گرا غار کے مونہہ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس بند کر دیا اوسنے دروازہ غار کا پس کہا اونھون نے آپسمین کہ
دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ ریا اور غرض کے پھر دعا مانگو اللہ تعالی سے [illegible] وسیلے اون
عملون کے امید ہی کہ کھولدے اللہ اس پتھر کو پس کہا ایک نے اونمین سے کہ یا الہی تحقیق تھے واسطے میرے مان باپ بوڑھے بڑے اور واسطے میرے
بچے بھی تھے چھوٹے چھوٹے اور تھا مین چراتا بکریان تو کہ خرچ کرون مین دودھ اونکا اوپر پس جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس
اور دودھ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتھ مان باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق ایک دن دور لے گئے مجکو
درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور گیا مین چرانے کو پس نہ آیا مین گھر مین یہان تک کہ شام ہوگئی
پس پایا مینے مان باپ کو سوتے پس دودھ دوہا مینے جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا مین برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا مین مان باپ
کے سر کے پاس اس حال مین کہ مکروہ جانا مینے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مینے یہ کہ دونمین بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے تھے
مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس یہی حال میرا اور حال اونکا یعنی مان باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور مین کھڑا تھا
یہان تک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مینے کیا یہ محض تیری رضا کی طلب کے لیے پس تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر مین سے کھول
کہ دیکھین ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھولدیا اللہ تعالی نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آسمان [illegible] کہ یا اوس
قوم کی شریعت مین حق [illegible] کا مان باپ پر مقدم تھا اولاد کے حق سے یا برابر تھا اور یہ شخص مقدم کرتا تھا مان باپ کو [illegible]
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس طلب کیا مینے [illegible] اوسکے نفس
اوسکے کو یعنی خواہش کی مینے اوسکی صحبت کرنے کی اور نہ چاہا کسیکو اوسکے بلانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہانتک [illegible]

سو دینار پس کسب و کام کیا مینے یہان تک کہ بہم پونہچائے مینے سو دینار پس ملا مین اوس سے ساتھ اون دیناروں کے پس جبکہ بیٹھا مین درمیان دونون پانون اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے ای بندہ خدا کے ڈر اللہ سے اور نہ کھول تو مہر امانت کو یعنی ازالۂ بکارت مگر بغیر نکاح کے پس اوٹھ کھڑا رہا مین اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا مینے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہی تو کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھول دے ہمارے لیے اس پتھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی ÷ اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق مینے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چانول کے پس جبکہ چکا وہ کام اپنا کہا دے مجکو حق میرا پس پیش کیا مینے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا مین زراعت کرتا اون چانولوں کی یہانتک کہ جمع کیے مینے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا مینے جا تو طرف ان بیلوں کے اور اونکے چرانے والوں کے کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا مینے تحقیق مین نہین ہنسی کرتا تجسے پس لے تو ان بیلوں کو اور انکے چرانے والوں کو پس لیا اوسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا مینے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھول دے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھول دیا اللہ نے اون سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ÷ ف ÷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے سختی و کرب کی حالت مین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی اور آنحضرت نے اوسکو اوس قوم سے بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کے بیان فرمایا اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمین ہی فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی انکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا اونکے راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت نیند کی لذیذ اور خوش آیند زیادہ ہی کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کی محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور نہونے مانع کے اور ہونے خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور و شور اوسکا غالب تر اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف کرنا غیر کے مال مین بغیر اوسکے اذن کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف کرنا فضولی کا جائز اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ امور نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی بہتر اور پونہچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق تعالیٰ کے اور معلوم ہوا کہ دعا نیکی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی ÷ ح ÷ آیا جاہمہ صحابی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا مینے یہ کہ جہاد کو جاؤن مین اور تحقیق آیا ہون مین کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پانون اوسکے کے ہی ÷ ف ÷ یعنی ماں کے پانون پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث داخل ہونے بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ÷ یعنی اور پست کر اونکے لیے بازو ذلت کا بسبب رحمت کے ÷ ح ÷ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا حق ہی ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ÷ ف ÷ یعنی حق ماں باپ کا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور نکرنا نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہی واسطے اونکے یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ÷ ف ÷ یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد مرنے اونکے کے وہ فائدہ بخشتا

کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے
اور رضا جوئی اونکے کے ؛ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمان برداری کرنے والا ہی خدا کی
بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو
ایک ماں باپ سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی
بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلے ہیں اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ہی ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا
پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت میں طاعت و معصیت
اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ؛
ف ؛ تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغے کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر
مخالف دین کے ہو تو روا نہیں ہی ؛ تم ؛ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف
ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونوں میں سے دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی
ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمھارے
گمان میں ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ؛ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ یعنی سوا شرک کے بخشتا ہی
اللہ تعالی اونمیں سے جو چاہتا ہی مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی
دنیا کے پہلے مرنے کے ؛ ف ؛ یعنی بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کے پہلے مرنے اوسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی
والدین کے پہلے مرنے اونکے کے اور بہر صورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی یہ کہ ہوں بیچ حکم اونکے کے تمام حقوق مسنون
سے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و غلیظ ہی اور یہ نافرمانی ماں
باپ کے ؛ تم ؛ یہ حدیثیں مشکوۃ شریف میں ہیں اب بعد سننے فضائل خدمت گذاری والدین اور حقوق اونکے کے سننا چاہیے کہ اس آیت
کریمہ سے بزرگی اور فضیلت حضرت ابو بکر صدیق اور اور صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بھی معلوم ہوئی کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا اونکے حق میں
اُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ یعنی یہ لوگ وہ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم اچھے عمل اونکے اور درگذر کرتے ہیں ہم اونکی برائیوں سے
اور داخل کرینگے اونکو اہل بہشت میں موافق وعدے سچے کے کہ وعدہ دیے جاتے تھے انتہی ؛ بھلا اب خیال کرنا چاہیے کہ جنکو اللہ تعالی صریح
جنتی فرماوے اونکو جو اشقیا برا اور دوزخی جانیں کیا حال ہوتا ہی اونکا اور اونکو کیونکر مسلمان کہیے اب آگے انکے مقابلے میں ایک کافر کا حال بیان ہوتا ہی ؛

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا
اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تمسے کیا مجکو وعدہ دیتے ہو کہ میں نکالا جاؤنگا قبر سے اور گذر چکی ہیں اتنی سنگتیں مجھسے پہلے اور وہ دونوں
يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
فریاد کرتے ہیں اللہ سے کہ ای خرابی تیری تو ایمان لا بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہی پھر کہتا ہی یہ سب نقلیں ہیں پہلوں کی ؛ مع

اور اوس شخص نے کہا اپنے باپ ماں سے تنگدل ہوا میں بنسبت تمھارے کیا وعدہ دیتے ہو مجکو کہ نکالا جاؤنگا میں اور تحقیق گذر گئے ہیں طبقے
لوگوں کے پہلے مجھسے اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں جناب خدا میں اور کہتے ہیں اوسکو وای ہی مسلمان ہو تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہی پس
کہتا ہی نہیں ہی یہ وعدہ مگر کہانیاں پہلوں کی ؛ تفسیر ؛ مراد اس شخص سے جنس ہی یعنی جو یہ بات کہے مصداق اس مضمون کا
ہوگا اور حسن بصری سے ہی کہ ایک کافر نافرمان ماں باپ کا جھٹلانے والا بعث کا تھا اوسکے حق میں یہ آیت اوتری ہی چنانچہ بعضوں نے

ف ۵ قوله والذی الابتدا خبره اولئک الذین حق علیهم القول ۱۲
صل

کہا کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین پہلے اسلام لانے اونکے کے اور یہ قول باطل ہے رد کرتا ہے اسکو یہ قول اللہ تعالی کا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْقَوْلُ الخ اسمین معلوم کروادیا اللہ تعالی نے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور عبدالرحمن فضل مسلمانون مین سے ہین پس نہین ہونگے وہ ایسے کہ لازم ہوا اونپر کلمہ عذاب کا اور رد کرتی ہے اسکو یہ روایت بھی کہ مروان حاکم تھا حجاز پر کہ عامل کیا تھا اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے پس خطبہ پڑھا مروان نے اور شروع کیا ذکر کرنا یزید بن معاویہ کا تو کہ بیعت کریں اوس سے لوگ بعد فوت باپ اوسکے کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر نے کچھہ یعنی طعن کیا یزید کے حق مین پس کہا مروان نے کہ پکڑو اسکو پس داخل ہوئے عبدالرحمن عایشہ رض کے گھر مین پس نہ قادر ہوئے لوگ اونکے پکڑنے پر پس کہا مروان نے کہ یہ وہی ہے کہ جسکے حق مین اوتری ہے یہ آیت وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَآ پس کہا عایشہ رض نے پردے کے پیچھے سے کہ نہین اوتارا اللہ نے ہمارے حق مین کچھہ قرآن سے سوا اسکے کہ اللہ نے اوتارا عذر میرا اور اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت عایشہ رض نے یہ سنکر کہا کہ ای مروان تو عبدالرحمن کو کہتا ہے ایسا اور ایسا جھوٹ بولتا ہے تو واللہ اسکے حق مین نہین اوتری یہ آیت ولیکن اوتری ہے فلانے بیٹے فلانے کے حق مین ایمان لا یعنی اللہ پر اور بعث پر وعدہ اللہ کا یعنی بعث کا سچا ہے ؛ دُرِّ منثور معالم

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّہُمْ

وہ لوگ ہین جن پر ثابت ہوئی بات شامل اور فرقون مین جو گذرے ہین انسے پہلے جنون کے اور آدمیون کے بیشک وہ

كَانُوْا خٰسِرِیْنَ ○

تھے ٹوٹے مین آئے ؛ موضح

یہ جماعت وہ ہین کہ ثابت ہوا اونپر وعدہ عذاب کا جو امتون سے کہ گذر گئے ہین پہلے انسے جنون اور آدمیون مین سے تحقیق وہ تھے ٹوٹا پانے والے ؛ تفسیر وعدہ عذاب کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ ؛ معالم

وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَلِیُوَفِّیَہُمْ اَعْمَالَہُمْ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○

اور ہر فرقے کو کئی درجے ہین اپنے کیے کامون سے اور تا پورے دے اونکو کام اونکے اور اونپر ظلم نہوگا ؛ موضح

اور ہر ایک کے لیے مرتبے ہین موافق اوس چیز کے کہ عمل کیے اور تو پورا دیوے خدا اونکو بدلا عملون اونکے کا اور وہ ظلم نکیے جاوینگے ؛ تفسیر اور ہر ایک کے لیے دونون جنسون ذکر کی گئین سے کہ نیک اور بد ہین مرتبے ہین یعنی جنت والے بھی کئی درجے ہین اور دوزخ والے بھی اسی طرح اپنے اپنے اعمال سے یا یہ معنی ہین کہ ہر ایک کے لیے جنس مومن اور کافر سے درجات ہین پس درجات مومنون کے جنت مین عالی ہین اور درجات کافر کے دوزخ مین نیچے ہین ؛ مدارک جلالین ؛ موضح

وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَلَی النَّارِ اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

اور جس دن لائے جاوینگے منکر آگ کے سرے پر ضائع کیے تمنے اپنے مزے اپنے دنیا کے جیتے اور اونکو برت چکے

بِہَا فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْہُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ

اب آج سزا پاؤگے ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتے تھے ملک مین ناحق

وَبِمَا کُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○ ع

اور اوسکا جو تم بے حکمی کرتے تھے ؛ موضح

اور اوس دن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا آیا ضائع کین تمنے نعمتین اپنی بیچ زندگانی دنیاوی اپنی کے اور بہرہ مند

[illegible]

ہوئے تم ساتھ اونکے پس آج بدلا دیا جاویگا تمکو عذاب خواری کا بسبب اوسکے کہ تکبر کرتے تھے تم زمین مین ناحق اور بسبب اوسکے کہ بدکاری کرتے تھے تم ٭ **تفسیر** ٭ مترجم کہتا ہی یعنی حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کہ یہ صورت بتائی ہی حال سعید اور شقی کی پس سعید حق خدا تعالیٰ کا اور حق ماں باپ کا بجالاتا ہی اور طرح بطرح کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا ہی اور تمام امور مین حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہی اور شقی جمع کرتا ہی درمیان کفر اور نافرمانی والدین کے اور انکار معاد کے اور صورت سعید کی منطبق ہی حضرت ابوبکر صدیق پر اور اوروں پر بھی واللہ اعلم انتہی ٭ مراد کافرون کے پیش لانے سے آگ پر عذاب کرنا اونکا ہی ساتھ آگ کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد پیش لانا آگ کا ہی اونپر ضائع کین تمنے یعنی نہین لکھا گیا تمھارے لیے حصہ نعمتوں سے مگر جو کچھ کہ پہنچے تم اوسکو دنیا اپنی مین اور تحقیق مزے لے گئے تم اوسکو اپنی دنیا مین اور لے لیا تمنے اوسکو پورا پس نہین باقی رہا تمھارے لیے کچھ اوسکے بعد پورا لیچکنے حصے اپنے کے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ لَوْ شِئْتُ لَكُنْتُ اَطْيَبَكُمْ طَعَامًا وَّاَحْسَنَكُمْ لِبَاسًا وَّلٰكِنِّيْٓ اَسْتَبْقِيْ طَيِّبَاتِيْ ٭ یعنی اگر مین چاہتا تو بہت اچھے کھانے کھاتا بنسبت تمھارے اور بہت اچھے کپڑے پہنتا بنسبت تمھارے ولیکن مین چاہتا ہون کہ باقی رکھون نعمتین اپنی انتہی یہ مضمون تفسیر مدارک کا ہی اور تفسیر معالم مین لکھا ہی کہ جب سرزنش کی اللہ تعالیٰ نے کافرون کو بسبب فائدہ اوٹھانے کے طیبات یعنی نعمتون سے دنیا مین اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ اور اور اچھے لوگون نے پرہیز کرنا لذتون سے دنیا مین بامید ثواب آخرت کے چنانچہ منقول ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حاضر ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ آپ لیٹے ہوئے تھے کھری چارپائی پر تحقیق نشان ڈالدیے تھے چارپائی نے آپکے پہلوے مبارک مین رکھے ہوئے تھے تکیہ چمڑے کا کہ بھراؤ اوسکا پوست خرما کا تھا پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ دعا کرو اللہ سے پس فراخی کرے آپکی امت پر کیونکہ فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اونپر حالانکہ وہ نہین عبادت کرتے اللہ کی پس فرمایا آنحضرت نے کیا اسی فکر مین ہی تو اے بیٹے خطاب کے یہ قوم ہین کہ جلدی دی گئین اونکے لیے لذتین اونکی زندگانی دنیا مین اور ایک روایت مین ہی کہ کیا نہین راضی ہی تو یہ کہ ہووے اونکے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت اور عائیشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نہین سیر ہوے حضرت صلعم کے گھر کے لوگ جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہان تلک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ بھی حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تحقیق آتا تھا ہمپر مہینا کہ نہین جلاتے تھے ہم اوسمین آگ اور نہین ہوتا تھا ہمارے لیے مگر پانی اور خرما جو غیر اسکے کہ جزائے خیر دے اللہ انصار کی بیویون کو اکثر بطریق تحفے کے بھیجتین تھین ہمارے لیے کچھ دودھ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی راتین گذارتے تھے خالی پیٹ اور آپکے گھر کے لوگ نہین پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی آپکی روٹی جو کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ڈرایا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرایا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا مین اللہ کی راہ مین اور نہین ایذا دیا گیا کوئی یعنی میرے برابر اور البتہ تحقیق آئے مجھپر تیس رات و دن اس حال مین کہ نہین تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے صاحب جگر کا یعنی جاندار مگر کچھ تھوڑا سا کہ ڈھانپے اوسکو بغل بلال کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھے مینے ستر صحابہ صفہ والے کہ نہین تھا اونمین سے کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور تہبند یا فقط تہبند تھا اور یا فقط کملی تحقیق باندھتے تھے گردنون اپنی مین پس بعضی اونمین سے تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلی تک اور بعضی اونمین سے وہ تھی کہ پہونچتی ٹخنون تلک پس اکٹھا کرتا اوسکو اپنے ہاتھ سے واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ معلوم ہو ستر اوسکا اور آیا ہی کہ عبد الرحمن بن عوف صحابی کے آگے لایا گیا کھانا یعنی شام کو اور تھے وہ روزے سے یعنی دن کو پس کہا کہ قتل کیے گئے مصعب بن عمیر کہ وہ بھی ایک صحابی تھے اور وہ بہتر تھے مجھسے پس کفنائے گئے اپنی چادر مین کہ وہ ایسی تھی اگر ڈھانکا جاتا سر اونکا کھل جاتے پانون اونکے اور اگر ڈھانکے جاتے پانون اونکے کھل جاتا سر اونکا اور گمان کرتا ہون مین عبد الرحمن کو کہ کہا اور قتل کیے گئے حمزہ اور وہ بہتر تھے مجھسے پھر فراخی کی گئی ہمارے لیے دنیا سے جو کچھ کہ فراخی کی گئی یا کہا عبد الرحمن نے کہ دیے گئے ہم دنیا سے جو کچھ کہ دیے گئے

مانند نماز اوس شخص کے کہ چھوڑنے والا ہی ما سوی اللہ کو یعنی خلق کو اور نہ قبول وہ بات کہ عذر کرے تو اوس سے کل کو یعنی قیامت کو اپنے رب کے آگے
اور قصد کرنا اسیدی کا اوس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنی طمع مال کی ذکر آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ
اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ یعنی پس جسکو چاہتا ہی اللہ کہ راہ دکھاوے اوسکو کھولتا ہی سینہ اوسکا اسلام کے لیے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نور جب داخل ہوتا ہی سینے مین کھل جاتا ہی وہ یعنی نفس قبول کرتا ہی اوسکو اور صاف ہو جاتا ہی
بُری باتون سے پس عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا واسطے اس حالت کے علامت ہی کہ پہچانی جاوے ساتھ اوسکے فرمایا ہان دور ہونا گھر غرور سے
یعنی دنیا سے اور رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور مستعد ہونا موت کے لیے پہلے اوترنے اوسکے کے اور کہا ام درداء نے کہ کہا میری ابی درداء نے
کہ کیا ہی تجکو کہ نہین مانگتا تو حضرت سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا پس کہا اونھون نے کہ اسلیے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے تحقیق آگے تمھارے گھاٹی سخت ہی یعنی موت قبر حشر نہین گذرینگے اوس سے بوجھل پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین
اوس گھاٹی کے لیے انتہی ✤ **نکتہ** ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت وَوَصَّيْنَا سے یہان تک اشارہ ہی اسپر کہ سالک کو متصف ہونے سے
ساتھ اخلاق حمیدہ کے اور ادا کرنے حقوق شرعیہ کے سے چارہ نہین ہی بدون اسکے درجہ صلاح اور انابت کو نہین پہونچتا ہی اور لائق وارد ہونے
الہام الٰہی کے نہین ہوتا ہی اور وقت تمام ہونے نعمت ولایت اور نبوت اور اکمال اوسکے کا بعد چالیس برس کے ہی اور جو کوئی متصف ساتھ اس صفت کے
اور متوجہ الی اللہ نہو اور منہمک بیچ لذتون اور شہوتون نفس اور دنیا کی کے ہو تو عذاب کیا جاویگا وہ آگ طرد اور حرمان مین اور اسی جگہ سے ہی
کہ رسول علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیا نے اجتناب لذتون دنیا کی سے اختیار کیا ہی تو قرب الٰہی کو اور درجات جنت کو پہونچین
تنبیہ ✤ غور کرو بھائیو ان مضامین مین اور اختیار کرو زہد کو اور بچو ابلیس و نفس کے جال سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
کہ ابلیس آگے تیرے ہی اور نفس داہنے تیرے اور ہوی یعنی خواہش نفسانی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے اور جبار اوپر تیرے پس
ابلیس بلاتا ہی تجکو دین کے ترک کرنے کی طرف اور نفس بلاتا ہی تجکو معصیت کی طرف اور ہوی بلاتی ہی تجکو شہوات کی طرف اور دنیا بلاتی ہی
تجکو اسکی طرف کہ ترجیح دیوے تو اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہی تجکو جنت اور مغفرت کی طرف
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ یعنی یہ کفار بابت
بلاتے ہین آگ کی طرف اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہی جنت اور مغفرت کی طرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس سے خدائے تعالیٰ اور جسنے کہا مانا
نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوی کا جاتی رہی اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت اور جسنے کہا مانا
اعضا کا گئی گذری ہوئی اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالیٰ کا گئین اوس سے ساری برائیان اور پہونچا ساری بھلائیون کو ✤ **تنبیہا** ✤ بزرگون نے فرمایا ہی دنیا کی مثال
دریا کی ہی اور آخرت کی مثال کنارے کی ہی اور تقوے کی مثال کشتی کی ہی جب کشتی مضبوط ہوگی تو سب باتین درست ہونگی ✤ **بیت** ✤
شب تاریک و بیم موج گردابی چنین حائل ✤ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ✤ پس متعلق کفار کا حال بیان فرما کر اب قصہ قوم عاد کا بیان فرمایا
کفار مکہ کے سمجھانے کے لیے کہ دیکھو انھون نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا آخر کو خراب و ہلاک ہوئے ایسے ہی تم اگر اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہا نہ مانوگے تو خراب اور ہلاک ہوگے ✤

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ

اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو احقاف مین اور گذر چکے تھے ڈرانے والے آگے سے اور پیچھے سے

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ

کہ بندگی نکرو کسیکی اللہ کے سوائے مین ڈرتا ہون تمپر آفت سے ایک بڑے دن کی ✤

اور یاد کر قوم عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اپنی قوم کو سرزمین احقاف مین اور تحقیق گذرے تھے ڈرانے والے آگے سونہہ اوسکے کے اور پیچھے اوسکے یعنی ہر جانب سے یہ کہ نہین عبادت کرو مگر خدا کو تحقیق مین ڈرتا ہون تمکو عذاب دن بڑے کے سے ❊ تفسیر ❊ عاد کے بھائی کو یعنی حضرت ہود علیہ السلام کو اور احقاف جمع حقف کی ہے معنی ریت کے ٹیلے کے پس احقاف ایک ریگستان ہے ولایت یمن مین قریب حضرموت کے کہ وہان قوم عاد رہتی تھی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ احقاف ایک جنگل ہے درمیان عمان اور مہرہ کے آگے سونہہ اوسکے کے یعنی پہلے ہود سے اور بعد اوسکے آئے تھے رسول ڈرانے والے اپنی قومون اپنی کے ڈراتا ہون تمکو اگر پوجو گے تم غیر اللہ کو اور معنی ساری آیت کے یہ ہین اور یاد کر ہود کو ڈرانے کو اپنی قوم کے تئین کلام کا فر کو اور عذاب عظیم سے اور بلا شبہہ ڈراتے رہے ہین اور رسول بھی پہلے اوسکے اور پیچھے اوسکے مانند اوسکے یعنی تمام انبیا ساتھ اسی امر کے مبعوث اور حکم کئے گئے ہوئے ہین ❊ مد ❊ جلالین ❊

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

بولے کیا تو آیا ہم پاس کہ پھیرے ہمکو ہمارے ٹھاکرون سے سو لے آ ہمپر جو وعدہ دیتا ہے تو اگر ہے تو سچا ❊ موضح

کہا قوم ہود نے کیا آیا ہے تو واسطے ہمارے تو باز رکھے تو ہمکو ہمارے معبودون کی پرستش سے پس لا جو کچھ کہ وعدہ دیتا ہے تو ہمکو اگر سچون سے ہے تو ❊ تفسیر ❊ وعدہ دیتا ہے یعنی جلدی عذاب آنے کا شرک کرنے پر سچون سے ہے یعنی اپنے وعدے مین ❊ مد ❊

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝

کہا یہ خبر تو اسی کو ہے اور مین پہونچا دیتا ہون جو کہہ دیا میرے ہاتھ لیکن مین دیکھتا ہون تم لوگ نادانی کرتے ❊ موضح

ہود نے کہ سوا اسکے نہین کہ علم نزدیک خدا کے ہے اور پہونچاتا ہون تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے یعنی ڈرانا ولیکن دیکھتا ہون مین کہ تم ایک گروہ ہو کہ نادانی کرتے ہو ❊ تفسیر ❊ علم یعنی وہی جانتا ہے کہ کسوقت عذاب آویگا مجکو کچھ علم اوسکا نہین نادانی کرتے ہو کہ جلدی عذاب چاہتے ہو اور یہ نہین جانتے کہ رسول بھیجے گئے ہین ڈرانے والے نہ یہ کہ علم غیب رکھتے ہین اور نہ یہ کہ پوچھین اللہ تعالی سے وہ چیز کہ اذن نہین پایا ہے اوسکے پوچھنے کا ❊ مد ❊

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ

پھر جب دیکھا اوسکو ابر سامنے آیا اونکے نالون کے بولے یہ ابر ہے ہمپر برسے گا کوئی نہین یہ وہ ہے جسکی تم شتابی کرتے تھے

رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ

باؤ ہے جسمین دکھ کی مار ہے اوکھاڑ مارے ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے پھر کل کو رہ گئے کوئی نظر نہین آتا سوائے اونکے گھرون کے

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝

یون ہم سزا دیتے ہین گنہگار لوگون کو ❊ موضح

پس جب دیکھا اوس عذاب کو بصورت ابر کے متوجہ اونکے میدانون پر بولے یہ ابر ہے برسنے والا ہمپر بلکہ حقیقت مین وہ ابر وہ چیز ہے کہ جلدی طلب کرتے تھے تم اوسکو ایک ہوا ہے کہ اوسمین عذاب درد دینے والا ہے تباہ کرے ہر چیز کو ساتھ فرمان پروردگار اپنے کے پس ہوئے اس حال پر کہ دیکھی نہین جاتی تھی کوئی چیز سوائے گھرون اونکے کے اسی طرح سزا دیتے ہین ہم گنہگارون کے گروہ کو ❊ تفسیر ❊ منقول ہے کہ مینہ نہ برستا تھا قحط سالی تھی پس دیکھا اونھون نے ابر سیاہ کنارہ آسمان مین کہ سامنے آیا اونکے نالون کے پس کہا اونھون نے کہ یہ ابر ہے کہ مینہ برساویگا ہمپر اور بڑی خوشیان کین اوسکو دیکھکر پس فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ ❊ یعنی یہ ابر مینہ نہین برسانے کا بلکہ یہ وہی عذاب ہے کہ جسکی جلدی کرتے تھے تم پھر تفسیر کی مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ کی کہا ریح تباہ کرنے والی کہ اکثر قوم عاد کی

جانین اور اموال پس مراد کُلَّ شَيْءٍ سے اکثر ہی تعبیر کیا اکثر کو ساتھ کل کے اسی طرح یعنی مثل انکے سزا دیتے ہین ہم اوسکو کہ جرم کرے مانند جرم انکے کے اور یہ ڈرانا ہی مشرکین عرب کو ٭ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ گوشہ نشین ہوئے ہود اور ساتھی انکے ایک جگہہ مین نہین پہونچتی تھی انکو ہوا سوائے ایسی ہوا کے کہ خوشگوار ہوا انکی جانون کو اور قوم عاد پر اس طرح کی پہونچتی تھی کہ اوڑا لیجاتی تھی انکو درمیان آسمان و زمین کے اور دے مارتی تھی انکو پتھرون پر ٭ مل ٭ وہ ہوا دبور یعنی پچھوا تھی اول کہ آئی دیکھا عاد نے کہ مواشی اور انکے مردونکو کہ باہر گھرون سے تھے اوڑا کر درمیان زمین و آسمان کے لیجاتی ہی مانند پرون کے اون سبھون نے گھرون مین آنکر دروازے بند کر لیے ہوانے حکم الٰہی دروازے انکے کھول کر تھل ریت کے اوپر لاڈالے سات رات و دن اوس ریت کے نیچے رہے اور آہ آہ کی آواز اونکی سنائی دیتی تھی بعد ازان حق تعالی نے ہوا کو حکم کیا کہ ریت انکے اوپر سے دور کر کر بدن انکے دریا مین ڈال دے پس یونہین کیا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا نہین بھیجی اللہ تعالی نے عاد پر ہوا مگر بقدر انگوٹھے میرے کے کہ یہ ہی اور عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جھکڑ چلتا ہوا کا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی یا اللہ بلاشبہہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور بھلائی اوس چیز کی کہ بھیجی گئی ہو ساتھ اوسکے اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی سے اور برائی اوس چیز کی سے کہ اسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہو ساتھ اوسکے پھر جب ابر آتا آسمان پر متغیر ہوتا رنگ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور باہر آتے گھر کے اور اندر جاتے اور سامنے آتے اور پیٹھ پھیرتے پس جب مینہ برستا تو دور ہوتی وہ حالت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب اسکا پس فرمایا شاید کہ ہو یہ جیسا کہ کہا قوم عاد نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ٭ اور روایت ہی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مونہہ پھاڑ کر ہنستے یہان تک کہ دیکھون مین کوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین تھے آپ مگر مسکراتے اور تھے آپ جب دیکھتے ہوا یا ابر پہچانا جاتا نشان اوسکی فکر کا حضرت کے چہرۂ مبارک مین پس کہا مینے یا رسول اللہ لوگ جب دیکھتے ہین ابر کو خوش ہو جاتے ہین باامید اسکے کہ ہو اسمین مینہ اور آپ جب دیکھتے ہین اوسکو تو پہچانی جاتی ہی آپکے چہرۂ مبارک مین کراہت پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عایشہ کون سی چیز امن مین کرے مجکو اس سے کہ ہو اسمین عذاب بلاشبہہ عذاب کی گئی ایک قوم ساتھ ہوا کے اور بلاشبہہ دیکھا اوس قوم نے عذاب پس کہا اونھون نے هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا اخیر آیت تک ٭ معالم ٭ درمنثور ٭ تنبیہہ ٭ غور کرنا چاہیے ان روایتون مین کہ انسے معلوم ہوا کہ آدمی کو غافل نہونا چاہیے ہر حال ڈرتا رہے طرح بطرح سے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِيْ سِتَّةِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُهَا اَنَّهٗ تَعَالٰى يَاْخُذُهٗ بِلَا اِيْمَانٍ بَغْتَةً وَالثَّانِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَةِ اَنْ يَّكْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا يَفْتَضِحُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّيْطٰنِ اَنْ يُّبْطِلَ عَمَلَهٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَكِ الْمَوْتِ اَنْ يَّاْخُذَهٗ فِيْ غَفْلَةٍ بَغْتَةً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْيَا اَنْ يَّغْتَرَّ بِهَا فَتَشْغَلَهٗ عَنِ الْاٰخِرَةِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِيَالِ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِهِمْ فَيَشْغَلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ٭ منبہات ٭

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ

اور ہمنے مقدور دیے تھے انکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور انکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے انکو کان انکے

وَلَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَلَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٭ ع ۳

نہ آنکھین انکی نہ دل انکے کسی چیز مین کہ تھے اسپر منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور الٹ پڑی انپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے ٭

اور تحقیق جگہہ دی تھی ہمنے قوم عاد کو بیچ اوس چیز کے کہ جگہہ نہین دی ہی ہمنے تمکو اوسمین اور بنائے تھے ہمنے قوم عاد کے لیے کان اور آنکھین

اور دل پس دفع نکیا اونسے اونکے کانون نے اور اونکی آنکھون نے اور اونکے دلون نے کسی چیز کو اسلیے کہ انکار کرتے تھے خدا کی نشانیون کا اور گھیر لیا اونکو اوس چیز نے کہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ اور ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو تمکو مقدور نہین دیے اور اونکو دیے تھے کان اور آنکھین اور دل پھر کام نہ آئے اونکو کان اونکے نہ آنکھین اونکی نہ دل اونکے کسی چیز مین اسپر کہ تھے منکر ہوتے اللہ کی باتون سے اور اولٹ پڑی اونپر جس بات سے ٹھٹھا کرتے تھے ✤ تفسیر ✤ اونکو دل اور کان اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام مین عقلمند تھے وہ عقل کام نہ آئی ✤ مو ✤ کچھ دی تھی ہمنے الخ یعنی اونکو جو قوت بدن اور طول عمر اور کثرت مال کی دی تھی وہ تمکو نہین دی اور کان الخ یعنی آلات ادراک وفہم کے دیے تھے تا دلیلین توحید حق کی دیکھین اور کلمات اوسکے سنین اور سمجھین چونکہ نہ سمجھے ہلاک کیا ہمنے اونکو باوجود اوس قوت بدنون اور طول عمر اور کثرت مال اونکی کے پس ہلاک کرنا تمھارا اے قریش کہ بہ نسبت اونکے بہت ضعیف ہو کیا دشوار ہی پس ڈرو اور ایمان لاؤ اور گھیر لیا اونکو الخ یعنی سزا اونکے ٹھٹھے کی اونپر اوتری کہ معذب ہوئے اور یہ تہدید ہی کفار مکہ کے لیے پھر زیادہ کی تہدید اونکے ساتھ قول پاک اپنے ولقد اھلکنا الخ کے ✤ بحر ✤ ممن ✤ معا ✤

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمھارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھر آوین ✤ مو ✤

اور تحقیق ہلاک کیے ہمنے جو کچھ کہ گرد تمھارے ہین گانوؤن سے اور طرح بطرح بیان کین ہمنے نشانیان ہووے کہ وہ پھرین ✤ فتح ✤ اور ہم کھپا چکے ہین جتنی تمھارے آس پاس ہین بستیان اور پھیر پھیر سنائین اونکو باتین شاید وہ پھرین ✤ مو ✤ تفسیر ✤ گرد تمھارے ہین الخ یعنی مکانون سے یعنی بستیان ثمود کی اور قوم لوط کی اور مانند انکے کے اور مراد بستی والے ہین اسی لیے فرمایا وصرفنا الآیت یعنی بار بار بیان کین ہمنے اونپر دلیلین اور طرح بطرح کی عبرتین تا کہ پھرین کفر و سرکشی سے طرف ایمان کے پس نپھرے وہ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو ✤ معالم ✤

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

پھر کیون نہ مدد پہونچی اونکو جنکو پکڑا تھا اللہ سے ورے درجہ پانیکو پوجنا کوئی نہین گم ہوئے اونسے اور یہی جھوٹھ تھا اونکا

وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

اور جو باندھتے تھے ✤ مو ✤

پس کیون مدد نکی اونکی اونھون نے کہ معبود پکڑے تھے سواے خدا کے قرب خدا ڈھونڈھتے ہوئے بلکہ گم ہوئے وہ اونکی نظر سے اور یہی جھوٹھ اونکا اور جو کچھ کہ افترا کرتے تھے ✤ فتح ✤ تفسیر ✤ اونھون نے الخ یعنی بتون نے کہ معبود ٹھہرایا تھا اونکو اور شفیع قرب خدا ڈھونڈھتے تھے ساتھ اونکے کہتے تھے ھٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ ✤ یعنی یہ سفارشی ہمارے ہین نزدیک اللہ کے کیون نہ مدد کی اونکی گم ہوئے یعنی غائب ہوئے اونکی مدد کرنے سے اور یہی ہی جھوٹھ یعنی نہ مدد کرنا معبودون کا اور غائب ہونا اونکا مدد سے یہی ہی اثر اونکے جھوٹھ کا کہ وہ معبود پکڑنا بتون کا ہی اور ثمرہ شرک اونکے کا اور افترا اونکے کا اللہ پر جھوٹ کا ✤ مو ✤ نکتہ ✤ ایک محقق کہتا ہی کہ آیت واذکر اخا عاد سے یہان تک اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ جو روگردانی کرین توحید سے اور حق کی عبادت سے انجام کار اونکا یہی ہی کہ ہلاک ہون جسم اور دین اونکے اور ہر چیز قسم دنیا اور لذتون سے کہ محبوب اور خوش کرنے والی اونکی ہی وہی سبب عذاب وہلاکت کی ہی اور الہہ باطلہ اونکے قسم قوی اور نفوس سے اور ہمنشین بد مدد اونکی نہین کر سکتے ✤ بحر ✤ بیت ✤ اشکہا یم رفتہ رفتہ درگلو زنجیر شد ✤ طفل دامن گیر ما آخر گریبان گیر شد ✤ تنبیہ ✤ ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اگلون کے احوال سنکر ڈرے

[illegible]

خدا سے اور نصیحت پکڑے جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ یعنی نیکبخت وہ ہی کہ غیر کو دیکھکر نصیحت پکڑے یعنی جسکو بُری اور عیب کی بات کرتے دیکھے آپ نہ کرے اور جسکو اچھی بات کرتے دیکھے آپ بھی کرنے لگے حاصل یہ کہ اتنا عقل یہی ہی خدا تعالی کو پہچانے اور اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی شان تمھارے جیسے ڈرے اور شیطان کا کہا نہ مانے اور دولت اسلام غنیمت جانے کیا خوب فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مَنْ جَمَعَ سِتَّ خِصَالٍ لَمْ یَدَعْ لِلْجَنَّۃِ طَلَبًا وَّلَا لِلنَّارِ ھَرَبًا اَوَّلُھَا مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَاَطَاعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الشَّیْطٰنَ فَعَصَاہُ وَمَنْ عَرَفَ الْاٰخِرَۃَ فَطَلَبَھَا وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا فَرَفَضَھَا وَمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَہٗ وَمَنْ عَرَفَ الْبَاطِلَ فَاتَّقَاہُ یعنی جسنے جمع کین چھہ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور بہت بھاگا دوزخ سے اول تو جسنے پہچانا اللہ تعالی کو پس فرمانبرداری کی اوسکی اور جسنے پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور جسنے پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور جسنے پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور جسنے پہچانا حق کو پس پیروی کی اوسکی اور جسنے پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اَلنِّعَمُ سِتَّۃٌ اَلْاِسْلَامُ وَالْقُرْاٰنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَافِیَۃُ وَالسَّتْرُ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالْغِنٰی عَنِ النَّاسِ یعنی نعمتین چھہ ہین اسلام اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ❊ **منبہات** ❊ اب آگے اور طرح سے سمجھانا شروع کیا کفار کو آنحضرتؐ کی طرف خطاب فرما کر کہ دیکھو قرآن کو جنون نے بھی سنکر ہدایت پائی تم کفار ایسے غبی ہو کہ تمکو کچھ مفید نہیں ❊

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا

اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ رہو پھر جب

قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝

تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ❊ **موضح** ❊

اور یاد کر جب متوجہ کیا ہمنے طرف تیرے ایک جماعت کو جن سے سننے لگے قرآن پس جب حاضر ہوئے آگے پیغمبر کے آپسمین کہنے لگے خاموش رہو پس جب تمام کیا گیا پھرے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ❊ **فتح** ❊ اور جب متوجہ کر دیے ہمنے تیری طرف کتنے لوگ جنون میں سے سننے لگے قرآن پھر جب وہان پہنچے بولے چپ ہو پھر جب تمام ہوا اولٹے گئے اپنی قوم کو ڈر سناتے ❊ **تفسیر** ❊ حضرتؐ نکلتے تھے حج کے دنون میں شہر مکہ سے باہر نماز صبح پڑھنے لگے اپنے یارون کے ساتھ اوسوقت کتنے جن سن گئے اور مسلمان ہوئے اور اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اس بار حضرتؐ سے نہین ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہوکر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرتؐ اکیلے باہر گئے سبنے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورہ جن مین اونکی باتین مفصل مذکور ہین اور جیسے حضرتؐ کو وحی آئی تب سے جنون پر خبر آسمان سے بند ہوئی اونکو سبب معلوم تھا قرآن جب سنا تو جانا اوسکا نزول ہوتا ہی اس سے خبر بند کی ہی ❊ **مدارک** ❊ خاموش رہو سنو اور تمام کیا گیا یعنی فارغ ہوئے آنحضرتؐ قرآن پڑھنے سے ڈراتے ہوئے یعنی اپنی قوم کو عذاب سے اگر ایمان نلاوین روایت کیا گیا ہی کہ جن چوری سے سنا کرتے تھے احکام الٰہی آسمان پر جاکر پس جب نگہبانی ہونے لگی آسمان پر اور پھینکے جانے لگے اونپر شہاب یعنی شعلے کہا اونھون نے آپسمین کہ نہین ہی یہ مگر بسبب کسی امر عظیم کے کہ حادث ہوا ہی پس اوٹھے اونمین سے سات نفر یا نو شراف جن نصیبین کے سے یا نینوا کے سے کہ اونمین ردیعہ بھی تھا کہ نام ہی ابلیس کے بیٹے کا پس چلے وہ یہان تک کہ پہونچے وہ تہامہ مین پھر آئے طرف وادی نخلہ کے پس پایا اونھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے آدھی رات کو یا صبح کی نماز پڑھتے تھے پس سُنی اونھون نے قرات آپ کی اور سعید

بن جبیر سے منقول ہی کہ نہین پڑھا قرآن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنون پر اور نہ دیکھا اونکو بجز اسکے کہ پڑھ رہے تھے اپنی نماز مین
پس گذرے جن حضرت پر اور ٹھہر کر سننے لگے اور حضرت کو خبر نہین تھی اسکی پس خبر دی آپ کو اللہ تعالی نے اونکے سننے کی اور بعضوں نے
کہا کہ حکم کیا تھا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو یہ کہ ڈراوین جنون کو اور پڑھین اونپر قرآن پھر متوجہ کیا اللہ تعالی نے طرف حضرت کے ایک جماعت
کو اونمین سے پس فرمایا آپ نے یعنی صحابہ سے کہ مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ پڑھون مین یعنی قرآن جنون پر آج کی رات پس کون ساتھ چلتا ہی میرے فرمایا
یہ تین بار پس چپ رہے سب سوائے عبد اللہ بن مسعود کے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ نہین حاضر ہوا حضرت کے ساتھ شب جن مین کوئی سوائے میرے
پس چلے ہم یہان تک کہ جب پہونچے ہم جانب اعلی مکہ کے بیچ درون حجون کے پس کھینچا آپ نے میرے لیے ایک خط یعنی کنڈل اور فرمایا
نہ نکلنا تو اس سے یہان تک کہ پھرون مین طرف تیرے پھر شروع کیا حضرت نے قرآن پڑھنا اور سنا مینے شور و غوغا سخت [illegible] پس فرمایا مجھسے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد پھرنے کے کہ آیا دیکھا تو نے کچھ عرض کیا مینے کہ ہان [illegible] مینے پس فرمایا یہ جن نصیبین تھے
اور تھے وہ باران ہزار اور سورت جو پڑھی تھی اونپر اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ تھی اور ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن ربیع الاول مین بیچ سن گیاران کے نبوت سے ❊ ## مدارک ❊ در منثور ❊ جلالین ❊
منقول ہی کہ رسول خدا علیہ السلام بعد مرنے ابو طالب کے تنہا طرف طائف کے گئے تا وہان کے لوگون کو اسلام و نصرت کی طرف دعوت کرین
جب وہان پہونچے تو ملے ساتھ تین شخصون کے اشراف ثقیف سے اور اونکو بلایا اسلام کی طرف اونھون نے انکار کیا اور اپنے بیوقوفون کو
ورغلانا وہ آپکے درپے ہوئے گالی گلوج دینے لگے اور شور و غوغا مچایا یہان تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر عتبہ اور شیبہ ربیعہ کے
بیٹون کے باغ مین پہونچے اوس وقت وہ بیوقوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے پھرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگور
کے درختون کے سائے مین بیٹھے اور حق تعالی سے دعا کی مدد کرنے کی ربیعہ کے بیٹون نے یہ تمام حال دیکھا ہی تھا بسبب صلۂ رحمی اپنے کے
تھوڑے سے انگور ایک طباق مین رکھکر اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا آنحضرت کے لیے بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بسم اللہ کہکر وہ انگور تناول فرمائے عداس نے چہرۂ مبارک پر نظر کر کر کہا واللہ یہ کلام اہل مکہ کے کلامون مین سے نہین ہی آنحضرت نے اوس سے
پوچھا کہ تو کس شہر کا ہی اور دین تیرا کیا ہی عداس نے کہا کہ مین مرد نصرانی نینوا والون مین سے ہون آنحضرت نے فرمایا کہ مرد صالح یونس
بن متّی کی بستی مین سے ہی تو عداس نے کہا کہ تم یونس کو کیا جانو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بھائی میرا پیغمبر ہی اور مین بھی پیغمبر ہون عداس آپ کے
پاے مبارک پر پڑا اور بوسہ دیا او عداس جب مسلمان ہو کر اپنے مالکون کے پاس آیا کہ ربیعہ کے بیٹے تھے تو ربیعہ کے بیٹون نے کہا ای عداس
کیون اس شخص کے پانون پر پڑا تو اور بوسہ دیا تو نے عداس نے کہا ای سردار میرے روے زمین پر کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہین خبر دی مجھکو
اوس چیز کی کہ سوائے پیغمبر کے نجانے کہا اونھون نے ای عداس نچاہیے کہ تجکو تیرے دین سے پھیر دے تیرا دین بہتر ہی اوسکے دین سے
بعد ازان حضرت مکے کی طرف متوجہ ہوئے اور رات کو ایک نخلستان مین رہے جب تہجد کے لیے اوٹھے تو ایک گروہ کا جن نصیبین مین یا نینوا
مین سے کہ یمن کو جاتے تھے آنحضرت پر گذر پڑا قرات آنحضرت کی سنکر اپنے تئین آنحضرت پر ظاہر کیا اور وہ سات شخص تھے شاصر ناصر
دس مس ازد اینا احقم اور بقول بعض کے نو تھے زوبعہ بیٹا ابلیس کا بھی اونمین تھا اور بقول بعض کے دس باران تھے اور بقول
بعض کے ستر تھے اور بعد فارغ ہونے آنحضرت کے نماز سے اونھون نے کچھ کچھ آنحضرت سے پوچھا اور آپ پر ایمان لائے اور رسول علیہ السلام
نے اونکو فرمایا کہ اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کی طرف کرو اونھون نے اپنی قوم مین جاکر قرآن سنایا اور اسلام کی طرف دعوت کی ایک
جماعت اونکی قوم مین سے مسلمان ہو کر ہمراہ اونکے جناب آنحضرت مین حاضر ہوئی جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت کو اونکے آنے کی خبر کی آنحضرت
نے رات کو عبد اللہ بن مسعود کے تئین ساتھ لے کر درہ پہاڑ حجون کے مین کہ بیچ اعلاے مکہ کے ہی گئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ کو اوسمین بٹھایا

اور فرمایا کہ اس دائرے سے باہر نہ نکلنا پھر آپ نے دُرے مین جا کر قرآن پڑھنا شروع کیا عبد اللہ بن مسعود اوس دائرے مین بیٹھے ہوئے
ہجوم و بھیڑ لوگون کی دیکھتے تھے اور الفاظ سخت سنتے تھے یہان تک کہ فجر ہوئی اور رسول علیہ السلام عبد اللہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ سور ہاتھ
عبد اللہ نے کہا سویا نہین ہون نہین بلکہ ہجوم کرنے اونکے سے ایسا خوف کرتا تھا مین اور بار ہا چاہتا تھا کہ لوگونکو آوازدون مین جسوقت کہ آپ اونکو
اپنے عصا سے مارتے تھے اور فرماتے تھے بیٹھ جاؤ آنحضرت نے فرمایا اگر تو اس خط سے باہر آتا تو وہ تجکو اُچک لیجاتے پھر فرمایا آپ نے کہ ای عبد اللہ کچھ دیکھا
تو نے کہا عبد اللہ نے کہ مرد سیاہ سفید کپڑون مین دیکھے مینے فرمایا کہ یہ جماعت نصیبین کے جنون کی تھی مجھسے متاع و توشہ طلب کیا مینے ہڈیان اور گوبر
اور مینگنیان متاع و توشہ اونکا اور اونکے جانورون کا مقرر کیا اور اوسی وقت سے منع کیا رسول علیہ السلام نے مومنون کو استنجا کرنے سے
ساتھ ہڈی اور گوبر کے تا خوراک جنون کی گھناؤنی نہو اور پھر عبد اللہ نے اونکے الفاظ سخت کا حال پوچھا فرمایا کہ وہ آپسمین بیچ قتل ایک مقتول
کے نزاع رکھتے تھے اونکے درمیان مین حکم حق کیا مینے پھر آنحضرت نے حاجت انسانی قضا کی اور عبد اللہ کے پاس آکر پانی طہارت کے لیے
طلب کیا عبد اللہ نے کہا پانی میرے پاس نہین ہے چھاگل مین کچھ نبیذ ہے فرمایا پانی پاک اور کھجور پاک ہے پس عبد اللہ نے نبیذ آپکے دست مبارک پر
ڈالی اور وضو کروایا ان آیتون مین اور سورہ جن مین بیان اس قصے کا ہے * **بحر من المعالم مختصراً**

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

بولے ای قوم ہماری ہمنے سنی ایک کتاب جو اوتری ہے موسی کے بعد سچا کرتی سب اگلیون کو سمجھاتی

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

سچا دین اور ایک راہ سیدھی * **مو**

کہا جنون نے ای قوم ہماری تحقیق ہمنے سنی ہے ایک کتاب یعنی قرآن کہ اوتاری گئی بعد موسیٰ کے باور رکھنے والی اوس چیز کی کہ پہلے
اوس سے تھی یعنی توریت وغیرہ راہ دکھاتی ہے طرف دین راست کے اور طرف راہ درست کے * **فتح** * بولے ای قوم ہماری ہمنے
سنی ایک کتاب جو اوتری ہے موسی کے بعد سچی کرتی ہے سب اگلیون کو سمجھاتی سچا دین اور ایک راہ سیدھی * **تفسیر**
حضرت سلیمان کے وقت سے توریت اونمین مشہور تھی * **مو** * کہا بعد موسی کے اسلیے کہ وہ تھے ملت یہود پر اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ جنون نے نہین سنا تھا امر عیسیٰ کا یعنی رسول ہونا اونکا اسلیے اس طرح کہا * **مل**

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

ای قوم ہماری مانو اللہ کے بلانے والے کو اور اوس پر یقین لاؤ کہ بخشے تمکو کچھ تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے * **مو**

ای قوم ہماری قبول کرو تم بات بلانے والے کی طرف حق کے اور ایمان لاؤ اوس پر تو بخشے خدا تمہارے لیے بعض گناہ تمہارے
اور پناہ دیوے تمکو عذاب دردینے والے سے * **تفسیر** * بات بلانے والے کی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض گناہ یا اسلیے
فرمایا کہ حقوق لوگون کے نہین بخشے جاوینگے بدون رضا حق والون کے کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نہین ثواب ہے جنکے لیے سوائے
نجات کے آگ سے بسبب اس آیت کے اور کہا مالک اور ابن ابی لیلی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے کہ اونکے لیے ثواب اور عذاب ہے
اور ضحاک سے ہے کہ وہ داخل ہونگے جنت مین اور کھاوینگے اور پیوینگے بسبب قول اللہ تعالی کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ * **مل** * کہا ابن عباس نے پس کہا مانا اونکا اونکی قوم مین سے قریب ستر شخصون نے پس پھرے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ملے حضرت سے بطحا مین پس پڑھا حضرت نے اون پر قرآن اور امر و نہی کی اونکو اور اسمین دلیل ہے اس پر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رسول ہو کر آئے تھے تمام جن و انس کے لیے کہا مقاتل نے کہ نہین مبعوث ہوا کوئی اور نبی پہلے حضرت کے طرف تمام جن و انس کے

اور اختلاف کیا ہے علمانے ثواب مومن جنون کے حق مین کہا لیث نے کہ جنون کا ثواب یہ ہوگا کہ بچائے جاوینگے آگ سے پھر کہا جاویگا اونکو
کہ ہو جاؤ مٹی مانند جانورون کے اور ابو زناد نے کہا کہ جب حکم کیا جاویگا درمیان انس و جن کے تو کہا جاویگا مومن جنون کو کہ ہو جاؤ مٹی
پس ہو جاوینگے مٹی پس اوس وقت کہیگا کافر یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ تُرٰبًا اور کہا حمزہ بن حبیب نے کہ جن کے لیے ثواب ہوگا اور یہی آیت
لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ کہا حمزہ نے پس انسان عورتین انسان کے لیے ہونگی او جنیات جن کے لیے اور کہا
عمر بن عبد العزیز نے کہ مومن جن گرد جنت کے ہونگے نہ اندر اوسکے ﴿معالم﴾ اور روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سے بطریق
مرفوع کے کہ پیدا کی گئی کھجور اور انار اور انگور حضرت آدم کی باقی رہی ہوئی مٹی سے اور روایت کیا طبرانی نے ابی امامہ سے بطریق
مرفوع کے کہ پیدا کی گئی حور عین زعفران سے اور ابی الدردا سے ہی بطریق مرفوع کے کہ پیدا کیا اللہ عز و جل نے جن کو تین قسم پر
ایک قسم تو سانپ اور بچھو اور کیڑے زمین کے ہین اور ایک قسم مانند ہوا کے اور ایک قسم ہے کہ اونپر حساب و عذاب ہے اور پیدا کیا اللہ نے
انسان کو تین اقسام پر ایک قسم مانند چارپایون کے اور ایک قسم ہین کہ بدن تو اونکے آدمیون کے سے ہین اور روحین اونکی شیطانون کی سی
اور ایک قسم اللہ کے سائے مین ہونگے اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا اور یہہ فرمایا کہ ایک قسم ہونگے کہ اونپر حساب و عذاب ہوگا اسمین
اشارہ ہے طرف قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے اور توقف کرنے اونکے کے جنون کے حق مین بیچ ملنے ثواب کے واللہ اعلم بالصواب ﴿مرقات﴾

وَمَنۡ لَّا یُجِبۡ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیۡسَ بِمُعۡجِزٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَیۡسَ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ
اور جو کوئی نمانے گا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکیگا بھاگ کر زمین مین اور کوئی نہین اوسکو اوسکے سوا مددگار وہ لوگ

فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝
بھٹکتے ہین صریح ﴿موضح﴾

اور جو کوئی کہا نمانے خدا کی طرف بلانے والے کا پس نہین ہے عاجز کرنے والا زمین مین اور نہین ہین اوسکے لیے سوا خدا کے دوست
وہ جماعت بیچ گمراہی ظاہر کے ہین ﴿فتح﴾ اور جو کوئی نہ مانیگا اللہ کے بلانے والے کو تو وہ نہ تھکا سکے گا بھاگ کر زمین مین اور
کوئی نہین اوسکے سوا مددگار وہ لوگ بھٹکتے ہین صریح ﴿تفسیر﴾ بھاگ کر زمین مین اور سے فرشتے مارتے ہین اور زمین
ہی کو بھاگتے ہین ﴿موضح﴾ نہین ہے عاجز کرنے والا الخ یعنی نہین عاجز کریگا اللہ کو کہ بھاگ کر اوس سے کہین نکل جاوے دوست
یعنی مددگار کہ دفع کرین اوس سے عذاب ﴿جلالین﴾ ﴿تنبیہ﴾ جاے غور ہے کہ یہ قرآن ایسا عظیم الشان ہے کہ اثر اسکا
جنات کے دلون مین بھی ہوا اور آدمی آدم زاد پر کہ اسکی قدر نجانین اور اسکے پڑھنے اور عمل کرنے پر متوجہ نہون سو آیت ہے حارث اعور
یعنی کانے سے کہ کہا گذرا مین مسجد مین یعنی کوفے کے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پس ناگہان لوگ مشغول تھے بیفائدہ باتون مین یعنی قصون
وغیرہ مین اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی مینے اونکو اسکی پس فرمایا حضرت علی نے
کیا تحقیق کی اونھون نے یہ بات یعنی چھوڑ دیا اونھون نے قرآن اور مشغول ہوئے بیفائدہ باتون مین کہا مینے کہ ہان فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
خبردار ہو تحقیق سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگون مین اور
برے مذاہب نکلینگے کہا مینے کس طرح خلاصی ہوگی اوس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہے کتاب اللہ
اوسمین خبر ہے پہلون تمہارے کی یعنی اگلی امتون کی خبرین اور خبر ہے اوس چیز کی کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی علامتین قیامت کی اور احوال قیامت
کے اور اوسمین حکم ہے اوس چیز کا کہ واقع ہے درمیان تمہارے یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام
اور معاملات آپس کے وہ فرق کرنے والا ہے درمیان حق و باطل کے نہین بیہودہ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جسنے ڈھونڈھی

ف ۱ ایک جماعت قول ابی حنیفہ کا ... ف ۲ ... ف ۳ ... ف ۴ ... ف ۵ ...

ہدایت اوسکے غیر مین یعنی کتابون مین اور علمون مین کہ نہین نکالے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہین ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ
رستی اللہ کی ہی استوار یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور قرب الٰہی کا اور وہ ہی مذکور باحکمت اور وہ راہ سیدھی ہی وہ ایسا ہی کہ نہین کج ہوتین
بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پُرانا ہوتا بسبب
کثرت مزاولت کے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنون نے اوسوقت کہ سُنا اوسکو یہان تک کہ کہا تحقیق ہمنے
سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہی طرف ہدایت کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جسنے کہا موافق اوسکے اوسنے سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر
ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگون کے انصاف کیا اور جسنے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور
عمل کرنے کے اوسپر راہ دکھایا گیا طرف سیدھی راہ کے ✤ **مشکوٰۃ** ✤ جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور
نہ عمل کیا اوسپر کہا طیبی نے کہ جسنے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک آیت پر یا ایک کلمے پر ایسی آیت و کلمہ کہ واجب ہی عمل کرنا اوسپر یا ترک کی قرأت
اوسکی از راہ تکبر کے کافر ہوجاتا ہی اور جسنے چھوڑا پڑھنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکے کے پس نہین گناہ اوسپر
ولیکن وہ محروم ہی ثواب سے اور نہین کج ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کرے اسکا محفوظ رہتا ہی گمراہی سے
اور اگر کوئی کہے کہ اہل بدعت یعنی روافض و خوارج وغیرہما بھی تو دلیل پکڑتے ہین کلام اللہ سے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب
یہ کہ سبب اونکی گمراہی کا یہ ہی کہ وہ کامل دلیل نہین پکڑتے ہین اسلیے کہ چھوڑ دین اونھون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے متصل کلام اللہ کا
معلوم ہوتا ہی اور نہ تقلید کی اونھون نے اونکی کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پس نہ پہچانا اونھون نے
قرآن کو حق پہچاننے کا اسواسطے بزرگون نے فرمایا ہی ✤ **بیت** ✤ زانکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ✤ این ست جوابش کہ جوابش ندہی ✤
اور اسی لیے کہا ہی جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو کوئی نہ یاد کرے قرآن اور نہ سیکھے حدیث نہ پیروی کیجاوے اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا ہمارے
طریقے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اپنے جہل پر پس وہ مسخرہ ہی شیطان کا اسلیے کہ علم ہمارا مقید ہی ساتھ کتاب و سنت کے
اور نہین ملتین ساتھ اوسکے زبانین یعنی اور عبارت اسکے مانند نہین ہو سکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کے اور نہین سیر ہوتے اوس سے
علما یعنی نہین احاطہ کرسکتے اسکی کنہون کو علما اسقدر کہ ٹھہر رہین اوسکی طلب سے مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے کہ سیر ہوتا ہی کھانے سے
بلکہ جب مطلع ہوتے ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت
قرأت اوسکے کی اور سننے اخبار و اذکار اوسکے کی باربار پڑھنے سے بلکہ جب پڑھتا ہی بندہ یا سنتا ہی اوسکو زیادہ تر پاتا ہی حلاوت
بنسبت پہلی بار کے اگرچہ نہ سمجھے معنی اوسکے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سِتَّةُ اَشْيَاءَ هُنَّ غَرِيْبَةٌ
فِيْ سِتَّةِ مَوَاطِنَ اَلْمَسْجِدُ غَرِيْبٌ فِيْمَا بَيْنَ قَوْمٍ لَّا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ وَالْمُصْحَفُ غَرِيْبٌ فِيْ مَنْزِلٍ
لَّا يَقْرَؤُوْنَ فِيْهِ وَالْقُرْاٰنُ غَرِيْبٌ فِيْ جَوْفِ فَاسِقٍ وَالْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الصَّالِحَةُ غَرِيْبَةٌ فِيْ
يَدِ رَجُلٍ ظَالِمٍ سَيِّئِ الْخُلُقِ وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ غَرِيْبٌ فِيْ يَدِ امْرَاَةٍ سَيِّئَةٍ وَالْعَالِمُ غَرِيْبٌ فِيْ مَا بَيْنَ
قَوْمٍ لَّا يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ مِنْهُ ✤ **منبہات** ✤ یعنی چھ چیزین غریب ہین چھ جگہون مین مسجد غریب ہی اوس قوم مین
کہ نہین نماز پڑھتے اوسمین اور مصحف غریب ہی اوس گھر مین کہ نہین پڑھتے اوسمین اور قرآن غریب ہی فاسق کے دل مین اور عورت مسلمان
صالحہ غریب ہی بیچ ہاتھ مرد ظالم بدخلق کے اور مرد صالح غریب ہی عورت بد کے ہاتھ مین اور عالم غریب ہی اوس
قوم کے درمیان مین کہ نہین سنتی بات اوسکی ✤ اب آگے مشرکون کو کہ جو منکر قیامت و حشر کے تھے سمجھانا
شروع کیا ✤

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰٓى إِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ سکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی ✤ مو ✤

کیا نہین یقین کیا مشرکون نے یہ کہ جس خدا نے پیدا کیے ہین آسمان و زمین اور نہین تھکا اونکے پیدا کرنے مین توانا ہی اسپر کہ زندہ کرے مردون کو ہان یونہین ہی تحقیق وہ ہر چیز پر قادر ہی ✤ فتح ✤ کیا نہین دیکھتے کہ وہ اللہ جسنے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا اونکے بنانے مین وہ کر سکتا ہی کہ جلاوے مردے کیون نہین وہ ہر چیز کر سکتا ہی ✤ مو ✤

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝

اور جسدن سامنے لائے منکرون کو آگ کے یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہے ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلا اوسکا جو تم منکر ہوتے تھے ✤ مو ✤

اور جسدن کہ پیش لائے جاوینگے کافر آگ پر کہا جاویگا کیا نہین ہی یہ وعدہ درست کہینگے کافر ہان قسم پروردگار ہمارے کی درست ہی کہیگا خدا پس چکھو عذاب بسبب اسکے کہ کافر تھے تم ✤ فتح ✤ اور جسدن سامنے لائینگے منکرون کو آگ کے اب یہ ٹھیک نہین کہینگے کیون نہین قسم ہے ہمارے رب کی کہا تو چکھو مار بدلے اوسکے جو تم منکر ہوئے تھے ✤ مو ✤ پاک پروردگار کفار کو سمجھا کر اب متوجہ ہوا اپنے حبیب کیطرف کہ اے نبی اگر یہ کافر نہین سمجھتے ہین اور تیری ایذا رسانی سے باز نہین آتے تو تو صبر کر جیسا کہ فرمایا ✤

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ

سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہے

لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ۝

جیسے ڈھیل نہ پائی تھی مگر ایک گھڑی دن پونہچا دیا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین ✤ مو ✤

پس صبر کر جیسا کہ صبر کیا تھا عالی ہمت والون نے پیغمبرون مین سے اور شتاب نکر عذاب کو واسطے اونکے جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیا جاتا ہی اونکو ایسے ہونگے کہ وہ نہین رہے تھے مگر ایک ساعت دن سے یہ پیغام پونہچانا ہی پس ہلاک نہین کیے جاوینگے مگر قوم بدکار ✤ فتح ✤ سو تو ٹھہرا رہ جیسے ٹھہرے رہے ہین ہمت والے رسول اور شتابی نکر انکے واسطے یہ لوگ جسدن دیکھینگے جس چیز کا انسے وعدہ ہے جیسے ڈھیل نہ پائی تھی مگر ایک گھڑی دن پونہچا دیا اب وہی کھپینگے جو لوگ بیحکم ہین ✤ **تفسیر** ✤ ڈھیل نہ پائی تھی دنیا مین یعنی اب تو دیر سمجھتے ہین کہ عذاب کیون نہین آتا اوسدن جانینگے کہ بہت شتاب آیا دنیا مین ہم ایک ہی گھڑی رہے یا عالم قبر کا رہنا ایک گھڑی معلوم ہوگا دل سے کہ گذری مدت تھوڑی معلوم ہوتی ہی ✤ مو ✤ اب جاننا چاہیے کہ من الرسل مین من تبعیض کے لیے ہی اور مراد اولوالعزم سے وہ رسول ہین کہ ذکر کیے گئے احزاب مین وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوحٍ وَّإِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ✤ اور جب لیا ہمنے نبیون سے عہد اونکا اور تجسے اور نوح سے اور ابراہیم اور موسی اور عیسی بیٹے مریم سے ✤ اور یونس نہین ہین اونمین سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ یعنی اور نہو تو مانند مچھلی والے کے یعنی یونس کے اور ایسے ہی آدم علیہ السلام نہین ہین اولوالعزم سے بسبب قول اللہ تعالی کے وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ✤ اور نہین پائی ہمنے

واسطے اوسکے عالی ہمتی یا من بیان کے لیے ہی پس ہوگا اولوالعزم صفت سارے رسولون کی شتاب طلب نکر الخ یعنی کفار قریش کے لیے
عذاب یعنی دعا نکر انکے لیے جلد آنے عذاب کی کیونکہ وہ اوترنے والا ہی اونپر خواہ مخواہ اگرچہ ڈھیل سے آوے ایک ساعت دن سے یعنی
کفار اوس وقت کم جانینگے مدت ٹھہرنے اپنے کی دنیا مین یہان تک کہ گمان کرینگے اوسکو ایک ساعت دن سے اور لفظ بلاغ کی تقدیر ہی
هٰذَا بَلٰغٌ یعنی یہ جو وعظ کیے گئے تم کفایت ہی نصیحت مین یا یہ تقدیر ہی هٰذَا تَبْلِيغٌ مِّنَ الرُّسُلِ یعنی یہ پہونچانا ہی رسولون سے اور
ہلاک نہین کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب خدا کے مگر قوم بدکار یعنی مشرک کہ خارج ہین نصیحت قبول کرنے سے اور عمل کرنے سے بموجب اوسکے ف شتاب طلب کر
واسطے اونکے یعنی اپنی قوم کے لیے اوترنا عذاب کا اونپر گویا حضرت تنگ ہوئے اونسے پس چاہا اوترنا عذاب کا اونپر پس حکم کیے گئے آنحضرت ساتھ صبر کرنے کے اور ترک کرنے
جلدی چاہنے عذاب کے کیونکہ وہ اوترنے والا ہی خواہ مخواہ جسدن کہ دیکھینگے اوس چیز کو کہ وعدہ دیے جاتے ہین یعنی عذاب جو آخرت مین دیکھینگے
باوجود مدت دراز تک رہنے کے یعنی دنیا مین یہ سمجھینگے اپنے گمان مین کہ نہین ٹھہرے دنیا مین مگر ایک ساعت دن سے بلاغ یعنی یہ قرآن
تبلیغ یعنی پہونچانا ہی اللہ کی جانب سے طرف تمھارے پس نہین ہلاک ہونگے وقت دیکھنے عذاب کے مگر قوم کافر ف ج اور بعضون نے کہا کہ
اولوالعزم چھ ہین نوح اور ہود اور صالح اور لوط اور شعیب اور موسیٰ جو مذکور ہین سورۂ اعراف اور شعرا مین اور کہا مقاتل نے کہ وہ یہ چھ
ہین نوح کہ صبر کیا اونھون نے اپنی قوم کی ایذا پر اور ابراہیم کہ صبر کیا اونھون نے آگ پر اور اسحٰق کہ صبر کیا ذبح پر اور یعقوب کہ صبر کیا حضرت
یوسف کے گم ہونے پر اور اپنی بینائی کے جاتے رہنے پر اور یوسف کہ صبر کیا اونھون نے کنوین مین اور قید خانے مین اور ایوب کہ صبر کیا
بیماری مین اور بعضون نے کہا کہ وہ اٹھارہ ان تن ہین جو کہ مذکور ہین سورۂ انعام مین یعنی چھ تو یہی جو ابھی مذکور ہوئے اور باران یہ داؤد
اور سلیمان اور موسیٰ اور ہارون اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس اور یوشع اور یونس اور لوط اور اسمٰعیل ف کلبی نے کہا کہ وہ وہ ہین
کہ حکم کیے گئے ساتھ جہاد کے اور لڑے وہ دشمنان دین سے مگر ایک ساعت دن سے یعنی جب دیکھینگے کفار عذاب کو ہوگا دیر تک ٹھہرنا اونکا دنیا مین
اور برزخ مین مانند ٹھہرنے ایک ساعت کے دنیا سے اسلیے کہ جو کچھ گذر گیا اگرچہ تھا طویل ہوگا کالعدم یعنی بسبب دیکھنے سختی عذاب کے
نہین ہلاک کیے جاوینگے یعنی ساتھ عذاب کے جب کہ اوتریگا مگر قوم بدکار خارج امر اللہ تعالیٰ کے سے کہا زجاج نے تاویل اسکی یہ ہی کہ نہین
ہلاک ہونگے ساتھ رحمت خدا کے اور فضل اوسکے کے مگر قوم بدکار اور اسی لیے کہا ہی ایک قوم نے کہ نہین ہی بیچ امیدواری رحمت خدا کے
کوئی آیت قوی تر اس آیت سے ف صحا ف روایت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر رہے خالی
پیٹ پھر روزہ رکھا پھر رہے خالی پیٹ پھر روزہ رکھا اور فرمایا آپ نے اِنَّ الدُّنْيَا لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَائِشَةُ
اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ مِنْ اُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اِلَّا بِالصَّبْرِ عَلٰى مَكْرُوْهِهَا وَالصَّبْرِ عَنْ مَحْبُوْبِهَا ثُمَّ لَمْ يَرْضَ
مِنِّي اِلَّا اَنْ يُكَلِّفَنِي مَا كَلَّفَهُمْ فَقَالَ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَصْبِرَنَّ
كَمَا صَبَرُوْا اَوْ لَاَجْهَدَنَّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ف یعنی بلا شبہہ دنیا نہین لائق ہی محمد
کے لیے اور نہ آل محمد کے لیے ای عائشہ رض بلا شک اللہ نہین راضی ہوا عالی ہمت رسولون سے مگر ساتھ
صبر کرنے کے اوپر مکروہات دنیا کے اور ساتھ صبر کرنے کے اچھی چیزون دنیا کی سے پھر نہ راضی ہوا مجھسے بدون اسکے کہ تکلیف دے مجکو
اوس چیز کی کہ تکلیف دی اور انبیا کو پس فرمایا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ الخ اور بلا شبہہ قسم اللہ کی مین البتہ صبر کرونگا جیسا کہ صبر کیا اور انبیا نے
یا البتہ مشقت کرونگا مین یعنی طاعت مین اور نہین ہی پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طاعت پر مگر اسکی مدد سے ف اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب طلب کرے تو حاجت اور دوست رکھے تو یہ کہ روا کیجاوے حاجت پس کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ف اور سالم بن یونس بن برد الی اللہ لایدان من طاعۃ والصابرین والصابرین کی صبر وا ۱۲

ع ا/ ا/ ک/ و/ ا/ ا

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ
مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ + درمنثور + **تنبیہ** + جاننا چاہیے کہ

صبر لغت مین بمعنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہی ایک چیز سے کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت مقابلے کے اور شیخ نجم الدین کبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدے کے اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنے نفس کے محبوبات اوسکے سے اور عوارف مین لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدائے تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشون اور خطرون کے اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جیسے صبر نفل سے صبر کرنا ہی فقر و شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمے پہلے کے اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کے بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتے انتہی + اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہی ساتھ صبر کرنے کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق مین ہی + صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اسکا سلامت رہے اور عبادت مین مشغول ہوسکے کہ ساتھ جزع فزع اور تاسف کے عبادت نہین میسر ہوسکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بھی وعدہ کی گئی ہی صبر کرنے پر ایک تو فتح یاب ہونا دشمنون پر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ + پس صبر کرنا بلاشبہ انجام بخیر ہی متقیون کے لیے اور دوسرے مراد کو پہونچنا ہی صبر کے سبب سے جیسا کہ فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا + اور تیسرے مقدم و امام ہونا ہی جیسا کہ فرمایا وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا + اور چوتھے تعریف کرنا حق کا ہی جیسا کہ فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اور پانچوین بشارت ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور خوشخبری دے صبر کرنے والون کو + اور چھٹے محبت خدائے تعالی کی ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ + بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی کہ فرمایا اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہ لوگ جزا دیے جاوینگے بالاخانے بسبب صبر کرنے کے اور آٹھوین بزرگی اور سلام پہونچنا ہی اللہ تعالی کی طرف سے کہ فرمایا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی تم پر بسبب صبر کرنے تمھارے کے اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہی کہ فرمایا اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ سوائے اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صابر ثواب بے حساب + پس کوشش کرے ایسی خصلت بزرگ کے حاصل کرنے مین اور اوسکے حاصل کرنے کو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہی جزع سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنے کا ہی سختی سے اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سے بطریق قطع اور حکم کے پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنے صبر کا یہ ہی کہ تامل کرے اسمین کہ جو کچھ مقدر ہی جزع فزع سے متغیر نہین ہوتا اور نہ کم و بیش اور نہ مقدم و مؤخر اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پھر جاننا چاہیے کہ صبر چار قسم پر ہی ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسرے صبر کرنا گناہون کے کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے یعنی زائد حاجت سے اور چوتھے صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سے امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کے عذاب سے چھٹکارا پاویگا اور بہت سے ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع فزع کریگا سب نعمتون سے محروم رہیگا اور عبادت

نهین کرسکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کریگا بھی تو بسبب نہ صبر کرنے کے نابود ہو جائیگا ❊ **بحر** ❊ کہا بعضون نے کہ صبر تین قسم پر ہی ایک تو صبر عوام کا اور وہ روکنا نفس کا ہی جزع فزع سے ناگوار چیز پر اور دوسرا صبر خواص کا اور وہ یہ ہی کہ تلخی و سختی کو پی جاوے بغیر تیوری چڑھلانے کے اور تیسرا صبر اخص الخواص کا اور وہ یہ ہی کہ لذت پاوے ساتھہ بلا کے اور اسی سے پہونچتا ہی مرتبہ شکر اور نہایت رضا بالقضا کو اور وارد ہوا ہی کہ عبادت کر اسکی رضا پر پس اگر نہو سکے تجسے تو صبر کرنا اوس چیز پر کہ مکروہ جانتا ہی اوسکو خیر کثیر ہی فرمایا اللہ تعالی نے عَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ یعنی بسا اوقات یہ ہی کہ مکروہ رکھتے ہو تم ایک چیز کو حالانکہ وہ بہتر ہوتی ہی تمھارے لیے اور بسا اوقات یہ ہی کہ دوست رکھتے ہو تم ایک چیز کو حالانکہ وہ بُری ہوتی ہی تمھارے لیے اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اب جاننا چاہیے کہ اسی کو مقام رضا کا ابو عینا اور یا علی مقام سلوک کا ہی جیسے توبہ اولی مقام سلوک کا ہی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی فوق مقام رضا کے قدمگاہ نہین ہی مگر خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تلخی ظاہر کی منافی حلاوت باطن کے نہین اگر کسیکا معشوق اوسکو مارے تو ظاہر مین توجہ ہٹ لگے لیکن ضَرْبُ الْحَبِيبِ زَبِيبٌ اوسکو راحت ایسی پہونچتی ہی کہ اوسکا دل جانتا ہی نفحات مین[نام کتاب ہے ١٢] لکھا ہی کہ ایک بزرگ عیادت کو گئے دوسرے بزرگ کی دیکھا تو تمام رانین اونکی سوج رہی ہین اور اون مین چیرے دیے ہین اور پیپ لہو جاری ہی پوچھا کیا حال ہی بولے دیکھہ لو جو حال ہی لیکن ابتک رَبِّ إِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ نہین کہا ہی ❊

سورۃ محمد مدنیۃ وهی ثمان او تسع وثلاثون آیۃ الا و کا بن من قریۃ الایۃ واربعۃ رکوعات

صلی اللہ علیہ وسلم ١٢

اس سورت کا نام سورۂ محمد ہی اسلیے کہ ابتدا ہی مین اسکے حضرت کا اسم مبارک ہی صلی اللہ علیہ الف الف صلوات ابدا ابدا وسلم اور اسکا نام سورۂ قتال بھی ہی اسلیے کہ اسمین قتل و قتال کا بہت مذکور ہی اور یہ سورت مدنی ہی سواے آیت وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ الخ کے یا مکی ہی اور اوتری ہی یہ بعد سورۂ حدید کے اور آیتین اسمین اڑتیس[٣٨] ہین یا انتالیس[٣٩] اور کلمات اسمین پانسو اٹھاون[٥٥٨] ہین اور حروف اسمین دو ہزار چار سو چہتر[٢٤٧٦] اور رکوع چار اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ حدید کے اور مناسبت اس سورت کو اوپر کی سورت کے ساتھ یہ ہی کہ اوسکے اخیر مین تنبیہ کفار کی مذکور ہی اور اسکے اول مین اور طرح بطرح سے مضمون انکے آپسمین مناسب ایک دوسرے کے ہین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے **مو** ❊

وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا لوگون کو راہ خدا سے نابود کیے خدا نے اعمال اونکے ❊ **فتح** ❊ وہ لوگ جو منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے کھو دیے اوسنے اونکے کیے ❊ **مو** ❊ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ کے معنی ہین اعراض کیا اور باز رہے داخل ہونے سے اسلام مین یا باز رکھا اورونکو اسلام سے اور وہ کھانا کھلانے والے ہین روز بدر کے یا مراد ہین اہل کتاب یا عام ہر شخص کے حق مین ہی کہ جو کفر کرے اور روکے اسلام سے نابود کیے یعنی باطل کیے اعمال اونکے اور نہ قبول کیے آہ اعمال سے مراد وہ کام ہین کہ کیے حالت کفر مین قسم صلۂ رحم سے اور کھانا کھلانے سے اور بنانے اور آباد کرنے مسجد حرام کے سے یا اعمال سے مراد بدخواہی اور مکر کرنا ہی رسول خدا سے اور روکنا اسکی راہ سے ❊ **مدا** ❊ مراد انسے سردار قریش کے ہین مانند ابوجہل اور نضر وغیرہ کے کہ صفت کھانا کھلانے کی اور صلۂ ارحام کی اور چھڑانے قیدیون کی اور محافظت حقوق ہمسایہ کی اور اچھی طرح کرنے ضیافت کی رکھتے تھے سب یہ اعمال خیر اونکے

صد — قال الجوہری صد عنہ یصد صدودا اعرض وصدہ عن الامر ... ١٢ ق
صد لازم و متعدی ... اور استعمال ... ہے
ضل اور ... وہ ... ١٢ ... اضل ... ١٢ کشاف
لیس لہا من یتقبلہا ویثیب علیہا کالضالۃ من الابل ١٢ **مد**

بسبب ایمان لانے کے نابود ہوئے اور بعضوں کے نزدیک مراد مکروکید کرنا کفار کا ہی ساتھ رسول خدا کے اوسکو باطل کیا اللہ تعالی نے بلکہ اولٹے وہی اوسکے وبال مین گرفتار ہوئے + بحر من المعالم وغیرہ +

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ

اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین انکے رب کی طرف سے

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○

اوسنے اوتارین اونکی برائیان اور سنوارا اونکا حال + موٓ

اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کیے کام اچھے اور معتقد ہوئے اوس چیز کے کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ سچی ہی آئی اونکے پروردگار سے دور کین اوسنے برائیان اونکی اور سنوارا حال اونکا + فتح + اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد پر اور وہی ہی سچا دین انکے رب کی طرف سے اوسنے اوتارین برائیان اونکی اور سنوارا اونکا حال + تفسیرین + پہلے زمانے مین سب خلق کو تکلیف نتھی ایک شرع کی اسوقت سب جہان کو ایک حکم ہی اب سچا دین یہی ہی اور کام بھلے برے مسلمان بھی کرتے ہین اور کافر بھی لیکن سچا دین ماننے کو یہ قبولیت ہی کہ نیکی ثابت اور برائی معاف اور نہ ماننے کی یہ سزا ہی کہ نیکی برباد اور گناہ لازم + موٓ وہ لوگ کہ ایمان لائے یہ کتنے ایک لوگ ہین قریش سے یا انصار سے یا اہل کتاب سے یا عام معتقد ہوئے اوس چیز کے الخ کہ وہ قرآن ہی اور بعضون نے کہا کہ دین محمد کا وہی حق ہی اسلیے کہ نہین منسوخ ہوگا اور وہ ناسخ ہی اور دینون کا دور کین بسبب ایمان اور عمل صالح اونکے کے برائیان جو کچھہ کہ تھین قسم کفر اور معاصی سے بسبب رجوع کرنے اونکے کے اوسنے اور بسبب توبہ کرنے اونکے کے اور سنوارا حال اونکا ساتھہ توفیق دینے کے امور دین مین اور ساتھہ مسلط کرنے کے دنیا پر بسبب کرنے مدد تائید کے + مدٓ

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹھی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی

اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ○

اللہ لوگون کو اونکے احوال + موٓ

یہ بسبب اسکے ہی کہ کافرون نے پیروی کی جھوٹی بات کی اور مومنون نے پیروی کی دین سچے کی کہ جانب پروردگار اونکے سے ہی اسی طرح بیان کرتا ہی خدا واسطے لوگون کے مثالین اونکی + فتح + یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے رب کی طرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگون کو اونکے احوال + موٓ + تفسیرین + ذٰلک مبتدا ہی اور مابعد اوسکا خبر اوسکی یعنی یہ امر کہ وہ نابود کرنا اعمال ایک فریق کا ہی دونون فریق مین سے اور دور کرنا برائیون دوسرے فریق کا ہی ہوا بسبب اتباع کافرون باطل کا کہ وہ شیطان ہی اور بسبب اتباع مومنون کے حق کا کہ وہ قرآن ہی اسی طرح یعنی مثل اس بیان کے بیان کرتا ہی اللہ لوگون کے لیے مثالین اونکی یعنی احوال اونکے کہ کافرون کے عمل نابود کیے جاوینگے اور مومنون کے گناہ بخشے جاوینگے + مدٓ + تنبیہ + ان آیتون سے معلوم ہوا کہ کفر کرنا اور اللہ کی راہ سے روکنا سبب ہین نابود ہونے اعمال کے اور ایمان لانا اور اچھے عمل کرنے سبب ہین دور ہونے برائیون کے اور سنورنے حال کے پس جب تک کہ خوف الٰہی اور مجاہدہ نفس کا نہ اختیار کریگا نہ بچیگا کفر اور نابود ہونے عمل کے سے اور نہ ایمان حاصل ہوگا اور نہ اعمال نیک کریگا کہ جنسے برائیان دور ہون پس اقتضا عقل ہی کہ خوف الٰہی اپنے مین پیدا کرے اور مجاہدہ نفس کا اختیار کرے تا دین و دنیا کی بلائین دفع ہون اور نعمتین دارین کی ہاتھہ لگین چنانچہ بعضے بزرگون سے منقول ہی کہ مَنْ لَّمْ يَخْشَ اللّٰهَ لَمْ يَنْجُ مِنْ زَلَّةِ اللِّسَانِ وَمَنْ لَّمْ يَخْشَ قُدُوْمَهٗ عَلَى اللّٰهِ

لَمْ یَنْجُ قَلْبُہٗ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَمَنْ لَمْ یَكُنْ عَنِ الْخَلْقِ آيِسًا لَمْ یَنْجُ مِنَ الطَّمَعِ وَمَنْ لَمْ یَكُنْ حَافِظًا عَمَلَهٗ لَمْ یَنْجُ مِنَ الرِّيَاءِ وَمَنْ لَمْ یَسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلٰی اخْتِيَارِ قَلْبِهٖ لَمْ یَنْجُ مِنَ الْحَسَدِ وَمَنْ لَمْ يَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ عِلْمًا وَّعَمَلًا لَمْ یَنْجُ مِنَ الْعُجْبِ وَمَنْ لَمْ يُجَاهِدْ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَمْ یَنْجُ مِنْ اِبْطَالِ الْعَمَلِ ✣

منبہات ✣ یعنی جو نہ ڈرا خدا سے نہ نجات پائی لغزش زبان سے اور جو نہ ڈرا اللہ کے سامنے کھڑے رہنے سے نہ نجات پائی اوسکے دل نے حرام و شبہے سے اور جو ناامید نہوا خلق سے نہ نجات پائی طمع سے اور جسنے نہ محافظت کی اپنے عمل کی نہ نجات پائی ریا سے اور جسنے مدد نمانگی ساتھ اللہ کے اوپر نگہبانی دل اپنے کے نہ نجات پائی حسد سے اور جسنے نہ دیکھا طرف اوسکے کہ وہ افضل ہی اوس سے علم اور عمل مین نہ نجات پائی عجب سے اور جسنے مشقت مین نہ ڈالا اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت مین نہ نجات پائی نابود کرنے عمل سے ✣

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا

سو جب تم بھڑو　منکرون سے　تو گردنین ہین مارنی　یہان تک کہ جب کَما ڈال چکے اونمین　تو مضبوط باندھو قید　پھر

مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ

یا احسان کرو پیچھے　اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی　اپنا راجھ　یہ سن چکے　اور اگر چاہے اللہ　تو بدلا لے اونسے

وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ○

پر　جانچنے کو　تمھارے ایک سے دوسرے کو　اور جو لوگ مارے گئے　اللہ کی راہ مین　تو نہ کھوویگا　وہ اونکے کیئے ✣ **موضح** ✣

پس جب جنگ باندھو تم ساتھ کافرون کے مارو تم گردنین تا وقتیکہ خونریزی بہت کی تمنے اونمین پس محکم کرو تم قید کو پھر از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے یا کچھ مال بعوض لینا یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے یعنی جنگ موقوف ہو اور احتیاج ہتیار کی نرہے واللہ اعلم یہی حکم اور اگر چاہتا خدا آپ بدلا لیتا اونسے ولیکن چاہتا ہی کہ امتحان کرے بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے اور وہ لوگ کہ قتل کیے گئے راہ خدا مین پس نابود نہین کریگا خدا عمل اونکے ✣ **فتح** ✣ سو جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین ہین مارنی یہان تک کہ جب کَما ڈال چکے اونمین تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کرو پیچھے اور یا چھڑوائی لیجیو جب تک کہ رکھدے لڑائی اپنا راجھ یہ سن چکے اور اگر چاہے اللہ تو بدلا لے اونسے پھر جانچنے کو تمھارے ایک سے دوسرے کو اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے ✣ **موضح** ✣ مارو تم گردنین گردنوں کے مارنے سے مراد ہی قتل کرنا نہ یہ کہ واجب ہی مارنا گردنون کا خاص کر نہ سوائے اوسکے اور اعضا کا چونکہ قتل کرنا انسان کا اکثر ہوتا ہی ساتھ مارنے گردن اوسکی کے پس ہی مراد اس سے قتل کرنا اگرچہ مارا جاوے غیر گردن اوسکی کا پس محکم کرو تم قید کو یعنی بندھن وغیرہ قیدیون کے تاکہ بھاگ نجاوین تمہارے پاس سے یا از راہ احسان کے خلاص بعد اسکے الخ یعنی بعد قید کرنے تمہارے کے اونکو اور معنی یہ ہین کہ اختیار ہی بعد قید کرنے کے چاہے احسان کی راہ سے چھوڑ دے اونکو اور چاہے کچھ مال عوض مین لیکر چھوڑے اور حکم مشرکین کے قیدیون کا ہمارے نزدیک قتل ہی اور بندی مین پکڑ لینا اور از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا جو مذکور ہین اس آیت مین منسوخ ہین ساتھ قول اللہ تعالی کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ اسلیے کہ سورۂ برات اخیر مین نازل ہوئی ہی اور مجاہد سے ہی کہ نہین اب منّ اور نہ فدا یعنی از راہ احسان کے چھوڑنا اور عوض لیکر چھوڑنا یا مراد ساتھ منّ کے یہ ہی کہ منت رکھی جاوے اونپر ساتھ ترک کرنے قتل کے اور بندی مین پکڑ رکھنے سے یا منت رکھی جاوے اونپر اس طرح کہ چھوڑ دیے جاوین بسبب قبول کرنے اونکے جزیے کو اور مراد فدا سے یہ ہی کہ مومن جو قید مین مشرکون کی پھنس گئے ہون اونکے عوض مین قیدی مشرکین کے چھوڑے جاوین جیسا کہ طحاوی نے مذہب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا ہی

قوله فاذا لقيتم من اللقاء وهو الحرب بغير الزجاج اصله فاضربوا الرقاب ضربا فحذف الفعل وقدم المصدر فانيب منابه مضافا الى المفعول وفيه اختصار مع اعطاء معنى التوكيد لانك تذكر المصدر وتدل على الفعل بالنصب ۱۲ **طال** النفي في ۱۲

۵۲ قوله الوثاق بالفتح والكسر اسم ما يوثق به ۱۲ مد

۵۳ قوله منا وفدا منصوبان بفعليهما مضمرين اي فاما تمنون منا واما تفدون فداء ۱۲ مد

۵۴ قوله اوزارها اثقالها والآتها التي لا تقوم الا بها كالسلاح والكراع ۱۲ مد

۵۵ قوله ذلك اي الامر ذلك فهو مبتدأ وخبر او افعلوا بهم ذلك فهو مفعول النصب ۱۲

اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مشہور یہ ہی کہ امام ابو حنیفہ نہین قائل ہین فدا کے نہ ساتھ مال کے اور نہ ساتھ خیر اونکے کے
تاکہ پھر نہ چڑھیا دین وہ ہم پر لڑنے کو اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہی امام کو ایک امر کا چار امرون مین سے قتل اور غلامی مین
رکھنا اور عوض ساتھ قیدیون مسلمین کے اور منّ اور یہان تک کہ رکھے جنگ ہتیار اپنے اور بعضون نے کہا اَوزَار ھا کے معنی ہین آثامھا
یعنی یہان تک کہ ترک کرین اہل حرب کہ وہ مشرک ہین شرک اپنا یعنی مسلمان ہو جاوین اور لفظ حتی نہین خالی ہی اس سے کہ متعلق ہو ساتھ ضرب
وشد کے یا ساتھ من وفدا کے پس معنی بر تقدیر دونون متعلقون کے نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہین کہ وہ ہمیشہ اسی حکم پر رہین یہان تک
کہ نہو حرب ساتھ مشرکون کے اور یہ بات کب ہوگی کہ جب نہ باقی رہے اونکے لیے شوکت اور بعضون نے کہا جب اوترین عیسیٰ علیہ السلام اور نزدیک
ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جبکہ متعلق کیا جاوے حتی ساتھ ضرب وشد کے پس معنی یہ ہین کہ وہ قتل کیے جاوین اور قید کیے جاوین یہان تک
کہ رکھے جنس ضرب اوزار یعنی ہتیار وغیرہ اور یہ اوسوقت ہی کہ نہ باقی رہے شوکت واسطے مشرکون کے اور جسوقت کہ متعلق کیا جاوے حتی
ساتھ من اور فدا کے پس معنی یہ ہین کہ منت رکھی جاوے اونپر اور عوض دیے جاوین یہان تک کہ رکھدے جنگ بدر ہتیار اپنے مگر یہ کہ
تاویل کیے جاوین من اور فدا ساتھ اوس تاویل کے کہ ذکر کی ہی ہمنے خدا آپ بدلا لیتا اونسے یعنی بغیر قتال کے ساتھ بعض اسباب ہلاک کے
مانند خسف یا زلزلہ وغیرہ کے ولیکن حکم کیا تمکو ساتھ قتال کے تاکہ امتحان کرے بعض تمہارے کو ساتھ بعض کے یعنی کفار کے قتال مین پس جو
قتل کیا جاوے تم مین سے اوسکو جنتی کرے اور جو قتل کیا جاوے اونمین سے اوسکو دوزخی کرے اور آیت وَالَّذِینَ قُتِلُوا الخ نازل ہوئی
روز احد کے اس حال مین کہ بہت مسلمان قتل کیے گئے اور زخمی ہوئے ❊ ف ل ❊ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ
کے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً ❊ کہ کہا یہ منسوخ ہی نسخ کیا اسکو اس آیت نے فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِکِیْنَ اخیر آیت تک ❊ بعد اسکے بعینہ یہی مضمون قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی ❊ اور ضحاک اور مجاہد سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً کہا کہ نسخ کیا اسکو اس آیت نے اُقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ❊ اور روایت مین ہی
مجاہد سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے صغیر اور عورت اور شیخ فانی کے سے ❊ ف ❊ یہان تک کہ رکھے
جنگ ہتیار اپنے یہ ہی حکم یعنی نگاہ رکھو اسکو یہان تک کہ جنگ موقوف ہو اور اسلام سب جگہہ پہونچے یا غالب آوے ❊ اور حدیث شریف
مین ہی کہ آخر قتال امت میری کا ساتھ دجال کے ہی اور حکم من اور فدا کا منسوخ ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سیف سے یا مخصوص
ہی ساتھ جنگ بدر کے اور اب سوا قتل یا استرقاق کے اور کچھ جائز نہین ہی یعنی بعد اونکے قیدی ہونے کے ازراہ احسان کے بلا عوض چھوڑ دینا
یا کچھ لیکر چھوڑ دینا جائز نہین ہی اور نزدیک شافعی اور احمد اور مالک رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے یہ آیت محکمہ ہی اور امام مختار ہی بیچ حق اسیرون کفار
کے درمیان اسیر رکھنے یا چھوڑ دینے کے بے عوض یا بعوض مال کے یا بعوض بندی مسلمانون کے جو کچھ کہ مصلحت دیکھے سو عمل مین لاوے اور
اسیر عقد ذمہ بھی ساتھ اونکے نزدیک امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ کے روا نہین ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے جائز ہی اور وہ آزاد
ہو جاتے ہین بعد عقد کے ❊ جنھون نے اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی تفسیر مین کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے یعنی نہ مخالفت کی
اونھون نے قرآن کی کسی چیز مین اور سنوار احوال اونکا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بچایا اونکو ایام حیات اونکے مین یعنی یہ اصلاح عود کرتی ہی
طرف اصلاح اعمال اونکے کے یہان تک کہ نہ نافرمانی کرین حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ کے معنی ہین مبالغہ کیا تمنے قتل مین اور غالب آئے تم
اونپر پس محکم کرو تم قید کو تاکہ نہ بھاگ جاوین وہ تمہارے پاس سے اور قید کرنا ہو بعد مبالغہ کرنے کے قتل مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَا کَانَ
لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ❊ نہین لائق ہی نبی کو یہ کہ ہون اوسکے لیے قیدی یہان تک کہ بہت خونریزی
کیجاوے زمین مین ❊ پھر ازراہ احسان کے خلاص بعد اسکے یعنی بعد قید کرنے کے چھوڑ دینا یو نہین بلا عوض اور یا کچھ مال لیکر چھوڑنا اور اختلاف کیا ہی

علماء نے بیچ حکم اس آیت کے پس کہا ایک قوم نے کہ یہ منسوخ ہی ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
اور طرف اس قول کے گئے ہین قتادہ اور ضحاک اور سدی اور ابن جریج اور یہی قول اوزاعی اور اصحاب رائے کا ہی کہ کہا اونھون نے
نہین جائز ہی منت اوسیر کہ واقع ہو قید مین کفار سے اور نہ فدا اور گئے ہین اور علما طرف اسکے کہ یہ آیت محکمہ ہی اور امام اختیار رکھتا ہی
بیچ حق مردون عاقلین کے کفار سے جب کہ پڑین وہ قید مین درمیان قتل کرنے یا استرقاق[۵۱] یا من[۵۲] یا فدا[۵۳] کے اور گئے ہین طرف اسکے
ابن عمر اور یہی کہا حسن اور عطا نے اور اکثر صحابہ اور علما نے اور یہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہی کہا ابن عباس
نے جب کہ بہت ہوئے مسلمان اور خوب غلبہ ہوا اونکا نازل کی اللہ عزوجل نے بیچ حق قیدیون کے فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً اور
یہی صحیح ہی اور مختار ہی اسپر عمل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلفا نے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلے
کا ہی کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی ایک شہر کا پس باندھ دیا اوسکو لشکریون نے ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے سے
پس نکلے طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تمہارا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا مجھ کو کہ کیا معاملہ
کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہت مال ہی اگر قتل کروگے تم یعنی مجکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اوسکو کہ
مستحق قتل ہی پس اسمین اقرار ہی اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہی کہ اوسکو مار وگے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلا لیگی پس اسمین دعوی ہی اپنی
ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے قدردان پر یعنی سلوک اور اوسکا بدلا میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤگے
مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسی حال پر یہان تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت نے کیا ہی
نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا اوسنے کہ نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مینے واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل
کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اوسکو اوسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہان تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مینے
واسطے آپ کے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤگے
مال سے جسقدر چاہو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ کھجور کے درختون کی طرف کہ نزدیک تھے مسجد کے
پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ای محمد
قسم خدا کی نتھا روے زمین پر کوئی مونہہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری مونہہ آپکے سے پھر بلاشبہہ ہو گیا یعنی اب مونہہ تمہارا
محبوب تر سارے مونہون سے طرف میری قسم ہی خدا کی نتھا کوئی دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپ کا محبوب تر سارے
دینون کا طرف میری قسم ہی اسکی نتھا کوئی شہر مبغوض تر طرف میری شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرون کا طرف
میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسکی کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنے کا
پس جب آیا ثمامہ مکے مین کہا اوسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور بد دین نہین ہوا مین قسم ہی اللہ کی نہین پہونچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہان تک کہ اذن دین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کی بخاری نے * اور اَوْزَارَهَا کے معنی ہین اثقالہا و احمالہا یعنی یہان تک کہ رکھدین اہل حرب
ہتیار پس باز رہین لڑائی سے اور اصل وزر کی وہ چیز ہی کہ اوٹھاوے اوسکو انسان پس ہتیارون کو اوزار اسلیے کہا کہ وہ اوٹھائے جاتے ہین[۵۵]

۵۱ قولہ اثخان یعنی بہت قتل کرنا ۱۲
۵۲ قولہ من احسان ۱۲
۵۳ قولہ فدا بدلے مال ۱۲
۵۴ قولہ استرقاق یعنی غلام بنانا ۱۲

۵۵ ونزل الحرب اوزارہا کافر بسبب اسلام کے ۱۲ معالم

اور بعضون نے کہا اوزار سے مراد گناہ ہین یعنی یہان تک کہ رکھین رکھنے والے گناہ اپنے یا بین نہ کہ توبہ کرین کفر سے اور ایمان لاوین اللہ و
رسول پر اور بعضون نے کہا یہان تک کہ رکھے یعنی دور کردے لڑائی اور قتل کر ہتھیار یا بوجھ مشرکون کا اور برے اعمال انکے یا بین نہ کہ مسلمان
ہوجائین اور معنی آیت کے یہ ہین کہ خوب قتل کرو مشرکون کو یہان تک کہ داخل ہون سارے دین والے اسلام مین اور ہو تمام دین اللہ ہی کے لیے
پس نہ ہو بعد اوسکے جہاد اور نہ قتال اور یہ وقت اوترنے عیسی بیٹے مریم کے ہوگا اور حدیث مین آیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ جہاد جاری ہے اوس وقت سے کہ مبعوث کیا مجکو اللہ نے یہان تک کہ قتال کرینگے اخیر امت میری کی دجال سے ÷ معا ÷

سَیَہْدِیْہِمْ وَیُصْلِحُ بَالَہُمْ ۝ وَیُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ عَرَّفَہَا لَہُمْ ۝

انکو راہ دیگا اور سنوار دیگا انکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہے وہ انکو ÷ مق ÷

راہ دکھاویگا خدا انکو اور نیک کریگا حال انکا اور داخل کریگا انکو بہشت مین کہ شناسا کیا ہے انکو ساتھ اوسکے ÷ فتح ÷ انکو راہ دیگا اور سنوار دیگا انکا حال اور داخل کریگا بہشت مین معلوم کروادی ہے وہ انکو ÷ تفسیر ÷ جب تک کافرون کا زور نہین ٹوٹا تب تک قتل ہی چاہیے اور جب زور ٹوٹ چکا قید بھی کفایت ہے تا ڈر کر مسلمان ہون یا احسان کر کر چھوڑ دیجیے تو ہمیشہ احسان مانین اور دین کی محبت آوے یا پچھر ڈالی لیکر چھوڑے تو دو فائدے اب اختلاف ہے کہ کافر قید مین آوے تو پھر اوسکو اپنے گھر جانے دیجیے یا نہین اگر چھوڑے تو اس طرح کہ رعیت ہو کر رہے ÷ مق ÷ راہ دکھاویگا یعنی جنت کی یا طرف ثواب کے بیچ جواب منکر و نکیر کے اور نیک کریگا حال انکا یعنی راضی کریگا اونکے خصما یعنی مدعیون کو اور قبول کریگا اعمال اونکے شناسا کیا ہے مجاہد نے کہا ہے کہ معلوم کرادیگا اونکو مکان اونکے جنت مین تا کہ نہ محتاج ہون پوچھنے کے یا خوشبودار کیا ہے بہشت کو اونکے لیے ÷ صل ÷ راہ دکھاویگا یعنی دنیا مین ہدایت دیگا اعمال نیک کی اور آخرت مین راہ دکھاویگا درجات کی شناسا کیا ہے الخ یعنی تعریف کی ہے اونکے لیے بہشت کی تا مشتاق ہو کر اعمال واجب کرنے والے اوسکے کرین اور یا پہلے داخل ہونے سے بہشت مین منازل اونکے اونکو دکھاویگا تو مانند گھرون دنیا اپنے کے وہان داخل ہونگے ÷ معا ÷

وجہ ÷ تنبیہ ÷ ان آیتون سے معلوم ہوا کہ جہاد اور اللہ کی راہ مین شہید ہونا عجب عمدہ چیز ہے روایت ہے معاذ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجکو بہشت مین اور دور رکھے مجکو آگ سے فرمایا تحقیق پوچھا تو نے ایک بڑے کام سے اور تحقیق یہ البتہ آسان ہے جسپر آسان کرے اللہ اور وہ یہ ہے کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر ساتھ اوسکے کسیکو اور سیدھا کر نماز کو اور دے زکوۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج کر خانہ خدا کا پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دروازے خیر کے یعنی نوافل کہ جنکے سبب سے بھلائی کو ہوپہنچتا ہے روزہ ڈھال ہے یعنی اوسکے سبب سے گناہ اور آگ دوزخ سے بچتا ہے اور صدقہ بجھا دیتا ہے یعنی مٹا دیتا ہے گناہ کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز شخص کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح وہ گناہون کو دور کرتی ہے پھر پڑھی یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یہان تک کہ پہونچے یعملون تک پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجکو سر کام کا یعنی اصل اور سر امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہین پکڑتا جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے ستون سے چھت اور بلندی کوہان اوسکے کی کہ دین اوس سے بلند ہو کہا مینے ہان بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا سر کام کا اسلام ہے یعنی شہادتین کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے اصل دین کی اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکے کی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبر دار کرون مین تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک ہر چیز کا ہے ان سبکی کہا مینے بتلائیے یا نبی اللہ پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا بند کر تو اوپر اپنے اسکو پس کہا مینے اے نبی اللہ کے اور کیا تحقیق ہم پکڑے جاوینگے بسبب اوس چیز کے کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری اے معاذ اور نہین گرا دینگی لوگون کو یعنی اکثر بیچ آگ کے اوپر مونہہ انکے کے یا فرمایا اوپر ناکون انکی کے مگر باتین زبانون انکی کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکے یعنی اور ساتھ اوس چیز کے کہ لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہی لازم اللہ پر یعنی بازراہ فضل کے بسبب وعدے کے کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے ہوؤن کے والا آنزا ایمان کافی ہی مطلق دخول کے لیے جہاد کرے اللہ کی راہ مین یا بیٹھا رہے اپنے وطن مین کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہ نے کیا نہ خوش خبری دین ہم لوگون کو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین طیار کیا اونکو اللہ نے واسطے جہاد کرنے والون کے اسکی راہ مین درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہی جیسا آسمان و زمین کے درمیان مین پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجۂ عالی تو مانگو اللہ سے فردوس اسلیے کہ تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتون کی اور اوپر اوسکے عرش رحمٰن کا ہی یعنی پس وہ چھت بہشت کی ہی اور فردوس سے بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کی کہ پانی اور دودھ اور شراب و شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نے ✤ ف ✤ اسمین ذکر نماز و روزے کا کیا اور حج و زکوٰۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر اسکے کہ ان دونون کی شان بہت بڑی ہی اور بسبب واجب ہونے اونکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوٰۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اوسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہے الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے بیچ دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے ✤

ع ✤ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✤ یعنی ضامن ہوا اللہ واسطے اوس شخص کے کہ نکلا اسکی راہ مین جہاد کے لیے نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اوسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی سابقین کے ساتھ بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہی اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ ✤ اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون سے یعنی فقرا خوش نہین ہونگے نفس اونکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اونکو اوسپر نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا ہی راہ خدا مین قسم ہی خدا کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن بیچ راہ خدا مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدا پاؤن ✤ ف ✤ یعنی مین جو ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جہاد مین نہین جاتا سو جب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو خواہ مخواہ بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ اونکو اوسپر سوار کر کے ہمراہ لے جاؤن اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اوسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین ورنہ محبت جہاد کی مجکو اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ✤ ع ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ✤ یعنی چوکیداری کرنی ایک دن کی راہ خدا مین بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا پر ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سے کہ خرچ کیا جاوے راہ خدا مین یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے

کہ دنیا میں ہے ✦ اور فرمایا البتہ وَغُدْوَۃٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ✦ یعنی
ایک صبح کو جانا راہ خدا میں یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے یعنی اسکی فضیلت اور ثواب بہتر ہے تمام نعمتوں
دنیا کی سے اسلیے کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہیں اور نعمتیں آخرت کی باقی ✦ اور فرمایا چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہے
ایک مہینے کے روزوں سے اور شب بیداری اوسکی سے اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری رہتا ہے اوسپر ثواب اور عمل اوسکے کا کہ تھا
کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے ثواب اوسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی میں اور جاری کیا جاتا ہے اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت
کے سے اور امن میں رہتا ہے فتنے میں ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہے یا دجال یا شیطان ✦ اور فرمایا بہترین زندگانی لوگوں کی
واسطے اونکی زندگانی اوس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی راہ خدا میں دوڑ تا ہے اوپر پشت گھوڑے کے جب
سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنے دوڑتا ہے سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈھتا پھرتا ہے
مارے جانا اور مرنا جگہہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہیں ہے مرنے سے اور بھاگتا نہیں اوس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اوسکو یا زندگانی
اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریوں میں رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالے کے ان نالوں میں سے
قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو پہونچتی ہیں اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہاں تک کہ آوے
اوسکو موت نہیں ہے لوگوں سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی ہے مسلم نے ✦ ف ✦ مگر بیچ بھلائی کے کہ نگاہ رکھتا ہے اونکو اپنی شر سے
اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئیں اونسے اور ساتھ اونکے خیر میں شریک ہے نہ برائی میں حاصل معنی اس حدیث کے رغبت دلانا ہے اوپر جہاد کرنے
دشمنان دین کے اور مجاہدۂ نفس و شیطان کے اور اعراض کے استیفائے لذات و شہوات سے اور تنبیہ ہے اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگوں سے بیچ تائید
دین اور تقویت شریعت کے تو رکھے اور الا گوشہ گزینی اختیار کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اونکے لیے کہ فضیلت دیتے ہیں
گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمیں اختلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہیں کہ اختلاط افضل ہے بشرط امید سلامتی کے فتنوں سے
اور مذہب ایک جماعت کا زہاد سے یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے اونھوں نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہے جمہور
نے کہ محمول ہے اوپر زمانے فتنوں کے یا اوس شخص کے حق میں ہے کہ نہ سلامت رہیں لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگوں کی ایذا پر
اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے
منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازے اور عیادت مریض اور مانند انکے سے ✦ ح ✦ اور فرمایا ہمیشہ رہیگا
یہ دین قائم رہتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں میں سے یعنی خالی نہیں رہیگا روے زمین جہاد سے کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہاں تک
کہ قائم ہو قیامت نقل کی ہے مسلم نے ✦ اور فرمایا نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص خدا کی راہ میں اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے
اوس کی راہ میں مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی ہی نقل کی
یہ بخاری مسلم نے ✦ اور فرمایا نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور سوا اوسکے لیے وہ چیز جو دنیا
میں ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے دس بار یعنی بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت سے
نقل کی یہ بخاری مسلم نے ✦ اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا ہمنے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاۤءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ الآیۃ ✦ اور نہ گمان کر تو ان لوگوں کو
کہ مارے گئے اسکی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر آیت تک کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق
پوچھے ہمنے معنی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواحیں شہدا کی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کے ہیں واسطے اونکے

قندیلین ہین لٹکائی گئین نیچے عرش کے کہ بمنزلہ گھونسلون کے ہین میوہ کھاتے ہین بہشت مین سے جہان چاہتے ہین پھر ٹھکانا پکڑتے ہین طرف
اون قندیلون کے پس جھانکتا ہی طرف اونکے پروردگار اونکا جھانکنا اور فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کچھ عرض کرتے ہین شہدا کس چیز کو چاہین ہم
اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکے یعنی پوچھنا تین بار پس جب کہ دیکھتے ہین کہ
نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین ای پروردگار ہمارے
چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو تاکہ مارے جاوین ہم تیری راہ مین پس جب کہ دیکھتا ہی
اللہ تعالی کہ نہین اونکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادہ اللہ کے ہی چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ✤

ف ✤ نہین انکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسیکے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین
اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی **اگر کہا جاوے** کہ اگر دوسری بار بھی
مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنون مین تا مارے جاوین خدا کی راہ مین دوبارہ **جواب** اسکا
علمانے یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سے قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلے نعمت کے کہ انعام کی ہی اللہ تعالی نے اونکو
نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اونکے خیال مین آتا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت و استعداد
و مناسبت کے ولیکن حق تعالی نے جانا بجریان عادت کے کہ مثل اوسیکے ہوگی پس جانا کہ حاجت اسکی نہین ہی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسے ✤

تنبیہ ✤ لکھا ہی علمانے کہ رکھنا ارواح شہدا کا جانورون کے بدنون مین مانند رکھنے جواہر کے ہی صندوقون مین بسبب اکرام و بزرگی کے
اور بقصد داخل کرنے اونکے کے بہشت مین ساتھ اس صورت کے نہ متعلق ساتھ ان بدنون کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے جانورون کے بدنون مین
جگہہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہان کی اور دیکھتے ہین انوار وہان کے اور لذت پاتے ہین اور خوشحال ہوتے ہین
ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمن کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیت مین یُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا
آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ ✤ الآیۃ اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین
کہ رجوع کرین ارواح بدنون مین اس عالم مین نہ آخرت مین اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرت کے اور جنت و دوزخ کے اور اس حدیث سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی ✤ ح ✤ اور فرمایا اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ
شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ ✤ مارے جانا راہ خدا مین جھاڑتا ہی ہر گناہ کو سوائے دین کے ✤ **ف** ✤ یعنی سوائے حقوق آدمیون کے اور سیوطی نے
لکھا ہی کہ مگر شہداء بحر کہ اونکے دین بھی جھاڑے جاتے ہین ✤ ح ✤ اور فرمایا مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ
مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ✤ جو مانگتا ہی اللہ تعالی سے شہادت صدق دل سے پہونچا دیتا ہی
اللہ اونکو شہدا کے مرتبے کو اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدون کا سا پاتا ہی ✤ اور چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابی آپ کے یعنی مدینے سے غزوہ بدر کے لیے یہان تک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہونچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے
مشرک یعنی بعد پہونچنے مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑا او سکا مانند چوڑا و آسمان و زمین کے ہی
کہا عمیر بن حمام انصاری نے بخ بخ یعنی خوب خوب پس فرمایا حضرت نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے بخ بخ کہا عمیر نے قسم ہی اللہ
کی یا رسول اللہ نہین کہا مینے یہ مگر باامید اسکے کہ ہوؤن مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت نے پس تحقیق تو اہل بہشت سے ہی کہا راوی نے پس نکالین عمیر نے
کتنی ایک کھجورین اپنے ترکش مین سے اور شروع کیا کھانا اونمین سے پھر کہا اگر زندہ رہا مین یہان تک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یعنی
سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پھینکین کھجورین کہ تھین ساتھ اوسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہان تک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے ✤

بدر
نام کنوئین کا جو وہان لڑائی ہوئی تھی ۱۲ منہ مدظلہ

ف + گھر ہے ہوا طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب ہو بہشت کے داخل ہونے کا کہ وہ جہاد ہے اور چوڑائی الخ مراد بیان کرنا ہے
کی فراخی کا ہو مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ خلق کے فہم میں کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی
تاکہ معلوم ہووے جب چوڑائی ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا انکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے
بدون نیت اور فکر و تامل کے مشابہ اوس شخص کے قول کے کہ ہزل و مزاح سے کہتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو ۵۲
اپنے سے کہ کہا قسم ہے الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجوریں کھانے کا انتظار کروں اور جب تک جیتا رہوں تو بڑی زندگی ہوئے
حاصل یہ کہ بسبب شوق حاصل ہونے شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا + ح + ع اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ
وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی جو شخص مرا اور جہاد نکیا اور نہ گذرا
اوسکے دل میں خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کے نفاق سے + ف + نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نکیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا میں جہاد
کرنے والا پس یہ شخص مشابہ ہوا منافقوں کے کہ جہاد سے رہجاتے ہیں بموجب اس حدیث کے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے ایک عبادت کے
کرنے کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اوسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اوسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اوسکی
اور اختلاف کیا ہمارے علمائے یعنی شافعیہ نے اوس شخص کے حق میں کہ قادر ہو نماز پر اول وقت میں پھر تاخیر کرے اوسکو بہ نیت پڑھنے اوسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر کرے
حج کو اسیطرح پس کہا بعضوں نے کہ گنہگار ہوتا ہے دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں گنہگار ہوتا دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ گنہگار ۵۳
ہوتا ہے حج میں نہ نماز میں انتہی اور راجح قول موافق مذہب ہمارے کے ہے + ع + اور فرمایا جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ + یعنی جہاد کرو مشرکوں سے ساتھ مالوں اپنے کے
اور جانوں اپنی کے اور زبانوں اپنی کے + ف + زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے اونکے بتوں کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے
اوپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوے اونکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند انکے کے اور دعا کرے مسلمانوں کی فتح
کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگوں کو جہاد کی + ح + اور فرمایا أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ
وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + افشا کرو سلام یعنی سلام علیک کرو آشنا و ناآشنا سے اور
کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملینگی + اور فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر
عمل اپنے کے یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے نہیں رہتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری
کے اللہ کی راہ میں پس تحقیق بڑھایا جاتا ہے واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے قبر کے فتنے سے نقل کی یہ ترمذی
ابوداؤد دارمی نے + ف + بڑھایا جاتا ہے عمل اوسکا یعنی ہوتا ہے اوسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی اوس
چیز میں کہ عود کرتا ہے نفع اوسکا طرف مسلمانوں کے کہ وہ زندہ کرنا دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنوں انکے کے کہ وہ کفار ہیں + ع +
اور فرمایا عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + دو آنکھیں ہیں کہ نہیں لگیگی انکو آگ جہنم کی ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات
گذاری نگہبانی کرتے ہوئے راہ خدا میں یعنی رات کو نگہبانی کرتی رہیں کفار سے + کہا ابوہریرہ نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابیوں میں سے بیچ درے ایک پہاڑ کے کہ اوسمیں تھا ایک چشمہ چھوٹا سا شیریں پانی کا پس خوش لگا اوسکو اور کہا کاشکے الگ ہوؤں میں
لوگوں سے اور رہوں اس پہاڑ کے درے میں پھر ذکر کی گئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق

ٹھہرنا ایک تمہارے کا اللہ کی راہ مین بہتر ہی نماز اوسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ تمہارے لیے یعنی
پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم اسکی راہ مین جو کوئی لڑے اسکی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے دودھ دوہنے
مین اونٹنی کے واجب ہوئی اوسکے لیے بہشت + ف + ستر برس سے مراد کثرت ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کے کہ
فرمایا حضرت نے مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّيْنَ سَنَةً
اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگون سے اور بسبب عبادت کے کوہستان مین مغفرت نہین حاصل ہوتی اور جواب
اسکا یہ دیتے ہین علما کہ جہاد اوس زمانے مین واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہی کذا قال الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیجاوے
اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اون لوگون کے پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہی اوپر افضلیت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصا
بیچ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنے کے
اور فرمایا عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ + روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کے کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک تو شہید اور دوسرا بچنے والا حرام سے سوال کرنے والا
یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا غلام کہ اچھی کی بندگی اسکی اور خیر خواہی کی اپنے مالکون کی + ف + اول تین
شخصون کے یعنی تین تین شخص جنت مین داخل ہونگے اونمین سے یہ تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیا کے مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد
تین تین شخصون سے تین تین جماعتین ہین + س + اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین سے یعنی نماز عملون مین کے افضل ہی فرمایا طول القیام
کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہی فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا
کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا ہجرت اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ بمعنی نکلنے کے دار الکفر
سے طرف دار الایمان کے ہی ولیکن چھوڑنا حرام چیزون کا افضل ہی اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکون
سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسی موت یعنی جہاد مین بزرگتر ہی فرمایا موت اوس شخص کی کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور
نچین کاٹی جاوین اوسکے گھوڑے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابو داود نے + اور نسائی کی روایت مین ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین سے افضل ہی کہا وہ ایمان ہی کہ نہو شک اوسمین اور جہاد کہ نہو خیانت اوسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو
یمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہی فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابو داود باقی حدیث مین + ف +
ساتھ مال و جان اپنی کے کہ مال اپنے غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان
اور تعیین فضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہی اور حاصل جمع یعنی تطبیق کا درمیان حدیثون کے اس طرح ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر مقام مین ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر اور سختی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم
خوئی ہی مانند افشاے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہی مانند کھانا کھلانے کے
اور اگر تکاسل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل اعمال نماز تہجد کی ہی پس مراد افضل اعمال سائل کے حق مین ہی یا مقصود یہ ہی کہ جملہ افضل
اعمال سے ہی + ح + اور فرمایا واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ چیزین ہین بخشش کیجاتی ہی اول دفعہ مین یعنی اول قطرہ خون مین کہ گرتا ہی
اور دکھلایا جاتا ہی ٹھکانا اوسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہی عذاب قبر کے سے اور امن مین ہو گا گھبراہٹ
بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے
کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دی جاوینگی بہتر بیبیان حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کیجاویگی ستر آدمیون کے حق مین اوسکے قرابتیون مین سے

نقل کی یہ ترمذی نے + اور فرمایا مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
یعنی جو شخص کہ ملیگا اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملیگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اوسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے + ف + مراد اثر سے علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا
مال کا یا طیار کر دینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اوسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ادنی درجہ یہ ہی کہ دل مین تو نیت ضرور ہو واسطے
کہ آیا ہی نیت کرنی بہتر ہی اوسکے عمل سے اور ہو سکتا ہی کہ یہ حدیث محمول ہو اوس شخص پر کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا ارادہ طیاری
اسباب اوسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہی اسکی حدیث ابی امامہ کی کہ آگے آتی ہی
ح + ع + اور فرمایا اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ + یعنی شہید نہین پاتا دکھ
قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہی ایک تمہارا دکھ کاٹنے چیونٹی کا + ف + یہ وہ شہید ہی کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی
نفس اوسکا ساتھ اوسکے + ع + اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ہی کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے
دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو نکلا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان
پس ایک نشان اسکی راہ مین اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے + ف + ایک نشان الخ مانند قدم رکھنے کے
یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کی طلب علم مین اور نشان بیچ فرض کے الخ مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پانون کے بسبب وضو کے جاڑے
مین اور گھسنے پیشانی کے بسبب سجدون نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی مین اور روزہ دار کے مونہہ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدمون کے
حج مین + ع + اور فرمایا اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهُ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ + سر پھیرنے والا دریا مین کہ پہنچے اوسکو قے واسطے اوسکے ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنے والا دریا مین اوسکے لیے ثواب دو شہیدونکا ہی + ف +
ان دونون شخصون کو ثواب شہید کا اوس صورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹھا ہو جہاد کے لیے یا طلب علم یا حج یا مانند انکے کے لیے اور تجارت اگر ہو واسطے حاصل کرنے قوت
نفس اور نفقہ عیال کے اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہی + ح + کہا ابو امامہ نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری اور سبزہ پس کہا اوسنے اپنے دل مین کہ ٹھہر جاؤن اوسمین
اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ہون ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین
نصرانیت کے کہ رہبانیت[۹۱] و مشقت کرین اور ترک کرین اختلاط و لذت مطلقا و لیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنیفیت کے کہ آسان ہی یعنی
نہین اوسمین حرج اور مشقت زائد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی ہاتھ مین ہی البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا
کے بہتر ہی دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا[۹۲] مین ہی البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہی
ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے + کہا ابو موسی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے
بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تمنے سنا ہی پیغمبر خدا کو فرماتے یہ یعنی سنا تمنے بطریق
جزم و یقین کے ہی کہا کہ ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان اپنی
تلوار کا اور پھینک دیا اوسکو یعنی بارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے اور مارا ساتھ اوسکے یہان تک
کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے + قطعہ + بیا بیا کہ دل و جان من فدای تو باد + سری کہ بر تن من ہست خاک پای تو باد + اگرچہ حافظ بیچارہ
در ہوای تو مرد + برای مردن او غم مخور بقای تو باد + ف + دروازے بہشت کے الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اس طرح کہ اوپر اوسکے
تلوارین کفار کی اوٹھی ہوئی ہون سبب ہی داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اوسکے + ع + اور

[۹۱] یعنی تارک دنیا ہو جیسے راہب طریق راہ جوگی وغیرہ ۱۲
[۹۲] یعنی دنیا اور دنیوی چیزون کا اگر مالک ہو اور تصدق کرے تو اسکے ثواب سے زیادہ ہی ۱۲

بہت سی حدیثین جہاد کی فضیلت مین اور جہاد مین خرچ کرنے کی فضیلت مین آئی ہین جو چاہے مشکوۃ اور اوسکے ترجمہ مظاہر حق
مین سے دیکھے اور شہید ونکا ثواب بیان فرماکر اب مومنون کو حکم فرمایا دین کی مددگاری کا جہاد وغیرہ کرکر ✣

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝

ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اسکی تو وہ تمھاری مدد کریگا اور جماویگا تمھارے پانون ✣ صو

ای مسلمانون اگر مدد کروگے دین خدا کی مدد کریگا خدا تمھاری اور ثابت کریگا قدم تمھارے ✣ فتح ✣ ای ایمان والو اگر تم مدد کروگے اللہ کی تو وہ تمھاری مدد کریگا اور جماویگا تمھارے پانون ✣ **تفسین** اللہ چاہے تو آپ ہی کافرون کو مسلمان کر ڈالے پر یہی منظور نہین چنانچہ منظور رہی سو بندے کی طرف سے کمر باندھنی اور اسکی طرف سے کام بنانا ✣ صو ✣ اگر مدد کروگے دین خدا کی اور اوسکے رسول کی مدد کریگا خدا تمھاری تمھارے دشمنون پر اور ثابت کریگا قدم تمھارے یعنی لڑائی مین ساتھ کفار کے تاکہ بھاگو نہین یا ثابت قدم رکھیگا راہ اسلام پر ✣ ھل ✣

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھودیے اونکے کیے ✣ صو

اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ہلاکت ہو جیو اونکو اور نابود کیے خدا نے عمل اونکے ✣ فتح ✣ اور جو لوگ منکر ہوئے اونکو لگی ٹھوکر اور کھودیے اونکے کیے ✣ صو ✣ **تفسین** ✣ معنی تعس کے بقول بعض کے بُعد اور بقول بعض کے سقوط اور بقول بعض کے خرابی اور بقول بعض کے شقاوت اور نگونساری ہین اور ابن عباس سے ہی کہ مراد تعس سے دنیا مین قتل ہی اور آخرت مین پڑنا دوزخ مین اور کہا قتادہ نے کہ حق ہی اللہ پر کہ دیوے اوسکو کہ سوال کرے اوس سے اور مدد کرے اوسکی کہ مدد کرے اوسکے دین کی ✣ معا ✣ مل ✣ در منثور ✣ تنبیہ ✣ مدد کرنیوالے دین کے مجاہد ہین اور علماے باعمل اور صوفیہ کرام متشرع رحمہم اللہ کہ مددگار دین کے ہین بسبب ظاہر و باطن آراستہ کرنے خلائق کے کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے لَوْلَا الْأَبْدَالُ لَخُسِفَتِ الْأَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا وَلَوْلَا الصَّالِحُونَ لَهَلَكَ الطَّالِحُونَ وَلَوْلَا الْعُلَمَاءُ لَبَقِيَ النَّاسُ مِثْلَ الْبَهَائِمِ وَلَوْلَا السَّلَاطِينُ لَأَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَوْلَا الْحُكَمَاءُ لَخَرِبَتِ الدُّنْيَا وَلَوْلَا الرِّيحُ لَأَنْتَنَ الدُّنْيَا ✣ یعنی اگر نہوتے ابدال تو البتہ دھس جاتی زمین ساتھ اون لوگون کے کہ اوسپر ہین اور اگر نہوتے نیک کار تو البتہ ہلاک ہو جاتے بدکار اور اگر نہوتے علما تو رہ جاتے لوگ مانند چارپایون کے اور اگر نہوتے بادشاہ تو البتہ کھا جاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اور اگر نہوتے حکما تو البتہ خراب ہو جاتی دنیا اور اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑ جاتی دنیا ✣ **منبہات**

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ انھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کردیے اونکے کیے ✣ مو

یہ بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے ناپسند کیا اوس چیز کو کہ اوتاری ہی خدا نے پس نابود کیے عمل اونکے ✣ فتح ✣ یہ اسپر کہ اونھون نے پسند نرکھا جو اوتارا اللہ نے پھر اکارت کردیے اونکے کیے ✣ مو ✣ **تفسین** ✣ یہ یعنی ہلاکت اور نابود ہونا اونکے عملون کا اوتاری خدا نے یعنی قرآن کہا قتادہ نے کہ آیت وَالَّذِينَ كَفَرُوا الخ نازل ہوئی اون کفار کے حق مین کہ مارے گئے روز بدر کے اور رہا یہ آیت تمام کفار کے حق مین اوتری پھر ڈرایا اللہ تعالی نے کفار کو پس فرمایا أَفَلَمْ يَسِيرُوا الخ

✣ مل ✣ در منثور ✣

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اُنسے اوکھاڑ مارا اللہ نے اونکو

وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ✝ مو

کیا سیر نہین کی کفار نے زمین مین تو دیکھین کیونکر تھا انجام کار اونکا کہ پہلے اونسے تھے برہم مارا خدا نے اونکو اور کافرون کے لیے ہونا ہی مانند اس عذاب کے ✝ فتح ✝ کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے لو کھا بڑ مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو ملتی ہین ایسی چیزین ✝ مو ✝ تفسیر ✝ کفار نے یعنی تیری امت کے کفار نے برہم مارا یعنی ہلاک کیا اونکو اور چیز چیز سے اوکھیڑ مارا اور کافرون کے لیے یعنی مشرکین قریش کے لیے مانند اوس ہلاکت کے ہی ✝ صل ✝ پہلے اونسے تھے مانند عاد و ثمود کے اور اور کافرون کے لیے یعنی اہل مکہ کو بھی ویسا ہی عذاب پہنچیگا اگر ایمان نہ لاوین گے ✝ جلالین ✝
لان التدمیر یدل علیها ۱۲

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ✝ مو

یہ بسبب اوسکے ہی کہ خدا کارساز مسلمانون کا ہی اور بسبب اوسکے ہی کہ کافرون کا کارساز نہین ہی اونکے لیے ✝ فتح ✝ یہ اسپر کہ اللہ رفیق ہی اونکا جو یقین لائے اور یہ کہ جو منکر ہین اونکا رفیق نہین کوئی ✝ مو ✝ تفسیر ✝ یہ یعنی مدد کرنی مومنون کی اور انجام بد کافرون کا اس سبب سے ہی کہ اللہ کارساز اور مددگار مومنون کا ہی اور کافرون کا کوئی مددگار ہی نہین ✝ پھر ذکر کیا انجام کار دونون فریق کا ✝ صل ✝ معا ✝

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے بہتی اونکے ندیان اور جو منکر ہین

يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا ✝ مو

تحقیق خدا داخل کریگا اونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ لیتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اور آگ جگہہ اونکی ہی ✝ فتح ✝ مقرر اللہ داخل کریگا اونکو جو یقین لائے اور کیے بھلے کام باغون مین نیچے اونکے بہتی ندیان اور جو منکر ہین برتتے ہین اور کھاتے ہین جیسے کھاوین ڈھور اور آگ ہی گھر اونکا ✝ تفسیر ✝ جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاوین دفع حاجت کو ✝ مو ✝ فائدہ لیتے ہین ساتھہ متاع حیات دنیا کی چند روز اور کھاتے ہین غافل بے فکر عاقبت سے جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے اپنے چرنے کی جگہہ غافل اوس چیز سے کہ پیش آنے والی ہی اونکو نحر اور ذبح سے ✝ صل ✝ فائدہ لیتے ہین دنیا مین اور نہین ہی اونکے لیے ہمت سوائے پیٹون اور سترون اونکے کے اور وہ غافل بیخبر ہین اوس چیز سے کہ کل پیش آنے والی ہی کہا کسی بزرگ نے اَلْمُؤْمِنُ يَتَزَوَّدُ وَالْمُنَافِقُ يَتَزَيَّنُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ ✝ یعنی مومن توشہ طیار کرتا ہی راہ آخرت کا اور منافق بناؤ سنگھار کرتا ہی اور کافر فائدہ اوٹھاتا ہی ✝ معا ✝ تنبیہ ✝ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کھاوے تو شکر منعم کا بجالاوے اور چست و چالاک رہے طاعات مین نہ غافل کیا خوب کہا ہی کسی نے ✝ بیت ✝ خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست ✝ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست ✝ سعدی فرماتے ہین ✝ قطعہ ✝ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ✝ تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری ✝ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ✝ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ✝ ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ کھانا کھا نہ یہ کہ کھانا تجکو کھاوے اور حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالی عنہ ہرگز وہ کھانا نہ کھاتے جسکو کسی نے غضب کے وقت کھایا ہو فرماتے تھے ایسے لقمے کی بری تاثیر ہی یعنی اخلاق رذیلہ کھانے والون مین پیدا ہوتے ہین اور شیخ علاء الدولہ سمنانی

فاسئل علی العبد من جہۃ الاثر وذلک للمغفرۃ فیہ بالمغفرۃ وفیہ محل المؤمنین والکافرین من جہۃ الاختراع والمغفرۃ فیہم ومحل المؤمنین خاصۃ من جہۃ المغفرۃ ۱۲ صل
ع ۵

فرماتے ہین کہ جب ذکر الٰہی کے غفلت مین بندہ کھانا کھاوے کہ وہ کھانا غفلت ہی مین رکھے گا پس بڑی تاثیر انسان مین لقمے کی ہوتی ہے ❊

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝

اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار ❊

اور بہت گانون کہ قوی تر تھے تیرے گانون سے کہ جلاوطن کیا تجکو ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین کوئی مدد کرنے والا اونکا ❊ فتح ❊
اور کتنی تھین بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر کوئی نہین اونکا مددگار ❊ مو ❊
تفسیر ❊ مراد گانون سے گانون والے ہین اسی لیے فرمایا اَهْلَكْنٰهُمْ یعنی کتنی ہی قومین کہ وہ بہت قوی تھین تیری قوم سے
کہ جنھون نے نکالدیا تجکو یعنی سبب تیرے نکلنے کے ہوئے ہلاک کیا ہمنے اونکو پس نہین ہوا کوئی مددگار اونکا اور نہ دفع کرنے والا عذاب کا اونسے
کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جب نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے طرف غار کے التفات کیا طرف مکے کے اور فرمایا
اَنْتَ اَحَبُّ بِلَادِ اللّٰهِ اِلَيَّ وَلَوْ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَمْ يُخْرِجُوْنِيْ لَمْ اَخْرُجْ مِنْكَ ❊ یعنی تو محبوب تر ہی طرف میرے اللہ کے
سب شہرون مین سے اور اگر مشرک نہ نکالتے مجکو تو نہ نکلتا مین تجھسے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ الخ ❊ مل ❊ معا

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝

بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کی برابر اوسکے جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر ❊ مو ❊

کیا جو کوئی ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہی کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین بدکاری اوسکی اور
مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی ❊ فتح ❊ بھلا ایک جو چلتا ہی سوجھی راہ پر اپنے رب کے برابر اوسکے کہ جسکو بھلا دکھایا اوسکا برا کام
اور چلتے ہین اپنی چاؤن پر ❊ مو ❊ تفسیر ❊ بَيِّنَةٍ سے مراد ہی دلیل و برہان اور وہ قرآن اور تمام معجزے ہین اور شخص اول سے
مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مومن کہ اونکے پاس دلیل مذکور موجود ہی پروردگار کی طرف سے اور شخص دوسرے سے مراد کفار مکہ
کے ہین کہ آراستہ کر رکھا تھا اونکے لیے شیطان نے شرک کو اور خدا اور رسول کی عداوت کو پس وہ جانتے ہین اونکو اچھا اور پیروی کی
خواہشون اپنی کی بتون کے پوجنے مین حاصل یہ کہ یہ دونون برابر نہین ہوسکتے ❊ مل ❊ معا ❊ تنبیہ ❊ اس سے معلوم ہوا
کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہی مومن کو چاہیے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو اسی لیے حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہی علامت ایمان صحیح کی آپنے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ
وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ ❊ جب خوش کرے تجکو بھلائی تیری یعنی باُمید ملنے ثواب کے اور بد دل و غمگین کرے
تجکو برائی تیری پس تو مومن صحیح یعنی پورا ہی ❊ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ پیروی کرنی خواہش نفس کی بہت بری چیز ہی چنانچہ جگہہ
پاک پروردگار نے ایسے پر اطلاق مشرک ہونے کا کیا ہی کہ فرمایا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ❊ یعنی کیا دیکھا تونے اوس شخص کو
کہ پکڑا اوسنے اپنی خواہش کو معبود اپنا پس مومن کو چاہیے کہ پیروی اپنی خواہش کی چھوڑے اور پیروی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
اختیار کرے کہ حضرت نے فرمایا ہی لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ ❊ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک
کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت ❊ اور اس سے برائی شرک کی بھی معلوم ہوئی جابجا وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ نے شرک کے کرنے سے بہت ہی منع فرمایا ہی اسی لیے کہ مدار کار شرک سے بچنے ہی پر ہی ❊ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
نصیحت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی
مت کر اپنے ماں باپ کی اگرچہ حکم کرین تجکو نکلجانے کا تیرے اہل و مال سے اور مت چھوڑ نماز فرض قصداً اسلیے کہ جو کوئی چھوڑ دیتا ہی

ف ۱ فرود آمد بغار ... جبل ثور ... [illegible] ... ۱۲ منہ
ف ۲ ازواد الفہیم ... علمو و ایشان ... واتبعوا اہواءہم ... ۱۲

نماز فرض قصدا تو الگ ہوجاتا ہی اوس سے عہد و امان اللہ کا اور مست پی شراب اسلیے کہ وہ سرچشمہ برائی کی اور بچا اپنے کو گناہ سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچا اپنے تئیں جہاد کے بھاگنے سے اگرچہ ہلاک ہوں لوگ اور جب پہونچے لوگوں کو موت یعنی وبا یا قحط اوسمین پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنے سے اور مت اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی واسطے ادب دینے کے یعنی دھمکاتا رہ اونکو واسطے ادب سکھانے کے بالکل ڈھیلی ڈوری نہ چھوڑ دے اور ڈراتا رہ اونکو اللہ کے امر و نہی کی مخالفت مین **مشکوۃ** ÷ مومن اور کفار کا فرق بیان فرماکر اب انکی جزا اور سزا کا ذکر کرنا شروع کیا ÷

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ

احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہوا ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا

وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ

اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی

مِّن رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝

اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا ہی اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ÷

صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ دیے گئے ہین متقی یہ ہی کہ اوس بہشت مین نہرین ہین پانی سے کہ بسبب دیر رہنے کے متغیر نہین ہی اور نہرین دودھ سے کہ مزہ اوسکا پھرا نہین اور نہرین ہین شراب سے لذت دینے والی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد صاف کیے ہوئے سے اور اونکے لیے وہان ہر جنس کے میوے ہین اور اونکے لیے ہی بخشش اونکے پروردگار سے کیا یہ جماعت مانند اونکے ہین کہ ہمیشہ رہنے والے ہین آگ مین اور پلائے جاوینگے پانی نہایت گرم پس پارہ پارہ کر ڈالیگا اونکی آنتون کو ÷ **فتح** ÷ احوال اوس بہشت کا جو وعدہ ہی ڈر والون کو اوسمین نہرین ہین پانی کی جو بو نہین گرگیا اور نہرین ہین دودھ کی جسکا مزہ نہین پھرا اور نہرین ہین شراب کی جسمین مزہ ہی پینے والون کو اور نہرین ہین شہد کی جھاگ اوتارا ہوا اور اونکو وہان سب طرح کے میوے اور معافی ہی اونکے رب سے برابر اوسکے جو سدا رہتا ہی آگ مین اور پلایا اونکو کھولتا پانی تو کاٹ نکالا اونکی آنتین ÷ **تفسیر** ÷ وہان کی شراب بازہی نہ جیسے یہان کی ہی مزہ بہشت مین ہر ایک کے گھر مین جاری مقرر ہین اور بعضون کو زیادہ ÷ **موضح** ÷ **تفسیر** ÷ متقی یعنی بچنے والا شرک سے غیر آسن وہ پانی کہ نہ جسکا رنگ بدلا ہوا اور نہ مزہ اور وہان کے دودھ کا مزہ نہ پھرا ہوگا جیسا کہ دنیا کے دودھ کا مزہ پھر جاتا ہی کہ کھٹا وغیرہ ہوجاتا ہی اور شراب لذیذ و خالص ہوگی کہ اوسکے پینے سے عقل نہین جاتی رہیگی اور نہ خمار ہوگا اوس سے اور نہ درد سر اور نہ کوئی اور آفت شراب کی آفتون مین سے اور شہد صاف ہوگا نہین نکلا ہوا ہوگا مکھیون کے پیٹ سے کہ ملا ہوا اوسمین موم وغیرہ ÷ **مسئلہ** ÷ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جیحان اور سیحان اور فرات اور نیل سب جنت کی نہرون سے ہین اور کہا کعب احبار نے کہ نہر دجلہ اہل جنت کے پانی کی نہر سے ہی اور نہر فرات اونکے دودھ کی نہر سے اور نہر مصر اونکی شراب کی نہر سے اور نہر سیحان اونکے شہد کی نہر سے ہی اور یہ چارون نہرین نکلین ہین نہر کوثر سے پانی نہایت گرم بھڑکائی جاتی ہی دوزخ جیسے کہ پیدا کی گئی ہی اور پانی اوسین کھول رہا ہی جب قریب لایا جاویگا اونکے مونہون کے بھون ڈالیگا اونکے مونہون کو اور گر پڑیگا پوست اونکے سرونکا پھر جب پہونچیگا تو آنتون کو کاٹتا ہوا مقعد کی راہ سے نکل جاویگا ÷ **معا** ÷ **تنبیہ** ÷ مقصود جناب باری تعالی کو اس بیان سے یہ ہی کہ لوگ رغبت کرین ایسے کامون کی کہ جنسے جنت مین داخل ہون اور بچین ایسے کامون سے کہ جنسے دوزخ مین داخل ہون پس اصل انکی سبکی اطاعت خدا اور رسول کی ہی کہ ہر کام بموجب شرع شریف کے کرتا رہے اور مضمون احوال جنت و نار کا پیش نظر رکھے کہ عقائد کی کتابون مین لکھا ہی الایمان بین الخوف والرجاء ÷ یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہی کہ اللہ کی رحمت و بخشش کا امیدوار بھی رہے

اور دوزخ و قہر الٰہی سے ڈرتا بھی رہے نہ اپنے کو قطعی بہشتی جانے اور نہ معصوم و پاک و پاکیزہ ولی خدا رسیدہ کہ ہمچو ما دیگرے نیست
چنانچہ مشہور ہے کہ بہین سگ کے گلے کو چھری بلکہ یہ سمجھے کہ میں نہایت برا ہون مگر ہان اوسکی رحمت کا امیدوار ہون کیا خوب کسی بزرگ نے
کہا ہے ✤ قطعہ ✤ گہہ رشک برد فرشتہ بر پاکی ما ✤ گہ عار کند سگ ز ناپاکی ما ✤ ایمان چو سلامت بلب گور بریم ✤ معلوم شود دلاوری و چالاکی ما ✤
سچ کہا جسنے یہ کہا اور حقیقت میں یہ ترجمہ ہے اس حدیث شریف کا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ ✤ حافظ فرماتے ہین بیت عیب رندان مکن
ای شیخ کہ زین کہنہ رباط ✤ کس ندانست کہ رحلت بچسان خواہد بود ✤ پس عاقل کو چاہیے کہ اسکو بھی مد نظر رکھے اور دیکھے اور غور کرے ان
حدیثوں کے مضمونوں مین کہ لکھی جاتی ہین جنت و دوزخ کے احوال کی تا چست و چالاک ہو طاعات مین اور بچے برے کامون سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ متفق علیہ
طیار کی مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین کہ نہ کسی آنکھ نے اونکی ذات کو دیکھا اور نہ کسی کان نے اونکے صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت
اونکی کسی آدمی کے دل پر پس پڑھو اگر چاہو تم یعنی تحقیق و تصدیق اوسکی یہ آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی
اور رکھی گئی ہے واسطے شب بیدارون اور مال خرچ کرنے والون کے قسم اوس چیز سے کہ سبب ٹھنڈک آنکھ اونکے کی ہے ✤ اور فرمایا جگہہ ایک
کوڑے کی بہشت مین یعنی تھوڑی سی جگہہ اور ادنیٰ مکان اوسمین بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے ✤ ف ✤ اسلیے کہ جنت
اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بحسب عادت کے ہے کہ سوار جب ایک جگہہ اوترنے کا ارادہ کرتا ہے
تو کوڑا اپنا ڈالدیتا ہے تا علامت ہو اوسپر اور وہان کوئی اوترے نہین ✤ الخ ✤ اور فرمایا ایکبار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار
آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہے یعنی جزا اور ثواب اور مآل مین دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین
سے جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اوس چیز کو کہ درمیان جنت اور زمین کے ہے اور البتہ بھردے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان
اون دونون کے ہے خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اوسکے سر کی بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے ✤ ف ✤ اول روز مین الخ تخصیص
ان دونون وقتون کی بطریق عادت کے ہے اور مراد مطلق وقت اور ساعت ہے اگرچہ اول و آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہے اور
ہجرت اور حج اور طلب علم اور جو کچھ کہ اوسمین تقرب الٰہی ہو اور واسطے خدا کے ہو یہان تک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال اسکے نفقہ عیال
کے لیے اور حاصل کرنے خاطر جمعی اور حضور کے لیے عبادت مین راہ خدا ہے اور جب کہ فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب
اوسکا بہشت ہے اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا اور اگر ایک عورت الخ ✤ اور فرمایا بلاشبہ بہشت مین
ایک درخت ہے یعنی طوبیٰ کہ چلے سوار اوسکے سایہ کے نیچے سو برس ہنوز قطع نکرے اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ بمقدار کمان
ایک تمہارے کی بہشت مین بہتر ہے اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب اور غروب ہوتا ہے یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین ✤ اور فرمایا
بلاشبہ مومن کے لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چکلائی اوسکی یعنی اور ایسی ہی لنبان جیسا کہ اور روایت مین ہے
ساٹھ کوس کی ہے اور ہر کونے مین اوس خیمے کے اہل خانہ ہونگے یعنی مومن کی بیویان غیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونے والی اور گھر والون
کو اور کونونمین جن کی پھر اکریگا اون سب گھر والون پر مسلمان اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کے لیے چاندی کے ہین باسن اونکے اور
جو کچھ کہ اونمین ہے یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیر ذالک کے اور دو بہشتین ہین کہ سونے کے ہین باسن اونکے
اور جو کچھ کہ اونمین ہے اور نہین مانع درمیان بہشتیون کے اور درمیان نظر کرنے اونکے کے طرف پروردگار اپنے کے مگر چادر بزرگی اور
عظمت کی اوپر ذات پروردگار کے جنت عدن مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے ✤ ف ✤ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین

حورعین سے اور معلوم ہوتا ہی گودا اونکی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کے پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت
کے ساتھہ پاکی سے کے یاد کرینگے بہشتی اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے
اور نہ تھوکینگے اور نہ رینٹھ سنکینگے باسن اونکے سونے اور چاندی کے ہونگے اور کنگھیان اونکی سونے کی اور ایندھن اونکی انگیٹھیون کا اگر ہوگا
اور پسینا اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مشک کی سی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کے ہونگے یعنی سب خوش خلق اور متفق اور اختلاط رکھنے والے
آپس میں ہونگے اور صورت و شکل باپ اپنے کے کہ آدم ہین ساٹھ گز کے جانب آسمان مین یعنی دراز گی قد مین نقل کی یہ بخاری مسلم نے +
اور فرمایا مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ یَنْعَمُ وَلَا یَبْأَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُهٗ رواہ مسلم + یعنی جو
بہشت مین داخل ہوگا چین مین رہیگا اور محتاج نہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار
والثبات ہی تغیر اور تبدیل اور خرابی اوسمین نہین + اور فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والون کو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارۂ روشن
باقی رہا ہوا بیچ کنارۂ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب مین یعنی باقی رہا ہوا افق مین بعد پھیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارۂ روشن
اور یہ بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہی کہ درمیان بہشتیون کے ہوگا کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضون کا
پست عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبرون کے ہونگے کہ نہین پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے
فرمایا کہ ہان پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہی خدا کی پہنچینگے اونکو
وہ مرد کہ ایمان لائے ہین اور سچا جانا پیغمبرون کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے + اور فرمایا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِّثْلُ
اَفْئِدَةِ الطَّیْرِ رواہ مسلم + داخل ہونگی بہشت مین کتنی قومین کہ دل اونکے مانند دلون پرندون کے ہین یعنی نرمی اور صفائی اور
خالی ہونے مین حسد و بغض وغیرہ سے اور بعضون نے کہا خوف و ہیبت مین کہ پرند بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کے + اور فرمایا تحقیق
اللہ تعالی فرماویگا بہشتیون کو اور پکاریگا کہ ای بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے
اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت و ارادے مین ہی جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا
راضی ہوئے تم یعنی مجھسے کہ داخل کیا مینے تمکو بہشت مین پس کہینگے اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق
عنایت فرمائی تونے ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسیکو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دوین تمکو بہتر اوس چیز سے
کہ دی مینے پس کہینگے ای پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہی اس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی
پس خفا ہونگا مین تمپر بعد اسکے کبھی نقل کی یہ بخاری مسلم نے + ف + جب مولی بندے سے راضی ہوا تو تمام نعمتین اور سعادتین
حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اثر اسیکا ہی اول پوچھا اوسنے کہ آیا راضی ہو مجھسے جب رضا اونکی اوسکی جناب سے حاصل ہوئی تو رضا
اپنی اوسنے اوسپر مترتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندے سے رضا بندگی ہی مولی سے پس اپنے حال مین نگاہ کر
اگر اپنے تئین راضی پاتا ہی اپنے پروردگار سے تو جان کہ وہ بھی تجھسے راضی ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتے تھے کہ کیونکر
پہچانین ہم کہ حق تعالی ہمسے راضی ہی آخر اتفاق کرتے اسپر کہ اگر ہم اوس سے راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسے راضی ہی بعد از ان بشارت دی کہ
رضا اوسکی اوسنے دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سے کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی کی بزرگتر ہی بہشت سے اور اوس چیز سے کہ
اوسمین ہی جیسے فرمایا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ + یعنی تھوڑی سی رضامندی اللہ کی بہت بڑی چیز ہی چہ جائیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو
اَللّٰهُمَّ ارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا عَنْكَ + م + اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سے کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پتھر ڈالا جاوے دوزخ کے کنارے پر سے پس گرتا چلا جاوے اوسمین ستر برس نہ پہونچے اوسکی تہ مین

قسم خدا کی البتہ بھری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراؤ اور فراخی کے اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤں
دروازوں کے جنت کے دروازے سے مسافت مقدار چالیس برس کے ہی اور البتہ آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب اژدحام کے نقل
کی یہ مسلم نے ✤ اور کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ عرض کیا مینے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے عرض کی ہمنے آنحضرت سے کہ بہشت
کس چیز سے ہی عمارت اوسکی یعنی پتھر کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اوسکا مشک خالص
تیز بوکا اور کنکریاں اوسکی موتی اور یاقوت کی یعنی مثل اونکے رنگ و صفائی میں اور خاک اوسکی مثل زعفران کے زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا
اوسمین چین میں رہیگا اور رنج و مشقت نہین دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور مرنے کا نہین اور نہ پرانے ہونگے کپڑے اوسکے اور نہ فنا ہوگی جوانی
اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے ✤ اور فرمایا مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ ✤ یعنی نہین ہی جنت مین
کوئی درخت مگر کہ جڑ اوسکی سونے کی ہی ✤ ف ✤ اور ٹہنیاں اونکی مختلف ہین کسیکی سونے کی اور کسیکی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا لوہی
کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کے شگوفون کے اور اوسپر طرح طرح کے میوے لگے ہوئے اور نیچے اونکے نہرین جاری ہی ✤ اور فرمایا بہشت
مین سو درجے ایسے ہین کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجے مین اون درجون مین سے تو البتہ کفایت کرے اونکو اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ✤ بلکہ بلندی اونکی جیسے کہ مسافت ہی درمیان آسمان و زمین کے پانسو برس کی راہ یعنی جنت کے درجون کے بچھونے ایسے
بلند ہونگے ✤ اور فرمایا دیا جاویگا مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی جماع کرنے سے کتنی ہی عورتون سے مثلاً دس سے
عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی عورتون سے فرمایا کہ دیا جاویگا وہ قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا
اتنی عورتون سے جماع کرنے کی ✤ اور فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوے اوسکو ناخن اون چیزون مین سے کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور
آلات اوسکے سے ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت والی ہو جاوے بسبب اوسکے وہ چیز کہ درمیان جوانب و اطراف آسمان و زمین کے ہی اور اگر
تحقیق ایک شخص بہشتیون مین سے جھانکے یعنی دنیا مین پس ظاہر ہون کڑے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسا کہ
مٹا دیتا ہی سورج ستارون کی روشنی کو ✤ اور فرمایا بہشتی ہونگے بن بال کے امرد آنکھین اونکی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور
نہ پرانے ہونگے کپڑے اونکے ✤ اور فرمایا داخل ہونگے بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہونگے بدن بالون سے بے ریش سرمگین آنکھین
تینتیس برس کے یا فرمایا تینتیس برس کے یعنی جیسے کہ دنیا مین اس عمر کے ہوتے ہین اسلیے کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اس وقت مین ہی اور کہا اسماء نے
کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکے لیے سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت نے چلے سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ
شاخون اوس درخت کے سو برس یا پناہ پکڑین اوسکے سائے مین سو سوار شک کیا ہی راوی نے کہ وہ فرمایا یا یہ اوس درخت پر ٹڈے ہین
سونے کے گویا کہ میوے اوسکے مانند مٹکون کے ہین ✤ ف ✤ سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی جنت مین اور یہ نام اسلیے ہوا کہ انتہا
بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی مخلوقات مین سے نہین جانتا کہ پرے اوسکے کیا ہی اور نہین گذرا
کوئی اوس سے سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ وہان سے آگے نہین بڑھتے اور ایک روایت مین چھٹے
آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹے آسمان مین ہی اور شاخین
ساتوین مین واللہ اعلم ✤ اور پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نے وہ نہر
یعنی بہشت مین نہایت سفید ہی پانی اوسکا دودھ سے زیادہ اور نہایت شیرین ہی شہد سے زیادہ اوس نہر مین یعنی اوسکے کنارون مین
پرندے جانور ہین دراز گردن کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کے ہین یعنی وہ طیار ہین نحر کے لیے تاکہ کھاوین اونسے اوس پر
کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تحقیق وہ پرندے متنعم اور فربہ و خوش حال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھانے والے اونکے بہشتی

[illegible]

مستغنم تر اور مترفہ تر ہونگے اونسے اور ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر اللہ تعالی داخل کریگا
تجکو بہشت مین پس نہ چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوے بہشت مین یاقوت سرخ کے گھوڑے پر کہ اوڑاوے وہ گھوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑے
اور جلد پونہچاوے تجکو جہان چاہے تو مگر کہ کریگا تو یعنی مطلب یاب ہوئیگا تو حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا اور سوال کیا
آنحضرتؐ سے ایک اور شخص نے پس کہا یا رسول اللہ آیا بہشت مین اونٹ بھی ہوگا کہا بریدہؓ نے پس نہ جواب دیا آنحضرتؐ نے اوس شخص کو جیسا
کہ جواب دیا تھا اوسکے یار کو یعنی جیسا کہ پہلے شخص کو جواب دیا تھا ویسا اسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہے تو کہ
سوار کرے تجکو یاقوت کے اونٹ پر الخ بلکہ فرمایا بطریق کلیے کے کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیرے لیے بہشت مین جو کچھ
چاہے دل تیرا اور لذت پاوے آنکھ تیری اور فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگے اسّی صفین اونمین سے اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون سے
ف: اس سے معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سے دوچند ہونگے بنسبت اور امتون کے اگر کہا جاوے کہ باب شفاعت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوؤگے تم نصف اہل جنت کے اور یہان فرماتے ہین دوچند جواب یہ کہ ہوسکتا ہے کہ امیدداری
آنحضرتؐ کی اللہ تعالی سے وہ ہو بعد ازان زیادتی دی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کے اوس سے کہ امید رکھتے تھے اور یہ زیادتی
فضل و کرم اوسکا ہے بیچ حق حبیب اپنے کے اور امت اونکی کے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ اور فرمایا تحقیق بہشت مین
ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہے نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد و عورت کی پس جب چاہیگا مرد یعنی اور
اسی طرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کے اور آیا ہے کہ سعید بن مسیّب تابعی نے
ملاقات کی ابوہریرہؓ سے یعنی مدینے کے بازار مین پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ جمع کرے مجکو اور تجکو بازار
بہشت مین یعنی جیسے کہ جمع کیا ہمکو مدینے کے بازار مین پس کہا سعید نے کہ کیا بہشت مین بازار ہے یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہے
تجارت کے لیے کہا ابوہریرہؓ نے کہ ہان بہشت مین بازار ہے خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگے
بہشت مین اوترینگے اوسمین یعنی اوسکے منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنے کے یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل
اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جائیگا اونکو بیچ مقدار آنے روز جمعے کے دنون دنیا کے سے یعنی جس روز کہ دنیا مین روز
جمعے کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسے کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعے کے نکلین پس نکلینگے اور زیارت کرینگے
اپنے پروردگار کی اوس دن مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکے لیے عرش اپنا اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کے لیے ایک بڑے باغ مین
بہشت کے باغون مین سے پس رکھے جاوینگے اونکے لیے منبر نور کے کہ اونپر بیٹھینگے اور منبر موتیون کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے
اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یعنی موافق تفاوت مراتب اور درجات اور اعمال و افعال کے اور بیٹھیگا ادنی یعنی کمترین اونکا مرتبے
و منزلت مین اور نہین ہے اونمین خسیس و کمینہ یعنی ادنی کہ کہا مینے بمعنی اقل و کمتر کے مرتبے مین بنسبت اعلی اور اکثر کے مراد رکھا مینے
نہ متصف ساتھ دنائت و خساست کے فی نفسہ کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہوگا بیٹھے گا یہ ادنی مرتبے کا مشک و کافور کے
ٹیلون پر گمان نہین لیجاوینگے یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنے والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنے والے افضل ہین اونسے از روے جگہہ کے کہا
ابوہریرہؓ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو اوس دن فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہان دیکھینگے کیا شک و شبہہ رکھتے ہو تم
بیچ دیکھنے آفتاب کے یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنے چاند کے چودھوین شب مین کہا ہمنے نہین شک کرتے ہم فرمایا اسی طرح شک نہین کروگے
تم اپنے پروردگار کے دیکھنے مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سے اللہ تعالی بیواسطہ اور اوٹھا دیگا

پردہ یہان تک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص سے اونمین سے کہ ای فلانے بیٹے فلانے کے کیا یاد رکھتا ہی تو او سدن کو کہ کیا تھا تونے ایسا
اور ایسا یعنی اون چیزون مین سے کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اونمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیے ہونگے
پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کین تھین دنیا مین اور اس سے مراد ہین وہ گناہ کہ اونکے ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت
کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے کیا نہ بخشے تونے میرے لیے وہ گناہ یعنی داخل کیا تونے مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشے
تونے میرے لیے وہ گناہ کہ صادر ہوئے تھے مجسے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشے مینے تیرے لیے پس بسبب فراخی بخشش میری کے پہونچا تو
اس مرتبے کو پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگے کہ ڈھانکیگا اونکو ایک ابر اونکے اوپر سے پھر برساویگا وہ ابر اونپر خوشبو کہ
کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کے کسی چیز کو کبھی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کھڑے ہو او اور آو طرف اوس چیز کے کہ طیار کی ہی مینے
تمھارے لیے قسم بزرگی سے پس لو جو چاہو تم پس آوینگے ہم اوس بازار مین کہ گھیرا ہوگا اوسکو فرشتون نے اوسمین اور آوینگے ہم اور
پاوینگے اوس چیز کو کہ نہین دیکھا ہی آنکھون نے مانند اوسکے اور نہ سنا ہی کانون نے مانند اوسکے اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکے
پس اوٹھائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہمارے لیے اوس بازار مین سے وہ چیزین کہ رغبت کرینگے ہم حالانکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین
اور نہ خریدی جاوینگی وہ چیزین اور اوس بازار مین ملاقات کرینگے بہشتی آپسمین ایک دوسرے سے فرمایا آنحضرت نے پس آویگا او رسامنے ہوگا
ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سے کہ وہ کمتر ہوگا اوس سے یعنی مرتبے مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور
سب فی نفسہ رفیع و عالی ہونگے اگرچہ نسبت بعضون کے کم ہون پس خوش لگے گی اوسکو وہ چیز کہ دیکھے گا اپنے پر قسم لباس سے پس نہ تمام ہوگا آخر
کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبے کا کہ اپنے نفس سے کرتا تھا یا اوس شخص سے کہ ملا تھا یہان تک کہ ظاہر و متصور ہوگا اوس کم رتبے پر لباس کہ
بہتر ہوگا اوسکے لباس سے کہ تھا اوسپر اور یہ ظہور لباس بہتر کا اس سبب سے ہوگا کہ نہین لائق کسیکو کہ غمگین ہووے بہشت مین پھر پھرینگے
ہم طرف مکانون اپنے کے پس ملاقات کرینگی ہمسے بیویان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو مرحبا و اہلا یعنی خوش آئے
اور اپنے گھر مین آئے اور کہینگی ہر ایک اپنے مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تیرا جمال بہتر ہی اوس جمال سے کہ جدا ہوا تھا تو ہمسے اور پھر
کہینگے ہم اپنی بیویون سے کہ تحقیق ہمنے ہمنشینی کی آج اپنے پروردگار سے کہ اچھا کرنے والا حالون کا ہی اور درست کرنے والا شکستگیون کا
ہی اور لائق ہی او رسہو تھا ہی ہمکو کہ پھرین ہم مانند اوس چیز کے کہ پھرے ہم اور فرمایا ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبے مین وہ شخص
ہوگا کہ اوسکے لیے اسی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین سے اور کھڑا کیا جاویگا اوسکے لیے خیمہ موتی اور
زبرجد اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا انسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتھ انکے مسافت اور فراخی اوس خیمے کی یعنی طول و عرض
ایسی ہوگی جیسے کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک اور فرمایا جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سے چھوٹے یا بڑے ہوجاوینگے بہشت مین
تیس برس کی عمر کے زیادہ نہونگے اس عمر سے کبھی اور اسی طرح دوزخی اور فرمایا کہ بہشتیون کے سرون پر تاج ہونگے ایسے کہ ادنی موتی
اوسکا البتہ روشن کردے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی اور فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر
ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تینتیس برس ہین ایک ساعت مین اور فرمایا تحقیق بہشت مین
البتہ ایک مجمع ہوگا واسطے حور عین کے بلند کرینگی آوازین یعنی ساتھ گانون کے کہ نہین سنین مخلوقات نے مانند اون آوازون کی کہینگی ہم
ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنے والی پس نہین دکھینگی شدت و احتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنے رب سے
یا خاوندون سے پس نہین ناخوش ہونگی خوشی و مبارکی ہو اوس کیلیے کہ ہی ہمارے لیے اور ہین ہم اوسکے لیے یعنی جنات عالیات عین
اور فرمایا تحقیق جو مرد کہ بہشت مین ہوگا البتہ تکیہ لگا کر بیٹھیگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلے اسکے کہ پھرے یعنی ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف

[illegible]

نہین پھرنے کا کہ طرح بطرح کے ستر تکیے لگا دیگا پھر آویگی اوس مرد کے پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سے پس ماریگی وہ عورت
یعنی ہاتھ اوس مرد کے کندھے پر یعنی بطریق غنج و دلال کے اور آگاہ کرینگے واسطے دکھلانے جمال کے پس دیکھیگا وہ مرد مونہہ اپنا اوس عورت کے
رخسارے مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر ہوگا آیینے سے اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کر دے مابین مشرق و
مغرب کے یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پھر جواب دیگا وہ اوسکے سلام کا اور پوچھیگا اوس عورت سے کہ کون ہی تو
پس کہیگی وہ کہ اَنَا مِنَ الْمَزِیْدِ ف یعنی مین جملہ زیادتی سے ہون کہ وعدہ کیا تھا حق تعالی نے نیک کارون سے کہ فرمایا لَهُمْ
مَا یَشَآؤُنَ فِیْهَا وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ یعنی بہشتیون کے لیے ہی جو کچھ کہ چاہینگے اور ہمارے پاس ہی زیادتی اوس چیز پر کہ چاہینگے
اور فرمایا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ یعنی نیک کارون کے لیے جنت ہی اور زیادتی اور تفسیر زیادت کی رویت خدائے تعالی
کی بھی کی ہی اور زیادہ اسکو اسلیے فرمایا کہ حُسنٰی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فضل سے جزائے اعمال مین مکلفین کے لیے
اور زیادتی مذکورہ فضل پر فضل ہی ج اور تحقیق البتہ ہونگے اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کے پس پہنیگی اون کپڑون مین
نظر اوس مرد کی یعنی پاویگی اوس عورت کے بدن کی لطافت کو یہان تک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کے گودے کو اوس لباس
کے پیچھے سے یعنی بسبب نہایت صفائی کے کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونے کی اور بلا شبہ اوس عورت کے سر پر تاج ہونگے کہ ادنی موتی
اون تاجون سے روشن کر دے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی تمام ہوئین حدیثین جنت کے بیان کی مشکوۃ سے اب شروع ہوتی ہین
حدیثین دوزخ کے بیان کی مشکوۃ ہی سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون
آگ دوزخ کی مین سے یعنی آگ دوزخ کی اونہتر درجے گرم زیادہ ہی اس آگ سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت
کرنے والی یعنی عذاب و سزا دینے مین پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کے اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر
اونہتر جزو ہر ایک اون اونہتر جزو مین سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کے ہی اور فرمایا لائی جاویگی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہی
اللہ تعالی نے اوسمین آو سدن یعنی روز قیامت کے اس حال سے کہ اوس دوزخ کے لیے ستر ہزار باگین ہونگی کہ ہر باگ کے ساتھ ستر ستر ہزار
فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو اور فرمایا تحقیق کم سے کم دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ ہونگی اوسکے لیے دو پاپوشین یعنی نیچے
قدم کے اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کے آگ کے جوش ماریگا اون دونون چیزون سے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین
گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب مین یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکے حال غیر اپنے پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص
سبکتر ین دوزخیونکا ہوگا عذاب مین اور فرمایا لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیون مین سے دن قیامت کے پس غوطہ
دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ مین جیسے کہ کپڑے کو مٹکے مین رنگنے کے لیے ڈالتے ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے
کیا دیکھی تھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تھی تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میرے
یعنی ذرہ سے دوزخ کے جانے مین تمام نازنعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز رکھتا ہی نتھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا ازرو
محنت و غم کے دنیا مین بہشتیون مین سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کے کیا دیکھی تھی تو نے محنت
کبھی اور کیا گذری تھی تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ نہ قسم خدا کی ای پروردگار میرے نہین گذری مجھپر محنت کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مینے
سختی کبھی اور فرمایا جھگڑین آپسمین جنت و دوزخ پس کہا دوزخ نے کہ اختیار کی گئی مین واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہا بہشت نے پس کیا ہوا
مجکو کہ نہین داخل ہونگے مجمین مگر ضعیف لوگون مین سے یعنی بدن مین اور مال مین اور حقیر و کم نام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سے گرے ہوئے
یعنی اکثر لوگون کے نزدیک وہ ایسے ہی ہین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور اللہ کے نزدیک اونکی
ولیکن اکثر اونکے نہین جانتے ١٢

بڑی قدر ہی اور ایسے ہی اونکے نزدیک جو پہچانتے ہین اونکو قسم علما اور صلحا سے اور مراد حضرت اکثر و اغلب ہی یعنی اکثر و اغلب ایسے ہی ہونگے والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگے یا مراد رکھین ضعفا سے فروتنی کرنے والے واسطے اللہ کے اور تواضع کرنے والے واسطے خلق کے اور خوار رکھنے والے نفس کو اور گرے ہوئے نظر اعتبار سے اپنے نزدیک اور نہین داخل ہونگے جمین مگر بھولے فریب کھا جانے والے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی کہ رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میرے کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیرے جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے حاصل یہ کہ جنت و دوزخ اور مومن و کافر مظاہر ہین جمال و جلال کے اور وصف کمال کے اور ظاہر نہین ہوتی کسیکو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کے مقام فضل مین باوجود علم اس بات کے کہ ایک اون دونون مین سے قبیل عدل سے ہی اور دوسری طریق فضل سے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ اور ہر ایک کے لیے تم مین سے بھری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کو بھر دونگا لوگون سے پس اپر دوزخ پس نہین بھرنے کی یہان تک کہ رکھیگا اللہ تعالیٰ اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس اطلاق پاؤن کا حضرت حق سبحانہ پر متشابہات سے ہی جیسے کہ ید او یمین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آئے ہین یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ جو کچھ مراد ہی انسے حق ہی اور درپے دریافت کرنے کیفیت اونکی کے نہو مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نے یہی اختیار کیا ہی اور بعضے متاخرین تاویل کرنے والے کہتے ہین کہ مراد قدم سے قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی اور بعضون نے اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس اوسکی کے ہی تا وہم تشبہ کا نہ لاوے پس اوسوقت بھر جاویگی دوزخ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعض اجزا اوسکے طرف بعض کے یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ جاویگی پس ظلم نہین کرنے کا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق مین سے کسی پر اور اپر بہشت پس تحقیق اللہ تعالیٰ پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ۞ اور فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے سہل ترین دوزخیون کے عذاب مین دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیائے دنیا سے کیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اپنے تئین عذاب دوزخ سے چھٹتا تا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا اللہ سبحانہ چاہا تھا مینے تجھسے اور حکم کیا تھا مینے تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال انکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہ ہی کہ شریک نہ کر تو ساتھ میرے کسی چیز کو پس توڑا تو نے عہد اور فرمانبرداری نکی تو نے میرے امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس اب قبول نہین کریگا اگرچہ لاوے ساری چیزین زمین کی اور فرمایا کہ بعضے دوزخیون مین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوون تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمین سے وہ ہونگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جنبر گردن تک اور فرمایا درمیان دونون مونڈھون کافر کے دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی ہوگی واسطے سوار تیز رو کے اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کے مانند کوہ احد کے ہونگے اور موٹاپا اوسکے چمڑے کا مقدار مسافت سیر تین رات کے ہوگا یہ پھیلاؤ واسطے زیادتی عذاب کے ہوگا اور اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگے روز قیامت کے مانند چیونٹیون کے بیچ صورت مردون کے پھر ہانکے جاوینگے طرف قید خانے کے جہنم مین انتہی ظاہر ان دونون حدیثون کی تطبیق مین یہ ہی کہ مراد متکبرین سے گنہگار مومنین ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیون ہونگے کہ روندے جاوینگے اوسمین پھر موٹے ہو جاوینگے اوسمین بدن اونکے اور داخل ہونگے دوزخ مین اور وہان ایسے ہونگے ۞ اور فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہان تک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سفید ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہان تک کہ سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ اصلا روشنی نہین رکھتی اور فرمایا دانت کافر کے روز قیامت کے مانند احد کے ہونگے اور ران اوسکی

مانند بیضا کے کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہہ بیٹھنے اوسکے کی دوزخمین مقدار تین دن کے مانند ربذہ کے اور فرمایا تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی
تین کوس اور چھہ کوس روندینگے اوسکو لوگ یعنی قدمون سے اور چلینگے اوسپر اور فرمایا صعود کہ قرآن مین واقع ہی سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا
ایک پہاڑ ہی آگ سے چڑھایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخمین ہمیشہ چڑھنے اور اوترنے
مین رہیگا اور فرمایا بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ
الْحَمِيْمِ یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگارون کی ہی مانند مہل کے جوش مارےگا پیٹون مین مانند جوش مارنے گرم پانی کے پس
آنحضرت نے بیچ بیان معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کے پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف مونہہ دوزخی کے تو گرپڑیگا پوست اوسکے
مونہہ کا اوسمین یعنی مارے گرمی کے اور فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیون کے سرون پرپس پیٹھیگا گرم پانی یہان تک کہ پہونچیگا دوزخی
کے پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکے پیٹ مین ہی یعنی آنتین وغیرہ یہان تک کہ نکلجاویگا اوسکے دونون قدمون مین سے اور
یہہ ہی صہر ساتھہ زبر صاد مہملہ اور جزم ہ کے بمعنی گلنے کے کہ مذکور ہی قرآن مین يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ
بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ یعنی ڈالا جاویگا اونکے سرونپر گرم پانی گلائی جاویگی اوس سے وہ چیز کہ اونکے پیٹون مین ہی اور جلائے
جاوینگے پوست اونکے یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکے ظاہر و باطن مین پھر اوسی طرح کیا جاویگا جیسا کہ تھا ۵۳ اور روایت ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ یعنی پلایا جاویگا دوزخی پانی
کہ زرد آب دوزخیون کا ہوگا درحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کے فرمایا آنحضرت نے نزدیک
لایا جاویگا زرد آب طرف مونہہ اوسکے کے پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب ملایا جاویگا اوسکے دہانے سے بھون ڈالیگا اوسکے مونہہ کو
اور گرپڑیگا پوست اوسکے سرکا پس جسوقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اوسکی آنتون کو یہان تک کہ نکلیاویگا اوسکی دبر سے
فرماتا ہی اللہ تعالی وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ اور پلائے جاوینگے دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے
کرڈالیگا اونکی آنتون کو اور فرمایا ہی وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ
الشَّرَابُ یعنی اور اگر فریاد کرینگے وہ پیاس کی فریادرسی کیے جاوینگے ساتھہ پانی کے کہ مانند تیل کی تلچھٹ کے ہوگا یا مانند گلے ہوئے
تانبے کے یا زرداب کے بھون ڈالیگا مونہون کو بُری پینے کی چیز ہی وہ پانی ۵۴ اور فرمایا لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ
كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یعنی واسطے احاطہ دوزخ کے چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس
برس کا ہوگا اور فرمایا اگر تحقیق ایک ڈول زرداب کہ دوزخیون کے زخمون سے بہے گا ڈالا جاوے دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا اور تحقیق
آنحضرت نے پڑھی یہ آیت اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یعنی ڈرو خدا سے حق ڈرنے اوسکے کا
یعنی جیسا کہ لائق ہی یعنی واجبات بجالاؤ اور پرہیز کرو برائیون سے اور ابن مسعود نے یہ تفسیر کی ہی اسکی ساتھہ قول اپنے کے هُوَ اَنْ
يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُشْكَرَ فَلَا يُكْفَرَ وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى وہ یہہ ہی کہ اطاعت کیا جاوے اللہ پس نہ نافرمانی کیا جاوے اور
شکر کیا جاوے پس کفران نعمت کیا جاوے اور یاد کیا جاوے پس نہ بھلایا جاوے اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور اسی طرح ابن مردویہ نے اور ابن ابی حاتم نے اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نے پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوے کی پس اسمین تو کچھہ اشکال
ہی نہین اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس صحیح ہی کہ یہ آیت منسوخ ساتھہ قول اللہ تعالی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ جیسا کہ
ذکر کیا ہی اسکو بعضے مفسرون نے اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین یعنی مسلمان رہو مرتے دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب
دوزخ سے اور ترک کرنا اوسکا سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کیا آنحضرت نے اس تقریب سے بعضا عذاب دوزخ کا اور ذکر کیا اوسکو راوی نے کہ فرمایا

۵۲ یعنی بیچ قول اللہ تعالی کے يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ
۵۳ یعنی نکال جو ڈالا جاویگا گرم پانی اور پیٹھیگا پیٹ مین ... اور گلایا جاویگا جو کچھہ پیٹ مین ہی اور جلایا جاویگا پوست پھر نکال جو جاویگا جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ...
۵۴ ...
۵۵ ... يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ ...

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سیہنڈ کے سے ٹپکے دنیا کے گھر مین تو البتہ تباہ کرے دنیا والون پر اونکے
اسباب زندگانی کو پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ سیہنڈ خوراک اوسکی ہو اور فرمایا دوزخی دوزخ مین تیوری چڑہے اور دانت کھلے ہونگے
فرمایا آنحضرت نے اور بھون دیگی کافر کے مونہہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹھہ جاویگا ہونٹ اوپر کا اوسکا یہان تک
کہ پونہچیگا درمیان سر اوسکے تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچے کا اوسکا یہان تک کہ پونہچیگا اوسکی ناف تک اور فرمایا اے لوگون روؤ یعنی
خوف خدا سے پس اگر نہ رکھو تم قدرت رونے حقیقی کی تو تکلف کرو رونے مین اور تصور اون احوال کا کرکے رونا لاؤ اور رقت بخشے پس تحقیق
دوزخی روویںگے دوزخ مین یہان تک کہ بہینگے آنسو اونکے خون ہو کر کہ گویا کہ وہ آنسو نالیان ہونگے یہان تک کہ ہو چکینگے آنسو پھر
بہینگے خون پر زخمی ہو جاوینگی آنکھین پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکے آنسو مین تو البتہ جاری ہوون اور فرمایا ڈالی جاویگی [illegible]
ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کے کہ کافر اوس مین ہونگے کہ عذاب دوزخ ہے پس فریاد کرینگے الم بھوک
کے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے کے ضریع سے نہ فربہ کریگا اور نہ بے پروا کریگا بھوک سے پھر دوبارہ فریاد کرینگے
کھانے کے لیے یعنی بسبب نہ نفع پانے کے کھانے پہلے سے پس فریاد رسی کیے جاوینگے ساتھ کھانے گلوگیر کے پس یاد آویگا اونکو
کہ وہ اوتارتے تھے کھانے حلق مین اٹکے ہوئے ساتھ پینے کی چیز کے پس فریاد کرینگے واسطے پینے کی چیز کے یعنی اون کھانون کے
اوتارنے کے لیے پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکے اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کے یعنی جن باسنون مین گرم پانی ہونگے وہ زنبورو
اوٹھا کر دیے جاوینگے یعنی ملائکہ کے ہاتھ یا دست قدرت سے بلاواسطہ پس جب نزدیک ہونگے باسن گرم پانی کے اونکے مونہون سے بھون
ڈالینگے اونکے مونہون کو پس جب داخل ہونگے یعنی اقسام اون چیزون کے کہ اونکے ظروف مین ہونگے قسم زرداب اور پیپ وغیرہ سے اونکے
پیٹون مین ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے اوس چیز کو کہ اونکے پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہینگے دوزخی دعا کرو اے نگہبانون دوزخ
اللہ تعالی سے کہ سبک کرے ہمسے عذاب ایک دن پس کہینگے نگہبان دوزخ کے کہ کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس رسول ساتھ معجزون اور
دلیلون واضحہ کے کہینگے دوزخی کہ ہان آئے تھے ولیکن ہم گمراہ ہوئے اور ایمان نہ لائے کہینگے نگہبان دوزخ کے پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہے
ہم نہین شفاعت کرتے کافرون کی اور نہین ہے دعا کافرون کی مگر بیچ زیانکاری اور بیفائدگی کے یعنی اسلیے کہ نہین نفع دینے کی دعا اونکو
اوسوقت نہ اونکی دعا اور نہ اور کسیکی اور یہ نہین دلالت کرتا ہے اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافر کی اونکی دنیا مین جیسے کہ سمجھا ہے اس سے بعضے
علما نے حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت چاہنے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو
مالک کو کہ نام ہے داروغہ دوزخ کا یعنی جب مایوس ہونگے دوزخی دعا و شفاعت کرنے نگہبانون دوزخ کے سے اونکے لیے تو یقین کرینگے کہ
اب ہمکو خلاصی نہین ہے اللہ کے عذاب سے خیر موت ہی طلب کرو یعنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسے کہینگے کہ پکارو مالک کو پھر نوع پس کہینگے دوزخی
اے مالک دعا کر اپنے رب سے تا حکم کرے ہمارے مرنے کا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت نے پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف
سے یا اپنے رب کی طرف سے کہ تم ہمیشہ اسیمین رہو کہا اعمش نے کہ ایک راوی اس حدیث کا ہے کہ خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضے صحابہ سے
موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنے اونکے کے مالک کو اور جواب دینے مالک کے اونکو ہزار برس ہونگے یعنی اس مدت تک بانتظار جواب
عذاب پاتے رہینگے فرمایا آنحضرت نے پس کہینگے دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنے پروردگار کو اور چاہو نجات اوس سے اپنی اسلیے کہ نہین ہے
کوئی بہتر تمہارے لیے تمہارے پروردگار سے یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری
یعنی سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری کہ مقدر رکھی ساتھہ خاتمہ بد کے اور تھے ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سے اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے
پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر کے تو ظالم کرنے والے ہون اپنے نفس پر پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیگا پروردگار اونکو

اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۞ یعنی دور ہوؤ اور پڑے رہو دوزخ مین ذلیل و خوار مانند کتون کے اور نہ کلام کرو مجھسے یعنی دفع عذاب مین کہ وہ
ہرگز وہ نہین ہونیکا فرمایا آنحضرت صلعم نے پس اوسوقت نا امید ہونگے ہر بھلائی سے دوزخ کے نگہبانون کو پکارا کچھ سود مند نہوا مالک سے چاہا
کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی و زاری کی قبول نہین کی اور کہان جائین اور کسکے سامنے فریاد کرین اور نزدیک
اسکے شروع کرینگے نالہ و فریاد مین اور حسرت کہانے مین اور آہ اور واویلا کرنے مین ۞ اور کہا نعمان بن بشیر نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ یعنی ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے ڈرایا مینے تمکو آگ دوزخ کی سے
یعنی خبر دی مینے تمکو اوسکے ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور ڈرایا مینے تمکو اوسکے طرح بطرح کے عذابون سے کہ بچو اونسے یہان تک کہا مینے
اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ یعنی بچو آگ سے اگرچہ ٹکڑا کھجور ہی کا دیکر سہی پس متصل و مکرر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمۂ
مذکورہ کو اور آواز بلند سے کہتے تھے اسکو اور بڑہتے جاتے تھے یہان تک کہ اگر ہوتے آنحضرت صلعم اس جگہہ مین کہ مین ہون سنتے آواز اونکی
بازار والے یعنی بسبب نہایت بلند کرنے آواز کے اور یہان تک کہ گر پڑی کملی کالی خطدار کہ تھی حضرت صلعم کے کندھون پر حضرت صلعم کے پانون کے
پاس یعنی بسبب ہلنے کے جذبۂ الٰہیہ سے ۞ اور فرمایا اگر ٹکڑا شیشے کا مانند اسکے یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کے جیسے کہ اشارہ
کیا طرف اوسکے راوی نے ساتھ قول اپنے کے اور اشارہ کیا آنحضرت صلعم نے واسطے بیان کرنے اشارہ هٰذِهٖ کے طرف مانند کھوپری کی سر کے
چھوڑا جاوے اور ڈالا جاوے آسمان سے طرف زمین حال آنکہ درمیان آسمان و زمین کے مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پونہچے وہ شیشہ زمین کو
پہلے رات کے یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوے سر زنجیر سے تو البتہ چلے چالیس برس رات دن پہلے اسکے کہ پونہچے زنجیر کی
جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا اوسکی تہا کو یہ شک راوی ہی اور زنجیر سے مراد وہ زنجیر ہی کہ جو کلام اللہ مین مذکور ہی اس آیت مین ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۞ پھر باندھو کافر کو زنجیر مین کہ طول اوسکا ستر گز کا ہی اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین
ڈالی جاویگی اور منھ مین سے نکالی جاویگی اور حدیث پر یہ اشکال آتا ہی کہ جب زنجیر ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سے ہوئی جواب
اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سے عدد مخصوص نہین ہی بلکہ مراد کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ اوس جہان کے گز کو اس جہان کے گز پر قیاس کرنا
نچاہیے جیسے کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کے ہی اور کہا نوف بکالی نے کہ ہر گز ستر دو ہتّون کا ہوگا اور ہر دوہتّا بعید تر ہوگا اوس مسافت سے
کہ درمیان تیرے اور درمیان مکے کے ہی اور تھے نوف بکالی کوفے کے چھوٹے تابعین مین اور حسن بصری نے کہا کہ اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ کون گز ہوگا
اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گول شیشے کا آسمان سے چھوڑا جاوے تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کے تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوے
بسبب اسکے کہ گول بھاری چیز اوپر سے نیچے کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گول شیشے کا باوجود اس صفت سرعت کے
زنجیر کے اس سرے سے چھوڑا جاوے تو دوسرے سرے تک چالیس برس مین بھی نہ پونہچے اللہ اکبر دیکھا چاہیے کیا کچھ درازگی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ منہ
اور فرمایا اِنَّ فِیْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ بلاشبہہ دوزخ مین ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب
رہیگا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سے دور خلق پر شدید ۞ اور فرمایا بلاشبہہ دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کے کہ بہت بڑے ہوتے ہین
کاٹیگا ایک سانپ اونمین سے ایکبار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد و اثر زہر اوسکے کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھو ہین مانند
خچرون پالان بندھون کے کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم و اثر اوسکے زہر کا چالیس برس اور روایت ہی حسن بصری رح سے کہ کہا
حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ مین روز قیامت کے
پس کہا حسن بصری رح نے اور کیا گناہ ہی آفتاب و چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس چپ ہو رہے حسن
یعنی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حکمت انکے داخل کرنے کی بیان کرو ابو ہریرہ نے جواب مین کہا کہ مینے حدیث جو حضرت صلعم سے سنی تھی بیان کردی

اس سے زیادہ مجکو علم نہین اور بعضے علمانے لکھا ہی کہ سبب اونکے ڈالے جانے کا دوزخمین یہ ہی کہ دوزخیون کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو
اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سے ساتھ روایت دیلمی کے مسند فردوس مین مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کے مونہہ عرش کی طرف ہین اور
پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر مونہہ اونکے دنیا کی طرف ہوتے تو اہل دنیا مین سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نے
کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکے جلانے کے لیے ڈالینگے کہ دیکھو تم جنکو پوجتے تھے اونکا یہ حال ہوا اور فرمایا نہین
داخل ہوگا دوزخمین مگر بدبخت پوچھا گیا یا رسول اللہ اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نہ کرے خدا کی رضامندی کے لیے طاعت
یعنی واجبہ اور نہ چھوڑے خدا کے لیے یعنی اوسکے ڈر سے گناہ اور فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو تو فرمایا جبرئیل کو کہ جا اور
دیکھ طرف بہشت کے کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی میننے وہ پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف بہشت کے اور طرف اون چیزونکے کہ طیار کی ہین
اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین یعنی ایسی چیزین اچھے بندون کے لیے طیار کر رکھین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان
نے سنین ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی پھر آئے جبرئیل حضور حق مین اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی
نہین سنے گا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے
مین بسبب خوبی اور سرور اوسکے کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی اور لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین داخل ہو
پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کے مراد ہین انسے تکالیف شرعیہ قسم اوامر و نواہی سے کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا پس اونکو گرد بہشت کے
گھیرا کہ جب تک کوئی اونمین نہ پڑے بہشت کو نہ پونہچے پھر فرمایا اللہ تعالی نے کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کے یعنی دوبارہ
اسلیے کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھہ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکے کے پس گئے جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھہ کہ گرد اوسکے
گھرا ہی پھر آئے جبرئیل اور کہا ای پروردگار میرے قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین یہ کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود
مکارہ کے کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات مین یعنی بسبب انکے دشوار ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نے پس جب
پیدا کیا اللہ تعالی نے آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اسکے کہ کیا ڈراتی اور بری چیز پیدا کی میننے فرمایا آنحضرت نے پس گئے
جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پھر آئے جبرئیل اور عرض کیا کہ ای پروردگار میرے قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنے گا وصف اوسکا
کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سے اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہونے کا اوسمین پھر گھیرا اوسکو اللہ تعالی نے ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت
اور گناہون کے پھر فرمایا کہ جا ای جبرئیل اور نظر کر طرف دوزخ کے فرمایا آنحضرت نے پس گئے جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کے پس عرض کیا
جبرئیل نے کہ ای رب میرے قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سے کہ باقی نہین رہیگا کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی یہ شہوات
معاصی اتنے شیرین ہین کہ کوئی اہل النفس وطبیعت مین سے باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نکرے اور بسبب اوسکے دوزخ مین داخل نہووے
حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ کتاب الرقاق مین اوپر گذری ہی حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ یعنی ڈھانکی گئی
اور گھیری گئی جنت ساتھ ایسی چیزون کے کہ نفس کو ناگوار ہین اور ڈھانکی گئی دوزخ ساتھ خواہشون نفس کے + تمام ہوئین حدیثین جنت اور دوزخ
احوال کی مشکوۃ شریف سے + اب پاک پروردگار بعد ذکر کرنے احوال مومنین اور کافرین کے منافقین کا ذکر فرماتا ہے

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا
اور بعضے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین انکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا ابھی
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ○
یہ وہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤن پر

[illegible marginal notes]

اور بعضے لوگون مین سے وہ لوگ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیری سو جب باہر جاتے ہین تیرے پاس سے کہتے ہین ساتھ لون لوگون کے کہ دیا گیا اونکو علم کیا چیز کہی پیغمبر نے اب یہ لوگ وہ ہین کہ مہر رکھدی ہے خدا نے اونکے دلون پر اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی + فتح + اور بعضے اونمین ہین کہ کان رکھتے ہین تیری طرف یہانتک کہ جب نکلین تیرے پاس سے کہتے ہین اونکو جنکو علم ملا کیا کہا تھا اس شخص نے ابھی یہی ہین جنکے دل پر مہر رکھی اللہ نے اور چلے ہین اپنی چاؤ پر + تفسیر یعنی کندذہن جنکو نہ سمجھ نہ یاد + موضح + حال منافقون کا ہے کہ حاضر رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین اور سنتے تھے کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یاد نہین رکھتے تھے اوسکو اور دل اوسکی طرف متوجہ نہین کرتے تھے سہل و سبک جانکر پھر جب نکلتے کہتے صحابیون علم والون سے ازراہ استہزا کے کہ کیا کہا آنحضرت نے ابھی + معالم + کہا مقاتل نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے اور سرزنش کرتے منافقون کو پس جب نکلتے منافق مسجد سے تو پوچھتے عبداللہ بن مسعود سے ازراہ تمسخر کے کہ کیا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا ابن عباس نے کہ پوچھا گیا مین اون لوگون مین کہ پوچھے گئے یعنی جیسے اور صحابہ سے پوچھتے تھے منافق اسی طرح مجسے بھی پوچھتے تھے مہر کردی الخ پس ایمان لائے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی یعنی کفر اور نفاق کی + معالم + پھر انکے مقابل کا ذکر فرمایا +

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ

اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوسکی سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا + موضح

اور وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے زیادہ کی خدا نے اونکو ہدایت اور دیا اونکو تقوی اونکا + فتح + اور جو لوگ راہ پر آئے ہین اونکو اور بڑھی اوس سے سوجھ اور اونکو اوس سے ملا بچکر چلنا + تفسیر یعنی حضرت کے کلام سے اثر پایا اور گناہون سے بچ چلنے لگے + موضح + راہ یاب ہوئے ساتھ ایمان اور سننے قرآن کے ہدایت یعنی علم و بصیرت یا کھولدیا سینہ اونکا اور دیا اونکو الخ یعنی مدد کی اونکی تقوے پر یا دی اونکو جزا اونکے تقوے کی یا بیان کردین واسطے اونکے وہ چیزین کہ بچین اونسے + معالم + وہ لوگ کہ راہ یاب ہوئے یعنی مومن زیادہ کی اونکو اوس چیز نے کہ کہی رسول نے دیا اونکو تقوی اونکا یعنی توفیق دی اونکو اوس چیز کے کرنے کی کہ حکم کیا اوسکا اور یہ تقوی ہے کہا سعید بن جبیر نے اور دیا اونکو ثواب اونکے تقوے کا + معالم +

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ

پس منتظر نہین ہین مگر قیامت کے کہ آوے اونکو ناگہان پس تحقیق آئی ہین علامتین قیامت کی پس کہان سے ہو واسطے اونکے نصیحت پکڑنی اونکی جسوقت کہ آوے قیامت اونکو + فتح + اب یہی راہ دیکھتے ہین اوس گھڑی کی کہ آکھڑی ہو اونپر اچانک کیونکہ آچکی ہین اوسکی نشانیان سو کہان ملیگی انکو جب وہ آپونہچی سمجھ پکڑنی + تفسیر + بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی کا پیدا ہونا سب نبی راہ دیکھتے تھے خاتم النبیین کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی + موضح + علامتین الخ وہ بھیجنا محمد علیہ السلام کا اور پھٹ جانا چاند کا اور آنا دھوین کا اور بعضون نے کہا قطع ارحام اور کمی اچھے لوگون کی اور کثرت بدون کی + معالم + مگر قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا غِنًى مُّطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُّنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُّفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُّنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ + معالم +

یعنی نہین انتظار کرتا ایک تمہارا دنیا سے مگر تونگری گمراہ کرنے والی کا یا محتاجگی بھلانے والی کا کہ طاعت حق کی بسبب بھوک کے بھلاوے یا بیماری فساد کرنے والی کا یا بڑھاپے سخت کا یا موت ناگہان آنے والی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا انتظار کرتا ہے قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ + حاصل یہ کہ آدمی فراغت اور فرصت کو غنیمت نہین گنتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر غنا چاہتا ہے کہ طغیان لاوے اور گمراہ کرے اسیطرح

حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر چاہتا ہی کہ سبب عبادتین اور بھلائیان [illegible]
ایسے ہی حال اور باقی چیزون کا سمجھنا چاہیے انتہی ۞ تفسیر در منثور و مشکوٰۃ ۞ اور کہا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے
فَقَدْ جَاۤءَ اَشْرَاطُهَا کہ تھا وجود باوجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا علامتون قیامت کے سے ۞ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ یعنی بھیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون کے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی سے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین یعنی مسجدین [illegible]
بناوینگے ۞ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ نہین دوست رکھتا فحش گو کو اور نہ بتکلف فحش بکنے والے کو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے
ہاتھ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ظاہر ہو فحش اور بتکلف فحش گوئی اور برائی پہنچانی ہمسائے کی اور انقطاع ناتون کا
اور یہان تک کہ خیانت کرے امین اور امین پکڑا جاوے خائن ۞ اور روایت کی ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علامتون قرب قیامت کے سے بہتر چیزین ہین جب دیکھو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو اور ضائع
کرین امانت کو اور کھاوین بیاج اور حلال جانین جھوٹ کو اور سہل جانین خونریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین
کو ساتھ دنیا کے اور کاٹے جاوین ناتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جھوٹھ سچ اور حریر لباس اور ظاہر ہو ظلم اور بہت ہون طلاقین
اور موت ناگہانی اور امانت دار کیا جاوے خائن اور خائن امانت دار ٹھہرایا جاوے اور سچا کیا جاوے جھوٹا اور جھوٹا کیا جاوے سچا اور بہت ہو
بہتان زنا کا اور مینہ سبب گرمی کا اور فرزند سبب غصے کا یعنی بسبب افعال بد کے اور بہت ہون [illegible] لوگ اور جاتے رہین بخشش کرنے والے
اور ہون امیر اور وزیر جھوٹے اور امانت دار خائن اور چودھری ظالم اور قاری فاسق جسوقت پہنین پوستین بکری کی دل اونکے سڑے
ہوئے زیادہ ہونگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہون ایلوے سے ڈھانک دیگا اونکو اللہ تعالیٰ فتنے مین متحیر رہینگے اوسمین جیسے کہ متحیر ہوئے یہود
اور ظاہر کرینگے صفرا یعنی دینار اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم اور بہت ہون گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کیے جاوین
مصحف اور صورتین کاڑھی جاوین مسجدون مین اور لنبے بنائے جاوین منارے اور خراب ہون دل اور پی جاوین شرابین اور معطل کیے جاوین
[illegible] اور دیکھے تو ننگے پانون ننگے بدنون کو کہ ہوگئے ہین بادشاہ اور شرکت کرے
عورت اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتون کی اور مشابہت کرین عورتین مردون کی اور قسم کھاوین غیر خدا کی
اور گواہی دے مومن بغیر اسکے کہ طلب کیجاوے گواہی اور سلام کیا جاوے معرفت کے لیے یعنی نہ اتباع سنت کے لیے بلکہ [illegible] لیے
اور فقہ حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کے یعنی دنیا کے لیے اور طلب کیجاوے دنیا ساتھ عمل آخرت کے اور ٹھیکری جاوے غنیمت دولت اور
غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور ہووے سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بد کہے اپنی مان کو اور نیکی کرے اپنے
یار سے اور اطاعت کرے اپنی بیوی کی اور بلند ہوین آوازین فاسقون کی مسجدون مین اور مقرر کیجاوین گائنین اور رواج ہو باجون
اور پی جاوین شرابین راہون مین اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنی جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے موافق حکم دیدیا اور بہت ہو
پیادے ظالمون کے اور ٹھہرایا جاوے قرآن مزامیر یعنی راگ کے لحن پر پڑھین اور پہنین [illegible] درندون کے چمڑون کے اور لعنت کرین اخیر اس امت کے
اول اوسکے کو یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مصداق اسکے روافض اور خوارج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اسکے [illegible]
اور خسف کے اور قذف کے اور اور نشانیون کے ۞ اور آیا ہی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا لوگون نے کہ کب آویگی قیامت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے کہا کہ پوچھا تم نے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتے اوسکو جبرئیل اور نہ میکائیل ولیکن اگر چاہو تم تو خبر دون مین تمکو کتنی ایک چیزون کی کہ
جب وہ ہونگی تو قیامت کے آنے مین بہت عرصہ نہین ہونے کا وہ یہ ہین کہ ہونگی زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ دنیا مین اور ظاہر ہونگے

مکان بدوی زمین پر یعنی بڑے بڑے مکان بنا دینگے اور اختلاف کرینگے دو بھائی یعنی ہوگی خوزریزی ذو نون کی نہری آور بیچا جاویگا حکم
خدا کا یعنی رشوتین لیکر حکم خلاف حق کرینگے یامراد یہ ہے حکم خدا کے سے یہ ہوا کہ مفتی اور قاضی حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع نوکری کے
اللہ اعلم ۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہی کہ علامتون قرب قیامت کے سے یہہ ہی کہ ظاہر ہونگے مکان بدوی زمین پر اور
کاٹے جاوینگے ناتے اور ایذا دیگا ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نشانیون قیامت کی سے
یہہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کے یا بسبب کم رتبہ ہونے اونکے کے نزدیک امرا کے اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبے
نادانون کے اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی
عورتین یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرنے والا ۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اوس وقت کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتے تھے یعنی کسی امر مین صحابہ سے کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا جسوقت کہ ضائع کیجاویگی امانت
پس منتظر رہ قیامت کا مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کی اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ الخ
یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہی کہ تعین اوسکے وقت کا سوائے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی
لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگی اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی
کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے کہا اعرابی نے کہ کس طرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاوے
کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کے پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین
استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ بنسل سلاطین
سے ہو اور یہہ ہی خلیفہ کے حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امرا و رشان اور ارباب مناصب کو قسم تدریس اور تقوی اور
امانت اور خطابت اور مانند اونکے سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کے ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا
ہوگا اور حقوق ضائع ہونگے ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کثرت سے ہوگا مال اور بہت
ہوگا یہان تک کہ نکالے گا شخص زکوۃ اپنے مال کی پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کے اور
کم ہونے رغبت کے اوسکی طرف بسبب تشویش حال کے اور یہان تک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نے
اور صحیح اور روایت مسلم کے یون ہی کہ فرمایا پہونچیگی عمارت و آبادی اہاب یا یہاب تک ۔ اور فرمایا کہ علامتون قیامت کی سے ہی برائی
پہونچانی ہمسایون کو اور کٹنا ناتون کا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہہ کہ طلب کیجاوے دنیا ساتھہ دین کے ۔ اور فرمایا ہوگا اخیر زمانہ مین
ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور
نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار ۔ اور فرمایا قریب ہی کہ فرات کھل جاوے کی گنج سونے کے سے یعنی پانی فرات کا خشک ہو جائیگا
اور اوسکے نیچے سے گنج سونے کا نکلیگا اور فرات کوفے کی نہر کا نام ہی پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لے اوس سے کچھہ اسلیے کہ لینا
اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آگے آتا ہی ۔ اور فرمایا نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کھل جاویگی فرات
پہاڑ سونے کے سے ظاہر یہہ ہی کہ قضیہ متحد ہی اور روایتین متعدد ہین پس معنی یہہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا
اور احتمال ہی کہ ہو یہ غیر اول کے اور ہو پہاڑ کان سونے کی لڑینگے لوگ اوسپر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس مارے جاوینگے ہر سو مین سے
ننانوین اور کہیگا ہر شخص اونمین سے کہ شاید مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤن گا اور مال لونگا اوس قوم
لڑینگے اور مارے جاوینگے ۔ اور فرمایا باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑے جگر اپنے کے یعنی گنج مدفون مانند ستونون کے سونے اور روپے سے پس آویگا وہ شخص

کہ مارڈالا ہوگا اوسنے لوگون کو واسطے مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اوسکے کے قتل کیا مینے لوگون کو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا
یعنی باز رکھنے والا سلوک و احسان کا اپنون سے پس کہیگا وہ واسطے اسی مال کے کاٹا مینے حق اپنے ناتے داروں کا اور آویگا چور پس کہیگا بیچ اس
اسکے کے کاٹا گیا ہاتھ میرا پھر چھوڑ دینگے اوس مال کو کہ زمین سے نکلا ہوگا پس نہین لینگے اوس سے کچھ۔ اور فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان
میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہان تک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکے ہوتا مین جگہہ
اس قبر والے کے اور نہین اوسکو آرزو ہوگی بسبب دین کے مگر بلا اس عبارت کے دو معنی کیے ہین علمانے ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور
دین معنی عادت کے بھی آیا ہے پس معنی یہ ہونگے کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت اور
نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین معنی مشہور کے ہے اور معنی اوسکے یہ کہ نہین ہوگا وہ
لوٹنا اور آرزو کرنی بسبب کسی امر اور فتنے کے کہ پہونچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگی اور فرمایا
نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ نکلیگی آگ زمین حجاز سے روشن کریگی گردنین اونٹون کی بصرے مین بصرہ ساتھ پیش ب اور جزم صاد
کے ایک شہر ہے شام کے شہرون مین سے اوسمین اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کے ہے اور حجاز نام ہے مکے اور مدینے اور گرد نواح انکے کا
اور اخبار بیچ ظہور اس آگ کے حد تواتر کو پہونچے ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تھا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت
سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات کی سے اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا سنہ چھ سو پچاس مین
روز جمعہ تیسری جمادی الاخری کے سے روز اتوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوئے اور پہونچنا اوسکا جانب حجاز سے تھا
مانند ایک شہر بڑے کے کہ اوسکے اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت ہے آدمیون کی کہ اوسکو کھینچے ہین جس پہاڑ پر کہ پہونچتی
خاک کر دیتی تھی اور مانند شیشے کے پگلا دیتی تھی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تھی اور مانند دریا کے جوش مارتی تھی اور گویا اوسکے اندر سے
ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تھین اور قریب مدینہ مطہرہ کے پہونچی اور باوجود اسکے ہوا ٹھنڈی اوس طرف سے آتی تھی اور لکھا ہے علمانے
کہ اوس آگ کی روشنی اطراف جنگلون مین پھیل گئی تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مدینے کے مین مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ راتکو
اوسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب و چاند کی اون ایام مین معطل اور مدھم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ معظمہ نے روشنی اوس آگ کی
یمامہ اور بصرے مین دیکھی اور عجائب احوال اوس آگ کے سے یہ تھا کہ پتھرون کو جلاتی تھی اور درختون کو اوس سے کچھ اثر و آسیب نہ پہونچتا تھا اور
کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر پڑا تھا کہ آدھا اوسکا داخل حرم مدینے مین تھا اور آدھا خارج خارج کو آگ نے جلا دیا تھا اور جب نصف داخل پر پہونچی
تو بجھ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کے ادا کیے اور صدقہ دینا اور آزاد کرنا بردون کا شروع کیا اور
شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکے بھی حرم شریف مین رات کو رہے اور گرد حجرہ شریفہ کے ننگے سر عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی
نے منہ آگ کا جانب شمال کے پھیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف عالم مین حادث ہوئے اور بیچ
سال دوسرے کے بعد اوس سے بیچ بغداد اور اطراف عالم کے آگ لڑائی اور فتنے کی بھڑکی ہے۔ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے برائی ہمسائگی
کی ہے اور کٹنا ناتون کا اور یہ کہ معطل کیجاوے تلوار جہاد سے اور یہ کہ کمائی جاوے دنیا ساتھ دین کے۔ اور فرمایا علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی
کہ ہانکے گی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کے۔ مراد آگ یہی ہے کہ جو علامتین متصل قیامت کی ہین اونمین اول یہی ہوگی علاوہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا اندر سے
اس آگ سے تھی۔ اور فرمایا جسوقت کہ ٹھہرائی جاوینگی غنیمتین دولت یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتون کو کہ حکم شرع کے مشترک ہین تمام
غازیون مین لینگے اور اپنے تصرف مین لاوینگے اور اپنے درمیان مین بانٹینگے اور فقیرون اور ضعیفون کو اوس سے محروم کرینگے اور جب ٹھہرائی جاوے
امانت غنیمت یعنی امانت مین کہ کسی کے پاس رکھی جاویگی خیانت کرینگے اور اوسکو حکم غنیمت مین رکھینگے کہ گویا کافرون سے لی ہے اور حق اونکا ہے

اور ٹھہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا از راہ ظلم اور حیتی کے اونسے مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنے عمل کے اور غیر تقرب حق کے بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور جاہ و عزت اور تقرب بادشاہون کے اور فرمان برداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسکے حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اور اوسکی مخالف امر خدا اور ہدایت اوسکی کے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو اور اپنے نزدیک کریگا یار دوست اپنے کو یعنی واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور موانست و محبت نہین رکھیگا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدون مین اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا رزل اور بڑا کمینہ اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطے ڈر برائی اوسکی کے جیسے کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہی تو لوگون کو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم واطاعت سے اور ظاہر ہونگی درمیان لوگون کے اور اختلاط کرینگی ساتھ اونکے گانے والیان یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور ظاہر ہونگے باجے یعنی ساز گانے کے کہ جنکو مزامیر کہتے ہین مانند عود اور طنبورہ اور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر او مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلے اس امت کے اگلون کو اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ خصلت بد اسی امت کے خصوصیات سے ہی اگلی امتون مین نتھی اور یہ علامت نابکار رافضیون مین ظاہر ہی کہ اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ٭ یعنی اور سبقت لیجانے والے اول مہاجرین اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونھون نے اونکی ساتھ بھلائی کے راضی ہوا اللہ اونسے ٭ اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ٭ یعنی البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جسوقت کہ بیعت کی اونھون نے تجھسے نیچے درخت کے ٭ بھلا خیال تو کرو جنسے اللہ تعالی راضی ہووے جو اونسے ناراض ہو کیا شقی ہی اور سوائے اسکے کتاب و سنت بھری ہوئی ہی اونکے مناقب اور فضائل سے اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کی اور کوششین کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ چاہئین اور فتح کیے شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکے حق مین رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ٭ یعنی ای رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو کہ جو سبقت لے گئے ہین ہمپر ساتھ ایمان کے ٭ اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانے ہین کہ نہین اکتفا کی ہی لعن و طعن ہی پر اونکے حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو کفر کی طرف بمجرد اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان نے ناحق لے لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھ اجماع اگلے پچھلون کے اور کونسی دلیل ہی اونکے لیے کتاب و سنت سے کہ ہو نص اوپر خلافت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پھر جسنے مخالفت کی حضرت علی کی بعضے صحابہ مین سے ایام خلافت اونکے مین بنا بر اختلاف اجتہاد کے پس نہین ہی وہ مستحق لعن و طعن کا نہایت یہ کہ وہ مخطی تھا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید مرا ہو توبہ کرکر یا باقی تحت مشیت کے ساتھ غالب امید مغفرت اور شفاعت کے ببرکت اگلی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کے لئے زلت یعنی لغزش بخشدیگا اوسکو اللہ اونکے لیے بسبب سابقہ اونکے کے ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود کثرت گناہون اپنے کے قسم صغائر و کبائر سے جبکہ ہوئے امیدوار رحمت رب اپنی کے اور شفاعت نبی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیون نہون اکابر اس امت کے پس کیا خوب ہین وہ لوگ کہ باز رکھین اونکو عیب اونکے لوگون کے عیبون سے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ذکر کرو مردے اپنے کو مگر ساتھ خیر کے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جبکہ ذکر کیے جاوین اصحاب میرے پس روکو تم زبانین اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہی اور بغض رکھنا ان دونون سے کفر ہی اور حب انصار کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور حب عرب کا ایمان سے ہی اور بغض اونکا کفر اور جسنے برا کہا میرے صحابہ کو

اوسپر لعنت ہی اسکی اور جسنے محافظت کی میرے حکم کی اونکے حق مین پس مین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے پس منتظر رہو نزدیک ہونے ان چیزون کے کہ کی گئی سکے ایک ہوا سرخ کے یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلے بڑے کے اور زمین مین دھس جانے اور صورت بدل جانے کے اور پتھر برسنے کا اور منتظر رہو اور نشانیون قرب قیامت کے پی در پی پہنچین گی مانند لڑی جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے ڈورہ اوسکا پس گرنے لگین پیہم دانے اوسکے یہان تک بعینہ مضمون حدیثون کے تفسیر درمنثور اور مشکوۃ سے مع شرح کے لکھے گئے اب بخوف درازگی کے تفسیر مذکور سے کچھہ مضمون منتخب حدیثون علامات قیامت کی کے بحذف مکرر لکھے جاتے ہین وہ یہ ہین اور بہت سوداگری اور نوکر رکھے جاوین جہاد مین اور ہر گڑے مرد ساتھہ امانت کے جیسا کہ ٹماہی اونٹ ساتھہ درخت کے اور فخر کرین لوگ مسجدون کے بنانے مین اور سنہری کیجاوین مسجدین اور محرابین اور اوٹھہ جانا علم کا اور ظہور جہل کا یہان تک کہ اوٹھا وے مرد اپنی ماں تلوار اور بہت ہونا زنا کا اور بہت ہونا اولاد حرام کا اور ظاہر ہونا بیحیائیون کا اور تکلف کر بیحیائیون کا اور کفایت کرنا مردون کا ساتھہ مردون کے اور عورتون کا ساتھہ عورتون کے اور یہ کہ جھگڑا کیا جاوے اوپر لڑکون کے جیسے جھگڑا کیا جاتا ہی اوپر عورت جوان کے اور یہ کہ برسے مینہہ لوگون پر برسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھہ اور نکلنا فریبیون جھوٹون کا قریب تیس کے ہر ایک اونمین کا کہیگا کہ مین نبی ہون اونھی مین ہی صاحب یعنی حاکم یمامہ کا یعنی مسیلمہ کذاب اور صاحب صنعا کا یعنی اسود عنسی اور صاحب حمیر کا اور بنائی جاوین حدیثین بیغمبر خدا کی اور موجود ہونا چھتر بلانے والون کا کہ جو بلاوینگے لوگون کو طرف آگ دوزخ کے اور ویران ہونا آبادی کا اور آباد ہونا ویرانی کا اور بہت ہونا بدگویون کا اور عیب لگانے والون کا اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا بھونچال کا اور پاس پاس ہونا بازارونکا اور جلد جلد آنا زمانونکا یہان تک کہ ہوگا برس مانند مہینے کے اور یہ کہ ظاہر کیے جاوین قول اور بند کیے جاوین عمل اور پڑھنا دینون باطل کی کتابون کا اور زبرکار ہونا چاندونکا یہان تک کہ دیکھا جاویگا چاند پہلی تاریخ کا سامنے پس کہا جاویگا دو رات کا ہی اور ہو جاوے علم جہل اور جہل علم مثلا منطقی لوگ اہل فقہ وحدیث کو جاہل سمجھین اور اپنے آپ کو عالم اور ظلم کرنا حاکمون کا اور جھٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم کا اور بہت اختیار کرنا بیحیائی کا اور بگڑنا مسجدونکا راہین یعنی مسجدونمین راہین آنے جانے کی ٹھہرانی اور کھوٹا ہونا سوداگرونکا اور تعظیم کرنا مالداونکا اور یہ کہ گفتگو کرے ناچیز اور حج نا بادشاہونکا واسطے سیر اور دولتمندونکا واسطے سوداگری کے اور مسکینونکا واسطے سوال کرنے کے اور قاریون کا واسطے دکھلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارہ دم دار کا اور آنا لوگونکا مشرق ومغرب سے بدن اونکے بدن آدمیون کے سے ہونگے اور دل اونکے دل شیطانون کے سے نہ رحم کرینگے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرینگے بڑون کی اور یہ کہ آپسمین دفع کرینگے لوگ امانت کو پس یاد دینگا امام کو کہ پڑھاوے نماز واسطے اونکے اور نکلنا قوم ترک کا اور قوم تاتار کا اور یہ کہ جماع کرین لوگ راہون مین مانند جفتی کرنے گدھون کے اور بہت لکھنے کا اور ظاہر ہونا جھوٹی گواہی کا اور چھپانا گواہی سچ کا اور یہ کہ ہووے بوڑھا قاصد واسطے لڑکے کے اور سوار ہونا مردونکا او غاشیون سرخ کے اور پیدا ہونا ایسی عورتونکا کہ کپڑے پہنین گی ایسے کہ گویا ننگی ہین یعنی باریک سر اونکے مانند کوہان اونٹ کے ہونگے جھکے ہوئے یعنی جوڑے باندھین گی جیسے بانکی عورتین یہان باندھتی ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا کہ اونکے ہاتھون کوڑے ہونگے مانند بیلونکی دمون کے عذاب کرینگے اونسے لوگون کو اور سوار ہونا عورتونکا زینون پر اور بہت ہونا کاتبون کا اور پہننا مسلمانونکا سونے کو اور کہنا چاندی کے پاسون مین اور یہ کہ ہووے سلام علیک درمیان یارون کے ساتھہ لعنت کے اور وفات پانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فتح ہونا بیت المقدس کا اور ہونا طاعون عمواس کا اور بہت ہونا مال کا بیچ زمانہ عثمان کے راضی ہوا اللہ اونسے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی گرمی اوسکی یعنی فساد اوسکا ہر گھر مین عرب کے اور وہ آفت شہید ہونے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ہی اور چلی گئی حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے شہید

اور یاجوج ماجوج کے نکلنے تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بد لوگون کے اور نہیں قائم ہونے کی قیامت یہان تک کہ ہلینگے چوتڑ قبیلہ دوس کی عورتون کے اوپر ذی الخلیفہ کے کہ نام بت کا ہی یعنی یہان جاوینگی پوجنے کو انتہی + کفار کو آنے قیامت کے سے ڈرا کر اب اعراض کیا اور دھرسے

اور خطاب فرمایا اپنے رسول مقبول کو تاکہ شاید اس طرح متنبہ ہون کفار +

فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ

سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردون کو اور عورتون کو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمھاری

وَمَثْوَاكُمْ ع

اور گھر تمھارا + صح

پس یقین کر کہ نہین ہی معبود مگر خدا اور بخشش طلب کر واسطے گناہون اپنے کے اور بیچ حق مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کے بھی اور خدا جانتا ہی جگہہ آمد و رفت تمھارے کی اور جگہہ رہنے تمھارے کی + فتح + سو تو جان رکھ کہ کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے اور معافی مانگ اپنے گناہ کو اور ایماندار مردونکو اور عورتونکو اور اللہ کو معلوم ہی گشت تمھاری اور گھر تمھارا + تفسیر + یعنی جتنے شہر و نمین پھرتے ہو پھر بہشت یا دوزخ مین پہونچوگے اپنے گھر مین + صح + حاصل ان آیتون کا برائی بیان کرنی اوس شخص کی ہی کہ علم کی مجلس مین آوے اور اوسکی حقیقت کے فہم کو نہ پہونچے بسبب ہجوم ہوائے نفس کے اوسکے دلپر اور محتاج استغفار اور دعا کا ہووے اور ڈرانا ہی ساتھ قیامت کے مثل اس شخص کے واللہ اعلم + بیضاوی + اور معنی یہ ہین پس ثابت رہ اوس چیز پر کہ تو اوسپر ہی یعنی وحدانیت خدا کے علم پر اور اوپر تواضع کے اور کسر نفسی کے ساتھ بخشش مانگنے گناہ اپنے کے اور گناہون اوسکے سے کہ تیرے دین پر ہین اور مراد گناہ سے انبیا کے حق مین ترک کرنا افضل کا ہی نہ کرنا برائی کا اور گناہ ہمارے کرنا برائیون کا ہی خواہ صغیرہ ہون خواہ کبیرہ جگہہ آمد و رفت الخ یعنی وجہ معاش و تجارتون کی جگہون مین جو آمد و رفت کرتے ہو اوسکو جانتا ہی اللہ تعالیٰ جگہہ رہنے تمھارے کی یعنی مکان یا جگہہ آمد و رفت تمھارے کی حالت زندگی مین اور جگہہ رہنے تمھارے کی قبرون مین یا جگہہ آمد و رفت تمھارے کی اپنے کامون مین اور جگہہ رہنے تمھارے کی جنت اور دوزخ مین پس ایسا شخص لائق ہی اسکے کہ ڈرے اللہ سے اور بچے گناہون سے اور بخشش مانگے اپنے گناہونکی اور پوچھی کسی نے ابن عیینہ سے فضیلت علم کی پس کہا کیا نہین سنا تو نے قول اللہ تعالیٰ کا فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ + کہ حکم کیا ساتھ عمل کے بعد علم کے + من + نکتہ + ایک محقق کہتا ہی کہ آیت إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ سے یہان تک اشارہ ہی اسکی طرف کہ بہرہ مند ہونا ساتھ دنیا کے اور اختیار کرنا لذات و شہوات نفسانیہ کا اور منہمک ہونا بیچ اتباع نفس و ہوی کے منجملہ صفات کفار سے اور دور کرنے والا خدا سے اور موجب ہلاکت کے ہین طالب حق کو پرہیز کرنا ان سب سے لازم ہی تو قرب حق سے جنت مین پہونچے + بحر +

فَاعْلَمْ الخ یعنی ہمیشہ رہ ای محمد اپنے اس علم توحید پر کہ نفع دیگا قیامت مین اور حضرت کو حکم ہوا اپنے گناہون کی بخشش مانگنے کا باوجود معصوم ہونے ذات کے اسلیے کہ تا پیروی کرین اونکی امت اونکی اور حضرت نے اسپر عمل کیا کہ فرمایا إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ یعنی بلاشبہ مین البتہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور مومنین و مومنات کی جو مغفرت مانگنے کا حکم فرمایا اسمین بزرگی معلوم ہوئی اونکی کہ وہ ایسے ہین کہ جنکے استغفار کے لیے حکم فرمایا اونکے نبی کو اور مُتَقَلَّبَ سے مراد ہی پھرنا تمھارا کامون کے لیے دن کو اور مَثْوَى سے مراد ہی ٹھکانا پکڑنا تمھارا بستر ونکی طرف رات کو یعنی وہ جانتا ہی تمھارے سارے احوال کو اوس سے کچھہ پوشیدہ نہین پس ڈرو اوس سے اور خطاب مومنون کو اور غیر اونکے کو بھی ہی + فَاعْلَمْ الخ کہا بعضون نے کہ خطاب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مراد ہین اس سے غیر اونکے اور بعضون نے کہا ہمیشہ زیادہ کر علم کو اوپر علم اپنے کے اور بعضون نے کہا کہ یہ لگتا ہی ماقبل سے معنی اسکے یہ ہین کہ جب آوے اونکو قیامت

پس جان رکھ کہ نہین ہی جگہ پناہ کی اور جگہ بھاگنے کی وقت قائم ہونے اوسکے مگر اللہ ہی کی طرف اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین
کہ پس جان لے اسکو کہ سب بادشاہتین باطل ہو جائینگی وقت قائم ہونے قیامت کے پس نہین ہوگی بادشاہت و حکومت مگر اللہ ہی کے لیے
معًا ÷ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہتر ذکر
لا الٰہ الا اللہ ہی اور بہترین دعا استغفار ہی ÷ پھر پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ÷ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَاَكْثِرُوْا مِنْهُمَا فَاِنَّ اِبْلِيْسَ قَالَ اَهْلَكْتُ
النَّاسَ بِالذُّنُوْبِ وَاَهْلَكُوْنِيْ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ اَهْلَكْتُهُمْ بِالْاَهْوَآءِ
وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ ÷ اور فرمایا نہین مرتا کوئی بندہ گواہی دیتا ہوا اس بات کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ درحالیکہ رجوع رکھتا ہی وہ یقین دل سے مگر کہ داخل ہوتا ہی جنت مین اور ایک روایت مین ہی مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو ÷
اور فرمایا مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجی جنت کی گواہی دینی اس بات کی ہی کہ لا الٰہ الا اللہ ÷ اور فرمایا
نہین ہی کوئی چیز مگر کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ کے حجاب ہی سوائے کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اور دعا باپ کی یعنی فرزند کے لیے
پس جلد قبول ہوتی ہین یہ دونون چیزین ÷ اور فرمایا نہین کہتا بندہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اخلاص سے مگر کہ کھولے جاتے ہین اوسکے لیے
دروازے آسمان کے یہان تک کہ پہونچایا جاتا ہی یہ کلمہ طرف عرش کے ÷ اور فرمایا واسطے معاذ بن جبل کے کہ جان تو کہ جو کوئی مرے گواہی
دیتا ہوا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی داخل ہوگا جنت مین ÷ اور فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی اور اسکی کہ مین رسول اللہ کا ہون پس
ہرگز نہین کھاویگی اوسکو آگ ÷ اور کہا سہیل بن بیضا نے کہ جسوقت کہ ہم سفر مین تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین
حضرت کے ساتھ سوار تھا ایک سواری پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سہیل بن بیضا اور بلند کی آواز اپنی پس جمع ہوئے
لوگ پھر فرمایا جو کوئی گواہی دے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی حرام کریگا اوسکو اللہ آگ پر اور واجب کریگا اوسکے لیے جنت کو اور روایت کی بیہقی نے
بیچ کتاب اسماء و صفات کے یحیی بیٹے طلحہ بیٹے عبید اللہ کے سے کہ کہا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین پس کہا
عمر نے طلحہ کو کہ کیا ہوا تجکو یعنی غمگین کیون ہی کہا طلحہ نے کہ مینے سنا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ مین جانتا ہون ایک کلمہ
کہ نہین کہتا ہی کوئی بندہ اوسکو وقت مرنے اپنے کے مگر کہ دور کرتا ہی اللہ اوس سے سختی کو اور روشن کرتا ہی رنگ اوسکا اور دیکھتا ہی وہ چیز
کہ خوش کرتی ہی اوسکو یعنی کفن وغیرہ جنت کے اور نہین مانع ہوئی مجکو اس سے کہ سوال کرون مین اونسے اوس کلمے کو مگر قدرت اوسپر یہان تک
کہ وفات پائی آپنے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مین جانتا ہون وہ کلمہ کہا طلحہ نے پس کیا ہی وہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہین جانتا
مین کسی کلمے کو کہ وہ بہت بڑا ہو اوس کلمے سے کہ حکم کیا آنحضرت نے اوسکے پڑھنے کا اپنے چچا کو یعنی ابو طالب کو کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہی کہا طلحہ نے پس وہ کلمہ قسم خدا کی یہی کلمہ ہی اور فرمایا جو کوئی مرے اور وہ جانتا ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ داخل ہوگا جنت مین اور
فرمایا جو کوئی ہو آخر کلام اوسکا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ داخل ہوگا جنت مین اور فرمایا جو کوئی گواہی دیتا ہوا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی حرام کریگا اللہ اوس پر آگ کو اور فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ طَلَسَتْ مَا فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مِنَ السَّيِّاٰتِ
حَتّٰى يَعُوْدَ اِلٰى مِثْلِهَا ÷ یعنی جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ پاک کر دیتا ہی یہ کلمہ اون برائیون کو کہ اوسکے نامۂ اعمال مین ہوتی ہین یہان تک
کہ پھر ویسی ہی برائیان کرے روایت کی یہ بیہقی نے اور فرمایا جسکا خاتمہ ہو شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر کہ صدق دل سے اسکی گواہی
دیتا ہوا مرا داخل ہوگا بہشت مین اور جسکا خاتمہ ہو ساتھ روزہ ایک دن کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین اور
جسکا خاتمہ ہو نزدیک دینے کے ساتھ کھلانے مسکین کے کہ چاہتا ہو اوس سے رضا اللہ کی داخل ہوگا بہشت مین ابو ہریرہ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ + کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے
دن مین ستر بار + اور کہا عبداللہ بن سرجس نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کھایا مینے ساتھ حضرت کے طعام پھر کہا مینے غَفَرَ اللّٰهُ
لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی بخشے اللہ آپکو یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے وَلَكَ یعنی اور تجکو بھی اللہ بخشے پس کہا کسی نے کہ تیرے لیے
بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے اور تیرے لیے بھی پھر کہا اوسنے یا اور لوگون نے کہ تیرے لیے بخشش مانگی رسول خدا نے کہا عبداللہ نے
کہ ہان اور تمھارے لیے بھی بخشش مانگی اور پڑھی یہ آیت وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ + اور روایت ہی عبید اللہ
بن مغیرہ سے کہ کہا سنا مینے حذیفہ سے کہ پڑھی یہ آیت فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ + کہا حذیفہ نے کہ تھا مین تیز زبان
یعنی بدزبان اپنے اہل پر پس کہا مینے یا رسول اللہ بلاشبہہ مین ڈرتا ہون اس سے کہ داخل کرے مجکو زبان میری دوزخ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ + یعنی پس کہان ہی تو استغفار سے یعنی
استغفار مین کیون نہین مشغول ہوتا کہ اس سے بلیات ظاہر و باطن کی دفع ہوتی ہین بلاشبہہ مین استغفار کرتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار + اور فرمایا
ای لوگون بخشش مانگو اللہ سے اور توبہ کرو طرف اوسکے پس تحقیق مین استغفار کرتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے ہر روز مین سو بار +
کہا ابن عمرؓ نے کہ تھے ہم گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین کہ کہتے سو بار رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ + اور ایک روایت مین اَلْغَفُوْرُ ہی بدلے اَلرَّحِيْمُ کے + **درمنثور** + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی بخشش مانگے مومن مردون اور مومن عورتون کے لیے لکھتا ہی اللہ تعالی بدلے ہر مومن مرد کے اور مومن عورت کے ایک ایک نیکی +
اور فرمایا جو کوئی بخشش چاہے مومن مردون کے لیے اور مومن عورتون کے لیے ہر دن مین ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عدد و نکا ہوتا ہی
اون لوگون مین سے کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی اور رزق دیے جاتے ہین بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور برگزیدہ نمین سے ہوتا ہی +
حصن حصین عن الطبرانی + اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ
لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی بلاشبہہ البتہ پردہ کیا جاتا ہی میرے دل پر اور تحقیق مین استغفار کرتا ہون
اللہ تعالی سے بیچ دن کے سو بار + اور فرمایا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ + یعنی ای لوگون توبہ کرو طرف اللہ کے پس تحقیق مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دن مین سو بار + یعنی پس تمھین بطریق اولی چاہیے
کہ توبہ کرو ایک ساعت مین ہزار بار + اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثون کے کہ روایت کرتے تھے اللہ برکت والے اور بلند
قدر سے یعنی حدیث قدسی ہی یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے ای میرے بندون تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
میرے حق مین ایسا ہی جیسا لوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمھارے حرام پس نہ ظلم کرو آپسمین ای میرے بندون سب تم
گمراہ ہو مگر مین جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندون میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرف کھانیکے
مگر جسکو کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤنگا مین تمکو ای بندون میرے
سب تم ننگے ہو یعنی محتاج ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہننے کو دیا مینے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤنگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق
تم یعنی اکثر تمھارے خطا کرتے ہو رات اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو ای بندون میرے تحقیق تم ہرگز
نہ پہنچوگے میرے ضرر کو تا ضرر پہنچا سکو مجکو اور ہرگز نہ پہنچوگے نفع میرے کو تا کہ نفع پہنچا سکو مجکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین
کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمھارے ہی لیے ہی چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای
بندون میرے اگر تحقیق اگلے تمھارے اور پچھلے تمھارے اور آدمی تمھارے اور جن تمھارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے

بخشتا ہی گناہ اور پکڑتا ہی ساتھ اوسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو پس چاہیے کہ کرے جو چاہے ✤ ف ✤ کرے جو چاہے یعنی جب تک
استغفار کرتا رہیگا بخشونگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہی اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہ ہونمیں نہ امر ساتھ
گناہ کے ✤ ع ✤ م ✤ اور بیان فرمائی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یعنی اس امت میں سے یا اگلی امتون مین سے
کہا قسم ہی خدا کی نہین بخشنے کا اللہ فلانے کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کون شخص ہی کہ قسم کھاتا ہی
مجھپر یہ کہ نہ بخشونگا فلانے کو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا کہا مانند اسکے ✤ ف ✤ کوئی شخص گناہ
بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشنے کا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا
جیسے کہ صادر ہوتی ہی بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی مینے قسم تیری حاصل یہ کہ اس قسم کھانیوالے نے
جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہی کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا مگر جنکے حق مین
نص وارد ہوئی ہی مضایقہ نہین اونکو کہنا ✤ ع ✤ اور فرمایا سید الاستغفار یعنی افضل استغفار یہ ہی کہ کہے تو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ بِذَنْۢبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ✤
یا الٰہی تو ہی پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجھکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے عہد پر ہون یعنی مستقیم
ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنے والا ہون ساتھ وعدے تیرے کے کہ حشر کے ہونے کا اور سوای
اسکے کا جو کیا ہی بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے برائی اوس چیز کی سے کہ کی مینے اقرار کرتا ہون مین واسطے
تیرے ساتھ نعمتون تیری کے کہ مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجھکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو
مگر تو ✤ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ پڑھے ان لفظون کو یعنی سید الاستغفار کو دن مین یقین کرکر انکے معنون پر پھر مرا اوس دن پہلے
شام ہونے کے پس وہ بہشتیون مین سے ہی اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور وہ یقین کرنے والا ہو ساتھ معنون انکے کے پھر مرے
پہلے صبح سے پس وہ بہشتیون مین سے ہی ✤ اور فرمایا کہتا ہی اللہ تعالی ای بیٹے آدم کے تحقیق تو جب تک کہ مانگے گا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی
اور امید رکھیگا مجھسے بخشونگا مین تجکو کسی عمل پر ہو تو اور نہین پروا رکھتا مین یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو
ای بیٹے آدم کے اگر پہنچین گناہ تیرے بلندی آسمان تک پھر بخشش مانگے مجھسے بخشونمین تجکو اور نہین پروا رکھتا مین ای بیٹے آدم کے تحقیق
تو اگر ملے مجھسے ساتھ بھری زمین کے خطاؤن سے پھر ملے مجھسے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ میرے کسیکو البتہ آؤنمین تیرے پاس ساتھ
بھری ہوئی زمین کے اندر بخشش کے ✤ اور کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ
غَفَرْتُ لَهٗ وَلَآ اُبَالِیْ مَا لَمْ یُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا ✤ یعنی جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت کا ہون اوپر بخشنے گناہون کے
بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جب تک کہ نہ شریک کرے ساتھ میرے کسیکو ✤ ف ✤ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر
کہ جاننا بندہ کا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب ہی مغفرت کا اسلیے کہ جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالی قادر ہی گناہون کے بخشنے پر
امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کرتا اوسکو پس یہ حدیث مانند اس حدیث کے ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ
عَبْدِیْ بِیْ ✤ یعنی مین نزدیک گمان بندے اپنے کے ہون کہ رکھتا ہی ساتھ میرے ✤ اور منقول ہی حماد بن سلمہ سے کہ عیادت کی سفیان ثوری
کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہی تو کہ نہ بخشے گا اللہ مجھ جیسے کو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے
مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنے کے تو اللہ ہی کو مین اختیار کرون اسلیے کہ اللہ باپ سے زیادہ رحم کرتا ہی مجھپر حاصل یہ کہ تم امیدوار رہو مغفرت کے

١ رواہ البخاری ١٢

٢ رواہ مسلم اور ایسے ہی بغوی نے شرح السنہ میں روایت کی ١٢

٣ رواہ البخاری ١٢

٤ رواہ الترمذی و احمد و الدارمی ١٢

٥ رواہ فی شرح السنہ ١٢

٦ عیادت بیمار پرسی کو کہتے ہیں ١٢

دو ارحم الراحمین ہی ۞ ع ۵۰ ۞ اور فرمایا مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰہُ لَہٗ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ مَّخْرَجًا وَّمِنْ کُلِّ ھَمٍّ فَرَجًا وَّرَزَقَہٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۞ یعنی جو کوئی لازم کرے استغفار کو کردانتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہ سے کہ نہین گمان کرتا ۞ ف ۞ لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑھا کرے یا معنی یہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا اور اسی لیے فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰی لِمَنْ وَّجَدَ فِیْ صَحِیْفَتِہٖ اِسْتِغْفَارًا کَثِیْرًا ۞ خوشی ہی اوسکے لیے کہ پاوے اپنے نامۂ اعمال مین استغفار بہت اور فضیلت مذکورہ اسلیے ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس وہ بیچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی اور اونکی شان مین آیت وارد ہوئی ہی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۞ اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سے کردانتا ہی اوسکے لیے راہ نکلنے کی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اعتماد کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو ۞ پس یہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی اور فائدہ مند ہونا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ۞ یعنی پس کہا مین نے مانگو بخشش رب اپنے سے تحقیق وہ ہی بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بناویگا تمھارے لیے باغ اور جاری کریگا تمھارے لیے نہرین ۞ منقول ہی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کہا اونھون نے کہ استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے محتاجگی کا پھر ایک اور نے کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدایش کا زمین اپنی مین پس ان سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسے کئی چیزونکا اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنے کا پس پڑھی اونھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت ہین ۞ ع ۵۳ ۞ اور فرمایا مَآ اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ۞ نہین اصرار کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے ۞ ف ۞ اصرار یعنی دوام کرنا گناہ پر برا ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہنچاتا ہی پس فرمایا کہ جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی جو استغفار نہ کرے اور نادم نہووے ۞ ع ۵۴ ۞ اور فرمایا کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّآئِیْنَ التَّوَّابُوْنَ ۞ سب بنی آدم خطاکار ہین یعنی سوائے انبیا علیہم السلام کے اسلیے کہ وہ معصوم ہین خطا سے اور بہترین خطا کرنے والون کے توبہ کرنے والے ہین ۞ اور فرمایا تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ دل مین پھر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہان تک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالی نے اس آیت مین کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنی ہرگز نہین یون بلکہ زنگ باندھا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہان تک کہ نہین باقی رہی اونمین خیر ہرگز ۞ ف ۞ چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندھا ہوتا ہی بینائی دل کی سے پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نفع دینے والی سے اور حکمتون فائدہ مندی سے اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اور ون پر اور ثابت ہوتے ہین اوسکے دل مین آثار ظلم و فتنے کے اور جرات کرتا ہی گناہ پر ۞ ع ۵۵ ۞ اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ ۞ تحقیق اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ بندے کی جب تک کہ نہین خرخرہ لگتا ہی ۞ ف ۞ یعنی جب تک کہ یقین نہین ہوتا موت کا تب تک توبہ مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا تو توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنے کے نہین درست خواہ توبہ کفر سے کرے خواہ گناہ سے اور ظاہر آیت لَیْسَتِ التَّوْبَۃُ

٥١ رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ

٥٢ عن سعید بن المسیب ... (margin note partly illegible)

٥٣ رواہ الترمذی وابو داود

٥٤ رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی

٥٥ رواہ الترمذی وابن ماجہ

سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ توبہ گناہون سے صحیح ہی نہ کفر سے پس اونکے نزدیک ایمان یاس کا غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی
مقبول اور کہا طیبی نے کہ یہ حکم گناہون سے توبہ کرنے کا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا دے ایسی حالت مین توبہ صحیح ہی؛ ع؛ ح؛
اور فرمایا کہ تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی ای رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہون گا تیرے بندون کو جب تک
کہ ارواح اونکے بدنون مین ہوگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے قسم ہی اپنی عزت و بزرگی کی اور بلندی مرتبے اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا
رہونگا مین اونکو جب تک کہ بخشش مانگتے رہینگے مجھسے؛ اور فرمایا تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپسمین دوست ایک اونمین سے
بہت محنت کھینچتا تھا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت
کرنے والے نے کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنی گناہ سے پس کہتا گناہ گار کہ خَلِّنِي وَرَبِّي یعنی چھوڑ مجکو
ساتھ پروردگار میرے کے یعنی اسلیے کہ وہ غفور رحیم ہی یہان تک کہ پایا اوس عابد نے اوسکو ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ
پس کہا گنہگار نے چھوڑ دے مجکو ساتھ پروردگار میرے کے اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا یعنی کیا بھیجا گیا ہی تو مجپر داروغہ پس کہا
عبادت کرنے والے نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف اون
دونون کے فرشتہ پس قبض کی ارواح اون دونون کی پس اکھٹی ہوئین دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی برزخ مین یا
عرش کے نیچے پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہ کہ محروم کرے بندے
میرے کو رحمت میری سے پس کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین ای پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتونکو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ
لیجاؤ اسکو طرف دوزخ کے؛ ف؛ اس شخص نے جو عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہین بخشیگا
تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے جو گناہ کہ باعث ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین ہو بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرے
عجب و تکبر کو؛ ع؛ **تنبیہ**؛ اسیواسطے فقہا ہمارے لکھتے ہین کہ مایوس ہونا رحمت الٰہی سے کفر ہی کیا خوب کسینے کہا ہی **رباعی**؛
زاہد نکند گنہ کہ قہاری تو؛ ما غرق گناہیم کہ غفاری تو؛ او قہارت خواند و ما غفارت؛ آیا بکدام نام خوشداری تو؛ انتہی اور
آیا ہی کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ؛ یعنی وہی صاحب ہی تقوے کا اور
بخشش کا اور فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ تفسیر اسی آیت کے کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شریک کرنے
سے ساتھ میرے پس جو کوئی پرہیز کرتا ہی شریک کرنے سے ساتھ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون مین اوسکو؛ ف؛ مضمون
اس آیت کا مانند مضمون اس آیت کے ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ؛ ع؛
یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نہین بخشتا ہی اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اوسکے اور بخشتا ہی سوا اسکے جسکے لیے کہ چاہتا ہی؛ اور فرمایا جو کوئی کہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ؛ یعنی بخشش مانگتا ہون اوس خدا سے کہ نہین کوئی معبود مگر
وہ زندہ خبرگیری کرنے والا اور توبہ کرتا ہون اوسکی طرف؛ بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے اگرچہ بھاگا ہو کفار کی لڑائی سے کہ کبیرہ گناہ ہی؛
ف؛ جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے پڑھے چنانچہ آیا ہی کہ استغفار کرنے والا گناہ سے اس حال مین کہ مقیم ہو اوس گناہ پر
مانند ٹھٹھا کرنے والے کے ہی ساتھ رب اپنے کے عیاذا باللہ منہ؛ ع؛ اور فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ بندے نیکبخت
کے لیے بہشت مین پس کہتا ہی بندہ ای پروردگار میرے کہان سے حاصل ہوا مجکو یہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہ درجہ بسبب استغفار فرزند
تیرے کے واسطے تیرے؛ اور فرمایا نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کے کہ کوئی ہاتھ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا
کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سے یا مان کی طرف سے یا بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پس جسوقت کہ پہونچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا

ا باتیں مشہور ہیں ...
۳ رواہ احمد ۱۲
۴ رواہ ... ۱۲
۵ ...
۶ ترمذی ۱۲ ... رواہ احمد ۱۲
۷ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

[illegible]

اس آیت کے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی ای ایسے بندون میرے کہ زیادتی کی اپنی جانون پر یعنی بسبب کرنے گناہون کے نہ ناامید ہو واسد کی رحمت سے بلاشبہ اسد بخشتا ہی گناہ سب تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی پس کہا ایک شخص نے پھر جسنے شرک کیا یعنی وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہورہے نبی صلی اسد علیہ وسلم یعنی بانتظار حکم آلہی کے یا واسطے تفکر و تامل کے اوسکے جواب مین پھر فرمایا یعنی بموجب وحی کے یا اپنے اجتہاد سے کہ خبردار ہو واور جسنے شرک کیا یعنی اور توبہ کی اپنی زندگی ہی مین تو بہ اوسکی قبول ہوتی ہی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے حکم مین تین بار فرمایا یہ کلمہ ✤ **ف** ✤ نہین دوست رکھتا مین الخ یعنی نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کے بدلے تمام دنیا کی چیزین ہاتھ لگین اور اونکو بسدون اور لذت اوٹھاون اوسکی لذت کی چیزون سے اسلیے کہ اسمین خوشخبری ہی مغفرت گناہونکی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اسد تعالی عنہ نے فرمایا ان شعرون مین باندھا ہی ✤ **قطعہ** ✤

اَیَا صَاحِبَ الذَّنْبِ لَا تَقْنَطَنْ ✤ فَاِنَّ الْاِلٰهَ رَؤُفٌ رَّؤُوْفٌ ✤ وَلَا تَرْحَلَنَّ بِلَا عُدَّةٍ ✤ فَاِنَّ الطَّرِیْقَ مَخُوْفٌ مَّخُوْفٌ ✤

اور یہی مضمون ان فارسی کے شعرون مین ہی ✤ **قطعہ** ✤ غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ✤ در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند ✤ نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✤ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✤ **ع** ✤ **وعنہ** ✤ اور فرمایا تحقیق اسد تعالی البتہ بخشتا ہی واسطے بندے اپنے کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی قسم گناہون سے اور ایک روایت مین ہی اگرچہ ہون گناہ برابر پہاڑ کے جب تک کہ نہو پردہ درمیان بندے کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اسد کیا ہی پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حال مین کہ ہو شرک کرنیوالا ✤ اور فرمایا اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی توبہ کرنے والا گناہون سے یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبد اسد بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبد اسد بن مسعود نے اَلنَّدَمُ التَّوْبَةُ وَالتَّائِبُ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ✤ پشیمانی توبہ ہی یعنی پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنے والا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے ✤ **مشکوۃ** ✤ **ف** ✤ جاننا چاہیے کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبر کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوس سے مغفرت بموجب وعدہ الہی کے وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ✤ اور وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے ✤ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مٹانے والی گناہون کی اور کبھی نہین ہوتی لیکن ثواب پاتا ہی اوس پر البتہ حاصل یہ کہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرتا ہی اور چاہتا ہی نہین دور کرتا ✤ **ع** ✤

تنبیہ ✤ استغفار کے معنی ہین طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اور توبہ کے معنی ہین رجوع کرنا گناہون سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اسد تعالی کی بندے کے لیے یہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے آخرت مین کہ نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے نکلجاوے کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہیل تستری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کے انتہی اور توبہ و استغفار کرنی بموجب امر وَتُوْبُوْۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا کے ✤ یعنی اور توبہ کرو طرف اسد کے سب ✤ ہر بندے پر واجب ہی اسلیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبے اپنے کے گناہ یا چوک سے خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور آیندہ تمام گناہ ترک کرے اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہو تمام ہے تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصد کیے ہون یا خطا یا سہوا اور بسبب شومی گناہون کے توفیق طاعت سے محروم نہ رہے اور ظلمت اصرار کی گناہون پر دل کو بالکل گھیر نہ لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہونچاوے اور شرطین توبہ کی چار ہین ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الہی سے

ف ای گنہگار نا امید مشو [illegible] **ع** رواہ احمد والبیہقی ۱۲

ع رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان وقال تفرد بہ النہرانی وہو مجہول ۱۲

اور بسبب تعظیم امراء اوسکے کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگون کے اور ضعف اور فقر اور مانند انکے کے دوسری یہ کہ گناہون گذرے ہوؤن سے شرمندہ ہو تیسری یہ کہ آیندہ گناہ ظاہر و باطن کے ترک کرے چوتھی یہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی گناہ ہرگز نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہ ہی کہ ابتدائے بلوغ اپنے سے وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہوئے ہین تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز و روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہون تو قضا اونکی کرے اور سستی نکرے اونکے ادا کرنے مین ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اوسپر اور جو منع چیزین کین ہین مانند پینے شراب وغیرہ کے اونسے درگاہ خدائے تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور عمل خیر بہت کرے اور بدلے دے تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ ❊ وہ ایسا ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ اپنے بندون سے اور عفو کرتا ہی برائیان ❊ اور یہ توبہ کرنی اللہ تعالی سے اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونے حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی بخشش چاہے اسلیے کہ نافرمانی اوسکی کی اور اونسے بھی تدارک اونکا کرے کہ اگر حق قسم مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا دے اور اگر سوائے مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا اور نہین تو بغیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اسمین بھی خوف فتنے کا ہو تو رجوع خدائے تعالی سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدق کرے تا اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اونسے بخشوا دے اور سلوک کرے اونسے اور مردے کے لیے بھی کچھ بدلے دے اور توبہ و استغفار مین دیر نکرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے نفس و شیطان کے یہ نکہے کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اسلیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے اوسکے بخشے جاتے ہین اگر آیندہ پھر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ کرونگا اور توبہ کرلونگا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کرنے کے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہا کر پاک کپڑے پہنکر دو رکعت پڑھے حضور دل سے اور سجدے مین جاوے اور بہت تضرع و زاری اور ملامت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤنکو یاد کر کر عذاب الہی سے ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کرے بعدہ ہاتھ اوٹھا کر کہے یا الہی غلام بھاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میرے بخشدے اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور نظر رحمت سے میری طرف دیکھ اور میرے گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ سے نگاہ رکھ کہ خیر تیرے ہی دست قدرت مین ہی اور تو ہی بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑھے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہ توبہ تو عوام کی ہی کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝ کا ہوتا ہی اور توبہ خواص کی یہ ہی کہ برے اخلاق سے واجب ہی پاک کرنا دل کا اونسے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور مشغول ہونے ماسوی اللہ سے ہوتی ہی چنانچہ شیخ ابن فارض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین وَلَوْ خَطَرَتْ بِي سِوَاكَ إِرَادَةٌ عَلَى قَلْبِي حَكَمْتُ بِرِدَّتِي یعنی اگر میرے دل پر سوائے تیرے اور خطرہ گذرے تو حکم کردون مین ساتھ ارتداد اپنے کے ❊ اور جاننا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہی اور گناہ کبیرہ و صغیرہ کا بیان اب آگے ہوتا ہی تامل کرنا اونمین پر ضرور ہی اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اونسے دشوار ہی اور بحسب مذہب مختار کے تقوے مین بھی خلل نہین لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اسلیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہی پس مومن کو واجب ہی کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور صغائر سے بھی پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کرتے لیکن خوف اسکا ہی کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علاج گناہون سے بچنے کا یہ ہی کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہ ہی لقمہ دفع کرنے والا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنے والا ستر کا اور مکان بچانے والا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جاننا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنے کے

ف یعنی متعین نہوئی ہو [illegible] یا مثل [illegible] گناہ کی [illegible] شراب وغیرہ نہین [illegible] ۱۲ منہ مدظلہ

حد ضرورت سے اور ساتھ وسعت کرنے کے مباح مین پڑنا ہی شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنے کے مکروہات مین ترکب حرام چیزون کا ہوتا ہی
اور یہان سے اسلام کی تمام ہوتی ہی اور من بعد اسکے گھر کفر و آگ کا ہی نعوذ باللہ منہ عبرہ بو تفسیر بحر العلوم
ف گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث مین یا اطلاق شرع مین
اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے
ہو یا منع آیا ہو اوس سے ساتھ دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین
بعضے بہت بڑے اور برے ہین بعض سے اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ یہ نقل کیے ہین کہ شریک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین
کسیکو شریک کرے یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا پکارنے مین یا کہنے مین
یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین ویسے اور کو بھی جاننے اور نیت
اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پیتی اور اور نشے کی
چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا
باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے اور بیاج کھانا اور گوشت مردار اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سے لے لینا
اور مرد یا عورت پاک دامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصدًا بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا
کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور اونکی نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ماپ تول مین
خیانت کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور
قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز کا اور روزہ رمضان کا اور زکوۃ
اور حج کا اور حضرت کے صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے
کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر
اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین لوگون کے روبرو اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا نفس اپنے کو اور تلف کرنا
ایک عضو کا اعضا اپنے سے یہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب و منی سے اور ایذا دینی ساتھ بددعا دینے کے
اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے پاے نچے کرنے از راہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو
اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ کرنا مسلمان بھائی کی طرف ساتھ تیز چیز کے اور خوجہ کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے
سے یعنی مثلاً داڑھی منڈواوے یا تھوڑے سے ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی
کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا
درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زلف کرنا اور صحبت کرنی حائضہ سے اور گرانی غلے سے خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم
کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت سے دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور
دیوثی اور قرمساقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے ترک کرنی اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور
عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے نا امید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی
اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوئے سوا انکے اور بھی ہین یہ مشکوۃ شریف کے ترجمے مین حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اور
کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھتے ہین پس یہ اعمال ظاہرہ ہین اور بہت چیزین متعلق ہین باطن سے جسکو شوق ہو اور اللہ توفیق دے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝

پس ای ضعیف ایمانون اگر کاربرداز لوگون کے کامون کے ہوؤ تم تو البتہ نزدیک ہوؤ اسکے کہ تباہ کاری کرو زمین مین اور قبیلہ داری کو قطع کرو
فتح ٭ پھر تسے یہی توقع ہی اگر تمکو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑ دو اپنے ناتے ٭ تفسیر ٭ یعنی آرزو کرتے ہو جہاد کی جان
سے تنگ ہو کر اور اگر اللہ تم ہی کو غالب کرے تو فساد نکرو ٭ موضح ٭ اور صاحب مدارک و جلالین نے معنی آیت کے یہ لکھے ہین کہ پس شاید تم
اگر اعراض کرو رسول خدا کے دین سے اور اونکی سنت سے رجوع کر جاؤ تم طرف اوس چیز کے کہ تھے تم اوسپر جاہلیت مین کہ وہ فساد کرنا ہی زمین مین
ساتھ لوٹنے مارنے اور کاٹنے ناتون کے ساتھ قتل کرنے بعض اقارب کے بعض کو اور گاڑ دینے جیتی بیٹیون کے انتہی اور صاحب معالم نے
اول یہی معنی لکھے ہین اور پھر وہ جو کہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ نے لکھے ہین ٭ کہا قتادہ نے بیچ تفسیر فَهَلْ
عَسَيْتُمْ الخ کے کہ کیسا دیکھا تمنے ایک قوم کو جسوقت روگردانی کی اونھون نے کتاب اللہ سے کیا نہین گرائے اونھون نے خون حرام
اور کاٹے ناتے اور نافرمانی کی رحمٰن کی ٭ اور عبد اللہ مزنی نے سے ہی بیچ تفسیر فَهَلْ عَسَيْتُمْ الخ کے کہ کہا نہین جانتا مین اس
آیت کو کہ اوتری ہی مگر حروریہ کے حق مین ٭ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے مخلوق کو پس جب پیدا کر چکا اوٹھ
کھڑا ہوا رحم یعنی قرابت پس پکڑی کمر اللہ تعالی کی پس فرمایا کیا کہتی ہی کہا اوسنے یہ جگہہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہی ساتھ تیرے
قرابت کے کاٹنے سے فرمایا اللہ تعالی نے اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ٭ یعنی کیا نہین راضی
ہوتی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اپنی رحمت سے اوسکو کہ ملاوے تجکو اور توڑون مین اوس سے کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہان ای رب مین راضی ہون
فرمایا پس یہی ہی تیرے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو تم اگر چاہو فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا
فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اور فرمایا نہین ہی ملانے والا بدلہ دینے والا ولیکن ملانیوالا
وہ ہی کہ جب کاٹا جاوے ناتا اوسکا ملاوے اوسکو ٭ ف ٭ یعنی سلوک کرنے والا ناتے دارون سے عوض مین اونکے سلوک کے سلوک کرنے والا نہین ہی سلوک
کرنے والا وہ ہی کہ ناتے دار اوس سے انقطاع کرتے جاوین اور وہ سلوک کرے ٭ حق ٭ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ ای رسول خدا
کے تحقیق میرے لیے ناتے دار ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسے اور وہ انقطاع کرتے ہین مجسے اور نیکی کرتا ہون مین اونسے اور وہ برائی
کرتے ہین مجسے اور مین دانائی خرچ کرتا ہون اونسے اور وہ جہالت کرتے ہین مجپر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر ایسا ہی تو
جیسا کہ کہتا ہی تو پس تو گویا کہ ڈالتا ہی تو اونکے مونہو مین خاک گرم اور ہمیشہ ہوگا تیرے ساتھ اسکی طرف سے فرشتہ مددگار اوسپر جب تلک
کہ تو اس خصلت پر ہی ٭ اور فرمایا لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ ٭ یعنی نہین اوترتی ہی رحمت اوس قوم پر
کہ اومین ناتا کاٹنے والا ہوتا ہی ٭ اور فرمایا نہین کوئی گناہ کہ لائق تر ہو ساتھ اسکے کہ جلدی دے اللہ کرنے والے اوسکے کو عذاب دنیا مین
ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کرے اوسکے لیے عذاب آخرت مین اطاعت نکرنے حاکم کے سے اور ناتے کے کاٹنے سے ٭ ف ٭ یعنی
ان گناہون کے کرنے سے دنیا اور آخرت مین گرفتار عذاب کا ہوتا ہی ٭ سید ٭ اور فرمایا جو کوئی دوست رکھے یہ کہ فراخی کیجاوے اوسکے لیے
اوسکے رزق مین اور تاخیر کیجاوے اوسکے لیے اوسکی اجل مین پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے قرابتیون سے ٭ اور فرمایا سیکھو تم نسب اپنے
اوسقدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوسکے اپنے اقربا سے اسلیے کہ سلوک کرنا اقربا سے سبب محبت کا ہی اقربا مین سبب زیادتی کا ہی مال مین سبب
تاخیر کا ہی اجل مین ٭ اور فرمایا کہ ناتا لٹکایا گیا ہی ساتھ عرش کے کہتا ہی یعنی بطریق خبر یا دعا کے مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ ٭
یعنی جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو کاٹے مجکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے ٭ اور فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ

یہ جماعت وہی کہ لعنت کی انکو خدا نے پس بہرا کر دیا انکو اور اندھی کر دین آنکھین انکی آیا تامل نہین کرتے ہین قرآن مین یا دلون پر قفل اون دلون کے ہین ✝ **فتح** ✝ ایسے لوگ وہی ہین جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا انکو بہرے اور اندھی اونکی آنکھین کیا دھیان نہین کرتے قرآن مین یا دلون پر لگ رہے ہین اونکے قفل ✝ **تفسین** ✝ یعنی حکومت کے غرور مین ظلم کرنے لگے پھر کسیکا سمجھایا نہ سمجھے ✝ **مو** ✝ یہ جماعت یعنی جنکا ذکر اوپر ہوا لعنت کی الخ یعنی دور کیا اونکو اپنی رحمت سے بہرا کر دیا یعنی سننے حق و نصیحت کے سے اور اندھی کر دین الخ کہ راہ حق دیکھتے نہین دلون پر قفل ہین کہ سمجھتے نہین نصیحتین قرآن کی اور احکام اوسکے تامل نہین کرتے ہین الخ یعنی قرآن مین سو مین تو پہچانین جو کچھ کہ اوسمین ہے یعنی نصیحتین اور ممنوع چیزین اور ڈرتے گنہگارون کے پھر جرأت نکرین گناہون پر اور لفظ اَمْ بیچ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ کے بمعنی بل کے ہے ✝ **معا** ✝ آیا ہے کہ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ پس کہا ایک نوجوان نے کہ آنحضرت کے پاس بیٹھا تھا بَلٰی وَاللّٰهِ عَلَیْهَآ اَقْفَالُهَا ✝ یعنی سچ ہے قسم خدا کی دلون پر قفل اونکے لگ رہے ہین اللہ ہی کھولے تو وہ کھلین پس جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر تو پوچھا اوس نوجوان کو تو کہ حاصل کرین اوسکو کہین کا پس لوگون نے کہا کہ وہ مرگیا حاصل یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ بات اوسکی پسند آئی تھی اسی لیے اوسکو اب تلاش کیا ✝ خالد بن معدان صحابی نے کہا کہ نہین کوئی بندہ مگر کہ اوسکے لیے چار آنکھین ہین دو آنکھین تو اوسکے مونہہ پر ہین دیکھتا ہے اونسے دنیا اپنی اور وجہ معیشت اپنی کہ سنوارتی ہے حال اوسکا اور دو آنکھین اوسکے دل مین ہین کہ دیکھتا ہے اونسے دین اپنا اور وہ چیز کہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے پس جب ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ بندے کے خیر کا تو کھولدیتا ہے وہ دونون آنکھین کہ اوسکے دل مین ہین پس دیکھتا ہے اونسے وہ چیز کہ وعدہ کی ہے اللہ تعالی نے ساتھ غیب کے اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ برائی کا تو چھوڑتا ہے دل کو اس حالت پر کہ علیحدہ ہے اوسمین اور پڑھی خالد نے یہی آیت اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ✝ **درمنثور** ✝ **تنبیہ** ✝ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر دل روگ مین گھر رہے ہین علاج کرنا اونکا ضروری ہے ظاہر بدن کی بیماریون سے زیادہ دل کی بیماریون کا علاج کرنا چاہیے تا راہ حق دیکھے ✝ عبد اللہ انطاکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پانچ چیزین دل کی دوا ہین مجالسۃ الصالحین وقراءۃ القرآن وخلاء القلب وقیام اللیل والتضرع عند الصبح ✝ یعنی ہمنشینی صالحین کی اور پڑھنا قرآن کا یعنی فکر و سوچ سے اور خالی کرنا دل کا یعنی دنیا کی فکرون زائدہ سے اور محبت ماسوی اللہ سے اور قیام کرنا رات کا اور عجز و زاری کرنی نزدیک صبح کے انتہی ✝ منہاج العارفین مین لکھا ہے کہ غم دنیا نہ کھا کہ دل تیرا تباہ نہووے ✝ صحبت اہل دنیا سے پرہیز کرتا تیرا دل سیاہ نہووے ✝ دل کسی مین نہ لگا تا کہ جان ہلاکت مین نپڑے ✝ ای عزیز ہرگز خدا تعالی کے سوا پر بھروسا اور تکیہ مت کر تو آخر کو نہ پچھتاوے ✝ اور دل سے اللہ تعالی کو مت بھول تو شیطان کے پھندے مین نہ پھسے ✝ اور دل کو حرص سے خالی کر تو سکھ پاوے ✝ اور دل کو اوس تعالی شانہ کے کام مین لگا تو تیرے سب کاروبار سنور جاوینگے ✝ اور حق تعالی کے غیر کو مت چاہ تو آخر کو تیرا دل نہ ٹوٹے ✝ اور دل کو کسی سمت لگا کہ آخر کو تیرا نقصان ہوگا ✝ اور طمع کو دل سے دور کر کہ تو رسوا نہووے ✝ اور اپنے دل مین سوچ کر نیک بات کیا کر تو سب نیکیان ہی ہوا کرین ✝ اور سب سے دل کو اوٹھا کر تا امید ہو تو تیری سب آرزوئین بر آوین ✝ اور دل کو سب سے توڑ کر مالک سے دل لگا کر خلوص سے کام کیا کر تو اوس پر ثواب پاوے ✝ اور دنیا کی طرف سے غم مت کھا تو دل تیرا نہ اوجڑ جاوے ✝ اور موت کو ہمیشہ یاد رکھ تو دل تیرا دنیا کی طرف نہ جھکے ✝ اور جہان کہین تو ہووے خدا تعالی کو اپنے سامنے جان ✝ اور بیہودہ مت بک ✝ اور اگر دنیا والون کے ساتھ صحبت رکھے تو دل سے دین کو مت بھول ✝ اور اپنے دل مین کچھ قدر اپنی مت جان تو لوگون مین قدر والا ہو جاوے ✝ اور دنیا والون کی صحبت سے بچ تا رہ تو تیرے دل پر میل نہ جمے ✝ دل کسی اور سے مت لگا تو مصیبت زدہ نہو جاوے ✝ اور لوگون کے دلون کو دھیان مین رکھ اگر تو ہشیار ہے کہ اوسمین خدا تعالی کی خوشنودی دیکھے ✝ اور حق کی ہر وقت یاد رکھ کہ تیرا دل سیاہ نہو جاوے ✝ جو تجھکو چاہتا ہے تو خدا کا دھیان کیا کر ✝ اور دنیا کے دھیان سے درگذر تو پریشان نہووے ✝ خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ✝

شعر ✝ دل کہ آئینہ شاہیست غباری دارد ✝ از خدا میطلبم صحبت روشن رائی ✝ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن شریف عجب نعمت ہے کہ

اسمین سوچ و فکر کرنا اور اسکی تلاوت نکرنی بڑی بے نصیبی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نعمتین چھ ہین الاسلام والقرآن ومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعافیۃ والستر عن العیوب والغنی عن الناس یعنی اسلام اور قرآن اور محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور عافیت اور پردہ پوشی عیبون سے اور بے پروائی لوگون سے ٭ منبہات وغیرہ

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَھُمْ وَاَمْلٰی لَھُمْ ۝

تحقیق جو لوگ پھر گئے یعنی ساتھ نفاق کے اپنے پیٹھون کی طرف پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی شیطان نے آراستہ کیا انکے لیے اور مہلت دی ہے اونکو ٭ ف ٭ بیشک جو لوگ الٹے پھر گئے اپنی پیٹھ پر پیچھے اسکے کہ کھل چکی اونپر راہ شیطان نے بات بنائی انکے دین اور دیر کے وعدے دیے ٭ تفسیر ٭ یعنی منافق قرآن کو نہین سمجھتے کہ جہاد مین کتنے فائدے ہین اور قرار ایمان سے پھرے جاتے ہین کہ لڑائی مین جاوینگے تو دیر تک جیوینگے ٭ مو ٭ جو لوگ الخ یعنی منافق پھر گئے کفر کی طرف پیچھے اسکے کہ واضح ہوئی حق کے اونکے لیے اور املٰی لھم کے معنی ہین مدّ لھم فی الآمال والامانی یعنی مہلت دی اونکو زندگی کی آرزوؤنمین اور امیدونمین اور ابو عمرو نے واُملی لھم پڑھا ہے یعنی مہلت دی گئی اور عمر درازکی گئی ٭ ف ٭ مہلت دی یعنی شیطان نے اونکیتا درازگی آرزوؤنمین اور اوسکی تسویلات یعنی فریبون کے اتباع مین ہین اور بصرے کی قرأت کا ترجمہ یہ ہے کہ مہلت دی گئی اونکو خدا کی طرف سے اور عذاب مین جلدی نہوئی اور بقول بعض کے ضمیر املی کی خدا تعالی کی طرف پھرتی ہے یعنی مہلت دی خدا نے اونکو اور عذاب مین جلدی نکی اور کہا ہے مفسرین نے کہ مراد انسے کفار اہل کتاب کے ہین کہ بعد پہچاننے محمد علیہ السلام کی حقیقت کے اپنی کتابون سے آپپر ایمان لانے سے پھر گئے اور بعض کے نزدیک مراد انسے منافق ہین کہ اسلام یعنی ظاہری اسلام لاکر پھر پھر گئے یعنی پوشیدہ اور مراد ھدی سے آنحضرت کے معجزے ہین اور بموجب قول اول کے توریت و انجیل مین تبیان مین لکھا ہی کہ یہود پہلے بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت آنحضرت کی توریت سے معلوم کر کر ایمان آپپر رکھتے تھے اور اوسکو اظہار کرتے تھے اور لوگون کو اونکے ظہور سے خبر دیتے تھے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور ہجرت کر کے مدینے کو آئے اونسے اور اونپر ایمان لانے سے ارتداد اختیار کیا حق تعالی نے ساتھ اوتارنے اس آیت کے اونکے حال سے خبر دی ٭ بحر العلوم ٭ معا ٭

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ کَرِھُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰہُ سَنُطِیْعُکُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارَھُمْ ۝

یہ سب بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے کہا ساتھ اون لوگون کے کہ ناپسند کیا ہے اوس چیز کو کہ خدا نے بھیجی ہے یعنی منافق یہود سے کہتے تھے کہ فرمان برداری تمھاری کرینگے بعضے کامون مین اور خدا جانتا ہے اونکی پوشیدہ بات کہنے کو ٭ ف ٭ یہ ہوا اسلیے کہ اونھون نے کہا اونسے جو بیزار ہین اللہ کے اوتارے سے ہم تمھاری بات بھی مانینگے بعضے کام مین اور اللہ جانتا ہے مشورہ کرنا ٭ تفسیر ٭ منافقون نے کافرون سے کہا کہ ہم مسلمان ہوئے ہین لیکن تمسے نہ لڑینگے ٭ مو ٭ بعضے کامونمین یعنی محمد کی عداوت مین اور بیٹھ رہنے مین اونکی مدد کرنے سے اور لوگون کے باز رکھنے مین جہاد کرنے سے اونکے ساتھ فرمان برداری تمھاری کرینگے پس کہا اونھون نے یہ پوشیدہ پر ظاہر کر دیا اوسکو اللہ تعالی نے ٭ ملح ٭

فَکَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَاَدْبَارَھُمْ ۝

پس کیا ہوگا حال جسوقت کہ اونکی روح قبض کرینگے فرشتے مارینگے اونکے مونھون کو اور اونکے پیٹھون کو ٭ ف ٭ پھر جب کیا ہوگا فرشتے جان نکالینگے اونکی مارتے جاتے ہین اونکے مونھ پر اور پیٹھ پر ٭ تفسیر ٭ یعنی تب موت سے کیونکر بچینگے اور تب نفاق کا مزہ چکھینگے ٭ مو ٭ کیا ہوگا الخ یعنی پس کیا کرینگے اور کیا حیلہ ہوگا اونکا اوسوقت ابن عباس سے منقول ہے کہ نہین مرتا ہے کوئی گناہ پر مگر کہ مارتا ہے ایک فرشتہ فرشتون مین سے اوسکے مونھ اور پیٹھ پر مجاہد سے منقول ہے کہ کہا مارتے ہین فرشتے اونکے مونھون پر اور اونکی مقعدون پر و لیکن

اللہ کریم ہی کہ اسطرح کنایہ کیا یعنی پیٹھون پر مارنا فرمایا + مد درمنثور

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ ع ۳ ۹

یہ عذاب بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے پیروی کی اوس چیز کی کہ غصے مین لاوے خدا کو اور ناپسند کیا اوسکی خوشی کو پس خدا نے نابود کیا اونکے اعمال کو + فتح + یہ اسپر کہ وہ چلے اوس راہ جس سے اللہ بیزار ہی اور نہ پسند کی اوسکی خوشی پھر اوسنے اکارت کر دیے اونکے کیے + مو تفسیر + یہ عذاب یعنی قبض روح کرنا بطور مذکور کے اور مراد اوس چیز سے کہ غصے مین لاوے چھپانا امر رسول کا ہی اور مدد کرنی کافرون کی اور اوسکی خوشی کی چیز سے مراد ہی ظاہر کرنا نعت پیغمبر کا اور اطاعت کرنی اونکی اور مدد کرنی مومنون کی + مل + جمل

تنبیہ + اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کامون سے بچے کہ جن سے پروردگار تعالی غصے ہو اور ایسے کام کرے کہ جن سے وہ راضی ہو اور وہ غصے ہوتا ہی گناہون کے کرنے سے جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہی وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ + یعنی بچا تو اپنے تئین گناہون سے اسلیے کہ گناہ سے اوترتا ہی غضب خدا کا یہ ٹکڑا ہی بڑی حدیث کا کہ مشکوۃ مین ہی اور راضی ہوتا ہی اللہ تعالی ایمان لانے سے اور عمل نیک کے کرنے سے اور خوف خدا کے رکھنے سے جیسا کہ سورۂ لم یکن کے اخیر مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاۤؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۝ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۝ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ یعنی بلا شبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ بہتر ین مخلوق کے ہین جزا اونکی جنتین ہمیشہ رہنے کی ہین جاتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ ہمیش کو رہینگے اونمین راضی ہوا اللہ اونسے یعنی بسبب طاعت اونکی کے اور راضی ہوئے وہ اللہ سے یعنی بسبب ثواب اوسکے کے یہ اوسکے لیے ہی کہ ڈرا اپنے رب سے یعنی اوسکے عذاب سے پھر باز رہا اوسکی نافرمانی سے اور راضی ہوتا ہی وہ خواہش نفسانی کے ترک کرنے سے اور اوسکے ڈر سے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہی کہ چار چیزین نہین پائی جاتی ہین مگر بسبب چار چیزون کے نہین پائی جاتی ہی باقی یعنی آخرت کی نعمتین مگر بسبب ترک کرنے فانی کے یعنی دنیا کے فرماتا ہی اللہ تعالی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۝ یعنی جو کچھ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ اللہ کے پاس ہی باقی ہی اور فرمایا بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ یعنی بلکہ اختیار کرتے ہو تم اور ترجیح دیتے ہو دنیا کی زندگانی کو حالانکہ آخرت بہتر ہی اور پایندہ تر ہی اور نہین پائی جاتی ہی رضا یعنی خوشی اللہ تعالی کی مگر بسبب ڈرنے کے کھڑے رہنے سے سامنے اوسکے اور بسبب ترک کرنے خواہش نفسانی کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ یعنی اور جو ڈرا کھڑے رہنے سے سامنے رب اپنے کے اور باز رکھا نفس کو خواہش سے پس بلا شبہ ٹھکانا اوسکا بہشت ہی اور نہین پایا جاتا ہی درجہ عقبی کا مگر بسبب ترک کرنے کے راحت کو دنیا مین فرماتا ہی اللہ تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ یعنی یہ گھر آخرت کا مقرر کرتے ہین ہم اونکے لیے کہ نہین چاہتے ہین برائی زمین مین اور نہ فساد اور خوبیان آخرت کی پرہیزگارون کے لیے ہین اور نہین پائی جاتی ہی جنت مگر بسبب مشقت کے فرماتا ہی اللہ تعالی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی جو لوگ مشقت کرتے ہین ہماری راہ مین البتہ دکھلاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلا شبہ اللہ البتہ محسنین کے ساتھ ہی انتہی + اور خوب سمجھنا چاہیے اسکو کہ اللہ تعالی کی رضامندی کے برابر کوئی چیز بھلی نہین اور اوسکے غضب کے برابر کوئی چیز بری نہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزین جنت مین بہتر ہین نعمت جنت سے خلود یعنی ہمیشہ رہنا جنت مین بہتر ہی جنت سے اور رضا اللہ تعالی کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور حرمت ملائکہ کی یعنی توقیر کرنا اونکا جنتیون کو جنت مین بہتر ہی جنت سے اور ہمسائگی انبیاء اللہ کی جنت مین بہتر ہی جنت سے اور چار چیزین

دوزخ میں بری ہیں دوزخ سے خلود دوزخ میں برا ہی دوزخ سے اور ہمسائگی شیطان کی دوزخ میں بری ہی دوزخ سے اور سرزنش ملائکہ کی دوزخ میں بری ہی دوزخ سے اور غضب رب کا دوزخ میں برا ہی دوزخ سے + ملنہات +

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ○

کیا گمان کیا ہی اون لوگوں نے کہ جنکے دل میں بیماری ہی کہ ظاہر نکریگا خدا کینے انکے + فتح + کیا خیال رکھتے ہیں جنکے دل میں روگ ہی کہ اللہ نکھولیگا اونکے جیون کے بیر + موضح + تفسیر + یعنی کیا منافقوں نے یہ گمان کیا ہی کہ اللہ تعالی نہیں ظاہر کریگا بغض و عداوت اونکی کہ نبی علیہ السلام اور مومنوں سے رکھتے ہیں + مل +

وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ○

اور اگر چاہتے ہم البتہ دکھا دیتے ہم اونکو تیرے تئیں پس پہچانتا تو اونکو اونکے قیافے سے یعنی ظلمت نفاق کی اونکے مونہوں کو ظاہر ہوتی واللہ اعلم اور البتہ پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام میں اور خدا جانتا ہی عمل تمہارے + فتح + اور اگر ہم چاہیں تجکو دکھاویں سو پہچان تو چکا ہی تو اونکے چہرے سے اور آگے پہچان لیگا بات کے ڈھب سے اور اللہ کو معلوم ہیں تمہارے کام + موضح + تفسیر + یعنی دکھا دیتے یعنی پہچنوا دیتے ہم تجکو اونکو کہ رہنمائی کرتے تجکو ونپر قیافے سے یعنی اونکی علامت سے اور وہ یہ ہی کہ کہہ اونکی نشانی بتا دیتا اللہ تعالی کہ جس سے معلوم ہو جاتے اور انس سے کہ نہیں پوشیدہ رہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافقوں میں سے پہچان لیتے تھے آپ اونکو اونکی نشانیوں سے پہچانیگا تو اونکو اسلوب کلام میں اسلیے کہ نہیں قادر ہوتے ہیں اوپر چھپانے اون چیز کے کہ اونکے جیون میں ہی + مل + اسلوب کلام میں کہ جس سے حقارت حضرت کی اور مومنوں کی نکلے اور ٹھٹھا کرنا اونسے اور رعین المعانی میں انس سے روایت کیا ہی کہ ایک جہاد میں منافق جب سوتے سے اوٹھے تو اونکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا ہذا منافق اور تفسیر معالم میں ہی کہ بعد اوترنے اس آیت کے کوئی منافق رسول علیہ السلام سے کلام نہیں کرتا تھا مگر کہ آپ اسکو پہچان لیتے تھے + جمل + پھر بتا دیا اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اوترنے اس آیت کے منافقوں کے تئیں پس تھے حضرت پکار نام لیکر ایک شخص کا منافقوں میں سے اور ابن مسعود سے ہی کہ کہا نہیں پہچانتے تھے ہم منافقوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مگر بسبب بغض رکھنے اونکے کے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے + در منثور +

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ○

اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمکو تا پہچانیں ہم جہادوں کو تمسے اور صابروں کو اور آزماویں ہم احوال تمہارے + فتح + اور البتہ ہم تمکو جانچینگے تا معلوم کریں جو تم میں لڑائی والے ہیں اور ٹھہرنے والے اور تحقیق کریں تمہاری خبریں + موضح + تفسیر + یعنی حکم کرتا ہوں میں تمکو جہاد و صبر کا تا خلق پر ظاہر ہو کہ مجاہد اور صابر کون ہی اور مخالف کون ہی + جمل + امتحان کرینگے ہم الخ یعنی ساتھ قتال کے از راہ اعلام نہ استعلام کے یعنی تا خلق پر ظاہر ہو جائے حال تمہارا نہ یہ کہ ہم معلوم کریں ہم عالم الغیوب ہیں ہمکو کیا حاجت ہی معلوم کرنے کی یا معاملہ ہم تمسے امتحان کرنے والوں کا سا تا کہ خوب اظہار عدل ہو جائے اور صابروں کو یعنی صبر کرنے والوں کو جہاد پر اور اخبار سے مراد ہی اسرار اور فضیل سے منقول ہی کہ جب وہ پڑھتے تھے یہ آیت روتے تھے اور کہتے تھے اللّٰهُمَّ لَا تَبْتَلِنَا فَإِنَّكَ إِنْ بَلَوْتَنَا فَضَحْتَنَا وَهَتَكْتَ أَسْتَارَنَا وَعَذَّبْتَنَا + یعنی یا اللہ نہ امتحان کر تو ہمکو اسلیے کہ تو اگر امتحان کریگا ہمکو فضیحت کریگا تو ہمکو اور پھاڑیگا پردے ہمارے اور عذاب کریگا تو ہمکو + مل + مجاہد سے منقول ہی کہ اونہوں نے پڑھی یہی آیت پھر کہا اللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاسْتُرْنَا وَلَا تَبْتَلِنَا + یعنی یا اللہ عافیت دے تو ہمکو اور پردہ پوشی کر ہماری اور مت آزما احوال ہمارے + در منثور +

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ

صل [illegible]

ص [illegible]

لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡئًا ؕ وَ سَیُحۡبِطُ اَعۡمَالَہُمۡ ○

تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا خدا کی راہ سے اور مخالفت کی پیغمبر کی بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی اونکے لیے راہ ہدایت کی کچھ نقصان نہین پونہچاینگے خدا کو اور نابود کریگا خدا عمل اونکے ✤ **فتح** ✤ جو لوگ منکر ہوئے اور روکا اللہ کی راہ سے اور خلاف ہوئے رسول سے پیچھے اسکے کہ کھل چکی اونپر راہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اکارت کر دیگا اللہ اونکے کیے ✤ **مو** ✤ **تفسیر** ✤ عمل اونکے یعنی جو کہ کیے تھے رسول کی مخالفت مین یعنی باطل کر دیگا اونکو پس نہین پونہچینگے اونسے طرف غرضون اپنی کے ✤ **صل** ✤ نابود کریگا الخ پس نہین دیکھینگے ثواب آخرت مین اور مراد اسسے یہود ہین کہ از راہ علم کے حقیت پیغمبر کی توریت سے جانکر منکر ہوئے اور لوگون کو اونپر ایمان لانے سے باز رکھا اور بعض کے نزدیک مراد وہ لوگ ہین کہ جو کفار لڑتے تھے اونکو اوسکے بدلے مین کھلاتے تھے اور تقویت اونکی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی پر کرتے تھے ✤ **مو** ✤ **بحش** ✤ اور بعضون نے کہا کہ مراد اعمال سے کید و مکر اونکے ہین کہ نبی علیہ السلام اور مومنون کے حق مین کرتے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کے حق مین ✤ اَلَمۡ یَجۡعَلۡ کَیۡدَہُمۡ فِیۡ تَضۡلِیۡلٍ ✤ **تفسیر لاہیجی** ✤ کفار و منافقین پر غصہ فرما کر اب اونکے مقابل مین مومنون کو خطاب ہوتا ہی ✤

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ○

ای مسلمانون فرمان برداری کرو اسکی اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی اور باطل نکرو عمل اپنے یعنی بسبب ارتداد کے یا ریا اور سمعت کے ✤ **فتح** ✤ ای ایمان والون حکم پر چلو اللہ کے اور حکم پر چلو رسول کے اور ضائع مت کرو اپنے کیے ✤ **تفسیر** ✤ یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ مین جب قبول ہو کہ موافق حکم کے ہو اپنی چاؤ پر نکرو ✤ **مو** ✤ باطل نکرو الخ یعنی بسبب کرنے گناہون کے مثلاً ✤ **ج** ✤ بسبب نفاق یا ریا کے ✤ **مدل** ✤ کہا عطا نے بسبب شک و نفاق کے کہا کلبی نے بسبب ریا و سمعت کے اور کہا حضرت حسن بصری نے بسبب معاصی اور کبائر کے ✤ **معا** ✤ قتادہ سے ہی بیچ تفسیر اس آیت کے کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہیے کہ کرے ولا قوۃ الا باللہ ✤ پس بلاشبہ خیر دور کرتی ہی شر کو اور مدار اعمال کا خاتمے پر ہی ✤ کہا ابو العالیہ نے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین ضرر کرتا ساتھ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ساتھ شرک کے کوئی عمل یعنی نیک یہان تک کہ اوتری یہ آیت اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ○ پس ڈرے اس سے کہ باطل کرے گناہ عمل کو اور بعض روایت مین ہی کہ پس ڈرے کبائر سے یہ کہ باطل کردین اونکے اعمال کو ✤ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے یہ کہ نہین ہی نیکیون سے کچھ مگر کہ قبول ہی کی جاتی ہی یہان تک کہ نازل ہوئی یہ آیت اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ لَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَکُمۡ ○ پس جب نازل ہوئی یہ آیت تو کہا ہمنے کہ کیا ہی یہ ایسی چیز کہ باطل کرتی ہی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہین جو لازم کرتے ہین عذاب کو اور باتین بیحیائی کی ہین پس تھے ہم جب دیکھتے اوس شخص کو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو کہتے تھے ہم کہ بلاشبہ یہ ہلاک ہوا یہان تک کہ اوتری یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ✤ یعنی بلاشبہ نہین بخشتا اللہ شرک کو اور بخشدیتا ہی سوای اسکے کو جسکے لیے چاہتا ہی ✤ پس جب اوتری یہ آیت تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اسمین اور تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہی انمین سے کچھ تو ڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نکیا انمین سے کچھ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لیے یعنی مغفرت کی ✤ **در منثور** ✤ **تنبیہ** ✤ بھائیون غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر دھن باندھو اور بچو شک و نفاق و گناہون سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار رہو اوسکی رحمت و مغفرت کے ✤ اب کچھ آیتین اور حدیثین آنحضرت کی اطاعت کی فضیلت کی سنو اور تامل کرو انمین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ✤ یعنی اور جسنے اطاعت کی

اخرج محمد بن نصر و ابن جریر و ابن مردویہ ۱۲

اسکی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پہنچا اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنی کہو
اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تو کہ دوست رکھے تمکو اللہ اور فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ
مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یعنی اور جو کہ فرمان برداری
کرتے ہیں اللہ و رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر کہ وہ نبی ہیں اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فرمایا
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنی جسنے اطاعت کی رسول کی پس بلاشبہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِہِمُ الْاَرْضُ یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اور نافرمانی کی ہی رسول
کی یہ کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن کے اور فرمایا قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ یعنی کہہ فرمان برداری کرو اسکی اور رسول کی پھر اگر پھر جاؤ پس تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا کافروں کو
اور فرمایا وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس
چیز سے منع کرے تمکو وہ پس باز رہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی الخ یعنی ساری
امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہ نہ مانا اور سرکشی کی کہا گیا کسنے نہ مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین
اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق نہ مانا ❊ ف ❊ کہا گیا کسنے نہ مانا الخ یعنی نافرمان و سرکش سے کون مراد ہی پس حضرت نے جواب
سرکش اور غیر سرکش بیان کیے خوب واضح ہونے کے لیے ۱۲ ❊ کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ
سوتے تھے پس کہا فرشتون نے آپسمین کہ تحقیق واسطے اس صاحب تمہارے کے یعنی آنحضرت کے ایک کہاوت ہی پس بیان کرو واسطے اسکے
کہاوت کو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ سوتا ہی یعنی بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ بلاشبہ آنکھ اوسکی سوتی ہی
اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ کہاوت اسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہی کہ بنایا اوسنے گھر اور ٹھہرایا اوسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالے
کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے والے کا داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا
پھر کہا فرشتون نے آپسمین کہ کھول کر بیان کرو اس کہاوت کو اسکے لیے تاکہ یہ سمجھے اسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہی اور کہا بعضون
نے کہ تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہی اور بلانے والے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جسنے
فرمان برداری کی محمد کی پس فرمان برداری کی اوسنے اسکی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اسکی اور محمد فرق کرنے
والے ہین درمیان لوگون کے ❊ ف ❊ یعنی کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کھانا جو
طیار کیا ہی مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین اور مراد شخص سے پاک پروردگار ہی یہ دونون بسبب اسکے کہ ظاہر ہین بیان نہین کیے
۱۲ ❊ اور فرمایا سوائے اسکے نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے یعنی دین و شریعت کے مانند مثل
ایک شخص کے ہی کہ آیا ایک قوم کے پاس پس کہا اوسنے اے قوم میری تحقیق دیکھا مینے لشکر اپنی آنکھون سے اور بلاشبہ مین ڈرانیوالا ہون
ننگا یعنی بیغرض پس ڈھونڈھو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نے قوم اوسکی سے پس چلے راتون رات
پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اوپر لشکر دشمن کا
پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہ ہی مثال اوسکی کہ فرمان برداری کی میری اور پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اور
اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین ❊ ف ❊ ڈرانے والا ہون ننگا اصل اسکی
یہ ہی کہ عرب مین جب کوئی شخص دشمن کو آتے دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوے قوم بعد اوسکے مثل ہوگئی

۵ رواہ البخاری ۱۲

۶ یعنی ایک شخص نے [illegible]

۷ رواہ الشیخان و [illegible] مسلم ۱۲

ہر امر ناگہانی وہشت ناک کے پیش آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچے تھے خبر دینے عذاب کے مین ۱۲ ح ❊ مسن
اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کی ہی کہ جلائی آگ پس جب کہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا آگ مین گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون
نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہی اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتے ہین آگ مین یعنی
اسکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمھاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم چھوٹ جاتے ہو اوسمین یہ بھی
روایت بخاری کی اور واسطے مسلم کے مانند اسی کے اور کہا مسلم نے بیچ آخر اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مثل
میری اور مثل تمھاری ہی کہ مین پکڑے ہون کمرین تمھاری بچانے کو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے آؤ میری طرف
بچو آگ سے پس تم غالب آتے ہو مجھپر پیٹھ جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری مسلم نے ❊ ف ❊ یعنی مینے حرام اور منع چیزین واضح
بیان کین مین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنی کرتے ہو وہی برے کام اور مین منع کرتا ہون ۱۲ ح ❊ اور فرمایا مثال
اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنی ساتھ ہدایت اور علم کے مانند مثال مینہ بہت کے ہی کہ پونہچا زمین کو پس تھا اوس زمین
مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنی اپنے اندر جذب کیا پھر اگائی خشک گھانس اور تر بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سے
سخت کہ ٹھہر رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نے بسبب اوسکے لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پونہچا اوس زمین سے ایک ٹکڑے
اور کو نہ تھا وہ مگر چٹیل میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گھانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئین مثل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین
خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے پس جانا یعنی سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ
اوسکے سر کو بسبب تکبر کے اور نہ قبول کی اوسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے ❊ ف ❊ اسمین دو طرح کے آدمی
مذکور ہوئے ایک تو فائدہ اوٹھانے والے دین سے اور دوسرے نہ فائدہ اوٹھانے والے اوس سے اور زمین بھی دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ
فائدہ مند ہوتی ہی پانی سے اور دوسری وہ کہ نہین فائدہ مند ہوتی پھر آگے فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی اسیطرح
فائدہ مند دین سے بھی دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ معلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کے ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس
اوگائی اور اور ونکو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح اونھون نے خود بھی فائدہ علم سے اوٹھایا اور اور ونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم غیر عامل
کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پیدا کی پس یہ مثل اوس زمین کے ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ
منتفع ہوئے یا جس زمین نے پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا اور پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کیے آپ بھی
فائدہ مند ہوئے اور اور لوگ بھی اور جس زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل کیا اور بعینہ لوگونکو پونہچا کر فائدہ مند کیا اور
جسنے کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کی طرف نکی اور ہرگز نہ سنا اور نہ عمل کیا اوسپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا کافر ہوا یہ مثل اوس
زمین شور کے ہی کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ❊ ح ❊ اور فرمایا لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ
بِهٖ رواہ فی شرح السنۃ ❊ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا ہون مین اوسکو
یعنی دین و شریعت ❊ ف ❊ یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات مین اور عبادات مین کمال خوشی سے یہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ
جاتی رہے آدمی سے کدورت نفسانی پس وہ روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین ❊ سید ❊
پس جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا اور رسول کی اوسکی غذا ہو جاتی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی اگر مجکو اختیار دین بہشت
اور مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہی اوسکے نزدیک اور مسجد مین حکم اوسکا ہی ❊ شعر ❊ نزدیک بے سیر دوزخم باشد اگر جنت
بہ دوس بالا مرا بے یک وجب جا از در کوی تو بس باشد مرا ❊ ہان جنت محل رہنا مولی کی ہی اسلیے اولیا اوسکی طرف رغبت کرتے ہین نہ واسطے خواہش نفس کے

اور فرمایا یعنی انس کو یا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ الخ رواہ الترمذی یعنی ای چہوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہی تو اسکی کہ صبح کرے
او شام کرے اور نہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو پہر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ ہی سنت میری اور جسنے دوست رکہا میری
سنت کو پس تحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو ہوگا ساتہ میرے بہشت مین ف اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ
دوست رکہنا حضرت کی سنت کا سبب ہی آنحضرت کی محبت اور رفاقت کا چاہئے عمل کرنا اسپر ای بہائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی
سنت کی محبت رکہنے والون کا سب نعمتین دارین کی ایک طرف ہین اور یہ ایک طرف اللہ تعالی نصیب کرے ہم سبکو آمین آمین آمین ح اور فرمایا
مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ الخ رواہ الترمذی یعنی جسنے کہایا حلال
اور عمل کیا سنت کے طریقے پر اور امن مین رہے لوگ زیادتی اوسکی سے داخل ہوگا بہشت مین پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق یہ آجکے
دن البتہ بہت ہین لوگون مین فرمایا اور رہینگے بعد زمانے میرے کے بہی ف اگر ایک مال کہاوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہی
پہلے اوسکے کہانے کے یا عین کہانے کے وقت یا بعد اوسکے تو وہ طیب نہین ہوتا جبتک بچے گناہ سے تینون حالتون مین تو وہ طیب ہوتا ہی مثال
طیب نہونے کی یہ ہی کہ مثلا کسینے بیع کرنے کا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد کے ایجاب قبول موجب شرع کے ہوا
یا عین وقت عقد کے کوئی شرط فاسد بیع مین لگا دے یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط فاسد لگا دے مثلا کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک تل اسکی
مجہے دیا کر پس چاہئے کہ تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنی جو فعل کرے
یا جو بات کہے موافق شرع کے ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل مین ساتہ سنت کے یعنی حدیث کے کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل مین یہان ترک پاکہانا
اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب حدیث بجالاوے البتہ بہت ہین بیچ لوگون کے یعنی ایسے آدمی ہمارے زمانے مین تو بہت ہین بعد ہمارے
دیکہا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آگے حاصل حضرت کے ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہوگی
اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو آخیر زمانے مین بہی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و تقوی پر مستقیم ہونگے م ح اور فرمایا تَرَکْتُ فِیْکُمْ
اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رواہ فی الموطا یعنی چہوڑین مین نے
تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہوؤگے تم جبتک پکڑے رہوگے اون دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت اوسکے رسول کی یعنی حدیث اور فرمایا
مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ رواہ احمد
یعنی نہین نکالی کسی قوم نے بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکے سنت سے پس چنگل مارنا ساتہ سنت کے
بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے ف یعنی چنگل مارنا ساتہ سنت کے اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنے بدعت کے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیے
اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہ گرفتاری بدعت کے آتی ہی تاریکی مثلا پائخانے جانا موجب آداب شرع کے بہتر ہی بنانے سرا او مدرسے
کے سے اسلیے کہ رعایت کرنے والا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہی اوس سے اور بیاحتہ آداب
اوس سے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبے کو پہونچتا ہی کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ اور اسی طرح سید الطائفہ
رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اسمین سر یہ ہی کہ جسنے مثلا رعایت پائخانے کے آداب کی کی تو اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا ترقی کی طرف
اوس چیز کے کہ اعلی اوس سے ہی اور جو اوسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا اوسکا ترک کرنا اور فضل چیزون کے ترک کرنے کا یہان تک کہ پہونچیگا رین و طبع
کے مقام کو انتہی اور مثل اسی کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث
ملامت و عتاب کا ہی اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان و عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بے شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کے
ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بہی اون مین سے لازم نہین آتی اور جابر روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے

پیمبر ہر چہ فرماید بجا آرید از دلہا
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

تمام شد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت پھر شروع کیا حضرت عمرؓ نے پڑھنا اوسکا اور چہرہ مبارک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ گم کریں تجھکو گم کرنیوالیاں کیا نہیں دیکھتا تو اوس چیز کو کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ہے پس دیکھا حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک کی طرف پھر کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے
غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
نبی ہونے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ محمدؐ کی جان اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ تو پیروی
کرتے تم اونکی اور چھوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری تو البتہ پیروی کرتا میری ف
گم کریں تجھکو گم کرنیوالیاں یہ بددعا ہی موت کے لیے لیکن عرب اپنے محاورے میں اصل معنی اسکے مراد نہیں رکھتے بلکہ مقام تعجب میں بولتے ہیں کہ
عجب ہے کہ تو یہ بات نہیں سمجھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر انکے غیر کی طرف رجوع نکرے مانند کتابوں یہود اور
نصاریٰ اور حکما اور فلاسفہ کی کے ۔ اے بھائیوں جب تمنے یہ حدیثیں حضرتؐ کے اتباع کی سنیں تو یہ بھی خوب دل کے کانوں سے سنو کہ جیسا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع افعال میں لازم ہے ویسا ہی حضرتؐ کے اقوال و اخلاق کا بھی اتباع لازم ہے یہ نہیں کہ جبہ و دستار تو سنت کی طرح کا
پہن لیا اور پھر جو چاہے مونہہ سے بکتے رہے اور دل میں نجاستیں بغض اور حسد اور کینہ اور ریا اور بد اعتقادی وغیر ذلک کی بھر رکھیں نہ زبان
کو لگام دی جس طرح حکم ہے خدا اور رسول کا اوس طرح چلے اور دل کو منور کرے اخلاق محمدی سے صلی اللہ علیہ وسلم ابداً ابداً کیا خوب فرمایا ہے
حضرت ابو سعید خرمی نے ؎ رباعی ؎ خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ۔ دہ چیز برون کن از درون سینہ ۔ حرص و امل و غضب دروغ و غیبت
بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ ۔ اور فرمایا ؎ رباعی ؎ خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم ۔ دہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم ۔ صبر و شکر و قناعت و علم و یقین
تفویض و توکل و رضا و تسلیم ۔ صاحب مجالس الابرار فرماتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں وَاتَّبِعُوهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۔ یعنی پیروی کرو محمدؐ کی تو کہ تم راہ پاؤ ۔ اور پایا گیا ہے صحابہؓ کے طریقے سے کہ وہ اتباع کرتے تھے آنحضرتؐ کا تمام
افعال و اقوال و اخلاق انکے میں بلا توقف و بلا تردد مگر جو حکم کہ مخصوص تھے حضرتؐ کے لیے اونمیں معذور رہتے پس اونھوں نے اوتار ڈالیں جوتیاں
اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرتؐ نے جوتی اپنی یعنی نماز میں اور اوتار ڈالیں اونھوں نے انگوٹھیاں اپنی جسوقت کہ اوتار ڈالی حضرتؐ نے انگوٹھی
اپنی اور تھے صحابہ بہت فکر کرتے رہتے حضرتؐ کے بیٹھنے اور سونے اور کیفیت کھانے اور پینے وغیر ذلک کا تاکہ پیروی کریں آپ کی اور صحابہؓ نے جب ارادہ کیا
تبتل[ل] اور انقطاع کا عبادت کے لیے شب و روز فرمایا آنحضرتؐ نے اونکو کہ میں کھاتا بھی ہوں اور پیتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں
عورتوں سے پس جو کوئی اعراض کرے میری سنت سے پس نہیں ہے میری جماعت سے پس دیکھیے کہ کیونکر پھیرا اونکو ساتھ فعل اپنے کے اوس چیز سے کہ قصد
کی تھی اونھوں نے باوجودیکہ پہلے تامل کے معلوم ہوتا تھا کہ قصد اونکا اکبر طاعات اور افضل عبادات سے تھا اور اسی لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
میں متبع ہی ہوں مشغول پر بنا اور پر مناسبات معقول کے اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ اصل دین کے کہ بچا اپنے تئیں اس سے کہ تصرف کرے تو
ساتھ عقل اپنی کے اور کہے تو کہ جو چیز اچھی اور نافع ہے پس وہ جسقدر بہت ہوگی بہت نفع دیگی اسلیے کہ عقل تیری نہیں راہ پاتی ہے طرف بھیدوں
امور الٰہیہ کے نہیں سمجھتی ہے اونکو مگر عقل نبی علیہ السلام کی پس لازم کر تو اپنے پر اونکا اتباع اسلیے کہ بلاشبہ خاصیتیں اونکی نہیں معلوم
ہوتی ہیں قیاس سے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کیونکر اذن دیا گیا تجکو نماز کا اور منع کیا گیا تجکو نماز سے تمام دن میں یعنی حکم کیا گیا تو اوسکے ترک کرنے کا
بعد صبح اور بعد عصر اور وقت طلوع اور غروب اور زوال کے اور یہ جو پہنچتا ہے تہائی دن کی قدر کو کیا تیری سمجھ میں آوے اس حال میں کہ
اثر فساد کا ظاہر ہے تیرے قیاس میں پس یہ ایسا ہے کہ جیسے کہے تو کہ دوا نافع ہے مریض کے لیے پس جسقدر زیادہ ہوگی ہوگی بہت نافع اور
یہ بات معلوم ہے کہ کثرت دوا کی بعض اوقات ہلاک کر دیتی ہے اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں چاہیے کہ طبیب حاذق

ل تبتل کا معنی علاوہ قطع سب سے اور رجوع ہونا اللہ سے ۱۲

سفیان ثوری اور اونکے یارون کی دعوت کی اوسنے اپنے اہل کو کہا کہ وہ طباق کہ پہلے حج مین لایا ہون نہ لانا بلکہ وہ طباق لانا کہ دوسرے حج مین لایا ہون جب اوسنے یہ کہا تو سفیان ثوری نے اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ مسکین دو حج ساتھ دو کلمون کے باطل کیے تونے اور ایک شخص نے مسلمانون مین سے کہا کہ ایک رات وقت سحر کے کوٹھے کے اوپر کہ سرراہ تھا سورہ طٰہٰ پڑھ رہا تھا مین جب سورت تمام کی مینے تو سو رہا ایک شخص کو مینے خواب مین دیکھا کہ آسمان سے اوترا اس حال مین کہ اوسکے ہاتھ مین ایک کاغذ ہے میرے سامنے اوسکو کھولا دیکھا مینے کہ سورہ طٰہٰ لکھی ہوئی ہے اور ہر کلمہ یعنی ہر حرف کے نیچے دس دس نیکیان لکھی ہین سوائے ایک کلمے کے نیچے کہا مینے کہ واللہ اس کلمے کو بھی پڑھا ہے مینے کسلیے اس کلمے کے نیچے ثواب نہین ہے اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتا ہے تو پڑھا ہے تونے اور ہمنے بھی ثواب اوسکا لکھا تھا ولیکن منادی نے ندا کی عرش کے نیچے سے کہ اسکو مٹا ڈالو پس اوسکو مٹا ڈالا مینے وہ شخص کہتا ہے کہ خواب ہی مین رویا مین اور کہا مینے کہ ایسا کیون کیا تمنے کہا جب اس کلمے کو پہنچا تو تو ایک شخص راہ مین گذرتا تھا اوسکے سبب سے تونے آواز اپنی ساتھ اس کلمے کے بلند کی ثواب اس کلمے کا برباد کیا تونے اور رابعہ بصریہ نے کہا کہ جو کچھ کہ میرے عملون مین سے ظاہر ہوتا ہے نہین گنتی ہون مین اوسکو کچھ اور کہا اور ایک بزرگ نے کہ نیکیان اپنی ایسی پوشیدہ رکھ کہ جیسے اپنی برائیون کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اور ایک بزرگ نے کہا کہ اگر کچھ بھلائی چھپائے تو تو کر یعنی اچھی بات ہے یہ انتہی ❊ غرض کہ ریا بری بلا ہے اوسکی برائی قرآن شریف مین اور بہت حدیثون مین وارد ہوئی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے محل مین تفصیل سے مذکور ہوگا اسکا مع اقسام اوسکے کے ❊ اب یہان بمناسبت وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ کے کچھ حدیثین متضمن ریا وغیرہ گناہون کی مذکور ہوتی ہین ❊ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ ❊ یعنی بلاشبہ اللہ نہین دیکھتا ہے تمہاری صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہے تمہارے دلون اور عملون کی طرف ❊ اور فرمایا مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ ❊ یعنی جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو اور جو کوئی دکھاوے دکھاویگا اللہ اوسکو یعنی جو کوئی عبادت سنانے دکھانے کو کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کو فضیحت و رسوا کریگا اوسکو ❊ اور فرمایا جب جمع کریگا اللہ لوگون کو روز قیامت کے اوس دن کے لیے کہ نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنے والا جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو اوس عمل مین کہ کیا تھا اوسکو اللہ کے لیے پس چاہیے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے سے اسلیے کہ اللہ بہت بے پروا شریکون کا ہے شرک سے ❊ اور فرمایا جو کوئی کہ ہو نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بے پروائی اوسکی بیچ دل اوسکے کے یعنی دل اوسکا غنی کردیگا بسبب اسکے کہ قانع کریگا اوسکو ساتھ رزق ضروری کے اور جمع کرتا ہے اوسکے لیے پریشانی اوسکی یعنی خاطر جمع ہوتی ہے بسبب اسکے کہ اسباب مہیا ہوتا ہے اوس جگہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہے اوسکو دنیا اس حال مین کہ وہ ذلیل ہوتی ہے کہ نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین بہت سعی کا اور جو کوئی کہ ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالیٰ محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان کرتا ہے اوسپر امر اوسکا اور نہین آتا اوسکو دنیا سے مگر جو کچھ کہ مقدر ہے اوسکے لیے ❊ اور کہا ابوہریرہ رضی نے کہ کہا مینے یارسول اللہ اوس وقت کہ مین اپنے گھر مین تھا اپنے مصلے پر کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکھا اوسنے مجکو اوسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم کرے مجکو اللہ اے ابوہریرہ تیرے لیے دو اجر ہین اجر پوشیدگی کا اور اجر ظاہر کا ❊ ف ❊ اگر عمل اس نیت سے ظاہر کرے کہ لوگ دیکھکر میری پیروی کرینگے تو اوسمین بھی ثواب پاویگا چنانچہ ابوہریرہ رضی ظاہرا اسی نیت سے خوش ہوتے تھے کہ اس ثواب کی بشارت دیے گیے ❊ مح ❊ اور فرمایا نکلینگے اخیر زمانے مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو آخرت کے عمل سے پہنینگے لوگون کے رجوع ہونے کے لیے چمڑے بھیڑ کے یعنی پوستین وغیرہ واسطے ظاہر کرنے نرمی و تواضع کے زبانین اونکی شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اونکے دل بھیڑیون کے سے ہونگے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا میری مہلت دینے سے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجھپر جرأت کرتے ہین پس اپنی قسم کھاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر فتنہ کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنی وہ اوسکے دفع کا علاج نہین جاننے کا ❊ اور فرمایا ہر چیز کے لیے زیادتی ہے اور ہر زیادتی کے لیے سستی ہے پس اگر صاحب اوسکے

میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے پس گنو اوسکو [illegible]
فرمایا کفایت ہے آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوے طرف اوسکے ساتھ انگلیون کے دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو بچاوے
اللہ تعالی ۔ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اونکے یارون کے پاس اور جندب نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونھون نے کیا سنا
تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا جندب نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی سناویگا
اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہے یعنی لوگون پر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر
روز قیامت کے کہا اونھون نے نصیحت کر ہمکو پس کہا جندب نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہے آدمی سے پیٹ ہے اوسکا پس جو کوئی کر سکے
یہ کہ نہ کھاوے مگر حلال پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بھر خون کہ گرایا اوسکو
پس چاہیے کہ کرے ۔ آیا ہے کہ نکلے حضرت عمر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھے ہوے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر کے پاس روتے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز نے رلایا تجکو کہا معاذ نے کہ رلایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی تھی مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ بلاشبہ تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جسنے دشمنی کی ولی خدا سے پس تحقیق نکلا
اللہ تعالی کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ جو جب غائب ہوتے ہین نہین
ڈھونڈھے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کیے جاتے یعنی لوگون کے دل اونکے چراغ ہین ہدایت کے نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے
ف یعنی گھر اونکے بسبب افلاس کے اندھیرے رہتے ہین اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین ۔ سعید ۔ اور فرمایا کہ بلاشبہ بندہ جب نماز
پڑھتا ہے ظاہر مین پس اچھی طرح پڑھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پوشیدگی مین پس اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہے اور
فرمایا ہووینگی اخیر زمانے مین قومین بھائی ظاہر مین دشمن پوشیدہ مین پس کہا گیا یا رسول اللہ اور کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا بسبب رغبت
بعض اونکے کے طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے کے بعض سے ۔ اور فرمایا جو کوئی نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ
رکھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی تصدق کرے دکھانے کو پس تحقیق شرک کیا ۔ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جب الحزن سے
یعنی غم کے کنوین سے عرض کیا صحابہ نے کیا رسول اللہ کیا ہے جب الحزن فرمایا نالہ ہے دوزخ مین کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے دوزخ ہر روز سو بار
کہا گیا یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاءُونَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنی پڑھے ہوے جو نمود کرنے والے ہین ساتھ
عملون اپنے کے ۔ اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنی خواہش پوشیدہ سے کہا شداد صحابی رضی اللہ عنہ نے
کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی آپ کی امت بعد آپ کے فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجینگے آفتاب کو اور نہ چاند کو اور
نہ پتھر کو اور نہ بت کو ولیکن دکھاوینگے اپنے اعمال کو اور شہوت پوشیدہ یہ کہ صبح کریگا ایک اونکا روزہ سے پس پیش آویگی اوسکے لیے
خواہش خواہشون اوسکی سے پس چھوڑ دیگا روزہ ۔ کہا ابو سعید صحابی نے کہ برآمد ہوے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین
کہ ہم ذکر کرتے تھے کانے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ بہت خوفناک ہے تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے
پس عرض کیا ہمنے ہان یا رسول اللہ فرمایا وہ شرک خفی ہے یہ کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پھر زیادہ کرے نماز اپنی واسطے دیکھنے نظر
آدمیون کے ۔ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرے ایک عمل غار مین کہ نہ ہو دروازہ اوسکے لیے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے
جو کچھ کہ ہوگا ۔ ف ۔ پس حاجت اظہار کی کیا ہے کہ ظاہر کرنا حق ریاکار ہووے ۔ سنیے ۔ اور فرمایا جو شخص کہ ہووے اوسکے لیے اچھی خصلت
اچھی ظاہر کرتا ہے اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہے بسبب اوسکے ۔ ف ۔ پس حاجت اظہار کی نہین ہے کہ ظاہر کرے
ریا مین گرفتار ہووے ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق نہین ہون مین کہ تمام کلام دانا کے قبول کرون مین ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اوسکا اور

پس اگر ہو قصد و خواہش اوسکی میری طاعت مین کرتا ہون مین تمام خوشی اوسکی بہر اپنے لیے اور بوقار اگرچہ تکلام کرے ✦ ق ✦ اس لیے کہ
اوسکے دل مین محبت و تصدیق میری تھی اوسکی یہی بس مدار نیت پر ہے ✦ حق ✦ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پوچھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
معنی اس آیت کے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ ✦ کیا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین اے بیٹی
صدیق کی لیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور وہ ڈرتے ہین یہ کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ
لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین ✦ اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ✦ یعنی اوٹھایا جاویگا ہر بندہ اوپر
اوس چیز کے کہ مرا ہے اوسپر یعنی کفر یا ایمان ✦ اور فرمایا مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا ✦
یعنی نہین دیکھی مینے کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سووے بھاگنے والا اوسکا اور نہ مثل بہشت کے بھلائی مین کہ سووے طلب کرنے والا
اوسکا ✦ ت ✦ یعنی جبکوئی دشمن قوی کی شر سے بھاگتا ہے تو سوتا نہین پس ایسی چیز سے بھاگنے والے کو بھی چاہیے کہ سووے نہین
اور کوشش کرے بھاگنے مین یعنی لازم کرے طاعت کو اور چھوڑے گناہون کو اور اسی طرح طالب جنت کو چاہیے کہ سعی کرے
اوسکے حاصل کرنے مین اور غافل نہووے ✦ حق ✦ اور فرمایا بلاشبہ مین دیکھتا ہون وہ چیز کہ نہین دیکھتے تم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ
نہین سنتے تم یعنی ہول قیامت کے اور شدت عذاب کی چرچر بولتا ہے آسمان اور لائق ہے اوسکو یہ کہ چرچر بولے قسم ہے اوس ذات کی کہ
جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہین ہے اوسمین جگہہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتہ رکھے ہوئے ہے پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنے والا ہے
واسطے اللہ کے قسم ہے خدا کی اگر جانو تم جو کچھ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تھوڑا اور روؤ تم بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون
کے بچھونون پر اور البتہ نکلو تم طرف راہون کے فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ تعالی کے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ای کاش کے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنی تا گناہون مین نہ آلودہ ہوتا ✦ فرماویگا اللہ کہ بزرگ ہے ذکر اوسکا یعنی فرشتون کو أَخْرِجُوا مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ ✦
یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک وقت یعنی ساتھ اخلاص و توحید کے یا ڈرا مجھسے کسی جگہہ مین یعنی باز رہا نفس کو گناہ سے ✦ حسن ✦ تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتی دو تہائی رات اوٹھتے اور فرماتے يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا
الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ ✦ یعنی ای لوگون یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا پہلا نفخہ پیچھے
آویگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے یعنی عذاب و ثواب ✦ نکلے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے پس دیکھا لوگون کو کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو بلاشبہہ تم اگر بہت کرتے یاد توڑنے والی لذتون کی
یعنی موت کی تو البتہ باز رکھتی تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنا چھوڑ دیتے فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ ✦
پس بہت کرو یاد لذتون کی توڑنے والی کی کہ موت ہے اسلیے کہ نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہے پس کہتی ہے أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَ
أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ ✦ یعنی مین گھر غریبی کا ہون اور مین گھر تنہائی کا ہون اور مین گھر
مٹی کا ہون اور مین گھر کیڑون کا ہون اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن تو کہتی ہے اوسکے لیے قبر مَرْحَبًا وَّأَهْلًا یعنی فراغت کی جگہہ
آیا تو اور اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو تحقیق تھا تو البتہ بہت محبوب طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے
تو قریب ہے کہ دیکھیگا تو سلوک میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہے قبر اوسکے لیے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور کھولا جاتا ہے
اوسکے لیے دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا فرمایا کافر تو کہتی ہے اوسکے لیے قبر لَا مَرْحَبًا وَّلَا أَهْلًا ✦
نہ فراغت ہے تیرے لیے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہہ تھا تو البتہ بہت برا طرف میرے اون مین کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین
آج تجھپر اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہے کہ دیکھیگا تو معاملہ میرا ساتھ اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہان تک کہ ملتی ہین اور دھنس جاتی ہین

ع
اور جو لوگ کہ اپنے رب کی آیتون پر یقین رکھتے ہین
اور جو لوگ کہ اپنے رب کے ساتھ شریک نہین کرتے
ع
اور جو لوگ کہ دیتے ہین جو کچھ دیتے ہین اور ان کے دل ڈرتے ہین کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے
وہ لوگ جلدی کرتے ہین بھلائیون مین
اور وہ بھلائیون کے لیے سبقت کرنے والے ہین

بسلیاں اوسکی کہار اوی سے اور اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انگلیون اپنی کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے
تو یا حشر گئے اور بیٹھین ہوتے ہین اوسکے پیے ستر اژدہے اگر بلاشبہ ایک اونمین سے پھونکا مارے زمین مین تو نہ اوگاوے زمین کچھ جب تک
کہ باقی رہے دنیا پس کاٹتے ہین وہ اوسکو اور ڈستے ہین اوسکو یہان تک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے کہا راوی نے اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ ۞ یعنی سواے اسکے نہین کہ
قبر ایک باغ ہے جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھون مین سے ۞ عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ بلاشبہ آپ تو بوڑھے ہوگئے
فرمایا شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَّاَخَوَاتُهَا ۞ یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورۂ ہود نے اور اوسکی بہنون نے ۞ ف ۞ یعنی جن سورتون مین
احوال قیامت کا ہے مثل سورۂ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے ۞ سیہ ۞ کہا انس رضی اللہ عنہ نے بلاشبہ تم
البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہین تمہاری آنکھون مین یعنی سہل و حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین موبقات یعنی مہلکات سے ۞ فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا
یعنی بچا تو اپنے تئین صغیرہ گناہون سے اسلیے کہ تحقیق اونکے لیے اللہ کی طرف سے مطالبہ کرنے والا ہے یعنی ملائکہ ۞ اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے نو باتون کا
ڈرنے کا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصے اور خوشی مین اور میانہ روی کرنے کا فقر و غنا مین اور یہ کہ ملاپ کرون
مین اونسے کہ کاٹین مجھسے اور دون مین اونکو کہ محروم رکھین مجکو اور عفو کرون مین اوس سے کہ ظلم کرے مجپر اور یہ کہ خاموشی میری فکر اور گویائی
میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرون مین ساتھ اچھی باتون کے ۞ ف ۞ پہلے تو فرمائین اور ذکر کین دس گویا امر بالمعروف اجمال ہے
تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہے سب بھلائیون کو ۞ سید ۞ اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی بندہ مومن کہ نکلین اوسکی آنکھون سے آنسو اگرچہ ہو مکھی کے
سر کے برابر خوف خدا سے پھر پہنچے کسی چیز کو بہتر جگہ چہرے اوسکے سے مگر کہ حرام کرتا ہے اوسکو اللہ دوزخ پر ۞ ف ۞ مظہر قدس اللہ سرہ
فرماتے ہین ۞ بیت ۞ شفیعم روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد ۞ ازین آب روان آخر حسابم پاک خواہد شد ۞ اور فرمایا کہ نہین ظاہر ہوتی خیانت
کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہے اونمین موت اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانے اور ترازو کو مگر کہ بے برکت ہوتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم
کرتی کوئی قوم ناحق مگر کہ پھیلتی ہے اونمین خونریزی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن ۞ اور آیا ہے کہ جب اوتری
آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۞ یعنی اور ڈرا کنبے اپنے کو کہ بہت نزدیک ہین ۞ پکارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو پس
جمع ہوئے پس عام پکارا اور خاص پکارا یعنی نام بنام مثلا اے بنی کعب بن لوی رضی اللہ عنہم چھڑاؤ اپنے نفسون کو آگ سے یہان تک کہ فرمایا یا فاطمہ
اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ۞ پس بلاشبہ نہین مالک ہون مین واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کچھ سواے اسکے کہ تحقیق تمہارے لیے
قرابت ہے سلوک و احسان کرونگا بسبب قرابت کے پس آدمی کو چاہیے کہ غور کرے ان مضامین مین اور گناہون سے اپنے کو بچا کر طاعت الٰہی مین جو
سنت کے مشغول رہے کہ عافیت دارین اسی مین ہے پھر جاننا چاہیے کہ پاک پروردگار نے مومنون کو تعلیم کر کر پھر کفار کی برائی بیان کرنی شروع کی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۞

بلاشبہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور باز رکھا راہ خدا سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو ۞ ف ۞ جو لوگ منکر ہوئے
اور روکا اسکی راہ سے پھر مر گئے اور وہ منکر ہی رہے تو ہرگز نہ بخشیگا اونکو اللہ ۞ مو ۞ تفسیر ۞ راہ خدا سے یعنی ہدایت سے اور کہا
بعضون نے کہ اوتری یہ آیت اون کفار کے حق مین کہ بدر کے کنوین مین مار کر ڈالے گئے تھے اور حکم اسکا عام ہے یعنی سب کفار کے حق مین ۞ ف ۞
۞ معا ۞ بحر ۞ پھر خطاب مومنون کو فرمایا بطور تسلی کے ۞

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۞

پس سستی کرو اور طرف صلح کے نہ بلاؤ اور تم ہو غالب اور خدا ساتھ تمہارے ہی اور ضائع نہین کریگا عمل تمہارے ❊ فتح ❊ سو تم بودے ہوئے جاؤ
اور نہ پکارنے لگو صلح اور تمہین رہوگے اوپر اور اللہ تمہارے ساتھ ہی اور نقصان نہ دیگا تمکو تمہارے کامون مین ❊ تفسیر ❊ محنت سے بھاگکر صلح
نہ چاہیے اور اگر صلح نظر آوے تو وہ درست ہی آگے آویگا بیان اسکا سورۂ فتح مین ❊ موضح ❊ پس نہ ہو ضعیف اور نہ ذلیل ہو دشمنون کے
لیے اور لفظ سلم کو حمزہ اور ابوبکر نے سین کے زیر سے پڑھا ہی اور سلم اور سلم کے معنی ہین صلح کے یعنی نہ بلاؤ کافرون کو طرف صلح کے اور اللہ تمہارے
ساتھ ہی یعنی ساتھ مدد کرنے کے یعنی مددگار تمہارا ہی وَلَنْ يَّتِرَكُمْ الخ کے معنی ہین ہرگز نہین ناقص دیگا تمکو اجر تمہارے عملونکا ❊ فائدہ ❊
ای مومنون ضعیف نہوجاؤ اور کافرون سے صلح نچاہو اور اونکو صلح کی طرف نہ بلاؤ صلح چاہنی اوسوقت چاہیے کہ تمکو کچھ ضعف ہو تم تو غالب ہو
اونپر کہا کلبی نے کہ آخر الامر غلبہ تمہین کو ہی اگرچہ کسی وقت وہ غالب ہون اور یہ اس سبب سے ہی کہ خدا مددگار تمہارا ہی اور یہ وعدہ نصرت کا اس دار دنیا
مین ہی دار آخرت مین تمہارے عملون کا ثواب نہین ناقص کریگا پھر رغبت دلائی طلب آخرت کی پس فرمایا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا الخ ❊ معالم ❊ زاہدی

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ○

سوائے اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور بیہودگی اور اگر ایمان لاؤ تم اور پرہیزگاری کرو تم دیگا خدا تمکو مزدوری تمہاری اور نہ مانگے گا تمسے
مال تمہارے یعنی سب مال ❊ فتح ❊ یہ دنیا کا جینا تو کھیل ہی اور تماشا اور اگر تم یقین لاؤگے اور بچ چلوگے دیگا تمکو تمہارے نیگ اور نہ مانگیگا تمسے
مال تمہارے ❊ تفسیر ❊ حق تعالی نے ملک فتح کردیے مسلمانونکو زر خرچ کرنا تھوڑے ہی دنون پڑا سو جتنا خرچ کیا تھا اوس سے سو سو برابر
ہاتھ لگا اسیواسطے فرمایا ہی کہ اللہ کو قرض دو ❊ موضح ❊ زندگانی دنیا کی الخ یعنی مشغول ہونا دنیا مین کھیل و تماشا ہی یعنی منقطع ہوجائیگی دنیا تھوڑی سی
مدت مین اور اگر ایمان لاؤ تم یعنی اللہ و رسول پر اور پرہیزگاری کرو یعنی شرک سے مزدوری تمہاری یعنی ثواب تمہارے ایمان و تقوے کا اور نہ مانگیگا
یعنی اللہ یا رسول صلعم سب مال تمہارے بلکہ چالیسوان حصہ یعنی زکوۃ ❊ مدارک ❊ لعب اور لہو سے مراد ہی باطل و غرور اور پرہیزگاری کرو تم یعنی فواحش
سے مزدوری تمہاری یعنی جزا تمہارے اعمال کی آخرت مین اور نہ مانگے گا رب تمہارا مال تمہارے واسطے دینے اجر کے بلکہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھ ایمان
و طاعت کے تو کہ دیوے تمکو جنت جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ یعنی نہین چاہتا
مین اونسے رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین وہ مجکو ❊ اور بعضون نے کہا نہین مانگتا تمسے محمد صلعم مال تمہارے جیسے کہ اور جگہ فرمایا قُلْ
مَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ یعنی کہہ نہین مانگتا مین تمسے ابلاغ رسالت پر مزدوری ❊ اور بعضون نے کہا معنی آیت کے یہ ہین کہ
نہین مانگتا تمسے اللہ اور رسول اوسکا سارا مال تمہارا صدقات مین بلکہ مانگتا ہی تھوڑا سا مال یعنی چالیسوان حصہ فرض کیا ہی تا خوشی سے
ادا کرو دلالت کرتا ہی اس معنی پر سیاق آیت کا ❊ معا ❊ اوپر کا مضمون بیان فرماکر حرص دلائی مومنون کو لڑنے پر اور مال دینے پر [illegible] یہ
گویا فرماتا ہی کہ ہمیشہ تمکا اس دنیا مین رہنا نہین ہی کہ زندگانی دنیا کی ایک کھیل ہی اور مشغولی اوسمین ایک آرائش ہی مانند آرائش عورتون کے
اور کھیل لڑکون کے کہ ایک چشم زدن مین گذر جاتا ہی پس ساتھ طاعت کے گذارو اور اگر تم ایمان و تقوی پر ثابت قدم رہوگے ثواب دیگا تمکو اور بعضون نے
کہا کہ تَتَّقُوْا کے معنی یہ ہین کہ اگر خدا عز و جل سے ڈروگے اور پرہیز کروگے گناہون سے اور بدخلقیون سے تو دیگا تمکو ثواب تمہارے اعمال کا
چندور چند کہ کبھی فنا و منقطع ہی نہین ہونے کا اور باوجود ان وعدون کے تمکو نہین فرمایا ہی مینے کہ خرچ کرو سب مال راہ خدا مین جیسا کہ اگلون کو
فرمایا تھا ❊ زاہدی ❊ تنبیہ ❊ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کے چین و آرام کی طرف التفات نکرے کہ فنا ہونے والے اور کھیل و
تماشا ہی یہی تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دل مین یہ دنیا ہیچ تھی کہ مال و منال اور چین و آرام دنیا کا چھوڑکر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر رہنے کو سعادت دارین جانتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین پس آئے ہمپر مصعب بن عمیر صحابی باین حال کہ نہین تھی اونپر مگر ایک چادر پیوند کی ہوئی ساتھ ٹکڑے پوستین کے

پس جب دیکھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو رو دئے آپ بسبب اوس نعمت کے کہ تھے مصعب اوسمین پہلے اور بسبب اوس حال کے
کہ اب دیکھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب صبح کریگا ایک تمہارا ایک لباس مین اور شام کریگا
اور لباس مین اور رکھی جاویگی آگے اوسکے ایک رکابی اور اوٹھائی جاویگی دوسری اور چھت گیری کپڑے لپیٹو گے دیوار گھرون کو جیسا کہ غلاف چڑھایا
جاتا ہی کعبہ پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوسدن بہتر ہونگے آج کے دن سے فارغ ہوونگے ہم عبادت کے لیے اور باز رہینگے ہم محنت سے
فرمایا نہ تم آج بہتر ہو اوس دن سے ۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین علامات النساک فیہن ثمانیۃ قلبہ مع الخوف
والرجاء ولسانہ مع الحمد والثناء وعیناہ مع الحیاء والبکاء وارادتہ مع الترک والرضی ۔ مشکوۃ صفحہ ۵۳۸

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

اگر طلب کرے خدا تمسے مال تمہارا یعنی سارے مال پس مبالغہ کرے سوال مین اوسوقت بخل کروگے تم اور برے کار لاوے وہ بخل کینے تمہارے
فتح ۔ اگر مانگے تمسے وہ مال پھر تنگ کرے تو تم بخیل ہوجاؤ اور کھولدے تمہارے دل کی خفگیان ۔ موضح ۔ تفسیر عباسی ۔ بر روے کار لاوے
اللہ یا بخل کینے تمہارے وقت نہ دینے یا وقت مانگنے سارے مال کے اسلیے کہ وقت مانگنے مال کے ظاہر ہوتی ہی عداوت و کینہ ۔ معالم
اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ نہین مانگتے تمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال تمہارے اپنے لیے بلکہ مانگتے ہین تمسے فقرا کے لیے
اور راہ دین کے قائم کرنے کے لیے اس حال مین کہ تنگ نہین کرتے تمکو اور نہ بہت مانگتے ہین تمسے ۔ زاہدی

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۝

آگاہ ہو تم ای جماعت کہ بلایا جاتا ہی تمکو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین پس تم مین وہ شخص ہی کہ بخل کرتا ہی اور جو کوئی بخل کرتا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ بخل کرتا ہی اپنے سے
یعنی منفعت خرچ کرنے کی اپنے سے باز رکھتا ہی اور خدا تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور اگر موہنہ موڑو بدل لاوے اللہ ایک جماعت اور کو سوائے تمہارے
پھر نہووین وہ جماعت مانند تمہارے ۔ فتح ۔ سنتے ہو تم لوگ تمکو بلاتے ہین کہ خرچ کرو اللہ کی راہ مین پھر تم مین کوئی ہی کہ نہین دیتا اور جو کوئی
نہ دیگا سو ندیگا آپکو اور اللہ بے نیاز ہی اور تم محتاج اور اگر تم پھر جاؤ گے بدل لیگا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح کے ۔ تفسیر
تاکید جو سنتے ہو مال خرچ کرنے کی نہ جانو کہ اللہ مانگتا ہی یا رسول یہ تمہارے بھلے کو فرماتا ہی پھر ایک کے ہزار ہزار پاؤگے اور اللہ کو پیار اور اسکے
اور اوسکے رسول کو ۔ موضح ۔ لفظ ہا تنبیہ کے لیے ہی اور ھؤلاء موصول ہی بمعنی الذین کے صلہ اوسکا تدعون ہی یعنی تم وہ ہو کہ
بلائے جاتے ہو تو کہ خرچ کرو راہ خدا مین اور وہ خرچ کرنا ہی جہاد مین یا زکوۃ مین گویا کہا گیا کہ دلیل اس بات پر کہ اگر مبالغہ کرے تمسے طلب مین
تو بخل کرو اور مکروہ جانو دینے کو یہ ہی کہ تم بلائے جاتے ہو طرف ادا کرنے چالیسوین حصے کے پس بعضے تم مین وہ ہین کہ بخل کرتے ہین ساتھ
مال کے اور جو بخل کرتے ہین ساتھ صدقے کے اور ادائے فریضہ کے پس سوائے اسکے نہین کہ بخل کرتے ہین ذاتی نفس اپنے کے سے نہ داعی رب
اپنے کے سے اور بعضون نے کہا بخل کرتا ہی اوپر نفس اپنے کے یعنی وبال بخل کا اوسپر پڑیگا اور خدا تونگر ہی یعنی وہ نہین حکم کرتا ہی دینے کا اپنی
حاجت کے لیے کہ وہ محتاج ہو اوسکا اسلیے کہ وہ بے پرواہ ہی حاجتون سے ولیکن فرماتا ہی محض تمہارے ہی فائدے کے لیے کہ محتاج ہو اوسکے ثواب کے
اور اگر موہنہ موڑو ای عرب اسکی طاعت سے اور اوسکے رسول کی اطاعت سے اور خرچ کرنے سے اوسکی راہ مین بدل لاوے یعنی پیدا کرے اللہ
ایک قوم کو کہ بہتر ہون تمسے اور نہایت رغبت والے ہون طرف اللہ و رسول کے بہ نسبت تمہارے اور وہ فارس ہین چنانچہ آیا ہی کہ پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ وہ قوم کون ہین اور سلمان فارسی آپکے پہلو مین بیٹھے تھے پس مارا آپنے ہاتھ اونکی ران پر اور فرمایا کہ وہ یہ ہی اور قوم
اسکی والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناولہ رجال من فارس ۔ یعنی قسم اوس ذات کی

کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی اگر ہوا ایمان متعلق ساتھ ثریا ستارے کے تو البتہ حاصل کرین اور لے لین اوسکو کتنے ایک شخص فارس سے ✤ پھر نہون وہ طاعت مین برابر تمھارے بلکہ نہایت طاعت کرنے والے اور گناہون سے بچنے والے ہون بنسبت تمھارے ✤ ف تنبیہ ✤ اگر انصاف سے دیکھے آدمی تو اکثر فقہا اور محدثین اور قرا اور صوفیہ تابع فارس کے ہین فقہا مین امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ وکیع بن الجراح احمد بن حنبل وغیرہم محدثین مین بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم وغیرہم قرا مین عاصم حفص ابو بکر کسائی حمزہ وغیرہم صوفیہ مین ابراہیم بن ادہم ابو بکر وراق شقیق سری سقطی معروف کرخی جنید شبلی جریری فلاج حکیم ترمذی وغیرہم نام اگر سب کے لکھیے تو دفتر ہو جاوے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے مال خرچنا بہت ہی خوب چیز ہی اور بخل کرنا مال کے خرچ کرنے مین بہت ہی بری بات ہی ✤ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ✤ یعنی اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے سونا تو البتہ خوش کرتا مجھکو یہ کہ نہ گذرین مجھپر تین راتین اور ہووے میرے پاس اوس مین سے کچھ مگر وہ چیز کہ رکھون مین ادا دین کے لیے ✤ ف ✤ یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجھکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھ اوسمین سے نہ رکھتا مگر کچھ ادا دین کے لیے رکھ لیتا اسلیے کہ ادا دین مقدم ہی صدقے پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتے ہین اور اونپر حقوق لوگون کے چڑھے ہوتے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اسمین بیان حضرت کی سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوس پر ✤ ۳ ✤ اور فرمایا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوسمین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک اونکا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✤ یعنی یا اللہ دے خرچ کرنے والے کو بدل یعنی جو کہ مال جائز خرچ کرتا ہی اوسکو بہت سا بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی یا بےمحل خرچتا ہی اوسکا مال تلف ہو ✤ ف ✤ اس سے معلوم ہوا کہ مال خرچ کرے تو برمحل خرچ کرے بےمحل نہ خرچ کرے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ٹلنے کے جگہ سے قدم ابن آدم کے روز قیامت کے یہان تک کہ پوچھا جائیگا پانچ چیزون سے عمر اوسکی سے کہ کس چیز مین فنا کیا اوسکو اور جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین صرف کیا اوسکو اور مال اوسکے سے کہ کہان سے کمایا اوسکو اور کس چیز مین خرچ کیا اوسکو اور کیا عمل کیا موافق جاننے کے ✤ اور کہا بعضے اللہ والے علما نے کہ نہین تمام ہوتا ورع یہان تک کہ دیکھے دس چیزین فرض اپنے نفس پر اول نگاہ رکھنا زبان کا غیبت سے دوسرے پرہیز کرنا بدگمانی سے اور تیسرے پرہیز کرنا ٹھٹھے بازی سے اور چوتھے باز رکھنا نظر کا محارم سے یعنی جن چیزون کا دیکھنا حرام ہی مانند اجنبیات و سیر و تماشے خلاف شرع کے اور پانچوین راست زبانی اور چھٹے یہ کہ پہچانے احسان اللہ کا اپنے پر تاکہ نہ عجب کرے نفس اوسکا اور ساتوین یہ کہ خرچ کرے مال اپنا حق مین اور نہ خرچ کرے اوسکو باطل مین اور آٹھوین یہ کہ نہ طلب کرے اپنے نفس کے لیے نام و نمود و تکبر اور نوین محافظت نماز و نیم اور دسوین استقامت سنت و جماعت پر ✤ مشکوۃ و مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ و غیرہا

اور فرمایا خرچ کر یعنی جس خرچنے سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون پس شمار کریگا اللہ تجپر یعنی کم کریگا رزق تیرا بسبب قطع کرنے برکت کے اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجسے اوپر آخرت مین اور نہ روک رکھ فقیر سے مال جو زیادہ ہو حاجت سے پس روک لیگا اللہ تجسے زیادتی اپنی اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ ✤ یعنی دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو حقیر اسلیے کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہی ✤ اور فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ ✤ یعنی خرچ کر اے بیٹے آدم کے خرچ کرونگا مین تجپر ✤ ف ✤ معنی یہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبیٰ مین اور بعضون نے یعنی کہے ہین اسلیے کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ میننے دیا ہی تجکو تاکہ دون مین تجکو دنیا اور عقبیٰ مین آنحضرت نے اشارہ ہی طرف اس آیت کے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ یعنی جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہی اوسکا ع + اور فرمایا ای بیٹے
آدم کے خرچ کرنا تیرا مال کو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہی تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بند کر رکھنا تیرا اوسکو برا ہی تیرے لیے یعنی اللہ کے
نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاویگا تو قدر کفایت پر اور شروع کر یعنی اوس مال کے خرچ کرنے مین کہ زائد ہو حاجت سے تیری
سے ساتھ عیال اپنے کے + ف + قدر کفایت پر یعنی مضایقہ نہین ہی اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے
اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہی اور بعضون کا زیادہ اور اسی طرح بعضے
دنون مین کچھ ہوتا ہی اور بعضون مین کچھ اور بعضی حالت مین کچھ ہوتا ہی اور بعضی مین کچھ اور عیال اپنی کے یعنی جنکا نفقہ تجپر لازم ہی پہل دینے مین
اونہین سے کر جب اونسے بچے تب بیگانون کو دے یہ نہ کر کہ وہ محتاج رہین اور اورون کو دیوے اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بھی حدیث قدسی ہی اگرچہ صریح لفظ
اوسکے نہین ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم + ح + اور فرمایا اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ
ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ الحدیث رواہ مسلم یعنی بچو ظلم سے اسلیے کہ ظلم اندھیرے ہونگے روز قیامت کے اور بچو بخل
اسلیے کہ بخیلی نے ہلاک کیا ہی اون لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے باعث ہوا اونکو بخل اسپر کہ خونریزی کی اور حلال جانا حرام کو + ف +
یعنی ظلم بے جا رکھنا ایک چیز کو بیچ غیر جگہہ اوسکی کے پس شامل ہی سب گناہون کو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندھیرے ہونگے کہا طیبی
کہ یہ محمول ہی ظاہر پر کہ ہوگا ظلم بہت سی اندھیریان ظالم پر نہین راہ پانے کا بسبب اونکے جیسے کہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اونکا آگے
اونکے یا مراد اندھیرون سے شدائد اور ہول قیامت کے ہین یعنی ایک ظلم سبب ہوگا بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا اور بچو بخل سے کہ وہ بھی
ایک نوع ہی ظلم کی اسکو جدا اسلیے بیان کیا کہ بڑی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اسلیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا مال کا
اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب ہی آپس کی محبت و ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہ باعث ہین
لڑائی اور دشمنی کے اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہی اور مباح کرنا حرام کا بھی ہوتا ہی کہ دشمن کی عورتون اور مال کو اور آبروریزی
وغیرہ کو آدمی حلال جانتا ہی + ع + اور فرمایا اللہ دو اسلیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ کہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نپاویگا اوس شخص کو کہ
قبول کرے اوسکو کہیگا ایک آدمی اگر لاتا تو اسکو کل تو البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کے دن نہین حاجت مجکو اسکی + ف + اللہ دو یعنی
غنیمت جانو اب اللہ دینے کو کہ قبول کرنے والے بہت ہین دیکر ثواب پالیے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی قبول نہین کریگا بسبب اسکے کہ
سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بے رغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کے یہ بات آخیر زمانے مین حضرت امام مہدی
کے زمانے مین ہوگی + ع + کہا ابوہریرہ رضی نے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ بڑا ہی از روے ثواب کے فرمایا یہ کہ تصدق کرے تو اوسوقت کہ تو
تندرست ہو حرص رکھتا ہو مال کے جمع کرنے کی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی اور ڈھیل نکر یہان تک کہ جسوقت پہنچے
جان حلق مین کہے تو فلانے کے لیے اتنا اور فلانے کے لیے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانے کے + ف + یعنی اللہ دے
تندرستی کی حالت مین کہ اوس وقت بسبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال کے جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہی اور ڈرتا ہی محتاجی
سے کہ اگر اللہ دونگا تو محتاج ہو جاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا بڑا کام رکھتا ہی اور دینے مین ڈھیل نکر یہان تک
کہ جب حلق مین جان آوے تو کہنے لگے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانے کا یعنی وارثون کا حق متعلق
ہوگیا ہی حاصل یہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنے کا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا اللہ دے تو بہت ثواب نہین + ح +
کہا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہ پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے کعبے کے سایے مین پس جب کہ دیکھا مجکو
فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہی کعبے کے پروردگار کی پس کہا مینے قربان ہون تمھارے باپ ماں میرے وہ کون ہین فرمایا کہ وہ بہت [illegible]

رواہ مسلم

رواہ [illegible]

رواہ [illegible]

ال سکے الا من قال ھکذا و ھکذا و ھکذا ۔ یعنی مگر جسنے کہ خرچ کیا ادھر اور ادھر اور ادھر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا
آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے اور کم ہین وے ۔ اور فرمایا سخی نزدیک ہے اللہ کی رحمت سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون
سے یعنی سب دوست رکھتے ہین اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچھ کہ واجب ہے اوسپر دور ہے اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہے
لوگون سے نزدیک ہے آگ سے وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ ۔ یعنی اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہے طرف اللہ کے عابد بخیل سے
اور فرمایا البتہ صدقہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے ایک درہم بہتر ہے اوسکے لیے صدقہ دینے سو درہم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی
مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت ۔ اور فرمایا دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی ۔
ف ۔ یعنی لائق نہین ہے کہ مومن کامل مین یہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہ ہے کہ اوسمین نہین پائی جاتین یہ خصلتین نہایت درجے کی کہ اوس سے
جدا ہی نہون اور وہ راضی ہو اونسے اور اگر کبھی بمقتضائے طبیعت بشری کے بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت
کرے تو منافی کمال ایمان کے نہین اور مراد بدخلقی سے یہ ہے کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہ کہ جو لوگون مین مشہور ہے جھکنا اور سہولت کرنی امور مین
اسلیے کہ بعض صدا ایمان کی شاخون مین سے ہے ۔ ۴۳ ۔ اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ صدقہ دیکر احسان جتانے والا
ف ۔ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے
نہ ادا کرے ۔ ع ۔ اور فرمایا شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔ یعنی بدترین خصلتون کی کہ آدمی مین
ہوتی ہین دو خصلتین ہین ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نامردی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا ایک شخص نے یعنی
بنی اسرائیل مین سے اپنے دل مین یا اپنے کسی یار سے کہ البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی جسکی نیت کی تھی تاکہ
دے کسی مستحق اوسکے کو پس دیا اوسکو چور کے ہاتھ یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہے مستحق اوسکا نہین پس صبح کی لوگون نے اس حال مین کہ
باتین کرتے تھے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آجکی رات چور کو پس کہا اوس شخص نے
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ ۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر دینے چور کے البتہ دونگا مین کچھ صدقہ یعنی اور صدقہ
دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچے پس نکالی اوسنے خیرات اپنی پس دیا اوسکو ایک زناکار عورت کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات
دی گئی آجکی رات زناکار عورت پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر دینے کے زنا کرنے والی کو البتہ خیرات کرونگا مین اور خیرات پس
نکالی خیرات اپنی اور دی خیرات غنی کے ہاتھ مین پس صبح کی لوگون نے کہ باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آجکی رات دولتمند کو کہا یا الٰہی
تیرے ہی لیے تعریف ہے اوپر خیرات کرنے کے چور کو اور زنا کرنے والی کو اور دولتمند کو پس دکھایا گیا وہ خواب مین پس کہا گیا واسطے اوسکے کہ صدقے تیرے سب
مقبول ہوئے اسپر خیرات کرنی چور پر بیفائدہ اور خالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہے چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جب تک کہ وہ
مال اکتفا کرے اور اسپر زنا کرنے والی پس شاید کہ باز رہے زنا اپنے سے اور اسپر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوسمین سے
کہ دیا اوسکو اللہ نے ۔ ف ۔ حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تھی کہ شکر ہے صدقہ تو دیا اگرچہ غیر مستحق کو دیا یا بطریق تعجب کے یا تسلی خاطر کے حمد کی
و غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہ ہے کہ صدقہ دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ۔ م ۔ اور فرمایا اوس وقت کہ ایک شخص کھڑا تھا بیچ
جنگل کے زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر چلا ابر ایک طرف کو پس ڈالا پانی اپنا پتھرون کی
زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون مین سے یعنی جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ پانی سارا پس پیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی
کے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ مین پانی پہونچا ہے وہ کون ہے پس ناگہان ایک شخص تھا کھڑا ہوا اپنے
باغ مین پھیرتا تھا پانی کو ساتھ بیلچے اپنے کے پس کہا اوس شخص نے واسطے اوسکے ای بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا

عابد سے وہ ہے کہ جو نوافل بہت ادا کرے سب برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ۱۲

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ ابو داؤد ۱۲

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ البخاری ۱۲

رواہ مسلم ۱۲

جیسا تھا تو فرمایا حضرتؐ نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین ہون اور مسافر جا رہا
میرے پاس سے اسباب میرے سفر مین پس نہین پہونچا ہو سکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون مین تجھسے واسطے اوس
ذات کے کہ دی تجھکو بینائی تیری بکری یعنی مانگتا ہون مین ایک بکری کہ پہونچون مین بسبب اوسکے سفر اپنے مین پس کہا اندھے نے کہ بلاشبہ تھا مین
اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میرے بینائی میری پس لے جو چاہے تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اسکی نہین تکلیف دونگا تجھکو آج واسطے پھیرنے
اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے کہ رکھ تو مال اپنا یعنی اپنے پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا
اللہ نے کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین اور شکر کرتے ہو یا نہین پس تحقیق راضی ہوا اللہ تجھسے اور غصے ہوا اوپر دونون یارون تیرے کے
یعنی کوڑھی اور گنجے کے بسبب ناشکری کرنے اونکے کے ✤ اور کہا ام بجیدؓ نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے
دروازے پر یعنی مانگتا ہے مجھسے یہان تک کہ مین حیا کرتی ہون پس نہین پاتی ہون اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِدْفَعِي فِي يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحَرَّقًا ✤ یعنی دے اوسکے ہاتھ مین اگرچہ ہو کھر جلا ہوا ✤ آیا ہے کہ کسی نے
حضرت ام سلمہؓ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا بطریق تحفے کے بھیجا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھاتا تھا پس کہا حضرت ام سلمہؓ
نے لونڈی کو کہ رکھدے اس گوشت کو گھر مین شاید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس رکھدیا اوسکو لونڈی نے گھر کے طاقچے مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازے پر اور کہا اے گھر والون اللہ دو برکت دے اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دے اللہ تجھکو یعنی یہ جواب دیا سائل کو
جیسے یہان کہتے ہین سائل کو برکت ہے شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اے ام سلمہ تمھارے پاس
کچھ چیز ہے کہ کھاؤن مین اوسکو پس کہا ام سلمہؓ نے کہ ہان کہا لونڈی کو جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس
گئی لونڈی پس نہ پایا طاقچے مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھارے
کے سائل کو ✤ اور فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ بہت بدہے آدمیون مین از روئے مرتبے کے نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا
الَّذِي يُسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي بِهٖ ✤ یعنی وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام خدا کے اور نہ دیوے ساتھ اوس سوال کے ✤ ف
یعنی سائل نے کہا دے مجھکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکے نہ دیا اوسنے تو وہ سب لوگون مین برا ہے مرتبے مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل
مستحق نہوگا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہوگا تو گنہگار نہوگا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار ہوگا اگر
سائل مستحق اوس مال کا ہوا اور مال اوس پاس زیادہ حاجت سے ہو ✤ ح ✤ کہا عقبہ بن حارثؓ نے کہ پڑھی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
مدینے مین نماز عصر کی پس سلام پھیرا حضرتؐ نے پھر کھڑے ہوئے جلدی سے پھر پھلانگتے ہوئے گردنین لوگون کی گئے طرف بعضے حجرون بیویون
اپنی کے پس گھبرائے لوگ حضرتؐ کی جلدی کرنے سے پھر نکلے حضرتؐ اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا اونکی جلدی کرنے سے فرمایا کہ یاد آیا مجھکو
ایک ٹکڑا سونے کا کہ میرے پاس تھا پس مکروہ جانا مینے یہ کہ روکے مجھکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو اوسکے بانٹ دینے کا
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک ٹکڑا سونے کا زکوۃ مین سے پس مکروہ جانا مینے یہ کہ رات کو رکھون مین
اوسکو ✤ کہا حضرت عایشہؓ نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس اونکی بیماری مین چھ دینار یا سات پس حکم کیا مجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بانٹ دون مین اونکو پھر باز رکھا مجھکو یعنی بانٹنے اونکے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے یعنی
فرصت نپائی اونکے بانٹنے کی حضرتؐ کی بیماری کے سبب سے پھر پوچھا مجھسے حضرتؐ نے حال اونکا کہ کیا ہوئین وہ چھ دینار یا سات کہا حضرت عایشہؓ نے
کہ نہین بانٹین مینے قسم خدا کی تحقیق باز رکھا مجھکو یعنی اونکے بانٹنے سے آپ کی بیماری نے پس منگوایا حضرتؐ نے اون دیناروں کو پھر رکھا اونکو
اپنے ہاتھ مین پھر فرمایا کیا ہے گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عز وجل سے اور ہون یہ دینار اوس پاس اوسکے یعنی ہونا انکا نبی کے پاس

رواہ احمد
وابو داؤد
والترمذی ۱۲
مقصود یہ ہے کہ
یعنی بچنے سے یہ مین
دل مین اوسکے رغبت
جنت نصیب ہو ۱۲
رواہ البیہقی ۱۲
رواہ احمد ۱۲
رواہ البخاری ۱۲
اس سے معلوم ہوا
کہ التفات کرنا
ماسوی اللہ
کی طرف مقربون
کو بھی باز رکھتا ہے
مقام قرب سے
یا تعلیم امت کے
لیے تھا ۱۲
رواہ احمد ۱۲

ستانی ہی مقام نبوت کے + اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال مین کہ بلال کے پاس ایک تودہ تھا کھجور کا
پس فرمایا حضرت نے کیا ہی یہ اے بلال کہا ایک چیز ہی کہ ذخیرہ کیا مینے اسکو کل کے لیے یعنی اپنی حاجت کے لیے کہ زمانہ آیندہ مین پیش آوے
فرمایا کیا نہین ڈرتا تو یہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کل کو بخار آگ دوزخ مین روز قیامت کے خرچ کر تو اے بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے
فقر کا ف + کل کو یعنی روز قیامت کے پس لفظ روز قیامت تاکید ہی اسکی اور بخار یعنی اثر کہ پونہچیگا طرف تیرے پس یہ
کنایہ ہی قریب ہونے دوزخ کے سے حاصل یہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا اور آخیر حدیث کا حاصل یہ کہ خرچ کر اور محتاجگی
نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہی روزی پونہچاویگا اور حضرت نے یہ حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو واسطے حاصل کرنے مقام کمال کے
یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہو والا جائز ہی ذخیرہ کرنا برس روز کے قوت کا عیال کے لیے + ع + اور فرمایا سخاوت درخت ہی بہشت
مین پس جو شخص ہو گا سخی پکڑیگا ٹہنی اوسمین سے پس نہین چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت مین یعنی اگرچہ
اخیر مین ہو اور بخیلی درخت ہی دوزخ مین پس جو شخص کہ ہو بخیل پکڑیگا ٹہنی کو اوسمین سے پس چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہان تک کہ داخل کریگی
اوسکو دوزخ مین + ف + درخت ہی یعنی سخاوت مانند درخت کے ہی مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اسلیے کہ جیسے درخت
بڑا ہوتا ہی اور ٹہنیان اوسکی بہت ہوتی ہین ایسے ہی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہی اور قسمین اوسکی بہت ہین اور پکڑیگا ٹہنی یعنی
ایک قسم قسمون سخاوت کی سے + ع + اور فرمایا بَادِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا یعنی جلدی کرو ساتھ
صدقہ دینے کے یعنی موت یا بیماری سے پہلے صدقہ دو اسلیے کہ بلاشک بلا نہین بڑہتی صدقے سے یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہی اور فرمایا
مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ الخ یعنی جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت مین یا قیمت مین
کمائی حلال سے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال کو پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی اوسکو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہی اوسکو
واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہی ایک تمہارا بچھیرے اپنے کو یہان تک کہ ہوتا ہی صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے + ف +
کسب کے معنی ہین جمع کرنا اور یہان کسب طیب سے مراد ہی وہ مال کہ جمع کیا ہو اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی
یا زراعت کی یا ارث مین ہاتھ لگا یا ہبہ کیا کسینے اور نہین قبول کرتا اللہ مگر حلال اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر حلال نہین قبول ہوتا
اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہی چنانچہ شیخ علی متقی عارف باللہ رحمہ اللہ تعالی نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین مین سے کماتا تھا اور پھر بہت دیتا
تہائی اور تہائی اپنے خرچ مین لاتا اور تہائی خرچ کرتا کمائی کی جگہ مین پس آیا اونکے پاس ایک دنیادار اور کہا اے شیخ چاہتا ہون مین کہ
کچھ صدقہ دون پس بتا مجھکو مستحق کہا اونھون نے حاصل کر مال حلال پھر دے تو وہ پونہچیگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اوسنے اس بات مین شیخ
نے کہا اونھون نے نکل جب ملے تو اوس شخص سے کہ رحم کرے اوسپر دل تیرا تو دے اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک اندھا بوڑھا دیا اوسکو پھر دوسرے دن اوسنے
گذرا سنا کہ وہ کہتا ہی ایک شخص سے کہ اوسکے پاس تھا کہ گذرا مجپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خرچ ہوا مین اور صرف کیا مینے اوسکو
شراب خواری مین فلانے بدکار کے ساتھ یہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی
اور کہا اوسکو کہ جب نکلے تو گھر سے اور اول جسپر تیری نظر پڑے اوسکو یہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک دیندار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم
ہوتا تھا پس ڈرا اوسکے دینے سے لیکن بموجب حکم شیخ کے ناچار اوسی کو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا وہ راہ اپنی سے اور
چلا اوسکے غنی دینے والا یہان تک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک کھنڈر مین اور نکلا دوسری راہ سے اور چلا شہر کی طرف پھر داخل ہوا وہ
غنی پیچھے اوسکے کھنڈر مین پس دیکھا اوسمین مگر کبوتر مرا ہوا پھر پیچھے پیچھے گیا اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہ کہ خبر دے مجکو اپنے
حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہ کہ میرے ساتھ اولاد ہی چھوٹی اور تھے وہ نہایت بھوکے پس مین بیقرار ہوا اور نکلا سرگردان پھرتا

مینے یہ کبوتر مرا ہوا سے لیا مینے اوسکو اونکے لیے پھر جب یہ فتوح مجھے ہاتھ لگی تو پھینک دیا مینے یہ کبوتر جہان سے لیا تھا پس سمجھا وہ
غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہی اور حرام بُری جاے اکثر تجربہ کیا ہی کہ جو شخص مال خبیث چھوڑتا ہی مثل سود خوار وغیرہ کے
تو وہ رقص و سرود و شراب خمر مین پیچھے اوسکے صرف ہوتا ہی اور وارث اوسکے جلدی محتاج ہو جاتے ہین بخلاف حلال کے ایسے معاملے بہت دیکھنے مین
آئے ہین اور قبول کرتا ہی اوسکو ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے یعنی خوب قبول کرتا ہی اور راضی ہوتا ہی اوس سے اور اوسکو داہنے ہاتھہ مین لینا اسلیے
کہا کہ عادت ہی کہ پسندیدہ چیز کو آدمی داہنے ہاتھہ مین لیتا ہی اور پالتا ہی یعنی بڑھاتا جاتا ہی اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین * ح *
اور فرمایا صلعم مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَّمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا
رَفَعَهُ اللّٰهُ * یعنی نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندے کو بسبب معاف کرنے کسیکی تقصیر کے مگر عزت اور نہین
تواضع کرتا کوئی خدا کے واسطے مگر بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا * ف * یعنی اگرچہ ظاہر مین صدقہ دینا سبب نقصان مال کا ہی لیکن
حقیقت مین سبب زیادتی کا ہی کہ برکت زیادہ ہوتی ہی اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہی یا یہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہی اور جو کوئی
قصور کسی کا بخشدیتا ہی باوجود قدرت رکھنے کے بدلا لینے پر اوسکے اللہ تعالی عزت زیادہ کرتا ہی دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہی کہ کوئی انتقام
برابر عفو کے نہین ہی اور جو کوئی تواضع یعنی عاجزی کرتا ہی واسطے امید قرب الہی کے نہ واسطے کسی غرض کے تو اللہ تعالی اوسکی قدر بلند کرتا ہی دنیا اور آخرت مین * ح *

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون آیۃ واربعۃ رکوعات

یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین ۲۹ ہین اور کلمات ۵۶۰ اور حروف ۲۴۳۸ اور رکوع ۴ اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ صف کے
اور ربط اس سورت مین اور سورۂ محمد مین یہ ہی کہ سورۂ محمد مین اکثر ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور بیان لڑائی کا ہی اور سورۂ فتح
مین اکثر بیان ذکر مشرکین کا اور بیان احوال مومنین کا اور منافقین کا اور بیان صلح کا ہی اور یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ ابتدا ہی مین ذکر
فتح کا ہی کہ تفصیل اوسکی آگے آتی ہی * ابی بن کعب سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ فتح پس گویا کہ
ہوا اون لوگون کے ساتھہ کہ بیعت کی اونھون نے نیچے درخت کے * زاہدی * آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپ
صحابہ کے ساتھہ مکے مین داخل ہوئے اور خاطر جمعی سے حلق و تقصیر مین مشغول ہین پس اوس سال عمرے کے قصد سے متوجہ کعبے کی طرف ہوئے
اور جب حدیبیہ مین کہ نام ایک جگہہ کا قریب مکے کے ہی پہنچے تو کفار قریش کعبے کے آنے سے مانع آئے اور بہت سی تشویش کے بعد کفار سے
صلح کر کر بغیر پہونچنے کے کعبے مین پھر خدائے تعالی نے اوس عمل کو اونکے قبول فرمایا اور اوس بیعت سے کہ اتنا تشویش مین واسطے تاکید
عزم کے آنحضرت سے کی تھی راضی ہوا اور اوس عمل کے ثواب مین بہت سی فتوحین اونکو نصیب کین خصوصا فتح خیبر کہ بعد اس سفر سے جلد
واقع ہوئی اور غنیمتین خیبر کی خاص حاضران بیعت کے لیے مقرر کین اور غیر اونکے کو اوس غزوے سے منع کیا اور مضمون خواب کا سال آیندہ
ظاہر ہوا پس بیچ باب وعدہ فتوح اور رد شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون خواب کے اور بیان حکمت تعویق کے اور تہدید متخلفون کے
سفر حدیبیہ سے اور بیچ بیان خوشی اپنی کے بیعت کرنے والون سے یہ سورت نازل فرمائی واللہ اعلم * فتح * ہجرت سے چھہ برس پیچھے حضرت نے
خواب دیکھا کہ مکے مین گئے ہین عمرے کو فراغت سے حلق کرتے ہین ارادہ کیا عمرے کا اگرچہ قریش سے دشمنی تھی لیکن دستور تھا کہ دشمن کو
بھی حج اور عمرے سے مانع نہوتے تھے اور حرم مین بیر نلیتے پندرہ سو آدمی کے ساتھہ چلے قریش نے لوگ جمع کیے شہر سے باہر پڑے
لڑنے کو جب حضرت پونہچے قریب جہان سے مکہ نظر آیا سواری کی اونٹنی بیٹھہ گئی ہرگز نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ مین ادب کعبے کا
رکھونگا اگرچہ یہ لوگ چڑہ چڑہ بولین تب اوٹھی حضرت نے مقابلہ چھوڑکر حدیبیہ کے میدان مین اوترے پیغام دیا کہ اگر چاہو مجھسے صلح کرو ایک مدت

دم لوانتے ہم اور دن کو مسلمان کریں پھر جاہو سکے مسلمان ہو جیوا در جا ہوسکے لڑ لیویا آخر کو صلح ہوئی لیکن اوس برس عمرہ نہ کرسکے دیا اگلے سال قضا کیا اوس صلح کے بعد یہ سورت اوتری ۞ ع

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ○ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡکَ وَ یَهۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ○ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰهُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ○

بلاشبہ ہمنے حکم کیا تیرے لیے فتح ظاہر کا انجام کار فتح کا یہ ہی کہ بخشے تیرے لیے خدا جو کچھ کہ گذرا تیرے گناہ سے اور جو کچھ کہ پیچھے رہے اور تمام کرے نعمت اپنی تجپر اور تو پہلے دکھاوے تجکو راہ سیدھی اور تو مدد دیو ے تجکو خدا مدد قوی ۞ **ف** ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست مدد ۞ **تفسیر** ۞ یعنی تجکو اس محل سے درجے بڑھے اور یہ بات اللہ نے کسی بندے کو نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے گناہ بخشے اگرچہ بہت بندے ہین بخشے اسمین نذر کر دینا ہی ۞ **ص** ۞ کہا بعضون نے کہ مراد اس فتح سے فتح مکے کی ہی نازل ہوئی یہ سورت آنحضرت کے پھرنے کے وقت مکے سے سال حدیبیہ مین از راہ وعدے کے آنحضرت سے مکے کے فتح ہونے پر اور بعضون نے کہا کہ وہ فتح حدیبیہ ہی اور نہین ہوا اوسمین قتال شدید ولیکن ہوئی آپسمین پھینکا پھانکی پتھرون اور تیرون کی پس تیر مارے مسلمانون نے مشرکون کو یہان تک کہ بھگا دیا اونکو شہر مین اور چاہی اونھون نے صلح پس ہوئی فتح ظاہر اور کہا زجاج نے کہ واقع ہوا فتح حدیبیہ مین معجزہ بڑا کہ پانی کنوین میں ہو چکا ایک قطرہ باقی نرہا پس کلی ڈالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوین مین پس جوش مارا پانی نے یہان تک کہ پیا سب لوگون نے اور بعضون نے کہا کہ مراد اس فتح سے فتح خیبر کی ہی اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ قَضَیۡنَا لَکَ قَضَآءً مُّبِیۡنًا یعنی حکم کیا ہمنے تیرے لیے حکم ظاہر اہل مکہ پر یہ کہ داخل ہو گے تم اور اصحاب تمہارے مکے مین سال آیندہ خانۂ کعبہ کے طواف کرنے کے لیے ۞ **ف** ۞ بموجب قول اکثر مفسرون کے مراد فتح سے صلح حدیبیہ کی ہی کہ حقیقت مین مقدمہ فتوح کثیرہ کی تھی اور سبب فتح مکہ کی بھی یہی ہوئی اور صلح کو فتح اسلیے کہا کہ اوس وقت مین واقع ہونا صلح کا مشرکون سے دشوار تھا مدد و فتح خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت کو پہونچی تب مشرک صلح پر راضی ہوے اور بعضون کے نزدیک مراد اس سے فتح مکے کی ہی اور بعض کے نزدیک فتح خیبر اور فدک کی ہی کہ عنقریب اس صلح سے واقع ہوئی اور زہری کہتے ہین کہ کوئی فتح صلح حدیبیہ سے بڑی نہی اسلیے کہ اوس وقت مین مشرک مسلمانون کے ساتھ مختلط ہوے اور قرآن اور کلام مسلمانون کا سنا اور اکثرون کے دلون مین اسلام نے جگہ پکڑی اور اوس تین برس مین بہت خلق مسلمان ہوئی اور اسلام کے پھیلنے مین بہتاثیت ہوئی اور تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ چھٹے برس ہجری مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ اپنے بعضے صحابہ کے ساتھ مکے مین گئے ہین اور عمرہ ادا کیا اصحاب نے جانا کہ اسی سال یہ ظہور مین آویگا اور تہیہ سفر کا کیا اور پہلی تاریخ ذیقعدہ کے اوسی سال آنحضرت چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینے سے باہر نکلے احرام عمرہ کا باندھکر متوجہ مکے کے ہوئے جب یہ خبر مشرکون کو پہونچی تو وہ بقصد روکنے آنحضرت کے مکے کے داخل ہونے سے مجتمع ہو کر مکے سے باہر نکلے آنحضرت نے اونکے اس قصد سے آگاہ ہو کر حدیبیہ مین منزل کی اور حدیبیہ نام ایک کنوین کا ہی کہ پانی اوسکا بسبب صرف لشکر مبارک کے ایک قطرہ نرہا تھا جب آنحضرت اوس کنوین کے کنارے پر پہونچے تو وضو کیا اور پانی اپنے وضو کا اوس کنوین مین ڈالا تب پانی نے اوس کنوین مین سے جوش مارا اور تمام لشکر کو کفایت کیا بیس روز تک کہ وہان رہے القصہ عروہ بن مسعود ثقفی کفار کی طرف سے حدیبیہ مین آنحضرت کے پاس آیا اور آنے کا سبب پوچھا معلوم کیا کہ عمرے کے ارادے سے آئے ہین لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے کفار یہ خبر سنکر بھی راضی نہوے آنحضرت کے آنے سے مکے مین پس آنحضرت نے اپنی طرف سے عثمان رضی اللہ عنہ کو مشرکون کے پاس بھیجا تا اونکو منع کرنے سے باز رکھین مشرکون نے

اونکو پکڑ لیا بسبب دیر رہنے اونکے کے غلط اونکے قتل کا لشکر مین تب رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین جانے کا مین جب تک کہ کفار کو سزا
نہ دونگا اور اصحاب کو طلب کیا لڑائی پر ثابت رہنے کی بیعت کے لیے اور اسی سبب بیعت الرضوان واقع ہوئی چنانچہ بیچ آیت لقد رضی اللہ
کے مذکور اسکا ہی پس کفار نے بیعت کی خبر سنکر مشوش ہوکر سہل بن عمرو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین بھیجا اور صلح کی اس طرح پر کہ مسلمان
اس سال مین پھر جاوین اور متعرض لڑائی کے نہوین اور سال آئندہ مین آکر عمرے کی قضا ادا کرین آنحضرت نے وہین حلق کیا اور کتنے ایک
اونٹ منجملہ ستر اونٹون کے کہ ہدی کے لیے ہمراہ لائے تھے ذبح کیا اور باقی ناجیہ اسلمی کے ہاتھ مکے کو بھیجے تا مروہ مین ذبح کرکر فقرا کو تقسیم کردین
اور صحابہ بھی حلق و ذبح کرکر احرام سے نکل آئے اور ساتھ غم و ملال کے وہان سے مدینے کو پھرے اور ایک رات بیچ راہ اون ایام مراجعت کے
یہ سورت نازل ہوئی صبح کو یہ سورت اصحاب پر پڑھی بعد اسکے کہ فرمایا آجکی رات مجہ پر ایک سورت اوتری ہے کہ بہت دوست رکھتا ہون مین اوسکو
دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور جب اصحاب نے سنا آپسمین مبارکبادیان دین اور خوش ہوئے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا
آجکی رات مجہ پر ایک آیت اوتری ہے کہ میرے نزدیک پیاری زیادہ ہے دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزون سے اور آیت اِنَّا فَتَحْنَا الخ پڑھی بعضے
صحابہ نے کہا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ یعنی مبارک و میمون ہو آپکے لیے یا رسول اللہ حق تعالی نے خبر دی آپ کو اوس چیز کی کہ کرے ساتھ
آپکے واللہ اعلم ہمارے ساتھ کیا کریگا آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي الخ نازل ہوئی انتہی پھر بیچ باب
وعدہ فتوح کے اور رد شبہہ منافقون کے بسبب تعویق مضمون رویا کے اور بیان حکمت تعویق اور تہدید پیچھے رہے ہوؤن کے سفر حدیبیہ سے اور
بیان خوشنودی حق کے اہل بیعت رضوان سے تمام یہ سورت اوتری اور بیچ لام لیغفر کے اقوال بہت ہین بعضون کے نزدیک لام بمعنی کی کے ہے
یعنی فتح دی ہمنے تجکو تا مجتمع ہون تیرے لیے تمام نعمتین ساتھ مغفرت کے اور بعضون کے نزدیک فاستغفر مقدر ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو پس بخشش مانگ
تا بخشے خدا تجکو اور بعضون کے نزدیک لام عاقبت کے لیے ہے یعنی فتح دی ہمنے تجکو اور عاقبت یعنی انجام فتح کا یہ ہے کہ بخشے تجکو خدا اور بعضون کے
نزدیک لیغفر راجع ہے اللہ تعالی کے قول کی طرف وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کہ اوپر کی سورت مین ہے اور مراد مَا تَقَدَّمَ سے وہ ایام ہین کہ
بعثت سے پہلے گذرے اور مَا تَأَخَّرَ سے بعد بعثت کے وقت نزول اس آیت تک ہین اور یہ اون علما کے قول کے بموجب ہے کہ صغائر
انبیا کے لیے جائز رکھتے ہین اور یا یہ کہ حَسَنَاتُ الْأَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِينَ ہو اور بعضے ماتقدم گناہ آدم و حوا علیہما السلام کے اور
ماتاخر گناہ امت کے ہین اور مراد نعمت سے نبوت و حکمت یا فتح ہونا شہرون کا اور بول بالا ہونا دین کا یا قبول شفاعت ہے اور چلاوے تجکو
سیدھی راہ یعنی ثابت رکھے تجکو دین پسندیدہ پر ✣ **بحر مواج** ✣ یہ قصہ حدیبیہ کا مشکوۃ مین یون مذکور ہے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سال حدیبیہ کے بیچ دس اوپر کئی سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب مدینے کے قلادہ یعنی گنڈا
باندھا ہدی کے یعنی علامت کے لیے اور اشعار کیا یعنی نیزہ اونٹ کے کوہان مین مارکے خون بہایا اور بیان مفصل اسکا کتاب الحج مین ہے
اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرے کے لیے اور چلے یہان تک کہ جب پہنچے ثنیہ پر کہ نام ایک پہاڑی کا ہے کہ وہان سے راہ مکے کو
جاتی ہے بیٹھہ گئی اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگون نے حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانے کے لیے یہ کلمہ بولتے ہین اڑ گئی قصوا کہ نام
حضرت کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت نے نہین اڑی قصوا اور نہین عادت اسکو اڑنے کی ولیکن روکا اسکو روکنے والے ہاتی کے نے
یعنی اللہ تعالی نے کہ ہاتی ابرہہ کے کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسی طرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور
خونریزی حرم مین پہلے وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ مین ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی
بات کہ اوسمین ہو تعظیم اللہ تعالی کے حرم کی مگر دونگا اونکو یعنی اس صلح مین جو کچھہ قریش مجھسے وہان تعظیم کی بات طلب کرینگے تو
قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی نہ پھر گئے سو ہوئے آنحضرت اہل مکہ کی راہ سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہان تک کہ اوترے

حدیبیہ کے ایک کنارے مین ایک جگہہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمین یعنی ایک گڑھے مین تھوڑا پانی تھا اوسپر اوترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ دیر کی لوگون نے یہان تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑی سی دیر مین سب پانی کھینچ ڈالا اور شکایت لائے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش مین سے پھر فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدین تیر کو پانی مین پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے ساتھہ سیرابی کے یعنی ساتھہ اکثر پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہان تک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا پس اوسوقت مین کہ صحابہ اسی طرح تھے کہ ناگہان آیا یعنی صلح کے لیے بدیل بن ورقا خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت کے پاس عروۃ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہان تک کہ کہا ناگہان آیا سہیل بن عمرو وکیل تھا مکیون کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھہ تو یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ نے پس کہا سہیل نے قسم خدا کی اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ کے ہو تو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ کے آنے سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھہ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ رسول اللہ کا ہون اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھہ ای علی محمد بن عبد اللہ اور اور روایت مین ہی کہ اون صلحنامے مین لکھا تھا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ اوسپر قریش نے کلام مذکور کیا پھر حضرت نے حضرت علی کو اوسکے مٹانے کا حکم کیا اوسپر حضرت علی نے عذر کیا کہ قسم خدا کی مین آپکا نام نہین مٹاونگا پس حضرت نے نامہ سے کرو عبارت مٹائی اور لکھا یعنی از راہ معجزے کے هٰذَا مَا قَاضَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ انتہی پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم مین سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت نے اور یہان بھی حدیث مین اختصار ہوا ہی یا اور روایت ہی بخاری سے کہ اوسمین اسی قدر مذکور ہی پس جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت یا حضرت علی صلح نامے کے لکھنے سے فرمایا پیغمبر خدا نے اپنے صحابیون کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور ہدی کے پھر سر منڈاؤ پھر آئین کتنی ایک عورتین مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الخ یعنی ای مومنون جسوقت کہ آوین تمہارے پاس عورتین مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانون کو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دین اونکو اور حکم کیا مسلمانون کو یہ کہ پھیر دیوین مہر پھرے حضرت طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اونکی تلاش مین دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیر کو لیکر یہان تک کہ جب پہنچے وہ ذو الحلیفہ مین اوترے وہ اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونون مین سے قسم ہی کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اچھی ہی ای فلانے دکھلا تو مجکو تا دیکھون مین اسکو پس قبضہ کرنے دی اوس شخص نے ابو بصیر کو تلوار کے دیکھنے پر پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مرگیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہان تک کہ آیا مدینے مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون یعنی ڈرتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابو بصیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہو مان اسکی کو یہ ابو بصیر گرم کرنے والا لڑائی کا ہی اگر ہوتا کوئی اسکے لیے مددگار تو مدد کرتا اسکی پس جب سنا ابو بصیر نے یہ کلام تو معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے اوسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابو بصیر مدینے سے یہان تک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرون کے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتھہ پس ہوا یہ حال کہ نکلتا تھا قریش مین سے کوئی شخص مسلمان مگر کہ ملتا تھا ساتھہ ابو بصیر کے یہان تک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہی خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلے کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ قسم دیتے تھے

[illegible]

حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اونہین اور حضرت مین تھی کہ نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے کہ آوین مدینے مین اور تعرض نکرین ہمارے قافلے سے پھر جب کہلا بھیجین حضرت اونکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس تو جو کوئی آوے حضرت کے پاس مکے سے ہم مین سے مسلمان ہوکر تو وہ امن مین ہی اور نہ پھیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوئے قریش اوس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کرین ہم اوس شرط سے باز آئے پس بھیجا پیغمبر خدا نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یارون اوسکے کے یعنی اونہین منع کیا تعرض کرنے سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ حدیث بخاری نے ٭ **ف** ٭ اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہین کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کرداتا اوسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر ندون اور سونپ ندون اوسکو اونکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہی کہ جو صلح کے لیے آیا تھا حدیبیہ مین اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکے مین اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے قید مین پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ ہی مین آیا تھا اوسکو حضرت نے پھیر دیا تھا بہت سی تکرار کے بعد اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ٭ ع ٭ م ٭ اور روایت مین آیا ہی کہ صلح کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون سے روز حدیبیہ کے تین باتون پر ایک تو یہ کہ جو آوے مشرکون مین سے مسلمان ہوکر پھیر دین اوسکو مشرکون کو اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے تو نہ پھیر دین اوسکو اور دوسری یہ کہ داخل ہون حضرت مکے مین سال آیندہ اور ٹھہرین اوسمین تین دن اور تیسری یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اس حال مین کہ ہتیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے لیکر بصورت قہر و غلبہ اور مستعد لڑائی کے نہ آوین پھر آیا حدیبیہ ہی مین ابو جندل اس حال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرت نے اوسکا طرف مشرکون کے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا اسلام لایا تھا مکے ہی مین اوسکو مشرکون نے قید کر رکھا تھا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آیا حضرت نے بموجب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرماکر کہ صبر کر ای ابو جندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہی علما نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطون کو تھا بسبب ضعیف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اونکے کے کفار کے مقابلے سے یا بسبب احرام اور حرمت حرم اور بہت سی مصلحتون کے تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور وہان کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ٭ **مشکوٰۃ و شرحہا** ٭ اور کہا سمرہ بن جندب نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی تو متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرۂ مبارک اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہی آجکی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسینے خواب تو بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر جو کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا حضرت نے ایکدن ہمسے کہ آیا تم مین سے کسینے دیکھا ہی خواب عرض کیا ہمنے کہ نہین فرمایا لیکن مینے دیکھا ہی آجکی رات دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون ہاتھ میرے اور نکالا مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہی لوہے کا داخل کرتا ہی اوس بیٹھے ہوئے کے کلے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ پہونچتا ہی چیرنا اوسکی گدی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلے دوسرے اوسکے کے مانند اسی کے یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلہ اوسکا یہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اسیکے یعنی ہر بار کلے چیرتا ہی اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یونہی کرتا ہی آنحضرت فرماتے ہین کہ کہا مینے اون دو شخصون سے کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبیر اوسکی معلوم ہوجائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو ڈھلک جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ اوس پتھر کی طرف تاکہ لاوے اوسکو یعنی مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ مل جاتا ہی سر اوسکا اور ہوجاتا ہی سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو

پس کہا مینے کیا ہی کہا اون دونون شخصون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے موہرا اسکا
تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھی آگ اوپر اوٹھے آدمی کہ تھے آگ مین یہان تک کہ قریب تھا
یہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ پست ہوتا تھا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین
ننگی پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین
ایک شخص تھا کھڑا بیچون بیچ نہر کے اور نہر کے کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے
پس جسوقت ارادہ کرتا ہی وہ یہ کہ نکلے پھینکتا ہی وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ مونہہ اوسکے کے پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہہ تھا پس جب آتا ہی تاکہ نکلے پھینکتا ہی
کنارے والا بیچ مونہہ اوسکے کے پتھر پس پھرتا ہی اوسی جگہہ جیسا کہ تھا پس کہا مینے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پونہچے ہم طرف
ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک شخص ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ ہی کہ جلاتا ہی
اوسکو پس چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو اوس گھر مین کہ تھا بیچون بیچ درخت کے نہین دیکھا مینے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے ایک
مرد ہین بوڑھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون دونون نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا
مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون شخصون کے کہ تحقیق
تمنے بہت پھرایا مجکو آجکی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز سے کہ دیکھی مینے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین ہم اب وہ شخص کہ دیکھا تمنے
اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلّے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ پس نقل کی جاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین
اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی
کہ سکھلایا اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے غافل ہوکر رات کو اور نہ عمل کیا دن کو موافق اوس
چیز کے کہ قرآن مین ہی کیجاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کے ابراہیم علیہ السلام ہین اور لڑکے گرد اونکے
پس اولاد ہی آدمیون کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوئے تم اوسمین گھر ہی عام مومنین کا
یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین عام مومنین آوینگے اور یہ گھر پس گھر ہی شہیدونکا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم
سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر توبرتو سفید کے
کہا اون دونون شخصون نے کہ یہی مکان آپ کا کہا مینے چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنے مکان مین کہا اون دونون شخصون نے کہ تحقیق
باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کروگے تم اوسکو تو داخل ہوگے اپنے مکان مین نقل کی یہ بخاری نے اور تفسیر در منثور
مین یہی روایت ابن عساکر سے ساتھ تقدیم و تاخیر اور کمی زیادتی بعض عبارات کے نقل کی ہی چنانچہ اوسکے اخیر مین ہی کہ فرمایا حضرت نے
پھر پکارا گیا مین اپنے اوپر کی جانب سے یا محمد سل تعطہ کہا حضرت نے کہ کہا مینے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُثَبِّتَ شَفَاعَتِيْ
وَاَنْ تُلْحِقَ بِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ وَاَنْ اَلْقَاكَ وَلَا ذَنْبَ لِيْ یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجسے یہ کہ ثابت رکھ شفاعت میری اور یہ کہ ملا
مجسے میرے اہل بیت کو اور یہ کہ ملون مین تجسے اس حال مین کہ نہ گناہ ہو میرے لیے فرمایا حضرت نے پھر اوتارا گیا مجکو اور اوتری مجپر یہ آیت اِنَّا
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لفظ مُّسْتَقِيْمًا تک پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس جیسے کہ دی گئی مجکو یہ آیت یعنی مضمون
اسکا ایسے ہی دیگا مجکو اللہ شفاعت انشاء اللہ تعالی اور اس روایت مین مضمون تنور کی جگہہ کہ اول حدیث مین مذکور ہوا یون ہی کہ مینے دیکھا
ایک بیت یعنی گھر کہ سفل اوسکا تنگ ہی اعلی اوسکے سے اوسمین ایک قوم ہی ننگی کہ جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ بند کرلی مینے ناک اپنی

[illegible]

بسبب بو کے کہ پائی مینے اونمین سے آیا مینے کون ہین یہ کہا اون دونون شخصون نے کہ چلے چلو پھر مینے دیکھا ایک ٹیلہ سیاہ کہ اوسپر
کتنے ایک لوگ ہین دیوانے سے پھونکی جاتی ہی آگ اونکی مقعدون مین پھر نکلیاتی ہی اونکے مونہون اور نتھنون اور کانون اور آنکھون سے کہا مینے
کون ہین یہ کہا اونھون نے چلے چلو پھر دیکھی مینے ایک آگ بند کی گئی کہ سمین ہی اوسپر فرشتہ نہین نکلتا ہی اوس سے کچھ مگر کہ پیچھا کرتا ہی وہ فرشتہ اوسکا
یہان تک کہ پھیر دیتا ہی اوسکو آگ مین اور اسکی تعبیر مین کہا کہ وہ گھر جو تمنے دیکھا کہ اسفل اوسکا تنگ ہی اوسکے اعلی سے اور اوسمین کتنا ایک
لوگ ننگے ہین اور جلائی جاتی ہی اونکے نیچے سے آگ اور اونکی بدبو سے ناک تمنے پکڑ لی پس وہ زناکار ہین اور وہ بدبو اونکے سترون کی ہی عذاب
کیے جاتے ہین یہان تک کہ جاوینگے آگ دوزخ مین اور سیاہ ٹیلے پر جو دیکھے وہ وہ ہین کہ کرتے تھے فعل بد قوم لوط کا سا فاعل و مفعول
اس عذاب مین گرفتار ہین یہان تک کہ جاوین دوزخ مین اور وہ آگ بند کی گئی جو دیکھی وہ دوزخ ہی ✤ ف ✤ سو رہا اوس سے
غافل ہو کر رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نکیا عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا
قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل کرنا ساتھ اوامر و نواہی قرآن
کے متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے انتہی تقریر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ آور ملا علی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی
یعنی علم قرآن پس اسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بھولجانے کا ہوتا ہی اور وہ گناہ کبیرہ ہی آور نتھا عمل کرنیوالا
قرآن کے اوامر و نواہی پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا ہی
قرآن اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے پڑھا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی آور کہا طیبی نے سو رہا اوس سے
یعنی اعراض کیا اوس سے اور جو کہ سووے بغیر اعراض کے اوس سے بسبب تقصیر کے یا عجز کے پس وہ خارج ہی اس وعید سے انتہی ✤ آور شہیدون کا
یعنی خاص مومنین کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما اور شہدا ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہو گی شہدا کے خونون پر آور کہا
نووی نے کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ مستحب ہی متوجہ ہونا امام کا بعد سلام کے مقتدیون پر اور پوچھنا خواب کا اور اوپر مبادرت تعبیر
کرنے والے کے طرف تعبیر خواب کے اول روز مین تاکہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے ✤ ع ✤ س ✤ روایت کی سلفی نے طیوریات مین
یزید بن ہارون کے طریق سے کہ کہا سنا مینے مسعودی سے کہ کہتا تھا پونہچا مجکو یہ کہ جسنے پڑھی رمضان کی اول شب مین اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا نفل مین محفوظ رہا اوس سال مین یعنی سب بلیات سے ✤ روایت کی ابن منذر نے عامر اور ابی جعفر سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ سے مراد ہین لغزشین جو جاہلیت مین ہوئین اور مَا تَاَخَّرَ
سے جو اسلام مین ہوئین ✤ آور روایت کی عبد بن حمید نے سفیان سے کہ کہا پونہچا مجکو بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ کہ کہا مَا تَقَدَّمَ جو کچھ کہ ہوا جاہلیت مین اور مَا تَاَخَّرَ جو کچھ کہ ہوا اسلام مین اور جو کچھ کہ نہین کیا اب تک ✤
روایت کی ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا جب اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا آخر آیت تک مشقت کرنی شروع کی آپنے عبادت مین پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہ مشقت کرنی کیسی ہی آپکے اللہ تعالی
نے اگلے پچھلے گناہ بخشدیے ہین فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا یعنی کیا پس نہوؤن مین بندہ شکر گذار ✤ آور روایت کی ابن مردویہ نے
اور بیہقی نے اسماء و صفات مین کہ نام اونکی کتاب کا ہی آور روایت کی ابن عساکر نے ابی ہریرہ سے کہ جب نازل ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ✤ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے شروع کیے اور نماز پڑھی یہان تک
کہ پھول گئے آپکے دونون قدم مبارک اور عبادت کی یہان تک کہ ہو گئے مانند پرانی مشک کے یعنی بسبب مشقت عبادت کے دبلے ہو گئے
اور خشک ہو گیا بدن آپکا پس عرض کیا لوگون نے کہ کیا کرتے ہین آپ یہ اپنے دل سے اور اللہ نے تو بخشدیے ہین آپکے اگلے پچھلے گناہ فرمایا

افلا اکون عبدا شکورا ✽ در منثور ✽ اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ہونا شہروں کا ہے آنحضرت صلعم کے ہاتھ پر کہ
شہر فتح ہوئے اور آفتاب سعادت کا اطراف روئے زمین پر چمکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد کشایش دل کی ہے کہ ابواب معرفت آپکے دل پر کھلے اور
مشکل باتیں حل ہوئیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد فتح سے فتح ثانی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فتح پائی اپنے نفس پر اور عقل و تدبیر سے دین کی درستی کی
اور اپنے دیو ہمزاد کو تابعدار کیا حتی کہ کہا اسلم شیطانی بیدی یعنی مسلمان ہوگیا شیطان میرا میرے ہاتھ پر قولہ لیغفر لک اللہ
یعنی قبول کرنے صلح کے سے جو تیرے دل پر اور مومنوں کے دل پر رنج تھا بسبب اس تابعداری تیری کے عوض اوس رنج کے ایک اور رنج تجھ
اوٹھالیا اور وہ غم زلت یعنی لغزش قدم کا ہے کہ تجکو فکر تھی کہ بسبب اوس زلت کے کیا کرینگے ہم اب غم اوس زلت کا تیرے دل سے اوٹھا
ہمنے ساتھ بیان کرنے اس آیت کے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی تیری زلت گذشتہ و ناگذشتہ سب
بخشدیں اور عوض اوس رنج کے امن میں کردیا تجکو قولہ ویتم نعمتہ علیک یعنی اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی تجپر ساتھ آشکارا
غالب کرنے دین تیرے کے تمام دینوں پر جیسا کہ فرمایا عزوجل نے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ
علی الدین کلہ ✽ یعنی وہ وہ ذات پاک ہے کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت اور دین حق کے تا کہ غالب کرے دین حق کو سارے دینوں
اور یہ وعدہ وفا کیا کہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ✽ یعنی آج کے دن پورا کیا میںنے تمہارا
دین تمہارا اور تمام کی میںنے تمپر نعمت اپنی ✽ قولہ ویھدیک یعنی اور تو کہ ثابت رکھے تجکو راہ مستقیم پر جیسا کہ فرمایا اھدنا الصراط
المستقیم یعنی ثابت رکھ ہمکو راہ مستقیم پر قولہ وینصرک اللہ الخ اور تا مدد کرے خدا تیری یعنی بیکار مومنین نہیں رہنے کا میں
تیری اور مومنوں کی مدد کرونگا ایسی مدد کہ تم غالب آؤگے کفار پر ✽ زاهدی ✽

ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم وللہ جنود
السموت والارض وکان اللہ علیما حکیما ○

وہ ہی وہ کہ اوتارا اطمینان مسلمانوں کے دلوں پر تا زیادہ ہو ایمان اونکا ساتھ ایمان پہلے اونکے کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں
زمین کے اور ہے خدا دانا با حکمت ✽ فتح ✽ وہی ہے جسنے اوتارا چین دل میں ایمان والوں کے کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ
اللہ کے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے اور اللہ ہے خبردار حکمت والا ✽ تفسیر ✽ یعنی چین سے رسول کے حکم پر رہے صدیقوں کے ساتھ
نہ کرنے لگے اسمیں اونکو ایمان کا درجہ بڑھا ✽ صح ✽ یعنی اوتارا اللہ نے مومنوں کے دلوں میں سکون اور خاطر جمعی بسبب صلح کے تا
زیادہ کریں یقین طرف یقین اپنے کے اور بعضوں نے کہا سکینہ بمعنی صبر کے ہے امر خدا پر اور اعتماد کے اللہ کے وعدے پر اور تعظیم کے اس
امر خدا کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر کہ مسلط کرتا ہے بعض کو بعض پر بموجب اقتضا علم و حکمت اپنے کے ✽ مل ✽ کہا ابن عباس نے کہ بھیجا
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لا الہ الا اللہ کے اور جب لوگوں نے تصدیق اونکی کی اس امر میں تو اور زیادہ کیا پھر نماز کو تو زکوۃ کو
روزے کو پھر حج کو پھر جہاد کو یہانتک کہ کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس جب جن حکم کیے گئے کسی چیز کا اور تصدیق کی اوسکی زیادہ کی
ساتھ تصدیق اپنی کے اور خدا کے لیے ہیں لشکر آسمانوں اور زمین کے الخ پس اپنے لشکروں کو مومنین پر نصرت دیگا ✽ معالم التنزیل ✽ یہ
فرماتا ہے اللہ تعالی اپنی منت کا مومنوں پر کہ دیکھو توفیق دی ہے جسنے تمکو کہ حمیت جاہلیت پر کفار نے رہا مقابلہ ترک کیا اور ہمارا حکم مانا کہ صلح کرلی
یہ کہ ہمنے سکینہ اوتاری انتہائے دلوں پر کہ رسول نے کہا میںنے صلح کی ہے حکم خدا سے تمنے گردن رکھدی زیر حکم اوسکے کے اور آنحضرت و مومنوں
دلوں پر بھی سکینہ اوتاری کہ سہلوالوں نے جو کچھ کہا قبول کیا اور تحمل کیا اونھوں نے کہا ہم نہیں جانتے رحمن مگر مسیلمہ کو تحمل کیا اونھوں نے کہ
نہیں اقرار کرتے ہم تیری رسالت کا تو بھی تحمل کیا اونھوں نے کہا جو کوئی تم میں سے ہمارے پاس آوے نہ پھیرینگے ہم اوسکو اور جو ہم میں سے بھاگ

پاس جاوے پھیر دینا یہ سب کچھ سنا اور تحمل کیا پستنا کافر جہالت مین بڑھتے چلے تھے آنحضرتؐ نے دیا راہ اونکو آرام دل اور حلم مین تمکو بخشے
تھے اور یہ جو فرمایا وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہ وعدہ مدد کا ہی مومنون کے لیے یعنی تمہاری مدد کرونگا کہ بادشاہی آسمان و زمین کی
میرے علیہ ہی یہ خبر دیتا ہی اپنے کمال قدرت کی اور نافذ ہونے تصرف مشیت کی ❊ زاھدی ❊ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی
کے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ الخ کہ کہا سکینہ کے معنی رحمت کے ہین اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ
کہا ابن عباسؓ نے کہ اللہ تعالی نے بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ شہادت لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے پس جب تصدیق کی اوسکی مومنون نے
زیادہ کی اونکو نماز پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے روزہ پس جب تصدیق کی اوسکی زیادہ کی اونکے لیے زکوۃ پھر جب کہ تصدیق
کی اوسکی زیادہ کیا اونکے لیے حج پھر جب کہ تصدیق کی اوسکی زیادہ کیا اونکو جہاد پھر کامل کیا اونکے لیے دین اونکا پس فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کہا ابن عباسؓ نے پس بہت مضبوط ایمان آسمان والون کا
اور زمین والون کا اور بہت صادق ایمان اور بہت کامل ایمان بسبب گواہی دینے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ہی ❊ درمنثور ❊

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

انجام کار اوتری سکینہ کا یہ ہی کہ داخل کرے مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو باغون مین کہ چلتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے
وہان اور دور کریگا اونسے جرم اونکے اور ہی یہ مقدمہ نزدیک خدا کے مطلب پانی بڑی ❊ فتح ❊ تا پہونچاوے ایمان والے مردون کو اور
عورتون کو باغون مین نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اونمین اور اوتارے اونسے اونکی برائیان اور یہ اللہ کے ہان بڑی مراد ملنی ❊ تفسیر ❊
جو لوگ کہتے ہین جنت کی طلب نقصان ہی یہان سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہان یہی بڑا کمال ہی ❊ موضح ❊ ذکر کیا گیا ہی انس رضی اللہ عنہ سے
کہ جب نازل ہوئی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کہا صحابہ نے هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا یعنی مبارک و میمون ہو پس کیا کیا جاویگا ساتھ ہمارے پس اوتری
آیت لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ ❊ معا ❊ یعنی اوتاری سکینہ تا کہ زیادہ کرین وہ ایمان کو اور تا کہ داخل
کرے اللہ بسبب اس زیادہ کرنے کے مومن مردون اور عورتون کو جنتون مین حاصل یہ کہ صلح کروائی ہمنے اور سکینہ بھیجی ہمنے اور نصرت کا وعدہ
کیا ہمنے اور اگر تمکو بسبب اس صبر کرنے کے رنج پہونچا تو بہشت کا وعدہ کیا ہمنے کہ کہا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ الخ اور ہی یہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا یعنی وعدہ کرنا نصرت کا اور داخل کرنا جنت مین اور دور کرنا برائیون کا اللہ کے نزدیک فوز عظیم ہی
اور فوز کے معنی ہین پہونچنا مراد کو ساتھ نجات پانے کے اوس چیز سے کہ ڈرتا ہی ❊ زاھدی ❊

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ
دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور شرک کرنے والے مردون کو اور شرک کرنے والی عورتون کو کہ گمان کرنیوالے ہین
خدا پر گمان بد اوپر ہو جیو مصیبت بد اور غصے ہوا خدا اونپر اور لعنت کی اونکو اور طیار کی اونکے لیے دوزخ اور بری جگہ ہی دوزخ ❊ فتح ❊
اور تا عذاب کرے دغاباز مردون کو اور عورتون کو اور شرک والے مردون کو اور عورتون کو جو اٹکلتے ہین اللہ پر بری اٹکلین اونہین پر پڑے
پھیر مصیبت کا اور غصے ہوا اللہ اونپر اور اونکو پھٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ اور بری جگہ پہونچے ❊ تفسیر ❊ بری اٹکلین
یہ کہ مدینے سے چلتے وقت منافق بہلانے کر کر بیٹھ رہے جانا کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے وطن سے دور ہین اور فوج کم اور دشمن کا دیس اور
کافرون نے جانا کہ عمرے کے نام سے آئے ہین چاہتے ہین دغا سے شہر مکہ لے لین ❊ موضح ❊ یعنی تسکین دی مومنون کے دلون کو ساتھ صلح

السوء بالفتح ای المذمة التی یذمونها ویسخطونها والسوء بالضم کالکره والکره والضعف والضعف الا ان المفتوح غلب فی ان یضاف الیه ما یراد ذمه من کل شیٔ واما السوء فجار مجری الشر الذی هو نقیض الخیر ۱۲ ص

رہے اور وعدہ کیا اونسے فتح کا اور یہ اسلیے کیا کہ تا جانین مومن نعمت اللہ کی کہ صلح ہونے مین اونکو شکر کرین اوس نعمت کا لیس [illegible]
اونکو اور عذاب کرے کافرون اور منافقون کو اسلیے کہ غصے ہوا اونسے بسبب اس صلح کے اور مراد اونکے گمان بد سے یہ ہے کہ اللہ نہین مدد کریگا رسول
کی اور مومنون کی اور پھر نہین لاویگا اونکو طرف مکے کے کہ یہان آوین اور فتحیاب ہون از راہ قہر و غلبہ کے اور عَلَیۡهِمۡ دَآئِرَةُ السَّوۡءِ کے
یہ معنی ہین کہ جو کچھ کہ گمان کرتے ہین کافر اور منتظر ہین مومنون کے حق مین بس وہ اونھین کے آگے آنے والا ہے اور وہی اوسمین گرفتار ہونگے ف
مومنون کا وعدہ نیک بیان فرما کر مذمت اور وعید کافرونکی یاد کی منافقون نے قبول نکیا اوس صلح کو اور رد کیا حکم آنحضرت کا اور یہ فرمایا
اور تا عذاب کرے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو اور مشرک عورتونکو اور گمان بد کیوجہ سے آپ ہی گرفتار ہونگے ز اهدی

وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا حَكِیۡمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہین لشکر آسمانون کا اور زمین کا اور خدا ہی غالب با حکمت ف اور اللہ کے ہین لشکر آسمانون کے اور
زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ✤ موضح تفسیر ✤ پس دفع کریگا کافرون لوگون کا کہ دشمنی کی اوسکے نبی سے اور مومنون
سے ساتھ جس لشکر کے کہ اونمین سے چاہیگا ہے اللہ زبردست پس نہین پھیر سکتا کوئی عذاب اوسکا حکمت والا یعنی اپنے کامون مین کہ
تدبیر کی ✤ مدارک یعنی جو کچھ کہ آسمان و زمین مین ہے مملوک و مسخر خدائے تعالی کا ہے جیسے کہ لشکری اپنے امیر کے تابعدار رہتے ہین پس مومنونکو
فتحیاب اور کافرونکو مغلوب کریگا جیسا کہ وعدہ کیا ہے ✤ بحر ✤ مکرر بیان فرمایا اس آیت کو پہلے تو بعد ذکر کرنے مشرکین کے بیان فرمایا
اور پھر بعد ذکر کرنے منافقون کے بیان فرمایا کہ ہین قادر ہون ہلاک پر زاهدی

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیۡرًا ۙ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُعَزِّرُوۡهُ وَتُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَتُسَبِّحُوۡهُ
بُكۡرَةً وَّاَصِیۡلًا ۝

تحقیق ہمنے بھیجا تجکو اظہار حق کرنے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا تا ایمان لاؤ تم ای مسلمانون ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے
اور تا مدد دو دین خدا کو اور ساتھ بزرگی کے اعتقاد کرو اوسکو اور ساتھ پاکی کے یاد کرو اوسکو صبح اور شام ف ہمنے تجکو بھیجا احوال
بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانا تا تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوسکی مدد کرو اور اوسکا ادب رکھو اور اوسکی پاکی بولو
صبح اور شام ✤ موضح تفسیر ✤ شاہد یعنی گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت پر روز قیامت کے بشارت دینے والا یعنی مومنونکو
جنت کی ڈرانے والا یعنی کافرون کو دوزخ سے اور لِتُؤۡمِنُوۡا مین خطاب ہے رسول خدا علیہ السلام کو اور اونکی امت کو اور تُعَزِّرُوۡهُ
کے معنی ہین قوت دو اوسکو ساتھ مدد کرنے کے اور تینون ضمیرین یعنی تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ مین جو ہین اللہ عز و جل ہی کی طرف
پھرتی ہین اور مراد اسکی قوت دینے سے قوت دینی اوسکے دین کی ہے اور رسول کی ہے اور جسنے تفریق کی ہے ضمیرون مین کہ پہلی دو نون
ضمیرین نبی علیہ السلام کی طرف پھیرین ہے دور ہی عقل سے اور تسبیح صبح سے مراد نماز فجر کی ہے اور شام سے چارون نمازین مدارک
گواہ کہ گواہی دیگا تو اپنی امت کے افعال پر جیسا کہ فرمایا عز و جل نے وَجِئۡنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیۡدًا ۝ یعنی اور لاوینگے ہم
تجکو امت پر گواہ اور چونکہ اوپر دو طرح کے لوگ تھا مومنون کا اور منافق و مشرکونکا فرمایا مُبَشِّرًا یعنی خوشخبری دینے والا
مومنونکو اور نَذِیۡرًا یعنی ڈرانے والا کافرونکو ✤ زاهدی ✤ کہا قتادہ نے کہ آنحضرت گواہ ہونگے اپنی امت پر اور سب
نبیون علیہم السلام پر کہ اونھونے احکام الہی پہونچا دیے تھے اور بشارت دینے والے جنت کی اونکو کہ فرمانبرداری کرتے ہین
اسکی اور ڈرانے والے آگ سے اونکو کہ نافرمانی کرتے ہین اللہ کی ✤ در منثور ✤ تنبیہ ✤ اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ
آدمی کو چاہیے کہ ایسے کام کرے کہ مستحق حضرت کی بشارت کا ہو اور ایسے کام نکرے کہ سزاوار آپکے ڈرانے کا ہو حضرت صلی اللہ

رضی اللہ عنہ فرماتے ہین صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ یعنی آدمی کو افعال گزیدہ اور اعمال پسندیدہ کرنے چاہئین
تا اونکی برکت سے ڈر اور ہلاکت کی جگہون سے بچے + **بیت** ہر کہ فریادرسے روز مصیبت خواہد + گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش +

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ
وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ع

بلاشبہہ جو لوگ کہ بیعت کرتے ہین ساتھ تیرے سوا اسکے نہین ہے کہ بیعت کرتے ہین ساتھ خدا کے ہاتھ خدا کا ہی اوپر ہاتھ اونکے کے پس
جو کہ عہد توڑے پس سوا اسکے نہین ہے کہ توڑتا ہی اپنے نفس کے ضرر پر اور جو کہ تمام کرے اوس چیز کو کہ اوسپر ساتھ خدا کے عہد کیا ہی دیگا
اوسکو مزدوری بڑی + **فتح** + جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجہسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ ہی اوپر اونکے ہاتھ کے پھر
جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے بُرے کو اور جو کوئی پورا کرے جسپر قرار کیا اللہ سے وہ دیگا اوسکو نیگ بڑا **تفسیر** ہاتھ ملاتے تھے
وقت قول کے وقت اول مسلمانی کا قول ہوتا تھا پھر جس بات کا تقید منظور ہوا اوسمین قول ہوتے مرتے دم تک نہ بھاگنے کا + **موضح** بیعت
کرتے ہین یعنی بیعۃ الرضوان ہاتھ خدا کا ہی اوپر الخ مراد یہ ہی کہ ہاتھ رسول خدا کا جو بیعت کرنے والون کے ہاتون کے اوپر ہوا وہ ہاتھ اللہ
کا ہی اور اللہ پاک ہی جوارح یعنی اعضا سے اور صفتون اجسام سے اور مراد ثابت کرنا اس بات کا ہی کہ عقد میثاق یعنی بیعت و عہد کرنا
ساتھ رسول کے مانند عقد میثاق کے ہی ساتھ اللہ کے کچھ تفاوت نہین اون دونون مین یہ ایسا ہی جیسے فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو اطاعت کرے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی حاصل یہکہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ جسنے بیعت کی
رسول سے اوسنے بیعت کی اللہ سے پس جو کہ عہد توڑے الخ اور پھر اگر کرے بیعت پس نہین عود کرتا ہی ضرر اوسکے توڑنے کا مگر اوسپر کہا جابر بن
عبداللہ نے کہ بیعت کی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے نیچے اوپر موت کے اور اسپر کہ نہین بھاگینگے ہم پس نہین توڑی ہم مین سے
کسینے بیعت مگر جد بن قیس نے کہ ایک منافق تھا جا چھپا بیچ اونٹ کی بغل کے نیچے اور نہین گیا ساتھ قوم کے مزدوری بڑی یعنی جنت **حل**
بیعت کرتے ہین تجہسے یعنی حدیبیہ مین جو بیعت الرضوان ہوئی اور بیعت نہ بھاگنے پر اور موت پر کی تھی کہ ہمیشہ لڑتے رہینگے ہم آگے آپکے
جب تک کہ نہ قتل کیے جاوینگے ہم بیعت کرتے ہین اللہ سے اسلیے کہ بیچے اونھون نے نفس اپنے اللہ کے ہاتھ بدلے جنت کے ہاتھ اللہ کا ہی اوپر ہاتون
اونکے کے کہا ابن عباس رضی نے کہ ہاتھ اللہ کا ساتھ پورا کرنے خیر کے کہ وعدہ کی ہی اوسنے اوپر ہی ہاتون اونکے کے اور کہا سدی نے کہ صحابہ
پکڑتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اور بیعت کرتے تھے اوسنے اور ہاتھ اللہ کا اوپر ہاتھ اونکے کے تھا بیعت کرنے مین اور کہا
کلبی نے کہ نعمت اسکی اونپر ہدایت مین فوق تھی اوس بیعت سے کہ کی + **مدارک** + یہ تعریف اون بیعت کرنے والون کی ہی یعنی یہ بیعت
تمہاری بہت پسندیدہ ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومنون سے جبکہ بیعت کی تجہسے درخت کے نیچے + پس رہے نصیب اون لوگون کے کہ خبر دی اللہ تعالی نے
اپنی رضا کی اونسے دنیا مین پس ہوئی دنیا اونکے لیے مانند جنت کے اور اونھون نے جو بیعت حضرت سے کی اور اوسکو جناب باری نے
اپنی طرف منسوب کیا اسمین کمال بزرگی بیعت کی اور شرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مقبولیت بیعت کرنے والون کی ثابت
ہوئی + **بیت** خاکساران جہان را بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ دران گرد سواری باشد + اور یہ جو فرمایا کہ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ سو
مراد ید سے تصرف قوی ہی جیسے کہ کہا جاتا ہی فلان چیرہ ترست یعنی فلانا قوی تر ہی پس معنی اسکے یہ ہین کہ خدا غالب و قاہر ہی تمہارے دشمنون پر
اور قفال مفسر کہتے ہین کہ ید بولتے ہین اور مراد اوس سے احسان لیتے ہین جیسے کہ کہا جاتا ہی کہ فلانے کے لیے مجہپر ید ہی یعنی احسان ہی
پس معنی آیت کے یہ ہین کہ آنحضرت صلعم کے صحابہ نے جب آنحضرت سے بیعت کرنے مین ہاتھ رکھا حضرت کے ہاتھ پر ساتھ فدا کرنے تن اور جان

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ... ۱۲
اللہ اکبر ...
یداللہ ... ۱۲
قولہ ...
این مذہب بعض ست و این قاعدہ از کتب نحو نادر
ہل العراق فسیوتیہ بالیاء وقرأ الاخرون بالنون ۱۲
قولہ فسیوتیہ ... و بالنون حجازی و شامی ۱۲
... بلفظ مستقبل خبر داد ہر چند کہ ماضی بود کما ہو عادۃ العرب ۱۲

اور مال کے آگے آنحضرت کے رضا مولی کے لیے فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنی جو کچھ کہ بیعت وعدہ کیا ہی اونسے ثواب کا دنیا اور
آخرت مین وہ زیادہ ہی اوس سے کہ اونھون نے فدا کیا اونھون نے فانی اور دیا ہوا میرا فدا کیا اور بیعت باقی دیے زوال عطا کیا فَمَنْ نَّکَثَ
یعنی جو کوئی توڑے اس عہد کو وبال اوس عہد توڑنے کا اوسی پر ہی خدا عزوجل کو کچھ نقصان نہین اور جو کوئی پورا کریگا اوس عہد کو کہ
خدا کے ساتھ کیا ہی یا رسول خدا کے ساتھ کیا ہی پس دیگا اللہ اوسکو اجر عظیم کہ وہ جنت ہی ۞ زاهدی ۞ تنبیہ ۞ اس
آیت کریمہ مین بھی رد ہی اون شقیا کا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوزخی بتاتے ہین عیاذا باللہ سبحان اللہ پاک پروردگار تو فرماوے
فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا یعنی پس قریب ہی کہ دیگا اللہ اونکو اجر عظیم یعنی جنت اور یہ وہ جھک مارین کو یا معاذ اللہ صاحب کو
جھٹلاتے ہین کمال ہی احمق ہین اور پھر اپنی سمجھ اور عقیدے کی تعریفین کرتے ہین کاش گونگے ہوتے تو یہ حماقت انکی تو ظاہر نہوتی
صدق اللہ وصدق الرسول کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنی ساری بلائین گویا بی ہی کے ساتھ
لگی ہین کیا یہ حدیث جامع ہی کہ ہر طرح کا شخص اسمین غور کر کر اپنے لیے نصیحت حاصل کر سکتا ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین
اِنَّ ذَا اَوْرَدَنِیَ الْمَوَارِدَ یعنی اس زبان نے بہت سی ہلاکت کی جگہون مین پہونچایا مجکو اللہ بچاوے سبکو خواہش نفسانی کی اتباع سے کہ جس سے
ایسی ایسی بلائین پیدا ہوتی ہین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِیَّاكَ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنْهُ وَمِنَ
الطَّمَعِ وَالْغَضَبِ یعنی بچا اپنے کو خواہش نفسانی کی پیروی سے پس تحقیق مراد کو پہونچا وہ شخص کہ بچا اوس سے اور طمع اور غضب سے ۞

سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا یَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ
نَفْعًا بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○

[illegible] ۱۲ مدارک

کہین گے تجسے پیچھے چھوڑے ہوئے اعراب سے یعنی جنھون نے کہ سفر حدیبیہ مین موافقت نہین کی واللہ اعلم وہ کہین گے مشغول کیا ہمکو ہمارے
مالون نے اور فرزندون نے پس بخشش طلب کر ہمارے لیے کہتے ہین اپنی زبانون سے جو کچھ کہ نہین ہی اونکے دلون مین تو کہہ کون کر سکتا ہی تمھارے
خدا سے کچھ جو چاہے خدا نقصان پہونچانا تمکو یا چاہے تمھارے حق مین فائدہ پہونچانا بلکہ ہی خدا خبردار ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم
فتح ۞ آپ کہین گے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہ گئے اپنے مالونمین اور گھرونمین سو ہمارا گناہ بخشوا کہتے ہین اپنی زبان سے جو نہین اونکے دین
تو کہہ کسیکا کچھ چلتا ہی اللہ سے تمھارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمکو فائدہ بلکہ اللہ ہی تمھارے کام سے خبردار ۞ تفسیر ۞
آیا ہی کہ جب آنحضرت عمرے کے قصد سے متوجہ مکے کے ہوئے سال حدیبیہ مین تو اعراب بنی غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور اشجع اور دئل
کو طلب فرمایا تا رکاب سعادت مین حاضر رہین وہ قریش کی لڑائی سے ڈر کر بہانہ مشغولی اہل ومال کا کر کے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے یہ آیت
اوتار کر اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب حدیبیہ کے سفر سے پھر وگے تو یہ پیچھے رہنے والے عذر مذکور ظاہر کرینگے کہتے ہین اپنی زبانون سے الخ یعنی یہ عذر
اور بخشش چاہنی فقط زبانی ہی دل مین کچھ اثر اسکا نہین اسلیے کہ دل مین انکی کچھ پروا نہین کہ عذر قبول کرے تو اور استغفار کرے تو
یا نہ کرے تو ۞ بحر ۞ بہانہ کیا کہ ہم اہل ومال کی خبر گیری مین مشغول ہین کوئی خبر گیران ہمارے تہان نہین بخشش طلب کر ہمارے لیے تا کہ بخشے اللہ
ہمسے گناہ پیچھے رہ جانیکا تمھارے ساتھ سے پس ہمکو جھٹلایا اللہ صاحب نے کہ پیچھے رہنا انکا اس سبب سے نہین کہ جو کہتے ہین بلکہ بسبب
شک ونفاق کے ہی اور طلب کرنا اونکا استغفار کو بھی نہین صادر ہی حقیقۃ کون کر سکتا ہی الخ یعنی کون بچا سکتا ہی تمکو اللہ کی مشیت وقضا سے
اگر چاہے ضرر پہونچانا تمھارا قسم قتل وشکست سے یا چاہے تمکو نفع پہونچانا قسم ملنے غنیمت وفتحیابی سے پس پیچھے رہنا تمھارا بسبب خوف
ضرر کے محض سستی ایمان تمھارے کی ہی بلکہ ہی خدا خبردار الخ کہ تم یہ عذر نہین رکھتے تھے ۞ بَلْ ۞ یعنی اونھون نے گمان کیا کہ پیچھے رہ جا

ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کریگا ہمسے ضرر کو اور حاصل کریگا نفع کو کہ سلامت رہینگے جانون اور مالون ہمارے پس خبر دی اللہ تعالی نے اونکو کہ اگر اللہ کچھہ ضرر پہنچانا چاہے تو کوئی قادر نہین ہی اوسکے دفع پر ✤ **معالم** ✤ یہ معجزہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خبر غیب کی دیے گئے اللہ عزوجل کی طرف سے کہ وہ یون کہینگے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ الخ یعنی وہ کہینگے کہ ہم اسلیے نہ گئے کہ تا مال و اہل ہمارے ضائع نہون اوسپر یون حکم ہوا حضرت کو کہ تم کہو کہ اللہ کے ضرر و نفع کو کون دور کر سکتا ہی مالک نفع و ضرر کا وہی ہی ✤ تم بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا یعنی مالک نفع و ضرر کا کوئی نہین ہی سوا اللہ کے پس تم جو عذر بیجا کرتے ہو یہ سب بہانے یا زبانی ہین کچھہ اصل نہین اسکی بلکہ اللہ تعالی خبر رکھتا ہی اوس سبب کی کہ جس سے پیچھے رہے تم کہ وہ بدگمانی تمھاری ہی ساتھہ اللہ کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بَلْ ظَنَنْتُمْ الخ **زاہدی** ✤

تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جو مال و اولاد کے سبب سے اسکی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل عتاب الٰہی کا ہو سکتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی ای مسلمانو نہ باز رکھین تمکو اموال و اولاد تمھارا اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی ٹوٹا پانے والے ہین اور یہ بھی اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع و ضرر کا سوا خدائے عزوجل کے کوئی نہین ہی تو آدمی کو چاہیے کہ جب کچھہ بلا و مصیبت درپیش آوے تو اوسکی طرف رجوع کرے اور کسی سے کچھہ غرض نہ رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے تا نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہین **مثنوی**

در بلا یاری مخواه از هیچکس	زانکه نبود جز خدا فریادرس	جای گریه است این جهان بیهوده خند	چشم عبرت برگشا و لب به بند
هیچ سود از حرص ای سوئے مرد	پند ناصح را بگوش جان شنو	نفس خود را باگنه یاری مده	عمر برباد از تبه کاری مده
هر کجا تهمت بود انجا مرو	در ره حق هیچ نابینا مرو	دشمنی داری ازو ایمن مباش	زیر سقف بی ستون (یعنی آسمان) ساکن مباش
در ره فسق و هوا مرکب متاز	خویشتن را مسخرهٔ شیطان مساز	چون سفر در پیش داری زاد گیر	عمر خود را سربسر برباد گیر
ای پسر اندیشه از اقلال کن	نفس خود را از لگد پامال کن	چون کسان آهسته بر دوزخ گذر	جای غفلت نیست با چندین خطر
آتشی در پیش داری ای فقیر	فهم کن خوف ست از نار سعیر	عقبه در راهست و بارت بس گران	نگذرد بارت ز سعی دیگران
یارب آن ساعت که جان بر لب رسد	جسم پژمرده بتاب و تب رسد	شربت شهد شهادت نوشیم	خلعت راه سعادت پوشیم
	چون ندارم در دو عالم جز تو کس	هم تو میباشی مرا فریادرس	

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝

نہ بلکہ گمان کیا تمنے کہ پھر نہین پھر آوینگے پیغمبر اور مسلمان اپنے گھر والون کی طرف ہرگز اور آراستہ کیا گیا یہ گمان تمھارے دلون مین اور گمان کیا تمنے گمان برا اور ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والی ✤ **فتح** ✤ کوئی نہین تمنے خیال کیا کہ پھر نہ آویگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی اور بھلا نظر آیا تمھارے دل مین یہ اور اٹکل کی تمنے بری اٹکلین اور تم لوگ تھے کھپنے والے ✤ **موضح قرآن** ✤ **تفسیر** ✤ آراستہ کیا گیا یعنی آراستہ کیا اس گمان کو شیطان نے اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ کافر غالب ہونگے اور مسلمان مارے جاوینگے اور اسلام باطل ہوگا اور فساد ظاہر ہوگا وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا کے معنی یا تو یہ ہین کہ اور ہوئے تم قوم فساد کرنے والے اپنے نفسون مین اور دلون مین اور نیتون مین نہین ہی خیر تم مین یا یہ معنی ہین کہ ہوئے تم قوم ہلاک ہونے والے اللہ تعالی کے نزدیک مستحق اوسکے غضب و عذاب کے بسبب گمان بد کے ✤ **مدارک** ✤

[illegible]

قوله بورًا جمع بائر كعائذ وعوذ من بار الشيء هلك وفسد ۱۲ منه

تنبیہ اس سے معلوم ہوا کہ جناب باری تعالیٰ سے بندہ گمان نیک رکھے اور بدگمانی سے بچے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی یعنی میں اوس نزدیک گمان بندے اپنے کے رکھتا ہے مجھسے یعنی اگر گمان نیک مجھسے رکھتا ہے بندہ تو اچھا معاملہ کرتا ہوں اوس سے اور اگر گمان بد رکھتا ہے ویسا ہی معاملہ بد کرتا ہوں اوس سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بری باتیں شیطان آدمی کے نفس میں اچھی کر کر دکھاتا ہے یہی سبب ہے کہ ناچ و رنگ وغیرہ خرافات کی طرف بہت رغبت ہوتی ہے آدمی کو جب ایسی بلا میں گرفتار ہو تو اعوذ و لاحول پڑھے جانے کہ یہ شیطان نے جال پھیلایا ہے ✣

وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝

اور جو کہ ایمان نہ لایا ساتھ خدا کے اور پیغمبر اوسکے کے پس تحقیق ہمنے طیار کیا ہے واسطے ان کافروں کے آگ کو ✣ **فتح** ✣ اور جو کوئی یقین نہ لاوے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہے منکروں کے واسطے دہکتی آگ ✣ **مو** ✣

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

اور خدا ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہے خدا بخشنے والا مہربان ✣ **فتح** ✣ اور اللہ کا ہے راج آسمانوں کا اور زمین کا بخشے جسکو چاہے اور مارے جسکو چاہے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ✣ **مو** ✣ **تفسیر** ✣ خدا کے لیے ہے بادشاہی الخ یعنی تدبیر کرتا ہے آسمان و زمین میں موافق قدرت و حکمت کاملہ اپنی کے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے الخ یعنی بخشتا ہے اور عذاب کرتا ہے اپنی مشیت و حکمت سے بخشنا اوسکا مومنوں کو فضل اوسکا ہے اور عذاب کرنا کافروں کو عدل اوسکا ہے بخشنے والا مہربان سبقت لے گئی ہے رحمت اوسکی غضب اوسکے پر ✣ **فل ۱۰** ✣

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

کہینگے تجھسے پیچھے چھوڑے ہوئے جس وقت کہ روانہ ہووگے تم طرف غنیمتوں کے یعنی خیبر کی غنیمتوں کے تا لو تم اونکو چھوڑ دو ہمکو تو پیچھے چلیں ہم چاہتے ہیں کہ مخالفت کریں خدا کے وعدے کے کہہ کہ ہمارے پیچھے نہیں چلنے کے تم ایسا ہی فرمایا ہے خدا نے پہلے اس سے پس کہینگے نہ بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر بلکہ ہمیشہ سے نہیں سمجھتے مگر تھوڑا ✣ **فتح** ✣ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے غنیمتیں لینے کو چھوڑو ہم چلیں تمہارے ساتھ چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یوں ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہیں تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے کوئی نہیں پر وہ سمجھتے نہیں ہیں مگر تھوڑا ✣ **تفسیر** ✣ جب مکے سے پھرے وہاں سے حکم ہوا کہ خیبر پر چلو اور ان لوگوں کے سوا کوئی ساتھ نہ چلے مدینے میں تین دن رہ کر ارادہ کیا جو لوگ پہلے سفر میں ڈر کر رہ گئے تھے اس سفر میں لالچ کو طیار ہوئے اونکو اللہ کا منع سنا دیا خیبر میں جو یہود تھے جو جنگ احزاب میں قوموں کو چڑھا لائے تھے ✣ **مو** ✣ پیچھے چھوڑے ہوئے یعنی جو کہ پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے چاہتے ہیں الخ یعنی چاہتے ہیں یہ کہ تغیر کریں اس وعدے کو کہ جو حدیبیہ والوں سے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اون کے بدلے کی غنیمتوں کے عوض میں تمکو خیبر کی غنیمتیں دینگے جب کہ پھر وہ مکے والوں سے صلح کر کر سوا تمہارے اور کسی کو وہاں کی غنیمت نہیں ملنے کی ہمارے پیچھے نہیں چلنے کے تم یعنی طرف خیبر کے اور یہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے اونکے ساتھ نجانے کی اور اسکی بات بدل جاتی نہیں پہلے اس سے یعنی پہلے پھرنے اونکے سے طرف مدینے کے فرما دیا تھا کہ غنیمت خیبر کی اونھیں کو ملے گی کہ جو حدیبیہ میں حاضر تھے نہ اوروں کو پس کہینگے نہ الخ یعنی اللہ نے یہ حکم نہیں کیا بلکہ تم حسد کرتے ہو ہمپر یعنی ناگوار معلوم ہوتا ہے تمکو کہ شریک ہوویں ہم تمہاری غنیمت میں سمجھتے نہیں تھے الخ

یعنی کلام خدا سے مگر تھوڑا یعنی کچھ تھوڑا سا یعنی نرا قول ؛ ف ۱ آیا ہی کہ رسول علیہ السلام ذی الحجہ کے مہینے مین چھٹے سال حدیبیہ سے پھر کر مدینے مین آئے اور ماہ محرم مین ساتوین سال غزوہ خیبر کو متوجہ ہوئے اور حکم آلہی آیا کہ سوائے حاضران حدیبیہ کے اس غزوے مین کوئی تمہارے ساتھ باہر نہ نکلے تا غنیمتین مکہ کی غنیمتون کے عوض مین خاص انھین کو ملین اور جب عزم بالجزم ہوا مخلفون نے کہا کہ چھوڑ دو ہمکو تا ہمراہ تمہارے چلین ہم حکم الٰہی آیا قُل لَّن تَتَّبِعُونَا الخ پہلے اس سے یعنی پہلے تہیہ کرنے تمہارے سے یا پہلے آنے ہمارے کے سے مدینے مین بَلْ كَانُوا الخ یعنی بلکہ ہین کہ نہین جانتے کہ امر دین مین کیا چیز مفید ہی اور کیا مضر مگر تھوڑے اونسے کہ تصدیق کرنے والے خدا اور رسول کے ہین اور یا یہ معنی ہین کہ نہین پاتے مگر کچھ احکام الٰہی سے ؛ معا ؛ مح ؛

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

ف یعنی فارس روم اور یہ ایمان / بنی حنیفہ اور حضرت [illegible] / حضرت ابو بکر اور حضرت عمر / رضی اللہ عنہما ۱۲

کہہ اے محمد پیچھے چھوڑے ہوؤنکو اعراب سے کہ تم بلائے جاؤگے طرف لڑائی ایک قوم سخت لڑائی والون کے کہ لڑوگے تم اونسے یا یہ کہ مسلمان ہون وے پس اگر فرمانبرداری کروگے دیگا خدا تمکو مزدوری اچھی اور اگر مونہہ موڑو تم جیسے کہ مونہہ موڑا تھا تمنے پہلے اس سے عذاب کریگا تمکو خدا عذاب درد دینے والا ف ؛ کہہ دے پیچھے رہ گئے گنوارونکو آگے تمکو بلاوینگے ایک لوگون پر بڑے سخت لڑویے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے دیگا تمکو اللہ نیگ اچھا اور اگر پلٹ جاؤگے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو ایک دکھکی مار ؛ تفسین ؛ بڑے لڑویے حق تعالی فرماتا ہی فارس کے لوگونکو انکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی تھی حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت فارس کا ملک فتح ہوا اور کچھ مسلمان ہوئے بن لڑے وہان سے غنیمتین بہت ہاتھ لگین ؛ صف ؛ مراد مخلفین سے یہان بھی وہی ہین کہ جو پیچھے رہ گئے تھے حدیبیہ سے اور مراد قوم سخت لڑائی والون سے بنی حنیفہ قوم مسیلمہ کے ہین اور مرتد کہ جنسے لڑے ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلیے کہ مشرکین عرب اور مرتدین وہی ایسے ہین کہ نہین قبول کیا جاتا ہی اونسے مگر اسلام یا سیف اور بعضون نے کہا کہ مراد سخت لڑائی والون سے فارس ہین کہ بلایا اعراب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے لڑنے کے لیے لڑو تم اونسے یا کہ ہون مسلمان یعنی ہو ایک دونون امر کا یا مقاتلہ یا اسلام اور ہونگے معنی يُسْلِمُونَ کے اس تاویل پر یتقادو معنی یعنی تابعدار ہون اسلیے کہ فارس مجوس ہین قبول کیا جاتا ہی اونسے جزیہ اور اس آیت مین دلالت ہی اوپر صحت خلافت شیخین کے اسلیے کہ وعدہ کیا اونسے ثواب کا اوپر فرمانبرداری داعی یعنی بلانے والے کے وقت بلانے اوسکے کے اس قول اپنے مین فَإِن تُطِيعُوا الخ یعنی پس اگر فرمانبرداری کرو اوسکی کہ بلاوے تمکو قتال کی طرف دیگا تمکو اللہ اجر نیک یعنی جنت پس واجب ہی کہ ہو داعی مفترض الطاعۃ یعنی اوسکی فرمانبرداری فرض ہو حاصل یہ کہ بموجب اسکے شیخین کی طاعت فرض ہوئی پس اس سے حقیت اونکی خلافت کی معلوم ہوئی جیسے کہ مونہہ موڑا تھا پہلے اس سے یعنی حدیبیہ مین عذاب درد دینے والا یعنی آگ کا آخرت مین ؛ ف ۱ مراد سخت لڑویون سے تابعان مسیلمہ کذاب کے ہین یا مرتد عرب کے یا فارس یا روم یا ہوازن و غطفان کہ جنھون نے وادی حنین مین آنحضرتؐ سے جنگ کی کہا رافع بن خدیج نے کہ ہم پڑھتے تھے اس آیت کو اور نہین جانتے تھے ہم کہ وہ کون ہین یہان تک کہ بلایا ابو بکرؓ نے طرف قتال بنی حنیفہ کے پس جانا ہمنے کہ وہ یہی ہین اور کہا ابن جریج نے کہ بلایا اونکو عمرؓ نے طرف قتال فارس کے اور جب اوتری یہ آیت تو کہا معذورون نے کہ ہمارا کیا حال ہوگا یا رسول اللہ ؐ پس اوتاری اللہ تعالی نے آگے کی آیت لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ الخ ؛ معا ؛

ف یعنی جو کہ بعض نے کہا کہ وہ فارس ہین ۱۲ منہ ظ

لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

ف بنظر وبعذر مرض وشامی ۱۲ منہ

ع نصف ۲ / ۱۰

نہین نابینا پر کچھ گناہ اور نہ لنگڑے پر کچھ گناہ اور نہ بیمار پر کچھ گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے

خدا کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا خدا اوسکو باغون مین کہ چلتی ہین اونکے نیچے نہرین اور جو کہ موںہہ موڑے عذاب کرے اوسکو عذاب دردینے والا ✤ فائدہ ✤ اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتیان نہران اور جو کوئی پلٹ جاوے اوسکو مار دے دکھ کی مار ✤ تفسیر ✤ یعنی جہاد ان معذور لوگون پر فرض نہین ✤ شانِ نزول ✤ فرمانبرداری کرے یعنی جہاد وغیرہ مین اور مونہہ موڑے یعنی طاعت سے آیا ہے کہ جب پہلی آیت اوتری تو ضعیف اور عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم بسبب عجز کے جہاد سے پیچھے رہتے ہین دیکھیے ہمارا کیا حال ہو یہ آیت اوتری کہ معذور معافی مین ہین ✤ حل بحث ✤ اوس وقت کے لوگ تین طرح کے تھے ایک تو وہ تھے کہ حدیبیہ کو گئے حضرتؐ کے ساتھ رغبت سے اور دوسرے وہ تھے کہ نہین گئے بسبب عذر کے اور تیسرے وہ تھے کہ نہین گئے قصداً بلا عذر پس رغبت سے جانے والون کے حق مین تو فرمایا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ آخر آیت تک اور فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ آخر آیت تک اور جو کہ قصداً بلا عذر نہ گئے تھے اونکے حق مین فرمایا از راہ وعید وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ آخر آیت تک اور جو کہ بعذر نہ گئے تھے اونکے حق مین یہ آیت اوتاری لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ آخر آیت تک ✤ زاہدانہ تنبیہ ✤ جاننا چاہیے کہ بڑی فرمانبرداری خدا اور رسول کی یہی ہے کہ اپنے گناہ سے بچاوے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین أَطْوَعُ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشَدُّهُمْ بُغْضًا لِلْمَعْصِيَةِ ✤ یعنی بڑا فرمانبردار اللہ کا وہ ہے کہ اپنے گناہ کو نہایت برا جانے اور دشمن رکھے اوسکو پس اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر جانے اپنے احوال کا کسی بزرگ نے اپنے یار کو وصیت کی جب اوسنے عرض کی کہ مجکو وصیت کیجیے کہ گناہ خدا وہان جا کے کیجیو جہان خدا نہ دیکھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اِتَّقِ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ عَيْنًا تَرَاكَ ✤ یعنی اپنے حال کو ہر وقت درست رکھ موافق شرع کے اور سیدھی راہ شریعت کی نچھوڑ اسلیے کہ خدا عز و جل کے لیے آنکھین ہین یعنی علم و قدرت کی کہ ظاہر و باطن تیرے کو اون آنکھون سے دیکھتا ہے اور تیرے حرکات و سکنات کو مشاہدہ فرماتا ہے حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ✤ نظم ✤

ای پسر مگذار راہِ شرع را	اصل یابی گر نہ گیری فرع را	از شریعت گر نہی بیرون قدم	در ضلالت اوفتی از رنج و غم
ہر کہ در راہِ ضلالت میرود	از جہالت در بطالت میرود	حق طلب و ز کار باطل دور باش	در سخا چو مردمی مشہور باش
ہر کہ بگریزد ز راہِ مستقیم	در عذابِ آخرت ماند مقیم	در رہِ شیطان مزن گام ای اخی	تا نگردی خوار و بدنام ای اخی
ہر کہ در راہِ حقیقت شاکر است	روز و شب خائف ز قہرِ قاہر است	بر خلافِ نفس کن کار ای پسر	تا نیفتی خوار در نار ای پسر
بر مرادِ نفس رفتن ابلہی ست	نفس را تابع شدن از گمرہی ست	کارِ نفسِ بد ہمہ شور و شر ست	جنگ با نفست جہادِ اکبر ست
نفس را اگر بازداری از ہوا	دین و دنیا حاجتت گردد روا	جای آنکس را کند حق در بہشت	کو ہوای نفسِ خود را ہشت

نکتہ ✤ ایک محقق کہتے ہین کہ آیت سے معقول ہے یہان تک اشارہ ہے بوالہوسون کے احوال کی طرف کہ احوال و مقامات عاشقین عارفین کا سنکر طمع خام اوس مقصد کے حاصل کرنے مین کرتے ہین اور جب ضرورت مجاہدہ نفس کی اور ترک غیر اللہ کی پیش آتی ہے تو حیلہ و بہانہ وجود اہل و عیال کا پیش لا کر ترک دنیا اور دنیا کی چیزون کو ٹال دیتے ہین اور اور شیطانی فریبون کے ساتھ مغرور ہو کر بیچ عذاب بعید و حرمان کے مبتلا ہوتے ہین کہ ای عارف کامل کی بغیر بامداد ہونے نفس و ہوا کے ساتھ مجاہدہ اور ریاضت کے داخل ہونا قرب و مشاہدہ کے جنت مین ممکن نہین کہ معذور ہو اوستاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ فِي الْمُجَاهَدَةِ مَعَ النَّفْسِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَتُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ ✤ ترجمہ ✤ یعنی جسکو عذر ہو مجاہدے مین ساتھ نفس کے پس اللہ دوست رکھتا ہے رخصت پر عمل کرنے کو جیسے کہ دوست رکھتا ہے عزیمتون پر عمل کرنے کو ✤

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○

تحقیق خوش ہوا خدا مسلمانون سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے تجھسے درخت کے نیچے پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی پس اوتاری خاطر جمعی اونپر اور بدلہ دی اونکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت کہ لیوین اونکو یعنی غنیمتین خیبر کی اور ہی خدا غالب با حکمت ❊ ف ❊ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جیمین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگے اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ❊ تفسیر ❊ جب صلح کا سوال جواب تھا حضرت نے بھیجا مکے مین حضرت عثمانؓ کو یہان خبر جھوٹی اوڑی کہ اونکو مار ڈالا حضرت نے کہا اب مجھکو لڑنا حلال ہوا کہ پہل اونہونے کی اور وہ خبر جھوٹ تھی اور یہ بھی کہ اسّی آدمی مکے کے لشکر کے گرد آئے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے پس حضرت نے ارادہ کیا لڑنے کا تو ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھسے قول کرو کہ مرتے تک کوتاہی نکرو سب نے قول دیا ایک منافق تھا جُدّ بن قیس اوسکے سوا کوئی نہین رہا وہ بیعت سے یہان قبول پڑی اللہ نے جانا جو اونکے دل مین یعنی ظاہر کا اندیشہ اور دل کا توکل اور انعام دی فتح خیبر اس سے مسلمان آسودہ ہوئے اور حضرت نے فرمایا اس بیعت والا کوئی نجاویگا دوزخ مین ❊ ف ❊ پس جانا جو کچھ کہ اونکے دل مین ہی یعنی اخلاص اور صدق دل اوس چیز مین کہ بیعت کی اوسپر اوتاری خاطر جمعی اور اس سبب صلح کے اونکے دلونپر اور فتح قریب سے مراد فتح خیبر ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور بہت سی غنیمتون سے بھی مراد غنیمتین خیبر کی ہین کہ وہان سے زمین زرعی اور مال بہت ہاتھ لگا آنحضرت نے اوسکو اہل حدیبیہ پر تقسیم فرمایا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین اور یہ نام اون کا اسی آیت کے سبب سے رکھا گیا اور یہ بیعت کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی آیا ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گذرے اوس مکان پر بعد اسکے کہ جاتا رہا درخت پس فرمانے لگے کہ کہان تھا وہ درخت پس بعضے کہنے لگے یہان تھا اور بعضے کہنے لگے یہان تھا پس جب کہ بہت ہوا اختلاف اونکا تو کہا چلو جاتا رہا درخت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل حدیبیہ کو اَنْتُمْ خَيْرُ الْاَرْضِ یعنی تم بہترین روی زمین والون کے ہو اور سبب اس بیعت کا یہ ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو خراش بن امیہ خزاعی کو بھیجا قریش اور ابو سفیان کے پاس مکے کو ایلچی کرکر اور سوار کیا اونکو اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا ثعلب تھا تو کہ پہونچاوے اشراف قریش کو آپکی طرف سے پیغام کہ عمرہ کے لیے آئے ہین پس کونچین کاٹ ڈالین اونہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور ارادہ کیا خراش کے قتل کرنے کا پس بچایا اوسکو بعضے مکے والون نے اور چھوڑ دیا اوسکو یہان تک کہ آیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب کو تو کہ بھیجین اونکو طرف مکے کے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ مین ڈرتا ہون قریش سے اپنی جان پر اور نہین ہین مکے مین عدی بن کعب کی اولاد مین سے کوئی کہ بچاوے مجھکو اور قریش جانتے ہین میری سختی اور دشمنی کو کہ جو اون سے رکھتا ہون ولیکن بتا دیتا ہون مین ایک شخص کو کہ وہ مجھسے زیادہ عزت رکھتا ہی اونمین وہ عثمان بن عفان ہین پس بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اور بھیجا اونکو ابو سفیان اور اشراف قریش کے پاس کہ اونکو خبر دین کہ آنحضرتؐ نہین آئے ہین لڑنے کے لیے بلکہ آئے ہین اس بیت کی زیارت اور تعظیم و حرمت کے بجالانے کے لیے پس نکلے عثمانؓ طرف مکے کے پس ملا اونسے ابان بن سعید بن ابی العاص جسوقت کہ داخل ہوئے عثمان مکے مین یا پہلے داخل ہونے اونکے سے کہ اوسمین پس اوترا ابان اپنی سواری سے اور سوار کیا اونکو آگے اپنے پھر پیچھے بیٹھا ملکے اونکے آپ اور پناہ دی اونکو یہان تک کہ پہونچایا پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا ابو سفیان نے اور قریش کے اور سردارون نے عثمانؓ سے جسوقت کہ فارغ ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پہونچانے سے

کہ اگر طواف کیا چاہتا ہی تو بیت اللہ کا طواف کرلے کہا عثمان نے کہ نہین طواف کرونگا مین یہان تک کہ طواف کرین اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس روکا عثمان کو قریش نے اس قصے کے وقت پس خبر پہونچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانون کو یہ کہ عثمان قتل کیے گئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ملنے کے ہم یہان تک کہ لڑین ہم قوم قریش سے اور بلایا لوگون کو طرف بیعت کے پس بیعت کی اونھون نے حضرت سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے اسپر کہ لڑین قریش سے اور بھاگنے کے نہین اور بیعت کرنے والے چودہ سو تھے ✤ ١٥ صعا ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ وہ بیعت باعث اسکی رضامندی اور سبب انعام کی ہوتی ہی کہ خلوص دل سے کیے نہ لوگون کے دکھاوے کو اور بحسب رسم کے یعنی خلوص دل سے توبہ ہو نہ یہ کہ ادھر بیعت کی اور ادھر گناہون پر مستعد ہوگئے کہ پیر کے جھنڈے کے نیچے قیامت مین جا کھڑے ہونگے اب تو جو چاہین سو کرین یہ بیعت فقط نمود کے لیے ہی باعث تباہی دین کی حدیث شریف مین آیا ہی اَلرِّیَاءُ یُوْرِثُ الْفَقْرَ یعنی ریا باعث ہوتا ہی محتاجگی کا پس مرد ہون یا عورتین اونکو لحاظ اسکا چاہیے کہ ایک بزرگ کو گواہ کرکر خدا تعالی سے ہمنے توبہ کی ہی اس عہد کو پورا کرین اور عورتین ہون تو اسکی رعایت کرین یہ نہین کہ پیر کو باپ سمجھ کر ملا ہون اور سے بلکہ پانون تک داوین اور خاوند بیچارہ اگر منع کرے تو کہین کہ صاحب وہ ہمارا باپ ہی اوسکی خدمتگذاری سے منع کرتے ہو حال آنکہ اسکو اطاعت خاوند کی کرنی چاہیے کہ حدیث شریف مین آیا ہی جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ یعنی جہاد عورتون کا یہ ہی کہ اپنے خاوند سے سلوک نیک رکھین یعنی تابعدار و فرمانبردار رہنا اپنے خاوند کا اور اپنے نفس پر مشقت اوٹھانی عورتون کا یہی جہاد ہی ✤ اور جو پیر ایسی باتون کو روا رکھین وہ آپ بھی ڈوبے اور مرید کو بھی ڈبویا ✤

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

وعدہ کیا خدا نے تمسے غنیمتین بہت کہ تم اونکو لوگے پس جلدی عطا کین یہ غنیمتین یعنی غنیمتین خیبر کی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے یعنی یہود مین اور تو کہ ہووے یہ مقدمہ نشانی مسلمانون کے لیے اور تو کہ دکھاوے تمکو راہ سیدھی ✤ مترجم کہتا ہی کہ کفار قریش جمع ہوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تشویش پہونچاوین خدا تعالی نے اونکے ہاتھون کو قتال سے باز رکھا اور جسکا انجام بصلح ہوا ✤ فتح ✤ وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا تم لوگے اونکو سو شتاب ملا دیگا تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ ✤ تفسیر ✤ یہ بھی انعام مین داخل ہی کہ روکے لوگون کے ہاتھ یعنی لڑائی نہونے دی ✤ ١ صعا ✤ غنیمتین بہت یعنی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کے ہاتھ لگین اور بعد آپ کے قیامت تک ہاتھ لگینگی اور باز رکھے ہاتھ لوگون کے یعنی خیبر والون کے اور اونکے ہمقسمون کے بنی اسد اور غطفان تھے کہ جب آئے وہ خیبر والون کی مدد کو ڈالا اللہ نے اونکے دلون مین رعب پس پھر گئے اور بعضون نے کہا کہ باز رکھے ہاتھ مکے والون کے بسبب صلح کے کہ سلامتی سے پھر کر آئے مدینے کو اور تو کہ ہووے یعنی یہ باز رکھنا نشانی و عبرت مومنون کے لیے کہ پہچانین وہ بسبب اوسکے کہ ہمارے لیے اللہ کے نزدیک رتبہ ہی اور وہ ضامن ہی ہماری مدد کرنے پر اور فتح دینے پر کیا یا اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی زیادہ کرے تمکو بصیرت اور یقین اور اعتماد اللہ کے فضل پر ✤ ١ صل ✤ باز رکھے ہاتھ لوگون کے تمسے تمہارے عیال مین جب کہ نکلے تم اور قصد کیا تمہارے عیال کے تباہ کرنے کا یہود نے پس ڈالا اللہ نے رعب اونکے دلون مین ولتکون آیۃ علت ہی مقدر پر یعنی تو کہ شکر کرو تم اوسکا اور تو کہ ہو یہ علامت نشانی الخ اور تو کہ دکھاوے تمکو الخ یعنی راہ توکل کی اللہ پر اور تفویض امر کی طرف اوسکے ✤

وَّأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

اور وعدہ کین خدا نے اور غنیمتین بھی کہ اب تک قدرت نہین پائی ہی تمنے اونپر جانا ہی خدا نے اونکو اور ہی خدا ہر چیز پر توانا ✤ فتح

اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ✤ تفسیر ✤ یعنی اس بخشش کے انعام مین فتح
خیبر دی اور فتح مکہ جو اسوقت ہاتھ نہ لگی وہ بھی مل ہی چکی ہی ✤ ص ✤ لفظ اُخْرٰی کا عطف ہی لفظ ھٰذِہٖ پر یعنی جلدی دین تمکو یہ
غنیمتین خیبر کی اور اور غنیمتین اور وہ غنیمتین ہوازن کی ہین کہ غزوہ حنین مین ہاتھ لگین ✤ ط ✤ وہ غنیمتین فارس و روم کی ہین جانا ہی
خدا نے کہ وہ تمکو ملین گی اگرچہ اب تک تم قادر نہین ہوئے ہو اونکے لینے پر ✤ م ✤ یعنی وَعَدَکُمْ غَنِیْمَۃً اُخْرٰی اور جائز ہی کہ بتقدیر مَلَّکَنَہٗ
یا اَوْقَیَّۃً اُخْرٰی اور بعضون نے کہا وہ مکہ ہی یعنی اور بھی وعدہ کیا مینے تمسے فتح ہونا اور شہر کا کہ تم ہنوز قادر نہین ہوئے ہو اوسپر
اور تم نہین جانتے ہو کہ وہ شہر کونسا ہی اور خدا عز و جل جانتا ہی قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا اَیْ عَلِمَ اللّٰہُ بِھَا اور بعضون نے کہا اَعَدَّھَا
لَکُمْ وَحَبَسَھَا عَلَیْکُمْ کَالشَّیْءِ الْمُحَاطِ لَا یَفُوْتُ عَنْکُمْ اور خداوند عز و جل قادر ہی اوپر وفا کرنے ان عہدون کے اور اوپر
فتح کرنے ان شہرون کے اور قبیلون کے تمہارے ہاتھون پر ✤ زاھدی ✤ وَاُخْرٰی الخ یعنی وعدہ کیا تمسے اللہ نے فتح ہونا اور
شہر کا کہ نہین قادر ہوئے تم اوسپر قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا حَتّٰی یَفْتَحَھَا لَکُمْ کَاَنَّہٗ حَفِظَھَا لَکُمْ وَمَنَعَھَا مِنْ غَیْرِکُمْ حَتّٰی
تَاْخُذُوْھَا یعنی تحقیق گھیر رکھا ہی اللہ نے اوسکو یہان تک کہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے گویا کہ اوسنے نگاہ رکھا ہی اوسکو تمہارے لیے
اور باز رکھا ہی اوسکو غیر تمہارے سے تاکہ لو تم اوسکو کہا ابن عباسؓ نے معنی اسکے یہ ہین کہ جانا ہی اللہ نے کہ وہ فتح کریگا اوسکو تمہارے لیے
اور اختلاف کیا ہی علما نے اوس شہر مین کہ وہ کونسا شہر ہی کہا حسن اور ابن عباس اور مقاتل نے کہ وہ فارس و روم ہین اور نہین قادر
تھے عرب اوپر قتال فارس و روم کے بلکہ عاجز تھے اونسے یہان تک کہ قادر ہوئے اوپر اونکے بسبب اسلام کے اور کہا ضحاک و ابن زید نے کہ
وہ خیبر ہی وعدہ کیا اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسکے کہ پہونچین اوسکو اور نہین امید رکھتے تھے اوسکی اور کہا قتادہ نے
کہ وہ مکہ ہی اور کہا عکرمہ نے حنین ہی اور کہا مجاہد نے وہ وہ شہر ہین کہ فتح ہوئے اب تک ✤ معا ✤ آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ
سے پھرے تو چند روز بعد ماہ محرم مین ساتوین سال غزوۂ خیبر کے لیے چودان سو آدمیون کے ساتھ باہر نکلے اور عامر یہ رجز یعنی عبارت
مُقَفّٰی پڑھتے تھے رجز تَاللّٰہِ لَوْلَا اللّٰہُ مَا اھْتَدَیْنَا ✤ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ✤ وَنَحْنُ مِنْ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا
فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا ✤ وَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا ✤ یعنی قسم خدا کی اگر نہوتا اللہ یعنی مدد اوسکی نہ راہ پاتے ہم اور نہ صدقہ
دیتے ہم اور نہ نماز پڑھتے ہم اور ہم تیرے فضل سے نہین بے پروا ہین پس ثابت رکھ قدم اگر ملین ہم دشمنون سے اور اوتار خاطر جمعی ہمپر
اور سحر کے وقت خیبریون کے قلعون مین پہونچے اور وہ بیخبر تھے بحسب عادت اپنی کے اسباب زراعت کا لے کر زراعت کی طرف چلے
ناگہان لشکر رسول علیہ السلام کا دیکھا اور پھر کر اپنے قلعے مین پناہ پکڑی آنحضرتؐ نے فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ یعنی اللہ بہت بڑا ہی خراب ہوا خیبر بلا شبہہ ہم جب اوترتے ہین کسی قوم کے میدان مین
تو بری ہوتی ہی صبح ڈرائے گیون کی یعنی ہمارا پہونچنا موجب اونکی بربادی کا ہوتا ہی اللہ کی مدد سے پس اول اہل نطارہ کے ساتھ کہ نام
قلعہ کا ہی جنگ شروع ہوئی اور مسلمانون نے وہ قلعہ لے لیا بعد اوسکے قلعہ شق فتح ہوا اور محمد اسحٰق کی حدیث مین آیا ہی کہ اول قلعہ
ناعم بعد اوسکے نطارہ اور شق فتح ہوئے بعد اوسکے قلعہ مسعد بہت سی لڑائی سے ہاتھ لگا اور غنیمتین بہت ہاتھ لگین بعد اوسکے
قلعہ قموص کو گھیرا اور اوسوقت آنحضرت علیہ السلام کے سر مبارک مین درد تھا آپ سوار نہین ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب
لڑے اور جب پھر کر آئے عمر رضی اللہ عنہ نیزہ لے کر نکلے اور خوب لڑے جب وہ پھر کر آئے تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ کل نیزہ ایک شخص کو
دونگا کہ دوست رکھتا ہی وہ خدا و رسول کو اور دوست رکھتے ہین خدا اور رسول اوسکو اور یہ قلعہ اوسکے ہاتھ پر فتح ہوگا اور اوسکے کل کو
حضرت علیؓ کو اپنے پاس بلایا اور اونکی آنکھین دکھتی تھین رسول علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک کا اونکی آنکھ پر ڈالا دکھ اونکا جاتا رہا بلکہ

ط

م

معا
تفسیر معالم مین یہ مضامین تفصیل سے ہین ... آیت کی تفسیر مین مذکور ہین ۱۲ منہ مد ظلہ

آنحضرت صلعم نے نیزہ اونکے ہاتھہ مین دیا اور فرمایا جا اور پھر نامین جب تک کہ یہ قلعہ فتح نہو پس علی رضی اللہ عنہ متوجہ لڑنے کے ہوئے مرحب خیبری کہ سردار وہان کا تھا اونکے مقابلے کے لیے نکلا اور علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو مارا اور وہ قلعہ حضرت علی کے ہاتھہ پر فتح ہوا اور اوسی جگہہ حضرت علی رضہ نے دروازۂ آہنی خیبر کا اوکھیر کر سپر اپنی بنائی تھی اور بعد اوسکے سب یہود نے پناہ چاہی اور گنج ابی الحقیق اور غنیمتین بیشمار مسلمانون کے ہاتھہ آئین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی منجملہ بندیون خیبر کی سے تھین آنحضرت صلعم اونکو آزاد کر کے اپنے نکاح مین لائے اور مہر اونکا آزادی اونکی کی اور ام المومنین ہوئین اور صفیہ نے خواب مین دیکھا تھا اس حال مین کہ وہ دلہن تھی کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی کہ چاند آپڑا اوسکی گود مین اوسنے اپنے خاوند سے یہ خواب بیان کیا اوسنے کہا کہ نہین ہی یہ مگر کہ تو آرزو رکھتی ہی بادشاہ حجاز کی کہ محمد ہین پھر طپانچہ مارا صفیہ کے مونہہ پر کہ نیلی ہو گئین آنکھین اوسکی اوس سے پھر لائی گئین صفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان تھا طپانچے کا پس پوچھا آنحضرت صلعم نے اوس سے کہ کیا ہی یہ پس بیان کیا اونھون نے یہ ماجرا پھر لایا گیا آنحضرت کے پاس خاوند اوسکا کنانہ بن الربیع اور اوسکے پاس خزانہ تھا بنی نضیر کا پس پوچھا آنحضرت صلعم نے اوس سے اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا جگہہ اوسکی پھر حضرت کے پاس لایا گیا ایک شخص یہود مین سے اوسنے کہا آپ سے کہ مینے دیکھا ہی کنانہ کو کہ پھرا کرتا ہی اس کھنڈر مین ہر روز صبح کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنانہ کو کہ بیان کر اگر پاوین ہم خزانہ تیرے پاس تو آیا قتل کرین ہم تجکو اوسنے کہا ہان پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھنڈر کے کھودنے کا پس نکالا گیا اوس مین سے کچھہ خزانہ اونکا پھر مانگا اوس سے باقی خزانہ پس نہ ادا کیا اوسنے پس حکم کیا آنحضرت صلعم نے اوسکے قتل کا محمد بن مسلمہ نے گردن ماری اوسکی اور آیا ہی کہ اول دحیہ صحابی آنحضرت سے صفیہ کو بندی مین سے مانگ کرکے گئے تھے پھر ایک شخص نے آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے دحیہ کے تئین صفیہ بنت حیی کو کہ سیدہ قریظہ اور نضیر کی ہی دیدی اور وہ تھی آپکے لائق پھر آنحضرت صلعم نے اونکو دحیہ سے لیا اور اونکے بدلے اور لونڈی دیدی اور اونکو آزاد کیا آنحضرت صلعم نے اور نکاح کیا اوس سے اور آزادی ہی مہر ٹھہرا یہانتک کہ جب راہ مین پہنچے تو ام سلیم نے سامان صفیہ کا درست کر کر رات کو حضرت صلعم کے پاس بھیجا صبح کو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکے پاس کچھہ ہووے لے آوے اوسکو اور بچھایا دسترخوان پس شروع کیا لوگون نے کہ کوئی لاتا تھا کھجورین اور کوئی گھی اور کوئی ستو پس بنایا حیس یعنی مثل ملیدے کے پس ہوا ولیمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسی غزوے مین گوشت گدھے کا حرام ہوا اور جب خبر اس فتح کی فدک والون کو پہنچی تو اپنے نصف مال پر صلح کر کر امان چاہی اور آنحضرت صلعم نے اونکو امان دی بغیر اسکے کہ لشکر چڑھے اور پس مال و خراج خیبر کا سب مسلمانون کے لیے ہوا اور مال و خراج فدک کا خاص رسول خدا کے لیے ہوا اور اوسی جگہہ زینب بیٹی حارث کی نے کہ یہودیہ تھی بکری کے دست مین زہر بہت سا ملا کر آنحضرت کو دیا اور آنحضرت صلعم نے ایک لقمہ تناول فرمایا تھا کہ گوشت بولا کہ مین زہر آلودہ ہون مجھے مت کھائیے آنحضرت صلعم نے وہ لقمہ ڈالدیا اور اکثر اوقات اثر اوس زہر کا آنحضرت صلعم پر ظاہر ہوتا تھا حتی کہ وقت رحلت کے بھی اوسی زہر کے اثر سے شہادت پائی آپنے صلی اللہ علیہ وسلم تا جامع نبوت و شہادت کے ہون اور آیا ہی کہ اوس یہودیہ کو آنحضرت صلعم نے بلا کر پوچھا پس اقرار کیا اوسنے حضرت صلعم نے سبب اوسکا پوچھا اوسنے کہا کہ مینے امتحان کیا تھا کہ اگر بادشاہ ہونگے تو مر جاوینگے ہم آرام پاوینگے اور اگر نبی ہونگے تو معلوم کر لینگے پس درگذر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اور اوسی گوشت مین سے بشر بن براء بن معرور نے بھی کھایا تھا وہ مر گئے اور منقول ہی کہ اہل خیبر سے صلح آدھے مال پر ہوئی تھی کہ جو پیدا ہوگا آدھا ہم لینگے اور آدھا آپکو دینگے حضرت عمر رضہ کے زمانے تک یہود خیبر اوسی صلح پر رہے حضرت عمر رضہ نے اونکو جلاوطن کیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی شرط پر مصالحت کی تھی کہ جب تک ہم چاہینگے تمکو یہان رہنے دینگے اور آدھا مال لیا کرینگے +

بحر معاً تنبیہ

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو کوئی رضامندی اپنے مالک حقیقی کی ملحوظ رکھتا ہی اور راضی برضا مولی ہوتا ہی تو اللہ تعالی بھی اوس سے راضی ہوتا ہی اور دین و دنیا کے فائدون کو پہونچتا ہی اور لوگون کے ضرر سے بھی محفوظ رہتا ہی جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی من التمس

رضی اللّٰہ بسخط الناس کفاہ اللّٰہ مؤنۃ الناس ومن التمس رضی الناس بسخط اللّٰہ وکلہ اللّٰہ الی الناس
یہ مشکوۃ مین ہی یعنی جو کوئی ڈھونڈھے رضامندی اللہ کی لوگون کے غصے مین باز رکھتا ہی اوسکو اللہ لوگون کے رنج پونہچانے سے
اور جو کوئی ڈھونڈھے لوگون کی رضامندی اللہ کے غصے مین سپرد کرتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کے کہ اونھین مین خوار و ذلیل ہوتا ہی
اور جاننا چاہیے کہ تیر قضا کے لیے کوئی سپر لائق تر رضا سے نہین ہی جسنے کہ سر آستانۂ رضا و تسلیم پر رکھا جلد مسند سرداری اور سرفرازی
پر بیٹھا جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہی رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ یہ مؤید اس حال کا ہی اور مضمون الرضاء بالقضاء
باب اللّٰہ الاعظم مؤکد اس مقال کا ہی ✤ بیت ✤ تقدیر چو سابق ست تعلیم چہ سود ✤ جز بندگی و رضا و تسلیم چہ سود ✤ آیا ہی کہ ایک
نبی علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا کہ الٰہی مجکو راہ دکھا ایسے عمل کی کہ سبب تیری خوشنودی کا ہو خطاب آیا کہ خوشنودی میری تجھسے
موقوف ہی تیری خوشنودی پر قضا میری سے جب راضی ہوگا تو مجھسے تو مین بھی تجھسے راضی ہونگا ✤ بیت ✤ ہر کہ راضی شد از قضائے خدا
بہرہ می یابد از رضائے خدا ✤ جو دل کہ نور ریاضت سے روشن ہوا وہ مقدرات الٰہی سے مونہہ نہ پھیریگا اور مقتضیات قضا کے ساتھ
الفت پکڑیگا اور جو کچھ کہ اقتضائے قدر سے اوسکو پونہچیگا خوشدلی اور رغبت تمام سے قبول کریگا اوسکو اور اوس سبب سے غم گرد خاطر
اوسکی کے نپھریگا اور ہمیشہ خوشدلی سے گذران کریگا ✤ نظم ✤ ہر عزیزے کہ بار رضا خو کرد ✤ فرح و عیش رو باو کرد ✤ خوش درآمیز
از صفائے ضمیر ✤ با قضا و قدر چو شکر و شیر ✤ اخلاق محسنی ✤ رباعی حافظ ✤ خواہی بوصال شادمان دار مرا ✤
خواہی بفراق در فغان دار مرا ✤ من با تو نگویم کہ چسان دار مرا ✤ ہر نوع کہ خواہی تو چنان دار مرا ✤ ۵ ✤

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

اور اگر لڑتے تمسے کافر البتہ طرف تمھارے پھیرتے پیٹھین پھر نہ پاتے کوئی کارساز اور نہ مدد دینے والا ✤ فتح ✤ اور اگر لڑتے تمسے
کافر تو پھیرتے پیٹھ پھر نہ پاوینگے کوئی حمایتی نہ مددگار ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ اگر لڑتے تمسے کافر یعنی مکے کے اور صلح نکرتے یا کافرون سے مراد ہر قسم کے منکر والون کے ہین
پھیر کے پیٹھ یعنی مغلوب ہوتے یا بھاگ جاتے ✤ فل ✤ ساتھ آیت پہلی کے خوشخبری سنائی مومنون کو فتح مکہ کی اور ساتھ اس آیت کے ذکر کیا اونکو ✤ زاہدی ✤

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○

مانند آیین خدا کے کہ گذرا ہی پہلے اس سے اور نہ پاویگا تو آیین خدا مین تبدیلی ✤ فتح ✤ رسم پڑی اللہ کی جو چلی آئی ہی پہلے سے اور
تو نہ دیکھیگا اللہ کی رسم بدلتی ✤ موضح ✤ تفسیر ✤ یعنی رسم اللہ کی ہمیشہ سے یہی ہی کہ اپنے دوستون کو غالب اور کافرون کو
مغلوب کرتا ہی اور اوسمین تبدیلی نہ پاویگا تو ✤ بحر ✤ یعنی آیین بادشاہ جل جلالہ کا بیچ ہلاک اور عذاب اگلون کے یہی جاری رہا ہی
کہ جب عذاب ہمارا اوترا تو کسینے مدد نہین کی ہی اونکی اور نہ کوئی عذاب اوسنے دفع کر سکا ہی ✤ زاہدی ✤

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ○

اور وہی ہی وہ کہ باز رکھے ہاتھ کافرون کے تمسے اور ہاتھ تمھارے کافرون سے درمیان مکے کے بعد اسکے کہ فیروزمند کیا تمکو اونپر اور ہی خدا ساتھ اوس
چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ✤ مترجم کہتا ہی یہ اشارہ ہی ساتھ اوس قصے کے کہ بعد منعقد ہونے صلح کے ستر تن نے قریش کے اوباشون مین سے
چاہا کہ بیخبر صحابہ پر چڑھ آوین صحابہ بعضون کو قید کر کر آنحضرت کے پاس لیائے اور آنحضرت نے عفو فرمایا واللہ اعلم ✤ ظاہر نزدیک بندۂ ضعیف کے
یہ ہی کہ یہ آیت بشارت ہی ساتھ فتح مکے کے اور لانا لفظ ماضی کا بسبب تحقق وقوع بشارت کے ہی ✤ فتح ✤ اور وہی ہی جسنے روک رکھے
انکے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمھارے ہاتھ لگا دیے وہ اور ہی اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ✤ تفسیر ✤

ح قولہ سنۃ اللہ منصوب علی المصدر [illegible] ای سن اللہ ذلک سنۃ [illegible] الانبیاء [illegible] الکفار [illegible]
ص قولہ [illegible] اللہ مصدر مؤکد [illegible] من بزیدۃ الکافرین [illegible] المؤمنین ای من [illegible] ۱۲
ح قولہ [illegible] ابو عمرو
ص
ح یعنی اظفرکم ۱۲

وہ اسّی آدمی جو بڑے بیچ شہر مکے کے یعنی قریب شہر کے گویا شہر کا بیچ ہی ہی + مع بازر رکھے ہاتھ تمہارے کافرون سے یعنی مکے والون
یعنی تمہارے درمیان مین اور اونمین رکاوٹ کردیا کہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ پونہچاوے بعد اسکے کہ دے تمکو فتحیابی اونپر اور غلبہ اور یہ دن
فتح مکے کے ہوا اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اسپر کہ مکہ فتح کیا گیا عنوۃً یعنی لڑکر نہ صلح سے آور بعضون نے کہا کہ ہوا
یہ غزوہ حدیبیہ مین اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی کہ عکرمہ بیٹا ابوجہل کا نکلا پانسو آدمیون مین پس بھیجا رسول خدا علیہ السلام نے کچھ لوگون کو
کہ بھگا دیا اور داخل کیا اوسکو مکے کے باغون مین آور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی کہ غالب کیا اللہ نے مسلمانون کو اونپر ساتھ پتھراؤ کے
یہان تک کہ داخل کردیا مسلمانون نے اونکو گھرون مین آور بطن مکہ سے مراد ہی مکہ یا حدیبیہ اسلیے کہ بعض اوسکا منسوب ہی طرف حرم کے آور
اظفرکم کے یعنی ہین کہ قادر و مسلط کیا تمکو + وکان اللہ بما تعملون بصیرا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو یعنی جہاد خدا کی راہ مین اور عفو کرنا واسطے تعظیم خانہ کعبہ
کے اسلیے کہ اس آیت کے شان نزول مین یون روایت کیا گیا ہی کہ وقت صلح حدیبیہ کے اسّی آدمی کفار قریش سے وقت صبح کے کوہ تنعیم سے
اوترے اور شب خون کیا لشکر اسلام پر صحابہ رضی اللہ عنہم اون سبھون کو قید کرکر جناب نبوت مآب مین لیآئے آنحضرت صلعم نے اونکو چھوڑ دیا یہ
آیت اوتری اور مراد بطن سے وادی مکہ ہی کہ حدیبیہ ہو اور صحابہ نے وہان اون اسّی آدمیون پر فتح پائی + بقیہ یہ آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ
نصرت اونکی کے اور ذلیل کرنے دشمنون کے اور تحقیق و تاکید ہی سنۃ اللہ کی فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بازر رکھے ہاتھ کیون کے لڑنے سے اور بازر رکھے تمہارے
سے اور بازر رکھے ہاتھ تمہارے اونکے مارنے سے بسبب صلح کے نہ عجز و ضعف سے آور کہا قتادہ نے بطن مکہ سے وہی حدیبیہ مراد ہی آور کہا سدی نے
بطن مکہ سے مراد ہی وادی مکہ مِن بعدِ اَن اَظفرکم یعنی بعد اسکے کہ نصرت اور فتح اور غلبہ دیا ہمنے تمکو اونپر اور بیان اسکا یہ ہی کہ سعد بن جبیر رضی اللہ
عنہ کہتے ہین کہ جب آئے آنحضرت صلعم منا مین تو آیا اونکے پاس عتبہ اور خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نکلا ہی تمہاری طرف پانسو سوار ونمین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو کہ یہ چچا کا بیٹا تیرا آیا ہی پانسو سوارونمین پس کہا خالد نے انا سیف اللہ یعنی اوس روز سے آنحضرت نے
اونکا نام سیف اللہ رکھا پھر کہا خالد نے کہ مین حاضر ہون بھیجیے مجکو جہان چاہیے پس متوجہ کیا آنحضرت صلعم نے اونکو لشکر کو رپس ملا عکرمہ سے بھگا دیا خالد نے
اوسکو یہان تک کہ داخل کیا اوسکو مکے مین پھر آیا دوبارہ پھر بھگا دیا اوسکو اور داخل کیا اندر مکے کے اور خالد نے سبھون کو پتھراؤ کرکر
بھگایا نہ ہتیار سے اسلیے کہ محرم تھے پس یہ آیت اوتری وھو الذی کف ایدیھم الخ + زاھدی

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

یہ کفار قریش وہ ہین کہ کافر ہوئے اور بازر رکھا تمکو مسجد حرام سے اور بازر رکھا قربانی کو موقوف رکھے گئے اس سے کہ پونہچے اپنی جگہہ اور اگر نہوتے
مرد مسلمان اور عورتین مسلمان کہ نہین جانتے ہو تم اونکو اگر نہوتا خوف اسکا کہ روند ڈالو تم اونکو پس پونہچے تمکو اونسے گناہ نادانستہ یعنی تصدیق
رؤیا بالفعل متحقق ہوتی اور فتح جلدی میسر ہوتی واللہ اعلم فتح کو موخر کیا خدا نے تا داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت مین اگر ایک دوسرے
سے جدا ہوتے یہ دونون فریق تو البتہ عذاب کرتے ہم کافرون کو اہل مکہ سے عذاب دردناک + فق + وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا
تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پونہچے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان
جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بے خبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا ہی اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف
ہوجاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار + تفسیر + یعنی اس کے جبر مین ساری ضد اور بے ادبی کعبے کی اونھین سے ہی لیکن
سبب اونھون عمرہ والون کو منع کیا اور قربانی نہ پہنچنے دی قابل تھے کہ اوسی وقت تمہارے ہاتھ سے فتح ہوتے مگر بعضے مسلمان چھپے تھے مرد و زن اونکی

مسلمان ہونے مقدر تھے اس روز کی فتح مین دو برس کی صلح مین جتنے مسلمان ہونے تھے سب ہوچکے اور نکلنے والے نکل آئے
تب اسنے مکہ فتح کروایا + ف ہدی اوس جانور کو کہتے ہین کہ قربانی کے لیے بھیجا جاوے طرف مکے کے اور آنحضرت علیہ السلام ستر اونٹ
لے گئے تھے قربانی کے لیے اور محلہ سے مراد ہے وہ جگہہ کہ حلال ہے یعنی واجب ہی نحر اوسمین یعنی ذبح اوسکا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محصر کی
کی حلال ہونیکی جگہہ حرم ہے اور مراد جگہہ معہود ہی یعنی منیٰ بغیر علم یعنی نادانستہ او معنی یہ ہین کہ تھے مکے مین کتنے ایک لوگ مسلمان ملے ہوئے ساتھہ مشرکون کے
غیر متمیز اونسے بس کہا گیا کہ اگر نہ ناگوار ہوتا ہلاک کرنا تمھارا مومن لوگون کو کہ ملے ہوئے ہین مشرکون مین اور تم پہچانتے نہین ہو اونکو پھر
ہونچتا تمکو بسبب ہلاک کرنے اونکے کے مکروہ و مشقت البتہ نہ باز رکھتا اللہ تعالی ہاتھہ تمھارے اونسے لیدخل اللہ الخ یہ علت ہی محذوف
کی گویا فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہوا باز رکھنا تمھارے ہاتون کا اونسے اور منع کرنا عذاب کرنے سے تو کہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین
یعنی اپنی توفیق مین واسطے زیادتی خیر و طاعت کے مومنین اونکے کو یا تو کہ داخل کرے اسلام مین اوسکو کہ رغبت کرے اسلام مین مشرکین
اونکے سے + ف مطلب اس آیت کا یہ ہی کہ کفار مکہ بسبب کفر کے اور منع کرنے تمھارے کے مسجد حرام سے اور روکنے ہدی کے جگہہ
ذبح کی سے مستحق استیصال کے ہین لیکن اس سال تمکو اونکے قتل کرنے سے باز رکھتا ہو نمین اسلیے کہ بعضے مومن ضعیف مکے مین ملے ہوئے
کفار کے ساتھہ ہین اور بسبب اپنے ضعف کے ہجرت پر قادر نہین ہین اور تم ہر ایک کو اونمین سے پہچانتے نہین اگر قتال کرو تو وہ مومن
بھی نادانستگی مین ہمراہ مشرکون کے مارے جاوین اور تم بسبب اونکے قتل کے گنہگار ہو اور کہا ہی مفسرین نے کہ وہ بہتر مرد و زن تھے کہ مکے
مین اپنا ایمان مشرکون سے پوشیدہ رکھتے تھے اور معنی معرۃ کے ہین گناہ یا دیت یا کفارہ قتل مومن کا نادانستہ دار الحرب مین اور بقول
بعض کے معنی معرۃ کے مشقت اور غم و اندوہ ہین اور بقول بعض کے عیب کرنا مشرکون کا مسلمانون کو ہی کہ کہین مسلمانون نے اپنے اہل دین کو
مار ڈالا لیدخل اللہ الخ یعنی امر تاخیر قتال کا اس سبب سے ہی کہ بعد اس صلح کے خدا جسکو چاہے کفار مکہ سے اسلام مین داخل کرے
پہلے اس سے کہ قتال کرو تم اور بقول بعض کے مراد رحمت سے بخشش و مغفرت اور توفیق زیادتی بھلائیون کی ہی کہ مسلمانون کو پونہچی بسبب
اتباع امر الٰہی اور نبوی کے + بحث

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؏

اوسوقت کہ مصمم کیا کافرون نے اپنے دلون مین غیرت کو جنس غیرت جاہلیت کی سے پس اوتاری خدا نے خاطر جمعی اپنی اپنے پیغمبر پر اور
مسلمانون پر اور ثابت کی انپر بات پرہیزگاری کی اور تھے وہ لائق تر ساتھہ اوسکے اور اہل اوسکے اور ہی خدا ساتھہ ہر چیز کے دانا
یعنی ایک جماعت مسلمانون کی اس صلح کو مکروہ رکھتے تھے آخر الامر خدا تعالی نے خاطر جمعی اونکے دل مین ڈالی تو آنحضرت کی مرضی پر
راضی ہوئے واللہ اعلم + فتح + جب کھی سنکرون نے اپنے دل مین تیچ کہ نادانی کی ضد ہی پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر
اور مسلمانون پر اور لگے رکھا اونکو ادب کی بات پر اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے اور ہی اللہ ہر چیز سے خبردار + تفسیر + ایک ضد
یہ کہ ابکی برس عمرہ نکرنے دیا اور یہ کہ جو مسلمان ہجرت کرے پھیر بھیجو اور اگلے سال عمرے کو آؤ تین دن سے زیادہ نہ رہو اور ہتیار کھلے نہ لاؤ
حضرت نے یہ سب قبول کر لیا + ف مراد کافرون کی حمیت سے کہ وہ انفت ہی اور مومنون کی سکینہ سے کہ وہ وقار ہی یہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی
کہ رسول علیہ السلام جب اوترے حدیبیہ مین تو بھیجا قریش نے سہیل بن عمرو اور خویطب بن عبد العزی اور بکر بن حفص کو اسلیے کہ نبی علیہ السلام
سے عرض کرین جاکر کہ اس سال مین پھر جائیے اس شرط پر کہ سال آیندہ کفار قریش تین روز تک مکہ تمھارے لیے خالی کر دینگے جیسا کہ اوپر مذکور
ہو چکا ہی یہ قصہ غرض کہ یہی کیا گیا اور آپسمین صلح نامہ لکھا گیا پس فرمایا علیہ السلام نے علی رضی اللہ عنہ کو کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس کہا سہیل نے اور اوسکے ساتھیون نے نہین جانتے ہین ہم یہ ولیکن لکھ باسمک اللھم پھر فرمایا آنحضرت نے کہ لکھ ھذا ما صالح
علیہ رسول اللہ اھل مکۃ پس کہا اونھون نے کہ اگر جانتے ہم کہ تم رسول خدا کے ہو تو نہ روکتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے
ہم تمسے ولیکن لکھو ھذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اھل مکۃ پس فرمایا علیہ السلام نے علی کو کہ لکھدے
جو کچھ یہ چاہتے ہین فانا اشھد انی رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ پس ارادہ کیا مسلمانون نے کہ انکار کرین
اسکا اور باز رہین ایسی صلح سے پس اوتاری اللہ نے اپنے رسول پر سکینہ پس وقار وحلم اختیار کیا مسلمانون نے اور جمہور اسپر ہین کہ مراد کلمہ
تقوی سے کلمہ شہادت ہی اور بعضون نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تھے وہ یعنی مومن لائق تر ساتھ اسکے بنسبت غیر اپنے کے
اور اہل اوسکے یعنی بسبب اہل کر دینا اللہ کے اونکو اور ہی خدا الخ یعنی پس جاری کرتا ہی موافق مصلحت کے ۞ قال تھے مومن لائق تر ساتھ
اوسکے یعنی علم الٰہی مین اور اسی سبب سے مشرف ساتھ اسلام کے اور صحبت پیغمبر علیہ السلام کے کیا اور کلمہ تقوی کلمہ طیب یا بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہی اور مراد سکینہ سے رضا ساتھ مرضی پیغمبر کے بیچ اختیار کرنے صلح کے ہی بعد اسکے کہ صلح کو مکروہ جانتے تھے اور حمیت جاہلیت کی یہی
کہ صلح نامہ مین اوپر لکھنے بسم اللہ اور محمد رسول اللہ کے راضی نہوئے اور کسی طرح پیغمبر کو اور اونکے یارون کو مکے مین داخل ہونے دیا
اور کہا کہ عرب ہمکو کہین گے کہ محمد علیہ السلام برخلاف اہل مکہ کے مکے مین آئے اس بات سے ہمکو ننگ آتا ہی اور بیچ آخر ذکر قصۂ صلح
حدیبیہ کے صاحب معالم لاتا ہی کہ ابو بصیر مسلمانون مین سے بعد صلح حدیبیہ کے مدینے مین آئے اور چونکہ شرط پھیرنے کی صلح مین مقرر ہوئی تھی سو
کہ دو آدمی اہل مکہ کی طرف سے اونکی طلب کے لیے آئے رسول علیہ السلام نے ابو بصیر کو اونکے ساتھ کر دیا اخیر قصے تک ذکر کیا کہ جو اوپر تفصیل سے
مذکور ہو چکا ہی یہان تک کہ قریش نے آنحضرت سے کہلا بھیجا کہ آپ اونکو بلا بھیجیے اب جو کوئی مکے سے تمہارے پاس آویگا امن مین ہی آنحضرت نے اونکو
بلا بھیجا اپنے پاس مدینے مین اور جانین امن مین بیچ اس آیت وھو الذی کف ایدیھم حمیۃ الجاھلیۃ تک نازل ہوئی تھی
کہا ابن عباس نے کہ بھیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ کے اپنے ہدایا یعنی قربانیون مین اونٹنی ابو جہل کی کہ اوسکے سر مین یعنی
ناک مین تھی چاندی کی تا کہ جلین کافر اوسکو دیکھکر اور آیا ہی کہ صلح حدیبیہ کے دن گئے عمر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کیا نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین آنحضرت
نے فرمایا ہان کہا عمر نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین یعنی بسبب صلح کے اور پھر جاوین حال آنکہ نہین حکم کیا ہمکو اللہ نے درمیان
ہمارے اور درمیان اونکے کچھ پس فرمایا آنحضرت نے بلا شبہہ مین رسول خدا کا ہون اور ہرگز نہین ضائع کریگا مجکو اللہ کبھی پس پھرے عمر غصے کی
حالت مین پھر صبر کیا یہان تک کہ آئے ابو بکر کے پاس اور کہا ای ابو بکر کیا نہین ہین ہم حق پر اور کافر باطل پر کہا ابو بکر نے ہان کہا عمر نے کیا
نہین ہین مقتول ہمارے جنت مین اور مقتول اونکے دوزخ مین کہا ہان کہا عمر نے پس کیون ڈالین ہم نقصان اپنے دین مین اور پھر جاوین ہم کہا
ابو بکر نے بلا شبہہ وہ رسول خدا کے ہین اور ہرگز نہین ضائع کریگا اونکو اللہ کبھی پس اوتری سورۂ فتح پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عمر کے پاس کسیکو پھر پڑھائی اونکو یہ سورت کہا عمر نے یا رسول اللہ کیا فتح ہی یہ فرمایا آنحضرت نے ہان ۞ اور کہا ابن عباس اور
مجاہد اور قتادہ اور ضحاک اور عکرمہ اور سدی اور ابن زید اور اکثر مفسرین نے کہ کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ ہی اور روایت کیا گیا ہی ابی
بن کعب سے بطریق مرفوع کے اور کہا علی اور ابن عمر نے کہ کلمہ تقوی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہی اور کہا عطا بن رباح نے کہ وہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ہی اور کہا عطاء
خراسانی نے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اور کہا زہری نے کہ وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی کہا ابن عباس
نے بیچ تفسیر والزمھم کلمۃ التقوی کے کہ وہ گواہی دینی لا الہ الا اللہ کی ہی اور وہ سر تقوی کا ہی ۞ در منثور

معا ✤ تنبیہ ✤ جملہ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى سے خوبی اور تاکید تقوے کی معلوم ہوئی کیونکہ اللہ صاحب نے اپنے بندوں پر احسان جتایا کہ ثابت کیا اونکو پرہیزگاری کی بات پر قرآن شریف مین اور حدیث مین جا بجا تقوی کی تاکید ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا رَأْسُ اَمْرِكَ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ اُمَّتِيْ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْرِفُ مِنْ نَفْسِكَ وَاخْزُنْ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّكَ بِهٖ تَغْلِبُ الشَّيْطٰنَ ✤ یعنی وصیت کرتا ہون مین تجھے ساتھ پرہیزگاری اللہ تعالی کے اسلیے کہ بیشک وہ سب سے بہتر امر دین کی اور لازم کر جہاد کو کہ تحقیق وہ رہبانیت ہی میری امت کی ✤ **ف** ✤ رہبانیت اگلی امتون مین ایسی تھی جیسے ہندوؤن مین جوگ ہی کہ دنیا کا کاربار سب چھوڑکر اپنے پر محنت و مشقت اختیار کرتے ہین بیوی نہین کرتے اپنے تئین نامرد کر ڈالتے ہین اچھے کھانے چھوڑ دیتے ہین وغیر ذلک پس فرمایا آنحضرت نے کہ جہاد کیا کرو کہ میری امت کی رہبانیت یہی ہی ✤ آگے فرمایا ہے کہ باز رکھے تجکو لوگون کی عیب گیری سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو اپنے نفس سے یعنی جو عیب تجھے اپنی ذات مین جانتا ہی اوس سے اورونکو کیا عیب کرتا ہی اور بند کر اپنی زبان کو مگر نیکی سے اسلیے کہ تحقیق تو اس سے غالب ہوگا شیطان پر اور اس تقوے ہی کی خوبی سے یہ فرمایا کہ اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی کھلاؤ کھانا اپنا پرہیزگارون کو ✤ اور دو خیر اپنی مومنون کو ✤ **ف** ✤ خیر و احسان مومنون کے ساتھ کرنا واجب ہی جتنا تقوی زیادہ اوتنا ثواب احسان کا زیادہ اور بہت سی تاکید و فضیلت آئی ہی تقوے کی چنانچہ اوپر کچھ مذکور ہو چکا ہی اسکا پھر تقوی تمام اعضا کا حاصل کرے سر کا آنکھ کا ناک کا کان کا زبان کا دل کا پیٹ کا ہاتھ کا ستر کا پانون کا تمام بدن کا اور تقوی اپنے نفس کے لیے بھی حاصل کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی سکھاوے جیسا کہ پاک پروردگار فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ✤ یعنی اے مومنون بچاؤ اپنے نفسون اور اپنے گھر والون کو آگ سے کہ ایندھن اوس آگ کے آدمی اور پتھر ہین اور اسکو جو کلمۃ التقوی فرمایا مراد یہ ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہی آدمی دنیا اور آخرت کی برائیون سے چنانچہ براء بن عازب کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ✤ یعنی مسلمان جب سوال کیا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین پس یہ ہی قول اللہ تعالی کا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ تعالی اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ساتھ بات محکم کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ✤ **ف** ✤ یعنی اس آیت مین مراد قول ثابت سے یہی کلمہ شہادت کا ہی کہ مومن قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیت مین جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنون کو ساتھ بات محکم کے زندگانی دنیا اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اس طرح جواب دینگے اور نجات پاوینگے اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیے جلتے ہین اگرچہ آگ مین ڈالے جاوین کچھ شبہ نہین لاتے اسمین اور اس آیت سے فضیلت صحابہ کی بھی معلوم ہوئی کہ فرمایا وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا یعنی اور یہی تھے اسکے لائق اور اس کام کے پس عیاذا باللہ جو اشقیا صحابہ کو کافر یا بد دین جانتے ہین وہ گویا منکر ہین اللہ کے اس قول سے کہ وہ تو فرماتا ہی وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا اور یہ ایسا کچھ جھک مارتے ہین اور اسمین سے یہ بھی اشارہ نکل سکتا ہی کہ جب اللہ صاحب نے اس کلمے کو کلمۃ التقوی یعنی سبب بچاؤ کا آگ جہنم وغیرہ سے فرمایا تو کلمہ گویون کو چاہیے کہ ایسا ہی کلمہ پڑھین کہ آگ جہنم وغیرہ کی آفت سے بچین منافقون کا سا کلمہ نہ پڑھین کہ زبان سے تو اقرار کرتے تھے اور دل مین کچھ عظمت خدا اور رسول و شریعت کی نہ رکھتے تھے پورا کلمۃ التقوی اونکے

حق مین جب ہو کہ بسبب اتباع شریعت کے بالکل دوزخ کی آگ سے بچین پاک پروردگار فرماتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً یعنی ای مومنون پورے داخل ہو و سلام مین پس اس ایک حدیث پر عمل کرنا کفایت کرتا ہی اس باب مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبوا الی ربکم من قبل ان تموتوا و بادروا بالاعمال الزاکیۃ قبل ان تشغلوا و صلوا الذی بینکم و بینہ بکثرۃ ذکرکم ایاہ یعنی توبہ کرو طرف رب اپنے کے پہلے مرنے سے اور سبقت کرو اچھے کامون کی طرف پہلے مشغول ہونے سے یعنی بیماری مین مشغول ہو جاؤ یا اور کسی صدمے مین گرفتار ہو جاؤ اور فرصت ہاتھ سے جاتی رہے اس سے پہلے اچھے کامون کی طرف دوڑو اور ملائے جاؤ اوس چیز کو جو درمیان تمہارے اور درمیان اوسکے ہی ساتھ بہت یاد کرنے اپنے کے اوسکو یہ حدیث کتاب ترمذی مین ہی ف یعنی تم مین اور پروردگار مین جو نسبت ہی اوسے ملائے جاؤ ذکر سے اوس پروردگار کے اگر یاد اوسکی چھوڑ دوگے تو وہ بات جاتی رہیگی اور زیادہ غفلت ہوگی تو نسبت بالکل جاکر کراہت اور عداوت پیدا ہوگی نعوذ باللہ من غضب اللہ غفلت بہت بری چیز ہی جب غفلت جائے تو توبہ و استغفار کرے اور ذکر مین مشغول ہو ÷ ع ÷

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا ○

البتہ تحقیق سچ کیا خدا نے اپنے پیغمبر کو خواب مطابق واقع کے ساتھ اس مضمون کے کہ البتہ داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اگر خدا نے چاہا با امن سر مونڈانے والے اپنے سرون کو اور کتروانے والے اور پس جانا اللہ نے جو کچھ کہ نہین جانا تمنے پس میسر کی آگے اس سے ایک فتح نزدیک فتح ÷ اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہوگے با ادب والی مسجد مین اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرون کے اور کترتے بے خطرہ پھر جانا جو تم نہین جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک ص ÷ یعنی سچ کہا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر سے سچ خواب اونکے کے اور نہین جھوٹ فرمایا اوسے اور روایت کیا گیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا خواب مین بیچ مدینے کے پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے کہ مین اور میرے اصحاب داخل ہوئے ہین مسجد حرام مین با امن او سر منڈاتے ہین اور بال کترواتے ہین یعنی جیسا کہ احرام سے نکلنے کے وقت کرتے ہین پس بیان کیا خواب اپنے صحابہ کے آگے پس خوش ہوئے وہ اور جانا اونھون نے کہ داخل ہونگے مکے مین اسی برس اور کہا اونھون نے کہ خواب رسول اللہ کا حق ہی پس جب کہ نہ داخل ہوئے اوسمین اور حدیبیہ سے صلح کر کر پھرے تو کہا عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقون نے واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا راینا المسجد الحرام یعنی قسم خدا کی نہین سر منڈایا ہمنے اور نہ کتروائے بال ہمنے اور نہ دیکھا ہمنے مسجد حرام کو پس اوتری یہ آیت کہ خواب اوسکا سچا ہی ولیکن بنا بر حکمت کے اس سال مین تاخیر ہوئی اور سال آیندہ مین ظہور اوسکا ہوگا جیسا کہ فرمایا لتدخلن المسجد الحرام الخ اور روایت کیا گیا ہی مجمع بن جاریۃ انصاری سے کہا حاضر رہے ہم حدیبیہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہ پھرے ہم حدیبیہ سے ناگہان آدمی نشاط مین لاتے تھے اونٹون کو سر دوڑ سو کہا بعضون نے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہا لوگون نے کہ وحی کی گئی ہی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا مجمع نے پس نکلے ہم کانپتے ہوئے پس پایا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے بیچ ثنیہ کے نزدیک کراع غمیم کے پس جب کہ جمع ہوئے لوگ پڑھی حضرت نے انا فتحنا لک فتحا مبینا پس کہا عمر نے کیا فتح ہی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ہان قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ مراد فتح سے صلح حدیبیہ ہی اور تعبیر خواب کی ظاہر ہوئی سال آیندہ مین پس فرمایا اللہ جل شانہ نے لقد صدق اللہ رسولہ الرءیا بالحق یعنی خبر دی کہ خواب جو دکھایا اپنے رسول کو پہلے نکلنے کے طرف حدیبیہ کے وہ اور اصحاب اونکے داخل ہونگے مسجد حرام مین صدق حق ہی اور بالحق ساتھ حکمت بالغہ کے اور حکمت اوسمین یہ تھی کہ منظور تھا آزمایش کرنا اور تمیز کرنا درمیان مومن مخلص کے اور درمیان اوسکے کہ اوسکے دل مین [illegible]

یعنی شک نفاق اور جائز ہی یہ کہ ہو بالحق قسم پھر یا تو قسم ہی اوس حق کی کہ جو نقیض ہی باطل کی یا قسم ہی اوس حق کی کہ وہ اسمائے الٰہی سے ہی
پس جانا جو کچھ الخ یعنی حکمت تاخیر فتح مکہ کی سال آیندہ تک مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ یعنی ورے فتح مکے کے فتحًا قریبًا وہ فتح ہونا خیبر کا ہی تا کہ تسکین
پاوین اوس سے دل مومنوں کے میسر ہونے سے فتح موعود تک ؀ مُّعَابِجْرٰ متعلق مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ الخ کہ ابن عمرؓ سے منقول ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی بال کترانے والوں
کے لیے بھی ایسا ہی فرمایئے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ
عرض کیا صحابہ نے وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ انتہی اس سے فضیلت سر منڈانے والوں کی وقت نکلنے کے
احرام سے معلوم ہوئی کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لیے دعا کی آنحضرتؐ نے اور چوتھی بار میں کتروانے والے بالوں کے لیے اور بعضی روایت
میں تیسری بار میں انکے لیے دعا کرنی آئی ہی ؀ اور روایت میں آیا ہی کہ دعا کی آنحضرتؐ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ تین بار لوگوں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ وَالْمُقَصِّرِيْنَ تو فرمایا وَالْمُقَصِّرِيْنَ اور کہا ابن عباسؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَيْسَ عَلَى
النِّسَاءِ الْحَلْقُ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ ؀ درمنثور ؀ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بمعنی تحقیق کے ہی نہ بمعنی تعلیق کے پس اگر
کہے تو کہ سب چیزیں اسکی خواہش سے ہوتی ہین پس یہان انشاء اللہ کا لانا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ کافر منکر تھے اس خواب کے کہتے تھے
ظہور اسکا نہین ہوگا خداوند تعالی نے تاکید کے لیے مقید کیا وعدے کو ساتھ مشیت کے یعنی حکم اور مشیت میری یہ ہی اور ہر چند یہ کلمہ
شرط کا ہی لیکن مراد اس سے تحقیق ہی اور لغت عرب مین یا اتساع جائز ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ثُمَّ اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهٗ اور بعضوں
نے کہا کہ یہ بندوں کے ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خبر ندین کسی امر کی زمانۂ آیندہ مین جب تک کہ نہ ملاوین ساتھ اوسکے انشاء اللہ تعالی
اور تیسرے یہ کہ استثناء راجع ہی طرف وقت دخول کے نہ طرف اصل دخول کے یعنی اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَدَّمَهٗ وَاِنْ شَاءَ اَخَّرَهٗ اور
بعضوں نے کہا کہ اِنْ بمعنی قد کے ہی ای قَدْ شَاءَ اللّٰهُ اور اِنْ بمعنی قد کے بہت آیا ہی یعنی تحقیق مسجد حرام مین داخل ہوگے اور بعضوں نے یہ معنی
کہے ہین کہ مسجد حرام مین داخل ہوگے اور تحقیق خدائے عز و جل نے چاہا ہی کہ داخل ہوگے مسجد حرام مین اور بعضوں نے کہا کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ استثناء داخل ہونے سے نہین ہی ولیکن استثناء بھی وصف داخل ہونے سے یعنی لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ الآیہ اور بعضوں نے کہا کہ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ خطاب ہی آنحضرتؐ کے سب یاروں کو کہ تحقیق تم داخل ہوؤ گے
اور جانا ہی خدائے عز و جل نے کہ ان یاروں میں سے بعضے جیوینگے اوسوقت تک اور بعضے نہین جینے کے یہ استثناء اوس لیے ہی کہ نہین
جینے کے اور نہین رہینگے اوسوقت تک ؀ زاہدی ؀

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

وہ ہی وہ کہ بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ ہدایت کے اور دین راست کے تو کہ غالب کرے اوسکو سب دینوں پر اور بس ہی خدا اظہار کرنے والا حق کا
ترجمہ ؀ وہی ہی جسنے بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے اور بس ہی اللہ حق ثابت کرنے والا ؀ تفسیر
اس دین کو اللہ نے ظاہر مین بھی سب سے غالب کر دیا ایک مدت اور دلیل سے غالب ہی ہمیشہ ؀ موضح ؀ ہدی سے مراد ہی توحید اور دین حق
سے اسلام سب دینوں پر یعنی مشرکین اور اہل کتاب وغیرہما کے دینوں پر اور غلبہ دین اسلام کا محقق کیا اللہ سبحانہ نے نہین دیکھتا ہی
تو کوئی دین مگر کہ اوسپر اسلام کو غلبہ اور عزت ہی یا غلبہ اس اعتبار سے ہی کہ یہ دین تمام دینوں حق کو نسخ کرنے والا ہی اور باطل دینوں کو
باطل کرنے والا اور بعضوں نے کہا کہ یہ غلبہ وقت اوترنے عیسی علیہ السلام کے ہوگا کہ جسوقت نہین باقی رہیگا روئے زمین پر
کوئی کافر اور بعضوں نے کہا کہ مراد غلبۂ دین سے ظاہر کرنا اسلام کا ہی ساتھ دلیلوں کے وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی اور بس ہی اللہ

گواہی دینے والا اسپر کہ جو کچھ وعدہ کیا ہی حق ہی ❊ ف ا یعنی ❊ ہر زیادہ وعدہ ہی مومنون کی مدد کرنے کا اور دور کرنا وحشت کا مومنون کے دلون سے کہ فرمایا وہ وہ خدا ہی کہ بھیجا اپنا رسول ساتھ دین حق کے تا کہ ہر طرح پر مومنون کو اس ہدایت سے آسانی ہو اور اوسکے دین کو غالب و آشکارا کرے سب دینون پر وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنی رسول آیا اور دعوت کی کافر منکر ہوئے اونکی رسالت کے خدا تعالی نے گواہی دی کہ اگر کافر تجکو راست گو نہین جانتے ہین دعوی نبوت مین اور گواہی نہین دیتے ہین تیری رسالت کی تو تجکو خدا تعالی گواہ بس ہی ساتھ اسکے کہ تو رسول خدا کا ہی جیسا کہ خدا فرماتا ہی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی جانو کہ محمد رسول میرا ہی اور بھیجا ہوا میرا خلق کی طرف اور رسول اسپر وقف ہی ❊ ز اھلی ❊

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کا ہی اور وہ لوگ کہ ہمراہ اوسکے ہین سخت ہین کافرون پر مہربان ہین درمیان اپنے دیکھتا ہی تو اونکو رکوع کرنے والا اور سجدہ کرنے والا طلب کرتے ہین فضل کو خدا سے اور خوشنودی کو نشانی صلاح اونکی بیچ چہرون اونکے کے ہی اثر سجدہ سے جو کچھ کہ مذکور ہوا مثال اونکی ہی بیچ توریت کے اور مثال اونکی بیچ انجیل کے یہ ہی کہ وہ مانند ایک کھیتی کے ہین کہ نکالے گھانس سبز اپنی پس قوی کیا اوسکو پھر موٹی ہوئی پھر کھڑی ہوئی اپنی پنڈلیون پر یعنی جڑون پر خوش کرتی ہی زراعت کرنے والون کو مترجم کہتا ہی حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ اسلام اول حال مین ضعیف تھا اور مسلمان کم تھے رفتہ رفتہ غالب اور بہت ہوئے واللہ اعلم عاقبت حال علیہ السلام کا یہ ہی کہ غصے مین لاوے خدا تعالی بسبب دیکھنے اونکے کے کفار کو وعدہ دیا ہی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین اونسے ہین سے بخشش اور مزدوری بڑی کا ❊ ف ❊ محمد رسول اسکا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اسکا فضل اور اوسکی خوشی نشان اونکا اونکے مونہہ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہی اونکی توریت مین اور کہاوت اونکی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا اپنے نال پر یعنی تنہ پر خوش لگتا کھیتی والون کو تا جلاوے اونسے جی کافرونکا وعدہ دیا ہی اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بھلے کام معافی کا اور بڑے نیگ کا ❊ تفسیر ❊ جو تندی اور نرمی اپنی خو سے وہ سب جگہ برابر چلے اور جو ایمان سے سنور کر آوے وہ تندی اپنی جگہ اور نرمی اپنی جگہ اوسکا بانا یعنی تہجد کی نماز سے صاف نیت سے چہرے پر اونکے نور ہی حضرت کے اصحاب لوگو نمین پہچانے پڑتے چہرے کے نور سے اور کھیتی کی کہاوت یہ کہ اول ایک آدمی تھا اس دین پر پھر دو ہوئے پھر قوت بڑھتی گئی حضرت کے وقت اور خلیفون کے وقت اور یہ کہ وعدہ دیا اونکو جو ایمان لائے اور بھلے کام کرتے ہین حضرت کے اصحاب ایسے ہی تھے مگر خاتمے کا اندیشہ رکھا حق تعالی اپنے بندونکو ایسی خوش خبری نہین دیتا کہ نڈر ہو جاوین مالک سے اتنی شاباشی بھی غنیمت ہی ❊ ف ❊ اور وہ لوگ کہ یعنی اصحاب اوسکے اور اَشِدَّآءُ جمع شدید کی ہی معنی سخت کے اور رُحَمَآءُ جمع رحیم کی ہی بمعنی مہربان کے اور اسی کے مانند یہ آیت ہی اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور سختی اونکی کافرون پر اس درجے کو پہونچی تھی کہ بچاتے تھے کپڑے اپنے اونکے کپڑون سے کہ کہین لگ نجاوین اور بچاتے تھے بدن اپنے اونکے بدنون کے لگنے سے اور آپسکی مہربانی کی یہ حالت تھی کہ نہین دیکھتا تھا مومن مومن کو مگر کہ سلام علیک کرتا او مصافحہ کرتا او سے اثر سجدے سے یعنی اوس تاثیر سے

کہ جو ہوتی ہے بسبب سجدے کے اور عطا سے منقول ہے کہ روشن تھے چہرے اونکے بسبب بہت نماز پڑھنے کے راتون کو بسبب فرمانے آنحضرت علیہ السلام کے مَنْ كَثُرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهُ بِالنَّهَارِ مثال اونکی یعنی صفت اونکی پھر موٹا ہوا یعنی پہلے پتلا تھا پھر موٹا ہو گیا خوش لگتا الخ یعنی خوش ہوتے ہین اوسکی قوت سے اور کہا بعضون نے کہ لکھا ہوا ہے انجیل مین کہ قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم کہ بڑھینگے مانند بڑھنے کھیتی کے حکم کرینگے اچھی باتون کا اور منع کرینگے بری باتون سے اور عکرمہ سے ہے کہ نکالا پٹھا ساتھ ابی بکرؓ کے پس قوی کیا ساتھ عمرؓ کے پھر موٹا ہوا ساتھ عثمانؓ کے پھر کھڑا ہوا الخ ساتھ علیؓ کے اور یہ مثال ہے کہ بیان کی اللہ تعالیٰ نے ابتدا امر اسلام کی اور ترقی اوسکے کی زیادتی مین یہان تک کہ قوی و مستحکم ہوا اسلیے کہ نبی علیہ السلام اوٹھے تن تنہا پھر قوی کیا اونکو اللہ تعالیٰ نے بسبب اونکے کہ ایمان لائے ساتھ اونکے جیسا کہ قوی ہوتا ہے پہلا پٹھا بسبب ارد گرد کے پٹھون کے کہ جو پھوٹتے ہین اوسکی جڑ مین سے یہان تک کہ خوش لگتا ہے کسانونکو پھر فرمایا کہ یہ بڑھانا اور ترقی اونکی زیادتی و قوت مین اسلیے ہوئی کہ تا کافر اونکو دیکھکر جلین اور یہ آیت رد کرتی ہے روافض کے قول کو کہ وہ جو کہتے ہین کہ صحابہ کافر ہو گئے تھے بعد وفات نبی علیہ السلام کے اسلیے کہ وعدہ مغفرت کا اور اجر عظیم کا نہین ہوتا ہے مگر جبکہ ثابت رہین اسلام پر حالت حیات مین ف سخت ہین الخ مانند شیر کے بکری کے بچے پر نہین رحم کرتے کافرون پر مہربان ہین الخ یعنی چاہتے ہین بعض اونکے بعض کو جیسے چاہتا ہے باپ بیٹے کو جیسے کہ فرمایا أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ کہا ہے علما نے کہ یہ صفت سب صحابہ کی ہے اور یہ بھی ہے کہ ہر کلمے سے اشارہ ہے شخص معین کی طرف صحابہ مین سے چنانچہ کلمہ مَعَهُ اشارہ ہے طرف صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ دلیل اوسکی ہے اور أَشِدَّاءُ کنایہ ہے ساتھ فاروق کے کہ کوئی شخص سختی کرنے مین کفار کے ساتھ اونکے برابر نہین تھا اور رُحَمَاءُ اشارہ ہے ساتھ ذی النورین کے کہ رحم و مہربانی اونکی مشہور ہے اور رُكَّعًا سُجَّدًا اشارہ ہے علی مرتضیٰؓ کی طرف کہ اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے تھے اور يَبْتَغُونَ فَضْلًا باقی عشرہ مبشرہ اور بقولے تمام اصحاب ہین اور تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا جو فرمایا خبر دی اونکی کثرت نماز کی اور مداومت کرنیکی اوسپر طلب کرتے ہین فضل کو الخ یعنی طالب اسکے ہین کہ داخل کرے اللہ تعالیٰ اونکو جنت مین اور راضی ہو اونسے اور لفظ سِيمَاهُمْ جو بمعنی نشانی اور علامت کے ہے اختلاف کیا ہے علما نے کہ مراد اس سے کیا ہے بعضون نے تو کہا کہ وہ نور اور سفیدی ہے کہ صحابہ کے چہرون مین ہوگی روز قیامت کے کہ وہ پہچانے جاوینگے بسبب اوسکے کہ اونھون نے سجدے کیے تھے دنیا مین یہ روایت عطیہ عوفی کی ہے ابن عباسؓ سے اور کہا عطا بن ابی رباحؓ اور ربیع بن انسؓ نے کہ روشن ہوگئے تھے چہرے اونکے کثرت نماز سے اور کہا شہر بن حوشب نے کہ ہونگی اونکے چہرون پر سجدون کی جگہ مانند چودھوین رات کے چاند کے اور کہا اورون نے کہ وہ سمت (یعنی راہ و روش نیک ۱۲) حسن اور خشوع اور تواضع ہے اور یہ روایت والبی کی ہے ابن عباسؓ سے اور یہی قول مجاہد کا ہے اور معنی اسکے یہ ہین کہ سجود کے سبب سے خشوع اور نشانی نیک پیدا ہوتی ہے کہ پہچانے جاتے ہین اوس سے اور کہا ضحاک نے کہ وہ زردی چہرے کی ہے بسبب بیداری کے اور کہا عکرمہ اور سعد بن جبیرؓ نے کہ وہ اثر مٹی کا ہے پیشانیون پر کہا ابو العالیہ نے کہ وہ سجدہ کرتے تھے مٹی پر نہ کپڑون پر کہا عطا خراسانی نے کہ داخل ہین اس آیت مین تمام وہ لوگ کہ محافظت کرین پانچون نمازون پر اور کہا حسن نے جب دیکھے تو اونکو جانے تو اونکو بیمار حال آنکہ نہین ہین وہ بیمار اور مانند کھیتی کے ہین الخ یہ مثل کھیتی کی اللہ صاحب نے بیان فرمائی آنحضرت صلعم کے اصحاب کے لیے کہ اول تھوڑے اور ضعیف تھے رفتہ رفتہ بہت اور غالب ہو گئے كَمَثَلِ زَرْعٍ الخ کہا حسن بصری رضی اللہ عنہ نے زَرْعٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم أَخْرَجَ شَطْأَهُ ابوبکرؓ فَآزَرَهُ عمرؓ فَاسْتَغْلَظَ عثمانؓ یعنی قوی ہوا اسلام بسبب عثمان رضی اللہ عنہ کے فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ علی بن ابی طالب کہ مستقیم ہوا اسلام بسبب سیف علیؓ کے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مومن اور یہ قوی کرنا خدا تعالیٰ کا اونکو بسبب اسکے ہے کہ کفار اونکے سبب سے غصے مین آوین مارے حسد کے اور امام قشیری نے فرمایا کہ موافق اس آیت کے جو کوئی صحابہ پر غصہ کرے اور اونکو دشمن رکھے داخل کفار مین ہے اور

ف نقل حسن بصری کا آگے آتا ہے

ف کہ سجدے سے مٹی لگی ہوئی ہے

امام مالک رح سے بھی اثبات کفر رافضیون کا اس آیت سے روایت کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَبُو بَکرٍ فِی الجَنَّةِ وَعُمَرُ بنُ الخَطَّابِ فِی الجَنَّةِ وَعُثمَانُ بنُ عَفَّانٍ فِی الجَنَّةِ وَعَلِیُّ بنُ اَبِی طَالِبٍ فِی الجَنَّةِ وَطَلحَةُ فِی الجَنَّةِ وَالزُّبَیرُ فِی الجَنَّةِ وَعَبدُ الرَّحمٰنِ بنُ عَوفٍ فِی الجَنَّةِ وَسَعدُ بنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الجَنَّةِ وَسَعِیدُ بنُ زَیدٍ فِی الجَنَّةِ اور فرمایا اَرحَمُ اُمَّتِی اَبُو بَکرٍ وَاَشَدُّهُم فِی اَمرِ اللهِ عُمَرُ وَاَصدَقُهُم حَیَاءً عُثمَانُ وَاَفرَضُهُم زَیدُ بنُ ثَابِتٍ الخ یعنی بڑے رحیم میری امت کے ابوبکر ہین اور زیادہ سخت اونکے امر خدا مین عمر ہین اور بہت سچے اونکے حیا مین عثمان اور بڑے فرائض دان اونکے زید بن ثابت اور بڑے قاری اونکے ابی بن کعب اور بہت علم رکھنے والے اونکے ساتھ حلال و حرام کے معاذ بن جبل اور ہر امت کا ایک امین ہی اور امین اس امت کے ابو عبیدہ بن الجراح اور بڑے قاضی اونکے علی رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ کہا مینے آنحضرت علیہ السلام سے کہ کونسا شخص لوگون مین بہت پیارا ہی طرف آپکے فرمایا عائشہ پس کہا مینے کہ مردون مین سے کون ہی بہت پیارا فرمایا باپ اوسکا یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا مینے پھر کون پس فرمایا عمر بن الخطاب پھر شمار کیا اور کئی آدمیون کو اور فرمایا کہ پیروی کرو اون لوگون کی کہ بعد میرے حاکم ہونگے میرے اصحاب مین سے کہ وہ ابوبکر و عمر ہین اور طریق اختیار کرو عمار کا اور چنگل مارو ساتھ عہد عبد اللہ بن مسعود کے اور آیا ہی کہ ایک دفعہ کوہ احد کانپا اور اوسپر تھے نبی علیہ السلام اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُثبُت اُحُد یعنی ٹھہرا رہ ای احد نہین ہی تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا عہد کیا طرف میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکھتا تجھکو مگر مومن اور نہین دشمن رکھتا تجھکو مگر منافق اور فرمایا جو کوئی میرے اصحاب مین سے کسی مین مریگا روز قیامت کے نور اور قائد اونکا یعنی سردار ہوگا کہ محشر مین لوگون کو اپنے ساتھ لیجاویگا اور عشرہ مبشرہ اور اور صحابہ کے حق مین بھی حدیثین بہت وارد ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللهَ اللهَ فِی اَصحَابِی لَا تَتَّخِذُوهُم غَرَضًا بَعدِی فَمَن اَحَبَّهُم فَبِحُبِّی اَحَبَّهُم وَمَن اَبغَضَهُم فَبِبُغضِی اَبغَضَهُم وَمَن اٰذَاهُم فَقَد اٰذَانِی وَمَن اٰذَانِی فَقَد اٰذَی اللهَ وَمَن اٰذَی اللهَ فَیُوشِکُ اَن یَّاخُذَهُ یعنی ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے مقدمے مین مت پکڑو تم اونکو نشانہ لعن و طعن کا پیچھے میرے پس جسنے دوست رکھا اونکو پس بسبب محبت میری کے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونسے پس بسبب بغض میرے کے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اوسنے اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس قریب ہی یہ کہ ماخوذ کریگا وہ اوسکو پس جب اونکے حق مین ایسا کچھ فرمایا تو اور کیا کچھ باقی رہا اور اونکے حق مین یہ بھی آیا ہی وَمَن سَبَّهُم فَقَد سَبَّنِی یعنی حضرت نے فرمایا کہ جسنے برا کہا اصحاب کو پس تحقیق برا کہا اوسنے مجھکو پس اس سے معلوم ہوا کہ بغض صحابہ کا بغض رسول کا اور برا کہنا صحابہ کا برا کہنا رسول کا ہی اور یہ بالیقین و بالاتفاق کفر ہی تا بحدیکہ توبہ رسول کے برا کہنے والے کی قبول نہین ہی سوائے قتل کے کچھ اور حکم ہی نہین ہی اوسکا بیچ کتاب فتح القدیر کے کہ فقہ حنفی مین ہی لکھا ہی کہ جو کوئی بغض رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہی مرتد پس برا کہنا بطریق اولی باعث ارتداد کا ہوگا پھر قتل کیا جاوے از راہ حد ہمارے نزدیک پس نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی بیچ اسقاط قتل کے اور تنویر شرح اشباہ مین ہی کہ نہین صحیح ہی ارتداد نشے والے کا مگر ارتداد بسبب برا کہنے نبی علیہ السلام کے پس وہ قتل کیا جاوے اور نہ معاف کیا جاوے اوسکے کذا فی البزازیة اور یہ بھی تنویر مین ہی فی الجوهرة سَبُّ الشَّیخَینِ وَلَعنُهُمَا کُفرٌ الخ یعنی کتاب جوہرہ مین ہی کہ برا کہنا شیخین کا اور لعن کرنا اونکو کفر ہی اور واجب ہی قتل اوسکے مرتکب کا پھر اگر رجوع کرے اور توبہ کرے اور تجدید اسلام کی کرے تو آیا قبول کیجاوے توبہ اوسکی یا نہین کہا صدر شہید نے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور اسپر عمل کیا ہم فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے اور ابو نصر دبوسی نے اور یہی مختار ہی کہ نہ قبول کیجاوے توبہ اوسکی اور غایة البدایہ مین بیچ کتاب امامت کے لکھا ہی وَهُوَ المُختَارُ لِلفَتوٰی اور حکم برا کہنے اور بغض رسول کا مانند اسکی ہی چاروں اماموں کے نزدیک کہ کافر ہوتا ہی اور قتل بعد اسکا واجب ہی اور بیچ برا کہنے

قال مالک بن انس من اصبح [illegible] فی قلبہ غیظ علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد اصابتہ [illegible] ۱۲

صحابہ کے بھی امام احمدؒ اور امام مالکؒ متفق ہین اوپر کفر اور قتل کرنے کے مثل مرتد کے ساتھ روایت مشہورہ کے چنانچہ بیچ اقناع حنبلیہ
کے ترغیب وغیرہ سے نقل کیا ہی اور ایک روایت مین امام احمد سے فاسق اور مبتدع ہین لیکن مارنا تو بھی چاہیے اور ایک روایت مین ہی کہ
تعزیر و تادیب کرے اور مذہب امام شافعیؒ کا مثل دونون مذہبون مذکورین کے ہی پس ہر مسلمان کو برا کہنے اور بغض رکھنے تمام صحابہ
کے سے پرہیز کرنا واجب ہی اور ذکر اونکا سوائے خیر کے نکرے والا ساکت رہے اور انکی آپسکی نزاع کو سپرد بخدا کرے اوسنے خبر دی ہی [51]
کہ روز قیامت کے انکی آپسکی نزاع کو انکے سینون سے نکال ڈالونگا مین اور سوائے شفیق کے آپسمین نہونگے اور ضمیر منہم کی بیچ آیت وعد
اللّٰہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منہم کے صحابہ کی طرف پھرتی ہی اور بقولے منہم یعنی اس امت سے اور بقولے من
صلہ ہی یعنی زائد ہی پس سب اصحاب مغفور ہین [52] ❊ رحماء بینہم ❊ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ جب مرے سعد بن معاذ
تو حاضر ہوئے اونکے جنازے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہ مین
البتہ پہچانتی تھی رونا ابوبکر کا جدا اور عمر کا رونا جدا اس حال مین کہ مین اپنے حجرے مین تھی اور تھے وہ [53] جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
رحماء بینہم کسینے کہا پس کیونکر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے پس کہا کہ نتھی بہتی آنکھ آنحضرتؐ کی کسی پر ولیکن وہ جب غمگین
وغصے ہوتے تو پکڑ لیتے داڑھی اپنی ❊ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یرحم اللّٰہ من لا یرحم الناس یعنی نہین رحم کرتا
اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر ❊ اور فرمایا من لم یرحم صغیرنا ویعرف حق کبیرنا فلیس منا یعنی جو کوئی نہ رحم کرے
ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے حق ہمارے بڑے کا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری راہ پر ❊ اور فرمایا لا تنزع الرحمۃ الا من شقی یعنی
نہین نکالی جاتی ہی رحمت مگر بدبخت کے دل سے ❊ اور فرمایا انما یرحم اللّٰہ من عبادہ الرحماء یعنی نہین رحم کرتا اللہ اپنے بندون
مین سے مگر رحیمون پر ❊ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے سیماہم کہا آگاہ ہو کہ اس سیما سے وہ نشانی نہین مراد ہی
کہ جو تم گمان کرتے ہو یعنی گھٹے وغیرہ ولیکن وہ نشانی اسلام کی ہی اور اچھی خصلت و خو اور خشوع ❊ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر قول
اللہ تعالی کے سیماہم فی وجوہہم کہا السمت الحسن ❊ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ انبیا فخر کرینگے
آپسمین کہ کون اونمین سے یار بہت رکھتا ہی اپنی امت مین سے پس امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہوؤن مین اوس دن اکثر اونکا یعنی سب سے یار
بہت ہونگے اور سب وارد ہونگے یعنی میدان حشر مین اور ہر شخص انبیا مین سے اوس دن کھڑا ہوگا حوض پر اوسکے ہاتھ مین عصا ہوگا بلاویگا
اوسکو کہ پہچانیگا امت اپنی سے اور ہر امت کے لیے سیما یعنی نشانی ہوگی کہ پہچانیگا اونکو نبی اونکا اوس سے ❊ سائب بن یزید کے پاس ایک شخص آیا
اس حال مین کہ اوسکے مونہہ پر نشان سجود کا تھا پس کہا سائب نے کہ تحقیق خراب کیا اسنے اپنے مونہ کو آگاہ ہو قسم خدا کی نہین ہی یہ وہ سیما کہ
اللہ صاحب نے بیان فرمائی اور تحقیق نماز پڑھی مینے اپنے مونہہ کے بل اسی برس نہین نشان پڑا سجدے کا میری پیشانی پر ❊ اور ابن عباسؓ آنحضرتؐ سے
نقل کرتے ہین بیچ تفسیر سیماہم کے کہ فرمایا کہا میرے لیے جبرئیلؑ نے کہ جب دیکھتا ہون مین طرف ایک شخص کے آپکی امت مین سے تو پہچانتا
ہون مین کہ وہ اہل صلوۃ سے ہی بسبب نشان وضو کے اور جسوقت کہ صبح کرتا ہی پہچانتا ہون مین کہ اوسنے نماز پڑھی ہی رات کو اور وہ نشانی
ای محمد پارسائی ہی دین مین اور حیا اور نیک خصلت ❊ اور ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کہا لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یہود خیبر کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صاحب موسی واخیہ المصدق لما جاء بہ موسی الخ یعنی
محمد رسول اللہ کی طرف سے کہ جو یار ہی موسی کا اور اوسکے بھائی کا تصدیق کرنے والا اوس چیز کی کہ لایا اوسکو موسی آگاہ ہو ای یہود بلاشبہ
اللہ نے فرمایا تمکو ای گروہ اہل توریت کے اور بلاشبہ تم البتہ پاتے ہو اوسکو اپنی کتاب مین محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینہم اخیر سورۃ تک ❊ اور ابن عباسؓ سے ہی بیچ تفسیر ذلک مثلہم فی التورٰیۃ الخ کے کہ مراد ہی کہ

لکھی گئی ہین یہ دونون مثالین توریت وانجیل مین پہلے اسکے کہ پیدا کرے اللہ آسمان وزمین ✤ عمار مولی بنی ہاشم کے سے منقول ہے
کہ کہا پوچھا مینے ابوہریرہؓ سے حال تقدیر کا کہا ابوہریرہؓ نے اتفاقاً کر اس سے ساتھ آخر سورۂ فتح کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ
اخیر سورت تک یعنی اللہ تعالی نے صفت بیان کی اونکی پہلے پیدا کرنے اونکے ✤ حضرت عائشہؓ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے
لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حکم کیے گئے ہین استغفار کرنے کا پھر برا
کہتے ہین اونکو لوگ ✤ درمنثور ✤ تنبیہ ✤ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافرون سے سختی کرنی چاہیے اور مومن بھائیون پر
رحم اگر بدعتی و گمراہ ہو تو بھی اوسپر رحم کرنا چاہیے بموجب حدیث اَلنَّصِیْحَۃُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے اور اگر کوئی یہ کہے کہ بدعتی کے حق مین آیا ہے مَنْ وَقَّرَ
صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ تو جواب اسکا یہ ہے کہ توقیر اور چیز ہے اور رحم کرنا اور چیز ہے توقیر کے معنی ہین تعظیم
کرنی اور رحم کرنا قبیل نصح سے ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا یعنی مدد کر اپنے بھائی
مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد البتہ ہو سکتی ہے ظالم کی کیونکر مدد کرین فرمایا منع کرنے تو اوسکو
ظلم سے بس یہی مدد کرنی تیری اوسکو بس حاصل یہ ہے کہ بدعتی و گمراہ پر رحم کرنا یہ ہے کہ حتی الوسع اوسکے سمجھانے کے درپے ہو بسہولت و حکمت
بموجب حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ کے نہ یہ کہ چھیڑے اور گولے بیچارے پر مارکر نفرت دلاوین ای بھائیون ہرگز یہ راہ حق
نہین ہے تامل کرو آمین کہ اللہ صاحب فرماتا ہے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ بس جب تک دائرۂ اسلام مین داخل ہے جبتک
واجب الرحم ہی ہے اور رحم کرنے کی فضیلت کچھ تو معلوم ہو چکی اور کچھ اور سنو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ
تَرَاحُمِھِمْ وَتَوَادِّھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی
یعنی پاوے تو مومنون کو آپسکے رحم کرنے مین اور محبت کرنے مین اور مہربانی کرنے مین مانند مثال بدن کے کہ جب دکھے ایک عضو شریک ہو
اوسکے لیے تمام بدن ساتھ بیداری اور تپ کے ✤ ف ✤ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مومن کو مومن کی راحت و مشقت مین شریک ہونا چاہیے
مثل اعضاے بدن کے کہ ایک کا دکھ باعث سب کے دکھ کا ہوتا ہے یہی مضمون شیخ سعدی رحمہ اللہ نے اس بیت مین لکھا ہے ✤ بیت ✤ بنی آدم اعضاے
یکدیگر اند ✤ کہ در آفرینش زیک جوہر اند ✤ چو عضوے بدرد آورد روزگار ✤ دگر عضوہا را نماند قرار ✤ اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ
کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ یعنی مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ تقویت دیتا ہے بعض
اوسکا بعض کو پھر ڈالین انگلیان اپنی انگلیون مین یعنی تشبیہ کے لیے کہ یون ملے رہنا چاہیے ✤ اور آیا ہے کہ آنحضرت کے پاس جب آتا سائل
یا حاجتمند فرماتے آپ صحابہ کو اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی سفارش کرو مجھسے اوسکی پس ثواب دیے جاؤگے ✤ ف ✤ اور یون نہ سمجھو کہ پیچھے
ہماری سفارش حضرت قبول کرین یا نہ کرین تم بہر نوع ثواب پاؤگے آگے قبول کرنا نہ کرنا امر حکم الہی پر موقوف ہے جیسا کہ فرمایا وَیَقْضِی اللّٰہُ
آخر تک ✤ سبیل ✤ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ
اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہے نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ہلاکت مین ڈالے اوسکو اور جو کوئی کہ ہووے بیچ حاجت روائی
بھائی اپنے کے ہوتا ہے اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے سختی دور کریگا اللہ اوس سے سختی کو سختیون روز قیامت
کی سے اور جو کوئی پردہ پوشی کرے مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دن قیامت کے ✤ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ
وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ
اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہے

نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ چھوڑ دے مدد اوسکی اور نہ حقیر جانے اوسکو تقوی اس جگہ ہی اور اشارہ فرمایا طرف سینے اپنے کے تین بار ✣ ف
یعنی جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ پوشیدہ ہی تجسس سے پس کیونکر حقیر جانتا ہی تو بھائی مسلمان کو باوجودیکہ احتمال تقوی کا رکھتا ہی وہ اوس سے
بہت بزرگ ہوتا ہی اللہ کے نزدیک ✣ سبیل ✣ کافی ہی آدمی کو برائی مین یہ کہ حقیر جانے اپنے بھائی مسلمان کو تمام چیزین
مسلمان کی مسلمان پر حرام ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی ✣ اور فرمایا جنتی تین ہین صاحب حکومت کا کہ عادل ہو احسان
کرنے والا خلائق پر توفیق دیا گیا طاعت کی اور آدمی مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان کے لیے اور پرہیزگار حرام سے اور بچنے والا اہل
سے کنبہ دار اور دوزخی پانچ ہین ضعیف وہ جو نہین عقل ہی اوسکو جو کہ وہ تمہارے خادم ہین نہین خواہش رکھتے بیبی کی اور نہ مال کی ✣
ف ✣ یعنی عقل نہین رکھتے ہین کہ بچاوے اونکو حرام سے اور بی بی اور مال کی نہین خواہش رکھتے یعنی حلال کے طلب کی پروا نہین رکھتے
بلکہ مائل حرام کی طرف ہین ✣ حق ✣ اور خائن وہ جو نہین پوشیدہ ہی اوسکے لیے طمع کی چیز اگرچہ کم ہو مگر خیانت کرتا ہی اوسمین ✣ ف ✣
یعنی وہ ڈھونڈھ نکالتا ہی طمع کی چیز اور نہین چھوڑتا ہی کچھ اوسمین سے مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسمین ✣ سبیل ✣ اور وہ شخص کہ نہین
صبح کرتا اور نہ شام کرتا ہی مگر حال یہ ہی کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو اہل تیرے سے اور مال تیرے سے ✣ ف ✣ یعنی ظاہر کرتا ہی پارسائی اور
امانت اور ہی در پی خیانت کے اہل و مال تیرے مین ✣ حق ✣ اور ذکر کیا حضرت نے بخل کا یا جھوٹھ کا اور بد خلق و بدگو ✣ اور فرمایا قسم ہی
اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا قسم ہی اللہ کی نہین پورا مومن ہوتا عرض کیا لوگون نے کون ای رسول
اللہ کے فرمایا وہ کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے سے ✣ نہین داخل ہوگا جنت مین وہ شخص کہ نہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ضرر اوسکے
سے ✣ اور فرمایا جب ہو تم تین پس نہ سرگوشی کرین دو آدمی بغیر تیسرے کے یہان تک کہ ملو تم ساتھ لوگون کے اسلیے کہ غمگین کریگا یہ اوسکو
اور فرمایا اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ
یعنی ستون دین کا خیرخواہی کرنی ہی فرمایا یہ تین بار کہا ہمنے کسکی فرمایا اللہ کی اور کتاب اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور مسلمانون
کے حاکمون کی اور سب مسلمانون کی ✣ ف ✣ خیرخواہی اللہ کی یہ ہی کہ اعتقاد صحیح رکھے اوسکی وحدانیت مین اور خالص کرے
نیت اوسکی عبادت مین اور خیرخواہی کتاب اللہ کی یہ ہی کہ سچ جانے اوسکو اور عمل کرے اوسپر اور خیرخواہی رسول کی یہ ہی کہ تصدیق
کرے اونکی نبوت کی اور فرمان برداری کرے اونکی اوامر و نواہی مین اور خیرخواہی مسلمانون کے حاکمون کی یہ ہی کہ اطاعت کرے
اونکی حق باتون مین اور خروج نکرے اونپر اور خیرخواہی عوام مسلمین کی یہ ہی کہ رہنمائی کرے اونکو اچھی باتون کی طرف ✣ نہایہ ✣
کہا جریر نے کہ بیعت کی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیرخواہی کرنے کے ہر مسلمان
کے لیے ✣ اور فرمایا اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ ✣ یعنی رحم کرنیوالون پر
رحم کرتا ہی رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین رحم کریگا تمپر وہ کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کارخانہ اوسکی قضا و قدر کا آسمان پر ہی ✣
اور فرمایا لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی نہین ہی
ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑون کی اور نہ حکم کرے اچھی باتون کا اور نہ منع کرے بری باتون سے ✣ اور فرمایا کہ
نہ بزرگی کی کسی جوان نے ایک بڈھے کی بسبب بڑھاپے اوسکے کے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ اوسکے لیے نزدیک بڑھاپے اوسکے کے
اوس شخص کو کہ بزرگی کرتا ہی اوسکی ✣ اور فرمایا کہ تحقیق بزرگی اللہ کی سے ہی بزرگی کرنی بڈھے مسلمان کی اور قرآن کے جاننے
والے کی کہ غلو نہین کرتا ہی اوسمین اور نہ الگ ہی اوس سے اور بزرگی کرنی بادشاہ عادل کی ✣ اور فرمایا اچھا گھر بیچ مسلمانون کے
وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ احسان کیا جاوے طرف اوسکے اور برا گھر مسلمانون مین وہ گھر ہی کہ اوسمین یتیم ہو کہ ایذا پونہچائی جاوے

کئی ہون سکا اور اچھی باتون کی تاکید کرنی یہان فقط ... بعد کرنے بیعت ... اور نقض عہد و جھوٹ ثابت ہوتا پس تعلق بیعت کا انکار کرنا کہ بیعت نہین ہی زیادتی ہی واللہ اعلم ۱۲ منہ
... غلو نہین کرتا یعنی مبالغہ تجوید مین ... اور نہ الگ ہی یعنی اعراض ... اوسکی تلاوت اور عمل سے نہین کرتا ۱۲ سیمہ

طرف اوسکے ✦ اور فرمایا جو کوئی ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر نہ پھیرے اوسپر مگر اللہ کی خوشی کے لیے تو ہوتی ہین اوسکے لیے نیکیان
بدلے ہر بال کے کہ پھرتا ہی اوسپر ہاتھ اوسکا اور جو کوئی احسان کرے طرف یتیم لڑکے کے یا یتیم لڑکی کے کہ نزدیک اوسکے ہی ہوونگا مین
اور وہ جنت مین مانند ان دو کے اور ملائین دو اونگلیان اپنی ✦ اور فرمایا جو کوئی بٹھاوے یتیم کو طرف کھانے اپنے کے اور پانی اپنے
واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت مقرر مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہ بخشا جاوے یعنی شرک اور جو کوئی پرورش کرے تین بیٹیان یا تین بہنین
پس ادب سکھاوے اونکو اور رحم کرے اونپر یہان تک کہ بے پروا کرے اونکو اللہ تو واجب کرتا ہی اللہ اوسکے لیے جنت پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
یا دو کو پرورش کرے فرمایا یا دو کو یہان تک کہ اگر کہتے وہ یا ایک کو تو البتہ فرماتے ایک کو اور جسکی کھودین اللہ نے دو عزیز چیزین یا اچھی ہوگی
اوسکے لیے جنت کہا لوگون نے یا رسول اللہ اور کیا ہین دو عزیز چیزین اوسکی فرمایا آنکھین اوسکی ✦ اور فرمایا البتہ ادب دینا آدمی کا
بیٹے اپنے کو بہتر ہی اوسکے لیے تصدق کرنے ایک صاع[۵۱] کے سے ✦ اور فرمایا مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ
حَسَنٍ یعنی نہ بخشا باپ نے اپنے بیٹے کو کوئی بخشنا افضل ادب نیک سے ✦ اور فرمایا جسکے ہان ہووے بیٹی پس نہ جیتی گاڑدی اور نہ
اہانت کی اوسکی اور نہ فضیلت دی فرزند اپنے کو اوسپر یعنی بیٹون کو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ✦ اور فرمایا مَنِ اغْتِيبَ
عِنْدَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الخ یعنی جسکے پاس غیبت کیا گیا وے
مسلمان بھائی اوسکا اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر یعنی اوسکی غیبت سے اوسکو منع کرسکتا ہی پس مدد کی اوسکی مدد کرتا ہی اوسکی اللہ دنیا
اور آخرت مین پھر اگر نہ مدد کی اوسکی اور وہ قادر ہی اوسکی مدد کرنے پر مواخذہ کریگا اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین ✦ اور فرمایا مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ الخ
یعنی جو کوئی دفع کرے اپنے بھائی مسلمان کے گوشت سے پس پشت اوسکے یعنی کسینے غائبانہ کسیکی غیبت کی اور اسنے منع کیا تو ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ آزاد کرے اوسکو
آگ دوزخ سے ✦ اور فرمایا مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ الخ یعنی نہین کوئی مسلمان کہ منع کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ دور کرے
اوس سے آگ دوزخ کی روز قیامت کے پھر پڑھی یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ؕ یعنی اور ہی حق ہمپر مدد کرنی مومنون کی
اور فرمایا مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا الخ یعنی نہین کوئی آدمی مسلمان کہ چھوڑے مدد آدمی مسلمان کی اوس جگہہ
مین کہ ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین اوسکی اور ناقص کیجاتی ہی اوسمین آبرو اوسکی یعنی کوئی کسیکی غیبت کرتا ہی اور برا کہتا ہی اور سننے والے
نے منع نکیا مگر کہ چھوڑیگا مدد اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی یعنی آخرت مین اور نہین کوئی آدمی
مسلمان کہ مدد کرے مسلمان کی اوس جگہہ مین کہ ناقص کیجاتی ہی آبرو اوسکی اور ہتک حرمت کیجاتی ہی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی
اللہ اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد اوسکی ✦ اور فرمایا مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْءُودَةً[۵۲]
یعنی جسنے دیکھا عیب کسیکا پھر ڈھانپا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوسکے کہ زندہ کیا موؤدہ کو ✦ اور فرمایا اِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْآةُ
أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ یعنی تحقیق ایک تم مین کا آئینہ ہی بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین بری چیز پس چاہیے
کہ دور کرے اوس سے ✦ ف ✦ یعنی جیسے آئینے مین چہرے کا عیب معلوم ہوجاتا ہی ویسے ہی آدمی آدمی کا عیب دیکھ لیتا ہی پس چاہیے
کہ آگاہ کردے اوسکو تا وہ چھوڑ دے ✦ اور فرمایا مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا الخ یعنی جو کوئی بچاوے مومن کو منافق کے شر سے بھیجیگا
اللہ فرشتے کو کہ بچاویگا گوشت اوسکا دن قیامت کے آگ دوزخ کی سے اور جو کوئی تہمت لگاوے مسلمان کو کچھ کہ چاہتا ہی ساتھ اوسکے
عیب اوسکا روکیگا اوسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہا یعنی وسعقدر عذاب ہو لیگا یا دشمن کو
راضی کریگا جب نجات ہوگی ✦ اور فرمایا خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ الخ یعنی اچھے یار اللہ کے نزدیک اچھے
اونکے ہین واسطے یار اپنے کے اور اچھے ہمسائے نزدیک اللہ کے ہین اچھے اونکے واسطے ہمسائے اپنے کے ✦ عرض کیا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[۵۱] صاع نام پیمانہ کا ہی جسمین ساڑھے تین سیر غلہ آتا ہی

[۵۲] موؤدہ اوسکو کہتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین لڑکی زندہ گاڑ دیتے تھے ۱۲

کہ ای رسول خدا کیونکر حاصل ہو مجکو یہ کہ جانون مین جب نیکی کرون مین یا جب برائی کرون مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے تو ہمسایون اپنے
سے کہ کہتے ہین تحقیق نیکی کی تونے پس تحقیق نیکی کی تونے اور جب سنے تو اونکو کہتے ہین تحقیق برائی کی تونے پس تحقیق برائی کی تونے ✤ ف
یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ ہمسایہ اہل حق اور انصاف کے ہووین اور زیادہ محبت و عداوت نرکھتے ہون ✤ حق ✤ اور فرمایا اَنْزِلُوا
النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی اوتارو لوگون کو مرتبون اونکے مین یعنی اکرام کرو ہر ایک کا موافق فضل و شرف اوسکے کے پس نہ برابری کرو
رذالے اور اشراف مین اور نہ درمیان خادم و مخدوم کے ✤ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ
یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ الخ یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایکدن پس شروع کیا اصحاب اونکے نے کہ مونہہ پر ملتے تھے بچا ہوا
پانی وضو اونکے کا پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو اسپر کہا اونھون نے محبت اللہ کی اور رسول اوسکے کی
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش آوے یہ کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اوسکے کو یا دوست رکھے اوسکو اللہ اور رسول اوسکا
پس چاہیے کہ سچی کہے بات جب بات کرے اور ادا کرے امانت اپنی جب امانت رکھوایا جاوے اور اچھی کرے ہمسایگی اوس شخص کی کہ ہمسایہ
اوسکا ہی ✤ اور فرمایا لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ یعنی نہین ہی مومن کامل وہ شخص کہ سیر ہووے
اور ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو طرف پہلو اوسکے کے ✤ کہا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کثرت نماز اپنی کے
اور روزے اپنے کے اور صدقے اپنے کے یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ عبادت بہت کرتی ہی لیکن بلاشبہہ وہ ایذا دیتی ہی اپنے ہمسایون کو ساتھ
زبان اپنی کے فرمایا وہ دوزخ مین ہی کہا اوس شخص نے ای رسول خدا پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کمی روزون اپنے کے اور کمی
نماز کے اور کمی صدقے کے اور تحقیق وہ تصدق کرتی ہی چند ٹکڑے قروط کے کہ مثل پنیر کے ہوتا ہی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے
اپنے ہمسایون کو فرمایا وہ جنتی ہی ✤ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ الخ یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم آ کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے تھے پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بھلے تمہارے کے برے تمہارے سے یعنی بتاؤن تمکو کہ بھلا کون ہی
اور برا کون ہی تا بھلا ممتاز ہو جاوے برے سے کہا راوی نے پس چپکے رہے صحابہ پس کہا یہ تین بار پھر کہا ایک شخص نے ہان ای رسول اللہ
خبر دیجیے ہمکو ساتھ بھلے ہمارے کے برے ہمارے سے پس فرمایا اچھا تمہارا وہ ہی کہ امید رکھی جاوے اوسکی بھلائی کی اور امن ہووے اوسکی
برائی سے اور برا تم مین کا وہ ہی کہ نہ امید ہو اوسکی بھلائی کی اور نہ امن ہو اوسکی برائی سے ✤ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق اللہ تعالی نے بانٹے درمیان تمہارے اخلاق تمہارے جیسے کہ بانٹے درمیان تمہارے رزق تمہارے تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی
دنیا اوسکو کہ دوست رکھتا ہی اور اوسکو کہ نہین دوست رکھتا اور نہین دیتا ہی دین مگر اوسی کو کہ دوست رکھتا ہی پس جسکو کہ دیا
اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا بندہ یہانتک
کہ مسلمان ہووے دل اوسکا اور زبان اوسکی ✤ ف ✤ اسلام دل کا یہ ہی کہ پاک کرے اوسکو عقائد باطلہ سے اور برے اخلاق سے
اور اسلام زبان کا یہ ہی کہ باز رکھے اوسکو اوس چیز سے کہ اوس مین آفات اوسکے ہین ✤ سبیل ✤ اور فرمایا اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ
وَلَا خَیْرَ فِیْمَنْ لَّا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ یعنی مومن الفت والا ہی اور نہین بھلائی ہی اوس شخص مین کہ نہ الفت کرتا ہی اور نہ
الفت کیا جاتا ہی ✤ اور فرمایا مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ الخ یعنی جسنے روا کی کسیکے لیے امت میری سے حاجت چاہتا ہو کہ خوش کرے
اوسکو بسبب اوسکے پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا
اوسکو اللہ جنت مین ✤ اور فرمایا مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا الخ یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ اوسکے لیے تہتر بخششین
ایک مین درستی سب کامون اوسکے کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین دن قیامت کے ✤

الخلق عیال اللہ الخ یعنی خلق عیال اللہ کی ہی پس محبوب تر خلق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہی کہ سلوک کرے طرف عیال اوسکی کے
ف اللہ تعالی پاک ہی عیال سے مگر یہان مجاز فرمایا کہ جیسے آدمی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسے ہی وہ اپنی مخلوق کو ✤ حرما
ایک شخص نے شکوہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنگدلی اپنی کا فرمایا ہاتھ پھیر یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو ✤ اور فرمایا الا ادلکم
علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک لیس لہا کاسب غیرک یعنی کیا نخبر دون مین تمکو اوپر افضل
صدقے کے وہ صدقہ بیٹی تیری ہی کہ طلاق دی ہو خاوند اوسکے نے اور آپڑی ہو تیرے گھر نہ ہووے اوسکے لیے کمانے والا کوئی سوا
تیرے ✤ یہ سب روایتین مشکوۃ مین ہین ✤ اور اخلاق محسنی مین لکھا ہی بادشاہون پر لازم ہی کہ شفقت و رحمت کرے تمام رعایا
و خلائق پر اسلیے کہ زیردست امانت حضرت کردگار کے ہین کہ اختیار و اقتدار والون کو سپرد کیے ہین تا اونکی رعایت سے حال درویشون
اور عاجزون کا ساتھ فراغت و رفاہیت کے گذرے اور دل شکستہ بسبب اہتمام رعیت پروری اور مرحمت گستری کے ہجوم بلاے
جبارون اور ظالمون کے سے فارغ اور مطمئن ہون پس بادشاہ کو چاہیے کہ ساتھ امید رحمت الہی کے کہ ارحم الراحمین ہی عاجزون پر بخشش
کرے ✤ نظم ✤ در شفقت ہر کہ علم بر فراخت ✤ کار خود و جملہ خلائق بساخت ✤ از شفقت ہر کہ سرفراز شد ✤ دیدۂ دولت برخش
باز شد ✤ سعادت آخرت اور سلامت دنیا ساتھ رحم اور اشفاق کے متعلق ہی آیا ہی کہ سبکتگین باپ سلطان محمود کا کہ اوائل حال
مین ظالم تھا سوا ایک گھوڑے کے اپنے پاس نہ رکھتا تھا اور اوقات اوسکی نہایت تنگی کے ساتھ گذرتی تھی ہر روز بقصد شکار کے جنگل کو
جاتا اگر کچھ شکار ہاتھ آتا اوس سے گذران کرتا ایک روز ایک ہرنی دیکھی کہ اپنے بچے کے ساتھ جنگل مین چر رہی ہی سبکتگین نے گھوڑا دوڑایا ہرنی
بھاگ گئی بچہ اوسکا چھوٹا تھا مان کے ساتھ سے رہ گیا سبکتگین نے بچے کو پکڑ لیا اور ہاتھ اور پانون اوسکے باندھکر زین کے آگے رکھ لیا اور راہ شہر
کی پکڑی ہرنی نے کہ بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور اوسکے پیچھے دوڑتی تھی اور فریاد و نالہ کرتی تھی سبکتگین کو اوسپر رحم آیا ہاتھ اور پانون بچے
کے کھولکر جنگل مین چھوڑ دیا اوسکی مان نے اوسکو آگے اپنے کرکر مونہہ آسمان کی طرف کیا اور اپنی زبان مین مناجات کی ✤ مصرع ✤ آنکہ زبان بے
زبانان دانی ✤ سبکتگین خالی ہاتھ شہر مین آیا رات کو حضرت رسالت پناہ کو خواب مین دیکھا کہ اوسے فرماتے ہین ای سبکتگین بواسطے اوس شفقت
و رحمت کے کہ تجھسے وجود مین آئی یعنی بسبب اوس کرم و مہربانی کے کہ بیچ حق اوس بیچارہ زبان بستہ کے صرف کی تو نے حضرت حق مین قرب تمام
پایا تو نے اور ہم تجھسے خوش ہوئے اور حق سبحانہ نے تجھکو شرف بادشاہی عطا کیا چاہیے کہ بندگان خدا پر اسیطرح شفقت و مرحمت بجا لاوے تو
اور اپنی رعیت کے مقدمے مین طریقہ مرحمت مرعی رکھے تو ایک بزرگ نے کہا کہ جب بواسطہ شفقت کے ایک حیوان پر بادشاہی اس جہان کی
ملتی ہین اگر بسبب مرحمت کے انسان پر سلطنت ملک باقی کی پاوین تو کچھ عجب نہین ✤ نظم ✤ دست برعایت زرعیت مدار ✤ کار رعیت
برعایت سپار ✤ مرحمتی کن کہ جگر خستہ اند ✤ در کرم و لطف تو دل بستہ اند ✤ حکما نے کہا ہی کہ ایک آثار شفقت سلطانی کے یہ ہی
کہ ایسا رعیت کو دوست رکھے کہ جیسا باپ فرزند کو دوست رکھتا ہی جو کچھ کہ اپنے اوپر نہ پسند کرے اونپر بھی نہ پسند کرے تو وہ بھی مال
و جان اپنی اوس سے دریغ نہ رکھینگے جو کچھ ہو فدا اوسپر کرینگے اور ہمیشہ ہمت اپنی اوپر درازی عمر اور زیادتی دولت اوسکی کے لگاوینگے
اور جتنا کہ اوسکو رحم و شفقت خلق پر زیادہ ہوگا حق سبحانہ کو اوسپر نظر رحمت کی زیادہ ہوگی ✤ نظم ✤ ببخشا تا ببخشایند بر تو ✤
دری از غیب بگشایند بر تو ✤ اگر رحمت زحق داری تمنا ✤ تو ہم بر دیگران رحمے بفرما ✤ آردشیر بابک نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ ای
فرزند شفقت کرنا بسبب شفقت عام اور مرحمت لا کلام کے رعیت کو مرتبۂ رعیتی سے درجۂ دوستی کو پونہچاوے تو تا دل اونکے تیری طرف مائل
ہون اور جیتنے تابع دل کے ہین آوے ایک حکیم سے کسی نے پوچھا کہ بہترین شکار بادشاہون کے لیے کیا ہی فرمایا کہ شکار کرنا رعیت کے
دلون کا بہت ہی خوش شکار ہی اسلیے کہ جب اونکے دلون کو اپنی طرف راہ دیویگا سب چیزین تابع دلون کی ہونگی اور جب بادشاہ کی دوستی نے

رعیت کے دل مین جگہ کریگی کسی چیز مین دریغ نہین کرینگے ایک شفقتون مین سے یہ ہی کہ جتنا ہو سکے لوگون کو زراعت و عمارت کیطرف
رغبت دلاوے اور نہر وغیرہ بناوے اور مددگار رہوے رعایا کا ایسی چیزون کے بنانے مین آیا ہی کہ نوشیروان نے اپنے عامل کو فرمان لکھا کہ اگر
تیری ولایت مین ایک قطعہ زمین کا غیر مزروع پاؤنگا تو حکم کرونگا کہ تجکو سولی پر کھینچین اور حکمت اسمین یہ ہی کہ فائدہ بادشاہ کا خراج
سے ہوتا ہی اور خراج اوسوقت مین بہت ہوتا ہی کہ ملک آباد ہوا اور آبادی نہین ہوتی ہی مگر زراعت سے اور جب تک رعیت پر نرمی اور
چشم پوشی اور شفقت نکرین زراعت میسر نہو ٭ **بیت** ٭ مملکت معمور خواہی خلق را معمور دار ٭ وز سر ایشان بلای ظالمان را دور دار ٭
بیچ عہد سلطان ابو سعید خدا بندہ کے امیر لوگ رعایا کے ساتھ زیادتی کرتے تھے اور زبردستی مال اونسے لے لیتے تھے
ایک روز سلطان نے امیرون سے کہا کہ مین آج تک جانبداری رعیت کی کرتا تھا آج سے اس رعایت کو برطرف کیا مینے اگر تم مصلحت جانو تو اون
سبکو لوٹ لین ہم لوگ کوئی چیز انکے اسباب وغیرہ سے نچھوڑین ہم لیکن بشرط اسکے کہ اور کچھ مجھسے روزینہ اور تنخواہ نہ مانگو اور اگر بعد اسکے کوئی
تم مین سے اسطرح کا سوال مجھسے کریگا تو اوسکو سزا دونگا امیرون نے کہا ہم بغیر روزینے وغیرہ کے کیونکر بسر کرینگے اور بغیر وجہ معین کے
کیونکر خدمت کر سکینگے بادشاہ نے کہا کہ ہمارے تمام امور کی درستی رعایا کی آبادی اور زراعت و تجارت وغیرہ اونکی سے ہی جب انکو غارت
کرین ہم تو یہ توقعین کیسے رکھین تم سوچو کہ اگر گائین اور غنم یعنی بھیڑ بکری دنبے رعیت سے لو اور غلے اونکے کھا جاؤ تو اونکو ناچار ترک
زراعت کرنا چاہیے پھر جب کہ وہ زراعت نکرین اور محصول نحاصل ہو تو تم کیا کھاؤگے امرا نے جب یہ باتین سنین تو متوجہ رعیت کی رعایت
و پرورش کی طرف ہوئے ٭ **نظم** ٭ شنیدم از بزرگان سخن سنج ٭ کہ سلطان را رعیت بہتر از گنج ٭ کزان گنج ار شود آخر سر آید ٭ وزین
ہر لحظہ دخلی نو در آید ٭ اور جملہ شفقتون سے یہ ہی کہ ہر روز بار عام دیوے رعایا کو اور آپ ہر ایک کا حال معلوم کرتا رہے اور داد خواہ کا حال
خوب دریافت کرے اور ہر کوئی سے آپ کلام کرے دربانون اور داروغاؤن وغیرہ پر سپرد نکرے کہ بسبب طمع کے جس سے کچھ ہاتھ لگے گا
اوسکو جتا دینگے آیا ہی کہ حرمین کے اکابر نے ناصر خلیفہ کو لکھا کہ خلافت تجکو زیبا نہین ہی اور سلطنت تجکو نچاہیے کہ متعلق و تابعدار تیرے
لوگون پر ظلم کرتے ہین اور طرح بطرح کے جور و ستم اونسے صادر ہوتے ہین خلیفہ نے جواب مین لکھا کہ مجکو اسکی خبر نہین اونہون نے پھر جواب
لکھا کہ عذر تیرا بدتر ہی تیرے گناہ سے بزرگون نے لکھا ہی کہ جسکا جواب تجکو دینا پڑیگا یعنی روز قیامت کے اور کے حوالے مت کر تو نے مہمات
رعایا اپنے ذمے پر لین ہین تجکو بوقت سوال کے عہدہ جواب سے باہر آنا چاہیے بیخبری و غفلت نچاہیے اور یہ عذر تجسے کون سنے گا
اور کون قبول کریگا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک ولایت مین کہ تعلق مجھسے رکھتی ہی ایک پل ٹوٹ جاوے اور ریوڑ
بکریون کا اوسپر سے گذرے اور پانون کسی بکری کا ایک سوراخ مین اوتر جاوے اور اوسکے پانون کو ضرر پہونچے تو فردائے قیامت اللہ تعالی
مجھسے سوال اوسکا کریگا مجکو اوسکے عہدے سے باہر آنا چاہیے جو کوئی منصب سلطنت قبول کرے اوسکو رعایت کرنی رعیت کے حال پر اور
خبر گیری کرنے اونکی مین مشقت اپنے پر اوٹھانی اور رحم کرنا اونپر ضرور ہی ٭ **قطعہ** ٭ بفراز تخت حکومت نشستن آسان نیست ٭ دران
مقام بسی احتیاط باید کرد ٭ مراد حاجت محنت رسیدہ باید داد ٭ غم فقیر مشقت کشیدہ باید خورد ٭ تمام ہوا مضمون اخلاق محسنی کا
اور بعد سننے مضمون رحم کے کچھ بیان رکوع و سجود کا کہ متعلق تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا کے ہے لکھا جاتا ہی تا لوگ راغب ہون
بہت سے رکوع و سجود کے ضمن صلوۃ مین ٭ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقِيمُوا
الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰىكُمْ مِنْ بَعْدِي یعنی سیدھا کرو رکوع و سجود کو یعنی ٹھہر ٹھہر کر ادا کرو جلدی نکرو
پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنے سے یعنی از راہ معجزے کے ٭ اور روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ آیا ہی
کہ تھا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجود اونکا اور بیٹھنا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اوٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور

بیٹھنے کے یہ چارون چیزین ہوتی تھین قریب برابر کے ✽ ف ✽ یعنی قیام کہ اوسمین قراءت پڑھتے تھے البتہ دراز ہوتا تھا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑھتے تھے وہ بھی دراز ہوتا تھا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کے ہوتے تھے مقدار مین ✽ ح ✽ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا انس نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کھڑے رہتے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے اور بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ ✽ ف ✽ یعنی بعد رکوع کے دیر تک کھڑے رہتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہے ترک کر دی اور قیام از سر نو شروع کیا اسی طرح بعد سجدے کے اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہم جانتے کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ درازگی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبھی کبھی واسطے بیان جواز کے ✽ ح ✽ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا رفاعہ بن رافع نے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ پس جب فارغ ہوئے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنی ان کلمون کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مینے کتنے ایک اوپر تیس فرشتون کو کہ جلدی کرتے ہین کونسا اون مین سے لکھے ثواب ان کلمون کا پہلے ✽ اور روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے کہ فرمایا لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهٗ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ یعنی نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہان تک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع اور سجدے مین ✽ ف ✽ شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ تعدیل ارکان کی یعنی رکوع و سجدون مین اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنے ٹھکانے پر آجاوین فرض ہے نزدیک ابی یوسف رحمہ اللہ کے اور تینون امامون کے بموجب اس حدیث کے اور ادنی مقدار اوسکی بقدر ایک تسبیح کے ہے اور واجب ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے پھر کہا شرح منیہ مین کہ اسی طرح قومہ رکوع سے اور جلسہ دونون سجدون مین اور طمانینت سب یہ فرض ہین نزدیک ابی یوسف کے اور نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے سنت ہین اور ابن ہمام نے کہا ہے لائق ہے کہ ہو قومہ اور جلسہ واجب ✽ اور روایت کی بخاری نے کہ کہا شقیق نے کہ حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑھ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نے مَا صَلَّيْتَ یعنی نہین نماز پڑھی تو نے یعنی پوری کہا شقیق نے اور گمان کرتا ہون مین حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بھی کہا اور اگر مرے تو یعنی بغیر توبہ کے ایسی نماز سے تو مریگا اوپر غیر فطرت یعنی غیر طریقے اسلام کے وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا ✽ ف ✽ شاید وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تھا اوسپر مبالغۃً اور تشدیدًا فرمایا کہ جب نماز پوری نہوئی تو گویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہے نماز قصدًا تو وہ کافر ہوتا ہے اکثر صحابہ اور تابعین کے نزدیک اور اکثرون کے نزدیک جب کافر ہوتا ہے کہ حلال جانکر ترک کرے غرض کہ ہر نوع اسکے وعید مین تامل کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح کیا کرے اسکے ترک کو سہل نجانے ✽ ح ✽ اور روایت کی احمد نے کہ فرمایا أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهٖ یعنی بہت برا لوگون مین باعتبار چوری کے وہ شخص ہے کہ چوری کرے نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیونکر چراتا ہے نماز اپنی سے فرمایا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا یعنی نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا ✽ ف ✽ چوری نماز کا مال کی چوری سے برا اسلیے ہے کہ مال کا چرانے والا دنیا مین اوس سے فائدہ اوٹھاتا ہے اور بخشوا لیتا ہے اوسکا مالک سے یا ہاتھ اوسکے کاٹے جاتے ہین پس نجات پاتا ہے عذاب سے آخرت مین بخلاف اس چور کے کہ وہ چراتا ہے حق نفس اپنے کا ثواب سے اور بدل کرتا ہے اوس سے عذاب کو اور ہاتھ کچھ لگتا نہین سوا ضرر کے ✽ ح ✽ اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ یعنی بہت نزدیک ہوتا بندہ کا اپنے رب سے تحقیق ہے اوس حالت مین کہ وہ سجدے مین

ہوتا ہی پس بہت کرو دعا ✽ ف ✽ اللہ تعالی ہر حال بندے سے نزدیک ہی اور سجدے مین سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی
بندے سے اور دعا قبول کرتا ہی اسی لیے حکم دعا کا فرمایا ✽ اور روایت کی مسلم نے کہ فرمایا اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ
الشَّيْطَانُ يَبْكِي الخ یعنی جسوقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنے والا یا سننے والا ایک طرف ہو جاتا ہی شیطان
روتا ہوا کہتا ہی يَا وَيْلَتِي الخ یعنی ای مصیبت مجھے حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدے کے پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا
مین ساتھ سجدے کے پس نافرمانی کی مینے پس میرے لیے آگ ہی ✽ اور روایت کیا مسلم نے کہ کہا ربیعہ بن کعب نے کہ تھا مین رات گذارتا ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لاتا مین حضرت کے پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک و مصلّٰی وغیرہ پس کہا مجکو سل یعنی مانگ
جو چاہے بھلائی دنیا اور آخرت کی پس کہا مینے اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی مانگتا ہون آپسے رفاقت آپکی بہشت مین
فرمایا آپنے اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ یعنی یا سوا اسکے یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوای اسکے اور یعنی یہ مرتبہ کہ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھ اور چاہ کہا
مینے هُوَ ذَاكَ یعنی مطلب میرا وہی ہی کہ عرض کیا مینے فرمایا فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ یعنی پس مدد کر میری اوپر ذات
اپنی کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے ✽ ف ✽ فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونے کے فرمایا یا بیچ مقام مکافات کے یعنی بدلے مین خدمت
کے پس مدد کر میری یعنی اگر مصر ہی ای تو بیچ حصول اس مطلب کے تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنے کے ساتھ بہت کرنے سجدون کے
یعنی بسبب نماز پڑھنے اور دعا کرنے کے سجدون مین قابل اس مرتبے کے ہوگا یعنی مین دعا کرتا ہون اور حاصل ہونے شفا تیری مین
کوشش کرتا ہون بشرطیکہ جو کچھ فرماؤن تو بھی اوسپر عمل کرے کہ راہ حاصل ہونے شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی ✽ شعر ✽ فتح قفل ار چہ کلید
ای عزیز ✽ جنبش از دست تو میخواہند نیز ✽ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمت بزرگون کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور
حصول کرامت کا ہی خصوصا حضرت سید کائنات کی کہ خلاصہ موجودات کے ہین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و آلہ و اصحابہ اور اسمین تنبیہ ہی
اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب سوا آخرت کی نعمتون کے کہ باقی اور دائم ہین نرکھے اور دنیای فانی کی لذتون کی طرف التفات
نکرے لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی مین اپنی طرف سے قصور نکرے نری ہوس اور آرزو اکتفا نہین کرتی کہ بیکار بیٹھنا اور آرزو رکھنی
لوہا سرد کوٹنا ہی ✽ شعر ✽ کار کن کار بگذر از گفتار ✽ کہ درین راہ کار دارد کار ✽ سجدے ✽ کہا معدان بن طلحہ نے کہ ملاقات کی مینے
ثوبان سے کہ غلام آزاد تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا مینے خبر دو مجکو ساتھ ایک عمل کے کہ کرون مین اوسکو تو داخل کرے
مجکو اللہ بسبب اوسکے بہشت مین پس چپ رہا ثوبان پھر پوچھا مینے اوسکو پس چپ رہا پھر پوچھا مینے اوس سے تیسری بار پس کہا پوچھا
تھا مینے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا
رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةً یعنی لازم کر اپنے پر بہت سجدے کرنے واسطے خدا کے پس تحقیق تو
نہین سجدہ کریگا واسطے اللہ کے کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکے باعتبار درجے کے اور دور کریگا تجسے بسبب اوسکے گناہ
کہا معدان نے پھر ملاقات کی مینے ابو درداء سے پس پوچھا مینے اونسے پس کہا واسطے میرے مانند اوس چیز کے کہ کہا ثوبان نے ✽ اور تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان مین دو سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي [۵۱] ✽ اور
اور روایت مین آیا ہی کہ دونون سجدون کے بیچ مین حضرت یہ لفظ فرماتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِي ✽ اور آیا ہی کہ منع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھونگ مارنے کوّے کے سے اور بچھانے درندے کے سے اور یہ کہ جگہہ مقرر کر رکھے آدمی مسجد مین جیسا کہ مقرر کرتا ہی
اونٹ ✽ ف ✽ ٹھونگ الخ یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اوٹھالیا کرے جیسے کہ کوا دانہ اوٹھانے کے وقت جلدی سے چونچ زمین پر مارکر
دانہ اوٹھالیتا ہی اور بچھانا درندے کے سے یعنی سجدے کے وقت پونہچے زمین پر نہ بچھاوے جیسے درندے جانور ہاتھ بچھا کر بیٹھتے ہین

۵۱ یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ہدایت کر مجھکو اور عافیت دے مجھکو اور رزق دے مجھکو ۱۲

مثل گتے بھیڑیے وغیرہ کے اور یہ کہ جگہہ الخ یعنی مسجد مین نماز کے لیے ایک جگہہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا کسیکو وہان نہ بیٹھنے دے جیسے اونٹ ایک جا مقرر کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہان نہین بیٹھتا مسجد جگہہ سب مسلمانون کی ہی اپنے لیے ایک جگہہ خاص مقرر کرنی اور اور کو اوس سے منع کرنا مکروہ و ممنوع ہی اور حلوائی سے منقول ہی کہ ہمارے علما کے نزدیک مکروہ ہی یہ کہ بڑے مسجد مین جگہہ معین کر اوسمین نماز پڑھے اسلیے کہ عبادت عادت ہو جاتی ہی اوسمین اور جاری ہوتی ہی اوسکے غیر مین اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اوسکو چنانچہ اسی لیے مکروہ ہی روزہ ہمیشہ کا انتہی پس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد مین جگہہ مقرر کرے واسطے غرض فاسد کے ع ۲ اور فرمایا لا ینظر اللّٰہ عز وجل الخ یعنی نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اوسمین پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور سجدے کے یعنی نماز قبول نہین کرتا ہی اللہ اوسکی کہ رکوع و سجدے مین پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہین رکھتا۔ مشکوٰۃ

سُورَةُ الحُجُرَاتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي عَشْرَةَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

اس سورت کا نام سورہ حجرات ہی یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ اسمین مذکور ہی اسکا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے ایک آدمیون نے حجرون کے پیچھے سے پکارا تھا چنانچہ بیان بتفصیل اسکا آگے آئیگا اور یہ سورت مدنی ہی آیتین اسمین اٹھارہ ہین اور کلمے تین سو تینتالیس اور حروف ایکہزار چارسو چھہتر اور رکوع دو اور اوتری ہی یہ سورت بعد سورۂ مجادلہ کے اور یہ بعد سورۂ فتح کے اسلیے لکھی گئی کہ سورت فتح مین بیان ہی مطیعون کے احوال و اوصاف کا اور بیان ہی منافقون کے احوال و اوصاف کا اور اونکی مذمت اور وعید کا اور اس سورت مین بیان ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی تعظیم کا اور آگاہ کرنا ہی مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے مطیع اور تہدید ہی اونکے لیے اوس چیز سے کہ ہوتا ہی بندہ اوس سے فاسق۔ زاہدی وغیرہ۔ مترجم کہتا ہی کہ خدا تعالیٰ نے یہ سورت واسطے سکھلانے آداب کے اوتاری کہ حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے امر و نہی مین پیش دستی نکرین اور آنحضرت سے ساتھ آواز بلند کے خطاب نکرین اور اگر فاسق کچھہ کہے تو بغیر دریافت کرنے حال کے اوسکی ایذا کے قصد کو جاری نکرین اور جس صورت مین کہ درمیان لوگون کے خانہ جنگی واقع ہو تو اصلاح اوسکی کس طرح کرین اور آپس کے ٹھٹھا کرنے اور لقب بد رکھنے اور غیبت کرنے اور ظن بد لیجانے سے اور بسبب عالی نسب ہونے کے اور وہ نیز فخر کرنے سے منع فرمایا اور ضعیف الایمان کو ضعف ایمان پر تنبیہ فرمائی واللہ اعلم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اے مسلمانون پیش دستی نکرو روبرو خدا اور رسول اوسکے کے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا جاننے والا ہی۔ فتح۔ اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ سنتا ہی جانتا۔ تفسیر یعنی مجلس مین کوئی کچھہ پوچھے حضرت کی راہ دیکھو کہ کیا فرماوین تم اپنی عقل سے آگے جواب نہ بیٹھو۔ موضح یعنی پیش دستی نکرو قول و فعل مین روبرو اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنی بغیر اذن اونکے کے۔ جلالین یعنی پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے سبقت و پیش نکرو یا امر و نہی مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نکرو یا تاویل کتاب و سنت مین بغیر کہے اونکے کے شتابی نکرو اور کچھہ اپنی طرف سے نکہو کہ وہ بہت جانتا ہی کہ تمسے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ روز نحر کے بعضے صحابہ نے پہلے ذبح کرنے رسول علیہ السلام کے سے قربانیان اپنی ذبح کین اور رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی پہلے نماز کے ذبح کرے قربانی اوسکی نہین ہوتی حق تعالیٰ نے یہ آیت اوتار کر لوگون کو پیغمبر پر سبقت کرنے سے امر و نہی مین منع فرمایا۔ بحر نا قلا عن المعالم مختصرا۔ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ہی کہ کتنے ایک لوگون نے ذبح کین قربانیان

عید اضحی کو پہلے نماز کے پس نازل ہوئی یہ آیت اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ پھر کریں اور قربانیان
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ اتری یہ آیت بیچ نہی کے صوم یوم الشک سے اور ڈرو اللہ سے اسلیے کہ اگر ڈرو گے تم اللہ سے
تو منع کریگا تمکو ڈرنا پیشدستی ممنوع سے سننے والا ہی اوس کلام کو کہ کہتے ہو تم جاننے والا ہی اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم اور جو ایسا ہووی لائق ہی
اسکے کہ ڈرے اوس سے ﴿ف﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیچ تفسیر لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ کے کہ لَا تَقُولُوا خِلَافَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ یعنی مکہو خلاف کتاب اللہ اور سنت رسول کے ✤ درمنثور ✤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ یعنی ای وہ لوگون کہ اقرار کیا ہی
اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور رسول علیہ السلام کی نبوت کا مت بڑھو تم آگے احد کے اور رسول اوسکے یا نہ بڑھاؤ تم اقوال و افعال
اپنے آگے اقوال و افعال رسول علیہ السلام کے کہ اونکے اقوال و افعال سے بڑھانا اقوال و افعال اپنے کا گویا بڑھانا ہی اللہ کے امر سے اسی لیے
فرمایا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ حاصل یہ کہ امی سومنون سبقت نکرو گفتار و کردار میں امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و بزرگی رسول
کے اول نام پاک اپنا ذکر کیا جیسے کہ اور آیت میں فرمایا قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اور مانند اسکے بہت جا کے وارد ہوا ہی یعنی جو کچھ
کرو اوسکے حکم سے کرو تمکو اجتہاد اوسوقت روا ہو کہ رسول تم میں نہو اور جب وہ تم میں موجود ہو تو پوچھ سکتے ہو اوس سے پس نہ چاہیے
اجتہاد کرنا اور اپنی رائے سے کار کرنا اور نزول اس آیت کا صحابہ کے حق میں ہی کہ رسول علیہ السلام عید الفطر کو صدقہ صبح کو دیتے پہلے
جانے سے نماز عید کو اور اسکا حکم فرماتے یارونکو جیسے کہ فرمایا علیہ السلام نے اَغْنُوْهُمْ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ
یعنی صدقہ فطر کا اتنے کہ بے پروا کردو لوگون کو سوال کرنے سے ایسے دن میں جب یہ حکم سنا صحابہ نے تو بجا لائے اور جب عید اضحی آئی تو بعضے
یارون نے اجتہاد کیا اور قربانی کو صدقہ فطر پر قیاس کر کر پہلے نماز عید سے قربانی کی تا جلدی فقیرون کو پہنچا دین خدائے تعالی نے یہ آیت
بھیجی لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اور بعضون نے اور اور بھی کچھ اسکی شان نزول لکھی ہی واللہ اعلم ✤ زاہدی ✤
تنبیہ ۱۵: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
کی اصل دسوین میں کہ بیچ اتباع سنت کے لکھی ہی لکھتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہی اور پیروی کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیچ افعال و اقوال اور حرکات و سکنات اونکے کے یہان تک کہ بیچ ہیئت کھانے اور پینے اور سونے اور اوٹھنے اور بیٹھنے اور کلام
کرنے اونکے کے اور نہیں کہتا ہیں کہ یہ پیروی فقط عبادات ہی میں کرے اسلیے کہ نہیں کوئی وجہ چھوڑ دینے اون سنتون کی جو وارد ہوئی ہیں
عادات میں بلکہ پیروی کرے عادت کے کامون میں بھی اسمین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو پیروی میری کرو تا چاہے تمکو اللہ پس اس سے مطلق پیروی کرنی ثابت ہوئی
اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنی اوسکے رسول کی مخالفت میں بیشک
اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی پس تمکو لازم ہی کہ پہنے تو ازار کو بیٹھ کر اور پگڑی باندھے تو کھڑے ہو کر اور شروع کرے تو داہنی طرف سے
جوتی پہننے میں اور کھاوے تو داہنے ہاتھ سے اور تراشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو تراشنا داہنے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے
اور تمام کرے تو اوسکے انگوٹھے پر اور پانوؤن میں شروع کرے تو تراشنا داہنے پانوؤن کی چھنگلیا سے اور تمام کرے تو بائین پانوؤن کی چھنگلیا پر
اور اسی طرح تمام اپنے حرکات و سکنات میں پیروی حضرت کی کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا
محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہیں نہیں کھاتے تھے بطیخ یعنی تربوز اسلیے کہ نہیں نقل کی گئی تھی نزدیک اونکے کیفیت کھانے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو اور ایک بزرگ نے بھول کر پایان موزہ پہلے پہنا اوسکے کفارے میں ایک کر گیہون کا صدقہ دیا پس نہیں لائق ہی

تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کامون مین اور کہے تو کہ یہ اوس قبیل سے ہین جو متعلق بعادت ہین اور اسمین پیروی کرنے کے کیا معنی سو یہ بات
بند کر دیتی ہی تجپر ایک بڑے دروازے کو سعادت کے دروازون مین سے ف روش آنحضرتؐ کی خواہ بسبیل عبادت کے ہو یا عادت کے
اوسکی پیروی سے حسنات و برکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کھلتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عادت کی پیروی سے کیا حاصل
اسلیے کہ اس سے سعادت دارین سے محروم رہتا ہی فصل شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونے کی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہی پیروی
کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہ کہ ہووے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہی اس بڑی شدت کو مخالفت کرنے مین سو جان لے
کہ تحقیق یہ بھید بیچ ایک کے ان ستون مین سے دراز ہین نہین اوٹھا سکتی یہ کتاب اونکی شرح کو لیکن لائق ہی تجکو کہ سمجھ لے تو کہ یہ منحصر ہی تین
قسمون مین اسمار سے ف حاصل یہ ہی کہ جب ہمنے بہت تاکید کی تجکو آنحضرتؐ کی پیروی کرنے کی عادات مین تو شاید تجکو اسکی فکر ہو
کہ یہ اتنی تشدید اس باب مین کسلیے ہی اور فائدہ اسمین کیا ہی سو حال یہ ہی کہ ہر سنت کے نیچے ان ستون مین سے بہت راز ہین کہ جنکی
شرح دراز ہی پر تیری فہمایش کے لیے بطریق مثال کے ہم تین راز بیان کرتے ہین پہلا راز یہ ہی کہ ہمنے آگاہ کر دیا ہی تجکو بہت جگہ
اوس علاقے پر جو درمیان مُلک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہی اور اوپر کیفیت اثر قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے
اور دل مثال ایک آئینے کے ہی کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکے صیقل اور روشن اور درست کرنے سے سو صیقل کرنا
اوسکا ساتھ دور کرنے ناپاکی شہوتون اور کدورت بُری عادتون کے ہی اور روشن کرنا اوسکا ساتھ نور دین ذکر اور معرفت کے ہی اور
مقرر ہوئین ہین اوسکے لیے عبادتین خالص جب کہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے اور درست کرنا اوسکا اس طرح
پر ہی کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کے اسلیے کہ ہاتھ نہین پہونچتا ہی دل تک کہ قصد کیا جاوے اوسکے درست کرنے کا
پس پیدا ہو جاوے اوسمین ایک صورت ٹھیک صحیح کہ نہو کجی اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے
اور حرکتون اونکی کے اور اسی سبب سے ہوئی دنیا جگہ کھیتی آخرت کی اور اسی لیے بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست
کرنے اعضا کے بسبب بند ہو جانے راہ تعدیل یعنی درست کرنے کے موت سے جب کہ منقطع ہو گئے علاقے دل کے اعضا سے پس جس وقت کہ موزون
ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خاطرون کی وزن کی گئین ساتھ ترازو عدل کے پیدا ہو گی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہو گی
واسطے قبول کرنے حقیقتون کے اوپر صفت صحت و استقامت جیسے کہ مستعد ہوتا ہی آئینہ درست و اچھا واسطے دکھانے صورتون صحیح کے
بغیر کجی کے اور معنی عدل کے رکھنا چیزون کا ہی اپنے محل پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لی گئی اون مین سے
جہت قبلے کی ساتھ بزرگی کے پس عدل یہ ہی کہ مونہہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت اور وضو کے اور پھیرے تو مونہہ کو اوسکی
طرف سے وقت پائخانہ پھرنے اور ستر کھولنے کے واسطے ظاہر کرنے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور داہنے کو فضیلت ہی
بائین پر اکثر بسبب زیادتی قوت کے پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کر تو داہنے کو اچھے کامون مین مثل لینے قرآن
اور کھانے کے اور چھوڑ رکھ بائین کو استنجے اور چھونے ناپاکیون کے لیے اور ترشنا ناخن کا مثلاً پاک کرنا ہی ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہی پس
لائق ہی کہ شروع کرے تو ساتھ فضل کے اور اگر نہین ٹھکانے ہوتی عقل تیری ساتھ معلوم کر لینے ترتیب اوسکی کے اور کیفیت شروع
کرنے اوسکی کے سو پیروی کر اسمین سنت کی اور شروع کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اونگلی سے اسلیے کہ ہاتھ افضل ہی پاؤن سے اور داہنا
افضل ہی بائین سے اور شہادت کی اونگلی کہ جس سے اشارہ کرتے ہین کلمۂ توحید مین افضل ہی سب اونگلیون سے پھر بعد اسکے دور کر جاوے
شہادت کی داہنی طرف سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ ہتھیلی کے لیے پشت ہی اوس جہت کو جو اوسکے مقابل ہی پس جس وقت کہ کرے تو
ہتھیلی کو ہاتھ کی مونہہ کی طرف تو ہو گا داہنا اونگلی شہادت کا بیچ کی اونگلی سے پس ٹھہرا دونون ہاتھون کو سامنے مونہہ اونکے

ملک — عالم دنیا[12]
ملکوت — عالم آخرت[12]
جیسے کہ حضرت [illegible] نے فرمایا
الدنیا مزرعۃ الآخرۃ [12]

اور ٹھہراؤ کلیون کو گویا کہ وہ اشخاص ہین بس پھیر تو معترض کو شہادت کی اونگلی سے یہان تک کہ تمام کرد ائین ہاتھ کے انگوٹھے پر
اسی طرح کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین وہی ہی جو ہمنے ذکر کی اور جب عادت کریگا رعایت عدل کو اسی طرح پر
بیچ تمام باریکیون حرکات کے تو ہو جاویگی عدالت او صحت ایک ہیئت مضبوط تیرے دل مین اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے
سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ
رُّوْحِیْ یعنی پھر جب ٹھیک بنا چکون آدم کو اور پھونکون اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازونکی
اور نہ ہوا پھونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنی برابر کرنے کے اور معنی تسویہ کے پھرنے ہین تعدیل کی طرف اور اسکے سوا اور بھید ہی کہ دراز ہی
بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکی اصل کی طرف پس اگر تجکو طاقت نہین اوسکی حقیقت سمجھنے کی تو تجربہ یعنی آزمایش
نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہی خواب اوسکا اکثر اسلیے کہ سچ نے پیدا کر دی اوسکے دل مین ایک
صورت سچی کہ پا لیتی ہی جھلک غیب کی سوتے مین اچھی طرح سے اور دیکھ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہی خواب جھوٹے کا یہان تک کہ خواب شاعر کا
جسنے عادت ڈالی ہی جھوٹے خیالون کی سو کج ہو گئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین
تو چھوڑ دے ظاہر گناہ اور باطن کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنی بیحیائی کے کامون کو مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین
اور چھوڑ دے جھوٹ کو یہان تک کہ دل کی باتون مین بھی آور دوسرا راز یہ ہی کہ معلوم کرے تو اسبات کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتی ہین
تیرے بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہی ساتھ ایک قسم کی مناسبت کے طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے مانند کہنے
اہر کے یہ کہ شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج والے کو اور نفع کرتا ہی ٹھنڈے مزاج والے کو اور بعضی چیزین ایسی ہین کہ نہین معلوم ہوتین
قیاس سے اور اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام یا تجربہ سے
پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہے کو اور جمال گوٹے کھینچتا ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس یہ کچھ قیاس سے نہین معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت
کے کہ وہ معلوم ہوئی یا تو بسبب الہام کے یا تجربہ کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین دواؤن وغیرہ کی
قبیل خواص سے ہین پس اسی طرح جان تو کہ تاثیرات اعمال کی دل مین منقسم ہوتی ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہی وجہ اوسکی مناسبت کی تیرے
علم کے ساتھ اس طرح پر کہ پیروی کرنی خواہشون نفس کی مضبوط کرتی ہی اوسکے علاقے کو ساتھ اس عالم کے پس نکلتا ہی دنیا سے اوندھے
سر کیے ہوئے اپنا مونہہ طرف اس جہان کے اسلیے کہ اسمین ہی محبوب اوسکا اور جیسے جانے تو کہ مداومت ذکر اسکی لازم کرتی ہی انس کو
ساتھ اللہ سبحانہ وتعالی کے اور واجب کرتی ہی محبت کو یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہی وقت چھوڑنے دنیا کے اور جانے کے
اللہ عزوجل کے سامنے اسلیے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کے اور بعضے اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے ہین
بیچ مستعد ہونے کے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکی کے ساتھ خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتی قیاس سے نہین واقفیت ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب تو دیکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے ایک مباح کو چھوڑ کر دوسرا مباح اختیار کیا ہی اور ترجیح دی ہی ایک
کو دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اونکی کے دونون پر تو جان لے کہ وہ مطلع ہوئے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اوسمین ہی
اور کھل گیا ہی اونپر عالم ملکوت سے بھلا ہونا اوسکا جیسے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگون اللہ عزوجل نے حکم کیا ہی مجکو
یہ کہ سکھاؤن تمکو وہ چیز کہ سکھائی ہی مجکو اور ادب دون مین تمکو جو ادب دیا مجکو کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے کے
اسلیے کہ اس سے لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہی اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیے کہ اس سے اندھا ہوتا ہی
اور نہ بوسہ لیو کوئی تم مین سے بیوی اپنی کا وقت جماع کے اسلیے کہ ہوتا ہی اوس سے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے کوئی تم مین سے طرف

بانی کے اسلیے کہ اس سے جاتی رہتی ہی عقل یہ مثال بیان کی ہمنے تا سمجھ لے آدمی امور دنیا پر امور آخرت کو پس پسند کرانکو
کر تصدیق کرے تو اطبا کے قول کو بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کے سرداروں کے قول کو
کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ اون چیزون کے کہ خبر دی ہی اونھون نے اور تو جانتا ہی ہی اس بات کو کہ اونپر
کھل رہے ہین تمام اسرار عالم اعلی سے پس تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نکرے اون چیزون مین کہ اونھون نے خبر دی ہی اور اورون کے
کہنے کو حق جانے اور عمل کرے اوسپر ✤ ف ✤ یعنی بڑا عجب ہی کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور جو جو
وہ خواص اشیا وغیرہ کی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمۂ دین مین آنحضرت صلعم سے خبر دینے والے کی تصدیق نہین کرتا اور اومین
شک شبہہ نکالتا ہی حالانکہ آنحضرت صلعم تمام جن و انسان کے سردار اور اشرف مخلوقات ہین اونکی تصدیق تو سب سے پہلے چاہیے ✤ اور تیسرا
راز یہ ہی کہ سعادت انسان کی اسمین ہی کہ مشابہت پیدا کرے فرشتون کے ساتھ بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے
نفس کے کہ حکم کرتا ہی برائی کا اور دور ہو مشابہت چارپایون کے سے کہ کرتے ہین جو کچھ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جب کہ عادت ہو
انسان کو اپنے تمام امور مین یہ کہ کرے جو کچھ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے
دل پر صفت بہیمی تو مصلحت اوسکے لیے یہ ہی کہ سو اپنی تمام حرکتون مین لگام دیا گیا ساتھ ایسی لگام کے کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے
تو کہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر ہر حرکت مین اسلیے کہ نہین چلیگا
کچھ موافق اپنی طبیعت کے بلکہ بحسب امر کے پس نہین جدا ہونے کا تمام احوال اپنے مین ریاضت سے ساتھ ترجیح دینے بعض امور
کے بعض پر اور جسنے ڈالدی باگ اپنی کسی کے ہاتھ مین مثلاً یہان تک کہ نہین ممکن چلنا پھرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے
پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اوپر طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہی اوس شخص کی نسبت کہ جسنے دے رکھی ہی
اپنی باگ ہاتھ مین خواہش نفس کے چھوڑ رکھا ہی اوسکو مثل چھوڑ رکھنے جانورون کے اور اسکے نیچے ایک بڑا بھید ہی پاک کرنے نفس کا
حاصل یہ کہ فائدہ اسمین ہی کہ جو شارع نے مقرر کر دیا ہی اوسپر عمل کرے مخلّی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتی ہین
تجکو یہ تینون تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات و سکنات مین ✤ فصل ✤ یہ مضمون جو رغبت دلانے کے ذکر کیے ہین
تو عادات مین ہین اوپر عبادات مین پس نہین پہچانتا ہون مین بلا عذر سنت کے چھوڑنے مین مگر کفر خفی یا حمق جلی بیان اسکا یہ ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکھتی ہی نماز جماعت کی اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے تو کیونکر دلیری کریگا نفس مومن کا
اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اسمین یا تو حمق یا غفلت اس طرح پر کہ نہ دھیان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق
جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جب کہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوصا
اون چیزون مین کہ وہ ستون ہی دین کا اور کنجی ہی سعادت ابدی کی اور اوپر کفر وہ یہ ہی کہ گذرے اوسکے جی مین یہ بات کہ یہ ایسا نہین ہی
یعنی جماعت مین اتنا ثواب جو بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا اسکو واسطے رغبت دلانے کے جماعت مین اور نہین تو
کیا مناسبت ہی درمیان جماعت کے اور درمیان اس عدد مخصوص کے سب عددون مین سے اور یہ کفر ہی چھپا ہوا کبھی آجاتا ہی اوسپر جی
اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید ہین
اس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت صلعم کی جو کھولنے والے بھیدون ملکوت کے ہین پس اگر نجومی کہے تجسے کہ جب گذر جائینگے
ستائیس دن شروع تحویل طالع تیرے سے تو پہونچے گی تجکو کچھ سختی و آزار سو بچ اس دن سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین پس ہمیشہ اس مدت مین
ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اور اگر کہا جاوے تجکو کہ یہ واہیات ہی سچ نجان اسکو تو نہین جانیگا ڈر تیرے دل سے اور تو

لیگا کہ اللہ کے کامون مین عجائبات ہین کہ اونکے مناسبات نہین معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی خاصیتین ہون جو سمجھ مین نہین آتین اور تو نے
پہچان لیا ہی تجربے سے کہ تحقیق یہ اثر کرتا ہی اگرچہ نمعلوم ہو تجھے مناسبت پھر جب پھرا یہ امر طرف بہتر نہی کے غیب سے انکار کیا تو نے
اسکا اور طلب کی تو نے مناسبت صریح پس نہین ہی اسکے لیے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کھلا ہوا اسلیے کہ نہین کوئی مخل
اوسکے لیے سوا اسکے اور سبب اس سستی کا یہ ہی کہ نہین غمگین کرتا تجکو امر آخرت تیری کا یعنی تجکو کچھ آخرت کا اندیشہ نہین ہی
پس امر تیری دنیا کا ہرگاہ کہ غمگین کرتا ہی تجکو احتیاط کرتا ہی تو اوسمین نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور اون کامون پر جو نہایت
بعید ہین مناسبت سے اور تو فرمانبرداری کرتا ہی گمانون بعید کی اور اگر دھیان کرے تو تو تجکو معلوم ہو جاوے کہ یہ احتیاط اندیشۂ
آخرت کے لیے ہی لائق تر ہی رعایت اسکی پس اگر کہے تو کس طرح کے کامون مین لائق ہی پیروی کرنی سنت کی سو مین کہتا ہون جس
چیز مین وارد ہوئی سنت اور حدیثین اس باب مین بہت ہین فرمایا آنحضرتؐ نے جو پچھنے لیگا دن ہفتے اور چہارشنبے کے ہو جاوے اوسکی
اوسکو بیماری برص کی سو نہ ملامت کرے مگر اپنے جی کو اور لیے پچھنے بعضے محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہی
سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل پڑی اوسپر پس دیکھا آنحضرتؐ کو خواب مین اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا آپنے
کیون پچھنے لیے تو نے بولا راوی ضعیف تھا فرمایا کیا نہین نقل کی تھی ہمسے یعنی آخر یہ منع ہمین سے ہی تو اوسنے نقل کیا تھا پھر کیا
وجہ تھی اوسکے نماننے کی پس بعد لاوہ کہ توبہ کی مینے اے رسول اللہ پس دعا کی آنحضرتؐ نے آرام ہو جانے کی سو صبح کی اوسنے اس حال
مین کہ جاتی رہی تھی بیماری اوسکی اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو پچھنے لگوا لیوے منگل کو جو سترھوین مہینے کی ہو دوا ہی ایک سال کی بیماری کی اور
فرمایا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے تسمہ تمھاری جوتی کا تو نہ چلے ایک جوتی پہنکر یہانتک کہ درست کرے اوسکے تسمے کو اور فرمایا جسوقت
کہ جنے عورت پس چاہیے کہ کھاوے سب سے پہلے رطب کو پھر اگر میسر نہ آوے تو تمر کو اسلیے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اس سے تو کھلاتا
اللہ تعالی اوسکو حضرت مریم علیہا السلام کو جسوقت کہ جنا اونھون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ لاوے کوئی تم مین کا
شیرینی کو تو چاہیے کہ لے لے اوسمین سے اور جسوقت کہ لاوے خوشبو کو تو چاہیے کہ سونگھ لے اوسمین سے اور مثل ان حدیثون کے عادات مین
بہت ہین اور نہین کوئی حدیث اونمین سے خالی کسی تنبیہ سے یعنی ہر ایک مین کچھ نہ کچھ تنبیہ ہی فائدہ ہی بیان مین ترتیب وظیفون
کے جو راجع ہوتے ہین اس اصل پر جان یہ کہ عبادتین کہ سبکی تفصیل بیان کی ہمنے بعض اونمین سے وہ ہین کہ ممکن ہی جمع کرنا
درمیان اونکے جیسے روزہ اور نماز اور قراءت اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ نہین ممکن ہی جمع کرنا درمیان اونکے مثل قراءت اور ذکر کے
اور مثل مستعد ہونے کے واسطے حقوق پہنچانے لوگون کے اور نماز کے پس لائق ہی یہ کہ ہووے بہت ضروری کامون سے تقسیم کرنا
اپنے وقتون کا طرح بطرح کی بھلائیون پر صبح سے لیکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر نیکی کے لیے مقرر ہووے جاننا تو کہ تحقیق
مقصود عبادات سے مضبوط کرنا انس کا ہی ساتھ ذکر اللہ کے واسطے رجوع کرنے کے طرف ہمیشگی کے اور الگ ہونے کے غرور کے گھر سے
یعنی دنیا سے اور نہین سعید ہوتا ہمیشگی کے گھر مین یعنی آخرت مین مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور وہ دوست رکھتا تھا اوسکو اور نہین
ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہی اللہ کو اور بہت کرتا ہی اوسکی یاد اور نہین حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو
اور نہین حاصل ہوتا ہمیشہ ذکر دل مین مگر ساتھ مذکرات کے اور یہ عبادتین ہین جنھون نے گھیر لیا ہی وقتون کو نوبت بنوبت اور اونکے اقسام کے مختلف
ہونے کو زیادہ تاثیر ہی ذکر مین اور نہونے ملال مین اور نہ ساقط ہو جانے مین اوسکے اثر کے دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے جو منتہی ہووے
عادت کی طرف ہان اگر ہی تو جاننے والا اللہ کی ذات مین اور مستغرق اوسمین نہین حاجت تجکو ترتیب وظیفون کی بلکہ تیرا وظیفہ ایک ہی ہی
اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہی اور مین نہین گمان کرتا تجکو کہ ہووے تو ایسا بس تحقیق یہ باتین ہین بہت نادر اس سے ہین بس جب کہ نہو تو فریفتہ اور شیفتہ

تب لازم ہی تجکو یہ کہ ترتیب دے تو اپنے وظیفون کو پس ایک وظیفہ ہی جسوقت سے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک
اور لائق ہی کہ جمع کرے تو اس وقت بزرگ مین بعد فراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قرات اور فکر کے اسلیے کہ ہر ایک کو انمین سے اثر ہی
دل کے روشن کرنے مین اور معلوم کر تو اسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سے اور کتاب ترتیب الاوراد سے جو منجملہ کتب احیاء العلوم سے ہی
اور اسی طرح معمور کرے تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کے اور درمیان زوال اور غروب کے اور درمیان مغرب اور عشا کے پس یہ بہتر اوقات
سے ہین اسلیے کہ خوشی سوا اسکے نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتھہ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت کے تاکہ ہووے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری
کہ منتقل ہو بعض اوسکی سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہی جب کہ ہو تو عابدون مین سے اور اگر ہی تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہو
ساتھ انکے روشنی مین دل کی افضل ہی عبادتون بدنی سے بلکہ اصل دین مین علم دینی ہی کہ جس سے حاصل ہوتی ہی بڑائی اللہ کے حکم کی
اور وہ نفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور ایسے ہی اگر ہی تو صاحب عیال پیشے والا تو قیام کرنا ساتھ حقوق عیال
کے ساتھ کسب حلال کے افضل ہی عبادت بدنی سے لیکن تجکو ان سب حالتون مین نہین لائق ہی کہ جدا ہووے تو اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو مانند
عاشق کے ساتھ معشوق اپنے کے مشغول جس شغل مین کہ ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہی بدن سے اور غائب ہی ایسے کام
حاضر ہی اپنے دل سے ساتھ معشوق اپنے کے منقول ہی ابی الحسن خرقانی سے کہ وہ بنایا کرتے تھے مسحاۃ اور کہتے تھے ہم دیے گئے ہین
ہاتھ اور زبان اور دل سو ہاتھ واسطے کام کے ہی اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی کے ✣ ف اعلی درجہ وظیفون مین
یہی کہ دل سے مشغول ذکر ہو اگر چہ ظاہر مین کچھہ کام کاج کرتا ہو اسی لیے کہا ہی کسی بزرگ نے دل بیار و دست بکار تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

ای مسلمانون بلند نکرو آواز اپنی اوپر آواز پیغمبر کے اور بلند نکہو ساتھہ اوسکے بات مانند بلند کہنے بعض تمہارے کے ساتھہ بعض کے واسطے
بچنے کے اس سے کہ نابود ہوون عمل تمہارے اور تم خبردار نہو ✣ فح ای ایمان والون اونچی نکرو اپنی آوازین نبی کی آواز سے اوپر اور
اوس سے نہ بولو کہک کر جیسے کہکتے ہو ایک دوسرے پر کہین اکارت نہو جاوین تمہارے کیے اور تمکو خبر نہو ✣ تفسین اس سورت مین حق تعالی
نے آداب سکھائے رسول کے اور آپس کے ایک ادب یہ ہی کہ مجلس مین شور نکرو کہ حضرت کی بات سنی نہ پڑے دوسرے یہ کہ خطاب کرو ادب سے
کہک کر نہ بولو ✣ مو پہلی آیت مین حکم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کا کہ انکے حکم سے بڑھو نہین اور اس آیت مین حکم ہی
کہ وقت کلام کرنے کے آنحضرت کی آواز سے آواز بلند نکرو پس فرمایا کہ نہ بلند کرو آوازین اپنی الخ یعنی جسوقت کہ بولے نبی اور بولو تم
تو لازم کرو اپنے پر یہ کہ نہ بڑھاؤ اپنی آوازین نبی کی آواز سے بلکہ پست کرو انکی آواز سے اس طرح کہ ہو کلام انکا بلند تمہارے کلام
اور جہر انکا ظاہر تمہارے جہر پر یہان تک کہ ہو آواز انکی واضح اور زین تمہارے اور بلند نکہو بات الخ یعنی جب کہ کلام کرو تم اوس سے
اس حال مین کہ وہ چپکا ہو تو بچاؤ اپنے تئین شتابی سے اوس چیز کے سے کہ منع کیے گئے ہو تم کہ وہ بلند کرنا آواز کا ہی بلکہ لازم کرو اپنے پر
یہ کہ نہ پہنچاؤ اوس پکارنے کو کہ معمولی ہی درمیان تمہارے اور یہ کہ قصد کرو تم اوسکے خطاب کرنے مین قول نرم کو کہ قریب ہی چپکے جو کہ
ضد ہی جہر کا اور نہ کہو اوسکے لیے یا محمد یا احمد بلکہ خطاب کرو اوس سے یا نبی کر اور تعظیم و توقیر سے اور جب کہ اوتری یہ آیت تو نہین کلام
کرتے تھے نبی علیہ السلام سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مگر چپکے سے اور ابن عباس سے ہی کہ نازل ہوئی یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس
کے حق مین کہ انکے کان مین گرانی تھی اور آواز انکی بڑی تھی اور جب کلام کرتے تھے تو پکار کر کرتے تھے اور بعض اوقات حضرت سے
جو کلام کرتے تھے تو آپ ایذا پاتے تھے انکی آواز سے اور کاف تشبیہ کا بیچ محل نصب کے ہی یعنی لا تجھروا لہ جھرا مثل جہر

بخضنکو بعض پر اور اس سے معلوم ہوا کہ نہین منع کیے گئے صحابہ مطلق پکار کر بولنے سے کہ گنجایش ہی نہو اونکو پکار کر کلام کرنیکی جب کلام کرین چپکے ہی سے کرین بلکہ منع کیے گئے پکارنے مخصوص سے یعنی اوس پکار کر بولنے سے کہ جسکی عادت رکھتے تھے آپسمین حاصل یہ کہ ایسا کلام پکار کر نکرین کہ جسمین رعایت بزرگی نبوت کی نہو۔ **فائدہ ف** یعنی پیغمبر کے آگے با ادب ہو اور تعظیم اوسکی بجا لاؤ اور اوسکے حضور مین با ادب اور آواز نرم سے بات کرو اور اوسکو آواز بلند سے نہ پکارو اور نام و کنیت کے ساتھ اوسکو نہ پکارو بلکہ کہو یا رسول اللہ یا نبی اللہ اور اگر برخلاف اس امر کے کروگے تو عمل تمھارے نابود ہو جاوینگے عبد اللہ بن زبیر روایت کرتے ہین کہ قافلہ بنی تمیم کا پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیر کرو قعقاع بن معبد بن زرارہ کو اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہ بلکہ امیر کرو اقرع بن حابس کو اور اس امر مین دونون نے آپسمین نزاع کی حتی کہ آواز اونکی بلند ہوئی یہ آیت آئی اور ایک روایت مین یہ شان نزول دونون آیتون اول سورت کی ہین کو راے۔ **بحرا**

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○

تحقیق وہ لوگ کہ پست کرتے ہین آوازین اپنی نزدیک پیغمبر خدا کے وہ جماعت وہ ہین کہ آزمایا ہی خدا نے اونکے دلون کو واسطے ظہور تقوی کے اونکے لیے بخشش ہی اور مزدوری بڑی۔ **ف** یعنی جو لوگ دبی آواز بولتے ہین رسول اللہ کے پاس وہی ہین جنکے دل جانچے ہین اللہ نے ادب کے واسطے اونکو معافی ہی اور نیگ بڑا۔ **معالم تفسیر** مسلم وغیرہ کی حدیث مین آیا ہی کہ جب آیت پہلی اوتری تو ثابت بن قیس اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور کہا کہ مین اہل دوزخ سے ہوا جب کتنے ایک دنون آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین نہ آئے تو آنحضرت نے احوال اوسکا سعد بن معاذ سے پوچھا سعد نے ثابت سے کہا کہ رسول خدا تجکو یاد فرماتے ہین ثابت نے کہا کہ آیت لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ اوتری اور تم جانتے ہو کہ مین بلند آواز ہون اور پیغمبر کے آگے آواز بلند کر کر بات کرتا ہون مین پس دوزخی ہوا مین سعد نے حال اونکا پیغمبر صاحب سے ظاہر کیا آپ نے فرمایا نہ بلکہ وہ اہل جنت سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا أَمَا تَرْضَىٰ أَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا وَتُقْتَلَ شَهِيدًا وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ ثابت نے کہا رَضِيتُ بِبُشْرَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَا أَرْفَعُ صَوْتِي أَبَدًا عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ آیت اوتری اور روایت کیا گیا ہی کہ ثابت مذکور بیچ جنگ مسیلمہ کذاب کے شہید ہوئے جیسے کہ رسول خدا سے بشارت پائی تھی اور ایک شخص نے بعد وفات ثابت کے ثابت کو خواب مین دیکھا کہ کہا فلانے شخص نے زرہ میری بعد مرنے میرے کے میرے بدن سے نکال کر لے لی ہی اور لشکر کے ایک جانب مین ہی اور میری زرہ پر ہانڈی رکھی ہی خالد کے پاس کہ وہ سردار لشکر کا ہی جا اور اوس سے کہہ کہ زرہ میری اوس سے لے کر رسول خدا کے خلیفہ کے پاس کہ ابو بکر ہین پہونچاوے اور کہے کہ مجپر فلانے شخص کا کچھ قرض ہی اوسکو ادا کرین اور فلانا غلام میرا آزاد ہی پس اوس شخص نے یہ خواب خالد سے کہا اور خالد زرہ ثابت کی اوسکے لینے والے سے لایا اور ابو بکر کے آگے رکھی اور ابو بکر نے موافق وصیت ثابت کے عمل کیا اور امام مالک نے کہا کہ نہین جانتے ہین ہم کہ وصیت مردے کی جائز ہوئی ہو مگر یہ اور ایک روایت مین ہی ابو بکر اور ایک دوسری روایت مین عمر بعد اوترنے آیت لَا تَرْفَعُوا کے ایسا کلام آہستہ پیغمبر کے سامنے کرتے تھے کہ بے استفسار کے معلوم نہین ہوتا تھا تب آیت إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ الخ نازل ہوئی۔ **مسئلہ** کہا صاحب مواہب لدنیہ نے اپنی کتاب کے چھٹے مقصد مین بعد لانے ان آیات سابقہ کے کہ بلند کرنا آواز کا اوپر آواز نبی علیہ السلام کے موجب ہی حبط ہونے اعمال کا یعنی کیا ہی ظن اوسپر کہ بلند کرے اپنی عقلون اور فکرون کو اونکی سنت و شریعت پر پس ادب حضرت کا مقتضی اسکو ہی کہ مشکل نجانے حضرت کے قول کو

بلا مشکل جانے عقلوں کو آگے قول حضرت کے اور مقابل نکرے اونکی نص کے قیاس کو بلکہ ساقط کرے قیاسوں کو اور رد کرے اونکے نصوص کو
اور نہ منحرف ہووے اونکے کلام سے بسبب خیال کے کوئی مخالف کہ جسکو معقول کہتے ہین بلکہ وہ مجہول ہی اور صواب سے معزول اور نہ موقوف
رکھے اونکی شریعت کے قبول کو کسیکی موافقت پر پس یہہ بسبب قلت ادب کے ہی بنسبت اونکے اور بڑی ہی جرأت ہی اور بڑا ادب نسبت اونکے
یہہ ہی کہ دل سے مانے اونکو اور فرمانبردار رہوے اونکے حکم کا اور پکڑے اونکے قول کو ساتھ قبول و تصدیق کے نہ یہہ کہ معارض جانے اونکے قول کو اپنے خیال
باطل کے اور کہے اپنے کو معقول یا نام رکھے اوس خیال کا شبہہ یا شک اور نہ یہہ کہ مقدم کرے اونکے فرمانے پر لوگوں کی عقلوں کو اور
اونکے ذہنوں کی واہیات کو پس توحید کرے تحکیم اور تسلیم اور انقیاد اور اذعان کی جیسے کہ توحید کرتا ہی اونکے بھیجنے والے کی یعنی
اللہ کی عبادت اور خضوع اور انابت اور توکل کی یعنی نرا آنحضرت صلعم ہی کو حاکم اپنا جانے اور اونہیں کی فرمانبرداری کرے جیسے کہ
نری کرتا ہی عبادت اور جھکنا اور رجوع اور توکل اللہ تعالی کا پس یہہ دونوں توحیدیں ہین کہ نہیں نجات بندے کو اللہ کے عذاب سے
بدون اونکے یعنی ایک توحید مرسل یعنی اللہ تعالی کی اور ایک توحید متابعت رسول کی پس نہ حکم دے غیر اوسکے کو اور نہ راضی ہو
ساتھ حکم غیر اوسکے کے انتہی ملخصا من مدارج السالکین اور رسول علیہ السلام نے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی
یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ۔ یعنی مومن نہیں ہوگا کوئی تم میں سے یہاں تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا میں
اوسکو ۔ اور حق تعالی نے بھی نفی کی ہی اوسکے ایمان کی کہ رسول کے حکم سے دل میں تنگی پاوے جیسا کہ فرمایا فلا وربک لا یؤمنون
حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما
یعنی قسم ہی تیرے رب کی مومن نہیں ہوویں گے لوگ یہاں تک کہ حَکَم بناویں تجکو آپسکے تنازع میں پھر نہ پاویں اپنے نفسوں میں تنگی اوس حکم سے
کہ جاری کرے تو اور جی جان سے مان لیں مان لینے کر ۔ اور جب کہ ہوا بلند کرنا آواز کا آنحضرت کی آواز پر حبط کرنے والا اعمال کا اور باعث تنگی کا
رسول کے حکم سے بے ایمانی مقدم کرنا عقل کا اونکے قول و فعل پر بطریق اولی مانند اوسکی کے ہوگا ہر مومن کو اجتناب اوس سے واجب ہی
بحر العلوم + امتحن اللہ قلوبھم للتقوی کے معنی یہہ ہین کہ خالص کیا اللہ تعالی نے اونکے دلوں کو تقوی کے لیے اور عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے یہہ معنی منقول ہین کہ دور کردین اللہ تعالی نے شہوات اونکے دلوں سے اور کہا ہی بعضوں نے کہ اوتری یہہ آیت شیخین رضی اللہ عنہما کے
حق میں جب کہ وہ چپکے سے بولنے لگے یعنی بعد اوترنے اوپر کی آیت کے ۔ ف کہا محمد بن ثابت بن قیس نے کہ جب اوتری یہہ آیت لا ترفعوا
اصواتکم الخ ثابت راہ میں بیٹھکر رونے لگے پس گذرے اونپر عاصم بن عدی بن عجلان اور کہا کہ کیوں روتا ہی تو ای ثابت کہا ڈرتا
ہوں کہیں یہ آیت میرے ہی حق میں اوتری ہو اس حال میں کہ میری آواز بڑی ہی پس گئے عاصم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی
آپ کو اسکی پس فرمایا آپ نے کہ جا اور بلا لا ثابت کو پھر پاس چہرے آئے ثابت پس فرمایا حضرت نے کہ کیوں روتا ہی تو ای ثابت پس کہا اونہوں
نے کہ آواز میری بڑی ہی اور ڈرتا ہوں میں یہہ کہ یہ آیت اوتری ہو میرے حق میں پس فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہیں راضی ہی
تو اس سے کہ جیتا رہے تو تعریف کیا گیا یا قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہووے تو جنت میں کہا اونہوں نے کہ راضی ہوا میں اور نہیں بلند
کرونگا آواز کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر پس اوتری یہہ آیت ان الذین یغضون اصواتھم الخ اور روایت
میں ہی کہ ثابت بن قیس نے کہا یا رسول اللہ میں ڈرتا ہوں اس سے کہ ہلاک ہوں میں فرمایا کیوں عرض کیا ثابت نے کہ منع فرماتا ہی اللہ آدمی
کو اس سے کہ تعریف کیا جاوے ساتھ اوس عمل کے کہ نہیں کیا ہی اور میں اپنے کو پاتا ہوں کہ دوست رکھتا ہوں تعریف کو اور منع فرماتا ہی
اللہ تعالی خیلا یعنی اترانے سے اور پاتا ہوں میں اپنے کو دوست رکھتا ہوں جمال کو اور منع فرماتا ہی اللہ اس سے کہ بلند کیجاوین آوازین اوپر آپ کی
آواز کے اور میں بلند آواز والا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ثابت کیا نہیں راضی ہی تو اس سے کہ جیتا رہے تو

تعریف کیا گیا اور قتل کیا جاوے تو شہید یا داخل ہو وے تو بہشت مین ؎ در منثور

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ○

تحقیق وہ لوگ کہ آواز دیتے ہین تجکو حجرون کے پیچھے سے اکثر اونکے سمجھتے نہین ؎ **فتح** جو لوگ پکارتے ہین تجکو دیوار کے باہر سے وہ اکثر عقل نہین رکھتے ؎ **تفسیر** بنی تمیم آئے ملنے کو حضرت گھر مین تھے باہر سے لگے پکارنے چاہیے تھا کہ آدمی کی زبانی خبر کرتے ؎ **موضح** پہلی آیت تعظیم سے نفع کے بیان مین تھی اور یہ آیت تعظیم کے ترک کرنے کے ضرر کے بیان مین ہی سمجھتے نہین یعنی ادب تیرا اونکے عقل مین اور ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک لشکر قوم بنی العنبر پر بھیجا اور عیینہ بن حصن فزاری کو اوس لشکر پر امیر کیا اوس قوم نے آنا اونکا سنکر اپنے گھرون سے بھاگ گئے عیینہ نے وہان جاکر عیال و اولاد اوس قوم کی قید کر کے پیغمبر خدا کے پاس لے آئے بعد اوسکے مرد اوس قوم کے واسطے آزاد کروانے عیال و اولاد اپنی کے مدینے مین آئے وقت دوپہر کا تھا اور رسول علیہ السلام قیلولے مین تھے جب اونکی اولاد نے اپنے باپون کو دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور اونکے مردون نے چاہا کہ جلدی آنحضرت حجرے سے باہر تشریف لاوین اونہون نے بے صبری سے آواز بلند سے پکارنے لگے کہ ای محمد ہمارے پاس آؤ یہان تک کہ آنحضرت کو بیدار کیا اور آپ آنکھین ملتے ہوئے اونکے پاس تشریف لائے اونھون نے کہا کہ ہمسے فدیہ لے اور ہمارے عیال کو چھوڑ دے آنحضرت ؐ نے حکم الٰہی سے ایک شخص کو اونمین سے درمیان اپنے اور درمیان اونکے حکم مقرر کیا اوسنے فیصلہ کیا کہ آدھے قیدیون سے فدیہ لین اور آدھون کو بغیر فدیے کے آزاد کرین رسول علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ آیت اوتری اور نام حکم کا اعور تھا اور اور اقوال بھی اس آیت کی شان نزول مین نقل کیے گئے ہین ماٰل سبھون کا یہی منع کرنا ہی پکارنے سے ساتھ نام پیغمبر کے کہ بے ادبی ہی بلکہ مومنون کو چاہیے کہ تعظیم اونکی ملحوظ رکھین اور ساتھ خطاب یا رسول اللہ اور مانند اسکے کے مخاطب کرین اور واسطے نکلنے کے گھر سے اونکے تحکم نکرین بلکہ منتظر رہین تا کہ وہ آپ نکلین پاس ادب اسیمین ہی جیسا کہ فرمایا وَلَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا الخ ؎ **جمل** اوتری ہی یہ سورت بنی تمیم کی جماعت کے حق مین کہ آئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقت دوپہر کے اس حال مین کہ آپ آرام فرماتے تھے اور اونمین اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن بھی تھے اور پکارا اونھون نے نبی علیہ السلام کو اونکے حجرون کے پیچھے سے اور کہا نکل طرف ہمارے ای محمد پس تحقیق مدح کرنی ہماری زینت ہی اور مذمت کرنی ہماری شین ہی پس بیدار ہوئے حضرت اور نکلے اور مراد حجرون سے آنحضرت کی بیبیون کے حجرے ہین کہ ہر ایک بیبی کے پاس ایک ایک حجرہ تھا اور پکارنا اونکا حجرون کے پیچھے سے شاید کہ اس طرح ہو کہ وہ متفرق ہوئے ہون حجرون کے پیچھے تلاش کرتے ہون حضرت کو یا پکارا ہو اونھون نے حضرت کو اوس حجرے کے پیچھے سے کہ تھے حضرت اوسمین لیکن اوسکو ساتھ لفظ جمع کے یعنی حجرات کہا واسطے تعظیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فعل یعنی پکارنا اگرچہ منسوب ہی سبکی طرف لیکن جائز ہی یہ کہ پکارا ہو بعض اونکے نے اور ہون باقی راضی اوسپر پس گویا کہ سبنے پکارا اور اکثر اونکے الخ احتمال ہی یہ کہ بعضے اونمین سمجھدار بھی ہون اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اکثر سے سب ہون کہ سب ناسمجھ ہین اور اس آیت مین طرح بطرح کی بزرگیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکور ہوئین ایک تو یہ کہ جنھون نے حضرت ؐ کو بے ادبی سے پکارا اونکو اللہ تعالی نے بے وقوف فرمایا اور دوسرے یہ کہ حضرت کے قیلولہ اور آرام کرنے کی جگہہ کو بیبیون کے ساتھ حجرات فرمایا از راہ تعظیم کے اور اگر تامل کرے کوئی تامل کرنے والا اول سورت سے آخر اس آیت تک تو پائیگا ایسا ہی یعنی حضرت ؐ کی بزرگیون سے بھرا ہوا پس تامل کر کہ اول ہی سورت مین واجب کر دی یہ بات کہ جو امور منسوب ہین اللہ و رسول کی طرف وہ مقدم ہون تمام امور پر بلا قید پھر اسکے بعد منع کیا اوس چیز سے کہ وہ جنس تقدیم سے ہی یعنی بلند کرنا آواز کا اور پکارنا پھر تعریف کی پست آواز کرنے والون کی تا کہ حضرت ؐ کے دلالت کرے حضرت کی بڑائی قدر پر اللہ تعالی کے نزدیک پھر ہجو کی اونکی کہ جنھون نے حضرت ؐ کو حجرون کے پیچھے سے پکارا جیسے پکارتے ہین ادنی آدمیونکو

تا کہ معلوم ہو جائے لوگون کو کہ بہت بڑی بات پر اونھون نے دلیری کی اسلیے کہ جسکی اللہ نے ایسی قدر بلندی کی کہ کوئی اوسکی آواز پر آواز
نہ بلند کرے تو حجرون کے پیچھے سے اوسکو پکارنا بے ادبی سے بطریق اولی بہت برا ہوگا ۔ فائدہ روایت کی سعد نے اور بخاری نے
کتاب ادب مین اور ابن ابی دنیا نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین حسن سے کہ کہا تھا مین داخل ہوتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے
گھرون مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین پس چھو لیتا تھا مین اونکی چھتون کو ہاتھ سے اور روایت کی داؤد بن قیس نے
کہ دیکھے مینے حجرے یعنی حضرت کی بیبیون کے کھجور کی ٹھنیون کے اور اونکے دروازون پر پردے تھے کالے بالون کے ٹاٹ کے اور گمان کرتا ہون
عرض گھر کا حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک قریب چھ یا سات ہاتھ کے اور گھر اگیا تھا گھر اندر سے دس ہاتھ اور روایت کی
ابن سعد نے عطا خراسانی سے کہ کہا پائے مینے حجرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے کھجور کی ٹھنیون سے دروازون پر اونکے ٹاٹ تھے
کالے بالون کے پس حاضر ہوا مین وقت آنے ولید بن عبد الملک کے حکمنامے کے پس پڑھا گیا وہ حکم تھا اوسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیبیون کے حجرون کے داخل کرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پس نہین دیکھے مینے کسی دن لوگ بہت روتے اوس دن کے برابر پس سنا مینے
سعید بن المسیب کو کہتے اوس دن قسم خدا کی چاہتا ہون مین کہ چھوڑتے لوگ حجرون کو بحال خود پیدا ہونگے لوگ اہل مدینہ سے اور آوینگے
لوگ جوانب اطراف سے پس دیکھین وہ اوس چیز کو کہ اکتفا کیا اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین پس ہو لوگ کثرت
مال بہت جمع کرنے سے اور آپسمین فخر کرنے سے مکانات کے بنانے مین اور کہا اوس دن ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کاشکے حجرے
بحال خود چھوڑے جاوین اور ڈھائے نجاوین تا کہ لوگ اونچے مکان نہ بناوین اور دیکھین اوس چیز کو کہ پسند کی اللہ تعالی نے اپنے
نبی کے لیے حالانکہ کنجیان زمین کے خزانون کی اونکے ہاتھ مین تھین ۔ منثور

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور اگر وہ صبر کرتے تا وقتیکہ باہر آئے تو طرف اونکے بہتر ہوتا اونکے لیے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ۔ مترجم کہتا ہے یعنی حضرت
شاہ ولی اللہ کہ یہ تعریض ہے ایک قوم کے حال پر بنی تمیم سے کہ واسطے ایک حکم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور جب مسجد
مین نہ پایا اور نہ جانتے تھے کہ کس حجرے مین تشریف رکھتے ہین نزدیک حجرون کے آواز بلند سے پکارنا شروع کیا واللہ اعلم ۔ فتح ۔ اور
اگر وہ صبر کرتے جب تک تو نکلتا اونکی طرف تو اونکو بہتر تھا اور اللہ بخشتا ہے مہربان ہے ۔ موضح ۔ تفسیر ۔ صبر کے معنی ہین روکنا نفس کا
خواہش نفسانی سے فرمایا اللہ تعالی نے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ ۔ یعنی ٹھہرا رکھ اپنے نفس کو اون
لوگون کے ساتھ کہ پکارتے ہین اپنے رب کو ۔ اور کہا بعضون نے الصبر مُرٌّ لا يتجرعه الا حُرٌّ ۔ یعنی صبر کڑوا ہے نہین پیتا
اوسکو مگر آزاد یعنی حاصل کرنا اوسکا اچھے ہی لوگون کا کام ہے اور بہتر یہ ہوتا کہ تمام قیدیون کو بے فدیہ کے چھوڑ دیتے تم اگر بے ادبی
سے جلدی نکلنے تمہارے کے نکرتے غفور رحیم بڑی ہی مغفرت والا اور رحمت والا ہے پس ہرگز نہین تنگ ہوگی مغفرت و رحمت اوسکی
اگر توبہ و رجوع کرینگے اوسکی طرف ۔ فائدہ ۔ تنبیہ ۔ غور کرنا چاہیے ان آیتون مین کہ حضرت کی سنت کو چھوڑ کر اپنے باپ دادا کی
رسمون کو پکڑنا کہان جائز رہا اسسے تو صریح یہی نکلتا ہے کہ سبکی رسمین چھوڑے اور حضرت کی سنت کو پکڑے اور حضرت کی تعظیم ظاہر
و باطن مین سبکی تعظیم پر غالب کرے خصوصا جو رسمین کفر کی شادی غمی مین برتی جاتی ہین تلاش کر کر اونکو ترک کرے تا داخل ہو فی
السلم کافۃ یعنی داخل ہو اسلام مین پورے پر عمل ہو اور مصداق ابغض الناس جو حضرت نے فرمایا مبتغ فی الاسلام سنۃ
الجاہلیۃ یعنی ڈھونڈھنے والا اسلام مین طریقہ کفار کو فرمایا ہے اوس سے بری ہو اور حضرت کے مکانو کا حال دیکھ کر اکتفا کرے مکان
ضروری پر چنانچہ شرح شرعۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ سنت مکان کے بنانے مین یہ ہے کہ بقدر کفایت کے ہو اور وہ یہ ہے کہ چھ ہاتھ کی قدر بلند

اور طول و عرض زمین بقدر اپنی حاجت کے ہو بیس جو کوئی اس سے زیادہ بناوے آدیگا روز قیامت کے اوٹھائے ہوئے اوسکو یعنی باعث
و باعث حساب کا ہوگا اور وقت بنانے کے نیت کرے یہ کہ عبادت کرونگا اللہ تعالی کی اسمین اور بچونگا گرمی اور سردی سے اور نہ خرچ کر
مکان بنانے مین مال کثیر نہین خیر ہی اوس مال مین کہ خرچ کیا جاوے پانی اور مٹی مین یعنی تعمیر مکان مین اسلیے کہ یہ اسراف ہی مال و وقت مین
کہا احمد بن سماک نے ہارون رشید سے جب کہ دیکھا مکان بلند اوسکا رَفَعْتَ الطِّيْنَ وَخَفَضْتَ الدِّيْنَ یعنی بلند کیا تو نے
مٹی کو اور پست کیا تو نے دین کو اگر ہی یہ بنا تیرے مال سے تو تو مسرفین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ یعنی اور اللہ
دوست نہین رکھتا مسرفین کو اور اگر بنا ہی یہ مال غیر تیرے سے تو تو ظالمین سے ہی وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور منقول ہی
کہ ایک بادشاہ نے بنایا ایک مکان اور ضیافت کی لوگون کی اوسمین آتے تھے لوگ اوسکے پاس جماعت جماعت اور وہ پوچھتا تھا
اونسے کہ کیون کیسا بنا ہی یہ مکان اور کیا خوب بنا ہی اور آیا اسمین کچھ عیب ہی نہین اور لوگ کہتے تھے کہ کچھ عیب نہین ہی اسمین
یہان تک کہ داخل ہوئے دو عابد ایک دن بیچ اوسکے تب بھی بادشاہ نے یہی پوچھا اونھون نے کہا کہ بڑا عیب عیبون کا یہ ہی کہ خراب ہوگا یہ
مکان اور مر جاوینگے رہنے والے اسکے یعنی فانی چیز پر کیا نازان ہوتا ہی تو پاک پروردگار فرماتا ہی مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ یعنی جو کچھ کہ تمھارے پاس ہی فانی ہی اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہی باقی ہی انتہی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان شعرون
مین فرمایا ہی قطعہ اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى ٭ سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ ٭ لَهٗ مَلَكٌ يُنَادِيْ
كُلَّ يَوْمٍ ٭ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ ٭ یعنی ای رہنے والے محل بلند کے عنقریب دفن کیا جاویگا تو مٹی مین انسان کے لیے
ایک فرشتہ ندا کرتا ہی ہر روز کہ جنو مرنے کے لیے اور بناؤ تم خراب ہونے کے لیے آداب نسبت حضرت کے تعلیم فرما کر ایک اور بات کام کی مومنون کو تعلیم فرماتے ہین

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى
مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

ای مسلمانون اگر لاوے تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو تبیین دریافت کرو تم واسطے بچنے کے اس سے کہ ضرر پہنچاؤ تم کسی قوم کو
ساتھ نادانی کے پس پشیمان ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ کی تمنے ٭ فتح ای ایمان والون اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو
تحقیق کرو کہین جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر کل کو لگو اپنے کیے پر پچھتانے ٭ تفسیر ایک شخص کو حضرت نے بھیجا
ایک قوم پر زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے اسکے استقبال کو اسلام سے پہلے اوس قوم مین اور اوسکی قوم مین بیر تھا ڈر اکہ میرے مارنے کو نکلے اولٹا بھاگا
مدینے مین آکر مشہور کر دیا کہ فلانی قوم مرتد ہوئی حضرت اونپر فوج بھیجتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہین فاسق جسے
بے شرع کام عیان ہون ٭ حسینی مراد اس فاسق سے ولید بن عقبہ ہی کہ اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے لینے کے لیے
بنی مصطلق کی طرف بھیجا اور اوسمین اور قوم بنی مصطلق مین ایام جاہلیت مین بسبب ایک خون کے عداوت تھی بنی مصطلق نے
جب اوسکی خبر پائی تو واسطے تعظیم امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار قوم کے ولید کے استقبال کے لیے باہر نکلے ولید نے
وسوسہ شیطانی سے گمان کیا کہ یہ قتال کے لیے باہر نکلے ہین اونسے ڈر کر راہ سے پھر کر حضرت رسالت مآب کے پاس حاضر ہوا اور کہا
کہ بنی مصطلق نے انکار زکوٰۃ کے دینے کا کیا اور قصد میرے قتل کا کیا رسول علیہ السلام کو غصہ آیا اور قصد اونکے قتل کا کیا اور
وہان جب خبر ولید کے پھر جانے کی اوس قوم کو پہونچی تو اونھون نے آنحضرت کی خدمت بابرکت مین آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے
آنے کی خبر پاکر اوسکی تعظیم و استقبال کے لیے باہر نکلے وہ راہ مین سے پھر کر چلا آیا ڈرتے ہین کہ مبادا کوئی خط جناب مبارک آپ کی
اوسکے بلانے کے لیے آیا ہو اور آپ کسی سبب سے ہمپر غصے ہوئے ہون اور ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے غضب اوسکے سے اور غضب

رسول اوسکے سے رسول علیہ السلام نے خالد بن ولید کو مع ایک لشکر کے خفیہ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے تقدمے مین جلدی نکرنا بلکہ تجسس کرنا اگر ایمان اور صدق اونکا معلوم کرے تو توزکوۃ اونکے مالون کی لیناوالا معاملہ کفار کا سا اونکے ساتھہ کرنا خالد نے جاکر ایک آدمی اپنی طرف سے خفیہ بھیجا اوس شخص نے دیکھا کہ بانگ نماز اور نماز جماعت سے ادا کرتے ہین اور اسلام پر قائم ہین اوس شخص نے آنکر خالد سے یہ احوال کہا خالد وہان گئے اور زکوۃ اونسے لیکر آنحضرت کی خدمت مین لائے اور اونکے ایمان کی خبر دی پس یہ آیت نازل ہوئی ❊ مسئلہ کافی وغیرہ مین آیا ہی کہ قول ایک کافر کا حلال و حرام مین مقبول ہوگا اور قول کافر و فاسق کا معاملات مین بھی مقبول ہوگا بنا بر ضرورت کے لیکن دیانات یعنی امور دینی مین قبول نکرین پس اگر کافر کہے مثلا کہ یہ گوشت مسلمان یا کتابی سے خریدا ہی مینے مسلمان کو کھانا اوسکا حلال ہی اور اگر کہے کہ مجوسی سے خریدا ہی مینے حرام ہوگا بخلاف اسکے کہ کافر پانی کی نجاست کی خبر دی تو نہین قبول ہوگا اور قول ایک عدل کا دیانات و شرائع مین مقبول ہی اور بیچ خبر دینے فاسق کے پانی کی نجاست مین اور مانند اوسکی مین اور بیچ خبر دینے مستور الحال کے سننے والے کو تحری یعنی سوچنا لازم ہی جو کچھ کہ اوسکی رای پر غالب آوے اوسپر عمل کرے اور اور اامون کے مذہب مین بعضون کے نزدیک قول اونکا مطلق مقبول نہین ہی اور بعضون کے نزدیک بعضی جگہہ مقبول ہی اور بعضی جگہہ نہین تفصیل اسکی فقہ کی کتابون مین واضح ہی ❊ بحث ایک فتوی دہلی مین مثل اسی مضمون کے ہوا تھا چونکہ بہت مفید ہی نقل کیا جاتا ہی سوال اول یا قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ ایک کافر گوشت ذبیحہ کا بیچے اور بیان کرے کہ اس ذبیحے کو مسلمان نے ذبح کیا ہی اور دلیل اوپر ذبح کرنے مسلمان کے قول کافر کا ہی فقط اس صورت مین باعتماد قول کافر کے وہ ذبیحہ حلال ہی یا حرام اور بہی کسی قریے مین مثلا عادت ہو کہ مسلمانون سے کفار ذبح کروا کر گوشت بیچتے ہین مگر خریدار کو ذبح کرنا مسلمان کا اوس ذبیحے کو سوائے قول کافر کے یا عادت کے اور وجہ سے نہین معلوم ہوتا ہی پس حکم اوسکا کیا ہی جواب اول حکم قرینے وغیرہ کا نہین کیا جاتا ہی تاوقتیکہ دلیل شرعی قائم نہو اس جہت سے حنفی حکم قیاف پر نہین کرتے ہین علی الخصوص حلت و حرمت مین کہ محل احتیاط و احتراز ہی پس صورت مرقومہ مین حکم اوپر قول کافر بیچ باب حلت و حرمت کے کہ جملہ دیانات سے ہی نہ کیا جاوے یعنی وہ گوشت کھانا بقول کافر کے کہ ذبح کیا ہوا مسلمان کا ہی جائز نہین ہی در المختار مین لکھا ہی قَوْلُ الْکَافِرِ مَقْبُوْلٌ بِالْاِجْمَاعِ فِی الْمُعَامَلَاتِ لَا فِی الدِّیَانَاتِ انتہی یعنی قول کافر کا مقبول ہی بالاجماع معاملات مین نہ دیانات مین اور کہا محمد بن الحسن الشیبانی نے سوطا مین فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ وَ ذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ لَمْ یُصَدَّقْ وَ لَمْ یُؤْکَلْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

محمد صدر الدین ۱۲۴۲	محمد قطب الدین ۱۲	سید محمد نذیر حسین ۱۲۷۰	نوازش علی ۱۲	رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۶۵	محمد کریم اللہ ۱۲۶۱	احمد علی کل حال ۱۲۶۶	فقیر احمد سعید ۱۲۵۵	

جواب صحیح ست واز قرینہ قاطعہ ثبوت حکم در باب حلت و حرمت نتواند شد در باب خبریات البتہ اعتبار آن داشتہ اند واللہ اعلم بالصواب حسبنا اللہ عفی عنہ

سوال دوسرا کیا فرماتے ہین علمائے دین رحمہم اللہ اس باب مین کہ ایک شخص نے قوم ہنود سے مثل کھٹیک وغیرہ کے بکری یا اور حیوان ایک مسلمان کے ہاتھہ سے ذبح کروایا بعد اوسکے وہ ذبیحہ نظر مسلمان سے غائب ہوا بعد ایک لحظے کے اوس کھٹیک نے کہا کہ یہ گوشت اوسی حیوان کا ہی کہ تونے ذبح کیا تھا آیا اوس مسلمان کو باعتماد قول اوس کھٹیک کے خریدنا گوشت اوس ذبیحے کا درست ہی یا نہین جواب دوسرا جب تک کہ گوشت اوس ذبیحے کا روبرو مسلمان کے رہے اور غائب نہو خریدنا اوسکا اور کھانا اوسکا درست ہی اور بعد ازان کہ اوسکی نظر سے غائب ہوا قول اوس کافر کا اس باب مین معتبر نہوگا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِھٰذَا نَاْخُذُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اِذَا کَانَ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِھَا اَیْ بِتِلْکَ اللُّحُوْمِ وَفِیْ نُسْخَۃٍ بِذٰلِکَ مُسْلِمًا اَوْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اَیْ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا اَوْ کَانَ عَرَبِیًّا وَ صَادِ کِتَابِیًّا فَاِنْ اَتٰی بِذٰلِکَ مَجُوْسِیٌّ اَیْ عَابِدُ نَارٍ وَفِیْ مَعْنَاہُ الْوَثَنِیُّ وَھُوَ عَابِدُ الصَّنَمِ اَوِ الْمُرْتَدُّ وَذَکَرَ اَنَّ مُسْلِمًا ذَبَحَہٗ اَوْ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ

أي ذبحه لم يصدق فيما ذكره ولم يعول بقولهم لانه ليس من اهل الديانات بل من ارباب الخداع والخيانة ۱۲ شرح ملا علی قاری بر موطاے امام محمد | سعادت علی ۱۲ | محمد روشن علی ۱۲ | نوازش علی ۱۲ | الجواب صحیح مشتاق احمد عفی
المجیب مصیب لطف حسین اصاب من اجاب شیخ محمد عبیداللہ المجیب مصیب فقیر محمد حسین دریافت کرو یعنی خوب تحقیق کرلو اور
فاسق کی بات پر اعتماد نکرو اسلیے کہ جو پرہیز نکرتا ہوگا تمام فسقون سے وہ پرہیز نہین کریگا جھوٹ سے کہ وہ ایک قسم ہی فسق کی اور اس
آیت مین دلالت ہی اوپر قبول کرنے ایک عدل کی خبر کے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا ایک چیز سے چنانچہ کہا جاتا ہی فسقت الرطبة
عن قشرها یعنی نکلی کھجور تازی اپنے چھلکے سے پھر استعمال کیا گیا فسوق بیچ نکلنے کے اچھی بات سے بسبب کرنے کبائر کے
اور ندامت ایک قسم ہی غم کی اور وہ یہ ہی کہ غم کرے تو اوپر اوس چیز کے کہ واقع ہو تجسے آرزو کرے تو یہ کہ وہ نہ واقع ہوتی اور یہ غم
ایسا ہی کہ ہمیشہ رہتا ہی آدمی کے ساتھ ۱۲ ص

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور جان لو کہ درمیان تمھارے رسول خدا کا ہی اگر فرمان برداری کرے تمھاری بہت سے کامون مین تو رنج مین پڑو تم ولیکن خدا نے
دوست کیا ہی نزدیک تمھارے ایمان کو اور آراستہ کیا اوسکو تمھارے دلون مین اور ناخوش کیا آگے تمھارے کفر و فسق کو اور نافرمانی
کو یہ جماعت وہی ہین راہ پانے والے بسبب احسان کے خدا کی جانب سے اور بسبب نعمت کے اور خدا دانا باحکمت ہی ۔ فتح ۔ اور جان لو
کہ تم مین رسول ہی اسکا اگر تمھاری بات مانا کرے بہت کامون مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمھارے دل مین ایمان کی
اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور بے حکمی وہ لوگ وہی ہین نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور
احسان سے اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا ۔ تفسیر یعنی تمھارا مشورہ قبول نہ ہو تو برا نہ مانو رسول عمل کرتا ہی اللہ کے
حکم پر اوسی مین تمھارا بھلا ہی اگر تمھاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کسکی بات پر چلے ۔ مو ۔ درمیان تمھارے
رسول خدا کے یعنی پس جھوٹ نہ بولو اوسکے آگے اسلیے کہ اللہ خبر کردیگا اوسکو تمھارے احوال کی اور رسوا ہوؤگے یا یہ مراد ہی کہ
تم مین رسول خدا کا ہی پس رجوع کرو اوسکی طرف اور طلب کرو راے اوسکی پھر فرمایا از راہ استیناف کے یعنی جدا جملہ لو يطيعكم الخ
اور لعنتم کے معنی ہین البتہ پڑوگے تم مشقت و ہلاک مین اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے مومنون نے زینت یعنی رغبت دلائی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی مصطلق کے زیر و زبر کرنے کی اور ولید کے قول کی تصدیق کی اور بعضے مومنون نے پرہیز کیا اس سے
اور بچاؤ کرتے تھے بنی مصطلق کا اور باز رکھا اونکو اونکے تقوی کامل نے دلیری کرنے سے اسپر اور وہ وہی لوگ ہین کہ جنکو استثنا
کیا اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے ولكن الله حبب اليكم الايمان اور بعضون نے کہا کہ وہ وہ لوگ ہین کہ امتحان
کیا اللہ تعالی نے اونکے دلون کو تقوی کے لیے اور فسوق کے معنی ہین نکلنا راہ ایمان سے ساتھ کرنے کبیرہ گناہون کے اور عصیان کے
معنی ہین فرمانبرداری نکرنی شارع کے حکم کی اولئك هم الراشدون یعنی یہ جو استثنا کیے گئے ہین وہی ہین راشدون
یعنی پہنچے راہ حق کو اور نہین مائل ہوئے استقامت سے اور رشد کے معنی ہین استقامت راہ حق پر ساتھ سختی یعنی مضبوطی کے راہ حق
مین یہ مشتق ہی رشادت سے کہ بمعنی صخرہ یعنی ٹکڑے پہاڑ کے ہی اور فضل اور نعمت بمعنی افضال اور انعام کے ہین عليم یعنی جاننے والا
ہی احوال مومنین کا اور اوس چیز کو کہ درمیان اونکے تمیز و فضیلت ہی حکیم یعنی دانا ہی جسوقت کہ فضیلت دیتا ہی اور انعام کرتا ہی

سننا تجھ کو بھی دینے کے اعتبار سے جیسے بہتر ہیں ف اور فاسق وہ ہی جو کبیرہ گناہ یا ہمیشہ صغیرہ پر رکھتا ہو اور کبیرہ جو حدیث میں آئے ہیں ستر کے قریب ہیں اور ابن عباس کہتے ہیں سات سو کے قریب ہیں اور تحقیق اسکی کتب فقہ و حدیث و تفسیر میں لکھی ہے

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اور اگر دو گروہ مسلمانوں میں سے آپس میں جنگ کریں تو صلح کرادو درمیان اونکے پس اگر تعدی کی ایک نے ان دونوں میں سے دوسرے پر پس جنگ کرو ساتھ اوس گروہ کے کہ تعدی کرتا ہے یہانتک کہ رجوع کرے طرف حکم خدا کے پس اگر رجوع کی صلح کرو درمیان اونکے ساتھ انصاف کے اور داد دو تحقیق خدا دوست رکھتا ہے داد دینے والوں کو ف یعنی اور اگر دو فرقے مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو اونمیں ملاپ کرادو پھر اگر چڑھا جاوے ایک اونمیں دوسرے پر تو سب لڑو اوس چڑھائی والے سے جب تک پھر آوے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرادو اونمیں برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش آتے ہیں انصاف والے تفسیر یعنی جب حکم شرع کے تابع ہوں تو انصاف سے صلح کرادو ایک کی طرفداری نکرو یہ حکم ہے خانہ جنگی کا جو مسلمان آپسمیں لڑ پڑیں ف آیا ہے کہ بعض انصار کی مجلس پر گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ آپ حمار پر سوار تھے پس پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حمار نے پس پکڑی عبداللہ بن ابی منافق نے ناک اپنی اور کہا چھوڑ دے راہ اپنے گدھے کی یعنی چلا جا کہ ایذا دی ہمکو اسکی بدبو نے پس کہا عبداللہ بن رواحہ نے قسم خدا کی بلاشبہ پیشاب اونکے حمار کا خوشبودار زیادہ ہے تیرے مشک سے اور چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی میں اور عبداللہ میں لڑائی ہونے لگی اور طول کھینچا لڑائی نے کہ بدکہنا سے گذر کر نوبت مار کٹائی کی پہونچی اور آئیں قومیں ان دونوں کی کہ وہ اوس و خزرج تھی اور شریک ہوئے لڑائی میں پس پھر کر آئے طرف اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صلح کرادی اونمیں پس نازل ہوئی یہ آیت وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ الخ اور بغی کے معنی ہیں گردن کشی اور ظلم اور انکار کرنا صلح سے حَتّٰى تَفِيْٓءَ یعنی رجوع کرے اور فیٔ کے معنی ہیں رجوع اور ظل یعنی سایہ اور غنیمت کو بھی فیٔ کہتے ہیں اسلیے کہ ظل رجوع کرتا ہے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور غنیمت وہ چیز ہے کہ رجوع کرتی ہے اموال کفار سے طرف مسلمانوں کی طرف حکم خدا کے کہ جو مذکور ہے اوسکی کتاب میں یعنی صلح کرنی اور ترک کرنا عداوت کا پس اگر رجوع کی یعنی باغی نے طرف حکم خدا کے بِالْعَدْلِ یعنی ساتھ انصاف کے وَاَقْسِطُوْا اور عدل کرو اور یہ امر ہے ساتھ استعمال کرنے قسط کے بطریق عموم کے بعد لوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے بیچ اصلاح آپس کے یعنی عدل سے خاص عدل کرنا صلح میں مراد ہے اور اقسطوا سے عام عدل کرنا یعنی ہر حال و ہر امر میں ف اور عبداللہ بن ابی اگرچہ منافق تھا لیکن اوسکی حمیت شاید اوسکے قوم کے مومنین نے بھی کی ہو تو ٹھیک ہو وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ مسئلہ صلح آپسکی ہر منازع میں شرع میں جائز ہے اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکے ذمے پر کسی شخص کا حق ہے اور اوس شخص کے ساتھ اور بعض حق سے صلح کرنے حلال نہیں ہے چاروں اماموں کے نزدیک اسلیے کہ ہضم کرنا غیر کے حق کا ہوتا ہے اور اگر اوسکے حق ہونے کا اپنے پر علم نہیں رکھتا ہو اور وہ دعویٰ کرے اور مدعیٰ علیہ ایک چیز پر صلح کرے یہ مصالحت صحیح ہے مگر نزدیک شافعی کے صحیح نہیں اور اسی طرح صلح کرنی مجہول پر شافعی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک جائز ہے اور مالک کو جو تصرف کیا ہے اپنے ملک میں جائز ہے چاروں اماموں کے نزدیک اگر مضر اوسکے ہمسایہ کو نہو اور اگر مضر ہو تو روا نہیں ہے امام مالک اور احمد کے نزدیک اور روا ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک

مسئلہ باغی اوس گروہ کو کہتے ہیں کہ صاحب شوکت اور سردار رکھتا ہو اور تاویل شبہ سے مسلمانوں کے امام پر خروج کرین اور

اوسکی اطاعت سے نکل جاوین پس امام کو لڑنا اونسے جائز ہی تاکہ رجوع کرنے والے حکم شریعت کی طرف ہووین اور جب مطیع شرع کے ہون
تو اونکے قتال سے باز رہے اور جو کچھ کہ باغیون نے قسم خراج اور جزیے سے لیا ہو امام کو دوبارہ اونکے دینے والے سے لینا روا نہین ہی
اور جو کچھ کہ اموال باغیون مین سے اہل عدل کے ہاتھ سے تلف ہو ضمان یعنی بدلا اوسکا نہین دینا آتا یہ احکام متفق علیہ ائمہ اربعہ کے ہین
اور جو کچھ کہ باغی قسم مال اور نفس اہل عدل کے سے حالت جنگ مین تلف کرین اوسکا بھی ضمان نہین آتا مگر بقول قدیم شافعی رح کے اور
ایک روایت مین احمد سے ضمان آتا ہی اور اموال باغیون کے اونھین کے مال ہین غنیمت نہین ہوتے اور استعانت یعنی مدد چاہنی ساتھ ہتیار اور
سواری اونکے کے اونکی لڑائی پر روا نہین ہی مگر امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ سب جائز ہی قیام حرب تک اور جب جنگ رفع ہو تو اونکو پھیر دے
اور ساتھ اتفاق امت کے مسلمانون کو کرنا امام کا ضرور ہی اور امامت فرض ہی تا امام شعائر اسلام کے قائم کرے اور داد مظلوم کی
ظالم سے لیتا رہے اور امام کو خلیفہ اپنے شہرون اپنے مین مقرر کرنے جائز ہین اور امامت لڑکے اور عورت اور کافر
اور نابینا اور مجنون کی روا نہین اور سب مسلمانون پر اطاعت امام کی واجب ہی جب تک کہ گناہ کا حکم نکرے ❊

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

سوائے اسکے نہین ہی کہ مسلمان آپسمین بھائی ہین پس صلح کروادو درمیان دو بھائیون اپنے کے اور ڈرو خدا سے تو تمپر رحم کیا جاوے ❊ فائدہ
مسلمان جو ہین سو بھائی ہین سو ملادو اپنے دو بھائیون کو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تمپر رحم ہو ❊ تفسیر ❊ مسلمان آپسمین بھائی ہین الخ
یہ تاکید و تقریر ہی پہلے مضمون کی اور بیان ہی اسکا کہ مومنون کو آپسمین صلح رکھنی اور صلح کروانی چاہیے اور آپسمین ایک
دوسرے کو مثل بھائی نسبی کے سمجھین اور ڈرو اللہ سے الخ یعنی پس تقوی باعث ہوگا تمکو آپسکی محبت و الفت کا اور جب یہ کروگے
تو امید ہوگی اللہ کی رحمت پہونچنے کی تمہاری طرف اور آیت دلالت کرتی ہی اسپر کہ بغاوت نہین زائل کردیتی ہی ایمان کے نام کو
اسلیے کہ اللہ تعالی نے مومن فرمایا اونکو باوجود بغاوت کے ❊ ف ❊ امام محی السنہ معالم التنزیل مین فرماتے ہین کہ ان دونون آیتون مین
دلیل ہی اسپر کہ بغاوت ایمان کو زائل نہین کرتی اسلیے کہ خدا تعالی نے باغیون کو بھائی مومنون کا فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے
اہل جمل و صفین کو فرمایا اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا یعنی ہمارے بھائیون نے بغاوت کی ہی ہمپر اور حکم باغیون کا یہ ہی کہ امام اونکو اپنی
اطاعت کی طرف بلاوے اور اگر مظلمہ ظاہر کرین تو اوسکو اونسے دفع کرے اور اگر مظلمہ نظاہر کرین اور اپنی بغاوت پر مصر رہین تو اونکے
ساتھ جنگ کرے تاکہ مطیع ہون اور حکم حالت قتال مین یہ ہی کہ لوگ اونکے بھاگے ہوئے کے پیچھے نجاوین اور اونکے زخمی کو اگر ہاتھ آوے
تو مارین نہین اور نہ اونکے قیدی کو مارین اور جس گروہ مین کہ شرطین بغاوت کی نہون اور وہ بغی کرے تو اوسکو قطاع الطریق یعنی قزاق
کہتے ہین اور شرطین بغی کی یہ ہین کہ ایک جماعت صاحب قوت و منعت کی مجتمع ہوکر اطاعت امام کی سے نکلجاوین اور ایک امام اپنے
مین مقرر کرین اور بغاوت اونکی کچھ تاویل و شبہہ سے ہو جیسے جمل و صفین مین حضرت علی کے مقابلے مین بعض صحابہ آئے تھے پس جماعت
قلیل ہو یا منعت اور بے امام و بے تاویل کے کہ خروج کرے باغی نہین ہونگے ❊ مسئلہ ❊ جاننا چاہیے کہ اخوت یعنی بھائی چارہ اور
آپس کی محبت کہ محض للہ ہو بلند ترین مقامات سے دین مین ہی رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَهُمْ مَنَابِرُ
مِنْ نُّوْرٍ یَّغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ یعنی آپسمین محبت رکھنے والے بسبب بزرگی میری کے واسطے اونکے نور کے
منبر ہونگے یعنی روز قیامت کے رشک لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا پس اس سے اور کیا درجہ بلند ہوگا کہ جسپر انبیا و شہدا رشک لیجاوینگے
اور یہ بھی فرمایا مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَهٗ یعنی جسنے محبت رکھی اللہ ہی کے لیے اور بغض رکھا
اللہ ہی کے لیے پس تحقیق پورا کیا اپنے ایمان کو اور محبت للہ یہ ہی کہ کسیکو بسبب کچھ غرض دنیا کے دوست رکھے جیسے محبت اوستاد کی

شاگرد کے ساتھ اور محبت شاگرد کی اوستاد کے ساتھ بشرطیکہ وہ تحصیل علم واسطے رضائے خدا اور اجر آخرت کے ہو اور اعلی درجات اس مقام کا یہ ہے کہ مطیع خدا کو دوست رکھے محض اسی لیے کہ مطیع ہے اور کچھ غرض و سبب نہو اسی لیے عرفا سب بندون کی بہبودی چاہتے ہیں اور شفیق ہوتے ہیں اونپر محض اسلیے کہ بندے خدا کے محبوب کے ہین اور بغض اللہ کو عکس معاملہ سابقہ سے سمجھنا چاہیے ف

تنبیہ ۔ للہ محبت کی فضیلت مین بہت روایتین آئی ہین کچھ اونمین سے لکھتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہ بتاؤن تمہین تجکو مدار اس کام کا یعنی دین کا ایسا مدار دین کا کہ پہونچے تو سبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر اپنے پر مجلسین ذکر اللہ والون کی اور جب تنہا ہووے تو بس ہلا زبان اپنی جسقدر طاقت رکھے تو ساتھ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابا رزین کیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے تو اپنے بدن کو بیچ اسکے تو کر۔ اور فرمایا بلا شبہ بہشت مین البتہ ستون ہین یاقوت کے اوسپر بالاخانے ہین زمرد کے اونکے دروازے کھلے ہوئے ہین چمکتے ہین جیسا چمکتا ہی ستارہ روشن پس عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا کے کون رہین گے اونمین فرمایا اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ یعنی للہ محبت رکھنے والے آپسمین اور للہ بیٹھنے والے آپسمین اور للہ ملنے والے آپسمین ۔ اور فرمایا لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ یعنی یارانہ کر مگر مومن صالح سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار ۔ ف مراد کھانے سے کھانا دعوت کا ہی والا کھانا بھوک کی حالت مین سب کو دینا درست ہی ۔ اور فرمایا اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ یعنی آدمی اوپر دین یار اپنے کے ہوتا ہی پس چاہیے کہ دیکھے ایک تم مین کا اسکو کہ دوست رکھتا ہی یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکھتا ہی اوسکی تاثیر ہوتی ہی پس اچھے کی دوستی کرے ۔ اور فرمایا جب عیادت کرتا ہی مسلمان مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہی اوسکی فرماتا ہی اللہ تعالی طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلًا یعنی خوب ہی زندگانی تیری دنیا اور آخرت مین اور اچھا ہوا چلنا تیرا اور جگہہ پکڑی تو نے جنت کے مکان مین ۔ **مشکوۃ**

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ای مسلمانون ٹھٹھا نکرین ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے احتمال ہی کہ وہ گروہ بہتر ہون اونسے نفس الامر مین اور نہ عورتین ٹھٹھا کرین عورتون سے احتمال ہی کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب نکرو درمیان اپنے اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہی فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نکی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنی بسبب اوس گناہ کے کہ جاہلیت مین کیے ہون بعد اسلام کے نشان نکرنا چاہیے ۔ **فتح** ۔ ای ایمان والون ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرے لوگ سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور نہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر ہون انسے اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کی برا نام ہی گنہگاری پیچھے ایمان کے اور جو کوئی توبہ نکرے تو وہی بے انصاف ۔ **تفسیر** جہان کسی پر برا نام ڈالا پہلے تو اپنا نام پڑگیا فاسق آگے تھا سو نہ تھا اوسپر عیب لگایا نہ لگا ۔ **موضح** آیا ہی کہ ایک جماعت بنی تمیم سے ساتھ فقراء اصحابہ کے مانند بلال اور عمار اور سلمان اور صہیب اور مانند انکے کے بسبب پریشان حالی اونکی کے ٹھٹھا کرتے تھے اوسپر یہ آیت اوتری اور ابن عباس سے منقول ہی کہ ثابت بن قیس کو بسبب بہرہ اونچا سنتے تھے جب آنحضرت علیہ السلام کی مجلس مین

آتے تو لوگ اونکو حضرتؐ کے پاس جگہہ دیتے تا کلام آپ کا سنین ایک روز ثابت نے نماز فجر مین ایک رکعت آنحضرتؐ کے ساتھہ پائی پھر بعد سلام پھیرنے حضرتؐ کے ایک رکعت باقی رہی کو پڑھنے کھڑے ہوے کہ اتنے مین لوگ گرد آنحضرتؐ کے آن بیٹھے اور ثابت کے لیے جگہہ نرہی جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو کر آئے تو جگہہ آنحضرتؐ کے پاس نہ پائی حضرتؐ کے پاس آکر ایک شخص کے پیچھے بیٹھہ گئے جب صبح روشن ہوئی تو ثابت نے اوس شخص کو ٹھوکا اور پوچھا کہ کون ہی تو اوس شخص نے کہا فلانا بیٹا فلانے کا ہون مین ثابت نے کہا کہ فلانا بیٹا فلانیہ کا یعنی اوسکی مان کے نام سے خطاب کیا اور اوسکی مان کو اوس نام سے یاد کیا کہ جاہلیت مین اوس نام کو معیوب جانتے تھے اوس شخص نے محجوب ہو کر سر جھکا لیا یہ آیت نازل ہوئی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ بیویان آنحضرتؐ کی ام سلمہ کو قصیرہ یعنی ٹھنگنی کہتین تھین اور ساتھہ اوسکے عیب کرتین تھین اور ایک روایت مین ہی کہ صفیہ کو کہ بیوی حضرتؐ کی تھین اور بیویان حضرتؐ کی یہودیہ کہتین تھین اوسپر یہ آیت اوتری کہ مسلمان کو چاہیے کہ کسی مسلمان سے ٹھٹھا نکرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند ای فاسق اور ای یہودی اور ای کتے اور مانند انکے کے نہ پکارے اور مسلمان تائب کو ساتھہ برائیون پہلی کے عیب نکرے برا نام ہی فاسق الخ یعنی برا نام ہی یہ کہ کہے کسیکو فاسق یا کافر یا یہودی اور مانند انکے کے بعد ایمان لانے اوسکے کے اور بقول بعض کے معنی یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور عیب کرنے اور لقب بد کے ساتھہ پکارنے سے باز نرہے تو فاسق ہی یس یہ کام نکرو تا مستحق اسم فسوق کے نہو وے الانصاف یعنی اپنے نفسون پر بسبب کرنے منہیات خدا کے ❊ **مسئلہ** ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہی اسلیے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس سے آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ السلام نے فرمایا مَنْ ضَحِکَ ضُحِكَ یعنی جو کوئی کسی پر ہنستا ہی اور لوگ اوس پر ہنستے ہین انتہی پس ہر مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخرے سے اور اوس سے کہ رنجیدہ نہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنی حرام نہین اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہی کہ لغو ہی اور خوش طبعی آپسمین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضایقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نکہے اور بہت نہنسے اور نوبت قہقہے کی کہ حرام ہی نہ پہنچے لیکن ہمیشہ یہ بھی ممنوع ہی اور انجام کو باعث بغض و عداوت کی ہوتی ہی ❊ **معالم** ❊ مراد قوم سے خاص مرد ہی ہین اسلیے کہ وہ قوام یعنی خبرگیران اور عورتون کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاۤءِ اور لفظ قوم اصل مین جمع قائم کی ہی جیسے کہ صوم اور زور جمع صائم اور زائر کی ہی اور قوم سے خاص مرد ہی مراد ہونے سمجھے جاتے ہین صریح اسی آیت سے اسلیے کہ نسا اگر داخل ہوتین قوم مین تو نہ فرماتا اللہ تعالی وَلَا نِسَاۤءٌ الخ اور قوم فرعون اور قوم عاد مین جو علما کہتے ہین کہ وہ مرد و عورتین ہین تو مراد اوس سے یہ نہین ہی کہ لفظ قوم کا دونون پر صادق آتا ہی بلکہ قصد کیا گیا ہی ذکر کرنا مردون کا اور ترک کیا گیا ہی ذکر عورتون کا اسلیے کہ عورتین تابع ہین مردون کی اور مراد یہ ہی کہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کرے ہر ایک یہ کہ جس سے ٹھٹھا کرتے ہین بسا اوقات ہوتا ہی وہ اللہ کے نزدیک بہتر ٹھٹھا کرنے والے سے اسلیے کہ نہین اطلاع ہوتی ہی لوگون کو مگر ظاہر حال کی اور باطن کا اونکو علم نہین اور اللہ کے نزدیک قدر و اعتبار ہی اخلاص باطن کا پس لائق ہی یہ کہ نہ دلیری کرے ٹھٹھا کرنے پر اوس شخص سے کہ حقیر جانتی ہی اوسکو آنکھہ اوسکی جب کہ دیکھتا ہی اوسکو پریشان حال یا صاحب آفت اوسکے بدن مین یا غیر لائق کلام کرنے کے پس شاید کہ وہ اخلاص دل مین رکھتا ہو اور دل اوسکا خوب پاک و پاکیزہ ہو اوس سے کہ وہ برخلاف اوسکی صفت کے ہو پس ظلم کریگا اپنے نفس پر بسبب تحقیر جاننے اوس شخص کے کہ توقیر کی ہی اللہ نے اوسکی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْبَلَاۤءُ مُوَکَّلٌ بِالْقَوْلِ لَوْ سَخِرْتُ مِنْ کَلْبٍ خَشِیْتُ اَنْ اُحَوَّلَ کَلْبًا یعنی بلا سونپی گئی ہی ساتھہ بولنے بات کے اگر ٹھٹھا کرون مین کتے سے تو ڈرتا ہون مین اس سے کہ ہو جاؤن مین کتا وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَکُمْ کے معنی یہ ہین کہ طعن کرے تم

اہل دین اپنے کو آخر کے معنی ہین طعن کرنا اور زبان کی بار دینی اور یعقوب اور سہیل نے وَلَا تَلْمُزُوْا میم کے پیش سے باب نصر سے پڑھا ہی اور سب مومن بانفسہم
واحد کے ہین پس جب عیب کیا ایک مومن نے دوسرے مومن کو تو گویا کہ عیب کیا اپنے نفس کو اور بعضون نے کہا معنی اسکے یہ ہین کہ نہ کرو تم
ایسا کام کہ طعن کیے جاؤ تم بسبب اوسکے اسلیے کہ جسنے کیا ایسا کام کہ مستحق ہوا بسبب اوسکے طعنے کا پس طعن کیا اوسنے اپنے
نفس کو حقیقت مین اور وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے معنی ہین بلانا برے لقب سے نبز کے معنی ہین لقب بد اور لقب بد سے پکارنا جو منع
کیا گیا ہی وہ یہ ہی کہ جو ناگوار گذرے اوسکو کہ جسکو پکارتا ہی اور جسکو وہ خوش لگے اوسکا مضائقہ نہین اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
مین جو لفظ اسم کا ہی بمعنی ذکر کے ہی گویا کہ کہا گیا برا ہی ذکر مرتفع واسطے مومنین کے بسبب ارتکاب ان جرائم کے یہ کہ ذکر کیے جاؤ
ساتھ فسق کے یعنی ٹھٹھا وغیرہ کرین تا مشہور بفسق ہون اور یہ برا ہی مومنون کے لیے اور لفظ بَعْدَ الْاِیْمَانِ سے تقبیح بیان
کرنا ہی جمع ہونے ایمان اور فسق کا کہ مانع ہی اوسکو ایمان اور بعضون نے کہا کہ بعضے یہودی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو بعضے لوگ
یا یہودی یا فاسق کہتے تھے پس منع کیے گئے اس سے اور کہا گیا اونکو کہ برا ہی یہ کہ ذکر کرو تم آدمیون کو ساتھ فسق و یہودیت
کے بعد ایمان لانے اونکے کے ؛ ف ؛ کہا عکرمہ نے بیچ تفسیر وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے کہ وہ کہنا ہی آدمی کا ایک آدمی کو
ای فاسق ای کافر ای منافق اور کہا حسن نے کہ بعضے یہودی اور نصرانی جو مسلمان ہو گئے تھے اونکو کہا جاتا تھا بعد اسلام کے ای یہودی
ای نصرانی پس منع کیے گئے اس سے اور کہا عطا نے کہ وہ یہ ہی کہ کہے تو بھائی مسلمان کو ای کتے ای گدھے ای سور اور ابن عباس سے
منقول ہی کہ تنابز یہ ہی کہ ایک شخص برائیان کرتا تھا پھر توبہ کی اب اوسکو عار دلاوے پہلے گناہون پر پس منع کیے گئے کہ گناہ گذشتہ
پر عار مت دلاؤ اور بعضون نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو اکثر لوگون کے دو دو اور تین تین نام تھے اور
بعضے اون نامون مین ایسے تھے کہ اونکے ذکر کرنے سے برا مانتے تھے پس یہ آیت اوتری حاصل یہ کہ کسیکو اس طرح نہ پکارے کہ اوسکو
ناگوار گذرے کہ یہ بہت ہی برا ہی ؛ [illegible] ؛ **تنبیہ** ؛ جاننا چاہیے کہ کسی سے ٹھٹھا کرنا اور کسی پر
طعن کرنا اور حقارت و برے نام سے پکارنا یہ ساری باتین شاخین ہین تکبر کی جب اپنے کو اچھا جانتا ہی اور اور کو برا تب ہی اوس سے یہ
باتین سرزد ہوتی ہین اور اگر اپنے کو حقیر و برا جانے تو کاہیکو یہ باتین سرزد ہون پس مومن کو چاہیے کہ اپنے تئین حقیر و برا جانے اور
بچاوے اپنے کو اس آفت سے کہ برائیان تکبر کی قرآن و حدیث مین بھری ہین ہین دعا کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا ؛ یعنی یا اللہ کر مجکو صبر کرنیوالا
اور کر مجکو شکر کرنیوالا اور کر مجکو میری آنکھ مین چھوٹا اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ؛ اور کتاب ملتقی الابحر وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی
کہ جو کوئی بہتان لگاوے محصن مرد یا محصن عورت کو ساتھ صریح زنا کی تو حد لگایا جاوے یعنی اسی درے اوسکو مارے حاکم بسبب طلب کرنے
اوسکے کہ جسکو بہتان لگاوے اور محصن سے یہان یہ مراد ہی کہ وہ مکلف ہو آزاد ہو مسلمان ہو پاک ہو زنا سے اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان
لگاوے مملوک یعنی بردے کو یا کافر کو زنا کا یا بہتان لگاوے مسلمان کو اسطرح کہ کہے ای فاسق ای کافر ای خبیث ای چور ای فاجر ای منافق ای لوطی
ای لونڈے باز کہ دونون لفظون سے مراد اغلامی ہی یا کہے ای بیاج خور ای شرابی ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ زادے ای بدکار زادے
ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزانی او اللصوص یعنی تو ایسا ہی کہ تجھ کا نا پکڑتے ہین تیرے پاس زناکار یا چور یا کہے ای حرام زادے
ان سب صورتون مین تعزیر دیا جاوے انتہی ؛ اور فرق حد اور تعزیر مین یہ ہی کہ حد شارع کی طرف سے مقرر ہوتی ہی اور تعزیر رای حاکم پر
موقوف ہوتی ہی کہ جس طرح مناسب جانے اوسطرح سزا دے لیکن دُرّون سے سزا دے تو چالیس سے کم ہی کم مارے اور اربعین مین امام غزالی علیہ الرحمہ نے
لکھتے مین کہ ٹھٹھے بازی مین بہت ہنسنا ہوتا ہی اور دل مردہ ہو جاتا ہی اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور ہیبت اور وقار آدمی کو کھو دیتی ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ بِهٖ جُلَسَاءَهٗ فَيَهْوِيْ بِهٖ اَبْعَدَ مِنَ الثُّرَيَّا یعنی جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ تا ہنسائے اوس سے اپنے ہمنشینون کو تو دور پڑتا ہی اللہ کی رحمت سے ثریا ستارے سے بھی زیادہ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ یعنی جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹھا کر اوس سے لیکن یہ جانا چاہیے کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو مضایقہ نہین اوسکا خصوصاً عورتون اور لڑکون کے ساتھ اونکا دل خوش کرنے کو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئی ہی لیکن حضرت نے یہ بھی فرمادیا کہ اِنِّیْ لَا اَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا یعنی مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا مگر حق اور اور کو دشوار ہی ضبط اسکا کہ حق ہی بولے اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑے ہین اور فرمایا ایک بڑھیا کو لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّةَ یعنی بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہ بات واقع مین سچی تھی کہ وقت داخل ہونے جنت کے سب جوان ہو نگے اور فرمایا ایک لڑکے کو یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر کہ نام ایک جانور کا ہی کہ مثل لعل کے ہوتا ہی وہ لڑکا اوس سے کھیلا کرتا تھا جب وہ مرگیا تو حضرت نے یون پوچھا اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھاتے تھے اَتَاْكُلُ التَّمْرَ وَاَنْتَ رَمِدٌ یعنی کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتین ہین پس کہا اونھون نے اِنَّمَا اٰكُلُ بِالشِّقِّ الْاٰخَرِ یعنی مین کھاتا ہون دوسری جانب سے پس مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طرح کی مزاح ہو آپسمین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نکرے اسکی ❊

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

ای مسلمانون احتراز کرو بہت گمان سے بد تحقیق بعضی بدگمانی گناہ ہی اور جاسوسی نکرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوؤ تم اوس سے اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی ❊ **فتح** ای ایمان والون بچتے رہو بہت تہمتین کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہی اور بھید نہ ٹٹولو کسیکا اور بدنکہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسیکو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تمکو اس سے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ معاف کرنے والا ہی مہربان ❊ **تفسیر** تہمت اور بھید ٹٹولنا اور پیٹھ پیچھے برا کہنا کسی جگہ نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچھ کہے جہان اوسمین کچھ دین کا فائدہ ہو اور نفسانیت غرض نہو ❊ **مو** جس بدگمانی سے بچنے کا حکم ہی وہ بعضی بدگمانی ہی اور وہ بعضی صفت کی گئی ساتھ کثرت کے یعنی بچو بعضی بدگمانی سے کہ بہت واقع ہوتی ہی کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے اور وہ گمان بد لیجانا تیرا ہی بہ نسبت اہل خیر کے رہے اہل فسق پس جائز ہی ہمکو یہ کہ گمان رکھین ہم ساتھ اونکے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا اونسے یا معنی یہ ہین اِجْتَنِبُوْا اجْتِنَابًا كَثِيْرًا یعنی پرہیز کرو پرہیز کرنا بہت یا یہ معنی ہین کہ احتراز کرو بہت بدگمانیون سے تا کہ واقع ہو بچاؤ بعض سے اور اثم اوس گناہ کو کہتے ہین کہ مستحق عذاب کا ہو اوسکا کرنے والا اور لَا تَجَسَّسُوْا کے یہ معنی ہین کہ نہ تلاش کرو عیب مسلمانون کے اور مجاہد سے منقول ہی یعنی لَا تَجَسَّسُوْا کے معنون مین کہ خُذُوْا مَا ظَهَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَ اللّٰهُ یعنی لو جو کچھ ظاہر ہوا اور چھوڑ دو اوس چیز کو کہ چھپایا ہو اوسکو اللہ تعالی نے اور کہا سہیل نے لَا تَجَسَّسُوْا عَنْ طَلَبِ مَعَائِبِ مَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ یعنی بحث و تفتیش نکرو اون عیبون کے طلب کرنے سے کہ جنکو چھپایا ہی اللہ نے اپنے بندون پر اور غیبت کے معنی ہین ذکر کرنا عیب کا پس پشت اور حدیث مین آیا ہی کہ

غیبت یہہ ہی کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو بہہ اگر وہ عیب اوسمین ہو تو غیبت ہی والا بہتان ہی اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہی اَلْغِیْبَةُ اِدَامُ کِلَابِ النَّاسِ یعنی غیبت سالن ہی لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر ہین اور
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ تمثیل و تصویر ہی اوس چیز کی کہ پہونچتا ہی اوسکو غیبت کرنے والا کہ وہ آبرو ریزی اوسکی ہی کہ جسکی غیبت کی اور آیت
کئی طرح کے مبالغے ہین ایک تو اونمین سے استفہام ہی کہ جسکے معنی تقریر ہین اور اور مبالغہ یہہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب محبت کیا اور
اور یہی کہ نہ اکتفا فرمایا اوپر تمثیل غیبت کرنے کے ساتھ کھانے گوشت انسان کے بلکہ ٹھہرایا انسان کو اخ یعنی بھائی اور قتادہ سے منقول ہی
کَمَا تَکْرَهُ اِنْ وَجَدْتَ جِیْفَةً مُدَوَّدَةً اَنْ تَاْکُلَ مِنْهَا کَذٰلِكَ فَاکْرَهْ لَحْمَ اَخِیْكَ وَهُوَ حَیٌّ یعنی اگر پاوے تو
مردار کیڑے پڑا ہوا اور اوسکے کھانے کو مکروہ رکھے تو ایسا ہی مکروہ رکھ بھائی مسلمان کے گوشت کھانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی اوسکی
غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اونکو یہ کہ کوئی اونمین سے نہین دوست رکھتا ہی کھانا مردار گوشت بھائی
اپنے کا اوسکے بعد فرمایا فَکَرِهْتُمُوْهُ یعنی پس ثابت ہوا مکروہ رکھنا تمھارا اوسکو بسبب استقامت عقل کے پس چاہیے کہ یہہ بھی ثابت ہو
کہ مکروہ رکھو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند ہی اوسکے یعنی غیبت بسبب استقامت دین کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ تواب کے معنی ہین بہت قبول
کرنے والا توبہ کا اور معنی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الخ کے یہہ ہین کہ ڈرو تم اللہ تعالی سے ساتھہ ترک کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے تم اوس سے
بچنے کا اور ڈرو ساتھہ نادم ہونے کے اوس چیز پر کہ پائی گئی تم سے اوسمین سے پس بلا شبہہ اگر درو گے تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمھاری
اور دیگا تمکو ثواب متقیون توبہ کرنے والون کا۔ ف منقول ہی کہ سلمان خدمت کرتے تھے دو شخصون کی صحابہ مین سے اور
پکاتے تھے اونکا کھانا پس ایک روز سلمان سو رہے کھانا اونکا نہ پکایا اون دونون نے سلمان رضی اللہ عنہ کو پیغمبر خدا کے پاس بھیجا تا
آنحضرت صلعم سے طعام اونکے لیے مانگ لاوے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اُسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھہ ہی تو دیگا اور اُسامہ دارو غہ تھے رسول خدا
کے سلمان اسامہ کے پاس گئے اسامہ نے کہا میرے پاس کچھہ کھانا موجود نہین ہی سلمان نے اون دو صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی
اونھون نے سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ اگر کنوئین سمیحہ مین جاوے تو وہ بھی خشک ہو جاوے پھر وہ دونون تجسس مین
پڑے کہ آیا اُسامہ نے سچ کہا یا کھانا رکھتا ہی اور ہمسے بخل کیا پھر جب وہ دونون آنحضرت صلعم کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی
تمھارے مونہون مین دیکھتا ہون مین اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا ہی فرمایا کہ غیبت کی تمنے یعنی سلمان اور
اسامہ کی اور جسنے غیبت کی مسلمان کی پس بلا شبہہ کھایا گوشت اوسکا پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت مذکورہ اور ایک روایت مین ہی کہ
یہہ آیت نازل ہوئی کہ ظن بد اہل خیر پر نہ لیجاؤ اور لوگون کے عیوب اور پوشیدہ گناہون کے تجسس مین نہ پڑو تو جو کچھہ کہ خدا تعالی نے
پوشیدہ رکھا ہی ظاہر نہو اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ ظن دو قسم ہی ایک تو گناہ ہی اور وہ وہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھہ اوسکے اور دوسرا
ظن وہ ہی کہ گناہ نہین اور وہ وہ ہی کہ کلام نکرے تو ساتھہ اوسکے اور تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ ظن چار قسم پر ہی ایک تو مامور بہ اور موجب
ثواب کا ہی اور وہ حسن ظن ساتھہ خدا کے اور مومنون کے ہی حدیث شریف مین آیا ہی اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہی
ایمان کی اور فرمایا حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی نیک گمانی اچھی عبادت سے ہی اور دوسرا ظن حرام ہی اور وہ ظن بد ساتھہ
خدا کے اور رسول کے اور مومنون کے ہی اور وہ موجب عذاب کا ہی اور تیسرا ظن تحری ہی امر قبلے مین اور امور اجتہادیہ مین موجب ثواب کا ہی
اور چوتھا مباح ہی اور وہ ظن امور دنیا اور مہمات معیشت مین ہی اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کی ہی
اور ظن حرام کے حق مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی بچاؤ تم اپنے

بدگمانی سے اسلیے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی دل کی اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپسمین اور نہ حسد کرو آپسمین اور
نزاع نکرو آپسمین اور بعضون نے کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہو و بندے اللہ کے بھائی اور ایک روایت مین پہلے لفظ
وَلَا تَجَسَّسُوا کی وَلَا تَحَسَّسُوا بھی آیا ہی یعنی آنکھ کان سے کسیکی ٹوہ نہ لو اور لَا تَجَسَّسُوا کے معنی یہ ہین کہ نرمی سے
کسیکا حال نہ معلوم کرو جیسے جاسوس کرتے ہین اور آیا ہی کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پھر پکارا ساتھ آواز بلند کے
پس فرمایا یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تُعَیِّرُوْهُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ یَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ
یَفْضَحْهُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِهٖ یعنی ای گروہ لوگونکے کہ اسلام لائے ساتھ زبان اپنی کے اور نہین پونہچا ایمان طرف دل
اونکے کے نہ ایذا دو مسلمانون کو اور نہ عار دلاؤ اونکو اور نہ ڈھونڈھو عیب اونکے اسلیے کہ تحقیق جو کوئی ڈھونڈھتا ہی عیب اپنے
بھائی مسلمان کا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب اوسکا اور جسکا ڈھونڈھتا ہی اللہ عیب رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ درمیان گھر اپنے کے ہو
اور آیت مین مراد فَكَرِهْتُمُوْهُ سے یہ ہی کہ جیسا کہ کھانے گوشت برادر مردہ اپنے کے سے کراہیت رکھنے والے ہو ایسا ہی غیبت سے
بھی کراہیت رکھو اور تنفر کرو ٭ **مسئلہ** ٭ غیبت اوس کلام کو کہتے ہین کہ کوئی کسیکے غائبانہ ایسی بات کہے کہ اگر وہ سنے
تو ناخوش ہو بشرطیکہ وہ بات سچی ہو اسلیے کہ اگر جھوٹ ہوگی تو وہ بہتان ہوگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَتَدْرُوْنَ
مَا الْغِیْبَةُ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ الخ یعنی کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی
غیبت عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ رکھے وہ
کسی نے کہا خبر دیجیے مجکو یہ کہ اگر ہووے میرے بھائی مین وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی تو بھی غیبت ہوگی فرمایا اگر ہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق
غیبت کی تو نے اور اگر نہو اوسمین وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو تحقیق بہتان کیا تو نے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَمَّا عُرِجَ
بِیْ رَبِّیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ یَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ
یَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ یعنی جب اوپر لے گیا
مجکو رب میرا یعنی معراج مین تو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے ناخن تھے تانبے کے نوچتے تھے مونہہ اپنے اور سینے اپنے پس کہا مینے
کون ہین یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ ہین کہ کھاتے ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتے ہین اور پڑتے ہین آبروریزی اونکی مین یعنی غیبت
کرتے ہین اور گالیان دیتے ہین اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت زیادہ ہی زنا سے اور یہ بھی
حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال غیبت کرنے والے کو ایسا مٹاتی ہی کہ جیسے آگ لکڑیون کو اور نیکیاں اوسکی اوسکے دشمن کو یعنی جسکی غیبت کی ہی
دیتے ہین اور سیئات دشمن کے غیبت کرنے والے کو دیتے ہین نعوذ باللہ منہ پس معلوم ہوا کہ غیبت بڑی ہی بلا ہی اور موجب عذاب دردناک کی
مومن کو احتراز اوس سے واجب ہی اور بچنا اور چھٹکارا غیبت سے یون ہوتا ہی کہ اسباب غیبت کے اپنے سے دور کرے اور اوسکے وعید مین تامل کرے
کہ تھوڑی سی چیز کے لیے غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کے حسد یا اظہار فضل اپنے کا اور رد اور دوسرے کے فضل کا اور غصہ
اور تہمت بازی اور مانند اونکے کے ہین ان سب سے دور ہونا چاہیے کہ حقیقت مین عداوت کرنی اپنے ساتھ ہی اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ہی
ندامت اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سے اور بخشوانا دشمن سے ہی تا گناہ خدا اور بندے کے سے پاک ہو اور اگر دشمن مر گیا ہو تو اوسکے لیے
خیرات اور استغفار کرے اور بخشوانے مین جو کچھ کہ اوسکی غیبت کی ہی اوسکے آگے ظاہر کر کر عفو کروا دے مگر کہ خوف زیادتی شر کا ہو تو
وہان مجمل کہے اور اگر اسمین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کرے فقط اور بخشوانے مین بہر نوع نفع ہی اگر عفو کیا انہوں

والا ثواب اس بخشوانے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت سب جگہ حرام ہی مگر چہ جگہہ معاف ہی
گنہگار نہین ہوتا ایک تو بیچ ظاہر کرنے احوال فاسق معلن کے کہ فسق سے عیب نرکھے اسی مین داخل ہین ڈوم و مخنث وغیرہ دوسرے
بیچ ظاہر کرنے حال ظالم کے سامنے حاکم اور مددگار اپنے کے تیسرے ظاہر کرنا منکرات کا آگے محتسب کے تا دفع اوسکا کرے
چوتھے اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوی کے پانچوین کہنا کسیکا ایسا لقب کہ وہ اوس سے رنجیدہ نہو جیسے اعمی کو
نابینا کہنا چھٹے ظاہر کرنا حال چور اور مبتدع کا آگے اوس شخص کے کہ اوسپر اعتماد ہو کہ تدارک اسکا کریگا حاصل کلام یہ کہ دور ہونا
اس عمل سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس زمانے مین ایسی شائع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس اوس سے خالی نہین
الا ماشاء اللہ باوجودیکہ کبائر سے ہی لیکن لوگ اوس سے ایسے غافل ہین کہ اوسکو برا ہی نہین جانتے حق تعالی آگہی بخشے اور قریب اسکے
گناہ مین آفت سخن چینی اور چغل خوری ہی کہ اوسکے حق مین قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح مسلم مین واقع ہی لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ نَمَّامٌ یعنی نہین داخل ہوگا جنت مین چغل خور اور دنیا مین بھی خرابی اوسکی کبھی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خونریزیان ہوتی ہین
پس سخن چینی اور پردہ دری کسیکے کا رسے روا نہین ہی مگر یہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسیکا لیلوے اور مانند اسکے ہر چیز کہ اوسمین
نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوسکو اوس سے خبر دینی جائز ہی تا مسلمان اور مال اوسکا محفوظ رہے اور چور وغیرہ بھی اوسکے گناہ
سے بچے اور جو کوئی کہ دو دشمنون سے آپسمین ملاقات رکھتا ہو اوسپر لازم ہی کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے اور دوسرے سے
ظاہر نکرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے والا بیچ وعید دورویون کے داخل ہوگا اور کہا ہی علمانے کہ غیبت اور چغل خوری کے
سننے والے پر چھ چیزین لازم ہین تا گنہگار نہوں ایک تو یہ کہ اوسکے کلام کو باور نکرے اسلیے کہ غیبت کرنے والا فاسق ہی دوسرے
یہ کہ اوسکو منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہی تیسرے یہ کہ چغل خور جو کسی مسلمان کی طرف سے چغل خوری کرے اوسپر گمان بد
نہ لیجاوے کہ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ خَیْرًا واقع ہی چوتھے یہ کہ اوسکے احوال کے تجسس مین نہ پڑے پانچوین یہ کہ چغل خوری چغل خور
کے سے کسیکو خبر نکرے چھٹے یہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے ٭ معنا ٭ بحمد اللہ ٭ حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے بیچ شرح
حدیث اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ کے لکھا ہی جاننا چاہیے کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت بڑا اور بنسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا
ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ کہ بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسیکے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے
اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین
یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی
اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور سخن گوئی اور خاموشی مین اور سوا انکے مین جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکے خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ
کے ہو یا کنایہ سے یا رمز یا اشارے کے ساتھ آنکھ اور بھون اور سر اور ہاتھ اور مانند انکے کے اور قاعدہ کلیہ اسمین یہ ہی کہ جس چیز سے
سمجھا وے تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو اوسکے پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکے موںھ پر کہے اور ناخوش لگے اوسکو بیحیائی
اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ اور ہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو
پہونچگئی ہی اور اگر نہ پہونچی نہین ہی اور وہ مر گیا ہی یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانے مین لازم نہین ہی کہ تفصیل
سے کہے بطریق اجمال کے کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی میںنے بخشدے وہوالصحیح اور جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرنا
بھی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین ہی ٭ ف ۲۹ ٭ ذکر کرنا آدمیون کی برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضایقہ ہی اور
مکروہ ہی اوس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنے اور نقصان کا اور جسنے غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین غیبت کی

وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ✤ ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پہونچاتا ہی
لوگون کو ہاتھ اور زبان سے پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس عیب کے کہ اوسمین ہی نہین ہوتی غیبت اور اگر خبر پہونچاوے سلطان کو اوسکی
تاکہ وہ تنبیہ کرے اوسکو پس نہین گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان ✤ عالمگیری ✤ روایت کیا ہی احمد نے بیچ کتاب زہد کے کہ
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اونھون نے لَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَخِيكَ سُوءًا وَأَنْتَ
تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا یعنی بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے تیرے بھائی مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو
اوسکے لیے خیر مین ٹھکانا ✤ اور روایت کیا ابن مردویہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ الظَّنَّ يُخْطِئُ وَ
يُصِيبُ یعنی بلاشبہہ گمان خطا کرتا ہی اور صواب کو بھی پہونچتا ہی ✤ اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین سعید
بن مسیب سے کہ کہا لکھا طرف میری بعضے بھائیون میرے نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے أَنْ ضَعْ أَمْرَ أَخِيكَ
عَلَى أَحْسَنِهِ مَا لَمْ يَأْتِكَ مَا يَغْلِبُكَ وَلَا تَظُنَّنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ شَرًّا وَ
أَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مَحْمَلًا الخ یعنی رکھ امر بھائی مسلمان اپنے کو اوپر محمل نیک کے جب تک کہ نہ آوے تجکو وہ چیز کہ غالب
آوے تجپر یعنی اوسکے امر کو محمل نیک پر حمل کر جب تک کہ عاجز ہووے تو اوسکی تاویل سے اور بدگمانی نہ لیجا ساتھ ایک بات کے کہ نکلے
مسلمان کے مونہہ سے اس حال مین کہ پاوے تو اوسکے لیے خیر مین محمل اور جو شخص کہ پیش کرے اپنے نفس کو تہمتون کے لیے پس نہ ملامت کرے
مگر اپنے ہی نفس کو اور جو شخص کہ چھپاوے بھید اپنا ہوتا ہی اختیار اوسکے ہاتھ مین یعنی اگر بھید مونہہ سے نکال بیٹھا پھر اختیار اسکا
نہ رہا پھر جا ہوگا اور وہ امر خراب ہوگا اور نہ بدلا لیا تو نے اوس سے کہ نافرمانی کی اللہ کی تیرے حق مین مانند اسکے کہ فرمانبرداری
کرے تو اللہ کی اوسکے حق مین یعنی جب تجسے بدی کرے برا بدلا اوسکا یہی ہی کہ تو درگذر کر اوس سے اور بھلائی کر اوس سے اور لازم کر اپنے
دوستی کرنی سچون سے پس جیتا رہ تو ایسے دوستون کے حاصل کرنے کی فکر مین اسلیے کہ وہ زینت ہین حالت فراخی وچین مین اور بڑے
سامان ہین وقت آنے بلاے عظیم کے اور سہل وحقیر سمجھ تو قسم کو پس حقیر کریگا تجکو اللہ اور نہ سوال کر تو اوس حکم سے کہ نہین ہوا
یہان تک کہ ہو یعنی جس امر مین کچھ حکم نہین آیا اوسکی تفتیش مین نہ پڑ یہان تک کہ کچھ حکم معلوم ہو اور نہ کہہ بات مگر نزدیک اوس
شخص کے کہ خواہش کرے اوسکی اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوے تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنے دشمن سے اور ڈرتا رہ
اپنے یار سے مگر کہ امین ہو اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ سے اور مشورہ کر اپنے امر مین اون لوگون سے کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے
بن دیکھے ✤ روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتے خانۂ کعبہ کا اس حال مین کہ فرماتے
تھے مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ
الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكِ مَالِهِ وَدَمِهِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا یعنی کیا خوب ہی تو اور
کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہی تو اور کیا بزرگ ہی حرمت تیری قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ
حرمت مومن کی بہت بڑی ہی نزدیک اللہ کے تیری حرمت سے بڑی حرمت ہی اوسکے مال کی اور خون کی اور گمان نہ لیجایا جاوے
اوسپر سواے خیر کے ✤ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابی العالیہ سے کہ کہا تھے ہم حکم کیے جاتے یہ کہ اگر خادم پاس کوئی چیز رکھین تو
مہر کر دیا کرین اور ماپا اور گن کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ عادت پکڑین وہ خلق بد کی یعنی خیانت کی یا کوئی ہم مین سے
بدگمانی لیجاوے اوسپر ✤ روایت کی طبرانی نے حارثہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلَاثٌ لَازِمَاتٌ لِأُمَّتِي
الطِّيَرَةُ وَالْحَسَدُ وَسُوءُ الظَّنِّ یعنی تین چیزین لازم رہینگی میری امت کے لیے شگون بد لینا اور حسد اور بدگمانی پس

۱ـــه [illegible]
۲ـــه [illegible] ۱۲
۳ـــه وشاورہم فی الامر کالذین یخشون ربہم بالغیب ۱۲
۴ـــه مقصود بیان کرنا اوسکی برائی کا ہی کہ کفار کی خصلتون مین سے ہین انکو چھوڑنا چاہیے ۱۲ منہ مدظلہ

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمین یہ چیزین ہوتی ہین تو کون سی چیز انکو دفع کرے فرمایا اِذَا حَسَدْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰہَ وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا تَطَیَّرْتَ فَامْضِ یعنی جب حسد کرے تو بخشش مانگ اللہ سے اور جب گمان ہو تجکو کسیکی طرف سے پس نہ تحقیق کر یعنی پس عادت چھوٹ جائیگی اور جب شگون بد واقع ہو تجکو تو خیال اوسکی طرف نکر اور جو کام کرنا ہے اوسکو کر یہ روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَسَاءَ بِاَخِیْهِ الظَّنَّ فَقَدْ اَسَاءَ بِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ یعنی جسنے بدگمانی کی اپنے بھائی مسلمان پر بے تحقیق بدگمانی کی اوسنے اپنے رب عز وجل سے فرماتا ہی اللہ تعالی بچو تم بہت بدگمانی سے یہ روایتین تفسیر درمنثور کی ہین اور کتاب نصاب الاحتساب مین کہ کتاب معتبر ہی لکھا ہی کہ من جملہ ادب احتساب سے یہ ہی کہ جو روایت کیا ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹھے پس دیکھا اونھون نے ایک چراغ دروازے کی درزون مین سے پس جھانکا تو دیکھے کیا کہ کتنے ایک لوگ بیٹھے ہین شراب پر پس انکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوئے مسجد مین اور نکالا عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے اونکو طرف اوسی دروازے کے پس دیکھا دونون نے اور کہا حضرت عمر رض نے عبد الرحمن کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کرین ہم پس کہا عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلاشبہ کیا ہمنے وہ کام کہ منع کیا ہمکو اللہ نے اوس سے کیونکہ تجسس کیا ہمنے اور مطلع ہوئے ہم اوپر عیب ایک قوم کے کہ پردہ کیا تھا اونھون نے ہمسے اور نہین لائق تھا ہمکو یہ کہ کھولین ہم اللہ تعالی کے پردے کو پس کہا عمر نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو مگر کہ سچ کہا تو نے پس پھر آئے دونون اور اس روایت سے کتنے ہی فائدے معلوم ہوئے ایک تو یہ کہ رات کو گشت کرنا یعنی حاکم کے لیے سنت ہی عمر رضی اللہ عنہ کی اور دوسرا یہ کہ محتسب کو لائق ہی یہ کہ مشورہ کرے اپنے یارون سے اوس امر مین کہ دشوار ہوا اوسپر جیسا کہ سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن سے اور تیسرا یہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی اور روایت کیا گیا ہی مانند اسی کے یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ گشت کو اوٹھے ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس جھانکا انھون نے ایک دروازے کی درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوسکے آگے شراب ہی اور گانیوالی گا رہی ہین پس چڑھے یہ دونون دیوار پر اور کہا کہ نہین برا جانتے ہم کسی بڈھے کو مثل تیرے کہ ہو ایسے حال پر پس اوٹھکر آیا وہ شخص طرف عمر کے اور کہا ای امیر المومنین قسم دیتا ہون تجکو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہان تک کہ کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اسکو ہی کہ پہلے میری بات سن لو پھر غصہ کرنا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہہ کہا اوسنے کہ اگر نافرمانی کی مینے اللہ تعالی کی ایک امر مین تو تمنے نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر نے کہ وہ کیا ہین اوسنے کہا کہ تجسس کیا تو نے حالانکہ اللہ تعالی نے منع کیا تجکو اوس سے کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوْا اور دیوار سے چڑھ آئے تم حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین انکے دروازون سے یعنی اور نہ آؤ گھرون مین انکی پشتون سے واسطے فرمانے اللہ تعالی کے لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا یعنی نہین ہی نیکی یہ کہ آؤ تم گھرون مین انکی پشتون کی طرف سے اور داخل ہوئے تم بغیر اذن کے حالانکہ فرماتا ہی اللہ تعالی لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَهْلِهَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سوائے اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والون پر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہی مجکو پس کہا اوسنے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اور وہ کہتے تھے وَیْلٌ لِعُمَرَ اِنْ لَمْ یَغْفِرِ اللّٰہُ لَهٗ یعنی وای ہی عمر کے لیے اگر نہ بخشے اللہ اوسکو کیا حال ہوا اسکا کہ پاوے ایک شخص کو کہ چھپاتا ہوا اسکو اپنے اہل اور اولاد اور والدین سے سوائے اسکے کہ کہے دیکھا مجکو امیر المومنین نے دلالت کرتی ہی یہ روایت اوپر کہ محتسب جاسوسی نکرے اور نہ دیوار پر چڑھ کر جاوے اور نہ داخل ہو گھر مین بغیر اذن کے پھر اگر کہا جاوے کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ باب [illegible]

ف [illegible] بعض ان [illegible] واقع [illegible] پس گمان کو [illegible] فرمایا کو [illegible] ہر گمان [illegible] ١٢ منہ مد ظلہ

يظهر البدع في البيوت کے یہ کہ جائز ہی محتسب کو داخل ہونا یعنی گھرون مین بغیر اذن کے تو اوسکا جواب یہ دینگے ہم کہ وہ اوس صورت
مین ہی کہ ظاہر ہو کوئی امر خلاف شرع اور یہ اوس صورت مین ہی کہ پوشیدہ ہو اور صورت اظہار کی باب مذکور مین یہ ذکر کی ہی کہ امام
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے سنی آواز مزامیر و معازف کی کہا کسیکو کہ داخل ہوا وہ بغیر اذن اونکے کے بسبب ارتکاب خلاف شرع
کے اسلیے کہ منع کرنا اوس سے واجب ہی اگر نہ جائز ہو داخل ہونا بغیر اذن اونکے کے تو نہ ممکن ہو منع کرنا اور اسلیے کہ اونھون نے
ساقط کی حرمت اپنی بسبب کرنے خلاف شرع کے پس جائز ہوئی ہتک اونکی تمام ہوا مضمون نصاب کا اب پھر شروع ہوتی ہین
روایتین درمنثور کی درباب غیبت کے + ابن عباس رض سے منقول ہی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ولا يغتب بعضكم بعضا کہ کہا
حرم الله ان يغتاب المؤمن بشيء كما حرم الميتة یعنی حرام کیا اللہ تعالی نے یہ کہ غیبت کیجاوے مومن کی ساتھ
کسی چیز کے جیسے کہ حرام کیا مردار کو + روایت کی عبد بن حمید نے عکرمہ سے یہ کہ ایک عورت آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر چلی گئی
پس کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خوب جمال والی اور حسن والی تھی یہ اگر نہوتی ٹھنگنی پس فرمایا عایشہ رضی اللہ عنہا کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی ای عایشہ پس کہا عایشہ نے یا رسول اللہ کہی مینے ایک بات کہ وہ اوسمین تھی فرمایا حضرت نے ای عایشہ
جسوقت کہی تو نے ایسی بات کہ وہ اوسمین تھی پس یہی تو غیبت ہی اور جسوقت کہتی تو ایسی بات کہ اوسمین نہوتی تو بیشک بہتان
باندھتی تو اوسپر + آیا ہی کہ محمد بن سیرین کے آگے ایک شخص کا ذکر ہوا کہا محمد بن سیرین نے ذاك الاسود یعنی وہ کالا پھر کہا استغفر
الله اراني قد اغتبته یعنی بخشش مانگتا ہون اللہ سے گمان کرتا ہون مین اپنے کو کہ بلاشبہہ غیبت کی مینے اوسکی + بیہقی وغیرہ
نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اونھون نے لا يغتب بعضكم بعضا یعنی نہ غیبت کرے کوئی تم مین سے کسیکی
اسلیے کہ مین تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گذری ایک عورت کہ دامن اوسکا دراز تھا پس کہا مینے یا رسول اللہ
انها لطويلة الذيل یعنی دامن اسکا دراز ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے القطي فلفظت بضعة اللحم یعنی
تھوک تو پس تھوکا مینے بصورت گوشت کے + آیا ہی کہ پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر پس فرمایا اونکو تخللوا یعنی خلال
کرڈالو پس کہا اوس قوم نے کہ یا نبی اللہ قسم خدا کی نہین کھایا ہمنے آج کچھ کھانا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اني لارى
لحم فلان بين ثناياكم وكانوا اغتابوه یعنی بلاشبہہ مین البتہ دیکھتا ہون گوشت فلانے کا درمیان دانتون تمھارے کے
اور اونھون نے غیبت کی تھی اوسکی + روایت کی ضیا مقدسی نے انس سے کہ کہا تھے عرب خدمت کرتے آپسمین ایک دوسرے کی سفر مین
اور تھا ابو بکر اور عمر کے ساتھ ایک شخص کہ خدمت کرتا تھا اونکی پس سو گئے وہ دونون پھر جاگے اور نہین طیار کیا تھا اوس شخص نے اونکے لیے
کھانا پس کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان هذا لنؤوم یعنی بلاشبہہ یہ البتہ بڑا ہی سونے والا ہی پھر جگایا دونون صاحبون نے
اوسکو اور کہا جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کر آپ سے کہ ابو بکر و عمر آپ کو سلام کہتے ہین اور سالن مانگتے ہین آپ سے
پس فرمایا حضرت نے کہ وہ سالن کھا چکے ہین پھر آئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاہیکا سالن کھایا ہمنے فرمایا
اپنے بھائی کے گوشت کا والذي نفسي بيده اني لارى لحمه بين ثناياكم یعنی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھ مین ہی بلاشبہہ البتہ دیکھتا ہون مین گوشت اوسکا تمھارے دانتون کے درمیان مین پس عرض کیا اونھون نے کہ بخشش مانگیے
ہمارے لیے یا رسول اللہ فرمایا مراه فليستغفر لكما یعنی اوسی سے کہو کہ بخشش مانگے تمھارے لیے + آیا ہی کہ ایک دو عورتون نے
روزہ رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پھر بیٹھی ایک دن دونون کی دوسری کے پاس پھر شروع کیا دونون نے کھانا لوگون کے
گوشت کا یعنی لوگون کی غیبت کرنے لگین آپسمین پس آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہان

دو عورتون نے روزے رکھے تھے اور قریب ہلاکت کے پونہچین تھین یعنی مارے پیاس کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لاؤ
میرے پاس اون دونون کو پس آئین وہ دونون پھر منگوایا حضرت نے ایک پیالا اور فرمایا ایک کو اون دونون مین سے کہ قی کر پس قی کی اوسنے
پیپ اور لہو اور کچھ لہو یہان تک کہ بھر گیا آدھا پیالا پھر فرمایا دوسری کو کہ قی کر پس قی کی اوسنے پیپ اور لہو اور کچھ لہو یہان تک
کہ بھر گیا پیالا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دونون نے روزے رکھے تھے اوس چیز سے کہ حلال کی اللہ تعالی نے اونکے لیے
اور افطار کیے اوس چیز پر کہ حرام کی اللہ نے اونپر بیٹھی ایک اون دونون کی پاس دوسری کے اور شروع کیا کھانا لوگون کے گوشتون کا ✣ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُؤْمِنُ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَحْمُهٗ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّاْكُلَهٗ بِالْغَيْبِ وَعِرْضُهٗ
عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّخْرِقَهٗ وَوَجْهُهٗ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَنْ يَّلْطِمَهٗ یعنی مومن حرام ہی مومن پر گوشت اوسکا اوسپر حرام ہی کہ
کھاوے اوسکو یعنی غیبت کرے اوسکے غائبانہ اور آبروریزی اوسکی اوسپر حرام ہی اور مونہہ اوسکا اوسپر حرام ہی کہ طمانچہ مارے اوسپر
روایت کی بیہقی اور بخاری وغیرہ نے سند صحیح سے کہ ماعز صحابی جب سنگسار کیا گیا تو سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہ کہتا ہی ایک دوسرے سے کہ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اسکی اللہ نے پھر نہ چھوڑا اسکو اسکے نفس نے
یہان تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کیے جانے کتے کے پھر چلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اوس جگہ سے اور گذرے ایک
مردہ پر پس فرمایا کہان ہی فلانا اور فلانا اوترو تم دونون یعنی سواری سے اور کھاؤ اس گدھے مردہ سے پس کہا اونھون نے کہ آیا یہ بھی کھایا
جاتا ہی فرمایا آنحضرت نے کہ جس گناہ کو کہ پونہچے تم اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے ابھی اشد ہی اسکے کھانے سے قسم اوس ذات پاک کی
کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی بلاشبہہ ماعز اب البتہ جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہی یعنی نہاتا ہی اور خوشیان کر رہا ہی
بخاری نے بیچ تاریخ کے اوب مین اور ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا عمرو بن عاص صحابی سے کہ وہ گذرے ساتھ چند یارون کے ایک خچر مردہ پر
پس کہا قسم خدا کی البتہ کھانا ایک تمہارے کا اس سے پیٹ بھر کر بہتر ہی اوسکے لیے کھانے مسلمان بھائی کے گوشت سے ✣ روایت کی
بخاری نے کتاب ادب مین جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پونہچے آپ ایک دو قبرون پر کہ عذاب کیے
جاتے تھے مردے اونکے پس فرمایا کہ یہ دونون نہین عذاب کیے جاتے ہین کسی ایسے امر کے سبب سے کہ بچنا اوس سے دشوار ہو بلکہ ایک انمین کا
غیبت کیا کرتا تھا لوگون کی اور دوسرا نہین بچاؤ کرتا تھا پیشاب سے پھر منگائی آپنے ایک ٹہنی تازہ یعنی کھجور کی اور چیرا اوسکو پھر فرمایا
کہ ایک ٹکڑا ایک قبر پر گاڑ دو اور ایک دوسری پر پھر فرمایا کہ اس سے ہلکا ہو جائیگا عذاب ان دونون سے جب تک کہ تازی رہین گی یعنی
دست مبارک کی برکت سے یہ بات حاصل ہوئی ✣ روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جس شخص کے پاس
کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اسنے اوسکی جزا دے خیر دیگا اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا اور آخرت مین اور جسکے
پاس کوئی غیبت کیا گیا پس نہ مدد کی اوسنے اوسکی جزا دے بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت مین اور نہ کھایا کسی نے کوئی لقمہ برا
اسکے کہ کھاوے مومن کی غیبت کے سبب سے اگر بیان کیا اوسکا وہ عیب کہ جانتا ہی تو بلاشبہہ غیبت کی اوسکی اور اگر کہا اوسکے حق مین
وہ عیب کہ نہین جانتا ہی تو تحقیق بہتان باندھا اوسپر ✣ روایت کی احمد نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس اوٹھی ایک بدبو مردار سے سڑے ہوئے کی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کیسی
ہی یہ بدبو یہ بدبو اون لوگون کی ہی کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی ✣ روایت کی ابن ابی الدنیا نے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ غیبت کیجاوے کسی شخص کی اس حال مین کہ تو اوس جماعت مین ہی پس ہو تو اوس شخص کا مددگار اور قوم
کو ڈانٹنے والا اور اوٹھ کھڑا ہو اونمین سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اِنَّ الرِّبٰوا بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ
بَابًا اَهْوَنُهُنَّ بَابًا مِثْلُ مَنْ نَّكَحَ اُمَّهٗ فِي الْاِسْلَامِ وَدِرْهَمُ الرِّبٰوا اَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً
وَاَشَدُّ الرِّبٰوا وَاَرْبَى الرِّبٰوا وَاَخْبَثُ الرِّبٰوا انْتِهَاكُ عِرْضِ الْمُسْلِمِ وَانْتِهَاكُ حُرْمَتِهٖ یعنی بلاشبہہ بیاز کھانے کے گناہ کے
کچھ اوپر ستر جزو ہین ادنی اونکا یہ ہی کہ جیسے اپنی مان سے زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہی پینتیس ۳۵ زنا سے اور اشد
بیازون کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت اوتارنی اوسکی ہی ✤ بیہقی وغیرہ نے
روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے وہ روزہ دار پس جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تو فرمایا اَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ یعنی پھیر وضو اپنا اور نماز
اپنی اور تمام کرو روزے اپنے یعنی توڑ نہ ڈالو اور قضا کرو اوسکو اور دن کہا اون دونون نے کیون یا رسول اللہ فرمایا کہ غیبت کی تمنے فلانے کی ✤
روایت کی بیہقی نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہین وضو کرتا ہی ایک تم مین کا بسبب کلمۂ خبیثہ کے کہ کہتا ہی اوسکو واسطے جانی اپنے کے
اور وضو کرتا ہی یعنی ہاتھ دھوتا ہی بسبب کھانے حلال کے ✤ بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا آئی ایک عورت
ٹھنگنی اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہا عایشہ نے کہ پس اشارہ کیا مینے اپنے انگوٹھے سے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدِ اغْتَبْتِهَا یعنی البتہ تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی ✤ روایت کی بیہقی وغیرہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ ایک
شخص اوٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس معلوم ہوا اوسکے اوٹھنے مین عجز یعنی کاہلی پس کہا بعضے لوگون نے کہ کیا بڑا کاہل ہی
فلانا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَدْ اَكَلْتُمُ الرَّجُلَ وَاغْتَبْتُمُوْهُ یعنی بلاشبہہ کھایا تمنے اس شخص کو کہ غیبت
کی تمنے اسکی ✤ اور روایت مین آیا ہی کہ کہا لوگون نے یا رسول اللہ کہا ہمنے وہ عیب کہ اسمین تھا فرمایا اِنْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ
بَهَتُّمُوْهُ یعنی غیبت تو یہی ہی اور اگر کہتے تم وہ عیب کہ نہین ہی اسمین تو تحقیق بہتان لگاتے تم اسکو ✤ ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ حائل ہو شفاعت اوسکی واسطے حد کے حدود خدا
سے یعنی ایک مستحق حد کا تھا اور اسنے سفارش اوسکی کی پس تحقیق ضد کی اللہ سے اوسکے امر مین اور جو شخص کہ مرا اس حال مین کہ اوپر
دین ہی پس نہین ہوگی دینار و درہم ولیکن نیکیان اوسکی قرض دینے والے کو دی جاوینگی اور جسنے جھگڑا کیا باطل مین دیدہ و دانستہ
پس ہمیشہ رہتا ہی اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو شخص کہ کہے مومن کے حق مین وہ عیب کہ نہین ہی اوسمین رکھیگا اوسکو
اللہ رَدْغَةِ الْخَبَالِ مین یعنی دوزخیون کے پیپ و لہو مین یہان تک کہ نکلے عہدے اوس چیز کے سے کہ کہی اور نکلنے کا ہی نہین یعنی نہین
بدلا لینے کے ✤ اور روایت کی بیہقی نے اوزاعی سے کہ کہا پونہچا مجکو یہ کہ کہا جاویگا واسطے بندے کے روز قیامت کے قُمْ فَخُذْ
حَقَّكَ مِنْ فُلَانٍ یعنی اوٹھ اور لے حق اپنا فلانے سے پس کہیگا وہ کہ نہین ہی واسطے میرے حق اوسکی طرف پھر کہا جاویگا کہ ہان ہی تیرا
ذکر کیا تھا فلانے فلانے دن ایسا اور ایسا ✤ روایت کیا بیہقی وغیرہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ
الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کیونکر غیبت سخت تر ہی زنا سے فرمایا کہ بلاشبہہ آدمی البتہ زنا کرتا ہی
پھر توبہ کرتا ہی پس بخشتا ہی اللہ اوسکو اور تحقیق غیبت کرنے والا نہین بخشش کی جاتی ہی اوسکی یہان تک کہ نہ بخشے غیبت اوسکو وہ کہ جسکی غیبت
کی ہی ✤ روایت کی بیہقی نے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا جب کہ غیبت کرے کوئی کسیکی پس نہ خبر کرے اوسکو ولیکن بخشش مانگے اللہ سے ✤
اور روایت کی بیہقی نے ساتھ سند ضعیف کے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ
لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ یعنی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش مانگے تو اوسکے لیے کہ جسکی غیبت کی ہی تو نے ✤ ف ✤ جسکی غیبت کی ہی اگر غیبت

اوسکو پہونچ گئی ہی تو بعضون نے کہا ہی کہ ضرور ہی اوسکے بخشوانے مین اوسکا بیان کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہی کافی ہی کہ کہے غیبت کی
مینے تیری بخش اوسکو اور نہین اعتبار ہی وارثون کے بخشنے کا بعد موت اوسکی کے اور اگر غیبت اوسکو پہونچی نہین ہی تو کفایت کرتا ہی
ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لیے اور اوسکے لیے امید ہی کہ تخفیف ہوجاوے گناہ مین؛ سبیل؛ روایت کی بیہقی نے سفیان
بن عیینہ سے کہ کہا تین شخص ہین کہ نہین منع ہی اونکی غیبت حاکم ظالم اور فاسق علی الاعلان فسق کرنے والا اور مبتدع کہ بلاوے
لوگون کو اپنی بدعت کی طرف؛ روایت کی بیہقی نے زید بن اسلم سے کہ کہا غیبت اوسکی ہوتی ہی کہ جو علی الاعلان گناہ نکرے؛
روایت کی حکیم ترمذی نے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاویگا ایک بندے کو روز قیامت کے
پھر رکھی جاوینگی نیکیان اوسکی ایک پلڑے مین یعنی میزان اعمال کے اور برائیان اوسکی ایک پلڑے مین پس غالب آوینگی برائیان
پھر لائی جاویگی ایک چٹھی اور رکھی جاویگی نیکیون کے پلڑے مین پس غالب ہوجائیگا وہ پلڑا اوسکے سبب سے پس کہیگا وہ بندہ اے رب
میرے کیسی ہی یہ چٹھی نہین کوئی عمل کیا مینے اپنے رات و دن مین مگر کہ حاضر کیا مینے اوسکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ هٰذَا مَا قِيلَ
فِيكَ وَأَنْتَ مِنْهُ بَرِيءٌ یعنی یہ وہ چیز ہی کہ کہی تھی کسی نے تیرے حق مین یعنی بطریق عیب کے اور تو اوس سے پاک تھا پس نجات
پاویگا وہ بسبب اوسکے؛ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا اَلْبُهْتَانُ عَلَى الْبَرِيءِ اَثْقَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ
یعنی بہتان کرنا بری پر آسمانون سے زیادہ بھاری ہی؛ درمنثور؛ تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ نزول اس آیت کا در حق
ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہوا بعد اسکے وہی قصہ نقل کیا ہی کہ سلمان نے کھانا نہ پکایا تھا انکے لیے بسبب سو رہنے کے پھر حضرت کے
پاس بھیجا سالن کے لانے کے لیے اور آپ نے اُسامہ کا حوالہ کیا اور اسامہ نے جواب کو رد دیا پھر انھون نے سلمان کے حق مین کلام مذکور
کہا اور اسامہ کے حال کا تجسس کیا معلوم ہوا کہ واقع مین اسامہ پاس کچھ نرہا تھا تو نہین گمان بد لگے تھے پس جبرئیل آئے یہ آیت لیکر
یَاأَیُّهَا الَّذِینَ الخ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبون کو بلایا اور فرمایا یہ کیا ہی کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون مین
دیکھتا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسامہ نے تو ہمکو کچھ دیا ہی نہین ہم کھاتے کہان سے حضرت نے فرمایا کہ کھانے کا گوشت
نہین کہتا ہون مین لیکن گوشت آدمی کا کہتا ہون مین تجھکو تو سہی اونھون نے تھوکا تو دیکھا کہ تھوک متغیر ہی یہ آیت آپنے پڑھی یَاأَیُّهَا
الَّذِینَ الخ اس آیت مین تین چیزون کو رہوکین بدظنی تجسس غیبت پہلے منع فرمایا بدگمانی سے اسلیے کہ وہ مقدمہ تجسس کا ہی کہ
جب بدگمانی دل مین آتی ہی تو آدمی تجسس کرتا ہی اور جب تجسس کرتا ہی تو غیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور یہ تجسس انکا اسامہ کے
حق مین تھا اور غیبت سلمان کے حق مین اور پھر ایک مثال بیان فرمائی غیبت کی برائی مین اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ الخ فَكَرِهْتُمُوهُ
ماضی ہی بمعنی مستقبل کے یعنی کراہیت رکھوگے یعنی پس مکروہ رکھو غیبت کو جیسے کہ مکروہ رکھتے ہو اس گوشت کے کھانے کو
اور یہ مثل بد گوشت کھانے کی بیان فرمائی بحسب عرف و عادت کے کہ جو کوئی غیبت لوگون کی بہت کرتا ہی تو عرب مین کہتے ہین
فُلَانٌ یَمْضَغُ یعنی فلانا شخص گوشت چباتا ہی اور دوسری تشبیہ غیبت کی ساتھ اس مثال کے اس معنی کر ہی کہ غیبت وہ ہوتی ہی
کہ غائبانہ کسی کا عیب بیان کرے اور مردہ جانتا نہین ہی اوس چیز کو کہ کھایا جاوے اوسکے گوشت سے اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے دفع
کرنے پر اسی طرح جسکی غیبت کرتے ہین وہ بھی نہین جانتا اوس کلام کو کہ اوسکے حق مین کہا جاتا ہی اور نہ قادر ہوتا ہی اوسکے
دفع کرنے پر اب اگر کوئی حرام یا شبہہ کی چیز کو پوچھے اور کھاوے اور کہے کہ لَا تَجَسَّسُوا آیا ہی تو وہ اس روایت کے تحت داخل
ہوگا کہ رسول علیہ السلام سے منقول ہی مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْیِهِ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی تفسیر بیان
کرے قرآن کی اپنی عقل سے تو طیار کرے جگہہ اپنی آگ سے اور یہ تبدیل و تغیر قرآن کی ہی اسلیے کہ مراد اس تجسس سے عیب ڈھونڈھنا

مومنون کا ہی نہ تجسس کرنا حلال و حرام سے نہین دیکھتا ہی تو کہ خدا تعالی فرماتا ہی کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنی
کھاؤ حلال سے اور عمل کرو اچھے اور حلال کو نہین پہونچ سکتا ہی مگر بسبب تجسس کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ
وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَہُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِہَاتٌ فَدَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ یعنی حلال ظاہر ہی اور حرام
بھی ظاہر ہی اور درمیان مین انکے امور مشتبہہ ہین پس چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور اختیار کر اوس چیز کو کہ نہ شبہے مین
ڈالے تجکو اب جاننا چاہیے کہ غیبت کسکو کہتے ہین جو کہ فاسق معلن اور بیباک و متہتک ہو جو کچھ کہ اوسکا عیب بیان کرے وہ غیبت نہین ہی
جیسے کہ روایت کیا گیا ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَاءِ عَنْ وَّجْہِہٖ فَلَا غِیْبَۃَ لَہٗ
یعنی جو کوئی ڈالدے چادر حیا کی اپنے مونہہ سے پس اوسکا عیب بیان کرنا غیبت نہین ہی اور منقول ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپنے فرمایا اُذْکُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْہِ کَیْ یَحْذَرَہُ النَّاسُ اَمَّا اِذَا کَانَ فَاسِقًا مُّخْتَفِیًا مُّسْتَتِرًا فَلَا
تُعْلِنُوْہُ وَیَکُوْنُ غِیْبَۃً عَنْہُ یعنی فاجر مین جو عیب ہی اوسکو بیان کردو تاکہ بچین اوس سے لوگ لیکن جب کہ ہو فاسق چھپانیوالا
پردہ کرنیوالا تو نہ ظاہر کرو اوسکو اور ظاہر کروگے تو ہوگی غیبت اوسکی اور اگر بیان کرے عیب کسیکا بروجہ تعریف یعنی حال
معلوم کروانے کے تو مضایقہ نہین جیسے کہ روایت کیا گیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا واسطے فاطمہ بنت قیس کے
جسوقت کہ کہا اوسنے کہ معاویہ اور ابو جہم نے پیغام نکاح کرنے کا مجھے بھیجا ہی پس فرمایا نبی علیہ السلام نے اَمَّا مُعَاوِیَۃُ
فَرَجُلٌ صُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَہٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَہْمٍ کَانَ لَا یَرْفَعُ الْعَصَا عَنْ اَھْلِہٖ اِنْکِحِیْ اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ یعنی معاویہ
پس مرد مفلس ہی نہین مال اوسکے پاس اور ابو جہم نہین اوٹھاتا عصا اپنے اہل سے یعنی بدمزاج ہی مار پیٹ کرتا رہتا ہی اپنے
گھر والون پر نکاح کر اسامہ بن زید سے اور ارادہ کیا نبی علیہ السلام نے اس سے معلوم کروا دینا ان دونون کے حال کا فاطمہ کو تا واقف نہو
انکے ظاہر حال پر اور اسی طرح جو کوئی کہے کسیکو کہ فلانا ٹھنگنا ہی یا طویل ہی یا لنگڑا ہی یا بھینگا ہی یا گنجا ہی یا اوسکے کوڑھ ہی اگر کہے
بطریق تعریف کے تو نہین ہوگی غیبت جیسا کہ حدیثون کے راویون سے آیا ہی عَنْ جَمِیْلَۃِ الطَّوِیْلَۃِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الْاَصَمِّ اور اگر کہیگا یہ بطریق عیب کے تو ہوگی غیبت آدمیون کے حق مین اور جانورون کے حق مین نہین ہوگی غیبت
لیکن گنہگار ہوگا بالاتفاق تمام ہو مضمون تفسیر زاہدی کا ✤ تنبیہ ✤ سوچنا چاہیے ان مضامین مین کہ غیبت کیسی آفت ہی
اور سوا اسکے اور آفتین زبان کی بہت ہین حتی کہ کافر کر ڈالتی ہی چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان کی بیس آفتین ہین
پس کچھ حدیثین سوا حدیثون مذکورہ کے جو محافظت زبان مین آئی ہین مع شرح کے لکھی جاتی ہین اور بعد اسکے اقوال علما رحمہم اللہ
کے تا لوگ مضمون وَاَمْسِكْ لِسَانَكَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَذْکُرْھُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ کا کہ یہ قول ہی ایک نبی علیہ السلام کا
بنی اسرائیل مین سے اختیار کرین ✤ روایت کی بخاری نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ
وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ یعنی جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر محافظت
اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوسکے کے ہی یعنی زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بری باتون سے اور دانتون کو کھانے
اور پینے حرام کے سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پاؤن اوسکے کے ہی یعنی ستر کو محفوظ رکھے زنا و
اغلام اور جیٹی بازی سے تو ضامن ہون مین اوسکے لیے بہشت کا ✤ ف ✤ یعنی وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت کے درجات عالیات مین
اور یہ ضمانت حقیقت مین پروردگار کی طرف سے ہی جیسے کہ اپنے فضل سے ضامن بندون کے رزق کا ہوا ہی ویسا ہی وعدہ قوی
جزاے اعمال کا بھی کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نائب اوسکے ہین ✤ ع ✤ ح ✤ اور فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ

مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ الخ یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین رضامندی حق کی ہی نہین جانتا اوس بات کی شان
بلند کرتا ہی اللہ بسبب اوسکے بڑے درجے یعنی بندہ نہین جانتا ہی قدر اوسکی اور گمان کرتا ہی اوسکو سہل و کم اعتبار حال آنکہ وہ بات اللہ کے
نزدیک بڑے رتبے کی ہوتی ہی اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات کہ اوسمین ناخوشی اسکی ہوتی ہی مضایقہ نہین جانتا اوسکے کہنے مین
اور سہل جانتا ہی اوسکو گرتا ہی بسبب اوسکے دوزخ مین یہ روایت بخاری کی ہی اور اور روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ گرتا ہی بندہ
بسبب اوس بات کے آگ دوزخ مین گرنا دور کہ مسافت درمیان مبدا اور منتہی کے دور تر ہی اوس مسافت سے کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی
ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکے فعل کو آسان سمجھے ایک بات بندے کی زبان سے نکلتی ہی اگرچہ آدمی اوسکو آسان
و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو سبب بلندی درجات کی بہشت مین ہوتی ہی اور اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین
ہوتی ہی ج اور فرمایا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ یعنی برا کہنا مسلمان کا فسق ہی اور مار ڈالنا اوسکا کفر
یعنی اگر حلال و مباح جان کر اوسکو مارے اور فرمایا اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا یعنی جو شخص
کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اون دونون کا ف یعنی کہنے والا اس
کلمے کا یا وہ کہ جسکے حق مین کہا ہی اسلیے کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہی اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ کہنے والا کافر
ہوتا ہی اسلیے کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثون
مین سے ہی کہ گنا ہی اونکو بعضے علما نے مشکلات سے بجہت اسکے کہ ظاہر اسکا مراد نہین ہی کیونکہ مذہب اہل حق کا یہ ہی کہ کفر کی نسبت کیا جاوے
مسلمان بسبب گناہون کے مانند قتال و زنا کے اور کہنے اوسکے اپنے بھائی مسلمان کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس
حدیث کی کئی طرح تاویل کی گئی ہی ایک تو یہ کہ محمول ہی یہ اوپر حلال جاننے والے اسکے کے پس اس صورت مین معنی بَاءَ بِهَا کے یہ ہونگے
کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکے کفر اور دوسری یہ کہ معنی اسکے یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکے کی اور تیسری یہ کہ محمول
ہی خوارج پر کہ کافر کہتے ہین مومنون کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کے نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کے
کافر نکہے جاوین انتہی کہتا ہون عبد الحق کہ یہ یعنی کافر نکہنا اونکا سچ حق غیر روافض و خوارج زمانے ہمارے کے ہی اسلیے کہ یہ اعتقاد کرتے ہین کفر اکثر صحابہ کا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بڑھ کر تمام اہل سنت و جماعت سے پس یہ کافر ہین بلا نزاع ع ج اور روایت کیا بخاری نے کہ فرمایا
لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَّمْ یَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ
یعنی نہ تہمت کرے کوئی شخص کسیکو فسق کی اور نہ تہمت کرے اوسکو کفر کی مگر کہ پھرتا ہی کلمہ کفر و فسق کا کہنے والے پر اگر نہو یار اوسکا کہ
جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا ف یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ
کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ج اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلٰی
الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ یعنی دو شخص برا کہنے والے آپسمین گناہ اوس چیز کا کہ کہین اوسپر ہی کہ پہلے برا کہا یعنی دو
شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ یعنی اول پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اسکو برا کہنے پر جب تک نہ تجاوز کرے
مظلوم ف پس اگر تجاوز کیا مظلوم نے حد سے اس طرح کہ زیادہ ہوا برا کہنا اوسکا برا کہنے پہل کرنے والے سے اور
ایذا اوسکی سے تو ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنے والے کے سے اور بعضون نے کہا کہ جب تجاوز کرے پس نہین ہوتا ہی گناہ
فقط پہل کرنے والے پر بلکہ ہوتا ہی دوسرا بھی گنہگار بسبب تعدی کے ع اور روایت کیا مسلم نے کہ فرمایا آنحضرت نے اِنَّ
اللَّعَّانِیْنَ لَا یَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی بلاشبہ بہت لعنت کرنے والے نہونگے گواہی دینے والے

اور نہ شفاعت کرنے والے دن قیامت کے ✤ ف ✤ گواہی دینے والے یعنی لوگون پر کہ وہ اگلی امتون کے لوگ ہین اوپر امت محمدی کی
گواہی دینگے کہ انکے رسولون نے ابلاغ احکام آلہی کردیا تھا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ یعنی اور اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت افضل تاکہ ہوؤ تم گواہ لوگون پر پس فرماتے ہین کہ
لعنت کرنے والون کو کہ لعنت عادت اور خوا انکی ہو درجۂ شہادت یعنی گواہی دینے کا اور درجۂ شفاعت کا کہ لوگون کی شفاعت کرین نصیب
نہین ہونیکا روز قیامت کے پس ایسی بیخصلت پسندیدۂ اہل سنت و جماعت کی ترک کرنا لعن و طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اسکا
ہو اور اپنی زبان کو آلودہ نکرین اور تضیع وقت ساتھ اوسکے نکرین اور ساتھ لعنت کرنے بدون کے اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی خدا تعالی
کے نزدیک کیا حاجت ہی کہ اور کوئی اوسکو لعنت کرے ✤ شعر ✤ حافظ از خصم خطا گفت نگیریم براو ✤ ور بحق گفت جدل با سخن حق نکنیم ✤
مگر جائز ہی لعنت اوس کافر پر کہ مخبر صادق نے خبر دی ہو اوسکے مرنے کی کفر پر ✤ اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور
دور کرنا ہی رحمت آلہی سے اور نا امید مطلق کرنا ہی اوسکے فضل نامتناہی سے یہ تو مخصوص کافرون ہی کے لیے ہی اور دوسری دوری
اور محرومی مقام قرب و رضا حق سے ہی کہ عائد اور راجح ترک اولی اور احوط پر ہی پس جو کچھ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک کرنے بعضے اعمال
وا اوراد کے اور بعضے صحابہ و غیرہم سے بھی منقول ہی سب اسی قبیل سے ہی نہ قسم اول سے ✤ ع ✤ ح ✤ اور روایت کیا مسلم نے
کہ فرمایا اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ یعنی جسوقت کہ کہے کوئی ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق آگ دوزخ
کے ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہی ✤ ف ✤ یعنی جو کوئی کہے یہ بقصد عیب جوئی اور حقارت اور نا امید کرنے کے
لوگون کو رحمت آلہی سے نہ بطریق تحیر اور غمخواری اور تاسف کے اوپر احوال اونکے سے تو وہ کہنے والا اوسکا سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا
ہی کہ اپنے نفس پر عجب کیا اور لوگون کو بچشم حقارت کے دیکھا اور رحمت حق سے نا امید کیا اور یہ معنی اَهْلَكُهُمْ کے ہین کہ بپیش ہو
کاف کو بصیغۂ تفضیل اور اَهْلَكَهُمْ ساتھ زبر کاف کے بصیغۂ ماضی بھی آیا ہی اوسکے معنی یہ ہین کہ جو کوئی اس کلمے کو کہے
ہلاک کرتا ہی لوگون کو اور بیچ ورطۂ نا امیدی اور ترک طاعت اور منہمک رہنے کے معاصی مین ڈالتا ہی اسلیے کہ سننے اس کلام کے سے
شکستہ دل اور نا امید و بے شوق ہوتے ہین گنہگار کہ گرفتار صفت قہر و جلال کے ہین اونکو نصیحت ساتھ نرمی کے کرنی اور ساتھ رحمت
و مغفرت آلہی کے امیدوار کرنا خوب و مفید ہی پس یہان اشارہ ہی اسپر کہ لوگون کو بشاشت دینی اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت
کا کرنا چاہیے ✤ ص ✤ اور فرمایا تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ
وَهٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ یعنی بدترین لوگون کا دن قیامت کے دو رویہ ہی منافق صفت وہ کہ آتا ہی ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق
کے اور آتا ہی دوسری جماعت کے پاس اور طرح یعنی ہر جماعت مخالفین سے از راہ خوش امد کے ایسی باتین کرتا ہی کہ موافق مرضی اونکے ہو
رعایت حق کی نہین کرتا جیسے کہ حال منافقون کا تھا ✤ اور فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ یعنی نہین داخل ہوگا بہشت مین
یعنی نجات پانیوالون کے ساتھ چغل خور کہ جو ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے بطریق فساد کے ✤ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ الخ یعنی
لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہی طرف نیکوکاری کے یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہی کہ توفیق ہوتی ہی
اوس سے نیکی کی اور بلاشبہہ نیکوکاری راہ بتلاتی ہی یعنی پہونچاتی ہی نیک کار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اوسکے کو اور ہمیشہ
ایک شخص سچ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی سچ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ کے صدیق اور دور رکھو تم اپنے
تئین جھوٹ بولنے سے اسلیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہونچاتا ہی بالخاصیت طرف فسق و فجور کے اور تحقیق فسق کرنا پہونچاتا ہی
طرف آگ دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا ہی جھوٹ بولنے مین یہان تک کہ لکھا جاتا ہی نام اوسکا اللہ تعالی

تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے مونہہ پر یہ قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سے اور دوسری یہ ہی کہ
تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچیگی پس اس سے بھی نہی کی گئی ہی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کرے اوسکی
غائبانہ اس حال میں کہ نہ پروا ہو اوسکے پہونچنے نہ پہونچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کے کہ اوس میں ہی پس اس تعریف کا
مضایقہ نہیں ؛ عالمگیری ؛ اور آیا ہی کہ ایک شخص نے اذن مانگا حضرت کے پاس آنے کا پس فرمایا اِئذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ
اَخُو الْعَشِيرَةِ الخ یعنی اذن دو اسکو آنے کا پس برا ہی یہ اپنی قوم میں پھر جب بیٹھا وہ تو کشادہ روئی کی حضرت نے اوسکی
ملاقات میں اور میٹھی باتیں کین اوس سے پھر جب کہ وہ شخص گیا تو عرض کیا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپ نے تو
اوسکے حق میں ایسا اور ایسا کہا تھا پھر آپ نے کشادہ روئی کی اوسکی ملاقات میں اور میٹھی باتیں کین اوس سے پس فرمایا حضرت نے
کہ کب پایا تو نے مجھکو فحش گو لینے والا بلاشبہہ بدترین آدمیوں کا اللہ تعالی کے نزدیک مرتبے میں دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑ دین
اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی سے اور ایک روایت میں ہی واسطے بچنے فحش اوسکے کے ؛ ف ؛ وہ شخص آنے والا عیینہ
بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب اور سنگدلان عرب سے اور اپنی قوم میں رئیس تھا اور تھا بدخلق اور آثار نقصان دین و ایمان
کے اوس سے حضرت کی حیات میں اور بعد وفات آپکی کے ظہور میں آئے اور آپ کی وفات کے بعد وہ مرتد ہو گیا تھا پھر حضرت ابوبکر کے
ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کر کر مسلمان مرا اور جبکہ حضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نتھا اور کلام
مذکور آنحضرت کا اوسکے حق میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ اوسکی حقیقت حال سے پہلے ہی خبر دی آخر کو آثار بدی کے
یعنی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور میں آئے اور یہ مذمت اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کے تھی تا لوگ اوسکو پہچانین
اور فریب نکھاوین اور فتنے میں نہ پڑین پس غیبت نتھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرم کلام کیے واسطے تالیف قلب
اوسکے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہی غیبت فاسق کی اور فرق
درمیان مدارات اور مداہنت کے یہ ہی کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہی واسطے اصلاح دنیا کے یا دین کے یا دونوں کے معًا اور یہ
مباح ہی بلکہ بعض اوقات میں اچھی ہوتی ہی اور مداہنت خرچ کرنا دین کا ہی واسطے کسی اصلاح کے اور یہ بڑا فائدہ ہی لائق یاد رکھنے کے
اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہین اس سے اور ان دونوں کے فرق سے جاہل ہین مداہنت فی الدین ہو جسمین کہتے ہین بڑا اخلاق والا ہی
جہالت کے سبب سے مدارات اور مداہنت میں فرق نہیں جانتے مداہنت کے حق میں مولوی نے فرمایا ہی شعر او اشداء علی الکفار
باش ؛ خاک بر دلداری اغیار باش ؛ اور مدارات کے حق میں حافظ کہتے ہین بیت آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان مروت با دشمنان مدارا ؛ اور حضرت نے جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہی حضرت عایشہ کی اس بات پر کہ آپ نے
مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کہیں نہ برا کہا آپ نے اوسکو حاضر میں بھی جیسے کہ برا کہا آپ نے غائب میں اور واسطے بچنے فحش
اوسکے کے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین علما نے ایک تو یہ کہ بچنے جو اوسکے مونہہ پر فحش اور سخت نکہا بسبب اسکے کہ فحش گو
ہووین اور اوس جماعت سے ہووین کہ لوگ اونکے ترک کرنے کو کہیں بسبب فحش اونکے کے دوسرے یہ کہ وہ شخص شریر تھا بسبب اسکے
چھوڑ دیا میں نے اور اوسکے مونہہ پر اوسکو برا نکہا اور برا شخص ہی وہ کہ چھوڑ دین لوگ اوسکو بسبب پرہیز کرنے کے برائی اوسکی سے
ع ؛ اور فرمایا کُلُّ اُمَّتِي مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ الخ یعنی ساری امت میری عافیت میں ہی یعنی نہیں ماخوذ ہوتی
اور نہیں عذاب کیجاتے سخت مگر آشکار کرنے والے برائی کے اور بلاشبہہ بے پروائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلاً عمل بد
پھر صبح کرے اس حال میں کہ تحقیق ڈھانکا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکے عمل کو لوگوں سے یا پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہیں عیب کیا اوسکو

رات مین یہان تک کہ جیسا رہا دن تک پچہرے کہا وہ شخص کسی سے ای فلانے کیا مینے آج کی رات ایسا اور ایسا حال اوسکا رات کو
پردہ پوشی کی تھی اوسکے لیے اور صبح کرتے ہی کھولدیا پردہ اللہ کا اپنے سے ف اس سے معلوم ہوا کہ غیبت لوگونکی حرام ہی
کہ برا کام کرتا ہی پوشیدہ اور جو کہ بیحیائی اور آشکارا برائی کرتا ہی غیبت اوسکی غیبت بری نہین اور لکھا ہی علما نے کہ جائز ہی
غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع کی کہ جو لوگون کو بدعت کی طرف بلاتا ہی اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کے اور
جائز ہی غیبت بقصد نصیحت اور تزکیہ شہود کے اور راویان اخبار واحادیث کے ۔ اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا
مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ الخ یعنی جو شخص چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق ناروا
بنایا جاتا ہی اوسکے لیے محل جنت کے کنارے مین اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اوس حالت مین کہ ہی حق بنایا جاتا ہی اوسکے لیے
مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہی مکان اوسکے لیے بیچ جگہہ بلند بہشت کے ف ہو وہ
ناحق یہ قید اسلیے لگائی کہ جھوٹ بعضے مواضع مین جائز ہی جیسے کہ جنگ مین بشرطیکہ موجب عہدشکنی کا نہو اور صلح کرانے مین
اور محافظت مال مسلمان کی مین کہ ناحق جاتا ہی یا جو کہ دو بیویان رکھتا ہی جائز ہی کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھے زیادہ چاہتا ہون
اور ہی حق پر یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے تھا لیکن رفع نزاع کی اوسنے از راہ تواضع اور کسر نفسی کے اور یہ بیچ غیر امر دینی
کے ہی کہ سکوت کرنے سے اوسمین خلل دین مین نہ پڑے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا مینے
ہرگز مگر کہ دوست رکھا مینے کہ حق میرے دشمن کے ہاتھ پر ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مرا یعنی جھگڑنے کی یہ ہی
کرتا ہی غیر کے کلام پر ساتھ ظاہر کرنے خلل کے اوسمین باعتبار لفظون کے یا معنون کے یا بیچ قصد متکلم کے اور ترک مرا یہ ہی کہ
ترک کرے اعتراض و انکار کو پس جو کلام کہ سنے تو اگر حق ہی تو تصدیق کرے اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کے
تو سکوت کرے اوس سے اور حسن اخلاق شامل ہی تمام اچھے اوصاف و کمالات کو اور اکثر اطلاق اوسکا یہان کے عرف مین کشادہ
پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہی ۔ اور فرمایا اَتَدْرُونَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللّٰهِ
وَحُسْنُ الْخُلُقِ اَتَدْرُونَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ اَلْاَجْوَفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ یعنی کیا جانتے ہو تم
کہ کیا چیز اکثر داخل کریگی آدمی کو بہشت مین یعنی سب جو داخل کرنے لوگون کے بہشت مین ساتھ فائز کرنے ہین اونمین سے کونسی چیز
کہ اکثر سبب ہوتی ہی وہ تقوی اللہ کا اور حسن خلق ہی کیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہی آدمی کو آگ دوزخ مین وہ دو چیزین
کاواک یعنی خالی ہین مونہہ اور شرمگاہ ف ادنی تقوے کا یہ ہی کہ بچے شرک سے اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ بچے خطرۂ ماسوی اللہ سے
اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کے کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ احسان کرے اوس پر کہ جو برائی پہونچاوے
کذا ذکرہ الملا علی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خوش خلقی بھی داخل تقوی مین ہی پس ذکر کرنا اوسکا بعد تقوی کے تخصیص
بعد تعمیم کے ہی مگر یہ کہ مراد تقوی سے اعمال ظاہر رکھین اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تقوی
اشارہ ہی طرف حسن معاملہ کے ساتھ خالق کے کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو اور حسن خلق اشارہ ہی طرف
حسن معاملہ کے ساتھ خلق کے اور مونہہ کہ زبان بھی داخل اوسمین ہی پس پڑنا بیچ کھانے اور پینے حرام کے اور کہنا کلام
ممنوع اور بیہودہ اور لا طائل کا ساتھ مونہہ اور زبان کے ہی اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کے کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مبتلا
خلاف کی کرتا ہی اور مغلوب العقل ہوجاتا ہی ۔ روایت کی شرح السنہ مین اور روایت کی مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اوسکی
کہ فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ الخ یعنی بلاشبہ آدمی البتہ بولتا ہی ایک بات بھلائی کی نہین جانتا وہ

۵۷ رواہ الترمذی وابن ماجہ

۵۸

ثابت کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے لیے بسبب اوسکے خوشنودی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے اور بلاشبہ آدمی البتہ
بولتا ہی ایک بات برائی کی کہ نہین جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکے اوسپر خفگی اپنی اوس دن تلک کہ ملاقات
کرے اوس سے ✽ ف ثابت کرتا ہی خوشنودی اپنی الخ یعنی دنیا مین توفیق دیتا ہی ایسی چیزون کی کہ راضی ہوا ہمسا اوس سے
اور برزخ مین بچاتا ہی عذاب قبر سے اور فراخ کیجاتی ہی قبر اوسکی اور کہا جاتا ہی کہ سو رہ مانند سونے دولہا کے اور روز قیامت
کے اوٹھیگا سعید اور اللہ تعالی کے سائے مین ہوگا پھر داخل ہوگا بہشت مین اور وہان کی نعمتین پاویگا اور جسپر خفگی
ہوگی اوسکے حق مین عکس اسکے ہوگا پس معنی اوس دن تلک کے یہ نہین ہین کہ رضا اور غضب اوس دن تلک ہی بعد ازان
منقطع ہونگے اور نظیر اسکے قول اللہ تعالی کا ہی ابلیس کے حق مین اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی بلاشبہ تجپر
لعنت میری ہی روز جزا تک اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بھلی بات سے کلمہ حق کہنا ہی سلطان ظالم کے سامنے انتہی ✽ اور
اس قیاس پر بری بات کلمہ باطل کہنا ہی نزدیک بادشاہ کے کہ ضرر کرے دین مین اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی سا
کلمہ ہو ✽ ح ✽ ع ✽ اور روایت کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے کہ فرمایا وَیْلٌ لِّمَنْ یُّحَدِّثُ فَیَکْذِبُ
لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ یعنی وائے ہی واسطے اوس شخص کے کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے اوس سے
قوم کو وائے ہی اوسکے لیے وائے ہی اوسکے لیے ✽ ف ویل کے معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک گہرے نالے کا ہی جہنم میں اور مکرر
فرمانا اس لفظ کا تاکید و تشدید کے لیے ہی وعید مین اور جھوٹ بولے اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر ایک بات سچی کہے یارون کے
خوش کرنے کے لیے تو مضایقہ نہین اور چاہیے یون کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ اپنا نکرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو
اگرچہ مشروع و مسنون ہی لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسے کہ حدیث آیندہ مین فرماتے ہین ✽ ع ✽ ح ✽
اور روایت کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے کہ فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا یَقُوْلُهَآ اِلَّا لِیُضْحِكَ بِهِ
النَّاسَ یَهْوِیْ بِهَآ اَبْعَدَ مِمَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖٓ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ
یعنی بلاشبہ بندہ البتہ بولتا ہی ایک بات نہین بولتا اوسکو مگر اسلیے کہ ہنساوے اوس سے لوگون کو گرتا ہی بسبب اوس بولنے کے
یعنی دوزخ مین گرتا کہ دورتر ہی مسافت مبدأ اور منتہی اوسکے کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور بلاشبہ
بندہ پھسلتا ہی اپنی زبان کے سبب سے زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے ✽ ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے
صادر ہوتا ہی زیادہ ضرر کرتا ہی اوسکو بنسبت ضرر کرنے اوسکے گرنے کے پانون سے مونہہ کے بل اسلیے کہ ضرر بدنی سہل تر ہی ضرر دینی سے
✽ ع ✽ اور فرمایا مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی ✽ ف یعنی آفات و بلیات سے دنیا اور
آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہی زبان ہی کے سبب سے پہونچتی ہی کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کلام چار قسم
پر ہی ایک تو ضرر محض ہی اور دوسرا نفع محض ہی اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہی اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہی اور
نہ نفع پس جو کہ ضرر محض ہی ضرور لازم ہی اوس سے خاموشی اور ایسے ہی وہ کہ ضرر و نفع دونون رکھتا ہی کیونکہ دفع ضرر اہم ہی حاصل کرنے
نفع کے سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہی اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے موجب ضائع کرنے وقت کا ہی اور وہ عین ٹوٹا ہی
رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہی اوسمین بھی خطرہ و آفات ہین کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی
ہوجاتی ہی اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہی پس خاموشی بہرحال بہتر ہی کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہی
کسی نے اَلْاِنْسَانُ جِرْمُهٗ صَغِیْرٌ وَّجُرْمُهٗ كَبِیْرٌ وَّكَثِیْرٌ یعنی زبان کا جسم چھوٹا ہی اور گناہ اوسکے بڑے اور بہت ہین ✽

رواه احمد والترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الايمان ۱۲

اور کہا عقبہ بن عامر نے کہ ملا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مینے کہ کیا ہی سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا
اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے
تجکو گھر تیرا اور رو تو اپنے گناہون پر ؂ ف محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین خیر کہا یہ ایک شارح نے
اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو اس حال مین کہ محافظت کرنے والا ہو اپنے پر اور اپنے کو کہ اوس سے ضرر نہین
ہو اور رعایت کرنے والا ہوا احوال اپنے کو اور گنجایش دے تجکو گھر تیرا یہ کہ رہے تو اوسمین اور نہ نکل مگر بضرورت اور نہ تنگ دل ہو بیٹھنے
سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب بچاؤ کا ہی شر و فتنہ سے اور اسی لیے کہا گیا ہی هٰذَا زَمَانُ السُّكُوْتِ
وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ وَالْقَنَاعَةِ بِالْقُوْتِ اِلٰى اَنْ تَمُوْتَ یعنی یہ زمانہ سکوت کا ہی اور بیٹھے رہنے کا گھرون
اور قناعت کرنے کا ساتھ قوت کے یہان تک کہ مرجاوے تو اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین وارد ہی گھر پر اور حقیقت مین مخاطب
یعنی بیٹھ گھر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کے اور رو یعنی اگر رونا آوے والا صورت ہی رونے کی بنا نادم ہو کر اپنے گناہون پر
ؑ اور فرمایا اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ الخ یعنی جسوقت کہ صبح کرتا ہی بیٹا آدم کا تو تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہین واسطے زبان
کے اور کہتے ہین ڈر اللہ سے ہمارے حق مین اسلیے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدھی ہی تو تو سیدھے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے
ہوینگے ہم ؂ ف اگر کوئی کہے کہ اصل اور مدار کار دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہین اور اگر وہ فاسد ہی تو تمام اعضا
فاسد ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ یعنی بلا شبہہ بدن مین ایک بوٹی ہی کہ جب وہ سنورتی ہی تو سنورتا ہی سارا بدن اور
جب وہ بگڑتی ہی تو بگڑتا ہی سارا بدن آگاہ ہو وہ دل ہی جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان دل اور خلیفہ اوسکا ہی پس حکم اوسکا حکم
دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اوسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہین ؂ اور فرمایا مِنْ حُسْنِ
اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ یعنی خوبی اسلام آدمی کے سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو
ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکے نہ رکھے اور شان اوسکی ایسی نہو کہ
اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکے کے یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہ کہتے ہین اوسکے یہی معنی ہین اور
امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کے معاش مین اور سلامتی و نجات اوسکی کی
معاد مین متعلق معاش کے طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ دفع کرے پیاس کو اور کپڑا کہ ستر ڈھانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر
اوسکے کی ہو اور مانند انکے کے وہ چیزین کہ دفع حاجت کرین نہ وہ چیزین کہ لذت پاوے اونسے اور بہرہ مند و دولتمند ہو اونسے اور
نہ فضول اقوال و افعال و تمام حرکات و سکنات اور متعلق معاد کے ایمان و اسلام و احسان ہین جیسے کہ حدیث جبرئیل مین بیچ
کتاب الایمان کے مذکور ہوا حاصل یہ کہ جو چیزین ضرور ہین اسکی معاش و معاد مین اور سبب رضامندی مولی کی ہین وہ تو لایعنی نہین
اور سوا انکے لایعنی ہین عام ہی کہ وہ چیزین کرنے کی ہون یا کہنے کی اور کہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ حد مالایعنی کی یہ ہی کہ کلام
کرے تو ساتھ اوس چیز کے کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا تجکو حال و مآل مین اور مثال اسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو
ساتھ ایک قوم کے پس بیان کرے تو اونسے احوال شہرون کے اور اون چیزون کے کہ سفرون مین دیکھے مانند پہاڑون اور نہرون
وغیرہ کے اور وقائع کہ وہان واقع ہون اور اچھے کھانے اور کپڑے وغیر ذلک پس یہ ایسے امور ہین کہ اگر سکوت کرتا اونسے
تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا ؂ اور آیا ہی کہ وفات پائی ایک شخص نے صحابیون مین سے پس کہا ایک اور شخص نے کہ خوشوقت ہو تو

رواہ احمد والترمذی
رواہ الترمذی
یعنی کلام کرے
ہیچ تمام اعضا آدمی
کے اور زبان
توفیق اور ترک توفیق
معنی کا ہی قول
مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا کہ جب
دل مین سختی دیکھے تو
اور تن مین سستی
دیکھے نماز مین اور رزق
مین تنگی دیکھے تو
رواہ مالک واحمد
رواہ الترمذی وابن ماجہ

ساتھ داخل ہونے کے بہشت مین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے او لا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ یعنی کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوسنے کلام کیا ہوا اون چیز مین کہ ضرور نہوا اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کے کہ ناقص نکرے اوسکو ف یعنی جیسے کہ تعلیم علم اور دینا زکوۃ کا کہ نقصان علم و مال مین نہین لاتا یا مراد یہ ہی کہ سلام علیک نکی ہو آپسمین یا فائدہ کلام سے کسیکو نہ پہنچا ہو کہ اسنے بھی کچھ نقصان نہین ہوتا بلکہ مفت ثواب سے محروم رہتا ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اسکے کے بہشت مین شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو اوسنے اور بخل کیا ہو اور اوسکے سوال و حساب مین گرفتار ہوا ہو اور داخل ہونے بہشت کے سے منع کیا گیا ہو عیاذا باللہ منہ غور کرنا چاہیے اسکے مضمون مین اور بیدار ہو خواب غفلت سے اور اپنی اوقات کو مصروف بیاد حق رکھے اور بچے امور ممنوعہ اور لایعنی سے جیسے ہمارے وقت کے اکثر صاحب گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین اور نام شریعت کا لیکر وبال آخرت مین گرفتار ہوتے ہین ؛ شعر ؛ کارکن کار بگذر از گفتار ؛ کہ درین راہ کار دارد کار ؛ اور ہم سبکو کیا کہین خود گرفتار آفات نفسانی مین ہو رہے ہین ایسا ہی حال ہی ہمارا بھی کہ اپنے گلے مین سانپ اور اوروں کی کھیان جھلین حسبنا اللہ وھدانا الی الصراط المستقیم ؛ ۲ ؛ مولانا ؛ مؤلف ؛ اور کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزون مین سے کہ ڈرتے ہین آپ مجھپر کہا سفیان نے فاخذ بلسان نفسہ وقال ھذا یعنی پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا یہ یعنی اسکی شر سے بہت ڈرتا ہون تمہارے حق مین کہ اکثر باتین گناہ کی اس سے سرزد ہوتی ہین ؛ اور فرمایا اذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما جاء بہ یعنی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتے ہین اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد اوس چیز کے سے کہ لایا بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا ؛ اور فرمایا بہت بری بات ہی از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو اپنے بھائی مسلمان سے کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جاننے والا ہی اور تو اوس بات مین جھوٹ بولنے والا ہی یعنی جھوٹ بولنا تو بہر حال برا ہی اور اس حال مین تو بہت ؛ اور فرمایا من کان ذا وجھین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار یعنی جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا مین ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانین آگ کی ؛ ف دو رویہ اوسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو تو ایسی باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہی اور اوسکے پیچھے ایسی باتین کرے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہون اور بعضون نے کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہی اور یہ ہر ایک کے پاس جاکر ایسی باتین کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا ہی دوست غمخوار اور مددگار ہی ؛ ع ؛ اور فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی یعنی نہین ہوتا پورا مومن طعن کرنے والا اور لعن کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا ؛ اور فرمایا لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجھنم یعنی نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے یعنی آپسمین ایک دوسرے کو نکہے کہ تجپر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ غضب خدا کے اور نہ ساتھ داخل ہونے کے دوزخ مین یعنی نکہو کہ غضب خدا کا تجپر اور دوزخ مین جاؤ تو ؛ اور فرمایا ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الخ یعنی بلاشبہہ بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو تو چڑھتی ہی لعنت آسمان کی طرف پس بند کیے جاتے ہین دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہین دروازے اوسکے نزدیک ظہور لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی دائین اور بائین یعنی پس و پیش سے کبھی رد کیجاتی ہی پس جسوقت

رواہ الترمذی ۱۲

رواہ ابو داؤد ۱۲

۱۲ رواہ الترمذی والبیہقی

۱۲ رواہ الترمذی و ابو داؤد

نہین پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکے کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکے تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہین ہوتا وہ لائق اوسکے
تو پھر آتی ہی لعنت طرف کہنے والے اپنے کے ف یعنی جب لعنت کیجاتی ہی کسی پر تو اول ہی تو جاتی اوسپر نہین ہوتی بلکہ جاتی
ہی کہ باہر نکل جاؤن جب جگہہ نکلنے کو نہین پاتی تو متوجہ ہوتی ہی اوسپر اور اگر وہ مستحق اوسکا نہین ہوتا تو پھر آتی ہی لعنت کرنے والے پر
جب تک کہ یقین نہو کہ وہ مستحق لعنت ہی تو لعنت نکرے اوسپر اور مستحق لعنت کا ہونا بغیر خبر شارع کے متیقن نہین ہی اور آیا ہی
ایک شخص کی چادر اوڑائی ہوا نے پس لعنت کی اوسنے ہوا کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ
وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ یعنی نہ لعنت کر تو ہوا کو اسلیے کہ وہ حکم کی گئی ہی اور
تحقیق جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہین وہ لائق لعنت کے رجوع کرتی ہی لعنت اوسپر ف حکم کی گئی ہی ساتھ چلنے کے
اور بھیجا ہی اوسکو واسطے حکمتون کے تنگ آنا اوس سے اور مکروہ جاننا اوسکو منافی ادب عبودیت اور استقامت کے ہی اور اسی طرح
ادب ہی اوپر آنے حوادث زمانہ کے اور وارد ہونے احکام ارادیہ کے چاہیے کہ باطن و ظاہر مین ساتھ دل اور زبان کے راضی و ساکت ہو
اور اگر دل مین بحکم ضعف بشری کے تغیر راہ پاوے تو چاہیے کہ زبان کو نگاہ رکھے ؛ اور فرمایا لَا يُبَلِّغُنِي أَحَدٌ مِنْ
أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَخْرُجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ یعنی نہ پہونچاوے مجکو کوئی میرے صحابیون مین سے
کسیکی طرف سے کوئی چیز یعنی جنس تقصیرات اور افعال بد اور خصلتون بد سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یون کہا اور فلانا
ایسا ہی اسلیے کہ مین دوست رکھتا ہون یہ کہ نکلون مین یعنی گھر سے طرف تمھارے اس حال مین کہ صاف سینہ ہوؤن اور کسی پر غصہ
اور کسی سے ناراض و کینہ ور نہوؤن ف اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسیکو نچاہیے کہ نزدیک امیرون اور بزرگون کے بلکہ نزدیک کسیکے
کسیکی طرف سے برائی کہے تا باعث عداوت و کینہ کی ہو ح معنی اسکے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلین
دنیا سے اس حال مین کہ دل اونکا راضی ہو اپنے صحابہ سے ع اور کہا عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ عرض کیا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا یعنی کفایت ہی تمکو صفیہ سے یعنی اونکے عیوب سے ایسا اور ایسا مراد رکھتین تھین عایشہ
رضی اللہ عنہا اس سخن سے کوتاہ قد یعنی صفیہ رضی اللہ عنہا کوتاہ قد تھین عایشہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ اوس عیب سے اونکو حضرت
کے سامنے ذکر کرین پس حضرت کو یہ غیبت کرنی اونکی ناخوش آئی پس فرمایا لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ
یعنی البتہ تحقیق کہا تونے ایسا کلمہ کہ اگر ملایا جاوے ساتھ اوسکے دریا تو البتہ غالب آوے یہ کلمہ دریا پر اور تغیر کردے اسکو ف
یعنی جب دریا کو باوجود اس بڑائی کے تغیر کردے اور غالب آوے اوسپر تو تیرے اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بقصد حقارت
کے اسقدر عیب کسی کا کہنا کہ وہ کوتاہ قد ہی یہ بھی غیبت ہی اور لفظ كذا وكذا کنایہ ہی ذکر کرنے بعضے عیوب صفیہ کے سے اور کہا
ایک شارح نے کہ قول عایشہ کا كذا اشارہ ہی طرف بالشت اپنے کے کہتا ہون مین ظاہر انکرار کذا سے ارادہ تعدد صفت اوسکی کا
ہی پس شاید کہ اونھون نے کہا ہو اپنی زبان سے کہ وہ ٹھنگنی ہی اور اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت اپنے کے کہ وہ نہایت ٹھنگنی ہی پس
ارادہ کیا تاکید کا ساتھ جمع کرنے کے درمیان قول و فعل کے واللہ اعلم ح ع اور فرمایا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا
شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ یعنی نہین ہوتا فحش کسی چیز مین یعنی کسی امر مین امور مین سے مگر کہ عیبناک کر دیتا ہی
اوسکو اور نہین ہوتی حیا و نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دے دیتی ہی اوسکو ف اسمین مبالغہ ہی کہ اگر بالفرض فحش یا حیا جمادات
مین ہو تو اوسکو بھی عیبناک کردے یا زینت دیوے طیبی اور فرمایا مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي
مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ یعنی جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش یا ملامت کرے اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ

صادر ہوا ہی اوس سے پہلے نہین مرتا وہ عار دلانے والا یہان تک کہ کرتا ہی وہ وہ اوسکو مراد رکھتے تھے حضرت عار دلانا اوس گناہ سے
کہ توبہ کر چکا ہی اوس سے ف توبہ کر چکا ہی یعنی اگر توبہ نہین کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کر سکتے ہین اوسپر
لیکن بقصد تکبر و تحقیر کے نہو بلکہ بقصد زجر و نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے ہو ت ع اور فرمایا لَا تُظْهِرِ
الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطے مسلمان بھائی اپنے کے یعنی اگر کوئی مسلمان
پڑا ہی بلا دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کے کہ رکھتا ہی اوس سے پس اگر خوش ہوویگا تو رحم کریگا خدا تعالیٰ اوسپر
اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکے ت اور فرمایا مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا یعنی نہین دوست رکھتا مین
رواہ الترمذی ۱۲
یہ کہ نقل نکالون مین کسیکی چال ایکہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ دیا جاؤن مین کتنا ہی مال دنیا کا بسبب اوس نقل نکال لینے کے
ف حرام ہی نقل نکالنی کسیکی خواہ قولی ہو یا فعلی یعنی مثلاً کسیکی سی آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے وغیر ذلک اور داخل ہی یہ
غیبت محرمہ مین ت ع آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اونٹ بٹھایا اوسنے اپنے اونٹ کو پھر باندھ دیا پانون اوسکا رسی سے پھر داخل
رواہ ابو داؤد ۱۲
ہوا مسجد مین اور نماز پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس جب کہ سلام پھیرا اوس اعرابی نے تو آیا اپنے اونٹ کے
پاس اور کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا یعنی
یا اللہ رحم کر مجپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے أَتَقُولُونَ هُوَ
أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَىٰ مَا قَالَ یعنی آیا جانتے ہو تم اور کہتے ہو تم کہ یہ اعرابی جاہل زیادہ ہی یا اونٹ
اسکا کیا نہین سنا تمنے جو کچھ کہ کہا اسنے کہا صحابہ نے کہ ہان سنا ہمنے ف یعنی اوسنے جو حق کی رحمت واسعہ کو تنگ کیا
اوسپر حضرت خفا ہوئے پس دعا مین تنگی نکرنی چاہیے کہ یہ بات ہمارے ہی لیے ہو اور کے لیے نہو بلکہ تمام مومن مردون اور عورتون
کو داخل کرنا چاہیے ت م اور فرمایا إِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَىٰ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ یعنی جسوقت
کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلاً کہا اوسکو ای سردار وغیر ذلک غصے ہوتا ہی پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنے والے پر اور
ہلتا ہی اور کانپتا ہی بسبب تعریف اوسکی کے عرش ع ف ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی حصول واقع ہونے امر عظیم سے
اسلیے کہ فاسق کی تعریف کرنے مین راضی ہونا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ناخوشی اور ناراضامندی حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی
کہ ہو موجب کفر اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہنچے طرف حلال جاننے حرام کے پس تعریف کرنی اکثر علمائے بے عمل اور شاعرون اور
قاریون ریاکار کی داخل ہی اسی مین اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلائے
عظیم سے جبھی ہو سکتا ہی کہ پرہیز کرے انکی صحبت سے ت م ع اور فرمایا يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا
إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ یعنی پیدا کیا جاتا ہی مسلمان ہر طرح کی خصلت پر سوائے خیانت و جھوٹ کے ف یعنی مومن
کامل مین یہ خصلتین نہین ہوتین بلکہ وہ پیدا کیا جاتا ہی صدق و امانت پر کہ مقتضا تصدیق و ایمان کے ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ مراد
منع کرنا ان دو صفتون سے ہی یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہون ساتھ ان صفتون کے ت م کہا عمران نے کہ آیا مین ابوذر کے پاس پس
پایا مینے اونکو مسجد مین گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا مینے ای ابوذر کیا ہی یہ تنہائی یعنی کیون نہین
صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے اَلْوَحْدَةُ
خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ الخ یعنی تنہا بیٹھنا بہتر ہی بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہی تنہا
بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہی چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہی سکھلانے برائی کے سے یعنی اور معین کو تدبیر گوشہ نشینی

صلہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۱۲

صلہ رواہ احمد و ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان ۱۲

وتنہائی ہی ف تنہا بیٹھنا الخ یعنی چونکہ اس وقت مین یاران خاص سے کہ اعتماد اونکی نیکی وصلاح پر ہو حاضر نہین تنہا بیٹھا ہون مین اور جب ہوتے ہین تو بیٹھتا ہی ہون ۔ صح ۔ اور فرمایا مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ یعنی مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے ف لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور پیش میم سے بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت کی بہتر ہے افضل ہے اوس عبادت ساٹھ برس کی سے کہ ساتھ کثرت کلام کے اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کئے ہین مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے الخ اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتون مین بہت سی آفتین ہین اونسے سلامت رہتا ہی بسبب چپ رہنے کے جیسے کہ وارد ہوا ہی من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی یہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہی اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے یون لکھا ہی کہ کبھی مرتبہ خداے تعالی کے نزدیک بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سے اسلیے کہ جس سکوت مین جولانی کرے فکر بیچ معارف و حقائق الٰہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفۂ قلبیہ ذکر خفی کے دریا مین اور منور ہو ساتھ نور ذات وصفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی اوس طاعت وعبادات جوارح یعنی اعضا سے کہ بیچ تفرقہ اور بیحضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے جمع نہو اگرچہ سالہا سال ہو ۔ اور کہا ابوذر نے کہ کہا مینے ای رسول خدا کے نصیحت کرو مجکو فرمایا اوصیک بتقوی اللہ الخ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ساتھ تقوی اللہ کے اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہی تیرے سب کامون کے لیے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا مینے زیادہ کرو مجکو یعنی اور نصیحت فرمائیے فرمایا علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ الخ یعنی لازم ہی تجکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کہ وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا ہی تجکو آسمان مین کہ ملائکہ یاد کرینگے تجکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی اسپر فاذکرونی اذکرکم (پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو) اور سبب نور کا ہی تیرے لیے زمین مین یعنی اس عالم سفلی مین کہ سبب ظہور نور معرفت اور یقین و ہدایت کا ہی کہا مینے زیادہ کرو مجکو نصیحت فرمایا علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک یعنی لازم ہی تجکو چپ رہنا دیر تک یعنی ہمیشہ مقرون ساتھ تفکر اور تذکر نعمتون الٰہی کے اسلیے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سے در آتا ہی اور چاہ بلا مین ڈالتا ہی اور مدد کرنے والی ہی تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہی آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کی ہی بسبب ذکر خفی کے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا ایاک وکثرۃ الضحک الخ یعنی بچارہ بہت ہنسنے سے اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب وارد ہونے ظلمت غفلت اور قساوت کے اور بجھنے نور علم ومعرفت کے کہ حیات دل اوسمین ہی اور کھو دیتا ہی مونہہ کے نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود یعنی علامت اونکی اونکے مونہون مین ہی اثر سجود سے اور یہ بات ضروری ہی کہ جب دل مرتا ہی تو مونہہ بے نور ہو جاتا ہی اسلیے کہ نورانیت اور تازگی بدن کی ساتھ حیات حسی اور معنوی کے ہی کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا قل الحق وان کان مرا یعنی کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیرے نفس کو کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لا تخف فی اللہ لومۃ لائم یعنی نہ ڈر دین خدا کے ظاہر کرنے مین اور اوسکی تائید و تقویت مین ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہا مینے زیادہ فرمائیے مجکو فرمایا لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک یعنی چاہیے کہ باز رکھے تجکو لوگون کے عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنے سے ف ذکر خدا کا تمام افعال کہ بنیت تقرب الی اللہ کے کرین تو داخل ذکر مین ہین اگر اسی معنی پر حمل کرین بیچ ذکر تلاوت کا بعد تلاوت کے واسطے تعمیم بعد تخصیص کے ہو گا

اور حدیث مین آیا ہی افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اگر یہ مراد کہین کہ تو بیل ذکر کرنے سے جز وسکے ہی بعد کل کے بسبب اونچی
فضل و شرف کے اور بڑا اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سے بالکل اور ثابت رہنا حق پر بغیر نظر کرنے کے طرف مذمت لوگون کے اور تعریف اونکی
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا یعنی لوگون سے انقطاع کرکر رجوع کر اللہ کی طرف رجوع کرنا اور نفس اپنے سے
یعنی عیوب نفس اپنے سے مراد یہ ہی کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر لیکن عیب جوئی اور غیبت اونکی نکر اور دل مین اپنے تئین
سب سے خوار و ناقص جان ؎ شعر ؎ غافلند این خلق از خود بیخبر ؛ لاجرم گویند عیب یکدگر ؛ روایت کیا ہی دیلمی نے انس سے طُوْبیٰ
لِمَنْ شَغَلَهُ عَیْبُهُ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ یعنی خوش حالی ہی اوسکے لیے کہ باز رکھے اوسکو عیب اوسکا لوگون کی عیب گیری
سے ؛ اور فرمایا یا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ
یعنی اے ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین پشت پر یعنی پشت تکلف پر اور بدن اوسکے پر یا پشت زبان پر اور
بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نے کہا مینے ہان بتلائیے فرمایا طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا یعنی بہت چپ رہنا یعنی ساتھ تفکر کے اور خوش خلقی قسم ہی اوس ذات
پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہین عمل کیا خلق نے مانند ان دو خصلتون کے یعنی کوئی کام بہتر ان دو کامون سے نہین ف
سبکی و آسانی ان دونون صفتون کی اس سبب سے ہی کہ خاموش رہنے مین مشقت و محنت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب
دینے مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور سبکی خوش خلقی مین بھی اسی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آسانی اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی
اور جدال و نزاع کے کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمین ؛ اور آیا ہی کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کہتے تھے
کسی غلام اپنے کو پس التفات کی حضرت نے طرف اونکے اور فرمایا لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی کیا دیکھا ہی
تونے لعنت کرنے والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دو صفتون کے ہون مقصود یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتین
ہرگز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اوس دن بعضے غلام اپنے کو یعنی
کفارے مین اس تقصیر کے پھر آئے ابوبکر یعنی عذر کرنے کے لیے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ پھر نکرونگا مین ایسا کام یعنی
کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نے شعب الایمان مین یہ پانچون حدیثین کہ حدیث عمران سے اس حدیث تک ہوتین ہین ؛
اور روایت کی مالک نے کہ حضرت عمر داخل ہوئے ایکدن ابوبکر صدیق کے پاس اس حال مین کہ وہ کھینچ رہے تھے زبان اپنی یعنی گویا
نکالا چاہتے تھے اوسکا مقصود ظاہر کرنا زجر و قہر کا تھا اوسپر پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی ایسا
نکرو بخشے اللہ تمکو پس کہا واسطے اونکے ابوبکر نے کہ تحقیق اس زبان نے ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون ؛ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُمْ وَاَدُّوْا اِذَا
ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ یعنی متکفل و ضامن ہو و میرے لیے چھہ چیزون
کے اپنے نفسون کی منفعت کے یہ ضامن ہونگا مین تمہارے لیے بہشت کا یعنی داخل ہونے کا بہشت مین ساتھ اچھے لوگون کے
سچ بولا کرو جسوقت کہ بات کہو اور پورا کرو وعدہ جب کہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جب کہ امانت رکھے کوئی تمہارے پاس اور
نگہبانی کرو اپنی شرمگاہون کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہین اپنی یعنی دیکھنے اوس چیز کے سے کہ نہین جائز ہی دیکھنا
اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کے اور بند رکھو ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کے سے کہ حرام و مکروہ ہی یا یہ معنی ہین کہ باز رکھو
اپنے نفسون کو ظلم سے ؛ اور فرمایا خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ یعنی بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جسوقت دیکھے جاوین

یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین مجلسون مین ساتھ چغل خوری کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا
اسکو کہ جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاک اور فساد اور گناہ اور زنا کو یعنی ایک جماعت
کو کہ پاک و منزہ ہین گناہ اور فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے ہین
اونکو نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی تعلق اور اختصاص مین اللہ تعالی کے
ساتھ ایسے مرتبے کو پہنچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اونکے اطوار و احوال پر ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکے جمال پر پڑتی ہی تو خدا تعالی
یاد آتا ہی بسبب ظاہر ہونے عبادت کی علامت کے اونکے موہنون پر اور بعضون نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا
کے ہی جیسا کہ کہا ہی علما نے کہ نظر کرنی عالم کے موہنہ پر عبادت ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بسبب نظر کرنے کے صالح کے موہنہ پر نور ایمان
ایسا باطن مین آتا ہی کہ دل کو روشن کر دیتا ہی اور حدیث مین آیا ہی اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ اور آیا ہی کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ جو گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکے چہرۂ مبارک پر پڑتی تو کہتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْرَفَ ہٰذَا الْفَتٰی
مَا اَکْرَمَ ہٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَعْلَمَ ہٰذَا الْفَتٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَا اَشْجَعَ ہٰذَا الْفَتٰی پس دیکھنا اونکا
باعث ہوتا تھا کہنے کلمۂ توحید کا ✽ ح ✽ اور فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت کرنی سخت تر ہی زنا کرنے سے
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے غیبت اشد ہی زنا سے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ یَزْنِیْ فَیَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِیْبَۃِ لَا یُغْفَرُ لَہٗ حَتّٰی یَغْفِرَ ہَا لَہٗ صَاحِبُہٗ یعنی تحقیق آدمی البتہ زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی
پس اللہ تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی یعنی اسلیے کہ حق اللہ تعالی کا ہی اور تحقیق غیبت والے کی نہین بخشش کی جاتی یہان تک کہ بخشے
اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہی یعنی اسلیے کہ یہ اوسکا حق ہی اور انس کی روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ زنا کرنے والا توبہ کرتا ہی
اور غیبت کرنے والا نہین واسطے اوسکے توبہ نقل کین یہ دونون روایتین بیہقی نے شعب الایمان مین ✽ ف نہین واسطے اوسکے
توبہ یعنی غالبًا اسلیے کہ زانی ڈرتا ہی اور کانپتا ہی پس توبہ کرتا ہی اور غیبت کرنے والا سہل جانتا ہی اگرچہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے
گناہوں کی چیز ہی اسلیے کہ بلا جب عام ہوتی ہی تو اوسکی برائی دل سے نکلجاتی ہی یا نزدیک ہی کہ غیبت کرنے والا غیبت کو حقیر و حلال جانے
اور ورطۂ کفر مین جا پڑے یا یہ معنی ہین کہ نہین اوسکے لیے توبہ مستقل بلکہ موقوف ہی صحت اوسکی اوپر رضامندی اوسکے کہ جسکی
غیبت کی ہی جیسے کہ اوپر کی روایت مین گذرا ✽ ع ✽ ح ✽ اور فرمایا اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ
اغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یعنی بلا شبہ کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشش چاہے تو اوسکے لیے کہ غیبت
کی ہی تو نے اوسکی کہے تو یا الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ✽ ف بخش ہمکو یعنی اگر ہون یہ
جماعت تو یون کہین یا ہمکو یعنی سب گروہ مسلمین کو اور ظاہر یہ ہی کہ یہ بخشش چاہنی اوس صورت مین ہی کہ نہ پہونچی ہو غیبت
اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی اور جب کہ پہونچ جاوے اوسکو تو ضرور ہی بخشوانا اوس سے اس طرح کہ خبر دے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہی
ساتھ اوس چیز کے کہ کہا ہی اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو یہ تو ارادہ رکھے اسکا کہ جب ہو سکیگا بخشوا دیگا
اوس سے پس جب کہ بخشوائیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے جو کچھ کہ اوسکا حق تھا اسپر اور اگر عاجز ہو اس سبب سے
اسلیے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلاً تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اوسکے فضل و کرم سے امید ہی کہ راضی کر دے اوسکے
دشمن کو کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ کلام کیا ہی لوگون نے بیچ توبہ غیبت کرنے والے کے کہ آیا جائز ہی بغیر بخشوانے کے اوس سے کہ
جسکی غیبت کی ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ جائز ہی اور یہ ہمارے نزدیک دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ اگر یہ غیبت پہونچی ہو اوسکو

جسکی غیبت کی ہی تو توبہ اوسکی یہ ہی کہ بخشواوے اوس سے اور اگر نہ پوہنچی غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالی سے اور دل مین یہ رکھے
کہ پھر ایسی حرکت نہین کرنے کا ہے ع + تمام ہوئین حدیثین مشکوۃ کی اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ زبان مین بیس
آفتین ہین بیان کیا ہی ہمنے اونکو بیچ کتاب آفات اللسان کے اور ذکر اونکا طویل ہی کفایت کرتا ہی تجکو عمل کرنا ایک آیت پر
فرمایا اللہ تعالی نے لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ یعنی کچھ بھی نہین اکثر اونکی مشورت اور مراد یہ ہی کہ نہ کلام کر تو
لایعنی جسمین کچھ فائدہ نہین اور اقتصار کر کلام ضروری پر کہ نجات اسمین ہی کہا انس نے کہ شہید ہوا ایک لڑکا ہم مین سے روز احد
کے اور اوسکے پیٹ پر ایک پتھر بندھا ہوا تھا بسبب بھوک کے پس اوسکی مان نے اوسکے مونہہ سے مٹی پونچھی اور کہا هَنِيئًا
لَكَ الْجَنَّةُ يَا بُنَيَّ یعنی گوارا اور مبارک ہو تجکو بہشت ای بیٹے میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا جانے تو
یعنی جنتی ہونا اوسکا شاید کہ کلام کیا ہو اوسنے لایعنی یعنی بیفائدہ اور باز رہا ہو اوس کلام سے کہ نہ ضرر کرے اوسکو یعنی
نیک کلام کہ جو مفید ہو مثل امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہما کے اور حد لایعنی کی یہ ہی کہ وہ اگر ترک کیا جاوے تو نہ فوت ہو
بسبب اوسکے ثواب اور نہ حاصل ہو بسبب اوسکے ضرر اور جسنے اقتصار کیا کلام کو اسپر قلیل ہوگا کلام کرنا اوسکا پس چاہیے کہ
محاسبہ کرے بندہ نفس اپنے سے نزدیک ذکر کرنے بات لایعنی کے کہ اگر ذکر اللہ کرتا بدلے اسکے تو ہوتا وہ خزانہ سعادت کے خزانون
مین سے پس کیونکر جرأت کرے عقل خزانے کے ترک کرنے کو اور ڈھیلون کے لینے کو اور یہ جب ہی کہ نہو اوسمین گناہ اور اگر گناہ ہو
اوسمین تو وہ مانند ترک کرنے خزانے کے اور لینے آگ کے شعلے کے ہی اور جملہ کلام لایعنی سے ہی بیان کرنا احوال لوگون اونکے سفرون کا
اور احوال شہرون کے کھانون کا اور عادات اونکی کا اور احوال صنعتون اور تجارتون کا اور یہی سب دیکھتا ہی تو پھیلا ہوا لوگون مین
اور اون بیس آفتون مین سے جو اکثر زبانون پر جاری ہین پانچ ہین جھوٹ اور غیبت اور جھگڑنا اور مدح اور مزاح پس اور آفتون
کا بیان تو برمحل اونکے ہوگا اور ضمن حدیثون مین اوپر کچھ گذر بھی چکا اب مناسب اس مقام کے بیان کرنا غیبت کا ضرور ہی
کہ غیبت ایسی آفت ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
الْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا اور وحی کی اللہ سبحانہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہ جو کوئی مرا توبہ کرکر غیبت سے پس وہ آخر اون لوگون کا
ہوگا کہ داخل ہونگے بہشت مین اور جو شخص مرا مصر غیبت پر پس وہ اول اون لوگون کا ہوگا کہ داخل ہونگے دوزخ مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گذرا مین شب معراج کو ایک قوم پر کہ کھرونچتے تھے مونہہ اپنے اپنے ناخنون سے پس کہا گیا مجکو کہ یہ وہ لوگ
ہین کہ غیبت کرتے ہین لوگون کی اور جاننا چاہیے کہ غیبت اوسکو کہتے ہین کہ جو بیان فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
أَنْ تَذْكُرَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُهُ لَوْ بَلَغَهُ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا یعنی یہ کہ ذکر کرے تو اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ
اوس چیز کے کہ ناگوار ہو اوسکو اگر پوہنچے اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کرے تو نقصان اوسکے نفس مین یا عقل مین یا فعل مین یا قول
مین یا نسب مین یا گھر مین یا سواری مین یا اور کسی چیز کا کہ جو متعلق ہو ساتھ اوسکے حتی کہ کہنا تیرا کہ وہ واسع الکم ہی یا طویل الذیل ہی
فراخ آستین ۱۲ دراز دامن ۱۲
اور ذکر کیا گیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہ کیا سست ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تمنے اوسکی اور حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک عورت کے کہ وہ ٹھنگنی ہی پس فرمایا حضرت نے کہ غیبت کی تونے اوسکی پس
اس سے جانا گیا کہ غیبت زبان ہی پر موقوف نہین ہی بلکہ کچھ فرق نہین ہی اسمین کہ زبان سے ہو یا حاصل ہو سمجھانا ساتھ ہاتھ کے یا رمز کے
یا اشارے کے یا حرکت و نقل نکالنے اور تعریض کے جس سے عیب سمجھا جاوے مانند کہنے تیرے کے أَنَّ مَنْ مَرَّ بِنَا أَوْ بَعْضَ
کنایہ کرنا ۱۲
أَصْحَابِنَا كَذَا یعنی جو ہمپر گذرا یا بعضے دوست ہمارے ایسے ہین اور جاننا چاہیے کہ بدترین غیبتون کی وہ غیبت ہی کہ ریاکاری کرتے ہین

فائدہ

فائدہ

کہ کہتے ہین شکر اوس خدا کا کہ نہ مبتلا کیا ہمکو ساتھ داخل ہونے کے سلطان کے پاس طلب دنیا کے لیے وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ
قِلَّۃِ الْحَیَاۤءِ یہی اوس کہنے سے سمجھاتے ہین مقصود یعنی اورونکا عیب بیان کرنا مقصود ہی اور اپنی برات اور کہتے ہین وہ کہ کیا اچھا ہی
احوال فلانے کا اگر نہ مبتلا ہوتا وہ اوس چیز مین کہ مبتلا ہین ساتھ اوسکے ہم مثل ہمارے اور وہ کم صبری ہی دنیا سے فَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَنَا
اور غرض اونکی اس کہنے سے غیبت ہی پس جمع کرتے ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنے مشابہت کو ساتھ اہل صلاح کے بیچ بچنے کے
غیبت سے اور یہ خباثت ہین کہ فریفتہ ہوتے ہین ساتھ انکے اور گمان کرتے ہین کہ ہمنے غیبت چھوڑ دی ہی اور ایسے ہی کبھی غیبت کرتا ہی
ایک آدمی اور غافل ہوتے ہین اوس سے حاضرین پس کہتا ہی سبحان اللہ کیا عجب بات ہی یہان تک کہ ہوشیار ہوتے ہین لوگ سننے کے لیے
پس کرنے لگتا ہی ذکر اللہ کا اپنے خبث کے ثابت کرنے کو اور کہتا ہی میرا دل لگا ہوا ہی فلانے مین قبول کرے اللہ توبہ ہماری اور اوسکی
اور نہین ہی غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف یعنی جتانا اوسکے عیب کا ہی اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چھپاتا اوسکو اور اگر کرتا ہی دعا تو اوسکا اوسکے
لیے تو چھپاتا اوسکے عیب و گناہ کو اور ایسے ہی کبھی ظاہر کرتا ہی تعجب کو غیبت کرنے والے کے کلام سے یہان تک کہ بہت خوش ہوتا ہی
وہ غیبت سے اور سننے والا غیبت کا ایک غیبت کرنے والون مین سے ہی ایسا ہی فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیونکر نہو
جسوقت کہ حرکت کرے اوسکی خوشی تعجب سے اور ایسے ہی کبھی کہتا ہی کہ چھوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنے دل مین نہین مکروہ جانتا
غیبت کو سواے اسکے نہین کہ غرض اوسکی یہ ہی کہ تعریف کیا جاوے ساتھ پرہیزگاری کے اور یہ کہنا نہین نکالتا اوسکو غیبت کے گناہ سے
جب تک کہ نہ مکروہ جانے اوسکو اپنے دل سے اور ڈالتا ہی اوسکو ریا کے گناہ مین بلکہ نکالتا ہی گناہ سے یون کہ مکروہ جانے دل مین اور جھٹلاوے
غیبت کرنے والے کو اور تصدیق کرے اوسکی اپنے دل سے اسلیے کہ وہ فاسق ہی لائق جھٹلانے کے اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتھ
غیبت کے مستحق ہی کہ نیک گمانی ہو ساتھ اوسکے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَہٗ وَ
مَالَہٗ وَاَنْ یُّظَنَّ بِہٖ ظَنَّ السَّوْءِ یعنی بلا شبہ اللہ پاک نے حرام کیا مسلمان کے خون و مال کو اور یہ کہ گمان کیا جاوے ساتھ اوسکے بدگمانی
پس غیبت دل سے بھی حرام ہی جیسے کہ زبان سے حرام ہی مگر یہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کے اس طرح پر کہ نہو تجاہل اور سواے اسکے نہین
کہ اجازت ہی غیبت کی چھہ جگہہ ایک تو مظلوم کہ ذکر کرے ظالم کا ظلم بادشاہ کے سامنے اسلیے کہ دفع کرے اوسکے ظلم کو ولیکن سامنے غیر
بادشاہ کے یا اوسکی کہ جو نہین مدد کر سکتا دفع پر غیبت ہی ذکر کیا گیا حجاج آگے بعضے سلف کے پس کہا بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کے لیے اوس سے
کہ جسنے غیبت کی اوسکی جیسے کہ بدلا لیگا حجاج سے اوسکا کہ جسپر ظلم کیا ہی دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتے ہین اوس سے بگاڑنے مین خلاف شرع کے
درست ہی کہ ذکر کرین اوسکا تیسری فتوی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کے جیسا کہ کہا ہندنے کہ ابو سفیان ایک
مرد بخیل ہی نہین دیتا مجکو جو کفایت کرے مجکو اور یہ سب شکایت ہی لیکن یہ جب درست ہی کہ اسمین کچھ فائدہ ہو چوتھی ڈرانا ہی انکا
کسیکی بدی سے جب کہ جانتا ہو کہ اگر نہ ذکر کرونگا تو البتہ قبول کیجاویگی گواہی اوسکی جیسے ذکر کرنا مزکی یعنی گواہون کا حال بیان
کرنے والا یا کوئی معاملہ کرتا ہو کسی سے یا نکاح کرتا ہو کسی سے اور یہ جانتا ہی کہ اوسکو ضرر پہونچیگا تو ذکر کرے اوسکو فقط اوسکے
لیے کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو پانچوین یون کہ مشہور ہو اوس نام سے کہ جسمین کچھ عیب ہو جیسے چندھا اور لنگڑا اور بھینگا
اور نام کی طرف یعنی جو اچھا ہو بہتر ہی چھٹی یہ کہ ہو کھلم کھلا عیب کرنے والا نہ برا مانے اوسکے ذکر سے جیسے مخنث اور شرابی کہ
حسن نے کہا تین ہین کہ نہین غیبت اونکی لیے ہوا و ہوس والا اور فاسق فسق کرتا ظاہر مین اور امام ظالم اور یہ سب کھلم کھلا
کرتے ہین نہین برا مانتے ذکر سے اور صحیح یہ ہی کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کا کہ جسکو چھپاتا ہی اور برا مانتا ہی اوسکے ذکر سے
نہین درست بغیر عذر کے ﴿فصل﴾ علاج نفس کے باز رکھنے کا غیبت سے یہ ہی کہ دھیان کرے اوس وعید کو جو اوسکے

حق مین وارد ہوا ہی اور اس قول مین آنحضرتؐ کے اِنَّ الغِیْبَۃَ اَسْرَعُ فِی حَسَنٰتِ العَبْدِ مِنَ النَّارِ فِی الیَبَسِ
یعنی بلاشبہہ غیبت بہت جلد تاثیر کرتی ہی بندہ کی نیکیون کے نابود کرنے مین آگ سے خشک چیز کے جلانے مین اور آیا ہی کہ تحقیق
نیکیان غیبت کرنے والے کی نقل کیجاتی ہین طرف دیوان مظلوم کے کہ جو ظلم رسیدہ ہی ساتھ غیبت کے پس دیکھے نیکیون کی کمی مین
اور غیبت کی بہتایت مین اور اوس سے نوبت پہونچتی ہی اوسکے افلاس کی عنقریب پھر چاہیے کہ دھیان کرے اپنے نفس کے
عیبون مین پس اگر ہوا اوسمین کوئی عیب تو مشغول ہو ساتھ عیب نفس اپنے کے غیر اپنے سے یعنی غیر کا عیب نہ دیکھے اپنے عیب مین
مشغول ہو اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چھوٹا تو جانے کہ نقصان اوسکا اس اپنے نفس کے چھوٹے گناہ سے بہت ہی اوسکے نقصان سے
اوسکے غیر کے بڑے گناہ سے یعنی یون سمجھے کہ جیسا میرا چھوٹا گناہ میرے حق مین مضر ہی ویسا اور کا بڑا گناہ میرے حق مین مضر نہین
اور اگر نہوا اوسمین کوئی عیب تو چاہیے کہ جانے کہ جہل میرا اپنے نفس کے عیبون سے بڑا عیب ہی یعنی اپنے مین عیب سمجھنا یہ خود ایک
بڑا عیب ہی اور کہان خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے پھر اگر خالی ہوا اوس سے تو شکر کرے اللہ کا بدلے غیبت کے پس تحقیق عیب کرنا لوگون کا اور
کھانا گوشت مردار کا بڑے عیبون مین سے ہی پس چاہیے کہ بچے اوس سے پھر جب نکل جاوے موتہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ بخشش
چاہے اللہ سے اور جاوے اوسکے پاس کہ جسکی غیبت کی ہی اور کہے کہ مینے ظلم کیا تجپر سو معاف کر مجھسے پس بخشواوے اوس سے پھر اگر
نپاوے اوسکو تو بہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا کرے اوسکے لیے اور بہت کرے نیکیان یہان تک کہ جب نقل کیجاوین بعضی
نیکیان طرف دیوان مظلوم کے تو باقی رہین اوسکے لیے جو کفایت کرین اوسکو پس یہ کفارہ ہی غیبت کا تمام ہوا کلام امام غزالی رحمۃ اللہ
علیہ کا ۔ غیبت کھاتی ہی حسنات کو جیسے کہ کھاتی ہی آگ لکڑیون کو کہا بعضون نے کہ مثال اوس شخص کی کہ غیبت کرتا ہی لوگون کی مانند
مثال اوس شخص کے ہی کہ کھڑا کرتا ہی منجنیق پس پھینکتا ہی اوس سے نیکیان اپنی مشرق اور مغرب کی جانب اور دیا جاویگا
ایک شخص کو نامۂ اعمال اوسکا پس دیکھیگا اوسمین نیکیان کہ نہین کی ہونگی اوسنے وہ پس کہا جاویگا اوسکو کہ یہ بدلے اوس چیز کے ہی
کہ غیبت کی تھی تیری لوگون نے حال آنکہ تو نہین جانتا تھا اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا غیبت کا سامنے ابن المبارک کے پس کہا اگر ہوتا مین
غیبت کرنے والا تو البتہ غیبت کرتا مین اپنے مان باپ کی اسلیے کہ وہ بہت مستحق ہین بنسبت اور لوگون کے میری نیکیون کے اور کہا گیا
واسطے حسن بصری کے کہ فلانے شخص نے غیبت کی تیری پس بھیجا اونھون نے طرف اوسکے طباق شیرینی کا اور کہلا بھیجا کہ مجکو خبر
پہونچی تھی کہ تونے تحفہ بھیجین طرف میرے نیکیان اپنی پس بدلا اوتارا مینے تیرے احسان کا بقدر امکان کے شعر **شرعۃ الاسلام**
حرام ہی سُننا غیبت کا جو کوئی سنے غیبت محرمہ رد کرے اوسکو اور برا جانے غیبت کرنے والے کو پھر
اگر عاجز ہو منع کرنے سے یا نہ مانے کوئی اسکا منع کرنا تو الگ ہو جاوے اوس مجلس سے اگر ممکن ہوا اوسکو فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ یعنی اور جب سنتے ہین اچھے بندے لغو کو تو موتہہ موڑتے ہین اوس سے اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی اور بندے رحمٰن کے وہ ہین کہ جو لغو سے موتہہ موڑتے ہین
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ۔ یعنی کان اور آنکھ
اور دل یہ ان سب سے پوچھا جاویگا کہ تمھارے صاحبون نے کیا کیا ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ
فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْہُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ ۚ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور جب دیکھے تو اون لوگون کو کہ بیٹھتے ہین ہماری آیتون مین یعنی اونکے رد کرنے
اور طعن کرنے مین تو موتہہ موڑ اون سے یہان تک کہ بیٹھین وے اور بات کے ذکر کرنے مین اور اگر بھلا دیوے تجکو شیطان تو مت بیٹھ

بعد یاد آنے کے ساتھ قوم ظالمین کے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ
النَّارَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی جو کوئی رد کرے اپنے بھائی مسلمان کی آبروریزی سے رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ
کی روز قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے اور آیا ہی کہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کو پس کہا صحابہ نے کہ کہان ہی
مالک بن دخشم پس کہا ایک شخص نے کہ وہ منافق ہی نہین دوست رکھتا اللہ کو اور اوسکے رسول کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ
حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ یعنی مت کہہ تو یہ کیا نہین دیکھتا ہی تو اوسکو
کہ تحقیق کہا اوسنے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چاہتا ہی اس سے رضامندی اللہ تعالی کی اور بلا شبہہ اللہ نے تحقیق حرام کیا ہی آگ پر اوس
شخص کو کہ کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس حال مین کہ چاہتا ہو بسبب اوسکے رضامندی اللہ کی نقل کی یہ بخاری مسلم نے

باب بیچ بیان اون چیزون کے کہ مباح ہی غیبت اونکے سبب سے

جاننا چاہیے کہ غیبت مباح ہوتی ہی واسطے غرض صحیح شرعی کے کہ نہ ممکن ہو پہونچنا طرف اوس غرض کے مگر بسبب غیبت کے اور وہ چھہ سبب سے ہی
ایک تو اظہار ظلم پس جائز ہی مظلوم کے لیے یہ کہ اظہار ظلم کرے طرف سلطان اور قاضی وغیرہما کے کہ جو حکومت رکھتے ہون
یا قدرت رکھتے ہون اوسکے انصاف پر ظلم کرنے والے اوسکے سے پس کہے ظلم کیا مجھپر فلانے نے ایسا دوسرے مدد چاہنی خلاف
شرع کی تغیر پر اور گنہگار کے پھیرنے پر طرف راہ نیک کے پس کہے اوس سے کہ امید رکھتا ہو کہ وہ قادر ہی اوس خلاف شرع
کے ازلے پر کہ فلانا کرتا ہی ایسا پس باز رکھے اوسکو اوس سے اور جائز ہی یہ بسبب ہونے مقصود اوسکے پہونچنا طرف ازالہ منکر
کے پس اگر نہ قصد کرے یہ تو ہوگا یہ ذکر کرنا حرام تیسرے استفتا پس کہے مفتی سے کہ ظلم کیا مجھپر باپ میرے نے یا بھائی میرے نے
یا خاوند میرے نے یا فلانے نے ایسا پس کیا جائز ہی اوسکو یہ اور کیا ہی راہ میری خلاصی کی اوس سے اور حاصل کرنے حق میرے کی
اور دفع ظلم کی اور مانند اسکے کے پس یہ جائز ہی حاجت کے لیے ولیکن بڑی احتیاط کی بات اور افضل یہ ہی کہ کہے کیا کہتا ہی تو
ایسے شخص کے حق مین یا زوج کے حق مین کہ ہو امر اوسکا ایسا اسلیے کہ حاصل ہو جاتی ہی اس سے غرض بغیر تعین کے اور باوجود اسکے
تعین جائز ہی جیسا کہ گذرا حدیث ہندہ مین چوتھے بچانا مسلمانون کا شر سے اور خیرخواہی اونکی اور یہ کئی طرح پر ہی ایک تو جرح کرنا
مجروحین یعنی ناقصین کا قسم راویون اور گواہون سے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع مسلمانون کے بلکہ واجب ہی حاجت کے لیے
اور دوسرے مشورہ دینا بیچ مصاہرت انسان کے یعنی ناتے نسبت مین یا بیچ مشارکت کے یا امانت رکھنے کے یا معاملہ کرنے کے
کسی سے اور ہمسائگی کے پس واجب ہی مشورہ دینے والے پر یہ کہ نہ چھپاوے حال اوسکا بلکہ بیان کر دے برائیان جو اوسمین ہون نیت سے
خیرخواہی کے اور تیسرے جب کہ دیکھے طالب علم کو کہ آمد و رفت کرتا ہی طرف مبتدع یا فاسق کے علم پڑھنے کے لیے اور ڈرتا ہی
کہ ضرر پاویگا وہ طالب علم بسبب اوسکے تو لازم ہی اسکو خیرخواہی کرنی اوسکی ساتھ بیان کرنے حال اوسکے کے بشرطیکہ
قصد کرے اوسکی خیرخواہی کا اور اسمین بھی غلطی مین پڑ جاتے ہین لوگ کہ کبھی باعث ہوتا ہی اسکے کہنے والے کو حسد اور شیطان
اوسکو فریب دیتا ہی اور خیال مین ڈالتا ہی کہ یہ خیرخواہی ہی پس خوب ہوشیار رہے اسمین اور چوتھے یہ کہ کوئی حکومت رکھتا ہو اور
سر انجام اوس خدمت کا اوس سے بوجہ احسن نہ ہوتا ہو یا تو اس سبب سے کہ وہ لائق اوسکے نہو یا بسبب اسکے کہ فاسق ہو یا غافل ہو
وغیر ذلک تو واجب ہی ذکر کرنا اوسکا بڑے حاکم کے آگے کہ اوسپر حاکم ہو تا کہ موقوف کر دے وہ اوسکو اور حاکم کرے اوسکو کہ لائق ہو
حاکمی کے یا جان رکھے حال اوسکا تا کہ معاملہ کرے اوس سے موافق حال اوسکے کے اور اعتبار نکرے اوسکا اور سعی کرے اوسکی تعلیم

دوستی ہی تمام ہوئین چار قسمین چھٹی قسم کی آب پانچوین قسم اور چھٹی قسم کے آگے یہ ہی کہ ہو علی الاعلان فسق کرنے والا یا بدعت کرنے والا جیسے علی الاعلان شراب پیتا ہی یا لوگون سے ڈنڈ لیتا ہی اور محصول و اموال لوگون سے لیتا ہی از راہ ظلم کے اور متولی ہوتا ہی امور باطلہ کا پس جائز ہی ذکر کرنا اوسکا ساتھ اون چیزون کے کہ علی الاعلان کرتا ہی اونکو اور حرام ہی ذکر کرنا اوسکے اور عیبون کا مگر یہ کہ ہو واسطے انکے جواز کے لیے کوئی اور سبب اون سببون مین سے کہ ذکر کیے ہمنے چھٹے تعریف یعنی معلوم کرانا پس جب کہ ہو آدمی معروف ایک لقب کر مانند چندھے اور لنگڑے اور بہرے اور اندھے اور بھینگے وغیر ہم کے تو جائز ہی معلوم کروانا اوسکا ساتھ اسکے اور حرام ہی کہنا انکا بسبب نقصان بیان کرنے اوسکے کے اور اگر ممکن ہو معلوم کروانا اوسکا اور طرح تو اولی ہی پس یہ چھ سبب ہین کہ ذکر کیا ہی انکو علما نے اور اکثر انکے پر اجماع ہی علما کا اور دلیلین انکی احادیث صحیحہ سے ثابت ہین ۵۱ ریاض الصالحین تمام ہوا اعلانہ غیبت وغیرہ کا اور چونکہ اس آیت مین ذکر تھا تقوے کا آیہ آگے اسی تقریب سے خوبی بڑی متقی کی بیان فرمائی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝

اے لوگون پیدا کیا ہمنے تمکو ایک مرد اور ایک عورت سے اور کیا ہمنے تمکو جماعتین اور قبیلے تو آپسمین شناسا ہو تم بلا شبہہ بڑا بزرگ تم مین نزدیک خدا کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہی بلا شبہہ خدا دانا خبردار ہی ۔ فتح ۔ اے آدمیون ہمنے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھین تمہاری ذاتین اور گوتین تا آپسکی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کے ہان اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑا اللہ سب جانتا ہی خبردار ۔ تفسیر ۔ یعنی بڑائیان ذات کی اور قوم کی عبث ہین صفت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی ۔ مو ۔ ایک مرد اور ایک عورت سے یعنی آدم اور حوا علیہما السلام سے یا یہ مراد ہی کہ ہر ایک تم مین سے پیدا ہوا ہی باپ اور مان سے پس نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ وہ منسوب ہوتا ہی ساتھ رحم کے مثل اوس چیز کے کہ منسوب ہوتا ہی ساتھ اوسکے دوسرا برابر برابر پس نہین ہی کچھ وجہ تفاخر اور بڑائی کرنے کی نسب مین اور شعوب جمع شعب کی ہی اور شعب کہتے ہین پہلے طبقے کو اون طبقون مین سے کہ اوپر عرب کے ہین اور وہ یہ ہین شعب اور قبیلہ اور عمارہ اور بطن اور فخذ اور فصیلہ پس شعب جمع کرتا ہی قبائل کو اور قبیلہ جمع کرتا ہی عمائر کو اور عمارہ جمع کرتا ہی بطون کو اور بطن جمع کرتا ہی افخاذ کو اور فخذ جمع کرتا ہی فصائل کو خزیمہ شعب ہی اور کنانہ قبیلہ اور قریش عمارہ اور قصی بطن اور ہاشم فخذ اور عباس فصیلہ اور شعب کا نام شعب اسلیے ہوا کہ قبائل منشعب ہوتے ہین یعنی اوس سے تو آپسمین شناسا ہو تم یعنی نہین مرتب کیا تمکو شعوب و قبائل پر مگر اسلیے کہ پہچانے بعض تمہارا نسب بعض کا پس نسبت کیا جاوے طرف غیر باپون اپنے کے نہ اسلیے کہ فخر کرو تم ساتھ آبا و اجداد کے اور دعوی کرو تفاضل کا نسبون مین پھر بیان فرمائی وہ خصلت کہ اوس سے بزرگ ہوتا ہی انسان غیر اپنے پر اور حاصل کرتا ہی شرف و بزرگی اللہ تعالی کے نزدیک پس فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ یعنی جسکو خوش لگے یہ کہ ہو بہت بزرگ لوگون مین تو بس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور ابن عباس سے منقول ہی کرم الدنیا الغنی وکرم الآخرۃ التقوی یعنی بزرگی دنیا کی تونگری ہی اور بزرگی آخرت کی تقوی اور روایت کیا گیا ہی کہ طواف کیا آنحضرت علیہ السلام نے روز فتح مکے کے پھر حمد و ثنا کی اسکی پھر کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرَهَا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللَّهِ یعنی سب تعریفین ثابت ہین اوس خدا کے لیے کہ دور کی تمسے نخوت و جبر کرنا جاہلیت کا اور تکبر اوسکا اے لوگو نہین ہین لوگ مگر دو طرح کے ایک تو مومن پرہیزگار بزرگ اللہ کے نزدیک

والآخر ... شعوباً بالتشعیب واجتماعهم کشعب أغصان الشجر ... یقال ... والشعوب ... وقبائل ... قبیلة ... من ... ١٢

اور دوسرے فاجر بدبخت ذلیل و خوار اللہ کے نزدیک پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ اور یزید بن شجرہ سے منقول ہے کہ گذرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بازار مین پس دیکھا ایک غلام کالے کو کہ کہتا ہی جو کوئی خریدے مجکو اس شرط پر خریدے کہ نہ منع کرے مجکو
پانچون نمازون کے پڑھنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پس خریدا اوسکو کسی صحابی نے پھر بیمار ہوا وہ پس اوسکی خبر پوچھنے کو
تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ مرگیا پس حضرت اوسکے دفن کروانے کو گئے پس کہا بعضے لوگون نے اوسکے مقدمے
مین کچھ یعنی حقارت اوسکی بیان کی پس نازل ہوئی یہ آیت اور دانا ہی یعنی جانتا ہی دلون کی بزرگی و تقوی کو اور خبردار ہی یعنی
خبر رکھتا ہی نفسون کے ارادون کی بیچ خواہشون اونکی کے ✽ ف آیا ہی کہ فتح مکہ کے دن رسول علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ
کعبے کی چھت پر چڑھ کر اذان کہین عتاب بن اُسید نے کہا کہ الحمد للہ کہ میرے باپ کو حق تعالی نے اس سے پہلے مار ڈالا تو یہ روز نہ دیکھے
اور حارث نے کہا کہ محمد نے کسیکو سوائے اس کالے کوے کے نہ پایا کہ وہ اذان کہے اور ابوسفیان نے کہا کہ مین کچھ نہین کہہ سکتا ہون ڈرتا ہون
کہ خدا آسمان کا اوسکو اسکی خبر دیدے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ شعوب و قبائل و نسب واسطے پہچاننے آپس کے مقرر ہوئے
ہین نہ واسطے تفاخر کے پس تم اے لوگون فخر ساتھ نسب و مال کے نکرو اصل تم سب کی ایک مرد و ایک عورت ہی کہ آدم و حوا ہین فخر کرنا ساتھ
نسب و مال کے کچھ اعتبار نہین رکھتا بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ الخ رسول علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی
یعنی حسب مال ہی اور بزرگی تقوی ہی اور یہ بھی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ
وَاَعْمَالِکُمْ یعنی بلاشبہہ اللہ نہین دیکھتا تمہاری صورتون اور مالون کی طرف ولیکن دیکھتا ہی تمہارے دلون اور اعمال کی طرف
اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر مین اِنَّ اَکْرَمَ الْکَرَمِ التَّقْوٰی وَاَلْاَمَ اللُّؤْمِ الْفُجُوْرُ یعنی بڑی بزرگیون کی بزرگی
تقوی ہی اور بڑی بدبختیون کی بدبختی بدکاری ہی اور پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگون مین کونسا شخص بہت بزرگ ہی
فرمایا اَکْرَمُھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰھُمْ یعنی بہت بزرگ اونکا اللہ کے نزدیک وہ ہی کہ جو بہت پرہیزگار ہو اونہین صحابہ نے عرض کیا کہ نہین
سوال کرتے ہم اس سے فرمایا فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِیْ یعنی کیا قبائل عرب کا حال پوچھتے ہو مجسے کہا صحابہ نے ہان فرمایا
فَخِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا یعنی پس اچھے تمہارے جاہلیت مین اچھے تمہارے ہین اسلام
جب کہ سمجھ بوجھ پیدا کرین دین کی پس حاصل آیت کا یہ ہی کہ نسب و حسب سوائے تقوی کے کام نہین آتا جو کہ مغرور ساتھ نسب کے ہین اونکو
متنبہ ہونا چاہیے اور اس آیت کو پیش نظر اپنے رکھین ✽ مسئلہ ✽ بحث روایت کیا ابوداؤد نے اپنے مراسیل مین اور ابن مردویہ نے
اور بیہقی نے اپنے سنن مین زہری سے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی بیاضہ کو یہ کہ نکاح کردین وہ ابا ہند سے ایک عورت
اپنے مین سے پس کہا اونھون نے یا رسول اللہ کیا نکاح کرین ہم اپنی بیٹیون کا اپنے موالی یعنی غلامون آزاد سے پس نازل کی اللہ تعالی نے
یہ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی اخیر آیت تک اور تھا ابوہند حجام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ✽ کہا مجاہد نے
کہ نہین پیدا کیا اللہ تعالی نے فرزند مگر نطفہ مرد اور عورت دونون کے سے اور یہ اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ
ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی ✽ اور روایت کی احمد اور ابن جریر اور ابن مردویہ اور بیہقی نے عقبہ بن عامر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ ان تمہارے نسبون سے کسیکو فوقیت کسی پر نہین حاصل ہوتی تم سب بیٹے آدم کے ہو برابر برابر کچھ اعتبار نہ کرو اسکا
نہین ہی سبب کوئی کسی پر فضیلت مگر بسبب دین اور تقوی خدا کے بلاشبہہ اللہ نہین سوال کریگا تمسے تمہارے حسبون سے اور نہ تمہارے نسبون سے
روز قیامت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ✽ اور روایت کی حاکم نے اور تصحیح کی اسکی اور روایت کی ابن مردویہ اور بیہقی نے
ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمَرْتُکُمْ فَضَیَّعْتُمْ الخ یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی

فرماویگا روز قیامت کے کہ حکم کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے اوس چیز کو کہ تاکید کی تھی مینے تمکو اوسکی اور بلند کیا یعنی اونچا تمنے اپنے نسبون کو پس آج کے روز بلند کرونگا مین نسب اپنا اور پست کرونگا مین تمہارے نسبون کو اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ اور روایت کی طبرانی اور ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماویگا اللہ تعالی روز قیامت کے اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَّجَعَلْتُمْ نَسَبًا الخ یعنی ای لوگون بلاشبہہ مینے مقرر کیا ایک نسب اور تمنے بھی مقرر کیا نسب پس مقرر کیا مینے یہ کہ بہت بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تم مین کا ہی پس نا تمنے مگر یہی کہا تمنے کہ فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور فلانا بہت بزرگ ہی فلانے سے اور مین آج کے دن بلند کرتا ہون نسب اپنا اور پست کرتا ہون نسب تمہارا اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآئِیَ الْمُتَّقُوْنَ یعنی آگاہ ہو بلاشبہہ میرے دوست پرہیزگار ہین ۔ اور روایت کی خطیب نے علی بن ابی طالب رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہوگا دن قیامت کا کھڑے کیے جاوینگے بندے آگے اللہ تعالی کے غُرْلًا بُھْمًا یعنی بن ختنہ کیے ہوئے کالے کلوٹے پھر فرماویگا اللہ تعالی ای میرے بندون امر کیا مینے تمکو پس ضائع کیا تمنے امر میرا اور بلند کیے تمنے نسب اپنے اَنَا الْمَلِکُ الدَّیَّانُ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَیْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی مین بادشاہ جزا دینے والا ہون کہان ہین پرہیزگار کہان ہین پرہیزگار ۔ بلاشبہہ بہت بزرگ تمہارے نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار تمہارے ہین ۔ اور روایت کی ابن مردویہ نے ابی سعید رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ وَلَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَّلَا عَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَّلَا اَحْمَرَ عَلٰی اَبْیَضَ وَلَا اَبْیَضَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی تمام آدمی اولاد آدم ہین اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور نہین فضیلت ہی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اور نہ سرخ کو گورے پر اور نہ گورے کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے ۔ اور روایت کی طبرانی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَۃٌ لَا فَضْلَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا بِالتَّقْوٰی یعنی مسلمان بھائی ہین آپسمین نہین فضیلت کسیکو کسی پر مگر بسبب تقوی کے ۔ اور روایت کی احمد رح نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ التَّقْوٰی ھٰھُنَا الخ یعنی مسلمان بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ترک کرے مدد اوسکی تقوی اس جگہہ ہی اور اشارہ کیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے اوپر سینے اپنے کے اور نہ چاہیے کہ دوستی کرین دو شخص اللہ کی راہ مین پھر جدائی ڈالین آپسمین مگر کہ نئی بات نکالے دین مین کوئی اونمین سے یعنی اوس صورت مین جدا ہو جاوے دوسرا اوس سے وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ وَالْمُحْدِثُ شَرٌّ ۔ اور روایت کی احمد رح نے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا واسطے ابی ذر کے تامل کر تو کہ نہین ہی تو بہتر احمر اور نہ اسود سے مگر یہ کہ بزرگی حاصل ہو تجکو ساتھ تقوی کے ۔ اور روایت کی بخاری نے ادب مین ابن عباس سے کہ کہا نہین جانتا مین کسیکو کہ عمل کرے اس آیت پر یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ یہان تک کہ پہونچے ان لفظون تک اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ پس کہتا ہی ایک شخص دوسرے شخص کو کہ مین بہت بزرگ ہون تجھسے پس نہین ہی کوئی بہت بزرگ کسی سے مگر بسبب تقوی خدا کے ۔ اور روایت کی بخاری نے کتاب ادب مین ابن عباس رض سے کہ کہا کس چیز کو گنتے ہو تم بزرگی اس حال مین کہ بیان کردی اللہ تعالی نے بزرگی کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور کس چیز کو گنتے ہو تم حسب افضل تمہارا از روے حسب کے وہ ہی کہ بہت اچھا رکھتا ہی تم مین خلق ۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور خرائطی نے مکارم الاخلاق مین

یعنی اللہ تعالی سے
نسب پر بڑائی کرے
پرہیزگاری کرے
وہ پاس بندہ
اوسکا ہی اسواسطے
گروہ منسوب ہوا
طرف رب کے
ولیکن کہو اسلام لائے ہین
وارد ہوئی یعنی ایمان
خدا وطلب اوسکی
نسبت ایمان کی
۱۲ منہ مدارک
شاید یہ حال کفار عرب کا ہو جیسا کہ سیاق سے سمجھا جاتا ہی ۱۲ منہ عفی عنہ
نکلنے والا ایمان ۱۲

کہ کھڑا ہوا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں کون بہتر ہے
فرمایا اَقْرَؤُهُمْ وَاَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ
یعنی جو خوب قاری ہو اور نہیں لوگ بہت ڈرتا ہو اللہ عز وجل سے اور بہت حکم کرتا ہو اچھی باتوں کا اور بہت منع کرتا ہو بری باتوں سے
اور بہت سلوک کرتا ہو ناتے داروں سے ✤ اور روایت کی احمد نے کہ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہیں خوش کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کسی چیز نے دنیا سے اور نہ خوش کیا اونکو کسی شخص نے کبھی برابر تقوی والے کے ✤ اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ اَهَابَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَّمْ يَتَّقِ اللّٰهَ اَهَابَهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ یعنی جو ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اللہ اوس سے ہر چیز کو اور جو نہیں ڈرتا ہے اللہ سے ڈراتا ہے اوسکو اللہ ہر چیز سے ✤ منقول ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ گذرے ایک کھیتی پر وہاں کوئی جانور شیر یا کچھ اور تھا کہ لوگ جانے سے باز رہے تھے وہ تشریف
لے گئے اور شاید اوسکو دفع کر دیا اور پھر حدیث فرمائی ✤ اور روایت کی حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْحَيَاءُ زِيْنَةٌ وَالتُّقٰى كَرَمٌ وَخَيْرُ الْمَرَاكِبِ الصَّبْرُ وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عِبَادَةٌ یعنی حیا زینت
ہے اور تقوی بزرگی ہے اور بہترین سواری صبر ہے اور انتظار خوشی کا اللہ سے عبادت ہے ✤ اور روایت کی حکیم ترمذی نے اور
دیلمی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا تو ڈالتا ہے بے پروائی اوسکے
نفس میں اور تقوی اوسکے دل میں اور جب ارادہ کرتا ہے اپنے بندے سے برائی کا پیدا کرتا ہے محتاجگی کو درمیان دونوں آنکھوں
اوسکی کے یعنی سامنے اوسکے کہ قانع نہیں ہوتا اللہ کے دیے پر بلکہ حریص ہوتا ہے ہر چیز پر ✤ اور روایت کی ابو یعلی اور ابن ضریس
نے فضائل قرآن میں اور خطیب نے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا وصیت
کیجیے مجکو پس فرمایا کہ لازم کر اپنے پر تقوی اللہ کا اسلیے کہ وہ جمع کرنے والا تمام بھلائیوں کا ہے اور لازم کر اپنے پر جہاد کو
اسلیے کہ وہ رہبانیت مسلمانوں کی ہے اور لازم کر اپنے پر ذکر اللہ کو اور تلاوت کتاب اللہ کو اسلیے کہ وہ نور ہے تیرے لیے
زمین میں اور سبب ذکر کا ہے تیرے لیے آسمان میں اور بند کر اپنی زبان کو غیر خیر سے پس تحقیق تو بسبب اسکے غالب آویگا
شیطان پر ✤ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی نضرہ رض سے کہ ایک شخص داخل ہوا بہشت میں پس دیکھا اپنے غلام کو اوپر اپنے
مانند ستارے کے پس کہا قسم ہے خدا کی اے رب میرے بلا شبہہ یہ البتہ غلام تھا دنیا میں پس کس چیز نے پہنچایا اسکو اس مرتبے کو
فرمایا اللہ تعالی نے یہ تھا بہتر تجھسے عمل میں ✤ اور روایت کی بزار نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ
وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ الخ یعنی تم سب اولاد آدم ہو اور آدم پیدا کیے گئے مٹی سے اور البتہ باز رہیں لوگ فخر کرنے سے
ساتھ باپوں اپنے کے والا البتہ ہونگے خوار تر اللہ کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے ✤ اور روایت کی ترمذی نے اور ابن جریر
اور حاکم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کر رکھو تم اپنے نسبوں سے اوس قدر کہ سلوک کرو تم اوس سے اپنے ناتے داروں
سے اسلیے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب محبت کا ہے اہل میں سبب زیادتی کا ہے مال میں سبب تاخیر کا ہے اجل میں ✤ اور روایت
کی ابن ابی شیبہ اور احمد نے اور مسلم نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُنَّ اُمَّتِيْ اَلْفَخْرُ
بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ یعنی چار چیزیں ہیں کفار کی رسموں میں سے
کہ نہیں چھوڑیگی اونکو امت میری فخر کرنا ساتھ حسبوں کے اور طعن کرنا نسبوں میں اور طلب مینھ کی کرنی ساتھ ستاروں کے
کہ فلانے برج میں آویگا فلانا ستارہ تو مینھ برسیگا اور نوحہ کرنا ✤ دوسرا شبہہ اکثر گمان بد اور تجسس اور غیبت میں کہ آدمی مبتلا ہوتا ہے

اس سبب سے ہوتا ہی کہ اورون کو چشم حقارت سے دیکھتا ہی اور اپنے تئین بنظر بزرگی سے پس اسلیے بہرسے خداوند نے ایسی بات کی طرف تمکو ہدایت کی کہ باز رکھے تمکو اورون کے ذلیل و حقیر جاننے سے ساتھ دیکھنے فضیلت اپنی کے اوپر وہ بات یہ ہر کہ ای لوگون تم سبکی ایک اصل ہی نر اور مادہ یعنی آدم و حوا پس اپنی اصل کو دیکھو اور دنیر تفاخر کرو جانو کہ ہم سب ایک ہی اصل سے ہین وجہ تفاخر کی کیا ہان فضیلت باعتبار تقوی کے ہی نزول اس آیت کا بیچ حق ثابت بن قیس بن شماس کے ہی کہ ایک روز حضرت کی مجلس مین دیر کر آئے پاس حضرت صلعم کے جگہہ نپائی جو حضرت کے پاس بیٹھتا تھا اوسکو طعن کی راہ سے کچھہ کلمات ناشایستہ کہے چنانچہ بیان مفصل اسکا بیچ تفسیر آیت یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ الخ کے گذر چکا ہی پس اوتری آیت یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ لفظ ناس قرآن مین عام بھی آتا ہی اور خاص بھی یہان مراد عام ہی کہ فرمایا ای آدمیون پیدا کیا ہمنے تم سبکو ایک اصل سے کہ وہ آدم و حوا ہین تم سب بھائی ہو آپسمین کہ مان اور باپ تمھارے ایک ہی ہین اور برادری رحم و شفقت کو واجب کرتی ہی پس ترک کرنا قتال کا اور صلح آپسمین رکھنی اور تجسس نکرنا اور لقب بد سے نپکارنا اور کسی پر گمان بد نلیجانا اور تجسس نکرنا اور غیبت نکرنی لازم ہی اور کیا تمکو شعوب اور قبائل تو کہ پہچانو آپسمین نہ تفاخر کرنے کے لیے اسلیے کہ تعارف نہونے مین خرابی دنیا کی ہی پس شعب مانند شہر کے ہی اور قبیلہ مانند قریے کے یعنی تمکو قبائل کلان اور خورد کیا ہمنے معرفت کے لیے نہ مفاخرت کیلیے پس اگر نام نپہچانے تو قبیلے سے پہچانے مثلا دو زید ہون تو زید تمیمی زید قریشی سے بسبب قبیلے کے جدا ہوگا اور فخر حاصل ہی تو تقوی سے ہی کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ حاصل یہ کہ نرے نسب سے کوئی بزرگ نہین ہوتا جیسا کہ فرمایا حضرت صلعم نے مَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ یعنی جسنے عمل مین تاخیر کی نسب کے سبب سے مقدم نہین ہوگا مطیع بے نسب افضل ہی عاصی با نسب سے ہان جسمین تقوی اور نسب دونون جمع ہون تو البتہ اعلی درجے کو پہونچیگا

ذاهل ہی تنبیہ

امام غزالی رحمہ اللہ منہاج مین لکھتے ہین کہ نفس سرکش ہی اسکو لگام تقوی سے تابعدار کرجانا چاہیے کہ تقوی ایک گنج ہی عزیز اگر وہ حاصل ہوا تو خیر کثیر اور رزق بڑا اور مطلب پایا عظیم اور غنیمت بڑی اور بادشاہت بڑی پائی تو نے بھلائی دنیا اور آخرت کی آسمین جمع کی ہی اور اس خصلت کے تحت رکھی ہی کہ نام اوسکا تقوی ہی اور تامل کر کہ قرآن شریف مین کتنی ہی جا بے ذکر اوسکا کیا ہی اور کتنی بھلائیان اور ثواب ساتھہ اوسکے متعلق کیے ہین منجملہ اونکے تیران تو لکھتا ہون ایک تو تعریف و مدح کرنی اللہ تعالی کی کہ متقی کے لیے فرمایا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ یعنی اور اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو بلاشبہہ یہ بہت خوب بات ہی دوسرے محافظت دشمنون سے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا یعنی اگر صبر کروگے تم اور پرہیزگاری کروگے نہین ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ تیسرے مدد کرنی اللہ تعالی کی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی بلاشبہہ مدد اللہ کی ساتھہ اون لوگون کے ہی کہ پرہیزگاری کی اور جو نیک کار ہین چوتھے نجات سختیون سے اور ملنا رزق حلال کا کہ فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو ڈرتا ہی اللہ سے اور بچتا ہی گناہون سے دیتا ہی اللہ اوسکو خلاصی دین و دنیا کی بلاؤن اور رنجون سے اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہہ سے کہ گمان نہین رکھتا پانچوین سنورنا عمل کا کہ فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ یعنی ای ایمان والون ڈرو اللہ سے اور کہو بات درست سنواریگا اللہ تمھارے لیے اعمال تمھارے چھٹے بخشنا گناہون کا کہ لفظ اعمالکم کے بعد فرمایا وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور بخشیگا گناہ تمھارے آٹھوین قبول ہونا طاعت کا موقوف ہی تقوی پر کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی نہین قبول کرتا اللہ طاعت کو مگر پرہیزگارون سے نوین بزرگ ہونا

نزدیک اللہ کے کہ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بڑا بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمھارا ہی دسوین بشارت
زندگانی اور آخرت مین کہ فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ یعنی
جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہین اونکے لیے بشارت ہے دنیا کی زندگانی مین اور آخرت مین گیارھوین نجات آگ دوزخ سے کہ فرمایا
ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یعنی پھر نجات دینگے ہم اون لوگون کو کہ پرہیزگاری کی تھی بارھوین خلود یعنی ہمیشہ رہنا بہشت مین
کہ فرمایا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی طیار کی گئی ہی بہشت پرہیزگارون کے لیے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے تیرھوین نصیب ہونا
آسمان و زمین کی برکتون کا کہ فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰھُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ یعنی اور اگر بلا شبہہ بستی والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے البتہ
کھولتے ہم اوپر برکتین آسمان و زمین سے کہ مینہہ برساتے آسمان سے اور زمین مین خوب غلہ وغیرہ پیدا کرتے ولیکن جھٹلایا اونھون نے
رسولون کو پس سزا دی ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بسبب گناہون کے کہ تھے کرتے پس یہہ تمام خیر و سعادت دونون جہان کی کہ
تقوی کے تحت رکھین ہین پس فراموش نکر نصیب اپنے کو تقوی سے اور جاننا چاہیے کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین ایک توفیق
وتایید اللہ تعالی کی پس وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ بلاشبہہ توفیق و تایید اللہ تعالی کی ساتھ
متقیون کے ہے دوسری اصلاح عمل اور پورا کرنا تقصیر کا وہ بھی متقیون کے لیے ہے جیسا کہ فرمایا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ تیسری قبول
وہ بھی متقیون ہی کے لیے ہے کہ فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اور مدار عبادت کا ان تین چیزون پر اسلیے ہے کہ اول
توفیق چاہیے تا عمل کرے بعد ازان اصلاح تقصیر ہوتا تمام ہو عمل بعد ازان قبول ہوتا مفید ہو و الا سب اکارت ہے اور ان تین چیزون
کے لیے سوال و زاری کرتے رہتے ہین سب عابد رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَّا اور ان
سب کا اللہ تعالی نے تقوی پر وعدہ کیا ہے اور متقیون کو یہ سب عنایت فرمایا ہے چاہین یا نہ چاہین پس اگر طالب عبادت کا ہے تو
بلکہ اگر طالب سعادت دنیا اور آخرت کا ہے تو لازم ہے تجکو تامل کرنا اس ایک اصل مین کہ تمام عمر اپنی محنت عبادت مین صرف کی تو نے
اور مشقت کرتا رہا پس اگر قبول ہی نہوئی تو ساری محنت تمام عمر کی برباد گئی اور تجنے معلوم ہی کر لیا کہ خدا تعالی نے فرمایا
اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ پس اصل اس کار کی تقوی ہی کیطرف پھری اور اسی سبب سے ہی کہ عایشہؓ نے کہا کہ
رسول علیہ السلام کو کوئی چیز دنیا کی خوش نآتی تھی مانند متقی کے اور قتادہؓ نے کہا کہ توریت مین ہے اے فرزند آدم تقوی کر اور
جس جگہہ کہ چاہے تو سو اور کہتے ہین کہ عامر بن قیس رات و دن مین ہزار رکعت نماز کی ادا کرتے تھے اور جب بستر پر آتے تو اپنے
نفس سے کہتے کہ ای جاے سب بدیون کے قسم خدا کی ایک لحظہ تجسے راضی نہین ہوا ہون مین چونکہ تقوی نہین کیا تو نے اور وقت مرنے
کے روئے لوگون نے کہا کہ کس چیز نے تجکو رلایا کہا اس کلام خدا تعالی کے نے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ قبول کرنے
عمل کا وعدہ کیا ہے تقوی پر اور مین متقی ہون نہین اور تامل کرا ایک اور نکتے مین کہ وہ اصل سب اصلون کی ہے وہ یہ ہے کہ ایک مرد صالح نے
اپنے شیخ سے کہا کہ مجکو وصیت کیجیے شیخ نے کہا کہ تجکو وہ وصیت کرتا ہون کہ جو وصیت کی پروردگار عالم نے کہ فرمایا وَلَقَدْ
وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰہَ یعنی اور البتہ تحقیق وصیت کی ہمنے اون لوگون کو
کہ دیے گئے کتاب پہلے تمسے اور تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے اور پرہیزگاری کرو پس معلوم ہوا کہ تقوی ایسی چیز ہے کہ پروردگار تعالی نے
اسکی سب اگلے پچھلون کو وصیت فرمائی اور حکم کیا سو خصلت جامع ہے خیر دنیا و آخرت کو اور کافی ہے سب مہمات کو اور
پونہچانے والی ہے بندے کو اعلی تر درجات کو غرضکہ یہہ ایسی اصل ہے کہ اسپر کسی چیز کو فوقیت نہین اور بس ہے اوسکو کہ منظر دقیق

اوسمین دیکھا اور اوسپر عمل کرے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِینُ تمام ہوا کلام امام غزالی رحمہ اللہ کا **تنبیہ** تقوی یہ ہی کہتے ہین
کہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ڈرتا رہے اور کفر اور شرک اور اور گناہون سے بچتا رہے تا آگ جہنم سے بچے اور تقوی ہر عضو کا جدا ہی
مثلا آنکھ کا تقوی یہ ہی کہ نامحرم و گناہون کی چیزین آنکھون سے نہ دیکھے زبان سے گناہون کے کلام نکرے اسی طرح اور اعضا کا حال
سمجھ لے خلاصا اسکا اس حدیث مین ہی کہ ایک روز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اِسْتَحْیُوا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ
الْحَیَاءِ حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا لَیْسَ ذٰلِكَ
نہین ہی یہ یعنی نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰی
وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَكَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ یعنی ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور
اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی سر نے یعنی حواس اور فکر اور زبان اور آنکھ اور کان پس سر کو سجدۂ غیر خدا سے بچاوے اور اور چیزون کو بچاوے
بدی سے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہی پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور کہنگی کو قبر مین
اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنے کا ۞ ۱۵ ۞

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۭ
وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

کہا اعراب نے ایمان لائے ہم کہو ایمان حقیقت مین نہین لائے تم ولیکن کہو تابعدار ہوئے ہم اور ہنوز داخل نہین ہوا ہی ایمان تمہارے
دلون مین اور اگر فرمان برداری خدا اور رسول اوسکے کی کروگے تم کم ندیگا تمکو جزا اعمال تمہارے سے کچھ بلاشبہ اللہ بخشنے والا
مہربان ہی ۞ **فتح** ۞ کہتے ہین گنوار ہم ایمان لائے تو کہہ تم ایمان نہین لائے پر کہو ہم مسلمان ہوئے اور ابھی نہین بیٹھا
ایمان تمہارے دلون مین اور اگر حکم پر چلوگے اللہ کے اور اوسکے رسول کے کاٹ نہ لیگا تمہارے کامون مین سے کچھ اللہ
بخشتا ہی مہربان ۞ **تفسیر** ۞ ایک کہتا ہی کہ مسلمان ہین یعنی دین مسلمانی ہمنے قبول کیا اسکا مضایقہ نہین اور
ایک کہنا کہ ہمکو پورا یقین ہی جو یقین پورا ہی تو اوسکے آثار کہان جسکو سچ یقین ہی اوسکو دیکھو سے ڈر آتا ہی ۞ **معق** ۞ کہا
اعراب نے یعنی بعض اعراب نے اسلیے کہ اعراب مین سے بعضے ایسے بھی تھے کہ ایمان رکھتے تھے اللہ پر اور روز آخرت پر اور وہ
بعض اعراب کلام مذکور کرنے والے بنی اسد تھے کہ آئے مدینے مین بیچ قحط سالی کے اور اظہار کیا کلمۂ شہادت کا اس ارادے سے
کہ صدقہ ملے اور احسان رکھتے تھے رسول خدا پر اپنے اسلام لانیکا ایمان لائے ہم یعنی ظاہر و باطن مین کہہ اونکو ای محمد نہین
باور کیا تمنے اپنے دلون سے ولیکن کہو اسلام لائے ہم پس ایمان سچ ماننا ہی اور اسلام داخل ہونا بیچ سلم یعنی صلح کے اور
نکلنا اس سے کہ ہو مقابل و لڑنے والا مومنون سے ساتھ ظاہر کرنے شہادتین کے کیا نہین دیکھتا تو طرف قول اللہ تعالی کے
وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ الخ پس جاننا چاہیے کہ جو کچھ کہ ہو اقرار سے ساتھ زبان کے بغیر موافقت دل کے پس وہ اسلام ہی
اور جو کچھ کہ موافق ہو اوسمین دل زبان کے پس وہ ایمان ہی اور یہ باعتبار لغت کے ہی اور جو کچھ کہ شرع مین ہی پس ایمان و اسلام ایک
ہی ہی جیسا کہ منقول ہی علم کلام مین اور لفظ لَمَّا مین معنی توقع کے ہین وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعضے اونمین سے ایمان لائے
بعد اسکے اور یہ آیت رد کرتی ہی کرامیہ کے مذہب کو کہ اونکا مذہب یہ ہی کہ ایمان نہین ہوتا ہی ساتھ دل کے بلکہ ساتھ زبان ہی کے
ہوتا ہی اور اگر فرمان برداری الخ یعنی باطن مین ساتھ ترک کرنے نفاق کے لَا یَلِتْکُمْ بصریون نے لَا یَاْلِتْکُمْ پڑھا ہی یعنی کم ندیگا تمکو

ثواب نیکیون تمہاری سے کچھ بخشنے والا ہی ساتھ ڈھانکنے گناہون کے مہربان ہی ساتھ ہدایت کرنے اونکی کے واسطے توبہ کے صیبون سے پھر وصف بیان کیا مومنین مخلصین کا کہ فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ الخ ✣ حاصل آیا ہی کہ ایک جماعت بنی اسد سے قحط سالی مین مدینے مین آکر اظہار اسلام کیا اسلیے کہ رسول علیہ السلام صدقات مین سے اونکو بھی دین اور دل سے وہ مسلمان نہ تھے اور صبح و شام جناب نبوت مآب مین آنکر کہتے تھے کہ یا رسول اللہ تمام اعراب تنہا آپکے پاس آئے اور ہم اہل و عیال سمیت لائے ہین اور اور ون نے آپکے ساتھ جنگ کی ہی اور ہم بغیر جنگ کے مسلمان ہوئے ہین غرض کہ بسبب اسلام اپنے کے بڑا احسان رکھتے تھے رسول علیہ السلام پر پس یہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ایمان لائے تم الخ یعنی تابعداری تمہاری بسبب خوف قتل اور بندی ہونے کے ہی نہ دل سے اور حقیقت ایمان کی تصدیق دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا شرائع کا ساتھ اخلاص کے ہی اور اس آیت سے اور حدیث جبرئیل سے بعضے علما نے اسلام کو جدا ایمان سے گنا ہی جیسے کہ ایک روایت احمد وغیرہ سے منقول ہی اور نزدیک ابی حنیفہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان و اسلام ایک ہی ہین جیسا کہ سورۂ والذاریات کی آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہی اور آیت هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ کہ بعد اسکے آتی ہی اوس سے بھی یہی بات واضح ہوتی ہی ✣ بحث ✣ اور روایت کی ابن ماجہ اور ابن مردویہ اور طبرانی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین علی بن ابی طالب رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ یعنی ایمان پہچاننا ہی یعنی خدا و رسول کا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے اور عمل کرنا ساتھ ارکان یعنی اعضا کے ہی اور روایت کی احمد اور بزار اور ابو یعلی اور ابن مردویہ نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ وَّالْاِيْمَانُ فِي الْقَلْبِ یعنی اسلام ظاہر ہی اور ایمان دل مین ہی یہ اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے طرف سینے اپنے کے تین بار اور فرماتے تھے اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا یعنی تقوی اس جگہ ہی تقوی اس جگہ ہی ✣ درمنثور ✣ وہ اعراب تصدیق دل ظاہر کرتے تھے کہ ہم گرویدہ ہین دل و زبان سے خدا تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد تم دل سے نہین گرویدہ ہو دعوی ایمان کا کرنا تمہارا جھوٹا ہی ولیکن کہو کہ گردن جھکائی ہمنے اور لڑتے نہین ہین تمہارے ساتھ فرق تمہارے درمیان مین اور اور کافرون مین یہ ہی کہ وہ لڑتے ہین اور تم لڑتے نہین وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یعنی ایمان تمہارے دلون مین نہین بیٹھا ہی یعنی دل سے سچ نہین مانتے بلکہ فقط زبان ہی سے اقرار کرتے ہو اور نہین مومن ہوئے دل تمہارے پس ظاہر کرتے ہو خلاف دل کے اور اگر اطاعت کروگے تم اللہ کی اور رسول کی یعنی دل سے اور اعتقاد سے ساتھ توبہ کرنے کے نفاق سے جیسے کہ اطاعت کرتے ہو تم اوسکی ظاہر مین نہین ناقص کریگا تمہارا اعمال کے ثواب مین سے کچھ ✣ زاہدی ✣

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○

سوا اسکے نہین کہ مومن حقیقت مین وہ ہین کہ ایمان لائے خدا پر اور اوسکے پیغمبر پر پھر شبہہ نکیا اونھون نے اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے راہ خدا مین وہ جماعت وہی ہین راست گو ✣ فتح ✣ مومن ایمان والے وہ ہین جو یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور بیچا اسکی راہ مین اپنے مال اور جان سے وہ جو ہین وہی ہین سچے ✣ موضح ✣ تفسیر ✣ الفاظ ارتیاب مطاوع ریب کا ہی جسوقت کہ واقع کرے اوسکو شک مین ساتھ تہمت کے اور معنی یہ ہین کہ وہ ایمان لائے پھر نہین واقع ہوا اونکے نفسون مین شک بیچ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے اور نہ اتہام واسطے اوس شخص کے کہ تصدیق کی اونھون نے اوسکی وَجٰهَدُوْا الخ جائز ہی یہ کہ ہو مجاہد یعنی جس سے جہاد کرتے ہین پوشیدہ نیت ہین اور وہ دشمن ہی لڑنے والا یا شیطان

یا خواہش نفس اور یہ کہ ہو جاہد مبالغہ بیچ جہد کے اور جائز ہی یہ کہ مراد ہو مجاہدہ بالنفس غزوہ یعنی جہاد اور یہ کہ شامل ہو تمام عبادات
کو اور مجاہدہ بالمال جیسے مانند فعل عثمان رضی اللہ عنہ کے غزوۂ عسرت یعنی تبوک مین اور یہ کہ شامل ہو زکاتون کو اور تمام اون
عبادات کو کہ متعلق ہین ساتھ مال کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ ایسے ہین کہ سچ بولے اپنے قول اٰمَنَّا مین اور
جھوٹ نہین بولے جیسا کہ جھوٹ بولے اعراب بنی اسد کے یا وہ ایسے ہین کہ ایمان اونکا ایمان صدق و حق ہی اور جب کہ نازل ہوئی
یہ آیت تو آئے وہی اعراب اور قسمین کھائین اونھون نے کہ ہم مخلص ہین پس نازل ہوئی یہ آیت قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ الخ ف
یعنی مومن وہ ہین کہ سراپا صفت ہون ظاہر و باطن مین گرویدہ ہون ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر دین مین شک نکرتے ہون مانند
منافقون کے وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اور جہاد کرتے ہین رضائے خدائے تعالی مین ساتھ فدا کرنے تن و مال کے
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ جو کہ بایں صفت ہون وہ ہین سچے اور بعضے اہل اہوا یعنی اہل بدعت مانند معتزلہ وغیرہ کے
جو کہ ترک طاعت سے بندہ کو کافر کہتے ہین وہ اس آیت کو دلیل لاتے ہین کہتے ہین کہ خدائے تعالی نے مومن اوسکو کہا کہ جو
ساتھ ایمان لانے کے خدا و رسول پر جہاد مال اور تن سے کرتا ہو جو کہ جہاد مال و تن سے نکرے وہ مومن نہین اور یہ عقیدہ اونکا
جہل سے ہی کہ اللہ تعالی نے جہاد مال و تن کو شرط مومنی کی نہین ٹھہرایا بلکہ شرط صادقی کی ٹھہرایا کہ نفرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ بلکہ فرمایا اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یہ شرط کمال صدق کی ہی ز اھدی

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

کہہ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھ دین اپنے کے اور خدا جانتا ہی جو کچھ کہ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور خدا ساتھ
ہر چیز کے دانا ہی ف توکہہ کیا جتلاتے ہو اسکو اپنی دینداری اور اللہ کو خبر ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین اور
اللہ ہر چیز جانتا ہی ت تُعَلِّمُوْنَ یعنی اگر سچا دین تمکو ہی تو کہنے سے کیا ہوگا جس سے معاملت ہی وہ آپ خبردار ہی ص کیا
خبردار کرتے ہو الخ یعنی کیا خبر دیتے ہو اللہ کو اپنے دلون کی تصدیق کی ساتھ ہر چیز کے الخ یعنی نفاق اور اخلاص وغیر ذلک سب
وہ جانتا ہی ف یہ بھی ملامت ہی اونھین اعراب کو کہہ اے محمد کیا خبر دیتے ہو خدائے تعالی کو اپنے اعتقاد کی حال آنکہ اوسپر کچھ پوشیدہ نہین وہ
جانتا ہی جو کچھ ساتون آسمانون اور ساتون زمینون مین ہی پس تمہارے دلون کے اعتقاد کی بھی اوسکو خبر ہی خلاف بافی الضمیر کے کہنا کیا فائدہ ز اھدی

یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ
لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

احسان کرتے ہین تجھپر ساتھ اسکے کہ مسلمان ہوئے ہین کہہ احسان نرکھو مجھپر ساتھ اسلام اپنے کے بلکہ خدا احسان رکھتا ہی تمپر ساتھ
اسکے کہ ہدایت کیا تمکو ساتھ ایمان کے اگر راستگو ہو تم ف تجھپر احسان رکھتے ہین کہ مسلمان ہوئے تو کہہ مجھپر احسان نرکھو اپنی
مسلمانی کا بلکہ اللہ تمپر احسان رکھتا ہی کہ تمکو راہ دی ایمان کی اگر سچ کہو ت جو نیکی اپنے ہاتھ سے ہو اپنی تعریف نہین
رب کی تعریف ہی جسنے کروائی ص مسلمان ہوئے ہین یعنی بغیر قتال کے بخلاف غیر اونکے کے اون لوگون مین سے کہ اسلام لائے
بعد قتال کے اونسے راستگو ہو یعنی بیچ قول اپنے اٰمَنَّا کے ج بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ یعنی احسان ہی اللہ کا تمپر اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ یعنی اگر صحیح ہو گمان تمہارا اور سچا ہو دعوی تمہارا اگر چہ کہ تم تو گمان و دعوی کرتے ہو اوس چیز کا کہ اللہ جانتا ہی خلاف اوسکے ھ

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

بلاشبہہ خدا جانتا ہی چھپی چیزین آسمان و زمین کی اور خدا بینا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ف اللہ جانتا ہی چھپے بھید

مل … بینما تخفیہ الضمائر … مات … سنہ … وعبد البنیہ … المؤمنون … الذی ہم المؤمنون … اولئک ہم الصادقون … وقولہ الذین … امنوا صفۃ … تعلمون … ضعف علم … انتم … ذکرہ … ان کنتم … اسلموا یعنی بالاسلام … فیما … تقدیرہ ان کنتم صادقین … محذوف لدلالۃ … فی ادعائکم الایمان …

آسمان و زمین کے اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہو ❊ ھو تفسیر ❊ یہ بیان ہی اونکے ہونے کا غیر صادق اپنے دعوی مین
یعنی اللہ تعالی جانتا ہی ہر پوشیدہ چیز کو عالم مین اور دیکھتا ہی ہر عمل کو کہ کرتے ہو تم اپنے باطن و ظاہر مین نہین چھپا ہی
اوسپر اوسمین سے کچھ بس کیونکر پوشیدہ ہوگا اوسپر جو کچھ کہ تمہارے دلون مین ہی ❊ ھو تنبیہ ❊ چونکہ ان آیات کریمہ
مین ذکر ایمان و اسلام کا ہی اسلیے کچھ حدیثین وغیرہ ان مضامین کی لکھی جاتی ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بُنِیَ الْاِسْلَامُ
عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ
الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ یعنی بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیزون پر گواہی دینی اسکی کہ نہین کوئی معبود
سوا خدا کے اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوۃ کا
اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے ❊ اور فرمایا اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُہَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاہَآ اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کی کتنی ایک اور ستر
شاخین ہین پس افضل اونمین سے ہی کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور ادنی اونمین سے ہی دور کرنا ایذا کی چیز کا
راہ سے اور شرم کرنی برے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سے ❊ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ
وَیَدِہٖ وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ مَا نَہَی اللّٰہُ عَنْہُ یعنی پورا مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے یعنی زبان سے
کسیکو برا نکہے اور نہ غیبت کرے کسیکی اور ہاتھ سے مارے نہین نہ ایذا دے ناحق اور ہجرت کرنے والا وہ ہی جسنے چھوڑ دی وہ
چیز کہ منع کیا ہی اللہ نے اوس سے ❊ اور فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ یعنی نہین پورا مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور اولاد
اوسکی سے اور سب لوگون سے ❊ ف ❊ محبت دو قسم کی ہی ایک تو محبت طبعی جیسے کہ آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی
اوسمین وہ مجبور ہی اور یہان وہ نہین مراد ہی دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی کہ ایک بات کو اگرچہ دل نچاہے لیکن
بمقتضاے عقل اپنے کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسے کہ محبت بیمار کی ساتھ دوا کے کہ قصداً اپنے کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور
کھاتا ہی بمقتضاے عقل کے جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہی اگرچہ دل نچاہے اسی طرح مثلاً اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
حکم ہو مان باپ اور اولاد کفار کے قتل کا یا حکم ہو کفار سے لڑنے کا حتی کہ شہید ہو جاوے تو اختیار کرے اور دوست رکھے
اوسکو اگرچہ بتکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نے اوس سے منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت
ہی کی کرے کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول علیہ السلام کی فرمان برداری مین غرضکہ رضامندی حضرت کی سبکی رضامندیون
اور سب غرضون پر مقدم رکھے جب حضرت کی محبت سبکی محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبے کا صحابہ کرام
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تھا جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب اونھون نے یہ حدیث سنی
تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سے زیادہ آپکو دوست رکھتا ہون سوا جان اپنی کے پس حضرت نے فرمایا کہ مومن کامل نہین
ہونے کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی جب تک کہ ہوؤن مین بہت پیارا طرف تیرے جان تیری سے
پس حضرت کی برکت توجہ سے اوسی وقت اونکے دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کے فرمانے کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب بہت محبوب ہین
طرف میرے جان میری سے بھی پس فرمایا حضرت نے کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سبکو یہی حالت نصیب کیجیو آمین آمین ثم آمین ❊
اور فرمایا ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَّضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا یعنی چکھا مزا ایمان کا

[illegible]

اوس شخص نے کہ راضی ہوا ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ حضرت محمدؐ کے رسول ہونے پر ف
یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک و متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکے حکم پر اور بندگی کی اوسکی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا
اور بجا لایا جو کچھ اوسمین ہی اور حضرتؐ کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی کی اونکی ۞ ح ۞ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور عرض کیا کہ بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرونمین اوسکو تو داخل ہوؤنمین بہشت مین فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک
بہ شیئا الخ یعنی بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کر تو ساتھ اوسکے کسیکو اور پڑھ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزے
رکھ تو رمضان کے کہا اوس گنوار نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھ اور
نہ کم کرونگا اس سے پس جب کہ پھر کر چلا وہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف ایک شخص کے اہل بہشت مین سے
تو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے ۞ ف ۞ اسمین ذکر شہادتین کا نہ کیا اسلیے کہ مشہور ہین اور فرض تین بیان فرمائے اسلیے کہ
شاید اوسوقت تلک یہی تین چیزین فرض تہین اور حضرتؐ نے صدق عقیدہ اوسکا دیکھکر بشارت بہشتی ہونے کی دی ۞ ح ۞
کہا سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہؐ فرماؤ واسطے میرے بیچ اسلام کے ایک قول کہ نہ پوچھون مین اوسکو کسی سے
پیچھے تمہارے یعنی ایسی بات فرماؤ کہ اوس سے اسلام کامل ہو اور حق اسلام کا ادا ہو فرمایا حضرتؐ نے قل امنت باللہ ثم
استقم یعنی کہہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے پھر اسی پر ٹھہرا رہ ۞ ف ۞ یعنی گواہی دے اللہ تعالی کی وحدانیت کی اور
سچ جان جو کچھ اوسنے خبر دی اور قبول کر امر و نہی اوسکے کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس اسمین سب باتین کرنے نہ کرنے کی آگئین ۞ ح ۞
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بایعونی علی ان لا تشرکوا
باللہ شیئا الخ یعنی بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان اپنے
ہاتھوں کے اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے پس جو پورا کرے تم مین سے یہ عہد پس مزدوری اوسکی
اللہ پر ہی اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی ان گناہونمین سے کچھ کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے
دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوائے انکے پس وہ کفارہ ہی واسطے اوسکے یعنی پاک ہوجاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے
اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو پھر ڈھانکا اوسکو اللہ نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کے ہی
اگر چاہے بخشے اوس سے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرتؐ سے ان چیزون پر ۞ ف ۞ مذہب اہل سنت
وجماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر یا چاہے بخشدے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گناہگار پر اور
بخشش نہین ہوتی ۞ ح ۞ اور آیا ہی کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی مین یا عید الفطر مین طرف عیدگاہ کے پس گذرے
عورتون پر پھر فرمایا ای جماعت عورتون کی خیرات کرو اسلیے کہ تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین
بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور ساتھ کس سبب کے ای رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو
خاوندکی نہین دیکھا مینے کسیکو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کھووے عقل مرد ہوشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی
نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا ای رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدھی گواہی مرد کے یعنی گواہی
دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان عقل اوسکے کا ہی
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائضہ نہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہا عورتون نے مقرر یونہی ہی فرمایا پس یہ سبب نقصان دین

[illegible]

امور دین کا کہ دین بغیر اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کے وجود نہیں پکڑتا اور ستون اوسکا کہ دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چھت اور بلندی کوہان دین کی کہ دین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہے پھر فرمایا کیا نہ خبردار کروں میں تجکو ساتھ اوس چیز کے کہ مالک اور جڑ ہو ان سبکی کہا مینے ہاں بتلائیے ای نبی اللہ کے پس پکڑی آپنے زبان اپنی اور فرمایا کُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا یعنی بندکر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مینے ای نبی خدا کے اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے بسبب ان باتوں کے کہ ہم بولتے ہیں اونکو فرمایا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ یعنی گم کرے تجکو ماں تیری ای معاذ اور نہیں گراونگی لوگوں کو آگ جہنم میں اونکے موہوں کے بل یا فرمایا اونکی ناکوں کے بل مگر باتیں اونکی زبانوں کی ف گم کرے تجکو ماں تیری یعنی اسکے یہ ہیں کہ مرے تو لیکن یہاں یہ معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہ فرمایا از راہ ادب سکھانے اور ہوشیار کرنے کے غفلت سے مگر باتیں زبانوں لوگوں کی یعنی جو باتیں کہ موجب کفر و گناہ کی ہوں جیسے کلمات کفر کے اور گالیاں اور غیبت وغیر ذالک سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ یعنی جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسکی رضامندی کے لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اور فرمایا اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ یعنی بہترین عملوں باطن کا دوستی رکھنی خدا کی راہ میں اور دشمنی رکھنی خدا کی راہ میں ف بہتر اسکو اسلیے فرمایا کہ جب آدمی کو یہ بات حاصل ہوگی تو بری باتوں سے بچیگا اور اچھی باتیں کریگا سے اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یعنی پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت ہیں مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے اور پورا مومن وہ ہے کہ امن میں ہیں اوس سے لوگ اپنے خونوں پر اور مالوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ یعنی اور کامل جہاد کرنے والا وہ ہے کہ جسنے مشقت میں ڈالا نفس اپنے کو اللہ کی بندگی میں اور اصل ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ جسنے چھوڑ دیے چھوٹے گناہ اور بڑے گناہ اور کہا انس نے قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی کم تھا کہ خطبہ فرمایا ہو آنحضرت نے ہمارے آگے بغیر اس کہنے کے یعنی اکثر خطبے میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ نہیں پورا ایمان واسطے اوسکے کہ نہیں امانت واسطے اوسکے اور نہیں پورا دین واسطے اوسکے کہ نہیں عہد واسطے اوسکے اور فرمایا مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ یعنی جو کہ گواہی دے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں حرام کی اللہ نے اوسپر آگ یعنی آگ ہمیشگی کی جہنم میں اور فرمایا مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جو کوئی مرے اور وہ یہ جانتا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ داخل ہوگا بہشت میں ف اگرچہ بسبب کسی گناہ کے کتنے دنوں دوزخ میں رہے لیکن انجام کار کو داخل ہوگا بہشت میں اور جسکو اسکا اعتقاد ہوگا وہ رسول پر بھی ایمان لاویگا اور اونکے سب فرمانے کو حق جانیگا اور فرمایا مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی کنجیاں بہشت کی گواہی دینا اسکا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے

اور روایت ہی حضرت عثمان رض سے کہ کہا تحقیق کتنے ایک لوگ یاروں مین سے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ وفات ہوئی حضرت کی
غمگین ہوئے اوپر آنحضرت صلعم کے یہان تلک کہ قریب تھا کہ بعضے اونمین سے واقع ہون وسواس مین یعنی وسواس یہ آتا تھا کہ حضرت کے انتقال
سے دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان رض نے اور تھا مین اونمین سے اوس وقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا گذرے مجپر عمر رض اور سلام کیا پس مین
نہ خبردار ہوا ساتھ اوس سلام کے یعنی بسبب اسی ہول کے پس شکایت کی عمر رض نے طرف ابی بکر رض کے پھر آئے دونون یہان تلک کہ سلام علیک
کی مجپر اکٹھے دونون نے پس کہا ابو بکر رض نے کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنے سلام کا بھائی اپنے عمر کو کہا مینے کہ نہین کیا مینے
یعنی نہین جانتا مین کہ ترک کیا ہو جواب مینے پس کہا عمر رض نے ہان قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نے کہا عثمان رض نے کہ کہا مینے قسم ہی اللہ کی
نہین خبر رکھی مینے یہ کہ گذرے ہو تم مجپر اور نہ سلام کیا ہی تمنے کہا ابو بکر رض نے سچ کہا عثمان رض نے تحقیق باز رکھا تمکو اس سے یعنی آگاہ
ہونے سے ساتھ گذرنے عمر رض کے اور سلام اونکے سے کسی کام نے پس کہا مینے ہان کہا ابو بکر رض نے کہ کیا ہی وہ کام کہا مینے کہ وفات دی
اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ پوچھین ہم اونسے نجات اس امر کے سے فا۱ کہا ابو بکر رض نے کہ تحقیق پوچھا ہی
مینے اسکو حضرت سے پس کھڑا ہوا مین طرف ابی بکر رض کے اور کہا مینے اونکو قربان ہو باپ میرا اوپر تیرے اور مان میری تم لائق تر ہو ساتھ
پوچھنے کے یعنی اسلیے کہ کمال قرب رکھتے تھے حضرت سے اور بڑا شوق رکھتے ہو علم کے حاصل کرنے کا کہا ابو بکر رض نے کہ کہا مینے
ای رسول خدا کے کس طرح سے نجات ہوگی اس کام سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قبول کرے مجسے وہ کلمہ
یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تھا مینے اپنے چچا پر پھر نہ قبول کیا اوسنے پس وہ کلمہ نجات ہی واسطے اوسکے ت اور وہب بن منبہ
سے روایت ہی کہ کہا گیا واسطے اونکے أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ یعنی کیا نہین ہی لا الٰہ الا اللہ کنجی بہشت کی
کہا وہب رض نے کہ مقرر ہی و لیکن نہین ہوتی کنجی مگر کہ ہوتے ہین اوسکے لیے دندانے پس اگر لاوے تو کنجی کہ اوسکے لیے دندانے ہون کھولا
جاویگا واسطے تیرے یعنی قفل جنت کا اور اگر نہ لایا اسطرح کی کنجی نہ کھولا جاویگا واسطے تیرے ✤ ف ✤ جبکہ رغبت دلائی
وہب رض نے عمل کرنے پر اور تنبیہ کی اوسکے ترک کرنے پر تو لوگون نے کلام مذکور کہا مطلب اونکا یہ تھا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کے
دروازون کے کھلنے کے لیے عمل ہون یا نہون پھر اسکو رد کیا وہب رض نے کلام مذکور سے اور مراد دندانون سے یہان یہ ہی کہ دل مین
کلمے کی تصدیق رکھے اور زبان سے اقرار ہوا سکا اور تابعدار ہو اسلام کے احکام کا بلا جبر یا مراد دندانون سے اعمال نیک ہین
اس صورت مین معنی یہ ہونگے کہ جب تلک اعمال نیک نہ کیے ہونگے پہلی بار نہین داخل ہوگا بہشت مین مقصود مبالغہ ہی عمل کے
ثابت کرنے مین ✤ حم ✤ ایک شخص نے پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہی ایمان یعنی نشان درستی ایمان کا
کیا ہی فرمایا إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جسوقت کہ خوش کرے تجکو نیکی
اور ناخوش کرے تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی ✤ ف ✤ یعنی خوش ہووے بسبب شکرانہ توفیق اور مدد حق کے اور امید قرب
درگاہ اوسکی کے اور ناخوش ہووے بسبب خوف عذاب کے اور دور ہونے کے اوسکی درگاہ سے پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل
تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کے کہ وہ کچھ فرق نہین کرتا درمیان ان دونو
کا اور کچھ پروا نہین کرتا انکے کرنے نکرنے کی اور فاسق جو گناہ پر ہٹ رکھتا ہی وہ بہت پروا نہین رکھتا ہی نماز پڑھے تو برابر نہ پڑھے
تو برابر فرمایا اللہ سبحانہ نے كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ✤ کہا اوس شخص نے ای رسول خدا کے پس کیا ہی
گناہ فرمایا إِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ یعنی جسوقت کہ تردد کرے بیچ دل تیرے کے کچھ چیز پس چھوڑ دے اوسکو ✤ ف ✤
کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچھ حکم صریح اوسکے حق مین نہو اور شبہ ہو حکم اوسکا آگے جو جواب فرمایا یہ حال

ف١ مراد امر سے یہ ہی کہ آدمیون کو غم بہت اور [illegible] خصوصاً اللہ کی عبادت مین اور اور چیزون مین اونکو وسوسے پڑھنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہی نجات کا
مولف یا یہ کہ شرائع اور احکام بہت سے ہین ایسا کام بتاؤ [illegible] کہ جس سے آدمی کی نجات ہو [illegible] اور انکا اوسکے [illegible]
[illegible] کلمہ [illegible] مشکوٰۃ [illegible]
مولف [illegible] نہین [illegible] زنگ لگ گیا [illegible] اونکے دلون پر [illegible]

اچھے لوگون کے دل کا ہی کہ بُری بات اونکے دل مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اوسپر نہین ہوتی ✣ اور کہا عمرو بن عبسہ نے کہ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّ عَبْدٌ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا مینے ای رسول خدا کون تھا ساتھ تمھارے اوپر اس دین کے یعنی ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تھا یعنی ابوبکرؓ اور ایک غلام تھا یعنی بلال کہا مینے کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچھے کلام اور کھلانا کھانے کا کہا مینے کیا ہین باتین ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری باتون سے باز رہے اور مستعد ہو کرنے طاعات پر کہا عمرو نے کہ کہا مینے کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت ہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکے سے کہا عمرو نے پھر کہا مینے کونسی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مینے کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کھڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مینے کونسی ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی رب تیرا کہا پھر کہا مینے پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوے گھوڑا اوسکا اور مارا جاوے وہ خود کہا کہ کہا مینے کونسی ساعت ساعتون سے بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی چوتھائی حصہ یا پانچوان حصہ رات کا ✣ اور معاذ بن جبل نے کہا کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے مَنْ لَّقِيَ اللّٰہَ لَا یُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَّیُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَہٗ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ دَعْھُمْ یَعْمَلُوْا یعنی جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ سے اس حال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اوسکے کسیکو اور نمازین پڑھتا ہو پانچون اور روزے رکھتا ہو رمضان کے بخشش کیجاویگی واسطے اوسکے کہا مینے کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کے فرمایا کہ چھوڑ دے اونکو کہ عمل کرین ✣ **ف** ✣ بخشش کیجاویگی یعنی صغیرہ گناہ بخشے جاوینگے یا کبیرہ بھی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور اسمین ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیے نفرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا ہی پر ہین عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بھروسا نکر بیٹھین اور بُرے کام نکرنے لگین ✣ اور پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معاذ بن جبل رضؓ نے بہترین خصلتون ایمان کی سے فرمایا اَنْ تُحِبَّ لِلّٰہِ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَہَ لَھُمْ مَا تَكْرَہُ لِنَفْسِكَ یعنی یہ کہ دوستی رکھے تو واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھے تو واسطے اللہ کے اور جاری رکھے تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کے یعنی ساتھ حضور دل کے کہا پھر کیا ہی ای رسول خدا کے فرمایا اور یہ کہ دوست رکھے تو واسطے لوگون کے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی تو واسطے اپنے اور مکروہ رکھے تو واسطے اونکے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھتا ہی تو واسطے اپنے یعنی خیرخواہ سبکا رہ ✣ **مشکوۃ** ✣ اور عقائد کی کتابون مین لکھا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمۂ شہادت دوسری نماز تیسری زکوۃ چوتھی حج پانچوین روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض ہی ہر مسلمان پر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسیکا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج سب چیزون کی اوسے خبر ہی ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا بُرا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے خدا کے ہین پیدا ہوئے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین نہ عورت کھاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی اونکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اونمین چار فرشتے بہت نامور ہین

جبرئیلؑ کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرون کے پاس لایا کرتے تھے میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پہونچاتے ہین
اور مینہہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیلؑ کہ صور مونہہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکینگے عزرائیلؑ کہ مرنے کے وقت
جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجین ہین توریت حضرت موسیٰؑ پر انجیل حضرت عیسیٰؑ پر زبور حضرت داؤدؑ پر
فرقان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہی سب حق ہی اوس سب پر
ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر بتلادین اوسی
راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلیگا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے
افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا اول پیغمبر حضرت آدمؑ ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے
گنتی اونکی خدا کو معلوم ہی آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے
پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکے شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف
سے پیغمبری ہوئی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیلؑ براق لیکر
آئے حضرتؐ کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لے گئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لے گئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت
اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نمازین بھی وہان فرض ہوئین پھر جب حضرتؐ
ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان رہے جب تریسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ
مزار شریف حضرتؐ کا وہان بنا چار کرسی حضرتؐ کی یہ ہی محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف اور ایمان لاوے
کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی یہ کون شخص ہی کہ تیرے پاس
آیا تھا مردہ اگر با ایمان ہی جواب اونکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر
آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہی بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا
منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پھر اوس پر عذاب سخت کرتے ہین اور دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیتے
ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہی اوس دن حضرت اسرافیلؑ صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے
اور ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اوڑتے پھرینگے جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری بار
صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہو جاویگا مردے گور سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامے اعمال کے اونکے ہاتون مین
دینگے اور حساب کرینگے ہاتھ پانون اوسکے گواہی دینگے کہ بھلے کام کیے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے
باریک اور تلوار سے تیز اوس پر سب کو چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جاوینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے باؤ یا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے پیادوں
کی طرح اور بہت سے دوزخ مین کٹ کر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت پیغمبرؐ کو حوض کوثر دیا ہی پانی اوسکا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے سفید ہی کوزے اوسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر بیٹھ کر قیامت کے دن اپنی
امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی پیویگا پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خداؐ اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی
شفاعت گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملینگی کھانے کو میوہ
پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہی کہ اپنے فضل سے
مسلمانون کو نصیب کریگا اور کافرون کو دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کلنٹے اور بدبو کے

سکان او ربہت سے عذاب مین حق تعالی دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن اور حدیث مین بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی باتین لکھی ہین سب حق ہین اور جو بات موافق شرع کے ہے حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی اور بُری ہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے حضرتؐ کے اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرتؐ کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت مین اونکو بہتر اور افضل سمجھے اور ان سبکی تعظیم کرے جب کسیکا نام اونمین سے سنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین اونکی بڑی تعریف ہی اور حضرتؐ نے بہت سی خوبیان اونکی بیان کی ہین دوستدار اونکا بہشتی اور دشمن اونکا دوزخی ہی اون سب مین حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کو افضل جانکے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ۞ ان سب باتون پر اعتقاد کرکے حق جانکر پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجھکر پانچون وقت کی نماز مین جماعت سے اچھی طرح ادا کرتا رہے اور سستی سے کبھی ترک نکرے ۞

(۱)

خاتمۃ الطبع خدا کا بڑا احسان ہی جو خالق زمین و آسمان ہی انسان کو اشرف المخلوقات بنایا عقل اور سمجھ عنایت کی انبیا کو گمراہون کے لیے رہنما فرمایا ہمکو بہترین امم کیا ہمارے لیے افضل الرسل کو بھیجا وہ ایسے ایسے معجزے لائے جس سے منکر اسلام کی سیدھی راہ پر آئے سب مین بڑا معجزہ قرآن ہی جسکی بلاغت مین عقل فصحا کی حیران ہی اسپر عمل کرنے والا جنت کا سزاوار منکر مخلد فی النار آل و اصحاب ارکان دین تھے اسکی ترویج مین ہمیشہ کوشش کرتے رہے عالم ہر زمانے کے لوگون کی سمجھ کے موافق وعظ فرماتے مضامین قرآن عبارات عام فہم مین سمجھاتے تا نفع عام ہو فائدہ تام ہو عربی فارسی جاننے والے تفسیرون عربی فارسی سے فائدہ اوٹھاتے تھے اردو والے حرف شناس اس سعادت سے محروم رہے جاتے تھے اسواسطے مولانا بالفضل والکمال مولانا جناب مولوی حاجی محمد قطب الدین خانصاحب دہلوی دامت برکاتہم نے کہ اپنے استاد یعنی خاتم المحدثین جناب مولانا حاجی محمد اسحٰق صاحب بعثہ اللہ فی زمرۃ الشہداء والصالحین کی طرح عالم دیندار مین با عمل پرہیزگار ہین رسائل دینیہ کی تحریر انکا کام ہی غرض ترویج مسائل دین اسلام ہی بر حسب اصرار بعض عمائد و بنظر فائدہ عام اہل اسلام تفسیر اردو لکھنا شروع کیا جن دنون سورۂ احزاب کا درس ہوتا تھا اسوقت سورۂ احزاب سے آخر سورۂ حجرات تک تحریر و مرتب ہوگئی اور اوتنی اس مطبع نظامی واقع کانپور مین اواخر ذیحجہ ۱۲۸۶ ہجری مین چھپکر طیار ہوئی الصحیح حسن خط مین بڑا اہتمام ہوا حسب عادت اہالیان مطبع اسمین مبالغہ تمام ہوا جب ناظرین مطالعہ کرینگے آپ دریافت کرلینگے کشاف مشکلات قرآن ہی ارک قبولیت مین بڑی دلیل ہی معالم معالم الانوار تنزیل ہی بحر امواج حقائق قرآن ہی تبیان دقائق فرقان ہی موضح اسرار تاویل ہی کشف ... بچے اسکے پڑھے بھی قرآن کی معانی سے خوب ماہر ہوجائینگے جناب مصنف مدظلہ نے کشاف کبیر در منثور مدارک معالم بیضاوی تیسیر ... روایت وہب بن منبہ ... سبب سے نام اسکا جامع التفاسیر رکھا اور اور فوائد مفید جو ذہن عالی مین آئے ہین وہ بھی بہ اوضح مناسب بڑھائے ہین ۞ حسب شائقین اس سے نفع اوٹھاوین ۞ آیت کریمہ اور اس امیدوار دعا محمد عبد الرحمن اور اسکے معاونون کو بدعائے خیر یاد لاوین بالخصوص نواب مستطاب معلی القاب حامی دین محمد کلب علیخان بہادر والی رامپور دام اقبالہ کی دعائے ترقیات دوجہانی سے ضرور رطب اللسان ہین کہ ملازمان جناب ممدوح بڑے مددگار اسکے چھپنے کے ہین ۞ بعد اسکے جناب مصنف نے سورۂ قاف سے آخر تک تفسیر تحریر کی اور میرے پاس بھیجی ادھر اسکے فوائد کی فہرست مرتب ہوچکی ادھر سورۂ قاف سے چھپنا شروع ہوئی شائقین کو چاہیے کہ اس جلد کو جلد خریدین سستی نکرین اسلیے کہ جب اسکی قیمت آویگی تو دوسری جلد کے چھپنے پر بڑی مدد ہوجاویگی ظاہر مین خرید تفسیر ام الکتاب ہی حقیقت مین ہم خرما و ہم ثواب ہی بعد طیاری دوسری جلد کے تفسیر سے شروع ہوگی اسواسطے سہولت ادائے قیمت کے کئی جلدین کرکے مطبوع ہوگی

السعی منی و منکم والاتمام من اللہ

[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible]

فہرست فوائد جامع التفاسیر از سورۂ احزاب [illegible] مع التفاسیر

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	تصحیح	
برسے	پرسے	۱۰	۲۶۲	استفہام انکار	۶
وادی اسماء	وادی	۱	۲۶۷	۲۳ بیان	۹
صحابیہ پوش	صحابی پوش	۱۴	"	نعمت سے	
زمین کے	زمین سگے	۲۲		یہ تھے	۱۰
یحزنہ	یحزیہ	۹	۲۷۷	لمکین	۱۹
اخر	آخر	۱۱	۲۸۰	پھرایا	پھر آیا
دعانا	دعانا	۱۷	۲۸۴	بھرینگے	پھرینگے
	روکا گ	۶	۲۸۵	بصرہم	یبصرہم
		۴	۲۸۶	رأی	رآی
		۹	۲۹۱	المبین	المبین
		۳	۲۹۴	بدلہ لیا	بدلہ کیا
		حاشیہ ۱۳	۲۹۷	اللہ	آللہ

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	تصحیح	
روکا گیا	۱۰				
کہ	کر کہ				
اللہ	للہ				
مفازۃ	مفارۃ				
بالقبضۃ	لاالمقبضۃ	سطر ۱			
انکو	افوموا	۵	۲۹۸		
کہا کیا	کہا گیا	۱۱	۲۹۹	لاغلبن	
نفخ	نحر	۲۱	"	دم شلے گی	۴۷
ھٰؤلاء	لھؤلاء	۵	۳۰۱	لیبغی	۵۰
باقی رہا تو	رہا تو	۶	۳۰۲	شتی	
بدلی	بدلے	۱۶	"	پاش	۵۴
ہین	مین	۱۳	۳۱۰	لیسی	۵۵
والی	والے	۶	۳۱۱	یہ ایک	۵۹
عفو عنہم	حفو فہم	حاشیہ سطر ۴	۳۱۱	×	۶۴
الی حیث	انی حیث	حاشیہ سطر ۵	"	عنی	
یا سخت	سخت	حاشیہ سطر ۱	۳۱۴	نزار	۶۹
آمد رفت	آمدفت	۱۴	۳۱۵	فاستغفر	۷۲
اور فرقے	وہ فرقے	۲۱	"	بنائع	
کام	کلام	۵	۳۲۸	قصر	۷۵
نہایت بعید ہے	ہے	۱۹	۳۲۸	خدا کے	۸۰
امۃ و	امۃ و	۱	۳۳۰	پانچ جز	۸۲
لوگ	فی اللہ اکرہ	۲۳	۳۳۱		۸۴
	نہ یکی	۲۵	۳۳۳	قسم	۸۶
		۱	۳۳۴	اکثر غربا ہی	